مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

حضرت مولانا **حسن الھاشمی** صاحب

مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے، آپ اپنے

مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
جنوری، فروری ۲۰۱۴ء
خوفناک واقعات نمبر
اگر آپ دل کے کمزور ہیں تو اس نمبر کو نہ پڑھیں
لیکن اگر آپ دل کے مضبوط ہیں اور ڈر خوف آپ
کے قریب نہیں بھٹکتا تو پھر اس نمبر کو پڑھ کر اندازہ کریں
جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔
RS.60\=
خوفناک حویلی کا ہیبتناک اور روح فرسا منظر
جنات سے نمٹنے کے گر اس شمارے میں پڑھیں

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۱،۲
جنوری، فروری ۲۰۱۴
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۷۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

موبائل 09756726786

موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ
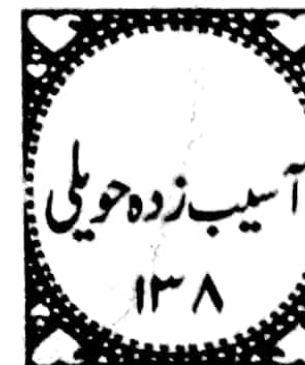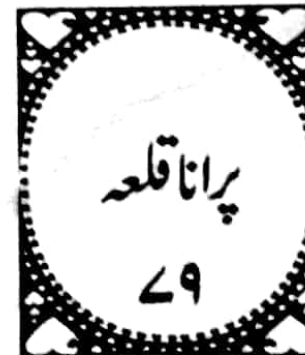
جنات کا وجود ـــــ ایک مسلمہ حقیقت

بقلم خاص

ایک خلقت ایک طویل عرصہ سے جنات کے وجود کا انکار کرتی رہی ہے، جنات کا انکار کرنے والوں میں کچھ نادان قسم کے لوگ بھی شامل ہیں، لیکن زیادہ تر ایسے لوگوں کو انکار کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے جو صاحب عقل ہوتے ہیں اور بزعم خود وہ اپنے آپ کو "عقل کل" سمجھتے ہیں، جدید تہذیب ان کا اوڑھنا بچھونا ہوتی ہیں، ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ جن اور بھوت کی باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ بعض مسلمان بھی جنات کو وہم اور فرضیات پر محمول سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب میں متعدد مقامات پر جنوں کا ذکر کیا گیا ہے اور باقاعدہ ایک پوری سورت جنات کے تذکرے پر مشتمل ہے اور اس سورت کا نام ہی سورۂ جن ہے۔ قرآن حکیم میں تذکرۂ جنات اتنی بڑی حقیقت اور اتنی بڑی دلیل ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے وجود جنات کے لئے مسلمانوں کو کسی دوسری دلیل کی احتیاج نہیں ہے۔ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں کی تخلیق سے پہلے دنیا میں جنات ہی آباد تھے، شروع شروع میں یہ اللہ کے احکامات کے پابند رہے اور پھر رفتہ رفتہ جنات نے گمراہی اور سرکشی کی راہیں اختیار کرلیں، جب جنات کی بغاوتیں حد سے زیادہ بڑھ گئیں تو رب العالمین نے آسمان پر رہنے والے جنات کا ایک لشکر روئے زمین کے جنات سے مقابلہ کرنے کے لئے زمین پر بھیجا اور اس لشکر کا سردار ابلیس کو بنایا۔ ابلیس بھی جنات ہی میں سے تھا، لیکن یہ اللہ کے احکامات کا پابند تھا اور اس کی عبادتیں اور ریاضتیں فرشتوں میں بھی ضرب المثل بنی ہوئی تھیں۔ ابلیس کا روئے زمین کے جنات سے زبردست مقابلہ ہوا اور ابلیس کے لشکر نے ان نافرمان جنوں کو قتل کرڈالا، کچھ جنات اِدھر اُدھر پہاڑوں اور سمندروں میں روپوش ہوگئے۔ قرآن حکیم کی تصریحات کے مطابق جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ آیت قرآنی ہے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. یعنی جنات کو دہکتی ہوئی آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے ان جنات میں دہشت گردی عام ہوتی ہے۔ آگ کا مزاج جلانا ہوتا ہے، آگ میں ایک طرح کا غرور ہوتا ہے، جب آگ دہکتی ہے تو اس کے شعلے اور اس کی لپٹیں آسمان کی طرف اُچھلتی ہیں، آگ میں احساس برتری ہوتا ہے، جب کہ مٹی میں ایک طرح کی عاجزی اور ایک طرح کی منکسر المزاجی ہوا کرتی ہے۔ مٹی کو آسمان کی طرف اُچھالو وہ تب ہی زمین کی طرف آتی ہے۔ اللہ نے انسان کو اسی مٹی سے پیدا کیا ہے، چنانچہ مشہور عام ہے یہ بات کہ اللہ نے آدمؑ کے پتلے کو مٹی سے بناکر اس میں اپنے حکم سے روح پھونکی اور آدمؑ کو اپنا خلیفہ بنانے کے لئے آسمان کے تمام فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب ہی نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی لیکن ابلیس نے اللہ کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو مخاطب ہوکر پوچھا تو نے کس وجہ سے ہمارا حکم نہیں مانا، تو ابلیس نے جواب دیا کہ اَنَا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ. مجھے آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ یعنی میرا مقام آگ کی مخلوق ہونے کی وجہ سے آدم سے بہتر ہے اور اس طرح ایک طرح کے غرور اور تکبر میں مبتلا ہوکر ابلیس نے اللہ کے حکم سے روگردانی کی اور قیامت تک کے لئے وہ راندۂ درگاہ ہوگیا اور یہیں سے انسانوں اور جنوں کی اس دشمنی کی بنیاد پڑگئی، جو آج تک جاری ہے۔ رفتہ رفتہ انسان اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں ترقی کرتا رہا اور جنات انسانوں کے درپئے آزار رہے۔ جنات کو اللہ نے یہ صلاحیت بخشی کہ وہ لہو بن کر انسانوں کی رگوں میں دوڑ سکتا ہے، چنانچہ جنات ہوا یا خون بن کر آج بھی انسانوں کے وجود میں تحلیل ہوجاتے ہیں اور انسانوں کو مختلف اذیتیں پہنچاتے ہیں، جنات چونکہ عام طور پر نظر نہیں آتے، اس لئے یہ گھروں میں، دفتروں میں، دوکانوں میں، عبادت خانوں میں اور انسانوں کی دوسری رہائش گاہوں میں اپنے ٹھکانے بنالیتے ہیں اور انسانوں کے افعال واعمال پر بالواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں اور انسانوں کی کارکردگی میں رخنے ڈالتے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بحیثیت رسول مبعوث ہوئے تو جنات کا ایک گروہ آپؐ کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوگیا اور اس طرح آہستہ آہستہ جنات کی اقلیت صاحب ایمان ہوگئی۔ ایمان لانے والے جنات نے اپنی روش بھی بدل دی، یہ اللہ سے ڈرنے والے تھے اور کسی کو ناحق ستانا ان کے نزدیک بھی شرعاً ناجائز تھا، لیکن جنات کی اکثریت کا حال عام طور پر یہی رہا کہ انسانوں کو ستاؤ اور ان کو اذیت دے کر ان سے انتقام لو۔ اللہ نے انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا، پھر انسانوں کو روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور انسانوں کو اشرف المخلوقات جیسے گراں قدر خطاب سے سرفراز کیا، حاسد قسم کے جنات کو آج تک یہ بات ہضم نہیں ہوسکی کہ انسان مٹی سے پیدا ہوکر ہم سے بڑا کیسے بن سکتا ہے، ہم تو آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور آگ کا مقام مٹی سے بلند ہے۔ آج تک یہ جنات اسی غرور میں مبتلا ہیں اور انسانوں کو ستانے کا کوئی موقع اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیتے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری پیش گوئیوں کی طرح ایک پیشین گوئی یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریب گھر گھر میں جادو اور گھر گھر میں جنات ہوں گے۔ ارباب تجربہ جانتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی بھی حرف بہ حرف پوری ہوچکی ہے۔ آج جادو ٹونے کی مصیبتیں تو ہیں ہی گھر گھر میں، جنات کی ریشہ دوانیاں بھی گھر گھر میں ہورہی ہیں اور انسانوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو جنات سے مختلف قسم کی مصیبتیں اٹھانی پڑرہی ہیں، یہ دور بطور خاص اللہ سے استعانت طلب کرنے کا ہے، اسماء حسنیٰ اور کلام الٰہی کے ذریعہ ہی ہم جنات کی کارروائیوں سے محفوظ ہوسکتے ہیں اور جنات کی بے جا حرکتوں سے ہمیں نجات مل سکتی ہے۔ ☆☆☆☆

نماز کی برکت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نماز کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ طرح سے اس کا اکرام واعزاز فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے، دوسرا عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے، تیسرا قیامت کو اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور چوتھا یہ کہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور پانچویں یہ کہ وہ حساب سے محفوظ رہے گا۔

اقوال

☆ تاریکیوں کو کوسنے کے بجائے ایک شمع روشن کرنا بہتر ہے۔

☆ دعا عبادت کی جان ہے۔

☆ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔

☆ مسکراہٹ زندگی کا انمول تحفہ ہے۔

☆ سوچ گہری ہوتو فیصلے کمزور پڑ جاتے ہیں۔

☆ عاجزی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ رزق دو طرح کا ہوتا ہے، ایک رزق جو انسان کھا رہا ہے اور دوسرا رزق وہ جو خود انسان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔

☆ جو شخص چھوٹوں کو پیار اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ امانت میں خیانت سخت گناہ ہے۔

☆ تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

سنہرے موتی

☆ کامیابی بازاروں میں نہیں بکتی بلکہ انسان اسے اپنے عزم وحوصلے اور لگن سے حاصل کرتا ہے۔

☆ ایسی شہرت سے گریز کرو جو کسی کو عزت دے کر ذلت ورسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔

زندگی بہت حسین ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات انسان خود اسے اپنے ہاتھوں سے انتہائی بدصورت بنادیتا ہے۔

انمول موتی

☆ حضرت علی کا فرمان ہے کہ دولت تو چرائی جاسکتی ہے، مگر تعلیم اور علم کو کوئی نہیں چراسکتا۔

☆ ہمیشہ سچ بولو تاکہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

☆ حقیقی عابد وہ ہے جو خدمت خلق میں مصروف ہے۔

☆ تین چیزوں سے بچو یہ انسان کو تباہ کردیتی ہے، قرض، حسد اور غرور۔

☆ دولت مندی کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو کہ اس سے بہت دیر سے ہوش آتا ہے۔

☆ گمنامی کی زندگی کو پسند کر کہ اس میں نام وری کی نسبت بڑا امن ہے۔

☆ خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم (بیج) ہیں۔

☆ مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقت ور ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین عبادت ہے۔

☆ غصہ منہ کھول دیتا ہے اور آنکھیں بند کردیتا ہے۔

☆قول بے عمل اور عمل بغیر خلوص نا قابل قبول ہے۔

جینے کا گر

میں نے بطخ سے جینے کا گر سیکھا، وہ دریا میں تیرتی ہے لیکن ڈوبتی نہیں ہے۔ وہ لمحہ بھر کو اپنا منہ پانی کے اندر لے جاتی ہے اور کیڑا پکڑنے کے بعد منہ دوبارہ باہر نکال لیتی ہے۔ حتی کہ زمین پر آکر اپنے جسم سے پانی کے تمام قطرے بھی جھاڑ دیتی ہے۔

انسان کو بھی چاہئے کہ دنیا میں اس قدر مگن ہو جتنی ضرورت ہے اس کا دل دنیا کی یاد میں نہ ڈوبے، بلکہ بوقت ضرورت دنیا میں مگن ہو اور پھر واپس اللہ کی طرف رجوع کرے اور تمام گناہوں سے توبہ کرے، جس طرح بطخ پانی کے قطرے جھاڑ دیتی ہے۔

ہر لفظ ہے خوشبو

☆دو طرح کے لوگوں کو ہم کبھی نہیں بھلا سکتے، ایک وہ جنہیں ہم یاد رکھنا چاہتے ہیں اور دوسرے وہ جنہیں ہم بھول جانا چاہتے ہیں۔

☆بلندی پر اڑنے والوں کو پستیاں بھی اتنی ہی گہری ملتی ہیں۔

☆میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور دوسرے وہ جو میرے، بہت اپنے تھے۔

☆ہر انسان کی خوشی کی وجہ بنیں، خوشی کا حصہ نہیں اور ہر انسان کے دکھ کا حصہ بنیں، دکھ کی وجہ نہیں۔

☆اپنے آپ کو "زیر" سمجھیں "زبر" نہیں کیوں کہ ایک دن "پیش" بھی ہونا ہے۔

☆معاف کر دیں انہیں جنہیں آپ بھول نہیں سکتے یا پھر بھول جائیں انہیں جنہیں آپ معاف نہیں کر سکتے۔

☆ کتنے دکھ کی بات ہوتی ہے تاکہ جب ہم کسی پر اندھوں کی طرح اعتماد نہ کریں اور وہ ثابت کر دے کہ ہم واقعی اندھے ہیں۔

☆ کچھ لوگ اتنے بہادر ہوتے ہیں کہ اگر ان کی زندگی میں غم بڑھ جائیں تو ان کے قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔

☆رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی بہتر ہے، خواہ وقتی ہی سہی۔

☆ہم جن سے پیار کرتے ہیں انہیں کبھی نہیں بھلا سکتے، مگر جن سے ہم نفرت کرتے ہیں وہ تو بالکل ہی نا قابل فراموش ہوتے ہیں۔

☆انسان کو لفظ نہیں، رویے مارتے ہیں۔

مت کرو

☆مت خواہش کرو، اس چیز کی جو تمہیں زندگی سے دور کر دے۔

☆مت چاہو کسی کو اتنا کہ اس کے بچھڑنے کا غم نہ سہہ سکو۔

☆مت روٹھو کسی سے بے وجہ کہ سدا پچھتاتے ہی رہو۔

☆مت ظلم کرو کسی پر اتنا کہ وہ برداشت نہ کر پائے۔

☆مت کرو وہ کام جو تباہی و بربادی کا باعث بنے۔

انداز فکر

☆اگر یہ دنیا آنکھ ہے تو ماں بینائی ہے، اگر یہ دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔

☆اپنے غم سینے میں دفنا دو، اگر چہرے پر غم سجا لو گے تو بہت کمزور ہو جاؤ گے۔

☆جتنا ہم روشنی کے قریب ہوں گے اتنا ہی ہمارا سایہ چھوٹا ہوگا۔

☆ہر تجربے سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور ملتا ہے۔

☆ ہر نقص ہمیں اصلاح سکھاتا ہے۔

☆ زیادہ باتیں سوچ وفکر کو مردہ کردیتی ہیں۔

☆ قناعت سب سے بڑی دولت ہے۔

☆ اپنے نفس کو سختیوں کا عادی بناؤ۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

☆ ہم دولت سے نرم بستر تو خرید سکتے ہیں، لیکن نیند نہیں۔

☆ ہر منزل میں کوئی نہ کوئی کانٹا ضرور ہوتا ہے۔

☆ ہم دولت سے دوا تو خرید سکتے ہیں، لیکن شفا نہیں۔

☆ ہم دولت سے جسم تو خرید سکتے ہیں، محبت نہیں۔

☆ ہر وہ نیک کام کرو جو ثواب میں زیادہ ہو۔

☆ ایک مجاہد کی زندگی ایک قوم کی امانت ہوتی ہے۔

زبان کی حفاظت دولت کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

اقوال بے مثال

☆ وہ روزنامہ کبھی پوشیدہ نہیں رہتا، جس کی خبر کسی عورت کو ہو۔

☆ اگر وہ دنیا میں عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو اپنے سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہئے۔

☆ دوست کو پرخلوص محبت دو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔

☆ کسی کی اچھی باتوں پر مسکرانا بھی ایک قربانی ہے۔

☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔

☆ سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔

☆ تمہیں اس دن رونا چاہئے جس دن کو تم نے بغیر نیکی کے گزارا ہو۔

☆ تمنا کو اپنے دل میں جگہ نہ دو یہ بڑے گہرے زخم دیتی ہے۔

☆ کسی کے بارے میں برامت سوچو، ہوسکتا ہے خدا کی نظر میں وہ تم سے بہتر ہو۔

☆ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

☆ سب سے بڑی فتح اپنے آپ پر فتح ہے۔

☆ جسے ہارنے کا خوف ہے وہ ضرور ہارے گا۔

☆ دنیا میں مہنگی ترین چیز عزت اور دوستی ہے۔

☆ اگر عافیت اور امن درکار ہو تو آنکھ اور کان سے زیادہ کام لو اور زبان بند رکھو۔

☆ پیش کرنے کا انداز تحفے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

اقوال زریں

☆ اگر تم ایک پینسل بن کر کسی کی خوشیاں نہیں لکھ سکتے تو کوشش کرو کہ ایک ربڑ بن کر اس کے غم مٹا دو۔

☆ خدا جاننے سے نہیں ماننے سے ملتا ہے۔

☆ سچا مسلمان وہ ہے جو کافر کی نگاہ میں مسلمان ہو۔

☆ غم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو صرف نیند سے پہلے تک ہے۔

☆ بدی کی طرف مائل ہو کر بھی بدی نہ کرنا نیکی ہے۔

☆ ایسے شخص کو دوست نہ بناؤ جو ہر کسی کا دوست ہو۔

☆ بھول کر بھی کامیابی کو دماغ میں اور ناکامی کو دل میں جگہ نہ دو بلکہ یہ یاد رکھو کہ کامیابی دماغ میں جگہ پالے اور تکبر اور ناکامی بھی دل میں جگہ بنالے تو مایوسی بڑھ جاتی ہے۔

☆ حرص اور لالچ دو بدبودار لاشیں ہیں، کبھی بھولے سے بھی انہیں دل کی مقدس زمین میں دفن نہ ہونے دو۔

☆ مثبت رویے اور مثبت فکر کے ساتھ ہی انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے۔

بات تو سچ ہے مگر........!

☆ اگر آپ ایک سیب روزانہ کھائیں تو ڈاکٹر بے روزگار ہوجائیں گے۔ کیوں کہ ایک سیب روزانہ کھانے سے آپ صحت مند رہیں گے۔

☆ آنسو آنے کے بعد گرتے ہیں اور غصہ گرنے کے بعد آتا ہے۔

☆ آج کا کام کل پر چھوڑ دیں ہوسکتا ہے کل اس کو کرنے کے لئے کوئی مشین ایجاد ہوجائے۔ اگر یہ ممکن نہیں تو آج کا کام آج ہی کرلیں۔

☆ ماں کے قدموں تلے جنت اور حکمرانوں کے قدموں تلے جنتا ہوتی ہے۔

☆ آپ کے بچے کتنا آگے جاسکتے ہیں، اس کا انحصار اسی بات پر ہے کہ آپ نے گاڑی میں کتنا پیٹرول چھوڑا ہے۔

شمع فروزاں

☆ راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا بھی ایمان کا حصہ ہے۔
☆ جب تک نظر کی حفاظت نہ کی جائے، گناہوں سے بچنا دشوار ہے۔
☆ ہر آدمی اپنا گزشتہ کل کھو چکا ہے۔
☆ انسان کی عقل کا اندازہ غصے کی حالت میں ہوتا ہے۔
☆ حلال روزی کمانے سے دل نور سے بھر جاتا ہے۔
☆ غصہ حماقت سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
☆ ہر کام کرنے سے پہلے اس کا انجام سامنے رکھیں۔
☆ جو کام کرو نیک نیتی اور ایمانداری سے کرو۔
☆ اگر تم خوشی چاہتے ہو تو جھوٹ اور غیبت ترک کر دو۔
☆ زندگی میں غم ہیں تو اسے جھیل کر گزار دو۔
☆ زندگی ایک المیہ ہے تو اس کا مقابلہ کرو۔
☆ زندگی ایک للکار ہے تو اسے قبول کرلو۔
☆ اپنی قوم سے محبت کرو کیوں کہ تم قوم کے بچے ہو۔
☆ چاند پر تھوکنا اپنے منہ پر تھوکنا ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ لمبی دوستی کے لئے دو چیزوں پر عمل کرو، ایک دوست سے غصے میں بات نہ کرو، دوسرا دوست کی غصے میں کہی بات دل پر مت لو۔
☆ اگر ہارنے والے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو تو جیتنے والے کے لئے جیت کا مزہ جاتا رہتا ہے۔
☆ اپنے دل میں ایسے انسان کی محبت پیدا کرو جو تمہیں اپنے رب کے بے حد قریب کر دے۔
☆ لوگ تمہیں بچھڑنے کے بعد بھی بھول نہ پائیں یہی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔
☆ اپنے آپ کو کسی کی نظروں میں مت گراؤ کیوں کہ لوگ تو گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں۔
☆ شرافت سے جھکا ہوا سر، ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔
وقت کو پیچھے سے مت پکڑو، اس کو آگے سے روک کر قابو کرنے کی ہمت کرو۔
☆ ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو اور پچھلے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹا دو۔
☆ ناامیدی موت کے قریب لے جاتی ہے۔
☆ زندگی کے حساب و کتاب میں دوستوں کو جمع، دشمنوں کو نفی، خوشیوں کو ضرب دو۔
☆ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

☆ اس دنیا میں بڑا بننے کے لئے اپنے اندر چھوٹا بننے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہئے۔

روشن روشن باتیں

☆ ذوق وشوق سے عاری عمل انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔
☆ بزرگی علم وعقل اور تقویٰ کے سبب سے ہوتی ہے۔
☆ تکبر اور گستاخی کا ایک لمحہ، ساری عمر کے اطاعت وعبادات کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔
☆ عاجزی، تواضع اور ادب سابقہ خطاؤں کو بھی معاف کرا دیتا ہے۔
☆ اگر کسی انسان کی زندگی میں عبادت کا پہلو ہے اور خدمت کا پہلو نہیں تو وہ سراسر غرور کی پوٹلی بن جاتا ہے۔
☆ خیالات کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر علم کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔
☆ قلب کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر معرفت کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔
☆ ہر اچھا عمل تقویٰ ہے۔

سنہرے پھول

☆ خوش مزاجی ہمیشہ خوبصورتی کی کمی کو پورا کرتی ہے، لیکن خوبصورتی خوش مزاجی کی کمی پوری نہیں کرسکتی۔
☆ چھوٹے ذہن میں ہمیشہ خواہش اور بڑے ذہن میں ہمیشہ

مقصد ہوتا ہے۔

☆ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔

☆ کوئی نیکی تکلیف کی وجہ سے مت چھوڑنا کیوں کہ تکلیف ختم ہو جائے گی، لیکن نیکی باقی رہ جائے گی۔

☆ آنکھ کے پانی اور سمندر کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

☆ اگر تیری دونوں آنکھیں سلامت ہوں تو پھر بھی ایک آنکھ والے کو حقارت سے نہ دیکھ، شاید وہ تجھ سے زیادہ صاحب نظر ہو۔

☆ اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کرائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

سنئیے تو سہی

☆ ظالم کے ظلم سے نہیں، صابر کے صبر سے ڈرو۔

☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کیوں کہ راستے کا معمولی پتھر بھی منہ کے بل گرا سکتا ہے۔

☆ جس کو اپنا خیال نہیں، وہ کسی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

☆ دوست کی مجبوری کو اس کی بے رخی مت سمجھو۔

☆ اخلاق اچھا ہونا، اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔

☆ نیک بننے کی کوشش ایسے کرو جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔

☆ گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا۔

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہو کر دل کو مسخر کر لیتی ہے۔

☆ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے، لیکن جہاں علم کی روشنی ہو وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آ سکتا۔

☆ بزدل لوگ موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو اپنی بے عزتی کرنے کی اجازت دے دے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ شہرت بخارات کے مانند ہے، مقبولیت کو ایک حادثہ کہنا چاہئے۔

☆ دولت کو پر لگ جاتے ہیں، بس ایک چیز رہنے والی ہے کردار۔

☆ یاد ساحل پر چلنے والے ایک بچے کے مانند ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بچہ کونسا پتھر اٹھا کر پسند کے خزانے میں جمع کرے گا۔

☆ غصہ پی جانے کی عادت ایک اچھی عادت ہے، اگر تمہارے اندر آگ لگی ہوئی ہے تو بہتر یہی ہوگا کہ دھواں باہر نہ نکلنے پائے۔

☆ ہر ناکامی اپنے دامن میں کامرانی کا پھول لئے ہوئے ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہم کانٹوں میں الجھ کر نہ رہ جائیں۔

منتخب اشعار

درد پر بھی پیار آیا چوٹ بھی اچھی لگی
آج پہلی بار مجھ کو زندگی اچھی لگی

☆

یہی ہے آرزو میری کسی کی کوئی حسرت ہو
وطن میں پیار کی گنگا بہے ہر سو محبت ہو

☆

احساس مٹ نہ جائے تو انسان کے لئے
کافی ہے ایک راہ میں ٹھوکر لگی ہوئی

☆

راہ کی مشکلیں آسان بنا لیتے ہیں
گھر سے چلتے ہوئے جب ماں کی دعا لیتے ہیں

☆

پرکھنا مت پرکھنے میں کوئی اپنا نہیں رہتا
کسی بھی آئینے میں دیر تک چہرہ نہیں رہتا

☆

لوگوں سے بے پناہ تعلق تو ہے مگر
میرے سوا مجھے کوئی پہچانتا نہیں

☆

لوگ جس حال میں مرنے کی دعا کرتے ہیں
میں نے اُس حال میں جینے کی قسم کھائی ہے

قسط نمبر: ۱۶۷

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ فلق

جو شخص یہ چاہے کہ وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ حالت وضو میں سورۂ فلق کی یہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ یہ عمل چاند کی پہلی تاریخ کو کرے اور دشمن کا تصور کرتے ہوئے زمین پر دستک دے، لگاتار ۳ ماہ تک پہلی تاریخ کو کرے، انشاء اللہ دشمن مغلوب ہو جائے گا۔ شیاطین کے شر سے حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد سورۂ فلق ۱۳ مرتبہ پڑھنی چاہئے۔

سورۂ ناس

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ ناس قرآن حکیم کی ۱۱۴ ویں سورت ہے۔ اس سورت کے بارے میں اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کوئی شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اس کو ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو معوذتین کہا جاتا ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ معوذتین پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں، ان کے ورد سے اثرات دور ہوتے ہیں اور تمام مصائب سے نجات ملتی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام ان دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے پھر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے اپنے پورے بدن پر پھیرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آندھی چلتی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرنے لگتے تھے اور اس کی برکت سے آندھیاں رک جاتی تھیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی پابندی کے ساتھ تلاوت کرنے سے طبیعت عبادت کی طرف مائل ہوتی ہے اور انسان معاصی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو آسیب پریشان کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ ناس سات مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کرلے، پھر اس تیل کی مالش اپنے پورے بدن پر کرے، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ جو بچے سوکھ رہے ہوں یا ام الصبیان کے اثر میں ہوں تو ایک سیدھی لوکی لے کر اس پر یہ عبارت پڑھ کر دم کردیں اور اس لوکی کو وہاں لٹکا دیں جہاں رات کو بچہ سوتا ہو، چند دن میں لوکی سوکھ جائے گی اور بچہ موٹا ہو جائے گا۔ جب لوکی بالکل سوکھ جائے تو اس کو جنگل میں دبا دیں، اگر ایک لوکی کے سوکھنے سے پوری طرح شفا نہ ہو تو دوسری اور تیسری لوکی پر اسی عمل کو دہرائیں، انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر تین لوکیوں سے سوکھیا سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ مَلِكِ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ اِلٰهِ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ. اگر کوئی سحر کا شکار ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ ناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے، اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۶	۱۳۳۰	۱۳۶۷	۱۳۲۳
۱۳۶۸	۱۳۲۲	۱۳۶۷	۱۳۲۹
۱۳۳۱	۱۳۶۵	۱۳۲۲	۱۳۶۸
۱۳۳۶	۱۳۶۹	۱۳۳۰	۱۳۲۶

معوذتین اور چاروں قل کے مزید فوائد آئندہ بیان کئے جائیں گے۔ ان اعمال سے جو ہزاروں بار تجربہ میں آچکے ہیں، صاحب ایمان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے اور اکابرین کے اس علمی اثاثے کی قدر کرنی چاہئے جو کتابوں کے ذخیروں میں مذکور ہے اور جس کو آسان زبان میں ہم اپنے قارئین کے لئے وقتاً فوقتاً پیش کررہے ہیں۔ علاج بالقرآن کی آخری قسط انشاء اللہ اگلے شمارے میں پیش کی جائے گی۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۳۱

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

جنات کے اثرات سے نجات

اگر کوئی شخص جنات کے اثرات میں مبتلا ہو اور کسی بھی طور اس کو اثرات سے نجات نہ مل رہی ہو تو ایسے شخص کو پہلے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے پانی سے غسل کرائیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جگ پانی پر چالیس مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر پانی پر دم کردیں، پھر اس پانی سے مریض کو نہلا دیں اور یہ تعویذ موم جامہ کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تین مہینے کے اندر مریض کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ تعویذ ڈالنے کے بعد پابندی کے ساتھ یہ عمل کریں کہ ایک بوتل پانی پر چالیس بار لاحول پڑھ کر دم کردیا کریں اور یہ بوتل تین دن تک مریض کو دن میں دو بار صبح و شام پلا دیا کریں۔ اس طرح کل دس بوتل پلانی ہیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فوائد ظاہر ہوں گے اور اثرات سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۲	۴۸۵	۴۸۹	۴۷۵
۴۸۸	۴۷۶	۴۸۱	۴۸۶
۴۷۷	۴۹۱	۴۸۳	۴۸۰
۴۸۴	۴۷۹	۴۷۸	۴۹۰

بحرمت این نقش ہر بلا دفع شود

دفع آسیب

اگر کسی کے گھر میں جنات ریشہ دوانیاں کرتے ہوں اور اس کے گھر کے رہنے والوں کی طبیعتیں خراب رہتی ہوں، روزگار بھی متاثر ہو تو اس نقش کو گھر کے ہر فرد کے گلے میں ڈالیں، نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں اور یہی نقش گھر کے کسی کمرے میں لٹکا دیں۔ اس نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۵	۲۹۸	۳۰۲	۲۸۸
۳۰۱	۲۸۹	۲۹۴	۲۹۹
۲۹۰	۳۰۴	۲۹۶	۲۹۳
۲۹۷	۲۹۲	۲۹۱	۳۰۳

اس کے بعد روزانہ چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ لکھیں۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایک بار لکھ کر اس کو پانی سے دھو کر گھر کے سب افراد کو پلائیں۔ اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔ چالیس دن تک اگر مریض گوشت کا استعمال نہ کرے تو بہتر ہے۔

جنات کا پتھر برسانا

اگر کسی کے گھر میں جنات سنگ ریزے برساتے ہوں یا گھر میں خون کی چھینٹیں آتی ہوں یا جنات گھر میں گندگی پھینکتے ہوں تو اس نقش کو پانچ انچ کی بوتل میں لمبا کر کے ڈالنا، پھر گھر کے چاروں کونوں میں اس طرح کی بوتلوں کو لٹکانا، موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ طٰفٰت پڑھ کر ایک بالٹی پانی پر دم کر لیں، پھر اس پانی کو گھر کے تمام کونوں میں (باتھ روم اور بیت الخلاء) کو چھوڑ کر چھڑک دیں۔ اس گھر کے کسی بھی کمرے میں بوتلوں کو چاروں خانوں میں لٹکا دیں اور تیرہ دن تک روزانہ سورۂ طٰفٰت کی تلاوت کریں، انشاء اللہ جنات کی مذکورہ کارروائیوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

بوتلوں میں جو نقش رکھا جائے گا وہ یہ ہے۔ اس نقش کو اگر زرد کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں تو افضل ہے، ورنہ کالی روشنائی سے سفید کاغذ پر لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۱۸۸	۶۶۱۹۱	۶۶۱۹۴	۶۶۱۸۱
۶۶۱۹۳	۶۶۱۸۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۹۲
۶۶۱۸۳	۶۶۱۹۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۸۶
۶۶۱۹۰	۶۶۱۸۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۹۵

بچے پر جن کا اثر

اگر کسی چھوٹے بچے پر جن کا اثر ہو تو اس بچے کے گلے میں نقش نمبر (۱) ڈالیں اور نقش نمبر دو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین تک پلائیں۔ اس طرح سات نقش اکیس دن تک پلائیں۔ بچے کو پانی دن میں دو بار پلائیں۔ انشاء اللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔ نقش نمبر (۱) یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۱	۵۶۴	۵۶۸	۵۵۴
۵۶۷	۵۵۵	۵۶۰	۵۶۵
۵۵۶	۵۷۰	۵۶۲	۵۵۹
۵۶۳	۵۵۸	۵۵۷	۵۶۹

نقش نمبر (۲) یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳۰	۷۲۵	۷۳۲
۷۳۱	۷۲۹	۷۲۷
۷۲۶	۷۳۳	۷۲۸

خواتین پر جنات کے اثرات

بعض خواتین پر جنات کے مسلط ہوجاتے ہیں اور مختلف انداز سے انہیں پریشان کرتے ہیں، ان خواتین کو اکثر بے ہوشی ہو جا
ہے، اکثر غشی بھی رہتی ہے، رات کو ڈراؤنے خواب بھی آتے ہیں، ایسی خواتین کو بھوک بھی نہیں لگتی، نیند بھی نہیں آتی، اگر نیند آتی ہے
ڈراؤنے خواب آتے ہیں اور بار بار آنکھ کھلتی ہے۔ ایسی خواتین اپنے شوہروں سے بھی بیزار سی رہتی ہیں، ان خواتین کو پہلے اس نقش سے
غسل دیں، اس نقش کو تھوڑے سے پانی میں ڈال کر پانی کو خوب گرم کریں، پھر اس پانی کو غسل کے پانی میں ملا کر اس سے مریضہ کو
نہلا دیں۔ تعویذ کا کاغذ نکال کر کہیں دبا دیں یہ نالی میں نہیں جانا چاہئے، پانی اگر نالی میں جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ غسل کا نقش ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۵۲۱

گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

۷۸۶

۸۱۹	۸۲۳	۸۲۶	۸۱۲
۸۲۵	۸۱۳	۸۱۸	۸۲۴
۸۱۴	۸۲۸	۸۲۱	۸۱۷
۸۲۲	۸۱۶	۸۱۵	۸۲۷

پینے کا نقش یہ دیا جائے۔

۷۸۶

۱۰۹۴	۱۰۸۹	۱۰۹۶
۱۰۹۵	۱۰۹۳	۱۰۹۱
۱۰۹۰	۱۰۹۷	۱۰۹۲

شیر خوار بچوں پر اثرات

جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہوں اور ان پر جنات کے اثرات ہو گئے ہوں تو یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے ان کے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو لال رنگ کے کاغذ پر لکھ کر بچے کے جسم پر کاغذ اچھی طرح مل کر سات دن تک روزانہ ایک نقش جلادیں۔ انشاء اللہ بچہ کو اثرات سے چھٹکارا مل جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹

جنات فیکٹری میں

بعض فیکٹریوں میں، آفسوں میں، اسکولوں میں یا کاروبار کی کسی بھی جگہ جنات کا بسیرا ہوتا ہے اور جنات کی موجودگی کی وجہ سے کاروبار چل نہیں پاتا، ایسی جگہوں میں مندرجہ ذیل نقش کو کالے کپڑے میں باندھ کر لٹکائیں۔ فیکٹری میں جتنے کمرے ہوں اتنے ہی نقش بنائیں اور ہر کمرے میں یہ نقش لٹکائیں۔ انشاء اللہ جنات فیکٹری کو چھوڑ کر کہیں چلے جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۵	۵۰۸	۵۱۱	۴۹۸
۵۱۰	۴۹۹	۵۰۴	۵۰۹
۵۰۰	۵۱۳	۵۰۶	۵۰۳
۵۰۷	۵۰۲	۵۰۱	۵۱۲

سورۂ قریش سے علاج

جنات کتنے بھی قوی ہوں کلام الٰہی کے سامنے وہ ٹک نہیں پاتے، شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا عامل پورے اصولوں کو پیش نظر رکھے اور صحیح طریقہ سے مریض کا علاج کرے۔ ایک ایک شرط کو پورا کرے، پھر کلام الٰہی کا کرشمہ دیکھے۔

عامل کو سب سے پہلے سورۂ یٰسین کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ قریش کو بہ نیت زکوٰۃ ۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور لگاتار اکتالیس دن تک پڑھیں۔ دوران چلہ پرہیز جمالی اور جلالی کریں اور اس دوران کالا لباس نہ پہنیں۔ انشاء اللہ اکتالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مغرب کی نماز کے بعد سورۂ قریش روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔ جب کوئی آسیب زدہ مریض آئے تو سب سے پہلے گیارہ مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر دم کر دیں، اس کے بعد سورۂ قریش کا نقش مریض کے گلے میں

ڈال دیں۔اس نقش کوموم جامہ کر کے کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷۵	۱۵۷۹	۱۵۸۲	۱۵۶۸
۵۱۸۱	۱۵۶۹	۱۵۷۴	۱۵۸۰
۱۵۷۰	۱۵۸۴	۱۵۷۷	۱۵۷۳
۱۵۷۸	۱۵۷۲	۱۵۷۱	۱۵۸۳

اس کے بعد ایک بوتل پر سورۂ قریش چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے تین دن تک پلاتے رہیں۔جب تک طبیعت پوری طرح بحا
نہ ہو جائے اس پانی والے عمل کو جاری رکھیں۔انشاءاللہ ایک مہینے یا چالیس دن میں اثرات سے نجات مل جائے گی۔

اس نقش کا پرہیز یہ ہے کہ اس کو پہن کر کسی میت والے یا زچہ والے گھر میں نہیں جانا چاہئے ورنہ نقش کے خراب ہونے یا کمز
ہونے کا اندیشہ رہے گا۔

دفع جنات کے لئے طلسماتی دنیا کا ''جنات نمبر'' کا مطالعہ کریں، جنات نمبر ایک علمی شاہکار ہے،اس نمبر میں شائع شدہ فارمولو
سے لاکھوں لوگوں نے استفادہ کیا ہےاور آج بھی اللہ کے ہزاروں بندے ''جنات نمبر'' سے استفادہ کررہے ہیں۔

نامۂ مبارک

اگر گھر میں جنات ہوں تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک گھر میں آویزاں کر دینا چاہئے۔اس نامۂ مبارک کی برکت سے جنات اپنی ریشہ دوانیوں سے باز آجاتے ہیں یا پھر گھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔یہ نامہ مبارک ایک قیمتی عطیہ ہے جو اکابرین سے سلسلہ بہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔یہ خط سرکار دوعالم ﷺ طرف سے روئے زمین کے تمام جنات کے نام ہے۔

هَـٰذا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ يَطْرُقُ مِنَ العمارِ والزوار السَّائِحِيْنَ اِلَّا طارِقٍ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ امّا بَعْدُ. فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ دَاعِيًا اَو حَقًّا بَاطِلاً فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰـهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَ رُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبْدِهِ الْاَصْنَامِ وَ اِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهٌ آخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا. هُوَ كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تفرقَ اَعْدَ اللّٰهِ وَ بلغتْ حُجَّةُ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(اس نامۂ مبارک کی زکوٰۃ کا طریقہ مکمل تفصیل کے ساتھ طلسماتی دنیا کے ''جنات نمبر'' میں ملاحظہ کریں۔)

☆☆☆

آپ کے لئے 2014 کیسا رہے گا؟

برج حمل۔ستارہ مریخ
عرصہ پیدائش ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان
متعلقہ حروف۔الف،ع،ی

جن حالات سے آپ گذریں گے آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ لاپرواہی اور جلد بازی کے قریب نہ پھٹکیں اگر آپ جلد بازی کا مظاہرہ کریں گے تو آپ کو کسی بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ کی ازدواجی زندگی متاثر رہے گی آپ کو فریقِ ثانی کو مطمئن رکھنے کے لئے نہایت حکمت عملی سے کام لینا ہوگا۔کاروباری افراد کے لئے غیر معمولی دباؤ کا سامنا کرنا پڑیگا۔جس کا مقابلہ صرف محنت سے اور کام پر پوری توجہ دینے سے کیا جاسکتا ہے۔آپ کو جو نیا کام شروع کرنا تھا اب اس میں دیر نہ لگائیں اور کرگزریں، تقدیر آپ پر مہربان ہونے کے لئے تیار ہے۔جو لوگ شادی یا منگنی کے خواہش مند ہیں وہ جلد ہی اپنی خواہش کو پروان چڑھتا ہوا دیکھیں گے۔دوستوں سے اپنے تعلقات کو ایک حد میں رکھیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔تعلیمی میدان میں آپ دوسروں سے پیچھے رہ جائیں گے۔اگر آپ کو اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے تو آپ کو حد سے زیادہ محنت کرنی ہوگی۔ماہ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۴ء آپ کے حالات خاصے بہتر رہیں گے، خصوصاً ملازم پیشہ حضرات کے لئے اس سال کے آخری چار ماہ نہایت راحت بخش ثابت ہوں گے ملازمت میں ترقی کا بھی امکان قوی ہے۔

خواتین: یہ سال آپ سے محنت، جدوجہد کا طلب گار ہے۔ تقدیر آپ پر اس سال مہربان رہے گی۔لیکن حسن تدبیر کو آپ نظر انداز نہ کریں۔اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔سال کے ابتدائی چند مہینوں میں آپ کو اپنی ازدواجی زندگی کو مطمئن اور خوش حال رکھنے کے لئے بہت چوکنا رہنا پڑے گا، کیونکہ اس بات کا اندازہ ہے کہ آپ سے قریبی رشتہ دار آپ کے خلاف سازشوں کا کوئی محاذ کھولدیں گے اور ان سازشوں کا مقصد ہوگا کہ آپ کے شوہر گھریلو ذمہ داریوں میں دلچسپی نہ لیں اور آپ دونوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوجائے۔اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے شوہر سے الگ ہونے کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں ایک بار پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے اُس وقت بھی آپ آپے سے باہر ہو گئیں تھیں اور معاملات آخری حد تک بگڑتے بگڑتے رہ گئے تھے۔اس سال آپ کو اور زیادہ صبر وضبط کرنا ہے اور شوہر کی غیر ذمہ داریوں کو نظر انداز کردینا ہے۔اگر آپ نے قوت صبر وضبط سے کام نہ لیا تو پھر وہی ہوگا جس کی امید آپ کے دشمن لگائے بیٹھے ہیں۔اس سال کے درمیان میں یا آخر میں جائیداد سے متعلق آرزو پوری ہوجائے گی۔اپنے جذبات کو آپ کنٹرول میں رکھیں کیونکہ درمیان سال میں کسی رسوائی کا اندیشہ ہے۔اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو اس سال کے آخیر تک آپ کی منگنی یا شادی کا امکان قوی ہے۔

برج ثور۔ستارہ زہرہ
عرصہ پیدائش ۲۱ راپریل سے ۲۱ رمئی کے درمیان
متعلقہ حروف۔ب،و

اس سال کے شروع میں آپ خود کو غیر سنجیدگی سے محفوظ رکھیں اور جو بھی حالات سامنے آئیں سنجیدگی کے ساتھ اس کا مقابلہ ڈٹ کرو۔ غیر سنجیدگی اور چھچھورپن آپ کے لئے نئی مشکلات کھڑی کردے گا۔اس سال کے شروع میں اور مارچ کے آخیر تک آپ کو اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھنا ہے۔ٹریفک اور پیدل چلتے ہوئے آپ کو بہت محتاط رہنا ہے کیونکہ جنوری یا فروری میں کسی حادثہ کا اندیشہ ہے۔۲۵/مارچ سے پندرہ اپریل تک حلقہ احباب میں آپ کی مقبولیت بڑھ جائے گی اور کچھ نئے احباب بھی آپ کے حلقۂ احباب میں جڑ جائیں گے جو آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔اس سال شریک حیات کی جانب سے قدرے اطمینان رہے گا مگر آپ اولاد پر کنٹرول نہیں کرسکیں گے۔ اگر آپ کی اولاد جوان ہے تو ان کی ناپسندیدہ حرکات ان کے لئے اور آپ کے لئے بدنامی کا باعث بن جائیں گی۔چھوٹے بچوں کی صحت مارچ سے جون کے درمیان تشویش ناک حد تک خراب ہوسکتی ہے۔ملازمت کرنے والے حضرات کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن ضروری ہوگا کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے غفلت نہ برتیں۔ ترقی کا امکان سالِ رواں کے دوران بہت ہی معمولی سا ہے۔البتہ اگست وستمبر کے بعد نئی ملازمت کا امکان ہے جو آپ کے لئے خوش بختی

کا ذریعہ بنے گی۔ جولائی تا دسمبر کے درمیان اس بات کا امکان ہے کہ آپ مطلوبہ جائیداد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

آپ جس مکان کی تعمیر کرنا چاہتے تھے اس میں آپ کو کامیابی مل جائے گی۔ دیگر تمام معاملات اور حالات اس سال کی دوسری ششماہی کے دوران اطمینان بخش رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ پر خوش بختی کے نئے نئے دروازے کھل جائیں گے۔ آپ کو حوصلہ رکھنا چاہئے اور اس جدوجہد کو جاری رکھنا چاہے۔

خواتین : اس سال کی شروعات مایوسی سے ہوگی۔ کاروبار میں رکاوٹیں رہیں گی۔ لیکن ۳ ماہ کے بعد یعنی اپریل کے اوائل سے امید افزا حالات بنیں گے۔ سال کے شروع میں آپ کو آپ کی زندگی کے لئے کوئی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے آپ کو چاہئے کہ احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھیں۔

بالخصوص کچن میں محتاط رہیں کیونکہ جس خطرہ کا اندیشہ ہے وہ آگ کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو اس سال کی شروعات میں ۱۳ رجولائی تک شوہر کے ساتھ اختلاف ہوجانے کا اندیشہ ہے، لیکن اگر آپ نے حکمتِ عملی سے کام نہیں لیا تو پھر حالات پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہوسکتے ہیں۔

اس بات کا قوی امکان ہے کہ سال رواں کی ششماہی تک آپ کوئی پلاٹ یا مکان کسی عزیز کے تعاون سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ دیگر تمام حالات ماہ جولائی کے بعد بہتر ہوجائیں گے۔

برج جوزا۔ سیارہ عطارد
عرصہ پیدائش۔ ۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ک، ق

اس سال ذرائع آمدنی میں وسعت پیدا ہوگی۔ دن بدن مالی حالات بہتر ہوتے رہیں گے۔ لیکن یار دوستوں کی وجہ سے خاندان میں کسی اختلاف کے پنپنے کا اندیشہ ہے۔ اپریل تا مئی اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کے مخالفین آپ پر غالب آجائیں۔ اس درمیان آپ کو حکمت عملی سے کام لینا چاہئے اور حتی الامکان خاندانی اختلافات سے خود کو بچانا چاہئے۔ کیونکہ یہ اختلاف آپ کے لئے نئی نئی مشکلیں پیدا کر دیگا اور آپ کا کاروبار بھی متاثر رہے گا۔ ماہ جون سے قبل آپ کی تعلیمی پوزیشن زیادہ مضبوط نہیں ہوگی۔ بہت محنت کے بعد بھی اگر آپ پاس ہوجاتے ہیں تو غنیمت ہوگا۔ اپریل کے آخر میں کسی بزرگ کی دعا وان کی توجہات کی وجہ سے آپ کا کوئی مسئلہ حل ہوجائے گا۔ اور آپ کو زبردست کامیابی مل جائے گی۔ ملازمت کرنے والے لوگ قدرے پریشان رہیں گے لیکن ان کی ملازمت کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ مگر گھریلو حالات بہتر رہیں گے۔ اہلیہ اور اولاد کی طرف سے تشویش رہے گی۔ مارچ تا جون میں شریک حیات کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس سے اس درمیان ان کی صحت پر خصوصی توجہ رکھی جائے۔ اور اگر بیماری معمولی سے بھی ہو تو علاج سے غفلت نہیں برتی جائے۔ جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی یا شادی کا امکان اکتوبر یا دسمبر تک ہے۔

خواتین : غیر حسب عادت اس سال آپ کے رشتے دار کئی معاملوں میں آپ کے ساتھ ہوں گے اور غیر معمولی تعاون کا مظاہرہ کریں گے۔ آپ کو بھی ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہئے۔ جو بھی اختلاف جس وجہ سے بھی ختم یا کم ہو رہا ہو آپ کے حق میں بہتر ہے۔

شریک حیات کے ساتھ فروری اور جون کے درمیان معمولی سا اختلاف ہوسکتا ہے اگر آپ نے حکمتِ عملی سے کام نہ لیا تو یہ اختلاف بڑھ بھی سکتا ہے۔ آپ کی دوراندیشی اس میں ہے کہ آپ اس اختلاف کو بڑھنے نہ دیں۔ آپ کی ازدواجی زندگی کا یہ اختلاف شوہر کے کم آمدنی کی وجہ سے ہوگا، آپ کی حکمت عملی یہ ہونی چاہئے کہ آپ اپنے اخراجات کم کردیں تاکہ کم آمدنی کا اثر آپ کے گھریلو حالات پر نہ پڑے۔ فروری اور اپریل کے دوران آپ کو کسی حادثہ سے بھی دوچار ہونا پڑسکتا ہے۔ اس حادثہ میں آپ معمولی طور پر زخمی بھی ہوسکتے ہیں۔ اس دوران آپ کو روڈ پر چلتے ہوئے بالخصوص بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔

حادثے تقدیر کا ایک حصہ ہوتے ہیں لیکن اگر تدبیر سے کام لیا جائے تو کافی حد تک ان حادثوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اس سال کے آخری چھ مہینوں میں آپ کو غیر معمولی ترقیات ملیں گی، گھر میں خوش حالی رہے گی اگر آپ ملازمت پیشہ ہیں تو آپ کی ملازمت میں ترقی ہوگی، یا تنخواہ میں اضافہ ہوگا۔ غیر شادی شدہ خواتین کی ستمبر، اکتوبر یا دسمبر میں منگنی یا شادی کا امکان ہے۔

برج سرطان۔ ستارہ قمر
عرصہ پیدائش ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ح، ہ

آپ کے لئے یہ ایک اچھا اور خوش قسمت وقت ہے کاروباری اعتبار سے آپ کو بھرپور کامیابیاں ملیں گی گھریلو اور ازدواجی زندگی خوش گوار رہے گی اب تک آپ جن ناگواریوں کا شکار تھے اور جن مسائل

میں مبتلا تھے ان سے نجات ملے گی اور جن رشتے داروں سے ان بن چل رہی تھی ان سے بھی تعلقات بحال ہوجائیں گے، لیکن کچھ رشتے دار بھی ایسے بھی ہوں گے کہ وہ اس سال بھی آپ کے لئے سازشوں کے نئے جال بچھائیں گے۔ خاص طور پر فروری اور جون کے درمیان یہ رشتے دار آپ کے خلاف بہت کچھ کرنے اور کرانے کی کوششوں کو جاری رکھیں گے، ہم حالات کا تجزیہ کرنے کے بعد آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ صورت حال کچھ بھی ہوجائے آپ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی غلطی نہ کریں۔ امکان یہ بھی ہے کہ اپریل، مئی، یا جون، جولائی تک جائداد کا جو جھگڑا چل رہا ہے وہ آپ کے حق میں ہوجائے گا۔ اس سال کی دوسری ششماہی آپ کے لئے راحت بخش ثابت ہوگی اور آپ کو اپنے کاموں میں غیر معمولی کامیابی نصیب ہوگی۔ اس سال کے آخیر میں آپ کو کوئی اعزاز بھی حاصل ہوگا جس کی وجہ سے آپ کی شہرت ومقبولیت میں غیر معمولی اضافہ ہوگا اور گھر میں بھی آپ کی قدر ومنزلت بڑھے گی۔ مئی، جون میں آپ کی صحت خراب رہے گی اور ان مہینوں میں کسی حادثہ کا بھی اندیشہ ہے اس لئے ان مہینوں میں اگر آپ محتاط رہیں بالخصوص سفر کے دوران تو بہتر ہوگا۔

خواتین : اس سال۔ سال کے شروع ہی سے آپ کو بہت چوکنا رہنا ہوگا آپ کے وہ رشتے دار جن کی وجہ سے اکثر آپ شوہر سے بھی الجھ پڑتی تھیں آپ کے لئے سازشوں کے نئے نئے جال بنیں گے۔ کوئی جائیداد جھگڑے کا سبب بنے گی یا پھر آپ کے بچوں کے رشتوں کو لے کر مخالفتیں سر اُبھاریں گی اور آپ جن لوگوں پر آنکھیں بند کرکے اعتبار کرتی رہی ہیں وہ گھات میں چھپے ہوئے دشمن ثابت ہوں گے اور آپ کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ ان حالات کی وجہ سے مارچ اور اپریل کے درمیان شوہر کے ساتھ بھی آپ کا اختلاف ہوسکتا ہے۔ آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ صبر وضبط سے کام لیں۔ اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں۔ اگر آپ کو ملازمت کی تلاش ہے تو آپ کو اپنے مقصد میں جولائی اگست تک کامیابی مل جائے گی۔ اور ایک اچھی ملازمت آپ کو میسر آجائے گی۔ فروری سے جون کے درمیان آپ کے کسی عزیز کی وفات بھی ممکن ہے۔ اس کے ترکہ میں سے شاید آپ کو کچھ ملے۔ اس سے آپ کو کچھ راحت ہوگی۔ اولاد کی طرف سے آپ کا دل مطمئن رہے گا۔ مئی جون کے درمیان آپ کسی حادثہ کی وجہ سے زخمی ہوسکتی ہیں۔ مجموعی طور پر یہ سال بھی پچھلے سال کی طرح آپ کے حق میں اچھا ثابت ہوگا۔

برج اسد۔ ستارہ شمس
عرصہ پیدائش ۲۲ر جون سے ۲۳ر اگست کے درمیان
متعلقہ حروف۔ م

اس سال کی شروعات آپ کے لئے راحتوں کا پیغام لے کر آئی ہے۔ یہ سال آپ کی کئی خواہشوں اور ارادوں کو پورا کرنے کی طرف اشارہ کررہا ہے۔ اگر آپ کو سال کے شروع میں کوئی کاروباری سفر درپیش ہو تو آپ سفر ضرور کریں کیونکہ اس سفر سے آپ کے لئے نئی راہیں کھل جائیں گی۔ بے شک آپ باصلاحیت انسان ہیں لیکن آپ کافی حد تک جذباتی ہیں اور جلد باز ہیں یعنی معاملات میں آپ کو کبھی کبھی یہ شک ہوتا ہے کہ شاید کامیابی نہ ملے لیکن آپ عجلت پسندی کی وجہ سے اس کام کو کر گزرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ کچھ اسی طرح اقدامات اس سال آپ پہلی ششماہی میں کریں گے اور آپ کو خسارہ ہوگا۔ آپ کے حق میں بہتر ہی ہے کہ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں اور اپنی بنتی ہوئی تقدیر کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑنے کی غلطی نہ کریں اگر آپ مشترکہ کاروبار کرتے ہیں تو اپریل تا جون اپنے شریک کاروبار کو کام کرنے کا موقع دیں۔ اگر آپ تعلیم حاصل کرنے کی فکر میں ہیں اور اس میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عشق ومحبت جیسی حرکتوں سے باز رہیں۔ یہ چیزیں تعلیم میں خلل ڈالنے کا موجب بنتی ہیں۔ اور طالب علم کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور بسا اوقات وہ امتحان میں فیل بھی ہوجاتے ہیں۔ شادی شدہ افراد کے گھریلو حالات تقریباً نارمل رہیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اپنے کسی عزیز کو اپنے گھریلو معاملات میں دخل اندازی کرنے کا موقع نہ دیں اگر آپ کی بیوی آپ سے ناراض بھی ہوجاتی ہیں تو ان کو منانے کے لئے دوسروں کا سہارا نہ لیں آپ خود ہی اس کو راضی کرنے کی تدبیر سوچیں اور اس پر خود ہی عمل کریں۔ ماہ جولائی کے بعد آپ کی اولاد کے وہ مسائل بھی حل ہوجائیں گے جو آپ کے لئے دردِ سر بنے ہوئے ہیں۔ جو لوگ ملازمت پیشہ ہیں ان کے لئے یہ اچھا وقت ہے لیکن انھیں اپنے اخراجات کو کنٹرول میں رکھنا چاہئے۔ اس سال دوستوں سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ اور کسی غیر ملکی سفر کا بھی امکان ہے جو خوش حالی کا سبب بنے گا۔ اپریل کے مہینے میں کسی حادثہ کا بھی اندیشہ ہے۔ اس ماہ احتیاط لازم ہے۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی کا امکان ستمبر

اور دسمبر کے درمیان ہے۔

خواتین: اس سال کے شروع میں آپ ذہنی دباؤ میں رہیں گی آپ جن لوگوں پر بھروسہ کرتی ہیں ان سے بدظن ہو جائیں گی اور جن لوگوں کو آپ کبھی پسند نہیں کرتیں ان لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں پر یقین کرنے کی غلطی کریں گی۔ جو آپ کے حق میں نقصان دہ ہوگا۔ آپ کی اسی حرکت سے آپ کے وہ رشتے دار فائدہ اٹھائیں گے جو آپ کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ آپ کی ازدواجی زندگی پراگندگی کا شکار ہو جائے اور آپ کا شوہر آپ سے بدظن ہو جائیں اگر ایسا ہوا تو یہ آپ کے لئے ایک المیہ ہوگا۔ آپ کے شوہر کی کوشش ہوگی کہ گھر کی فضا مکدر نہ ہو جائے۔ کاش آپ کی بھی کوشش یہ ہی رہے تو آپ کا آشیانہ اندیشوں کی آندھیوں سے محفوظ رہے گا۔ ماہ جولائی کے بعد آپ کی وہ خواہشات جو آپ کو اپنی اولاد سے وابستہ ہیں انشاءاللہ پوری ہو جائیں گی۔ مالی پوزیشن بھی بہتر رہے گی۔

جو خواتین ملازمت سے وابستہ ہیں ان کا وقت بھی جون کے بعد اچھا گزرے گا۔ خواتین کی منگنی یا شادی کا امکان اس سال کی آخری سہ ماہی کے دوران ہے۔ اپریل کے مہینے میں کسی بیماری یا کسی حادثہ کا اندیشہ ہے۔

برج سنبلہ۔ عطارد
عرصہ پیدائش ۲۴ راگست سے ۲۳ رستمبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ پ، غ

کچھ معاملات میں نتائج حسب خواہش برآمد ہوں گے لیکن اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں ورنہ صورت حال بگڑنے کا اندیشہ رہے گا۔ دوستوں کے ساتھ سیر سپاٹوں میں آپ مگن رہیں لیکن اس بارے میں آپ کو ایک حد میں رہنا چاہئے۔ مارچ اور اپریل کے درمیان اپنی صحت پر خاص توجہ دیں لایعنی باتوں سے پرہیز کریں اور کھانے پینے کے معاملہ میں محتاط رہیں۔ جولائی سے ستمبر تک کے دوران گھریلو معاملات میں تناؤ رہے گا۔ الجھے ہوئے معاملات میں آپ کو بہت چوکنا رہنا چاہئے اور خاموشی کے ہتھیار سے فتح حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ماہ اکتوبر میں ان لوگوں کو خاص کامیابی مل سکتی ہے جو مذہبی رجحانات رکھتے ہیں یا جنھیں مخفی معاملات میں دلچسپی ہے۔ اس عرصہ کے دوران انھیں اپنی جدوجہد میں زبردست کامیابی ملے گی۔ ملازمت کرنے والے لوگ جولائی یا اگست میں ترقی حاصل کریں گے جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی یا شادی کے امکانات ستمبر اور اکتوبر کے درمیان ہیں۔

خواتین: آپ اگر اوپر والی سطروں کو غور سے پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ آپ بھی تقریباً انھیں حالات سے دوچار ہوں گی۔ آپ کی قوت برداشت کم ہے اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ اپنے گھریلو حالات کی الجھن نہ لیں۔ آپ کو خرچہ کے معاملے میں محتاط ہونا پڑے گا۔ اور آپ کے شوہر آپ سے بدظن ہو جائیں گے اور اولاد کے متنفر ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ اولاد کی غلط حوصلہ افزائی کی وجہ سے آپ کی اولاد بے راہ روی کا شکار ہو سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو آپ کا وقار بھی متاثر ہوگا۔ فروری اور مارچ کے درمیان آپ کے شوہر کی صحت خراب ہو سکتی ہے۔ اگر بروقت ان کے علاج کی طرف توجہ نہیں دی گئی تو نتائج بہت برے ہوں گے اور آپ کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگا۔ ملازمت سے وابستہ خواتین جولائی کے بعد حسب خواہش ترقی کر سکیں گی۔

برج میزان۔ ستارہ زہرہ
عرصہ پیدائش ۲۴ ستمبر سے ۲۳ راکتوبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ت، ٹ، ر، ط

اس سال اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آپ بھرپور جدوجہد کریں گے اور کامیابی کافی حد تک آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کے تمام کاموں میں ترقی ہوگی اور مسائل کا حل نکلتا محسوس ہوگا۔ آپ کو نئے کاموں میں جلدی بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور ایک ساتھ کئی کام شروع نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک کام کو ایک وقت انجام تک پہونچانے کی جدوجہد کیا کریں۔ اس سال کے شروع میں کسی نئے کام کا ٹھیکہ نہ لیں اگر آپ پروپرٹی یا کنسٹرکشن کے کام سے جڑے ہوئے ہیں تو ایک ہی کام کی طرف اپنی توجہ کو مبذول رکھیں۔ آپ کے حریف بھی نت نئے جال سازشوں کے بچھائیں گے۔ اور آپ کو ناکام کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ اگر کسی ایک کام پر محنت کرتے رہے تو انشاءاللہ آپ ترقی کرتے رہیں گے اور آپ کے حریفوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔

آپ کے قریبی عزیزوں سے اس بات کی امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ آپ کی کسی معاملے میں کوئی دستگیری کریگا۔ اگر آپ کرائے کے

مکان میں رہتے ہیں تو مالک مکان سے کچھ معمولی سا اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں صلح کن راستہ اختیار کرنا ہی آپ کے حق میں مفید ہوگا۔ کاروباری حضرات جولائی کے بعد زبردست ترقی کریں گے اور دسمبر تک ان لوگوں کی کاروباری پوزیشن بہت مضبوط ہو جائے گی۔ گھریلو حالات بہتر رہیں گے شریک حیات کی محبت اور خدمت کی وجہ سے دل مطمئن اور شاداں رہے گا۔

جن حضرات کی اب تک شادی نہیں ہوئی ان کو امید رکھنی چاہئے کہ اس سال مئی اور جولائی کے درمیان ان کی منگنی یا شادی ہو سکتی ہے۔ اپریل و مئی کے درمیان کسی عزیز سے جدائی ہوگی۔ اور دل کو ایک صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ عشق و محبت کے چکروں سے خود کو آزاد کر لیں ورنہ رسوائی اور بدنامی کا اندیشہ رہے گا۔ اور مالی خسارے کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔

خواتین: ہم آپ سے اس بات کی گذارش کریں گے کہ آپ اپنے مزاج کو پوری طرح کنٹرول میں رکھیں بالخصوص آپ اپنی زبان کی حفاظت کریں۔ آپ کے کئی رشتے دار آپ کی بدزبانی کی وجہ سے آپ سے دور ہو گئے تھے۔ یہ لوگ خدانخواستہ مارچ یا اپریل کے درمیان آپ سے انتقام لینے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ نے صبر و ضبط سے کام لیا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھا تو بدخواہوں کو اپنے برے مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اپنے مزاج کی گرمیوں کو مصلحت کے سرد خانوں میں ڈال دیجئے اور میٹھی گفتگو سے اپنے دشمنوں کو فتح کرنے کی کوشش کیجئے۔ آپ اپنے جن رشتے داروں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتی ہیں وہ مشکلات کے وقت صرف تماشہ دیکھنے والے ثابت ہوں گے۔ آپ کو اپنی ہر جنگ اکیلے ہی لڑنی ہوگی ہاں آپ کا شوہر ہر مشکل اوقات میں آپ کا ساتھ دے گا۔ اور وہ تو آپ کا صحیح معنوں میں غم گسار ثابت ہوگا۔ اپنے اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کریں تا کہ کم آمدنی کی بنا پر آپ کو پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مارچ اور جون کے درمیان آپ کی صحت خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

برج عقرب۔ ستارہ مریخ
عرصہ پیدائش ۲۴ را کتوبر سے ۲۳ رنومبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ز، ذ، ض، ظ، ن

اس سال کی شروعات کچھ بہتر طرح سے نہیں ہوگی۔ آپ کو کئی پہلوؤں پر نظر رکھنی ہوگی۔ اور کئی معاملوں میں آپ کو محتاط رہنا پڑے گا۔ اس سال کے شروع میں آپ کو تنقید کرنے والوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر آپ نے کچھ مسائل کو التوا میں ڈال دیا تو آپ حریفوں سے بآسانی نمٹ سکیں گے۔ جو لوگ جائیداد وغیرہ کا کام کرتے ہیں ان کو ۲۴ رمارچ تک احتیاط برتنی چاہئے خرید و فروخت یا کرایہ داری کے سلسلے میں کسی طرح کا فراڈ ان کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

۲۵ مارچ سے ۲۵ راپریل تک کسی بھی سفر کا امکان ہے جو خوش بختی کے دروازے کھول دے گا۔ نوکری پیشہ افراد اس دوران آسودہ رہیں گے اور ترقی کا بھی امکان ہے گذشتہ سال آپ کے نام نہاد دوستوں اور رشتے داروں نے جو کچھ آپ کے ساتھ کیا وہ بہت تکلیف دہ تھا۔ اس سال بھی یہ لوگ آپ کو ٹارچر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ لیکن اگر آپ نے جدو جہد اور حکمت عملی سے کام لیا تو آپ اپنے بدخواہ قسم کے رشتہ داروں اور عزیزوں پر غالب رہیں گے۔ مئی جون کے درمیان کسی قدر مایوسی رہے گی۔ لیکن اس جگہ سے ہٹنا بھی صحیح نہیں رہے گا۔ آپ کو اس جگہ ثابت قدم رہنا چاہئے اور جو بھی حالات پیش آئیں ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔

جون اور جولائی کے بعد سے حالات بہتر ہونے شروع ہو جائیں گے اور برے رشتے داروں کی سازشوں سے بھی پیچھا چھوٹ جائے گا۔ شادی شدہ حضرات کو اولاد کی طرف سے کچھ صدمات برداشت کرنے پڑیں گے بہ سلسلہ تعلیم سال کے شروع کے چھ مہینے مایوس کن ثابت ہوں گے۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی کا امکان ستمبر تا اکتوبر رہے گا۔ ملازمت سے وابستہ حضرات کو مارچ اور جون کے درمیان کچھ الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سرکاری طور پر بھی انھیں کسی جواب دہی کی مشکلوں سے گذرنا پڑے گا۔ جولائی کے بعد حالات میں کچھ سدھار ہو جائے گا۔

خواتین: آپ کو گذشتہ سال کچھ مسائل درپیش تھے اس سال بھی آپ کو قریبی رشتے داروں کی وجہ سے کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا کسی قریبی عزیز کی خودغرضی کی وجہ سے خاندانی جائداد کے سلسلے میں آپ کو کوئی غم برداشت کرنا پڑے گا، ممکن ہے کہ کسی جائیداد کے سلسلے میں آپ کو مقدمہ بازی سے بھی گذرنا پڑے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سوجھ بوجھ سے کام لیتی ہیں اور اپنی غلطیوں کا جلد ہی اندازہ کر لیتی ہیں۔ اس لئے اکثر و بیشتر آپ اپنے مسائل پر از خود غلبہ حاصل کر لیتی ہیں۔ اور حالات سے سمجھوتہ کرنے میں کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔ شاید اس سال بھی آپ کی کئی سہیلیاں آپ کے خلاف کوئی

پروپیگنڈہ کریں اور آپ کو کسی مسئلے میں الجھانے کی کوشش کریں۔ اس وقت بھی آپ کو سوجھ بوجھ اور حکمت عملی سے کام کرنا ہوگا۔ ماہ جولائی کے بعد آپ کے مخلص کچھ رشتے دار آپ کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور مخالفین سے نمٹ لیں گے۔ اپنے لوگوں کی آپ کو قدر کرنی چاہئے اور بروقت ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تا کہ آئندہ بھی وہ آپ کی پشت پناہی کرتے رہیں۔ آپ کے گھریلو حالات بہتر رہیں گے لیکن مارچ تا مئی اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کے شوہر کی طبیعت خراب ہوجائے۔ ملازمت سے وابستہ رہنے والی خواتین کے حالات مارچ تا جولائی بہت بہتر رہیں گے۔ جن لڑکیوں کی شادی نہیں ہوئی ہے ان کی منگنی یا شادی کے امکان ستمبر کے درمیان رہے گا۔

برج قوس۔ ستارہ مشتری
عرصہ پیدائش ۲۴ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ف

جو لوگ علوم مخفی سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے یہ سال آگے بڑھنے کے مواقعات فراہم کرے گا۔ ترقی اور مقبولیت کا واضح امکانات ہیں۔ آپ کے قریبی رشتے دار آپ سے مالی تعاون کے طلب گار رہیں گے ان کی مالی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ان کے لئے قرضوں کی ادائیگی یا اضافی ذمہ داریوں کا بوجھ نہ اٹھائیں۔ اس سال آرٹ یا سیاست سے تعلق رکھنے والے افراد کو نمایاں کامیابی ملے گی۔

۲۵ رمارچ، ۲۵ راپریل تک گھریلو زندگی خوش گوار رہے گی شریک حیات سے ہر طرح کا تعاون حاصل رہے گا۔ اس دوران سفر کا امکان رہے گا اور سفر میں بھی بھرپوری کامیابی ملے گی۔ جو ماں باپ اپنی اولاد کیطرف سے پریشان تھے انہیں کچھ راحت ملے گی۔ اور اولاد اطاعت والدین کی طرف مائل ہوگی۔

۱۲ مئی سے ۲۵ رجون تک روزگار میں اضافہ ہوگا۔ جو لوگ تعلیم وتربیت کے مرحلوں سے گزر رہے ہیں ان کے لئے اچھا وقت ہے۔ کاروباری حضرات کو ٹھیک لوگ بالخصوص خواتین بلیک میل کرنے کی کوشش کریں گی۔ اس دوران بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ اولاد سے محروم ہیں۔ اولاد کی خواہش رکھتے ہیں ان کے لئے ۲۵ رمئی سے ۲۵ رجون تک کسی خوش خبری کا امکان ہے۔

۱۱ رنومبر سے ۱۴ ردسمبر تک حالات بہتر ہوں گے۔ عزت ومقبولیت میں اضافہ ہوگا۔ لوگ آپ کے مشوروں کو اہمیت دیں گے اور ہر جگہ آپ کی پذیرائی ہوگی۔ عمومی طور پر بگڑے حالات بہتر ہوں گے۔ البتہ قریبی رشتے داروں سے کسی اختلاف کا اندیشہ ہے مکان یا زمین کے سلسلے میں کوئی تنازعہ پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ آپ کو سوجھ بوجھ اور حکمت عملی سے کام لینا چاہئے۔

خواتین: اس سال کے شروع ہی سے آپ کو اپنے عزیزوں سے سازشوں کا اندیشہ رہے گا۔ اس لئے آپ کو بہت چوکنا رہنا چاہئے لیکن رشتے دار اپنی اغراض اور مفادات کی خاطر آپ کے خلاف سازشوں کے جال بچھاتے رہیں گے۔ آپ پر تہمتیں بھی اچھلیں گی لیکن اگر آپ نے اپنی فطری سوجھ بوجھ سے کام لیا تو حالت اچھا رخ اختیار کریں گے اور بدخواہوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔ کچھ رشتے دار آپ کے شوہر کو بھی بھڑکانے کی کوشش کریں گے لیکن انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اور آپ کی ازدواجی تعلقات بہتر ہی رہیں گے ملازمت کرنے والی خواتین کو اس سال کی پہلی ششماہی میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ البتہ دوسری ششماہی ان کے لئے راحتوں اور خوشیوں کا پیغام لائے گی۔ پہلی ششماہی کو اگر صبر وضبط سے کام نہ لیا تو ملازمت ختم ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ مکان زمین یا کسی جائیداد کی وجہ سے پریشانی رہے گی۔ اس جھگڑے کی وجہ سے گھر میں بھی آپس میں اختلاف پھوٹ پڑنے کا خطرہ رہے گا۔ آپ کو اپنے شوہر کے مشوروں سے اقدامات کرنے ہوں گے۔ تا کہ آپ کی ازدواجی زندگی کسی طوفان کا شکار ہونے سے محفوظ رہے جن لڑکیوں کی شادی ابھی تک نہیں ہوسکی ہے اس سال کے آخر تک ان کی منگنی یا شادی کے امکان ہے۔ آپ کے لئے مجموعی طور سے یہ سال کوئی خاص اہمیت کا حامل نہیں رہے گا۔ البتہ کوئی ایسا غم بھی اس سال نہیں ملے گا جسے اذیت ناک کہا جاسکے۔

برج جدی۔ ستارہ زحل
عرصہ پیدائش ۲۴ ردسمبر سے ۲۰ رجنوری کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ج، خ، گ

اگر آپ بے روزگار ہیں تو اس سال کی شروعات آپ کے لئے اچھی ہے۔ فوراً کوئی کوشش شروع کیجئے اچھا روزگار میسر آئے گا۔ جو لوگ برسر روزگار ہیں ان کے لئے بھی نئی نئی راہیں کھلنے والی ہیں۔ زمین جائیداد مکانات کی خرید فروخت سے زبردست کامیابی ملنے کا

امکان ہے۔ ماہ مارچ میں خاندان کے کسی بزرگ کی صحت حد سے زیادہ خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

آپ اب تک جن مسائل کا شکار تھے ماہ اپریل میں ان سے چھٹکارہ ملنے کا قوی امکان ہے۔ جو لوگ بیرونی ملک کے سفر کے خواہش مند ہیں ان کے لئے ۱۲ر اپریل سے ۲۵ر مئی تک کامیابی ملنے کا امکان ہے۔ اس دوران معاشرہ میں اچھی پوزیشن حاصل رہے گی۔ اور آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ جون جولائی تک حالات میں کچھ بگاڑ ہوجائے گا۔ آمدنی بھی کم ہوجائے گی۔ مصلحتاً اخراجات کم کردینے چاہئیں اگست اور ستمبر میں حالات پھر بہتر ہوجائیں گے۔ کئی جگہ سے مختلف انداز سے آپ کو مدعو کیا جائے گا۔ اور آپ کی مصروفیات بڑھ جائیں گی۔ مذہب کی طرف رجحان رہے گا۔ دسمبر میں بچوں کی صحت کی طرف دھیان رکھیں، خود اپنی صحت پر توجہ دیں، کسی بڑی بیماری کا خطرہ ہے۔

خواتین : اس سال آپ کو اپنے خرچ پر بہت زیادہ کنٹرول کرنا پڑیگا۔ فروری اور جون کے درمیان آپ کے رشتے دار آپ کے لئے کئی پریشانیاں کھڑی کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اگر آپ نے اسی وقت نظر انداز کرنے والی پالیسی کو نہیں اپنایا تو آپ کے لئے بے شمار مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔ اور ان سے نکلنا امر محال ہوگا۔ البتہ اگر آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور انتقامی کاروائی سے خود کو محفوظ رکھا تو آپ سرخرو رہیں گی اور بدخواہوں کو اپنے منصوبوں میں ناکامی ہوگی۔

اگر آپ ملازم پیشہ ہیں تو آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں، ورنہ ملازمت خطرے میں پڑجائے گی۔ اپنے اخراجات بھی حتی الامکان گھٹانے کی کوشش کریں آپ کی شاہ خرچی آپ کے لئے کوئی مصیبت کھڑی کرسکتی ہے۔

سال رواں کی دوسری ششماہی آپ کے لئے خوشیوں کے پیغام لائے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی یا شادی کا امکان جولائی کے آخر میں ہے۔ شرف شمس اور شرف مشتری کا نقش آپ کے لئے مفید ہوگا۔

برج دلو۔ ستارہ زحل
عرصہ پیدائش ۲۰ر جنوری سے ۲۰ر فروری کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ف، س، ش، ص

اب تک آپ جن مسائل میں الجھے ہوئے تھے ان سے نکلنے کا وقت آپ کے در پر دستک دے رہا ہے آپ کے حالات میں بہتری پیدا ہوگی آپ کو اپنے گھر کے لوگوں کی طرف سے اطمینان میسر آئے گا اعتماد میں اضافہ ہوگا اور ذہنی صلاحیتوں کو فروغ ملے گا۔ ۲۰ر مارچ سے ۱۵ر اپریل تک بیرونی سفر کے لئے راہیں ہموار رہیں گی۔ گھر میں آسودگی پیدا ہوگی اور بچوں کی طرف سے اطمینان رہے گا۔ جو کام حکومت کی وجہ سے رکے پڑے تھے اب ان کی تکمیل کا وقت بھی آرہا ہے۔ مئی اور جون میں کچھ ایسے کام پایۂ تکمیل کو پہونچ جائیں گے جو ایک طویل عرصہ سے سرد خانوں میں دبے ہوئے تھے جولائی سے ستمبر تک آپ دوسروں کے بارے میں اچھی طرح سوچ سکیں گے۔ اور آپ کو لوگوں کی مدد کرکے قلبی راحت نصیب ہوگی۔

اگر آپ سماجی یا سیاسی کارکن ہیں تو اکتوبر سے نومبر تک آنکھیں کھلی رکھیں اور کسی بھی معاملہ میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں۔ پراپرٹی کا کام کرنے والے لوگ اکتوبر نومبر دسمبر میں بہت محتاط رہیں جلد بازی کرنے سے بڑی رقم کا خسارہ حصے میں آئے گا۔ اور ایسا نقصان بھی ہوسکتا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہوگی۔ گھریلو ماحول خوش گوار رہے گا۔ لیکن اپنے گھر میں دوستوں کی آمد ورفت کو بند یا کم کردیجئے کیونکہ ان سے کسی رسوائی کا اندیشہ ہے۔ جن افراد کی ابھی تک شادی نہیں ہوسکی ہے وہ دسمبر کے مہینے میں اپنی منگنی یا شادی کی امید باندھ سکتے ہیں۔

خواتین: گذشتہ سال آپ کو بے شمار الجھنوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اور ذہنی طور پر آپ کافی تارچر رہی تھیں، اس سال بھی آپ کو کئی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کئی ایسی پریشانیاں درپیش رہیں گی جن سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کو کافی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ آپ کی صحت ہی تشویش ناک حد تک خراب ہوسکتی ہے۔ ماہ مئی یا جون میں کوئی حادثہ ایسا بھی پیش آئے گا جس کی زد سے آپ زخمی ہوجائیں گی۔ لیکن آپ کے زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ تاہم مئی جون میں دوران سفر بالخصوص اور گھر میں رہتے ہوئے بالعموم محتاط رہیں۔ اس سال کی دوسری ششماہی میں آپ کو کئی پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ آپ کو ذہنی سکون میسر رہے گا۔ اور آپ کی ترقی میں بھی اضافہ ہوگا۔

برج حوت۔ ستارہ مشتری
عرصہ پیدائش ۲۰ر فروری سے ۲۰ر مارچ کے درمیان
متعلقہ حروف۔ د، ج

اس سال کی شروعات آپ کے لئے آزمائشوں سے ہورہی ہے۔ آپ کو ہر قدم پر محتاط رہنا ہوگا۔ قدیم اور غیر آباد علاقوں میں جانے سے گریز کریں۔ جنوری اور فروری کے پورے مہینے میں بچوں پر

بھی دھیان رکھیں ورنہ بچوں کی طرف سے کوئی ایسی بات سامنے آئیگی جو آپ کے لئے اذیت ناک ہوگی۔ جون تک معاملات کے سلسلے میں تناؤ برقرار رہے گا۔ مخالفین اور دشمن زور پکڑیں گے۔ اس دوران سفر کرنا آپ کے لئے مفید رہے گا۔ آپ بدزبانی سے خاص طور پر بچیں خاندان میں کچھ جذباتی مسائل کھڑے ہوں گے، جن کو حکمت عملی سے حل کرنا چاہئے اگر آپ بھی جذبات میں بہہ گئے تو مشکلیں آپ کے لئے بھی بڑھ جائیں گی۔ اکتوبر نومبر کے درمیان شریک حیات کی صحت خراب ہوسکتی ہے۔ علاج میں کوتاہی نہ برتیں ورنہ نقصان اُٹھانا پڑے گا نومبر دسمبر میں حالات خوش گوار ہوجائیں گے اور اب تک آپ جن مسائل کا شکار تھے ان سے نجات مل جانے کا امکان رہے گا۔ دسمبر میں آمدنی بڑھ جائے گی۔ اور کئی حوالوں سے راحتیں گھر میں واپس آجائیں گی، بیوی بچوں کی طرف سے خوشیاں میسر رہیں گی۔ گھر میں دوستوں کی آمدورفت پر کنٹرول رکھیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

خواتین: سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی آپ کو کافی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ الجھنیں گھریلو نوعیت کی نہیں ہوں گی۔ شوہر اور بچوں کی طرف سے آپ کو سکون میسر رہے گا۔ کچھ مخالفین کو آپ گذشتہ سال اپنی حکمتِ عملی سے زبردست شکست دے چکی ہیں اس سال بھی وہی مخالفین آپ کے خلاف برسرپیکار رہیں گے اور اس سال آپ کو حکمتِ عملی سے کام لینا چاہئے۔ اگر آپ جذبات میں بہہ گئیں تو آپ کو نقصان ہوگا۔ حسب فطرت صبر وضبط سے کام لیں اور سوجھ بوجھ سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں اور مخالفین کے ساتھ بھی نرم رویے کو اپنائے رکھیں۔ جولائی کے بعد آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔ آپ اس سال کی پہلی ششماہی میں جو کچھ گنواں بیٹھیں تھیں دوسری ششماہی میں اس کی تلافی ہوجائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ حوصلہ نہ ہاریں اور صبر وضبط اور حکمتِ عملی کے ساتھ اقدامات کرتی رہیں۔ اور ہر حال اور ہر صورت میں اپنے رب پر بھروسہ کرتی رہیں۔

حضرت مولانا **حسن الہاشمی** صاحب مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے۔ آپ اپنے مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں اور صبر وضبط کے ساتھ جواب کا انتظار کریں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

اور اس نمبر پر رابطہ قائم کریں: 9557554338

قارئین متوجہ ہوں

”خوفناک واقعات نمبر“ میں کئی خوفناک داستانیں طویل ہیں۔ ان کا چھاپنا ضروری تھا۔ اس لئے درجہ ذیل مستقل مضامین کی قسطیں اس ماہ روک دی گئی ہیں۔

- اسلام الف سے یا تک۔ قسط نمبر۔ ۲۷
- ایک نظر ادھر بھی۔
- تصوف وسلوک۔ قسط نمبر ۱۰
- انسان اور شیطان کی کشمکش۔ قسط نمبر ۱۳۵
- واقعات القرآن۔ قسط نمبر ۳۰
- امداد روحانی بذریعہ آیات ربانی قسط نمبر ۳۱
- اس ماہ کی شخصیت

ادارہ قائین سے معذرت چاہتا ہے۔ انشاء اللہ مارچ ۲۰۱۴ء کے شمارہ میں آپ ان مضامین کو پھر پڑھ سکیں گے۔

منیجر

ماھنامہ طلسماتی دنیادیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

علم نجوم کی بے جا مخالفت

سوال از: محمد عبدالحافظ وجے واڑہ ———— (آندھرا پردیش)

امید کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے۔ کئی مرتبہ آپ سے اور مولانا سفیان عثمانی صاحب سے ٹیلی فون پر بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں ہر ماہ پابندی سے "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرتا ہوں، آپ کے جوابات سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور اشکالات رفع ہوجاتے ہیں۔ میرے کئی دوستوں نے میرے تعلق سے یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ میں علم نجوم میں یقین کرنے لگا ہوں، میں نے انہیں "طلسماتی دنیا" کے شمارے پڑھنے کے لئے دیئے، مگر انہیں آپ کے جوابات سے تشفی نہیں ہوئی، وہ اس بات پر مصر ہیں کہ علم نجوم کے لئے تعلیمات دین میں کوئی جگہ نہیں ہے اور علم نجوم پر اعتقاد کرنا حرام ہے، پھر انہوں نے مجھے "شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف "فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان" کے چند اوراق کی زیراکس کاپیاں دیں اور کہا کہ ان احادیث کی روشنی میں علم نجوم قطعی حرام ہے۔

احادیث نقل کررہا ہوں، براہ کرم مدلل جواب سے میری الجھن دور فرمائیں تاکہ میں انہیں احادیث کے صحیح مفہوم سے واقف کراسکوں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "ستاروں کو دیکھنے والا (علم نجوم کی گہرائی میں جانے والا) اس شخص کی مانند ہے جو سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھے، جب بھی نظر زیادہ کرے گا اس کی بینائی جاتی رہے گی۔

(فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ دیلمی)

(۲) ربیع بن سبرۃ الجہنی کہتے ہیں کہ جب شام فتح ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفر شام کا ارادہ کیا تو میں بھی آپ کے ساتھ نکل پڑا، جب آپ نے رات کے وقت چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے چاند کو دیکھا، وہ مقامِ دبران (چاند کی ایک منزل جو برج ثور کے پانچ ستاروں پر مشتمل ہے) میں تھا۔ میں نے چاہا کہ اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کروں، پھر خیال آیا کہ آپ ستاروں کے ذکر کو پسند نہیں فرمائیں گے، میں نے عرض کیا، اے ابوحفص رضی اللہ عنہ! (حضرت عمرؓ کی کنیت) ذرا چاند کو ملاحظہ فرمائیں، آج رات کیسا خوبصورت اور مکمل ہے، آپ نے دیکھا کہ وہ مقامِ دبران میں ہے تو فرمایا: میں سمجھ گیا تم کیا بتانا چاہتے ہو۔ اے ابن سبرۃ! تم کہتے ہو کہ چاند مقام دبران میں ہے (لہٰذا ہمیں سفر نہیں کرنا چاہئے) قسم بخدا! ہم سورج یا چاند کے سہارے نہیں، بلکہ اللہ واحد قہار کے سہارے سفر کررہے ہیں۔

(فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ خطیب، ابن عساکر)

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے علم نجوم سیکھنے سے منع فرمایا اور وضو میں پانی خوب بہانے (اچھی طرح وضو کرنے) کا حکم دیا ہے۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

(۴) حضرت عبداللہ بن عوف راوی ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مقام انبار سے اہل نہروان کی طرف چلے تو مسافر بن عوف نے عرض کیا، امیر المومنین اس وقت سفر نہ کریں، دن کا مزید کچھ حصہ گزر جانے کے بعد چلیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ اس وقت سفر کریں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مصیبت اور نقصان عظیم کا سامنا کرنا پڑے گا اور اگر آپ اس وقت سفر کریں جس کا میں نے آپ کو مشورہ دیا ہے تو فتح وکامرانی آپ کے قدم چومے گی اور سلامت رہیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجومی نہیں تھے اور آپ کے بعد ہمارا بھی نجوم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، کیا تم جانتے ہو کہ اس گھوڑی کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس نے کہا، اگر میں کوشش کروں تو جان جاؤں گا، آپ نے فرمایا: جو تمہاری اس بات کی تصدیق کرے گا وہ قرآن کو جھٹلانے والا ہوگا، کیوں کہ فرمان الٰہی ہے: بے شک قیامت کب آئے گی؟ بارش کب ہوگی؟ (مادہ کے) پیٹ میں کیا ہے؟ کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے الا یہ آخر میں کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجومی نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے بعد علم نجوم سے ہمارا کوئی تعلق ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قیصر وکسریٰ کے اور دوسرے تمام شہر فتح کیے ہیں۔ لوگو! اللہ پر توکل کرو اور اسی سے ڈرو، بے شک وہی تمہارے لئے کافی ہے۔

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: انساب کے ماہرین (عام طور پر) جھوٹ بولتے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کے درمیان بہت سی صدیں حائل ہیں۔'' (فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ ابن سعد، ابن عساکر)

(۶) انہی سے (حضرت عبداللہ بن عوف سے) روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سفر جہاد کے لئے نکلنے لگے تو آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ آج کے دن سفر نہ کرو، فلاں دن سفر کرنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہے ہیں لیکن آپ سے ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ (کہ فلاں دن سفر کرو اور فلاں دن نہ کرو) (فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ سیوطی)

آپ کے جواب کا شدید انتظار رہے گا، اگر میرا خط اس لائق ہو کہ ''طلسماتی دنیا'' میں شائع ہو سکے تو ضرور شائع فرمائیں۔

جواب

جس علم نجوم کا ذکر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور اس کو ناجائز بتایا ہے اس کو ہم بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ علم نجوم کی گہرائیوں میں جانا اور نجومیوں کی طرح علم نجوم کی تمام حدیں پار کر لینا ہمارے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔ آپ نے جو پہلی روایت نقل کی ہے خود یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ علم نجوم مطلقاً حرام نہیں ہے، البتہ اس کی گہرائیوں میں جانا اور علم نجوم کی تمام حدیں پار کر جانا بے شک اندھیروں میں بھٹکنے کے مترادف ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں کوئی بھی روایت احادیث کی کسی مستند کتاب سے نقل نہیں کی گئی ہیں، جب کہ آپ جانتے ہوں گے کہ کوئی بھی حدیث جب کہ وہ صحیح سند کے ساتھ نقل نہ کی گئی ہو وہ قابل غور ہی ہوتی ہے۔ ہر روایت کو آنکھیں بند کر کے تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر حرف قابل احترام ہے، لیکن یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچنی ضروری ہے کہ ہم جس کو قول رسول ثابت کر رہے ہیں وہ قول رسول ہے بھی یا نہیں۔ نہ جانے کتنی روایات ایسی بھی نقل ہوتی رہی ہیں کہ جنہیں محدثین نے ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔ ایک اصولی بات تو یہ سمجھ لینے کی ہے کہ دین اسلام نے کسی بھی علم کو بحیثیت علم حرام قرار نہیں دیا ہے، اسلام نے ہر مشکوک علم کی بھی کچھ حدیں مقرر کی ہیں، کسی بھی علم پر آنکھیں بند کر کے لاٹھی چلانا، اسلام کی بنیادی قدروں کو پامال کرنے کے برابر ہے، اگر علم نجوم مطلقاً حرام ہوتا تو قرآن حکیم جگہ جگہ کسی بھی طرح اس کا ذکر نہ کرتا۔ دین وشریعت نے ہر جگہ اور ہر معاملے میں وہ علم کا ہو یا عمل کا، اعتدال کو اہمیت دی ہے۔ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہو کر کبھی کبھی انسان گمراہی کے جنگل تک پہنچ جاتا ہے، بس یہی چیز خطرناک ہے۔ علم نجوم کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے بھی یا اس سے استفادہ کرتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص نقطۂ اعتدال کو نظر انداز کر دے اور ان وادیوں میں بھٹکنے لگے جو اسلام کی نظروں میں مشکوک ہیں تو ایسے شخص کو گمراہ ہی کہا جائے گا، لیکن حدود شریعت میں رہتے ہوئے علم نجوم سے استفادہ کرنا اور انسانوں کی خدمات کے لئے اس کے دروبست کو اہمیت دینا حسن تدبیر کے درجہ میں آتا ہے اس کو شجر ممنوعہ وہی لوگ قرار دیں گے جو لکیر کے فقیر ہوں یا جنہوں نے آیات وروایات کی روح کو نظر انداز کر دیا ہو۔

ایک زمانہ میں علماء نے انگریزی پڑھنے پڑھانے کو ناجائز قرار دے دیا تھا اور بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بے چارے سرسید احمد کفر کے فتوؤں کی زد میں بھی آگئے تھے، بعد میں علماء کو اپنے نظریات سے رجوع کرنا پڑا اور اب نوبت یہاں تک پہنچی کہ دارالعلوم دیوبند جیسے معتبر مدرسے میں باقاعدہ انگریزی زبان کی تعلیم دی جانے لگی اور علماء نہ صرف انگریزی بلکہ عصری علوم کی اہمیت کو سمجھنے بھی لگے اور دوسروں کو سمجھانے

بھی لگے۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس میں صرف یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ فلاں دن اور فلاں ساعت فلاں کاموں کے لئے مبارک ہے اور فلاں دن اور فلاں ساعت وغیرہ وغیرہ کاموں کے لئے غیر مبارک ہے، عقلاً ناجائز نہیں ہوسکتا اور دین اسلام میں کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں ہے جو عقل وخرد کی کسوٹی پر پورا نہ اُترتا ہو۔ اس دنیا میں اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے اپنے تمام احکامات کو نافذ کرتے ہوئے انسانی عقل کو ملحوظ رکھا ہے۔ فساد وہاں پیدا ہوتا ہے، فتنے وہاں اُبلتے ہیں اور شکوک وشبہات کی اجارہ داری وہاں ہوتی ہے جہاں جہاں علم عقل سے دور ہوجاتا ہے۔ آج کی افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ علم بہت پھیل گیا ہے اور عقل حد سے زیادہ سمٹ کر رہ گئی ہے۔

بزرگوں کا یہ قول آج بھی ہمارے کانوں میں گونجتا ہے کہ ایک تولہ علم کے صحیح استفادہ کے لئے ایک من عقل کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان جہالت سے اتنا گمراہ نہیں ہوتا جتنا گمراہ انسان اس علم سے ہوتا ہے جو عقل وخرد سے محروم ہو۔ صاحب ایمان لوگوں کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک پر بھی غور کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا تھا، انا مدینۃ العلم و علی بابھا۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ عقل وفراست رکھتے تھے اور الجھی ہوئی گتھیوں کو معمولی سوجھ بوجھ سے سلجھادیا کرتے تھے۔ ان کی دوراندیشیاں تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ تھیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ ہیں، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم کے شہر میں جب بھی داخل ہو عقل کے دروازے سے داخل ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ علم اور عقل کا چولی دامن کا ساتھ ہے، علم عقل کے بغیر اور عقل علم کے بغیر کوئی کارنامہ انجام نہیں دے سکتے۔

ہمارے علماء نے جب جب عقل کو نظر انداز کرکے محض علم کی روشنی میں کوئی قدم اٹھایا ہے تو انہیں پچھتانا پڑا ہے اور جلد ہی انہیں اپنے خیالات سے رجوع بھی کرنا پڑا ہے۔ علم نجوم کی مخالفت کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ علم غیب کی باتوں کی طرف نشاندہی کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کا فرمان یہ ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ بے شک علم غیب صرف اور صرف اللہ کو حاصل ہے، لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں، قرآن حکیم میں پانچ آیتوں کے بارے میں صراحتاً یہ فرمایا گیا ہے کہ پانچ باتوں کا علم صرف خداوند تعالیٰ کو حاصل ہے وہ پانچ باتیں یہ ہیں۔

نمبرا: قیامت کب آئے گی، نمبردو: بارش کب ہوگی، نمبر تین: حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے، نمبر چار: کون انسان کل کہاں ہوگا اور کس انسان کو کب اور کہاں موت آئے گی۔

بے شک ان پانچ باتوں کا اندازہ کسی کو نہیں ہوسکتا، لیکن دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ان میں سے تین باتوں کا علم بے شمار انسانوں کو پہلے ہی سے ہوجاتا ہے اور دنیا والے اس علم کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ موسمیات کے ماہر آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی سے یہ بتادیتے ہیں کہ ملک کے کس کس علاقے میں بارش ہوگی، کن کن مقامات پر صرف بادل گرجیں گے اور کن کن شہروں میں برف باری ہوگی اور اکثر ماہرین موسمیات کی یہ پیشین گوئیاں درست ثابت ہوتی ہیں۔ علم نجوم کا سہارا لے کر جنوری میں یہ بتادیا جاتا ہے کہ اس سال کس مہینے میں سورج گرہن اور کس مہینے میں چاند گرہن ہوگا، صرف مہینہ نہیں بلکہ وقت گھنٹوں اور سیکنڈوں کی بھی وضاحت کردی جاتی ہے اور ایسا ہی ہوتا بھی ہے، جو وقت بتادیا جاتا ہے اسی وقت چاند اور سورج گرہن کے مرحلے سے گزرتے ہیں۔ حاملہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے، تجربہ کار حکیم عورت کی نبض یا شکل دیکھ کر یہ اندازہ کرلیتے ہیں کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور الٹرا ساؤنڈ کی مشین یہ بات کھول کر بیان کردیتی ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور یہی وجہ ہے کہ سرکاری طور پر اس نشاندہی پر پابندی لگادی گئی ہے۔ کیوں کہ ماں باپ لڑکی کے حمل کو بالعموم گروادیتے ہیں۔ اب ڈاکٹر لوگ حاملہ عورتوں کا چیک اپ کرنے سے احتیاط برتتے ہیں، کیوں کہ اس چیک اپ سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ حاملہ لڑکے کو جنم دے گی یا لڑکی کو۔

اب رہی تیسری بات تو ہزاروں شاعر، ہزاروں وکیل، ہزاروں مقرر پہلے ہی سے اپنے پروگرام طے کرلیتے ہیں کہ ہم فلاں تاریخ میں فلاں شہر میں مشاعرہ پڑھیں گے یا کسی جلسے میں تقریر کریں گے، کئی ماہ پہلے سے یہ پروگرام طے ہوجاتے ہیں، ان کی تشہیر بھی ہوجاتی ہے اور فنکار پہلے ہی سے اندازہ کرلیتا ہے کہ وہ فلاں تاریخ میں فلاں شہر میں ہوگا۔ تو کیا قرآن کا دعویٰ غلط ہے، جب کہ دنیا کے سیکڑوں تجربات اس دعویٰ کی تردید کررہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ نہ دنیا کے تجربات غلط ہیں اور نہ ہی قرآن حکیم کا دعویٰ غلط ہے، کسی بند کمرے میں بیٹھ کر یہ نہیں بتایا جاسکتا

کہ بارش کس علاقہ میں کب اور کتنی ہوگی، کس عورت کو دیکھے بغیر کوئی حکیم اور کوئی ڈاکٹر یہ وضاحت نہیں کرسکتا کہ عورت حاملہ ہے بھی یا نہیں اور اگر وہ حاملہ ہے وہ لڑکا جننے والی ہے یا لڑکی اور مکمل سیٹنگ کے بغیر کسی انسان کو یہ اندازہ نہیں ہوسکتا کہ وہ کل کہاں ہوگا، بے شک آج کل ایک ماہ قبل سفر کرنے کے لئے گاڑی میں ریزرویشن کرالیا جاتا ہے، لیکن بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس شخص نے سفر کے لئے گاڑی میں اپنی سیٹ بک کرائی ہوتی ہے وہ سفر ہی نہیں کرپاتا اور اس سفر سے پہلے اس کا آخرت کا سفر آسمان پر طے ہوجاتا ہے اور وہ اپنا شہر چھوڑنے کے بجائے یہ دنیا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ ان باتوں سے اور ان مثالوں سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ دنیا کے تجربات بھی درست ہیں اور اللہ کا دعویٰ بھی اپنی جگہ درست ہے، لیکن ہمیں یہاں یہ غور کرنا چاہئے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں۔ ہمیں یہ بات پلے باندھ لینی چاہئے جو علم خواس خمسہ یعنی کسی توسل اور کسی ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اسے علم غیب نہیں کہتے۔ حکیم صاحب اگر کسی انسان کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر اگر جگر اور گردوں کا حال بتارہے ہیں تو یہ علم غیب نہیں ہے۔ حکیم صاحب یہاں ایک علم کا سہارا لے کر جسے نبض شناسی کہتے ہیں، بول رہے ہیں۔ علم غیب جب ہوتا جب حکیم کسی کو دیکھے بغیر اس کے پیٹ کے احوال بیان کرتا، اسی طرح آلات کا سہارا لے کر اگر بارش ہونے یا نہ ہونے کا دعویٰ کیا جائے تو یہ بھی علم غیب نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آج زبان کھولنے والوں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں اور قرآن حکیم کے دعوے کی حقیقت کیا ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ توحید وسنت کے دعویداروں کا حال یہ ہے کہ وہ تمام تعویذات کو انتہائی بے رحمی کے ساتھ شرک قرار دے دیتے ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ انہوں نے توحید کا حق ادا کردیا، حالانکہ اس طرح کے دعوؤں سے وہ حقانیت کا اور بزرگوں کی تسلیم شدہ سنتوں کا قتل عام کرتے ہیں۔ ہمارے بیشتر اکابرین نے تعویذات اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کو جائز مانا ہے اور انہوں نے خود ہی روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کی مشغولیت کو اہمیت دی ہے، آج کے چھٹ بھیئے خود کو توحید وسنت کا ٹھیکیدار گردان کر تنقید وتنقیص کے جو پتھر ہمارے بزرگوں پر اچھال رہے ہیں وہ چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جن تعویذوں میں غیر اللہ سے استمداد کی گئی ہو اور جو تعویذات جنتروں اور منتروں پر مشتمل ہوں ان کی مخالفت کرنی چاہئے کیوں کہ غیر اللہ سے استعانت طلب کرنا خواہ زبانی ہو، خواہ تعویذات کے ذریعے، کھلا شرک ہے۔ لیکن جو تعویذات اور جو نقوش کلام الٰہی یا اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں انہیں شرک سمجھنا عقل کا دیوالیہ پن ہے۔ اسی طرح اُس علم نجوم کے خلاف لٹھ بازی کرنا جو دائرۂ شریعت میں ہو اور جس سے صرف اوقات کے مبارک اور غیر مبارک کا اندازہ لگایا جاتا ہو، عقلاً تو غلط ہے ہی شرعاً بھی غلط ہے، بعض وہ لوگ جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں وہ "منحوس" کی اصطلاح سے بہت جراغ پا ہوتے ہیں، ان کا دعویٰ بلا دلیل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ تمام ساعتیں اور تمام اوقات مبارک ہیں، یہ دعویٰ کہنے اور سننے میں بہت خوشنما لگتا ہے لیکن حقیقتاً یہ دعویٰ محض ایک بچکانہ لفاظی ہے، صداقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جس خدا نے بلبل پیدا کی ہے اسی خدا نے کوا بھی پیدا کیا ہے، جس خدا نے تقدس اور پاکیزگی کو پیدا کیا ہے اسی خدا نے گندگی اور بے کرداری کو بھی پیدا کیا ہے۔ پھول، خوشبو، روشنی اُجالے، محبت، لطافت، دوستی اور اپنائیت اگر خدا کی پیدا کردہ ہیں تو کانٹے، بدبو، اندھیرے، تاریکیاں، نفرت، کثافت، دشمنی اور بیزاریاں بھی خدا کی پیدا کردہ ہیں، اگر اس نے دنیا میں مبارک چیزوں کو پیدا کیا ہے تو اسی نے اس دنیا میں منحوس چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ اس دنیا کی تمام ساعتیں، تمام چیزیں اور تمام اوقات اور تمام ایام سعید نہیں ہیں، بے شمار تجربات سے یہ بات ثابت ہے اور بے شمار شواہدات سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ اس دنیا میں بے شمار چیزیں ساعتیں، منحوستیں وہ مقامات منحوس بھی ہوتے ہیں، بعض دکانیں ایسی ہوتی ہیں ان میں کاروبار چل کر نہیں دیتے، بعض مکان ایسے ہوتے ہیں ان میں سکونت اختیار کرنے والا پنپنے نہیں پاتا، اگر تمام گھڑیاں سعید ہوا کرتیں تو لوگوں کی زبان پر کبھی یہ جملہ نہیں آتا کہ بعض گھڑیاں مقبول ہوتی ہیں، سوچ سمجھ کر کوئی بات بولنی چاہئے۔ جب تمام دن ایک جیسے ہوتے ہیں تو قرآن میں یہ کیوں فرمایا کہ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ۔ اس ذات باری تعالیٰ کا ہر دن ایک نئی شان ہے اگر تمام دن ایک ہی جیسے ہوتے ہیں تو پھر عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کیوں کی گئی ہے، اگر سب گھڑیاں اور ساعتیں مبارک ہی ہوتی ہیں تو زوال کے وقت سجدہ کرنے کو کیوں منع کیا گیا ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام چیزیں ایک جیسی نہیں ہیں، بے شک ہاتھ پاؤں، کان ناک، آنکھوں کے اعتبار سے اور اس اعتبار سے کہ سب لوگ آدم کے بیٹے ہیں،

تمام انسان برابر ہیں، لیکن تمام انسان ایک جیسے کیوں کر ہو سکتے ہیں، کیا عقل اور علم اور سوچ وفکر اور کردار وعمل کے حساب سے سب لوگوں کو ایک جیسا ماننا عقل مندی ہو سکتا ہے، ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں، اللہ کی پیدا کردہ تمام اشیاء ایک جیسی نہیں ہیں، اگر سب دن برابر ہی ہوتے ہیں تو دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم الشان اور عقیدے کا لحاظ رکھنے والی درسگاہ میں تعلیم کی شروعات ہر سال بدھ ہی کے دن کیوں ہوتی ہے؟ ہم بتاتے ہیں وہ یہ کہ بدھ کے روز ستارہ عطارد کی حکومت ہوتی ہے اور عطارد علم ومعرفت سے وابستہ ستارہ ہے، جن بزرگوں نے تعلیم کی شروعات بدھ کے دن سے شروع کی وہ اس بات سے واقف تھے کہ بدھ کا دن ستارہ عطارد کے تحت آتا ہے اور عطارد صاحب علم اور صاحب فن لوگوں کو باذن اللہ تقویت پہنچاتا ہے، گویا کہ ہمارے اکابرین ستاروں کی اہمیت کو سمجھتے تھے، اگر سب دن ایک جیسے ہوتے ہیں تو تعلیم کی شروعات منگل کو بھی ہو سکتی تھی اور سنیچر اور اتوار کو بھی۔

یہ کہنا سب دن برابر ہیں، دنوں میں کوئی تخصیص نہیں ہے ایک ایسی بات ہے جس کی توقع صاحب ہوش وحواس سے نہیں کی جا سکتی۔ بے شک ہر دن اللہ نے بنایا ہے، منگل بھی اس کا بنایا ہوا ہے، بدھ بھی اسی نے تخلیق کیا ہے اور جمعرات وجمعہ کو بھی اسی نے وجود بخشا ہے، لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ جو منگنی اور جو نکاح جمعہ کا دن ہوتا ہے وہ مضبوط ہوتا ہے تو کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر نہیں تھی کہ یہ دن بھی اللہ کے پیدا کردہ ہیں؟ پھر آپ نے نکاح اور منگنی کے لئے اس کی خصوصیت کیوں بیان کی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اللہ کے پیدا کردہ تھے اور ابوجہل جیسے لوگ بھی اللہ ہی نے پیدا کئے تو یہ کہنا درست ہوگا کہ سب انسان اللہ ہی نے بنائے ہیں اور سب انسان برابر ہیں۔

ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ جب تک علم کے ساتھ ہم عقل کو لے کر نہیں چلیں گے تو علم محض تو ہمیں گمراہی کی طرف ہنکا دے گا۔ لوگ اس طرح کی باتیں کر کے کہ سب دن اللہ کے پیدا کردہ ہیں اور کوئی ساعت اور کوئی چیز منحوس نہیں ہوتی، طرم خاں تو بن جاتے ہیں، لیکن ان کا راستہ اس راہ راست سے کٹ جاتا ہے، جس کو صراط مستقیم بتایا گیا ہے اور جس کو صراط سوا بھی کہتے ہیں۔

حالات زمانہ اور واقعات جہاں یہ ثابت کرتے ہیں کہ منحوس چیزیں تو اس دنیا میں موجود ہیں اور ان کی نحوست سے گھروں میں خاندانوں میں اور بڑے بڑے اداروں میں وبال بھی آتے ہیں، یہ کہنا اللہ نے کوئی چیز منحوس پیدا نہیں کی، محض ایک خوش فہمی ہے، ایسی خوش فہمی جس کا حقیقت سے دور پرے کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے بعض دوستوں کو ہمارے جوابات سے تشفی نہیں ہوتی اور ان کا دعویٰ یہی ہے کہ علم نجوم کی تعلیمات کی دین میں کوئی جگہ نہیں ہے، جہاں تک تشفی کی بات ہے تو بعض لوگوں کی قرآن پڑھنے سے بھی کوئی تشفی نہیں ہوتی تو اس کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ قرآن حکیم غیر معتبر کتاب ہے، بلکہ اس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن حکیم سے مطمئن نہیں ہوتے ان کے اپنے دماغ میں کجی ہے، اپنے ان دوستوں سے آپ یہ کہہ دیجئے کہ علم نجوم دینی تعلیمات کا کوئی حصہ نہیں ہے، بلکہ دوسرے ان علوم کی طرح ہے جو تجربات کی کسوٹی پر پورے اُترتے ہیں اور تجربات زمانہ کو دین اسلام اہمیت دیتا ہے۔ علم طب، علم ریاضی، علم حکمت، علم فلسفہ، علم منطق، علم ادب وغیرہ جیسے علوم بھی دینی تعلیمات کا جزء نہیں ہیں، لیکن ان کی افادیت کو ایک دنیا نے چونکہ تسلیم کیا ہے اس لئے دین اسلام بھی ان کی مخالفت نہیں کرتا، اسی طرح محدود درجہ کا علم نجوم بھی دینی تعلیم کا کوئی حصہ نہ ہوتے ہوئے خلقت کی نظروں میں معتبر ہے، اس لئے اسلام اس کی مخالفت کو ضروری نہیں سمجھتا۔ قرآن حکیم کی آیات سے ستاروں کا چلنا، گردش کرنا، سیدھی چال چلنا پھر اُلٹی چال چلنا ثابت ہے اور ماہرین علم نجوم کی یہی وہ اصطلاح ہیں جس کے خلاف غل غپاڑہ مچایا جاتا ہے۔

صحابہ کرام کی بعض باتوں کو دلیل بنا کر علم نجوم کو حرام قرار دینا درست نہیں ہے، صحابہ کرام کا تقویٰ، پرہیزگاری، احتیاط اس قدر بڑھی ہوئی ہوتی تھی کہ وہ ان چیزوں کی اگر مخالفت کرتے تھے تو ان کے لئے اس طرح کی مخالفت بجا تھی، موجودہ دور کے وہ پاکباز لوگ جو نہ جانے کتنی جگہوں پر احتیاط کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور نہ جانے کن کن باتوں پر مکمل بھروسہ کر کے زندگی گزارتے ہیں کم سے کم ان کے لئے کسی بھی ایسے علم کی مخالفت کرنا جس کی حقیقت سے وہ کلیتاً واقف ہی نہ ہو، زیبا نہیں دیتا۔ کتنے ہی علماء، ڈاکٹروں اور حکیموں کے محتاج ہیں اور کتنے ہی علماء دواؤں اور غذاؤں کو اپنا سہارا سمجھتے ہیں، اگر دیکھا جائے تو یہ بھی "غیر اللہ" پر بھروسہ کرنے کے برابر ہے۔

ہم جائز حدوں میں علم نجوم کی حقیقت کو قبول کرتے ہیں، لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں نظام اللہ کے ہاتھوں میں ہے اور ستاروں کی حرکات اور تقدیر وتدبیر کی گہرائیاں حکم الٰہی کی پابند ہیں، اگر ان کی مرضی شامل حال نہ ہو تو علم نجوم انسان کے کام آتا ہے اور نہ علم طب۔

آپ کی بیان کردہ یہ روایت کہ حضرت علی کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نجوم سیکھنے سے منع فرمایا اور وضو میں پانی خوب بہانے کا حکم دیا، محل نظر ہے، کیوں کہ دوسری روایات سے یہ ثابت ہے کہ پانی کا ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا جائز نہیں۔ ہمارے علماء نے بے شمار روایات کی تاویلات کی ہیں، اگر ان روایتوں میں بھی تاویل کی گنجائش نکال لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو لوگ ساعت سعید میں کسی کام کی داغ بیل ڈال کر اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں کیا وہ صاحب عقیدہ نہیں ہوتے، اس طرح کے اقدامات حسن تدبیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ سعید اور منحوس ساعتوں کو تسلیم نہ کرنا اور پہاڑ جیسی حقیقت کی تکذیب کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ کے دوست ہماری بات نہیں سمجھیں گے تو مزید سمع خراشی کرنے کے بجائے ہم غالب کا یہ شعر پڑھنے پر قناعت کریں گے۔

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

حالات کی پراگندگی

سوال از: محمد اسماعیل ______ بنگلہ دیش

میری عمر تقریباً ۳۰ سال ہے، میری پیدائش سے تقریباً ۱۰ ماہ پہلے میرے والد محترم نے دوسری شادی کرلی، جب سے میں کچھ سمجھتا ہوں تب سے دیکھ رہا ہوں کہ میرے والد اور سوتیلی ماں کے بغیر سب مجھ سے محبت کرتے ہیں، میری ترقی چاہتے ہیں، میں اپنی ترقی کے راستے میں صرف ان دونوں کو رکاوٹ ڈالنے والا پاتا ہوں، والد صاحب ہم پر ناحق ظلم کرتے ہیں، کبھی اگر محبت اور انصاف کرنا چاہتے ہیں تو سوتیلی ماں کی وجہ سے کرنا نہیں چاہتے والد جی بے حد متکبر، ضدی، حاسد، بدمزاج اور بہت شک کرنے والے ہیں، نہ ہماری خبر گیری کرتے ہیں، نہ ہم کو خبر لینے دے سکتے ہیں۔ ہمیں ہر قسم کی مالی اعانت سے محروم رکھتے ہیں، ایسا احساس ہوتا ہے کہ گھر بار تو اپنا، لیکن چلنا پڑتا ہے مسافروں کی طرح۔

(۲) جب بھی کسی کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں اور اگر ترقی معلوم ہوتی ہوں، لیکن دن بہ دن تنزلی محسوس کرتا ہوں، ناکام ہو جاتا ہوں، ایسی ہوتی ہے کہ ہاتھ میں جب پونجی ہے، تب کاروبار کا راستہ نہیں، جب کاروبار کا راستہ کھلتا ہے تو پونجی ختم۔ اب میں بے کار ہوں، کیا کروں؟ کیسے کروں، معلوم نہیں۔ (۳) میں ایک مدرسہ کا استاذ، میرے والد جی اس مدرسہ کے ممبر ہیں، مجھے درس وتدریس کی خدمت سے ظلماً نکال دیا، اب میں درس وتدریس کی خدمت سے بھی محروم ہوں۔ مذکورہ احوال مجھے بے حد پریشان کرتے ہیں، اب میں ان سے کس طرح نجات پاؤں۔ برائے مہربانی بتا کر مشکور وممنون فرمائیں، بڑی عنایت ہوگی۔ (۴) میرے نام کے مفرد اور مرکب عدد اور اعداد کیا ہیں؟ خوبی کیا ہیں، راشی کیا ہے۔

جواب

اسلام نے ایک مرد کو ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت دی ہے، لیکن عام طور پر مردوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسری شادی کرنے کے بعد بالعموم پہلی بیوی کے ساتھ انصاف نہیں کر پاتے اور دوسری بیوی کی طرف ان کا رجحان زیادہ ہوتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلی بیوی اور اس کے بچے خوشیوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور ان کی درگت بن کر رہ جاتی ہے۔ آپ نے اپنی زبان سے بہت کچھ اپنے والد کے بارے میں بتایا، جو افسوسناک ہے۔ ان کے اندر جو برائیاں آپ نے گنوائی ہیں وہ کسی صاحب ایمان میں نہیں ہونی چاہئے۔ پھر آپ سے ہماری گزارش ہے کہ آپ کو صبر وضبط سے کام لینا چاہئے اور والد کی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنا چاہئے، ان کو تو اپنے کئے کی سزا ملے گی لیکن والد کی غلطیاں نظر انداز کرنے سے آپ کا رتبہ سوا ہوگا اور آپ کا رب آپ سے راضی رہے گا۔

آپ کی زندگی میں جو رکاوٹیں ہیں وہ تشویشناک ہیں، ان رکاوٹوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے نماز کی پابندی رکھیں اور فجر اور نماز عشاء کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵ مرتبہ پڑھا کریں، انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے آپ کو گردشوں اور بندشوں سے نجات مل جائے گی۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنا معمول بنائیے۔

درس وتدریس کے سلسلے کو برقرار رکھیں، اگر ایک جگہ سے ہٹا دیئے گئے ہیں تو کوئی دوسری درسگاہ تلاش کریں جہاں آپ

تدریس کی خدمات انجام دے سکیں، مایوس ہو کر بیٹھ جانا صاحب ایمان لوگوں کا طریقہ نہیں ہوتا، حالات کیسے بھی ہوں، انسان کو اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے اور محرومیوں سے گھبرا کر جدوجہد سے منہ موڑنا درست نہیں ہے، جب کسی کی زندگی میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے تو پھر کامیابی کی راہیں خود بخود بند ہو جاتی ہیں اور انسان کو جو کچھ ملنے والا ہوتا ہے اس سے بھی انسان محروم ہو جاتا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا مَن جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ جو لوگ جو کچھ حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں ان کے لئے بھاگ دوڑ کرنا ضروری ہے، کوشش اور جدوجہد کے بغیر اس دنیا میں کچھ مل جانا محض ایک اتفاق ہے، تقدیر بھی انسان پر تب ہی مہربان ہوتی ہے جب انسان تدبیر کا دامن تھامے رکھے۔

آپ کے والد نے آپ کے ساتھ جو بھی برا سلوک کیا وہ قابل مذمت ہے، لیکن باپ پھر باپ ہی ہوتا ہے، اچھی اولاد کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کی برائیوں پر صبر کرے اور ان برائیوں کا تذکرہ اِدھر اُدھر نہ کریں، باپ کی ذمہ داریاں باپ کے ساتھ، لیکن اولاد کو اپنا فرض ہر حال میں ادا کرنا چاہئے، محض اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۴۳ اور آپ کے نام کے کل اعداد ۳۰۴ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں۔ فجر کی نماز کے بعد اس اسم الٰہی کو ۳۰۴ مرتبہ پڑھیں اور عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ مذکورہ وظیفے کے ساتھ ساتھ اگر اس ورد کی بھی پابندی کریں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، آپ کی مشکلات انشاء اللہ آہستہ آہستہ آسانیوں میں بدل جائیں گی۔ صاحب ایمان حضرات کو مایوس کن حالات میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، مایوسی وہ برائی ہے جو کسی بھی مسلمان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے، اچھے لوگ اللہ پر بھروسہ کرنے والے لوگ خود پر اعتبار کرنے والے لوگ برے سے برے حالات میں بھی مایوس نہیں ہوتے، ناگفتہ بہ حالات میں وہ صبر وضبط سے کام لیتے ہیں اور کسی معجزے کے منتظر نہیں رہتے، اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے ان کی تدبیر اور جدوجہد کے سامنے ان کی تقدیر بھی ایک دن گھٹنے ٹیک دیتی ہے، کیوں کہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جو لوگ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہوئے ایک دن اللہ ان پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں ضرور برساتا ہے، وہ کسی کی کوششوں کو رائیگاں نہیں کرتا، وہ تو نہ مانگنے والوں کو بھی دیتا ہے تو پھر مانگنے والوں کو کیوں دیر تک محروم رکھے گا۔

بزرگوں سے کسبِ فیض

سوال از: شیخ جاوید ـــــــ امراوتی

ولیوں اور بزرگوں کی قبروں سے بہت سے لوگ فیض حاصل کرتے ہیں اور ولی بھی فضل اللہ سے ان لوگوں پر توجہ دیتے ہیں، اس کے مطابق اس مضمون پر حضرت کی رائے کی درخواست اور اس عمل کا طریقہ بتائیں، اجازت کی درخواست ہے۔

حصول مراد مقصد، منصب حاصل کرنے کا وظیفہ یا عمل؟

جواب

اولیاء اللہ کا اپنا ایک خاص مقام ہے، اس لئے ان کا احترام کرنا اور ان کے مزارات کو عقیدت کی نگاہوں سے دیکھنا ایمان ویقین کا ایک حصہ ہے، وقتاً فوقتاً ان کے مزارات پر جانا محض اس لئے تاکہ ہمیں اپنی موت یاد رہے اور ہمیں یہ اندازہ ہو کہ اللہ کے نیک بندے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی کتنی شدت کے ساتھ یاد آتے ہیں اور ان کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے، اپنی ولایت اور اپنے کارناموں کی وجہ سے خلقت ہمیشہ انہیں اہمیت دیتی ہے اور ان کی قبر پر ایصال ثواب کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

ولیوں کی قبروں سے استفادہ کرنے کی نیت سے حاضری دینا وہاں جاکر سجدے کرنا اور انہیں مختار کل سمجھ کر ان کے سامنے دامن پھیلانا ایک طرح کی بدعت ہے اور اس بدعت کے سرے شرک سے ملتے ہیں۔ ہاں اگر بزرگوں کے مزار پر جاکر انہیں ایصال ثواب کرنے کے بعد ہم اپنے رب سے ان بزرگوں کے توسل سے دعا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور توسل اور طفیل میں دعا کرنے کے لئے مزار پر جانا ضروری نہیں ہے، کسی بھی بزرگ کا وسیلہ ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

آپ کوئی بھی عہدہ منصب اور تسخیر خلائق کے لئے سورۂ یٰسین کو گیارہ مرتبہ پڑھیں، ہر مبین پر ۱۲۹ مرتبہ یالطیف پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر کسی بزرگ کے وسیلے سے اپنے پروردگار سے دعا کریں، انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی اور آپ کی مرادیں آپ کے یقین کے مطابق پوری ہوں گی۔

اولیاء اللہ کے بندوں پر وفات کے بعد بھی توجہ دیتے ہیں، یہ ایک

مخصوص قسم کی سوچ ہے، لیکن ہم اس سوچ وفکر سے متفق نہیں ہیں۔ ہمارا ماننا یہ ہے کہ اللہ کا ہر ولی اس قابل ہے کہ ہم ان کے وسیلے سے دعائیں کریں۔ لیکن خود اسی کو مختار کل سمجھ لیں اور یہ یقین کرلیں کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہے اور وہ بجائے خود ہماری مدد کرے گا شاید دین وشریعت کی رو سے درست نہیں ہے، کسی کو عزت دینے اور اس سے عقیدت رکھنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم اس کو معبود یا مستعان مان لیں، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارے عقائد کے پرخچے اڑ جائیں گے اور آخرت میں ہم تہی داماں رہ جائیں گے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت کرے اور ہمیں ہر حال میں توحید وسنت کا پابند رکھے، آمین۔

بنیادی ریاضتوں کی باتیں

سوال از: عبدالجلیل ——— بھوپال

خدمت اقدس میں عرض ہے کہ الحمدللہ بندہ کو جاری کردہ کتابچہ دستیاب ہوا اور شاگرد بننے کی تمنا پوری ہوئی، بندہ دل سے حضرت والا کا شکر گزار ہے کہ آپ نے کتابچہ جاری فرما کر شاگردی کے شرف سے نوازا جو بندہ کے لئے نعمت ہے، اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور روحانی فیض جاری رہے، انشاء اللہ۔ میں کتابچے میں تحریر کردہ اصول کو اور آپ کے مفید مشوروں کی روشنی میں اپنا روحانی سفر طے کروں گا، لہٰذا بندہ بتلانا چاہتا ہے کہ میں آئندہ ماہ محرم کی نوچندی جمعرات سے ریاضت شروع کروں گا، انشاء اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ اصول وضوابط کا پابند رہ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ آخر میں بندہ آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہے، جس کا جواب طلسماتی دنیا میں ضرور شائع فرمائیں، مہربانی ہوگی۔ سوال نمبر۱: زکوٰۃ کے کتابچے میں اسماء الٰہی کا ورد ہر جمعہ کو تین مرتبہ پڑھنے کا آپ نے لکھا ہے تو کتابچہ میں اسماء الٰہی پر اعراب نہیں لگے ہیں تو کیا قرآن شریف میں سے دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

سوال نمبر۲: حروف تہجی کی زکوٰۃ میں بھی بامؤکل زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اس پر بھی اعراب نہیں ہیں، اس لئے آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ حروف تہجی کی عزیمت میں آپ اعراب لگا کر طلسماتی دنیا میں شائع کردیں، جس سے پڑھنے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ سوال نمبر۳: نقوش کی زکوٰۃ میں بادی چال سے جو نقوش لکھا جائے گا اور کسی پھل دار درخت پر لٹکایا جائے گا تو میں یہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نقوش کسی جنگل کے یا کسی قبرستان میں پیڑ مل جائے تو کیا تو کیا اس پر لٹکایا جائے تو درست ہوگا کیا؟ سوال ۴: خاکی چال کے نقوش کو زمین میں دباتا ہے تو کیا اس کو بھی قبرستان کی زمین میں دبا سکتے ہیں یا نہیں یا باہری زمین میں دبایا جائے وہ زمین کیسی ہونی چاہئے اور کتنا گہرا
سوال نمبر۵: نقوش آتشی چال سے لکھ کر آگ میں جلانا کے بعد جو کاغذ جل جائے گا اس کا کیا کریں۔ سوال نمبر۶: سورہ یٰسین چلوں کے بعد سات نمازیوں کو کھانا کھلانا ہے تو کیا یہ کھانا سات ہم سات فقیروں کو بھی کھلا سکتے ہیں یا نہیں، کیا سات نمازیوں کی کو ہے۔ سوال نمبر۷: اسی طرح ۴۱ بچوں کو شیرینی تقسیم کرنا ہے تو کیا تعداد سے زیادہ ہوجائے تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔ ان سوالوں کا طلسماتی دنیا میں ضرور شائع کریں، ان سوالوں کا جواب ان تمام کے لئے بھی ہوگا جو ریاضتوں اور زکوٰۃ کے مرحلے سے گزر رہے ہیں

جواب

آپ کا خط ملا آپ کی فرمائش کے مطابق آپ کے سوالوں کے جوابات طلسماتی دنیا میں شائع کئے جارہے ہیں۔ مقامی طور پر کسی مدرسہ سے اسماء الٰہی پر اعراب لگوالیں اور اگر قرآن حکیم میں دیکھ دعاؤں کی کسی کتاب میں دیکھ کر پڑھیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ بامؤکل ادا کرنے کے لئے بھی کسی عالم سے رجوع کرلیں، ابھی ایک دو مہینے پہلے طلسماتی دنیا میں اعراب کے ساتھ حروف کا چارٹ چھاپا گیا تھا اگر آپ کوشش کریں گے تو طلسماتی دنیا کا شمارہ آپ کو کہیں سے مل جائے گا، غالباً نومبر یا دسمبر ۲۰۱۳ء کا ہے اسے حاصل کرلیجئے آپ کے لئے آسانی ہوجائے گی، ورنہ کسی سے اعراب لگوالیں۔ بادی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت نقوش کو میں یا شہر میں کسی بھی درخت پر لٹکا دینا چاہئے، یہ درخت اگر قبرستان کی زمین پر بھی ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن گر درخت پھل دار یا ہرا بھرا ہو ہے۔ اسی طرح خاکی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت نقوش کو کسی بھی میں، حد یہ ہے کہ قبرستان کی زمین میں بھی دبا سکتے ہیں، زیادہ گہرا کھو کی ضرورت نہیں ہے، بالشت بھر بھی دبادیں تو کافی ہے۔

آتشی نقوش کو جلانے کے بعد جو راکھ بچتی ہے اس کو جنگل میں ایک طرف کہیں ڈال دیں، آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر کردیں۔

☆☆☆☆

غلام سرور شباب
(ماہر علوم مخفیہ)

جنّات وشیاطین اور ارواحِ خبیثہ کے گروہ

جنات وشیاطین اور ارواح خبیثہ کی بہت سی اقسام ہیں اور ان کے علیحدہ علیحدہ اوصاف اور الگ الگ کام ہیں۔ یہاں صرف چند گروہ کے رہنے کی جگہ اور ان کی شرارتوں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ عوام الناس ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

پہلا گروہ

ارواح خبیثہ کی یہ قسم کسی گھر یا مکان کے اندر سکونت اختیار کر لیتی ہے اور اس گھر کے مکینوں کو خواب اور بیداری میں ڈراتی اور دکھ تکلیف پہنچاتی ہیں۔ دنیا کے ہر شہر میں کوئی نہ کوئی ایسا گھر اور مکان ضرور ہوتا ہے جن میں یہ عام جن رہائش رکھتے ہیں۔ ایسے مکان اور گھر کو عام طور پر "بھارا" اور "آسیب زدہ" کہتے ہیں۔ ایسے مکانات اور گھروں میں اس گروہ کے جنات مختلف حرکتیں کرتے ہیں۔

۱۔ بعض اوقات گھر کے رہنے والوں پر اینٹیں اور پتھر برساتے ہیں۔

۲۔ بعض جگہ پاخانہ اور گندگی پھینکتے ہیں۔

۳۔ کئی گھروں کے دریچے اور الماریوں سے چیزیں نیچے گراتے ہیں اور توڑتے پھوڑتے رہتے ہیں۔

۴۔ کئی بار یہی جنات وشیاطین گھروں میں کپڑوں اور سامان کو آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ گروہ غیر آباد اور تاریک مکانوں میں بھی اپنا بسیرا کر لیتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں ہے کہ شام کے بعد اپنے مکانوں کے دروازوں کو کھلا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ کیوں کہ ایسے وقت میں بعض مسافر جنات آکر ان میں بسیرا کر لیتے ہیں۔ بعض گھروں اور دوکانوں کی برکت سلب کر لیتے ہیں۔ گھروں میں فساد اور جھگڑے پیدا کرتے ہیں۔ گھر میں رہنے والے افراد کے درمیان تفرقہ، عداوت پیدا کرتے ہیں۔ سفلی عاملین اسی گروہ کی مدد سے مندرجہ بالا کام کرواتے ہیں۔

دوسرا گروہ

یہ وہی گروہ ہے جس میں ایسے جنات، شیاطین اور ارواح خبیثہ شامل ہیں جو انسانوں پر مسلط ہو جایا کرتے ہیں۔ جس سے اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور سخت لاعلاج امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو حکماء اور ڈاکٹروں کی دواؤں سے ہرگز علاج پذیر نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ اسی گروہ کے جنات انسان کے جسم کے کسی خاص حصہ کو متاثر کرتے ہیں۔ تو وہ حصہ شل، مفلوج اور بے کار ہوتا ہے یا اس پر کوئی زخم نمودار ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کے شیطانی اور جنونی آسیب کا انکار کرتے ہیں گویا وہ حقائق قرآنی کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت ایوب علیہ السلام کی زبانی فرماتے ہیں۔

ترجمہ : یعنی شیطان نے مجھے چھو کر اپنے آسیب سے دکھ اور عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ بعض اوقات ارواح خبیثہ جب انسانوں پر مسلط ہو جاتی ہیں یا سفلی جادوگر اپنے عمل یا جادو کے ذریعے مسلط کر دیتے ہیں تو یہ انسانوں کو طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کرتی رہتی ہیں۔ اس گروہ کے جنات کو تسخیر کیا جا سکتا ہے۔ تسخیر جنات کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ راقم الحروف کی کتاب غیبی مخلوق اور اس کی تسخیر یعنی "مصباح الارواح" امریکہ کے قدیم باشندوں اور ہندوستان، چین اور تبت کے لوگوں میں اس قسم کے سفلی عاملین بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ہمارے وطن عزیز پاکستان میں بھی ایسے عامل موجود ہیں۔ ایسے عامل اس قسم کا علاج جوتی کی نوک سے کرتے ہیں۔

تیسرا گروہ

اس گروہ میں شامل جنات ارواح خبیثہ اکثر قبرستانوں میں اور ان کے گردونواح میں اپنا بسیرا کرتی ہیں۔ یہ جنات زندگی میں انسانوں کے ہمراہ رہنے والے طبعی اور ہمزاد ہوتے ہیں۔ جو موت کے بعد جسد عنصری سے جدا ہو کر کچھ عرصہ متوفی لوگوں کی قبروں پر منڈلاتے رہتے ہیں۔ ہندو لوگوں میں یہ عقیدہ عام طور پر پایا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد مردہ روح بھوت بن کر مردہ کے خویش واقارب پر بعض دفعہ مسلط ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ لوگ جب کبھی اپنے مردے جلانے کے لئے مرگھٹ پر

جاتے ہیں تو اپنا لباس اور حلیہ تبدیل کر کے اس قدر مبالغہ کرتے ہیں کہ اپنے مردہ کے بعد سر، داڑھی اور مونچھوں تک کو منڈوا ڈالتے ہیں تاکہ موت کے بعد ان کے متوفی کی روح بھوت بن کر انہیں پہچان نہ سکے۔ نیز ہندو لوگوں میں یہ بھی رواج ہے کہ مرگھٹ میں جس وقت یہ لوگ اپنا مردہ جلاتے ہیں اور مردے کی کھوپڑی جل کر تڑاخ سے پھٹتی ہے تو وہاں جس قدر ہندو جمع ہوتے ہیں سب کے الٹے پاؤں اپنے گھر کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور پیچھے دیکھنے کا نام تک نہیں لیتے۔ دراصل ان کا یہ خوف بے وجہ نہیں ہوتا۔ مردہ کی روح بھوت نہیں بن جایا کرتی بلکہ اس کا ہمزاد جو پیدائش سے اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ موت کے بعد اس کے جسد عنصری سے الگ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ ہمزاد موت کے بعد متوفی کے کسی خویش یا دوسرے شخص پر مسلط ہو جاتا ہے۔

تذکرہ غوثیہ میں حضرت غوث علی شاہ قلندر قادری راوی ہیں کہ عظیم آباد پٹنہ میں پَن ڈبوں کا ماجرا معروف ہے۔ یعنی پَن ڈبے از قسم بھوت مشہور ہیں۔ دریائے گنگ میں مردے جلس کر بہائے جاتے ہیں اور وہ بھوت بن جاتے ہیں۔ ان کا وطیرہ ہے کہ اگر رات کے وقت کوئی شخص تنہا کنارۂ دریا پر چلا جاتا ہے تو وہ پَن ڈبے اس کو زبردستی دریا میں کھینچ کر لے جاتے ہیں اور آپ جیسا بنا لیتے ہیں۔ دوسری جگہ حضرت غوث علی شاہ قلندری قادری راوی ہیں۔ ایک روز کسی شخص نے کہا اولیاء اللہ سے کچھ فیض نہیں ہو سکتا۔ ہے۔ بعد مردن مثل جماد ہو جاتے ہیں۔ اس وقت ارشاد فرمایا کہ ہم کو ایک نقل یاد آئی۔ دکن میں ایک فاحشہ عورت مر گئی تھی۔ جنگل میں دفن کی گئی۔ اس جانب کو جو شخص تنہا جاتا۔ وہ چھلاوہ بن کر خواہش پوری کراتی۔ تعجب ہے کہ ایک فاحشہ تو اپنے فحش میں ایسی کامل ہو اور اولیاء اللہ سے کچھ بھی فیض نہ ہو۔

یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ارواح خبیثہ انسانوں کو ستاتی ہیں اور بعض اوقات انتقام بھی لیتی ہیں۔ اگر یہ کسی انسان پر مسلط ہو جائیں تو علاج نہ کرانے کی صورت میں پشت در پشت تنگ کرتی ہیں۔

چوتھا گروہ

شیاطین اور جنوں کا یہ گروہ بوچڑ خانوں اور مذبحہ گاہوں کے آس پاس منڈلاتا رہتا ہے اور جانوروں کے خون اور ہڈیوں وغیرہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر، ہڈی اور کوئلے سے استنجا کرنے سے اپنے اصحاب کو منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ چیزیں جنات کی خوراک ہیں۔" جب ان سے استنجا کیا جائے تو پھر وہ جنات کی خوراک کے قابل نہیں رہتے۔" دراصل بات یہ ہے کہ جنات ہڈی، گوبر اور کوئلے کو بعینہٖ نہیں کھاتے بلکہ ان میں سے فاسفورس اور کاربن کی قسم کی خارج ہونے والی گیسوں میں ان کی خوراک موجود ہوتی ہے۔ اس لئے بوچڑ خانوں اور مذبحہ گاہوں کے پاس اس قسم کے جنات اپنی مخصوص خوراک حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور بعض اوقات انسانوں کو تنگ کرتے ہیں۔

پانچواں گروہ

جنات کا یہ گروہ پرندوں کی طرح ہوا میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اسی گروہ کے جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اٹھائے رہتے تھے۔ اس قسم کے جنات کو اگر تسخیر کر لیا جائے تو یہ اپنے عامل کو مختلف ممالک کی سیر کراتے ہیں۔ اس گروہ کے جنات کا عامل ہوا میں اڑ سکتا ہے تبت کے علاقہ میں اس قسم کے عامل پائے جاتے ہیں

چھٹا گروہ

جنات و شیاطین کا چھٹا گروہ اصل ناری قسم کا ہوتا ہے اور اس گروہ کے جن شیاطین کسی شخص پر مسلط ہو جائیں تو مریض انگارے کھاتا اور شعلے نکلتا ہے۔ ان جنات کے عامل آگ میں گھس جاتے ہیں اور آگ سے کھیلتے ہیں اور صحیح سلامت نکلتے ہیں۔ ایسا ایک عامل میرا واقف تھا جو بانسری بجاتا ہوا آگ میں گھس جاتا تھا۔ میں نے چند ایسے عاملین کو دیکھا جو آگ سے کھیلتے تھے۔ لوہے کی چھری، چاقو آگ سے سرخ کر کے زبان پر لگاتے تھے۔ اس گروہ کے جنات اور شیاطین جب انسان کے کان یا انگلی کو چھوتے ہیں تو وہ جل اٹھتی ہے۔ یہ جن اگر کسی مرد یا عورت پر مسلط ہو جائیں تو اسے سخت دردناک عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ایسے مریض چوبیس گھنٹے بھی غسل کریں تو بھی ان کا جسم آگ کی طرح رہتا ہے۔

ساتواں گروہ

اس گروہ کے جن شیاطین اکثر جنگلوں، باغوں اور کھیتوں، درختوں اور جھاڑیوں پر بسیرا کرتے ہیں اس گروہ کے جن و بھوت مختلف شکلوں،

صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس میں بعض بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور بعض بڑے، قوی ہیکل، بھیانک شکل وصورت کے ہوتے ہیں اور رنگ برنگ کی سرخ، زرد اور سبز وردیوں میں ملبوس رہتے ہیں۔ جو لوگ جنگل میں درخت کاٹتے ہیں وہ لوگ بعض دفعہ اس قسم کے جن شیاطین کے آسیب میں آجاتے ہیں۔ اسی گروہ کے جن بھوت اور ان کی مؤنث قسم باغوں اور سرسبز کھیتیوں میں سے بعض دفعہ انسانوں پر مسلط ہوجاتی ہے۔ اس قسم کے بھوت پریت اور جنات کو راقم السطور نے دیکھا ہے۔ اس قسم سے تعلق رکھنے والے جنات باغ باغیچوں جہاں پھول بکثرت ہوتے ہیں اور عورتوں سے انسانوں کی طرح جماع اور مباشرت کرتے ہیں اور بہت خراب کرتے ہیں میرے ایک جاننے والے جو زبردست سفلی عامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ خواب میں کسی مرد کا عورت سے جماع کرنا اور کسی عورت کا مرد سے مباشرت کرنا اس قسم کے آسیب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

آٹھواں گروہ

یہ زانی اور شہوانی جنات وشیاطین کا گروہ ہے جو جوان مردوں، لڑکوں اور عورتوں نیز خوبصورت کنواری نوجوان لڑکیوں پر مسلط ہوکر غلط ترغیب دیتا ہے۔ اس گروہ میں لوطی جنات اور شیاطین بھی ہوتے ہیں جو مردوں سے لواطت کے قبیح فعل کا ارتکاب فاعلی اور مفعولی دونوں صورتوں میں کرتے ہیں اور کراتے ہیں۔ یہ شیاطین جن لوگوں پر مسلط ہوجاتے ہیں وہ ہرگز کسی صورت میں اس فعلِ بد سے باز نہیں آتے۔ ان کے لوطی تسلط اور تصرف سے بعض اشخاص اپنی جوان خوبصورت عورتوں سے منہ پھیر کر دیوانہ وار دن رات فطری وضع کے خلاف فعل کرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے اور بعض مفعولیت کی صورت میں مرتے دم تک دوسروں سے یہ شرمناک اور حیا سوز فعل کراتے پائے جاتے ہیں۔ بعض مرد اپنی بیویوں سے بھی یہ غیر فطری فعل کرتے ہیں۔ اس گروہ کے متاثرہ مریض مرد وعورت کا علاج کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ اس گروہ کے جنات وشیاطین کے عامل بھی اکثر زانی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس گروہ کے جنات و شیاطین سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

نواں گروہ

اس گروہ میں شامل جنات وشیاطین انسانوں پر مسلط ہوکر انہیں بیمار کردیتے ہیں اور انسانوں کا خون چوستے ہیں۔ یہی ظالم حیوانات پر بھی مسلط ہوجایا کرتے ہیں۔ اکثر دودھ دینے والی گائے، بھینس اور بکریوں، بھیڑوں پر ان کا تسلط ہوجاتا ہے۔ اس قسم کے جن شیاطین کے عامل بھی اکثر لوگوں کے مال مویشیوں پر انہیں مسلط کردیتے ہیں اور جانوروں کے بچے مرنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جانوروں کے دودھ اور مکھن میں کمی بیشی میں ان جن شیاطین کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ عورتیں جو دودھ دوہتی اور بلوتی ہیں۔ ان کی اکثر شرارتوں سے بہت چلاتی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان عورتوں کا چیخنا اور چلانا محض بے وجہ نہیں ہوتا اور یہ نرا توہم بھی نہیں ہوتا۔ جانوروں سے زیادہ دودھ حاصل کرنے کا نقش ہم نے اپنی کتاب "ردِ سحر" کے صفحہ نمبر ۱۳۵ پر برائے مویشی کے نام سے تحریر کردیا ہے اور اسی صفحہ پر مکھن زیادہ نکالنے اور مہارا مویشیاں کا عمل بھی درج ہے کیوں کہ اس قسم کے جنات کے عامل اپنے جادوئی اعمال سے لوگوں کے مال مویشی کا نقصان کرتے ہیں۔ "ردِ سحر" کے صفحہ نمبر ۱۳۷ پر ہم نے ایک ایسا نقش درج کردیا ہے جو چوپاؤں کا اکسیری نقش ہے۔ مثلاً اگر بھیڑ بکریوں کے بچے مرجاتے ہیں، چوپایوں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہو یا ان کے بچے ادھ بچھڑے ساقط ہوجاتے ہوں یا چوپایوں کے تھنوں سے بجائے دودھ کے خون آتا ہو ملاحظہ فرمائیں ہماری کتاب "ردِ سحر"۔

دسواں گروہ

اس گروہ میں شامل جن شیاطین بتوں اور مورتیوں میں گھس کر لوگوں میں بت پرستی کے مشرکانہ رسم ورواج کا موجب بنتے ہیں۔ اس قسم کے جن شیاطین طرح طرح کے مکروفریب سے اپنے پجاریوں کو اپنی پرستش میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ جب کبھی ان کے پجاری انکی چوکی بھرنے یا سلام اور سجدے کے روزانہ فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تو یہ جن شیاطین ان پر اور ان کے گھر والوں پر مسلط ہوکر انہیں ستاتے ہیں اور دکھ پہنچاتے ہیں۔ بعض چڑھاوے طلب کرتے ہیں اور قربانیاں مانگتے ہیں۔ چنانچہ کلکتہ کی کالی دیوی جو ایک سخت قسم کی خونخوار اور سفاک قسم کی بھوتنی ہے اس معاملے میں بہت مشہور چلی آتی ہے اور یہ چڑیل دیوی اپنے پجاریوں سے انسانوں کی قربانی طلب کرتی رہی ہے اور جب تک کئی بے گناہ اس کی دہلیز پر ہر سال ذبح نہیں کیے جاتے تھے۔ یہ اپنے پجاریوں اور پرستاروں سے ناراض سمجھی جاتی تھی اور اس کی پاداش میں اپنے مشرک پرستاروں کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچاتی تھی۔

اس کی خوفناک ڈراؤنی سیاہ صورت جس کے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کی بڑی مالا پڑی ہوئی ہے۔ آج تک اس کے شیطانی ظلم وستم کی شہادت دے رہی ہے۔ چوں کہ انگریزوں کی عملداری میں یہ سفاکانہ رواج قانوناً بند کردیا گیا تھا۔ اس واسطے اب ہر سال میلے پر بجائے انسانوں کے بکروں اور دیگر جانوروں کی قربانیاں دی جاتی ہیں۔ سفلی عامل جادوگر اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ مثلاً کاکال دیوی، کالی مائی، کالی ماتا وغیرہ اور عجیب قسم کے منتر اس کے حاضر کرنے کے واسطے پڑھتے ہیں، مثلاً کالی کالی مہا کالی۔ برہما کی بیٹی اندر کی سالی...... کالی مائی کلکتہ سے آئی...... کالی ماتا بھبھوت پا...... کل کل کرے کاکال...... غرضیکہ قسم قسم کے منتر اس کے حاضر کرنے کے واسطے ہوتے ہیں۔ اس کا عامل بھی اکثر اس کی طرح سفاک ہوتا ہے اور ناجائز کاموں میں اس سے مدد لیتا ہے۔

گیارہواں گروہ

اس گروہ میں وہ جنات اور شیاطین شامل ہیں جو کاہنوں، ساحروں، جادوگروں اور سفلی عاملوں کے پاس خبریں لاتے ہیں یا اپنے عاملوں کے دم تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونکوں اور ٹونے ٹوٹکوں جادو سحر میں ان کی امداد اور اعانت کرتے ہیں اور یوں ان کے دم قدم سے ان کے سفلی اعمال اور کالے علم کی دکان گرم رہتی ہے۔ اس قسم کے سفلی عامل اپنے خبیث موکلوں کی طرح پلید اور طیب ارواح سے بچنے کی خاطر اپنے اردگرد گوبر اور گندگی کا حصار کرتے ہیں۔ اس قسم کے جن شیاطین اور ارواح خبیثہ کے عاملین کے نمونے اگر دیکھنے ہوں تو ہندوؤں کے کنبھ کے میلے میں ان مادر زاد ننگے میلے کچیلے گندگی کھانے والے سادھوؤں کو جا کر دیکھو جو ہزاروں کی تعداد میں اس میلے میں شامل ہوتے ہیں۔ وہاں ان الف ننگے اور گندے غلیظ لوگوں کا ایک لمبا جلوس نکلتا ہے اور ہندو مرد، عورتیں لاکھوں کی تعداد میں دو طرفہ قطار باندھ کر ان کے درشن کے لئے بڑے ادب واحترام سے کھڑے ہوتے ہیں اور سب کے سب ان کے آگے ہاتھ جوڑے ڈنڈوت بھرتے اور زمین پر اوندھے اور دوہرے ہوکر آتے ہیں، ان میں جو سادھو بہت ڈراؤنی خوفناک صورت والا اور بہت میلا کچیلا اور گندہ غلیظ ہوتا ہے وہی بڑا صاحب کمال اور صاحب کرامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ لوگ پاخانہ کھاتے اور پیشاب تک پیتے دیکھے گئے ہیں۔ اس قسم کے شیاطین کے عامل اپنے مسخر کردہ شیاطین کی مدد سے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں گندگی پھنکواتے ہیں۔ باطن اور کبھی ظاہر میں بھی ان سفلی کالے علم والے جادوگروں اور علوی ونوری علم کے عاملین کے درمیان طرح طرح کے مقابلے ہوا کرتے ہیں۔ فتح ہمیشہ نوری علم کے ماہرین کو حاصل ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی جنات وشیاطین اور ارواحِ خبیثہ کی بہت سی اقسام ہیں جن کا ذکر موجب طوالت ہے۔

(ساتوں اقلیم کے بادشاہ جنات سلمان جنات سے ملاقات کے نتیجہ میں علامہ مغربی تلسمانی اسماعیل وزیر شاہ جنات کا بیان نقل کرتے ہیں۔ اسماعیل کے قول سے جہاں جنات کے رہنے کے مقامات کا پتہ چلتا ہے وہاں ان کی مختلف اقسام اوران کی مخصوص صفات وافعال پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک جن سے انٹرویو

ہم ایک مؤکل کے ذریعہ ایک جن سے جس کا نام خمران تھا۔ انٹرویو لینے میں کامیاب ہوگئے تھے اور اعلان یہ تھا کہ ہم اس انٹرویو کو جس میں کچھ کام کی باتیں تھیں اور کچھ راز کی باتیں بھی تھیں شائع کریں گے لیکن بعض جنات کی طرف سے اس انٹرویو کی اشاعت پر ہمیں متنبہ کیا گیا اور دھمکیاں دی گئیں ان کی تفصیل پیش کرنا ضروری نہیں ہے، مختصر یہ ہے کہ ہم نے اس انٹرویو کو طلسماتی دنیا میں شائع نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اپنے قارئین سے معذرت طلب کرلی۔ ''خوفناک واقعات نمبر'' میں اسی انٹرویو کے بعض اجزاء ہدیۂ ناظرین کئے جارہے ہیں۔ اس انٹرویو کے وہ پہلو جو جنات کے رازوں کو فاش کرتے تھے اور ان سے نمٹنے کے اور انہیں غلام بنانے کے طریقے بتاتے تھے۔ ہمیں ضائع کرنے پڑے کیوں کہ ان کی اشاعت ہمارے لئے خطرے کی بات ہوتی اور جنات سے دشمنی کا ایک دروازہ کھل جاتا۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے انٹرویو کا یہ حصہ بھی بہت کافی ہے جو اس شمارے میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس کو پڑھ کر انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ جنات انسانوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ان کی باقاعدہ اپنی ایک دنیا ہے۔ (ادارہ)

س : ہم سب قیامت تک پیدا ہونے والے انسان آدم وحواؑ کی اولاد ہیں۔ آپ لوگوں کے جد امجد کا نام کیا ہے؟

ج : ہمارے جد امجد کا نام مارج تھا اور ہماری دادی کا نام مرجہ تھا۔ ہم سب جنات مارج اور مرجہ کی اولاد ہیں۔

س : انسانوں میں اطاعت اور نافرمانی کے سلسلے آدمؑ کے دور ہی سے چل رہے ہیں ـــــ کیا آپ کے یہاں بھی یہ سلسلے قائم ہیں یا سب لوگ ایک طرز پر زندگی گزارتے ہیں؟

ج : ایک طرز پر زندگی گزارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسانوں کی طرح جنات میں بھی ہر طرح کے اجنہ موجود ہیں ـــــ بعض جنات اپنے پیدا کرنے والے کے فرماں بردار ہیں اور بعض نافرمان۔

س : کیا جنات میں طبقاتی اختلاف بھی موجود ہے؟

ج : کیوں نہیں جس طرح انسانوں میں مذہب اور مسلک کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم میں بھی مذہب اور مسلک کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم میں بھی مذہب اور مسلک کا جھگڑا موجود ہے اور اکثر یہ جھگڑا فتنہ فساد کو بھی جنم دیتا ہے۔ ہمارے یہاں بھی بعض جنات کافر ہیں۔ بعض مسلمان۔ ہمارے یہاں مسلک کا اختلاف بھی ہے اور شیعہ سنی جھگڑا بھی ہمارے یہاں موجود ہے۔ ہر وہ اختلاف جو انسانوں میں ہے وہی ہم جنات میں بھی پرورش پاتا ہے۔ حد یہ ہے کہ ہم جنات میں بعض لوگ بہت شریف ہوتے ہیں اور وہ نہ صرف یہ کہ جنات کی خدمت کرتے ہیں بلکہ انسانوں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں اور بعض اجنہ حد سے زیادہ ذلیل اور کمینے ہوتے ہیں اور ایسے اجنہ نہ صرف یہ کہ شریف جنات کو پریشان کرتے ہیں بلکہ انسانوں کا بھی ناک میں دم کر دیتے ہیں ـــــ اور ان کی شکایات سن سن کر ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔

س : بنیادی طور پر یہ بات مشہور عام ہے کہ جنات انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ان پر مسلط ہوجاتے ہیں، ان کے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور انسانوں میں اس لحاظ سے جنات کے خلاف نفرت کا ماحول ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کیا انسانوں کی یہ سوچ درست ہے؟

ج : جس طرح سب انسان برے نہیں ہوتے۔ اسی طرح سب

جنات بھی برے نہیں ہیں۔اور سب نفرت کے قابل نہیں ہیں اور جہاں تک ستانے اور پریشان کرنے یا کسی پر مسلط ہونے یا کسی کے گھر میں گھسنے کا معاملہ ہے تو یہ بات تحقیق طلب ہے کہ کون کس کو پریشان کررہا ہے۔انسان خود انسان کو بہت پریشان کرتا ہے۔بعض شریر اور کم ظرف لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شریف اور بھلے انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور انہیں مسلسل ستاتے رہتے ہیں اور ہم نے بعض انسانوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اپنے بھائیوں کے مکان پر قبضہ کررکھا ہے اور کسی طرح وہ اس قبضے سے باز نہیں آتے۔اسی طرح کے کچھ شریر اور فتنہ پرور جن ہماری قوم میں بھی موجود ہیں جو انسانوں کو ستاتے ہیں اور مزے لیتے ہیں۔لیکن یہ سمجھنا کہ تمام جنات ہی ایسے ہیں ناانصافی اور غلط فہمی کی بات ہے ——— ہمارے اپنے خاندان کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان کسی انسان کی بیٹی پر عاشق ہوکر اسے پریشان کرتا تھا۔جب اس کے باپ کو اس کی شکایت ملی تو انہوں نے اس کو بہت سخت سزا دی۔

س : کیا یہ ممکن ہے کہ آپ لوگ یہ قانون بنادیں جو کسی انسان کو ستائے گا اسے ہم برادری سے خارج کردیں گے؟

ج : اس طرح کا قانون بنانا آسان نہیں ہے۔اس طرح کا قانون تو انسان بھی نہیں بناسکتے۔وہ بھی یہ نہیں کرسکتے کہ جو انسان کسی کو ستائے گا ہم اس کو انسانیت سے خارج کردیں گے۔کر بھی دیں گے تو اس کا ستانا موقوف نہیں ہوگا۔وہ پھر بھی اپنی کم ظرفی کی وجہ سے لوگوں کو ستاتا ہی رہے گا۔

س : تو پھر ان اوپری اثرات کا جن سے ایک دنیا پریشان ہے۔کیا علاج ہے؟

ج : میں کہہ رہا تھا کہ اثرات والی بات اور گھروں میں جنات کے تسلط والی بات ایک تحقیق طلب بات ہے۔یہ فیصلہ اس دنیا میں دشوار ہے کہ کون کس کو ستارہا ہے۔کیوں کہ ہر ظالم خود کو مظلوم ثابت کرتا ہے اور چور یہ کہتا ہے کہ میں نے چوری نہیں کی۔تو پھر اس دنیا میں انصاف کیسے ہو؟انسانوں کے قابل احترام نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فیصلہ کیا تھا۔انسان اس فیصلے پر خود قائم نہیں رہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو اپنے ٹھکانے [illegible] کے لئے بڑے بڑے تالاب، کنویں، درخت، گندگی کے ڈھیر اور قبرستان منتخب کئے تھے کہ جنات یہاں اپنی رہائش گاہیں بناسکتے ہیں ——— لیکن انسانوں نے اپنی تنگ نظری کی وجہ سے تالاب کو مٹی سے پاٹ کران میں بھی اپنی بلڈنگیں بنالی ہیں اور کنوئیں بھی بند کردئے گئے ہیں۔انہیں بھی بند کر کے ان پر کچھ نہ کچھ بنالیا گیا ہے۔بڑے اور پرانے درختوں کو کاٹ کر جنات کے ٹھکانے برباد کردئے گئے ہیں۔رہے قبرستان تو اب قبروں پر بھی پھاوڑے چلائے جارہے ہیں ——— اور وہاں بھی انسانوں نے اپنے دولت کدے تعمیر کرلئے ہیں۔آخر جنات بھی تو خدا کی مخلوق ہیں۔جب ان کے سب ٹھکانے تباہ کردئے گئے تو انہوں نے اسی میں اپنی عافیت سمجھی کہ انسانوں ہی کے گھروں میں گھس پڑو۔سچ بات یہ ہے کہ انسان خود عاقبت نااندیش ہے۔چار پیسے آتے ہی وہ دوسروں کو ستاتا ہے اور جب کوئی اسے ایک لفظ بھی کہتا ہے تو پھر بلکنے لگتا ہے۔

س : جنات عام طور پر کیسے ٹھکانوں کو پسند کرتے ہیں؟

جواب : ہمارے یہاں مختلف مزاج ہیں۔جس طرح انسانوں میں بھی مختلف مزاج ہیں۔بعض انسان آبادی سے الگ تھلگ کوٹھیاں بنانا پسند کرتے ہیں۔جب کہ بعض انسان آبادی ہی میں اپنی رہائش گاہ بنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔بعض انسان صاف ستھرے رہتے ہیں اور نفاست انہیں پسند ہوتی ہے جب کہ بعض انسان گندے رہتے ہیں اور گندگی ان کا اوڑھنا بچھونا ہوا کرتی ہے۔اسی طرح جنات بھی سب طرح کے ہوتے ہیں۔بعض اس قدر نفاست پسند ہوتے ہیں کہ انہیں بدبو بھی گوارہ نہیں ہوتی اور بعض اس قدر گندے کہ انہیں صفائی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اسی مزاج اور طبیعت کے اختلاف کی بنا پر سب کے ٹھکانے بھی الگ الگ مقامات پر ہوتے ہیں۔

عفریت کی نسل کے لوگ تالابوں، کنوؤں اور گڑھوں میں رہنا پسند کرتے ہیں اور شیاطین کی نسل کے لوگ شہروں، مقبروں اور ویرانوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔کچھ جنات کی خواہش عبادت گاہوں میں رہنے کی ہوتی ہے۔طواغیت ایسی جگہ رہنا پسند کرتے ہیں جہاں خون پڑا ہو۔انہیں مذبح خانوں میں رہنا اچھا لگتا ہے۔اس نسل کے جنات گندگی اور کوڑیوں کے ڈھیروں پر اپنے ٹھکانے بنالیتے ہیں۔انہیں گندگی

مرغوب ہے، زوالع درختوں پر اپنے ٹھکانے بناتے ہیں۔ انہیں املی، نیم اور برگد کے پیڑ پسند ہیں۔ پیپل پر بھی یہ ٹھکانے بناتے ہیں، سب سے زیادہ یہ املی کے درخت کو ترجیح دیتے ہیں، ان میں جو حد سے زیادہ نیک اور شریف ہوتے ہیں وہ انار کے درخت کو پسند کرتے ہیں، سیاسب کی نسل کے لوگ پہاڑوں اور ٹیلوں میں اور جنگلات میں بودوباش کو پسند کرتے ہیں۔

س : کیا سب ہی نسل کے جنات انسانوں کو ستاتے ہیں؟

ج : جنات کو کھانوں میں چاول زیادہ مرغوب ہیں، پھلوں میں سنگھاڑا اور بیر پسند ہے اور جنات کو ہڈیاں چوسنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔

س : کیا آپ خود کو انسانوں سے افضل سمجھتے ہیں؟

ج : ہم میں جو کمینی فطرت کے لوگ ہیں وہ خود کو آگ کی مخلوق ہونے کی وجہ سے افضل سمجھتے ہیں۔ لیکن اکثریت اس خبط میں مبتلا نہیں ہے۔ وہ جانتی ہے کہ انسان ہی اشرف المخلوقات ہے ——— جس قوم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامی پیغمبر آئے ہوں۔ اس کے افضل ترین ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

س : کیا آپ کو کسی خاص بات پر فخر ہے؟

ج : ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں ہمارا ذکر ایک سو اٹھارہ مقامات پر کیا ہے اور ایک پوری سورۃ ہماری قوم کے نام سے نازل کی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

س : کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ عام طور پر جنات کن لوگوں پر سوار ہوتے ہیں اور عورتیں ان اثرات کا شکار کیوں زیادہ ہوتی ہیں اور جنات کے اثرات سے محفوظ رہنے کی تدابیر کیا ہیں؟

ج : عام طور پر جنات ان لوگوں کو پریشان کرتے ہیں جو خود غیر محتاط ہوتے ہیں، گندے اور ناپاک رہتے ہیں اور کسی بھی جگہ پیشاب کر دیتے ہیں یا رات کو کسی بھی ویران علاقے سے گزر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اثر انداز ہونا جنات کے لئے آسان ہوتا ہے۔ عورتیں پاکی صفائی کے معاملات میں بہت غیر محتاط ہوتی ہیں۔ اس لئے ان پر اثر انداز ہونا بھی آسان ہوتا ہے۔ جہاں تک جنات سے محفوظ رہنے کی بات ہے تو اللہ کے کلام میں بہت تاثیر ہے۔ مختلف آیتوں کی تلاوت سے اور اذان کے کلمات سے انسان اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ جب کوئی انسان آیت الکرسی پڑھتا ہے تو کسی پر سوار جن کو اپنا گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اگر لوگ پاک صاف رہیں اور صبح وشام آیت الکرسی کی تلاوت کر کے اپنے اوپر دم کریں اور نماز اور قرآن کی اور درود شریف کی پابندی رکھیں تو جنات کی کیا مجال کسی انسان کو پریشان کر سکیں۔

س : لوہے اور کوئلے سے جنات کی دلچسپی کا راز کیا ہے؟

ج : جنات کو لوہا عزیز ہے کیوں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کو اپنے ہاتھوں سے موم کر دیا کرتے تھے اور جنگلات کے درختوں کی لکڑیاں جل کر جب کوئلہ بن جاتی ہیں تو جنات ان کو مرغوب رکھتے ہیں۔ لوہے اور کوئلے کو جنات اچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور انسانوں کی طرف سے اس ہدیہ کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، لوہا اگر کسی دروازے پر دبا دیا جائے تو جنات اس گھر کے افراد کو نہیں ستاتے۔

اس انٹرویو کے کئی اہم سوال وجواب حذف کر دئے گئے۔ دفینے سے متعلق کچھ باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے پھر بھی یہ انٹرویو پڑھنے والوں کے لئے دلچسپ بھی ثابت ہوگا اور مفید بھی۔ عبرت ونصیحت کے لئے یہ سوال وجواب کافی ہیں اور جو لوگ کسی بھی بات کو ماننے اور عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں ان کے لئے دفتر کے دفتر بھی بے سود ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی اطاعت کی بھی توفیق دے اور ظاہری اور باطنی طہارت سے ہمیں سرفراز کرے تا کہ ہم ہر طرح کے اثرات بد سے محفوظ رہیں۔

ہم انسانوں کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جنات بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ یہ اگر اذیت دیں تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہئے لیکن خواہ مخواہ کسی مخلوق کو اُجاڑنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ (ادارہ)

☆☆☆

جنات کی رہائش گاہ

رونگٹے کھڑے کردینے والی خوفناک داستان جوایک آپ بیتی پر مشتمل ہے۔

◆◆◆◆◆◆◆ از عرفان سبحانی

مجھے شکار کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ اس شوق کی شروعات پھاندیں لگا کر ابلغیں پکڑنے سے ہوئی تھی۔ بچپن میں، میں نے غلیل سے فاختاؤں اور جنگلی کبوتروں کا بھی شکار کیا ہے اور پھر رفتہ رفتہ شکار کرنے کی ایسی عادت سی پڑگئی تھی کہ بغیر کوئی پرندہ مارے چین نہیں پڑتا تھا۔ جوں جوں عمر بڑھتی رہی شکار کا شوق بھی جوان ہوتا رہا اور پھر مجھے یاردوستوں ہی میں ایسے لوگ بھی فراہم ہوگئے جو ہرن، نیل گائے ریچھ، چیتے اور شیر کا شکار کھیلا کرتے تھے۔ شکار کے شوق کے ساتھ ساتھ مجھے آفتوں اور حادثوں سے آنکھ مچولی کھیلنے کا بھی بہت شوق تھا۔ میں اپنی گردن کسی نہ کسی مصیبت میں پھنسا کر لطف اندوز ہوا کرتا تھا بچپن ہی سے عجیب مزاج تھا۔ راحتیں کھلتی تھیں اور مصیبتوں میں الجھ کر سکون ملتا تھا۔ بعض لوگ مجھے پاگل سمجھتے تھے اور خود میں بھی اپنے مزاج کی دیوانگی سے شاکی رہتا تھا لیکن طبیعت خود بخود مسائل اور مصائب کے گرداب میں غرق ہونا چاہتی تھی اور جب بھی کہیں الجھتا تھا تو ایک عجیب طرح کی مسرت دل کو ملتی تھی جس کے صحیح مفہوم سے میں خود بھی ناواقف تھا۔ کسی بھی وادی پرخار میں قدم رکھ کر بس ایسا لگتا تھا کہ جیسے دل مطمئن ہے اور روح شاداب ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ ہر چیز بدل گئی۔ دنیا ہی دگرگوں ہوگئی۔ مزاج میں بھی کافی تبدیلی آگئی۔ پہلے جن چیزوں کو دیکھ کر ہنسی آتی تھی اب ان چیزوں کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ پہلے کانٹے دیکھ کر بھی مزہ آتا تھا اب پھولوں کا دیدار کر کے بھی فرحت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن آج کی صورت حال بھی یہ ہے کہ جب دل کلفتوں کے کسی ہمالیہ پہاڑ سے ٹکراتا ہے تو روح رقص کرنے لگتی ہے اور دل کی وادیوں میں قہقہے روشن ہوجاتے ہیں۔

آج جو داستان میں سنانے جارہا ہوں یہ سچی داستان اس زمانہ کی ہے جب میں بہادری کو اپنے گھر کی لونڈی سمجھتا تھا اور طاقت ور لوگوں سے دو دو ہاتھ کرنا میرا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ جس دن میں کسی پریشانی کا شکار نہیں ہوتا تھا اس دن کو میں منحوس سمجھتا تھا۔ مصیبتوں کے میدان میں کودنا، درد و غم کی وادیوں میں چھلانگ لگانا، مسائل اور مصائب کی خاردار جھاڑیوں میں اپنی گردن پھنسانا بس یہی میری مصروفیات تھیں۔

میں تعلیم کے معاملے میں بہت چاق و چوبند تھا۔ ہر سال کلاس کو ٹاپ کرتا تھا لیکن اسکول میں بھی میرا حال یہی تھا کہ جب تک کسی سے پنگا نہیں ہوجاتا تھا، من کو شانتی نہیں ملتی تھی اور روح کو قرار نہیں آتا تھا۔

یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب میں بی اے کے پہلے سال میں تھا۔ ہم دوستوں میں یہ طے ہوا کہ اس سال چھٹیاں کسی ویرانے میں گزاریں گے اور لگاتار پندرہ دنوں تک وحشی جانوروں کا شکار کریں گے۔ اس دور میں شکار پر اتنی پابندیاں نہیں تھیں۔ اور جنگلوں سے وحشی جانور بھی اس طرح عنقا نہیں ہوگئے تھے جس طرح آج عنقا ہوکر رہ گئے ہیں۔ اس وقت ہمیں ایک عجیب سی شرارت سوجھی تھی وہ یہ کہ ہم شیر کو کسی طرح زندہ پکڑیں گے اور اس کے لئے ایک بہت بڑا پنجرہ بھی تیار کرلیا تھا۔ جس جنگل میں ہم نے شکار کا پروگرام بنایا تھا اس جنگل سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر پہلے ایک جھیل تھی اور اس جھیل کے قریب میرے والد کے دوست کا ایک بہت بڑا فارم تھا اس فارم میں ایک بنگلہ تھا جو اس زمانہ میں تقریباً پانچ چھ سالوں سے غیر آباد تھا۔ کسی طرح اس بنگلے کی چابی ہم نے حاصل کرلی تھی اور پروگرام یہ طے کیا تھا کہ دن میں شکار کھیلیں گے اور رات کو بنگلے میں ہڑدنگے مچائیں گے۔ اس طرح شکار کا شکار رہے گا اور پکنک کی پکنک ہوجائے گی۔ یہ فارم ہمارے علاقے سے تقریباً ستر کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ جہاں یہ بنگلہ بنا ہوا تھا ہم ۱۲ لوگ اس سفر کے لئے روانہ ہوگئے تھے۔ سفر کے اور شکار کے لئے ہم نے دو جیپوں کا انتظام کیا تھا۔ جو لوگ ہمارے ساتھ تھے ان کے نام یہ ہیں۔ عبدالحمید، شہزاد بیگ، نعیم اختر، گلزار قریشی، سلمان خاں، شمیم سلیمان، عبدالباسط خاں، شنو میاں، افتخار حسین، شہزاد بیگ کی بیوی نجمہ خاں اور شہزاد بیگ کی بہن انجمن آرا۔ دراصل شہزاد بیگ کی شادی کو صرف ۳ ماہ ہوئے تھے۔ انہیں یہ شوق سوجھا کہ چلو بیوی کو بھی ساتھ لے لو کھانے پینے میں بھی آسانی رہے گی اور اس طرح نئی نویلی دلہن کا ساتھ بھی رہے گا۔ اپنی بیوی کی دوسریت کے لئے انہوں نے

اپنی چھوٹی بہن کو بھی جس کی عمر دس گیارہ سال رہی ہوگی ساتھ لے لیا۔

یہ پوری ٹیم جگری دوستوں پر مشتمل تھی سب ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہا کرتے تھے۔ سب دوست بہادر تھے۔ ڈر خوف کسی کے آس پاس کو بھی نہیں پھٹکتا تھا لیکن مجھے زیادہ ہی زعم تھا اور میں جنات اور بھوتوں سے بھڑ جانے کے بھی دعوے کیا کرتا تھا۔ شکار کے لئے بنگلے میں ہمارا ارادہ پندرہ دن رہنے کا تھا۔ ضرورت کا سب سامان ہم نے رکھ لیا تھا۔

یہ بات ہمیں معلوم ہو چکی تھی کہ بنگلے میں لائٹ کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے چراغ جلانے کیلئے ہمیں مٹی کا تیل یا سرسوں کا تیل کا یا پھر موم بتیوں کا انتظام کرنا پڑے گا اور ہم نے بھی طرح کا انتظام کرکے اس بنگلے میں قدم رکھا تھا۔ جب ہم اس بنگلے میں داخل ہوئے تو اس کی صورت حال بہت خراب تھی، جگہ جگہ مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے اور در و دیوار پر گرد کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ صحن میں جنگلی کبوتروں نے اپنے گھونسلے بنا رکھے تھے۔ اس بنگلے میں ایک صحن، ایک بڑے ہال، ایک کچن، ایک کوٹھری کے علاوہ چار خاصے بڑے کمرے بھی تھے جن میں ایک کمرے کی حالت بہت ابتر تھی۔ اس کمرے میں چمگادڑوں نے اپنے گھر بنا رکھے تھے اور چمگادڑ بھی بہت بڑے بڑے تھے جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ باقی کمرے اگرچہ بہتر تھے لیکن مکڑی کے جالے ان میں بھی لگے ہوئے تھے اور یہ کمرے چمگادڑوں اور دیگر جانوروں سے اس لئے محفوظ تھے کہ یہ سب بند تھے۔ اور آنے جانے کا کوئی راستہ ان میں نہیں تھا ان کے جو روشن دان تھے ان پر بھی کھڑکیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہ بنگلہ جو اس وقت اچھا خاصا بھوت بنگلہ محسوس ہو رہا تھا اس کے در و دیوار اور ان پر نقاشی یہ ثابت کرتی تھی کہ کسی دور میں یہ مثل جنت رہا ہوگا لیکن بڑے دنیا سے گزر گئے اور چھوٹوں نے اس عمارت کی قدر نہ جانی۔ پورا ایک دن تو ہمیں اس بنگلے کی صفائی میں لگ گیا۔ ہاں میں یہ تو بتانا بھول ہی گیا کہ ایک کمرے میں جب ہم نے قدم رکھا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کی بلی بیٹھی ہوئی تھی۔ جسے دیکھ کر چند دوستوں کو کچھ وحشت سی ہوئی کیونکہ وہ بلی ہم سب کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اس کو ہمارا آنا ناگوار گزر رہا ہو۔ نجمہ خاتون اس بلی کو دیکھ کر ڈر ہی گئی تھیں اور ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ بلی نہیں کچھ اور ہے۔

کچھ اور سے مراد....؟ میں نے ان سے پوچھا تھا۔

انہوں نے کہا۔ بھوت، پریت، اوغیرہ وغیرہ۔

تمہیں ایسا خیال کیوں آیا؟ ان کے شوہر شہزاد بیگ نے ایک سوال کیا تھا۔

سوچو اس ویرانے میں جہاں دور دور تک آبادی نہیں ہے، آدم نہ آدم زاد، دور دور تک کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے وہاں بلی جیسا جانور کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔

بے شک، قابل غور بات ہے۔ ''میں نے کہا تھا'' چلو فرصت کے وقت اس موضوع پر بات کریں گے۔ پہلے بنگلے کی صفائی کریں گے۔ اور پانی وغیرہ کا انتظام کرلیں۔ ورنہ پیاسے مرجائیں گے۔

جی ہاں بنگلے میں پانی کا بھی کوئی بندوبست نہیں تھا۔ اور پانی آس پاس بھی موجود نہیں تھا۔ تقریباً دس بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مسجد تھی اور اس مسجد میں کنواں تھا۔ یہ لوگ وہاں سے پانی بھر کے لائے تھے۔ شام تک بنگلے کا ناک نقشہ کافی بدل گیا تھا۔ کچن کی بھی ہم نے صفائی کردی تھی اور سب سامان سیٹ کردیا تھا۔ طے یہ پایا تھا کہ وہ کمرہ جس میں چمگادڑ بھرے ہوئے تھے اس کو تو ہم بند کردیں گے۔ اس کے علاوہ تین کمروں میں سے ایک کمرہ ہم نے شہزاد بیگ ان کی بیوی اور ان کی بہن کے لئے سیٹ کردیا تھا۔ ایک کمرے میں، میں عبدالحمید، نعیم اختر، سلمان خاں، عبدالباسط خاں نے ڈیرہ جمایا۔ اور تیسرے کمرے میں افتخار حسین، شمیم سلمان، شنو میاں اور گلزار قریشی نے اپنے بستر لگالئے۔ نجمہ نے کھانا بنایا تھا۔ جنگل میں کھانا پکانے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے خوب کھل کر بھوک لگی اور سب نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔

دن بھر کے تھکے ہوئے تھے رات کو جلدی ہی سب سو گئے اور یہ رات خیر و عافیت کے ساتھ گزر گئی۔ صبح کو ناشتے کے دوران یہ طے ہوا کہ چار لوگ بنگلے میں رہیں گے۔ شہزاد وان کی بیگم ان کی بہن اور گلزار قریشی۔ باقی سب لوگ شکار کیلئے نکلیں گے لیکن ہوا یہ کہ جب ہم بنگلے سے نکلنے لگے تو شمیم سلمان کا پیر پھسل گیا اور ان کے پاؤں میں موچ آگئی۔ جس کی وجہ سے ان کا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ اس لئے ان کو بھی بنگلے پر چھوڑنا پڑا۔ شام چار بجے تک ہمیں کوئی شکار ہاتھ نہیں لگا۔ چار بجے ہم نے اپنی جیپ ایک ہرن کے پیچھے دوڑائی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد ہم نے اسے مار گرایا۔ اس کے بعد دن چھپ گیا اور ہم تھک بھی گئے تھے اس لئے ہم واپس ہو گئے۔ بنگلے میں پہنچ کر ہمیں یہ اطلاع ملی کہ کالی بلی بار بار سب کمروں میں چکر لگا رہی تھی اور سب کو وحشتناک نظروں سے گھور رہی تھی۔ بلی کی بات سن کر میں نے کہا۔

نجمہ بھابی تو ڈر گئی ہوں گی۔؟

نہیں بھائی جان ڈری تو نہیں۔لیکن یہ ضرور سوچ رہی ہوں کہ یہ بلی ہی ہے یا کچھ اور۔ دراصل ہمارے نانا مرحوم یہ کہا کرتے تھے جنات،سانپ اور کالی بلی کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

رات کا کھانا کھانے کے بعد ہم سب ہال کمرے میں بیٹھ گئے۔ نجمہ اور انجمن دونوں باورچی خانہ میں چائے بنانے میں مصروف ہو گئیں۔باورچی خانہ ہی میں ہم نے ایک طرف ہرن کا ڈھانچہ رکھ دیا جو شکار کر کے لائے تھے۔خیال یہ تھا کہ صبح کو اس کی کھال اتار کر گوشت بنالیں گے۔اس وقت سب لوگ تھکے ہوئے تھے اس لئے اس کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ چند منٹ کے بعد سب کے ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔چائے نوشی کے دوران ہم سب کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زلزلہ آرہا ہو۔ بنگلے کے درودیوار ہمیں کانپتے ہوئے محسوس ہوئے۔ہم سب نے خیال کیا کہ جیسے ہال کمرے میں رکھی ہوئی چیزیں بھی ہل رہی ہیں۔ہم سب لوگ گھبرا کر ہال کمرے سے صحن میں آگئے۔ صحن میں بھیانک اندھیرا تھا۔صحن میں جو لالٹین ہم نے جلا کر ٹانگی تھی وہ نہ جانے کیسے بجھ گئی۔چند منٹ موت کا سا سناٹا رہا۔اس کے بعد میں نے ہی سناٹا توڑتے ہوئے کہا۔بہت زبردست زلزلہ تھا۔

خدا ہی جانے زلزلہ تھا۔یا کیا تھا۔؟شہزاد بیگ کی بیگم نے کہا۔

اگر یہ زلزلہ نہیں تھا تو کیا تھا۔؟

زلزلے برسات میں آتے ہیں۔اس موسم میں نہیں آتے۔

یہ کوئی ضروری نہیں،زلزلہ کبھی بھی آسکتا ہے۔

چلو خیر،اندر چلو اب ہم پھر ہال کمرے میں آگئے۔ سب سے پہلے ہم نے صحن میں ٹنگی ہوئی لالٹین کو پھر جلایا اور اس کے بعد کافی دیر تک ہم گپ بازی کرتے رہے۔ تقریباً ۱۲ بجے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔دو کمروں میں اٹیچ باتھ روم تھا لیکن ایک کمرہ ایسا تھا جس میں باتھ روم نہیں تھا اور اس کمرے میں افتخار،شمیم،شنو اور گلزار آرام کرتے تھے۔سونے سے پہلے شمیم صحن والے باتھ روم میں فراغت کے لئے گئے۔ جب وہ واپس ہوئے تو اپنے کمرے میں جانے کے بجائے ہمارے کمرے میں آئے اور میں نے محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑرہی تھیں۔کیا بات ہے۔؟ کچھ پریشان نظر آرہے ہو۔میں نے کہا۔

عرفان صاحب............ان کے لب ولہجہ میں گھبراہٹ تھی۔

یار باہر لالٹین فضا میں ٹھہری ہوئی ہے۔ہم لوگوں نے جہاں لٹکائی تھی وہاں نہیں ہے۔

بکواس کرتے ہو۔ میں نے اپنے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا، چلو دیکھوں۔

ہم باہر صحن میں آئے تو لالٹین اسی جگہ ٹنگی ہوئی تھی جہاں ہم نے ٹانگی تھی میں نے شمیم سلمان کو گھور کر دیکھا۔ بولا میں کچھ نہیں۔ وہ سمجھ گئے کہ جیسے میں ان کی حماقت کا مذاق اڑا رہا ہوں۔ میں نے شمیم سلمان سے کہا جاؤ اپنے کمرے میں سو جاؤ اور الٹے سیدھے خیالات کو دماغ سے نکال دو۔ ہمیں یہاں پندرہ دن تک ٹھہرنا ہے اور شیر کو زندہ پکڑنا ہے اس طرح کی واہیات باتوں میں اگر ہم الجھ گئے، بجائے شکار کرنے کے خود شکار ہو جائیں گے شمیم یہ سن کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور میں واپس اپنے کمرے میں آگیا۔ جب میں اپنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا تو نعیم اختر میرے پیروں کی طرف عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کچھ بولنا چاہ رہے تھے لیکن ان سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

تمہیں کیا ہوا۔؟ میں نے ان سے پوچھا۔

انہوں نے کچھ نہیں کہا۔بس میرے پیروں کی طرف اشارہ کیا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئے ان کے ساتھ ساتھ ہمارے دوسرے ساتھی بھی اٹھ گئے اور حیرت سے میرے پیروں کی طرف دیکھنے لگے۔

میں نے جب اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو ایسا دکھائی دیا جیسے میرے جوتوں سے خون بہہ رہا ہو۔ کمرے میں جہاں جہاں سے گزرا تھا سب جگہ خون کے نشان تھے اور میرے جوتے خون میں تربتر تھے۔میرے کمرے میں ٹھہرے ہوئے سب ساتھی کمرے سے باہر نکل گئے اور نعیم اختر نے ٹارچ روشن کر کے صحن کا جائزہ لیا لیکن صحن میں کسی بھی جگہ خون نہیں تھا۔البتہ میرے جوتے خون میں لت پت تھے اور خون کے نشانات کمرے میں پھیلے ہوئے تھے حیرت کی بات تھی کہ صحن میں کسی جگہ بھی خون نہیں تھا اور میرے جوتے خون میں اس طرح بھرے ہوئے تھے جیسے میں خون کا دریا عبور کر کے آیا ہوں۔ چند منٹ کے بعد بھی احباب میرے کمرے میں آگئے۔سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑرہی تھیں۔سبھی خوفزدہ تھے لیکن ایک میں ہی ان میں ایسا شخص تھا جس کے دل میں ذرا بھی خوف نہیں تھا۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ جانور میرے پیروں کے نیچے آکر مر گیا ہے۔اور یہ خون اسی جانور کا ہے۔میں اور شمیم ٹارچ لے کر کمرے سے باہر نکلے اور ہم نے صحن میں ہر طرف ٹارچ کی

روشنی ڈالتے ہوئے صحن کی ساری زمین کا جائزہ لیا لیکن ہمیں صحن میں نہ کوئی جانور پڑا ہوا ملا اور نہ ہی صحن میں کسی جگہ خون کے نشانات تھے۔ ہم پھر اپنے کمرے میں آگئے، تھوڑی دیر تک اس بات کو لے کر تبصرے ہوتے رہے اس کے بعد سب نے سونے کی تیاری کی اور سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ یہ رات تو خیریت سے کٹ گئی لیکن صبح پھر ایک عجیب وغریب بات پیش آئی جس کی وجہ سے سب سراسیمہ ہوگئے ہوا یہ کہ باورچی خانہ میں شکار کیا ہوا جو ہرن رکھا ہوا تھا وہ غائب ہوگیا۔ پورا بنگلہ تلاش کرلیا وہ کہیں نہیں ملا۔ تلاش کے دوران ہم اس کمرے میں بھی گئے جس میں لاتعداد چمگادڑ تھے۔ اس کمرے میں جاکر ہمیں ایک بات نظر آئی کہ کچھ چمگادڑ جو کمرے کی چھت سے چپٹے ہوئے تھے وہ گہرے سرخ رنگ کے تھے۔ اور سرخ رنگ کے چمگادڑ ہم نے پہلی بار دیکھے تھے۔ یہ سائز میں بھی بہت بڑے تھے اور ان کا جسم عجیب طرح کا تھا جسے دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ ہم نے اس کمرے کو پھر بند کردیا اور بہت دیر تک ہم یہ غور کرتے رہے کہ ہرن کیسے غائب ہوگیا؟ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد پھر شکار کی تیاری شروع ہوئی۔ آج پروگرام یہ بنا شکار کے لئے میں، شہزاد بیگ، عبدالحمید اور عبدالباسط صرف ۴ آدمی جائیں گے باقی سب لوگ بنگلے ہی پر رہیں گے۔ بندوقیں وغیرہ لے کر جب ہم نکلنے لگے تو مین گیٹ کے قریب ایک بہت بڑا سانپ جو اژدہے کی سی شکل کا تھا ہمیں نظر آیا۔ میں نے ایک لمحہ سوچے بغیر اس کے گولی ماردی اور وہ اسی وقت مرگیا۔ فہیم سلمان نے اس مرے ہوئے سانپ کو بنگلے کے باہر چند گز کے فاصلے پر پھینک دیا۔ اب ہم نکلنے ہی والے تھے کہ انجمن آرا نے آواز دی۔ بھابی کہہ رہی ہیں کہ چائے بن گئی ہے۔ تھوڑی سی چائے پی کر جائیں۔ مجھے چائے کا ایسا خاص شوق نہیں تھا۔ لیکن شہزاد بیگ اور عبدالباسط چائے کے دھنی تھے وہ چائے پینے کے لئے رُک گئے۔ چائے نوشی کے درمیان سانپ کو لے کر باتیں ہوتی رہیں۔ کسی کی رائے کچھ تھی کسی کی رائے کچھ۔ بھابی نجمہ کا کہنا تھا کہ سانپ کو مارنے سے پہلے اسے بھاگنے کا موقع دینا چاہئے۔ ہمارے والد کہتے تھے کہ سانپ کی شکل میں اکثر جنات آجاتے ہیں۔ اس لئے ایک دم سانپ کو مارنا ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ میں اس طرح کی باتوں کو وہم سمجھتا تھا اور جنات کے وجود کا قائل ہی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے طنزاً مسکراتے ہوئے کہا۔ بھابی جان جنات کو کیا پڑی کہ وہ سانپ کی شکل میں آئیں۔ اگر انہیں آنا ہوگا تو وہ اپنی ہی شکل وصورت میں لوگوں سے ملاقات کیوں نہیں کریں گے۔ بھابی اس طرح کی باتیں اور اس طرح کی سوچ وفکر صرف توہمات سے تعلق رکھتی ہے۔ جنوں اور بھوتوں کی باتیں صرف کہانیاں ہیں اور یہ کہانیاں بچوں کو سنا کر کسی دور میں ٹائم پاس کیا جاتا تھا۔ آپ پڑھی لکھی ہیں آپ کی زبان پر اس طرح کی باتیں کم سے کم مجھے تو اچھی نہیں لگتیں۔ میری یہ باتیں سن کر کچھ ساتھیوں نے میری تائید کی اور کچھ چپ رہے لیکن ایک دو نے یہ کہا کہ خیر جنات کا وجود تو ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ سانپ کی شکل میں آتے ہیں یا نہیں۔ چلو چھوڑو۔ شہزاد بیگ بولے، وقت ضائع مت کرو، بہت دور جانا ہے۔ اس کے بعد ہم بنگلے سے باہر نکلے تو بنگلے سے باہر ایک عجیب وغریب منظر تھا۔ جہاں فہیم نے مرا ہوا سانپ پھینکا تھا وہاں سیکڑوں کی تعداد میں سانپ موجود تھے۔ جیسے اپنے ساتھی کی موت کا باقاعدہ ماتم کرنے کے لئے جمع ہوئے ہوں۔ اس منظر کو ہم دیر تک دیکھتے رہے۔ کسی کے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کے بعد ہم شکار کے لئے روانہ ہوگئے۔ دن بھر کی تگ ودو کے بعد ایک نیل گائے ہم نے شکار کی۔ ایک چیتا بھی نظر آیا لیکن وہ بھی دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ تقریباً شام کو ۷ بجے ہماری واپسی ہوئی۔ بنگلے میں واپس آکر ہمیں معلوم ہوا کہ سانپ کی لاش کے آس پاس کافی دیر تک سانپ جمع رہے اور اس کے بعد لاش بھی وہاں سے غائب ہوگئی۔ گاڑی سے نیل گائے نکال کر ہم نے ہال کمرے کے ایک کونے میں رکھ دی اور پروگرام یہ بنایا کہ کھانے سے فارغ ہوکر اس کا گوشت رات ہی کو بنالیں گے اور ناشتے میں اس کے گوشت کی بریانی پکائیں گے۔ رات کا کھانا ہم سب نے ایک ساتھ ہال کمرے میں کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر جب ہم سب چائے کا انتظار کررہے تھے اس وقت نجمہ خان نے آکر یہ اطلاع دی کہ چمگادڑوں والے کمرے میں کچھ شور سا مچ رہا ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے وہاں لوگ بول رہے ہیں۔

نجمہ کی یہ بات سن کر مجھے ہنسی چھوٹ گئی۔ میں نے کہا، بھابی تم تو بہت بڑی وہمن ہو۔ بھلا بتاؤ۔ چمگادڑوں کے کمرے میں کون آئے گا اور کون باتیں کرے گا۔ اسی وقت فہیم سلمان اٹھ کر باہر گئے۔ شاید وہ چمگادڑوں کے کمرے کا جائزہ لینے کے لئے گئے تھے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔ میں نے انہیں خوفزدہ دیکھ کر کہا۔ بھئی تمہیں کیا ہوا کیا نظر آگیا؟

عرفان بھائی کچھ نہیں۔
بھئی کچھ تو بولو ________ آخر کیا دیکھا۔
دیکھا تو کچھ نہیں۔ لیکن مجھے بھی ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کمرے میں کچھ چہل پہل سی ہو رہی ہے اور کچھ آوازیں بھی آرہی ہیں جو انسانوں کی سی ہیں۔

میں نے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ یار تم سب کے سب وہمی ہو اور تمہارے دماغوں میں جنوں اور بھوتوں کے واقعات کبڈی کھیل رہے ہیں چلو میں دیکھتا ہوں کہ کیا ہے۔؟

میں جب ہال کمرے سے باہر نکلا تو سبھی ساتھی بھی میرے ساتھ باہر آئے۔ ہال کمرے سے باہر نکل کر ابھی ہم چند قدم ہی چلے تھے کہ عبدالحمید بولے یار وہ دیکھو۔ سامنے کالے رنگ کی بلی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ میں نے کہا یار وہ تو وہی بلی ہے جو پہلے دن سے یہاں نظر آرہی ہے۔ یار اِدھر نہیں اُدھر دیکھو۔ عبدالحمید نے دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے اُدھر دیکھا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ مرا ہوا سانپ درمیان میں تھا اور اس کے چاروں طرف سیکڑوں سانپ جمع تھے اور عجیب سی آوازیں ان کے منہ سے نکل رہی تھیں۔

میں شمیم سلمان، عبدالباسط خاں اور شنو میاں اُن سانپوں کے قریب گئے تو ہم سب کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے یہ دیکھا کہ مرے ہوئے سانپ کے چاروں طرف جو سانپ موجود تھے وہ باقاعدہ رو رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ بعض سانپ زمین پر تڑپ رہے تھے اور بعض سانپ اپنا پیر زمین پر مار رہے تھے۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ماتم کر رہے ہوں، سانپوں کا یہ منظر دیکھ کر شمیم سلمان نے کہا۔

عرفان بھائی کیا سانپ ایسا کرتے ہیں؟

کیوں نہیں کر سکتے۔ جانوروں کا بھی دل ہوتا ہے، ان کے بھی احساسات ہوتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ''سوچو اگر جانوروں کے احساسات اور ان کے جذبات نہ ہوا کرتے تو پھر ان میں سلسلۂ نسل کیسے چلتا۔ کبوتروں کو دیکھو ان کا جوڑا ہوتا ہے اور کبوتر اور کبوتری میاں بیوی کی سی زندگی گزارتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ چڑے اور چڑیا کو دیکھو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح محبت کا اظہار کرتے ہیں اور کس طرح دونوں ایک دوسرے سے چونچیں ملا کر بوس وکنار کرتے ہیں۔ اور جب ان کا ساتھی بچھڑ جاتا ہے تو کس طرح اس کی جدائی میں بے قرار ہوجاتے ہیں۔ جانور بھی دل ودماغ رکھتے ہیں انہیں غم اور خوشی کا احساس بھی ہوتا ہے مور جب جنگل میں مارے خوشی کے ناچتا ہے تو وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جب ناچتے ناچتے اس کی نظریں اس کے بدنما پنجوں پر پڑتی ہیں تو اس کی خوشی کافور کی طرح اڑ جاتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

یہ سب ٹھیک ہے۔'' شنو نے کہا'' لیکن یہاں صورت حال دوسری ہے، یہاں تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ سانپ نہیں بلکہ......

میں نے شنو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تم بھی وہمی ہو اور تمہاری کھوپڑی میں وہی باتیں گھسی ہوئی ہیں جن باتوں کی تخلیق عورتیں کرتی ہیں۔ ارے بھئی تم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ جانوروں میں بھی حس ہوتی ہے اور وہ بھی اپنے ساتھیوں اور بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ جذبات رکھتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص کوے کو مار کر کسی درخت پر لٹکا دے تو سارے کوے کائیں کائیں کر کے اسی درخت پر منڈلانے لگتے ہیں اور اپنے انداز میں آہ وفغاں شروع کر دیتے ہیں۔ بے شک ان سانپوں کا ایک ساتھی مر گیا ہے یہ اس کی موت کا غم محسوس کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ تڑپ رہے ہیں۔ اس کا مطلب کچھ اور نکالنا وہم اور صرف وہم ہے اور مجھے اس طرح کی سوچ وفکر سے گھن آتی ہے۔ چلو۔ میں نے شمیم سلمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا چمگادڑوں والے کمرے میں دیکھتے ہیں۔ شاید وہاں بھوتوں کا سچ مچ کوئی قافلہ آگیا ہو۔ میرے لہجے میں طنز تھا اور ہونٹوں پر مذاق اڑانے والی مسکراہٹ۔

ہم جس وقت چمگادڑ والے کمرے کے قریب پہنچے تو ہمیں ایک بو عجیب طرح کی بدبو کا احساس ہوا، میں نے اپنے تینوں ساتھیوں کو معنی خیز انداز سے دیکھا۔ وہ تینوں خود مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ اس سے پہلے ان میں سے کوئی بولتا میں نے خود ہی کہا۔ اب تم اس بدبو کو لے کر بھی وہی بات چھیڑ دو گے جس سے مجھے وحشت ہوتی ہے۔ لیکن میں خود محسوس کر رہا ہوں کہ یہ بدبو کیسی ہے اور یہ بدبو اسی کمرے سے پھوٹ رہی ہے جس کا ہم جائزہ لینے کے لئے جا رہے ہیں۔

ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ یہ بدبو آخر ہے کس طرح کی۔ اگر گوشت سڑنے کی ہے تو شاید ہمارا گم شدہ شکار کسی طرح اس کمرے میں پہنچ گیا ہے اور سڑ گیا ہے۔ لیکن سڑے ہوئے گوشت کی بدبو

طرح کی ہوتی ہے۔ یہ بدبو سڑے ہوئے گوشت کی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ یہ تو ایک عجیب طرح کا تعفن تھا جسے ہماری ناکوں نے شاید پہلی بار محسوس کیا تھا۔ ہم ابھی تک کچھ نہیں سمجھ سکے تھے کہ وہ بدبو کس چیز کی تھی۔ ہم نے اپنی زندگی میں انسان کی سڑی ہوئی لاش بھی دیکھی ہے لیکن اس کی بدبو اور طرح کی تھی۔ سڑی ہوئی غلاظتیں بھی دیکھی ہیں ان کی بدبو اور طرح کی ہوتی ہے۔ دال سڑتی ہے، کوفتے سڑتے ہیں، کچا گوشت سڑتا ہے، سبزیاں سڑتی ہیں، پھل سڑتے ہیں، ان سب سڑی ہوئی چیزوں کی بدبو الگ ہوتی ہے۔ یہ بدبو جو چمگادروں والے کمرے سے پھوٹ رہی تھی یہ تو عجیب طرح کی بدبو تھی جسے ہم اپنی زندگیوں میں پہلی بار محسوس کر رہے تھے۔ ابھی ہم اس بدبو کے بارے میں غور ہی کر رہے تھے کہ گلزار ہماری طرف دوڑتا ہوا آیا اور اس نے آ کر بتایا کہ انجمن کی طبیعت خراب ہوگئی ہے اور وہ بول نہیں پا رہی ہے۔

کیا ہوا ہے؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

تم ہی چل کر دیکھو۔ سب کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہیں۔ عجیب طرح کا دورہ سا اس پر پڑا ہوا ہے۔

ہم چاروں اس کمرے کی طرف چل دیئے جہاں شہزاد بیگ اور ان کی بیوی کا قیام تھا۔

میں نے جا کر دیکھا انجمن پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی، وہ کچھ بولنا بھی چاہ رہی تھی لیکن بول نہیں پا رہی تھی، اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں عجیب طرح سے مڑی ہوئی تھیں۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ کر ڈر گئی ہے اور خوف کی زیادتی کی وجہ سے اس کی آواز بند ہوگئی ہے۔ میں نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔ انجمن بیٹا تمہیں کیا نظر آ رہا ہے؟ کیا تمہیں کچھ دکھائی دیا؟ آخر کیا ہوا تمہیں؟ تمہارے کہیں درد ہے؟ تمہیں چکر آ رہے ہیں؟ بے ترتیب سے سوالات میری زبان پر آتے رہے لیکن اس نے میرے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔

میں نے شہزاد بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کیا اس طرح کی کیفیت اس کی پہلے بھی کبھی ہوئی ہے؟

عرفان میاں۔ بالکل نہیں۔ یہ تو ایسا پہلی بار ہو رہا ہے۔

اس کے بعد کافی دیر تک شہزاد بیگ کی بیوی انجمن کا سر سہلاتی رہی لیکن اس کی حالت وہی رہی اور وہ اسی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خود کو تکتی رہی۔ ہماری ٹیم میں افتخار ایک ایسا شخص تھا جسے کچھ دعائیں اور سورتیں یاد تھیں۔ اس نے بڑھ چڑھ کر انجمن پر دم کرنا شروع کیا۔ میں اگرچہ ان چیزوں کا قائل ہی نہیں تھا اور میں اس وقت یہ سمجھ رہا تھا کہ انجمن کی دماغی کیفیت کچھ متاثر ہوگئی ہے اور اس وقت اس کو کسی ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے تھا لیکن وہاں ہم ڈاکٹر کہاں سے لاتے۔ اس لئے جب افتخار پڑھ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگا تو میں خاموش رہا۔ ہم میں ایک شخص عبدالحمید ایسا بھی جو باقاعدہ ڈاکٹری کا پیشہ نہیں کرتا تھا لیکن اس نے ڈاکٹری کا کورس مکمل کر رکھا تھا اور اسے تھوڑا بہت تجربہ تھا۔ اس نے انجمن کی نبض وغیرہ دیکھ کر یہ کہا بظاہر تو اس کو کوئی بیماری معلوم نہیں ہوتی، پھر بھی میرے پاس ایک گولی ہے جو دماغی سکون کے لئے میں اس کو دے دیتا ہوں یہ سو جائے گی اور جب اٹھے گی تو بالکل ٹھیک ہوگی۔

عبدالحمید نے انجمن کو ایک Tablet کھلا دی اور چند منٹ کے بعد وہ سو گئی۔ اس کے سونے کے بعد ہم کئی ساتھی چمگادڑ والے کمرے کی طرف گئے۔ اس وقت ایک حیرتناک بات یہ ہوئی کہ سانپوں کا غول غائب ہوگیا۔ اب اس جگہ جہاں سانپ کی لاش پڑی ہوئی تھی وہاں کوئی سانپ نہیں تھا اور مرا ہوا سانپ بھی غائب ہوگیا تھا۔

چمگادڑ والے کمرے کے پاس جیسے ہی ہم پہنچے تو ہمیں اس بار گرمی کا احساس ہوا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کمرے کے اندر آگ لگ رہی ہو اور اسی کی تپش باہر تک محسوس ہو رہی ہو۔ چلو کمرے میں چلو۔ میں ایک دم یہ کہہ کر چمگادڑوں والے کمرے میں گھس گیا۔ میرے پیچھے پیچھے عبدالباسط، شمیم، سلمان، نعیم اختر اور شنو میاں بھی کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کمرے کی چھت پر بڑے بڑے چمگادڑ لٹکے ہوئے تھے۔ دیواروں پر مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے اور کمرے میں ایک بدبو پھیلی ہوئی تھی، کمرے کی زمین تپ رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کمرے کی زمین کے نیچے کوئی بھٹی جل رہی ہو، میں نے اپنے ساتھیوں سے فخریہ انداز میں کہا۔ دیکھ لو کمرے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تم لوگوں کا یہ کہنا کہ اس کمرے میں چہل پہل سی ہو رہی ہے اور کچھ انسانوں کے بولنے کی آوازیں بھی آ رہی ہیں صرف وہم تھا۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ لیکن ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ مجھے بھی یہ محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں کوئی ہنس رہا ہے؟ ہنسی کی آواز سن کر میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ خود بھی حیران اور ششدر نظر آ رہے تھے کیوں کہ ہنسی کی آواز انہوں نے بھی سنی تھی۔

نعیم اختر بولا۔

کمرے میں کوئی نظر نہیں آرہا ہے اور یہ ہنسنے کی آواز...... یہ تپش...... یہ بدبو؟...... آخر یہ سب کیا ہے؟

وہ دیکھو...... شنو نے ایک کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ کھڑکی ہل رہی ہے۔ ہم نے اس کھڑکی کی طرف دیکھا واقعی یہ کھڑکی ہل رہی تھی جب کہ اس کے برابر والی کھڑکی بالکل ساکت تھی۔

ارے یہ بھی ایک طرح کا وہم ہے۔ میں نے کہا چلو باہر چلو۔

لیکن کھڑکی تو صاف طور سے ہل رہی تھی۔

شمیم سلمان نے کہا۔

میں بولا: ہم بہت دیر سے یہی سوچ رہے ہیں کہ اس کمرے میں کچھ ہے۔ ہماری اپنی سوچ کی وجہ سے ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ کھڑکی ہل رہی ہے، زمین جل رہی ہے اور بدبو پھیل رہی ہے۔ ان خرافات کو دماغ سے نکالو اور شکار کی تیاری کرو۔ بچے مت بنو ورنہ یہاں سے بالکل ناکام لوٹو گے اور سننے والے ہمارا مذاق اڑائیں گے۔

اس کے بعد ہم ہال کمرے میں آگئے اور اگلے دن شکار کو جانے کے لئے پروگرام سیٹ کرنے لگے۔

اسی دوران گلزار، شمیم، نعیم اختر اور شہزاد بیگ نیل گائے کا گوشت بنانے میں مصروف ہوگئے اور باقی سبھی لوگ نجمہ اور انجمن کے سوا ہال کمرے میں موجود رہے اور آپس میں ہنسی مذاق چلتا رہا۔ ہمارا تذکرہ جن اور بھوت ہی تھے۔ عبدالحمید کو چھوڑ کر سب ساتھیوں کا کہنا یہ تھا کہ بھوت ہر جگہ ہوتے ہیں اور بھوت کوئی بھی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس دوران گلزار قریشی نے بھوتوں کے کئی قصے سنائے اور نعیم اختر نے بھی بتایا کہ اس کے اپنے گھر میں بھی جنات کا اثر ہے لیکن جب سے اس کے والد نے اپنا گھر کسی مولانا سے کلوایا تب سے اثرات محسوس نہیں ہورہے ہیں، اس کا کہنا تھا کہ رات کو ان کے گھر میں جنات کے چلنے پھرنے کی آوازیں آتی ہیں، الماری سے روپے پیسے اور زیورات غائب ہوجاتے تھے اور باورچی خانے سے اکثر کھانا پکا پکایا غائب ہوجاتا تھا، نعیم اختر نے یہ بھی بتایا کہ کئی باران کے برآمدے میں خون کی بارش بھی ہوئی اور کئی باران کی والدہ کو سوتے وقت ریشمی سی رسی سے باندھ دیا گیا۔ میں چونکہ ان باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا اس لئے میں ان باتوں کو سن کر بہت کوفت محسوس کر رہا تھا لیکن وقت گذارنے کے لئے ان باتوں سے برائے دکھاوا دلچسپی لے رہا تھا۔ لیکن جب میں نے نعیم کی زبان سے یہ بات سنی کہ رات کو ان کی والدہ کو رسی سے باندھ دیا جاتا تھا تو مجھے یقین نہیں آیا اور میں نے برجستہ کہا۔ یار مت پھینک کہ سیٹی ہی مشکل ہوجائے۔ میری بات سن کر سب ہوگئے۔ میں نے شہزاد بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بھلا یہ کیسے ہے کہ رات کو کوئی جن آکر کسی عورت کو باقاعدہ باندھ دے اور باندھنے سے اس کا فائدہ یہ کیا تھا؟

اللہ کی قسم: نعیم اختر بولا ایسا ہوا تھا۔ تمہیں میرا یقین نہیں آ جب ہم واپس ہوں گے تو میں اپنی والدہ سے تمہاری بات کراؤں انہیں تو کسی عالم نے یہ بھی بتایا تھا کہ جنات تمہاری والدہ پر عاشق ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔

میں یہ بھی نہیں مانتا کہ جنات عورتوں پر عاشق ہوجاتے ہیں، جنات میں جنیوں کی کمی ہے جو وہ حوا کی بیٹیوں کے پیچھے پڑے ہیں۔ اور چلو مان لو کہ جنات آپ کی والدہ پر عاشق ہوگئے تھے تو کیا میں یوں باندھ کر کوئی اپنی محبوبہ کو لے جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جنات تو انسانوں مٹھی میں یوں باندھ کر لے جاسکتے ہیں، کون ہاتھ پیر باندھ کر اپنی محبو لے جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جنات تو انسان کو مٹھی میں بند کر لیتے ہیں۔ میں نہیں مانتا۔ اور میرے دوستوں جب جنات کسی کو مٹھی میں بند کر لے جاتے ہیں تو رسیوں سے کسی کو باندھ کر لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔

میری باتیں یوں تو سب غور سے سن رہے تھے لیکن سب کا انداز یہ بتا رہا تھا کہ انہیں میری تنقید پر اطمینان نہیں تھا۔ ایک عبدالحمید کے باقی سب ساتھی میری تنقید کا برا سا مان رہے تھے۔

اور نعیم اختر تو باتوں سے باقاعدہ ناراض ہونے لگا تھا۔ میں موقعہ کی نزاکت سمجھتے ہوئے کہا

چلو یہ سب کچھ صحیح ہوگا اور اس دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہوگا لیکن ہم ان باتوں میں الجھ گئے اور اگر ہم نے ان جنوں اور بھوتوں کے قص کو زیادہ اہمیت دیدی تو ہمارے حوصلے اور ولولے ختم سے ہوجائیں اور ہمیں دُم دبا کر یہاں سے بھاگنا پڑے گا۔ اسی وقت نجمہ خان کمرے میں داخل ہوئیں اور انہوں نے آکر یہ بتایا کہ انجمن کو آگیا ہے اور وہ آپ کو بلا رہی ہے، شہزاد خاں یہ سن کر نجمہ خاں ساتھ اپنے کمرے میں چلے گئے۔

گوشت تیار ہوگیا تھا اور اتنا ہوگیا تھا کہ اتنا سارا گوشت نہیں سکتے تھے اس لئے ہم نے ضرورت کا گوشت رکھ کر باقی قریب میں ایک تالاب تھا اس میں ڈالنے کا پروگرام بنایا کہ صبح کو

سے پہلے ہی اس کو ٹھکانے لگا دیں گے۔

یہ رات بالکل سکون سے گذر گئی۔ انجمن بھی ٹھیک رہی اور رات کو کسی بھی طرح کا کوئی سانحہ پیش نہیں آیا۔ البتہ ایک دو کو چھوڑ کر بھی ساتھی خوف زدہ سے رہے اور بھی اس تعلق کے ساتھ سوئے کہ آج کی رات کچھ نہ کچھ حرکت ہو سکتی ہے۔ بریانی نجمہ خان نے بنائی اور ان کی مدد گلزار قریشی اور نعیم اختر اور شہزاد بیگ نے کی۔ ناشتے کے دوران سب خوش بخوش تھے اور رات خیریت سے گذرنے کی وجہ سے سب کو قدرے اطمینان بھی تھا اور سب کے چہروں پر ایک طرح کی شگفتگی بھی [illegible]تھی۔ انجمن بھی ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔ ناشتے کے بعد میں عبدالحمید منصور شمیم سلمان آس پاس گھومنے کے لئے نکل گئے۔ شہزاد بیگ نجمہ اور انجمن اپنے کمرے میں چلے گئے باقی دیگر ساتھی بنگلے ہی کے بیرونی حصے [illegible] مٹرگشت کرنے لگے۔ دوران چہل قدمی عبدالحمید نے کہا۔

عرفان: یہ بنگلہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا بنانے والا بہت شوقین [illegible] مزاج تھا

بے شک میں نے تائید کی۔ بنگلے کے تقریباً مٹے ہوئے نقش و [illegible] یہ ثابت کر رہے ہیں کہ بنانے والے نے دل کھول کر اس بنگلے پر [illegible]یا تھا۔ لیکن یہ بات تو وہی ہے نا سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب [illegible] کا بنجارہ۔

جی ہاں بڑی بڑی بلڈنگیں، پھر ان کی خستہ حالت دنیا کی بے ثباتی [illegible] جاگتا ثبوت ہیں، لوگ اپنی رہائش کے لئے اور اپنے شوق [illegible]ے کرنے کے لئے پختہ، آرام دہ اور خوبصورت مکان بناتے ہیں [illegible] دیواروں کو فلک بوس کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں لیکن [illegible] آنے پر سب کچھ اسی دنیا میں چھوڑ کر خالی ہاتھ اپنے آخری [illegible]نے کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ عبدالحمید کی باتوں میں حقیقت [illegible]تھی اور وہ اچھی طرح یہ ثابت کر رہے تھے کہ اس دنیا کا یہ انسان [illegible] کسی کچے مکان میں رہتا ہو یا کسی مضبوط ترین حویلی میں موت کا [illegible] اسے پکڑ ہی لیتا ہے اور پھر وہ انسان کتنا ہی بارعب ہو اور کتنے ہی [illegible]ے والا ہو انتہائی بے کسی اور لاچاری کی حالت میں قبرستان کی [illegible] رواں ہو جاتا ہے۔ حویلی کے گیٹ پر بھی اس کے نام کا [illegible]تا ہے پھر اس کے مزار پر بھی اس کے نام کا کتبہ لگ جاتا ہے۔ [illegible] فرق اتنا ہے کہ حویلی کے گیٹ پر فریم وہ خود لگاتا ہے اور اس کی قبر [illegible] کے کتبے دار لگواتے ہیں۔

اور بھائی میں نے سنا ہے: میں بولا۔ کہ اس حویلی کے جو مالک تھے وہ بہت مالدار تھے، وہ دو ہزار بیگھے زمین کے مالک تھے۔ اس بنگلے کے علاوہ ان کے اپنے دس مکان اور بھی تھے، ان کی رہائش گاہ کا جو مکان تھا وہ دس ہزار اسکوائر فٹ پر بنا ہوا تھا۔ اس میں پندرہ کمرے تھے۔ دس باتھ روم تھے، ان کے پاس بیس گھوڑے تھے، پانچ کاریں تھیں اور از راہ ذوق انہوں نے کئی ہاتھی بھی پال رکھے تھے۔ ان کی بیویاں بھی دو تھیں اور میں نے تو یہ تک سنا ہے کہ جب ان کی بیٹیوں کی شادی ہوئی تو انہوں نے اکیس کلو سونا جہیز میں دیا اور ضرورت کی ہر چیز انہوں نے بوقت رخصت اپنی بیٹیوں کو دی۔ ان کی اولاد زیادہ نہ تھی، ایک بیوی سے صرف دو لڑکیاں تھیں اور ایک بیوی سے صرف ایک لڑکا تھا لیکن ان کے ساتھ یہ حادثہ ہوا کہ ایک سفر کے دوران ان کی ایک بیوی ایک بیٹی اس کا شوہر اور ان کا بیٹا اور اس کی بیوی ایک حادثہ کا شکار ہو گئے اور انہوں نے جائے حادثہ پر ہی دم توڑ دیا۔ نواب صاحب......

یار نواب صاحب کا نام کیا تھا۔ شمیم سلمان نے پوچھا۔

نواب صاحب کا نام۔ سید بدر الزماں تھا۔ اور وہ مزاج کے اعتبار سے بہت سخت لیکن بہت فیاض اور سخی قسم کے انسان تھے۔ اس حادثے کے بعد نواب صاحب بھی چند سال ہی جئے، اس کے بعد وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے اور اس کے بعد ان کی جائیدادیں یوں ہی تباہ و برباد ہو گئی۔ نواب صاحب میرے والد کے بہت گہرے دوست تھے اور والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ اس فارم میں وہ مختلف دوستوں کے ساتھ آ کر کئی بار ٹھہرے ہیں لیکن اس وقت یہ فارم اور یہ بنگلہ مثل جنت معلوم ہوتا تھا۔ اس بنگلے کے چاروں طرف بہت خوبصورت پھلواری ہوا کرتی تھی اور اس کی دیکھ بھال کے لئے درجنوں ملازمین پہرے پر رہا کرتے تھے۔ نواب صاحب کے انتقال کے بعد رفتہ رفتہ ہر چیز ویرانے میں تبدیل ہو گئی، نواب صاحب کی ایک بیوی، ایک بیٹی اور داماد ابھی تک زندہ ہیں لیکن اس حادثے کے بعد اور پھر نواب صاحب کی وفات کے بعد سب بے جان ہو کر رہ گئے ہیں۔ نواب صاحب کی تھی ہی جائیداد تتر بتر ہو گئی، اس طرح کی باتوں میں کافی وقت گذر گیا۔ دوپہر کا کھانا کھا کر کچھ دیر گپ شپ رہی اور اس کے بعد میں، عبدالحمید، شہزاد بیگ، نعیم اختر اور ننھو میاں شکار کے لئے روانہ ہو گئے۔ آج ہمیں ایک ایسے جنگل میں جانا تھا جو ہماری قیام گاہ سے سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا اور اس جنگل میں ہر طرح کے وحشی جانور موجود تھے۔ سنا تھا وہاں شیر

اور چیتے بھی ہیں، ہم دو جیپوں کے ساتھ روانہ ہوئے ہم پر چوں کہ یہ بولیڈ سوار تھی کہ شیر زندہ پکڑنا ہے اس لئے ہم نے بڑا پنجرہ بھی ایک جیپ میں سوار کرلیا تھا لیکن شکار سے پہلے ہمیں ایک ہرن زندہ پکڑنا تھا تاکہ اس کی مدد سے ہم شیر کو گھیر سکیں۔ جس وقت ہم جنگل میں داخل ہوئے اس وقت سورج ڈھلنے لگا تھا اور شام اس دوشیزہ کی طرح خوبصورت محسوس ہو رہی تھی جو اپنی عمر کے اٹھارویں سال میں داخل ہو رہی ہو۔ ہمارے پاس کئی بڑی ٹارچیں موجود تھیں کیوں کہ بھیانک جنگل کے بھیانک اندھیرے ہم ان گاڑیوں کی مدد ہی سے جانوروں کو دیکھ سکتے تھے۔ ہماری ایک جیپ ایسی تھی کہ اس پر لوہے کی جالیاں تھیں اور اس کی چھت بھی ایک بڑے جال کی طرح تھی، اسی جیپ میں ہمیں جنگل کا دورہ کرنا تھا تاکہ ہم وحشی جانوروں کے حملے سے محفوظ رہیں۔ سورج غروب ہونے سے پہلے ہماری نظر ایک ریچھ پر پڑی۔ شنو نے کہا۔ عرفان! گھیرلو اسے۔

ریچھ پکڑ کر کیا کریں گے۔ کوئی چڑیا گھر تھوڑی کھولنا ہے۔

اسی وقت نعیم اختر نے ایک سائڈ میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ دیکھو کتنے سارے ہرن۔

میں نے دیکھا ہرنوں کا ایک غول تھا جو ایک طرف جا رہا تھا۔ ہم نے اپنی جیپ دوڑائی لیکن یہ غول گھنے جنگل میں جا کر کہیں گم ہو گیا۔ اب اندھیرا پوری طرح پھیل چکا تھا۔ اب ہم کسی ایسے ہرن کی تلاش میں تھے جسے ہم اپنی جیپ کی تیز لائٹ کے ذریعہ اندھا کر کے اسے پکڑ لیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمیں دو ہرن گذرتے ہوئے نظر آئے اور ہم نے اپنی جیپ ان کے پیچھے دوڑا دی۔ ایک ہرن ہم سے بچ کر نکل گیا لیکن دوسرے کو بے سدھ کرنے میں ہم کامیاب ہو گئے اور ہم نے تھوڑی بہت جدوجہد کے بعد اسے زندہ پکڑ لیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم نے ایک نیل گائے کا بھی شکار کرلیا، اس کے بعد جب رات نو بجے تک ہمیں کوئی کامیابی نہیں ملی تو ہم واپس ہو گئے اور ہم نے یہ پروگرام سیٹ کرلیا کہ اگلے دن ہم شیر کا شکار کرنے کے لئے دن میں آئیں گے۔ ہم بارہ بجے کے بعد اپنی قیام گاہ پر پہنچے۔ وہاں جا کر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ انجمن کی طبیعت پھر خراب ہو گئی تھی اور اس پر دورہ پھر پڑ گیا تھا۔ وہ کافی دیر تک اس کیفیت میں رہی لیکن پھر سو گئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات سننے کو نہیں ملی۔ سب لوگ کھانے پر ہمارا انتظار کر رہے تھے، ہمارے فریش ہونے تک دسترخوان بچھ گیا تھا اور ہم سب کھانا کھانے میں مشغول ہو گئے۔ ابھی ہم کھانا کھا رہے تھے کہ دو کالے رنگ کی بل ایک دوسرے کا پیچھا کرتے وقت اس کمرے میں چلی گئیں جس انجمن سو رہی تھی۔ ان کو کمرے میں جاتے ہوئے دیکھ کر نجمہ بو ارے وہاں انجمن سو رہی ہے۔ اگر اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ ڈر جا گی۔ یہ سن کر شہزاد بیگ تیزی کے ساتھ کمرے میں گئے لیکن اگلے لمحے انہوں نے مجھے آواز دی۔ عرفان! جلدی آؤ۔۔ میں ان کی آ سن کر کمرے میں گیا تو میں نے دیکھا انجمن اپنے بستر پر بیٹھی ہو اور اس کے بالوں سے خون ٹپک رہا تھا۔

اس کے بعد کھانا چھوڑ کر بھی کمرے میں آ گئے۔ نجمہ خان کہا۔ انجمن کا سر دیکھ کر کوئی چوٹ لگی ہے کیا۔ شہزاد بیگ نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ان کا ہاتھ بھی خون سے بھر گیا لیکن انہوں نے بتا سر میں خون ہے لیکن چوٹ محسوس نہیں ہو رہی۔ انجمن اس وقت با اپنے ہوش میں نہیں تھی۔ آنکھیں اس کی پھٹی ہوئی تھیں، زبان بالکل تھی، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ شاید دل کا تکلیف محسوس کر رہی ہے۔ اس وقت ہم نے اس کو لٹانے کی کوشش لیکن اس کا بدن اینٹھا ہوا تھا اور وہ لیٹنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ میں نجمہ سے کہا: بھابی جان تم جا کے کھانے کے برتن سمیٹو میں اسے د ہوں۔ نجمہ کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسی وقت مجھے خیال آیا کہ دونوں بلیاں کہاں گئیں جو کمرے میں ایک دوسرے کا پیچھا کر ہوئے داخل ہوئی تھیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا ادھر اد نظر ڈالو وہ کالی بلیاں کہاں گئیں۔ عبدالباسط نے کہا۔ کمال ہے وہ تو کہیں نظر نہیں آ رہی ہیں، وہ تو اسی کمرے میں داخل ہوئی تھیں یہاں سے نکلنے کا تو کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہے۔

پھر وہ کہاں گئیں؟ شنو نے حیرت کا اظہار کیا۔

ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے کہ اچانک نجمہ خان کے آواز آئی۔ شہزاد خان اور نعیم اختر کمرے سے بھاگتے ہوئے با کمرے میں گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے آواز دی۔ میں کمرے میں پہنچا تو دیکھا نجمہ خان بے ہوش پڑی ہیں، میں نے سے کہا یار نجمہ کو ہوا کیا؟

شاید انہیں کچھ نظر آیا ہے۔ سلمان خان نے کہا۔ لیکن کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بولا۔

اس طرف سے مجھے کچھ آہٹ محسوس ہو رہی ہے۔ عبدالباسط

کس طرف؟ میں نے پوچھا
اس طرف دیکھئے۔ عبدالباسط نے چمگادڑوں کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔
چلو ٹارچ اٹھاؤ میں نے کہا: اسی وقت اس کمرے کے اندر جا کر دیکھ لیتے ہیں ورنہ رات بھر وہم رہے گا۔
میں شمیم، سلمان اور شنو چمگادڑوں والے کمرے کی طرف چل دیئے۔ میں اس بات کا فیصلہ کر چکا تھا کہ میں ایک دم کمرے میں گھس جاؤں گا کیوں کہ مجھے یقین تھا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں کو صرف وہم ہو رہا ہے، ان کے دل و دماغ میں جن اور بھوت گھسے ہوئے ہیں۔ اس وقت ایک زہریلی قسم کی آواز فضا میں بلند ہوئی۔ رک جاؤ۔ پچھتاؤ گے۔
اس جنگل...... اور اس بنگلے میں جہاں دور دور تک کوئی انسان نہیں بستا تھا۔ وہاں کسی انسان کی آواز اور وہ بھی دہشت ناک قسم کی، میرے لئے یہ بات قابل حیرت تھی لیکن میں نے ایک لمحے کے لئے اپنے قدم روکے اور اس کے بعد میں اس کمرے میں داخل ہو گیا۔
جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا میرے پیچھے پیچھے شمیم اور شنو بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ لیکن اسی وقت ایک تھپڑ کی آواز آئی اور فوراً ہی شنو کے منہ سے نکلا: مر گیا باپ رے۔
میں نے شنو کی طرف دیکھا۔ کیا ہوا؟
میرے کسی نے رہپٹ مارا ہے۔
سچ مچ؟
کیا تم نے آواز نہیں سنی۔ شنو نے کہا۔ میرا تو سر بھی چکرا گیا۔ رہپٹ تھا یا بم کا گولا۔ میں اس وقت ٹارچ کی مدد سے شنو کی طرف دیکھ رہا تھا کہ شمیم بولا۔ میرا کوئی دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔
یار تم لوگوں کو کیا ہو گیا۔ میں چیخا: تم سب کے سب بہت وہمی ہو۔
کمرے میں تو ہمیں کچھ بھی دکھائی نہیں دیا، ہم کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اسی وقت میرے ہاتھ میں ٹارچ چھوٹ گئی اور میں جیسے ہی ٹارچ اٹھانے کے لئے جھکا تو مجھے کسی نے زور سے دھکا دیا اور میں زمین پر گر گیا۔
عرفان۔ خود کو سنبھالو شنو اور شمیم نے میرا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا۔
اس وقت؟؟ میں پھر ایک آواز گونجی۔ چلے جاؤ، پچھتاؤ گے۔
یار کون بولتا ہے یہ؟ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔
ابھی ہم چمگادڑوں والے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے کہ شہزاد بیگ کی آواز آئی۔ کیا ہوا؟ میں نے ہال کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے کہا۔
دیکھو فرش کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا پورے فرش پر تازہ تازہ خون بہہ رہا تھا جیسے ایک ساتھ کئی جانور ذبح کر دیئے گئے ہوں۔
ہم اس بہتے ہوئے تازہ بہ تازہ خون پر غور ہی کر رہے تھے کہ ایک آواز پھر گونجی۔ جان کا بدلہ جان اور خون کا بدلہ خون۔
یہ آواز میں نے بھی سنی تھی۔ میں اس آواز کو اپنے ساتھیوں کا وہم قرار نہیں دے سکتا تھا۔
اس بھیانک آواز کو سننے کے بعد میرا سر چکرا گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دماغ گھوم رہا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔ شاید میرے چہرے پر کچھ ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں۔ کئی ساتھیوں کی زبان سے نکلا۔ عرفان بھائی کیا ہوا؟
کچھ نہیں ہوا۔" میں نے جھلا کر کہا۔" شاید ہم سب لوگ وہم کا شکار ہو گئے ہیں۔ اگر چہ خوفناک آواز میرے کانوں میں پڑی تھی لیکن اپنا بھرم باقی رکھنے کے لئے مجھے یہ کہنا پڑا کہ یہ ضرور وہم ہے۔
عرفان بھائی! آخر یہ تازہ تازہ خون کس چیز کا ہے۔؟" شمیم سلمان نے پوچھا۔"
ارے ہوگا کسی چیز کا۔" میرے لہجے میں بیزاری تھی۔" آؤ سب کمرے سے باہر آؤ۔
ہم سب ہال کمرے سے باہر آ گئے۔ خون کو دیکھ کر اور انجانی خوفناک سی آوازیں سن کر بھی سراسیمہ تھے اور سب کی صورتوں پر تشویش کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ میرے بھی اوسان خطا تھے۔ میرا ذہن بھی سوچ و فکر کی پگڈنڈیوں پر کسی نابالغ بچے کی طرح دوڑ رہا تھا۔ سمجھ مفلوج سی ہو کر رہ گئی تھی لیکن چونکہ میں ان باتوں کا قائل نہیں تھا اور میں اپنا بھرم بھی قائم رکھنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اپنے سب ساتھیوں سے یہی کہا کہ یہ باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں اگر ہم ان میں الجھ کر رہ گئے تو ہمارا مقصد فوت ہو جائے گا اور شکار کرنے کے بجائے ہم خود شکار ہو جائیں گے۔ لہٰذا ان باتوں سے قطع نظر ہمیں شیر کے شکار کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور ان چیزوں پر جو تا کہانی طور پر

ہمارے سامنے آرہی ہیں ان پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ یہ جن بھوت سب بچوں کو بہلانے کی چیزیں ہوتی ہیں۔
لیکن یہ خون؟ وہ رمبٹ؟ یہ بھیانک سی آوازیں؟ شنو بولتے ہوئے ہڑبڑا رہا تھا۔
دیکھو شنو صاحب۔ آواز تو میرے کانوں میں بھی آئی ہے۔ "میں نے کہا۔" لیکن میں نے اس آواز کا کوئی مفہوم متعین نہیں کیا۔
ارے بھئی اگر آوازیں ہمارے کانوں میں آتی بھی ہیں اور اگر زمین پر خون کی ندیاں بھی بہتی ہیں تو ہمارا کیا گھس رہا ہے۔ یہ سب چیزیں ایک طرح کا طلسماتی کھلونا ہیں۔ ان چیزوں سے بھی لطف لو اور اسے اپنی تفریحات کا ایک حصہ سمجھو۔ لیکن ان چیزوں کی وجہ سے ہم اپنی بہادری کا گلا گھونٹ دیں اور بچوں کی طرح ڈر جائیں تو میں آپ لوگوں کو اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ اور اگر یہاں سچ مچ کا جن ہے تو سنو۔ میں اپنے باپ سے پیدا نہیں اگر میں نے اس کے گولی نہ ماردی ہو، میں اس کا بھی شکار کرلوں گا اور اس کی پختہ قبر بنا کر یہاں سے جاؤں گا۔ اگر اس جنگل میں بھوت نام کی کوئی چیز ہے تو ہم ایک بھوت بھی پکڑیں گے۔ اسے بھی ہم اپنا غلام بنائیں گے۔ میں جذبات میں بہہ رہا تھا اور میرے سب ساتھی مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے مجھے پاگل سمجھ رہے ہوں۔ ابھی میری بات بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ قریب میں کوئی دھماکہ ہوا جیسے بم پھٹ گیا ہو۔ اور مجھے ایسا لگا جیسے فضاؤں میں بدبو بکھر رہی ہو۔ عجیب طرح کی چکو بینڈ۔ ایک عجیب طرح کا تعفن پھیل گیا۔ یہ بدبو کل والی بدبو سے مختلف تھی۔ اور یہ بدبو کل والی بدبو سے بھی زیادہ اذیت ناک تھی۔ اس بدبو سے ہم سب کے دماغ پھٹنے لگے۔ ابھی ہم صحن ہی میں موجود تھے کہ نجمہ کی چیخ سنائی دی۔ ہم لوگ بے تحاشہ اندر کمرے کی طرف بھاگے۔ ہم نے دیکھا کہ نجمہ ہق دق تھی اور سامنے انجمن بیٹھی تھی اس کے بال کھڑے تھے، اس کا جسم کانپ رہا تھا اور اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے شعلوں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ بے ربط جملے اس کی زبان سے نکل رہے تھے۔
یہ کیا بول رہی ہے۔؟ عبدالباسط نے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔
غور کرو۔ میں نے کہا، شاید کچھ تو سمجھ میں آئے۔ میرے پلے تو کچھ نہیں پڑ رہا ہے۔
شمیم سلمان نے انجمن کے قریب جا کر کہا۔ انجمن تمہیں کیا ہو رہا ہے کیا تمہیں ڈر لگ رہا ہے، کیا تمہیں کچھ دکھائی دیا ہے۔؟ تم کچھ تو بتاؤ۔ بالکل مت ڈرو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم سب بہت نڈر ہیں۔ تو تم کیوں کانپ رہی ہو شمیم سلمان انجمن کے بالکل قریب بیٹھ کر یہ پوچھ تاچھ کررہا تھا کہ ایک دم انجمن ہنس پڑی اس کی ہنسی انتہائی خوفناک تھی۔ اس نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگاتے ہوئے مردانہ آواز میں کہا۔
میں تم سب کو ماردوں گا، میں اپنے بیٹے کا بدلہ لوں گا۔ تم سب مرو گے، تم قاتل ہو، تم سب وحشی ہو۔
یہ تم کیا بول رہی ہو۔ "شہزاد بیگ بھی ٹپٹا رہے تھے۔" انجمن تمہیں کیا ہو گیا۔ یہ تم اوٹ پٹانگ کیا بک رہی ہو، ہم نے کس کا قتل کیا ہے، ہم وحشی کیوں ہیں، تم جانتی ہو ہم سب تو شریف لوگ ہیں۔
ذلیل انسان۔ ہماری بات کو تو اوٹ پٹانگ کہہ رہا ہے۔ ہم سب سے پہلے تجھے ہی ماریں گے، پھر ترے دوست عرفان کو ماریں گے۔
شہزاد بیگ کو بڑی حیرت ہوئی اور میں بھی تعجب کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا دراصل انجمن شہزاد بیگ کا بہت احترام کرتی تھی اور نہایت ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کرتی تھی۔ ویسے بھی وہ ایک سلیقہ مند لڑکی تھی، شائستگی اس کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس کا انداز گفتگو بہت دلنشین ہوتا تھا جب وہ بات کرتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ہونٹوں سے پھول جھڑ رہے ہوں۔ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی خوشبو ماحول کو معطر کر دیا کرتی تھی۔ وہ دولتِ متانت سے بھی بہرہ ور تھی اس کی سنجیدگی سے بھی سب متاثر ہوتے تھے وہ صرف شہزاد بیگ کا ہی نہیں ہم سب کا احترام کرتی تھی اور اس کے رہن سہن اور بات چیت کے انداز پر رشک آتا تھا اور اندازہ ہوتا تھا کہ اس کے ماں باپ نے اس کی تربیت پر خاص دھیان دیا ہے۔ مجھے حیرت تھی کہ اس وقت وہ جس زبان میں بات کررہی تھی یہ زبان تو گئے گزرے لوگوں کی زبان ہوتی ہے۔ پھر وہ اس طرح بول رہی تھی جیسے وہ لڑکی نہیں بلکہ کوئی مرد ہو اس کا لب ولہجہ بھی مردانہ تھا۔ ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے تھے کہ وہ پھر بھڑک اٹھی اور کہنے لگی۔
تم میں سے ایک بھی نہیں بچے گا .... میں تم سب کو ختم کردوں گا۔ ہمارے قبیلے میں ایک قتل کے بدلے میں دس قتل کئے جاتے ہیں...... یہ حویلی ہماری ہے.........اور ہمیشہ ہماری رہے گی۔
لیکن یہ حویلی تو نواب صاحب کی تھی ....شمیم سلمان نے

کہا۔

اس شخص نے زور زبردستی سے ہماری رہائش کو مسمار کر کے یہ حویلی تعمیر کی تھی۔ ہم نے اس کو مزا چکھا دیا تھا۔ ہم نے اس کی نسل تک مٹا دی.........ہم نے اس کے خاندان کو تباہ کر دیا۔

وہ ایکسیڈنٹ۔؟ میں کہا۔

ہاں وہ ایکسیڈنٹ اس نواب زادے کا ہم نے ہی کر دیا تھا۔ اس نے بھی ہمارے قبیلے کی ایک عورت کا قتل کیا تھا ہم نے اپنا بدلہ لینے کے لئے اس کے خاندان کو ختم کر دیا تھا اور جب ہی سے اس حویلی پر ہمارا راج ہے لیکن ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔؟ عبدالباسط بولے۔ ہم اس حویلی میں مہمان ہیں۔

تم نے ہمارے قبیلے کے ایک نوجوان کا خون کیا ہے۔ تم مہمان نہیں تم حیوان ہو۔ تم نے اس حویلی میں آتے ہی وہی حرکت کی جو انسان کرتے ہیں۔ تم نے ہمارے قبیلے کے ایک نوجوان پر گولی چلائی۔ اور ہم اس کا بدلہ لیں گے تم سب کو ختم کریں گے اور اس لڑکی کو ہم لے جائیں گے اسکو ہم اپنا غلام بنائینگے۔ غلام۔ غلام۔ غلام۔

اس طرح کی کچھ الٹی سیدھی باتیں کر کے انجمن بے ہوش ہو گئی۔ نجمہ خان بے تحاشہ رو رہی تھیں۔ شہزاد بیگ بھی فکر مند نظر آ رہے تھے اور بھی ساتھی بے حد افسردہ ہو چکے تھے۔ میں اور عبدالحمید بھی اس ماحول سے بہت متاثر تھے اور ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔ میں چونکہ جنات وغیرہ کا قائل ہی نہیں تھا اس لئے میرے لئے یہ باتیں بالکل عجیب سی تھیں اور میں ان باتوں کی تاویل کرنے پر مجبور تھا۔ میں نے اپنے سب ساتھیوں کو افسردہ دیکھ کر کہا۔ دیکھو دوستو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم سب مرد ہیں اور ہم سب بہادر بھی ہیں۔ ہم میں بزدل شاید کوئی بھی نہیں ہے۔ انجمن جو کچھ بول رہی تھی یہ کوئی بحران بھی ہو سکتا ہے۔ کیوں عبدالحمید صاحب۔ میں نے عبدالحمید کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں اکثر ایسا ہوتا ہے، عبدالحمید نے میری تائید میں زبان کھولی کہ شدید بخار کی وجہ سے مریض کا دماغ کام نہیں کرتا اور وہ اول فول بکتا ہے۔ انجمن کی طبیعت کل سے ہی خراب ہے اسے بخار بھی ہے اور سر میں شدید درد بھی ہو سکتا ہے کہ بخار کی گرمی اس کے دماغ کی طرف چڑھ گئی ہو اور اسی لئے وہ یہ سب باتیں بولنے پر مجبور ہو دیکھ لینا جب اسے ہوش آئے گا وہ ان باتوں سے اپنی لاعلمی ظاہر کرے گی کیونکہ اسے بھی خبر نہیں ہوگی کہ وہ کیا بول رہی ہے۔

لیکن قتل۔ پھر اس قتل کا بدلہ پھر ایک کے بدلے میں دس قتل کرنے کا مطلب.........شمیم نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

اور کیا ایسا تو نہیں ہے۔ ”عبدالباسط“ نے کہا کہ وہ جو سانپ ہم نے مارا ہے وہ از قبیلہ جنات ہو...... پھر تو بات صاف ہو گئی۔ ”عبدالحمید بولے“ انجمن کے دماغ میں یہ سب باتیں موجود تھیں۔ اور ہم نے جو سانپ مارا تھا وہ بات بھی اسے معلوم تھی اور جن اور بھوت کی باتیں دو دن سے ہمارے درمیان ہو رہی تھیں۔ بخار کی شدت کی وجہ سے یہ سب باتیں ایک خاص انداز میں اس کی زبان پر رینگنے لگیں۔ اور ایسا عام طور پر ہوتا ہے کہ جو باتیں کسی مریض کے دماغ میں موجود ہوں وہ بحران کی کیفیت میں ان ہی باتوں کی جگالی کرنے لگتا ہے۔ ایک بار کا نہیں ہزار بار کا تجربہ ہے۔ ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں بس بحرانی کیفیت کا نتیجہ ہیں۔

میرا ذہن تو اب بالکل صاف ہو گیا۔“ میں نے اپنا سینہ پھلا کر کہا۔ ”انجمن نے جو کچھ سنا وہ سب کچھ وہ ہی بول رہی تھی اور دماغ اس کا شدت بخار کی وجہ سے چونکہ کام نہیں کر رہا تھا اس لئے اول فول کی صورت میں وہ باتیں اس کی زبان پر آ رہی تھیں۔ اور اسے خود بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔ کیونکہ بخار کی زیادتی کی وجہ سے اس لئے ہوش وحواس قابو میں نہیں تھے۔ بس اب سب لوگ اپنا ذہن صاف کر لو اور سو جاؤ۔ کل شیر کا شکار کریں گے اور اگر کامیاب ہو گئے تو پھر جلدی ہی وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس بنگلے نے میرا موڈ خراب کر دیا ہے۔

ایک ایک کر کے سب کے خراٹے کمرے میں گونجنے لگے اور بالآخر میں بھی سو گیا۔ صبح کو اٹھے تو سب نارمل تھے، نجمہ بھی بالکل ٹھیک تھیں اور انجمن بھی ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔ دوران ناشتہ میں نے انجمن سے پوچھا۔

انجمن! رات تم کیا بول رہی تھیں۔؟ اس نے لاعلمی کا اظہار کیا اس نے کہا اسے یاد نہیں کہ وہ کیا بول رہی تھی۔ ہم نے ایک ایک بات اسے یاد دلانے کی کوشش کی ہم نے کہا تم کہہ رہی تھیں کہ خون کا بدلہ خون ہے۔ اور تم ایک کے بدلے دس آدمیوں کا قتل کرو گی۔ یہ سن کر وہ ہنسنے لگی اور اس نے کہا کہ اسے کچھ یاد نہیں اور وہ اس طرح کی باتیں

کیوں کرے گی۔ میں نے انجمن کی بات سن کر اپنے سبھی ساتھیوں سے کہا لو دیکھو انجمن کو کچھ بھی خبر نہیں۔ دراصل یہ بخار کی شدت کی وجہ سے وہی باتیں بڑبڑا رہی تھی جو اس نے شہزاد بیگ کی زبانی سنی تھیں اور جو باتیں یہ ہماری زبان سے دو دن سے سن رہی تھی۔

سبھی ساتھیوں نے اس بات کا یقین کرلیا کہ انجمن نے جو کچھ کہا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ باتیں بس ایک بحرانی کیفیت کا نتیجہ تھیں۔ لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ نعیم اختر اور گلزار قریشی مطمئن نہیں تھے ان کی آنکھوں سے اب بھی بے یقینی کا اظہار ہو رہا تھا وہ شاید اب بھی یہ سمجھ رہے تھے کہ انجمن جو کچھ بول رہی تھی وہ سب ایک جناتی کارروائی تھی اور کوئی جن انجمن کے بدن میں گھس کر ہم سے باتیں کر رہا تھا۔ لیکن میں نے اپنے ان دو ساتھیوں کی بے یقینی پر کوئی بحث نہیں کی اور شکار کی تیاریاں شروع کر دیں۔ شکار کے لئے ہم پانچ لوگ گئے۔ میں عبدالحمید، عبدالباسط اور شنو اور شمیم سلمان۔ باقی سب لوگ بنگلے ہی میں رہے۔

ہم نے ہرن کو ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا اور ہم لوگ اسی درخت پر چڑھ گئے۔ ہمیں یقین تھا کہ شیر اس ہرن کو دیکھ کر قریب آئے گا پھر ہم اس پر جال پھینکیں گے اور اس کو زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ کافی دیر تک ہم درخت پر چڑھے رہے اور ہم نے شیر کے چنگھاڑنے کی آوازیں بھی نکالیں تاکہ شیر ہماری آواز سن کر ہماری طرف آئے لیکن شیر نہیں آیا۔ البتہ ایک کالا ہرن ہمیں دکھائی دیا۔ ہرن کو دیکھ کر ہمارے منہ میں پانی آگیا اور میں نے کہا کہ عبدالباسط اور شنو میرے ساتھ چلو اس ہرن کا شکار کریں گے۔ عبدالحمید اور شمیم سلمان آپ دونوں اسی درخت پر رہو اور شیر کا انتظار کرو۔ ہم تینوں جیپ گاڑی میں سوار ہو گئے اور ہم نے اپنی بندوقیں تان لیں۔ جیپ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی وہ کالا ہرن بھاگنے لگا۔ ہم نے بہت تیز رفتاری سے اس کا پیچھا کیا۔ دور تک ریتیلا میدان تھا، کچھ درخت اِدھر اُدھر موجود تھے لیکن اس طرح کی جھاڑیاں نہیں تھیں کہ ہرن کو چھپنے کا موقع مل جاتا وہ بے تحاشہ بھاگتا رہا اور ہم اس کا پیچھا کرتے رہے۔ ہمارے اور اس کے درمیان سو گز سے زیادہ کا فاصلہ تھا اس لئے ہم نے گولی نہیں چلائی۔ ہماری گاڑی سو کلو فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ رہی تھی لیکن ہمارے اور ہرن کے درمیان کا فاصلہ کم نہیں ہو رہا تھا۔ ہم اس کا پیچھا کرتے کرتے اس درخت سے جہاں سے ہم نے ہرن کا پیچھا شروع کیا تھا، پچاس کلو میٹر سے بھی آگے آگئے تھے۔ لیکن ہم ہرن پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ہم نے گاڑی روک دی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا واپس چلیں۔ یہ ہرن بہت تجربہ کار ہے اور بہت تیز بھاگ رہا ہے اس کا شکار کرنا ممکن نہیں ہے۔

عرفان بھائی، وہ دیکھئے۔ شنو نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں نے ہرن کی طرف دیکھا وہ بھی کھڑا تھا اور اس کا رخ ہماری طرف تھا۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا کیونکہ دوران شکار بھی یہ تجربہ نہیں ہوا کہ کوئی ہرن یا کوئی جنگلی جانور شکاری کے رک جانے پر خود بھی رک گیا ہو اور شکاری کی طرف اطمینان سے دیکھ رہا ہو۔ جانور تو ہر حال میں بھاگتا ہی رہتا ہے وہ اپنی جان بچانے کے لئے جب تک کسی چیز کے پیچھے چھپ نہیں جاتا وہ اپنی بھاگ دوڑ ختم نہیں کرتا۔ ابھی ہم تینوں کالے ہرن کی اس حرکت پر غور ہی کر رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔

عبدالباسط نے کہا۔ عرفان صاحب یہ تو خود ہمارے پاس آرہا ہے یہ ہرن تو ہمیں مسخرہ لگتا ہے کیا اسے اپنی جان پیاری نہیں ہے۔

اگر جان پیاری نہ ہوتی تو یہ بے تحاشہ بھاگتا کیوں۔" شنو بولا"

تو پھر اب یہ ہماری طرف کیوں آرہا ہے۔" عبدالباسط نے کہا۔" کیا یہ ہم سے ٹھٹھولیاں کر رہا ہے۔

چلو اب کی بار اڑا ہی دیں۔

ہم نے گاڑی پھر اسٹارٹ کر دی۔ جیپ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی اس نے پھر جست لگائی اور بے تحاشہ بھاگنا شروع کیا۔ ہم بھی اس کا پیچھا کرتے رہے لیکن اس بار بھی ہم نے یہ غور کیا کہ جیپ گاڑی ایک سو پچاس میٹر فی گھنٹہ کے حساب سے بھاگتی رہی لیکن اس کے اور ہمارے درمیان کا فاصلہ کم ہو کے نہیں دیا۔ اور اس بار ہم نے یہ بھی دیکھا کہ کئی بار وہ اس طرح اُڑ کر ہم سے آگے گیا جیسے اس کے پر لگے ہوئے ہوں۔

اس کا پیچھا کرتے کرتے ہم سو کلو میٹر کے فاصلے پر پہنچ گئے لیکن ہمیں اس کو پکڑنے یا مارنے میں کامیابی نہیں ملی۔ اب ہم نے اپنی گاڑی واپس موڑ لی اس کا پیچھا کرتے کرتے ہمیں دو گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے اب مصلحت اسی میں تھی کہ ہم اس درخت کی طرف واپس چلیں جہاں ہم شیر کا انتظار کر رہے تھے ہم تینوں اس ہرن کی حرکت

پر تبصرے کر رہے تھے اور ہم تینوں ہی کو یہ حیرت تھی اس ہرن نے باقاعدہ ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے اور ہمیں دوڑا کر ہمارا بے وقوف بنایا ہے۔اس دوران ہمیں اکا دکا اور بھی جانور نظر آئے لیکن ہمیں تو بس اس ہرن ہی کو پکڑنا تھا اس لئے ہم نے دوسرے جانوروں کی طرف دھیان ہی نہیں دیا۔آدھے گھنٹے تک چلنے کے بعد شنو نے مجھ سے کہا۔

عرفان صاحب۔حیرت۔!

حیرت کیا۔؟

ذرا ہٹ کر تو دیکھو۔تم بھی حیرت میں پڑ جاؤ گے۔

میں نے اور عبدالباسط نے پلٹ کر دیکھا۔تو واقعی میری حیرت کی انتہا نہیں رہی وہ کالا ہرن ہمارے پیچھے پیچھے واپس آ رہا تھا۔جس طرح کوئی پالتو جانور اپنے مالک کی گاڑی کے پیچھے پیچھے گردن جھکائے چلتا ہے۔اسے اس طرح آتا دیکھ شنو نے کہا۔

ارے یہ سب کیا ہے، ہم کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔یہ ہرن ہے......یا کوئی بھوت۔؟''میں نے چسکی لی۔''

نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے۔''شنو گھبرا کر بولا۔''لیکن یہ ہرن ایسا کیوں کر رہا ہے کیا اس کی موت اس کو مجبور کر رہی ہے۔

اگر اس کی موت ہوئی تو یہ بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا تو اب کیا کرنا ہے۔''عبدالباسط نے کہا۔''کیا پھر اس کا پیچھا کریں۔

میں نے گاڑی روک دی اور میں غور کرنے لگا کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔اس ہرن کو نظر انداز کر دیں یا اس کا پیچھا کر کے اس کو مزا چکھائیں۔

ہم نے گاڑی روک دی تو وہ بھی کھڑا ہو گیا۔ اس وقت عبدالباسط نے ایک عقل کی بات کہی اس نے کہا کہ واپس چلتے رہو تا کہ ہم اس درخت کے قریب پہنچ جائیں جہاں سے ہم چلے تھے اگر یہ ہرن اسی طرح ہمارے پیچھے آتا ہے تو پھر اس درخت کے قریب پہنچ کر دوبارہ اس کا پیچھا کریں گے اگر اب ہم نے اس کا پیچھا کیا تو ہم بہت دور نکل جائیں گے اور ایسے میں رات ہو جائیگی۔

رائٹ۔میں نے تائید کی۔ابھی اس ہرن کی طرف مت دیکھو۔ ابھی ہم اس درخت کی طرف چلتے ہیں جہاں عبدالحمید اور شمیم سلمان ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اور کیا بعید ہے انہوں نے کوئی شیر پھنسا لیا ہو۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ہماری گاڑی دوڑتی رہی اور وہ ہرن بھی ہماری گاڑی کے پیچھے پیچھے دوڑتا رہا۔یہ بات ہم تینوں کے نزدیک بہت حیرتناک تھی سیکڑوں بار ہم شکار کو گئے لیکن اس طرح کا ایک واقعہ بھی ہمیں پیش نہیں آیا۔ہم سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے کہ یہ سب کیا ہے۔ کافی فاصلہ طے ہو گیا تھا اب تھوڑی دور چل کر ہم اپنی منزل کے قریب پہنچنے والے تھے۔

عرفان میاں!شنو نے کہا۔اگر اس ہرن کا پیچھا کرنا ہے تو گاڑی کو گھما دو ورنہ پھر اس کو چھوڑ دو اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچو۔

اسی وقت عبدالباسط بولا۔لیکن ہرن ہے کہاں۔؟!

ہیں۔ میں نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا تو ایک بار پھر مجھے حیرت کے سمندر میں غوطے لگانے پڑے۔اب ہرن موجود نہیں تھا۔ دور دور تک اس کا کہیں پتہ نہیں تھا۔

یہ گیا کدھر۔؟شنو نے کہا۔اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔

چلو آج کی رات کے لئے یہ ہمیں ایک اور موضوع ملا۔آج رات کو اسی پر بحث ہوگی کہ یہ ہرن کیا تھا۔؟

آپ لوگ تو اسے بھوت سمجھ رہے ہوں گے۔کیوں دوستو۔؟

اس کمبخت کے بھوت ہونے میں کیا شک ہے۔؟عبدالباسط اس طرح دانت چبا رہے تھے جیسے وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ ہرن نے خاص طور پر ان کا بیوقوف بنایا ہے۔

شنو نے کہا عرفان صاحب میں نے تو کالا ہرن آج زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔

میں نے کالے ہرن بہت دیکھے ہیں۔''میں بولا۔''تم بھول رہے ہو ایک بار متھرا کے جنگلوں میں ہم نے کالے ہرن کا شکار نہیں کیا تھا۔پرکے سے پرکے سال، جب ہم نے ایک چیتا بھی مارا تھا۔

ہاں یاد آیا۔''عبدالباسط نے کہا۔''جس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔بہت بڑا ہرن تھا نیل گائے کے برابر۔

جی ہاں اور اس کا گوشت بھی بہت لذیذ تھا۔سب دوست اپنی انگلیاں چاٹتے رہ گئے تھے۔

اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں اور ہماری گاڑی ریت پر دوڑتی رہی۔ جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے ہمیں دور سے ہی یہ نظر آیا کہ ہمارے دونوں ساتھی عبدالحمید اور شمیم سلمان زمین کے نیچے کھڑے تھے اور ہرن موجود نہیں تھا۔ وہ ہرن جس کو ہم نے شیر کے شکار کے لئے درخت کی جڑ میں باندھ رکھا تھا۔

ہم نے انکے قریب جاکر پوچھا۔تم لوگ درخت سے نیچے کب اترے؟

ڈاکٹر عبدالحمید نے جواب دیا۔تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔

اور وہ ہمارا ہرن کہاں گیا جسے ہم نے اس درخت کے نیچے باندھا تھا۔''شنو نے سوال کیا۔''

وہ تو نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

غائب ہو گیا۔میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

ہاں یار آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہو گیا لیکن ہم دونوں پر گزری کیا یہ تو پوچھو۔؟

کیا ہوا تم دونوں کو۔تم تو بھلے چنگے دکھائی دے رہے ہو۔

یار ہوا یہ۔''شمیم سلمان نے بولنا شروع کیا۔'' تم لوگوں کے جانے کے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہمیں بار بار یہ محسوس ہوا کہ درخت ہل رہا ہے، ہچکولے کھا رہا ہے۔

درخت ہل رہا ہے۔میں نے طنزیہ ہنسی لیتے ہوئے کہا۔ارے بھئی ہوا چلی ہوگی تو درخت تھوڑا بہت ہل گیا ہوگا۔لیکن تم سب تو وہمی ہو نا۔کچھ نہ کچھ تو نئی بات نکالو گے۔

نہیں یار۔درخت پوری طاقت سے ہل رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کو ہلا رہا ہے، جیسے کوئی اسکو رسے باندھ کر کھینچ رہا ہے۔

پاگل ہو گئے ہو تم۔''میں نے جھلا کر کہا۔''

ڈاکٹر عبدالحمید جو توہمات کے قائل نہیں تھے۔کہنے لگے عرفان صاحب یہ تو مجھے بھی صاف طور سے محسوس ہوا کہ درخت باقاعدہ ہل رہا تھا اور ہمیں یہ لگ رہا تھا کہ ہم زمین پر گر پڑیں گے اس لئے ہم دونوں نیچے اتر گئے۔ہرن ہمارا پہلے ہی غائب ہو گیا تھا اور آپ دیکھئے کہ وہ رسی جوں کے توں بندھی ہوئی ہے۔لیکن ہرن غائب ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے ہی پل بھر میں غائب ہو گیا۔

تعجب کی بات ہے۔''میں نے کہا۔'' اور اس دوران تم لوگوں کو کوئی جانور دکھائی نہیں دیا۔

نہیں۔ایک دو خرگوش اور ایک لومڑی ادھر سے گزری بس۔ ایک بار ایک سانپ جاتا ہوا دکھائی دیا۔اور سانپ بھی بہت بڑا تھا۔موٹا بھی بہت تھا جیسے اژدہا ہو۔اس کے سوا کوئی جانور ادھر سے نہیں گزرا۔

چلو واپس چلتے ہیں دن چھپ گیا ہے۔کل دیکھیں گے، آج کا دن تو بالکل بے کار ہو گیا۔

پھر ہم پانچوں لوگ بنگلے کی طرف روانہ ہو گئے۔یہ دونوں باتیں ہم سب کے لئے باعث حیرت تھی وہ کالا ہرن بھی جس کے پیچھے ہم دوڑ رہے تھے اور یہ ہرن بھی جو درخت کے نیچے سے غائب ہو گیا تھا، درخت کا ہلنا جو بھی کچھ ہوا سکی یہی تاویل کرتا رہا کہ ہوا کے زور سے وہ ہل رہا ہوگا اگر چہ ڈاکٹر عبدالحمید یہی کہتے رہے کہ درخت جس طرح ہل رہا تھا اس طرح کوئی درخت ہوا سے نہیں ہلتا۔ہوا سے شاخیں اور ٹہنیاں ہلتی ہیں۔درخت کی جڑیں نہیں ہلتیں۔ان کا کہنا تھا کہ درخت جڑ سمیت زمین کے قریب آکر پھر دوبارہ کھڑا ہو رہا تھا جو حیرتناک بات تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی درخت کے ساتھ کھینچ تان کر رہا ہو۔

بنگلے میں پہنچ کر ایک اور بات سننے کو ملی۔شہزاد بیگ نے بتایا کہ دن تو خیریت سے گزر گیا لیکن دن چھپتے ہی ایک سیاہ فام آدمی جس کا قد بھی ۸ فٹ سے زیادہ تھا یہاں آیا اور اس نے ہم سے کہا تم لوگ فوراً یہاں سے چلے جاؤ ورنہ اس رات جو کچھ ہوگا اس کے ذمہ دار خود تم ہوں گے۔میں نے اس سے پوچھا تم ہو کون۔؟اس شخص نے کہا۔یہ بنگلہ جنات کی رہائش گاہ ہے اور میں یہاں کا چوکیدار ہوں۔

اور تم.........کیا تم بھی جن ہو۔؟

ہاں میں بھی ایک جن ہوں۔آج کی رات ہمارے قبیلے کے جنات کی ایک میٹنگ اسی بنگلے میں ہونی ہے۔تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ، ورنہ تمہارا حشر خراب ہوگا۔کچھ جنات تو سب کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں۔

شہزاد بیگ کی بات سننے کے بعد ایک لمحہ کے لئے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زمین ہل رہی ہے۔اور ہم سب ہچکولے کھا رہے ہیں۔میرا اپنا سر بھی چکرانے لگا۔لیکن میں نے فوراً ہی اپنے ہوش وحواس پر قابو پاتے ہوئے اپنے سب ساتھیوں سے کہا کہ سب لوگ ہال کمرے میں جمع ہو جائیں اور کسی طرح کا کوئی ڈر خوف محسوس نہ کریں۔

چند منٹ کے بعد سب ساتھی ہال کمرے میں جمع ہو گئے۔سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔میں نے محسوس کیا کہ سبھی خوف زدہ تھے اور یہ بات میرے لئے باعث فکر تھی۔مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اگر میرے ساتھی خوف وہراس کے اندھیروں میں ڈوب گئے تو ہمیں اپنا پروگرام کینسل کرنا پڑے گا اور زندہ شیر پکڑنے کی خواہش

پوری نہیں ہو سکے گی۔ میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ دیکھو میرے دوستو! اگر ہم نے خود کو ان توہمات سے نہیں بچایا تو پھر ہم سب دریائے خوف میں قلابازیاں کھانے لگیں گے اور ہمیں اپنا بوریہ بستر سمیٹنا پڑے گا۔

عرفان صاحب!''عبدالباسط نے زبان کھولی۔'' کیا آپ اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے یہ سب ہمارا وہم ہے۔ اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے یہ صرف ہمارا وہم یا یہ صرف خیالات کا عکس ہے۔ یعنی جو کچھ ہمارے ذہنوں میں بسا ہوا ہے وہی سب کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ ہاں میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس زندگی میں انسان کو جو بھی حادثات یا واقعات پیش آئیں ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ مردانہ وار ان کا مقابلہ کرنا چاہئے اور ابھی آپ سب لوگوں کو میری یہ بات بری لگے گی لیکن میں کہنے سے باز نہیں آؤں گا کہ میں بھوتوں اور جنوں کا قائل نہیں ہوں۔ ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ہال کمرے میں ایک زہریلے قہقہے کی آواز گونجی۔ اس آواز کو سب نے سنا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی ہال کمرے میں موجود ہے اور میری باتوں کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ ایک منٹ کے لئے تو میں بھی سناٹے میں آ گیا لیکن پھر میں نے اپنی ذہنی کیفیت درست کرتے ہوئے کہا۔ آپ لوگ بالکل نہ ڈریں جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔

لیکن عرفان صاحب!''شہزاد بیگ نے کچھ کہنا چاہا۔'' لیکن وہ کچھ کہہ نہ سکا۔ میں نے معنی خیز انداز سے شہزاد کو دیکھا۔ وہ بھی مجھے گھور رہا تھا۔ لیکن کچھ بولنے پر قادر نہیں تھا۔ شاید اس نے میرے چہرے پر خوف کے آثار محسوس کر لئے تھے۔ حالانکہ میں اس بات کی کوشش کر رہا تھا کہ میرے چہرے سے کسی طرح کا خوف ظاہر نہ ہو۔ ورنہ میرے سب ساتھی گھبرا جائیں گے اور ہمیں خالی ہاتھ واپس ہونا پڑے گا۔

شہزاد بیگ کے کچھ کہے بغیر میں اس کی بات سمجھ گیا اور میں نے سینہ تان کر کہا کہ یارو۔ چلو جان جائے گی اور یہ بھوت جو ہم پر چھپ کر وار کرینگے سب سے پہلے انہیں میری جان لینی ہوگی اس کے بعد تم لوگوں کا نمبر آئے گا۔ چلو.........

عرفان صاحب۔''عبدالباسط بولا۔'' آپ کی جان فالتو نہیں ہے۔ جسے ہم یوں ہی گنوا دیں گے، میرے دوست اگر واقعتاً یہاں کچھ ہو سکتا ہے تو پھر کسی کی جان ضائع ہونے سے پہلے ہمیں یہاں سے رفو چکر ہو جانا چاہئے۔

میں نے غصہ سے عبدالباسط کی طرف دیکھا۔ پھر میں بولا۔ بھائیوں اگر تمہیں کسی طرح کا خوف اور ڈر ستا رہا ہے تو تم سب واپس ہو سکتے ہو۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ میں اس ویران بنگلے میں اکیلا ہی رہوں گا اور اکیلے ہی شکار کھیلوں گا۔ میری آواز کسی قدر رندھی ہوئی تھی اور میری آواز سے صاف ظاہر تھا کہ مجھے اپنے ساتھیوں کی بزدلی پر افسوس ہے میری بات سن کر سب کو دکھ ہوا اور سب ساتھیوں نے ایک ساتھ کہا۔ نہیں یار نہیں۔ عرفان صاحب موت آئے گی، آ جائے گی لیکن ہم آپ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ ہم اتنی آسانی سے ہتھیار ڈالنے والے لوگ نہیں ہیں۔

ان لوگوں کا یہ جملہ سن کر میں نے ماحول بدلنے کے لئے کہا۔ کچھ چائے وائے کا پروگرام بنالیں۔ اس کے بعد چائے پینے تک دوسرے موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ ابھی کچھ ساتھیوں کے ہاتھ میں چائے کے کپ تھے کہ باہر ایک شور سا سنائی دیا۔ آوازیں کچھ اس طرح کی تھیں، پکڑ لو، مارو، مت چھوڑو۔ اس شور کو سن کر ایک بار پھر ہال کمرے میں خوف سا پھیل گیا۔ اس وقت ساتھیوں کے منع کرنے کے باوجود میں ہال کمرے سے نکل کر باہر گیا، تو میں دیکھا کہ آسمان بالکل سرخ نظر آ رہا تھا اور عجیب طرح کا سناٹا تھا اور کچھ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے فضاؤں میں دھواں بکھر رہا ہو۔ کچھ چیخنے کی کچھ بڑبڑانے کی سی آوازیں بھی آ رہی تھیں۔ میں واپس ہال کمرے میں آیا اور میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سے کوئی بھی دو آدمی میرے ساتھ آ جاؤ۔ میں اس بنگلے سے باہر نکل کر کچھ جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ میری یہ بات سن کر چند منٹ تک کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ کوئی بھی ساتھی میرے ساتھ چلنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ میں بولا ٹھیک ہے میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا اگر میری موت اسی طرح لکھی ہوئی ہے تو مجھے منظور ہے لیکن میں خوف زدہ ہو کر گھٹ گھٹ کر جینا پسند نہیں کرتا۔ میرے یہ تیور دیکھ کر شہزاد اور عبدالباسط نے کہا۔ ہم آپ کو اکیلا نہیں جانے دیں گے، ہم دونوں بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔ اس کے بعد شہزاد نے ٹارچ لے لی اور ہم تینوں بنگلے سے باہر آ گئے بنگلے سے باہر موت کی سی خاموشی تھی۔ البتہ ہوا کسی قدر تیز چل رہی تھی۔ اور ہوا کی سائیں سائیں سے ایک طرح کا خوف اور ڈر محسوس ہو رہا تھا۔ اس وحشت ناک خاموشی کو توڑنے کے لئے میں نے زبان کھولی اور میں نے کہا۔ دیکھو لو۔ دور دور تک کوئی بھی انسان اور جانور یہاں موجود نہیں

ہے۔ دراصل ہم سب لوگ نفسیاتی دباؤ محسوس کر رہے ہیں اور جس طرح کی باتیں کئی دن سے ہمارے درمیان چل رہی ہیں ان باتوں کی وجہ سے ہم خواہ مخواہ بھی خوف زدہ ہو رہے ہیں اور میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ بھوتوں اور جنوں کی داستانیں زیادہ تر فرضی ہوا کرتی ہیں۔ ان میں ذرہ برابر بھی سچائی نہیں ہوتی۔ میرا جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری گردن پکڑلی ہے، پکڑنے والے کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ میری گردن کی رگیں منجمد سی ہو کر رہ گئیں۔ میری آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا لیکن میں ضبط کرتا رہا کیونکہ اگر میں اُف بھی کرتا تو میرا بھرم ختم ہو جاتا۔ میں تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے روڈ پر چلتا رہا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت میرے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہوں گی لیکن چونکہ اندھیرا تھا اس لئے عبدالباسط اور شہزاد میرے چہرے کو صاف طور سے نہیں دیکھ پا رہے تھے البتہ میری آواز سے انہوں نے کچھ اندازہ لگا لیا تھا۔ چنانچہ عبدالباسط نے رک کر کہا عرفان، کیا ہوا۔ تمہاری آواز کیسی ہو رہی ہے۔

کیسی ہو رہی ہے۔؟

اور یہ تم گردن کیوں نہیں ہلا پا رہے ہو۔؟

میں ابھی کوئی جواب دینے نہیں پایا تھا کہ شہزاد کی زبان سے نکلا۔ اُف میرے اللہ۔

کیا ہوا۔؟ عبدالباسط اب شہزاد کی طرف متوجہ ہوا، خیریت تو ہے۔؟

شہزاد نے دردبھری آواز میں کہا۔ یار کسی نے گردن پکڑ رکھی ہے۔

پاگل ہو گئے ہیں۔ عبدالباسط نے کہا۔

میں یار پورے ہوش وحواس میں ہوں۔ میں کسی کے مضبوط پنجوں کی گرفت صاف طور سے محسوس کر رہا ہوں۔

عبدالباسط نے شہزاد کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور اسی لمحے ایک زوردار طمانچہ عبدالباسط کے چہرے پر پڑا۔ عبدالباسط پوری طرح گھوم گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اس کا سر چکرا گیا، اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ یارو ہم کسی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔ چند منٹ کے بعد جب ہم خود کو سنبھال چکے تھے اور اب خود کو محفوظ بھی سمجھ رہے تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے یہ پروگرام بنایا کہ اب واپس بنگلے کی طرف چلو اور سب مل جل کر کوئی فیصلہ کرو کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت میں نے خود اپنی گردن پر کسی مضبوط پنجے کی گرفت صاف طور سے محسوس کی تھی اور میں اس کو وہم نہیں کہہ سکتا تھا لیکن میں نے پھر بھی اپنے ان دونوں ساتھیوں سے کہا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس طرح کی باتیں ویرانوں میں پیش آجاتی ہیں، ہمیں ہمت سے کام کرنا چاہئے اور اس طرح کی حرکتوں سے خوف زدہ ہو کر اپنا فیصلہ نہیں بدلنا چاہئے۔ البتہ یہ ہے کہ راتوں کو اس طرح بنگلے سے باہر آکر مٹرگشت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں بنگلے میں جاکر ایک ساتھ کچھ مشورہ کرنا چاہئے اور اس طرح کی باتوں سے بچنے کی کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ میری بات سن کر شہزاد نے کہا، عرفان صاحب! یہ تو ٹھیک ہے کہ ہمیں اپنی ہمتوں کو پست نہیں کرنا چاہئے اور ہمارے حوصلوں میں کوئی کمی نہیں پیدا ہونی چاہئے لیکن جس طرح کی باتیں ہمارے ساتھ پیش آرہی ہیں وہ نظرانداز کردینے کے قابل نہیں ہیں، ان پر بھی غوروفکر کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

میں تمہاری بات سے متفق ہوں اور میں ان باتوں کو جو پیش آرہی ہیں صرف وہم قرار دے کر نظرانداز نہیں کروں گا بلکہ آج رات کو ان باتوں پر ہم سب مل کر غور کریں گے اور ان باتوں کا کوئی حل سوچیں گے۔

اسی وقت ہم واپس اپنی رہائش کی طرف چل پڑے لیکن بہت دور سے ہم نے دیکھا کہ ۳ بیل ہماری طرف بڑھ رہے ہیں اور بہت ہی بدمستی کے ساتھ وہ چل رہے تھے اور بہت تیزی کے ساتھ ہماری طرف آرہے تھے۔

اللہ خیر کرے۔ عبدالباسط کے منہ سے نکلا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ ہمیں سڑک سے کھیت میں اُتر جانا چاہئے۔ کیونکہ ہم اگر سڑک پر بھاگیں گے بھی تب بھی ان بیلوں سے تیز نہیں بھاگ سکیں گے۔

میں نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور میں نے کہا کہ ابھی یہ بیل ہم سے کافی دور ہیں ہم اپنی رہائش کے برخلاف دوڑ لگالیں اور آگے جاکر کہیں چھپ جائیں گے جب یہ تینوں بیل نکل جائیں گے تب ہم دوبارہ سڑک پر آجائیں گے اور اپنی رہائش گاہ کی طرف چل دیں گے۔

میرے اس مشورے کے بعد ہم تینوں نے بے تحاشہ بھاگنا شروع کیا، کافی دیر تک بھاگنے کے بعد اندازاً جب ہم نے دو تین کلومیٹر کا راستہ طے کرلیا تو ہم رک گئے اور ہم نے پلٹ کر دیکھا۔ ہماری

حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا کہ وہ بَیل بدستور ہمارا پیچھا کر رہے تھے اور اب وہ پہلے کے مقابلہ میں ہم سے کافی قریب تھے۔

یہ ایک نئی مصیبت سامنے آگئی۔ ''شہزاد بولا۔''

عرفان بھائی۔ عبدالباسط نے خوش ہو کر مجھے پکارا، وہ سامنے دیکھو ایک مکان نظر آ رہا ہے۔ آؤ ہم اس مکان میں پہنچ جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس مکان میں رہنے والے لوگ شریف ہوں اور وہ چند گھنٹوں کے لئے ہمیں پناہ دیدیں اگر انہوں نے ہمیں پناہ دیدی تو ہم اس مصیبت سے محفوظ ہو جائیں گے کیونکہ مجھے یہ بَیل کوئی اور مخلوق محسوس ہو رہی ہے اور ان سے نمٹنا آسان نہیں ہے۔

تم صحیح کہہ رہے ہو۔ شہزاد نے کہا۔ آؤ ہم اس مکان میں پہنچ جائیں اس کے بعد ہم تینوں تیزی کے ساتھ اس مکان کے قریب پہنچ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ بَیل اب بھی ہمارا پیچھا کر رہے تھے اور کھیت میں کود کر ہم تک پہنچنا چاہ رہے تھے۔

میں نے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازے پر ایک سیاہ فام انسان کھڑا ہوا نظر آیا اس نے ہمیں اندر آنے کے لئے کہا۔ ہم تینوں اندر داخل ہو گئے اور ہم نے اندر داخل ہو کر دروازے کی کنڈی لگالی۔ مکان میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ چند پلنگ پڑے ہوئے تھے ان پر کوئی بستر یا چادر بچھی ہوئی نہیں تھی۔ ہم الگ الگ پلنگوں پر تینوں بیٹھ گئے۔ میں صاف طور پر یہ محسوس کر رہا تھا کہ عبدالباسط اور شہزاد حد سے زیادہ خوف زدہ تھے۔ ان دونوں کے چہرے اُترے ہوئے تھے اور ان کی آنکھیں فرطِ خوف سے بالکل سفید ہو رہی تھیں۔ لیکن یہ مجھ سے اپنے ڈر اور خوف کو ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے اس لئے یہ اپنے مطمئن ہونے کی ایکٹنگ کر رہے تھے۔

چند منٹ کے وحشت ناک سناٹے کے بعد عبدالباسط نے سکوت توڑا اور انتہائی تعجب خیز انداز میں یہ بات کہی کہ عرفان صاحب ہم چند دنوں سے شکار کو جاتے ہوئے یہی راستہ طے کرتے ہیں لیکن ہم نے یہاں کبھی مکان نہیں دیکھا تھا۔ آج یہ پختہ حویلی کہاں سے آگئی۔ کیا یہ حویلی دو دن میں بن کر تیار ہوگئی۔

عبدالباسط کی بات میں جان تھی اور مجھے بھی یاد پڑ رہا تھا کہ ہماری رہائش گاہ سے بیس کلومیٹر تک کوئی بھی مکان تو مکان کوئی جھونپڑی بھی نہیں تھی اور یہ حویلی تو بہت بڑی اور بہت اونچی تھی۔

عبدالباسط کی بات سن کر شہزاد بھی سٹپٹا گیا اور اس نے بھی پورے وثوق کے ساتھ کہا کہ یہاں تو مکان تھا ہی نہیں یہاں تو دور دور تک ویرانہ ہے۔ اور اگر اِکّا دُکّا کوئی کچا مکان ہے بھی تو وہ اُدھر دوسری سائڈ میں ہے۔ اس طرف تو دور دور تک جھاڑیاں اور درخت تھے۔ آخر یہ کیا ماجرہ ہے۔؟

اس گفتگو کے بعد میں دروازے کی طرف بڑھا اور میں نے مکان کا دروازہ کھول کر یہ دیکھنا چاہا کہ بَیل اب کہاں ہیں لیکن دروازہ نہیں کھلا، مجھے ایسا لگا کہ جیسے کسی نے دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے، میں واپس اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس آیا تو شاید میری صورت پر خوف کے آثار تھے۔ مجھے دیکھتے ہی میرے دونوں ساتھیوں نے بیک آواز پوچھا۔

عرفان بھائی کیا ہوا۔؟

کچھ نہیں۔ بس ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے باہر سے دروازہ بند کر دیا ہے۔

باپ رے باپ۔ شہزاد بڑبڑایا اب کیا ہوگا۔

اسی وقت مکان کے اندر سے وہی سیاہ فام انسان باہر آیا اور اس نے بڑے ہی غلیظ لب ولہجہ میں کہا۔ آؤ تم تینوں اندر آؤ۔

لیکن تم ہو کون۔؟'' میں نے پوچھا۔''

جب اندر آجاؤ گے تو تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں کون ہوں۔

لیکن ہم اندر نہیں آسکتے، ہم واپس اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتے ہیں۔

اندر آئے بغیر تم کہیں نہیں جاسکتے۔

ہم ایک اور مصیبت کا شکار ہو چکے تھے۔ اب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آ رہا تھا اور ہم یہ یقین کر چکے تھے کہ ہم نے کنوئیں سے بچنے کی کوشش کی تھی لیکن ہم کھائی میں گر گئے ہیں۔ عبدالباسط اور شہزاد کی طرف دیکھا اور اشاروں میں پوچھا کہ اب ہم کیا کریں۔ ان دونوں نے اشارے میں جواب دیا کہ باہر چلو۔ اندر نہیں۔

میں پھر اس سیاہ فام انسان کی طرف مخاطب ہوا کہ بھائی صاحب ہمیں ہماری رہائش گاہ کی طرف چھوڑ دو بس یہی تمہارا احسان ہوگا۔ ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ جس کمرے میں ہم تھے اس کا دروازہ بھی خود بخود بند ہو گیا اور اس سیاہ فام انسان نے ایک زہریلی

سی ہنسی کے ساتھ کہا۔ اب میں رات کو دو بجے کے بعد تم لوگوں سے بات کروں گا اور تمہیں اندر آنا پڑے گا۔ یہ کہہ کر وہ سیاہ فام انسان اندر مکان میں چلا گیا اور ہم وحشت زدہ سے ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

میرے خیال سے ہمیں مکان کے اندر جانا چاہئے۔" میں نے کہا ویسے بھی ہم پھنس چکے ہیں اور ہمارے پاس بھاگنے کا بھی کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

میرے دونوں ساتھیوں نے میری بات سے اتفاق کیا اور وہ میرے ساتھ مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اندر سے یہ مکان بہت بڑا تھا، یہ مکان کئی ہزار گز پر بنا ہوا تھا اور یہ مکان بہت عالیشان محسوس ہو رہا تھا، جیسے یہ مکان کسی راجہ مہاراجہ کا ہو۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس مکان میں کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ سیاہ فام آدمی بھی نہیں تھا، ہم آہستہ آہستہ اس مکان میں کافی دور تک چلے گئے۔

اچانک وہ سیاہ فام آدمی ہمیں ایک کمرے سے نکلتا ہوا نظر آیا، اس نے ہم تینوں کو دیکھ کر زوردار قہقہہ لگایا پھر اسی جگہ رک کر بولا۔ مجھے یقین تھا کہ تم ضرور اندر آ جاؤ گے۔ تم بہت اچھے لوگ ہو تم آ جاؤ یہاں کمرے میں آ جاؤ۔

ہم تینوں نے اس سیاہ فام شخص کو بغور دیکھنے کے بعد سبھی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں بزبانِ خاموشی یہ مشورہ کیا کہ اب کیا کریں اور پھر نادانستہ طور پر ہمارے قدم اس سیاہ فام شخص کی طرف اٹھ گئے۔ وہ ہمیں اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور ہم بھی خراماں خراماں اس کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ جہاں ہمیں روشنی نام کی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔

ہم کمرے کے قریب پہنچ چکے تھے لیکن ہم اندر داخل ہوتے ہوئے ٹھٹھک رہے تھے اور ایک انجانا سا خوف ہم تینوں کے چہروں پر بکھرا ہوا تھا۔ میں چیخ چیخ کر دسیوں بار یہ بات کہہ چکا تھا کہ میں ان باتوں کا قائل نہیں اس لئے مجھے ہی ہمت دکھانی پڑی اور میں نے آگے بڑھ کر کہا۔ میں کمرے میں داخل ہو رہا ہوں اگر تم دونوں مناسب سمجھو تو تم بھی میرے ساتھ کمرے میں آ جاؤ ورنہ یہیں رُکو۔

لیکن میں نے دیکھا کہ وہ دونوں میرے پیچھے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں صرف اتنی روشنی تھی کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ یعنی اندھیرا تو تھا لیکن اتنا اندھیرا نہیں تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہ دے۔

وہ سیاہ فام۔ سامنے ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں آگ کے شعلوں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس وقت اس شخص کو دیکھ کر ہمیں عجیب سا لگا۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ یہ شخص جسے ہم انسان سمجھ رہے تھے یہ انسان نہیں کوئی اور مخلوق ہے۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ڈر میں بھی رہا تھا لیکن میری مشکل یہ تھی کہ میں اپنے ڈر کو ظاہر بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ایک تو اس سے میرا بھرم ختم ہو جاتا دوسرے میرے سب ساتھیوں کے حوصلے ختم ہو جاتے اور ہمیں بغیر بڑا شکار کئے واپس ہونا پڑتا۔ اسلئے میں برابر اس خوف کو چھپا رہا تھا جو میرے دل میں اب پیدا ہو چکا تھا۔ میں نے ہمت کر کے ایک سوال کیا، کیا تم اس گھر میں اکیلے رہتے ہو۔؟

میرے گھر والے کسی شادی میں گئے ہوئے ہیں۔

آپ کیوں نہیں گئے۔؟ شہزاد نے خاموشی کا قفل توڑا۔

مجھے بھیڑ سے وحشت ہوتی ہے۔ شادی میرے گھر کے قریب ہی تھی اور میں شور وغل سے اس قدر پریشان تھا کہ میں اپنا گھر اس جنگل میں اٹھا لایا تا کہ ایک رات یہاں سکون سے رہ سکوں۔ اس سیاہ فام انسان کی یہ باتیں سن کر ہمارے بدن میں کپکپی سی طاری ہو گئی اور شاید ہم تینوں ہی یہ بات سوچنے لگے کہ یہ شخص بھی کوئی جن ہے اور یہ اپنا مکان جو واقعتاً پہلے یہاں موجود نہیں تھا اٹھا کر لے آیا ہے تا کہ سکون حاصل کر سکے۔

ہم دل ہی میں دل میں بہت پریشان تھے اور خاص طور پر میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں نے ہی اپنے دونوں ساتھیوں کو بنگلے سے باہر کھلی فضا میں چہل قدمی کا مشورہ دیا تھا۔ اور اس کے بعد یہ آفت ہمارے گلے میں پڑ گئی۔ ہم تینوں بالکل خاموش تھے اور یہاں سے رفو چکر ہونے کا طریقہ سوچ رہے تھے کہ اس سیاہ فام انسان نے پھر بولنا شروع کیا۔ اس نے بتایا کہ ہمارے قبیلے کے کچھ لوگ اسی علاقہ میں ایک پرانی حویلی میں آباد ہیں اور وہ بہت شری قسم کے جنات ہیں میں ان کے گھر بھی قیام کر سکتا تھا۔ لیکن ان کی بدتمیزیوں کی وجہ سے میرا ان جنوں سے ملنا جلنا زیادہ نہیں ہے اور وہ بھی آج شادی میں گئے ہوں گے۔ اس لئے میں نے مناسب یہ سمجھا کہ اپنے گھر کو ایک رات کے لئے اٹھا کر یہاں لے آؤں۔

آپ بہت اچھے ہیں۔" میں نے مکھن لگانے کی نیت سے اس

کی تعریف کی۔"

میں اچھا ضرور ہوں لیکن میں بہت اچھا نہیں ہوں۔ آپ لوگ کسی خوش فہمی میں جتلانہ ہوں۔ میں نے اپنے شباب کے دور میں بہت انسانوں کو خون کے آنسو رلایا ہے۔ میں نے کئی عورتوں کو برباد کیا ہے اور میں نے کئی مردوں کا خون شربت کی طرح پیا ہے لیکن ایک عامل نے ہمارے کنبے کو برباد کردیا تھا اور اس سے الجھ کر ہمیں ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر میں اس عامل کو ہم نے نمٹا لیا لیکن اس نے مرتے مرتے ہماری ایک نسل کو ختم کرڈالا۔ اس کے بعد سے میں کچھ سنبھل گیا ہوں اور بے وجہ کسی انسان کو نہیں مارتا اور نہ کسی عورت کو ستاتا ہوں۔

آپ نے عورتوں کو کس طرح ستایا ہے۔؟ مجھے ایک طرح کے خوف کے باوجود اس سے باتیں کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

اس نے جواب دیا۔ میں مسان بن کر عورتوں کے رحم میں بیٹھ جاتا تھا اور ان کے بچے پیدا نہیں ہونے دیتا تھا۔ میں نے کتنی عورتوں کو صاحب اولاد نہیں بننے دیا۔

میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔"

ضرور پوچھو۔ اس نے اپنے پیلے پیلے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔

کیا کوئی جن سانپ کی شکل میں بھی آجاتا ہے۔؟

یہ سوال میں نے اس لئے کیا تھا تاکہ اس وہم کا ازالہ ہوسکے جس میں میرے تمام ساتھی جتلا تھے اور ہم نے جو سانپ اپنی رہائش گاہ میں مار دیا تھا۔ اس کو وہ جن سمجھ رہے تھے۔

اس سیاہ فام انسان نے جواب دیا۔ جی ہاں جن کسی بھی جانور کی صورت میں آسکتا ہے اور زیادہ تر جنات جب انسانوں کی بستیوں میں گھومتے پھرتے ہیں تو کوے اور سانپ ہی کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے قبائل کے ایک چھوکرے کا ابھی چند دن پہلے کسی نے قتل کردیا ہے وہ اسی جگہ ایک پرانے بنگلے میں ایک مہمان کی حیثیت سے آیا ہوا تھا۔

آپ کو یہ بات کس نے بتائی۔؟

وہ ہمارا قرابت دار تھا۔ اس کا انتقام لینے کے لئے اس کے رشتے دار بہت اتاؤلے ہورہے ہیں لیکن اس لڑکے کے ماں باپ بہت نیک ہیں۔ وہ ان کو روک رہے ہیں کہ یہ قتل انجانے میں بھول سے ہوگیا ہے۔ اس کے بدلے کوئی آفت کھڑی نہ کریں۔

تو کیا کوئی آفت کھڑی ہوگی۔ میں اس سیاہ فام انسان سے سوال پر سوال کئے جارہا تھا۔ دراصل میرے دل کا ڈر کافی حد تک نکل چکا تھا۔ لیکن اس کی بات چیت سن کر میں اس بات کا قائل ہوگیا تھا کہ جنات کی ایک دنیا ہے اور جنات ہم انسانوں کی طرح جذبات، خواہشات اور احساسات رکھتے ہیں۔

میری بات کا جواب دیتے ہوئے اس نے کہا۔ میرا خیال یہ ہے کہ آفت تو ضرور کھڑی ہوگی اور ہوسکتا ہے کہ آج ہی کھڑی ہوجائے کیونکہ آج اس مقتول لڑکے کے ماں باپ شادی میں شریک ہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر کچھ شریر قسم کے جنات ان انسانوں پر دھاوا بول دیں گے جو بے وقوف جنات کی رہائش گاہ میں اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے ہیں۔

اس سیاہ فام نے یہ بھی کہا کہ ہم جنوں کو عاملین کا مقابلہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ وہ اپنے عمل کی تیز دھار سے ہمارا قتل کردیتے ہیں اور ان کے عمل کے سامنے ہماری طاقت صفر ہوکر رہ جاتی ہے۔ ہم ان کے سامنے ڈینگیاں تو بہت مارتے ہیں لیکن ان کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے دشوار ہوتا ہے۔

اس کی وجہ کیا ہے۔؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان کو خدا نے اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا ہے اور اس کو ایک خاص قسم کی روحانی قوت عطا کی ہے۔ اگر انسان اس قوت کو اپنے گناہوں سے پامال نہ کرے تو یہ قوت اس کا سب سے بڑا ہتھیار بن جاتی ہے۔ اور اس قوت کا استعمال کر کے وہ جنات پر حاوی ہوجاتا ہے۔ آپ لوگ یقین کریں کہ اگر کوئی روحانی قوت سے سرفراز بزرگ یا کوئی روحانی عملیات کے فن سے واقفیت رکھنے والا عامل جنوں کی بستی میں پہنچ جاتا ہے تو جنوں میں کھلبلی مچ جاتی ہے اور وہ بے تحاشہ اِدھر اُدھر بھاگتے نظر آتے ہیں، ان کی شامت آجاتی ہے۔

اور اگر یہ روحانی قوت انسانوں کے پاس نہ ہو۔ اور وہ جنات سے بھڑ جائیں تو.........؟ تو پھر ایک ہی جن دسیوں انسانوں کے بچے مروڑ دیتا ہے اور بہت آسانی سے انہیں اپنا نوالہ بنا سکتا ہے۔

جن صاحب.........! میں نے عاجزی کے ساتھ کہا۔ کیا شریر جنات کی شرارتوں سے بچنے کے لئے آپ کوئی فارمولہ عطا کریں گے۔

ضرور عطا کریں گے لیکن پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ لوگ اس ویران جنگل میں کیا کررہے ہیں اور آپ لوگوں کا گھر کہاں ہے۔

شہزاد اس کا جواب دینے ہی والا تھا کہ میں نے اس کی بات

کاٹ دی اور میں نے کہا کہ ہم لوگ بہت دور سے یہاں گھومنے آئے تھے ہم راستہ بھٹک گئے۔
تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔؟" اس سیاہ فام نے پوچھا۔"
ہمارے کچھ ساتھی اور بھی ہیں۔
کیا میں ان کو تمہارے پاس بلا دوں۔
آپ ہمیں انکے پاس پہنچا سکتے ہیں۔شہزاد نے ایک غلط بات پوچھ لی۔
اس سیاہ فام نے کہا کہ ہاں میں تمہیں ان کے پاس پہنچا سکتا ہوں اگر تم ان کا پتہ مجھے بتاؤ کہ کہاں ہیں۔؟
اس سیاہ فام کو پتہ بتانے کا مطلب یہ تھا کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ جن کا قتل جو سانپ کی شکل میں ہوا تھا ہم نے کیا ہے اور ہم جنات کی رہائش گاہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور اگر ہم اپنے ساتھیوں کو بلانے میں کامیاب ہو جاتے تو ہمارا شکار کا پروگرام پوری طرح خاک میں مل جاتا کیونکہ اس رہائش گاہ سے نکلنے کے بعد ہمارے حوصلے خاک میں مل جاتے اور میں اپنے ساتھیوں کو ثابت قدم رکھنے میں ناکام ہو جاتا۔ میں اسی شش و پنج میں تھا کہ کیا کہوں کیا نہ کہوں کہ اس سیاہ فام نے کہا کہ اگر تم سے ایسی کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے جس سے کسی جن کو کوئی نقصان پہنچا ہو تو میں تمہارا ساتھ ہر طرح سے دوں گا اور اگر تم نے کسی جن کو کوئی نقصان پہنچایا ہے تو میں سوچوں گا کہ تمہارا ساتھ دوں یا جنات کا۔ اسی وقت ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اس کی شکل حد سے زیادہ وحشت ناک تھی۔ اس کو ایک نظر دیکھ کر کوئی بھی جنات کا قائل ہو سکتا تھا۔ اس نے نہ جانے کس زبان میں اس سیاہ فام سے کچھ کہا۔ اور پھر وہ ایک دم غائب ہو گیا۔ وہ ہمیں واپس جاتے ہوئے نظر نہیں آیا۔ اس کے بعد سیاہ فام ہم سے مخاطب ہوا اور بولا جس کا خطرہ تھا وہی ہوا۔ ان جنوں کے شریر لڑکوں نے قریب میں جو بنگلہ ہے وہاں انسانوں پر دھاوا بول دیا ہے۔
یہ سن کر ہم بے اختیار کھڑے ہو گئے اور ہمارے چہروں پر فکرات کی آندھیاں چلنے لگیں۔
تم لوگوں کو کیا ہوا۔؟
اس سیاہ فام نے ہمیں پریشان دیکھ کر پوچھا۔
کچھ نہیں۔ بس یوں ہی۔
ان لوگوں سے تمہارا کوئی رشتہ تو نہیں۔؟

سیاہ فام کے اس سوال پر ہماری روح کانپ اٹھی۔
ہم تینوں ششدر ہو کر ایک دوسرے کو تک رہے تھے اور ہم سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا۔ ہمیں حیران و پریشان دیکھ کر اس سیاہ فام شخص نے کہا تم لوگوں کی خاموشی یہ بتا رہی ہے کہ تم کچھ چھپا رہے ہو۔
بات یہ ہے............ میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔
اس سیاہ فام نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو لوگ جنات کی رہائش گاہ میں ازراہ نادانی ٹھہرے ہوئے ہیں اور ناگہانی طور پر جن لوگوں سے ایک جن کا قتل بھی ہو گیا ہے ان سے تمہارا کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہے۔ ورنہ اس حیرانی اور پریشانی کی وجہ کیا ہے۔؟ تم لوگ اس درجہ بدحواس سے کیوں ہو گئے ہو؟ اس نے ہم تینوں کو اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کی آنکھیں بھٹی کے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں دیکھ کر ہم تینوں لرز کر رہ گئے۔ اور شہزاد اور عبدالباسط کے جسم پر کپکپی سی طاری ہو گئی۔ میں نے ازراہ مصلحت نرم لہجہ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ ہم آپ کو کچھ بتائیں گے لیکن ہم پہلے آپ کو اپنا ہمدرد سمجھ کر کچھ باتیں بے تکلف آپ سے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہ جانے کیوں ہمیں آپ سے ڈر سا لگ رہا ہے۔ اس لئے دل کی باتیں منہ پر نہیں آپا رہی ہیں۔
کیوں۔؟ ڈرنے کی کیا بات ہے۔؟ کیا میں نے تم لوگوں سے کوئی ایسی ویسی بات کہی ہے، کیا تمہیں کوئی دھمکی دی ہے۔؟ تم کیوں اس درجہ لرز رہے ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ میں کس قماش کا جن ہوں۔ کیا میرے چہرے پر لکھا ہوا ہے کہ میں انسانوں کا خون پینے میں تکلف نہیں برتتا۔
یہ سخت جملہ کہہ کر اس نے گفتگو کا انداز بدلا اور بہت نرم انداز میں کہا تم تینوں آرام سے بیٹھ جاؤ اور بے تکلف مجھ سے باتیں کرو۔ مجھے انسان سمجھو، اور اپنا بھائی مانو۔
"میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں" میں نے ہمت کر کے کہا۔ یہ انسانوں اور جنوں کی دشمنی کب تک چلے گی، کیا یہ آپس کے اختلافات ختم نہیں ہو سکتے۔؟ اور جن صاحب! جہاں تک میرا معاملہ ہے میں تو جنوں اور بھوتوں کو قائل ہی نہیں تھا۔ اب آپ دیکھ کر اور آپ سے کھلی باتیں کر کے کچھ یقین آ گیا ہے ورنہ میں تو جنات کے وجود کو ایک وہم سمجھتا تھا۔

تم کس طرح کے مسلمان ہو۔ اس سیاہ فام نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے، کیا قرآن اللہ کی کتاب نہیں ہے۔؟ کیا قرآن میں جنوں کا ذکر نہیں ہے، قرآن میں تو ایک پوری سورۃ سورۂ جن کے نام سے بھی نازل ہوئی ہے، جس میں جنوں کا تذکرہ مدلل انداز میں کیا گیا ہے۔ قرآن کا پڑھنے والا، قرآن پر یقین رکھنے والا کوئی بھی مسلمان جنوں کے وجود کا انکار کیسے کر سکتا ہے۔؟

آپ کو دیکھنے کے بعد اور آپ سے باتیں کرنے کے بعد تو میرے خیالات بدل گئے اور اب تو مجھے یقین ہو گیا کہ جنات کی بھی ایک دنیا ہے، اور جنات کا بھی اپنا ایک وجود ہے۔

افسوس کی بات ہے۔ ''وہ سیاہ فام بولا۔'' مجھے دیکھ کر میرے وجود پر ایمان لا رہے ہو۔ قرآن پڑھ کر میرے وجود پر ایمان نہیں لائے، ارے نادان قرآن میں جو کچھ ہے وہ حرف بہ حرف درست ہے۔ قرآن پڑھنے والا اور قرآن کو اللہ کی کتاب ماننے والا کوئی بھی انسان جنوں کے وجود کو وہم کیسے سمجھ سکتا ہے۔

اس سیاہ فام کی باتیں سن کر میں شرمندہ سا ہو گیا اور میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ جناب! میں آپ سے پوچھ رہا تھا کہ انسانوں اور جنوں کا اختلاف کب تک چلے گا۔؟

قیامت تک۔ ''اس نے کہا۔'' کیونکہ جو دشمنی دونوں فرقوں کے درمیان ہے اس میں دونوں ہی غلطی پر ہیں اور ہمارے حساب سے انسان غیر محتاط زندگی گزار رہے ہیں اس لئے بھی دشمنی بھی دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔

میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ ''میں نے کہا۔''

سیاہ فام بولا۔ تم سمجھو گے بھی نہیں۔ کیونکہ تمہاری عقل بچوں کی سی ہے۔ تم تو ہمارے وجود کے ہی قائل نہیں تھے، بڑی حیرت کی بات ہے!۔

جناب اب تو ہو گیا ہوں۔

اب تو اگر تم ہمارے وجود کا انکار کرتے تو میں تمہارے کان پکڑ کر کھینچ دیتا، یہ کہہ کر اس سیاہ فام نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ میں اس سے ۷ گز کے فاصلے پر تھا۔ اس کا ہاتھ اتنی دور سے بھی میرے کانوں تک پہنچ گیا۔ شہزاد اور عبدالباسط کے چہروں میں ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن میں اپنی پریشانی کو چھپانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے میرا کان پکڑ کر کہا۔ تو بہت بہادر بنتا ہے نا۔ لا تجھے بتا ہی دوں کہ جنات کیا کر سکتے ہیں۔

جناب۔ میں نادان تھا، اب میں اپنی نادانی سے توبہ کر چکا ہوں، اب کچھ دیکھے بغیر بھی میں آپ کے وجود اور آپ کی طاقت کو تسلیم کر رہا ہوں۔

اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، ہم تینوں کو اطمینان ہوا۔ اس کے بعد اس نے بولنا شروع کیا۔

دیکھو ہم جنات جنگل بیابان میں رہا کرتے تھے، ایسے ویرانوں میں اپنے مکانات تعمیر کرتے تھے جہاں انسانوں کی پہنچ نہ ہو۔ لیکن انسانوں نے ویرانوں کو خرید کر وہاں پلاٹوں کا کاروبار شروع کر دیا اور ویرانے انسانوں کی بستیوں میں بدل گئے۔ ہمیں وہاں سے بھاگنا پڑا۔ کیونکہ انسانوں کی بستیوں میں ہمارا دم گھٹتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے درختوں پر اپنے آشیانے بنا لئے لیکن انسانوں نے وہاں بھی ہمیں چین نہیں دیا۔ انسانوں نے درختوں کو کاٹ ڈالا۔ درختوں کی لکڑیاں بیچ ڈالیں اور درختوں کو کاٹ کر اس زمین پر بھی اپنا قبضہ جما لیا درختوں کی لکڑیوں پر ہمارے اثرات تھے۔ جب یہ لکڑیاں آرا مشینوں پر چیری گئی تو ہمیں دکھ اور تکلیف برداشت کرنی پڑی اس کے بعد جب یہ لکڑیاں انسانوں کے گھروں میں داخل ہوئیں ان کی چوکھٹے بنے، ان کے کواڑ بنے، ان کی کھڑکیاں بنیں تو ان میں ہمارے اثرات باقی رہے۔ ان اثرات کی وجہ سے جب گھر کے لوگ متاثر ہوئے تو گالیاں ہم پر بھی پڑیں، صلوٰتیں ہمیں بھی سننی پڑیں۔ عاملوں نے ہم پر نئے نئے حملے کئے اور ہمارے اثرات کو ختم کرانے کے لئے ہزار قسم کے فتیلے جلائے گئے۔ ہمیں دن رات عذاب بھگتنا پڑا۔ مجبور ہو کر ہمیں گھروں سے نکلنا پڑا۔ اس کے بعد ہم نے کنوؤں میں بسیرا کرنا شروع کیا۔ انسانوں نے کنوؤں کو بھی پاٹ ڈالا اور وہاں بھی اپنی بیٹھکیں تعمیر کر لیں۔ انسانوں کی خود غرضی کا عالم یہ ہے کہ جو کوئیں پیاس بجھانے کے لئے کسی نے کھدوائے تھے انہیں بھی بند کر دیا اور ان پر اپنا قبضہ کر لیا ہمیں وہاں سے بھی بھاگنا پڑا۔ ہم قبرستانوں میں چلے گئے۔ قبرستانوں کی جگہ کو ہم نے محفوظ سمجھا۔ لیکن انسانوں نے قبرستانوں کی زمینیں بھی فروخت کر ڈالیں، قبروں کو مسمار کر دیا اور وہاں بھی انسانوں کے گھر بننے شروع ہو گئے۔ ہمیں وہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔ اس کے بعد ہم نے تالابوں میں اپنے ڈیرے ڈال لئے۔ کچھ دن ہم وہاں سکون سے رہے اور اب حال یہ ہے کہ تالابوں کی بھرائی کرا کر انسان وہاں بھی اپنے مکانات اور پارک وغیرہ بنا رہے ہیں۔ آخر ہم بھی اللہ کی مخلوق ہیں ہم

کہاں جائیں، کہاں اپنے ٹھکانے بنائیں۔؟ ہمارے اندر جو ضدی اور سرکش لوگ ہیں وہ انسانوں کے گھروں ہی میں [illegible] میں جاکر بس گئے جو عرصہ دراز سے بند پڑے تھے اور جو ٹھیک ٹھاک قسم کے جنات ہیں انہوں نے اپنی رہائش سمندروں میں اختیار کرلی۔ اسی طرح انسانوں اور جنوں کی دشمنی کیسے ختم ہوسکتی ہے۔؟ انسان خودغرضی میں جلا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اپنے مفادات کی وجہ سے اپنے بھائیوں ہی کو قتل کردیتا ہے، یہ جنوں کو کیسے بخشے گا۔؟ آئے دن یہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں لڑکے نے اپنے باپ کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے باپ کو مار ڈالا۔ کبھی یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جائیداد کی خاطر سگے بھائی نے سگے بھائی کا قتل کر ڈالا۔ جنات تو اس لئے محفوظ ہیں کہ وہ انسانوں کو نظر نہیں آرہے۔ اگر وہ نظر آنے لگیں تو انسان جنات کی گردن ہی مروڑ دیں گے۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ اگر جنات کسی گھر میں اپنا ڈیرہ جمالئے ہیں تو یہ انسان عاملوں کے ذریعہ ان کو وہاں سے بھگانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں پھر گھروں کی بندش کرادیتے ہیں تاکہ دوبارہ جنات وہاں داخل نہ ہونے پائیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔؟

تھوڑی دیر سناٹا رہا، پھر میں نے کہا۔ قریب میں جو بنگلہ ہے کیا وہاں جنات رہتے ہیں۔؟

جی ہاں۔ یہ بنگلہ ایک مدت سے خالی پڑا تھا۔ یہ بنگلہ ایک من چلے نواب کا بنگلہ تھا جو اپنے دور میں کروڑپتی تھا اور جوان گنت جائیداد کا مالک تھا لیکن اس نے جنات کی ایک عورت کا جو ایک مورنی کی شکل میں جنگل میں گھوم رہی تھی قتل کردیا تھا۔ جب کہ وہ اپنے قبیلے کی ایک امیرزادی تھی اور اسکے رشتے داروں کی بہت بڑی تعداد تھی۔

نواب صاحب نے اس جنی کا قتل کیوں کیا تھا۔؟" میں نے پوچھا۔"

نواب صاحب پر بھی شکار کا خبط سوار تھا، وہی خبط جو اکثر انسانوں کو سوار ہوجاتا ہے، جانوروں کا شکار کرنا انسانوں کا ایک ناجائز شوق ہے، اس شوق کی وجہ سے یہ معصوم جانوروں کا بے دریغ قتل کرتے ہیں اور اپنے نفس کی آگ بجھاتے ہیں۔

ایک منٹ، جن صاحب میں نے ڈرتے ڈرتے ان کی بات کاٹ کر کہا آپ شکار کو ناجائز بتارہے ہیں لیکن شکار تو انسانوں کے مذہب میں جائز ہے۔

سیاہ فام نے مجھے خطرناک نظروں سے گھورا۔ اس نے اپنی پیشانی سکیڑلی۔ پھر اس نے کھردرے لہجے میں بولنا شروع کیا۔ شکار کرنا ازراہ ضرورت جائز ہے، ازراہ شوق جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کو گوشت کھانے کی حاجت ہورہی ہے، وہ گوشت خریدنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو وہ شکار کرسکتا ہے لیکن شکار کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں، ہر جانور پر بندوق تان لینا غلط ہے۔ ایک بار ہمیں پتہ چلا تھا کہ کسی شکاری نے ایک ایسی ہرنی کو مار گرایا تھا جس کے چھوٹے تین بچے تھے۔ وہ بچے چند دن کے تھے، جن کی زندگی کا انحصار ان کی ماں کے دودھ پر تھا۔ شکاری نے ہرن کو ماردیا اور اس کا گوشت ہڑپ کرگئے۔ بے چارے بچے چند گھنٹوں کے بعد جب انہیں ماں کا دودھ نہیں ملا تو تڑپ تڑپ کر مرگئے۔ اس طرح کا شکار جو دوسروں کے لئے باعث تکلیف بنتا ہو کیسے جائز ہے۔؟

جن صاحب! شکاری کو کیسے پتہ چلے گا کہ جس جانور کا وہ شکار کررہا ہے اس کے بچے ہیں۔؟

ابھی میں نے کہا تھا کہ شکار کے بھی کچھ اصول ہیں۔ شکاری کو اتنی تمیز ہونی چاہئے کہ وہ جانور کو پہچان سکے۔ ہرن اور ہرنی کی اس کو پرکھ ہونی چاہئے۔ ہرنی حاملہ ہے یا نہیں اس کا بھی شکاری کو اندازہ ہونا چاہئے۔ ہرنی دودھ پلارہی ہے یا نہیں اس کی بھی شکاری کو پرکھ ہونی چاہئے ایک دم کسی جانور پر گولی چلادینا اور تیس مارخاں بن جانا اچھا نہیں ہے۔ پھر انسان کو اسی جانور کا شکار کرنا چاہئے جس کا گوشت کھانا اس کے مذہب میں جائز ہو۔ انسان شیر کا شکار کیوں کرتا ہے، مسلمانوں کے لئے شیر کی کسی بھی چیز کا استعمال کرنا حرام ہے اس کا گوشت حرام ہے اور اس کی کھال پر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی ناجائز ہے۔ انسانوں میں کسی عام انسان کا قتل کردینا تو گناہ ہے، لیکن انسانوں میں اگر بادشاہ کا یا کسی قوم کے سربراہ کا اگر قتل کردیا جائے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے پھر جب انسان شیر کا شکار کرتا ہے جو جنگل کا بادشاہ ہے انسان کو اللہ کا خوف کیوں نہیں ہوتا۔ شیر کا شکار کرنا تمام جانوروں کی توہین ہے۔ یہ جنگل کے قانون کے خلاف ایک طرح کی بغاوت ہے ایک طرح کی بدتمیزی بھی ہے۔

وہ فصیح اردو میں باتیں کررہا تھا اور ہم تینوں محو حیرت تھے، ہمیں یقین نہیں آرہا تھا کہ ہم کسی جن سے مخاطب ہیں۔ یہ بات ہم نے پہلی بار سنی کہ شکار کرنا ازراہ ضرورت جائز ہے اور ازراہ شوق ناجائز۔ یہ بات بھی

نے پہلی بار سنی تھی کہ شکار کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔ بے تحاشہ جانوروں کو مارنا اور اس پر فخر کرنا ایک طرح کی درندگی ہے۔ میری عقل اور سوچ و فکر مجھ پر ملامت کر رہی تھی اور مجھے یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ جنات کی تو اپنی دنیا ہے ہی لیکن جانوروں کی بھی اپنی ایک دنیا ہے اور اس دنیا کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہیں۔ اور انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے جانوروں کا انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیتے ہیں۔ پرندوں سے لے کر چرندوں تک انسانوں نے واقعتاً کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔

اور میں ایک بات انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں۔" سیاہ فام پھر بولا۔ "شکاریوں کا انجام بہت خراب ہوتا ہے اور اگر شکاری اپنے کئے کی سزا اس دنیا میں نہیں بھگتتے تو ان کی اولاد کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، معصوم جانوروں کی آہیں ان کی زندگی میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کرتی ہیں اور شکاریوں کی نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں لیکن ان شکاریوں کا حال یہ ہے کہ نہ کسی سزا سے عبرت حاصل کرتے ہیں، نہ قدرت کی کسی مار سے سبق لیتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا۔ سیاہ فام نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جنات میں شریر لوگ نہیں ہوتے جنوں میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک سرکش جن موجود ہے۔ مثلاً میں اپنی بات بتاتا ہوں کہ میں اپنی جوانی میں حد سے زیادہ شریر تھا میں نے انسانوں کو بہت پریشان کیا خاص طور سے میں نے عورتوں کا بہت ناک میں دم رکھا میں ہوا بن کر عورتوں کے جسموں میں داخل ہو جاتا تھا اور ان کے جسم کو روندتا تھا۔ میں نے کئی عورتوں کو اولاد سے محروم رکھا، میں ان کے رحم میں مسان بن کر اپنا ڈیرہ جما لیتا تھا اور حمل ٹھہرنے نہیں دیتا تھا اور اگر حمل ٹھہر بھی جاتا تھا تو میں اس کو ۹ مہینے سے پہلے گرا دیتا تھا، میرے چھوڑے ہوئے اثرات کی وجہ سے اگر بچہ پیدا بھی ہو جاتا تھا تو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتا تھا اور میرے ہی چھوڑے ہوئے اثرات کی وجہ سے کئی عورتوں کے معذور بچے پیدا ہوئے، میں نے کتنے ہی میاں بیوی کو ایک دوسرے کا بننے نہیں دیا، میں نے کتنے ہی گھروں میں خون برسایا اور کتنے ہی عورتوں اور مردوں کے کپڑے کاٹے، میں خون بن کر انسانوں کی رگوں میں دوڑتا تھا اور انہیں رنج پہنچاتا تھا۔ لیکن پھر ہوا یہ کہ عاملوں نے میرے خاندان کا بیڑہ غرق کر دیا اور ایک عامل نے تو میرے ایک قبیلے کو اس طرح تہس نہس کر دیا تھا کہ میں اس غم کو آج تک نہیں بھلا سکا ایک دن میرا بھی داؤ چل گیا تھا اور اس عامل کو میں نے اپنا نوالہ بنا ہی لیا لیکن اس نے جو ہمیں نقصان پہنچایا تھا اس کی تلافی آج تک نہ ہو سکی۔

جن صاحب آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں۔" عبدالباسط نے بولنے کی ہمت کی۔"

پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔؟ اور جو لوگ اس بنگلے میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان سے تمہارا کوئی رشتہ تو نہیں ہے۔

جن صاحب ہماری مشکل یہ ہے کہ اگر ہم سچ بولیں تو مصیبت اور اگر ہم جھوٹ بولیں تو ہمارے لئے پریشانی۔" میں نے کہا۔"

سچ بولو۔" سیاہ فام نے کہا۔" جھوٹ کیوں بولتے ہو۔

تو پھر سچ یہ ہے کہ وہ سب لوگ ہمارے اپنے لوگ ہیں اور ہم بھی وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

سیاہ فام نے ہمیں غصے سے دیکھا، پھر بولا۔ جن لونڈے کا قتل کس نے کیا تھا؟

میں نے۔" میں نے ہمت کر کے یہ سچ بھی بول دیا۔"

جانتے ہو کہ اس لڑکے کا چچا جو اس کو اپنا بیٹا مانتا تھا بہت ہی شریر ہے اور وہ انسانوں کا پکا دشمن بھی ہے۔ وہ شریر قسم کے جنات کو لے کر اس بنگلے میں پہنچ چکا ہے۔

جن بھائی، ان جنوں کو کوئی شرارت کرنے سے روکئے اور خدا کے لئے ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی کوئی مدد کیجئے۔

بہت مشکل ہے۔ کیونکہ شریر قسم کے دسیوں جن اس بنگلے میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ تمہارے ساتھیوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ہم اپنی غلطی کی معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ بیچ میں پڑ کر صلح صفائی کرا دیجئے ورنہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا؟

کیا تمہارے ساتھ کوئی عورت بھی ہے۔" سیاہ فام نے پوچھا۔"

میں نے محسوس کیا کہ اس سیاہ فام کی آنکھوں سے عیاشی ٹپک رہی تھی۔

میں ابھی چپ تھا کہ شہزاد نے بتا دیا کہ ہاں ہمارے ساتھ ایک عورت اور ایک لڑکی بھی ہے۔ اگر میں آپ لوگوں کو بچا لوں تو کیا تم اس عورت کو ایک رات کے لئے میرے پاس چھوڑو گے۔؟

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔؟

دیکھو میری نیت پر کوئی شبہ نہ کرو۔ میں عورت ذات کی اب بہت عزت کرتا ہوں لیکن چونکہ عورت میری کمزوری رہی ہے اس لئے اس عمر میں بھی میں تھوڑا بہت وقت عورتوں کے ساتھ کاٹ کر ایک طرح کا سکون

محسوس کرتا ہوں۔

آپ کی عمر کتنی ہے۔ "عبدالباسط نے ایک غیر ضروری سوال کر ڈالا۔"

میری عمر اس وقت ساڑھے چار سو سال ہے۔ "سیاہ فام نے کہا۔" اور ہم جنوں میں تین سو سال سے عمر پہنچنے والا جن بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تم فکر نہ کرو میں اس عورت کو صرف دیکھوں گا وہ ہر طرح سے محفوظ رہے گی۔

جن بھائی۔ وہ تو شادی شدہ ہے اور اس کا شوہر بھی ساتھ میں ہے۔ میں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ شہزادی اس کا شوہر ہے۔

شوہر سے ہم نمٹ لیں گے۔ "سیاہ فام نے کہا۔" اگر تم لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک عامل تمہیں دوں گا جو انسانوں ہی میں سے ہے وہ اپنے عمل کی طاقت سے ان جنوں پر قابو پالے گا جنہوں نے اس بنگلے پر دھاوا بول رکھا ہے۔

ہماری خاموشی کو سیاہ فام نے ہماری رضامندی سمجھا اور اس نے خود سے تالی بجائی، چند منٹ کے بعد ایک ڈیل ڈول کا انسان اندر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی داڑھی بھی تھی اور اس کے سر پر ٹوپی بھی تھی، اس کا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ بیشک کوئی عامل ہے۔ اس نے سیاہ فام کو سلام کیا۔ سیاہ فام نے سلام کا جواب دے کر اس سے کہا کہ ان لوگوں کے ساتھی کسی مصیبت کا شکار ہیں، تم ان لوگوں کے ساتھ جاؤ اور اپنے عمل کی طاقت سے ان کی مدد کرو اتنا کہہ کر سیاہ فام نے اس کے کان میں بھی کچھ کہا۔ اور پھر ہم سے بولا، جاؤ اس کے ساتھ جاؤ یہ تمہاری طرح ایک انسان ہے اور بہت اچھا عامل ہے۔ اس سے ہماری دوستی ہے یہ تمہاری ساتھ دے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بھی وہیں پہنچ جاؤں گا۔ ان شری جنوں کو وہاں سے بھگا دیں گے اور ایک رات کے لئے تمہاری عورت بس ہمارا دل بہلائے گی۔ ہم چپ رہے اور وہ عامل ہمارے ساتھ بنگلے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت ہم تینوں ایک انجانے خوف میں مبتلا تھے اور ہمیں ڈر لگ رہا تھا کہ ہماری جان کیسے بچے گی۔ جب ہم اپنی رہائش گاہ کے قریب پہنچے تو عبدالباسط نے آہستہ سے مجھ سے کہا۔

ذرا ایک طرف کو آ کر میری بات سنو۔

میں نے کہا بولو۔ کیا بات ہے۔

عبدالباسط نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا، عرفان بھائی ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں ہو رہا ہے۔

کیسا دھوکہ؟

یار میں نے بچپن میں یہ سنا تھا کہ جنوں کا سایہ نہیں ہوتا۔

تو پھر؟

یار یہ عامل جو سیاہ فام نے ہمارے ساتھ بھیجا ہے اس کا سایہ نہیں ہے۔ جب کہ دیکھو چاند کی روشنی میں ہم تینوں کا سایہ پڑ رہا ہے لیکن اس انسان کا سایہ نہیں ہے۔

میں نے غور کیا۔ واقعتاً اس شخص کا سایہ نہیں تھا۔ اور میں نے یہ بھی غور کیا اس کی چال بھی عجیب طرح کی تھی۔ جس طرح وہ چل رہا تھا کہ اس طرح کبھی کسی کو چلتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اب کیا ہوگا؟ ہم تو بے موت مارے جائیں گے۔؟" عبدالباسط بولا۔" اس سیاہ فام نے ہمارے ساتھ کوئی فریب تو نہیں کیا۔؟" شہزادی نے کہا۔"

ہو سکتا ہے۔" میں بولا۔" لیکن اس کو اس طرح کے فریب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ ہمیں مارنا چاہتا تو آسانی سے مار سکتا تھا ہم تو اس کے پوری طرح اس کے قبضے میں تھے۔

ہم تینوں اس عامل کے ساتھ چل رہے تھے اور میری کھوپڑی میں کئی طرح کے سوالات اُبھر رہے تھے۔

وہ سیاہ فام کون تھا؟ اس نے ہم سے جو باتیں کی تھیں وہ کتنی سچ تھیں اور کتنی جھوٹ۔؟ اپنے بارے میں بھی اس نے جو بتایا تھا وہ کتنا صحیح تھا کتنا غلط۔

اس نے ہم سے نجمہ کی فرمائش کیوں کی تھی۔؟ اس نے اس عامل کو ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا، کیا ہمیں مروانے کے لئے، کیا ہمارے ساتھی جنات کے ظلم کا شکار ہو چکے ہیں؟۔ کیا آج کی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہے؟ کیا ہم سب آج کی رات جنات کا نوالہ بن جائیں گے؟ کیا...... کیا میں ان سوالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک اس عامل نے پلٹ کر دیکھا۔ میرے ہوش اُڑ گئے۔ کیا اس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں...........؟ کیا...... کیا...... کیا واقعتاً! آج کی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔؟

ابھی میرا ذہن مختلف سوالوں کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا کہ اچانک ایک جیپ گاڑی ہماری طرف آتی ہوئی نظر آئی، اس کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر ہم چونک گئے۔ جیپ گاڑی ہمارے قریب آ کر رک گئی۔ اس جیپ گاڑی میں پانچ آدمی سوار تھے اور ایک ڈرائیور تھا، پانچوں آدمی جیپ گاڑی سے اُتر گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے ج

مولوی ٹائپ تھے اور بہت لحیم شحیم تھے ہمارے قریب آکر کہا تم لوگ کون ہو؟ اور رات کو اس جنگل میں کیا کر رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ علاقہ خطرناک مانا جاتا ہے اور یہاں قدم قدم پر جنات بستے ہیں اور اکثر جنات انسانوں کو پریشان بھی کرتے ہیں۔

آپ کون ہیں۔؟ میں نے ان مولانا سے پوچھا۔

میں اور یہ میرے ساتھی، انہوں نے دوسرے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عامل ہیں اور ایک باغ سے جنات کا قبضہ ہٹانے کے لئے اس علاقہ میں آئے تھے۔ باقی یہ تین لوگ اسی علاقہ کے باشندے ہیں جو ہمیں اس جنگل سے باہر تک چھوڑنے کے لئے ہمارے ساتھ آئے ہیں۔

کیا تفصیل سے ہم آپ کو کچھ بتا سکتے ہیں۔؟ میں نے دوسرا سوال کیا۔

کیوں نہیں۔ انسانیت کے رشتے سے آپ لوگ ہمارے بھائی ہو۔

صرف انسانیت کے رشتے ہی سے نہیں۔ ''عبدالباسط بولا'' بلکہ دین اسلام کے رشتے سے بھی ہم آپ کے بھائی ہیں۔

تو کیا آپ مسلمان ہو۔؟

جی ہاں ہم تینوں مسلمان ہیں۔ اور یہ چوتھا شخص جو ہمارے ساتھ ہے وہ اسی علاقہ کا رہنے والا ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ اندازہ نہیں ہے کہ یہ کافر ہے یا مسلمان۔

چوتھا شخص کونسا ہے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا۔ ہمیں تو تم تین ہی نظر آرہے ہو۔

میں نے اپنے اردگرد نظر ڈالی تو مجھے حیرت ہوئی کہ وہ شخص جو سیاہ فام نے ہمارے ساتھ بھیجا تھا موجود نہیں تھا۔

ایسا لگتا ہے کہ وہ کوئی جن تھا، جو ہمیں دیکھ کر غائب ہو گیا۔

چند منٹ تک ہمارے اور ان کے درمیان تعارف کا سلسلہ چلا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کسی باغ کو کیلنے کے لئے آئے تھے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر اب واپس لوٹ رہے تھے۔ یہ دونوں شخص باقاعدہ عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولوی افتخار تھا۔ اور دوسرے کا نام مولوی ذوالفقار، یہ دونوں سگے بھائی تھے باقی ۳ لوگ اسی علاقہ کے رہنے والے تھے ان میں سے ایک کا نام جنید، ایک کا نام ارشاد اور تیسرے کا نام گلشن تھا۔ اس میں ہم نے اپنی کل آپ بیتی سنادی تھی اور انہوں نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور یہ یقین دلایا کہ وہ ہمارا بھرپور ساتھ دیں گے اور اس علاقہ سے نکال کر ہمیں لے جائیں گے انہوں نے سب سے پہلے اس سیاہ فام شخص سے ملنے کی خواہش کی جس کا ذکر ہم نے ان سے کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ شخص جو غائب ہو گیا ہے اسی کا بھیجا ہوا تھا انہوں نے ہمیں تینوں کو جیپ گاڑی میں بٹھایا اور اسی طرف چل دیئے جس طرف سے ہم ابھی آئے تھے۔ کافی دیر تک جیپ گاڑی دوڑتی رہی لیکن وہ بنگلہ جس میں سیاہ فام موجود تھا ہمیں دکھائی نہیں دیا۔

کہاں ہے وہ بنگلہ۔؟ مولوی افتخار نے پوچھا۔

خدا ہی جانے، میں نے حیرت سے کہا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بنگلہ بھی غائب ہو گیا۔

بہتر ہوتا کہ ہم اس سیاہ فام سے مل لیتے۔'' مولوی ذوالفقار نے کہا'' خیر چھوڑو اور وقت کو ضائع کئے بغیر اس حویلی میں پہنچو جہاں آپ لوگوں کے ساتھی گھرے ہوئے ہیں اور ان کی جان کو خطرہ بھی ہے اس کے بعد انہوں نے جیپ کو ہماری رہائش گاہ کی طرف دوڑا دیا۔ یہاں سے ہماری رہائش گاہ کا راستہ زیادہ نہیں تھا۔ لیکن جیپ فراٹے لے کر دوڑتی رہی اور راستہ طے ہو کر نہیں دیا۔ ہمارے خیال سے جو راستہ نصف گھنٹے میں تہہ ہو جانا چاہئے تھا وہ تقریباً سوا گھنٹے میں تہہ ہوا۔ جس وقت ہم اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو وہاں موت کا سا سناٹا تھا۔ افتخار اور ذوالفقار نے جیپ کو ایک سائڈ میں کھڑا کر کے ہم سے کہا کہ اس حویلی کے اندر پہنچنے کے لئے ہمیں کوئی عمل کرنا پڑے گا۔ اور اس سے پہلے بذریعہ حاضرات ہمیں یہ اندازہ کرنا ہوگا کہ حویلی کے اندر تمہارے ساتھیوں پر کیا بیت رہی ہے۔ یہ کہہ کر افتخار نے کہا آپ سب لوگ ادھر ہی کھڑے رہے میں جیپ میں جا کر حاضرات کرتا ہوں اور اندر کی کیفیت کا اندازہ کرتا ہوں۔ مولوی افتخار جیپ میں چلے گئے اور ہم سب لوگ حویلی کے سامنے کھڑے رہے۔ چند منٹ کی خوفناک خاموشی کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے حویلی کے اندر کوئی رو رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ بلکنے اور سسکنے کی سی بھی آواز آئی۔ ہم نے اس آواز پر کان لگا دیئے اور ہم نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ رونے کی آواز کس کی ہے اور یہ آواز عورت کی ہے یا مرد کی؟۔ ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے کہ ایک زہریلا سا قہقہہ فضاؤں میں بلند ہوا۔ اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے حویلی کے در و دیوار کانپ رہے ہوں۔ ہمیں اپنے پیروں

تلے کی زمین بھی کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میں اور عبدالباسط تو تھے ہی حیران اور ششدر، لیکن شہزاد کی حالت تو دیکھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتی تھی اس کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں اس کی بیوی اور بہن کی جان خطرے میں نہ پڑ جائے، بلکنے اور سسکنے کی آوازیں سن کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے اور ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔ چند منٹ بڑی قیامت کے گزرے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم حویلی کے اندر کیسے داخل ہوں۔ اور کس طرح اپنے ان ساتھیوں کی مدد کریں جو اندر پھنسے ہوئے تھے۔ چند منٹ قیامت خیز انتظار کے بعد مولوی افتخار جیپ گاڑی سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے ساتھیوں کی کیفیت اچھی نہیں ہے۔ جنات انہیں برابر ٹارچر کر رہے ہیں اور اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور ان کی مدد ضرور کریں گے۔ مولوی افتخار نے ایک مخلصانہ انداز میں کہا۔ اس کے بعد انہوں نے مولوی ذوالفقار سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ ایک اور جنگ کے لئے کمر کس لو۔ اس کے بعد وہ دونوں حویلی کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے اور ان کے پیچھے ہم تینوں اور مولوی افتخار کے دیگر ساتھی بھی ہمارے ساتھ ساتھ حویلی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ البتہ ڈرائیور کو انہوں نے یہ کہا کہ وہ جیپ گاڑی میں موجود رہے۔

حویلی کا گیٹ اندر سے بند تھا۔ مولوی افتخار نے حویلی کے گیٹ پر پڑھ کر کچھ دم کیا۔ اس کے بعد انہوں نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس پر کچھ دم کیا اور پھر انہوں نے اس مٹی کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس پر پھونک ماری کہ وہ مٹی اڑ کر حویلی کے گیٹ پر پھیلنے لگی۔ میں نے دیکھا کہ مولوی ذوالفقار بھی جلدی جلدی کچھ پڑھ رہے تھے۔ میرے لئے یہ باتیں بالکل ہی نرالی تھیں اور میں تو جنات کا اور یوں پڑھنے پڑھانے کا قائل ہی نہیں تھا لیکن آج کی رات جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جس انداز میں ہماری ملاقات اس سیاہ فام شخص سے ہوئی تھی ان سب باتوں نے میری برسہا برس کی سوچ و فکر کو بدل دیا تھا اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اس دنیا میں جنات کا وجود ہے اور عاملین اپنے عمل کے ذریعہ ان سے نمٹنے کے گر بھی جانتے ہیں۔ عبدالباسط اور شہزاد کے چہروں پر فکر اور تشویش کی آندھیاں چلتی ہوئی صاف محسوس ہو رہی تھیں لیکن ان دونوں کو مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کی موجودگی کی وجہ سے ایک طرح کا اطمینان بھی تھا اور پھر [illegible] ن دونوں عاملوں کی خود اعتمادی میرے اندر بھی ایک طرح کا حوصلہ پیدا کر رہی تھی اور پیش آنے والی کسی درگھٹنا کا کوئی ڈر خوف میرے دل میں نہیں تھا۔ جنید، ارشاد اور کلثوم ہم سے زیادہ مطمئن تھے کیونکہ وہ جنات کے ساتھ کسی ایک جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئے تھے جس جنگ میں مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ مولوی ذوالفقار نے کچھ پڑھنے کے بعد حویلی کے کواڑوں پر دم کیا اور حویلی کے کواڑ کھلنے شروع ہوئے۔ کواڑ کھلتے ہی ایک کہرام سا مچ گیا، کانوں میں زبردست شور وغل کی آواز آئی افتخار اور ذوالفقار حویلی میں داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ ساتھ ہم بھی حویلی میں گھس گئے۔ حویلی میں دور دور تک کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا البتہ ہماری گاڑیاں جوں کے توں کھڑی ہوئی تھیں۔ ابھی ہم آگے بڑھنے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ ہم پر انگارے برسنے شروع ہوئے اور حویلی کے ادھر ادھر پھلجھڑیاں سی چھوٹنے لگیں۔

مولوی افتخار نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا۔ سب لوگ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور جس کو آیت الکرسی یاد نہ ہو وہ "یارقیب" پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔ اب ہم آگے بڑھیں گے اور حویلی کے سامنے والے دالان میں داخل ہو کر مورچہ سنبھالیں گے۔ دالان کے اس پار ہی وہ ہال کمرہ تھا جہاں ہمارے ساتھی موجود ہوں گے۔ یا پھر وہ لوگ اس کمرے میں ہوں گے جو شہزاد اور ان کی بیوی کو دیا گیا تھا۔ ہمیں جو کچھ یاد تھا پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا اور ہم اپنے عاملوں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ابھی ہم نے دو گز کا فاصلہ بھی تہہ نہیں کیا تھا کہ ایک درجن کالی بلیاں آکر ہمارے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ ان بلیوں کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ ہم سب کو یقین تھا کہ یہ بلیاں نہیں تھیں بلکہ یہ جنات تھے جو بلیوں کی شکل اختیار کر کے ہمارا راستہ روک رہے تھے۔ ہماری نظر ان بلیوں پر ٹکی ہوئی تھی کہ اچانک ہزاروں چمگادڑ، چمگادڑ والے کمرے سے نکل کر حویلی کے صحن میں اڑنے لگے۔ بھی چمگادڑ چیل کے برابر تھے، ان کو دیکھ کر ہم سب ایک عجیب طرح کی وحشت کا شکار ہو گئے اور ہماری آنکھوں کے سامنے وحشتناک قسم کی تاریکیاں بکھرنے لگیں۔ چمگادڑ اڑتے اڑتے ہمارے اتنے قریب آجاتے تھے کہ ہماری چیخیں نکل جاتی تھیں ابھی ہم ان" مصیبتوں سے نمٹنے بھی نہیں پائے تھے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہماری ٹانگیں زمین کے اندر دھنس رہی ہیں۔ شروع میں تو میں یہ سمجھ

کہ ہم پر نفسیاتی اثر ہو رہا ہے اور ہم وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن پھر میں نے اور میرے ساتھیوں نے صاف طور پر یہ محسوس کیا کہ ہماری ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس رہی ہیں اور ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی ہمیں زمین کے اندر گھسیٹ رہا ہے۔ ذوالفقار اور افتخار زور زور سے کچھ پڑھ رہے تھے لیکن شاید ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہو رہا تھا۔ ہماری ٹانگیں گھٹنوں تک دھنس چکی تھیں۔ اور اس وقت ہم بالکل ہی مجبور اور لاچار ہو کر رہ گئے تھے۔ مجھے تو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اس طرح ہم پورے کے پورے زمین میں دھنس جائیں گے اور حویلی کا صحن ہمارا قبرستان بن کر رہ جائے گا۔ چند لمحوں کے بعد ہم ایک چوتھی مصیبت کا شکار ہوئے اور ہم پر خون کی بارش برسنے لگی۔ ہمارے کپڑے خون سے تربتر ہو گئے۔ اس خون میں اس قدر بدبو تھی کہ اس بدبو سے ہمارے دماغ پھٹے جا رہے تھے۔ عبدالباسط نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ عرفان صاحب ہماری موت تو بہت بھیانک ہو گی۔ شہزاد بولا بے شک اب ہمارے بچنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اور شاید ہمارے باقی ساتھی بھی ختم ہو چکے ہیں۔ خون کی بارش دس بارہ منٹ کے بعد رک گئی۔ اور اس وقت ہمیں دالان میں وہ سیاہ فام نظر آیا جس سے ہم بنگلے میں ملاقات کر چکے تھے۔ اس نے چیخ کر کہا۔ تم انسان ہم جنوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ تم نے مجھ سے ہمدردی کی بھیک مانگی تھی، میں نے تم پر رحم کیا، تمہارے ساتھ میں نے ایک عامل کو بھیجا تھا لیکن تم پہلے ہی عاملوں کا بندوبست کر چکے تھے۔ تم نے ہماری آنکھوں میں دھول جھونکی ہے اب تم اپنے انجام کو پہنچو گے اور تمہاری عورت کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔

تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ مولوی افتخار نے گرجدار آواز میں کہا۔ میں تیرے جیسے کئی جنوں سے نمٹ چکا ہوں۔ میں تیری بھی گردن مروڑ دوں گا۔

یہ سن کر اس سیاہ فام نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور اس نے آگ کا ایک انگارہ افتخار کی طرف اُچھالا۔ افتخار نے اس انگارے کو دبوچ لیا۔

اس کے بعد انہوں نے نہ جانے کیا عمل پڑھا کہ ایک دم ایک شور سا اٹھا اور ہم سب کی ٹانگیں زمین سے باہر آ گئیں۔ اچانک چمگادڑ بھی غائب ہو گئے اور کالی بلیاں بھی بھاگ گئیں لیکن وہ سیاہ فام بدستور دالان میں کھڑا رہا اور اپنی سرخ سرخ آنکھوں سے ہمیں گھورتا رہا۔ افتخار اور ذوالفقار دالان کی طرف بڑھنے لگے۔ ہماری ہمت تو آگے بڑھنے کی نہیں ہو رہی تھی لیکن ان کی عملی طاقت اور ان کا حوصلہ دیکھ کر ہم بھی ان دونوں کے پیچھے چلنے لگے۔ ابھی ہم کچھ دور ہی چلے تھے کہ کوؤں کا ایک غول آیا اور اس نے اتنا شور مچایا کہ ہمارا ناک میں دم ہو گیا۔ کوؤں کے شور کے ساتھ ساتھ اس سیاہ فام نے خطرناک قسم کے قہقہے لگنے شروع کئے اور اس نے ہم پر پتھر پھینکنے شروع کئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس سیاہ فام نے جس عامل کو ہمارے ساتھ بھیجا تھا وہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور وہ بھی ہم پر پتھر پھینکنے میں اس سیاہ فام کی مدد کر رہا تھا۔ ایک پتھر تو میرے سر میں آ کر لگا میری تو جان ہی نکل گئی تھی۔ لیکن میں دیکھ کر رہا تھا کہ ذوالفقار اور افتخار بالکل خوف زدہ نہیں تھے اور وہ بدستور جنات کے حملے کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ڈٹے ہوئے تھے۔

وہ سیاہ فام اور اس کا عامل دونوں ہم پر پتھر انگارے اُچھالتے رہے لیکن افتخار اور ذوالفقار اپنے عمل کی طاقت سے ان انگاروں کو بے اثر کرتے رہے کافی دیر تک یہ مقابلہ جاری رہا اس کے بعد وہ سیاہ فام اور اس کا ساتھی دالان سے غائب ہو گئے۔ ان کے غائب ہونے کے بعد مولوی افتخار نے ہم سے کہا یہ جنات دھوکہ دیتے ہیں ان کے دھوکہ میں آنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہمیں آپ کے ساتھیوں تک پہنچنا ہے اس لئے آگے قدم بڑھاؤ۔ یہ کہہ کر مولوی افتخار اور ذوالفقار دونوں دالان کی طرف بڑھے اور ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی دالان کی طرف اپنے قدم اٹھانے لگے اس وقت ہم پر ایک عجیب طرح کی وحشت سوار تھی اور ہماری موت ہمارے سامنے رقص کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اگر اللہ نے مولوی افتخار اور ذوالفقار کو رحمت کا فرشتہ بنا کر نہ بھیجا ہوتا تو ہم اس حویلی میں داخل نہیں ہو سکتے تھے بلکہ ہم بہت آسانی سے ان جنات کا نوالہ بن جاتے اور ایسی موت مر جاتے جو یقیناً عبرتناک ہوتی۔

ہم بخیر و عافیت سے دالان تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد ہمیں اس ہال کمرے میں جانا تھا جہاں ہمارے سب ساتھی موجود تھے۔ لیکن دالان میں پہنچنے کے بعد ہمیں کئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے پہلے تو ہمارے جوتے تپنے لگے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہم نے آگ کے جوتے پہن رکھے ہوں۔ ہم جوتے اتار بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ جنات نے دالان کے فرش پر بہت باریک کانچ بکھیر دی تھی۔ اگر ہم جوتے اتارتے تو کانچ سے ہمارے پیر لہولہان ہو جاتے۔ دوسری حرکت جنات کی طرف سے یہ ہو رہی تھی کہ دالان کی چاروں

دیواروں پر ہزاروں آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ آنکھیں اس قدر خوفناک تھیں کہ انہیں دیکھ کر ہمارا رواں رواں کانپ رہا تھا ہم اپنی آنکھیں بند بھی نہیں کر سکتے تھے کیونکہ مولوی افتخار نے ہم سے کہا تھا کہ اگر ہم میں سے کسی نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تو اس کی بینائی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گی اس لئے ہم آنکھیں کھولے رکھنے پر مجبور تھے۔ اسی دوران عبدالباسط نے مجھ سے کہا۔ عرفان ذرا دالان کی چھت کی طرف تو دیکھو۔ میں نے ایک دم چھت کی طرف دیکھا تو اُف میرے خدا۔ میرا تو سر ہی چکرا گیا۔ دالان کی چھت پر کچھ کھوپڑیاں چپکی ہوئی تھیں اور ان کھوپڑیوں کے منہ سے خوفناک قسم کی زبان باہر نکلی ہوئی تھیں۔ آج جب اس وحشتناک منظر کا خیال آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس وقت جنات ہمیں ڈرانے کے لئے اور ہمیں پاگل کرنے کے لئے جو بھی خوفناک قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے تھے وہ سب اذیت ناک بھی تھے اور وحشت ناک بھی۔ جنات نے ہمارے جوتوں کو آگ کا بنا دیا تھا، ہمارے پاؤں اس طرح جل رہے تھے جس طرح آگ کے انگاروں پر کھڑے ہو کر کسی کے پاؤں جلتے ہیں۔ میں بیان نہیں کرسکتا کہ اس وقت ہم سب کس اذیت کا شکار تھے۔ ذرا آپ سوچیں کہ اگر آپ کے جوتے آگ کے بنا دیئے جائیں تو آپ پر اور آپ کے پیروں پر کیا گزرے گی۔ آپ کو کتنی تکلیف پہنچے گی، خدا کی قسم اس وقت ہم شدید اذیت میں مبتلا تھے، ایک دوسرے کو مدد طلب کرنے کی نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن اس وقت کوئی بھی کسی کی مدد نہیں کرسکتا تھے۔ اگر کوئی روحانی مدد کرنے کا اہل تھا تو وہ مولوی افتخار یا مولوی ذوالفقار تھے لیکن بے چارے وہ دونوں بھی جنات کی ریشہ دوانی کا شکار تھے ان کے پیروں میں بھی آگ کے جوتے تھے جن سے ان دونوں کے سر بھٹی کی طرح تپ رہے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر ایک عجیب طرح کی وحشت بکھری ہوئی تھی، دراصل وہ دونوں پکے عامل تھے اور کئی بار جنات پر غلبہ حاصل کرچکے تھے لیکن اس وقت شکست اور فریب خوردگی کا احساس انہیں ہم سے زیادہ اذیت میں مبتلا کر رہا تھا اور انہیں اس بات کا افسوس تھا کہ وہ ہمیں تو کیا ان جنات سے نجات دلاتے وہ خود ہی جنات کی حرکتوں کا شکار ہو رہے تھے۔ لیکن وہ دونوں ہمت ہارنے والے نہیں تھے۔ وہ بدستور کچھ نہ کچھ پڑھ رہے تھے اور اشاروں ہی اشاروں میں ایک دوسرے سے مشورہ بھی کر رہے تھے۔ ہم ان دونوں عاملوں کے اشاروں کو سمجھنے سے قاصر تھے لیکن ہمیں اس بات کا اطمینان تھا کہ ان دونوں کے ہوش و حواس صحیح سلامت ہیں اور یہ دونوں ان اذیت ناک لمحوں میں بھی ہمیں جنات سے نجات دلانے کی ترکیب سوچ رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارا ان لوگوں سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ ہی ان کا ہم سے کسی طرح کا کوئی مطالبہ تھا۔ ان دونوں کی ہمت اور حوصلہ دیکھ کر ہمیں رشک آرہا تھا اور ہم تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے محاذ پر ڈٹے ہوئے تھے۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو ہمارا تو دم ہی نکل جاتا۔ میں ان دونوں کو رشک کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور وہ دونوں خاموشی کے ساتھ کسی عمل میں مصروف تھے کہ چاروں طرف ایک عجیب طرح کا تعفن پھیلنا شروع ہوا۔ یہ تعفن اس قدر اذیت ناک تھا آج بھی اس کے تصور سے جی متلانے لگتا ہے۔ اس تعفن سے اس وقت سب کا دم گھٹنے لگا تھا۔ اور ذوالفقار اور افتخار بھی اس تعفن سے اس درجہ پریشان تھے کہ بار بار ان کا ہاتھ ان کی ناک پر جاتا تھا۔ یہ تعفن اس لئے پھیلایا گیا تھا تا کہ افتخار اور ذوالفقار کوئی عمل نہ کرسکیں۔ لیکن شروع شروع میں تو یہ دونوں کچھ گھبرا سے گئے تھے لیکن بعد میں انہوں نے خود پر قابو پاتے ہوئے اپنے عمل کے سلسلے کو جاری رکھا اور ان کے عمل کی برکت سے ہمیں وحشت ناک مناظر سے بھی نجات ملی اور اس تعفن سے بھی جو ہم سب کے لئے اذیت دہ بنا ہوا تھا۔ دالان میں اب سکون تھا، درودیوار سے جو آنکھیں وحشت پھیلا رہی تھیں اب وہ نظر نہیں آرہی تھیں، دالان کی چھت بھی اب بالکل صاف دکھائی دے رہی تھی اور چھت کا منظر بھی اب اپنی اصلی حالت میں تھا لیکن ہوا یہ کہ جب ہم اس کمرے کی طرف بڑھے جس میں ہماری رہائش تھی تو دالان نے ایک پنجرے کی سی شکل اختیار کرلی اس کے سب دروازوں پر لوہے کی جالیاں خود بخود تن گئیں۔ اور ہمارے اس دالان سے نکلنے کا راستہ ہی بند ہوگیا۔

دالان سے باہر ایک شخص ہمیں دکھائی دیا۔ جو بالکل انسانوں کی طرح تھا لیکن اس کے سر پر سینگ تھے۔ اس کو دیکھ کر مولوی افتخار نے کہا۔ تو کون ہے؟ اور تو کہاں سے آیا ہے۔

اس نے کہا۔ میں اس شخص کا بھائی ہوں جس کا قتل اس حویلی میں کیا گیا ہے۔ ہم نے کوئی قتل نہیں کیا۔'' مولوی افتخار نے کہا۔'' تو جھوٹ بولتا ہے۔

تم سب پچھتاؤ گے۔ تمہارے سب ساتھی ہمارے قبضے میں ہیں اور تمہاری دونوں عورتوں کو ہم نے سمندر میں بھیج دیا ہے۔

اگر تم نے انہیں آزاد نہیں کیا تو میں تمہاری نسل کو برباد کردوں گا۔

یہ بات سن کر کہ عورتوں کو جنات نے سمندر میں بھجوادیا ہے۔ شہزاد کی حالت خراب ہوگئی۔ اس کو اپنی بیوی اور بہن کی جان خطرے میں محسوس ہوئی اس نے میرے قریب آکر کہا۔

عرفان، اب کیا ہوگا۔؟ کیا میری بیوی اور بہن ہمیشہ کے لئے مجھ سے بچھڑ گئی ہیں۔؟ میں نے شہزاد کو تسلی دی اور اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ میرے دوست اللہ پر بھروسہ کرو۔ انشاء اللہ مولوی افتخار اور ان کے ساتھی کی محنت رنگ لائے گی اور ہمیں اس جنگ میں جنات پر فتح حاصل ہوگی اور جب ہم ان پر غلبہ حاصل کرلیں گے تو ہم اپنے سب ساتھیوں کو جس میں تمہاری بیوی اور بہن بھی شامل ہیں چھڑانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اسی لمحے وہ سیاہ فام بھی ہمیں دالان کے باہر نظر آیا اس نے اپنے پیلے پیلے دانتوں سے ایک زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ چند منٹ کے بعد تم سب کو اندازہ ہوجائے گا کہ جنات کیا کچھ کرسکتے ہیں۔ میں تم سب کا سرمہ بنادوں گا اور تم چند منٹ کے بعد نیست ونابود ہوجاؤ گے۔ اس سیاہ فام نے قہر آلود نظروں سے مجھے اور شہزاد کو گھورتے ہوئے کہا۔ اپنے انتقام کا ایک نمونہ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے ایک جن سے کہا جو بہت ہٹا کٹا تھا، لاؤ اس چھوکری کو اور انہیں دکھاؤ کہ ہم کیا کرسکتے ہیں اور چند ہی منٹ کے بعد وہ جن ارجمند کو پکڑ کر لایا۔ ارجمند پاگل پن کی سی کیفیت کا شکار تھی۔ اس نے دالان کے سامنے آتے ہی ناچنا شروع کردیا۔ ناچتے ناچتے وہ خطرناک قسم کے قہقہے بھی لگارہی تھی وہ ہم میں سے کسی کو نہیں پہچان رہی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ اس کا چہرہ متغیر تھا۔ اس کی آنکھیں عجیب طرح کی ہورہی تھیں۔ اس کے سر کے بال کھڑے ہوگئے تھے، اس کے چہرے کا رنگ گلابی تھا لیکن اس وقت اس کا چہرہ ہمیں سیاہ محسوس ہورہا تھا۔

ارجمند کو دیکھ کر شہزاد کی حالت بگڑ گئی، اس نے روتے ہوئے کہا۔

ارجمند! میری بہن!

ارجمند نے شہزاد کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مردانہ آواز میں کہا۔ بکواس بند کر تو ہی ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ تو نے ہی ہمیں ان جنوں کے حوالے کیا ہے اگر تجھے ہم سے محبت ہوتی تو تو ہمیں چھوڑ کر نہ جاتا۔

ارجمند بانو کی کیفیت عجیب تھی۔ وہ ہنس بھی رہی تھی، رو بھی رہی تھی، قہقہے بھی لگارہی تھی اور اس کی آنکھوں میں شعلے بھی دہک رہے تھے۔ شہزاد بیگ اس کو اس کیفیت میں دیکھ کر بے سدھ سے ہوئے جارہے تھے۔ اور انہیں اپنی بیوی کی بھی فکر تھی کہ وہ نہ جانے کس حالت میں ہوگی۔

مولوی افتخار نے شہزاد کو حد سے زیادہ پریشان دیکھ کر کہا۔ محترم خود کو سنبھالیں۔ اگر ہم نے اپنے ہوش وحواس پر قابو نہیں رکھا تو ہم یہ جنگ نہیں جیت سکیں گے۔ اور ایک بات یاد رکھیں کہ یہ جن جھوٹ بہت بولتے ہیں، یہ جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں۔ دیکھو ابھی انہوں نے یہ کہا تھا کہ تمہاری دونوں عورتوں کو سمندر میں بھیج دیا ہے اور ابھی کے ابھی یہ اس لڑکی کو لے کر حاضر ہوگئے۔ ان کی کسی بات کو سچ سمجھ کر ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک اس وقت ہم ایک خول میں بند ہیں اور ہمارا عمل کام نہیں کررہا ہے لیکن ہم ہمت نہیں ہاریں گے ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو ہم ہی ان جنات پر فتح پائیں گے۔

مولوی افتخار کی یہ باتیں سن میری رگوں میں خون جوش مارنے لگا شہزاد ور عبدالباسط کے چہروں پر بھی اطمینان ظاہر ہوا۔ ابھی مولوی افتخار نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ ایک دم ایک شور سا مچا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی پر ظلم ہورہا ہے اور مظلوم واویلا کررہا ہے۔ میں نے شہزاد کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے ساتھیوں پر جنات ستم توڑ رہے ہیں۔ رونے اور بلکنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ بے چارے نہ جانے کس حالت میں ہوں گے۔ عبدالباسط بولا۔ یار اس جنگل میں آکر ہم نے بہت غلطی کی۔ اب ہمارا سلامتی کے ساتھ واپس چلے جانا بہت مشکل ہے۔ ہم اس طرح کی باتوں میں معروف تھے کہ ارجمند کا چہرہ متغیر ہوتا محسوس ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ بلی کی صورت میں بدل گیا۔ لیکن اس کا پورا جسم جوں کے توں رہا۔ صرف اس کا چہرہ بلی جیسا ہوگیا۔ ارجمند کو دیکھ کر شہزاد بیگ بے اختیار دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ انہیں اپنی بہن سے بہت محبت تھی اس کو اس کیفیت میں دیکھ کر وہ خود کو سنبھال نہیں سکے انہوں نے چیخنا چلانا شروع کردیا۔ مولانا افتخار نے شہزاد بیگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ جنات کی طرف سے یہ نظر بندیاں ہورہی ہیں آپ پریشان نہ ہوں آپ کی بہن بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی ہماری حیرانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ہمیں ایک اور بھیانک منظر

دیکھنے کو ملا۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے دو ساتھیوں کو جنات کھینچ کر لا رہے ہیں۔ یہ نعیم اختر اور گلزار قریشی تھے ان دونوں کے گلے میں طوق پڑا ہوا تھا۔ اور ان پر ایک جن کوڑے برسا رہا تھا۔ ان دونوں کی حالت یہ بتارہی تھی کہ کافی دیر سے ان پر ظلم وستم ہو رہا ہے۔ وہ دونوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہمیں دیکھ رہے تھے۔ وہ زبان سے کچھ نہیں بول رہے تھے لیکن ان کی آنکھیں بول کر یہ کہہ رہی تھیں کہ خدا کے لئے ان جنات سے ہمیں بچاؤ۔ شاید مولوی افتخار نے بھی ان کے اس خاموش پیغام کو سن لیا تھا انہوں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ گھبراؤ نہیں۔ انشاءاللہ ہم عنقریب ان جنات پر قابو پالیں گے اور اگلے ہی لمحے مولوی ذوالفقار علی نے چیخ کر کہا۔ ہمارا عمل کامیاب ہو گیا دیکھئے لوہے کی سلاخیں پگھل رہی ہیں۔ میں نے دیکھا ہم جس خول میں بند ھے تھے اور دالان کے سب دروازوں پر سلاخیں اس طرح چڑھا دی گئی تھیں جیسے دالان نہ ہو کر کوئی پنجرہ ہو۔ سلاخوں کو پگھلتا دیکھ کر جنات نے ارجمند بانو اور ہمارے دونوں ساتھیوں کو اندر کی طرف گھسیٹا اور اسی کے ساتھ ساتھ حویلی میں ایک کہرام مچا۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ حویلی کے اندر ہزاروں جنات اس وقت موجود ہیں۔ ہمارے دل بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہے تھے، ہمارے جسم کا رُواں رُواں کھڑا ہو گیا تھا۔ پیاس کے مارے ہمارے حلق خشک ہو گئے تھے ہم تو مر جاتے اگر ہمارے ساتھ دو عامل نہ ہوتے۔ میں خود کو بہت بہادر سمجھتا تھا۔

لیکن اس رات جو میری حالت تھی میں بتا نہیں سکتا۔ میری سانس گھٹ رہی تھی اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آج کی رات ہم سب مر کر اس حویلی میں دفن ہو جائیں گے۔ شہزاد بیگ بھی بہت بہادر اور جرأت مند تھے میں نے ان کو کبھی خوف زدہ نہیں دیکھا تھا لیکن ان کی حالت بھی اس وقت اچھی نہیں تھی، ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور وہ بھی اس وقت یہ یقین کر چکے تھے کہ ہمارا زندہ بچ کر نکل جانا ناممکن ہے۔ وہ اپنی بیوی اور بہن کی طرف سے بہت فکر مند تھے۔ سلاخیں پگھلتے ہی ہم دالان سے باہر آ گئے۔ اس کے بعد مولوی افتخار نے کہا کہ آؤ تم سب ایک جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم سب کا حصار کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم دونوں جنات کے ساتھ کھل کر لڑ سکیں گے۔

تو کیا آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں گے۔ عبدالباسط نے گھبرا کر پوچھا۔

نہیں نہیں۔ ہم تمہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں۔ ہم اس وقت تک اسی حویلی میں ہیں جب تک تم سب کو ان جنات سے آزاد نہیں کرا دیتے۔ لیکن ہمیں تمہارا خطرہ اس لئے ہے کہ تم کوئی عمل نہیں جانتے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ جنات تمہاری بھی درگت ایسی بنا دیں جیسی تمہارے ساتھیوں کی بنا رکھی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہارا حصار کر دوں۔

تو کیا حصار کے بعد جنات کی کارروائیوں سے ہم محفوظ ہو جائینگے۔

یقیناً۔ مولوی افتخار نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

اس کے بعد انہوں نے ایک لکڑی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور ہمیں ایک جگہ کھڑا کر کے ہمارے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیا۔ اس دائرے میں ہم پانچ لوگ تھے۔ دو ہم اور تین مولوی افتخار کے ساتھی۔

ہمارا حصار کرنے کے بعد مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار اندر کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان کے اندر جانے کے بعد زبردست شور مچا۔ کچھ اس طرح کی آوازیں ہمارے کانوں میں پڑیں مارو پیٹو۔ الفاظ ہمارے سمجھ میں نہیں آ رہے تھے لیکن مفہوم کچھ اسی انداز کا تھا کہ جیسے جنات کی طرف سے ہمارے عاملوں پر کوئی یلغار ہو رہی ہو۔ چند ہی منٹ کے بعد سیکڑوں چمگادڑ ہمارے ارد گرد منڈلانے لگے۔ ان چمگادڑوں کو دیکھ کر ہمیں وحشت ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ہزاروں سانپ اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ عبدالباسط کی روح فنا ہو رہی تھی اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب کیا ہوگا؟ عبدالباسط ان سانپوں کو دیکھ کر بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ جنید نے عبدالباسط کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا بے وقوفی کر رہے ہو۔؟ اگر تم حصار سے باہر چلے گئے تو تم خطرے میں آ جاؤ گے۔ اسی دائرے کے اندر کھڑے رہو کوئی بھی چیز اس دائرے کے اندر نہیں آ سکے گی۔ اس کے بعد ہم نے غور کیا کہ جو سانپ ہماری طرف بڑھ رہے تھے وہ حصار کے دائرے سے باہر باہر تھے۔ اور چمگادڑ بھی ہم سے ایک گز کے فاصلے سے پرے پرے اڑ رہے تھے البتہ یہ چیزیں ہمیں ڈرانے کی اور لرزانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ جنید اور ارشاد کے سمجھانے کے بعد ہم تینوں میں ایک طرح کی ہمت آ گئی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک طرح کا خوف ہمارے دلوں میں موجود تھا۔ حویلی کے کمروں میں بے تحاشہ شور مچ رہا تھا اس شور سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اندر کمروں میں گھمسان کی جنگ چل رہی ہے۔ ہمیں حیرت ہو رہی تھی کہ صرف دو آدمی کس طرح جنات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ میں نے جنید سے پوچھ ہی لیا۔ کیا ہمارے یہ دو مولوی جنات پر

قابو پالیں گے۔؟

کیوں نہیں۔؟ یہ دونوں مولوی ابھی ایک رات پہلے جنات کے ایک غول سے نمٹ کر آرہے ہیں۔ دراصل ان کے پاس عمل کی طاقت ہے اور جنات عمل کی طاقت کے سامنے بے بس ہوجاتے ہیں۔

لیکن جنگ کیسی بھی ہو جان کا خطرہ تو دونوں فریق کو ہوتا ہے۔

اللہ ان کی مدد کرے۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ بے چارے بغیر کسی لالچ کے ہمارا ساتھ دے رہے تھے۔ میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ عبدالباسط نے چونک کر کہا۔ عرفان وہ دیکھو۔ عبدالباسط نے حویلی کے مین گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے جب اس طرف دیکھا تو میرے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ میں نے دیکھا، اور میں نے ہی کیا ہم سب نے دیکھا۔ کہ پچاسوں سیاہ فام لوگ اپنے ہاتھوں میں آگ کی تلوار لئے حویلی کے اندر داخل ہورہے تھے۔ شاید یہ جنوں کی فوج تھی جس کو اپنی مدد کے لئے حویلی کے جنات نے طلب کیا تھا۔

یہ سب حویلی میں آنے کے بعد چمگادڑ والے کمرے میں چلے گئے۔ ان کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ تھی یہ سب چار چار گز لمبے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں دو دو گز کی تلواریں تھیں جو شاید آگ کی بنی ہوئی تھیں۔ چند منٹ کے بعد دو جن کمرے سے نکل کر چمگادڑ والے کمرے میں گئے۔ اس کے بعد زہریلے قہقہوں کی آوازیں فضا میں گونجیں۔ اور اس کے فوراً بعد آگ کی بارش شروع ہوئی۔ لیکن ہم نے صاف محسوس کیا کہ آگ حصار کے دائرے سے باہر برس رہی تھی ہم سب محفوظ تھے۔ تقریباً دس منٹ تک شعلے برستے رہے۔ اس کے بعد آگ کی یہ بارش تھم گئی۔ بارش تھمنے کے بعد دو جن آگ کی تلوار گھماتے ہوئے ہماری طرف بڑھے۔ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہماری حالت خراب ہونے لگی اور ایک عجیب سا خوف ہمارے دل ودماغ پر منڈلانے لگا۔ اگرچہ حصار کی قوت کو ہم مان چکے تھے لیکن پھر بھی ایک عجیب طرح کا ڈر تھا۔ اور ایک عجیب طرح کی وحشت تھی جس سے ہم اس وقت ہم دوچار تھے۔ عبدالباسط نے ایک بار پھر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن اس بار پھر جنید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ یہ تم کیا کررہے ہو، اگر تم اس حصار سے باہر نکل گئے تو تم زندہ نہیں بچو گے یہیں کھڑے رہو اسی میں ہم سب کی عافیت ہے۔

وہ دونوں جن ہمارے بالکل قریب آکر کھڑے ہوگئے۔ وہ انتہائی کریہہ شکل کے تھے۔ ان کا رنگ حد سے زیادہ کالا تھا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں۔ سر پر بال جانوروں کے سینگوں کی طرح کھڑے تھے، کان بہت بڑے تھے، ناک کے نتھنے بہت موٹے تھے، ہونٹ بھی حد سے زیادہ بھدے اور موٹے تھے۔ قد دونوں کا خاصا لمبا تھا، ہاتھ کھردرے تھے، اور دونوں کے ہاتھوں کے پنجے بہت ہی بدنما تھے، ان کے جسم پر جو لباس تھا وہ بے ترتیب سا تھا، ان کے ہاتھوں میں آگ کی تلواریں تھیں، دونوں کے دانت حد سے زیادہ پیلے تھے۔ ان دونوں نے ہمارے قریب آکر تلوار گھمانے کی کوشش کی لیکن وہ تلوار ہمارے قریب کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ انہوں نے اپنی بے بسی کو خود بھی محسوس کیا۔ جب وہ ہم پر وار کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے تو انہیں بہت غصہ آیا اور انہوں نے وحشی جانوروں کی طرح چنگھاڑنا شروع کیا۔ وہ اپنے پیروں کو زور زور سے زمین پر ماررہے تھے اور جب جب وہ زمین پر پیر مارتے تھے زمین میں زلزلہ سا آجاتا تھا۔ جب چند منٹ تک وہ کامیاب نہ ہوسکے تو انہوں نے نہ جانے کس زبان میں اپنے ساتھیوں کو پکارا۔ ان کی آواز سن کر دو ان سے بھی زیادہ بدصورت قسم کے جن چمگادڑ والے کمرے سے نکل کر ہماری طرف پورے غصے کے ساتھ بڑھے ان کے ہاتھوں میں لوہے کی سلاخیں تھیں۔ جن میں آگ بھڑک رہی تھی۔ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ ضرور ہم پر قابو پالیں گے۔ انہوں نے کافی فاصلے سے ہم پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں کامیابی نہیں ملی۔ وہ ہمارے دائرے سے باہر ہی گر گئے اس کے بعد انہوں نے ہمیں اس طرح گھور کر دیکھا جیسے وہ اپنی آنکھوں سے ہم پر کوئی وار کرنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنی زبان کو ہماری طرف بڑھایا۔ اس کی زبان ایک گز سے بھی زیادہ لمبی ہوکر ہماری طرف بڑھنے لگی۔ ہم سب سہم کر رہ گئے۔ ہمیں یقین ہوگیا کہ اس کی زبان میں یقیناً کوئی زہریلا مادہ ہوگا اگر اس کی زبان نے ہمارے جسم کو چھولیا تو ہمارے جسموں میں زہر پھیل جائے گا اور سب مرجائیں گے لیکن واہ رے حصار کی قوت اس کی زبان حصار کے دائرے سے باہر باہر رہی اور جب اس نے اس کو آگے بڑھانے کی کوشش کی تو وہ بے جان سی ہوکر لٹک گئی اب ہمیں قدرے اطمینان ہوگیا تھا کہ کوئی بھی جن حصار کے اندر نہیں آسکے گا۔ اسی وقت اندر کمروں میں ایک کہرام سا مچا۔ اور اسی وقت چمگادڑ والے کمرے سے جن نکل نکل کر کمرے کی طرف بے تحاشہ بھاگے۔ بالکل اس طرح جیسے

انہیں کسی نے کوئی حکم دیا ہو جو چار جن ہمارے پاس کھڑے تھے وہ بھی کمرے کی طرف چلے گئے۔ ہمیں یقین ہو گیا کہ کمرے میں بہت ہی خطرناک جنگ چل رہی ہے اور ہمارے دو عامل جنوں سے مقابلہ کر رہے ہیں، بے اختیار ہمارے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے اور ہم نے اللہ سے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا کردے۔ آئندہ ہم اس شکار وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ اندر کمرے میں گھمسان کی لڑائی چل رہی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ بار بار آگ کے گولے اچھل رہے تھے۔ غالباً ہمارے عامل اپنا کوئی محاذ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور جنات ان پر آگ کے گولے برسا کر انہیں پسپا کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔ اچانک حویلی کسی ہنڈولے کی طرح ہچکولے کھانے لگی، یہ بھی جنات کا کوئی وار تھا۔ اس وار سے ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم حصار سے باہر نہ ہو جائیں۔ کیونکہ زمین اتنی زور سے ہل رہی تھی کہ کئی کئی بار میں اور عبدالباسط زمین پر گرتے گرتے بچے۔ زمین ۲۰ منٹ تک ہچکولے کھانے کے بعد ٹھہر گئی لیکن اسی وقت ہزاروں کی تعداد میں کالے رنگ کے کتے حویلی کے اندر داخل ہوئے۔ یہ کتے گدھے سے کچھ ہی چھوٹے تھے۔ ان کتوں نے ہمیں گھور کر دیکھا۔ اور ہماری طرف جست لگانے کی کوشش کی لیکن وہ ہم تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اسی وقت ایک کتے نے ایسی جست لگائی کہ ہمارا ایک ساتھی کلن گھبرا گیا اور وہ اس طرح ہٹا کہ اس کی ایک ٹانگ حصار کے دائرے سے باہر نکل گئی اور اسی وقت ایک کتے نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اس کو کھینچ لیا۔ عجیب عالم تھا۔ کتے اس کو پھاڑ رہے تھے لیکن ہم اس کی کوئی مدد نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ اگر ہم اس کی مدد کرنے کے لئے حصار سے باہر نکلتے تو ہمارا حشر بھی یہی ہوتا جو اس کا ہو رہا تھا۔ بے چارے کلن نے بھاگنے کی کوشش بھی کی لیکن وحشی کتوں نے اس کو بھاگنے کا موقعہ نہیں دیا۔ خدا ہی جانے یہ کتے تھے یا یہ بھی جنات تھے جو کتوں کی صورت میں آ کر ہم پر حملہ آور ہوئے تھے۔ کلن کے کپڑے پھٹ گئے تھے اور اس کے بدن سے خون بہہ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد کلن ڈھیر ہو گیا۔ لیکن کتوں نے اسے اب بھی نہ چھوڑا وہ اس کو بھنبھوڑتے رہے اور ہم اس قدر مجبور اور بے بس تھے کہ اس کی ذرا سی بھی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ارشاد اور جنید کلن کی یہ درگت دیکھ کر رو رہے تھے ہماری آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے تھے ایک اچھا صحت مند نوجوان جنات کے ظلم وستم کا شکار ہو گیا تھا۔

کلن کو بے جان کر کے کتوں کا غول پھر ہماری طرف بڑھا۔ ہم نے خود کو سنبھال لیا، ہم نے کلن کا حشر دیکھ لیا تھا کہ حصار سے باہر نکلنے کا انجام کیا ہوا۔ اس لئے ہم نے حصار کے دائرے میں خود کو سمیٹے رکھا۔ کتے ہمارے اردگرد منڈلاتے رہے۔ ان کتوں کی آنکھیں اس قدر خطرناک تھیں کہ انہیں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ وہ کتے اپنی فٹ بھر کی زبان نکال کر ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ وہ حصار کے دائرے تک نہیں پہنچ پا رہے تھے، کوئی روحانی طاقت انہیں آگے نہیں بڑھنے دے رہی تھی۔ چند گز کے فاصلے پر کلن کی لاش پڑی ہوئی تھی ان جنگلی کتوں نے اس کو ختم کر دیا تھا۔ کتنی مجبوری اور کتنی لاچاری تھی کہ ہم انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسان کی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ہمیں پوری طرح اس کا بھی اندازہ نہیں تھا کہ کلن بچ چکا ہے یا نہیں۔ ہم کتوں کی حرکتیں دیکھ ہی رہے تھے کہ اندر کمرے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بم پھٹ گیا ہو۔ اس آواز سے ہم تو لرز ہی گئے وہ کتے بھی خوفزدہ سے ہو گئے اور اس کے بعد وہ چمگادڑ والے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ کمرے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک ان کتوں کی کسی نے آواز دی۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے انہیں کوئی بلا رہا ہے اور ہمارا اندازہ صحیح نکلا اس آواز کے آتے ہی کتے ہال کمرے کی طرف چلے گئے۔ لیکن ہماری قسمت میں اطمینان نہیں تھا کہ ان کتوں کے جاتے ہی حویلی کے مین گیٹ سے ایک جنگلی ہاتھی داخل ہوا۔ یہ ہاتھی بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اس ہاتھی کے اوپر ایک بچہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے جنگل میں کئی بار جنگلی جانوروں کو، شیروں کو، ریچھوں کو اور ہاتھیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا لیکن ہاتھی پر ہاتھی کو سوار میں پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ یہ ہاتھی پہلے چمگادڑوں والے کمرے کی طرف گیا۔ اور اس کے بعد وہ تیزی کے ساتھ ہماری طرف پلٹا اور اس نے بدمستی کے ساتھ ہماری طرف بڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں ہاتھی ہمارے قریب آ رہا تھا ہماری روح فنا ہو رہی تھی۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ ہمارے قدم لڑکھڑانے لگے۔ ارشاد نے ہمیں سمجھایا کہ خود کو سنبھالے رکھنا اور اپنے پاؤں حصار سے باہر مت نکالنا ورنہ مصیبت آ جائے گی۔ جنید بولا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ کے کلام کی طاقت کے سامنے ہر طاقت اور ہر مصیبت ہیچ ہے یہ ہاتھی بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اور واقعی ایسا ہی ہوا ہاتھی بار بار پوری قوت کے ساتھ ہم پر حملہ کرتا تھا لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے بعد وہ حصار سے باہر ہی رہتا تھا اور اس کے بعد ہاتھی کی ہمت بھی پست ہو گئی اور وہ بھی

چگادڑ والے کمرے میں جا کر روپوش ہو گیا۔ کچھ دیر موت کی سی خاموشی رہی اس کے بعد کمروں میں ایک خوفناک قسم کا شور ہوا۔ اور اس کے بعد اس طرح کی آوازیں بلند ہوئیں ہم بدلہ لیں گے، ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ان آوازوں کے ساتھ ساتھ ہچکیوں اور سسکیوں کی بھی آوازیں آرہی تھیں۔ اللہ ہی جانے اندر کمروں میں کیا ہو رہا تھا، ہمارے ساتھیوں پر کیا بیت رہی تھی۔ جنات کیا کیا حرکتیں کر رہے تھے اور مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار ان سے نمٹنے میں کس حد تک کامیاب تھے۔ بظاہر ایسا لگ رہا تھا کہ جنات حاوی ہو چکے ہیں اور ہمارے بھی ساتھیوں کی موت واقع ہو چکی ہے کیونکہ کتنی ہی خطرناک چیزوں کو ہم نے کمرے میں جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ دو عامل اتنی ساری بھیانک مخلوقات کا مقابلہ بھلا کیسے کرتے۔ لیکن ان دونوں عامل کے کئے ہوئے حصار کی طاقت کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اس لئے ہمیں ایک طرح کا اطمینان تھا اور میں بھی جنات کے وجود کا قائل ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی قائل ہو چکا تھا کہ اس دنیا میں عمل کی بھی ایک طاقت ہے اور عمل کے ذریعہ انسان جنات جیسی طاقت ور مخلوق پر قابو پالیتا ہے۔ جوں جوں وقت گزر رہا تھا ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ ہم حصار کی وجہ سے خود تو مطمئن سے ہو گئے تھے لیکن ہمیں اپنے ان ساتھیوں کی فکر ستا رہی تھی جو پوری طرح جنات کے قبضے میں تھے۔ کلن کے بے جان جسم نے ہمیں اور زیادہ خوف زدہ کر دیا تھا۔ ہم یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ جب جنات کے بھیجے ہوئے کتنے ایک انسان کا حشر یہ کر سکتے ہیں تو جنات کی پوری فوج جو کمرے میں ظلم وستم توڑ رہی تھی وہ ہمارے ساتھیوں کی کیا کچھ درگت نہیں بنا رہی ہوگی۔ میں کلن کے بے جان جسم کو گھور رہا تھا کہ شہزاد بیگ بولے۔ عرفان وہ دیکھو شہزاد بیگ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا ابابیل کا یا ان سے ملتی جلتی چڑیوں کا ایک لشکر ہماری طرف آرہا تھا اور چند ہی منٹ کے بعد اس لشکر نے باجرے کی مانند کنکریاں برسانی شروع کیں۔ کنکریاں بھی شاید آگ میں بجھی ہوئی تھیں کیونکہ میں نے محسوس کیا تھا کہ جب وہ کنکریاں زمین پر گرتی تھیں تو ایک آگ سی روشن ہوتی تھی۔ لیکن اللہ کا کرم تھا کہ ایک کنکری بھی حصار کے اندر نہ آسکی۔ اور ابابیل کا جھنڈ ہمارے اوپر بھی نہیں منڈلا سکا۔ ہمارا حصار ہمارے سروں پر بھی تھا۔ اگر چہ ہم حصار میں پوری طرح محفوظ تھے لیکن پھر بھی ایک خوف، ایک ڈر، ایک وحشت ہمارے دلوں پر چھائی ہوئی تھی اور ہم یہی گمان کرتے تھے کہ ہمارا زندہ رہ جانا ممکن نہیں ہے۔ یہ لشکر بھی اپنی ڈیوٹی انجام دے کر غائب ہو گیا۔ لیکن اندر والوں کی کوئی خیریت ہمیں نہیں مل سکی۔ ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں برابر آرہی تھیں اور لحہ بہ لحہ ایک طرح کا شور وغل بھی بڑھ رہا تھا جیسے اندر پکڑ دھکڑ ہو رہی ہو اور جیسے مقابلہ آرائی پوری جم کر ہو رہی ہو اسی وقت ہم نے یہ دیکھا کہ جیسے کوئی آگ کے ہنڈولے میں بیٹھ کر حویلی میں اتر رہا ہے۔ یہ ہنڈولہ چگادڑ والے کمرے کی چھت پر اتر گیا۔ لیکن ہمیں اس کے بعد کچھ بھی دکھائی نہیں دیا ایک بار اندر کمروں سے پھر ایک بھیانک شور مچا۔ جیسے بہت سی آوازیں یہ کہہ رہی ہوں کہ ان کو ختم کر دو، ان کو جلا دو، ان کو بھسم کر دو۔ یہ آواز جنوں کی تھیں، جو شاید ہمارے ساتھیوں کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔

چگادڑوں والے کمرے کی چھت پر آگ کا بنا ہوا جو ہنڈولہ اترا تھا یہ غالباً شاہ جنات کی سواری تھی اس کی حفاظت کے لئے دسیوں جنات اس کے ساتھ تھے۔ اس ہنڈولہ کی آمد یہ ثابت کرتی تھی کہ حویلی کے کمروں میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور دو عاملوں نے ان جنات کو زبردست کشمکش میں مبتلا کر رکھا ہے اور یہ مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنے بادشاہوں اور خاص الخاص اجنہ سے مدد حاصل کریں۔ جنگ جنگ ہی ہوتی ہے اور جنگ کے مناظر جہاں ہوش اڑا دینے والے ہوتے ہیں وہیں وہ مناظر دیکھنے سے اور ریکارڈ رکھنے کے قابل بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے دلوں میں یہ خواہش مچلتی تھی کہ ہم اس مقابلہ آرائی کو جو انسانوں اور جنوں کے درمیان ہو رہی تھی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ لیکن ہم مجبور اور بے بس تھے اور ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اگر ہم نے اپنے قدم حصار سے باہر نکالے تو ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ کلن کا حشر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ اس کی ناگہانی موت نے ہمیں خوف اور دہشت سے دوچار کر دیا تھا۔ اور ہم حصار کے دائرے کے اندر خود کو محصور رکھنے پر مجبور تھے۔ کلن ایک ذرا سی غلطی سے اپنی جان گنوا بیٹھا تھا۔

حویلی کے اندرونی کمروں میں کہرام مچا ہوا تھا۔ ہمیں حیرت تھی کہ صرف دو انسان اتنے سارے جنوں کا مقابلہ کیسے کر رہے ہیں۔ اور ہمیں فخر تھا کہ اللہ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور فخر اس بات پر بھی تھا کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت عطا کی اور خوشی اس بات کی تھی کہ جنات کی دنیا میں پہنچ کر جہاں ہم بے دست و پا تھے اس نے اپنے فضل سے ہماری حفاظت کے لئے دو عاملوں کو بھیج دیا جو ہماری

جانوں کی حفاظت کے لئے خود کو خطروں میں ڈالے ہوئے تھے۔ ہماری بدنصیبی تھی کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے قرآن کی تعلیم سے محروم تھے۔ اور ہمیں آیت الکرسی بھی یاد نہیں تھی اور اب ہمیں یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ آیات قرآنی کی طاقت کیا ہے۔ اور علوم قرآن کے ذریعہ ہم اس دنیا پر کس طرح فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نے جنات کی ریشہ دوانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ہم نے ان کی خطرناک منصوبہ بندیوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہم خواب میں نہیں حقیقت میں یہ دیکھ رہے تھے کہ جنات کے پاس کتنی طاقت ہے۔ وہ انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کتنے حربے استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ انسانوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے سانپ بن جاتے ہیں، گھوڑوں اور گدھوں کا روپ اختیار کر لیتے، خطرناک قسم کے کتے اور بلی بن کر حملہ کرتے ہیں اور ہاتھی بن کر ڈرانے اور اڑانے کی بھیانک سازش کر لیتے ہیں۔ کیسی کیسی حرکتیں تھیں جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ آج یہ تمام آپ بیتی ہم کسی کو سناتے ہیں تو وہ ہمارا یقین نہیں کرتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس طرح کی آپ بیتی اگر کوئی ہمیں سناتا تو ہم بھی اس کا یقین نہ کرتے اور اس کو پاگل سمجھتے۔ اور اس کا مذاق اڑاتے۔ اس آپ بیتی سے پہلے جسے آج میں نقل کر رہا ہوں میں تو جنات کے وجود ہی کا قائل نہیں تھا۔ اور عملیات کو تو میں ایک ڈھکوسلہ سمجھتا تھا۔ میں فطرتاً بہادر بھی تھا۔ اس لئے میرا زعم یہ تھا کہ اگر کوئی جن سامنے آگیا تو میں اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ میں اپنے دوستوں سے اسی طرح کی باتیں کیا کرتا تھا لیکن اس شکار کے دوران جب جنات کی رہائش گاہ میں مجھ پر اور میرے دوستوں پر یہ سب کچھ گزری جس کو آج میں قلم بند کر رہا ہوں تو مجھے یہ ماننا پڑا کہ ہمارے خالق نے جنات جیسی ایک مخلوق کو بھی پیدا کیا ہے۔ جن کی قوت اور جن کے اختیارات ہم سے زیادہ ہیں اور میں اس بات کا بھی قائل ہوگیا کہ جنات پر عاملین غلبہ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ غلبہ علم وعمل کی بنیادوں پر حاصل ہوتا ہے۔ جسمانی قوتوں کی یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ جنات طرح طرح کے روپ اختیار کر کے ہمارے پاس آرہے تھے لیکن حصار کے اندر آنے کی ان میں ہمت تھی اور نہ اختیار۔ دیکھنے میں تو یہ حصار کا دائرہ ہاتھ سے کھینچی ہوئی ایک لکیر ہی تو تھا لیکن یہ مضبوط اور محفوظ قلعے کے برابر تھا جہاں دشمن کی رسائی ممکن نہیں تھی۔

خطرناک آوازیں، سسکنے اور بلکنے کی آوازیں، مارو بھگاؤ کی آوازیں اور نہ سمجھ میں آنے والی کلمات کی آوازیں ایک بھیانک شور وغل کی طرح ہمارے کانوں میں پڑ رہی تھی اسی لمحے ایک خطرناک ہوش اڑا دینے والا جن جس کے گلے میں آگ کی مالائیں پڑی ہوئی تھیں اور جس کی آنکھیں دوزخ کی شعلوں کی طرح دہک رہی تھیں۔ ہماری طرف آتا ہوا نظر آیا اس کے ہاتھ میں ایک تلوار بھی تھی جو آگ کی بنی ہوئی تھی اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک لوہے کی زنجیر تھی شاید اس زنجیر کو بھی آگ میں تپایا گیا تھا کیونکہ اس کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کو کسی بھٹی میں تپا کر لایا گیا ہے۔ یہ جن زنجیر کو فضاؤں میں گھماتے ہوئے اور وحشیوں کی طرح چنگھاڑتے ہوئے پورے غصے کے ساتھ ہماری طرف بڑھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے چیلے بھی خطرناک طنزیہ ہنسی کے ساتھ اُچھلتے کودتے ہماری طرف آرہے تھے۔ ہمیں اس کا اندازہ ہوگیا تھا ہمیں ختم کرنے کے لئے ان کو بطور خاص بلایا گیا ہے اور یہ شاہ جنات کے ہنڈولے کے ساتھ نازل ہوئے تھے۔ ہم حصار کی قوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے اور ہمارا یقین مضبوط تھا لیکن اس جن کو دیکھ کر ہمارے جسموں پر کپکپی طاری ہوگئی اور ہمیں ایسا لگا کہ یہ جن ہماری ہڈی پسلی توڑنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ اور ہم بھیانک موت سے ہمکنار ہوجائیں گے۔ ہم نے کلمہ پڑھنا شروع کیا تاکہ اگر ہم مرے بھی تو ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ چند لمحوں کے بعد وہ خطرناک جن، جس کا بھیانک ناک نقشہ آج بھی میرے جسم میں رونگٹے کھڑا کر دیتا ہے ہمارے روبرو آکر کھڑا ہوگیا۔ اس نے ہم سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اپنا فیل نما پیر زمین پر مارا تو اس کی پوری ٹانگ زمین میں دھنس گئی۔ اس کی ٹانگیں لوہے کی طرح سخت تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہم سب نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن جب اس جن نے ایک قہقہہ لگایا اس کے ایک زہریلے قہقہے سے حویلی کے در و دیوار کانپنے لگے۔ اس کے اس خطرناک قہقہے کی بدنما آواز سے ہم لرز گئے اور ہم نے اپنی آنکھیں پھر کھول لیں وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔ آدم کے بیٹو اپنی ماں حوا کو یاد کر لو۔ اب تمہارا خاتمہ ہونے والا ہے۔ یہ کہہ کر اس جن نے اپنی زنجیر کو پوری قوت کے ساتھ گھمایا۔ اس انداز سے کہ وہ زنجیر ہمارے جسموں کو گھائل کردے اور ہماری کرچیاں بکھر جائیں۔ لیکن واہ رے اللہ تیری شان اور واہ رے کلام الٰہی تیری طاقت۔! وہ زنجیر حصار کی وجہ سے اس جن سے گھومی ہی نہیں۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا

کہ وہ اپنی قوت پوری طرح صرف کر رہا تھا اس کے چہرے پر غصہ بھی تھا اور غصہ میں انسان کی طاقت بھی دگنی ہو جاتی ہے اور جنوں کی طاقت تو کئی گنا بڑھ جاتی ہے لیکن اللہ کی قدرت اور اس کے کلام کی روحانیت کے قربان جایئے کہ وہ جن بے بس ہو گیا اور اس کے ہاتھ شل ہو گئے۔ وہ ہانپنے لگا۔ لیکن اس وقت پورے غصے کے ساتھ اس نے ہم پر حملہ کرنے کی آخری کوشش کی وہ چھلانگ لگا کر ہم تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن وہ حصار سے باہر ہی گر گیا۔ اس کے ساتھیوں نے مدد کر کے اس کو دوبارہ کھڑا کیا۔ لیکن نہ جانے کیوں اس کا جسم کانپنے لگا اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی اور اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں شعلے دہک رہے تھے لیکن اس کے چہرے پر شکست کے آثار نمایاں تھے اس نے ایک بار اپنا ہاتھ پھر ہماری طرف بڑھایا لیکن اس کا ہاتھ ایک طرف کو ڈھلک گیا جیسے کسی پر فالج کا حملہ ہو جاتا ہے اس نے ہمیں گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا۔ شکست کا اعتراف بھی تھا اور انسانی علوم کے سامنے اس کی بے بسی بھی ظاہر تھی۔ اس کے بعد وہ اور اس کے ساتھی الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ وہ چمگادڑوں والے کمرے میں داخل ہو گئے اندر کے شور و غل سے بہت وحشت ہو رہی تھی۔ رونے دھونے کی آوازیں بدستور آ رہی تھیں۔ ہمیں کچھ بھی اندازہ نہیں تھا کہ کون غالب ہے اور کون مغلوب۔ لیکن حصار کی قوت دیکھ کر ہمیں اس بات کا احساس ضرور تھا کہ جنات بہت آسانی سے مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کو شکست نہیں دے سکتے۔ اور جب تک ان دونوں کو شکست نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہمارے ساتھیوں کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے۔ اس جن کے واپس ہو جانے کے بعد چمگادڑوں والے کمرے سے تین عورتیں نکل کر ہماری طرف چلیں۔ یہ عورتیں بالکل سیاہ فام تھیں۔ ان کی ناک کے نتھنیں اتنے بڑے بڑے تھے کہ ہم ان میں اپنے ہاتھ کو گھسا سکتے تھے۔ ان کے کان اس قدر بڑے اور وحشتناک تھے کہ جن کو دیکھ کر ایک عجیب طرح کا خوف اور ڈر دل میں پیدا ہوتا تھا۔ ان کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے اور ان کے بال اس طرح الجھے ہوئے تھے جس طرح سُتلی الجھ جاتی ہے۔ ان کے پیر اور ہاتھوں کے پنجے کھردرے، سیاہ اور اس قدر بدنما تھے جنہیں دیکھ کر تے ہوئے گھن آتی تھی۔ ان کے جسموں سے بدبوئیں پھوٹ رہی تھیں۔ یہ تینوں عورتیں ہم سے ایک گز کے فاصلے پر آ کر کھڑی ہو گئیں۔ اور انہوں نے ایک ایک کر کے اپنے جسموں سے اپنے کپڑے اتار دیئے۔ حیرتناک بات تھی کہ ان کے جسموں پر اتنے بال تھے کہ اتنے بال تو مردوں کے جسم پر بھی نہیں ہوتے۔ اور ان کی شرم گاہیں بالوں سے پٹی ہوئی تھیں۔ ان کی شرمگاہوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ وہ ہمیں اس طرح گھور کر دیکھ رہی تھیں کہ جیسے ہم زندہ کو چبا لیں گی اور جیسے ہمیں نگل کر ہی دم لیں گی۔ ان کو دیکھ کر ہمیں بہت وحشت ہو رہی تھی اور ہمارے قدموں میں ایک طرح کی کپکپی سی پیدا ہو رہی تھی لیکن ہم مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ کہہ رہے تھے کہ کلن کا انجام سامنے ہے۔ حصار سے اِدھر اُدھر ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ذرا بھی حصار سے باہر نکلے گا تو اس کا انجام بھیانک ہوگا۔ جب ان سڑی ہوئی عورتوں نے یہ اندازہ کیا کہ ہم تو ان کی کسی بھی حرکت سے ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں تو انہوں نے ایک ذلیل حرکت شروع کی انہوں نے اپنی شرم گاہوں میں اپنے ہاتھ گھسا کر انہیں چاٹنا شروع کیا۔ اس قبیح منظر کو دیکھ کر ہمکیں اُبکائی آنے لگی۔ وہ عورتیں یہ ذلیل حرکت اس لئے کر رہی تھیں کہ تا کہ ہم اس ذلیل حرکت کی تاب نہ لا کر پریشان ہو جائیں، ہمارے جی متلانے لگیں اور ہمارے جسم کا کچھ بھی حصہ دائرہ حصار سے باہر آ جائے۔ یہ ذلیل حرکت دیکھ کر ہمارے سر چکرانے لگے اور یہ اندیشہ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی بے سدھ ہو کر گر پڑے گا اور گرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ حصار ٹوٹ جائے اس لئے ہم نے خود کو سنبھالا اور ایک دوسرے کو سنبھلنے کی تلقین کی۔ چند منٹ تک وہ تینوں جنی عورتیں یہ ذلیل حرکت کرتی رہیں۔ ابھی وہ اس ذلیل حرکت میں مصروف ہی تھیں کہ حویلی میں ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اس کے بعد ہر طرف آگ کے گولے بکھرنے لگے۔ چمگادڑ والے کمرے سے طرح طرح کی مخلوقات نکل کر بے تحاشہ حویلی کے مین گیٹ کی طرف بھاگنے لگیں۔ اچانک یہ تینوں عورتیں بھی ننگ دھڑنگ حویلی کے مین گیٹ سے باہر نکل گئیں۔ چند لمحوں تک حویلی کے در و دیوار پر شعلے برستے رہے۔ ہمارے اردگرد بھی انگاروں کی بوچھاریں ہوتی رہیں لیکن کوئی ایک انگارہ بھی حصار کے اندر نہیں آ سکا، ہم پوری طرح محفوظ رہے لیکن ہمارے دلوں کا جو حال تھا وہ بس ہم ہی جانتے تھے۔ ہم ایک ایسے خوف اور دہشت کا شکار تھے جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہ بات ہمارے سمجھ میں نہیں آئی کہ مختلف قسم کی مخلوقات جس میں سانپ، اژدہے، کتے، بلیاں، ریچھ، ہاتھی اور سور موجود تھے یہ سب

حویلی سے باہر کیوں چلے گئے اور تینوں جنی عورتیں بھی ہمیں ستانے کے بجائے بے تحاشہ بھاگتی ہوئی حویلی سے کیوں خارج ہوگئیں انہیں کسی نے بھاگنے کا حکم دیا۔ کیا حویلی کے کمروں میں جو جنگ چل رہی تھی وہ کسی نتیجے پر پہنچ گئی تھی، کیا کسی گروہ کو دوسرے گروہ پر غلبہ حاصل ہوگیا تھا۔ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ ایک بار ہمارے ذہنوں میں یہ بات آگئی کہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دیکھیں کہ اب کمروں میں کیا چل رہا ہے۔ شہزاد اور میں نے حصار سے باہر نکلنے کا ارادہ بھی کرلیا تھا لیکن ہمارے ساتھیوں نے سمجھایا کہ یہ غلطی نہ کریں کیونکہ ہمیں مغالطہ دینے کی یہ کوئی چال ہوسکتی ہے اگر ہم حصار سے باہر ہوگئے تو سمجھ لینا کہ ہماری جانیں خطرے میں پڑجائیں گی اور ہم کلن میاں کی طرح بے موت مارے جائیں گے۔ ہمیں اس وقت تک حصار سے باہر نہیں جانا ہے جب تک مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار آکر ہمارا حصار نہ کھولیں۔ دوستو اگر جنگ ختم ہوجاتی اور ہمارے ساتھیوں کو جنات پر غلبہ مل جاتا تو وہ سب باہر آتے کسی کا باہر نہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ یا تو خدانخواستہ ہمارے ساتھی شہید ہوچکے ہیں یا پھر ابھی جنگ جاری ہے۔ تم ٹھیک کہتے ہو میں نے بولنے والے کی تائید کی اور اسی لمحے حویلی کے مین گیٹ سے ایک حبشی قسم کا انسان جس کا قد ۵ گز کا رہا ہوگا اندر داخل ہوا اور اس نے خوداعتمادی کے ساتھ ہماری طرف اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے چل کر بڑھنا شروع کیا۔ اس کے جسم پر کانٹے اُگے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر سینگ بھی تھے یہ سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا ہماری طرف آرہا تھا۔ اس کے ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک ایک فٹ کی تھیں اور ایک عجیب بات یہ بھی تھی کہ اس کے بدنما پیر الٹے تھے۔ بچپن میں چھل پیریوں کی جو داستانیں ہم دادی اور نانی کی زبان سے سنا کرتے تھے یہ شخص اسی طرح کا تھا اس کے دونوں پاؤں الٹے تھے جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ اس نے غضبناک ہوکر ہماری طرف دیکھا اور اس سے اوپر کی جانب سے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھانا شروع کیا۔ ایک دفعہ کو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ یہ ہمیں نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجائے گا کیونکہ یہ اوپر سے حملہ کرنے کی پلاننگ کررہا تھا لیکن پھر ہمیں اطمینان ہوگیا کیونکہ جب حویلی میں انگارے برس رہے تھے کوئی بھی انگارہ ہمارے سروں پر آکر نہیں گر رہا تھا۔ چنانچہ وہی ہوا وہ بار بار اوپر سے ہاتھ ہماری طرف بڑھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن بار بار اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب بھی وہ ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کرتا اس کے ہاتھ میں نہ جانے کیا ہوجاتا کہ وہ ایک آہ اور ایک کراہ کے ساتھ اپنا ہاتھ سمیٹ لیتا، اپنے غلط ارادوں میں ناکامی کے بعد اس نے حویلی کی ایک دیوار پر اپنا گھونسہ مارا اور وہ دیوار مسمار ہوگئی۔ اس حرکت سے ہمیں اس کی قوت کا اندازہ ہوا کہ وہ دیوہیکل کس قدر طاقت ور تھا اگر اس کے ہاتھوں کے پنجے ہمارے سروں تک پہنچ جاتے تو ہمارا تو بھیجا ہی باہر ہوجاتا اور ہم چوں کیے بغیر ختم ہوجاتے۔ ہم سب اسی کو تک رہے تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ شاہ جنات کی سواری چمگادڑوں والے کمرے کی چھت سے آسمان کی طرف اڑنے لگی۔ اور اس کے ساتھ جنات کا ایک لشکر بھی اس کے ساتھ واپس ہونے لگا۔ کچھ جانور نما لوگ حویلی کے کمروں سے نکل کر حویلی کے مین گیٹ کی طرف جانے لگے۔ ان کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ بہت تھکے ہوئے ہیں۔ یہ جانور عجیب طرح کے تھے اس طرح کے جانوروں کے بارے میں نہ کبھی سنا تھا نہ اس طرح کی تصویریں کبھی ہماری نظروں سے گزری تھیں۔ ان کو واپس دیکھ کر ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ جنات جنگ ہار گئے ہیں۔ وہ پانچ گز کا جن بھی ان کی واپسی کا منظر دیکھ کر حیرت زدہ تھا اور کبھی وہ ان کو دیکھ رہا تھا اور کبھی ہماری طرف۔ اس کے بعد اس نے ایک زوردار چیخ ماری، ایک وحشتناک چیخ اور پھر چیختا ہوا وہ بھی حویلی سے باہر چلا گیا۔

ہم شش و پنج میں تھے کہ ہوا کیا۔ اگر جنگ ختم ہوگئی تو ہمارے ساتھیوں کا کیا بنا، کیا وہ اس جنگ میں کام آگئے اور اگر وہ زندہ ہیں تو پھر باہر کیوں نہیں آرہے۔ ہمارے سوالوں کا کوئی جواب کسی طرح بھی نہیں مل رہا تھا۔ ہم ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھور رہے تھے اور ہم میں سے ہر شخص سوال کرنے میں مشغول تھا جواب دینے کی پوزیشن میں کوئی بھی نہیں تھا۔ ابھی ہم سوالوں کی جنگل میں بھٹک رہے تھے کہ ہنڈولہ پھر آسمان سے زمین کی طرف آیا اور اس ہنڈولہ سے شہزاد کی بیوی نجمہ ہمیں اترتی ہوئی نظر آئی اس نے شہزاد کو دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا لیکن وہ دو جنوں کی حفاظت میں اندر کمرے میں چلی گئی۔ ہمارے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کہاں سے آئی ہے اور اس کو جنوں کی حفاظت میں اندر کیوں لے جایا گیا ہے۔ ہماری بے چینی اور بڑھ گئی ہمیں اختلاج سا ہونے لگا۔ اور ہم سب وحشت زدہ ہوکر ایک دوسرے سے بے چینیوں کا اظہار کررہے تھے اور کوئی بھی کسی کو تسلی دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ نجمہ کا ہاتھ ہلاکر سلام کرنے کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ مطمئن تھی اسے کوئی خوف اور ڈر نہیں تھا۔ اگر وہ خوفزدہ ہوتی تو

وہ اس طرح ہاتھ ہلا کر اپنے شوہر سے مخاطب نہ ہوتی۔ لیکن یہ نجمہ کہاں گئی تھی اور جنات اس کو کہاں سے واپس لائے تھے۔ کیا جنات کی یہ بات درست تھی کہ انہوں نے اس کو سمندر کے پار پہنچا دیا ہے لیکن ارجمند بانو عرف انجمن تو واپس آتی نظر نہیں آئی۔ جب کہ جنات نے تو اس کے بارے میں بھی کہا تھا کہ اس کو بھی سمندر پار پہنچا دیا ہے۔ نجمہ کو دیکھ کر ہم عجیب سی الجھن اور کشمکش میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ہمارے کسی بھی الجھے ہوئے سوال کا کوئی بھی جواب نہیں تھا۔ اندر کمروں میں اب موت کی سی خاموشی تھی۔ اسی پل پٹاپٹ زمین پر کچھ گرنا شروع ہوا۔ اللہ کی پناہ! ہم ایک بار پھر گھبرا گئے۔ ہم نے دیکھا اس بار بچھوؤں کی بارش ہو رہی تھی، بچھو ہمارے قریب بھی آ کر حصار سے باہر سیکڑوں کی تعداد میں برس رہے تھے اور ان کا رنگ بالکل سیاہ تھا آدھے فٹ کے بچھو زندگی میں کبھی نہیں دیکھے تھے۔ بچھو اتنی تعداد میں برس رہے تھے کہ زمین کا کوئی بھی حصہ خالی نہیں بچا تھا۔ ہر طرف بچھو ہی بچھو تھے۔ ہم نے دیکھا کہ یہ بچھو ایک دوسرے ہی کو ڈس رہے تھے ان بچھوؤں نے ہم تک پہنچنے کی بھی کوشش کئی بار کی تھی لیکن اللہ کا کرم تھا وہ حصار کے دائرہ سے باہر باہر رہے اور کوئی بھی بچھو حصار کے اندر داخل نہ ہو سکا۔ چند منٹ کے بعد ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلی، پھر ایک ہرے رنگ کی روشنی فضاؤں میں بکھری اور اس کے بعد ایک گھنٹی کی آواز آئی۔ ہم ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف لے رہے تھے اور فضاؤں میں گھور گھور کر سبز رنگ کی روشنی کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ روشنی کہاں سے نمودار ہوئی اور اس کا سبب کیا ہے کہ اچانک سارے بچھو غائب ہو گئے۔ اور اچانک مولوی ذوالفقار اور مولوی افتخار ہمارے ساتھیوں کے ساتھ جس میں نجمہ اور ارجمند بھی شامل تھیں، ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل کر ہماری طرف بڑھے، یہ سب لوگ حد سے زیادہ تھکے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

مولوی ذوالفقار نے بتایا کہ طویل ترین جنگ کے بعد جنات سے یہ معاہدہ ہو گیا ہے کہ ہم صبح ہوتے ہی جنات کی اس رہائش گاہ کو چھوڑ دیں گے اور پھر کبھی اس طرف آ کر رہائش اختیار نہیں کریں گے۔ مولوی افتخار نے ایک غمگین خبر یہ سنائی کہ ہمارا ایک۔ ساتھی گلزار قریشی اس جنگ میں شہید ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ جنات نے نجمہ کو کسی جزیرے میں بھیج دیا تھا اور معاہدہ کے بعد اس کو وہ واپس لے کر آئے لیکن نجمہ اور ارجمند اب پوری طرح ٹھیک تھیں۔ مولوی افتخار نے جنات کے ساتھ جنگ کی ساری تفصیل سنائی جو خوفناک بھی تھی اور خاصی دلچسپ بھی۔

نجمہ بھابی نے بھی بتایا کہ ان کے اوپر جزیرے میں کیا گزری۔ لیکن مولانا حسن الہاشمی کا حکم یہ ہے کہ داستان کافی طویل ہو گئی ہے اب اس داستان کو ختم کرو اس لئے آپ کا عرفان بھائی آپ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور آپ کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ کلام الٰہی سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں، کلام الٰہی ہی ہمیں دنیا کی آفتوں سے، جنات اور جادو جیسی چیزوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اگر مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار فرشتے بن کر ہمارے پاس نہ آتے تو ہم سب بے موت مر گئے ہوتے۔ دوستو! اب میں نے شکار سے بھی توبہ کر لی ہے کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ شکاریوں کا انجام بھی عبرتناک ہی ہوتا ہے۔

از قلم: عذرا تبسم افغانی

میرا نام عذرا تبسم ہے۔میرے شوہر کا نام نواب زادہ عبدالملک ہے میرے دیور کسی دور میں شکار کے بہت شوقین تھے۔ان کا نام نواب زادہ نسیم احمد ہے انہیں شکار کے ذوق کے ساتھ ساتھ دفینوں کی تحقیقات کا بہت شوق تھا۔اور اس موضوع پر پرانی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے انہیں کسی کباڑی کی دکان سے ایک بہت ہی پرانی اور بوسیدہ سی کتاب ہاتھ لگ گئی جس میں ایک پرانے قلعے کا ذکر تھا۔یہ قلعہ دو ہزار سال پرانا تھا اور اس کتاب میں یہ بات بھی تحریر تھی کہ قلعے کے مختلف حصوں میں ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کثیر مقدار میں دفن ہے۔اس کتاب میں اس قلعےکے ان حصوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جہاں جہاں خزانوں کا امکان تھا۔یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے دیور کو اس بات کی لگ گئی کہ ہم اس قلعے تک پہنچیں گے اور اس قلعے کی چھان بین کریں گے۔میرے شوہر اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتے تھے جہاں اس کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے دیور کی عادات واخلاق بے مثال تھے وہ سبھی کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اور مجھ سے تو وہ ایسی محبت کرتا تھا کہ ایسی محبت کی میں اپنے سگے بھائیوں سے بھی امید نہیں کر سکتی تھی۔جب اس نے اس قلعے تک پہنچنے اور وہاں دفینے کی کھوج کرنے کی ٹھان لی تو ہم نے بھی یہ ارادہ کر لیا کہ اس کو تنہا نہیں جانے دیں گے ہم خود بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ہم نے سوچا کہ ہماری ایک طرح کی تفریح اور پکنک ہو جائے گی اور نسیم کا ذوق پورا ہو جائے گا۔اس طرح کل سات افراد نے اس قلعے تک جو کرناٹک کے ایک شہر میں تھا جانے کا تہیہ کر لیا۔قلعے کے لئے جو سات افراد روانہ ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔ایک تو میرے شوہر عبدالملک، میرے دیور نسیم احمد، میری نند شاہین سلطانہ۔نسیم کے ایک دوست شہباز خان، میرے بھائی مراد حسن میرے رشتے کے ماموں ظفر نیازی ایک دور پرے کے میرے شوہر کے رشتے دار محمد سرفراز خاں (یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں خاص طور پر اسی لئے ہم نے ساتھ لیا تھا کہ ان کے ذریعہ دفینہ نکال سکیں) ان کے علاوہ ایک میرا بیٹا علی اور میرے بھائی کی بیٹی نازیہ مراد بھی ساتھ تھی۔

تقریباً ایک ماہ تک ہم اس سفر کی تیاری کرتے رہے۔ہم نے تقریباً پندرہ دن کا کھانے پینے کا ساز وسامان اور ضروری برتن سب ساتھ رکھ لئے تا کہ ہم اس قلعے کے آس پاس اپنا ڈیرہ جما لیں۔ہم نے اسٹوپ، تیل، کھانا پکانے کے ضروری برتن اور پلیٹیں، گلاس، جگ، چمچے وغیرہ جیسی تمام ضروری چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بستر تکئے، چادر، اور صابن بالٹی، جیسی چیزوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔کیونکہ ہمیں اس کا علم ہو چکا تھا کہ یہ قلعہ کسی پہاڑ کی چٹان پر ہے اور یہ پہاڑ سنسان جنگل میں واقع ہے۔جہاں عام انسانوں کا گزر نہیں ہوتا۔ہم نے سوچا کہ ایک بار ہم وہاں پہنچ کر جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں تب تک پہاڑ کی اس چٹان سے اتر کر کسی شہر اور بستی کی طرف نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے ضرورت کی وہ تمام چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں تھیں جن سے وقتی طور پر گھر گرہستی چلتی ہے۔سنیچر کی صبح کو ہمارا سفر شروع ہوا۔دو دن دو رات کا سفر ہم نے ٹرین کے ذریعہ پورا کیا اور اس کے بعد ہم نے دو ٹیکسیاں پرانے قلعے تک کے لئے کیں۔لیکن چونکہ پرانا قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے کافی دور تک ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا۔تقریباً پانچ گھنٹے مسلسل پیدل چل کر ہم پرانے قلعے تک پہنچے۔تقریباً شام ۴ بجے کے قریب ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔اس وقت ہم بہت زیادہ تھک گئے تھے اس لئے سب سے پہلے ہم نے ایک چھوٹا سا کیمپ قائم کیا۔یہ کیمپ ہم نے پرانے قلعے سے پچاس گز کے فاصلے پر نصب کیا۔کیمپ کو ہم نے ایک چھوٹے سے مکان کی شکل دی اور ہم سب اس میں لیٹ کر بے خبر سو گئے۔مسلسل پانچ گھنٹے پیدل چلنے کی وجہ سے ہمارا بدن تھک کر چور چور ہو چکا تھا۔صرف پیدل چلنے میں اتنی تھکن نہیں ہوئی بلکہ

قلعے کی جو چڑھائی تھی اس نے ہمارے بدن کو توڑ کر رکھ دیا بالخصوص میں شاہین اور دونوں بچوں کی حالت بہت خراب تھی۔ چونکہ ہم سب کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی نیند آ گئی اور جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت دن چھپ چکا تھا اور ہر طرف رات کی تاریکی بکھر چکی تھی۔ کیمپ سے باہر ہم نے اسٹوپ جلایا اور کھانا پکانے کی تیاری کی کیونکہ اس وقت ہم سب بھوک کی شدت سے نڈھال ہو رہے تھے۔ رات ۹ بجے تک ہم کھانے سے فارغ ہو گئے اور پھر رات دیر گئے تک ہم سب قلعے کے بارے میں اور اس دفینے کے بارے میں جس کی تلاش میں ہم اپنے گھروں سے نکلے تھے باتیں کرتے رہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ پہلے ہی سے بہت سارے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بسا لیتا ہے اور امیدوں کے معمولی سے جھونکوں کی وجہ سے اس کی آرزوؤں کے غنچے موسم بہار سے پہلے ہی کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی دفینہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا تھا لیکن پرانے قلعے کے بارے میں ایک بوسیدہ سی کتاب پڑھ کر ہم اس خوش فہمی کا شکار ہو گئے تھے کہ بس اب ہم کروڑ پتی ہو جائیں گے اور ہمارے گھر میں سیم وزر کی بارشیں ہونے لگیں گی۔ پرانے قلعے تک پہنچنے اور وہاں قیام کرنے میں ہمارے کئی لاکھ روپے خرچ ہو گئے تھے اور یہ کئی لاکھ روپے ہم نے اس دفینے کے چکر میں خرچ کر ڈالے تھے جو اگر ہاتھ آ جاتا تو ہم کھربوں روپے کے مالک بن جاتے۔ رات بارہ بجے تک ہم دفینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم نے سونا چاندی اور ہیرے جواہرات ڈھونے کی بھی پلاننگ شروع کر دی تھی کہ پہاڑ کی اس اونچائی سے ہم کس طرح یہ چیزیں نیچے اتاریں گے اور کس طرح اس مال کو ہم اپنے ٹھکانے تک لے جائیں گے۔ میرے شوہر اگرچہ بہت سنجیدہ تھے، چھچھورے پن سے انہیں نفرت تھی۔ وہ زیادہ بولنے کے بھی عادی نہیں تھے۔ شروع ہی سے وہ سنجیدہ اور خاموش طبع تھے لیکن انہوں نے بھی اپنی خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

حنا! اگر ہم دفینہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں سر سے پیر تک سونے میں پیلی کر دوں گا۔ وہ محبت میں مجھے حنا ہی کہا کرتے تھے۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔ میرا زیور تو آپ ہو۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے میں سونے میں پیلی ہونے کے بجائے آپ کی محبت سے ہری بھری رہنا چاہتی ہوں۔ اگر مجھے آپ کی محبت اور آپ کی توجہ میسر رہے تو مجھے نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی۔

کس جگہ پر موجود ہے۔ میرے سوال کے جواب میں [illegible] بولے۔

باجی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ قلعے میں دفینہ یقیناً موجود ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹنوں سونا اور جواہرات اس زمانے کے بادشاہوں نے یہاں دفن کئے تھے۔ آج ان بادشاہوں کے وارثوں کا بھی نام ونشان مٹ چکا ہے اور اس قلعے کے در و دیوار یہ بتا رہے ہیں کہ یہ عمارت ایک لاوارث عمارت ہے۔ اور ایسی عمارتوں میں اکثر دفینے موجود ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل صبح کو ہم اس قلعے کی مکمل چھان بین کریں گے اور ہم دفینہ نکالنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

چونکہ رات کو ہم بہت دیر میں سوئے تھے اس لئے صبح کو دیر میں آنکھ کھلی۔ تقریباً ۱۱ بجے تک ہم ناشتے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد چار لوگ۔ میں، میرے شوہر، میرے دیور اور سرفراز خاں پرانے قلعے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی ہم نے وہ کتاب اپنے ساتھ نہیں لی۔ ہم نے یہ سوچا کہ دفینے نکالنے کی کارروائی سے پہلے ہم ایک چکر قلعے کا لگا لیں اور یہ اندازہ کر لیں کہ اس قلعے میں کتنے کمرے ہیں، در و دیوار ہیں اور اس قلعے میں کس جگہ کیا بنا ہوا ہے۔ کچھ کمروں، برآمدوں اور تہہ خانوں کی نشاندہی کتاب میں کی گئی تھی اور کتاب میں بھی لکھا تھا کہ اس قلعے کے دو کنوئیں بھی ہیں۔ اور اس قلعے میں ایک کمرہ بھی ہے جس میں ہیرے جواہرات ہیں۔ بند کمرے سے مراد کہ اس کمرے کا کوئی دراوازہ نہیں ہے لیکن کتاب میں اس بات کی نشاندہی نہیں تھی کہ یہ بند کمرہ اس قلعے کی کس جانب میں ہے۔ چار افراد قلعہ کے گیٹ تک پہنچے تو ہم دیکھا کہ قلعے کے ٹوٹے ہوئے کواڑ پر ایک نام انگریزی میں جوزف (jozaf) کھدا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ تاریخ بھی کھدی ہوئی تھی ۱۰۔۱۱۔۵۰۶ جس دن ہم لوگ قلعے تک پہنچے اس دن تاریخ ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۰ء تھی۔ گویا کہ تقریباً ۵۰۰ سو سال پہلے کوئی جوزف نامی انسان اس قلعے تک پہنچا تھا اور اس نے یادداشت کے طور پر اپنا نام اور تاریخ اس قلعے کے گیٹ پر کھود دی تھی۔ ہم ابھی قلعے کے گیٹ ہی پر کھڑے تھے کہ ہمیں ایک بڑا سانپ سامنے سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا اور تقریباً دو گز کے قریب لمبا تھا۔ اس سانپ نے دو بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھا اس کے بعد وہ بہت تیزی کے ساتھ جھاڑیوں میں گھس گیا [illegible]

بول کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس قلعے کے مالکان اپنے عہد میں بہت مالدار اور صاحب سلطنت رہے ہوں گے۔ درودیوار پہ اگرچہ کسی طرح کے نقش ونگار نہیں تھے لیکن ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک طرح کا رعب اور دبدبہ ٹپک رہا تھا اور درودیوار کی ویرانی اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔ قلعے کے درودیوار بتا رہے تھے کہ اس دنیا کی سلطنتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی دور میں انتہائی ٹھاٹ باٹ کے ساتھ یہاں رہتے ہوں گے وہ منوں مٹی میں آج کہیں دفن ہوں گے اور خاک میں مل کر خود بھی خاک بن گئے ہوں گے۔ اور ان کی یہ عالیشان رہائش گاہ آج ایک کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر دل ودماغ پر ایک طرح کی وحشت طاری ہوتی ہے۔ اور اس یقین میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے کہ واقعتاً صرف اللہ کا نام باقی رہنے والا ہے باقی جو کچھ بھی ہے سب فنا کے گھاٹ اتر جانے والا ہے۔ ہم چاروں بسم اللہ کر کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ قلعے کی اندرونی حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب اس قلعے کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سالہا سال سے کسی انسان کا گزر یہاں نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قلعہ کے اندر ہر طرف گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی اور پورا قلعہ ایک وحشت کدہ محسوس ہوتا تھا۔ قلعہ کے صدر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد دائیں جانب بھی تقریباً ۹ دروں کا ایک دالان تھا اور بائیں جانب بھی ۹ دروں کا ایک دالان تھا جسے عرف عام میں برآمدہ کہتے ہیں۔ پھر سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچاتا تھا۔ ہم اس گیٹ میں داخل ہو کر قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے اس میں داخل ہونے کے بعد سامنے کی جانب ایک ہال کمرہ تھا۔ جو غالباً کسی زمانہ میں دیوان خانہ رہا ہوگا۔ اس ہال کمرے میں ایک چبوترہ تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کی ہیئت بتا رہی تھی کہ راجہ یا بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ رہی ہوگی۔ اس دیوان خانہ کی دونوں جانب چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں تھیں جو اندر کے کمروں میں کھلتی تھی۔ ہم نے اس دیوان خانہ کا پوری طرح جائزہ لیا۔ اس کے بعد ہم دائیں جانب والی کھڑکی میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں خاصا اندھیرا تھا ہم ٹارچ کی مدد سے اندر داخل ہو کر اس کمرے کے درودیوار کو دیکھنے لگے۔ اسی وقت اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں زمین پر گر گئی۔ بے اختیار میری چیخ بھی نکل گئی، میرے شوہر نے مجھے سہارا دے کر کھڑا کیا لیکن ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ میرے گرنے سے کوئی چیز وہاں سے بھاگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یا تو کوئی جانور رہا ہوگا جیسے بلی، کتا، یا کوئی اور، لیکن ٹارچ کی مدد سے بھی ہمیں نظر کچھ نہیں آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر ایک کمرہ اور بھی تھا۔ اس کے دروازے پر مکڑیوں کا بہت بڑا جالا لگا ہوا تھا۔ ہم نے ٹارچ کی روشنی مکڑی کے اس جالے پر ڈالی تو ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی مکڑی تقریباً ایک فٹ کی رہی ہوگی اس جالے میں موجود تھی۔ عام طور پر مکڑی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ کم سے کم میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی مکڑی نہیں دیکھی۔ اس مکڑی کو دیکھ کر نسیم احمد بولے۔ کمال ہے۔ بھابی جان دیکھ رہی ہو، کتنی بڑی مکڑی ہے۔

ہم اس کمرے میں کیسے داخل ہوں گے۔'' میں نے پوچھا۔''

اس جالے کو ہٹانا پڑے گا۔'' میرے شوہر بولے۔''

لیکن ہٹائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو کوئی چھڑی بھی نہیں ہے۔

ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کمرے میں داخل نہیں ہوتے۔ دوبارہ جب آئیں گے تو کوئی لکڑی لے کر آئیں گے آؤ ابھی ہم دوسری جانب جو کھڑکی ہے اس میں جا کر دیکھیں۔ سرفراز خاں نے کہا۔

ہم نے ان کی بات کی تائید کی اور پھر ہم سب اس کمرے سے نکل کر بائیں طرف والی کھڑکی میں داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے ہم کمرے میں پہنچ کر کمرے کے درودیوار کا جائزہ لینے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے میں اوپر ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی کی طرف دیکھ کر ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس کھڑکی کی طرف سب سے پہلے میری نظر پڑی تھی۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ ذرا دیکھئے یہ کیا ہے؟ یہ میرا وہم تو نہیں ہے۔؟ میرے شوہر نے ٹارچ کی روشنی اس کھڑکی کے کواڑ پر ڈالی اور آہستہ سے کہا۔ نہیں حنا۔ یہ وہم نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے نسیم اور سرفراز سے کہا ذرا تم دونوں دیکھو۔ اس کھڑکی کی جو کنڈی ہے وہ ہل کیوں رہی ہے؟ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں ہے اس کمرے میں کسی سوراخ سے بھی ہوا پاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے پھر یہ کنڈی کیوں ہل رہی ہے۔ میرا دل بہت زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ میرا حلق خشک ہو گیا اور میں اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف چلنے لگی۔

میرے شوہر نے سامنے کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ سامنے وہ دروازہ ہے۔ غالباً یہ بھی کسی کمرے میں کھلتا ہے، چلو

اس دروازے میں داخل ہوکر دیکھیں کہ اب اندر کیا ہے۔ ہم اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہم نے اس دروازے کے قریب جاکر دیکھا اس کا صرف ایک کواڑ تھا۔ ایک کواڑ موجود نہیں تھا۔ ہم جب دروازے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلی بول رہی ہے۔ ہم سب کھڑے ہوکر کان لگا کر اسی آواز کو سننے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ آواز بڑھنے لگی پھر صاف طو پر یہ محسوس ہونے لگا کہ کمرے میں کوئی بلی ہے جو بول رہی ہے۔

بلی کی آواز سن کر میرے شوہر نے کہا۔ دیکھو اس طرح انسان خواہ مخواہ توہمات کا شکار ہوجاتا ہے۔ کھڑکی کی جو کنڈی مل رہی تھی وہ بھی بلی کی حرکت ہوگی اور بلی ہمیں آتا دیکھ کر اس کھڑکی کی طرف بھاگ گئی ہوگی اور اس کے ٹکرانے سے کنڈی ہلنے لگی۔

جی ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو۔ سرفراز خان نے کہا۔ لیکن بھائی صاحب ایسے مکان میں اگر کوئی دوسری مخلوق آباد ہوگئی ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جنات کا اپنا ایک وجود ہے ہم جنات کو توہمات سے تعبیر نہیں کرسکتے۔

جنات کے وجود کا تو میں بھی قائل ہوں۔ جب ہمارے قرآن میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ جن ہے تو ہماری کیا مجال کہ ہم جنات کا انکار کرسکیں۔ لیکن جنات کے موضوع کو لے کر توہمات کا ایک سلسلہ بھی اس دنیا میں چل رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کمرے کے اندر کنڈی کو ہلتے ہوئے دیکھا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور تھے کہ شاید کسی جن کی حرکت سے یہ کنڈی مل رہی ہے لیکن ابھی بلی کے بولنے کی آواز نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اس کمرے میں ایک بلی موجود ہے اور ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اچھل کر اس بخاری میں چڑھ گئی ہوگی جس کے کواڑ کی کنڈی مل رہی تھی وہ اچھلتے وقت بخاری کے کواڑ سے ٹکرا گئی ہوگی بس اتنی سی بات کو لے کر اگر انسان وہم کا شکار ہوجائے تو اسے جنات کی حرکت بتا سکتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے ہم ایک اور کمرے میں دخل ہوگئے۔ یہ کمرہ کسی دور میں زنان خانہ رہا ہوگا کیونکہ اس کمرے کی بناوٹ یہ بتا رہی تھی کہ یہ خاص کمرہ تھا جو یقینا راجہ اور رانی کا کمرہ ہوگا۔ اس میں کئی طاق تھے، کئی محرابیں تھیں اور اس میں آتش دان بھی تھا، شاید اس میں آگ روشن کرکے راجہ رانی اپنے ہاتھ تاپتے ہوں گے۔

ہم نے ٹارچ کی روشنی اس آتش دان میں ڈالی تو میری تو چیخ نکل گئی اس میں ایک دو نہیں دسیوں سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم نے عافیت اس میں سمجھی کہ وہاں سے باہر نکل جائیں۔ جب ہم کمرے سے نکل رہے تھے اتفاقاً میں سب سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے میرے شوہر تھے پھر سرفراز خان تھے، پھر نسیم تھے اور میں سب سے پیچھے تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرا پیچھے کا دامن پکڑکر کھینچ رہا ہو، میری چیخ نکل گئی۔

ایک دم سب کے قدم رک گئے اور سب نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگے، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے۔؟

کچھ نہیں،" میں نے بات چھپاتے ہوئے کہا۔"

کچھ تو ہوا ہوگا آخر تم چیخی کیوں۔؟

مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا کرتا پکڑ کر کھینچا ہے۔

تمہارا وہم ہے اور اس طرح کے وہم ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ میرے شوہر نے بیزاری سے کہا۔ پھر وہ بولے تم سب سے آگے آجاؤ۔

ابھی ہم چند قدم چلے تھے کہ نسیم احمد کی چیخ نکل گئی۔ اور ان کے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھوٹ گئی۔

میرے شوہر نے ٹارچ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا۔؟

بھائی صاحب مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میری کولی بھرلی ہو۔

اگر کوئی کولی بھرتا تو پھر کہاں غائب ہوجاتا۔

میرا خیال یہ ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔" کہ کل سب لوگوں کے ہاتھوں میں ٹارچ ہونی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں میں لکڑیاں بھی لے لیں گے۔ اور لکڑیاں درختوں سے کاٹ لیں گے۔ اس وقت واپس خیمے میں چلیں۔

ہم سب قلعے کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ ابھی ہم مین گیٹ تک نہیں پہنچے تھے کہ بہت بڑا چمگادڑ میرے شوہر کی کمرے آکر چپک گیا۔ ہمارے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں تھا۔ سرفراز خان نے اپنا جوتا نکال کر اس چمگادڑ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے شوہر کی قمیص میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ چمگادڑ کو ہٹانے کے لئے ہمیں کئی جتن کرنے پڑے۔ بڑی مشکل سے چمگادڑ زمین پر گرا پھر اڑ کر غائب ہوگیا لیکن تمام رات میرے شوہر کی کمر میں زبردست تکلیف رہی۔

میرے شوہر کہنے لگے جناب چمگادڑ نہیں تھا یہ کوئی اور مخلوق تھی لیکن ہم

ڈریں گے نہیں ہم اپنا کام پورا کر کے جائیں گے۔

رات کو کافی دیر تک ہمیں نیند نہیں آئی۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات اور اندیشے ہمیں پریشان کرتے رہے۔ چمگادڑ پر بھی مختلف انداز کے تبصرے ہمارے درمیان جاری رہے لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم اس کام سے باز آجائیں۔ دفینہ نکالنے کی ایک عجیب سی دھن ہم سب پر سوار تھی۔ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ہم کس وقت سوئے جب آنکھ کھلی تو سورج کافی بلند ہوگیا تھا۔ نہانے دھونے کا یہاں انتظام نہیں تھا۔ پینے کا پانی ہمارے پاس کافی مقدار میں تھا اور قلعہ کے قریب ایک چھوٹا سا تالاب تھا اس کا پانی منہ ہاتھ دھونے کے لئے کافی تھا۔ میں نے اور میری نند نے مل کر ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے تک دن کے گیارہ بج گئے تھے ٹھیک گیارہ بجے ہم لوگ اپنی مہم پر جانے کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ پانچ افراد دفینے کی کھوج کے لئے قلعے کے اندر جائیں گے۔ ایک میں دوسرے میرے شوہر نواب زادہ عبدالملک، تیسرے میرے دیور نسیم احمد عرف چھنومیاں، چوتھے نسیم کے دوست شہباز خاں اور پانچویں سرفراز خاں۔ سرفراز خاں کو بطور خاص اس لئے بھی لیا گیا تھا کہ انہیں عملیات کی سوجھ بوجھ تھی اور ان کی مدد کی ہمیں کسی بھی وقت ضرورت پڑسکتی تھی بقیہ پانچ افراد کو ہم نے کیمپ میں ہی چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ کیمپ میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ یہ تھے۔ ظفر نیازی، مراد حسن، شاہین سلطانہ علی اور نازیہ مراد۔

قلعے کی طرف روانہ ہوتے وقت ہم نے ایک تیز روشنی کی ٹارچ دو لمبی سی لکڑیاں اور ایک چادر بھی لے لی تھی۔ نیز ہلکا ہلکا سا کھانا بھی ہم نے ناشتے دان میں رکھ لیا تھا اور چند بوتلیں پانی کی بھی ساتھ رکھ لی تھیں۔ دراصل ہمارا ارادہ رات تک واپسی کا تھا۔ اس لئے ہم نے ضرورت کی کچھ چیزیں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ ارادہ تھا کہ کئی ٹارچیں لے کر ہم قلعے میں داخل ہوں گے لیکن عجیب اتفاق تھا کہ صرف ایک ہی ٹارچ کام کر رہی تھی۔ اس لئے ہم نے اسی پر قناعت کی۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب ہم قلعے میں داخل ہوگئے۔ جب ہم قلعے میں داخل ہوگئے تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک سانپ پر پڑی جو قلعے کے مین گیٹ پر اپنا پھن پھیلائے بیٹھا تھا۔ ہم نے ڈھیلا مار کر اس کو بھگانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ چھنو نے لکڑی سے اس کو ڈرانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے ٹس نہیں ہلا۔ بلکہ وہ اس طرح ہم سب کو گھور رہا تھا جیسا وہ ہمیں کھا جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اپنے منہ سے زبان بھی نکال رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیں کوئی وارننگ دے رہا ہو یا جیسے وہ ہمیں چڑا رہا ہو۔ میرے شوہر لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ سرفراز خاں نے انہیں روک دیا اور کہا۔

بھائی صاحب جلدی نہ کریں، ضروری نہیں کہ یہ سانپ ہی ہو، یہ کوئی دوسری مخلوق بھی ہوسکتی ہے۔ بس تو پھر یہ جن ہی ہے۔'' میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔''

سرفراز بولے۔ میں ایک دعا پڑھتا ہوں اگر یہ جن ہوگا تو چلا جائے گا اور اگر دعا کے بعد بھی یہ نہیں گیا تو ہم اس کو ماردیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کوئی دعا پڑھنی شروع کی۔ دعا ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ سانپ واپس ہو کر چلنے لگا اور بہت بڑے سوراخ میں جو قلعے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف تھا گھس گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہماری جان میں جان آئی۔ ہم لوگ قلعے میں داخل ہوگئے اور بہت بڑے دالان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ یہ دالان کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگا اس کے کچھ نقش ونگار ابھی تک باقی تھے۔ لیکن اس کی دیواروں پر خون کے بھی کچھ نشان تھے۔ قلعے کے اندر کی عمارت پر نظر ڈالنے کے بعد میرے شوہر بولے۔

کھنڈر بتا رہے ہیں عمارت حسین تھی۔

بے شک،'' میں بولی۔'' بنوانے والے نے کن کن ارمانوں کے ساتھ اس کو بنوایا ہوگا لیکن یہ دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی، یہاں کی ہر چیز آنی جانی دیکھی۔ آج عمارت کا چہرہ بھی بدل گیا اس پر بھی بڑھاپا طاری ہوگیا اور بنوانے والا منوں مٹی کے نیچے جا کر سو گیا۔

جی ہاں،'' شہباز بولے۔'' لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور دنیا یہیں کی یہیں رہتی ہے۔ یہ قلعہ جو آج ایک ویرانے کی حیثیت سے موجود ہے کسی زمانہ میں یہ جنت کی طرح ہوگا اور اس میں خدمت کے لئے حور وغلماں بھی ہوں گے۔ آج چند کھنڈروں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

کچھ دیر سستانے کے بعد ہم اٹھ کر آگے بڑھے۔ ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ اس کنوئیں کی منڈیر پر لمبی لمبی گھاس اُگ رہی تھی۔ کچھ گھاس سوکھی ہوئی تھی اور کچھ ہری بھری تھی۔ کنوئیں کے قریب جا کر نسیم نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا تو ایک دم کنوئیں کے اندر سے قہقہے لگانے کی آواز آئی اور قہقہے بھی ملے جلے سے یعنی ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے عورت اور مرد ایک ساتھ قہقہہ لگا رہے

ہیں۔ قہقہوں کی آواز سن کر ہم سب لرز کر رہ گئے اور ہم سب ایک دوسرے کو حیرت کے ساتھ تکنے لگے۔

پھر سرفراز آگے بڑھے اور انہوں نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا۔ اس بار قہقہوں کی آواز نہیں آئی لیکن کنوئیں کی من پر جو گھاس اُگی ہوئی تھی وہ سب کی سب بڑھنی شروع ہوئی اور تقریباً ایک ایک گز بڑھ گئی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کنوئیں میں رقص ہو رہا ہو، پازیب کے کھنکنے کی آواز بالکل اس طرح آرہی تھی جیسے بہت ساری عورتیں ایک ساتھ ناچ رہی ہوں۔

میرے شوہر نے یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد کہا۔ کہ وقت ضائع نہ کرو چھوڑو اس کنوئیں کو آگے چلو۔

ان کی بات کی سب نے تائید کی اور ہم سب آگے بڑھ گئے۔ میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ قلعہ عجیب انداز سے بنا ہوا تھا۔ اس میں درمیان میں کافی جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ غالباً ان جگہوں پر کسی دور میں پھلواری وغیرہ رہی ہوگی۔ درمیان کی خالی جگہوں کے بعد قلعے میں چار پانچ فلک بوس عمارتیں تھیں اور ہر عمارت پوری طرح اُجاڑ تھی۔ ایک دو بڑے کمرے جو ہال نما تھے ان میں کواڑ موجود تھے لیکن اکثر کمروں کے کواڑ اتار لئے گئے تھے۔ ہم ایک پارک سے گزر کر جس میں قبرستان کا سناٹا تھا ایک دالان میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت چھنو بولے۔ رک جاؤ پہلے میں کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھ لوں تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ دفینہ کی نشاندہی کس کمرے میں کی گئی ہے۔ دراصل اس بوسیدہ سی کتاب میں جو نسیم میاں کسی کباڑی کی دکان سے خرید کر لائے تھے اسی میں دفینے کا ذکر تھا اور ایک نقشہ باقاعدہ اس طرح اس کتاب میں دیا گیا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس قلعے میں بے شمار سونا دفن ہے۔

ہم سب ایک چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن لاکھ عقل لڑانے پر بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس نقشے میں کس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے نقشے سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اس قلعے میں سونا سونوں کے حساب سے مدفون ہے۔ کافی غور کرنے کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ ہم ان الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے شروع میں دیئے گئے۔ مثلاً کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ شعر تحریر تھا۔

نیند ایک نعمتِ عظمیٰ ہے واقف ہیں، نیند کے واسطے میں تیسرے کمرے میں چلوں! میں نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اس شعر پر غور کرو۔ اس شعر میں ایک اشارہ ہے جو میرے سمجھ میں آرہا ہے۔

اس شعر میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔ "میرے شوہر بولے۔" یہ صرف ایک شعر ہے اور اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرام کا کمرہ کوئی مخصوص کمرہ تھا اس وقت راجہ وغیرہ اسی کمرے میں سوتے ہوں گے۔

جی نہیں محترم! بات صرف اتنی سی نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب کوئی شعر و شاعری کی نہیں ہے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر شعر لکھنے کا کوئی تک نہیں ہے۔ اس شعر میں ایک خاص اشارہ ہے جو دفینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

بھابی! اس شعر میں دفینے کی طرف تو کوئی اشارہ نظر نہیں آتا۔

آتا ہے، ضرور آتا ہے۔ میں نے پر وثوق انداز میں کہا۔ "دیکھو۔ آپ سب لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شعر کے یہ الفاظ نیند ایک نعمت عظمیٰ ہے یہاں الفاظ نیند پر غور کریں۔ نیند سے مراد ہے سونا۔ جب انسان سوتا ہے تو اس کو دلی سکون ملتا ہے۔ جو لوگ سونے سے محروم ہوتے ہیں یعنی جن کی نیند اڑ جاتی ہے ان سے پوچھئے کہ نیند کتنی بڑی دولت ہے۔ یہاں شاعر نے لفظ "سونا" کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نیند کا لفظ شعر میں استعمال کیا ہے اور سونے سے، گولڈ کی طرف اشارہ ہے یا نیند کی طرف۔ دونوں ہی عظیم نعمتیں ہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ اس نیند کیے لئے یعنی اس سونے کے لئے ہی قلعے کے تیسرے کمرے میں چلوں۔ صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ عظیم دولت تیسرے کمرے میں ہے۔

بالکل ہی شیخ چلیوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ میرے شوہر میرا مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ بھانت متی نے کنبہ جوڑا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کہ تیسرے کمرے کی کھوج کریں کہ وہ کونسا ہے "نسیم بولے۔" اس کے بعد ہم سب تیسرے کمرے کی کھوج کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک کمرے کی طرف گئے۔ اس کمرے کا گیٹ عجیب طرح کا تھا اگرچہ اس میں ایک خوبصورت محراب میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ میں یہ محراب بہت خوبصورت رہی ہوگی۔ کچھ نقش و نگار اس کے مٹ چکے تھے اور کچھ باقی تھے جو نقش و نگار باقی تھے ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ محراب حد

سے زیادہ حسین ہوگی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس قلعے کا راجہ باذوق تھا۔ اس آپ بیتی کو لکھتے وقت قانونی طور پر ہم پر یہ پابندی عائد کردی گئی تھی کہ ہم اس قلعے کا پورا پتہ نہ کھولیں اور اس قلعے کے راجہ اور ان کے وارثین کا نام ظاہر نہ کریں۔ بس ایک ہلکا سا اشارہ میں یہ دیتی ہوں کہ یہ قلعہ اس زمانہ کا ہے جب ہندوستان پر مغلوں کی حکومت کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ مغلوں کی حکومت سے ایک صدی یا اس سے بھی زائد عرصہ پہلے اس قلعے کی تعمیر ہوئی اور اس کو بنانے والا راجہ ہندو دھرم سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس قلعے کے اندر کچھ اس طرح کے آثار بھی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ قلعہ وقتی طور پر کسی مسلمان بادشاہ کے پاس بھی آیا کیونکہ اس قلعہ کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ کئی دیواروں پر کچھ آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی تھی۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی ۔نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ۔لیکن پورے قلعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی تھی کہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا کسی ہندو راجہ کا لیکن کچھ دنوں کے لئے یہ کسی مسلم حاکم کے پاس بھی آیا۔ لیکن خوبی کی بات یہ تھی کہ مسلم بادشاہ نے اس قلعے کی جو ہندو سماج اور ہندو دھرم کی علامتیں تھیں انہیں مسمار نہیں کیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سامراجیوں کی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمانوں میں وہ نفرت نہیں تھی جو بعد میں پیدا ہوئی اور جس نے ہندوستان کی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچایا۔

مغلوں کے دور میں بھی ہندو مسلمان شیروشکر ہوکر زندگی گزارتے تھے اور ہندو مسلمان دونوں نے مل کر ہی آزادی کی لڑائی لڑی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کی قربانیوں سے آزاد ہوا ہے۔ اس طرح کی سوچ ان لوگوں کی ہے جو یقیناً فرقہ پرست ہیں اور جو بغض وعناد میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں کی قربانیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جب کہ سچ بات یہ ہے کہ ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کی شروعات باقاعدہ ہوچکی تھی مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانی دی اور نواب واجد علی شاہ کی بیگم زینت محل نے مئی ۱۸۵۷ء ہی میں انگریزوں سے اعلان بغاوت کیا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان کے کئی لوگ انگریزوں کے ظلم وستم کا شکار ہوئے۔

۱۸۵۷ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی تصوف کی راہیں طے کرتے ہوئے جنگ آزادی میں بھی برابر کے شریک رہے اور ان کے ساتھ ان کے بچپن کے رفیق بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتوی بھی میدان شاملی میں انگریزی فوج سے برسرپیکار رہے۔ ان حضرات اکابر نے قدم قدم پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور ملک کی آزادی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

صحیح تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندو مسلم دونوں نے مل کر عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اس کے بعد یہ ملک انگریزوں سے آزاد ہوا۔ لیکن انگریزوں نے اس ملک سے جاتے جاتے کچھ اس طرح کی حرکتیں کیں دونوں قوموں کا سکون غارت ہوگیا۔ ایک تو انگریزوں نے پاکستان کی بنیاد کچھ ہندوؤں اور کچھ مسلمانوں کو ورغلا کر ڈال دی اور اس کے ساتھ ساتھ نفرت، تعصب کے ایسے بیج ہندوستان کی سرزمین پر بودیئے کہ کچھ دنوں کے بعد ان بیجوں کے پودے اُگنے لگے۔ پھر یہ پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگے اس کے بعد کچھ فرقہ پرست عناصر نے ان کی بطور خاص ایسی آبیاری کی کہ آج وہی پودے تناور درخت بن کر پھل دینے لگے ہیں ان کڑوے درختوں کے کڑوے اور زہریلے پھل کھا کر اس ملک کے بعض ہندو اور بعض مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریبان ہے اور اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ بوسیدہ سی کتاب ہمیں ملی تھی جس میں اس قلعے کا پورا نقشہ موجود تھا۔ اس میں بعض مقامات پر کچھ اس طرح کی باتیں درج تھیں جنہیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ اس قلعے کے راجہ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ تھے اور وہ مسلمانوں کی خود بھی مدد کرتا تھا اور ان سے مدد لیتا بھی تھا۔ جگہ جگہ مسلم صوفیوں اور ولیوں کا بھی تذکرہ تھا اور اس قلعے کے اندر ایک درگاہ بھی تھی جو اس بات کا زندہ ثبوت تھی کہ ہندو اور مسلمان اس قلعے سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں اور اس قلعے کے راجہ نے مسلم بزرگوں کا احترام دل کی گہرائیوں سے کیا ہے۔ کاش یہ دور پھر لوٹ کر آئے اور ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پھر بے مثال تعلقات قائم ہوں کاش جنتاؤں اور لیڈروں کی کھینچی ہوئی دیواریں کسی طوفانِ محبت کی نذر ہوجائیں کاش یہ فاصلے قربتوں میں بدل جائیں جنہوں نے بدگمانیوں کے بازار گرم کئے اس ملک میں جھگڑے کئے ہیں۔

معاف کرنا میں تو بہت جذباتی ہوگئی اور اپنے موضوع ہی سے بھٹک گئی میں تو یہ بتا رہی تھی کہ یہ بوسیدہ قلعہ ہندو مسلم یکجہتی کا آئینہ دار ہے۔ اس قلعہ کا سفر طے کرتے ہوئے اور تیسرے کمرے کی کھوج کرتے کرتے ہم لوگ جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کی محراب آرٹ کا بہترین نمونہ تھی ہم ہق ودق رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس محراب کے دائیں طرف ایک گول دائرہ تھا بالکل سیاہ رنگ کا اور اس میں ایک آنکھ بنی ہوئی تھی۔ آنکھ بالکل ایسی تھی جیسی بلی کی ہو اور اس دائرے کے چاروں طرف ہندی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اندر جانے سے پہلے ایک بار سوچ لینا۔

یہ جملہ پڑھنے کے بعد ہم سب ٹھٹک گئے اور ہمارے بڑھتے ہوئے قدموں میں بریک سے لگ گئے۔

نسیم بولے۔ ہمیں اس سفر سے پہلے ہی یہ اندازہ تھا کہ اس قلعے میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کے مقابلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر ہم ڈر گئے تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ اللہ کا نام لیں اور اندر چلیں۔

یہ کہہ کر نسیم تو ایک دم محراب سے گزر کر اندر کمرے میں پہنچ گئے۔ پھر ہم سب بھی بادل نخواستہ اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں اگرچہ دل کی مضبوط ہوں لیکن اس وقت ایک عجیب طرح کا خوف تھا جو دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا۔ میں نے ڈر کی وجہ سے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی انہوں نے ٹارچ کی روشنی کو اِدھر اُدھر کیا۔ کمرے میں کچھ نظر نہیں آیا لیکن جب ہم کمرے کے درمیان میں پہنچے تو ٹارچ خود بخود بند ہوگئی اور لاکھ کوشش کرنے پر نہیں جلی اسی وقت نسیم چیخے۔ بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ، بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ۔

ٹارچ نہیں جل رہی ہے" ملک زادہ نے کہا۔" شاید اس میں کوئی خرابی ہوگئی ہے۔

بھائی صاحب میرے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپ لوگ خدا کے لئے آگے نہ بڑھیں وہیں رک جائیں۔

ہم سب یہ سن کر لرز گئے اور ایک جگہ پر رک گئے۔ نسیم ہم سے دس پندرہ قدم آگے تھے میرے شوہر ٹارچ پر اپنا ہاتھ مارتے رہے لیکن ٹارچ نہیں جلی پھر میں نے آنکھیں پھاڑ کر نسیم کی طرف دیکھا۔ تو میں نے دیکھا کہ نسیم کی ٹانگیں زمین کے اندر تھیں اور وہ بے حس وحرکت کھڑے تھے۔ بھائی کی محبت نے جوش مارا تو میرے شوہر ایک دم قدم بڑھا کر نسیم کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی زمین میں دھنس گئے انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا۔ عذرا تم وہیں رکو اور سرفراز سے کہو کہ وہ کوئی عمل پڑھے۔ یہ کوئی دلدل نہیں ہے جس میں ہم دھنس رہے ہیں یہ تو جنات کی کوئی حرکت ہے۔ بس اللہ ہی اب ہمارا مددگار ہے۔

سرفراز خاں نے کوئی عمل کیا چند منٹوں کے بعد نسیم اور میرے شوہر زمین پر آگئے اور ٹارچ بھی خود بخود روشن ہوگئی۔ میں نے کہا کہ واپس چلیں اور دفینے کا خیال چھوڑ دیں اس میں خطرہ ہی خطرہ ہے۔ نسیم غصے میں بولے۔ بھابی! ہمارے حوصلے پست مت کرو۔ دفینہ تو ہم ضرور نکالیں گے اگر آپ سب لوگ چلے گئے تو یہ کام میں اکیلا ہی کروں گا لیکن میں یہ کام کر کے ہی چھوڑوں گا۔

نہیں بھئی۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔" میرے شوہر نے تسلی دی۔" اور اگر ہم مرے بھی تو سب ایک ساتھ مریں گے تمہیں اکیلے نہیں مرنے دیں گے۔

نسیم نے ٹارچ اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے سامنے کی طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی صاحب! سامنے ایک کوٹھڑی دکھائی دے رہی ہے۔

اور اوپر دیکھو کیا لکھا ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔"

نسیم نے کوٹھڑی کے دروازے کے اوپر روشنی ڈالی۔ ہندی زبان میں لکھا تھا۔ رک جایئے۔

نسیم نے یہ پڑھ کر کہا۔ لیکن ہم رکیں گے نہیں۔ آیئے ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔

حیرت کی بات یہ تھی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن نسیم نے جیسے ہی یہ کہا کہ ہم رکیں گے نہیں، ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔ کوٹھڑی کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور اسی وقت ایک زہریلی سی آواز ہم سب کے کانوں میں پڑی۔ کوئی کہہ رہا تھا تم سب اپنی موت کے بہت قریب پہنچ گئے ہو۔

ایک بار ہم پھر ٹھٹکے لیکن نسیم میاں کے حوصلے اور پامردی نے ہمیں کمزور نہیں پڑنے دیا۔ وہ ہر طرح کے حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر تم سب واپس ہوگئے تو میں اکیلا ہی اپنی منزل کی طرف بڑھوں گا تو پھر

اب بات ہی ختم ہو گئی تھی اور ان کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہم میں سے کسی کے لئے بھی ممکن نہیں تھا۔

نسیم اپنا قدم کوٹھڑی کے اندر رکھنے ہی والے تھے کہ ان کے بھائی نے انہیں ہاتھ پکڑ کر روکا اور کہا۔

یقین کرو چھوٹو میاں۔ ہم پشت دکھانے والوں میں نہیں ہیں، تم جدھر چلو گے کچھ بھی گزر جائے ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے اُدھر ہی چلیں گے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کمرے سے باہر جا کر پہلے ہم منصوبہ بندی کر لیں اس کے بعد ہی آگے بڑھیں۔ خواہ مخواہ کی جلت پھرت ہمیں کوئی بھاری نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

بھائی صاحب میں آپ کے ہر خیال اور ہر مشورے کا دل کی گہرائی سے احترام کرتا ہوں۔" نسیم نے کہا۔" لیکن میری اپنی سوچ یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو ایک بار بھی روک دیا تو پھر ہماری ہمتیں پست ہو جائیں گی اس لئے ہم اپنا ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں لے جائیں گے البتہ کوئی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اسی جگہ کھڑے ہو کر کر لیں۔

میرے شوہر چپ ہو گئے۔ سرفراز خاں نے کہا۔ ٹھیک ہے میں ایک وظیفہ پڑھ کر سب پر دم کرتا ہوں اس کے بعد اللہ کی مدد سے ہم سب کوٹھڑی میں داخل ہو جائیں گے۔

سرفراز خاں ابھی اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ ایک بہت بڑا چمگادڑ ان کے منہ سے ٹکرایا۔ بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی اور ان کا سر چکرا گیا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لمحہ بھر کے لئے وہ ساکت وصامت سے ہو گئے پھر انہوں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ جنات کی ان چھچھوری حرکتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔ آؤ میں آپ سب پر دم کر دوں۔ پھر اندر چلیں اس کے بعد انہوں نے کچھ پڑھ کر ہم سب پر دم کیا۔ ان کے دم کرنے کے بعد ہمارے اندر قدرتی طور پر ایک طرح کی چستی آ گئی اور ہمارے دلوں سے ہر طرح کا خوف نکل گیا۔

نسیم میاں نے ٹارچ جلائی اور ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم سب کوٹھڑی کے قریب پہنچے اچانک بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ہم سب کوٹھڑی کے اندر داخل ہو گئے۔ جیسے ہی ہم کوٹھڑی میں پہنچے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ ہم سب پر پھر خوف طاری ہو گیا۔ ٹارچ بدستور روشن تھی اور ڈر اور خوف کے عالم میں ہم نے کوٹھڑی کے درودیوار پر ایک نظر ڈالی۔

اُف میرے اللہ۔ کس قدر بھیانک شکل ہے۔ میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ کوٹھڑی میں ایک بخاری تھی اس بخاری میں بلی کی سی شکل کا کوئی جانور جو بالکل سیاہ تھا اور جس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اپنی لمبی سی زبان لٹکائے بیٹھا تھا۔ اسکو دیکھ کر نہ صرف میں بلکہ سبھی ڈر گئے۔ نسیم نے اس کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالی تو وہ ڈرنے کے بجائے ہماری طرف کودنے کا ارادہ کرنے لگا۔ میں تو اپنے شوہر سے چمٹ گئی اور بولی۔

یہ کیا چیز ہے؟

بلی لگتی ہے۔" نسیم نے کہا۔"

نسیم بھائی بلی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ یہ تو ریچھ کی طرح ہے اور بلی تو انسانوں سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے یہ کمبخت تو ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہی ہے میں بولتے بولتے اچانک چیخ پڑی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی جانور میرے پیروں میں لپٹ رہا ہے۔ شہباز خاں بھی بولے ہاں کوئی چیز تو تھی شاید سانپ ہو۔ مجھے بھی اپنے پیروں میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔ نسیم میاں نے ٹارچ کی روشنی زمین کی طرف ڈالی لیکن وہاں کچھ نظر نہیں آیا اس کے بعد جب ہم نے بخاری کی طرف دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اور وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ سے ہمیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اس ڈھانچے کو دیکھ کر ہم سب پر خوف طاری ہو گیا۔ نسیم کے ہونٹوں پر بھی خشکی بکھر گئی لیکن اسی وقت سرفراز خاں نے ہماری ہمت بندھائی اور کہا لاؤ کوئی ڈھیلا اٹھاؤ میں اس پر پڑھ کر اس ڈھانچے کی طرف اچھالوں گا انشاء اللہ یہ ڈر کر بھاگ جائے گا۔ ہم نے زمین سے ایک ڈھیلا اٹھا کر سرفراز خاں کو دیا انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا پھر اس کو ڈھانچے کی طرف اچھالا لیکن وہ ڈھیلا تو ڈھانچے نے اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔ ڈھیلا دبوچنے کے بعد وہ ڈھانچہ نیچے زمین پر آنے کی کوشش کرنے لگا اس وقت میرے شوہر بولے۔

نسیم میاں اس وقت ہمیں باہر چلے جانا چاہئے۔ ہم کل مزید تیاریوں کے ساتھ انشاء اللہ آئیں گے اور ان تمام چیزوں کا مقابلہ ڈٹ کر کریں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم ڈر گئے۔ میرے حوصلوں میں اور اضافہ ہو گیا ہے نسیم میاں میں آخری سانس تک تمہاری ہم میں تمہارا ساتھ دوں گا لیکن ہمیں کچھ تیاریوں کے ساتھ آنا ہوگا۔ کل ہم سب کے ہاتھوں میں ڈنڈے ہونے چاہئیں اس کے علاوہ ایک ماچس اور موم بتی

وغیرہ بھی ہونی چاہئے تاکہ ٹارچ اگر بجھ جائے تو ہم اندھیرے میں نہ بھٹکیں۔

ابھی میرے شوہر کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم وہ ڈھانچہ پیچھے کود گیا اور اس کھڑکی کے دروازے پر کھڑا ہو گیا جہاں سے ہم اندر آئے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ڈھانچہ ہمیں باہر جانے سے روک رہا تھا۔

اب کیا ہوگا؟" میں بہت زیادہ گھبرا گئی تھی"۔

کچھ نہیں ہوگا۔ حنا تم ڈرو نہیں۔" میرے شوہر بولے۔" ہم اس کی ہڈی پسلی ایک کر دیں گے۔

نسیم میاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دی اور انہوں نے اپنی دونوں آستینوں کو چڑھا لیا جیسے حملے کی تیاریاں کر رہے ہوں اس کے بعد انہوں نے سب سے بڑی لکڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور نعرۂ تکبیر کہہ کر وہ ڈھانچہ پر کود پڑے لیکن ڈھانچہ وہاں سے غائب ہو گیا۔ ہم سب دروازے کی طرف لپکے لیکن دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اب ہم پھر کمرے کی طرف پلٹے تو ہم نے کمرے میں دس بارہ ڈھانچوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھ اس طرح گھما رہے تھے جیسے باقاعدہ جنگ لڑنے کے موڈ میں ہوں۔

نسیم اب بھی باز نہیں آئے انہوں نے لکڑی گھما کر ڈھانچوں پر وار کرنا چاہا لیکن ڈھانچے پرندوں کی طرح اڑ کر اپنا بچاؤ کر رہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہم سب کا مذاق اڑا رہے ہیں اور ایک زہریلی سی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی اس کے بعد ہمارے چاروں مردوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایک ساتھ ان ڈھانچوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو بالکل توڑ کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ یہ چاروں کمرے کے چار حصوں میں کھڑے ہو کر ان پر ٹوٹ پڑے لیکن ڈھانچے ان کے قبضے میں نہ آسکے اور اس کے بعد کمرے میں خون کی بارش ہونے لگی اور خون میں اس قدر بدبو تھی کہ ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ سرفراز خاں نے کمرے کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد خون کی بارش رک گئی اور سب ڈھانچے بھی غائب ہو گئے۔ صرف ایک ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ وہ ڈھانچہ ایک بوسیدہ سی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی سمجھوتے کے لئے تیار ہو لیکن ہم اس سے بات کیسے کرتے؟ اس کے منہ میں کوئی زبان نہیں تھی۔ پھر بھی سرفراز خاں نے اس سے کہا کہ ہمارا مقصد صرف دفینہ نکالنا ہے تم لوگوں کو ستانا نہیں ہے۔ تم ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنو۔

اسی وقت ایک بلی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ اپنے پنجے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر آئی اور اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا میرے شوہر کے آگے ڈال دیا اس کے بعد وہ اچھل کر جھاڑی میں پہنچ گئی۔ میرے شوہر نے اس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا۔ اس میں ہندی زبان میں لکھا تھا۔ ہم تمہارے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ ہماری صرف تین شرطیں ہیں اگر تم نے ان شرطوں کو پورا کر دیا تو تم دفینہ نکال لو گے اور ہم تمہاری مدد کریں گے تم اس کمرے سے نکل کر تیسرے کمرے میں پہنچو۔

لیکن یہ تیسرا کمرہ کدھر ہے؟" میرے شوہر نے ہم سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو یہاں سے تو نکلو ـــــــ تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔ اس قلعے میں تیسرا کمرہ کہیں تو ہوگا ہی۔

سرفراز خاں بولے اس کے بعد ہم سب اس کوٹھری سے نکل گئے کچھ دور چل کر ہمیں ایک ہال نظر آیا ہم تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس ہال کی طرف جانے لگے۔ اس ہال کے قریب پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ اس کے اندر دو الو جو خاصے بڑے تھے، بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر ہمارے قدم رکنے لگے۔ ہمیں یہ شبہ ہوا کہ یہ الو نہیں ہیں یہ کوئی دوسری مخلوق ہے جو الو کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

نسیم نے پر یقین لہجے میں کہا۔ بھائی جان! یہ الو نہیں ہیں۔ یہ دونوں جن ہیں۔ جو بھی کچھ ہوں ہمیں اس ہال کمرے میں داخل ہونا ہے۔" سرفراز خاں بولے" اور وہ کچھ پڑھتے ہوئے ہال کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی ہال کمرے میں داخل ہو گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں الو ہمیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر نہیں ڈرے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے۔ میرے شوہر نے کہا کہ ان کی طرف کوئی ڈھیلا اچھالو اگر یہ الو ہوں گے تو بھاگ جائیں گے اور اگر یہ کوئی دوسری مخلوق ہے تو پھر یہ ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ سب نے میرے شوہر کی رائے سے اتفاق کیا اور اسی وقت نسیم میاں نے ایک ڈھیلا اچھال کر ان دونوں الوؤں کی طرف اچھالا۔ ایک الو نے جو تھوڑا سائز میں دوسرے الو سے بڑا تھا ڈھیلا اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی ماہر کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔

اب کیا خیال ہے۔" میں بولی۔"

سرفراز خاں نے کہا۔ یہ الو نہیں ہیں، یہ بے شک جنات میں سے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ڈھیلا اچھالنا کافی نہیں ہے۔"

تو پھر کیا کرنا ہوگا۔؟
میں ایک ڈھیلے پر ایک عمل پڑھ کر ان کے ماروں گا انشاء اللہ یہ دونوں بھاگ جائیں گے۔ سرفراز خاں نے یہ کہہ کر ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر کچھ پڑھا پھر اس کو ان کی طرف اچھالا۔

اس بار دوسرے الو نے جو سائز میں چھوٹا تھا۔ ڈھیلا دبوچ لیا اور اسی وقت پورے شور وغل کے ساتھ ایک درجن الو اڑتے ہوئے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے اور اس طرح ہمیں گھورنے لگے جیسے حملے کی تیاری کر رہے ہوں۔

سرفراز خاں تیزی کے ساتھ کوئی عمل پڑھتے رہے لیکن ان کے عمل پڑھنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ الو بدستور ہم سب کو گھورتے رہے اور اس طرح گھورتے رہے جیسے یہ ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے اس حالت میں ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس ہال سے باہر نکل کر تیسرے کمرے کی تلاش کریں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ایسا کریں کہ اس ہال کمرے سے باہر چلیں اور دائیں جانب جو راستہ جا رہا ہے یہ آگے چل کر کسی عمارت پر ختم ہو رہا ہے، وہاں چلیں ہو سکتا ہے کہ وہ تیسرا کمرہ وہی ہو۔ کیونکہ اس ہال کمرے میں تو ایک کھڑکی ہے اور یہ کھڑکی بھی غالباً اس پار کھلتی ہے اس لئے یہاں کسی کمرے کے ہونے کا امکان نہیں ہے۔

تسیم اور شہباز خاں نے میرے شوہر کی تائید کی اور اس کے بعد ہم سب ہال سے نکلنے کے واپس ہونے لگے لیکن اُف میرے خدا۔ اسی وقت تمام الو ہال کے دروازے میں آ کر اُڑنے لگے اور عجیب قسم کی زہریلی آوازیں نکالنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو ہمارا اس ہال سے نکلنا برا لگ رہا ہے اور یہ ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سرفراز خاں نے ایک بار پھر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار بھی ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا اور تمام الو بدستور دروازے میں اُڑتے رہے اور چیختے رہے۔ اسی وقت ہم نے دیکھا کہ ہال کمرے کے در و دیوار اس طرح ہل رہے تھے جس طرح زلزلے میں عمارتیں ہلتی ہیں۔ چھوپھیاں بولے کسی بھی طرح ہو یہاں سے باہر نکلو۔ اگر یہ عمارت گر گئی تو ہم سب یہاں دب کر مر جائیں گے۔

لیکن بھئی نکلیں کیسے۔؟ تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔
چلو پہلے میں چلتا ہوں۔ تسیم یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن اسی وقت ان کے سر پر ایک پتھر آ کر گرا اور اس کا دماغ چکرا گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔ چند منٹ تک اس کے ہوش و حواس اڑ گئے اور سب ہی اس کی طرف متوجہ رہے۔ چند منٹ کے لئے ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم کس جگہ کھڑے ہیں اور کس آفت کا شکار ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب تسیم کے ہوش و حواس صحیح ہوئے تو اس نے مری مری آواز میں کہا کہ کسی طرح تو یہاں سے نکلنا ہوگا۔؟ کچھ تو سوچو۔ اس وقت میں بولی۔ کہ اس بار ہمت کر کے میں آگے جاتی ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، شاید ہے کہ یہ الو مجھ عورت ذات کو نہ روکیں۔

لیکن اب تم جاؤ گی کیسے۔؟ شہباز خاں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا مطلب۔؟ میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔
عذرا جی۔ دروازے کی طرف دیکھو وہ اب بند ہو چکا ہے۔

ایک دم ہم سب نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ دروازہ بند تھا اور اب وہاں کوئی الو نہیں تھا ہم نے ہال کمرے کی اس جانب دیکھا جہاں دو الو بیٹھے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے الو اب بھی موجود تھے۔ لیکن بعد میں جو الو بارہ تیرہ کے قریب آئے تھے اب وہ موجود نہیں تھے۔

سرفراز خاں نے ان الوؤں کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم الو نہیں ہو تم جانور نہیں ہو تم بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہو اور وہ مخلوق ہو جس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں دکھ نہ دو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے اور تم سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ہمیں تو دفینے کی تلاش ہے اگر تمہیں یہ بات پسند نہ ہو تو کسی طرح ہمیں بتا دو ہم واپس چلے جائیں گے۔ سرفراز اردو میں تقریر کر رہے تھے اور ہم سرفراز خاں کو تک رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بھلا ایک تقریر کا اثر ان الوؤں پر کیا ہوگا۔ یہ اگر دوسری مخلوق ہو تب بھی اس تقریر سے متاثر ہونے والی نہیں۔

لیکن اللہ کا فضل دیکھئے کہ ابھی سرفراز خاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں الو اُڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

ویری گڈ، میرے شوہر بولے۔ بھئی اگر تم اس طرح کی تقریریں کرتے رہو تو تم تو جنات میں بہت پاپولر ہو جاؤ گے۔

وقت ضائع مت کرو۔ سرفراز بولے۔ چلو اس کھڑکی کی طرف چلو اور دیکھو کہ اس کھڑکی کے اس پار کیا ہے۔؟
اس کے بعد ہم اس کھڑکی کی طرف بڑھے جو اس ہال کے جنوبی

جسے میں ہمیں نظر آ رہی تھی۔ سرفراز خاں آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر سرفراز خاں نے ایک بار پلٹ کر ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے کھڑکی کھولنے کی اجازت لے رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تو سمجھ رہے تھے کہ کھڑکی کے اس پار میدان ہوگا لیکن دروازہ کھلنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ کھڑکی نہیں ہے بلکہ وہ کسی کوٹھڑی میں پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ اندر گپ اندھیرا تھا اور اندر سے اس طرح کا تعفن آ رہا تھا جیسے کسی لاش کے سڑنے سے تعفن پھیلتا ہے۔ سرفراز خاں نے ٹارچ کی مدد سے اندر جھانکنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ اندر تو ایک کالے رنگ کا گدھا کھڑا ہوا ہے۔

گدھا۔؟!'' میرے شوہر نے حیرت سے کہا۔''

جی ہاں گدھا۔ لو دیکھو۔ سرفراز خاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ اس کے بعد میرے شوہر نے اندر دیکھا پھر باری باری سبھی نے دیکھا اور سب کو اندر ایک گدھا نظر آیا۔ جو عام گدھوں کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا اور بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ سرفراز خاں بولے۔ آپ سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں جو دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہوگی یہ اچھی خاصی گہرائی میں ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں اترنا چاہیں تو بغیر سیڑھی کی مدد کے نہیں اتر سکتے۔ اس کوٹھڑی میں یہ گدھا کیسے پہنچا۔ اور اس کوٹھڑی میں کوئی روشن دان تک موجود نہیں ہے تو پھر یہ گدھا یہاں زندہ کیسے ہے۔؟

میری رائے یہ ہے۔'' میں بولی۔'' ان باتوں میں الجھنے کے بجائے اور یہ ریسرچ کرنے کے بجائے کہ یہ گدھا ہے یا کچھ اور اور یہ گدھا اس کوٹھڑی میں داخل کیسے ہوا ہمیں اپنے مقصد کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ جب صاف طور پر ہمیں جنات کی طرف سے یہ رہنمائی مل گئی ہے کہ ہم دفینے کے لئے اس قلعے کے تیسرے کمرے کی تلاش کریں تو اس طرح کی چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔؟

میرے شوہر بولے۔ حاتم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس طرح کی کوٹھڑیاں تو اس قلعے میں اور بھی ہوں گی اور ان کوٹھڑیوں میں کہیں الو ہوں گے کہیں بلیاں نظر آئیں گی اور کہیں گدھے۔ دراصل یہ قلعہ تو جنات کا مسکن بنا ہوا ہے ہمیں ان باتوں میں الجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب یہاں سے نکلو اور صرف اسی کمرے کی طرف چلو جو تیسرا کمرہ ہے۔

لیکن بھائی جان ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ تیسرا کمرہ ہے۔ ''نسیم بولے۔''

ارے یہاں سے تو چلو۔ اس کے بعد ہم اس ہال کمرے سے باہر آ گئے موسم خوشگوار تھا ہوا کے ٹھنڈے جھونکوں نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا۔ جسم تو جسم ہم سب کی روحیں بھی اس جنتی ہوا کے جھونکوں سے سرشار ہو رہی تھی۔ ہمیں ایک چبوترہ سا نظر آیا اور ہم سب اس چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر پانی پیا۔

ایک بار پھر میں نے نسیم کو مشورہ دیا۔ دیور جی! میرا خیال یہ ہے کہ چھوڑ دیں دفینے کے چکر کو اور اپنے گھر چلیں۔ اس قلعے میں دفینے کی تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

بھابی! میرا حوصلہ نہ توڑیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا کتنا روپیہ برباد ہو گیا ہے اگر ہم یوں ہی خالی ہاتھ لوٹ گئے تو اس نقصان کی تلافی کیسے ہوگی۔

نسیم میاں پیسے پر لعنت بھیجو۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔'' میرے شوہر بولے۔'' کم سے کم ہماری جانیں تو سلامت ہیں۔

تو ہماری جانوں کو ہو کیا رہا ہے۔ ''نسیم بولے۔'' اور اگر خدانخواستہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ دفینہ نکالنے میں ہم میں سے کسی کی جان ضرور ضائع ہوگی تو ہم دفینے پر لعنت بھیج کر چلے جائیں گے لیکن پہلے سے پہلے ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہمت ہاریں اچھا بھئی چلو اٹھو۔ ''سرفراز خاں نے کہا۔'' وقت تیزی سے گزر رہا ہے شام ہونے سے پہلے پہلے آج تیسرے کمرے تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک راستہ جو ایک عمارت تک جا رہا تھا اس پر چلنے لگے راستے میں ہمیں ایک گدھا نظر آیا۔ جو بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اسے دیکھ کر شہباز خاں بولے۔ کالے گدھوں کی شاید پوری نسل کی نسل یہاں موجود ہے۔ ہم چلتے رہے ابھی کچھ دور اور چلے تھے کہ اور ایک کالے رنگ کا گدھا دکھائی دیا۔

اس قلعے میں کتنے گدھے ہیں۔'' میں بولی۔''

ارے ہم سب بھی گدھے ہیں۔ ''میرے شوہر نے کہا۔'' ایک نامعلوم منزل کی طرف چل رہے ہیں۔ آنے والے کل میں ہم اپنے گدھے پن پہ خود ہنسیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک کالے رنگ کا گدھا پھر نظر آیا۔ یہ تقریباً گھوڑے کے برابر تھا۔ ہم ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزر گئے۔

میں نے کہا۔ چھنومیاں ان گدھوں کا ہی کاروبار کرلیں کچھ تو پیسے ہاتھ آئیں گے۔ گدھا کتنے کا بک جاتا ہوگا۔

بے وقوفی کی باتیں کر کے جان مت جلاؤ۔'' میرے شوہر کے لہجے میں کوفت تھی۔'' میں نے دیکھا کہ وہ عمارت جس کی طرف ہم چل رہے تھے اب بہت قریب آ چکی تھی لیکن نسیم چلتے چلتے اسی وقت رک گئے اور بولے۔ ذرا ایک منٹ۔

ہم سب بھی رک گئے۔ نسیم نے کہا۔ ذرا واپس چلیں۔

کہاں۔؟

آیئے میرے ساتھ وہ واپس ہو کر چلنے لگے اور ہم بھی کچھ سمجھے بغیر ان کے پیچھے ہولئے۔ جہاں بڑا گدھا کھڑا تھا۔ نسیم وہاں جا کر رک گئے اور میرے شوہر سے مخاطب ہو کر بولے۔ بھائی صاحب۔ ایک گدھا ہمیں ہال کمرے کی کوٹھڑی میں نظر آیا تھا۔

اسکے بعد اس راستے میں ہمیں تین گدھے نظر آئے اور یہ تیسرا گدھا جس جگہ کھڑا ہوا ہے اس کی سیدھ میں اس جانب دیکھیں۔ نسیم نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جو سیدھ سا کمرہ نظر آ رہا ہے۔ ہوسکتا ہے وہی تیسرا کمرہ ہو۔ اور جنات نے گدھوں کی صورت میں ہماری رہنمائی کی ہو۔

میرے تو سمجھ میں نہیں آیا۔'' میرے شوہر بولے۔'' لیکن تم کہتے ہو تو چلو اس کمرے کو بھی ٹٹول لیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

اور اس کے بعد ہم اس کمرے کی طرف روانہ ہوگئے۔ چند منٹ چلنے کے بعد ہم ایک بوسیدہ کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک کواڑ دیمک زدہ سا موجود تھا ایک کواڑ غائب تھا۔ کمرے کی دہلیز پر گھاس اُگی ہوئی تھی اور کمرے کی دیواروں پر کائی جمی ہوئی تھی۔

ذرا رکو۔ میرے شوہر نے کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے سوچ لو کیونکہ اس کمرے کے در و دیوار سے جو وحشت ٹپک رہی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید جنات کا اصل ٹھکانہ یہ کمرہ ہی ہو۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ کمرہ یقیناً جنات کی منزل ہے۔

'' سرفراز بولے۔'' ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں سب کا حصار کردوں اور ہم اپنے اپنے ڈنڈوں پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر دم کرلیں اس کے بعد ہم اندر داخل ہوں گے۔ یہ کہہ کر سرفراز خاں نے کسی عمل کے ذریعہ ہم سب کا الگ الگ حصار کیا اور پھر ہم سب نے آیت الکرسی پڑھ کر ان ڈنڈوں پر دم کیا جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے بعد سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ٹارچ پر دم کیا پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے سرفراز خاں پھر ہم سب اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں بہت بدبو تھی۔ ہم سب نے اپنی اپنی ناکوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اس بدبو کی تکلیف تو اپنی جگہ لیکن ہمیں ایسا لگا جیسے کمرہ آگ سے تپ رہا ہو اس تپش کا احساس سب سے پہلے مجھے ہوا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ شاید یہ وہم ہے لیکن جب شہباز بولے کہ یہ کمرہ آگ کا ہے کیا۔ تو پھر مجھے بھی یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی کہ میرا بدن جل رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے جیتے جی ہم جہنم میں آ گئے ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا آپ کسی طرح کی جلن اور تپش محسوس نہیں کر رہے ہیں۔؟

میرے شوہر بولے۔ کیوں نہیں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ہم آگ کی کسی بھٹی میں کھڑے ہیں۔

نسیم نے کہا۔ کہ چلو باہر نکلو۔

لیکن باہر نکلنا اتنا آسان کہاں تھا۔ ہر بار کی طرح یہاں بھی یہ ہوا کہ دروازہ ہمیں سجھائی نہیں دیا۔ حالانکہ جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو اس کا ایک کواڑ تو ٹوٹا ہوا تھا لیکن جب ہم نے واپسی کا ارادہ کیا تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے دروازہ بند ہو۔

آگ کی تپش سے گھبرا کر میں بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگی تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے پر برف کی سلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُف میرے خدا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ کیا تماشہ ہے دروازے پر برف ہے اور کمرے کے اندر آگ برس رہی ہے۔ ہم لوگ پوری طاقت کے ساتھ برف کی سلیاں ہٹانے لگے لیکن ایک سلی کو ہٹانے میں ہمیں پندرہ منٹ لگ گئے۔ ادھر کمرے کی تپش بڑھتی جا رہی تھی اور اب تو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہمارے کپڑوں میں آگ لگ جائے گی اور ہم سب جل کر بھسم ہو جائیں گے۔ اگرچہ ٹارچ جل رہی تھی لیکن پھر بھی کمرے میں اندھیرا تھا یکا یک مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے ساتھ ایک عورت اور بھی ہے۔ ہم سب برف کی سلیاں ہٹانے میں مصروف تھے تو مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھا ہو۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ میرے شوہر میرے ساتھ اس اندھیرے میں مذاق کر رہے ہیں لیکن جب میری نظر اپنے شوہر پڑی جو سامنے کھڑے برف کی سلی کو دھکیل رہے تھے تو میں نے پلٹ کر

دیکھا کہ میری کمر پر بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ کس نے رکھا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دم میری چیخ نکل گئی۔ ایک سیاہ فام عورت جس کا قد مردوں سے بھی بڑا تھا اور اس کے بال اس کے پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے دہکتے ہوئے شعلے اور اس کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے۔ اس نے ایک بھیانک سی ہنسی کے ساتھ مجھے گھورا اور میری چیخ نکل گئی۔ ایک دم سب میری طرف پلٹے تو اس عورت کو دیکھ کر سب حیرت زدہ رہ گئے۔

سرفراز خاں نے کہا۔ میڈم تم کون ہوں۔؟

اس کے جواب میں اس عورت نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا۔ اور سرفراز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میں اس قلعے کی رانی ہوں۔

رانی............رانی اور تم...........؟

ہاں میں اور وہ راجہ ہیں............... اس عورت نے کمرے کے ایک کونے میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہم سب نے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کونے میں ایک لمبا تڑنگا آدمی کھڑا تھا اس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا۔ وہ ہنسا تو اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔ اس نے ہمیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ تم لوگ ہمارے جال میں پھنس گئے ہو۔ اُدھر برف ہے اور اِدھر آگ، اب تم بچ کر کدھر جاؤں گے۔؟

لیکن ہمارا قصور کیا ہے۔؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہماری سلطنت میں آکر ہمیں پریشان کیا ہے۔

ہمارا مقصد آپ لوگوں کو پریشان کرنا نہیں ہے ہمیں تو صرف دفینہ چاہئے۔

اور دفینہ بغیر بھینٹ کے تمہیں نہیں مل سکتا۔

کیسی بھینٹ۔؟

یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے اس کو ہمارے دیوتا کے قدموں میں ہلاک کرو ہم دفینے تک تمہیں خود پہنچا دیں گے۔

یہ سن کر میں اپنے شوہر سے چمٹ گئی۔ سرفراز خاں جو اس دیوتما انسان سے ہمکلام تھے بولے۔ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔

تو پھر تمہاری خواہش بھی پوری نہیں ہوسکتی۔

سرفراز خاں نے اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے تو وہ کالا انسان بولا۔ یہ حرکت مت کرو۔ دیکھو اگر ایسا کرو گے تو ہم بھی اپنے عاملین کو بلالیں گے وہ تمہارے ہر عمل کی کاٹ کردیں گے اور تم سب کو ہلاک کردیں گے سرفراز خاں پڑھتے رہے اور چند منٹ کے بعد وہ دونوں غائب ہوگئے اور کمرے کا دروازہ بھی کھل گیا۔ ہم سب تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اُف میرے خدایا! ایک مصیبت سے ابھی ہم نکلے تھے کہ دوسری مصیبت کا ہم شکار ہوگئے۔ کمرے کے باہر پانچ ریچھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ ہمیں پھاڑ ڈالیں گے۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ میری ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پانچوں ریچھ ہماری طرف بڑھنے لگے۔

ریچھوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ہمیں یقین ہوگیا کہ اب ہم پوری طرح خطرے میں آچکے ہیں میں تو ڈر کر اپنے شوہر کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ اسی وقت ایک ریچھ نے کھڑے ہوکر ڈانس کرنا شروع کیا اور دوسرے ریچھ بھی دو پیروں پر کھڑے ہوکر تالیاں بجانے لگے۔ وہ ہمیں خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بڑی زہریلی ہنسی ہنس رہے تھے جیسے ہمارا اور ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ ریچھ جو کھڑے ہوکر سب سے پہلے ناچا تھا وہ آگے بڑھا باقی چاروں ریچھ اپنی جگہ کھڑے رہے اور اس ریچھ نے ہمارے قریب آکر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ جیسے وہ مجھے طلب کررہا ہو۔ میری چیخ نکل گئی۔ سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ریچھ کی طرف پھونک ماری لیکن کچھ نہیں ہوا۔ ریچھ نے پھر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ اور اس وقت وہ چاروں ریچھ ہمارے قریب آگئے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب ہم پوری طرح ان ریچھوں کے قبضے میں تھے اس وقت نسیم نے ایک غلطی کی اس نے اپنے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا ایک ریچھ کے مار دیا بس پھر تو قیامت آگئی، ایک ریچھ نے نسیم پر حملہ کردیا نسیم زمین پر گر گئے اور ریچھ ان پر سوار ہوگیا۔ اس کے فوراً بعد دوسرے ریچھ نے مجھے دبوچ لیا میں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ مجھے ریچھ کی آغوش میں دیکھ کر میرے شوہر کو غصہ آگیا اور انہوں نے اس ریچھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت تیسرے ریچھ نے میرے شوہر کو پچھاڑ دیا اور وہ ان پر سوار ہوگیا۔ اس وقت ہم

سب بہت خوف زدہ ہو چکے تھے اور ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔ جس ریچھ نے مجھے دبوچ رکھا تھا وہ کمبخت مجھے پیار کرنے لگا۔ میرے اوسان خطا ہو گئے مجھے گھن بھی آرہا تھا اور خوف کی وجہ سے میری سانس بھی رک رہی تھی۔ اچانک اسی وقت ایک آواز گونجی۔

ذرا صبر۔ ہم تمہاری مدد کو آرہے ہیں۔

میں نے دیکھا سامنے تین آدمی جو انسان ہی لگ رہے تھے اور جو کرتے پجامے میں تھے اور جن کے داڑھیاں بھی تھیں اور سر پر ٹوپیاں بھی۔ یہ لوگ مولوی سے لگ رہے تھے انہوں نے ہماری طرف بڑھتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور بالکل قریب آکر انہوں نے مٹھی بھر خاک ان ریچھ کی طرف اچھالی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ریچھ غائب ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ریچھ نہیں تھے بلکہ جنات تھے جو ریچھ کی شکل میں ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

آپ لوگ کون ہیں۔؟" نسیم نے پوچھا۔"

جو کوئی بھی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ہمارے تو یہ محسن ہیں۔ اگر یہ نہ آتے تو ہم خطرے میں آچکے تھے۔

پہلے آپ بتایئے کہ آپ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان سے ایک شخص نے کہا۔ ہم آپ سے کچھ نہیں چھپائیں گے نسیم "بولے۔" دراصل ہم یہاں دفینہ نکالنے کے چکر میں آئے تھے۔

چلو، پھر تو ہماری تمہاری پٹ جائے گی کیونکہ ہم بھی دفینے کی تلاش میں دس دن سے یہاں بھٹک رہے ہیں۔

اس کے بعد ان تینوں نے اپنا تعارف کرایا یہ تینوں بہت بڑے عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولانا جنید تھا یہ سب سے بڑے تھے۔ عمر میں بھی اور عمل میں بھی۔ دوسرے کا نام مولانا ذبیح اللہ تھا اور تیسرے کا نام مولانا عرفان الٰہی تھا۔ یہ لوگ جادو اور جنات کو دفع کرنے کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ یہ بھی پچھلے دس دنوں سے اس قلعے میں بھٹک رہے ہیں اور انہیں کسی مدرسے کو بنانے کے لئے دفینے کی تلاش تھی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مولانا جنید صاحب نے میرے شوہر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم سب مل کر دفینے کی تلاش کریں گے اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم آپس میں برابر تقسیم کرلیں گے۔ آدھا آپ کا ہوگا اور آدھا ہمارا۔

ان لوگوں کی ملاقات سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ اور ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اب ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ مولانا ذبیح اللہ اور مولانا عرفان الٰہی نے ہمیں بتایا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور جنات کو دفع کرنے کی اور جلانے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا۔

اسی دوران نسیم نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہمیں ایک جگہ سے ایک پرانی اور بوسیدہ سی یہ کتاب ہاتھ لگی تھی اور یہی کتاب اس قلعے تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس کتاب میں کچھ نشاندہی کی گئی ہے اور نشاندہی یہ ہے کہ کمرہ نمبر:۳ میں دفینہ موجود ہے۔ لیکن یہ نمبر تین کہاں ہے یہ اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ سن کر مولانا جنید نے کتاب کو سرسری نظروں سے دیکھا پھر بولے چلو اٹھو۔ وقت ضائع کئے بغیر اس کمرہ نمبر تین کو تلاش کریں۔

سامنے ہی ایک چبوترہ سا تھا اس پر ہم سب لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر کچھ ناشتہ پانی کیا اور یہ مشورہ کیا کہ اب کس طرح تین نمبر کمرے کو تلاش کریں۔ اب ہمیں کافی اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ سرفراز خاں عامل تو تھے لیکن انہیں عملیات میں پوری مہارت نہیں تھی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں جنات کو انہوں نے بوتل میں بند کر کے قبرستانوں میں دبا دیا ہے تو ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ اگر پرانے قلعے میں ہماری ٹکر جنات سے ہو گئی تو وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ شہباز خاں بولے۔ عذرا بھابی شاید زلزلہ آرہا ہے۔ یہ دیکھو زمین ہل رہی ہے۔

اور اس کے بعد ہم سب نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری زمین ہنڈولا بن گئی ہو۔ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ہم ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور سامنے کی بوسیدہ عمارت بھی اس طرح ہل رہی تھی جیسے اینٹ پتھروں کی نہیں بلکہ کاغذ کی بنی ہوئی ہو۔ میرے منہ سے تو ایک دم یہ نکل گیا جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو زلزلہ کا یہ جھٹکا تقریباً ایک منٹ تک رہا۔ اور اس ایک منٹ میں ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یہ اندیشہ ہو گیا کہ زمین پھٹ جائے گی اور ہم سب اس میں دھنس جائیں گے۔ زلزلہ کے جھٹکے کے بعد ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم جدھر منہ اٹھا ادھر چل دیئے۔ قلعے کے اندر جگہ جگہ گھاس اگی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے زمین پھٹی ہوئی تھی چلنا بہت دشوار تھا۔ یہ قلعہ تقریباً ایک کلومیٹر میں

کو پھیلا ہوا تھا۔ اس کے درودیوار سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ کہیں کہیں سے سانپ بچھو نیولے اور اژدہے بھی نظر آتے تھے اس لئے بہت احتیاط کے ساتھ چلنا پڑ رہا تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک برآمدہ سا نظر آیا جب ہم برآمدہ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا اس برآمدے کے اندر ایک کوٹھری سی تھی۔ مولانا جنید نے کہا۔ آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ کوٹھری کیا ہے۔ مولانا جنید آگے آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کوٹھری میں گپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا مولانا جنید کے ہاتھ میں بہت بڑی ٹارچ تھی انہوں نے ٹارچ آن کی تو اس کوٹھری میں کچھ مورتیاں نظر آئیں غالباً یہ چھوٹا سا مندر تھا لیکن باہر مندر ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ مولانا جنید نے اس کوٹھری میں ایک سائڈ میں روشنی ڈالی کچھ جگہ کھدی ہوئی تھی۔ تقریباً دو ڈھائی گز۔ مولانا نے میرے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ مطلب سمجھے۔؟

میں نہیں سمجھا۔ میرے شوہر نے کہا۔

محترم! یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آچکا ہے اور اس نے یہ جگہ اس لئے کھودی ہوگی کہ اسے یہاں دفینے کا شبہ ہوگا۔ دراصل اکثر ہندو لوگ اپنی پوجا پاٹ کی جگہ میں لکشمی دبا دیا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین میں مال دبانے سے مال آتا ہے اور ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہوگی کہ بھگوان ہمارے مال کی حفاظت کریں گے۔ لیکن میرا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ یہاں دفینہ نہیں تھا۔ اس کے بعد ہم اس کوٹھری سے نکل گئے۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہماری نظر ایک بوسیدہ سی عمارت پر پڑی۔ یہ چھوٹا سا مکان تھا۔ یہ مکان اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کے چاروں طرف دروازہ تھا۔ ایک سائڈ سے دروازہ بند تھا۔ باقی تین طرف سے کواڑ موجود نہیں تھے۔ جس طرف کواڑ موجود تھے ان کی حالت بھی بہت خستہ تھی لیکن خستہ ہونے کے باوجود ان پر جو نقش ونگار موجود تھے ان سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی زمانہ میں یہ کواڑ بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔ مولانا جنید اور ان کے ساتھیوں نے اس عمارت کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔ اس کے بعد وہ سرفراز خاں سے بولے۔

خان صاحب یہ عمارت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مولانا جنید نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

برخوردار تمہارا کیا خیال۔؟

نسیم نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ مولانا جنید بولے تم اپنی وہ کتاب نکالو اور دیکھو اس عمارت کا نقشہ کہاں بنا ہوا ہے۔

نسیم نے جھٹ سے وہ کتاب نکالی اور پھر سب کھڑے ہی کھڑے اس کتاب کی ورق گردانی کرنے لگے۔ اس کتاب کے اوراق اس قدر بھربھرے سے ہوگئے تھے ذرا سی بداحتیاطی سے پھٹ جاتے تھے۔ مولانا جنید نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک ورق پلٹا بالآخر اس کتاب میں ایک جگہ اس عمارت کا نقش مل گیا۔ مولانا ہی نے وہ عمارت پہچانی اور کہا۔ دیکھو یہ عمارت جہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔ ہم سب نے بھی غور سے دیکھا۔ اور ہمارے کچھ کچھ سمجھ میں آیا۔ لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ پھر مولانا نے ہمیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو اس عمارت کا شرقی حصہ یہ ہے اور اس کے سامنے ایک کنواں نقشہ میں دیا گیا ہے جو وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک کنوئیں کی طرف اشارہ کیا۔

ہم اس کنوئیں کے پاس گئے کنواں تو اب خشک ہو چکا تھا اور اس کی من پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ایک پیپل کا درخت بھی اُگا ہوا تھا جو خاصا بڑا ہو گیا تھا۔

اس کے بعد مولانا نے کہا اب اس عمارت کے غربی دروازے کو دیکھو۔ نقشے میں گھوڑوں کا اصطبل جو دکھایا گیا ہے یہ وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک دالان کی طرف اشارہ کیا۔ ہم سب دالان تک گئے تو اندازہ ہوا کہ یہ دالان جو اچھا بڑا تھا۔ یہ یقیناً کسی زمانہ میں گھوڑوں کا اصطبل رہا ہوگا۔ اس میں گھوڑوں کے کھانے کی جو کھونڈیں ہوتی ہیں وہ بھی بنی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو یہ اس عمارت کا شمالی حصہ ہے یہاں کمرہ ہے۔ جو اب موجود نہیں ہے۔ ہم اس طرف گئے جہاں کتاب میں کمرے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ وہاں کمرہ تو نہیں تھا لیکن اس کی بنیادیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کہا کہ یہ اس عمارت کا جنوبی حصہ ہے یہاں پرانے زمانہ کی گھڑی کا اشارہ تھا۔ جو دھوپ سے وقت بتاتی ہے لیکن یہ گھڑی اس جگہ پر موجود نہیں تھی اور اس کے آثار بھی نہیں تھے۔ مولانا جنید بولے اس عمارت کی تین سائڈوں میں جو علامات دی گئی ہیں۔ ان کے آثار ابھی تک موجود ہیں صرف جنوبی حصہ کے آثار غائب ہیں۔

اسی وقت مولانا ذبیح اللہ بولے۔ حضرت یہ دیکھو۔ اس عمارت کا سائز لکھا ہے بارہ سو مربع گز۔ چلو اس کو ناپ لیتے ہیں۔ اگر یہ بارہ سو

مرتب اسکوائر کر ہے تو سمجھ لو کہ یہ عمارت وہی ہے جس کا نقشہ کتاب میں دیا گیا ہے اور جب ہم نے پیمائش کی وہ عمارت ۱۲ اسو مربع گز ہی نکلی۔ یہ عمارت اس قلعے کی سب سے اہم عمارت ہے۔" مولانا جنید بولے "کبھی اسی عمارت میں اس قلعے کے راجہ مہاراجہ یا مالکان رہتے ہوں گے۔ اب اس کتاب کو تو رکھو اور اس عمارت میں چلو۔ یہ کہہ مولانا جنید اس عمارت کے شرقی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور ہم سب بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جب ہم عمارت کے دروازے پر پہنچے تو بہت بھیانک قسم کی آواز آئی۔

رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔

مولانا جنید نے ہم سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو ہم تو دفینے تک ضرور پہنچیں گے اگر آپ لوگوں کو کوئی ڈر خوف ہو تو آپ اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔

نسیم بولے۔ ہم مرنا پسند کریں گے لیکن اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے کیوں بھائی صاحب، نسیم نے میرے شوہر سے تائید چاہی۔

میرے شوہر بولے۔ حضرت! جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے اب ڈرنے سے کیا۔

تو کریں بسم اللہ۔" مولانا جنید بولے۔"

چلئے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔" سرفراز اور شہباز ایک ساتھ بولے!

یہ سنتے ہی مولانا جنید ایک دم اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی عمارت میں داخل ہو گئے۔ شروع میں ایک صحن تھا جو کسی زمانہ میں باغیچہ رہا ہوگا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا دالان تھا۔ اس دالان میں خون کے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی قتل و غارت گری ہوئی ہو۔ اس دالان میں دونوں طرف دو مچان تھے۔ ایک مچان میں سیکڑوں کی تعداد میں چھپکلیاں دیوار کو لپٹی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ وہ عجیب نظروں سے ہم سب کو دیکھ رہی تھی۔ مولانا جنید نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیا اس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے؟

ہم سب بلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بلی نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف چھپکلیاں تھیں ہم نے جو اُدھر ہٹ کر دیکھا تو مچان پر ایک بہت بڑا لنگور نظر آیا۔ یہ بھی بالکل سیاہ فام تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لنگور چھلانگ لگا کر بلی کے پاس آ گیا اور اس نے بلی کو پیار کرنا شروع کیا۔ مولانا جنید نے کہا۔

چلو اندر کمرے میں چلو۔ دالان کے اندر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔

اور اس کے دونوں کواڑ بھی موجود تھے۔ مولانا جنید کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی۔

رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔

کمرے میں بھیانک اندھیرا تھا۔ صرف ٹارچ کی روشنی سے کچھ نظر آتا تھا۔ کمرے میں تعفن بھی پھیلا ہوا تھا۔ بدبو اس قدر تھی کہ ابھی تک اگر اس بدبو کا خیال آ جاتا ہے۔ تو دماغ چکرانے لگتا ہے مجھے قے سی ہونے لگی تو میرے شوہر نے کہا کہ حنا خود کو سنبھالو۔

بدبو کس قدر ہے۔

وہ تو ہے لیکن خود کو سنبھالے رکھو اور دوپٹے سے اپنی ناک بند کرلو۔

اسی وقت ایک خوفناک قہقہے نے ہم سب کے بڑھتے قدم روک دیئے۔ مولانا جنید نے کہا۔ کون ہو تم۔ کوئی جواب نہیں آیا چند منٹ تک بالکل سناٹا رہا اس کے بعد پھر ایک زہریلا قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس مرتبہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کئی لوگ قہقہے لگا رہے ہوں۔ مولانا جنید بولے۔ جن جن لوگوں کے آیت الکرسی یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سامنے ایک اور کمرہ بھی ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں گے۔ ڈرنا بالکل نہیں۔ ابھی مولانا کا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زناٹے دار طمانچہ ان کے لگا۔ ایک لمحہ کے لئے وہ چکرا گئے پھر وہ چیخے۔

کمبخت۔ مردود سامنے آ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ جن اور انسان میں کون زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔

ایک خوفناک قسم کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا۔ اور اس کے بعد یہ محسوس ہوا جیسے بہت سے لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہوں۔ دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی اس کے بعد مولانا جنید نے بہت سخت لب ولہجہ میں کہا۔ ہٹ جاؤ تم راستے سے ورنہ برا ہوگا۔

میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی لیکن مجھے تو کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ کون ہے جس سے مولانا بات کر رہے ہیں۔

چپ رہو، کوئی ہوگا۔" میرے شوہر نے کہا۔" نظر تو مجھے بھی نہیں

آرہا ہے۔

میں نے دیکھا سرفراز خاں بھی جلدی جلدی کوئی عمل پڑھ رہے تھے۔ بلکہ سب کی زبانیں چل رہی تھیں۔ میں نے بھی جو کچھ یاد آیا پڑھنا شروع کردیا لیکن میں دیکھ رہی تھی کہ مولانا جنید ساکت وصامت کھڑے تھے۔ وہ پھر چیخے ہمارا راستہ چھوڑ دو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ ہم انسانوں کے دبائے ہوئے دفینے کی کھوج میں ہیں۔ یہ دفینہ انسانوں کی ملکیت ہے جنات کی نہیں۔

ایک دم ایک بھاری بھرکم آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔ بہت ہی کھردرے سے لہجے میں کوئی کہہ رہا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین کے نیچے کی ہر چیز جنات کی ملکیت ہوجاتی ہے۔ ہم تمہیں اس دفینے تک نہیں پہنچنے دیں گے اور اگر تم باز نہیں آئے تو ہم تمہیں بھسم کردیں گے۔ ابھی ہر طرف تم آگ کے شعلے دیکھو گے۔ اس وقت تمہارے بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہے گا۔ اسی وقت بہت زوردار انداز میں دروازہ بند ہوا اور میرے شوہر نے جو پلٹ کر دیکھا تو کمرے کے کواڑ ایک دم بند ہوگئے۔ اور ہم سب نے دیکھا کہ وہاں ایک ہاتھی کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک کالی بلی سوار تھی۔

اب کیا ہوگا؟ میں نے گھبرا کر کہا۔

کیا ہوتا۔ مقابلہ ہوگا۔ مولانا جنید نے کہا اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ دیکھو سامنے میں ٹارچ کی روشنی ڈال رہا ہوں۔ وہ کیا لکھا ہے۔

ہم سب نے دیکھا اس کمرے میں پھر ایک کمرہ تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا نیند والا کمرہ۔

لیکن یہ تو اردو میں نیند لکھا ہے۔

جی ہاں۔ تم بھول گئیں مولانا جنید مجھ سے مخاطب ہوا۔ یہی ہے وہ نمبر تین کمرہ ہے۔ جس کو نیند کا کمرہ لکھا گیا ہے اور نیند سے مراد نیند نہیں بلکہ سونا ہے۔ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہمت رکھنا یا تو ہم مریں گے یا سونے کا ڈھیر لے کر یہاں سے جائیں گے۔

اسی وقت جس کمرے میں ہم کھڑے تھے اس کی چاروں دیواروں میں آگ لگنی شروع ہوئی۔ اُف میرے اللہ۔ اب کیا ہوگا؟ میں بڑبڑائی۔

یہ ملا۔ تم سب کو مروادے گا۔ میں دروازہ کھلوا رہا ہوں تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ اگر تم نہیں بھاگے تو میں تم سب کو ختم کردوں گا۔ اور اسی وقت دروازہ کھل گیا۔

وہ ہاتھی بھی غائب ہوگیا۔

چھوٹے میاں۔ میں نے نسیم کو مخاطب کیا۔ چھوڑو اس دفینے کو جلد واپس چلو۔

نہیں بھابھی۔ نسیم بولا۔ موت جہاں جس طرح لکھی ہوتی ہے اسی طرح آتی ہے ہم نہیں جائیں گے۔ اور اگر مرنا ہی ہے تو مرجائیں گے۔

آؤ۔ آگے چلیں۔ مولانا کا عمل شاید کام کرگیا تھا اور جو مخلوق راستہ روکے کھڑی تھی وہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن سامنے والا کمرہ جس پر نیند لکھا تھا وہ بند تھا۔ اس کے دروازے کے قریب جاکر مولانا جنید نے کوئی عمل پڑھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ پھر ایک بھیانک آواز کمرے میں گونجی۔ اس کمرے میں ہماری بیویاں ہیں۔ تم اس کمرے میں نہیں جاسکتے۔ دفینہ اسی کمرے میں ہے۔ جہاں تم کھڑے ہو۔ اگر تم نکال سکتے ہو تو نکالو۔

تم دھوکہ دے رہے ہو، مولانا جنید چیخے اور اس کے بعد انہوں نے پرزور آواز میں کہا۔ میں سورۂ جن کا عامل ہوں۔ میں ابھی حاضرات کرکے شاہ جنات کو بلوالوں گا وہ تمہارا قصہ تمام کردیں گے۔

شاہ جنات سے ہماری بات ہوچکی ہے۔ ''کوئی بولا۔'' جس دفینے کی تم تلاش میں ہو وہ ہمارا ہے۔ اگر تم نے اس کو نکالنے کی کوشش کی تو تم سب کی جیتی اولاد اسی وقت ختم ہوجائے گی۔

مولانا جنید نے سورۂ جن پڑھنی شروع کی۔ وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز میں غصہ تھا لیکن وہ پڑھتے پڑھتے اٹک گئے۔ انہیں یاد نہیں آرہا تھا۔ پھر ایک بھیانک قسم کی آواز آئی۔ تم پڑھ نہیں سکتے ہم نے تمہارے حافظے پر اپنا قبضہ کرلیا ہے۔ اسی وقت کمرے میں خون برسنا شروع ہوا۔ اور یہ خون انتہائی بدبودار تھا۔ ہم سب خون میں شرابور ہوگئے۔

مولانا جنید نے سرفراز خاں اور ذبیح اللہ سے کہا۔ تم دونوں اصحاب کہف کے نام پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ ہمیں ہر صورت میں اندر کمرے میں جانا ہے۔ اصحاب کہف کے نام پڑھنے سے خون کی بارش رک گئی۔

اس کے بعد مولانا جنید نے اپنی جیب سے کوئی خاک نکالی اور کمرے کے دروازے پر اس کو پھینک دیا۔ پتہ نہیں وہ کیسی خاک تھی اس کے پھینکتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہم اندر داخل ہوگئے۔ اس کمرے میں کچھ روشنی تھی ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ سکتے

تھے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں تھا۔ اور کمرے میں کوئی لائٹ وغیرہ بھی نہیں جل رہی تھی پھر بھی اس کمرے میں اندھیرا نہیں تھا اور بغیر ٹارچ جلائے ہوئے بھی ہر چیز نظر آرہی تھی۔ یہ کمرہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ یہ اندازاً پچاس گز مربع ہوگا۔ کمرے میں کوئی چیز نظر نہیں آئی، نہ بلی نہ گدھا، نہ ہاتھی، نہ چمگادڑ، نہ کوئی بندر۔ کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔ مولانا جنید نے ایک طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو اس کمرے میں وہ سامنے تہہ خانہ ہے اور اسی تہہ خانہ میں مال ہوگا۔ ابھی مولانا نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ ان کی ٹارچ بند ہوگئی اور تہہ خانہ کے دروازے پر ایک عورت آکر کھڑی ہوگئی۔ یہ عورت الٹے توے کی طرح کالی تھی۔ اس کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا۔ پہلے تو وہ چپ رہی پھر بولی۔

تم لوگ اپنی جانو پر رحم کھاؤ۔ تم سب خطرے میں ہو۔

میں نے دیکھا جب وہ بول رہی تھی اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہمیں کمرے کے ہر کونے میں اسی طرح کی عورتیں نظر آئیں جو سیاہ فام تھیں اور جن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور سب کے ہاتھوں میں بیلچے تھے۔ مولانا جنید نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت ان کے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر ٹکرا گیا اور ان کو سنبھلنے میں چند سیکنڈ لگے۔ وہ چمگادڑ سرفراز خاں کی کمر پر چپک گیا۔ اس کو ذبیح اللہ صاحب نے ہٹانے کی کوشش کی۔ چند منٹ کے بعد وہ ہٹ تو گیا لیکن وہ کمرے میں اڑنے لگا اور بار بار وہ ہم سب پر حملہ کرنے لگا اس سے ہمارے اوسان خطا ہوگئے اور ہم اس سے بچاؤ کرنے میں لگ گئے۔ جو عورت تہہ خانہ کے دروازے پر کھڑی تھی وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ تم اس چمگادڑ کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہم سے کیسے نمٹو گے۔

یہ وقت بتائے گا۔ مولانا جنید نے کہا۔ میں نے کئی خطرناک جنات پر قابو پایا ہے۔ ایک جن جو ایک لڑکی کو پریشان کرتا تھا اور خود کو شاہ جنات کی اولاد بتاتا تھا۔ میں نے جب اس کو بوتل میں بند کیا تو وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اور مجھ سے معافیاں مانگ رہا تھا۔ میں تم سے ایک بار حجت پوری کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم جنات میں سے ہو تو تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہارے قبیلے کے کسی فرد کو ستاؤں گا۔

مجھے تو صرف دفینے سے غرض ہے اور......... وہ سیاہ فام عورت بولی۔ دفینے تک ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔

مولانا جنید نے اسی وقت اپنی جیب سے خاک نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑھ کر پھوک ماری۔ خاک بکھر گئی۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ البتہ اسی وقت اس سیاہ فام عورت نے ایک زبردست قہقہہ لگا کر مولانا جنید کا مذاق اُڑایا۔ اور بولی۔ کر لے تو جو چاہے کر لے۔ ترا کوئی عمل ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ابھی ہمارے قبیلے کا سردار آجائے تو پھر ہم باقاعدہ تجھ سے جنگ شروع کریں گے اور تم سب کو اسی قلعے میں دفن کردیں گے۔ ہم چار سو سال سے اس دفینے کی حفاظت کررہے ہیں۔ اتنی آسانی سے تو دفینے تک نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا جنید نے کہا۔ تمہاری قوم دھوکہ دیتی ہے۔ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور مکاری سے ہم انسانوں سے بچ جاتے ہو۔ میں نے کتنے ہی جنات کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں اب کسی جن کا یقین نہیں کرتا۔

جھوٹ تو بول رہا ہے۔ ہماری قوم میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔

بکواس مت کرو۔ مولانا جنید چیخے۔ ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے ایک لڑکی پر جن سوار تھا۔ میں نے جب اس کو حاضر کیا تو اس نے حاضر ہوکر یہ جھوٹ بولا کہ میں جن نہیں ہوں میں تو جادو ہوں اور مجھے اس لڑکی کی ساس نے بھیجا ہے۔

یہ بات سن کر ان کے گھر میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور اس لڑکی کا شوہر اپنی ماں سے بدگمان ہوگیا۔ اور اس نے ماں کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ میں ماہر فن ہونے کی وجہ سے سمجھ گیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن جو عامل اناڑی ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتیں سن کر یقین کرلیتے ہیں۔ اس سے گھروں میں فساد برپا ہوجاتا ہے اور عامل حضرات جن دفع کرنے کے بجائے جادو دفع کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس طرح غلط علاج کی وجہ سے جنوں کو انسانوں کے جسم میں دیر تک پناہ لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تمہاری قوم مکاری اور عیاری سے دندناتی ہے۔

ابھی مولانا جنید کی بات پوری بھی نہیں ہو پائی تھی کہ لمبا تڑنگا جن انسانی شکل میں نمودار ہوا اور اپنے کڑوے سے لب ولہجے میں بولا۔

تو کیا چاہتا ہے۔؟ تو کس طرح ہم سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

میں اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح جنگ کے محاذ پر دونوں طرف کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ہوکر ایک دوسرے پر وار

کرتے ہیں۔اورایک دوسرے کودھوکے سے نہیں مارتے۔

جن بولا، ٹھیک ہے ہم اس ہال کمرے کو اپنی طاقت سے چار گنا کردیں گے اور درمیان میں ایک لائن کھینچ دیں گے۔لکیر سے اُدھر کا پالا تمہارا اور لکیر سے اِدھر کا پالا ہمارا۔

میرا وعدہ ہے جن نے زور دے کر کہا۔تم پر کوئی پیچھے سے وار نہیں کریگا۔

میں ایک بات اور عرض کروں گا۔'' مولانا جنید نے کہا۔

جنگ کا ایک وقت مقرر ہوگا اس سے پہلے ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔

ہمیں منظور ہے۔''جن نے کہا۔''

مولانا بولے اور ایک بات یہ بھی تم لوگوں کو ماننی پڑے گی کہ ہم کل آٹھ افراد ہیں ۔تمہارے پالے پر ۸ کے دگنے کل ۱۶ لوگ ہوں گے۔اس سے زیادہ نہیں۔

چل یہ بھی منظور ہے۔''جن بولا'' اور سن تمہارے پالے میں سات مرد اور ایک عورت ہے اور ہمارے پالے میں ۱۴ مرد اور دو عورتیں ہوں گی۔پہلا وار تم کروگے۔اَب تم تیاری کرلو۔ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم تم سب کو ایک ایک کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔لیکن دھوکہ سے کسی کو نہیں ماریں گے۔

جنات کی یہ بات سن کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔اور میرے شوہر اور شہباز خاں بھی ڈرنے لگے۔البتہ نسیم اور سرفراز بے خوف سے نظر آرہے تھے۔مولانا جنید بالکل مطمئن تھے اور ان کے دونوں ساتھی بھی بے فکر تھے جیسے انہوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کررکھی ہو۔

مولانا جنید نے اپنے ساتھی ذبیح اللہ سے کہا۔لاؤ وہ تھیلا مجھے دو۔اور تم آیت الکرسی اور حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کرلو۔اس کے بعد مولانا جنید نے خود بھی اپنا اپنے ساتھیوں کا اور ہم سب کا حصار کردیا اور ایک لکڑی پر دم کر کے اپنے سامنے لکیر کھینچ دی اور پھر انہوں نے تھیلے میں سے کچھ چیزیں نکال کر اپنے کرتے کی جیبوں میں بھرلیں۔

اُدھر جنات کے پالے میں سات مرد، بالکل فیل نما کالے بھنڈ اور موٹے تازے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے۔اور لمبی تڑنگی دو عورتیں بھی کھڑی ہوگئیں ان سب کے رنگ بالکل سیاہ تھے اور ان میں سے ایک عورت بالکل گنجی تھی اور اس کے سر پر سینگ بھی تھے۔دوسری عورت کے بال بہت لمبے اور گھنے تھے لیکن رنگ حد سے زیادہ کالا تھا اور دانت بالکل زرد تھے۔آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی ۔مردوں کے جسم پر صرف جانگیا تھا البتہ جو ان کا سردار تھا اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔

جنات کا سردار بولا۔سنو دفینہ اسی کمرے میں ہے اس نے تہہ خانہ کی طرف اشارہ کیا لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔اور اگر تم نے اس عورت کی بھینٹ دیئے بغیر اس نے میری طرف اشارہ کیا۔دفینہ نکالنے کی غلطی کی تو تم بہت پچھتاؤ گے اور اگر ہم یہ جنگ جیت گئے۔

مولانا جنید نے کہا۔

تم ہرگز نہیں جیت سکتے۔تم سب ایک ایک کرکے مرجاؤ گے اور ہم تمہاری لاشوں کو اس قلعے کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے ۔اب تم وار کرو۔

مولانا جنید نے ایک گیند نکالی اس پر کچھ پڑھا پھر اس گیند کو انہوں نے ان کی طرف اچھال دیا۔وہ گیند گنجی عورت کے لگی۔وہ بلبلا اٹھی۔اس کے بعد جنات کے سردار نے ایک جن کو کچھ کرنے کا اشارہ دیا تو اس نے آگ کا ایک شعلہ اپنے منہ میں سے نکال کر مولانا جنید کی طرف پھینکا۔لیکن حصار ہونے کی وجہ سے وہ شعلہ لکیر کے اس پار ہی رہا۔اس کے بعد مولانا جنید نے پھر ایک گیند نکال کر اس پر کچھ پڑھا اور انہوں نے نشانہ باندھ کر جنات کے سردار کے مارا اور نشانہ بالکل صحیح رہا وہ گیند لوہے کی طرح سخت ہوکر سردار کے سر سے ٹکرائی اور اس کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد وہ آپے سے باہر ہوگئے اور اس نے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کردیں۔اس نے چھت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہماری مدد کرو اور اسی وقت وہاں سے چھپکلیوں کی بارش سی شروع ہوگئی۔ چونکہ مولانا نے حصار صرف زمین کا کیا تھا اس لئے چھت پر سے چھپکلیاں ہمارے پالے میں گرنے لگیں اور اتنی زیادہ ہوگئیں کہ ہمارا کھڑا رہنا مشکل ہوگیا۔اسی وقت گھبرا کر شہباز خاں حصار کے اس طرف چلے گئے اور ایک دم کسی جن نے ان کے آگ کا سریا پھینک کر مارا جس سے وہ تھوڑی دیر تڑپے پھر کمرے سے باہر بھاگ گئے لیکن وہ بھاگ کر کہاں جاتے۔اس وقت اس کمرے کو چاروں طرف سے جنات کی فوج نے گھیر رکھا تھا اور کمرے کے باہر سانپوں کی شکل میں ہزاروں جنات ٹہل رہے تھے۔شہباز خاں کی چیخیں نکل گئیں۔انہوں نے اندر بھی آنا چاہا لیکن وہ نہ آسکے پھر مولانا جنید نے فرمایا۔آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہوجاؤ۔حصار سے باہر جاکر تم نے بہت بڑی غلطی

کی ہے اس کے بعد انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ خبردار اب کوئی بھی شخص حصار سے اُدھر جانے کی غلطی نہ کرے۔ جنات کی طرف سے مختلف حملے ہوتے رہے لیکن حصار کی وجہ سے ان کا کوئی بھی ہتھیار ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ مولانا جنید نے اپنی جیب سے مٹی نکال کر اس پر کچھ پڑھا پھر وہ مٹی انہوں نے زمین پر بکھری ہوئی چھپکلیوں پر پھینک دی۔ اسی وقت تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں لیکن فوراً ہی بھر بڑیں چھت سے گرنے لگیں اور ہم سب کو چمٹنے لگیں۔ چونکہ چھت کا حصار نہیں تھا اس لئے جنات حملہ چھت کی طرف سے کر رہے تھے مولانا جنید نے انہیں بھی ختم کر دیا تھا تو چھت سے مینڈک برسنے لگے۔ ان کو دیکھ کر گھن بھی آتا تھا اور ڈر بھی لگتا تھا۔ اسی وقت مولانا جنید نے پانی کی بوتل نکالی اس پر کوئی حصار کا عمل پڑھا اور اس پانی کو چھت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد جنات چھت کی طرف سے حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ ابھی مولانا جنید نے خود کو پوری طرح سنبھالا بھی نہیں تھا کہ ایک دیو ہیکل قسم کا جن جس کی داڑھی اس کے گھٹنوں تک لٹک رہی تھی اور جس کا رنگ بھورا تھا لیکن اس کی آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور اس کی زبان منہ سے باہر لٹکی ہوئی تھی وہ سانپ کی پھنکارے بھر رہا تھا۔ مولانا جنید نے کہا۔ یہ دھوکہ ہے تمہارا وعدہ تھا کہ تمہاری طرف صرف سات لوگ اور دو عورتیں رہیں گی یہ آٹھواں آدمی تم نے کیوں بلایا۔

یہ آٹھواں جن ہمارا عامل ہے۔ یہ قاہرہ سے بلایا گیا یہ تمہارے حصار کو ختم کر دے گا اس کے بعد ہم تمہیں اپنا نوالہ بنالیں گے۔ یہ کہہ کر سردار نے اس عامل جن کو اشارہ کیا اور کہا کہ حملہ کرو۔ عامل جن نے کچھ پڑھا اور اس کے بعد ہم سب پر آگ برسنے لگی۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمارا حصار ٹوٹ چکا ہے۔ مولانا جنید چیخے۔ ساتھیوں اللہ کے بھروسے پر ان جنات پر ٹوٹ پڑو۔ اُدھر سے انہوں نے بیلچے اٹھائے اور اس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ میں ایک کونہ میں سہمی سہمی کھڑی رہی۔ اور میری آنکھوں کے سامنے جنگ کا بھیانک منظر تھا۔ مولانا جنید کچھ پڑھ کر جب وار کرتے تھے تو جنات کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔ سرفراز خاں بھی پڑھ پڑھ کر ڈنڈا اچھال رہا تھا۔ مولانا ذبیح اللہ بھی جیب میں سے کچھ نکال نکال کر فضا میں اچھال رہے تھے۔ جنگ دونوں طرف سے جاری تھی۔ ایک دم جن عامل نے مولانا جنید کی گردن پکڑلی اور مولانا جنید بے بس سے ہو گئے۔ میں لرز گئی اور مجھے یہ گمان ہوا کہ اب مولانا جنید اس کے پنجے سے نہیں نکل سکیں گے۔ لیکن وہ بھی بہت بڑے عامل تھے نہ جانے انہوں نے کیا عمل پڑھا کہ وہ جن عامل بلبلا کر ایسے گرا جیسے کوئی پہاڑ پاش پاش ہو کر گر گیا ہو مولانا اس پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ اور مولانا نے اس کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں داخل کر دیں۔ اس کے بعد کمرے میں پخانہ برسنے لگا اور اس حملے سے ہم بے دست و پا ہو کر رہ گئے پخانے میں اس قدر بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ لیکن ہمیں یہ بھی محسوس ہوا کہ دوسرے محاذ کے سب لوگ غائب ہو گئے تھے۔ مولانا جنید بولے ساتھیوں سے یہ جنات کی آخری حرکت تھی ڈرو نہیں۔ میں ایک عمل پڑھ رہا ہوں میرا عمل پورا ہوتے ہی پخانہ خود بخود غائب ہو جائے گا اور جنات قرآن حکیم کی آیات اور اصحاب کہف کے عمل کے سامنے جنگ ہار چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دفینے تک پہنچیں گے اور تھوڑی دیر کے بعد پخانہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اب جنات فرار ہو چکے تھے کمرے کے باہر بھی سانپ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ میرے شوہر نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسی وقت ان کی چیخ نکل گئی مولانا جنید نے پوچھا۔ کیا ہوا؟ تم نے کیا دیکھا۔

میرے شوہر کی آواز نہیں نکل رہی تھی انہوں نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا باہر دیکھو شہباز.............. آگے وہ کچھ بھی نہیں.......... کہہ سکے۔

ایک دم ہم سب کمرے سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا۔ شہباز خاں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا گیا تھا ایسا لگتا تھا کہ ان کے گلے میں کوئی سانپ لپٹ گیا تھا اور اسی نے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ شہباز خاں کا چہرہ بالکل نیلا ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل گئی تھیں۔ اور وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کی لاش کو ایک طرف لٹا کر ان پر میں نے اپنا ڈوپٹہ ڈال دیا۔ اور مولانا جنید نے کہا۔ آؤ، اب تہہ خانے میں چلتے ہیں۔ وہی ہماری آخری منزل ہے یقین کریں۔ اس وقت میری روح تک کانپ رہی تھی۔ شہباز خاں کی لاش دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمت پست ہو گئی تھی لیکن نسیم کی خواہش پوری کرنے کی غرض سے سب نے مولانا جنید کا کہنا مان لیا اور میں بھی تہہ خانہ میں اترنے لگی۔ تہہ خانہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ ٹارچ جلائی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں موٹے موٹے چوہے گھوم رہے تھے۔ یہ چوہے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور یہ ایک دوسرے پر سوار ہو رہے تھے۔ مولانا جنید نے مٹی پر پڑھ کر مٹی ان کی طرف پھینکی تو آہستہ آہستہ یہ چوہے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ چند منٹ کے بعد

تہہ خانہ چوہوں سے پوری طرح خالی ہوگیا تھا۔ مولانا جنید نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا کہ میں مراقبے میں بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے ایک عمل پڑھوں گا تم لوگ یہ دیکھنا کہ زمین کہاں سے کانپ رہی ہے۔

وہ دس منٹ تک عمل پڑھتے رہے اور ہم سب آنکھیں پھاڑے ہر طرف دیکھتے رہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ دیوار کے قریب کی زمین ہل رہی تھی۔ اس طرح ہل رہی تھی جس طرح زلزلہ آنے پر عمارتیں ہلتی ہیں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ دیکھو زمین وہاں سے ہل رہی ہے۔ میرے شوہر نے پھر سب نے میری تائید کی۔ اس کے بعد ہم سب نے مولانا جنید سے کہا کہ آپ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں زمین اس طرف سے کانپ رہی ہے مولانا نے آنکھیں کھولیں اور انہوں نے خود بھی محسوس کیا کہ زمین کس جگہ سے ہل رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دفینے کی نشاندہی ہو چکی ہے اب ہم اللہ کا نام لے کر زمین کھودیں گے لیکن جیسے ہی مولانا جنید نے پہلا پھاوڑا مارا۔ ایک بھیانک سی آواز کمرے میں گونجی۔ کوئی کہہ رہا تھا، یہ ذلیل حرکت مت کرو۔ ہم اس خزانے کے امین ہیں۔ مولانا جنید نہیں مانے اور انہوں نے جلدی جلدی خود ہی پھاوڑے چلانے شروع کئے۔ جب وہ تھک گئے تو انہوں نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا اب تم کوشش کرو۔ پھر اس کے بعد مولانا ذبیح اللہ نے زمین کھودنی شروع کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد ایک دیگ نظر آئی لیکن اس پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔ مولانا جنید نے کہا اب اس کے برابر والی زمین کھودو پھر انہوں نے اس کو کھودا۔ وہاں بھی ایک دیگ دکھائی دی لیکن اس پر بھی ڈھکن ڈھکا ہوا تھا اس طرح کل گیارہ دیگیں نظر آئیں۔ جب گیارویں دیگ نظر آئی تو پھر ایک بھیانک سی آواز آئی۔ کم بختوں تم نے ہمارا پردہ فاش کر دیا۔ لیکن ذلیلوں تمہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

مولانا جنید نے کچھ عمل پڑھنے کے بعد دیگوں سے ڈھکن ہٹانے شروع کئے۔ اس کے بعد وہ چیخ رہے تھے اور بولے بھائیوں ساری محنت بیکار ہوگئی۔ ان کی یہ آواز سن کر سب ہکا بکا رہ گئے۔ آخر وہی ہوا نسیم بولے۔ جنات نے جاتے جاتے ان اشرفیوں کو جو کھربوں روپے کی تھیں خراب کر دیا یہ سب کوئلہ بن گئیں اور ہماری ساری محنت بیکار ہوگئی۔ ہم نے ایک انسان کی جان بھی گنوائی۔ شہباز خاں کی لاش لے کر ہم خالی ہاتھ اس پرانے قلعے سے باہر آئے اور ہم نے کان پکڑ لئے کہ کبھی بھی دفینے کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔

بند مکان کی قیامتیں

اکرم فردوسی

یہ ہمارے کاروبار کا مختصر سا ٹور تھا۔ ہم لوگ چرم کا کاروبار کرتے تھے اور اسی سلسلے میں ہمیں کانپور کا سفر کرنا پڑا، ارادہ یہ بھی تھا کہ پندرہ دن کانپور میں رہنے کے بعد نینی تال جائیں گے تا کہ چند دنوں کے لئے تفریح کر کے اپنی روح اور قلب کو سکون فراہم کرسکیں۔ میرے علاوہ میرے دو پارٹنر اور ایک دوست شریک سفر تھے۔ میرا نام تو آپ جانتے ہی ہیں اکرم فردوسی ہے، میرے دو کاروباری پارٹنر ایک جاوید اختر اور ایک سلیم دُرانی تھے۔ ایک ہمارا دوست بھی ہمارے ساتھ تھا اس کا نام صفدر خاں ہے۔ چوں کہ کانپور میں ہمیں تقریباً ۱۵ دن قیام کرنا تھا اس لئے باقاعدہ ایک مکان ہم نے کرائے پر لے لیا، اس مکان کا کرایہ تین ہزار روپے طے ہوا۔ اگر چہ ہمیں پندرہ دن قیام کرنا تھا لیکن مکان مالک نے ایک ماہ کا کرایہ ہم سے ایڈوانس وصول کرلیا، ہمیں رہائش کی ضرورت تھی اور ہوٹل کا کرایہ زیادہ تھا اس لئے ہم نے اس مکان کو ترجیح دی، بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ یہ مکان ایک طویل عرصہ سے بند ہے اور پھر ہمیں خود یہ اندازہ ہوا کہ یہ مکان چوں کہ جنات کی رہائش گاہ ہے اس لئے کوئی اس میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ مکان کیا اچھی خاصی ایک حویلی تھی۔ اس کے آثار یہ بتاتے تھے کہ کسی دور میں یہ حویلی نوابوں کی رہی ہوگی۔ پھر اس میں تالہ کیوں پڑ گیا اور اس میں جنات کس طرح آ بسے، اس کی کوئی تحقیق ہمیں نہیں ہوسکی۔ مالک مکان جو مسلمان تھا اس نے کرایہ وصول کرنے کے بعد پورے مکان کی تفصیل ہمیں سمجھائی اور اس کے بعد وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں پندرہ دن سے پہلے ہی واپس آجاؤں گا۔ مجھے کوئی سفر درپیش ہے۔ آپ لوگ اطمینان سے مکان میں رہیں۔
اس مکان میں کل نو کمرے تھے، مالک مکان نے چار کمروں اپنا تالہ ڈال رکھا تھا، باقی پانچ کمرے خالی تھے اور ان میں کوئی قفل نہیں تھا۔ اس مکان میں تین کمرے پندرہ بائی پندرہ فٹ کے تھے اور ایک بڑا ہال تھا، اس کے بعد ایک بڑا صحن بھی تھا، مکانیت اوپر بھی تھی لیکن چوں کہ زینے میں تالا تھا اس لئے ہمیں اندازہ نہیں ہوسکا کہ اوپر کتنے کمرے ہیں۔ یہ مکان ہمارے قبضے میں جب آیا وہ دن اتوار کا دن تھا اور اس وقت صبح کے گیارہ بجے تھے۔ مکان میں پانی وغیرہ کی کوئی پریشانی نہیں تھی، مکان میں صفائی کا بھی اہتمام تھا، اس صفائی سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ مالک مکان کی مکان میں آمد ورفت ہے اور وہ صفائی ستھرائی کا خیال رکھتا ہے۔
اس دن ہم تھکے ہوئے تھے، ہم نے ایک کمرے میں اپنا سامان رکھ دیا اور ہم سب ہال کمرے میں لیٹ گئے۔ اور لیٹتے ہی نیند آگئی۔ جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے۔ میرے پارٹنروں نے مشورہ دیا کہ نہا دھو کر ذرا بازار چلیں۔ اندازہ کرلیں کہ یہاں سے ہوٹل کتنے فاصلے پر ہے اور آس پاس کیا کیا بکتا ہے تا کہ جب کسی چیز کی ضرورت پڑے تو ہمیں پریشانی نہ ہو۔ یہ مکان کی آبادی سے کچھ فاصلے پر تھا۔ اکا دکا کچے پکے مکان آس پاس تھے، ایک دو چھوٹی دوکانیں بھی تھیں لیکن ان دوکانوں میں بیڑی، سگریٹ اور چھوٹی موٹی ضروریات کی چیزیں بکتی تھیں۔ ہوٹل اس مکان سے دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھے۔ البتہ ڈھنگ کی دوکانیں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھیں جہاں بھی ضرورت کی چیزیں ملتی تھیں۔ دورانِ سفر ہمیشہ چائے کا چسکہ بہت پریشان کرتا ہے، چائے کی ہم سب کو عادت تھی، سوچا کہ ایک تھرمس خرید لیں گے اور چائے ہوٹل سے لے لیا کریں گے تا کہ اسے کئی بار پی سکیں۔
فروٹ وغیرہ کے لئے ایک چھری اور کچھ پلیٹیں اور گلاس اور تھرمس وغیرہ خریدنے کے بعد ہم نے دونوں وقت کا کھانا مغرب کے فوراً بعد کھالیا اور اس کے بعد مکان میں واپس آگئے۔ رات دس بجے تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ ان باتوں میں کاروبار کا موضوع بھی تھا اور دوستانہ گفتگو بھی۔ سوچا تھا کہ کل سے مارکیٹ میں گھومیں گے اور چرم کے بیوپاریوں سے مل کر بزنس کی سیٹنگ کریں گے۔ اگر چہ کانپور میں کئی لوگوں سے ہمارا لین دین تھا، لیکن ان سے ملاقات پہلی بار ہو رہی تھی اور کچھ نئے لوگوں سے بھی ملنے کی پلاننگ تھی، رات دس بجے تک ہنسی مذاق بھی ہوتا رہا اور بات چیت بھی چلتی رہی۔ اس کے بعد ہم نے ہال ہی میں سونے کا پروگرام بنایا، سونے سے پہلے عموماً سب لوگ باتھ روم جاتے ہیں چنانچہ میں اور صفدر دونوں حاجت سے فارغ ہونے کے

لئے باتھ روم چلے گئے، باتھ روم تو تین تھے لیکن تیسرا باتھ روم کچھ صاف نہیں تھا اس لئے ہم دونوں باتھ روم گئے، میں جس باتھ روم میں گیا وہ مین گیٹ سے متصل تھا اور صفدر جس باتھ روم میں گئے وہ زینے کے برابر میں تھا۔ میں تو چند منٹ کے بعد ٹھیک ٹھاک آ گیا لیکن صفدر جب لوٹا اس وقت اس کی کیفیت بہت بری تھی اس کے بدن پر کپکپی تھی اور اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی، اس کو اس طرح ہراساں اور پریشان دیکھ کر میں نے بے اختیار پوچھا۔

خیریت تو ہے کیا ہوا؟

اس نے اپنے ماتھے کا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔ باتھ روم میں تو زلزلہ آ رہا تھا۔ باتھ روم تو ہنڈولے کی طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ کیا آپ لوگوں نے بھی زلزلے کا جھٹکا محسوس کیا ہے؟

نہیں بالکل نہیں۔ ہم تینوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

تو پھر وہ سب کیا تھا؟

وہ تمہارا وہم تھا۔ بہت بہادر بنتے ہو نا۔ آج تمہاری بہادری کا امتحان ہو گیا۔ یہ کہتے ہوئے سلیم درانی اسی باتھ روم کی طرف گئے اور بولے میں دیکھتا ہوں کیا ہے؟

دس منٹ بڑی بے تابی کے ساتھ ہم سلیم کا انتظار کرتے رہے اور دس منٹ کے بعد جب سلیم باتھ روم سے واپس آیا تو اس کی حالت صفدر سے بھی زیادہ خراب تھی۔ اس کے کپڑوں پر خون بھی تھا، میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے پوچھا: تم بھی وحشت زدہ سے لگ رہے ہو؟ یہ تمہیں کیا ہوا؟

یار اس باتھ روم میں تو بھوت ہیں۔

بھوت! پاگل ہو گئے ہو؟

اللہ کی قسم مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے برفیلی ہوائیں چل رہی ہوں۔ سلیم نے کہا: اور یقین کرو کہ مجھے ایسا بھی محسوس ہوا جیسے کوئی میرے گلے میں اپنے ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

تم دونوں پاگل ہو گئے ہو کیا؟ کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ جاوید نے جھلا کر کہا۔

لیکن جاوید۔'' میں بولا سلیم کے کپڑوں پر یہ خون کے دھبے کیسے ہیں؟''

ارے پیشاب کر دیا ہوگا کسی چمگادڑ نے۔

یار تمہیں مذاق سوجھ رہی ہے۔ سلیم نے کہا: میرا تو دم گھٹا جا رہا ہے اور اگر تم اس کو وہم سمجھ رہے ہو تو تم جاؤ نا اسی باتھ روم میں۔ جاؤ جلدی۔ ہم بھی دیکھیں گے تم کتنے پانی میں ہو؟

یہ سن کر جاوید اختر اٹھے اور اسی باتھ روم میں چلے گئے اور جاتے ہوئے ازراہ مذاق کہنے لگے کہ آدھے گھنٹہ ہو جائے تو برائے مہربانی باتھ روم کے کواڑ توڑ دینا اور میری لاش کو ذرا احتیاط سے نکالنا۔ ایک دم مت گھسیٹنا۔

جاوید چلے گئے تو ہم آنکھیں پھاڑ کر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پندرہ منٹ تک جب جاوید اختر واپس نہیں آئے تو ہمیں تشویش ہوئی۔ مزید پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد ہم نے باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹانے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت جاوید باتھ روم سے نکلے اور لڑکھڑاتے قدموں سے ہمارے پاس آئے، ان سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ انہوں نے اشارے سے پانی مانگا۔ میں نے پانی دیتے ہوئے کہا: تم نے کیا دیکھا ہے؟

بھوت! سو فیصد بھوت! بھاگ لو یہاں سے۔

اماں یار سنبھالو خود کو۔ کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔

اکرم میاں۔ تم بھی تجربہ کر لو تاکہ یہ نہ کہہ سکو کہ ہم سب وہم کر رہے ہیں۔

میں اس کو وہم نہیں کہہ رہا ہوں: میں بولا میں نے اپنی نانی سے بھوتوں کے بہت قصے سنے ہیں اور انہوں نے مجھے کافی حد تک یہ بات سمجھا رکھی ہے کہ جس طرح اس دنیا میں دوسری بہت سی مخلوقات ہیں اسی طرح اس دنیا میں جن اور بھوت بھی رہتے ہیں۔ میں بھوتوں کا انکار نہیں کر رہا ہوں اور میں اس کو وہم بھی نہیں بتا رہا ہوں۔ جو تم تینوں پر گذری ہے لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس طرح ہم نے اپنے اوسان خطا کر لئے تو پھر رات گذارنی بھی اس مکان میں مشکل ہو جائے گی اور دیکھو جہاں تک اُس باتھ روم کا معاملہ ہے تو نہیں جائیں اس میں۔ میں دوسرے باتھ روم میں گیا تھا وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم ایک ایک کر کے اسی میں جائیں گے اور اسی میں اپنی حاجتوں سے فارغ ہوں گے۔

میری بات سے سب نے اتفاق کیا لیکن جاوید اختر اس دوسرے باتھ روم میں جانے سے بھی ڈر رہے تھے لیکن ہمت کر کے پھر وہ اس باتھ روم میں چلے گئے اور جب دس منٹ کے بعد واپس آئے تو وہ بالکل ٹھیک تھے اور کافی مطمئن تھے۔

اس کے بعد سلیم اور صفدر بھی اس باتھ روم میں گئے اور ساتھ

خیریت کے واپس آ گئے، ہمیں یہ یقین ہو گیا کہ اس باتھ روم میں کچھ چکر ہے جو کہ زینے کے برابر میں تھا لیکن پھر بھی ہم چاروں کی ہال کمرے میں سونے کی ہمت نہیں ہوئی۔ ہم چاروں اسی کمرے میں چلے گئے جہاں ہمارا سامان رکھا ہوا تھا۔ اگرچہ کمرے میں سب ٹھیک ٹھاک تھا لیکن کسی کو بھی نیند نہیں آ رہی تھی، عجیب طرح کی وحشت ہم چاروں پر سوار تھی۔ تقریباً ایک بجے ہمیں محسوس ہوا کہ جیسے باہر ہال کمرے میں کوئی چل رہا ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے ہی محسوس ہوا۔ مجھے پریشان دیکھ کر صفدر خان نے پوچھا: کیا بات ہے؟ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟

مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے باہر کوئی چل رہا ہے۔

اب تمہیں کیا ہوا؟ ابھی تو تم تقریر جھاڑ رہے تھے۔ اب خواہ مخواہ خود ڈر کر ہمیں ڈرا رہے ہو۔

کچھ نہیں ہے سو جاؤ اور خدا کے لئے ہمیں بھی سونے دو۔

اسی وقت ایسا لگا جیسے کوئی باہر کودا ہو۔

ہم ڈر کر سب ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور ہم نے لائٹ آن کر دی لیکن ہم میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ باہر جا کر دیکھ سکے۔ پھر میں نے ہی کہا: یارو! آیت الکرسی پڑھو اور کسی بھی طرح رات گذار لو، صبح کو یہاں سے رفو چکر ہو لیں گے۔

اور ہمارے تین ہزار؟

ارے لعنت بھیجو تین ہزار روپے پر۔ جان ہے تو جہان ہے۔ تین ہزار کی فکر کرو گے تو کل رات پتہ نہیں کیا ہوگا۔

ابھی میرا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کا کتا ہمیں ہال کمرے میں نظر آیا۔ اسے دیکھ کر ہم سب کو حیرت ہوئی، صفدر خان نے کہا۔

اس گھر میں کتے کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہاں سے آیا؟

چ چ چپ! میں نے کانپتے ہوئے لہجہ میں کہا۔ شاید میرے چہرے پر گھبراہٹ کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ میرے ساتھیوں نے میری پریشانی اور حیرانی محسوس کرتے ہوئے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیوں اتنے پریشان ہو؟ کتا ہی تو ہے۔ کوئی شیر تو نہیں ہے۔

یہ کتا نہیں ہے۔

کتا نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

دیکھو غور سے دیکھو۔ اس کا سایہ نہیں ہے اور میں نے سنا ہے کہ جنات کا سایہ نہیں ہوتا۔

باپ رے۔ صفدر خاں کے منہ سے نکلا۔ آج تو مر گئے اب کیا ہوگا؟

کسی کو آیت الکرسی یاد ہے: میں نے پوچھا۔

مجھے کچھ کچھ یاد ہے: جاوید اختر نے کہا۔

جو کچھ یاد ہے دل ہی دل میں اسے پڑھو۔ میں بولا: اور مجھے اچھی طرح یاد ہے میں بھی پڑھ رہا ہوں۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جنات آیت الکرسی پڑھنے سے بھاگ جاتے ہیں اور ہاں ایک بات بتاؤ اذان تو سب کے یاد ہوگی۔

یاد ہے۔ جاوید اختر اور سلیم بولے۔

تمہیں؟ میں نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یار! مجھے پوری طرح یاد نہیں ہے۔

کس طرح کے مسلمان ہو یار۔ اذان بھی یاد نہیں ہے۔ خیر جاوید تم ایسا کرو کہ کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذان دو۔

اس سے کیا ہوگا۔ جاوید اختر نے کہا۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ یہ وقت بحث کا نہیں ہے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اذان سے بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔

جاوید نے کھڑے ہو کر کہا: میں کمرے میں اذان پڑھ دیتا ہوں۔

کمرے میں نہیں۔ ذرا آگے بڑھ کر کمرے کے گیٹ پر پڑھ دو۔

ڈرو نہیں جیسا میں کہہ رہا ہوں۔ ایسا کرو میں اپنے ساتھیوں کو سمجھا رہا تھا کہ ڈرو نہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں بھی ڈر رہا تھا اور میری بھی پھونک سرک رہی تھی۔ میرے اصرار پر جاوید کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذان دینے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ اُس کالے کتے نے جو ہال کمرے میں کھڑا تھا، آنکھیں نکال کر جاوید کی طرف دیکھا۔ جاوید ڈر گیا اور ہم سب بھی سہم کر رہ گئے۔ کالے کتے نے اس طرح دیکھا جیسے وہ حملے کی تیاری کر رہا ہو۔ یہ دیکھ کر جاوید لرز گیا اور اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ اذان پڑھ سکے۔

سلیم درانی بولے: یار اکرم میرا پیشاب نکل جائے گا۔

یار خود کو سنبھالو۔ اس طرح بے قابو ہو جاؤ گے تو سوائے مرنے کے کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

یار اتنے بڑے گھر میں ہم لوگ تنہا ہیں۔ چیخنے چلانے سے بھی کچھ نہیں ہوگا۔ اس رات کی تنہائی میں کون ہماری آواز سنے گا؟

ایسا کرتے ہیں: "میں نے کہا"۔

آہستہ آہستہ اپنا اپنا سامان تو سمیٹ لیں، موقعہ ملے گا تو بھاگ

لیں گے۔ کیا خیال ہے؟

صفدر بولے۔ بالکل صحیح ہے۔

اس کے بعد ہم سب نے اپنا اپنا سامان سمیٹنا شروع کیا۔ لیکن اسی دوران ایک بلی کالے ہی رنگ کی بالکل کمرے کے دروازے پر آکر کھڑی ہوگئی۔ اسے دیکھ کر سلیم نے کانپتی ہوئی آواز میں زور زور سے پڑھنا شروع کیا: ''جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔''

میں نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی۔ بلی کمرے کے دروازے پر کھڑی رہی وہ کمرے میں داخل نہیں ہوئی، اس کے بعد کتا بھی کمرے کی طرف بڑھا، کتا اس قدر وحشت ناک تھا کہ اس کو دیکھ کر ہمیں وحشت ہورہی تھی اور بار بار یہ خیال آتا تھا کہ اگر اس نے ہم پر حملہ کردیا تو ہم پر کیا گزرے گی، کچھ دیر تک ہم چاروں مبہوت رہے اور جو بھی جس کو یاد آتا رہا وہ پڑھتا رہا۔ چند منٹ کے بعد بلی واپس ہوکر کتے کے پاس پہنچ گئی اور اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں ہماری نظروں سے غائب ہوگئے، ان کے غائب ہونے سے یہ بات سو فیصد ثابت ہوگئی کہ وہ جانور نہیں ہیں بلکہ جنات میں سے ہیں۔ ہم چاروں کی حالت خراب تھی اور ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ آج کی رات ہم پر قیامت ٹوٹے گی۔ آہستہ آہستہ ہم نے اپنا اپنا سامان سمیٹنا شروع کردیا۔ ہوش و حواس تو ہمارے خراب ہو ہی چکے تھے لیکن اس وقت تو ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی جب ہم نے کسی کے ہنسنے کی آواز صاف صاف سنی حالاں کہ یہ گھر ایک کنوئیں کی طرح تھا۔ باہر سے کسی کے بولنے کی یا ہنسنے کی آواز نہیں آسکتی تھی۔ آواز کسی عورت کی تھی، ابھی ہم اس بارے میں غور ہی کررہے تھے کہ صفدر خان نے کہا۔ باہر کمرے کا جو کیواڑ ہے اس کو دیکھو۔ ہماری تینوں کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں۔ ہم نے دیکھا کہ کیواڑ پر خون میں انسان کے پنجے کا نشان تھا جب کہ اس سے پہلے وہاں کوئی نشان نہیں تھا۔

یار یہ سب کیا ہے؟ یہ مکان تو جنات کی رہائش گاہ ہے۔

جو کچھ بھی ہے۔ یہاں سے بھاگنے کا راستہ سوچو۔

رات میں نکلنا بھی تو مشکل ہے۔

میں نے کہا۔

کیوں کہ اگر ہم یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو جنات آسانی سے ہمیں کہاں جانے دیں گے۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔

سلیم درانی نے میری بات کی تائید کی۔''

مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ مالک مکان کو اس مکان کی حقیقت پوری طرح معلوم تھی، انہوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ بس اب تو اللہ ہی ہمارا مالک ہے۔

اس دوران کسی کے ہنسنے کی آواز پھر آئی اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی عورت گھونگھرو باندھے گھر میں چل رہی ہے۔

سامنے والے کمرے میں خونی پنجوں کے نشان بڑھتے بڑھتے چار تک پہنچ گئے اور ہم نے محسوس کیا کہ گھر میں عجیب طرح کی بدبو پھیلتی جارہی ہے۔

اب کیا ہوگا؟

ہم اس مکان سے نکلنے میں کس طرح کامیاب ہوں گے؟ ہم چاروں کی سوچ یہی تھی۔ صفدر بولے ایک بار یہاں سے نکلنے کی کوشش تو کریں۔ چلو میں اپنا سامان لے کر دروازے کی طرف جاتا ہوں، اگر میں نکلنے میں کامیاب ہوگیا تو تم لوگ بھی فوراً ہی یہاں سے نکل جانا۔

ہم نے صفدر کی بات سے اتفاق کیا اور صفدر اپنا بیگ لے کر دروازے کی طرف گئے لیکن وہ تو حیران و پریشان ہوکر واپس آگئے۔ انہوں نے واپس آتا دیکھ کر ہم نے کہا:

کیوں بھئی کیا ہوا؟

یارو۔ دروازہ باہر سے بند ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے؟

میرا یقین نہ آئے تو تم جاکر دیکھ لو۔

اس کے بعد دروازے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ میرے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ ٹکرایا۔ یہ چیل کے برابر تھا، میں گھبرا گیا اور اسی وقت لائٹ بھاگ گئی۔

اُف اب کیا ہوگا؟

سلیم بیڑی پینے کے عادی تھے اور ان کی جیب میں لائٹر تھا، انہوں نے لائٹر نکال کر جلایا، کمرے میں کچھ روشنی تو ہوگئی لیکن ایک عجیب طرح کی وحشت ناک خاموشی کمرے میں بکھری ہوئی تھی، ہم سب کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم اپنی اپنی قبروں میں پہنچ گئے ہیں۔

اُف اوہ وحشت ناک سناٹا۔ آج بھی اس کا خیال آجاتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

لائٹ بھاگنے کو بھی ہم جنات کی کارستانی سمجھ رہے تھے اور اس

وقت ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ حرکت جنات ہی کی حرکت ہے، جب تھوڑی دیر کے بعد لائٹ آ گئی اور اس کے بعد ایک ایک منٹ کے بعد آتی بھی رہی اور بھاگتی بھی رہی۔ اس لائٹ کے جل بجھ ہونے نے ہمارے اوسان اور بھی خطا کر دیئے اور ہم آنکھیں پھاڑے بلب اور ٹیوب کی طرف دیکھ رہے تھے جو ایک منٹ کے لئے جل جاتے تھے اور پھر بجھ جاتے تھے۔

اس ہم لائٹ کی اس آنکھ مچولی پر غور کر ہی رہے تھے کہ ہمیں ایسا لگا کہ جیسے کوئی چیز ہمارے جسم میں سرسرا رہی ہے، جب اس سرسراہٹ کو میں نے محسوس کیا تو میں بے اختیار بول پڑا۔

یار صفدر دیکھنا میری کمر پر کوئی چیز چل رہی ہے۔ شاید میری قمیص میں چھپکلی گھس گئی ہے۔

یار! مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ صفدر نے اپنے دونوں مونڈھوں کو اچکا کر کہا۔

سلیم درانی بولے۔ شاید میری کمر میں بھی کوئی چیز ہے۔ کیوں کہ میری کمر میں گدگدی سی محسوس ہو رہی ہے۔

جاوید اختر نے ہم تینوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے ہمیں وہم ہو رہا ہے۔ لیکن دو منٹ کے بعد وہ چیخا۔ مر گیا!

اُف! میرے اللہ!

ہم تینوں نے سٹپٹا کر اس کی کمر کی طرف دیکھا اور تینوں ہی کانپ کر رہ گئے۔

جاوید نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

میری کمر پر کیا ہے؟

میں نے کہا: جاوید! اللہ خیر کرے۔ تمہاری کمر پر ایسا ہی خونی پنجے کا نشان ہے جیسا سامنے دیواروں پر نظر آ رہا ہے۔

باپ رے باپ۔ جاوید کا چہرہ فق ہو گیا اور اس نے رحم طلب نظروں سے میری طرف دیکھا۔

میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

تم گھبراؤ نہیں۔ تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا اور اگر موت مقدر ہے بھی ہم چاروں ایک ساتھ مریں گے۔

ابھی میں اپنی بات پوری بھی نہیں کر پایا تھا کہ صفدر خاں نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ ہال کمرے میں ایک بوسیدہ سی چھتری ٹنگ رہی تھی۔ اُس میں خود بخود آگ لگ گئی اور چھتری کے جلنے سے ایسی چکڑ بند پھیل گئی جیسے کوئی مردہ جل رہا ہو۔

چھتری جلنے سے جو بدبو آ رہی تھی اس سے پورے گھر میں ایک تعفن سا پھیل گیا تھا۔ مکان میں ہر طرف ایک روح فرسا قسم کا سناٹا تھا۔ ایک وحشتناک قسم کی خاموشی، ہم چاروں بھی خاموش تھے اور ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھورے جا رہے تھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں اور کس طرح اس مکان سے باہر نکلیں۔ سلیم درانی نے خاموشی کا قتل کرتے ہوئے کہا۔

اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے بات نہیں بنے گی ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔'' صفدر خاں بولے'' مگر یار یہاں سے نکلیں کیسے۔؟

چلو ایک بار پھر دروازہ دیکھتے ہیں کیا معلوم ہم پر رحم کھا کر کھول دیا ہو۔ میں نے کہا۔

اکرم! جاوید اختر نے کہا۔ چلو میں اور تم پہلے چل کر دیکھ لیں اگر قسمت نے ساتھ دیا تو اس گھر سے نکل لیں گے۔

ہم دونوں دروازے کی طرف چلے۔ لیکن اسی وقت ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکہ بالکل ایسا تھا جیسے کسی مکان کے اچانک منہدم ہونے سے ہوتا ہے ہم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہر طرف دیکھتے رہے لیکن اس مکان میں تو کوئی چھت یا دیوار ہمیں گری ہوئی نظر نہیں آئی۔ البتہ جب ہم غور کر رہے تھے تو اس وقت ہمیں یہ محسوس ہوا کہ جیسے مکان ہچکولے کھا رہا ہے۔ ہم سب کو زلزلے کی سی کیفیت کا احساس ہوا۔ جاوید نے کہا۔ شاید زلزلہ آ رہا ہے۔

لگ تو مجھے بھی رہا ہے لیکن کریں بھی کیا۔ بہت ہی بُرے پھنسے۔ چلو دروازہ دیکھیں ہو سکتا ہے کھل گیا ہو۔ یہ کہہ کر میں نے قدم دروازے کی طرف بڑھا دیئے ابھی میں مشکل سے چار قدم ہی چلا ہوں گا کہ جاوید اختر چیخا۔ اکرم مجھے بچاؤ۔

تمہیں کیا ہوا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔

جاوید اختر نے کہا۔ یار دیکھو میرے دونوں پاؤں زمین سے چپک گئے ہیں یہ اٹھ ہی نہیں رہے ہیں۔ جاوید اختر کی چیخ سن کر سلیم اور صفدر بھی ہمارے پاس آ گئے۔ بڑی حیرت کی بات تھی جاوید اختر کے دونوں پاؤں زمین سے اس طرح چپکے ہوئے تھے جیسے فیوی کول کے ذریعہ چپکا دیئے گئے ہوں۔ ہم تینوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹا لیکن وہ تو بہت بری طرح زمین سے چپکا ہوا تھا۔

اب کیا ہوگا۔؟

جو ہوگا دیکھا جائے گا۔" میں بولا۔" بس کوئی بھی ہمت مت ہارنا۔ کیونکہ اگر ہمت ہاریں گے تو پھر بے یا تک موت مریں گے۔

مرنا تو برحق ہے۔ سلیم نے کہا۔ لیکن یار و یہ بھی کوئی موت ہے۔ اتنی بے بسی! اس سے تو بہتر ہوتا کہ ہم کسی روڈ پر کتے کی موت مر جاتے۔ دنیا ہماری لاشوں پر کچھ آنسو تو بہا لیتی۔ یہاں پر اگر مر گئے تو کوئی تماشہ دیکھنے والا بھی نہیں ہوگا اور لاشیں ہماری سڑ جائیں گی کیونکہ مالک مکان تو کم بخت پندرہ دن کے بعد ہی آئے گا۔

ابھی سلیم کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ جاوید اختر کے پاؤں زمین سے خود بخود الگ ہو گئے۔ جاوید ایک دم مجھے لپٹ گیا پھر اس نے کہا جلدی کرو سب دروازے کی طرف چلتے ہیں۔ کیا بعید ہے اسی طرح دروازہ بھی خود بخود کھل جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو یار ایک مہینے تک پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز پڑھیں گے۔

ہم چاروں دروازے کی طرف گئے۔ لیکن دروازہ باہر سے بند تھا جس وقت ہم دونوں کھولنے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت ہمیں ایسا لگا جیسے دروازے کے دوسری طرف کوئی موجود ہے میں نے ہمت کر کے پوچھا۔ باہر کون ہے۔؟ بھائی صاحب اپنا نام بولو۔ اگر انسان ہو تو ہماری مدد کرو۔

میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ جیسے کوئی عورت پازیب پہنے گھر میں چل رہی ہے۔ ہم نے غور کیا۔ پازیب کے کھنکنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

اب کیا کریں۔ صفدر نے پوچھا۔

جو کچھ یاد ہے پڑھتے رہو اور چلو اپنے سامان کے پاس چلو۔

اور جب ہم اپنے سامان کے پاس پہنچے تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی ہمارے سامان کے پاس ایک اژدہا پڑا ہوا تھا۔ اژدہا تقریباً ۲ گز لمبا تھا اور تقریباً دو فٹ موٹا تھا اس کا رنگ بھورا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں وہ وحشتناک نظروں سے ہمیں گھور رہا تھا۔

ابھی ہم چاروں اس اژدہے کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ ہمیں یہ لگا کہ جیسے کوئی ہمارے پیچھے موجود ہے۔ کسی کے سانس لینے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔

بھئی کون ہو تم۔ تم ہمیں پریشان کیوں کر رہے ہو۔ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

میری بات کا کوئی جواب نہیں آیا۔ البتہ ہم نے دیکھا کہ اژدہا آہستہ آہستہ چلنے لگا وہ اب بالکل ہمارے سامان کے قریب ہو گیا۔ اژدہا بہت خوفناک تھا لیکن اس سے زیادہ ہمیں ڈر اس بات سے لگ رہا تھا کہ کوئی ہمارے پیچھے ہے اور بالکل ہمارے قریب ہے ہم اس کے سانس لینے کی آواز سن رہے تھے لیکن ہمیں نظر کچھ بھی نہیں آ رہا تھا۔

اور اسی وقت سلیم کی چیخ نکل گئی اس کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

باپ رے۔

کیا ہوا۔؟

سلیم کچھ نہیں بولا۔ لیکن اس کے چہرے سے وحشت ٹپک رہی تھی اور اس کے بدن پر کپکی طاری تھی۔

یار تمہیں کیا ہوا۔ کچھ تو بولو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

سلیم نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اکرم! میرے مونڈھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور شاید یہ ہاتھ تو آگ کا بنا ہوا ہے۔ یار میرا مونڈھا جل رہا ہے۔

کون ہو بھئی۔؟ سامنے آ کر بات کرو۔ تمہیں سلیمان علیہ السلام کی قسم۔ میں بے سوچے سمجھے بولے چلا جا رہا تھا۔ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے تو میں ایک عمل کے ذریعہ تمہیں جلا دوں گا۔ اسی وقت کسی نے ایک وحشتناک قہقہہ لگایا اور ہم نے دیکھا کہ اژدہا بھی دانت نکال کر ہنس رہا تھا۔

یار میں تو پہلی بار یہ دیکھ رہا ہوں۔ صفدر بولا۔ کیا اژدہے کے بھی دانت ہوتے ہیں۔

چھوڑو ان باتوں کو، دعا کرو دعا۔ کلمہ تو پڑھ لو اگر مر گئے تو خاتمہ ایمان پر ہو جائے گا۔

سلیم نے کہا۔ میں نے اس کی تائید کی کہ اس وقت صرف دعا ہی ہمیں بچا سکتی ہے ورنہ بظاہر ہم جنات کے نرغے میں ہیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی عامل نہیں ہے اس لئے ہمارا بچنا بہت مشکل ہے۔

یار ایسی باتیں نہ کرو، صفدر بولا۔ میرا تو دم گھٹ رہا ہے تم لوگ بار بار موت کی باتیں کیوں کر رہے ہو۔ مرنا ہوگا تو مر ہی جائیں گے لیکن ایسی باتیں مت کرو اس سے ڈر لگتا ہے مجھے تو میری امی یاد آ رہی ہیں وہ کہا کرتی تھیں کہ آیت الکرسی یاد کر لو، کام آئے گی لیکن ہم نے ان کی بات کبھی نہیں مانی آج ہمیں اندازہ ہو رہا ہے کہ اپنے بڑوں کی بات نہ مان کر انسان پر کیا کیا قیامتیں گزر جاتی ہیں۔

اکرم! اکرم! وہ سامنے دیکھو۔ سلیم نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ سیاہ رنگ کا سانپ دیوار پر چڑھ رہا تھا۔

یار اکرم۔ صفدر خاں بولے۔ میرے پیچھے کوئی عورت کھڑی ہے۔

پاگل ہو گئے ہو، میں چیخا، یار ایک طرف تو ہمیں دکھائی دے رہا ہے اور ایک طرف تم سب وہم کی باتیں کر رہے ہو اس طرح کیسے رات کٹے گی لیکن اچانک میری آواز میرے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور جب میں بولتے بولتے ایک دم چپ ہو گیا تو صفدر نے پوچھا۔

اکرم کیا ہوا۔؟ تمہارے چہرے پر گھبراہٹ کی آندھیاں کیوں چل رہی ہیں۔ تمہیں کیا نظر آرہا ہے۔؟

دوست! کیا تم بھی کسی وہم میں مبتلا ہو گئے ہو، یار کچھ تو بولو۔

میں نے ہمت کر کے کہا۔ میری کمر پر کسی کا ہاتھ ہے اور یہ ہاتھ لوہے کا ہے۔

سلیم میری بات سن کر ایک دم ہنس پڑا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا، شاید ہم سب وہم کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور وہم کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔

سلیم نے جیسے ہی اپنی بات پوری کی ایک زناٹے دار طمانچہ اس کے چہرے پر لگا۔ وہ تو بلبلا کر رہ گیا اور اسی وقت ہم سب کو یہ اندازہ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی بھی وہم میں مبتلا نہیں ہے۔ بلکہ سچ مچ ہمارے اردگرد جنات اکٹھے ہو گئے ہیں اور ان میں کچھ عورتیں بھی شامل ہیں۔ سلیم کی تو جیسے بولتی ہی بند ہو گئی وہ اپنے گال کو سہلاتا رہا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہم سب کو گھورتا رہا۔

میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ گھبراؤ نہیں، انشاء اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

اس وقت بولنے سے زیادہ یہ ہے کہ سب دل ہی دل میں جو بھی کچھ یاد ہو پڑھتے رہو اور اپنی اپنی عقل سے کوئی تدبیر سوچو۔ اسی وقت ہماری نظریں سامنے دیوار کی طرف اٹھیں وہ کالے سانپوں سے بھر چکی تھی۔ سیکڑوں ناگ اس دیوار پر چپٹے ہوئے تھے اور اژدہا بھی ایک نہیں تھا بلکہ دو اژدہے اور بھی ہمارے سامان کے پاس آ گئے تھے۔

م م میں مر جاؤں گا جاوید اختر کانپ رہا تھا اور میں نے دیکھا اس کا پیشاب نکل گیا تھا۔

جاوید! کیا بات ہے۔؟

کہ کوئی مجھے لپٹ رہا ہے۔ مجھے بچاؤ اکرم میرے بھائی۔

میں نے اپنا ہاتھ جاوید کی طرف بڑھایا تو کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ لاکھ کوشش کے باوجود میں اپنا ہاتھ چھڑانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور اسی وقت سلیم اور صفدر بھی کانپنے لگے شاید انہیں بھی کوئی پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سلیم تو رونے ہی لگا۔ میں اگر چہ کسی کے قبضہ میں تھا لیکن میں نے ہمت کر کے کہا۔ دوستو یہ وقت گھبرانے کا نہیں ہے۔ کچھ بھی ہو۔ ہمت کرو اور اپنے ہوش وحواس کو درست رکھو ورنہ ہم سب بھیانک موت مریں گے۔ اسی وقت میری گدی کسی نے بھینچ لی اور ایک ہاتھ سے کسی نے میرے بال پکڑ لئے میں نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی ابھی آیت الکرسی پوری نہیں ہوئی تھی کہ مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں آزاد ہو گیا ہوں۔ میں نے اپنے ہاتھ ہلا کر کہا۔ اب وہ میرے اختیار میں تھے اور میری گدی اور بال چھوڑ دیئے گئے تھے۔ میرے اندر ایک طرح کی ہمت آ گئی اور میں سمجھ گیا کہ آیت الکرسی کے ذریعہ ہمیں نجات مل جائے گی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا بالکل مت گھبرائیں اب میں تم سب کو بچالوں گا۔ لیکن اسی وقت کسی نے میرے اتنی زوردار رہپٹ مارا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور میں زمین پر گرتے گرتے بچا۔ جیسے ہی میں سنبھلا اسی وقت مجھے ایک دھکا سا لگا اور ہم سب ہی کھانسنے لگے اور ہمارا دم گھٹنے لگا دراصل مکان کے اندر دھواں پھیلنا شروع ہوا۔ اسی وقت ہم نے ادھر اُدھر بھاگنے کی کوشش کی لیکن نتیجہ صفر۔ کیونکہ دھواں پورے ہی مکان میں پھیل چکا تھا ہمیں دھکے لگنے شروع ہوئے اور ہماری آنکھیں بند ہونے لگیں دھواں ہماری ناکوں میں گھسنے لگا۔ عجیب طرح کی وحشتوں کا ہم شکار تھے۔ اسی وقت مجھے خیال آیا کہ میں آیت الکرسی پڑھ کر دستک دیدوں شاید اس سے ہمیں جنات کی ان حرکتوں سے نجات ملے۔ چنانچہ میں نے جلدی جلدی آیت الکرسی پڑھ کر تین تالیاں بجائیں اور اللہ کے فضل وکرم سے آہستہ آہستہ دھواں غائب ہونے لگا۔ تقریباً 15 منٹ کے بعد دھواں بالکل ہی ختم ہو گیا ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ میرے تینوں ساتھی کہنے لگے یار تم ایک طرف کھڑے ہو کر بار بار اسی طرح پڑھ کر تالیاں بجاتے رہو۔ شاید اسی طرح ہمیں ان حرکتوں سے پوری طرح نجات مل جائے۔

اور میرا تو ایک مشورہ ہے۔ صفدر خاں بولے۔

وہ کیا۔؟

میرا مشورہ یہ ہے کہ ہم سب اپنا اپنا سامان اٹھا کر دروازے کے

پاس پہنچ جائیں اور دروازے کے قریب جا کر تم کوئی عمل پڑھ کر دروازے پر پھونکنا ہو سکتا ہے کہ اس عمل کی وجہ سے دروازہ کھل جائے۔

تمہارا مشورہ اہم ہے۔ میں نے کہا۔ جلد اپنا اپنا سامان اٹھاتے ہیں۔

لیکن وہ اژدہے!

چلو ان پر بھی کچھ پڑھ کر پھونک دیں گے۔

اور ہم چاروں اپنے سامنے کی طرف گئے لیکن سامان کے قریب پہنچ کر ہمارے ہوش اڑ گئے ہمارے بیگوں اور اٹیچیوں پر بے شمار بچھو چلتے ہوئے تھے ہم میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ ہم اپنے سامان کی طرف ہاتھ بڑھا سکیں میں نے آیت الکرسی پڑھ کر دستک دی لیکن کچھ نہیں ہوا میں نے پھر آیت الکرسی پڑھ کر زور سے اپنے سامان کی طرف پھونکا لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اور اسی وقت اژدہے ہماری طرف بڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر ہماری جان ہی نکل گئی۔ ہم بھاگ کر صحن کی طرف آگئے لیکن تینوں اژدہے ہماری طرف آرہے تھے اور تینوں کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔ میں بار بار آیت الکرسی پڑھ رہا تھا لیکن اس بار آیت الکرسی پڑھنے کا کوئی فائدہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

صفدر خاں بولے۔ اکرم! اب ہماری موت ہم سے بہت قریب ہو گئی دیکھو ذرا اوپر کی طرف بھی دیکھو۔

میں نے اوپر دیکھا تو چیل سے بھی بڑے چمگادڑ دسیوں کی تعداد میں ہمارے اوپر منڈلا رہے تھے اور ہر طرف سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں جیسے جنات ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ بظاہر ہم سب بے خوفی کا مظاہرہ کر رہے تھے لیکن درحقیقت ہم چاروں ہی اندر سے ٹوٹ چکے تھے اور حد سے زیادہ خوف زدہ تھے۔ اس مکان سے بھاگنے کا کوئی راستہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا تھا اور ہر آن ایک نئی مصیبت ہمارے سامنے آرہی تھی۔ اپنے ساتھیوں میں ایک میں ہی واحد ایسا شخص تھا جسے آیت الکرسی اور قرآن حکیم کی مختلف سورتیں اور دعائیں یاد تھیں اور ان کی برکت سے ہماری حفاظت بھی ہو رہی تھی۔ میرے باقی ساتھیوں کا حال برا تھا انہیں نہ آیت الکرسی یاد تھی اور نہ دوسری دعائیں۔ اذان کے کلمات بھی وہ صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے تھے جو ایک طرح کی بدنصیبی تھی۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ کس طرح اس مکان سے رفو چکر ہوں کہ اچانک ایک ایسا جانور ہمارے سامنے آکر کھڑا ہو گیا کہ جو دیکھنے میں پرندہ بھی محسوس ہوتا تھا اور درندہ بھی۔ اس نے ہمیں اس طرح گھورا جیسے وہ کوئی فیصلہ کن معاملہ کرنے کے لئے نمودار ہوا ہے بظاہر وہ ایک چھوٹا سا جانور تھا لیکن ہمیں اندازہ تھا کہ اس کی طاقت ہماری سوچ و فکر سے کہیں زیادہ تھی ہم چاروں مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس دوران ہمارے سامنے پڑے ہوئے اژدہے خود ہی غائب ہو گئے تھے اور اس طرح کم سے کم ایک خطرہ ٹل گیا تھا اور اس وقت ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب اس جانور نے جو ہم سے چند گز کے فاصلے پر کھڑا تھا، انسانی زبان میں بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

میں اس مکان کے اصلی مالک کی طرف سے نمائندہ بن کر آیا ہوں۔

اس مکان کا اصلی مالک کون ہے۔؟ میں نے پوچھا۔

اس مکان کا اصلی مالک یغوث ہے جو فسطالیس کا بیٹا ہے۔

کیا یغوث جنات میں سے ہے۔" میں نے سوال کیا"

جی ہاں۔ وہ جنات میں سے ہے۔ وہ جنات میں ایک اچھا مقام رکھتا ہے اور وہ عامل بھی ہے۔

کیا جنات میں عامل بھی ہوتے ہیں۔

کیوں نہیں۔ جنات میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جادو کرنے اور کرانے کے سیکڑوں طریقوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ضد پر آجاتے ہیں تو انسانوں کے پچاسوں جادوگر بھی مل کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ہمارا قصور کیا ہے۔؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے اس مکان میں قیام کرنے سے پہلے کسی سے رائے مشورہ نہیں کیا۔

ہم اس شہر میں اجنبی ہیں اور ہمیں وقتی قیام کے لئے ایک ٹھکانہ درکار تھا ہمارے ساتھ تو اس مکان کے مالک نے دھوکہ کیا ہے اس نے ہمیں کچھ بھی نہیں بتایا۔

تمہاری دوسری غلطی یہ ہے۔ "اس جانور نے کہا۔" کہ تم نے ہم جنات سے مقابلہ آرائی کا وطیرہ اختیار کیا۔ تم عمل پڑھ پڑھ کر اپنا دفاع بھی کر رہے ہو اور ہم پر حملہ بھی۔

لیکن ہم نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔ "صفدر خاں نے کہا۔"

تم لوگوں نے آیت الکرسی پڑھی اور قرآن کی یہ وہ آیت ہے جو ہم جنات کو موم بتی کی طرح پگھلا دیتی ہے۔ یہ آیت ہماری طاقت کو موم

بنا کر رکھ دیتی ہے اور تم نے اذان دینے کی کوشش کی۔ ہم سے اذان کے کلمات بھی برداشت نہیں ہوتے۔ وہ تو خیر یہ ہوئی کہ تم سب بے عمل ہو۔ صرف نام کے مسلمان ہو۔ اگر تم سب باعمل ہوتے اور کام کے مسلمان ہوتے تو ہمارے لئے سو مشکلات کھڑی ہو جاتیں اور ہم سب بے موت مر جاتے۔

اب ہم کیا کریں۔؟

تم سب کو یغوث کے پاس جا کر معافی مانگنی ہوگی۔

یغوث ہمیں کہاں ملے گا۔؟

سمندر کی تہہ میں۔ وہاں صرف اندھیرا ہوگا۔

باپ رے۔ سلیم نے گھبرا کر کہا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہماری طرف سے معافی مانگ لو اور معاملے کو رفع دفع کرو ہم بھول کر بھی اس مکان کی طرف دوبارہ نہیں آئیں گے۔

نہیں۔ تمہاری جان اس طرح نہیں چھٹے گی یغوث نے تم سب کو طلب کیا ہے۔

یغوث کا نام سن کر ہم سب کا کلیجہ منہ کو آ گیا۔ اور بھیانک موت کے بادل ہمارے سروں پر منڈلانے لگے۔ ہم سب کے چہروں پر موت کی سی زردی صاف طور پر محسوس ہو رہی تھی۔ حلق خشک ہو گئے تھے اور بات کرنے کی کسی میں بھی نہ ہمت تھی نہ سکت لیکن میں نے اپنے ہوش و حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

ہم یغوث سے ملنے نہیں جائیں گے اگر یغوث یہاں آ جاتا ہے تو ہم اس سے معافی مانگ لیں گے۔

یغوث اپنے علاقہ کا سردار ہے۔" وہ جانور بولا۔" وہ کیوں تم سے ملنے آئے گا۔

ہم بھی خاندانی لوگ ہیں۔" میری آواز میں اب کچھ دم آ گیا تھا۔" اگر یغوث یہاں نہیں آئے گا تو ہم بھی اس سے ملنے نہیں جائیں گے اور رہی موت تو اگر آنی ہی ہے تو ہم اسی مکان میں مرنا پسند کریں گے۔

ہم سمندر کی تہہ میں کیوں جائیں۔

اسی وقت ایک زناٹے دار طمانچہ میرے چہرے پر پڑا۔ میرا سر چکرا گیا اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

خواہ مخواہ زبان چلاتے ہو۔" جانور نے کہا۔" تمہارا اور یغوث کا کیا مقابلہ، وہ تمہیں مچھر کی طرح مسل دے گا۔ تم ضد مت کرو اور ہمارے ساتھ چلو ہم یغوث سے تمہاری سفارش کریں گے اور وہ تمہیں معاف کر دے گا۔

لیکن ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔" میں بولا۔" اگر مرنا ہی ہے تو ہم اسی مکان میں مرنا پسند کریں گے۔

اچانک مکان میں اندھیرا چھا گیا۔ لائٹ بجھ گئی۔ اور لائٹ بجھتے ہی ایک عجیب طرح کا تعفن مکان میں پھیل گیا۔ اس تعفن اور بدبو سے ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ مکان میں اتنا بھیانک اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ صفدر نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

اکرم۔ چلو یار یغوث کے پاس ہی چلو۔ کم سے کم اس مصیبت سے تو نجات ملے گی۔

تم کیا دیکھتے ہو۔" میں چیخا۔" اگر ہم یغوث کے پاس چلے جائیں گے تو ہماری لاشوں کا بھی پتہ نہیں چلے گا۔ اور اس مکان میں "صفدر نے کہا۔" ہماری لاشیں سڑتی رہیں گی۔

ٹٹولتے ٹٹولتے ہم چاروں ایک دوسرے کے بالکل قریب آ گئے تھے اور ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ ایک عجیب طرح کی وحشت ہم پر سوار تھی۔ اندھیرا مکان میں جوں کے توں تھا اور تعفن آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا تھا۔ عجیب طرح کی چکڑ بند تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہزاروں مردے ایک ساتھ جلا دیئے گئے ہوں۔ کچھ دیر تک بالکل سناٹا رہا۔ ہم چاروں بھی بالکل خاموش تھے کہ اچانک فضا میں ایک بھیانک قسم کی آواز گونجی۔

تم ابھی بھی بچ سکتے ہو۔ تم ہماری بات مان لو اور یغوث کے پاس چلو۔ ورنہ تم اس مکان میں اس طرح مرو گے کہ کوئی تمہاری لاشوں پر رونے والا بھی نہیں ہوگا اور جب ہم یغوث کے دربار میں مریں گے تو تب ہماری لاشوں پر کون آنسو بہائے گا۔" میں نے کہا۔"

بے شک تم ہر طرح ایک مصیبت کے جال میں پھنس گئے ہو۔ مرنا تمہارا مقدر ہے تم یہاں مرو یا سمندر کی گہرائی میں مرو، موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

تم غلط کہتے ہو۔ میں نے پرزور آواز میں کہا۔" اگر ہماری موت نہیں ہے تو ہمیں کوئی نہیں مار سکتا اور اگر اللہ ہماری مدد کرے تو ایک ہزار یغوث بھی ہمیں موت کے گھاٹ نہیں اتار سکتے۔

ایک دم ایک زہریلی قسم کا قہقہہ فضا میں گونجا۔ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ کہاں ہے تمہارا اللہ اور وہ تمہاری مدد کو کب آئے گا۔

اور اسی وقت میرے اندر ایک عجیب طرح کی ہمت پیدا ہوگئی۔
اور میں نے بے اختیار اذان دینی شروع کردی۔ اذان شروع ہوتے ہی اندھیرا خود بخود غائب ہوگیا اور مکان میں روشنی نمودار ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے سامنے کچھ کالے رنگ کے گدھے کھڑے ہوئے تھے اور وہ ہمیں اس طرح گھور رہے تھے جیسے ہمیں نگلنے کا پروگرام بنارہے ہوں، میں اذان دیتا رہا۔

میری اس جرأت کو دیکھ کر میرے ساتھیوں میں بھی ایک عجیب طرح کی ہمت پیدا ہوگئی اور وہ بھی ہاتھ اٹھا کر اپنے اس خدا سے دعائیں مانگنے لگے جو اپنے بندوں کو کسی بھی حالت میں فراموش نہیں کرتا۔ اذان پوری ہوتے ہی یہ گھر سے غائب ہوگئے اور تعفن بھی بہت کم رہ گیا۔ اب ہمارے پاس نہ کوئی جانور تھا اور نہ مکان میں اندھیرا تھا اور بدبو بس برائے نام تھی۔ ہم چاروں کو قدرے اطمینان ہوا اور ہم چاروں اپنے سامان کے پاس بیٹھ گئے اور پھر ایک ایک کرکے چاروں اسی جگہ لیٹ گئے۔ ہم چاروں کافی تھک چکے تھے۔ چند منٹ کے بعد ہماری آنکھ لگ گئی۔ ایک اندازے کے مطابق ہم نصف گھنٹے تک سوتے رہے اس کے بعد سب سے پہلے میری آنکھ کھلی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرا گلا گھونٹ رہا ہے۔ میری آنکھ تو کھل گئی تھی لیکن میری آواز نہیں نکل رہی تھی کسی کے آہنی ہاتھ میری گردن پر تھے۔ میں اپنے ساتھیوں کو آواز دینے کی کوشش کرتا رہا لیکن میں ناکام رہا کیونکہ میری آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی مجھے یقین ہوگیا کہ میرا دم نکل جائے گا۔ میں نے ہمت کرکے صفدر کے اپنی ٹانگ ماری اور وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے مجھے بے بسی کے عالم میں دیکھا اور پھر اس نے سلیم اور جاوید اختر کو بھی اٹھایا۔ وہ مجھے گھورے جارہے تھے لیکن وہ میری مدد کرنے سے قاصر تھے ان کو کوئی دعا بھی یاد نہیں تھی۔ سلیم کی زبان پر یہ وظیفہ جاری تھا جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ صفدر اور جاوید اختر بس دعائیں مانگ رہے تھے۔ ہوائیاں بھی چہروں پر اڑ رہی تھیں یقین سب کو یہی تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔ بس اب تو فکر اس بات کی تھی کہ ہماری موت بھیانک قسم کی نہ ہو۔

نظر نہ آنے والے ہاتھوں کی گرفت بہت مضبوط تھی، میرا سانس گھٹنے لگا تھا اور ہمت کرکے میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ بزدل ظالم سے باز آجا۔

پھر فضا میں ایک قہقہہ گونجا۔ ہمیں بزدل بتارہا تھا۔

اگر تو بہادر ہے تو سامنے آ۔ میں تیری تکا بوٹی کردوں گا۔

میرا یہ جملہ سن کر اس نے میرے گلے پر سے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ آہستہ آہستہ میرے اوسان بحال ہوئے اور اس وقت ایک آواز مکان میں گونجی۔ اب جو لڑائی ہوگی وہ آمنے سامنے کی ہوگی۔ ہماری طرف سے کوئی ایک سامنے آئے گا اور تم چاروں مل کر اس کا مقابلہ کرنا۔ ہماری طرف سے جو بھی سامنے آئے گا وہ تمہیں نظر آئے گا۔ چند منٹ کی تمہیں مہلت دی جاتی ہے تاکہ تم تیاری کرلو اس کے بعد جنگ شروع ہوجائے گی ایک ایک کرکے تم چاروں ختم ہوجاؤ گے اور تمہیں بکواس کرنے کی اور یغوث کا حکم ٹالنے کی سزا مل جائے گی۔

اب کیا ہوگا۔؟ سلیم نے پریشان ہوکر پوچھا۔

اب ہم اپنی اپنی موت کی طرف بڑھیں گے۔'' میں نے جواب دیا''

یار ہم انسان ہیں۔'' جاوید اختر بولا'' جنات سے ہمارا کیا مقابلہ

تمہیں اس طرح بحث نہیں کرنی چاہئے تھی میں بحث کہاں کررہا ہوں وہ میرا گلا گھونٹ رہا تھا مجھے شدید تکلیف ہورہی تھی۔ اگر میں کچھ بھی نہ بولتا۔ تو وہ مجھے ماردیتا۔

مریں گے تو ہم اب بھی۔

ضرور مریں گے اور ہر شخص اس دنیا میں مرنے ہی کے لئے پیدا ہوا ہے لیکن انشاء اللہ بزدلی کی موت نہیں مریں گے۔ میرے دوستوں مجھے اس وقت ایک بات یاد آگئی ہے وہ یہ کہ میری امی نے مجھے ایک بزرگ کا تعویذ دیا تھا کہ بیٹا اس کو اپنے گلے میں ڈال لینا یہ تعویذ تمہیں ہر طرح کی مصیبت اور ہر طرح کے اثرات سے بچائے گا۔

کہاں ہے وہ تعویذ۔'' صفدر اور سلیم دونوں کے منہ سے ایک ساتھ یہ جملہ نکلا''

میں نکالتا ہوں، وہ میری اٹیچی میں ہے۔

میں نے جلدی جلدی اٹیچی کھولی اور اللہ کے فضل وکرم سے وہ تعویذ میں نے نکال لیا۔

تم فوراً اس کو گلے میں ڈال لو۔ کم سے کم تم تو محفوظ رہوگے۔'' صفدر نے کہا''

اکرم کے تو دعائیں بہت یاد ہیں۔'' سلیم بولا'' یہ دعا پڑھتا رہے گا تو ہمارے بھی بچنے کی امید ہوجائے گی۔ ہم کتنے بدنصیب ہیں ہمیں قرآن کی کوئی آیت تک یاد نہیں ہے۔

میرے تینوں ساتھی اپنی اپنی جہالت پر افسوس کر رہے تھے۔ تعجب ہے کہ مسلمان کتنا بھی پڑھ لے اگر وہ قرآن حکیم پڑھا ہوا نہیں ہے تو اچھا خاصا جاہل ہی ہے اور اس کو اپنی جہالت کا اندازہ تب ہوتا ہے جب وہ کسی مصیبت کا شکار ہو جائے۔ میرے تینوں ساتھی جنات اور بھوتوں پر یقین بھی نہیں کرتے تھے جب کہ جنات کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے لیکن آج جنات کی کرتب بازیاں جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو وہ یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ اس دنیا میں انسانوں کی طرح جنات بھی رہتے ہیں اور وہ انسان کو پریشان بھی کرتے ہیں۔ اب انہیں اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ انہوں نے قرآن حکیم نہ پڑھا ہے اور نہ کوئی دعا یاد کی ہے اور اسی لئے آج وہ معمولی سا مقابلہ کرنے کے بھی اہل نہیں تھے اور میں اندھوں میں کسی کانے کی طرح حاکم بنا ہوا تھا۔ اگرچہ مجھے بھی بہت کچھ کا علم نہیں تھا البتہ چاروں قل، آیت الکرسی اور کچھ قرآنی دعائیں مجھے یاد تھیں۔ اذان کے کلمات بھی مجھے ازبر تھے اور ان ہی دعاؤں کی برکت سے میں تھوڑا بہت مقابلہ اس وقت جنات کا کر رہا تھا لیکن پچھتاوا مجھے بھی ہو رہا تھا کہ کاش میں نے بہت کچھ یاد کر رکھا ہوتا تو آج مقابلہ کرنے میں مزا آتا۔

چند منٹ کے بعد ایک ریچھ ظاہر ہوا یہ عام ریچھوں سے کچھ بڑا تھا وہ ہمارے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد میں نے پوچھا۔

کون ہو تم۔؟

میں تم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

وہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن تم ہو کون۔؟ کیا تم کوئی جن ہو۔

میں ایک چھوٹا سا جن ہوں بڑے بڑے جنات میرے بعد ظاہر ہوں گے۔

تم کیا چاہتے ہو۔؟

ابھی تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میں سے سب سے پہلے کون مرنا پسند کرے گا۔

ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا۔" میں نے کہا۔" مرو گے تم۔ ہمیں ہمارا خدا بچا سکتا ہے وہ خدا جو اس دنیا میں سب سے بڑا ہے اور جو جنات کا بھی خالق ہے۔ تم سب سے زیادہ زبان چلا رہے ہو، تم سب سے پہلے مرو گے۔ [illegible] نہیں دیکھا۔

[illegible] تو تم اپنی اصلی صورت میں سامنے آؤ۔ یوں ریچھ بن کر کیوں اترا رہے ہو، نہ جانے میرے اندر ہمت کہاں سے آ گئی تھی میں بے خوف ہو کر بات کر رہا تھا۔ میرے تینوں ساتھی سہمے ہوئے تھے لیکن میرے اندر تو جیسے ایمان کا کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ میری یہ بات سن کر ریچھ نے انگڑائی لی وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر بولا۔ لے تو میری اصلی صورت دیکھ اس کے بعد اُف میرے خدا۔ آج بھی ان لمحات کے تصور سے میری جان میں کپکی ہو جاتی ہے وہ دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن گیا۔ وہ تو بالکل کالا بھجنگا انسان بن کر آہستہ آہستہ بڑھنے لگا اس کے سر پر تو سینگ بھی تھے اور وہ بڑھتے بڑھتے تقریباً ۹ گز کا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ کے پنجے بالکل کالے تھے اور لوہے کے سے لگ رہے تھے اس کے ناخن بہت نوکیلے تھے اور تلوار کی طرح تیز دھار والے تھے اس کے پیروں کے پنجے اتنے بھیانک تھے کہ ان کا میں اب تصور کرتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے دانت بالکل زرد رنگ کے تھے اور اس کی زبان بھینسوں کی طرح بہت موٹی اور لمبی تھی اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور اس کے بال کھڑے تھے جو اس کی بھیانک صورت کو اور زیادہ بھیانک بنا رہے تھے۔ اس کی اصلی صورت دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ بھوت کیسے ہوتے ہیں، میرا ساتھی صفدر خود کو بہت بہادر سمجھتا ہے اس کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ کاٹو تو جسم میں لہو نہیں۔ میری آڑ میں کھڑا وہ کانپ رہا تھا اگرچہ اس کی اصلی صورت دیکھ کر مجھے اپنی نانی اماں یاد آ رہی تھیں لیکن میں نے بہادری کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔ میں تم سے اور تمہارے یغوث سے نہیں ڈرتا۔ میں تمہارا قیمہ بنا دوں گا۔ میں تجھے ایک منٹ میں ختم کر دوں گا۔ سب سے پہلے میں تیرا خاتمہ کروں گا تو بہت چیخ چیخ کر رہا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے خطرناک ہاتھ میری طرف بڑھائے لیکن اس کے ہاتھ مجھ تک نہیں پہنچ سکے شاید یہ بزرگ کے تعویذ کا کمال تھا۔ میں سمجھ گیا کہ میرے جسم کا اب حصار ہو چکا ہے اور کوئی بھی جن اب میرے جسم تک نہیں پہنچ سکے گا، جن بھی سمجھ گیا، پھر بولا۔ تیرے گلے میں جو تعویذ پڑا ہے اس کو نکال، پھر میں تیرا سرمہ بناؤں گا۔

میں اس کو نہیں نکالوں گا۔

تو پھر بہادر نہیں ہے۔

اس نے ایک بار پھر اپنا بھیانک ہاتھ میری طرف بڑھایا لیکن وہ مجھ پر وار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ میری امی کا دیا ہوا تعویذ ایک بہت بڑی ڈھال ہے اور اس ڈھال کے ہوتے

ہوئے جنات کا کوئی حملہ کارگر نہیں ہوسکتا۔ میرے ساتھی اس تعویذ پر رشک کررہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ کاش ہمارے گلوں میں بھی ایسا کوئی نقش ہوتا ہم بھی جنات سے بحث کرنے کا لطف اٹھاتے۔

دوسری مرتبہ ناکام ہونے کے بعد اچانک وہ غائب ہوگیا اس کے بعد ایک زہریلی قسم کی عورت جو سیاہ فام ہونے کے ساتھ بہت موٹی بھی تھی۔ زمین سے نمودار ہوئی اور آتے ہی اس نے ناچنا شروع کردیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے اتارے اور وہ بالکل برہنہ ہوگئی۔ وہ کم بخت بار بار اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ میں دیتی تھی پھر ہاتھ نکال کر چاٹتی تھی اس منظر سے ہمیں گھن آرہا تھا اور عجیب طرح کی دہشت ہمارے چہروں پر بکھر گئی تھی۔ تقریباً تین چار مرتبہ ایسا کرنے کے بعد وہ بولی اب میں تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھ میں تیرے گلے سے اس تعویذ کو کیسے نکالتی ہوں یہ کہہ کر اس نے آسمان کی طرف ایک جست لگائی اور پھر بہت تیزی سے میری طرف لپکی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکی۔ میرے جسم سے تقریباً نصف گز تک وہ آگئی اور پھر چاروں خانے چت زمین پر گرگئی اس کے بعد اس نے انتقام بھری نظروں سے مجھے گھورا اور سڑے ہوئے لہجے میں بولی۔ تعویذ نکال۔ پھر اپنا تماشہ دیکھ۔

یہ تعویذ تو اب کبھی نہیں نکلے گا اور اب میں تجھ پر حملہ کروں گا۔ دیکھ اب تیرا حشر کیا ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر میں نے اللہ اکبر کی ایک صدا بلند کی اور اللہ کی بخشی ہوئی طاقت اور ہمت کا سہارا لے کر میں اس پر حملہ آور ہوگیا۔ میں نے اپنا ایک ہاتھ تعویذ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے میں نے اس ڈائن کے بال پکڑ لئے وہ ایک دم چیخی لیکن اس کم بخت نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اس وقت مجھے ایک ترکیب سوجھی میں نے ایک گلاس پانی لے کر اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا اور میں نے پانی اس کی طرف اچھال دیا اس پانی کا اچھلنا تھا وہ تو چیخ پڑی۔ اور بے تحاشہ رونے لگی اور بے اختیاری ہوکر یہ کہنے لگی مجھے معاف کردے۔ میرے جسم کو مت جلا میں اب کبھی تجھے نہیں ستاؤں گی۔ میں نے اس کی ایک نہ سنی میں نے پھر ایک گلاس پانی پر دم کیا وہ بلبلا اٹھی اور ایک دم غائب ہوگئی۔ میں سمجھ گیا کہ میرے گلے میں تعویذ ایک ڈھال کا کام کررہا تھا اور باقی جو کچھ مجھے یاد تھا اس کو میں بے خوف ہوکر ہتھیار کی طرح استعمال کررہا تھا۔ میرے ساتھی اگرچہ سہمے ہوئے تھے لیکن انہیں قدرے اطمینان ہوگیا تھا اور مجھے قابل رشک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ حالانکہ سچ تو یہ تھا میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق۔ میرے اندر ایک طرح کی ہمت پیدا ہوگئی تھی اور بزدلوں کی طرح جان دینے کے بجائے میں یہ سوچنے لگا تھا کہ جب مرنا ہی ہے تو کوئی کارنامہ انجام دے کر مریں۔ چوہوں کی طرح مرنے سے کیا فائدہ۔ چند لمحے بالکل خاموشی رہی اس کے بعد بہت ساری آوازیں ہمارے کانوں میں گونجیں۔ ایک ساتھ کئی لوگ بول رہے تھے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ دیکھو تمہارے ایک ساتھی کے کپڑے جل رہے ہیں۔ میں نے گھبرا کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا حقیقتاً صفدر کے کپڑوں میں آگ لگ رہی تھی اور وہ جلدی جلدی کپڑے اتارنے کی فکر میں تھا وہ تو خود بھی جل ہی جاتا مجھے خیال آیا کہ جو پانی میں نے اس ڈائن پر ڈالنے کے لئے پڑھا تھا میں نے اس پانی کو صفدر پر ڈال دیا۔ پانی ڈالتے ہی آگ بجھ گئی۔ دراصل وہ آگ تو جنات کی لگائی ہوئی تھی اس لئے وہ قرآنی عمل کے ساتھ نہیں باقی رہ سکی۔ لیکن آگ لگنے کے بعد صفدر کے چہرے پر فکر وتشویش کی آندھیاں چلنے لگیں اور سلیم اور جاوید بھی ششدر سے ہوکر رہ گئے ان کا سارا بھروسہ اب مجھ پر تھا لیکن وہ یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ میں ایک ہوں اور جنات بہت سارے ہیں بظاہر ان کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا لیکن میں نے تو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سوچ لیا تھا کہ مرنا تو ہے ہی کیوں نہ مردوں کی طرح مریں۔ ڈر ڈر کر کیوں جان دیں۔ میرے دماغ میں لڑائی کے عجیب عجیب منصوبے خود بخود آرہے تھے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ سامنے جو لاٹھی رکھی ہوئی ہے میں اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کردوں پھر جو بھی ہیں اس پر یہ لاٹھی چلا دوں چنانچہ میں نے اس لاٹھی کو اٹھا کر اس پر سات مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کردیا۔ اور میں نے اس طرف لاٹھی گھمادی جدھر سے خوفناک قسم کی آوازیں آرہی تھیں۔ میرا فارمولہ کامیاب رہا لاٹھی گھومتے ہی رونے دھونے کی آوازیں آنے لگیں ایسا محسوس ہورہا تھا کہ میری لاٹھی سب کے سروں پر پڑ رہی ہے۔ چند منٹ کی کارروائی کے بعد پھر مکان میں سناٹا چھا گیا لیکن کچھ دیر کے بعد مکان میں آگ برسنے لگی۔ ہم نے پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر پانی آگ کے شعلوں پر برسایا آگ برسنی تو بند ہوگئی لیکن اس دوران سلیم کو کسی جن نے دبوچ لیا اور اس نے یہ بھی کہا کہ اگر تو کچھ پڑھے گا تو ہم اس کا گلا گھونٹ دیں گے۔ جاوید اختر اور صفدر مجھے انگلی سے یہ اشارہ کرنے لگے کہ تم کچھ مت پڑھنا۔ میں عجیب سی کشمکش کا شکار ہوگیا۔ مجھے یہ ڈر پیدا ہوگیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی کامیابی پر زعم میں آکر دوسرا جن میرے دو ساتھیوں کو نہ دبوچ

لے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے ساتھیوں کے مشورے یا انکار کی پرواہ نہیں کی اور پانی پردم کرکے میں نے سلیم کی طرف اچھال دیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے سلیم کو چھٹکارا نصیب ہوگیا اور اس وقت ایک خوفناک قسم کی آواز آئی۔ کم بختوں یغوث آرہا ہے وہ تمہیں جلا کر بھسم کردے گا۔ اس آواز کے ساتھ ساتھ ایک عجیب طرح کی سڑ بند مکان میں پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر زلزلہ کی سی کیفیت محسوس ہوئی۔ یغوث کا نام سن کر میرے تینوں ساتھیوں کے حواس باختہ ہوگئے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ میں خود بھی سراسیمہ ہوگیا تھا اور مجھے یہ لگ رہا تھا کہ اب ہم ان جنات کا نوالہ بن جائیں گے لیکن واہ رے خدا تیری قدرت تو فی الحقیقت دنیا کی ہر چیز سے بڑا ہے اور تیری طاقت دنیا کی ہر طاقت سے کہیں زیادہ ہے۔

یغوث کسی بھی طرح ہمارے سامنے نہیں آیا۔ البتہ وہ غائبانہ طور پر ہمیں ستاتا رہا۔ ایک بار ہم چاروں کے جسم میں کھجلی شروع ہوگئی۔ ہم کھجاتے کھجاتے پریشان ہوگئے۔ اسی وقت یہ بھی ہوا کہ جیسے کوئی چیز ہمارے کانوں میں گھس رہی ہو کئی بار ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہمارے مونڈھوں پر منوں بوجھ رکھ دیا ہے۔ کئی بار ہمارے طمانچے اور گھونسے بھی لگے اور ایک بار تو یہ بھی محسوس ہوا کہ جیسے ہم کسی برف کے کھیت میں کھڑے ہیں۔ ہم چاروں کو زبردست جاڑا محسوس ہوا۔ یہ لمحات انتہائی خطرناک تھے۔ ہمیں سردی چڑھ رہی تھی اور ہمارے پاس اوڑھنے کو کچھ نہیں تھا۔ شدید کڑاکے کی سردیوں میں جس طرح ہاتھ پیر کانپنے لگتے ہیں۔ خدا خدا کرکے اس عذاب سے بھی نجات ملی۔ اس روداد کے آخری لمحات انتہائی دہشت ناک تھے۔ ہوا یہ تھا کہ یغوث کا کوئی خاص نمائندہ کوریلے کی شکل میں نمودار ہوا اور اس نے ایک ہاتھ سے صفدر کو اور ایک ہاتھ سے جاوید اختر کو اٹھالیا بالکل اسی طرح جس طرح کوئی ربڑ کے گڈے کو اٹھالیتا ہے۔ اس وقت سلیم کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی اسے یقین ہوگیا تھا کہ اب صفدر اور اختر نہیں بچیں گے اور اس کے بعد ہمارا نمبر آئے گا۔ لیکن آیت الکرسی کی طاقت دیکھئے جب میں نے ایک گلاس پانی پر دم کرکے وہ پانی گوریلے کی طرف اچھالا تو اس کے ہاتھوں کی طاقت گویا ختم ہوگئی اور اس کے ہاتھوں سے صفدر اور اختر جھٹ سے زمین پر گر گئے۔ آیت الکرسی کے پانی کی برکت سے گوریلے کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا اور وہ مجھ سے معافی مانگنے لگا۔ لیکن اس وقت ایک تلوار فضا میں لہرانے لگی۔ تلوار کسی کے ہاتھ میں نہیں تھی وہ خود بخود ہم پر حملہ کررہی تھی اور ہمیں اندیشہ ہوگیا تھا کہ اس تلوار سے ہماری گردنیں کٹ جائیں گی۔ میرے ذہن میں پھر ایک ترکیب آئی اور میں نے سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے زور سے تالی بجادی اس عمل کی برکت سے تلوار غائب ہوگئی اور مکان میں پھر ایک بار موت کا سناٹا چھا گیا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

یار تم تو اچھے خاصے عامل بن گئے۔

میں خود حیران ہوں۔" میں نے کہا۔" نہ جانے میرے اندر کس طرح ہمت پیدا ہوگئی ہے اور ایک دو وظیفوں کی تکرار سے میں کس طرح ان جنات کا مقابلہ کررہا ہوں۔

وظیفوں کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے۔" سلیم بولا۔" یار تمہارے اندر ایک طرح کا یقین ہے تم اپنے اللہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہو اور یہ یقین اور یہ بھروسہ تمہارے اندر مومنانہ قسم کی جرأت پیدا کرتا ہے۔

یہ تو تم سچ کہہ رہے ہو۔ یقین تو میرا پہلے سے مستحکم ہے لیکن آج کی رات اس یقین میں اور بھی مضبوطی آگئی ہے مجھے یہ اعتماد کلی ہے کہ اگر ہمارا رب ہماری مدد کررہا ہے اور یقیناً کررہا ہے تو دنیا بھر کے جنات مل کر بھی ہمیں کوئی بھاری نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میرے خیال سے ہم سب مسلمانوں کا فرض اور دور اندیشی یہی ہے کہ ہم ہر طرح کے حالات میں صرف اور صرف اپنے اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر مصیبت کا مقابلہ کریں۔

جاوید بولا یار اکرم! میں تو جنات کا قائل ہی نہیں تھا۔ بلکہ میں ان لوگوں کا مذاق اڑاتا تھا جو جنات پر یقین رکھتے تھے میں اس طرح کی باتوں کو صرف وہم سے تعبیر کرتا تھا لیکن آج کی یہ حرکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ جنات کا ایک وجود ہے۔ جو مسلمان اللہ کے نازل کردہ قرآن پر یقین رکھتے ہوں وہ جنات کے وجود کا انکار کیسے کرسکتے ہیں۔ قرآن حکیم میں ایک پوری سورۃ جنوں سے متعلق ہے اور اس کا نام بھی سورۃ جن ہے۔

یار ہم مسلمانوں کو قرآن پوری گہرائی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ "صفدر نے کہا۔" اور ہمیں کچھ وظیفے بھی یاد کرنے چاہئیں۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہمیں آیت الکرسی تک یاد نہیں ہے۔ یہ آیت الکرسی کتنا بڑا ہتھیار ہے۔ بے شک" میں نے تائید کی۔" آیت الکرسی ہر مسلمان کو یاد ہونی چاہئے یہ آیت الکرسی صرف جنات ہی سے نہیں بلکہ ہر آفت سے

مسلمان کو بچاتی ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر مسلمان کی حفاظت کرتی ہے۔ ابھی ہم اسی طرح کی باتوں میں کھوئے ہوئے تھے کہ مکان میں وہی بڑے بڑے چمگادڑ اڑنا شروع ہوئے اور زمین پر پر طرح طرح کے کیڑے مکوڑے پھیلنے لگے۔ کیڑے مکوڑوں کی تعداد دیکھتے ہی دیکھتے دگنی ہوگئی کہ پیر رکھنے کی جگہ باقی نہیں رہی۔ چمگادڑوں کی تعداد بھی حد سے زیادہ ہوگئی۔ پھر یہ چمگادڑ بار بار ہم چاروں کے بالکل قریب آکر اڑنے لگے۔

اب کیا ہوگا۔؟ صفدر نے پریشانی کا اظہار کیا۔

پھر اللہ ہماری مدد کرے گا۔ اپنے اپنے ہوش پر قابو رکھو۔

اور وہ دیکھو......؟ سلیم نے سامان کی طرف اشارہ کیا۔

ہمارا سامان باقاعدہ اس طرح ہل رہا تھا جیسے اس کے اندر کوئی چیز موجود ہو...... چند لمحوں کے لئے تو میرے ہوش ہی اڑ گئے تھے لیکن پھر میں نے اپنے ہوش وحواس پر قابو پاتے ہی آیت الکرسی پڑھنی شروع کی اور پھر اپنی لاٹھی پر دم کر کے اس لاٹھی کو گھمانا شروع کیا۔ لاٹھی جس چمگادڑ پر پڑجاتی تھی وہ زمین پر گرتا ہوا غائب ہوجاتا تھا۔ اس طرح میں نے سیکڑوں چمگادڑ ماردیئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہوکر کہا۔ اگر یہ کیڑے تمہارے پیروں سے بھی لپٹ جائیں تو تم پرواہ مت کرو تم جلدی سے پانی ایک بالٹی بھر کر لاؤ۔

صفدر میری بات سن کر باتھ روم کی طرف بھاگا۔

لیکن ہم انتظار کرتے ہی رہ گئے وہ واپس نہیں آیا۔

پھر میں نے سلیم سے کہا۔ کہ جاؤ تم پانی لاؤ اور دیکھو صفدر کیا کر رہا ہے۔

سلیم گیا تو سلیم بھی واپس نہیں آیا۔

جاوید اختر اور میں ایک ساتھ باتھ روم میں گئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں باتھ روم میں بے ہوش تھے۔ میں ابھی غور کر رہا تھا کہ یہ دونوں کس طرح بے ہوش ہوئے کہ جاوید اختر کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور اس کے بعد اس کا پورا جسم کانپنے لگا۔ اس کے منہ سے اس طرح کے الفاظ نکلنے لگے۔

اکرم بچاؤ۔ اکرم بچاؤ۔

میں نے باتھ روم میں داخل ہوکر پانی خود بھر لیا مجھے یقین تھا کہ میرے گلے میں تعویذ ہے میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔ چنانچہ میرے ساتھ کوئی درگھٹنا پیش نہیں آئی اور بالٹی بھر کے میں نے اس پر آیت الکرسی چاروں قل اور جو کچھ بھی یاد تھا پڑھ کر پھونک دیا۔ سب سے پہلے میں نے اپنے دونوں ساتھیوں پر یہ پانی چھڑکا۔ تھوڑی بہت حرکت کے بعد وہ فوراً ہوش میں آگئے اس کے بعد میں نے جاوید اختر کے چہرے پر بھی اس پانی کی چھینٹیں ماردیں ان کے حواس بھی پوری طرح صحیح ہوگئے۔ اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس پانی کو ان کیڑوں پر چھڑکیں گے جو زمین میں بکھرے ہوئے ہیں کیا کہیں ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا اب زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور فضاؤں میں اڑنے والے چمگادڑ خود بخود غائب ہوگئے۔ ہم پھر اپنے سامان کے پاس آگئے۔ یکا یک ایک کھردری قسم کی آواز ہمارے کانوں سے ٹکرائی۔ شاید یہ کسی جن کی آواز تھی وہ کہہ رہا تھا۔

تم خوش نصیب ہو۔ جاؤ یغوث نے تمہیں معاف کردیا اور تم کلام الٰہی کی برکت سے بچ گئے۔

ہم سمجھے کہ یہ بھی دھوکہ ہے۔ جنات پھر فریب دے رہے ہیں۔

پھر ایک آواز آئی۔ جاؤ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ چند منٹ کے اندر اندر اس مکان سے نکل جاؤ۔

ہماری نظریں بے اختیار دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ دروازہ واقعتا بالکل چوپٹ تھا۔ ہم نے جلدی جلدی اپنا سامان اٹھایا اور ہم اس مکان سے باہر نکل گئے۔ ہم نے گھڑی دیکھی صبح کے ۵ بج رہے تھے۔ گویا کہ ساری رات اس یدھ میں گزر گئی تھی۔

ہم نے مکان سے باہر جاکر اس رب کا شکر ادا کیا جس کے فضل وکرم کی وجہ سے ہمیں جنات سے نجات مل گئی تھی اور اب ہم چاروں پوری طرح محفوظ تھے۔ بے شک اللہ بڑا ہے۔ اس کی قدرت دنیا کی ہر طاقت سے عظیم ہے اور بے شک وہ اپنے بندوں پر حد سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اس واقعہ کو ۳۵ سالوں سے زیادہ ہوچکے ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ آپ بیتی کل کی بات ہو آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو کلیجہ منہ کو آجاتا ہے اور ایک بار پھر جسم پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔

دل دہلانے والی خوفناک داستان
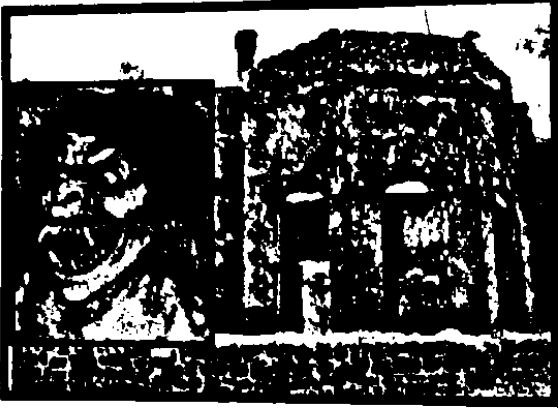
بھوت بنگلہ

اس داستان کو کمزور دل کے مرد اور حاملہ عورتیں نہ پڑھیں

اپنے مکان کی تمنا کسے نہیں ہوتی۔ ہر مرد اور ہر عورت کو اس بات کی خواہش ہوتی ہے کہ اسکا اپنا مکان ہو خصوصیت کے ساتھ عورت کا یہ ارمان ہوتا ہے کہ اس کا اپنا گھر ہو۔ اپنے گھر کی آرزو عورت کو بچپن ہی سے ہوتی ہے وہ بچپن ہی سے اس بات کی خواہش مند ہوتی ہے کہ اس کا اپنا ذاتی مکان ہو جس میں اس کی اپنی حکومت ہو اس کا اپنا اختیار ہو۔ اسی آرزو کے ساتھ وہ اپنے مائیکہ سے رخصت ہو کر سسرال جاتی ہے۔ میں بھی عورت ہونے کے ناطے اسی طرح کی خواہش اپنے دل میں رکھتی تھی۔ میری بھی یہ آرزو تھی کہ میرا اپنا ذاتی مکان ہو اور اس مکان میں مکمل میری حکومت ہو۔ میری شادی جس گھرانے میں ہوئی تھی وہ ایک معیاری گھرانہ تھا اور اس گھرانے کا ایک ایک فرد شرافت اور محبت میں بے مثال تھا۔

میری دو نندیں تھیں ایک کا نام شبنم اور ایک کا نام غزالہ تھا دونوں ہی مجھ سے حد سے زیادہ محبت کرتی تھیں۔ میرا ایک دیور تھا جو میرا دوست بھی تھا اور میرا بھائی بھی۔ میرے سسر تو اللہ کو پیارے ہو گئے تھے البتہ میری ساس حیات تھیں اور وہ عام ساسوں سے زیادہ بلند خیالات کی خاتون تھیں انہوں نے مجھے چند ہی مہینوں میں یہ احساس دلا دیا تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں سبھی بُرے نہیں ہوتے کچھ لوگ اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ ان کی اچھائی دوسروں کی بُرائیوں پر غالب آجاتی ہے۔ انہوں نے میرے ساتھ قطعاً وہی سلوک کیا جو میری سگی ماں میرے ساتھ کرتی تھی۔ وہ میری راحت و آرام کا خیال میری سگی ماں سے بھی زیادہ رکھتی تھیں اور میری ایک ایک خواہش کو پوری ذمہ داری سے پورا کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے مجھے کبھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میرا شوہر مجھ سے دور ہے۔ میں سلیم کی غیر موجودگی کو محسوس ہی نہیں کرتی تھی کیونکہ امی جان کا یعنی میری ساس کا سلیم صاحب پر یہ دباؤ تھا کہ تم ہر ہفتے اپنی دلہن کو فون کیا کرو اور جب سلیم کا فون آتا تھا میری ساس اور میری نندیں مجھے کمرے میں اکیلا چھوڑ دیا کرتی تھیں تاکہ میں جی بھر کے اپنے ان کے ساتھ باتیں کرسکوں۔ دراصل سلیم سعودیہ میں تھے وہ کسی کمپنی میں منیجر تھے۔ تنخواہ اچھی تھی اور وہ دل کے بھی بہت اچھے تھے ہر ماہ پابندی کے ساتھ وہ اپنی سیلری اپنی امی کے نام بھیجا کرتے تھے اور اس میں کا ایک بڑا حصہ ساس مجھے دیا کرتی تھیں۔ سلیم شادی سے تقریباً دس سال پہلے سے سعودیہ میں تھے اور انہوں نے خاصی رقم پس انداز بھی کرلی تھی وہ اکثر فون پر کہا کرتے تھے کہ میں انڈیا آؤں گا تو ہم اپنا مکان الگ خریدیں گے اور جو مکان ہمارے بڑوں کا ترکہ ہے وہ ہم اپنے بھائی کلیم کو دے دیں گے۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ وراثت میں ملی ہوئی تمام جائیداد میں اپنے دیور کے نام کردوں اور ہم اپنا گھر الگ بسالیں عام روایت کے خلاف ہماری ساس بھی اس بات کی آرزو مند تھیں کہ سلیم کا اور میرا مکان الگ ہوجائے دراصل ان کی خواہش یہ تھی کہ ہم دونوں میاں بیوی خوش رہیں۔ عام ساسوں کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہو کے ساتھ سوتنوں والا سلوک کرتی ہیں اور الگ مکان کی بات آتے ہی پورا ہنگامہ کھڑا کردیتی ہیں۔ لیکن ہماری ساس تو اکثر یہ کہا کرتی تھیں کہ اب کے سلیم آجائیں تو دلہن میں تمہاری فطری خواہش کے مطابق تمہارا گھر

بسوا دوں گی میں عورت ہوں اور میں جانتی ہوں کہ اپنے ذاتی مکان کا خواب عورت لڑکپن سے دیکھتی ہے۔تم بھی عورت ہو تمہاری خواہش ہوگی کہ تمہارا اپنا مکان ہو اور میں تمہاری خواہش بہت جلد پوری کردوں گی۔پھر ہمارے دو مکان ہو جائیں گے ایک یہ جو کلیم کا ہوگا اور ایک وہ جو سلیم اپنی کمائی سے خریدیں گے۔

ان لوگوں کے خیالات کس قدر اچھے تھے، کاش ہر گھر میں ایسا ہی ہوا کرتا تو مسلم سماج کی تعریفیں غیروں میں بھی ہوا کرتیں۔لیکن ہمارے گھروں کا حال تو اس وقت یہ ہے کہ ساسیں ہر وقت کاٹنے کو دوڑتی ہیں اور ان کا بس نہیں چلتا کہ بہو کے ہاتھ کا نوالہ بھی چھین لیں۔اکثر گھروں میں یہ دیکھا ہے کہ اگر صاحبزادے اپنی شریک حیات سے محبت کی دو باتیں کر لیتے ہیں تو ان کی والدہ کا منہ پھول جاتا ہے اور ساس یہ سمجھ کر کہ بیٹا ہاتھ سے گیا دنیا بھر کی سازشیں بہو کے خلاف شروع کر دیتی ہیں۔لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری ساس ایسی نہیں ہیں۔وہ آج بھی لاکھوں کروڑوں میں ایک ہیں اور ہم دونوں کو اپنی مخلصانہ دعاؤں سے ہر لمحہ نوازتی ہیں۔ہم دونوں یہ اندازہ نہیں کر پاتے کہ وہ ہم میں سے کسے زیادہ چاہتی ہیں مجھے یا میرے شوہر کو۔

بہر کیف میری ازدواجی زندگی اور سسرالی زندگی ہنسی خوشی اور مکمل راحت و آرام کے ساتھ گزر رہی تھی اسی دوران ہمارے چار بچے پیدا ہوئے۔دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔شروع میں دونوں لڑکے بعد میں دونوں لڑکیاں۔اس دوران سلیم کا سعودیہ سے آنا جانا رہا اور جب ہمارے چوتھی لڑکی پیدا ہوئی اس وقت سلیم آگرہ ہی میں موجود تھے۔اس وقت انہوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اب وہ سعودیہ نہیں جائیں گے بلکہ آگرہ میں یا دہلی میں اپنا بزنس کریں گے۔ہماری ساس کی بھی یہی رائے تھی کہ اب ملازمت چھوڑو اور اپنے ہی وطن میں اپنا کاروبار شروع کرو۔اب کلیم کی بھی شادی ہو چکی تھی اور وہ بھی ایک بچے کا باپ بن گیا تھا۔اب امی جان کا کہنا یہ بھی تھا کہ ہم لوگ اپنا مکان خرید لیں تاکہ ان کی زندگی میں ہم اپنے گھر میں چلے جائیں۔اب گھر میں میں سلیم، کلیم اور اس کی دلہن شاذیہ رہا کرتے تھے۔شبنم اور غزالہ کی شادی ہو چکی تھی وہ اپنے اپنے گھر چلی گئی تھیں۔

ہم اپنا مکان بنانے کی خواہش رکھتے تھے۔اور اس کے لئے ایک زمین کی بات چیت بھی چل رہی تھی۔لیکن اسی دوران ہمارے رشتے کے ایک ماموں نے ہمیں آکر بتایا کہ آگرہ ہی میں ایک بنگلہ بک رہا ہے جو بہت خوبصورت بنا ہوا ہے اور بہت بڑا بھی ہے لیکن اس کے مالکان اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے بہت سستا اس کو فروخت کر رہے ہیں صرف تین لاکھ روپے میں۔یہ جس زمانہ کی بات ہے اس زمانہ کے دو لاکھ آج کے دس لاکھ کے برابر تھے لیکن وہ بنگلہ اس زمانے میں بھی دس لاکھ کی مالیت کا تھا۔لیکن اس کا مالک اس کو اپنی کسی مجبوریوں کی وجہ سے صرف تین لاکھ میں فروخت کر رہا تھا۔ہمارے ماموں نے بار بار اس بات کا اصرار کیا کہ ہم اس بنگلے کو دیکھیں پھر کوئی فیصلہ کریں اور ایک دن ماموں کے اصرار پر ہم اس بنگلے کو دیکھنے گئے۔بنگلہ ایک نئے ڈھنگ سے تعمیر کیا گیا تھا اس میں رہائش کی تمام سہولتیں موجود تھیں۔اس میں اوپر نیچے کی دو منزلوں میں آٹھ کمرے تھے۔پانچ کمرے نیچے تھے تین اوپر، اوپر ایک برآمدہ تھا اور نیچے دو برآمدے تھے۔اس کے علاوہ دو کچن دو باتھ روم تین ٹوائلیٹ ایک اوپر دو نیچے۔اسٹور وغیرہ کی سہولتیں بھی تھیں، گھر سے باہر بھی ایک چہار دیواری تھی جس میں پھلواری کا انتظام تھا۔لیکن یہ پھلواری دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے سوکھی پڑی ہوئی تھی۔بنگلہ جدید تعمیر سے مرصع تھا اور اس میں جدت کے ساتھ ساتھ قدامت کو بھی ملحوظ رکھا گیا تھا۔اس بنگلے کو دیکھ کر کوئی بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس میں کوئی کمی ہے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت بنگلہ صرف تین لاکھ روپے میں مل رہا تھا جب کہ اس کی قیمت دس لاکھ کے قریب تھی۔

بنگلہ ہم سب کو پسند آگیا۔لیکن مجھے یاد ہے کہ جب ہم بنگلہ دیکھ کر اپنے گھر واپس ہوئے تو سلیم نے ماموں سے کہا تھا، ماموں جان ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ اتنا شاندار بنگلہ کیوں فروخت کیا جا رہا ہے اور اگر فروخت کیا جا رہا ہے تو اس کی قیمت اتنی کم کیوں ہے۔

سلیم میاں بات یہ ہے کہ ماموں نے جواب دیا تھا کہ جب انسان کسی مشکل سے دوچار ہوتا ہے تو وہ اپنی جائیدادیں اونے پونے میں فروخت کر دیتا ہے۔اس بنگلے کے مالک صفدر حسین اس وقت کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ان کے گھر والوں نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے وہ یہاں سے خود بھی آگرہ چھوڑ کر اندور منتقل ہونا چاہ رہے ہیں۔میرے دوستوں میں ہیں انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ بھئی اپنے کسی رشتے دار کو یہ بنگلہ دلوا دو۔آٹھ دس لاکھ کی مالیت کا یہ بنگلہ میں اس وقت تین لاکھ میں دے دوں گا اور یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں گا۔لالچ بہت بُری چیز ہے بنگلے کی خوبصورتی اور بڑائی دیکھ کر ہم سب چکر میں آگئے اور بے سوچے سمجھے یہ بنگلہ ہم نے خرید لیا۔بنگلے میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی اس لئے ہم خریدنے کے چند دن کے بعد ہی اس میں کلیم اور اس کی بیوی انجمن کو بھی لے گئے اس کے علاوہ ہم نے دو بھائی اور ان کی بیگموں کو بھی اسی وقت مدعو کیا۔

سلیم کے ایک دوست تھے الیاس حمید اور ان کی بیوی کا نام ذرِّ شہوار ان کو بھی بنگلے کے افتتاحی پروگرام میں دعوت دی گئی۔ میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ اس وقت میرے بڑے بچے کی عمر دس سال تھی۔ اس کا نام فیصل ہے چھوٹے بچے کی عمر آٹھ سال تھی اس کا نام فہد ہے۔ میری دونوں بچیاں چھ سال اور چار سال کی تھیں بڑی بچی کا نام شہلا اور چھوٹی بچی کا نام ندا ہے۔ میرے دیور کے اس وقت ایک لڑکا تھا اس کا نام ہشام تھا۔ ہم نے بنگلے میں منتقل ہوتے وقت اپنی دونوں نندوں کو بھی مدعو کیا تھا لیکن وہ کسی وجہ سے نہیں آسکیں تھیں البتہ انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ چند دن کے بعد ہم لوگ آئیں گے۔

جس دن ہم بنگلے میں منتقل ہوئے ایک عجیب طرح کی خوشی ہو رہی تھی جیسے میں اپنی سلطنت میں آگئی ہوں۔ جیسے مجھے کوئی اقتدار مل گیا ہو۔ میں بتا چکی ہوں کہ میں اپنی سسرال میں حد سے زیادہ خوش تھی اور میری سسرال والے مجھ سے بے حد محبت کرتے تھے ان میں وہ برائیاں نہیں تھیں جو دوسری سسرالوں میں صاف صاف دکھائی دیتی ہیں۔ نہ جھوٹ، نہ کینہ، نہ حسد، نہ لگائی بجھائی، نہ دکھاوا، نہ نفاق۔ ان گندگیوں سے پاک تھا میری سسرال کا ماحول۔ میں وہاں ہر طرح سے مطمئن تھی لیکن پھر بھی میری خواہش یہ تھی کہ میرا اپنا مکان ہو اور جب میری یہ خواہش پوری ہوئی تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔

بنگلے میں پہلا دن بہت دھوم دھام سے گزرا۔ آس پاس کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس دن مجھے یاد ہے کہ پڑوس کی عورت نے جو ہماری دعوت میں آئی تھیں مجھ سے کہا تھا۔ بہن ویسے تو ٹھیک ہے لیکن میں نے سنا ہے اس بنگلے میں اثرات ہیں اور اس کے مالک لوگ ان اثرات سے بہت پریشان تھے اور اسی لئے وہ اس بنگلے سے نکل جانا چاہتے تھے۔ یہ بات سن کر مجھے تھوڑی سی تشویش ہوئی تھی۔ لیکن میں نے سنی ان سنی کردی۔ شام کو مہمان لوگ واپس چلے گئے۔ سلیم کے دوست حمید الیاس بھی چلے گئے۔ البتہ ہم لوگوں کا اصرار تھا کہ ہمارے اپنے خاص رشتے دار ایک دو روز بنگلے ہی میں قیام رکھیں تا کہ دو چار روز سب مل کر اس بنگلے کا لطف لے سکیں۔ رات کو کھانے کے بعد سب لوگ برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت کلیم کی دلہن انجمن نے کہا کہ پڑوس کی ایک عورت بتا رہی تھی کہ اس بنگلے میں جنات کا اثر ہے۔ اور اس سے پہلے جو لوگ یہاں رہتے تھے انہیں جنات نے بہت پریشان کیا۔ میں نے کہا یہ بات تو مجھ سے بھی کوئی بتا رہا تھا۔

چھوڑو ان واہیات باتوں کو۔ میرے شوہر سلیم بولے۔ اس طرح کی باتوں سے خواہ مخواہ وہم ہوتا ہے۔ ہماری ساس بولیں۔ اگر ایسا ہوگا تو ہم اس میں کسی مولوی سے کیلیں ٹھکوالیں گے اور ایک دن ہم قرآن خوانی بھی یہاں کرادیں گے۔ قرآن پڑھنے سے جنات خود ہی بھاگ جائیں گے۔

اس وقت اس موضوع پر اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی۔ سب لوگ تھکے ہوئے تھے رات کو سب جلدی ہی سو گئے۔ اگلے دن دیگر ملنے والے اور رشتے دار مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ اگلے دن بھی کافی رونق رہی۔ آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ لیکن شام ہونے تک سبھی احباب واقارب چلے گئے۔ ان دو دنوں کی مہمانداری نے سبھی کو تھکا دیا تھا اس لئے رات آنے پر اپنے اپنے بستروں میں گھس گئے۔ بس یہ دو دن خیریت سے گزر گئے اس کے بعد مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہوا یہ کہ صبح کو جب ہم لوگ اٹھے تو گھر کے پورے صحن میں خون کی چھینٹیں نظر آئیں۔ خون کی ان چھینٹوں کو دیکھ کر ہم لرز گئے۔ میں نے دیکھا کہ دیواروں پر بھی خون کی چھینٹیں بکھری ہوئی تھیں اور چھتوں پر بھی اور بعض جگہوں پر خون کے پنجوں کے نشان تھے۔

خون کے ان چھینٹوں کو دیکھ کر میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ آس پڑوس کی عورتوں نے جو بتایا تھا کہ بنگلے میں اثرات ہیں تو پھر کیا یہ سچ ہی ہے

چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ بالکل سب فضول کی باتیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی جانور زخمی گھر میں آگیا ہو اور اسی کی وجہ سے گھر میں ہر طرف خون کی چھینٹیں پڑ گئی ہوں۔

دراصل میرے شوہر نہ تو جنات کو مانتے تھے اور نہ ہی تعویذ گنڈوں کے قائل تھے۔ تعویذ گنڈوں کا ذکر سن کر تو وہ آگ بگولہ ہو جاتے تھے۔ ان کی ماں کا کہنا تھا کہ سلیم شروع ہی سے تعویذ گنڈوں کے مخالف تھے۔ اور جب سے وہ سعودی عرب گئے تو ان کی مخالفت اور زیادہ شدید ہو گئی تھی۔ چونکہ ہماری سسرال میں ہماری ساس کے بعد وہی سب سے بڑے تھے اور سب ان کے حکم کی تعمیل بھی کرتے تھے اس لئے انہوں نے کبھی کسی کو تعویذ نہیں باندھنے دیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میرے نندوں سے ان کی اس بارے میں بحث ہو گئی تو میرے شوہر کو اس قدر غصہ آیا کہ ہم سب ڈر گئے۔ اُدھر میرے نندوئی بھی کسی طرح چپ ہونے کا نام نہیں لیتے تھے۔ دونوں کے درمیان کافی گرما گرمی ہوئی۔ پھر ہماری ساس نے بیچ بچاؤ کرایا اس کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ کوئی گھر میں تعویذوں کا ذکر کرے۔

گھر میں خون کے چھینٹوں کو دیکھ کر سب ہی گھبرا گئے تھے اور سبھی کو یقین ہو گیا تھا کہ ہو نہ ہو اس گھر میں جنات رہتے ہیں اور انہوں نے ہی ہمارے ساتھ یہ چھیڑ خانی کی ہے لیکن سلیم کسی طرح یہ مان کر نہیں دیتے تھے کہ خون کے چھینٹیں جنات کی وجہ سے گھر میں آئیں وہ برابر یہی کہتے رہے کہ یا تو کوئی جانور زخمی ہو کر گھر میں آیا یا پھر اس کی وجہ کوئی اور ہے۔

اسی دن دوپہر کو یہ ہوا کہ ایک کالے رنگ کی بلی آئی اور بڑے کمرے میں گھس گئی۔ اس بلی کی صورت اس قدر بھیانک تھی کہ بس خدا کی پناہ۔ اس بلی کو دیکھ کر بچوں کی تو چیخیں نکل گئیں۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ہم سب نے اسے کمرے میں تلاش کیا تا کہ اس کو بھگا سکیں لیکن اس کے بعد وہ کمرے میں نظر نہیں آئی۔ نہ جانے کہاں غائب ہو گئی۔ اس کا اس طرح آنا اور پھر کمرے میں سے غائب ہو جانا ہم سب کے لئے باعث حیرت تھا لیکن سلیم اس کی تاویلیں کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ صرف بلی ہی تھی اس کے سوا کچھ نہیں تھا۔

عام حالات میں سلیم اپنی امی کا کہنا بہت مانتے تھے ان کی ہر بات کے آگے سر جھکا دیتے تھے۔ ان سے اونچی آواز میں گفتگو کرنے کو بھی غلط سمجھتے تھے لیکن جب جنات اثرات، جادو اور تعویذوں کی بات چلتی تھی تو اس وقت آگ بگولہ ہو جاتے تھے اور امی جان کی باتوں کو بھی پورے سختی کے ساتھ رد کر دیا کرتے تھے، ان کے اس مزاج کو دیکھتے ہوئے ہم اس طرح کے موضوعات سے دور رہتے تھے لیکن بنگلے میں آنے کے بعد جب خون کے چھینٹیں دیواروں پر اور فرش پر دکھائی دیں تو یہ موضوع جس سے ہم دور رہا کرتے تھے خود بخود چھڑ گیا اور اس موضوع کے چھڑتے ہی گھر کا ماحول خراب ہو گیا۔ سلیم چیخنے لگے کہ تم سب لوگ توہمات کا شکار ہو۔ تمہارا ایمان کمزور ہے، تم سب جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ دنیا میں اب کہیں جن وِن نہیں ہیں۔ تعویذوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ سب ڈھکوسلے بازی ہے میں نہیں مانتا ان باتوں کو، یہ مولویوں کی خرافات ہے۔

ان کی چیخ و پکار سن کر ہماری ساس نے کہا۔ بیٹا غصہ مت کر۔ چل ہم بھی ان باتوں کو نہیں مانتے لیکن اس گھر میں قرآن خوانی تو کرا لے اس میں کیا حرج ہے۔

یہ بھی غلط ہے، سلیم بولے۔ قرآن اللہ کو یاد کرنے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ تلاوت قرآن ایک عبادت ہے اس کو گھر کے اثرات دور کرنے کیلئے نہیں پڑھا جاتا۔ لیکن میں قرآن خوانی کرا دوں گا یہ میرا وعدہ ہے۔

یہ دن تو ساتھ خیریت کے گزر گیا۔ رات آنے پر گھر کی صورت حال بگڑ گئی ہوا یہ کہ جب ہم کھانے سے فارغ ہو کر ایک کمرے میں بیٹھ کر کچھ مشورہ کر رہے تھے اس وقت فیصل نے آ کر بتایا کہ برآمدے میں خون برس رہا ہے۔ ہم لوگ گھبرا کر کمرے سے باہر آئے تو دیکھا باقاعدہ خون کی بارش ہو رہی تھی اور خون بھی بہت گاڑھا گاڑھا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر تو سلیم کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا۔ عجیب بات ہے۔

بیٹا کچھ بھی عجیب نہیں ہے۔ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے لیکن تم تو ہماری کوئی بات مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ہم نے کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے

امی جان، چلئے میں کل کو قرآن ختم کراتا ہوں۔ لیکن میں کسی تعویذ والے کو اپنے گھر میں نہیں لاؤں گا۔ مجھے ان مولوی ملاؤں سے بہت وحشت ہوتی ہے۔

چلئے آپ قرآن تو ختم کرائیے۔ انشاء اللہ قرآن کی برکت سے بھی گھر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

اس طرح اگلے دن قرآن خوانی تو گھر میں ہو گئی لیکن رات آنے پر گھر میں جو کچھ ہوا اس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آج بھی اس بات کو یاد کر کے کلیجہ منہ کو آتا ہے اُف وہ رات!! اُف وہ دل کو لرزا دینے والی شکلیں۔!!!

رات کا ابتدائی حصہ تو ساتھ خیر و خیریت و عافیت کے ساتھ گزر گیا تقریباً دس بجے گھر کے در و دیوار اس طرح ہلنے لگے جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ پہلے تو ہم سب یہی سمجھے یہ زلزلہ کا جھٹکا ہے لیکن جب در و دیوار سے زہریلے قسم کے قہقہوں کی آوازیں آئیں تو اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ یہ زلزلہ نہیں بلکہ یہ تو کچھ اور ہی چکر ہے۔ میری ساس نے ایک دم دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، میرے شوہر اگرچہ وہ ان چیزوں کے قائل نہ تھے لیکن جب انہوں نے قہقہوں کی آوازیں سنیں تو ہکا بکا ہو کر رہ گئے اور آنکھیں پھاڑ کر مجھے اس طرح دیکھنے لگے جیسے مجھ سے پوچھ رہے ہوں کہ یہ سب کیا ہے؟

میں نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اُن سے یہ کہہ دیا، دیکھ لیجئے یہ سب کچھ وہی ہے جس کے آپ قائل نہیں ہیں۔

چند سیکنڈ کے بعد زلزلہ کی سی کیفیت تو باقی نہیں رہی لیکن کمرے کی دیواروں پر خون کی بوندیں اُبھرنی شروع ہوئیں اور کمرے کی چھت پر سیکڑوں چھپکلیاں دکھائی دیں۔ یہاں تک بھی کچھ نہیں تھا اس کے بعد یہ ہوا کہ ایک چھپکلی نیچے گر گئی اور گرتے ہی غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہو جانے پر سب سے پہلے میرے شوہر ہی بولے۔ میری

عقل حیران ہے یہ سب کیا ہے، کیا ایسا بھی ہوتا ہے وہ ابھی کچھ اور بولنے نہیں پائے تھے کہ ایک چھپکلی اور گری اور گرتے ہی وہ بھی غائب ہوگئی اس کے بعد دو چھپکلی ایک ساتھ گریں اور وہ دونوں زمین پر گر کر سانپ بن گئیں۔ انہیں دیکھ کر تو سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ میرے شوہر بھی ایک دم خوف زدہ ہوگئے اور انہوں نے مجھ سے کہا میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے میں تو اس طرح کی باتوں کو خرافات سمجھتا تھا لیکن آج میری عقل حیران ہے کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور کیا آج کی دنیا میں جنات وغیرہ ہیں، میری ساس نے کہا۔ بیٹا ہیں یا نہیں ہیں یہ بحث تو الگ ہے لیکن تکلیف وہ بات یہ ہے کہ تم ایسے موضوع کے چھڑتے ہی آگ بگولہ ہوجاتے ہو اور الٹی سیدھی باتیں کرنی شروع کردیتے ہو۔ تم تعویذ گنڈوں کا مذاق اُڑانے لگتے ہو اور جادو اور جنات کے خلاف اس طرح بولتے ہو جیسے ان چیزوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ حالانکہ جادو کا اور جنات کا ذکر اس قرآن میں بھی موجود ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ سچی کتاب ہے۔

ابھی میری ساس اور شوہر کی بات چل ہی رہی تھی کہ دونوں سانپ نظروں ہی نظروں میں غائب ہوگئے۔ اس وقت تک دیواروں سے خون رس رس کر زمین پر آگیا تھا اور زمین پر پانی کی طرح بہنے لگا تھا گھر کا ہر فرد خوف زدہ تھا اور میرا تو کلیجہ منہ کو آرہا تھا چند منٹ کے بعد اوپر کمرے کی کھڑکیاں بجنی شروع ہوئیں۔ میرے شوہر نے کہا کہ شاید ہوا چل رہی ہے میری ساس بولیں۔ بیٹا اگر ہوا چلتی تو کیا نیچے محسوس نہیں ہوتا۔ میری باہر صحن میں آگئیں اور بولیں ہوا تو بالکل بھی نہیں ہے یہ تو جنات ہی کی حرکت ہے میرے شوہر بھی کمرے سے باہر آگئے اور انہوں نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا۔ آخر اب کریں کیا؟

میں نے جواب دیا۔ کچھ نہ کریں پہلے تو یہ بات مان لیں کہ دنیا میں جنات بھی ہیں۔ پھر یہ بات مان لیں کہ ان کا علاج عامل حضرات ہی کرسکتے ہیں اور ان کا علاج خمیرے یا جوارش جالینوس سے نہیں ہوگا بلکہ ان کا علاج ان ہی تعویذوں کے ذریعے ہوگا جن کو آپ کسی بھی صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس وقت کیا کروں۔ وہ چلا کر بولے۔ تم تو بحث کا دروازہ کھول دیتی ہو۔ یہ مکان میں نے تنہا اپنی رائے سے تو نہیں خریدا۔ اس میں تم سب کا مشورہ تھا۔

میں یہ کب کہہ رہی ہوں کہ مکان خریدنے میں آپ نے کوئی غلطی کی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس مکان میں اثرات ہیں تو ان اثرات کو آپ محسوس کریں اور اس کے لئے کسی عامل سے ملاقات کریں۔ ایک دم یہ نہ کہہ دیا کریں جن ون کچھ نہیں ہوتا اور تعویذ وغیرہ بیکار کی چیزیں ہیں۔ جس وقت میرے شوہر مجھ سے بات کررہے تھے اس وقت ان کا رُخ زینے کی طرف تھا وہ زینہ جو بالائی کمرے کی طرف جاتا تھا۔ اور میں اس کے برخلاف کھڑی تھی یعنی میرا رخ زینے کی طرف تھا بلکہ زینہ کی طرف میری نسبت تھی۔ دوران گفتگو میں نے دیکھا کہ میرے شوہر کے چہرے پر خوف اور سراسیمگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ میں نے گھبرا کر پوچھا، آپ کو کیا نظر آرہا ہے؟

میرے شوہر بہت بہادر تھے وہ جلدی سے کسی بھی بات کا اثر نہیں لیتے تھے اور کسی بھی چیز سے خوف زدہ نہیں ہوتے تھے لیکن میں نے محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں، میں نے پلٹ کر دیکھا تو میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ زینے کے دروازے پر کالے رنگ کا ناٹے قد کا ایک آدمی کھڑا تھا۔ جس کے بال کھڑے تھے اور جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ وہ ہنس رہا تھا اور اس کے دانت گہرے زرد تھے میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے جسم سے تعفن پھوٹ رہا تھا اور وہ پورے گھر میں پھیل رہا تھا۔ گھر کے سب افراد حد سے زیادہ خوف زدہ تھے اور سب نے اپنی ناک بند کرلی تھی کیونکہ اس کے جسم سے پھوٹنے والی بدبو پورے گھر میں پھیل چکی تھی دفعتاً اس کالے بھجنگے شخص نے ایک زوردار قہقہہ لگایا جس کی گونج شاید آس پاس کے مکانوں میں بھی گئی ہوگی اس کے بعد وہ میرے شوہر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

میرے شوہر اگرچہ بہت بہادر تھے لیکن اس وقت تو ان کی حالت خراب ہوچکی تھی اور وہ اپنی ماں کو جاکر لپٹ گئے تھے اور ان کے جسم میں کپکپی سی پیدا ہوگئی تھی۔ اس کے بعد ہم نے صاف طور سے دیکھا کہ پانچ کالے رنگ کے ڈھانچے جو بظاہر انسان لگ رہے تھے تل کے قریب کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملا رہے تھے جیسے وہ ہمیں شکار سمجھ کر خوش ہورہے ہوں اور جیسے وہ ہمیں نوالہ بنانے کا پروگرام بنا رہے ہوں ہم یقین کرچکے تھے کہ آج کی رات ہم پر کوئی قیامت ٹوٹے گی اور آج کی رات ہمیں صبر آزما حالات سے گزرنا پڑے گا۔

دیواروں سے خون برابر رس رہا تھا اور کمرے کے فرش میں خون کی کیچڑ سی بکھری ہوئی تھی۔ چند منٹ کے بعد ہم سب کو یہ محسوس ہوا جیسے ہمارے جسموں میں کوئی چیز داخل ہونے کی کوشش کررہی ہے۔ ہم سب

فرط خوف سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ میرے دیورانی بولی۔
بھابی! مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی چیز میرے جسم میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہو۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ "میں نے کہا"
میری ساس بولیں۔ میرا سر بھاری ہو رہا ہے میرے کاندھوں پر بوجھ سا ہو گیا ہے۔ میری نند نے کہا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی میری چٹیا پکڑ کر کھینچ رہا ہو۔
میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ اجی آپ کو کیا لگ رہا ہے۔
وہ بولے۔ میرا تو دماغ خراب ہو رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے جسم کے اندر انگارے دہک رہے ہوں۔
ابھی ہم ایسے ہی باتیں کر رہے تھے کہ کالے رنگ کی ایک بلی جس کی پیچھے والی ٹانگیں فالج زدہ سی تھیں۔ زینے سے اُتر کر کچن کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ وہ میرے شوہر کو گھورے جا رہی تھی۔ ایک دم نہ جانے میرے شوہر کو کیا ہوا کہ وہ اس بلی کی طرف بھاگے وہ بلی اپنی آگے کی ٹانگوں سے چل کر زینے پر چڑھ گئی۔ میرے شوہر بھی زینے پر چڑھنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ایک دم میری ساس چیخ پڑیں۔ اور انہوں نے میرے شوہر کو آواز دے کر کہا۔ دروازے کی طرف دیکھو یہ کون کھڑا ہے۔ میرے شوہر زینے پر چڑھتے چڑھتے رک گئے اور دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ میں نے بھی دروازے کی طرف دیکھا وہاں ایک لمبا تڑنگا آدمی سفید لباس میں کھڑا تھا اور اس کے جسم پر سانپ لپٹے ہوئے تھے، اس کی شکل اس قدر بھیانک تھی کہ بس اللہ کی پناہ میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد اتنی بھیانک شکل نہیں دیکھی۔ اس کو دیکھ کر میرا سر چکرا گیا، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور میں بے ہوش ہو گئی۔
مجھے جب ہوش آیا تو میں برآمدے میں تھی اور گھر کے سبھی افراد میرے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے اور سب کے سب حد سے زیادہ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ میرے شوہر سلیم جو اس طرح کی باتوں کے قطعاً قائل نہیں تھے اور اس طرح کی باتوں کا ذکر سن کر اُلجھ جاتے تھے اور زوردار قسم کی مخالفتیں شروع کر دیا کرتے تھے وہ بھی ہکا بکا نظر آ رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے صاف صاف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا ہے اور انہیں بھی شاید یہ یقین ہو گیا ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں ایک مخلوق ایسی بھی ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتی لیکن اس کا اپنا ایک وجود ہے اور انسانوں کو پریشان کرنے کی اس میں زبردست صلاحیت موجود ہے۔ میرے شوہر جنات کے واقعات کو صرف قصے کہانیوں کی حد تک مانتے تھے لیکن ان کی صداقت اور حقانیت کے قائل نہیں تھے لیکن آج وہ اس طرح ششدر اور حیرت زدہ نظر آ رہے تھے جیسے انہوں نے جنات کی حقیقت کو تسلیم کر لیا ہو۔ لیکن ابھی تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا مسئلہ باقی تھا وہ ان چیزوں کو ڈھکوسلہ اور فریب قرار دیا کرتے تھے ہماری ساس نے انہیں کسی قدر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ ہم اپنے مکان میں قرآن خوانی بھی کرا لیں اور اس کو کسی مولوی یا عامل سے باقاعدہ کلوا لیں۔
مجھے ہوش میں آتا ہوا دیکھ کر سب سے پہلے سلیم نے پوچھا۔
شبانہ! کیا ہوا تھا؟ تمہیں کیا دکھائی دیا۔ تم بے ہوش کیوں ہو گئی تھیں۔
سلیم کے سوال کا میں کچھ بھی جواب نہ دے سکی۔ میری آنکھوں سے جاری ہو گئے۔ اور مجھے روتا دیکھ کر سبھی رونے لگے۔ اسی لمحے میرے بڑے بیٹے فیصل پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کپکپانے لگا جس طرح شدید جاڑوں میں لوگ کپکپاتے ہیں۔ ہماری ساس نے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور اپنی بانہوں میں دبا لیا لیکن اس کی کپکپاہٹ کم نہیں ہوئی۔ ابھی ہمارا دھیان فیصل ہی کی طرف تھا کہ میری بیٹی شہلا نے رونا اور چلانا شروع کیا وہ صحن کی طرف دیکھ کر بری طرح گھبرا رہی تھی حالانکہ صحن میں کچھ نہیں تھا۔ اب میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ میں نے شہلا سے پوچھا۔ بیٹا تجھے کیا نظر آ رہا ہے؟
اس نے کہا۔ ممی باہر ایک ریچھ کھڑا ہے۔
ریچھ؟! سب نے حیرت سے شہلا کو دیکھا۔
ریچھ کیسا ہوتا ہے؟ سلیم نے شہلا سے پوچھا۔
شہلا بولی۔ پاپا، ریچھ ہے بہت بڑا، جیسا ہماری اسکول کی کتاب میں ہے، کالے رنگ کا اس کے بال بہت بڑے بڑے ہیں۔ یہ ہمیں گھور کر دیکھ رہا ہے۔ پاپا مجھے گود میں لے لو۔ یہ کہہ کر شہلا سلیم سے لپٹ گئی۔ اس کے بعد میری چھوٹی بیٹی ندا نے بھی رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ بھی صحن کی طرف دیکھ کر سہمی ہوئی تھی لیکن وہ زبان سے کچھ بھی نہیں بتا رہی تھی۔ لیکن اس کے ڈرنے اور سہمنے سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کو بھی کچھ دکھائی دے رہا ہے۔
اسی وقت میرا بیٹا فہد امی امی کہہ کر مجھ سے لپٹ گیا اور اس نے اپنا منہ میرے سینے میں چھپا لیا۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔ فہد تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا دیکھا ہے تم نے؟
فہد روتے ہوئے بولا۔ آپ زینے میں دیکھو کیا بیٹھا ہوا ہے؟
سلیم میرا دیور یہ سن کر زینے کی طرف گیا۔ تو ایک دم اس کی چیخ نکل گئی۔ اور جس وقت وہ پلٹا تو اس کی کمر پر خون کی چھینٹیں تھیں۔ اس کے بعد سلیم ہمت کر کے زینے کی طرف گئے تو ان کے ہوش و حواس ٹھیک

رہے لیکن جب وہ میرے پاس آئے تو ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ بڑبڑا رہے تھے۔ خدا ہی جانے یہ سب کچھ کیا ہے کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں ہم۔

میں نے پوچھا، آخر ہے کیا؟

سلیم نے بتایا۔ زینے میں ایک سانپ جو بالکل اژدھے کی طرح ہے، سیاہ رنگ کا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی پھنکار ہی سے کلیم کے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں آئی ہیں۔

یہ سن کر میں بھی لرز گئی اور گھر کے سب لوگوں کے ہوش اڑ گئے۔ اس دوران شہلا بیہوش ہوگئی تھی، فیصل اور فہد اگرچہ ہوش میں تھے لیکن بری طرح ڈرے ہوئے تھے۔ فیصل کی کپکپاہٹ ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی۔

کچھ دیر کیلئے کچھ سکون سا ہوا۔ سب لوگ اطمینان سے بیٹھ کر غور و فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اب سلیم بھی اس بات کے لئے تیار ہوگئے تھے کہ کسی عامل کو اپنا گھر دکھائیں اگر ٹھیک ہوجائے تو بہتر ہے ورنہ پھر اس گھر کو چھوڑ دیں گے، ایسے بنگلوں سے کیا فائدہ جس میں موت کا منظر نامہ روزانہ نظر آئے۔ اور جس کے گوشے گوشے میں موت رقص کرتی ہوئی دکھائی دے۔

اسی وقت ایک اور حیرتناک بات سامنے آئی، کلیم کی دلہن انجمن کھڑے کھڑے گر گئی۔ اس کے چوٹ تو نہیں لگی۔ البتہ اس کے ہاتھوں کی چوڑیاں جس میں چار چوڑیاں سونے کی بھی تھیں غائب ہوگئیں اور اس کے ہاتھ بالکل ننگے ہوگئے۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں نہ جانے کیا کیا بڑبڑا رہی تھی۔ صاف طور پر تو کچھ بھی نہیں سمجھ میں آرہا تھا کٹے پھٹے سے جملے اس کی زبان پر تھے جن کا مطلب کھینچ تان کر یہ سمجھ میں آرہا تھا کہ میں کہیں نہیں جاؤں گی تم مجھے کیوں مار رہے ہو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

ہم سب اس کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہے تھے کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ آخر تمہیں کیا نظر آرہا ہے تم اس وقت کہاں ہو۔

لیکن چونکہ وہ پوری طرح ہوش میں نہیں تھی اس لئے وہ ہمارے کسی بھی سوال کا صحیح جواب دینے کے بجائے نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی۔ اور اس طرح کی اس کی بے تکی باتوں کی وجہ سے ہم سب خوفزدہ تھے ابھی ہم سب اسی کی طرف متوجہ تھے کہ اچانک گھر میں ایک زبردست دھماکہ ہوا جیسے کوئی بم پھٹ گیا ہو۔ اتنی بھیانک آواز تھی کہ آج بھی اس آواز کے تصور سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اس دھماکہ سے ہم سب لرز گئے اور میرے شوہر جو اس طرح کی باتوں کے قائل نہیں تھے وہ بھی سہم گئے تھے اور میری طرف پھٹی پھٹی نظروں سے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں کہ میں تو ان باتوں کا پوری طرح قائل ہوچکا ہوں۔

کلیم کی دلہن ابھی پوری طرح ہوش میں بھی نہیں آئی تھی کہ ہمارا پورا گھر اس طرح ڈولنے لگا، جیسے کوئی ہنڈولا ڈولتا ہے ہم سب اس طرح حرکت کر رہے تھے جس طرح شدید طوفانوں میں کشتیاں ڈولتی ہیں۔ خوف کی شدت کی وجہ سے ہم سب کے چہرے کالے پڑ چکے تھے۔ ہماری رگوں میں دوڑنے والا خون خشک ہوگیا تھا۔ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ آج کی رات ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔

چند منٹ تک زلزلے کی سی کیفیت رہی۔ اس کے بعد در و دیوار ساکت ہوگئے لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے اپنی کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ کمرے کی دیوار پھٹی اور دیواروں سے ایک سیاہ رنگ کا گدھا کمرے میں داخل ہوگیا۔ اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں کہ جیسے دہکتے ہوئے انگارے ہوں اس نے اپنی زبان اپنے منہ سے نکالی، اس کی زبان ربڑ کی طرح کھنچتی رہی اور ہماری طرف بڑھتی رہی۔ اس کی اس زبان کو دیکھ کر ہم سب کی چیخیں نکل گئیں۔ ہم سب کو جو بھی یاد آتا رہا پڑھتے رہے۔ کوئی آیت الکرسی پڑھ رہا تھا کوئی چاروں قل کوئی درود شریف جس کو جو بھی یاد آرہا تھا بس وہ وہی پڑھ رہا تھا اور سبھی کے ہوش و حواس پوری طرح اڑ چکے تھے سب کو اپنی موت اپنی نگاہوں کے سامنے رقص کرتی نظر آرہی تھی۔ گدھے کی زبان بڑھتے بڑھتے کلیم کی دلہن تک آگئی اور اس نے کلیم کی دلہن کے رخساروں پر مس کرنا شروع کیا۔ ایک دم وہ ہوش میں آگئی۔ لیکن ہوش میں آنے کے بعد وہ مردانہ انداز میں بولنے لگی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ اب ہم اس کو اپنے ساتھ لے جائیں گے بس یہ ہماری ہوچکی ہے ہم اس کو لے جائیں گے اور اس گھر کو چھوڑ دیں گے۔ ہم نے دیکھا کہ کلیم کی بیوی کھڑے ہوکر اپنے قدموں سے اس وحشتناک گدھے کی طرف جانے لگی۔ اور گدھے نے اپنی زبان کو سمیٹنا شروع کیا۔ کلیم کی بیوی کو ہم سب نے پکڑ کر روکنا چاہا لیکن اس کے اندر زبردست طاقت پیدا ہوگئی تھی وہ کسی کے بس میں نہیں آرہی تھی۔ اس نے ہم سب کو پوری طاقت سے دھکیل دیا اور وہ خود جاکر اس گدھے پر سوار ہوگئی جو جہنم کی مخلوق معلوم ہوتا تھا۔ کلیم کی بیوی نے گدھے پر سوار ہوکر کہا کہ اب ہم جارہے ہیں اور اس انجمن کو اپنے ساتھ لے جارہے ہیں۔ اب یہ ہماری ہے۔

نہیں بالکل نہیں۔ یہ میری بیوی ہے۔ اس کو مجھ سے کوئی جدا نہیں کرسکتا۔ کلیم چیخا اور کلیم نے اپنی دلہن کو ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا چاہا۔ اس وقت انجمن نے ایک زہریلے انداز کی ہنسی ہنستے ہوئے کہا بکواس مت کر، تیرا میرا کوئی تعلق نہیں، میں ایک جن کی بیوی بن چکی ہوں۔ اور یہ کہہ کر اس نے

کلیم کے چہرے پر تھوک دیا، ہم سب نے دیکھا کہ اس کے منہ سے تھوک کے بجائے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور کلیم کا پورا چہرہ خون سے سرخ ہو گیا۔
میرے شوہر سلیم بھی اس وقت آپے سے باہر ہو گئے اور انہوں نے ہمت کر کے انجمن کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا، انجمن نے جو عام حالات میں حد سے زیادہ اپنے جیٹھ کا ادب کرتی تھی اپنا ہاتھ گھسیٹ لیا اور اس کے بعد اس نے میرے شوہر کے اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ ان کے ہوش اُڑ گئے۔ ابھی میرے شوہر پوری طرح ہوش میں نہیں آئے تھے اور ہم سب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ اسی وقت چار کالے کتے جن کی آنکھیں دوزخ کے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں اس گدھے کے چاروں طرف آ کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے کہ اس گدھے کی حفاظت کے لئے آئے ہوں۔
ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم کیا کریں کس طرح اپنی جان بچائیں۔ کلیم کی حالت سب سے زیادہ خراب تھی اسے اپنی بیوی کی طرف سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ ہم سب بھی فکرمند تھے اور ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید کلیم کی بیوی کو جنات نہیں چھوڑیں گے۔
چند لمحوں کے بعد گھر کے اندر ہر طرف سے چھم چھم کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کئی عورتیں پازیب پہن کر گھر میں چل پھر رہی ہوں۔
پھر ایک نسوانی آواز آئی۔ کوئی عورت بول رہی تھی کہ ان لوگوں پر ناگہانی حملہ مت کرو انہیں موقعہ دو، اور انجمن کو آزاد کر دو۔
اس آواز کے آنے کے بعد اُن چاروں کتوں نے جو اس وحشی گدھے کے چاروں طرف کھڑے تھے بھونکنا شروع کیا جیسے انہیں اس فیصلے سے انکار ہو۔
نسوانی آواز پھر فضا میں بکھری، میں جو کہہ رہی ہوں وہ کرو، انہیں موقعہ دو۔ کل دن بھر ان کو آرام سے رہنے دو۔ کل کی رات ہم ان سے نمٹ لیں گے۔
گدھے نے ایک خوفناک قسم کا قہقہہ لگا کر کہا، یہ لوگ بھاگ جائیں گے۔ ہم سب کے لئے حیرت کی بات تھی کہ گدھا انسانی آواز میں بول رہا تھا۔
نسوانی آواز پھر گونجی۔ اگر ان لوگوں نے بھاگنے کی کوشش کی تو ان سب کو ختم کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر یہ چاہیں تو کسی بھی عامل کو ہمارے مقابلے کیلئے لا سکتے ہیں، اگر وہ جیت گیا تو ہم اس مکان کو چھوڑ دیں گے اور اگر وہ ہار گیا تو انہیں اس مکان کو چھوڑنا ہوگا۔
ہم تو بغیر مقابلے کے مکان چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری ساس نے کہا۔
نہیں ہرگز نہیں، مقابلہ تو ضرور ہوگا۔ ہم مکان خیرات میں نہیں لیں گے تم لوگ کل کسی عامل کو لاؤ، کل فیصلہ کن جنگ ہوگی۔
اب ہم جانتے ہیں اس کے بعد وہ گدھا اور وہ کتے غائب ہو گئے۔ انجمن بھی ہوش میں آ گئی اور سب کچھ ٹھیک ہو گیا، لیکن ہم سب کی نیند اُڑ چکی تھی۔ کسی بھی طرح کروٹیں بدل بدل کر یہ رات تو گزر رہی گئی، اگلے دن میرے شوہر سلیم اپنے کسی دوست کی معرفت دو عاملوں کو لے کر آئے۔ لیکن اگلی رات تو ہم سب پر قیامت ٹوٹ پڑی اور ان عاملوں کی بھی دُرگت بن گئی جو ہزار طرح کے دعوے کرتے ہوئے آئے تھے۔
اگلی رات کیا ہوا یہ ہولناک آپ بیتی اگلے شمارے میں پڑھئے۔
میرے شوہر سلیم اپنے دوست کی مدد سے دو عاملوں کو لے کر آئے۔ ان میں ایک عامل ہندو پنڈت تھا اور دوسرا مسلمان، لیکن سفلی اور گندے عمل کرنے والا۔ ان دونوں کے ساتھ ایک ایک چیلہ بھی تھا جو ان کی مدد کے لئے تھا۔ مسلمان عامل کا نام حنیف تھا اور اس کے چیلے کا نام نفیس۔ ہندو پنڈت کا نام رامیش راؤ اور اس کے چیلے کا نام مصرا تھا۔ ان دونوں عاملوں کا اپنا اپنا دعویٰ یہ تھا کہ چند گھنٹوں میں ہم جنات پر قابو پالیں گے اور جنات سے معافی منگوا کر ان سے مکان خالی کرالیں گے۔ حنیف اپنے ساتھ ایک کالے رنگ کا بکرا لے کر آیا تھا اور کچھ اور بھی الا بلا قسم کی چیزیں تھیں۔ جن کی دھونی دے کر اسے جنات پر قابو پانا تھا۔ رامیش راؤ ایک کھوپڑی لے کر آیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کھوپڑی پر ایک دیوی حاضر ہوگی اور وہ دیوی اس گھر کے تمام جنات کو ختم کر دے گی۔ سلیم کے دوست صابر میاں بھی ساتھ آئے تھے اور انہوں نے ان دونوں عاملین سے ملوایا تھا اس طرح کل پانچ افراد مغرب کی نماز سے پہلے ہمارے گھر آ گئے تھے اور ان لوگوں کے آنے کی اطلاع ہمیں پہلے سے مل گئی تھی اس لئے ہم نے کھانے وغیرہ کی تیاری کر لی تھی دونوں عاملوں نے یہ بھی کہلوا دیا تھا کہ ہم لوگ گوشت نہیں کھائیں گے اس لئے کھانا پورے ہی گھر کا شاکاری تیار کرالیا تھا۔ صابر میاں نے بھی منع کر دیا تھا کہ بہتر یہی ہے کہ آج کھانے میں گوشت انڈا اور مچھلی سے پرہیز رکھا جائے۔
ان سب کے آنے سے قدرے اطمینان ہوا تھا۔ ورنہ ہم سب گھر والوں کا سارا دن عجیب طرح کی بے چینی اور عجیب طرح کے خوف میں کٹا تھا۔ رات جو کچھ حرکتیں ہوئی تھیں ان کا تصور کر کے دن بھر ہمارے

۔لیکن اللہ کے کرم سے پورا دن خیریت کے ساتھ
روتے گزرے رہے۔ کی بھی کوئی وارادات پیش نہیں آئی ۔ ان پانچوں
کن گیا معمولی درجہ کے اور سلیم کے آتے ہی سب سے پہلے ہم نے ناشتہ وغیرہ کا
حضرات کے اس کے بعد سب لوگ برآمدے میں بیٹھ گئے ۔ ہمارے لئے
اہتمام کیا۔ تھی کہ یہ دونوں عامل اوران کے چیلے بہت ہی گندے
افسوسناک بات یہ سندے سے تھے۔ان کو دیکھ کر بھی گھن آتا تھا۔ان کے کپڑے میلے کچیلے
تھے اوران کی ڈاڑھیوں کے بال اس طرح الجھے ہوئے تھے جیسے مدتوں
سے یہ لوگ نہ نہائے ہوں اور نہ انہوں نے مدتوں سے اپنے بالوں میں
کنگھی کی ہو۔عجیب سی وحشتناک ان کی شکلیں تھیں۔انہیں دیکھ کر ہماری
ساس نے کہا تھا۔کمبخت مارے کس طرح کے عامل ہیں یہ لوگ۔ان کے
چہروں پر نور تو کیا ہوتا۔یہ تو بالکل ہی پھٹکار زدہ سے ہیں۔
یہ سن کر صابر میاں نے کہا تھا۔امی جان دراصل یہ سفلی عمل کرنے
والے عامل ہیں۔اور سفلی عامل ایسے ہی ہوتے ہیں۔ان کے چہروں پر
نور نہیں ہوتا۔نور تو علوی اور پاک صاف عمل کرنیوالے عاملین کی
صورتوں پر ہوتا ہے وہ لوگ اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں اور صوم صلوٰۃ
کے پابند ہوتے ہیں۔اسی طرح جو لوگ صحیح طرح کے بھگت اور اللہ کے
پجاری ہوتے ہیں وہ بھی ہندوؤں میں بہت پرکشش اور اچھی شکل
وصورت کے لوگ ہوتے ہیں۔اوران کے شکلوں سے تپسیا کا نور ٹپکتا ہے
۔لیکن ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کے کیسوں سے سفلی عامل ہی
نمٹ سکتے ہیں کیوں ان کے قبضے میں شیاطین اور بدروحیں ہوتی ہیں اور
ان کے ذریعے ہی یہ برے جنات پر قابو پاتے ہیں۔
یہ سن کر میں بولی ۔ہمیں ان کے حلیوں اور شکلوں سے کیا لینا۔
ہمیں تو اپنا کام کرانا ہے۔
اسی طرح کی بات چیت کے بعد عورتیں سب الگ کمرے میں چلی
گئیں اور مرد لوگ سب برآمدے میں رہے۔کلیم کے ایک دوست شہزاد
بھی آگئے تھے اور انہوں نے بھی رات کو ہمارے گھر رہنے کا پروگرام بنالیا
تھا۔اس طرح برآمدے میں کل افراد یہ تھے ۔پنڈت اور ان کا چیلا،
حنیف اور انیس، سلیم، کلیم، صابر میاں اور شہزاد۔کل آٹھ افراد۔
ہمارا صحن بہت بڑا تھا اور اسی کے روبرو دوسرا برآمدہ تھا۔
ہم سب دوسرے برآمدے میں جو بالکل ہی روبرو تھا وہاں بیٹھ
گئے۔اس دوران میں اور کلیم کی دلہن کچن کے کاموں میں بھی مصروف

تھیں ۔آہستہ آہستہ دن ڈھل گیا اور رات کے اندھیرے نے پوری
کائنات کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔مغرب کی نماز کے ایک گھنٹے کے
بعد گھر کے صحن میں ایک اینٹ آکر گری۔اور یہ اینٹ خون میں لت پت
تھی ۔شاید یہ دشمنی کا دعوت نامہ تھا۔اس اینٹ کو دیکھ کر ہم سب لرز اٹھے
تھوڑی دیر کے بعد یہ اینٹ ایک ربڑ کی گڑیا کی شکل اختیار کر گئی۔اور یہ
گڑیا جیتی جاگتی عورت کی طرح کھڑی ہوگئی اور ناچنے لگی ۔یہ سب کچھ
دیکھ کر ہمارا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ہمارے ہاتھ پیر پھول گئے ۔اور ہمارے
جسموں میں کپکپی سی طاری ہوگئی ۔ہماری ساس نے پڑھنا شروع کیا۔
جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔
میں آیت الکرسی پڑھنے لگی۔لیکن اسوقت میری حالت یہ تھی کہ مجھ
سے پڑھا نہیں جار ہا تھا اور میں بار بار آیت الکرسی بھول رہی تھی۔کئی کئی مرتبہ
پڑھنے کے بعد میں ایک بار ہی آیت الکرسی پڑھنے میں کامیاب ہوئی۔
حیرتناک بات یہ تھی کہ یہ گڑیا جو شروع میں ایک بالشت کے برابر
رہی ہوگی ۔آہستہ آہستہ بڑھنے لگی اور چند منٹوں کے اندر اندر یہ پوری
عورت بن گئی اور اس نے باقاعدہ رقص کرنا شروع کردیا۔اس کی آنکھیں
دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں ۔اس کا رنگ بالکل سیاہ فام تھا۔قد
درمیانہ تھا اور جسم خاصا موٹا تھا۔یہ دوران رقص اپنی کالی زبان سے ہمیں
منہ بھی چڑا رہی تھی اور اس کے لمبے لمبے بالوں سے خون کے قطرے ٹپک
رہے تھے جو پورے صحن میں پھیلتے جارہے تھے۔میں سوچنے لگی کہ شاید ہم
کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے ہیں۔لیکن یہ خواب نہیں تھا یہ تو حقیقت تھی
اور اس نے تو جسم میں دوڑنے والے خون کو منجمد کر دیا تھا۔
میں سوچنے لگی کہ شاید اب یہ عامل لوگ کوئی کرتب دکھائیں گے
لیکن شاید وہ کسی مصلحت کی وجہ سے چپ سادھے بیٹھے رہے۔عین اسی
وقت کچن میں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی ۔لیکن ہم میں سے کسی کی
ہمت کچن تک جانے کی نہیں ہوئی ۔اسی وقت میری ساس نے میرے
شوہر کو آواز دی اور کہا سلیم میاں ان عاملوں سے کہو کہ کچھ کریں ۔اور
باورچی خانہ میں جا کر دیکھیں کہ کیا گرا ہے۔
یہ سن کر حنیف اٹھے اور انہوں نے باورچی خانہ تک جانے کی
ہمت کی ۔لیکن جب وہ صحن کے وسط تک پہنچے تو اس ناچنے والی گڑیا نے
جواب بالکل عورت کی طرح دکھائی دے رہی تھی ایک زہریلے قسم کا قہقہہ
لگایا اور اس نے اپنا ہاتھ حنیف کی طرف بڑھایا۔حیرت اور خوف کی بات

یہ تھی کہ اس کا ہاتھ تین چار گز کا ہوگیا۔ اور حنیف کے گلے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس وقت حنیف نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ چند منٹ کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے وہ گڑیا گھٹتے گھٹتے زمین سے جا لگی اور پھر غائب ہوگئی۔ یہ منظر دیکھ کر ہمیں کافی اطمینان ہوگیا اور اس بات کا بھی یقین ہوگیا کہ انشاء اللہ جنات کی اس لڑائی میں ہم بہت آسانی سے نہیں ہاریں گے۔ لیکن چند ہی منٹ کے بعد ہمارا اطمینان اور سکون قلب ایک دم کافور ہوگیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ باورچی خانہ کی ہر ہنڈیا اور ہر دیگچی اور ہر کونہ سالن اور دودھ کے بجائے خون سے بھرا ہوا ہے۔ اور روٹیوں کی ڈلیا میں کسی مردہ جانوروں کی کھالیں رکھی ہوئی ہیں جنہیں روٹی کی طرح تراشا گیا ہے۔ ابھی ہم حیرت اور خوف میں ڈوبے ہوئے تھے کہ درودیوار سے خطرناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں آنی شروع ہوئیں اور اس کے بعد پورا بنگلہ اس طرح تھرتھرانے لگا لگا۔ جیسے شدید زلزلہ کے وقت مکانات تھرتھراتے ہیں۔

ہم سب کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ عامل حنیف کچن سے نکل کر پھر اس برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دوسرے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ چند منٹوں تک بنگلہ زلزلہ کی سی کیفیت کا شکار رہا۔ اور زہریلے قسم کے قہقہوں سے ہمارے کان جلنے لگے۔ اس وقت ہم سب اس درجہ خوف زدہ ہوگئے کہ ہم نے سب مردوں کو پردے وغیرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے پاس بلالیا۔ اب سب ایک ہی برآمدے میں تھے۔ مرد برآمدے میں اس طرف بیٹھ گئے اور ہم سب عورتیں اور بچے ایک طرف بیٹھ گئے۔ قہقہوں کی آواز تو چند منٹ کے بعد ختم ہوگئی لیکن اسی وقت کالے بکرے نے چیخنا چلانا شروع کیا جو عامل حنیف اپنے ساتھ لائے تھے اس کے بعد وہ بکرا زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس کو تڑپتا دیکھ کر عامل حنیف بکرے کے پاس پہنچے اور اس پر پڑھ کر کچھ دم کرنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت عامل حنیف کے منہ سے عجیب طرح کا ایک دھواں سا نکل رہا تھا اور وہ بکرے کے چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ بکرا کچھ پرسکون سا ہوگیا لیکن اس وقت صحن میں خون کی بارش شروع ہوگئی۔ اور گھر کے کونے کونے سے ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں۔ عامل حنیف بکرے کو برآمدے ہی میں سے لے آئے اور پنڈت سے مخاطب ہوکر بولے۔ جنات کی کارروائی شروع ہوچکی ہے۔ اب بولو پھر تم کچھ کرتے ہو یا میں اپنا کام شروع کردوں؟

پنڈت نے جواب دیا۔ پہلے تم ہی کچھ کرو۔ میں بعد میں شروع کروں گا۔

عامل حنیف نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھری نکالی۔ اور ایک سانپ نکالا۔ سانپ کالے ناگ کی طرح تھا اس کے بعد اس نے اس سانپ کو چھری سے کاٹ دیا اور اس کے چار ٹکڑے کردیئے۔ اور بہت ہی تیزی کے ساتھ اُن ٹکڑوں کو صحن میں پھینک دیا۔ جیسے ہی سانپ کے یہ ٹکڑے جو کٹنے کے بعد بھی پھڑک رہے تھے صحن میں جاکر گرے۔ اسی وقت خون کی بارش رک گئی۔ اور ہنسنے کی آوازیں بھی بند ہوگئیں۔ بنگلے میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔ چند منٹ تک قبرستان کی سی خاموشی رہی۔ اس کے بعد صحن میں ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر گرا۔ اس کا سائز چیل کے برابر ہوگا۔ اسکو دیکھ کر ہم سب ڈر گئے کیونکہ یہ گرتے ہی پھڑ پھڑانے لگا اور اس کے گرنے کے بعد ایک عجیب طرح کی سڑیند پورے کمرے میں پھیل گئی۔ ہم سب کا سانس لینا بھی دشوار ہوگیا کیونکہ ہم سب نے اپنی ناکوں پر کپڑا چڑھا لیا۔ اتنی اذیت ناک بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ۔ بدبو کی زیادتی کی وجہ سے ہمارے دماغ پھٹے جارہے تھے۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ ہمارے دم گھٹ جائیں گے۔ اسی وقت عامل حنیف نے اپنے چیلے نفیس کو صحن کی طرف روانہ کیا اور وہ خود بھی اس کے ساتھ صحن تک پہنچا جب یہ لوگ چمگادڑ کے قریب پہنچے۔ چمگادڑ ایک دم غائب ہوگیا۔ عامل حنیف نے نفیس کی طرف ہنس کر اس طرح دیکھا جیسے وہ اپنی کامیابی پر خوش ہورہا ہو۔ لیکن ایک ہی منٹ کے بعد نفیس کی گردن ایک طرف کو اس طرح ڈھلک گئی جیسے کسی نے اس کو کاٹ دیا ہو اور اس کی زبان باہر کو نکل گئی۔ وہ اب بول بھی نہیں پارہا تھا صرف اشارہ سے اپنی اذیت اور اپنی پریشانی کا اظہار کررہا تھا۔

عامل حنیف بھاگتا ہوا برآمدے میں آیا اور اس نے اپنے جھولے میں سے کوئی راکھ نکال کر نفیس کے چہرے پر مل دی اور بولا۔ کمبختو! میں تمہیں نہیں چھوڑ دوں گا۔ ذلیلوں دفع ہوجاؤ۔ ورنہ ایک ایک کرکے جلاکر خاک کردونگا۔ راکھ ملنے کے بعد نفیس کی گردن آہستہ آہستہ ٹھیک ہوگئی۔ لیکن درد کی شدت سے وہ بے چین وبے قرار رہا۔ اب حنیف اور نفیس دونوں برآمدے میں آگئے۔ اس کے بعد میرے شوہر سلیم نے حنیف سے کہا کہ آپ اب تک دفاع کررہے ہیں اب ان جنات پر آپ بھی کوئی حملہ کیجئے تاکہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ انہوں نے تو ہمارا خواہ مخواہ ناک میں دم کردیا ہے۔

یہ سن کر حنیف بولا۔ چلو اب میں اپنا اصل فن پیش کرتا ہوں اور اس

بکرے کا بھینٹ دے کر اپنے چیلے نفیس پر اپنے شیطان کو حاضر کرتا ہوں
جو کہ شیطان ان جنات کا مقابلہ کرے گا۔ اتنا کہہ کر عامل حنیف نے
بکرے کو صحن میں لے جا کر باندھ دیا اور اپنے جھولے میں سے ایک چھری
نکالی۔ لیکن اسی وقت بکرے نے کودنا اور چیخنا شروع کیا جیسے اسے کچھ نظر
آرہا ہو۔ اور اسی لمحے ایک حیرتناک بات پیش آئی، ایک دم ایک کالا بکرا
نمودار ہوا جو حنیف کے بکرے جیسا تھا۔ دونوں بکرے بالکل ایک جیسے تھے
وزن میں بھی، جسم کی بناوٹ میں بھی، اور لمبائی چوڑائی میں بھی دونوں کا
ناپ بالکل ایک جیسا تھا۔ اب یہ پہچاننا مشکل تھا کہ دونوں میں سے
کونسا بکرا حنیف کا ہے اور کونسا بکرا جنات نے بھیجا ہے۔ حنیف چھری لئے
کھڑے تھے ان کے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ چھری کس بکرے کی گردن پر
چلائیں۔ اسی وقت در و دیوار سے بالکل وحشت ناک قہقہوں کی آوازیں
آنا شروع ہوئی اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے بنگلے میں زلزلہ آرہا ہے۔ پھر
گھر میں بدبو اور سڑیند پھیلنی شروع ہوئی۔ پھر ہم سب کے دم گھٹنے لگے۔
بدبو کی زیادتی کی وجہ سے ہم نے ناک کیساتھ اپنے منہ بھی ڈھانپ لئے
کچھ دیر کے بعد خود بخود بدبو کم ہوئی اور ہماری ہوش ٹھکانے آئے تو ہم نے
دیکھا کہ اب صحن میں چار بکرے کھڑے تھے اور چاروں بالکل ایک جیسے
تھے۔ ان میں اپنے بکرے کی شناخت کرنا مشکل تھا۔ حنیف بھی پریشان
نظر آرہا تھا اور اس کے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح اپنی کارروائی
شروع کرے۔ اس کے بعد ایک کوا آیا اور وہ ایک بکرے کے سر پر بیٹھ گیا۔
کوے کا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ حنیف کا بکرا یہی ہے۔ حنیف بھی
اس اشارے کو سمجھ گیا تھا لیکن جیسے ہی ایک وحشت ناک چیخ کے ساتھ اس
بکرے کی طرف بڑھا تو وہ بکرا ہی غائب ہو گیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ
جنات نے ہمیں اور حنیف کو کھلا دھوکہ دیا۔ اب بکرے تین رہ گئے۔ عامل
حنیف نے اپنے جھولے میں سے کسی جانور کی ہڈیاں نکالیں پھر اس پر کچھ
دم کر کے بکروں کی طرف اچھالیں تو دو بکرے غائب ہو گئے۔ صرف ایک
بکرا رہ گیا۔ حنیف نے جا کر اس بکرے کا کان پکڑ لیا اور اپنے چیلے نفیس کو بلا
کر اس کی مدد سے بکرے کو کھڑے کھڑے قتل کرنے کی کوشش کی لیکن
تعجب کی بات یہ تھی کہ چھری اپنا کام نہیں کر رہی تھی۔ اور بکرا بھی اسی طرح
کھڑا تھا جیسے اس کو کوئی تکلیف نہ ہو رہی ہو۔
اس وقت سلیم اور صابر ایک ساتھ بولے۔ حنیف بھائی بکرے
کو لٹا کر ذبح کریں۔
کھڑے ہو کر گردن کے اوپر ہی سے وار کرنا ہوتا ہے۔ میں ابھی کچھ کرتا ہوں
۔ اس کے بعد اپنے جھولے میں سے پھر راکھ نکالی اور چھری پر ملی۔ جب
حنیف چھری پر راکھ مل رہا تھا اسی وقت نفیس کے سر پر کوئی چیز آ کر لگی اور وہ
چکرا کر زمین پر گر گیا اور بکرے نے بے تحاشہ چیخنا شروع کیا۔ اس کے بعد
ہم نے اپنی آنکھوں سے عجیب منظر دیکھا کہ بکرے میں آگ لگ گئی۔ اور وہ
جل کر راکھ ہو گیا۔ حنیف نے جلتے ہوئے بکرے میں اپنی پڑھی ہوئی راکھ
ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش بے سود ہی بکرا جل کر راکھ ہو گیا۔ اس
طرح بھینٹ دینے کی نوبت نہ آسکی۔ نفیس کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آ گیا۔
لیکن ہوش میں آتے ہی اس کو خون کی قے ہونے لگی۔ اس کے منہ سے نہ
صرف خون بلکہ گوشت کے بوٹے اور لوتھڑے سے نکلنے لگے جنہیں دیکھ کر
ہمارا جی متلانے لگا۔ اسی وقت عامل حنیف نے ایک ہڈی اپنی جیب میں
سے نکال کر اسکو نفیس کے سر پر رکھی۔ اس عمل سے خون کی الٹیاں بند تو بند
ہو گئیں۔ لیکن نفیس کی ٹانگیں بےدم ہو گئیں اور زمین پر ڈھیر ہو گیا۔
حنیف اور پنڈت کی مدد سے نفیس کو برآمدہ میں لایا گیا اور برآمدہ
میں لانے کے بعد حنیف نے مختلف انداز سے اس کی جھاڑ پھونک کی۔
تھوڑی دیر کے بعد نفیس کی حالت میں کچھ سدھار آ گیا لیکن پھر بھی وہ اپنی
ٹانگوں پہ کھڑا نہ ہو سکا۔ ابھی تک سب کی توجہ نفیس کی طرف تھی کہ صحن میں
ایک کالا خرگوش بھاگتا ہوا نظر آیا وہ اس طرح بھاگ رہا تھا جیسے کوئی اس کا
پیچھا کر رہا ہو اس کے بعد ایک کالے رنگ کا کتا صحن میں نمودار ہوا اور وہ
اس خرگوش کے پیچھے بھاگنے لگا۔ یہاں تک کہ کتے نے خرگوش کو دبوچ لیا
اور پھاڑ ڈالا۔ خرگوش کا پیٹ پھٹ گیا تو اس کے پیٹ میں سے چھوٹے
چھوٹے دسیوں خرگوش نکلے اور ان سب کو وہ کتا دیکھ کر ہنسنے لگا۔ میں خدا کی
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس سے پہلے کسی کتے کو ہنستے ہوئے نہیں
دیکھا تھا۔ کتوں کو روتے ہوئے تو کئی بار دیکھا تھا اور جب بھی کتے روتے
نظر آتے تھے کلیجہ منہ کو آتا تھا لیکن جب میں نے کتے کو ہنستے ہوئے دیکھا
تو یقین کریں کہ عجیب طرح کی وحشت مجھے بلکہ ہم سب کو محسوس ہونے لگی
۔ اور اس سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ تھی کہ وہ کتا ہنس کر ان خرگوش کے
بچوں کو دیکھتا تھا پھر ہماری طرف دیکھتا تھا جیسے وہ ہم سب کا بے وقوف بنا
رہا ہو۔ عامل حنیف نے طیش میں آ کر صحن میں چھلانگ لگائی اور کتے کی
طرف جھپٹے اس وقت خرگوش کے بچے تو اچانک غائب ہو گئے، کتے نے
حنیف کی گردن دبوچ لی اور اپنی زبان نکال کر حنیف کے گالوں کو چاٹنے
لگا اور زہریلی قسم کی ہنسی ہنستا رہا۔ عجیب دہشتناک قسم کا منظر تھا۔ ہم سب

نفیس نے جواب دیا۔ میں اپنے طور سے بھینٹ دوں گا اس میں

کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے حنیف نے کافی جدو جہد کے بعد اس کتے سے اپنی گردن تو چھڑالی۔ لیکن وہ کتا جب حنیف کی ٹانگوں میں لپٹا تو حنیف بھوکلا گیا اور ایسا لگنے لگا جیسے حنیف اس کتے کے سامنے بے بس ہو گیا ہے ابھی یہ جنگ ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اچانک ایک سیاہ فام انسان دھم سے کودا اور اس نے حنیف کے بال پکڑ لئے۔

حنیف کو اس طرح بے بس دیکھ کر میں لرز کر رہ گئی۔ اور میرے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس وقت میرے شوہر سلیم نے میرے قریب آکر کہا۔

شبانہ۔ خدا کے لئے خود پہ قابو رکھو۔ اس طرح ہاتھ پیر چھوڑ دوگی تو کیسے بات بنے گی۔

میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کافی دیر تک میرے بدن میں کپکپی رہی۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میرا سانس گھٹ رہا ہے۔ حنیف نے اچانک کوئی منتر پڑھا۔ اور ایک دم وہ سیاہ فام آدمی سامنے کی دیوار سے ٹکرایا۔ ایک دم دیوار کے قریب ایک شعلہ سا بھڑکا اور وہ سیاہ فام آدمی غائب ہو گیا۔ اس وقت ہم سب نے یہ بات محسوس کی کہ حنیف کچھ خوف زدہ سا تھا۔ اور اس کے چہرے پر ڈر اور وحشت صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اور حنیف کو خوف زدہ اور سراسیمہ دیکھ کر ہمارے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔ میں نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے اپنی ساس سے کہا۔

امی جان!! اگر ہمارے یہ عامل اس جنگ میں ہار گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا؟

اس طرح کی باتیں مت کرو۔ ہمت رکھو۔ ''سلیم بولے'' اگر اس طرح ڈروگی تو ہم سب کی ہمتیں جواب دے جائیں گی۔

میری ساس بولیں۔ بہت ہی خطرناک گھڑی ہے اور بہت ہی آزمائش کا وقت ہے۔ لیکن اللہ ہمارا نگہبان ہے ہمیں ان عاملوں سے زیادہ اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہئے ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو کوئی ہمارا بگاڑا کرنے میں کامیاب ہوگا۔ میری ساس میرے پاس مجھے سمجھانے لگیں اور انہوں نے مجھے اسطرح اپنے اندر دبوچ لیا جیسے میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں۔

عامل حنیف تھکا تھکا سا لگ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ پنڈت کے پاس پہنچا اور اس نے پنڈت سے بہت رازدارانہ انداز میں کچھ کہا۔ پنڈت نے بھی کوئی بات حنیف کے کانوں میں کہی۔ ابھی یہ دونوں اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ وہ سیاہ فام آدمی جو غائب ہو گیا تھا وہ پھر صحن میں کودا۔ اس بار وہ بالکل ننگا تھا۔ شرمناک بات یہ تھی کہ اس کے پوشیدہ مقام پر بھی کوئی کپڑا نہیں تھا اس کو اس طرح ننگ دھڑنگ دیکھ کر ہم نے لمحہ بھر کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن ہم اپنی آنکھیں دیر تک بند نہیں رکھ سکتے تھے کیونکہ ہمیں ہر آن یہ بے چینی تھی کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ اس سیاہ فام انسان نے صحن میں اس طرح کودنا شروع کیا جیسے کوئی پہلوان اکھاڑے میں اتر کر غرور تکبر کے ساتھ اپنی طاقت پر فخر کرتا ہے اور اس گھمنڈ میں مبتلا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ بالکل اسی طرح کے انداز سے وہ سیاہ فام آدمی ہمارے صحن میں کود رہا تھا۔ اور اپنے اپنے زرد زرد دانتوں کے ساتھ زہریلی ہنسی ہنس کر ہم سب کو خوف زدہ کر رہا تھا۔

اس وقت پنڈت جی اٹھے اور انہوں نے اپنے چیلے مصرا پر کوئی منتر پڑھا۔ ہم سمجھ گئے کہ آپسی مشورے کے بعد اب حنیف نے یہ فیصلہ لیا تا کہ پنڈت اپنے کرتب کا مظاہرہ کرے جس وقت پنڈت جی مصرا پر کچھ منتر پڑھ کر پھونک رہے تھے اس وقت اس سیاہ فام آدمی نے زوردار قہقہے لگانے شروع کئے۔ پنڈت جی مصرا پر پھونک مار کے اس کے ہاتھ میں ایک سانپ تھمایا اور اس کو صحن کی طرف چلتا کیا۔ مصرا نے انتہائی پھرتی کے ساتھ وہ سانپ سیاہ فام آدمی کی طرف اچھال دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کالا سانپ جو کسی اژدہے کی طرح موٹا اور لمبا تھا اس سیاہ فام آدمی کی گردن میں لپٹ گیا۔ اس سیاہ فام آدمی کی زبان منہ سے باہر نکل گئی۔ مصرا نے اس کالے آدمی کے منہ پر طمانچہ مارا پھر اس کی ٹانگیں پکڑ کر اس کو گرانے کی کوشش کی۔ وہ کالا انسان بے بس ہو چکا تھا اس کی آنکھیں بھی پھٹی پھٹی سی ہو رہی تھیں لیکن وہ مصرا کی پوری طاقت لگانے پر بھی ٹس سے مس نہیں ہوا۔ پنڈت جی کا یہ پہلا وار کافی حوصلہ بخش تھا۔ ہم سب خوف زدہ ہونے کے باوجود کچھ مطمئن سے ہو گئے لیکن چند ہی لمحوں کے بعد ایک اور سیاہ فام انسان بالکل برہنہ صحن میں کودا اور اس نے صحن میں کودتے ہی مصرا کو اس طرح اپنے ایک ہاتھ سے اٹھا لیا جیسے وہ ربڑ کا گڈا ہو۔ پنڈت جی پہلے کچھ سٹپٹائے پھر انہوں نے ایک کھوپڑی اپنے جھولے میں سے نکالی اور اس پر انہوں نے کچھ پڑھا۔ ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے یہ دیکھا کہ اس کھوپڑی کی آنکھوں میں سے دو بندر نکلے اور وہ دونوں بندر ایک اس سیاہ فام انسان پر ٹوٹ پڑے جس نے مصرا کو بے بس کر رکھا تھا۔ چند منٹ کی دھینگا مشتی کے بعد دونوں ہی سیاہ فام آدمی غائب ہو گئے۔ پنڈت جی نے کوئی منتر پڑھا تو دونوں بندر اور سانپ بھی غائب ہو گئے۔ آدھے گھنٹے کے لئے بنگلے میں مکمل سناٹا چھا گیا۔ نفیس ابھی تک بے سدھ پڑا تھا اور اس کی ٹانگیں ابھی تک کھڑے ہونے

...نہیں تھیں۔ اسی وقت حنیف نے چائے کی فرمائش کی۔
...کچن کی طرف گئے۔ لیکن اُف میرے خدا۔
کچن میں ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی اور اس کے پورے بدن پر
...ہوئے تھے۔ اس کو دیکھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔
...تحاشہ بھاگتا ہوا دیکھ کر سب گھر والے سمجھ گئے کچن میں کوئی چیز
...نظر آئی ہوگی۔ اس کے بعد سلیم اور شہزاد کچن کی طرف گئے۔ انہوں
نے کچن میں جا کر دیکھا تو وہاں انہیں کچھ نظر نہیں آیا۔ انہوں نے اس کو
...وہم سمجھا۔ لیکن وہ چائے بنانے کا سامان برآمدے میں لے آئے۔
چائے بننے سے چائے پینے تک کسی طرح کی کوئی درگھٹنا نہیں ہوئی۔ اس
کے بعد بھی نصف گھنٹے تک بالکل سکون رہا۔ پھر اوپر والے کمرے سے
کسی کے رونے کی آواز آئی۔ حنیف نے صحن میں آ کر چیخ کر کہا۔
کمبختوں تم سب روؤ گے۔ ابھی تم نے دیکھا کیا ہے۔ حنیف کے یہ
کہتے ہی بنگلے کے تمام در و دیوار سے قہقہے اُبلنے لگے۔ اسی وقت حنیف
کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ حنیف نے اپنے اوپر پڑھ کر دم بھی کیا
لیکن آگ بڑھتی رہی۔ پھر پنڈت جی نے اپنے جھولے میں سے وہ
کھوپڑی نکالی جو پہلے بھی نکالی تھی اس کھوپڑی پر انہوں نے کچھ پڑھ کر
دم کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی دونوں آنکھوں سے پانی کے چشمے سے
پھوٹ پڑے اور دونوں آنکھوں سے فواروں کی طرح پانی نکل کر حنیف
کے جسم تک پہنچنے لگا۔ اور چند لمحوں کے بعد آگ بجھ گئی۔ لیکن عامل حنیف
بالکل ہی بے دم ہو کر رہ گیا اور ہمیں بھی یقین ہو گیا کہ ہمارا ایک مہرہ بیکار
ہو کر رہ گیا ہے۔ اب صرف پنڈت جی کے کرتبوں پر بھروسہ تھا۔ شہزاد
نے پنڈت سے کہا۔ پنڈت جی ابھی تک آپ لوگ اپنا دفاع کر رہے ہو
آپ کوئی حملہ بھی تو کرو۔ تب ہی تو یہ جنات ڈریں گے۔
یہ سن کر پنڈت جی صحن میں آئے اور انہوں نے اپنی کھوپڑی کو صحن
میں رکھ کر کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ اسی وقت اس کھوپڑی کی آنکھوں میں
سے دو ڈھانچے نکلے اور وہ دونوں ڈھانچے آپس میں ایک دوسرے کے
ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے۔ پنڈت جی نے دعویٰ کیا کہ یہ دونوں
ڈھانچے تمام جنات کو ختم کر دیں گے اور اس کے بعد یہ بنگلہ بھوتوں سے
آزاد ہو جائے گا۔ لیکن پنڈت جی کا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔ تقریباً ۵ منٹ
کے بعد گھر کے صحن میں چھپکلیاں پھیل گئیں اور ان کی تعداد اتنی زیادہ
ہوگئی کہ صحن بالکل چھپ گئی۔ ان دونوں ڈھانچوں نے ان چھپکلیوں کو
پکڑنے کی کوشش کی لیکن چھپکلیاں انکے ہاتھوں میں آنے کے بجائے ان
دونوں ڈھانچوں کے پورے بدن پر کود کود کر چپک گئیں۔ پنڈت جی منتر
پڑھ کر شور سا مچاتے رہے اور عجیب طریقے سے پھوں پھاں سی کرتے
رہے لیکن اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر
اپنی کھوپڑی نکالی اور اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا اسی وقت کھوپڑی کی دونوں
آنکھوں میں سے ایک گیس نکلی اور صحن میں بکھرنی شروع ہوئی اس گیس
میں نہ جانے کس طرح کی بدبو تھی کہ ہم سب کے دماغ بھی پھٹ گئے۔
اس گیس سے چھپکلیوں میں ہل چل سی مچ گئی۔ اور وہ ایک دوسرے پر
چڑھنے لگیں۔ چند منٹ کے بعد چھپکلیوں کی تعداد گھٹنے لگی پھر گھٹتے گھٹتے
تمام چھپکلیاں غائب ہوگئیں۔ پنڈت جی نے فاتحانہ انداز سے ہماری
طرف دیکھا جیسے ہم سے داد طلب کر رہے ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے اُن ڈھانچوں کو اشارہ کیا وہ دونوں ڈھانچے
دھواں بن کر اسی کھوپڑی میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر
کھوپڑی پر پڑھ کر کچھ دم کیا تو اس کھوپڑی کے منہ سے دودھ سا نکلنا شروع
ہوا اور پنڈت جی وہ دودھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نفیس کی ٹانگوں پر وہ دودھ ملنا
شروع کیا۔ اس دودھ میں نہ جانے کیا تاثیر تھی کہ اسی وقت اس کی ٹانگیں
ٹھیک ہوگئیں۔ اور پنڈت اور مصرا، حنیف اور نفیس کے ساتھ اچھل کود کر کے
ایک جشن سا منانے لگے۔ لیکن ابھی وہ سب اس خوشی اور اُچھل کود میں
معروف تھے کہ ایک سیاہ فام عورت بیت الخلا میں سے نمودار ہوگئی۔ اس کے
ساتھ ساتھ ایک سیاہ رنگ کا گدھا بھی نمودار ہوا۔ وہ عورت اس گدھے کو لے
کر درمیان صحن کے کھڑی ہوگئی۔ اس نے بہت ہی خطرناک نظروں سے
پنڈت اور حنیف کو دیکھا۔ اس کے بعد اس نے گدھے کا کان دبایا۔ جیسے ہی
اس نے گدھے کا کان دبایا گدھے کے منہ سے ایک چوہا نکلا اور وہ کود کر
گدھے کے اوپر سوار ہو گیا۔ اس کے بعد اس کالی عورت نے پھر گدھے کا
کان دبایا پھر ایک چوہا گدھے کے منہ میں سے نکلا اور وہ بھی گدھے پر سوار
ہو گیا۔ اس طرح پے در پے دس پندرہ چوہے گدھے کے منہ میں سے نکل کر
سوار ہو گئے۔ پنڈت جی نے پھر اپنی کھوپڑی نکالی اور اس پر کچھ پڑھنے کا
ارادہ کیا لیکن ابھی تک وہ کچھ پڑھ نہیں پائے تھے کہ دو چوہے ایک دم کسی
پرندے کی اُڑ کر اس کھوپڑی کی آنکھوں میں گھس گئے اس کے بعد پنڈت جی
نے دسیوں بار منتر پڑھ لیا لیکن کھوپڑی کی آنکھوں میں سے کچھ بھی نہیں نکلا۔
پنڈت جی کی بے بسی دیکھ کر ہم سب پریشان ہو گئے اور اس کالی عورت نے
ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ اُف میرے خدا۔ کس قدر بھیانک صورت تھی اس
عورت کی آج بھی جب میں تصور کرتی ہوں تو میرا رُواں رُواں کانپ جاتا

ہے۔اس عورت نے عجیب انداز سے اپنا منہ چلانا شروع کیا جس طرح کوئی چوپا جگالی کرتا ہے۔ پھر وہ عورت گدھے پر سوار ہو کر پنڈت اور حنیف کی طرف بڑھنے لگی۔ کلیم، سلیم اور شہزاد ایک دم کود کر ہماری طرف آ گئے۔ برآمدہ میں پہنچ کر وہ کالی عورت پنڈت کو لپٹ گئی اور گدھے نے بھی پنڈت جی کو لاتیں مارنی شروع کیں۔ پنڈت کے چیلے مصرا نے پنڈت کو بچانے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش بے سود رہی اسی آپا دھاپی میں کھوپڑی چکنا چور ہوگئی اور ہر طرف گاڑھا گاڑھا خون پھیل گیا۔ حیرت کی بات تھی کہ اس کھوپڑی میں سے جو بے جان تھی خون کیسے نکلا۔ اس کھوپڑی کے ٹوٹ جانے کے بعد پنڈت کے ہوش وحواس باختہ ہو گئے۔

اس وقت عامل حنیف نے اپنے تھیلے میں سے کوئی راکھ نکالی اور اس کو اس کالی عورت کی آنکھوں میں جھونکنے کی کوشش کی۔ حنیف کی اس حرکت پر وہ عورت غصہ سے پاگل ہوگئی اور اس نے پنڈت کو چھوڑ کر حنیف کو دبوچ لیا۔ اسی وقت پورے گھر میں خون کی بارش شروع ہوگئی۔ یہ بارش برسات کی موسلا دھار بارش کی طرح تھی۔ پورے گھر میں خون ہی خون ہوگیا۔ بارش اس قدر تیز تھی کہ ہم اپنے برآمدے میں سے دوسرے برآمدے کا منظر بھی نہ دیکھ سکے جہاں پنڈت اور حنیف موجود تھے۔ بارش کا زور جب کم ہوا تو ہم نے دیکھا کہ پنڈت جی ایک طرف کو بے سدھ پڑے تھے اور ان کا چیلہ مصرا کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ حنیف کو بھی رسیوں میں جکڑ دیا گیا تھا اور حنیف کا چیلا نفیس ایک کونے میں بے ہوش پڑا تھا۔ اب وہاں نہ کالی عورت تھی اور نہ کوئی گدھا۔ اپنے عاملوں کا یہ حال دیکھ کر ہم سمجھ گئے کہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور اب ہماری بربادی کا نمبر ہے۔ ہم سب قریب قریب بیٹھے ہوئے اپنی بربادیوں کا انتظار کر رہے تھے اسی وقت ایک شخص بالکل سیاہ لباس میں ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے آ کر ہم سے کہا کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہیں ایک موقعہ اور دیں گے ابھی ہماری اور تمہاری درمیان ایک جنگ اور ہوگی اس کے بعد یہ فیصلہ ہو جائیگا کہ تم لوگ اس بنگلے میں رہو گے یا ہم۔

ہم معافی چاہتے ہیں۔ "سلیم نے کہا" ہم اپنی شکست تسلیم کرتے ہیں۔ ہم کل کو یہاں سے چلے جائیں گے۔

نہیں ایسا نہیں ہوگا ہم تمہیں اس طرح نہیں جانے دیں گے۔ اگر تم اس طرح بھاگے تو ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ہم تمہیں کچھ بھی نہیں کہہ رہے ہیں ہماری لڑائی تمہارے عاملوں سے ہو رہی ہے۔ تم کل جا کر دوسرے عامل لاؤ۔ اس کے بعد فیصلہ ہوگا۔

ہم سب کے سب بڑی مصیبت میں پھنس گئے تھے لیکن دوراندیشی اسی میں تھی کہ ان جنات کی بات ہم مان لیں۔ اس کے بعد پوری رات سکون سے کٹی اور پنڈت اور حنیف نے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ ہم ہار چکے ہیں۔ بہت خطرناک معاملہ ہے۔ اب آپ اس سلسلہ میں قرآنی عاملین سے ملو سفلی کے چکر میں مت پڑو۔

اگلا دن کیسے گزرا یہ بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ۔ لیکن مختصر یہ ہے کہ ہم سب کے شدید اصرار پر پنڈت اور حنیف اپنے چیلوں سمیت ہمارے گھر موجود رہے۔ کلیم، سلیم اور شہزاد صبح کو بڑے مدرسے کی طرف چلے گئے تاکہ کسی اچھے عامل کو لا سکیں۔ شکر کی بات تھی جب وہ مغرب کے قریب گھر لوٹے تو ان کے ساتھ ایک عامل صاحب تھے جن کا چہرہ بہت نورانی تھا ان کا نام صوفی شمس الہدیٰ تھا۔

صوفی شمس الہدیٰ نے گھر میں آتے ہی اذان دی اور اس کے بعد انہوں نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ کلیم، سلیم اور شہزاد وغیرہ نے بھی باجماعت نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ کافی دیر تک مصلے پر بیٹھے کچھ پڑھتے رہے اس کے بعد انہوں نے ہمارے اصرار پر ہلکا پھلکا ناشتہ کیا۔ دورانِ ناشتہ انہوں نے ہم سب کو یہ بات سمجھائی کہ اس دنیا میں سب سے بڑی طاقت اس وحدہٗ لاشریک کی ہے جس نے اس دنیا کو نہ صرف پیدا کیا بلکہ اس دنیا کا اس نے قیامت تک چلتے رہنے کا ایک نظام بھی بنایا ہے۔ اسی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں، اسی حکم سے شمس وقمر کا نظام قائم ہے اور اسی کے حکم سے ستارے گردش میں رہتے ہیں جو انسانوں کی تقدیروں پر اثر انداز ہوتے ہیں، اسی کے حکم سے زندگی اور موت کے سلسلے قائم ہیں، اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی جی سکتا ہے اور نہ کسی کو موت آسکتی ہے، کسی کی موت کسی حادثہ میں آتی ہے، کسی کی موت چھت سے گر کر ہوتی ہے، کوئی ٹی بی کا شکار ہو کر مرتا ہے، کوئی کسی کے ہاتھ سے گولی کھا کر مرتا ہے، کسی کا ہارٹ فیل ہو جاتا ہے اور کسی کی موت کینسر میں مبتلا ہو کر ہوتی ہے۔ دراصل یہ سب موت کے بہانے ہیں لیکن حق بات تو یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کو موت اس وقت آتی ہے جب اللہ کا حکم ہو جاتا ہے اور اللہ کا حکم کسی بھی انسان کی موت کے لئے اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو جاتا ہے۔ انسان جس دن نطفہ کی شکل میں اپنی ماں کے رحم میں داخل ہوتا ہے اسی دن اس کی موت کا وقت متعین ہو جاتا ہے اور اس انسان کی موت کس طرح واقع ہوگی یہ بھی طے ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی بھی انسان کو نہ

ہے ڈرنا چاہئے اور نہ حادثات سے۔ کیونکہ یہ سب کچھ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے اور نظامِ قدرت سے بچنا ممکن نہیں ہے ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے کسی بھی مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے، خواہ وہ جنگل کے درندے ہوں، یا پھر جنات ہوں۔ آپ سب کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ شیر، ریچھ اور اسی طرح دوسرے درندے خود انسان سے ڈرتے ہیں اور جنات بھی جن کے تصور سے انسان کی روح فنا ہوتی ہے وہ بھی انسان سے خوف کھاتا ہے۔ کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ اگر انسان اپنے رب سے صحیح معنوں میں ڈرتا رہے تو ساری دنیا اس کے سامنے گردن جھکانے پر مجبور ہو جائے۔ صوفی شمس الہدیٰ تقریر کر رہے تھے اور ہم سب پوری دلچسپی کے ساتھ ان کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو سن رہے تھے اور ہم سب کو یہ باتیں سن کر بہت اچھا لگ رہا تھا۔ عامل حنیف اس کا چیلا اور پنڈت اور مصرا بھی صوفی شمس الہدیٰ کی باتوں کو بہت غور سے سن رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

سفلی عمل کے ذریعہ یا کسی جنتر منتر کے ذریعہ بھی ان جنات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے لیکن صرف وقتی طور پر میرے خیال میں یہ جنات اگر قابو میں آسکتے ہیں اور اگر ہتھیار ڈال سکتے ہیں تو صرف اور صرف کلامِ ربانی کے سامنے آپ نے آج تک یہ بات نہیں سنی ہوگی کہ کسی بھی طاقت نے خواہ وہ طاقت شیاطین کی ہو یا بدروحوں کی انسانوں پر اپنا تسلط جما لیا ہو اور باقاعدہ انسانوں پر حکومت کرنے کا اس کو اختیار حاصل ہو گیا ہو جبکہ ایک انسان کو جو کہ ایک پیغمبر تھے انہیں جنات پر اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات پر جن میں پرندے اور چرندے اور جنگل کے وحشی جانور بھی شامل تھے حکومت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی میری مراد ہے حضرت سلیمان علیہ اسلام کہ جنات بھی ان کی رعایا میں شامل تھے اور جنگل کے درندے بھی ان کا احترام کرنے پر مجبور تھے اور نہ صرف یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کل مخلوقات کی بادشاہت کا شرف حاصل تھا بلکہ وہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے۔ بعض پرندے ان سے آکر اس طرح باتیں کیا کرتے تھے جس طرح ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انسان کا مقام تمام مخلوقات سے برتر بھی ہے اور افضل بھی۔ پھر انسان کیوں کسی وحشی جانور سے یا کسی بھوت سے ڈرے؟ انسان دراصل دوسری مخلوقات سے اس لئے ڈرنے لگا کہ اس نے اللہ سے ڈرنا چھوڑ دیا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا پھر وہ سبھی سے ڈرنے لگتا ہے حد تو یہ ہے کہ وہ اپنے سائے سے بھی ڈر جاتا ہے۔

صوفی شمس الہدیٰ کی ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ در و دیوار سے ہنسی کی آواز آنی شروع ہوئی۔ ہنسی اس انداز کی تھی جیسے کوئی ان کی باتوں کا مذاق اڑا رہا ہو۔ صوفی شمس الہدیٰ چپ ہو گئے۔ ایک منٹ کے لئے گھر میں بالکل سناٹا طاری ہو گیا لیکن اسی وقت گھر میں چھوٹے چھوٹے کنکر برسنے شروع ہوئے عامل حنیف نے کہا۔ حضرت کچھ کرنا پڑے گا۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ انشاء اللہ آج کی رات اس بنگلے میں ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تھوڑا صبر سے کام لو۔ میرا خیال یہ ہے کہ شروع میں میں آپ کو موقعہ دوں گا۔ اگر خدانخواستہ آپ کے اقدامات سے بات نہیں بنی تو پھر پنڈت جی اپنے منتر جنتر سے قابو پانے کی کوشش کریں گے اور اگر یہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے تو پھر میں کلام الٰہی کے ذریعہ ان جنات پر قابو پانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن ہم اپنی کاروائی عشاء کی نماز کے بعد شروع کریں گے اور اس عرصے میں اگر ہم کھانے وغیرہ سے بالکل فارغ ہو جائیں تو بہتر ہے۔ میں اس بات کی وضاحت کر دوں گا کہ ایک رات پہلے کے حالات کی وجہ سے ہم نے کھانا پکانے کا سارا سامان برآمدے ہی میں رکھ لیا تھا کیونکہ کچن میں جس طرح کی حرکتیں ہو چکی تھیں اس کے بعد رات کو کچن میں جانے کی ہمت ہی کس میں تھی؟ میری ساس نے صوفی شمس الہدیٰ کی تائید کی اور انہوں نے مجھے اور کلیم کی دلہن سے کہا کھانے کی تیاری کرو۔ اور عشاء کی نماز کے فوراً بعد پہلے کھانا کھا لیں گے اس کے بعد ہم لوگ مصلے پر بیٹھ جائیں گے اور یہ لوگ اپنا کام شروع کر دیں گے۔

ابھی میری ساس اپنا جملہ بھی پورا نہیں کر پائی تھیں کہ صحن میں بہت بڑا پتھر آکر گرا۔ اس پتھر کے گرنے سے زبردست آواز ہوئی۔ سب لوگ اس پتھر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس پتھر سے خون کا فوارہ پھوٹنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ پتھر بڑا ہونا شروع ہوا اور بڑھتے بڑھتے اس کی چوڑائی ایک گز کے قریب ہو گئی۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی اس پتھر پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ کیا ہے۔ چند منٹ کے بعد اس پتھر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور یہ دونوں پتھر آپس میں بھی ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ ان دونوں کے ٹکرانے سے ایک عجیب طرح کا جانور نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ کتے کی طرح تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں انسانوں جیسے تھے اور اس کا دھڑ گدھے کی طرح تھا۔ عجیب طرح کا جانور تھا۔ اس کو دیکھ کر ہم سب لوگ حیران بھی تھے اور خوف زدہ بھی۔

میں نے غور کیا اس کی آنکھیں حد سے زیادہ خوف ناک تھیں وہ دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ تھیں اس نے ان خوف ناک آنکھوں سے جب ہمیں گھورا تو میری تو جان ہی نکلتے نکلتے رہ گئی۔ مجھے تو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مجھے کھا جائے گا۔ اس کے چند منٹ کے بعد ایک سیاہ فام بلی چھت سے کودی اور اس خوف ناک جانور کے قریب آ کر کھڑی ہوگئی۔ یہ بلی بھی شکل سے بہت خطرناک دکھائی دے رہی تھی اس کی آنکھیں بھی دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ اچانک یہ بلی اس جانور پر سوار ہوگئی اور وہ جانور برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہم سب چیخ مار کر کمرے میں چلے گئے۔ اسی وقت عامل حنیف کو صوفی شمس الہدیٰ نے کچھ اشارہ کیا اور عامل حنیف اپنے چیلے کے ساتھ صحن میں آگئے۔ حنیف نے کچھ پڑھنا شروع کیا لیکن حنیف جتنا جتنا پڑھ رہا تھا وہ جانور اتنا اتنا ہی کود رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی زبان نکالی جو بلا مبالغہ ایک گز کے قریب تھی۔ میں نے دیکھا اس کی زبان پر بڑے بڑے کانٹے بھی تھے۔ جنہیں دیکھ کر میرے اور سبھی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ ہم سب کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اگر ہمیں عاملوں کی موجودگی کا اطمینان نہ ہوتا تو ہم سب کے ہارٹ فیل ہوجاتے۔

لیکن اس وقت اللہ کا کرم یہ ہوا کہ حنیف کا عمل کارگر ہوگیا۔ اور چند منٹ کے بعد وہ جانور بھی غائب ہوگیا اور بلی بھی البتہ صحن میں خون کے نشانات جگہ جگہ پڑے ہوئے تھے اور کنکریوں کی جو بارش ہوئی تھی وہ بھی صحن میں بکھری ہوئی تھیں۔

کچھ سکون دیکھتے ہوئے صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ ابھی موقعہ غنیمت ہے۔ نماز عشاء سے اور کھانے سے فارغ ہوجائیں۔ اس کے بعد اللہ کے بھروسے پر جنات کے ساتھ جنگ شروع کریں گے۔

اب ہم واپس برآمدے میں آگئے تھے جلدی جلدی ہم نے کھانے کی تیاری کی اور مردوں نے اس دوران باجماعت عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے آدھے گھنٹے کے بعد سب نے کھانا کھایا اللہ کے فضل و کرم سے اس دوران جنات نے کسی طرح کی کوئی حرکت نہیں کی۔ کھانے سے فراغت کے بعد صوفی شمس الہدیٰ نے ہم سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ عورتیں اور بچے سو جائیں۔ کیونکہ ان کا دل کمزور ہوتا ہے اور مجھے یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ اس بنگلے میں جنات بہت زبردست اور طاقتور ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی ہوگی۔ ان کی بات سن کر میری ساس نے کہا۔ حضرت! اللہ کے بعد آپ پر بھروسہ ہے اور آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی ڈر خوف نہیں ہے اور یوں بھی ہمیں نیند کیسے آسکتی ہے۔ آپ ہماری فکر نہ کریں اگر ہمیں خوف محسوس ہوا تو ہم سب کمرے میں جا کر دروازہ بند کرلیں گے لیکن آپ لوگوں کی فتح کے منظر ضرور دیکھیں گے۔

صوفی جی نے پھر ہمارے سونے کا اصرار نہیں کیا اور انہوں نے عامل حنیف اور پنڈت جی سے کچھ باتیں کیں کیا کہا وہ ہم نہیں سن سکے لیکن ابھی وہ ان دونوں سے محو گفتگو تھے کہ گھر کے در و دیوار اس طرح ہلنے شروع ہوئے جیسے زلزلہ آرہا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ الماریوں میں رکھی ہوئی چیزیں زمین پر گرنے لگیں اور ہمارا بنگلہ اس طرح ہلنے لگا جیسے یہ کاغذ یا گتے کا بنا ہوا ہو۔

چند منٹ کے بعد در و دیوار کا ہلنا تو بند ہوا لیکن بہت ہی خوف ناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں آنے لگیں اس وقت عامل حنیف نے چیخ کر کہا۔ سامنے آؤ۔ آج ہماری تمہاری فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ عامل حنیف کی چیخ کے بعد دو منٹ کے لئے ایک دم سناٹا چھا گیا۔ دو منٹ کے بعد ایک سیاہ فام آدمی صحن کی زمین سے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خنجر بھی تھا۔ یہ آدمی بالکل ننگا تھا اس کے پوشیدہ مقامات پر بھی کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں گہرے زرد رنگ کی تھیں، بال گھاس کی طرح کھڑے تھے اس کے دونوں کانوں میں لوہے کی بالیاں تھیں اور اس کی شکل کالی ہونے کے ساتھ حد سے زیادہ وحشت ناک تھی، اس کی ناک کے دونوں نتھنوں میں دو چھپکلیاں لٹکی ہوئی تھیں اور اس کے سینے پر دو سانپ لپٹے ہوئے تھے۔ بہت ہی خطرناک صورت حال تھی۔ اس وقت صوفی شمس الہدیٰ کے اشارے پر عامل حنیف صحن میں مقابلہ آرائی کے لئے بڑھا اور ان دونوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ پہلا حملہ اس سیاہ فام انسان کا بہت ہی خطرناک تھا حنیف کے کان کے پاس اس نے خنجر مارا اور حنیف کے کان سے خون کا فوارہ سا پھوٹ گیا۔ حنیف نے اپنے چیلے سے کہا کہ تم اس کے پیچھے سے وار کرو میں سامنے سے لڑتا ہوں۔ کافی دیر تک تینوں کی اچھل کود ہوتی رہی لیکن پھر حنیف نے اس کو شکست دیدی۔ وہ زمین پر گرتے ہی غائب ہوگیا۔ اسی وقت جب حنیف مطمئن ہوکر برآمدے کی طرف لوٹ رہا تھا ایک بہت بڑا چمگادڑ جو چیل سے بھی بڑا ہوگا حنیف کے چہرے پر آکر لپٹ گیا اور اس نے حنیف کی آنکھوں میں اپنے پنجے گاڑ دیئے حنیف بے بس ہوگیا۔ اس وقت حنیف کے چیلے نے حنیف کو بچانے کے لئے اس چمگادڑ کو بھگانے کی کوشش کی لیکن اگلے ہی لمحے ایک

حنیف کے چیلے کے سر سے ٹکرایا اور وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہوگیا۔ اب پنڈت جی مصرا کو لے کر صحن میں آئے اور انہوں نے ایک راکھ سی نکال کر چمگادڑ کے اوپر پھینکی اس راکھ کے پھینکتے ہی چمگادڑ بے دم ہو کر زمین پر گری اور غائب ہوگئی۔ حنیف کی جان بچ گئی لیکن وہ بالکل ہی بے دم سا ہوگیا اور برآمدے میں آکر نڈھال سا ہو کر بیٹھ گیا۔ مصرا اور پنڈت نے حنیف کے چیلے کو بھی اٹھا کر برآمدے میں ایک پلنگ پر لٹا دیا۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد صحن میں ہزاروں چوہے نمودار ہوگئے۔ جیسے چوہوں کا کوئی سیلاب آگیا ہو۔ ہمیں ڈر ہوا کہ اگر یہ چوہے برآمدے میں یا کمرے میں داخل ہوگئے تو کیا ہوگا۔ ان کی تعداد اتنی تھی کہ صحن کی جگہ کم پڑ گئی اور ایک دوسرے پر چڑھنے لگے۔ پنڈت نے اپنی چمتکاری راکھ ان پر بکھیری تو آہستہ آہستہ یہ سب غائب ہوگئے۔ لیکن چند منٹ کے بعد پورے بنگلے میں چمگادڑ اڑنے شروع ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتے بڑھتے اتنی ہوگئی کہ چمگادڑ کے سوا کسی کو بھی کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی بڑھتی ہوئی تعداد دیکھ کر ہم لوگ چیخنے چلانے لگے۔ پنڈت جی نے اپنی راکھ کو فضاؤں میں اچھالا۔ کئی بار اچھالا لیکن ان کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی۔ پنڈت جی نے اپنے پٹارے میں سے کوئی سفید سی چیز نکال کر فضاؤں میں بکھیری تو اللہ کے فضل سے ان کی تعداد گھٹنی شروع ہوئی پھر گھٹتے گھٹتے یہ بالکل غائب ہوگئے۔ چمگادڑ تو غائب ہوگئے مگر فضاؤں میں ایسی بدبو پھیل گئی جس سے ہم سب کے دم گھٹنے لگے۔ بالکل ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سیکڑوں لاشیں سڑ رہی ہوں۔ جنات کی طرف سے پے در پے حملے ہو رہے تھے۔ چمگادڑوں کے بعد گھر میں چھپکلیاں برسنی شروع ہوئیں اور ان کی تعداد بھی ہزاروں، لاکھوں تک پہنچ گئی۔ یہ عجیب طرح کی چھپکلیاں تھیں یہ اڑتی بھی تھیں اور اڑ کر ادھر ادھر دیواروں پر بیٹھ جاتی تھیں۔ سینکڑوں چھپکلیاں تو اڑ کر برآمدے کی چھت پر آکر بیٹھ گئیں۔ پنڈت جی نے ایک بار پھر اپنا چمتکار دکھانے کے لئے اپنا سفید رنگ کا برادہ جو شاید پسا ہوا تھا سمندری جھاگ تھا صحن کے فرش پر اور بنگلے کے در و دیوار پر پھینکا۔ اللہ کے فضل سے ان کا یہ فارمولہ پھر کارگر ثابت ہوا اور چھپکلیاں رفتہ رفتہ غائب ہوگئیں۔ کچھ دیر تک سکون رہا۔ اب سلیم نے صوفی شمس الہدیٰ سے کہا۔ کہ حضرت اب آپ ہی کچھ کیجئے۔ جنات کی حرکتیں دیکھ کر سر میں درد ہوگیا اور ناک میں دم ہوگیا۔ کب تک یہ چلتا رہے گا۔ کبھی چوہے، کبھی چمگادڑ، کبھی چھپکلیاں، دل و دماغ پریشان ہوگئے تھے۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ برخوردار بس تھوڑا سا صبر کریں۔ اس کے بعد میں کلام الٰہی کا معجزہ آپ کو دکھاؤں گا۔ وہ کلام الٰہی جس کے سامنے دنیا بھر کے علوم ہیچ ہیں بس تھوڑے سے صبر کی ضرورت ہے۔ دراصل میں اپنا کام نصف شب کے بعد ہی شروع کروں گا۔ ابھی صوفی شمس الہدیٰ اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ صحن میں ایک بندر کودا۔ اور اس نے زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے پنڈت کو صحن میں باقاعدہ کمی کمی کر کے اپنے سامنے والی ٹانگ کے اشارہ سے بلایا۔ انداز کچھ اس طرح کا تھا کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ آ بے باہر آ۔

پنڈت جی نے مصرا کے ہاتھوں میں ایک لکڑی پکڑائی اور اس سے آہستہ سے کچھ کہا اس کے بعد پنڈت اور مصرا دونوں صحن میں آگئے۔ ان دونوں کے صحن میں داخل ہوتے ہی ایک بندر اور کود پڑا اور یہ دونوں بندر ایک ایک کر کے پنڈت اور مصرا کو لپٹ گئے۔ بندروں نے دونوں کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ ادھر تو صحن میں بندروں کی اور پنڈت اور مصرا کی کشتی چل رہی تھی۔ دوسری طرف صحن میں خون برسنا شروع ہوا۔ خون کے ساتھ ساتھ کچھ بدبودار چیز بھی برس رہی تھی۔ پورے بنگلے میں عجیب طرح کے تعفن پھیل گیا۔ ہم سب کو ابکائی سی آنے لگی۔ پنڈت اور مصرا بندروں کا مقابلہ کرتے کرتے بے سدھ سے ہوگئے تھے۔ حنیف ابھی تک لمبے دم پڑے تھے اور حنیف کے چیلے کو کچھ ہوش تو آگیا تھا لیکن اس کے اندر ہلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید پنڈت اور مصرا بھی ہتھیار ڈال دیں گے یا یہ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ لیکن اسی وقت پنڈت نے چیخ چیخ کر کوئی منتر پڑھنا شروع کیا اس منتر سے پہلے تو خون برسنا بند ہوا، تعفن بھی کم ہوگیا اور بندر بھی غائب ہوگئے۔ پنڈت اور مصرا ابھی صحن ہی میں کھڑے تھے اور اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ پنڈت اور مصرا کے چہرے پر چانٹے لگنے شروع ہوئے۔ چانٹوں کی آواز صاف طور پر ہم سب کو برآمدے میں سنائی دے رہی تھی اور چانٹے اتنی زور سے لگتے تھے کہ پنڈت اور مصرا تڑپ اٹھتے تھے لیکن نظر کوئی نہیں آرہا تھا۔ پنڈت نے پھر منتر پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار کچھ نہیں ہوا۔ البتہ پنڈت کی آواز کے ساتھ ساتھ عجیب طرح کی قہقہوں کی آواز فضاؤں میں بکھر رہی تھی جیسے جنات پنڈت اور مصرا کی بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔

چانٹے کھاتے کھاتے پنڈت اور مصرا نڈھال ہوگئے۔ اور اب تو پنڈت میں منتر پڑھنے کی بھی طاقت نہیں رہی۔ مصرا نے ہتھیار ڈال دئے اور وہ اپنے گرو کو پٹتا چھوڑ کر دوسرے برآمدے میں جا کر چھپ

گیا۔ جہاں حنیف اور اس کا چیلہ پڑے ہوئے تھے۔ چند منٹ کی زور آزمائی کے بعد پنڈت جی کا جسم کاغذ کی پتنگ کی طرح صحن میں اڑنے لگا۔ اگر چہ اب ان کے چانٹے نہیں پڑ رہے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی انہیں ادھر سے ادھر گیند کی طرح اچھال رہا ہو۔ ہم ہکا بکا ہو کر پنڈت جی کا حشر دیکھ رہے تھے اور ہمارا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔ ہمارے سارے سپاہی ہمت ہار چکے تھے لے دے کے اب صوفی شمس الہدیٰ باقی تھے جو بظاہر بہت دبلے پتلے تھے لیکن بہت نیک انسان تھے ان پر اور ان کے عملیات پر ہمیں بھروسہ بھی تھا۔ مگر حنیف، نفیس، پنڈت اور مصرا کا حشر دیکھ کر ڈر لگتا تھا کہ کہیں خدانخواستہ صوفی شمس الہدیٰ بھی شکست نہ کھا جائیں اور اگر ایسا ہو گیا تو ہم سب کی قبریں جیتے جی اسی بنگلے میں بن جائیں گی۔ ہماری ساس کہنے لگیں کون سی منحوس گھڑی تھی جب ہم نے یہ بنگلہ خریدا۔ خدا ہی جانے میرا اور میرے بچوں کا کیا ہوگا۔ کلیم کی دلہن انجمن کہنے لگی میں تو اس بنگلے سے اب نکل گئی تو یہاں کبھی قدم بھی نہیں رکھوں گی۔ اُف میرے خدا۔ کیسی کیسی حرکتیں یہاں ہوتی ہیں۔

جب عاملوں کی یہ درگت بنی ہے تو ہمارا حشر کیا ہوگا۔

ابھی ہم لوگ اسی طرح کی باتوں میں مشغول تھے کہ ایک دم پنڈت جی کے فرش پر گرنے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ساتھ زبردست قہقہوں کی آواز بھی ابھری۔

ہم نے دیکھا۔ پنڈت جی فرش پر بے سدھ پڑے تھے۔ شاید وہ بے چارے بے ہوش ہو گئے تھے۔

اب کیا ہوگا؟ کلیم نے حیران ہو کر پوچھا۔

صوفی شمس الہدیٰ نے جواب دیا۔ اب ہمارے اور جنات کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تم گھبراؤ مت۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خدا پر بھروسہ رکھو جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

یہ کہہ کر صوفی شمس الہدیٰ اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نفل نماز ادا کی اور سلام پھیر کر انہوں نے چند منٹ تک دعا مانگی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے ایک تعویذ نکال کر سلیم سے کہا کہ اس تعویذ کو میرے دائیں بازو پر باندھ دو۔

صوفی شمس الہدیٰ نے بتایا کہ یہ تعویذ سورۂ یٰسین کا ہے اور سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ یہ تعویذ دورانِ جنگ میری حفاظت کرے گا۔

آپ کی حفاظت تو یہ تعویذ کرے گا۔ شہزاد بولا۔ لیکن ہماری حفاظت کیسے ہوگی؟

گھبراؤ مت۔ صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔ میں تم سب پر ابھی قرآن حکیم کی کچھ آیات پڑھ کر دم کرتا ہوں اور تمہارا حصار کر دیتا ہوں تاکہ جنات کی کوئی بھی کارروائی تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ اتنا کہہ کر انہوں نے سورۂ طارق کی آخری آیات اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ تین مرتبہ پڑھی اس کے بعد انہوں نے ۳ر مرتبہ سورہ قریش اور ۳ر مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر ہم سب کے اردگرد ایک دائرہ کھینچ دیا اور ہم سب پر دم بھی کر دیا۔ اور فرمایا کہ اب تم سب کلام الٰہی کی حفاظت میں ہو لیکن یاد رکھو کہ تم سے کوئی بھی اس حصار کے دائرہ کو پھلانگنے کی غلطی نہ کرے۔ اس کے بعد وہ پنڈت جی کے قریب گئے اور انہوں نے زور سے کچھ پڑھا جو ہمارے سمجھ میں نہیں آسکا لیکن ان کے پڑھتے ہی اور دم کرتے ہی پنڈت جی ہوش میں آگئے اس کے بعد صوفی شمس الہدیٰ حنیف اور نفیس کی طرف گئے ان پر انہوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئے مصرا بھی ہوش میں آگیا۔ اس اثنا میں جنات کی طرف سے خاموشی رہی۔ اب ہماری پوری فوج چاق و چوبند تھی لیکن صوفی شمس الہدیٰ نے سب سے یہ کہہ دیا کہ اب تم آرام سے بیٹھو اگر میں اشارہ کردوں گا تو صحن میں آنا ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ پھر انہوں نے صحن میں جا کر باآواز بلند اذان دینی شروع کی۔ ان کے اذان دینے کا انداز اتنا اچھا تھا کہ ہم سب مدہوش ہو گئے۔ انہوں نے پے در پے ۳ر بار اذان دی۔ اذان دینے کے بعد انہوں نے آواز لگائی۔

اے قوم جنات۔ میں تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اس گھر کو چھوڑ دو۔ اور کہیں دوسری جگہ پناہ لے لو۔

ان کی آواز کے جواب میں ایک صدا آئی۔ غائبانہ طور پر کوئی بول رہا تھا کہ انجمن کو حصار میں سے باہر نکالو۔ ہمارا ایک فرد اس کے بدن میں داخل ہو کر تم سے بات چیت کرے گا۔

یہ ممکن نہیں ہے۔ صوفی شمس الہدیٰ نے چیخ کر کہا۔

اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر ہمارا اس گھر سے جانا بھی ممکن نہیں ہے۔

میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یا تو تم ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔ ورنہ پھر اپنے آخری انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔

تم اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہے ہو۔ ہمارے پاس بھی بڑے بڑے عامل موجود ہیں۔ جو تمہارے ہر عمل کو کاٹ دیں گے۔ ہم تم

ے بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن یوں ہمیں بات کرنے میں دشواریاں ہوں گی تم انجمن کو حصار سے باہر کرو۔ تاکہ اس کے بدن میں آکر ہمارا نمائندہ تم سے بات چیت کر سکے۔

ابھی یہ بات چل ہی رہی تھی کہ انجمن ڈر کے مارے ایک دم چیختے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی۔

اسی وقت صوفی شمس الہدیٰ بھی چیخے۔ یہ تم نے کیا حماقت کی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ایک دم ہم کچھ بھی نہیں سمجھے لیکن پھر فوراً ہی ہمارے یہ بات سمجھ میں آگئی کہ انجمن حصار سے باہر نکل گئی تھی۔ چند ہی منٹ کے بعد انجمن کمرے سے باہر نکلی تو اس کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں اور وہ اول فول بک رہی تھی۔ اول فول بکنے کے بعد اس نے صوفی شمس الہدیٰ کو مخاطب کرکے کہا۔ تو ان سب کی جان خطرے میں ڈال رہا ہے۔ ہم اس بنگلے کو چھوڑنے والے نہیں ہیں کیونکہ ہم چار سو برس سے یہاں رہ رہے ہیں۔

صوفی شمس الہدیٰ انجمن کا ہاتھ پکڑ کر صحن میں لے گئے اور انہوں نے اسے ایک کرسی پر بٹھادیا۔ اور کہا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو اس بنگلے کو بنے ہوئے پچاس سال بھی نہیں ہوئے ہیں۔ تم چار سو سال کی بات کر رہے ہو۔

انجمن مردانہ آواز میں بولی۔ یہاں قبرستان تھا۔ اس میں ایک املی کا درخت تھا اور وہ درخت ہم سب کا ٹھکانہ تھا۔ تم انسانوں نے قبرستان کی قبریں توڑ کر اور املی کا درخت کاٹ کر اس زمین کو فروخت کردیا اور اس پر یہ بنگلہ تعمیر کرادیا۔ ظلم تم انسانوں نے کیا اور الزام تم ہمیں دیتے ہو۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قبروں پر مکان بنانا ٹھیک نہیں ہے اور کسی درخت کو کاٹ کر اس پر مکان کی تعمیر کرنا بھی مصلحت کے خلاف ہے لیکن اس میں ان لوگوں کی کیا غلطی۔ اگر غلطی ہے تو ان لوگوں کی ہے جنھوں نے قبروں کو مسمار کرکے زمین فروخت کی۔ تم ان کے گھروں میں جاکر اگر انہیں ستاتے تو قرین عقل بات تھی ان لوگوں کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے تو یہ بنگلہ خریدا ہے۔

ان لوگوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے بغیر تحقیق کے یہ بنگلہ خریدا۔ اگر یہ تحقیق کرتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ اس بنگلے میں پہلے جو لوگ رہتے تھے ان کا حشر کیا ہوا۔ اس بنگلے میں رہنے والی ایک عورت کے ۲ بچے اندھے پیدا ہوئے اور ایک بچہ اپاہج اور ذہنی طور پر مفلوج۔ اور جس نے یہ زمین فروخت کی تھی اس کی بیوی کے ۶ بچے مردہ پیدا ہوئے اور آج وہ خود ایک پاگل خانہ میں داخل ہے کیونکہ ہمارے رشتے داروں نے اس کی دماغ کی رگوں کو بے کار کردیا ہے۔

ٹھیک ہے۔ ہم کل کو یہ بنگلہ خالی کرادیں گے اور ہمارا تمہارا حساب کتاب آخرت میں ہوگا۔

تم ہمیں آخرت سے ڈراتے ہو۔ "انجمن بولی۔" ارے حساب آخرت سے انہیں ڈراؤ جو صبح کو دیر سے سوکر اٹھتے ہیں۔ جب جانور تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس وقت اس گھر کے مرد سور ہے ہوتے ہیں اور ان میں کی اکثریت نماز اور تلاوت قرآن سے غافل ہے۔ یہ لوگ روزانہ ریڈیو پر گانے سنتے ہیں اور دن میں ہزار بار جھوٹ بولتے ہیں انہیں ڈراؤ آخرت سے اور ایک بات یاد رکھو کہ اگر یہ لوگ کسی اور جگہ چلے گئے تو ہم انہیں وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔

اچھا یہ بات تو پھر میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ صوفی شمس الہدیٰ کو غصہ آگیا اور انہوں نے انجمن کے ایک کان میں انگلی دے کر دوسرے کان میں کچھ پڑھنا شروع کیا۔ وہ پڑھتے جارہے تھے اور انجمن چیخ رہی تھی۔ مجھے چھوڑدے۔ خدا کے لئے مجھے چھوڑدے۔ میں جارہاہوں میں اب لوٹ کر نہیں آؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد انجمن بے ہوش ہوگئی۔ صوفی شمس الہدیٰ نے ایک گلاس پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر انجمن کے چہرے پر وہ پانی چھڑکا تو انجمن ہوش میں آگئی۔ صوفی جی بولے۔ بیٹا اب تم ٹھیک ہو۔

جی۔ صوفی جی میرا دم سا نکل رہا ہے۔ صوفی جی نے اس پر پڑھ کر دم کیا اور اس سے کہا جاؤ تم سب کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ اب حصار سے باہر آنے کی غلطی مت کرنا۔

اسی وقت صحن میں سیاہ فام عورت نمودار ہوئی۔ اس کی چار ٹانگیں اور چار ہاتھ تھے اس کے بال بہت موٹے موٹے سُتلی کی طرح تھے۔ اس عورت نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا اس کے دونوں کانوں میں بندوں کی طرح چھپکلیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ اور اس کے دونوں مونڈھوں پر دو سیاہ رنگ کے بندر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس عورت نے صوفی شمس الہدیٰ کی طرف دیکھ کر کہا۔ اب تیری خیر نہیں ہے۔ تو نے ہماری قوم کے ایک فرد کو مار دیا ہے۔ اب تو اور تیرے گھر والے سب کے سب مریں گے اور اسی بنگلے میں تم سب کی قبریں بنیں گی۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ یہ جاننے کے لئے مارچ ۲۰۱۴ء کا شمارہ پڑھئے۔

☆☆☆☆

روایتی امیر الہند سے مل کر ہمیں مایوسی تو بہت ہوئی اور شدو میاں بھی ان سے مل کر کافی بور ہوئے، لیکن میں نے انہیں سمجھایا کہ جب تم میدان سیاست میں کود ہی پڑے ہو تو تمہیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس میدان میں دندنانے کے دوران ذلت نقد ملتی ہے اور عزت اُدھار ہوتی ہے اور اُدھار کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہوں گے کہ اُدھار تو اُدھار ہی ہوتا ہے کتنی دکانیں اس لئے بند ہوگئیں کہ وہ اپنے گراہکوں کو اُدھار سودا دیا کرتے تھے اور اُدھار لینے والے لوگ اگر بے وقوف ہوں تو اُدھار چکتا کردیتے ہیں اور اگر وہ حسن اتفاق سے عقل مند ہوں تو پھر وہ اس گلی میں دوبارہ نظر نہیں آتے جس گلی سے انہوں نے سودا اُدھار لیا ہو۔ اب تو عزیزم تم اپنے دونوں ہاتھوں سے ذلت سمیٹتے جاؤ اور عزت کے بارے میں یہ سمجھو کہ کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔

شدو میاں کے دماغ میں یہ فلسفہ گھسا یا نہیں اس کا تو مجھے اندازہ نہیں ہوسکا ہاں اتنا اندازہ مجھے ہوگیا کہ چندہ وصول کرنے کے لئے ہر طرح کی ذلت اُٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ مولوی نور الدین کا مکان دیکھ کر وہ ایک دم ہشاش بشاش ہوگئے اور حلق کے بل چیخے فرضی صاحب ان سے ضرور ملیں گے۔ سنا ہے کہ یہ لوگوں کی مدد کرنے ہی کو عبادت سمجھتے ہیں، میں نے انہیں کئی بار مرے گرے فقیروں کو پیسے دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

دیکھو بھئی۔ ''میں نے کہا'' مجھے ان کا کوئی تجربہ نہیں ہے، میں تو اتنا جانتا ہوں کہ مولوی اس کائنات کی ایسی مخلوق ہے جو لینے کے لئے پیدا ہوئی ہے نہ کہ دینے کے لئے، تاہم تمہارا شوق پورا کرنے کے لئے ہم ان کے گھر کی کنڈی کھٹکھٹائے دیتے ہیں۔

گھر کی کنڈی کھٹکھٹانے پر ایک بچی نمودار ہوئی اور اس نے سلام کئے بغیر پوچھا آپ لوگ کون؟

ابا گھر میں موجود ہیں؟ میں نے بچی سے سوال کیا۔

آپ اپنا نام تو بتائیں پھر میں پوچھ کر آتی ہوں۔ ''بچی نے کہا۔''

ابا سے جاکر کہہ دو کہ ابوالخیال فرضی آئے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔

بچی اندر چلی گئی تو میں نے شدو میاں سے کہا۔ دیکھا آپ نے مہ وسال کے حساب سے یہ بچی ابھی نابالغ ہے، لیکن ان مولویوں کی اولادیں اسی وقت سن بلوغ کو پہنچ جاتی ہیں جب یہ ماں کا دودھ پی رہی ہوتی ہیں، کتنی معصوم ہے، لیکن کہہ رہی تھی کہ میں پوچھ کر بتاؤں گی کہ ابا گھر پر ہیں یا نہیں، گویا ابا اہل خانہ کو درخانہ ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آتے، کیا انداز ہے اور کیا ادائیں ہیں۔

ابھی ہم اسی موضوع پر طبع آزمائی کررہے تھے کہ بچی دوبارہ نمودار ہوئی اور اس نے کہا۔ آپ لوگ اِدھر بیٹھک میں آجایئے، ابا حضور تشریف لارہے ہیں۔

ہم دونوں بیٹھک میں چلے گئے، چند منٹ کے بعد مولوی نورالدین حاشاللہ جلوہ افروز ہوئے، جی ہاں یہ اپنے نام کے ساتھ حاشاللہ بھی لگاتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے خاندان کا ہر بچہ مکمل ولی بن کر اس کائنات میں ظہور پذیر ہوتا ہے، ان کے ایک مرید کا دعویٰ تو یہ ہے کہ مولوی نورالدین اور ان کے آباؤ اجداد کی مغفرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے کئی ہزار برس پہلے ہوگئی تھی، ان کی سخاوت کے بھی بہت چرچے ہیں، ایک دن شدو میاں کی والدہ خالہ طمطراق ہی فرمارہی تھیں کہ حاتم طائی صرف ان کے خاندان سے مرعوب تھا۔ ورنہ اس نے قارون جیسے مال داروں کو بھی کبھی اہمیت نہیں دی۔

مولوی نورالدین کا جسم کافی بھرپور قسم کا جسم ہے باقاعدہ شمال وجنوب اور مشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے کافی لمبے بھی ہیں، ان سے بات چیت کرنے کے لئے اپنا سر اُٹھانا ہی پڑتا ہے۔ میں نے انہیں بڑے ادب سے سلام کیا اور ان کی تعظیم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ان کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ جو ان کی تعظیم نہیں کرتا یہ اس کے منہ نہیں لگتے۔ عاجزی بے پناہ ہے، چلتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے فرشتوں کے دامن پر پیر رکھ رہے ہوں، ایک گھنٹے میں ایک گز سے زیادہ نہیں چل پاتے اور حسن غرور کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کو گھور کر دیکھ لیں تو اس وقت تک اسے گھورنا نہیں چھوڑتے جب تک وہ رو نہیں دیتا۔ سنتے ہیں کہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں، لیکن میں نے انہیں کبھی کسی کی مدد کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ شدو میاں کا ذوق پورا کرنے کے لئے میں ان کے گھر حاضر ہوگیا، انہوں نے پُر تپاک انداز سے مجھ سے مصافحہ کیا، پھر شدو میاں کی کی طرف اشارہ کر کے بولے۔ یہ کون چیز ہیں؟

یہ ان خالہ طمطراق کے فرزند ہیں، جن کی لفاظیوں سے جبرئیل ومیکائیل بھی متاثر ہیں۔

جی ہاں سنا تو یہی ہے کہ بہت زبان چلاتی ہیں۔ ''وہ بولے'' اور بڑے بڑے سورماؤں کے پر کتر دیتی ہیں۔

کیا آپ کبھی ان سے ملے ہیں؟ ''میں نے یوں ہی پوچھ لیا''

ابھی تک تو اتفاق نہیں ہوا۔

آپ ایک بار ان سے ضرور مل لیں، آپ کے چودہ طبق روشن ہوجائیں گے۔

جب اپنے پر کتروانے کا ارادہ کرلوں گا تو ضرور ان سے ملوں گا۔ سنا ہے کہ برجستہ ذلتیں تقسیم کرنے میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

مگر محترم آپ کا جثہ کچھ اس طرح کا ہے کہ وہ آپ کے سامنے بے بس سی ہوجائیں گی، پھر آپ تو صاحب تقویٰ ہیں، محسوس ہوتا ہے کہ تقویٰ آپ کے دائیں بائیں گھوم رہا ہے۔ ''میں بولے چلا جارہا تھا''

وہ آپ کا دیدار کر کے مرعوب بلکہ معتوب ہوجائیں گی اور ممکن ہے کہ فی الفور آپ کی مرید بن جائیں۔

چھوڑیئے ان باتوں کو۔ ''انہوں نے اپنی طویل وعریض داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔'' آپ تو یہ بتایئے کہ آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے۔

میں نے عرض کیا۔ حضرت شدو میاں الیکشن میں کھڑے ہونے کی تیاری کر رہے ہیں اور عالم یہ ہے کہ گھر میں نہیں دانے اور اماں چلی بھنانے۔ انہوں نے سنا تھا کہ آپ بہت غریب پرور ہیں، غریبوں کو ان کی امیدوں سے کہیں زیادہ عطا کرتے ہیں۔ اتنا جان لیں کہ یہ سر کے بل چل کر آپ کے دولت کدہ پر پہنچے ہیں، آپ کے گھر کی الماریوں میں جو کچھ بھی موجود ہے انہیں دیکھ کر ان کو خوش کر دیجئے اور ثواب دارین زیادہ سے زیادہ حاصل کر لیجئے۔

ہم تو انہیں سخی سمجھتے تھے لیکن ہماری عالمانہ گفتگو سن کر ان کا تو خون ہی خشک ہوگیا۔ بہت دیر تک تو وہ بول ہی نہیں پائے، پھر انہوں نے اپنے ہوش وحواس کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ آج کل ہمارے حالات اچھے نہیں ہیں، اہلیہ کئی دنوں سے بیمار ہیں، ہم ان کا علاج نہیں کرا پا رہے ہیں، ایسے حالات میں ہم خود اس بات کے حق دار ہیں کہ کوئی ہماری مدد کردے، ہم کیا کسی کی مدد کریں گے۔ اتنا کہہ کر وہ چپ ہوگئے، پھر انہوں نے اپنی جھوٹی سخاوت کا بھرم رکھتے ہوئے کہا کہ اگر پندرہ دن پہلے آپ لوگ آجاتے تو ہم اتنا دیتے کہ آپ سے اٹھایا نہیں جاتا۔

پھر دعا ہی کر دیجئے۔ میں نے جھلا کر کہا۔

فرضی میاں ہم ان کے لئے دعا بھی نہیں کر سکتے، کیوں کہ منشی مروارید کے صاحب زادے مولوی گاؤزبان بھی اس بار الیکشن میں قسمت آزمارہے ہیں اور ہم نے ان کے لئے دعا کرنے کا وعدہ کرلیا ہے۔

ایک وقت میں دو دو انسانوں کے لئے دعا کیسے کی جاسکتی ہے۔

کچھ چائے وائے تو پلوا دیجئے۔ ''میں نے طنزاً کہا''

ہم نے بتایا نا کہ اہلیہ کی طبیعت ناساز ہے ہمیں تو خود چائے پئے ہوئے کئی دن ہوگئے ہیں۔

میں نے شدو میاں کو اشارہ کیا کہ اٹھ لو، یہاں سے کچھ ملنے والا نہیں ہے، جب ہم باہر آگئے تو میں نے شدو میاں سے کہا۔ دیکھ لیا آپ نے ان مولویوں کے اطوار، یہ وصول کرتے ہوئے کتنے بااخلاق محسوس ہوتے ہیں اور جب دینے کا لمحہ آتا ہے تو ان کے دامن میں لچھے دار باتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ کم سے کم پانچ ہزار تو عطا کر ہی دیں گے۔

عزیزم آپ خوش فہمیوں کے گنبد میں رہتے ہیں، مجھے ان لوگوں کا تجربہ ہے، یہ دھیلا کسی کو نہیں دیتے، لیکن ان کے مریدان کو آسمانوں پر اڑاتے پھرتے ہیں اور ان کے بارے میں اس طرح کے تاثرات چھوڑ آتے ہیں کہ ان سے بڑا ولی اس دنیا میں نہ پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہوسکتا ہے۔ مریدوں کے شور وغل کی وجہ سے ان کا تقویٰ زندہ وتابندہ ہے ورنہ میں جانتا ہوں کہ ان کی پرہیزگاری کی بساط کیا ہے؟

اب کہاں جائیں؟" شدو میں نے حسرت بھری نظروں سے مجھے دیکھا" ان کے اس انداز پر میں تڑپ کر رہ گیا۔ میں نے ان سے کہا، حوصلہ مت ہاریئے، انشاء اللہ پورے دیوبند کو کنگھال کر رکھ دیں گے، کوئی تو بھینس دودھ دے گی۔

اور اس کے بعد ہم صوفی ظلِ الٰہی کے گھر پہنچے، قد وتن میں یہ مولوی نورالدین حاشالاً کے بالکل ہی برعکس ہیں، یہ اتنے دبلے ہیں کہ جس دن ہوا تیز چلتی ہے تو ان کے گھر والے انہیں انہیں گھر سے نکلنے نہیں دیتے کہ ہوا کا کوئی جھونکا انہیں اڑا کر نہ لے جائے۔ یہ بھی بہت باتونی قسم کے صوفی ہیں، ایک زمانہ میں میری ان کی دانت کاٹے کی دوستی تھی، لیکن ایک بار میں نے انہیں بھرے بڑھاپے میں عشق کی طرف مائل کردیا تھا، ان کی بیوی کو اندازہ ہوگیا کہ یہ کارنامہ میری کوششوں کی وجہ سے ہوا، انہوں نے ہماری ملاقاتوں پر پابندیاں لگادیں، اس طرح ان کا عشق ادھورا رہ گیا اور ہماری دوستی بھی تمت بالخیر کے مرحلے میں داخل ہوگئی۔ ایک طویل عرصہ کے بعد میں آج ان کے گھر پہنچا تھا، مجھے یہ بھی ڈر تھا کہ اگر ان کی زوجہ کو بھنک پڑ گئی کہ ابوالخیال فرضی آ گیا ہے تو وہ پردے کو طلاق مغلظہ دے کر مردانے میں آئے گی اور میری داڑھی کی ایسی کی تیسی کردے گی، لیکن ہمت مرداں مددِ خدا جیسے مقولوں پر بھروسہ کرتے ہوئے میں ان کے مکان پر پہنچ ہی گیا اور حسن اتفاق سے صوفی ظل الٰہی سے ملاقات بھی ہوگئی۔

نہ جانے کیوں انہیں دیکھ کر مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ دوبارہ جوانی کی طرف پلٹ رہے ہیں، ان کے بالوں پر مہندی لگی ہوئی تھی، آنکھوں میں سرمہ بھی تھا اور انہوں نے اپنے چہرے کی تراش خراش بہت ڈھنگ سے کر رکھی تھی۔ میں نے گفتگو کی شروعات اس طرح کی۔ یار آپ تو بہت خوبصورت لگ رہے ہو، کہیں تمہیں ہماری نظر نہ لگ جائے۔

ایک طویل مدت کے بعد آپ کا آنا ہوا؟

بھول گئے، کیسی کیسی قیامتیں ٹوٹی تھیں، ان بیویوں سے شوہروں کا عشق برداشت نہیں ہوتا۔

آہستہ بولئے۔" انہوں نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا" گھر میں اکیلی بیٹھی ہے اگر سن لے گی کہ آپ آئے ہیں تو ابھی آئے گی اور اُچھل کود مچادے گی۔

کیا ہماری صلاحیتوں کو وہ ابھی تک نہیں بھولی۔

ایک دن کہہ رہی تھی کہ اگر ابوالخیال فرضی سے تمہاری دوستی برقرار رہتی تو تم اب تک ایک درجن عشق کر چکے ہوتے۔

عورتوں میں، میں اتنا بدنام ہوں۔

اس سے بھی زیادہ۔ صوفی گلفام کی زوجہ بتا رہی تھیں کہ ابوالخیال فرضی نے ہمارے شوہر کو بھی ایک دن کسی عورت کی زلف گرہ گیر میں پھنسا دیا تھا، خیر ہو کہ وہ کسی پیر سے بیعت ہوگئے اور انہیں بروقت توبہ کی توفیق ہوگئی ورنہ ان کا عشق نہ جانے کہاں تک پہنچتا اور نہ جانے اس عشق نامراد سے کتنے فتنے جنم لیتے۔

محترم چھوڑیئے اس عشق وشق کو ــــــ لوگ اس کی حقیقت نہیں سمجھیں گے، اگر سمجھ لیتے تو کبھی اپنی بیوی سے نہ ڈرتے اور عشق کرتے اور سیدھے خدا تک پہنچتے، مجھے دیکھئے کہ میں عشق کی سڑک پر بے تحاشہ دوڑتے ہوئے کئی بار ساتویں آسمان تک پہنچا ہوں اور پھر خیر و عافیت کے ساتھ واپس آ گیا ہوں۔ فرشتوں نے شور بھی مچایا لیکن میں تو پتلی گلی سے نکل آیا اور زمین پر اُترتے ہی پھر ایک اور عشق کی داغ بیل ڈال دی۔

یار تمہاری بیوی کا جواب نہیں جو تمہیں اب تک برداشت کررہی ہے۔" صوفی ظل الٰہی پُر ملال لہجے میں بولے۔" ہماری بیوی تو عشق کی عین بھی برداشت نہیں کرتی ہم مجبور محض لوگ کبھی عشق کے قاف تک نہیں پہنچ سکے، ہم تو خواب میں بھی کسی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرسکتے، عشق تو بہت بڑی چیز ہے۔ آپ یہ تو بتایئے کہ آپ آج اچانک کہاں سے آ گئے، ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ نے ہمیں بھلا دیا۔

ہم نے آپ کو بھلایا نہیں ــــــ ہم نے تو آپ کی بیوی کی اُن پابندیوں کا احترام کیا ہے جو آپ پر لگائی گئی تھیں۔

ہاں، وہ آپ سے بہت خفا تھی۔" صوفی ظل الٰہی نے بتایا" اس کا دعویٰ تھا کہ اگر ابوالخیال فرضی کی صحبتوں میں رہے تو آپ امامِ عشق بن کر رہ جائیں گے۔

اور اس عشق کا کیا بنا جس کی رسم بسم اللہ ہمارے ذریعہ ہوئی تھی۔

صوفی ظل الٰہی نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر زیرلب بولے۔ وہ خاتون تو ہمیں اب بھی یاد آتی ہیں، لیکن عشق کا خانہ خراب اسی وقت ہوگیا تھا کہ جب خواجہ امرود بخت نے ہماری بیوی سے ہماری ان خفیہ ملاقاتوں کی مخبری کردی تھی اور انہوں نے یہ انکشاف بھی کردیا تھا کہ اس آنکھ مچولی کے ذمہ دار ابوالخیال فرضی ہیں۔

براہو ان خواجاؤں کا یہ خود تو کچھ کرنہیں سکتے دوسروں کو بھی نہیں

کرنے دیتے۔

فرضی صاحب، اب تو صبر سا آ گیا ہے، لیکن جب ان کی یاد آتی ہے تو دل میں ایک ہوک سی تو آج بھی ہوتی ہے ـــــہاں یہ تو بتایئے کہ آج آپ راستہ کیوں بھول گئے۔

ان شدو میاں کو تو آپ پہچانتے ہوں گے، یہ خالہ طمطراق کے بیٹے ہیں، انہیں خواب میں بزرگوں کی طرف سے یہ بشارت ہوئی تھی کہ اپنی لاوارث قوم کے لئے الیکشن لڑو اور اس کی نیا کا پتوار اپنے ہاتھوں میں لو جو محرومی کے طوفانوں میں ہچکولے کھا رہی ہے، آنکھ کھلی تو یہ زاتوں رات میرے پاس پہنچے، میں نے ان کی کمر تھپتھپائی اور اب میں انہیں لے کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ بھی ان کی حوصلہ افزائی کیجئے اور حوصلہ افزائی سے پہلے ان کی جیب میں کچھ ڈالئے، کیوں کہ الیکشن لڑنے کے لئے نقد نارائن کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ بے چارے نقد نارائن سے محروم ہیں۔

لیکن فرضی صاحب۔" صوفی ظل الٰہی نے فلسفیانہ انداز میں کہنا شروع کیا" سیاست تو بہت بری چیز ہے انہیں سمجھاتے ہوئے کہ اس سیاست سے تو جتنا بچیں ان کے حق میں اتنا ہی اچھا ہے۔

لیکن سیاست تو اس دور کے انسانوں کا اوڑھنا بچھونا ہے، میں نے بھی ان کے فلسفہ پر حملہ کرتے ہوئے کہا۔"

آج تو گھر گھر میں سیاست چل رہی ہے، بیوی دل میں شوہر کے خلاف ایک کڑھن رکھتی ہے اور شوہر کو دیکھ کر ایک دم مسکرا دیتی ہے، کیا یہ سیاست نہیں ہے۔ دینی مدرسوں میں صبح سے شام تک مہتمم کی غیبت کی جاتی ہے اور جب مہتمم صاحب نظر آتے ہیں تو پھر حضرت حضرت کی رٹ شروع ہو جاتی ہے تو کیا یہ سیاست نہیں ہے۔ وہ نفاق جو ہماری زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بنا ہوا ہے وہ بھی تو اس سیاست کی کوکھ سے پیدا ہوا ہے، جھوٹ، نفاق، دکھاوا، لن ترانیاں سب مروجہ سیاست کی چھوٹی بڑی اولادیں ہیں، ان سے دامن بچانا کیسے ممکن ہے اور جب سیاست سے بچنا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر الیکشن لڑنے میں کیا برائی ہے؟ جب آپ نے اتنا بہت کچھ بول دیا ہے۔" صوفی ظل الٰہی کا لب ولہجہ عجیب طرح کا تھا" وہ خشک سے لب ولہجے میں بول رہے تھے، میں ان کی مدد کرنے پر مجبور ہوں، لیکن اس وقت میں انہیں کچھ زیادہ نہیں دے پاؤں گا، یہ کہہ کر انہوں نے ایک ہزار روپے کا نوٹ شدو میاں کی طرف بڑھایا۔ شدو میری طرف دیکھنے لگے، وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھ سے یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ میں کیا کروں؟

میں نے صوفی ظل الٰہی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ شدو میاں کوئی بھکاری نہیں ہیں، یہ خاندانی انسان ہیں، ان کے خاندان میں ایک سے بڑھ ایک بڑا انسان پیدا ہوا ہے، ان کے خالو کے گھر سے کھانوں کے لنگر جاری ہوا کرتے تھے اور ان کے ابا حضور پو پھٹنے سے پہلے ہی خیرات شروع کر دیا کرتے، ان کی والدہ مس طمطراق خانم پوری برادری کی نظر اُتارنے کا فریضہ انجام دیتی ہیں اور علماءِ حق سے تو وہ باضابطہ قسم کا عشق کرتی ہیں، ایسا عشق جس میں طہارت اور پاکیزگی کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ان کے دل میں خالق کونین نے قوم کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا ہے اور بس وہ ہی جذبہ انہیں چناؤ لڑنے پر مجبور کر رہا ہے، اگر آپ جیسے فنا فی اللہ لوگ بھی انہیں ایک ہزار روپے میں ٹرخائیں گے تو ان کا تو حوصلہ پست ہو جائے گا اور یہ چناؤ لڑنے کے بجائے خودکشی کرنے کے طریقوں پر غور وفکر شروع کر دیں گے۔

میری عالمانہ گفتگو سے متاثر ہو کر انہوں نے ایک ہزار روپے اور شامل کر کے اپنے ہاتھ جھاڑ لئے اور فرمایا کہ اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔ میں نے شدو میاں کو اشارہ کیا کہ پکڑ لو اور کہا ان صوفیوں کی رقم تو برائے برکت ہے، اگر یہ ایک روپیہ بھی دیتے تو بھی قابل شکر ہوتا۔

حاصل یہ ہے کہ دیوبند بھر میں ہم مارے مارے پھرتے رہے، لیکن کثیر رقم جمع کرنے میں ناکام رہے، خدا خدا کر کے الیکشن کی گھڑیاں قریب آئیں اور شدو میاں اپنے ہی پیروں سے الیکشن میں کھڑے ہو گئے، مجھ جیسے کئی کرم فرماؤں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ وہ جیت جائیں لیکن ہماری قوم کا حال بھی بہت برا ہے، یہ جس سوراخ سے کئی بار ڈسی جا چکی ہے، اسی سوراخ میں بار بار اُنگلیاں دیتی ہے، کچھ لوگ مولویوں کی طرح بھیڑ جمع کرنے کے گر سے واقف ہوتے ہیں، ان کے لئے قوم کو گمراہ کرنا آسان ہوتا ہے، قوم آنکھیں بند کر کے ان پر ایمان لے آتی ہے اور کثیر مجمع کو دیکھ کر ان مولویوں کو اپنا رہنما سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ ہر بار قوم کو اس اندھے کنوئیں میں لے جا کر ڈبو دیتے ہیں جہاں مایوسی اور محرومی کے اندھیروں کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور مداری لوگ سرکار سے کچھ نہ کچھ مہنتانہ وصول کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ہر الیکشن کے بعد شریف اور سچ مچ کے عقل مند یہی کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

بہار بٹ گئی گلشن کے سربراہوں میں
غریب آ پڑے پھر اپنی درگاہوں میں

(یار زندہ صحبت باقی)

آسیب زدہ حویلی

ظفر احمد ہاشمی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے، جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازاہ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے، کیوں کہ اس طرح کے معاملات میں پردہ دری کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ-ہ)

علی پور میں کرانے کی دوکان کرتے ہوئے مجھے تقریباً چھ ماہ گزر گئے تھے اور دوکان پوری کامیابی کے ساتھ چل رہی تھی، میں تنہا علی پور میں رہا کرتا تھا۔ بیوی بچے اور گھر کے دوسرے افراد مراد آباد میں ہی مقیم تھے کیوں کہ علی پور میں کسی مکان کا بندوبست نہیں ہوسکا تھا، مراد آباد میں آبائی مکان تھا جو خاصا بڑا تھا، اگرچہ اس مکان کو جو بزرگوں کی نشانی تھا، فروخت کرنے کے تصور سے بھی دل لرزتا تھا، لیکن حالات کچھ اس طرح بنے کہ اس جائیداد کو فروخت کرنا پڑا اور اسی رقم سے علی پور میں کرانے کی دوکان کرڈالی۔ کچھ قرضے بھی ادا کئے اور کچھ رقم بینک میں ڈپازٹ کرادی تاکہ کسی وقت اگر علی پور میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ہوا تو علی پور میں اپنا ذاتی مکان خرید لیا جائے گا، اس دوران تمام اہل خانہ مراد آباد ہی میں ایک کرائے کے مکان میں مقیم رہے۔ ہر ماہ ایک یا دو دن ان کے لئے میں مراد آباد جاکر بچوں سے مل آیا کرتا تھا اور اُن کے خرچے پانی کے پیسے دے آیا کرتا تھا، میری دوکان علی پور میں توقع اور امید سے زیادہ چل رہی تھی، مجھے گراہکوں کی کثرت کی وجہ سے دولڑکے ملازم رکھنے پڑے تھے، دوکان تو یہ کرانے کی تھی لیکن اس میں پرچون کے سامان کے ساتھ ساتھ جنرل اسٹور کا سامان اور کچھ دوائیں بھی میں رکھتا تھا۔ اس لئے روزمرہ کی فروختگی دو تین ہزار سے زائد تھی، میں امید نہیں رکھتا تھا کہ علی پور میں ہی مجھے مستقل رہائش کا پروگرام بنانا پڑے گا۔ گھر والوں کی رائے بھی یہ بنی کہ جب اللہ تعالیٰ نے دوکان کو چلا دیا ہے اور اپن کے پاس مکان خریدنے کی رقم بھی ہے تو علی پور ہی میں مکان خرید لیا جائے تاکہ ایک ساتھ رہنے کا خواب بھی پورا ہوجائے۔ بچے اور اہل خانہ مجھ سے الگ رہ کر پریشان تھے۔ چنانچہ علی پور میں مکان خریدنے کی بات چلی، کئی مکان دیکھے، کچھ پسند نہیں آئے، کچھ پسند آئے تو ان سے سودا نہ ہوسکا، بالآخر ایک صاحب کی نشان دہی پر ایک مکان دیکھا جو اچھی خاصی ایک حویلی تھا، اس حویلی میں نیچے کی منزل میں پانچ کمرے تھے، ایک دالان تھا، ایک سدری تھی۔ غسل خانہ، بیت الخلاء اور باورچی خانہ سب پختہ بنے ہوئے تھے۔ اوپر کی منزل میں تین کمرے اور ایک دالان تھا، اوپر والی منزل میں بھی غسل خانہ اور لیٹرین کی سہولت تھی، حویلی پختہ تھی اور پرانے طرز کی بنی ہوئی تھی، موجودہ دور میں اس کی حیثیت اندازاً دس لاکھ روپے تھی، لیکن اس کے ورثاء سب پاکستان میں منتقل ہوگئے تھے۔ ایک صاحب باقی رہ گئے، وہ اس کو اونے پونے میں فروخت کرکے پاکستان جانا چاہتے تھے۔ میں نے جب اس حویلی کو دیکھا تو یہ مجھے پسند آئی، اس کے وارث شہزاد علی خاں نے اس کی قیمت پانچ لاکھ روپے مانگی، لیکن کم کرانے پر ان سے تین لاکھ روپے میں سودا ہوگیا اور اس وقت جس نے بھی یہ حویلی دیکھی اس کو اس بات پر حیرت تھی کہ یہ حویلی صرف تین لاکھ روپے میں کس طرح مل گئی۔ صرف ایک صاحب کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ اس حویلی کو اتنے سستے داموں میں فروخت کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شہزاد علی خاں یہاں تنہا رہ گئے تھے اور اس

کرکے باجی کروہ ہندوستان سے رفو چکر ہونا چاہ رہے تھے۔ یہ بات تو اکثر لوگوں نے بتائی تھی لیکن انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ اس حویلی میں آسیبی اثرات کا کچھ چکر ہے۔ میں نے ان کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی، کچھ ہی دنوں کے بعد میرے اہل خانہ علی پور منتقل ہو گئے۔ میرا گھرانہ صرف انیس افراد پر مشتمل تھا، ایک تو میں ہی تھا ظفر احمد ہاشمی دوسری میری بیگم تھیں۔ ان کا نام معصومہ خاتون تھا۔ ہمارے دو بچے تھے، لڑکے کا نام عرفان احمد تھا، لیکن پیار میں اس کو منے میاں کہا کرتے تھے، عمر پانچ سال تھی، لڑکی کا نام تانیہ تھا، اس کی عمر دو سال تھی، میری دو کنواری بہنیں تھیں، ایک کا نام زرینہ تھا، اس کی عمر تقریباً بیس سال ہو گی اور دوسری کا نام فوزیہ تھا۔ یہ تقریباً سترہ سال کی تھی، میری بڑی بہن جو مجھ سے بھی بڑی تھیں صفورا باجی ان کا اور ان کے شوہر کا انتقال ایک کار حادثہ میں ہو گیا تھا۔ ان کی بچی دس سال کی تھی، وہ بھی ہمارے یہاں رہا کرتی تھی، اس کا نام صوفیہ تھا۔ میرے ماموں کا ایک لڑکا بھی شروع ہی سے میری والدہ کے پاس رہا۔ اس کا نام تنویر تھا اور ایک میری والدہ طاہرہ بیگم تھیں، ان کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ رہی ہو گی۔ یہ کل انیس افراد تھے۔ یہ سب علی پوری اس حویلی میں منتقل ہو گئے جو میں نے تین لاکھ روپے میں خریدی تھی۔

جب ہم لوگ حویلی میں منتقل ہوئے تو اس کا حال بہت برا تھا، جگہ جگہ مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے، حویلی میں دنیا بھر کا کباڑ بھرا ہوا تھا، صرف ایک کمرہ اور ایک دالان صاف ستھرا تھا، باقی پوری حویلی کباڑ خانہ لگتی تھی، اس کو صاف کرنے میں کئی ہفتے لگ گئے اور قلعی وغیرہ کرانے میں کافی رقم خرچ کرنی پڑی، باقاعدہ رہائش ہو جانے کے بعد شروع شروع میں رشتے دار آتے جاتے رہے اور مہمانداری کا سماں بندھا رہا، اس کے بعد آہستہ آہستہ صرف گھر کے افراد رہ گئے۔

رہائش کے لئے ہم نے یہ کیا کہ ایک بڑے کمرے میں والدہ اور دوسرے افراد رہنے لگے اور ایک چھوٹے کمرے کو جو بڑے کمرے کی دوسری سائڈ میں تھا، ہم میاں بیوی نے اپنا کمرہ بنالیا۔ باقی کمرے خالی ہی رہتے تھے اور اوپر والی منزل کو تو صرف مہمانوں کے لئے مخصوص کر دیا۔ میرا روز کا معمول یہ تھا کہ صبح آٹھ بجے دوکان پر چلا جاتا تھا اور دوپہر کا کھانا ساتھ لے کر جاتا تھا۔ رات کو نو بجے دوکان سے واپس ہوا کرتا تھا۔ اتوار کی چھٹی رہا کرتی تھی، حویلی میں رہتے ہوئے ہمیں تین ماہ گزر گئے تھے۔ کسی بھی طرح کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تھا، ہم سب خوش اور بہت خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنے سستے داموں میں ایک جائیداد ہمیں دلادی تھی۔ ایک دن یہ ہوا کہ جب میں دوکان سے واپس ہوا تو میں نے گھر والوں کو حیران و پریشان دیکھا۔ میں نے اپنی بیوی کی طرف مخاطب ہو کر کہا: بیگم! خیریت ہے؟ کیا بات ہوئی؟ بیوی نے کہا آج زرینہ اور فوزیہ اوپر گئی تھیں، انہوں نے اوپر والے کمرے میں یہ دیکھا کہ ایک بوڑھا اور ایک بوڑھی عورت بیچ والے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تفصیل ان دونوں سے پوچھیں۔

میں زرینہ اور فوزیہ سے مخاطب ہوا، میرے پوچھنے سے پہلے ہی انہوں نے بتانا شروع کیا۔

بھائی جان ہم دونوں اوپر والی منزل میں صفائی کرنے کی نیت سے گئے تھے۔ ہم دونوں ہی نے بالکل صاف صاف یہ دیکھا کہ ایک بوڑھا انسان جس کی داڑھی اور سر کے بال بالکل سفید تھے اور ایک بوڑھی عورت جس کے بال بھی کافی حد تک سفید تھے، مسہری پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ منظر ہم دونوں ہی نے دیکھا۔ ہم دونوں ہی یہ منظر دیکھ کر بری طرح گھبرا گئیں۔ ہماری آنکھوں میں اندھیرا سا چھا گیا اور سانس پھولنے لگی۔ ہم دونوں اوپر والی منزل سے الٹے پیر بھاگے اور نیچے آکر ہم نے بھابھی جان سے یہ بات بتائی۔

ان دونوں کی یہ بات سن کر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آؤ چلو اوپر چلتے ہیں لیکن وہ میرے ساتھ اوپر جانے کے لئے تیار نہیں ہوئی، اسی وقت میری والدہ بولیں چل بیٹا میں چلتی ہوں تیرے ساتھ۔ ڈرنا صرف اللہ سے چاہئے اور ہمیں کس بات کا ڈر، ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔ چل میں اور تو چلتے ہیں اوپر۔ دیکھیں تو سہی کہ کیا بلا ہے۔ میں اور والدہ دونوں ہی اوپر والی منزل میں گئے اور ہر طرف ہم نے نظر ڈالی لیکن ہمیں وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ جب ہم اوپر والے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں سے ایک بالکل سیاہ رنگ کی بلی نکل کر بھاگی۔ جو عام بلیوں سے کافی بڑی تھی۔ اس کے سوا ہمیں وہاں کچھ دکھائی نہیں دیا۔ میری والدہ بولیں۔ بیٹا میرا خیال یہ ہے کہ اس مکان کو کسی مولوی سے کلوالو۔ کیوں کہ بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ پرانے مکانات میں اکثر جنات اپنا ڈیرہ ڈال لیتے ہیں، پھر اس مکان کے تو اکثر حصے مدتوں خالی پڑے رہے۔ اس لئے اس میں جنات کا ڈیرہ ڈال لینا کوئی تعجب خیز بات

نہیں ہے۔ بچوں کا ساتھ ہے ایسا نہ ہو کہ پھر کسی دن کسی کو کچھ نظر آ گیا تو بچے بری طرح ڈر جائیں گے اور گھر میں افراتفری مچ جائے گی۔

چھوڑیں امی جان...... میں نے کہا میں اس طرح کی باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ میرا خیال یہ ہے کہ زرینہ اور فوزیہ کو وہم ہوا ہے اور یہ کہہ کر میں نے اس واقعہ کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تا کہ بچوں کے دلوں سے خوف نکل جائے اور یہ بھی چاہا کہ گھر میں اس موضوع پر کسی طرح کی کوئی بات چیت نہ ہو، لیکن پھر بھی یہ موضوع کئی دن تک گھر میں چلتا رہا اور گھر کے سبھی لوگ اس موضوع میں دلچسپی بھی لیتے رہے اور ہراساں بھی رہے۔

میری بیوی معصومہ اگر چہ ایک سیدھی سادھی عورت ہے لیکن فطرتاً وہ بہت بہادر ہے۔ اپنی زندگی میں شادی سے پہلے سنگین ترین حالات کا مقابلہ اس نے انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ کیا ہے۔ میں نے اسے کسی بھی چیز کا خوف کھاتا ہوا نہیں دیکھا ہے۔ وہ ہمارے پرانے مکان میں کئی کئی راتوں تک بالکل تنہا رہی ہے کہ جب کہ وہ مکان بھی بہت اجڑا ہوا مکان تھا اور اس کے درو دیوار سے عجیب قسم کی وحشت برستی تھی، رات کو بیوی سے اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو اس نے بھی اس واقعہ کو سچ ہی سمجھ کر بات چیت کی اور اس نے کہا زرینہ فوزیہ بچی نہیں ہیں، اگر اس طرح کا کوئی منظر صوفیہ یا منے میاں دیکھ لیتے تو وہم کا امکان تھا لیکن زرینہ اور فوزیہ نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ دونوں ہوش مند ہیں، ان کے دیکھے ہوئے منظر کو ہم وہم کہہ کر نظر انداز نہیں کر سکتے۔ امی جان کی رائے درست ہے۔ میرے خیال سے اس مکان کو کسی عامل مولوی سے کلوالیں تا کہ کسی بھی ناخوش گوار بات سے ہم محفوظ ہو جائیں۔

اس کے بعد پندرہ دن پرسکون گزرے، پندرہ بعد رات بارہ بجے کے قریب فوزیہ ٹوائیلیٹ گئی تو وہاں سے چیختی ہوئی بھاگی۔ بھوت، بھوت، بھوت۔ ہم سب گھبرا گئے، وہ کمرے میں آ کر میری والدہ سے لپٹ کر رونے لگی۔ پھر روتے روتے بے ہوش ہوگئی۔

کافی دیر بعد ہوش میں آئی۔ بے ہوشی کے دوران ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی، لیکن سبھی نے کافی غور کیا، پھر بھی یہ سمجھ میں نہیں آ سکا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔ عجیب طرح کے کٹے پھٹے الفاظ میں وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی، حالاں کہ وہ پوری طرح بے ہوش تھی، اس درجہ اس پر مدہوشی طاری تھی کہ ہم لوگوں نے اس کے سوئی بھی چبھو کر دیکھی لیکن اسے تکلیف کا کچھ احساس نہیں ہوا۔

جب وہ ہوش میں آئی تو حد سے زیادہ گھبرائی ہوئی تھی، اس کے چہرے پر وحشت بکھری ہوئی تھی، ہوش میں آ کر وہ بے تحاشہ رونے لگی اور پھر اس نے بری طرح اپنے ہاتھ پیر چلانے شروع کئے، ہم برابر اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ وہ سنبھل جائے اور ہمیں بتائے کہ اس نے کیا دیکھا ہے لیکن وہ اپنے بس میں نہیں تھی، وہ نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی جس کا مفہوم سمجھنے سے ہم لوگ قاصر تھے۔ ہمیں اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے، وہ بے معنی سے الفاظ بولے چلے جا رہی تھی، والدہ محترمہ آیت الکرسی وغیرہ پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں، میری بیوی چاروں قل پڑھ پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی، لیکن اسے کسی بھی رح ہوش نہیں آ رہا تھا۔ بظاہر تو وہ ہوش ہی میں تھی، جس طرح پہلے بے حس و حرکت پڑی تھی اب وہ بات نہیں تھی۔ اس نے پانی بھی مانگا، پھر ہم نے اس کو دودھ دیا، وہ بھی اس نے پی لیا لیکن باتیں وہ بہکی بہکی کر رہی تھی، جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا تھا کہ یہ اپنے آپے میں نہیں ہے اور اس کے ہوش و حواس گم ہیں، تقریباً سات آٹھ گھنٹوں کے بعد اس کے ہوش و حواس درست ہوئے اور اس نے صحیح طور سے بات چیت شروع کی، اس نے لرزتے ہوئے بتایا کہ ٹوائیلیٹ میں جب وہ گئی تو اس کو سردی سی چڑھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا، اس نے ٹوائیلیٹ سے باہر آنے کا ارادہ کیا تو اس کو ٹوائیلیٹ میں ایک سفید ریش بوڑھا دکھائی دیا، اس بوڑھے کو دیکھ کر جب اس نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس بوڑھے نے فوزیہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا، لیکن وہ وہاں سے بھاگ آئی۔

فوزیہ کی زبانی یہ سب کچھ سننے کے بعد گھر کے سبھی افراد سہم گئے۔ فوزیہ کا چہرہ ہوش و حواس درست ہونے کے باوجود بالکل زرد ہو رہا تھا، یہ سب کچھ سننے کے بعد معصومہ رونے لگی اور زرینہ بھی بلکنے لگی، میری والدہ نے میری بیوی اور میری بہن کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے تسلی دی اور میری طرف مخاطب ہو کر وہ کہنے لگیں، بیٹا اس سے پہلے گھر میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آ جائے تم کسی مولوی ملا کو بلا کر اپنا گھر کلوا لو، میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ یہ جنات بڑے خطرناک ہوتے ہیں اور یہ اگر کسی کے پیچھے پڑ جائیں تو پھر ناک میں دم کر دیتے ہیں، ہمارا بچوں کا ساتھ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بچے کے ساتھ خدانخواستہ کوئی حادثہ پیش آ جائے اور ہمیں تاعمر رونا پڑے۔

امی جان...... میں نے جواب دیا، آپ بالکل بے فکر رہیں۔ میں

کسی مولانا کو لے کر آؤں گا، میرا ایک دوست کہہ رہا تھا کہ اس کے ایک مولانا سے تعلقات ہیں اور وہ مولانا اس طرح کے علاج کرتے ہیں، میں جلدی ہی اپنے دوست سے بات چیت کر کے اُن مولانا کو لے کر آؤں گا اور اپنے گھر کو کلوالوں گا۔

سارا دن سکون سے گزر گیا، بچے ٹوائیلیٹ میں جانے سے ڈر رہے تھے، لیکن ہم نے انہیں سمجھایا کہ بچوں کو ڈرنے سے کام نہیں چلے گا، اس طرح ڈرو گے تو بے موت مارے جاؤ گے۔ ہمت سے کام لو۔ جہاں تک ان چیزوں سے بچاؤ کا معاملہ ہے تو ہم اس سے غفلت نہیں برتیں گے۔ لیکن اگر اس طرح سے ڈر کر اوپر جانا چھوڑ دو گے اور ٹوائیلیٹ وغیرہ میں جاتے ہوئے ہچکچاؤ گے تو کیسے بات بنے گی۔

ہماری والدہ نے بھی سمجھایا ڈرنا بری بات ہے، ڈرنا صرف اللہ سے چاہئے۔ جنات وغیرہ سے ڈرنا وقت سے پہلے اپنی موت کو دعوت دینا ہے۔

امی یہ جنات کیا ہوتے ہیں؟ منے میاں نے معصومانہ انداز میں پوچھا

کچھ نہیں بیٹا۔ میری والدہ بولیں، جنات کچھ نہیں ہوتے۔ جو بچے ماں باپ کا کہنا نہیں مانتے ان کو جنات سے ڈراتے ہیں۔

اس طرح کی باتوں میں دن گزر گیا، رات آنے پر سبھی خوفزدہ سے تھے۔ بچے زیادہ سہمے ہوئے تھے، تقریباً رات کے دس بجے تک سبھی جاگتے رہے، اس کے بعد سب اپنے اپنے بستر پر پہنچ گئے، چھوٹے بچے تو سو گئے تھے لیکن بڑوں کو نیند نہیں آ رہی تھی، زرینہ اور فوزیہ بھی جاگ رہی تھیں، یہ دونوں ایک ہی پلنگ پر سونے کی عادی تھیں، فوزیہ اگرچہ اب ٹھیک تھی لیکن پھر بھی اس کے چہرے سے بیماری کے آثار ٹپک رہے تھے اور زرینہ اس کی وجہ سے پریشان نظر آ رہی تھی۔

بارہ بجے کے قریب میری آنکھ لگ گئی، لیکن آنکھ لگنے کے تھوڑی ہی دیر بعد فوزیہ کے رونے کی وجہ سے آنکھ کھل گئی، فوزیہ بری طرح رو رہی تھی، اس کے رونے کی وجہ سے گھر کے سبھی لوگ اٹھ گئے، حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ رو بھی رہی تھی اور تقریباً بے ہوش بھی تھی۔ والدہ صاحب اس سے پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں لیکن کسی طرح اسے ہوش نہیں آ رہا تھا اور اس کا رونا بھی کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک فوزیہ اسی طرح روتی رہی اور والدہ اس پر قرآن کریم اور وظائف پڑھ کر دم کرتی رہیں، لیکن اسے ہوش نہ آیا، حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ بظاہر ہوش وحواس میں تھی لیکن کسی کو پہچان نہیں رہی تھی، بس روئے چلی جا رہی تھی، اس کی یہ حالت دیکھ کر گھر کے سب لوگ پریشان تھے، تقریباً رات کے دو بجے اور چھت پر کسی چیز کے گرنے کا دھماکہ ہوا اس دھماکے سے سب لرز گئے، بظاہر میں نہ ڈرنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا لیکن سچ یہ ہے کہ میں بھی اس آواز کو سن کر سہم گیا تھا، میری والدہ بولیں کہ کیا چیز گری ہوگی؟

امی جان چھوڑیں، آپ اس فوزیہ کو سنبھالیں اور اگر آپ کی رائے ہو تو میں اوپر جا کر دیکھوں؟

نہیں تمہارا جانا ٹھیک نہیں، البتہ دل کا وہم نکالنے کے لئے میں اور تمہاری دلہن بھی ساتھ چلیں گے، دیکھتے ہیں کیا چیز گری ہے۔

میری بیوی منع کرنے لگی، لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں اور میری والدہ اوپر جا رہے ہیں تو پھر وہ بھی تیار ہو گئی، اس دوران فوزیہ کا رونا کچھ کم ہو گیا تھا، زرینہ کو فوزیہ کے پاس چھوڑ کر ہم تینوں اوپر گئے، جس وقت ہم تینوں زینے میں تھے اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اوپر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں اور آپس میں بول بھی رہے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے ہمارے قدم رک گئے اور ہمارے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی، لیکن ہم نے پھر ہمت کی اور ہم نے پھر قدم بڑھانے شروع کئے، جس وقت ہم اوپر پہنچے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ ہم سب لوگ خوامخواہ ڈر رہے ہیں، اوپر تو کچھ بھی نہیں تھا، میں نے ٹارچ کی روشنی ادھر اُدھر ڈالی، مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا اور نہ ہی کوئی چیز گری ہوئی نظر آئی، ہمیں ایسا لگا جیسے ہم خوامخواہ وہم کا شکار ہو گئے ہیں، اب ہمارے قدم مضبوطی کے ساتھ بڑے کمرے کی طرف اٹھے، ہم تینوں کمرے میں داخل ہو گئے، میں نے آگے بڑھ کر لائٹ کا سوئچ آن کیا، ایک سیکنڈ کے لئے روشنی ہوئی اور پھر سوئچ خود بخود آف ہو گیا، میں نے پھر ہاتھ بڑھا کر سوئچ آن کر دیا، ایک لمحہ کے لئے پھر بلب روشن ہوا اور پھر سوئچ خود بخود آف ہو گیا، اس بات کو لے کر پھر ہم تینوں کے چہرے پر خوف وہراس پیدا ہوا اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم واپس نیچے چلیں، اسی وقت بہت تیزی کے ساتھ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا، لیکن ہم تینوں زینے کی طرف لپکے، میں آگے تھا، لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ تینوں زینے اندر سے بند تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے زینے کی کنڈی لگا دی ہے، اس وقت ہم تینوں کی جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے، معصومہ بے اختیار رو پڑیں، میری والدہ نے انہیں تسلی دی، لیکن میں نے محسوس کیا کہ میری والدہ کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے اور فوراً مجھے

ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میری روح نکل رہی ہو، میری والدہ کچھ پڑھنا چاہ رہی تھیں، لیکن ان سے کچھ پڑھا نہیں جا رہا تھا، میں نے ایک بار پھر زینہ کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود، زینے کا دروازہ بلاشبہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا، اسی وقت نیچے سے بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے انہوں نے کوئی خوفناک چیز دیکھ لی ہے، ہم اپنی بے بسی اور حماقت پر رو رہے تھے، ہمیں بچوں کو چھوڑ کر اس طرح اوپر نہیں آنا چاہئے تھا، ہم اس کو بہادری سمجھ رہے تھے لیکن یہ تو کھلی حماقت تھی، اب کیا ہوگا؟ ہمارے بچوں پر کیا بیتے گی؟ خود ہماری درگت کیا بنے گی؟ کیا ہم میں سے کوئی بچ پائے گا؟ کتنے سوالات تھے جو ذہن میں کلبلا رہے تھے اور کتنے اندیشے تھے جو دل و دماغ میں مچل رہے تھے، ہم زینے کے پاس سے ہو کر کمرے میں پہنچ گئے اور اس آفت سے بچنے کی تدبیر سوچنے لگے، اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ کہ جیسے مسہری کے نیچے کوئی چیز چرمرا رہی ہے، میں نے والدہ سے اشارہ کیا لیکن والدہ نے مسہری کے نیچے کوئی چیز جھانکنے سے منع کر دیا، دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا، معصومہ میری بیوی اگر چہ بہت بہادر تھی، لیکن اس وقت بالکل سہمی ہوئی تھی، چند منٹ کے بعد پھر بچوں کے چیخنے و بلکنے اور رونے کی آواز آئی، اس وقت مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دیوار پر چڑھ کر نیچے کود جاؤں، میں دیوار پر چڑھنے کے لئے اسٹول اٹھانے لگا تو اسٹول اٹھا ہی نہیں، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین میں گڑا ہوا ہے، ہم تینوں نے مل کر اسٹول اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسٹول کو ہم ہلا بھی نہ سکے اور سی وقت برابر والے کمرے سے قہقہہ مارنے کی آواز آئی جیسے کوئی ہم تینوں کا مذاق اڑا رہا ہو، ہم تینوں بے حد پریشان تھے اور اس درجہ خوف زدہ تھے کہ ایک دوسرے سے بات کرنے کی بھی ہمت کسی میں نہیں تھی، ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے آج کی رات کوئی نہیں بچ سکے گا، ہمیں فکر ان سب افراد کی تھی جو نیچے کی منزل میں تھے لیکن اس وقت ہم کر بھی کیا سکتے تھے، تھوڑی دیر کے بعد والدہ کے اوسان بحال ہوئے تو انہوں نے سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کی اور سورۂ یٰسین پڑھنے کے دوران زینے کا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم تینوں تیزی سے زینے کی طرف بڑھے اور تیزی کے ساتھ نیچے اتر گئے، نیچے جا کر ہم نے دیکھا سب لوگ سہمے سہمے بیٹھے تھے اور سب ہی جاگ رہے تھے، ہمیں آتا دیکھ کر انہوں نے رونا شروع کر دیا، معصومہ نے منے میاں کو گود میں لے لیا، ثانیہ، زرینہ کی گود میں تھی، اس وقت فوزیہ بھی ہوش و حواس میں تھی، میں نے پوچھا تم لوگ چیخ کیوں رہے تھے؟

تنویر نے بتایا کہ ہم سب کو کالے رنگ کا ایک ہاتھی دکھائی دیا تھا اور اس کی آنکھیں بالکل دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح طرح اور دو بار ہمیں ایک ریچھ نظر آیا، معصومہ بولی، ماما اس ریچھ کے بڑے بڑے بال تھے اور اس کی آنکھیں بھی سرخ تھیں، لیکن تم لوگ اوپر سے اتنی دیر میں کیوں آئے؟ معصومہ باجی نے پوچھا: میری بیوی نے بتایا کہ باقی بات یہ ہے کہ جب ہم اوپر گئے تو پہلے یہ ہوا کہ تمہارے بھائی نے کمرے کی لائٹ جلانی چاہی لیکن لائٹ جلتے ہی بجھ جاتی تھی اور سوئچ خود بخود آف ہو جاتا تھا، اس کے بعد جب ہم نے کمرے سے نیچے آنے کا ارادہ کیا تو زینے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

اس کے بعد والدہ بولیں، مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ دوسرے کمرے سے قہقہہ لگانے کی آواز صاف آ رہی تھی، لیکن سورۂ یٰسین کی برکت سے زینہ خود بخود کھل گیا اور ہم نیچے آ گئے، ورنہ ہمیں تو یقین ہو گیا تھا کہ اب ہم نہیں بچ سکیں گے۔

کافی دیر تک کسی کو نیند ہی نہیں آئی، سب ایک ہی تخت پر بیٹھے رہے، معصومہ کا کہنا تھا کہ اس مکان کو پہلی فرصت میں چھوڑ دو، اس سے پہلے کہ کسی طرح کا جانی نقصان ہو ہمیں اس مکان کو فروخت کر دینا چاہئے۔

صفورا باجی نے کہا بھائی! ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے، مالک مکان کو بتانا چاہئے تھا کہ اس مکان میں اثرات ہیں۔

والدہ بولیں، میری رائے یہ ہے کہ اس مکان کا خریدار جب تک نہ ملتے تب تک اس کو کلوا دو تا کہ آئے دن کے تماشے سے نجات ملے، اس طرح کی باتیں کرتے کرتے سب لوگ سو گئے، صبح کو جب اٹھے تو بظاہر تو خیریت تھی، فوزیہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، بچے بھی ٹھیک تھے، لیکن سب سے پہلے صفورا باجی باتھ روم میں گئیں تو وہ لرزتی ہوئی واپس آئیں اور انہوں نے بتایا کہ باتھ روم کی دیوار پر خون سے ایک عبارت لکھی ہوئی ہے، جا کر دیکھو، ان کے کہنے سے میں باتھ روم میں گیا تو وہاں خون سے لکھا تھا "اگر تم لوگوں نے یہ مکان بیچا یا کلوایا تو ہم سب کو ایک ایک کر کے جان سے مار ڈالیں گے" یہ عبارت پڑھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مجھے پوری طرح یقین ہو گیا کہ یہ مکان خرید کر ہم سب ایک بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔

اب ہمارے لئے ایک عجیب سی مشکل پیدا ہوگئی تھی۔ اگر ہم حویلی میں قیام رکھتے تو ہماری مصیبت تھی اور اگر ہم اس کو فروخت کرنے کا پروگرام بناتے تو بھی ہمارے لئے مشکل تھا، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں کیا نہ کریں، ہم سب کی عقلیں ماؤف ہوچکی تھیں، ہمارے بچے بھی ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے، میری بیوی جو یقیناً بہت بہادر تھی اور بڑی سے بڑی مصیبت کا خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کیا کرتی تھی وہ بھی اپنے اوسان کھو بیٹھی تھی، میری والدہ صرف اللہ سے ڈرنے والی تھیں، وہ دنیا کی کسی بھی مصیبت سے خائف ہونا نہیں جانتی تھیں، لیکن اس حویلی کے کچھ احوال سامنے آنے کے بعد وہ بھی ہر آن لرزتی رہتی تھی، تاہم ان کے طرز عمل سے خوف و ہراس ظاہر نہیں ہوتا تھا، وہ ہر وقت ہم سب کو یہ سمجھایا کرتی تھیں کہ دنیا میں سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے اور بندے کو صرف اپنے اللہ سے ڈرنا چاہئے، ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن حکیم کی تلاوت جس گھر میں ہوتی ہے وہاں سے جنات بھاگ جاتے ہیں، اس لئے ہم سب کو اپنے اوپر خوف مسلط کرنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ جنات خود ہی پریشان ہوکر بھاگ جائیں گے اور ابھی ہمیں اس حویلی کو فروخت کرنے کی بات بھی نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ یہ تو ایک طرح کی بزدلی ہوگی اور اس بزدلی سے جنات اور زیادہ ہمیں پریشان کریں گے اور زیادہ ہم پر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے۔

چنانچہ پروگرام یہ بنا کہ اگرچہ وہ اس حویلی کو فروخت نہیں کریں گے لیکن اس کی جھاڑ پھونک ضرور کرالیں گے تاکہ خطرات ٹل جائیں اور یہ حویلی انسانوں کی صحیح معنوں میں قیام گاہ بن سکے۔ اگلے دن میرے ایک دوست نے مجھے ایک مولانا سے ملوایا، میں نے انہیں تمام صورتِ حال بتادی، اس تحریر کا ذکر بھی کردیا جو ہمیں موصول ہوئی تھی اور جس میں ایک بات کی دھمکی دی گئی تھی کہ اگر حویلی فروخت کروگے تو انجام خراب ہوگا۔ میری گفتگو سننے کے بعد مولانا نے جن کا نام امام الدین تھا پر وثوق لہجہ میں کہا کہ ظفر صاحب! آپ پریشان نہ ہوں، ہم نے نہ جانے کتنے جنات کو تو بوتل میں بند کرکے قبرستان میں دفن کردیا ہے، ایسے ہزاروں کیس ہم حل کرچکے ہیں اور ایک دو روز میں آپ کی حویلی کی بھی سیر کرلیں گے، ان کے لہجہ میں بڑی بے نیازی تھی، لیکن میں تو ان سے حالات بتا کر بھی خوف زدہ تھا، میں نے مولانا سے عرض کیا اگرچہ اس طرح کی باتوں سے میرا سابقہ پہلی بار پڑا ہے لیکن مولانا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں جو جنات ہیں وہ بہت خطرناک قسم کے ہیں، آپ پوری تیاری کے ساتھ ہمارے گھر چلیں۔

میں کہہ چکا ہوں کہ، مولانا بولے کہ ابھی میں ایک دو روز میں آپ کے گھر آؤں گا اور سب جنات کو بوتل میں بند کرکے حوالۂ قبرستان کردوں گا

مولانا! ہمارے لئے تو مشکل پیدا ہوجائے گی، میں اور میرے گھر والے تو بے موت مارے جائیں گے، میرے انداز گفتگو سے خوف اور وحشت ٹپک رہی تھی۔

میرا دوست نجم بولا: امام الدین صاحب! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ آج ہی ان کے گھر جاکر صورت حال سے نمٹ لیں، اپنی مصروفیات کو ترک کردیں، تو یہ بھی آپ کا احسان ہوگا اور اس سلسلہ میں آپ کا جو بھی ہدیہ وغیرہ ہوگا اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

ہدیئے کی بات نہیں۔ مولانا امام الدین نے کہا، مجھے تو کچھ مصروفیت تھی اس لئے میں دو دن کی مہلت مانگ رہا تھا، لیکن جب آپ لوگوں کا اصرار ہے تو میں آج رات ہی کو یہ کام کرتا ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے کچھ سامان لکھوایا کہ رات کو تیار رہیں اور میں عشاء کے بعد آپ کے گھر پہنچ جاؤں گا۔

میں نے کہا: نجم اور آپ دونوں رات کا کھانا میرے ساتھ کھائیں اور مغرب کے فوراً بعد میرے گھر پہنچ جائیے گا۔

میں ان دونوں سے رخصت ہوکر گھر پہنچا، تاکہ دعوت وغیرہ کی تیاری کروں اور مولانا نے جو سامان لکھوایا تھا وہ بھی جمع کروں، گھر پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ فوزیہ پر پھر غشی سی طاری تھی اور اس غشی کی حالت میں وہ صرف یہ بڑبڑا رہی تھی کہ غلط ہورہا ہے، غلط ہورہا ہے۔

وہ ایک گھنٹے تک یہی اول فول بولتی رہی، پھر سوگئی، جب میں گھر میں آیا تو وہ سورہی تھی۔

میں نے معصومہ اور والدہ کو بتایا کہ آج رات کو مولانا آئیں گے اور روز روز کی مصیبت ختم ہوجائے گی۔ والدہ نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا بیٹا ایسا تو نہیں کہ کوئی نئی پریشانی کھڑی ہوجائے۔

نہیں۔ امی جان! بہت پہنچے ہوئے ہیں مولانا۔ ہزاروں جنوں کو بوتل میں بند کرکے قبرستان میں دفن کرچکے ہیں، ایسا تو نہیں ہوگا کہ جنات مولانا ہی کو بوتل میں اتارلیں۔ معصومہ بولی۔ ہماری حویلی کے جنات ایسے ویسے نہیں معلوم ہوتے۔

دیکھتی رہو اب کیا ہوگا۔ نجم بتا رہا تھا کہ مولانا کی دھوم دور دور تک

ہے اور انہیں جنات سے لڑنے کا شوق بھی ہے۔

یہ باتیں سن کر بچے بہت خوش تھے، ان کا خوف و ہراس کچھ کم سا ہو گیا تھا، وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مولانا کسی جادو کی چھڑی کے ذریعہ کوئی ایسا چمتکار دکھائیں گے کہ جنات اس طرح بوتل میں خود بخود گھس جائیں گے، جس طرح چوہے دان چوہے میں گھس جاتے ہیں۔

کچھ خوف کچھ امید میں دن کٹ گیا اور مغرب کے فوراً ہی بعد نجم اور مولانا امام الدین تشریف لے آئے، میں نے ان کے بیٹھنے کا اوپر ہی انتظام کرلیا تھا کیوں کہ خود مولانا نے بھی مکمل تنہائی طلب کی تھی اور مکمل یکسوئی اور تنہائی کے لئے اوپر والا کمرہ ہی سب سے زیادہ موزوں تھا۔ مولانا اور دوست کے آنے کے بعد مجھے بھی ایک طرح کا اطمینان اور خوشی تھی، جیسے کوئی بہت بڑا ہتھیار ہاتھ لگ گیا ہو، ایک عجیب طرح کی خوشی دل میں موجزن تھی اور یہ شوق بھی دل میں اچھل رہا تھا کہ جنات کی شکست فاش کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔

میں نے نجم اور مولانا کو اوپر والے کمرے میں بٹھا دیا اور میں ان کے لئے ناشتہ لے کر پہنچا، مولانا نجم کو اپنے اوپر گذرے ہوئے حادثات اور واقعات سنا رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ کس کس طرح جنات سے لڑے ہیں اور کس کس طرح فتح یاب ہوئے ہیں۔ زرینہ اور معصومہ نے مولانا سے پردہ کیا تھا، البتہ والدہ چادر اوڑھ کر مولانا کے قریب ہی بیٹھ گئی تھیں، فوزیہ اور صوفیہ بھی مولانا کے سامنے آگئی تھیں، صوفیہ کی تو عمر ہی دس سال تھی اور فوزیہ کا علاج کرانا تھا، اس لئے پردہ کرنے سے فائدہ نہیں تھا۔ تنویر میرا بھانجہ اور عرفان میرا بیٹا مولانا کے پاس بیٹھے تھے، سب کو مولانا کی باتوں میں مزا آرہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہمارے گھر کی پریشانیاں ختم ہو چکی ہیں اور یہ خوف و ہراس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے والا ہے، ہم اوپر ہی تھے کہ معصومہ نے زینے میں آکر مجھے آواز دی، میں نیچے گیا تو معصومہ نے بتایا کہ اس نے مہمانوں کے لئے اڑد کی دال، قورمہ اور بریانی بنائی تھی۔ قورمہ تو ابھی پک رہا تھا، دال تیار ہو گئی تھی، بریانی بھی ابھی پک رہی تھی، لیکن ہوا یہ کہ دال جس دیگچی میں تیار کی گئی تھی اس میں خون بھرا ہوا تھا، ما نتا کہ دال والی دیگچی میں دال تو نظر ہی نہیں آرہی تھی، خون ہی خون نظر آرہا تھا، میں نے چمچہ لے کر دیگچی میں چلانا چاہا تو چمچہ مجھ سے دیگچی میں ڈالنے کے بعد ہلا ہی نہیں، ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے پکڑ رکھا ہے، اس کے بعد ہم نے اس بھگونے کا ڈھکن ہٹانا چاہا جس میں بریانی پک رہی تھی، اس میں بھی خون کی چھینٹیں صاف صاف نظر آرہی تھیں، میں نے معصومہ سے کہا کہ تم ابھی قورمہ بھی چولہے سے اتار دو، مولانا نیچے اتر کر کچن میں گئے، میں نے دال کا ڈھکن ہٹایا، مولانا نے دال کی طرف دیکھ کر کہا یہ ٹھیک ہے۔ میں نے بھی دال کی دیگچی کی طرف دیکھا۔ دیگچی میں صرف دال ہی نظر آرہی تھی، خون کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

میں نے کہا کہ ذرا بریانی کا ڈھکن ہٹائیں، مولانا نے خود بریانی کے بھگونے سے ڈھکن ہٹایا تو بریانی بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، خون کی ایک بھی بوند وہاں نظر نہیں آئی، مولانا پر اعتماد لہجے میں بولے: آپ لوگ گھبرائیں نہیں، کچھ نہیں ہوگا، اب میں آگیا ہوں۔

اس کے بعد مولانا نے کھانے کے سب برتنوں اور کھانے پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا اور پھر اوپر والے کمرے میں آگئے۔

بڑی حیرت کی بات تھی، دال کی دیگچی میں میں نے اپنی آنکھوں سے خون بھرا ہوا دیکھا تھا اور میں نے اس میں چمچہ چلا کر دال دیکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود میں دیگچی میں چمچہ نہیں چلا سکی تھا۔ بریانی کے بھگونے میں میں نے اپنی آنکھوں سے خون کی چھینٹیں دیکھی تھیں اور جو مولانا نے بھگونے سے ڈھکن ہٹایا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا، صرف چاول ہی چاول تھے اور خون کی ایک بوند بھی نہیں تھی۔

معصومہ کو بھی حیرت تھی، وہ کچھ خوف زدہ سی تھی، لیکن میرے سمجھانے پر اسے اطمینان ہوا اور وہ پھر کھانا پکانے میں مصروف ہو گئی۔

اب گھر کا ہر فرد اس گھڑی کے لئے بے چین تھا، جب مولانا کوئی کارروائی شروع کریں گے اور جنات بوتل میں بند ہوں گے۔

تقریباً رات کے نو بجے ہم لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے، اس دوران کسی بھی طرح کی کوئی واردات پیش نہیں آئی، کھانا سب نے سکون سے تناول کیا، کھانے کے بعد چائے پینے کے دوران ایک مرتبہ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہوا اور پھر خود بخود کھل گیا اور ایک مرتبہ یہ بھی ہوا کہ ایک سیاہ رنگ کی بلی کمرے کے اندر آئی، پھر فوراً ہی بھاگ گئی، اس کے سوا کچھ نہیں ہوا، ان دونوں باتوں کو مولانا نے جنات کی کارروائی بتایا، لیکن یہ اطمینان دلایا کہ اب جنات خود ڈر رہے ہیں اور وہ خود پریشان ہیں، کیوں کہ وہ میری موجودگی سے خوف زدہ ہیں۔

عجیب سی بات تھی ہم تو یہ سمجھا کرتے تھے کہ جنات کسی سے نہیں ڈرتے اور مولانا فرما رہے تھے کہ جنات کی خود ہی پھونک سرک رہی

ہے، میں نے مولانا سے پوچھا:

مولانا! خدانخواستہ ایسا تو نہیں ہوگا کہ وہ آپ پر غالب آجائیں؟

توبہ کرو ظفر صاحب! میں نے ایسے ایسے نہ جانے کتنے جنوں کو قبضے میں کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ ایک بار وہ کسی جنگل سے گزر رہے تھے تو انہیں جنات اٹھا کر لے گئے اور وہ جنات کی پناہ گاہوں میں جا کر بھی نہیں ڈرے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مولانا کی اس طرح کی باتیں سن کر دل کو بڑی تقویت ہوتی تھی اور اس یقین میں اضافہ ہو جایا کرتا تھا کہ مولانا اب ہمیں جنات کی حرکتوں سے نجات دلا دیں گے۔

رات کو دس بجے مولانا نے فوزیہ کو بلایا، مولانا نے کہ فوزیہ پر حاضرات کر کے وہ پوری حقیقت کا اندازہ کرلیں گے، مولانا نے فوزیہ کے کانوں میں کوئی عمل پڑھ کر دم کیا اور اسی وقت فوزیہ کا بدن کپکپانے لگا، فوزیہ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں، اس کے منہ سے جھاگ آنے لگے، وہ چیخنے لگی اور مردانہ آواز میں بولنے لگی۔

میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، میں سب کو ختم کردوں گا، میں تجھے بھی برباد کردوں گا، فوزیہ مولانا کو دیکھ کر چیخ رہی تھی۔

تو اپنا نام بتا، اپنے آنے کا مقصد بتا، مولانا نے فوزیہ کے ہاتھ کی انگلی دباتے ہوئے کہا میرا نام خدا بخش ہے، میں یونان کا رہنے والا ہوں، تو جھوٹ بولتا ہے، مولانا نے کہا تم لوگ اس گھر میں کب سے رہتے ہو؟ ہم اس گھر میں سو سال سے رہتے ہیں۔ تو ہم سے یہ سوال کیوں کر رہا ہے؟ فوزیہ اٹھ کھڑی ہوئی اور مولانا کی اس نے دھاڑی پکڑ لی، میں اس وقت فوزیہ کو گھسیٹ بھی نہیں سکتا تھا کیوں کہ مولانا کی داڑھی اس نے بہت مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی، مولانا جلدی جلدی عمل کر کے اس پر دم کر رہے تھے، اسی وقت اچانک زینے کی کواڑ بند ہو گئے اور ایک عجیب طرح کے زہریلے قسم کے قہقہے کی آواز بلند ہوئی، ہم سب گھبرا گئے، لیکن اسی وقت فوزیہ نے مولانا کی داڑھی چھوڑ دی اور مولانا ایک طرف کو سمٹ گئے۔ مولانا بہت بہادری کے دعوے کر رہے تھے، لیکن میں نے محسوس کیا کہ مولانا کے چہرے پر اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور خوف و ہراس ان کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔

میں، فوزیہ، والدہ اور تنویر اس وقت اوپر تھے، باقی لوگ نیچے تھے، زینہ پہلے کی طرح بند ہو چکا تھا، اب ہمیں نیچے کی بھی فکر تھی، فوزیہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی اور نہ جانے کیا کیا بک رہی تھی، فوزیہ نے اسی حالت میں کہا، آج کمرے کے ہر ہر دروازے سے اور ہر ہر کھڑکی سے ایک جن داخل ہوگا اور اس گھر کی ایک ایک چیز پر اپنا قبضہ کرلے گا۔

مولانا نے فوزیہ کی طرف دیکھ کر گھبرائے ہوئے انداز میں کہا: تم لوگ یہاں سے جانے کا کیا لوگے؟ فوزیہ نے کہا: فوزیہ اور عرفان کو ہمیں دے دو ہم اس مکان سے چلے جائیں گے، ہم تمہارا یہ مطالبہ نہیں مانیں گے تو ہم اس مکان سے نہیں جائیں گے اور اسی طرح تمہیں ستاتے رہیں گے۔

میں تمہیں بھسم کردوں گا، مولانا نے پرزور آواز میں چیخے اور چیخنے کے ساتھ ساتھ مولانا نے ایک ڈنڈا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر گھمایا۔

اسی وقت فوزیہ بھی چیخی، اس نے پھر مولانا کی داڑھی پکڑنے کی کوشش کی، لیکن مولانا نے فوزیہ کو پوری طاقت سے دھکیل دیا۔ اسی اثناء میں نیچے سے زرینہ کی چیخنے کی آواز آئی، جیسے انہیں کچھ نظر آیا ہو، میں ایک دم بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگا، لیکن زینہ تو بند تھا، پھر ایک زہریلے قسم کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا، لیکن قہقہہ لگانے والا کوئی نظر نہیں آیا، آواز سب نے سنی، میں نے زینے کے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ تو اندر سے بند تھا، فوزیہ پھر اٹھی اور وہ مولانا کی گردن میں لٹک گئی اس نے مولانا کے چہرے پر تھوک دیا، مولانا بے بس سے ہو گئے تھے، وہ گھبراہٹ میں کچھ کر بھی نہیں پا رہے تھے، مولانا سے زیادہ میری والدہ کے ہوش و حواس ٹھیک تھے، والدہ نے آیت الکرسی زور زور سے پڑھنی شروع کی، لیکن فوزیہ کا چہرہ خطرناک سے خطرناک ہوتا جا رہا تھا، اس کی آنکھوں میں شعلے دہک رہے تھے، اس نے اپنی زبان سے مولانا کی داڑھی کو جکڑ لیا، میں صاف طور پر محسوس کر رہا تھا کہ مولانا کے ہوش و حواس بالکل ختم ہو چکے تھے، وہ بالکل بے دم سے ہو گئے لیکن والدہ کے بار بار آیت الکرسی پڑھنے سے فوزیہ بے ہوش ہو کر گر پڑی اور مولانا بھی ایک طرف کو ڈھلک گئے۔

اسی وقت زینے کا دروازہ کھلا اور ایک ناٹے سے قد کا انسان نکل آیا اور چند قدم چل کر غائب ہو گیا، پھر ایک قہقہہ کی آواز زینے میں سے آئی تھی نیچے کے لوگ بھی یہ آواز بلند رو رہے تھے، شاید انہیں بھی کچھ نظر آرہا تھا۔

زینہ کھل جانے کے بعد میں نیچے بھی نہیں جا سکتا تھا، کیوں کہ فوزیہ بھی بے ہوش تھی اور مولانا بھی، ان دونوں کو میں کیسے اٹھاتا، والدہ تو پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں، چند منٹ کے بعد فوزیہ اٹھ بیٹھی اور اس

نے غصہ سے مولانا کی طرف دیکھا، اس کے بعد اس نے اپنی انگلی کے اشارے سے مولانا کے چہرے کی طرف دیکھا، اس کے بعد اس نے اپنی انگلی کے اشارہ سے مولانا کے چہرے پر کراس بنایا، حیرت کی بات یہ تھی کہ مولانا کے چہرے پر خون سے کراس انشان بن گیا، اس کے بعد مولانا ہوش میں تو آ گئے لیکن وہ آنکھیں نہیں کھول رہے تھے۔

انہوں نے میرے دوست کو آواز دی، نجم نجم! لیکن نجم تو بہت ہی بزدل ثابت ہو، وہ تو ایک کونے میں اس طرح دبا دبکا بیٹھا تھا جیسے چھ سال کا بچہ ہو، اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے، شاید اس نے پہلی بار اس طرح کے مناظر دیکھے تھے، مولانا کو اس بری کیفیت میں دیکھ کر وہ اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا اور ہم سب ہی گھبرا گئے کیوں کہ مولانا شاید ہماری آخری امید تھے اور آج ہماری آخری امید پر بھی پانی پھر گیا تھا۔

والدہ نے آیت الکرسی پڑھ کر مولانا پر بھی دم کیا، آیت الکرسی کی برکت سے مولانا نے آنکھیں کھول دیں، لیکن انہوں نے ہم سب سے نیچے چلنے کے لئے کہا، فوزیہ ابھی تک اثرات کا شکار تھی، لیکن اس وقت ہم نے فوزیہ سے کوئی سوال کرنے کے بجائے اس کو نیچے چلنے کے لئے کہا، سب کھڑے ہو گئے، نجم بھی کھڑا ہو گیا لیکن فوزیہ پتھری ہو کر بیٹھ گئی، والدہ نے ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے فوزیہ کے چہرے پر چھینٹیں ماریں تو وہ ہوش میں آ گئی، اس کے بعد ہم سب نیچے آ گئے، نیچے آ کر ہم نے دیکھا کہ سب ایک پلنگ پر ڈرے سہمے بیٹھے تھے اور سب سے زیادہ خوف زدہ صوفیہ تھی، ہم سب کو بخیر آتا دیکھ کر سب خوشی سے رونے لگے، معصومہ بھی میری والدہ کو امی جان کہہ کر لپٹ گئی، صفورا بھی نانی، نانی کہہ کر والدہ سے لپٹ گئی، صفورا باجی بھی بے تحاشہ روتے چلی جا رہی تھیں، مولانا اور نجم ان کے سامنے ہی کھڑے تھے، کسی کو بھی پردے کا احساس نہیں تھا۔

اب کیا ہوگا؟ میرے لہجہ میں بہت مایوسی تھی۔

مولانا اب کچھ سنبھلے ہوئے تھے، انہوں نے ہمیں تسلی دیتے ہوئے کہا: صبر کریں، کوئی تو راستہ نکالیں گے، اگر یہ معاملہ میرے بس میں آئے گا تو میں اپنے استاذ کو لے کر آؤں گا۔

والدہ نے معصومہ سے کہا کہ: ہمیں کئی بار بہت سی ہیبت ناک قسم کی شکلیں نظر آئیں اور ماموں جان! میں نے تو یہ دیکھا، صوفیہ نے معصومہ کی بات کاٹ کر کہا کہ جیسے کالے رنگ کے گندے جانوروں پر کوئی کالا سا آدمی بیٹھ کر آ رہا ہے۔

گندا جانور کیسا؟ میں نے پوچھا۔

وہ جو ہوتا ہے بھنگیوں کے محلے میں۔

اچھا! سور

ہاں بالکل صاف صاف میں نے ماموں جان ایک کالے بھونڈے آدمی کو سور پر سوار دیکھا ہے۔

مولانا بولے: یہ معاملہ بہت خطرناک ہے، اس لئے میں اآج خود کوئی عمل نہیں کروں گا، اب تو میں اور نجم چلے جائیں گے، پھر کسی دن میں اپنے استاذ کو لے کر آؤں گا۔

مولانا! آپ کا بہت احسان ہوگا اگر آپ آج کی رات یہیں ٹھہر جائیں، اس رات ہم سب بہت ڈرے ہوئے ہیں، آپ سے ایک طرح کی ڈھارس سی ہے۔

اماں جان! میرے یہاں ٹھہرنے سے فائدہ ہی کیا ہے؟ فائدہ ہو یا نہ ہو، ایک طرح کا اطمینان سا ہے۔

مولانا نے نجم کی طرف دیکھا۔

نجم نے کہا: مولانا صحیح بات تو یہ ہے کہ میں بہت ڈر رہا ہوں، رات کو پتہ نہیں کیا ہو جائے۔

یار نجم! میں بولا، جو ہم پر گذرے گی وہ تجھ پر گذر جائے گی، ہمیں اس طرح چھوڑ کے جانے کو تمہارا دل کیسے گوارہ کرے گا۔

چلو بھائی، جو ہوگا دیکھا جائے گا، آج رات کو یہیں ڈیرہ جمائیں گے۔ نجم نے کہا تو مولانا بھی تیار ہو گئے۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی، معصومہ نے فون اٹھایا۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ میں ظفر صاحب سے ملنے آیا تھا، لیکن تمہارے گھر کے چاروں طرف خون کی بارش ہو رہی تھی اور تمہاری حویلی کے اوپر والی کھڑکی پر ایک بدنما سا انسان کھڑا تھا اور کئی وحشت ناک قسم کے انسان تمہاری حویلی کے باہر عجیب سی صورت بنائے کھڑے تھے۔

اتنی بات کہہ کر فون کاٹ دیا گیا، آواز معصومہ پہچان نہ سکی۔

جب سونے کی تیاری کرنے لگے اس وقت اچانک ایک چمگادڑ آ کر صحن میں گری اور اسی وقت ایک کالی بلی آئی، اس نے چمگادڑ کو اپنے منہ میں دبایا اور زینے پر چڑھ گئی۔

مولانا، نجم اور میں ایک کمرے میں لیٹ گئے، رات گئے ہم لوگ

باتیں کرتے رہے، نہ جانے کب آنکھ لگ گئی، صبح کو اٹھے تو ایک حیرت ناک بات سننے کو ملی، نجم میرا دوست بستر سے غائب تھا۔

اور آج صبح ہی سے موسم بہت زیادہ خراب تھا، شدید بارش تھی اور بارش کے ساتھ ساتھ بہت تیز تیز ہوائیں بھی چل رہی تھیں، نجم کے غائب ہوجانے سے پورا گھر تو تھا ہی پریشان، مولانا امام الدین بھی بہت فکر مند نظر آرہے تھے اور ان کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑ رہی تھیں، والدہ نے مولانا سے کہا کہ آپ اپنے عمل میں یہ تو دیکھیں کہ نجم کہاں ہے؟ اور کس حال میں ہے؟ عامل حضرات کو تو سب معلوم ہوتا ہے، مولانا نے کہا: اماں جان میرے تو اوسان خطا ہورہے ہیں، میں تو بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس حویلی میں جو بھی مخلوق آباد ہے وہ بہت خطرناک ہے اور ان سے نمٹنا آسان نہیں ہے، اس حویلی کے بارے میں میں اپنے استاد سے بات کروں گا، وہ کوئی علاج کریں گے۔

میں تو نجم کے بارے میں پوچھ رہی تھی، والدہ نے مولانا کی بات کاٹ کر کہا: وہ اس وقت کہاں ہے اور بند کمرے سے کہاں غائب ہوگیا ہے؟

اماں جان! جنات کے لئے کسی کو غائب کرنا مشکل نہیں ہے اور جب کوئی انسان جنات کے قبضے میں چلا جاتا ہے تو پھر اس کا سراغ آسانی سے نہیں ملتا، کیوں کہ جنات اس طرح کا حصار کردیتے ہیں کہ وہاں تک کسی عامل کے عمل کی پہنچ نہیں ہوتی، بس آپ دعا کریں کہ نجم جہاں بھی ہو خیریت سے ہو اور اب یہاں بھی خیریت رہے۔

ناشتے کے فوراً بعد مولانا جان بچا کر بھاگ جانا چاہتے تھے، کیوں کہ وہ اس بات کا اظہار بزبان خود کرچکے تھے کہ یہ کام ان کے بس کا نہیں ہے، لیکن بارش کی شدت کی وجہ سے وہ رکنے پر مجبور تھے، اسی دوران فوزیہ پر پھر حاضری ہوگئی، وہ اپنے ہوش میں نہیں رہی اور اس پر اثرات سوار ہوگئے۔ فوزیہ کو مولانا کے پاس لائے تو مولانا نے کچھ پڑھ کر دم کرنا چاہا، مولانا کو پڑھتا دیکھ کر فوزیہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ اس سے کیا ہوگا، تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، ہم یہاں سے نہیں جاسکتے، یہ مکان ہمارا ہے، میں تجھے کھا جاؤں گا، یہ کہہ کر فوزیہ نے مولانا کی پھر داڑھی پکڑلی اور بہت بری طرح مولانا پر ٹوٹ پڑی، مولانا خوف زدہ ہوگئے اور اپنے بچاؤ کی تدبیریں سوچنے لگے۔ میں نے اور والدہ نے فوزیہ کو پکڑ کر مولانا سے الگ کیا اور اس کے ہاتھوں سے مولانا کی داڑھی چھڑوائی، اس کے بعد ہم فوزیہ کو دوسرے کمرے میں لے گئے، لیکن وہ مسلسل اول فول بکتی رہی اور مردانہ آواز میں یہی کہتی رہی کہ یہ مکان ہمارا ہے، ہم یہاں سے نہیں جائیں گے اور اگر جائیں گے تو تم سب کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

میں نے مولانا کے پاس جا کر کہا: مولانا میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں، فوزیہ نے جو کچھ بھی آپ کے ساتھ کیا ہے اس پر ہم شرمندہ ہیں۔

مولانا بولے: آپ لوگوں کا اس میں کیا قصور ہے؟ قصور تو میرا ہی ہے، مجھے اس طرح یہاں نہیں آنا چاہئے تھا، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ جس طرح لوگوں کے اوپر سے جنات اتارے ہیں اس طرح میں یہاں بھی کامیاب ہوجاؤں گا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہاں معاملہ بہت خطرناک قسم کا ہے اور اس طرح کے معاملات میں اپنے استاذ کے مشورے کے بغیر مجھے یہاں آنے کا ارادہ بھی نہیں کرنا چاہئے تھا، مجھے تو اب نجم کی بھی فکر ہورہی ہے۔ اس طرح کسی کا غائب ہوجانا اچھا نہیں ہے۔

مولانا! اب کیا ہوگا؟ میں نے پوچھا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اب کیا ہوگا اور کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ جنات تو کچھ بھی کرسکتے ہیں، ان سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

ہم یہ باتیں کر رہی رہے تھے کہ معصومہ نے آکر اطلاع دی کہ باورچی خانہ کے فرش پر خون بہہ رہا ہے اور نعمت خانہ میں رکھے ہوئے برتن خود بخود ہی کھنک رہے ہیں۔

میں نے جا کر دیکھا: باورچی خانہ کے فرش پر سرخ سرخ خون بکھرا ہوا تھا اور برتنوں کے کھنکنے کی آواز بارش کے شور وغل کے باوجود باہر صحن تک آرہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے باورچی خانہ میں آندھیاں چل رہی ہوں۔ میں نے مولانا سے آکر کہا: مولانا! آپ بھی چل کر دیکھیں کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ مولانا نے جواب دیا: یوں دیکھنے سے کیا فائدہ ہوگا...... اب تو بس جب ہی بات بنے گی جب ہمارے استاد یہاں آئیں گے۔

گھر کے سب افراد مولانا ہی کے کمرے میں آگئے تھے اور سب کے سب خوفزدہ تھے۔ فوزیہ پر ابھی تک اثرات مسلط تھے اور اب وہ ایک بات کی رٹ لگائے ہوئے تھی کہ اس ملا کو یہاں سے بھگاؤ۔

مولانا تو خود بھی جانے کے لئے بے قرار تھے لیکن بارش اس قدر تیز تھی کہ ایسے میں گھر سے باہر نکلنے کا بھی تصور ممکن نہیں تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد بارش کچھ ہلکی ہوئی تو مولانا نے جانے کی

اجازت مانگی، میں نے کہا ابھی بارش رک جانے دیں، راستے میں آپ کو پریشانی ہوگی، لیکن وہ نہیں مانے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نجم کی طرف سے بھی فکر ہے اور آپ لوگوں کا بھی احساس ہے، مجھے فوراً ہی اپنے استاد سے رابطہ کرنا ہوگا تاکہ اس مصیبت سے جلد از جلد چھٹکارا نصیب ہو سکے۔

بات ان کی بہت معقول تھی، اس لئے میں نے انہیں جانے کی اجازت دیدی۔ مولانا نے سب گھر والوں کو تسلی دی اور رخصت ہونے کے ارادے سے دروازے کی طرف بڑھے، میں نے انہیں چھتری دیدی تھی حالاں کہ بارش کی شدت کی وجہ سے چھتری میں بھی محفوظ رہنا ممکن نہیں تھا۔ میں مولانا کو چھوڑنے کے لئے گھر کے دروازے تک آیا، لیکن......

لیکن اب ایک نئی مصیبت پھر سامنے کھڑی تھی، گھر کا دروازہ باہر سے بند تھا، ہم نے کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کھلا ہی نہیں۔ مولانا نے بھی بہت زور لگایا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ مولانا دروازہ کھولنے کی کوشش میں ہی تھے اور میں بھی ان کی مدد کر رہا تھا کہ اچانک فوزیہ تیر کی طرح آئی اور مولانا کو اس طرح اٹھا کر لے گئی جیسے بلی چوہے کو لے جاتی ہے۔ مولانا جسم کے اعتبار سے اچھے خاصے بھاری بھرکم تھے اور فوزیہ ایسی صحت مند نہیں تھی بلکہ بہت دبلی پتلی لڑکی تھی...... لیکن اس میں نہ جانے ایسی طاقت کہاں سے آگئی کہ وہ مولانا کو کسی بچے کی طرح گود میں اٹھا کر لے گئی اور انہیں کمرے میں لے جا کر مسہری پر پٹخ دیا۔ ہم لوگ بھی کمرے کی طرف بھاگے۔ ہم نے دیکھا کہ مولانا سہمے سہمے مسہری پر پڑے تھے اور فوزیہ مسہری کے سامنے کھڑی تھی اور وہ مولانا کو غصے سے گھور رہی تھی۔ فوزیہ کی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔ وہ زور زور سے سانس لے رہی تھی۔

مولانا شاید کچھ پڑھ رہے تھے، ان کی جان مشکل میں تھی، وہ تقریباً ان اثرات کے سامنے بے بس ہو گئے تھے لیکن ان کے لئے بھاگنے کے بھی راستے بند تھے...... اور ہم سب بھی پریشان تھے اور ہمیں تو کچھ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم آہستہ آہستہ موت سے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔

تھوڑی دیر فوزیہ چپ رہی، اس کے بعد اس نے پھر مردانہ آواز میں بولنا شروع کیا۔

وہ کہہ رہی تھی کہ چلو ہم یہاں سے چلے جائیں گے، اپنی جگہ چھوڑ دیں گے...... لیکن ہم فوزیہ اور عرفان کو لے کر جائیں گے۔

مولانا نے کانپتی آواز میں کہا: تم خدا کے لئے ان لوگوں کو معاف کر دو...... تم کو میں سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دیتا ہوں۔ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا۔

ابے تو لڑ کے...... جو تجھے کرنا ہو کر لے...... تو کر ہی کیا سکتا ہے؟

فوزیہ پھر بھڑک اٹھی، میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا...... میں تو تم سے درخواست کر رہا ہوں کہ تم چلے جاؤ اور ان لوگوں کو مت ستاؤ، تم لوگوں نے نجم کو بھی غائب کر دیا۔

یہ سن کر فوزیہ مولانا پر ٹوٹ پڑی۔ اس نے مولانا کو بری طرح دبوچ لیا۔ مولانا بے سدھ سے ہو گئے، اس نے مولانا کے بال پکڑ کر کھینچ لئے۔

میں نے اور والدہ نے فوزیہ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے مولانا کو نہیں چھوڑا۔ اتنی دبلی پتلی فوزیہ میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی تھی۔ ہم سب حیران تھے، اسی وقت گھر کے بچے رونے لگے۔ سب پر خوف طاری تھا۔ ایک عجیب سی وحشت سب کے چہروں سے ٹپک رہی تھی۔ صوفیہ بھی بے تحاشہ رو رہی تھی اور معصومہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔ تنویر پر بھی خوف طاری تھا۔ صفورا باجی بہت مضبوط حواس کی عورت تھیں، لیکن اس وقت ان کے بدن پر بھی کپکپی طاری تھی...... بے چارے مولانا ہم سب کو اس مصیبت سے نجات دلانے آئے تھے اور خود بری طرح اس مصیبت کا شکار ہو گئے تھے۔ تقریباً دس منٹ تک فوزیہ مولانا کو لپٹی رہی، اس کے بعد اُس نے مولانا کو چھوڑ دیا۔ مولانا بہت زیادہ خوفزدہ تھے اور شاید ان کے علم و عمل نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اب تو وہ کچھ پڑھ بھی نہیں رہے تھے۔ ان سے زیادہ تو ہماری والدہ پڑھ پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں۔ پانچ منٹ تک مولانا سہمے سہمے بیٹھے رہے، اس کے بعد ان کو خون کی قے پھر ہوئی۔ پے در پے انہیں خون کی قے ہوتی رہیں۔

اپنے منہ سے خون آتا دیکھ کر وہ رونے لگے۔ ہم سب بھی رو رہے تھے اور ہم سب کو مولانا امام الدین پر رحم آرہا تھا۔ دیکھتے دیکھتے ان کا بدن آگ کی طرح تپنے لگا۔ انہیں شاید بخار ہو گیا اور وہ بالکل بے جان سے ہو کر رہ گئے۔ ہم نے مولانا کو مسہری پر لٹا دیا اور بخار کی انہیں گولی دے دی۔ مولانا پر بری طرح خوف و ہراس طاری تھا اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔

ان سے بولا نہیں جا رہا تھا، شاید وہ حد سے زیادہ پچھتا رہے تھے، وہ سہمی سہمی نظروں سے کبھی مجھے دیکھتے تھے، کبھی والدہ کی طرف اور کبھی چھت کی طرف دیکھتے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان کی آنکھوں سے آنسو

جاری ہوجاتے تھے۔ والدہ انہیں پڑھ پڑھ کر پانی پلا رہی تھیں اور ان پر دم کر رہی تھیں۔ فوزیہ اب خاموش تھی لیکن اس کے چہرے پر وحشت بکھری ہوئی تھی، وہ اب بھی اثرات کی لپیٹ میں تھی اور اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگارے کی طرح ہو رہی تھیں، کمرے میں بالکل خاموشی تھی، اسی وقت فون کی گھنٹی بجی، میں نے فون اٹھایا، کوئی کانپتی ہوئی آواز سے کہہ رہا تھا کہ میں مشکل میں پھنسا ہوا ہوں، مجھے بچاؤ۔ ایک لمحے کے لئے تو میں کچھ نہیں سمجھا۔ پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ آواز نجم کی ہے۔ میں نے فوراً ہیلو، ہیلو کہا لیکن اس کے بعد دوسری طرف سے کوئی آواز نہیں آئی، شاید ادھر فون رکھ دیا گیا تھا۔ جب میں نے سب کو بتایا کہ یہ آواز تو مجھے نجم کی سی لگ رہی تھی اور وہ کسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے تو سب کو حیرت ہوئی، اسی وقت معصومہ نے ایک مشورہ دیا کہ کسی ڈاکٹر کو فون کر کے بلائیں۔ ڈاکٹر صاحب مولانا کو بھی دیکھ لیں گے اور اس طرح باہر کا دروازہ جو بند ہو گیا ہے ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر وہ بھی کھل جائے گا۔ معصومہ کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے میں نے ڈاکٹر انیس کا فون ملانے کی کوشش کی لیکن اس وقت فون کی ڈائل ٹون ختم ہو گئی تھی اور فون بالکل ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔ بارش ابھی تک موسلا دھار ہو رہی تھی، دن کے ساڑھے دس بج گئے تھے لیکن گھٹا اس قدر گھنگھور تھی کہ دن بھی رات محسوس ہو رہا تھا، ہم سب ایک ہی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے، مولانا سے سبھی کا پردہ ٹوٹ گیا تھا اور مولانا تو بالکل ہی بے بس ہوئے پڑے تھے۔ فوزیہ مسلسل کچھ نہ کچھ بڑبڑا رہی تھی، صفورا باجی اسی کمرے میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگی تھیں، معصومہ اور والدہ کے ہاتھوں میں تسبیح تھی اور وہ اللہ کے ذکر میں مصروف تھیں، بارش اور ہواؤں کی سائیں سائیں کے باوجود عجیب طرح کی آوازیں اوپر والی منزل سے آ رہی تھیں، کبھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی بول رہا ہو، کبھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی رو رہا ہو، کبھی ہنسنے کی آواز آتی تھی، آج جب ان باتوں کا خیال آجاتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کس قدر مشکل کا شکار تھے ہم لوگ اور یقین نہیں ہوتا تھا کہ ہم زندہ بچ سکیں گے۔ آج ہم یہ باتیں کسی کو بتاتے ہیں تو کوئی یقین نہیں کرتا۔ آج کل کی نسل کے لوگ اس طرح کی باتوں کو توہمات کا درجہ دیتے ہیں، بہت سے نادان لوگ تو جنات کے وجود ہی کے قائل نہیں، حالاں کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ کا نام سورہ جن ہے اور اس میں جنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر جنوں کا کوئی وجود نہ ہوتا تو قرآن کریم میں ان کا ذکر کیوں ہوتا، خود ہم لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم لوگ جنات کے بہت زیادہ قائل نہیں تھے، لیکن جب ہم پر خود بیتی تو ہمیں اندازہ ہو گیا کہ جنات کا وجود ہے، ان کی اپنی دنیا ہے اور ان میں بھی اچھے اور برے افراد ہوتے ہیں، ان میں ستانے والا مزاج رکھنے والے بھی ہوتے ہیں اور نیک اور خدا ترس بھی ہوتے ہیں، جس طرح انسان میں کچھ انسان شری ہوتے ہیں اور دوسروں کو ستائے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی اور کچھ انسان نیک اور پارسا ہوتے ہیں اور یہ لوگوں کی خدمت کئے بغیر ایک دن نہیں گزار سکتے، بس ایسا ہی حال جنات کا بھی ہے، ان میں بھی اچھے برے، مسلمان اور کافر سب طرح کے جنات ہوتے ہیں، ہم نے اپنی آنکھوں سے دونوں طرح کے جنات کا مشاہدہ کیا ہے، اس لئے ہم اپنے وجود کی طرح ان کے وجود کے قائل ہیں اور آج ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو اللہ کی اس مخلوق کو نہیں مانتے اور جنات کے وجود کو صرف وہم قرار دیتے ہیں، دنیا کچھ کہے، جنات کے وجود کو مانے نہ مانے، لیکن ہم ان دنوں کو کیسے بھول سکتے ہیں جن دنوں ہم روزانہ ایک نئی مصیبت کا شکار ہوا کرتے تھے، جن کا تصور خواب میں بھی ممکن نہیں ہے۔ وہ دن جس کا میں ذکر کر رہا ہوں کسی قیامت سے کم نہیں تھا، دن میں گیارہ بجے کے قریب اچانک بارش رک گئی، معصومہ نے سب کے لئے چائے بنانے کا ارادہ کیا، وہ باورچی خانہ میں گئی تو اس کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے سر پر کوئی بھاری چیز دے ماری ہے، اس سے سر چکرا گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، بہت مشکل سے اس نے خود پر قابو پایا اور چائے بنائے بغیر وہ کمرے میں آئی اور اس نے یہ سب کچھ بتایا۔ صفورا باجی بولیں کہ تم یہاں بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں، معصومہ نے مجھ سے کہا: آپ باجی کے ساتھ جائیں، انہیں باورچی خانہ میں اکیلا نہ جانے دیں۔ چنانچہ میں بھی صفورا باجی کے ساتھ باورچی خانہ میں گیا، چائے تو ٹھیک ٹھاک بن گئی تھی، لیکن جب چائے نکالنے کے لئے کیتلی اٹھائی تو ایسا لگا جیسے وہ آگ سے تپ رہی ہو، ابھی میں اور صفورا باجی اس بات پر غور کر ہی رہے تھے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے باورچی خانہ پورا کا پورا آگ سے جل رہا ہو، ہم جلدی سے چائے کا بھگونا اور پیالیں اٹھا کر باورچی خانہ سے نکل آئے، صفورا باجی نے پیالیوں میں چائے نکال تو لی تھی لیکن چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بھی سب کو ڈر لگ رہا تھا، لیکن چائے آہستہ آہستہ سب نے پینی شروع کی، چائے ٹھیک ہی تھی، البتہ چائے پینے کے بعد ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے جی متلا رہا ہو، تھوڑی دیر بعد سب کو ابکائی آنے لگی، مولانا کو پھر خون کی الٹی ہوئی، عجیب

بات تھی کہ فوزیہ کو کچھ بھی نہیں ہوا اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ فوزیہ کمرے کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کرکے یہ کہتی رہی کہ انجم انکل کھڑے ہیں، انہیں بھی چائے دو۔ دیکھو وہ چائے مانگ رہے ہیں، وہ بے چارے رو رہے ہیں، انہیں دیکھو وہ بلک رہے ہیں۔

حالاں کہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا، کافی دیر تک فوزیہ اسی طرح بولتی رہی، پھر وہ خود چپ ہوگئی۔ شام چار بجے تک کسی کی ہمت کھانا بنانے کی نہیں ہوئی، شام چار بجے کے قریب بارش پھر خوب زور شور سے برسنے لگی۔ البتہ اس وقت خود بخود ہی فوزیہ ٹھیک ہوگئی اور مولانا نے بھی کچھ سنبھالا لیا۔

مولانا کو اب بخار نہیں تھا لیکن انہیں عجیب طرح کی کمزوری محسوس ہو رہی تھی، جس کی وجہ سے وہ بس لیٹے ہی رہے۔ چار بجے معصومہ، صفورا باجی اور والدہ تینوں مل کر باورچی خانہ میں گئیں اور تینوں نے مل کر کھانا پکایا۔ چھ بجے کے قریب دوپہر کا کھانا کھانے کی نوبت آگئی، لیکن چھ بجے بارش کی کڑک اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کیوں کہ ہواؤں کی زیادتی سے بجلی کے تار ٹوٹ گئے تھے اور لائٹ بھاگ گئی تھی، ماحول کافی پُر ہول سا ہوگیا تھا، ہر طرف قبرستان کا سا سناٹا تھا، شدید بارش اور سردی کی وجہ سے لوگ اپنے اپنے گھروں میں گھسے ہوئے تھے، جس کمرے میں مولانا کو لٹا رکھا تھا یہ کمرہ کافی بڑا تھا، اس میں آٹھ دس پلنگ آسانی کے ساتھ آجاتے تھے۔

مولانا سے اب کسی کا پردہ نہیں رہا تھا، اس لئے تھوڑے سے تکلف اور حجاب کے ساتھ سب اسی کمرے میں موجود تھے۔ کھانا کھانے کے بعد ایک بار پھر چائے کا دور چلا، اس مرتبہ چائے پکانے کا انتظام کمرے ہی میں تھا، کمرے میں چائے بناتے وقت کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوئی، اس لئے چائے بنانے اور پھر پینے میں کافی لطف آیا اور اس وقت تھوڑی دیر کے لئے سب کے موڈ ٹھیک رہے اور کمرے کا ماحول بے خوف رہا لیکن چائے پینے کے بعد کمرے کی ہر چیز ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ بالکل اس طرح جس طرح زلزلہ سے ہر چیز دہل جاتی ہے۔ حد یہ ہے کہ صاف طور پر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے در و دیوار بھی ہل رہے تھے اور لرز رہے تھے۔ شروع شروع میں سب کو وہم سا لگا لیکن جب سب نے غور کیا تو صاف طور سے یہ لگا کہ زلزلہ سا آگیا ہے اور کمرے کی ہر چیز ڈگمگا رہی ہے، اس کو موسم کی خرابی کی وجہ سے زلزلہ بھی سمجھا جاسکتا تھا۔ اگر اسی دوران ہر طرف سے وحشت ناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں نہ آرہی ہوتیں۔ جی ہاں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے پورے گھر کے در و دیوار قہقہے لگا رہے ہوں اور ہر چیز ہم سب کا مذاق اڑا رہی ہو اور وہ قہقہے ہی ایسے تھے کہ جن کے تصور سے آج بھی روح کانپ جاتی ہے اور دل و دماغ خوف محسوس کرنے لگتے ہیں۔ جس وقت ہم سب ان وحشت ناک قہقہوں سے خوف زدہ تھے، اسی وقت فوزیہ نے حد سے زیادہ خوف ناک انداز میں ایک قہقہہ لگایا اور کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی وہ دیکھو! انجم انکل کس طرح زنجیروں میں جکڑے کھڑے ہیں اور آج رات بتاؤں کس کا نمبر ہے۔ یہ کہہ کر فوزیہ نے ایک لرزا دینے والی ہنسی کے ساتھ۔ جب کہ اس کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔ مولانا امام الدین کی طرف اشارہ کیا۔

اور پھر ایک زہریلے انداز کا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا: یہ گھر ہمارا ہے اور اگر ہمیں اس طرح ستاؤ گے تو ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔ آج کی رات ہم نے بھی کچھ جنات باہر سے بلالئے ہیں جو تھوڑی دیر کے بعد اپنا پروگرام شروع کریں گے۔

مولانا امام الدین کی حالت بہت خراب تھی، وہ ہم میں سب سے زیادہ پریشان نظر آرہے تھے، وہ کچھ بولنے کا ارادہ کررہے تھے کہ فوزیہ بولی۔ او ملا! چپ۔ بس تجھے ہنسی خوشی مرنا ہوگا۔

جنات کی طرف سے ملنے والی ان دھمکیوں سے ہم جس قدر پریشان ہوتے کم تھا۔ ہم نے تو ان وحشیانہ حرکات کو دیکھ کر اس بات کا یقین کرلیا تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ لیکن جنات کی دھمکیوں کا رُخ یہ بتاتا تھا کہ وہ فوزیہ اور عرفان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کی جان لینے کا پلان وہ کئی مرتبہ ظاہر کرچکے تھے۔ یہ رات جو موسم کے اعتبار سے کسی قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھی۔ ہم سب کے لئے شاید زندگی کی سب بڑی آزمائش کی رات تھی۔ ہم سب اپنے اپنے طور پر اپنی اپنی جان پڑ جانے کا یقین کرچکے تھے۔ لیکن اس تصور سے بہت زیادہ خوف زدہ تھے کہ شاید آج کی رات امام الدین صاحب اور فوزیہ اور عرفان ان جنات کی نذر ہوجائیں گے۔ جو بھی دعائیں ہم سب کو یاد تھیں وہ ہم نے کئی کئی مرتبہ پڑھ لی تھیں۔ اور ہماری والدہ تو مسلسل مصلیٰ بچھائے بیٹھی تھیں۔ ہم سب کے سب ایسی آزمائش میں مبتلا تھے کہ جس کا تصور کرکے ہی ابھی تک رُواں رُواں کانپنے لگتا ہے۔ مولانا امام الدین جن بے چاروں کو ہم اپنا پشت پناہ سمجھ کر اپنے گھر لائے تھے ان بے چارے کی جان مشکل میں پڑ گئی تھی۔

بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ہم بھی ان کی ذات کی وجہ سے مشکل میں پھنس گئے تھے نہ وہ گھر آتے نہ جنات کو ضد ہوتی۔ان کے آنے اور ان کے روحانی علاج کی وجہ سے جنات ہٹ دھرمی اور ضد بازی کا مظاہرہ کرنے لگے۔۔۔اور صاف صاف لفظوں میں مرنے مارنے کی دھمکیاں دینے لگے۔۔۔اگر ہم ان کی طرف سے ہونے والی معمولی پیش قدمیوں کو نظر انداز کردیتے اور ان کی چھوٹی چھوٹی حرکتوں کا نوٹس نہ لیتے تو شاید ان سے ہمارا کوئی سمجھوتہ ہوجاتا لیکن ہم نے مجم کے اور اپنے مولانا امام الدین کو اس فن کا استاد مان کر اپنے گھر بُلا لیا۔اور امام الدین صاحب اس جنگ میں پہلے ہی حملے میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئے۔اور ہمارا دوست ہی جنات کے نرغہ میں چلا گیا۔لیکن جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا، اب پچھتانے سے نہ کوئی حاصل تھا۔اور نہ کوئی فائدہ۔اب تو سوچ وفکر اس بات کی تھی کہ یہ رات کس طرح بیتے گی اور کس طرح ہم صبح پکڑیں گے اور پھر کس طرح ہم اس مکان سے نکلنے میں کامیاب ہوں گے۔

کچھ دیر کے لئے سکوت رہا۔اور کسی بھی طرح کی کوئی آواز کانوں میں نہیں پڑی۔اور فوزیہ بھی اپنے حواس میں رہی۔۔۔۔۔ہم بھی خوف وہراس سے وقتی طور پر بے نیاز سے ہوگئے اور باتیں کرنے لگے۔اس موضوع کے علاوہ ہم نے خصوصاً دوسرے موضوعات پر بات چیت شروع کی ۔۔۔۔۔باتیں نہ کرتے تو کرتے بھی کیا۔نیند کسی کو نہیں آرہی تھی۔اور چپ چاپ بھی کب تک بیٹھے رہتے۔چنانچہ بے ربط سی باتیں ہم سب کرتے رہے جن کا کوئی مطلب نہیں تھا۔وہ باتیں صرف اس لئے ہم کررہے تھے تاکہ نہ خاموشی سے جو وحشت برستی ہے وہ کم ہوجائے۔اور اُس موضوع پر اس لئے کچھ بولنا غلط تھا کہ اس موضوع سے جنات ضد بازی کا مظاہرہ کررہے تھے۔ابھی ہم آپسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اچانک فوزیہ کا چہرہ سُرخ ہونا شروع ہوا ۔۔۔۔ اتنا سُرخ جیسے دھکتی ہوئی آگ کا رنگ ہوتا ہے ۔۔۔۔۔اس کا سرخ اور تمتماتا ہوا چہرہ بھی اتنا وحشت ناک نہیں لگ رہا تھا جتنا وحشت ناک وہ اس وقت لگی جب اس کی آنکھیں گہری نیلے رنگ کی ہوگئیں۔۔۔۔۔اور اس نے اپنی زبان نکال کر ہم سب کو ڈرانے کی کوشش کی ۔۔۔۔ہم سب ایک بار پھر خوف وہراس کے جنگل میں پہونچ گئے ۔۔۔۔۔ڈرتے ڈرتے ہماری والدہ نے کہا۔فوزیہ بیٹی فوزیہ بیٹی ۔۔۔۔۔یہ سُنکر فوزیہ نے ایک زہریلے انداز کا قہقہہ لگایا اور بولی میں فوزیہ نہیں ہوں۔ میں آگ کے پہاڑوں سے آیا ہوا کہ آدم خور ہوں۔ میں تم سب کو کھا جاؤں گا۔

بہت ہمت کرکے مولانا امام الدین ن کہا۔ آخر تم کس طرح مانو گے۔ ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لیکر جائیں گے۔

لیکن یہ تو ظلم ہوگا۔

اور یہ ظلم نہیں ہے کہ ہماری حویلی پر تم لوگوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

اسمیں ان لوگوں کا قصور کیا ہے؟ انہوں نے تو یہ خرید لی ہے۔

تو زیادہ بکواس مت کر۔ یہ کہہ کر فوزیہ مولانا امام الدین کو طرف جھپٹی لیکن وہ ان پر اپنا تسلط نہ جما سکی۔ مولانا ایک طرف کو سمٹ گئے اور چپ ہوگئے۔ مولانا کے چُپ ہونے کے بعد میں نے ہمت کرکے کہا ۔۔۔۔ میری لاڈلی میری بیٹی فوزیہ ۔۔۔۔۔ میں فوزیہ نہیں ہوں۔ وہ پوری قوت کے ساتھ چیخی۔ میں ناگن ہوں۔ میں گروہ جنات کی طرف سے بھیجا ہوا ایک آگ کا بدن ہوں۔ اور مجھے چھوکر دیکھو۔ فوزیہ یہ کہہ کر میرے طرف بڑھی۔ اور اس نے میری قمیص کا دامن پکڑلیا۔ اس کے پکڑتے ہی میری قمیص میں آگ لگ گئی۔ اور کمرے میں ایک کہرام مچ سا گیا۔ سب نے ایک دم مجھ پر لحاف ڈال کر مجھے دبا دیا۔ آگ بجھ گئی۔ فوزیہ کا چہرہ اچانک زرد ہوگیا۔ مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچا البتہ ایک عجیب طرح کی وحشت دل ودماغ پر سوار ہوگئی۔ میرا سانس پھول گیا۔ فوزیہ اچانک کچھ نارمل سے ہوگئی لیکن اب کمرے میں ایک عجیب طرح کب بدبو پھیل گئی۔ عجیب طرح کا تعفن تھا جس سے ہم سب پریشان ہوکر رہ گئے۔ یہ بو بھی عجیب طرح کی تھی۔ جیسے کوئی مُردہ جل رہا ہو۔ ایک عجیب طرح کی چکر ینڈ تھی جو دماغ میں گھسی جارہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی گوشت جلا رہا ہو۔ بچوں کو اُبکائی سی آنے لگی۔ لیکن ہم بڑے لوگ اس نئی حرکت سے ایک نئی پریشانی میں مبتلا ہوگئے۔ آہستہ آہستہ یہ بدبو ختم ہوگئی۔ ابھی ہم سکون کا سانس لینے بھی نہیں پائیں تھے کہ پورے کمرے میں ایک دُھواں سا پھیل گیا۔ ہم سب کا دم گھٹنے لگا۔ پریشان ہوکر کمرے سے باہر نکل گئے۔ کیونکہ دھوئیں کی وجہ سے ہم سب کا دم گھٹ رہا تھا۔

اور ہم سب کو سانس لینے میں بھی مشکل پیش آرہی تھی۔ ہم سب کمرے سے باہر نکل کر دالان میں آگئے ۔۔۔۔۔ دالان میں آکر ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ بدبو کمرے میں پیدا ہوئی تھی وہی بدبو اب دالان میں محسوس ہورہی تھی بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے گوشت جل رہا ہو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ بدبو ختم ہوگئی۔ لیکن دالان میں دھواں سڑا ہوا بکھر

گیا۔ اور اب دالان میں بھی ہم سب کا دم گھٹنے لگا۔ کیسی مشکل تھی ـــــ اُف توبہ ـــــ آج جب ہمیں اُس وحشت ناک رات کا خیال آتا ہے تو ہمارے جسم میں لرزہ ساطاری ہوجاتا ہے۔ اور ہم جب کسی کو اس رات کی باتیں اور اس کے بعد ہونے والے وحشت ناک ہنگامے سناتے ہیں تو کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔ یعنی عقل مند تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بھیانک قسم کا خواب دیکھا ہوگا۔ یعنی لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی نظر بندی ہوگی جس کی وجہ سے آپ کو ایسے ایسے مناظر نظر آئے یعنی لوگ یہ فرمادیتے ہیں کہ یہ سب باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ لیکن جس پر گذرتی ہے وہی جانتا ہے کہ آفت کیا ہوتی ہے۔ اور وحشت کسے کہتے ہیں۔

میں ظفر ہاشمی پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اس دنیا میں جنات کا ایک مسلم وجود ہے۔ ان کی اپنی دنیا ہے۔ ان کی اپنی برادری ہے۔ وہ ہم انسانوں کی طرح دنیا میں آباد ہیں۔ قرآن حکیم میں ان کا ذکر ہے۔ ایک سورۃ سورۂ جن کے نام سے موسوم ہے اور جنات شیاطین ہی سے تعلق رکھتے ہیں لاّ یہ کہ ایمان میں آئیں کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے سرکار دوعالم ﷺ کے ہاتھوں پہ اسلام قبول کرلیا تھا۔ ان جنات کی اولاد میں بڑے بڑے اولیاء اور صلحاء پیدا ہوتے ہیں اور ان جنات نے ہر طرح سے انسانوں کی خدمت کی ہے جس طرح اولیاء اللہ اور صلحاء امت اللہ کے بندوں کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

عجیب طرح کے ایمان رکھتے ہیں وہ مسلمان جو جنات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور جنات کے اثرات کو وہم قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ شیاطین انسان کی رگ وپے میں خون بنکر دوڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ جنات بھی انسان کی رگ رگ میں سرایت کرجاتے ہیں۔ اور انسان کے ہوش وحواس کو گم کرکے اس کی زبان سے خود ہی بولنے لگتے ہیں ـــــ

بلاشبہ میں راقم الحروف بھی جنات کا بہت زیادہ قائل نہیں تھا۔ لیکن جب مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر قیامتیں ٹوٹیں تو مجھے اس بات کا یقین کرنا پڑا کہ جنات باقاعدہ انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں رہتے ہیں اور انہیں ستاتے ہیں۔ جو کچھ وحشت ناک اور بھیانک قسم کے مناظر میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے۔ اور جو آوازیں میں نے اپنے کانوں سے براہِ راست سُنیں میں ان کی تکذیب کیسے کردوں اور کیسے میں ان کو وہم قرار دوں۔

اگر وہ سب کچھ وہم تھا تو پھر اس دنیا میں کسی حقیقت کا کوئی وجود نہیں۔ خیر بھئی کوئی مانے یا نہ مانے ہم پر تو قیامتیں ٹوٹی ہیں اور ہم پر سے تو وحشتوں کے طوفان گذرے ہیں۔ ہم تو جنات کے ستم نوازیوں کا شکار ہوئے ہیں ہم کیسے ان باتوں کو وہم بتادیں۔ اور ہم کس طرح ان حقائق کو جھٹلا کر ان عقل مندوں کی ہاں میں ہاں ملائیں جو اس طرح کی باتوں کو وہم بتا کر ہم سب کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

وہ رات ـــــ جو ہماری زندگی کی سب سے زیادہ خوفناک رات تھی۔ اس رات میں ہمارے دل اور دماغ پر کیا کچھ گذری تھی۔ اس کا احساس ہمیں ابھی تک ہے۔ اور ابھی تک ہم جنات کی اُن کرم فرمائیاں کو نہیں بھلا سکے ہیں جس کا ہم براہ راست شکار ہوئے تھے ـــــ

ہاں ـــــ اُس بھیانک رات ـــــ جو ہم سب کے لئے وحشتوں کا سامان لیکر آئی تھی۔ اور جس رات ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تھا۔ کہ صبح کو یہ حویلی جس میں آج زندگی کے سانس لے رہے ہیں۔ دفعتاً ایک قبرستان میں تبدیل ہوجائیگی۔ یہ حویلی جو انسانوں کا مکان کہی جاتی ہے کل ہم سب مرجائیں گے ـــــ اور شاید کسی کو ہمارے مرنے تک کی خبر نہیں ہوسکے گی ـــــ اسکے بعد اس حویلی کی ایک ایک چیز پر جنات کا قبضہ ہوجائے گا ـــــ ہمارا یہ یقین اس وقت اور بھی بڑھ گیا جب ہمیں حویلی کے در ودیوار پر عجیب عجیب طرح کے چہرے ابھرتے ہوئے محسوس ہوئے ـــــ اور ہم سب کے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں بھی آئیں بالکل تازہ تازہ خون حویلی میں اچھالا گیا ـــــ دالان میں جب دھواں پھیلنے لگا ـــــ تو ہم سب دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ لیکن فوزیہ لیکن فوزیہ کسی طرح بھی ہمارے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئی جب میں نے اور اس کی والدہ ـــــ اور میری والدہ نے اس کو آواز دی اور کہا کہ فوزیہ بیٹی ہماری بات مانو ـــــ آؤ ہمارے ساتھ ـــــ تو وہ تڑخ کر بولی، میں فوزیہ نہیں ہوں ـــــ میں تو ایک ناگن ہوں ـــــ میں آگ کے پہاڑوں سے آئی ہوں ـــــ میں تم سب کو بھسم کردوں گی ـــــ حیرت کی بات یہ تھی کہ فوزیہ کبھی عورت کی آواز میں اور کبھی مرد کی آواز میں بولا کرتی تھی، اور جس وقت اس پر اثرات چڑھتے تھے، اس وقت اس کا جسم پتھر کی طرح سخت اور فولاد کی

طرح مضبوط ہوجاتا کرتا تھا کئی کئی لوگوں کے وہ بس میں نہیں آتی تھی، جب فوزیہ اس کمرے میں گھس گئی جس میں پہلے ہم سب موجود تھے اور جس میں دھوئیں کی وجہ سے ہم سب کا دم گھٹنے لگا تھا ———— میں نے والدہ نے معصومہ نے مولانا امام الدین صاحب سے کمرہ میں داخل ہوکر فوزیہ کو زبردستی نکالنا چاہا تو اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے فوزیہ آگ کی کوئی مخلوق ہے، اس کے بدن پر ہاتھ لگا کر ہمیں ایسا لگا جیسے ہم نے کسی دوزخ میں اپنا ہاتھ دے دیا ہو، ہم نے فوزیہ کو گھبرا کر ہلایا اور ہم اسی کمرے میں ایک طرف بیٹھ گئے کہ فوزیہ جب اپنے ہوش وحواس میں آجائے گی تب اس کو اس کمرے سے نکال لیں گے، لیکن ایک دم ہمیں معصومہ کے چیخنے کی آواز آئی ———— ہم لوگ کمرے سے نکلنے کے لئے کھڑے ہوئے تو کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور دروازے کے اوپر سے ایک پنجہ جس کی انگلیوں سے خون ٹپک رہا تھا ہماری طرف بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔

اُف میرے خدا! خون کے اس پنجے کو دیکھ کر جو دروازہ کے اوپر سے اس طرح ابھر کر فضاء میں لہرا رہا تھا جیسے کسی بھیانک مخلوق کا ہاتھ ہو اور اس میں سے آگ نکل رہی تھی۔ ایک لمحہ کے لئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہم سب کے سب موت سے بہت قریب ہوگئے ہیں۔ معصومہ جو حقیقتاً بہت بہادر تھی اس کا چہرہ بھی فرطِ خوف سے پیلا پڑ گیا اور ہماری والدہ جن کا ایمان بہت مضبوط تھا وہ بھی لرز کر رہ گئیں، باقی گھر کے دوسرے افراد کی حالت تو ناقابل بیان تھی، خدایا یہ ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اور تو نے ہمیں یہ حویلی دلا کر کن گناہوں کی سزا دی ہے۔ اس طرح کے خیالات بار بار میرے ذہن میں آتے تھے اور میں یقین کر چکا تھا کہ ہم سب کی موت بہت عبرتناک ہوگی اور شاید ہم میں سے کسی کو بھی کفن نصیب نہ ہوگا نہ قبر۔ ہم اس حویلی میں مرجائیں گے اور ہماری موت کی کسی کو خبر بھی نہیں ہوگی اور ہماری لاشوں کو اس حویلی کے کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے۔ اس طرح کی باتیں ذہن میں کیڑوں کی طرح کلبلا رہی تھیں اور دل خوف کی وجہ سے زبردست قسم کی وحشت کا شکار تھا۔ ابھی ہم اس پنجے کو دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ اچانک فوزیہ نے ایک زہریلا قسم کا قہقہہ لگایا، اس قدر زور اور اس بھیانک کہ ہم سب لرز کر رہ گئے، اسی وقت وہ پنجہ غائب ہوگیا اور کمرہ میں پھر ایک عجیب طرح کی تپش محسوس ہونے لگی اور ایسا بھی محسوس ہونے لگا کہ جیسے کمرے میں دھواں بھر رہا ہے۔ سب کا دم گھٹنے لگا، ادھر فوزیہ قہقہے پر قہقہے لگا رہی تھی اور ہم سب کا مذاق اڑا رہی تھی، اس کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور اس کے چہرے پر وحشتوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی فوزیہ ہے جو دیکھنے میں گلاب کے پھول سے زیادہ خوبصورت لگتی ہے اور جس کے چہرے سے فرشتوں جیسی معصومیت ٹپکتی ہے، ہمارے گھر میں سب سے زیادہ خوبصورت آنکھیں اسی فوزیہ کی تھیں، لیکن اس وقت اس کا حال یہ تھا کہ دیکھنے میں کوئی بھوتنی نظر آرہی تھی، آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے اور چہرے سے شیطانیت ٹپک رہی تھی، اس عالم میں اس نے بڑبڑانا شروع کیا۔ ہم لوگ یہاں سے نہیں جائیں گے۔ یہ حویلی ہماری حویلی ہے، اس کی ایک ایک دیوار ہماری ہے اور ہم اس کی ایک ایک اینٹ کے مالک ہیں، ہم اگر جائیں گے تو فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے، خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ ہماری والدہ نے فوزیہ پر کچھ پڑھ کر دم کرنا چاہا تو فوزیہ بلبلا اٹھی اور پوری طاقت سے چیختے ہوئے بولی اور بڑھیا تو کیا کیا پڑھتی ہے، میں تیرے بال نوچ ڈالوں گی۔

کس قدر حیرت اور افسوس کی بات تھی کہ وہ فوزیہ جو ہماری والدہ کے لئے بچھی جاتی تھی اور ان کے حکم کے آگے ہمیں اپنا سر جھکانے میں اپنی بھلائی سمجھتی تھی، آج وہ فوزیہ والدہ کے ساتھ اس لب ولہجہ میں بات کر رہی تھی۔ اگرچہ ہم سب کو یہ معلوم تھی کہ فوزیہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہے اور یہ کچھ آوازیں اس کے منہ سے نکل رہی ہیں، یہ فوزیہ کی آوازیں نہیں ہیں بلکہ فوزیہ کے جسم میں جو چیز گھسی ہوئی ہے وہی سب کچھ بول رہی ہے پھر بھی اس کی زبان سے نکلی ہوئی اس طرح باتیں سن کر دکھ سا ہوتا تھا۔

فوزیہ کی چیخ وپکار ابھی کم نہیں ہوئی تھی کہ صحن کی طرف سے ایک کالی بلی ہمیں کمرے کی طرف آتی ہوئی نظر آئی، اس کا رنگ کسی قدر براؤن سا تھا اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں، اس بلی نے عجیب طرح سے ہم سب کو گھورنا شروع کیا، بالکل اس طرح جس طرح کوئی بھوکی بلی کسی چوہے پر داؤ لگاتی ہے۔ اس بلی کو دیکھ کر ہم سب اور بھی زیادہ خوف زدہ ہوگئے۔ فوزیہ نے اسی دوران اچانک امام الدین پر حملہ کردیا اور اس بار اس نے مولانا کی داڑھی کو اتنی زور سے کھینچا کہ مولانا کی جان سی نکل گئی، بے اختیار وہ رو پڑے اور اس حملے کی تاب نہ لاکر بے اختیار انہوں نے فوزیہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھے معاف کردو، میری جان بخش دو اور مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ میں اب اس حویلی میں نہیں آؤں گا۔

فوزیہ چیخی، جھوٹ بولتا ہے تو، تیرا مشورہ ہے کہ اب یہ لوگ تیرے استاذ سے بات کریں۔ کہاں ہے تیرا استاد۔ ہم اس سے بھی نمٹیں گے۔ ہم سب نے مل جل کر امام الدین صاحب کی گردن اور داڑھی فوزیہ کے ہاتھوں سے چھڑوائی، اسی وقت فوزیہ نے میری گردن دبوچ لی۔ اس نے مجھ پر پہلی بار حملہ کیا۔ ایک دم ہماری والدہ نے فوزیہ کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے تو اس نے میری گردن چھوڑ دی اور فوزیہ نے پھر اول فول بکنا شروع کیا۔ اس نے پھر والدہ کو بری بھلی باتیں کہیں، اس وقت بلی نے اپنی زبان نکال کر تین گز کے فاصلے سے فوزیہ کا گال چاٹنا شروع کیا، جیسے فوزیہ کو شاباشی دے رہی ہو اور جب والدہ نے جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھنا شروع کیا تو بلی آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہوگئی اور فوزیہ بھی اپنے حواس میں آگئی۔ دھواں بھی ختم ہوگیا اور بدبو بھی باقی نہیں رہی، ہم سب کو تھوڑا سا اطمینان ہوا اور ہم سب لوگ پھر سونے والے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس وقت فوزیہ نے رونا شروع کیا، پورے بدن میں درد بتا بتا کر وہ روتی رہی، شاید اس کو بہت تکلیف ہو رہی تھی اور جب وہ چیز اس پر سے غائب ہوگئی تھی تو اس کا درد کا احساس ہو رہا تھا اور وہ بلک بلک کر رو رہی تھی، ہماری والدہ نے اس کو اپنی گود میں لٹا لیا اور اس کے بدن کو سہلانا شروع کیا۔

ہم سب کو اس بات پر حیرت تھی کہ اچانک سب کچھ ٹھیک کیسے ہوگیا۔ بلی بھی غائب ہوگئی تھی، خونی پنجہ بھی غائب ہوگیا تھا، دھواں اور بدبو بھی ختم ہوگئی تھی اور فوزیہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آگئی تھی۔

آخر کیوں؟

کیا اس رات ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹنے والی تھی؟

کیا یہ خاموشی کسی طوفان کا پتہ دیتی تھی؟

کیا ہم کسی بہت بڑی قیامت کا شکار ہونے والے تھے؟

ہم سب کو حیرت تھی اور ہم سب کے ذہنوں میں ہزاروں سوال کلبلا رہے تھے، چند گھنٹے بہت سکون سے گزرے اور رات کو تقریباً دو بجے۔

اوپر چھت پر زبردست دھماکہ ہوا، جس سے ہم سب کی آنکھ کھل گئی، ہم لوگ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اوپر ہونے والے دھماکے کے بارے میں غور کرنے لگے کہ آخر کیا ہوا، تھوڑی دیر تک بالکل سناٹا سا رہا اس کے بعد بلیوں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں، ایسا لگتا تھا کہ جیسے دس بارہ بلیاں ایک ساتھ رو رہی ہوں، بلیوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بھیانک اور وحشت ناک تھیں کہ بس خدا کی پناہ ــــــ آج بھی ان آوازوں کا تصور اگر آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ــــــ کون یقین کر سکتا ہے کہ ایسے قیامت خیز حالات سے گزر کر بھی ہم آج زندہ ہیں۔ حالانکہ اس رات تو ہمیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ ہم میں سے ایک فرد بھی زندہ نہیں بچے گا۔

بلیوں کی آوازیں تو تھیں ہی بھیانت اور وحشت ناک اس کے ساتھ ساتھ کسی انسان کے ہنسنے کی آواز بھی آنے لگی ــــــ ہنسنے کی آواز کبھی خطرناک نہیں ہوتی، لیکن ہنسی کی آواز جو بلیوں کے رونے کے ساتھ ساتھ آرہی تھی وہ اس درجہ خطرناک د ہوش ربا تھی کہ الامان والحفیظ۔ ہم سب حیران و پریشان ہو کر ایک دوسرے کو تک رہے تھے، اور کسی نئی پیش آنے والی حقیقت کا انتظار کر رہے تھے۔

ہم نے کمرہ اندر سے بند کر رکھا تھا۔ کوئی رخ کھلی ہوئی نہیں تھی، لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ بلیاں یہاں کمرے میں ہی رو رہی ہیں، اور وہ بھیانک ہنسی ہنسنے والا بھی ہمارے کمرے ہی میں موجود ہے، ہمارے بچے حد سے زیادہ خوف زدہ تھے، عرفان بھی فرط خوف سے اپنی ماں سے لپٹا ہوا تھا، معصومہ نے اسے اپنی آغوش میں چھپا رکھا تھا، معصومہ کے برابر میں میرا پلنگ تھا، میں محسوس کر رہا تھا کہ معصومہ بھی خوف زدہ تھی، ہماری والدہ جلدی جلدی تسبیح کے دانوں پر اپنی انگلیاں چلا رہی تھیں، خدا ہی جانے وہ کیا پڑھ رہی تھیں، بس یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بھی سہمی ہوئی ہیں اور اللہ سے پناہ مانگ رہی ہیں، مولانا امام الدین بھی ڈر اور خوف کی وجہ سے بالکل پیلے پڑ گئے تھے، دراصل انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ وہ خاص طور پر جنات کا نشانہ ہیں، انہیں اس بات کا ڈر تھا کہ میرے دوست کی طرح کہیں وہ بھی غائب نہ کر دیئے جائیں، ان کی آنکھوں سے عجیب طرح کی وحشت ٹپک رہی تھی، سچ تو یہ ہے کہ ہم سب ہی سہمے ہوئے تھے، اور ہم سب کو اس بات کا یقین تھا کہ صبح ہونے سے پہلے کوئی بہت بڑی درگھٹنا ہمارے ساتھ گھٹنے والی ہے، میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ اٹھوں اور دروازہ کھول کر باہر کی طرف جھانکوں لیکن مجھے والدہ نے اشارے سے منع کر دیا ــــــ عین اس وقت کمرے کے اندر تقریباً کوے کے برابر ایک چمگادڑ اڑنا شروع ہوا ــــــ حالانکہ ہمارے کمرے میں کبھی چمگادڑ دکھائی نہیں دیتے تھے، چھتیں بھی اس طرح کی تھیں کہ وہاں کسی چمگادڑ کے گھونسلے کا کوئی امکان نہیں تھا، لیکن اچانک چمگادڑ کمرے میں اڑنے لگے سب نے اپنے منہ لحافوں میں کر لئے، یہ

ایک نئی مصیبت ہمارے سر پر منڈھلانے لگی تھی ـــــــ ایک دومنٹ کے بعد میں نے لحاف اپنے منہ سے ہٹا کر دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ اب کمرے میں چار چمگادڑ اڑ رہے تھے اور سب کوے کے برابر تھے، میں نے والدہ کو آواز دی، والدہ کا منہ بھی ڈھکا ہوا تھا، میں نے کہا امی دیکھو کہ اب چار یا پانچ چمگادڑ کمرے میں اڑ رہے ہیں، والدہ بولیں، منہ ڈھک لو اور اللہ سے دعا کرو، آیت الکرسی پڑھو، بس اللہ ہی کوئی مدد کرے گا، سب نے والدہ کا یہ جملہ سن کر پھر اپنا منہ ڈھک لیا ـــــــ ایک دومنٹ کے بعد معصومہ چیخی، عرفان کے ابو دیکھو کمرے میں کیا ہو رہا ہے، میں نے آہستہ سے اپنا منہ باہر نکالا، تو میری چیخ نکل گئی، اس وقت پورے کمرے میں چمگادڑ ہی چمگادڑ بھرے ہوئے تھے، محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی، یہ چمگادڑ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے، انہیں دیکھ کر حد سے زیادہ وحشت ہو رہی تھی، اب کمرے میں کھڑے ہوتے بھی ڈر لگ رہا تھا، میں نے آہستہ آہستہ لحاف سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ہمت نہیں ہوئی، اس لئے کہ چمگادڑ اتنے سارے ہوگئے تھے کہ ان سے بچنا ممکن نہیں تھا ـــــــ

مولانا امام الدین صاحب لحاف ہی میں سے بولے۔

ظفر صاحب! کسی طرح کمرے سے باہر نکلیں، ورنہ مصیبت آجائے گی، مولانا کیسے نکلوں؟

میں نے کہا۔ پورا کمرہ چمگادڑوں سے بھرا ہوا ہے، میں لحاف سے نکلوں گا تو یہ مجھے چمٹ جائیں گے، پھر میرے ذہن میں یہ ترکیب آئی کہ لحاف اوڑھے کمرے سے باہر نکل جاؤں، چنانچہ میں لحاف سمیت کمرے کے دروازہ تک گیا اور میں نے کمرے کا دروازہ کھول دیا، اور میں کمرے سے باہر نکل گیا، اچانک لائٹ بھاگ گئی میں کمرے سے باہر تھا، میں نے لحاف ہٹایا تو میری چیخ نکل گئی، باہر چار آدمی کھڑے تھے، ان کے قد تین تین گز کے تھے، میرے باہر آنے کے بعد کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا تھا، اب میں کمرے سے باہر بالکل تنہا اور دوسری مخلوق کے لوگ باہر کھڑے تھے اور اب میرے مرنے کی باری تھی، ہاں مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ بس اب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، میرا حلق بالکل خشک ہوگیا تھا، میری آواز بھی نہیں نکل رہی تھی، میں کسی کو پکار بھی نہیں سکتا تھا ـــــــ بس میں اپنی موت کا منتظر تھا۔

کمرے سے باہر نکل کر بلیوں کے رونے کی آوازیں زور و شور کے ساتھ میرے کانوں میں آنے لگیں، اور کسی انسان کے ہنسنے کی آواز بھی اب میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے دوسری مخلوق کے لوگ بڑھنے لگے اور وہ پندرہ تک ہوگئے، میں کسی بچے کی طرح خوف، دہشت میں مبتلا تھا اور لحاف اوڑھے دیوار سے لگا کھڑا تھا، ایک دم کمرے کا دروازہ کھلا اور معصومہ کمرے سے باہر عرفان کو لے کر آگئی ـــــــ یہ اس نے ٹھیک نہیں کیا تھا، لیکن شاید وہ میری وجہ سے پریشان ہوگئی تھی اور اس نے اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے کمرے سے باہر قدم نکال لیا تھا ـــــــ معصومہ عرفان کو گود میں لئے میرے پاس آکر کھڑی ہوگئی تھی جب اس نے باہر پندرہ بیس لمبے لمبے انسان کھڑے دیکھے تو فرط خوف سے بے ہوش ہوگئی، میرے لئے ایک نئی مصیبت کا سامان پیدا ہوگیا، وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی اور عرفان نے بے تحاشہ رونا شروع کر دیا، میں معصومہ کو سنبھالنے میں لگ گیا، اسی وقت والدہ کمرے سے باہر نکل آئیں انہوں نے عرفان کو گود میں اٹھالیا، عرفان بری طرح رو رہا تھا ـــــــ وہ کسی طرح چپ نہیں ہو رہا تھا ـــــــ والدہ اسے چپ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں اور میں معصومہ کو ہوش میں لانے کی جدوجہد کر رہا تھا، ابھی معصومہ ہوش میں نہیں آئی تھی کہ والدہ کے منہ سے ایک زبردست چیخ نکلی اور وہ بھی زمین پر گر کر بے ہوش ہوگئیں، میں نے گھبرا کر والدہ کی طرف دیکھا وہ پوری طرح بے ہوش ہو چکی تھیں، اور عرفان اب بالکل چپ تھا لیکن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خلاؤں میں گھور رہا تھا، اسی وقت میں نے اپنی بہن کو پکارا، اور امام الدین صاحب کو بھی آواز دی کہ فوراً باہر آجاؤ، باجی بھی باہر آگئیں اور انکے ساتھ ساتھ امام الدین بھی آگئے، ان لوگوں نے جب باہر کا منظر دیکھا تو سب گھبرا گئے۔

آہستہ آہستہ سبھی لوگ کمرے سے باہر آگئے، فوزیہ بھی باہر نکل آئی، اس وقت صحن میں دوسری مخلوقات کے لوگ موجود تھے، بلیوں کے رونے کی آوازیں بھی بند ہوگئی تھیں، اور کمرے سے چمگادڑ بھی غائب ہوگئے تھے، لیکن ہم سب خوف و دہشت میں مبتلا تھے، اور کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

ابھی والدہ اور معصومہ پوری طرح ہوش میں نہیں آئی تھیں کہ فوزیہ نے چیخنا شروع کر دیا، بچاؤ! بچاؤ! مجھے لے جا رہے ہیں، بچاؤ! مجھے لے جا رہے ہیں، بچاؤ! مجھے گھسیٹ رہے ہیں، وہ اس طرح کے جملے بولے چلی

جارہی تھی، حالانکہ کوئی اس کے پاس نہیں تھا، نہ کوئی اسے گھسیٹ رہا تھا، میں نے باجی سے کہا کہ آپ اسے سنبھالیں میں ان دونوں کو ہوش میں لے آؤں ـــــــ باجی نے فوزیہ کو بہلانے کی کوشش کی لیکن وہ تو بری طرح چیخ رہی تھی اور بس سے باہر ہوتی جارہی تھی ـــــــ اس وقت معصومہ کو ہوش آگیا تھا، لیکن والدہ بالکل ہوش میں نہیں تھیں، وہ بے سدھ پڑی ہوئی تھیں، میں انہیں بار بار جھنجوڑ رہا تھا لیکن انہیں ہوش نہیں آیا۔

معصومہ کو ہوش تو آگیا تھا لیکن وہ اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ وہ عرفان کو بھی نہیں سنبھال پارہی تھی اور عرفان بالکل چپ تھا، لیکن اس کی آنکھیں جوں کے توں پھٹی ہوئی تھیں، جنہیں دیکھ کر ڈر لگ رہا تھا ـــــــ فوزیہ نے کہرام مچا رکھا تھا ـــــــ وہ کسی طرح قابو میں نہیں آرہی تھی، میں نے امام الدین صاحب سے کہا کہ کچھ پڑھ کر پھونک دو، کچھ تو کرو، تم کس طرح کے عامل ہو؟ میرا موڈ خراب ہو رہا تھا، ارے بھئی آیت الکرسی وغیرہ کچھ تو پڑھ کر دم کرو، تم تو کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہو، انہوں نے کچھ پڑھنا شروع کیا اسی وقت فوزیہ نے اتنی زور تھپڑ مارا کہ وہ دیوار سے جاٹکرائے ـــــــ پھر شکایت کے انداز میں بولے لواور پڑھواؤ، میں نے پریشان ہوکر کہا، آخر ہم کریں کیا ـــــــ امام الدین صاحب اگر یہ کام آپ کے بس کا نہیں تھا تو آپ منع کردیتے، کم سے کم اتنی ساری مصیبتیں تو ہمیں نہ لپٹتیں۔ اب تو حال یہ ہے کہ:

نہ پائے رفتن، نہ جائے ماندن

ظفر صاحب! صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اگر کسی طرح باہر نکلنے کا موقعہ مل گیا تو میں بھی اپنے استاد کو لے آؤں گا، انشاء اللہ وہ اس سب کو کنٹرول کرلیں گے۔

پھر وہی ـــــــ ذلیل۔ فوزیہ نے زہریلی آواز میں کہا اور انتہائی خوفناک انداز میں امام الدین کو گھورا ـــــــ

وہ بے چارے پھر سٹ پٹا کر رہ گئے، یہ تو اندازہ ہوگیا تھا کہ امام الدین صاحب بالکل اناڑی تھے، ان کے بس کا کچھ تھا ہی نہیں، وہ تو اتنی جلدی گھبرا جاتے تھے کہ خود مجھے حیرت ہوتی تھی، ان سے زیادہ وظائف تو ہماری والدہ پڑھ رہی تھیں، اور ان کے پڑھنے سے فرق بھی پڑ جاتا تھا لیکن اس وقت وہ بے ہوش تھیں ـــــــ معصومہ کو ہوش آگیا تھا لیکن وہ تو نیم مردہ سی ہوگئی تھی، تقریباً دس منٹ کے بعد والدہ کو ہوش آگیا ـــــــ ان کے ہوش میں آنے کے بعد ہم دوسرے کمرے میں چلے گئے، رات کو ۳ بج گئے تھے، لیکن نیند سب کی اڑ گئی تھی، فوزیہ فی الحال کچھ خاموش تھی، لیکن ہمیں تو اس کی خاموشی سے بھی ڈر لگتا تھا، میں نے معصومہ سے کہا کہ چائے بنالو ـــــــ وہ بولی آپ لوگ کچن سے سب سامان لاکردو ـــــــ اور اسٹوو غیرہ اس کمرے میں ہے، جس میں ہم سوئے ہوئے تھے وہ لاکردو تو میں چائے بنادوں گی ـــــــ

معصومہ جس وقت چائے بنانے لگی تو چائے کی پتیلی چولھے سے اڑنی شروع ہوگئی اور تقریباً ایک گز اوپر چلی گئی، سب لوگ اپنے اپنے لحاف میں پھر گھس گئے، والدہ نے کہا، چھوڑو چائے وائے، سب بیٹھ کر استغفار پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، کوئی منت مانگو کہ ہم سب بچ جائیں، تو وہ منت پوری کریں گے، اس وقت ہم سب قہر خداوندی کے شکار ہیں، ابھی والدہ کی بات پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ کمرے میں ایک سیاہ رنگ کی بلی داخل ہوئی اور ایک اسٹول پر چڑھ کر بیٹھ گئی، وہ سب کو گھورے جارہی تھی ـــــــ پھر یہ دیکھ کر ہم پریشان ہوگئے کہ فوزیہ اس کے قریب چلی گئی اور اس نے فوزیہ سے اپنا پنجہ بڑھا کر ہاتھ طلایا ـــــــ معصومہ فوزیہ کو آواز دیتی رہی لیکن وہ نہیں آئی اور وہ بلی کے برابر میں ہی کھڑی رہی۔

ہم کھلی آنکھوں سے یہ بھیانک منظر دیکھ رہے تھے کہ بلی فوزیہ کے چہرے کو اپنی زبان سے چاٹ رہی تھی اور فوزیہ بلی کو محبت کی نظروں سے دیکھ رہی تھی، یاالٰہی یہ سب کچھ کیا ہے؟ ہم کس مصیبت کا شکار ہوکر رہ گئے ہیں اور ہمیں ان مصائب سے کیسے نجات ملے گی؟ اور نجات ملے گی بھی یا نہیں؟ اس طرح کے بے ترتیب سے الجھے الجھے سوالات میرے دل میں ابھرتے رہے لیکن ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا، وقت سے پہلے یہ جان لینا ممکن نہیں تھا کہ آگے کیا ہوگا اور ہم اس مشکل سے نکل جائیں گے یا نہیں؟

ابھی میں ان سوالوں میں کھویا ہوا تھا کہ ایک چمگادڑ میرے چہرے سے ٹکرائی...... میں زمین پر گرتے گرتے رہ گیا...... میری یہی بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ دیکھ کر فوزیہ نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا اور وہ کالی بلی بھی اپنے دانت نکال کر بہت ہی زہریلی سی ہنسی ہنس رہی تھی اور انتہائی خطرناک نظروں سے مجھے گھور رہی تھی۔

ایک لمحہ کے لئے میرا موڈ خراب ہوگیا، اگرچہ میں جانتا تھا کہ فوزیہ بالکل ہی بے قصور ہے اور اس پر کوئی چیز چڑھی ہوئی ہے جو اس سے غلط حرکت کروا رہی ہے۔ ابھی اس وقت جب فوزیہ نے میرا مذاق اڑایا مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں دوسرے کمرے میں چلا گیا، میرے

پیچھے سبھی لوگ اس کمرے میں ہی پہنچ گئے، اب صرف فوزیہ باہر تھی، میں رونے لگا...... مجھے اپنی بدنصیبی پر رونا آرہا تھا، میرا پورا جسم کانپنے لگا، اس وقت میری والدہ نے مجھے لپٹا کر کہا: ظفر! تم ہمت سے کام لو، میں جانتی ہوں کہ یہ بہت ہی برا وقت ہے اور بہت ہی مصیبت کی گھڑی ہے لیکن بیٹا اگر تم ہمت چھوڑ دو گے تو ہم سب کا کیا بنے گا؟

امام الدین صاحب نے بھی مجھے تسلی دی اور میرے اندر ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی، میری یہ کیفیت دیکھ کر معصومہ کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر گئی تھیں، وہ بے سدھ سی ہوگئی تھی، چندمنٹ کے بعد میں اپنے اوپر قابو پالیا اور میں سنبھل کر بیٹھ گیا...... اسی وقت فوزیہ بے تحاشہ چیختی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی، اس کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ تھا، وہ مجھے لینے آگئے ہیں، مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ، انہیں بھگاؤ۔ وہ چیختی چلی جارہی تھی اور ہمیں کمرے میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا، میں اور امام الدین کمرے سے باہر آئے تو ہم نے دیکھا کہ اب وہ کالی بلی بھی صحن میں نہیں تھی، باہر بالکل موت کی سی خاموشی تھی، نہ بلی تھی، نہ کئی چمگادڑ نظر آرہی تھی، اور نہ کوئی اور چیز اور باہر وحشت ناک قسم کا سناٹا تھا، جیسے گھر کا صحن، صحن نہیں قبرستان ہو، ہم دونوں پھر کمرے کی طرف پلٹے، اس وقت بھی فوزیہ چیخ رہی تھی، امی مجھے بچاؤ، ابو مجھے بچاؤ، دادی مجھے بچاؤ، مولانا صاحب مجھے بچالو...... یہ لوگ مجھے لے جائیں گے، مجھے مار ڈالیں گے۔

فوزیہ کو اس قدر تڑپتا اور بلبلاتا دیکھ کر میں نے اس کو اپنی گود میں اٹھا لیا اور میں نے اس کو پیار کرنے کا ارادہ کیا، مگر اف میرے پروردگار...... میں کس طرح اس کیفیت کو بیان کروں...... جو اس وقت میری ہوئی تھی، کیسے بتاؤں کیاں گزری تھی میرے دل اور دماغ پر اس وقت جب فوزیہ نے میرے چہرے کو بری طرح کھسوٹ دیا تھا، وہ فوزیہ جو تھوڑی دیر پہلے بچاؤ بچاؤ کی صدائیں بلند کررہی تھی وہ فوزہ پھر اچانک بدل گئی، اس نے میرا منہ نوچ ڈالا اور میرے چہرے پر تھوک دیا، میں نے فوزیہ کو اپنی گود سے اتار دیا...... فوزیہ گود سے اترتے ہی باہر کی طرف بھاگی، وہ بھاگتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اب میں جارہی ہوں، میں ان لوگوں کے ساتھ جارہی ہوں میں، امام الدین اور معصومہ نے فوزیہ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ تیزی سے زینے پر چڑھ گئی، میں بھی تیزی کے ساتھ زینے پر چڑھ گیا اور میرے ساتھ امام الدین بھی زینہ طے کرتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچ گئے تھے۔ معصومہ کو میں نے خود ہی روک دیا تھا کہ تم ابھی نیچے ہی رہو، اس لئے وہ زینے پر نہیں چڑھی۔

میں نے اور امام الدین نے اوپر ہر طرف نظریں دوڑائیں لیکن ہمیں وہاں کہیں فوزیہ نظر نہیں آئی...... ہم دونوں آہستہ آہستہ کمرے کی طرف گئے، کمرے کے تین دروازے تھے اور تینوں ہی دروازے کھلے ہوئے تھے، کمرے میں اندھیرا تھا، اس لئے کچھ نظر نہیں آرہا تھا، میں فوزیہ کو بار بار پکارتا رہا لیکن فوزیہ کی آواز نہیں آئی، امام الدین اور میں کمرے میں داخل ہوگئے اور میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوئچ آن کردیا، لیکن لائٹ نہیں جلی...... میں نے دوسرا، پھر تیسرا اور چوتھا سوئچ آن کیا، لیکن لائٹ نہیں جلی، اسی وقت امام الدین نے کہا: ظفر صاحب! اس کونے میں دیکھو یہ کیا چیز چمک رہی ہے، میں نے دیکھا اور میں سمجھ گیا وہ بلی کی آنکھیں تھیں جو اندھیرے میں بلب کی طرح چمک رہی تھیں، میں نے امام الدین سے کہا کہ وہ بلی ہے، شاید فوزیہ بھی اسی طرف ہے، میں بلی کی طرف بڑھا اور امام الدین بھی میرے ساتھ ساتھ چلے، اچانک ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے کے تینوں دروازے بند ہوگئے ہوں، میں نے اور امام الدین نے ایک ساتھ پلٹ کر دیکھا، کمرے کے دروازے بند تھے، اندھیرے کی وجہ سے یہ نظر نہیں آرہا تھا کہ ان کی چٹخنیاں کھلی ہوئی ہیں یا نہیں، گر چہ دروازے بند ہوچکے تھے، اب ہم دونوں پوری طرح جنات کے قبضہ میں تھے اور فوزیہ بھی شاید پوری طرح ان کی گرفت میں پہنچ گئی تھی، ہم نے یہ سمجھ کر کہ بچنا تو اب مشکل ہے اور بھاگنے کا راستہ بھی بند ہوچکا ہے اس لئے بلی کی طرف بڑھنا شروع کیا، اسی وقت ایک خوف ناک قسم کی آواز آئی ٹھہر جا...... اپنے اوپر رحم کھاؤ، خود ہمارا شکار مت بنو...... یہ آواز سن کر ہم دونوں لرز گئے اور اندھیرے میں ایک دوسرے کا قرب تلاش کرنے لگے، ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرپائے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ بلی کے رونے کی آواز آئی...... اس کا رونا اس کے ہنسنے سے بھی زیادہ بھیانک تھا...... ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا کہ بلی زمین سے دوگز اوپر بغیر کسی سہارے کے کھڑی تھی، وہ فضا میں معلق تھی، اندھیرے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آرہی تھی، ہم اس کا اندازہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں سے کررہے تھے، یہ تو ہمیں یقین ہوگیا تھا کہ آج کی رات، ہم سب یا گھر کے کچھ افراد زندہ نہیں بچیں گے، ہم دونوں محوِ اضطراب تھے کہ ایک زوردار قہقہہ کی آواز کمرے میں گونجی، اس کے بعد پھر سناٹا طاری ہوگیا...... کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ

ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا...... اب کمرے کے چاروں گوشوں میں چار بلیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھیں وحشت ناک انداز سے چمک رہی تھیں...... میں نے امام الدین کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا...... اسی دوران فوزیہ کے رونے کی آواز آئی، بچاؤ، مجھے بچاؤ! وہ مجھے لے جارہے ہیں اور حیرت ناک بات یہ تھی کہ فوزیہ کی آواز کمرے کے باہر سے آرہی تھی، حالاں کہ ہم نے اس کو کمرے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اور اسی لئے ہم دونوں کمرے میں پہنچ گئے تھے...... اب ہم باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے کیوں کہ باہر سے کمرے کے دروازے بند ہوچکے تھے اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے یہ بھی اندازہ نہیں ہورہا تھا کہ ہم کمرے میں کس جگہ کھڑے تھے، فوزیہ کی چیخ و پکار دل اور دماغ سے ٹکرا رہی تھی، خدا ہی جانے میری بچی پر کیا گزر رہی تھی اور میں بدنصیب اس کو اس عذاب سے نجات نہیں دلا پا رہا تھا...... دو دن اور دو رات ہمیں اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہوچکے تھے اور فرار کا کوئی راستہ ہمارے سمجھ میں نہیں آرہا تھا، فوزیہ کی آواز کچھ دیر کے بعد آنی بند ہوگئی...... ہمیں کسی قدر اطمینان ہوا، اسی وقت میں نے امام الدین سے کہا کہ چلو دروازے کی طرف چلو، کسی طرح باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اور میں دروازے کی طرف بڑھے، اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں دھواں پھیل رہا ہو، ہمارا دم گھٹنے لگا...... ہم کسی بھی طرح ٹٹولتے ٹٹولتے دروازے تک تو پہنچ گئے لیکن دروازہ بند تھا، اس لئے باہر نکلنا ممکن نہیں تھا۔ تینوں ہی دروازے باہر کی طرف سے بند تھے، آہستہ آہستہ دھواں کمرے میں بڑھتا جارہا تھا اور ہمارا دم گھٹتا جارہا تھا، ہمیں یہ یقین ہوچکا تھا کہ شاید اب ہم زندہ نہیں بچ سکیں گے، ہماری عجیب سی پوزیشن تھی، نہ ہم رو سکتے تھے، نہ چیخ و پکار کرسکتے تھے، نہ کسی سے فریاد کرسکتے تھے، اگر ہمیں کوئی جن یا بھوت نظر آجاتا تو اس کے پیروں میں پڑ جاتے اور اسی سے آہ وزاری کرتے لیکن جب کوئی نظر ہی نہیں آتا تھا تو کس سے فریاد کرتے اور کس سے نجات حاصل کرنے کی درخواست کرتے، ہمیں ٹھسکے لگنے شروع ہوگئے، کیوں کہ دھواں ناک اور منہ کے راستوں سے ہمارے اندر گھس کر دماغ کی طرف چڑھ رہا تھا، ہمیں اُبکائیاں بھی آرہی تھیں، ہم دونوں تڑپ تڑپ کر اپنے رب کو یاد کر رہے تھے...... اور بس اسی سے فریاد کر رہے تھے...... بے شک جب بندہ دل کی تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو ضرور سنتا ہے اور اللہ پھر اپنے بندے کی مدد بھی کرتا ہے...... اس وقت بھی جب ہم نے دل کی تڑپ کے ساتھ اپنے اللہ کو پکارا تو اللہ کی مدد آئی...... اور کمرے کا بیچ والا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم دونوں تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے...... بارش پھر شروع ہوگئی تھی...... اور ہوا بھی بہت تیز چل رہی تھی، ہم بھیگتے ہوئے زینے کے دروازے تک پہنچے تو اب زینے کا دروازہ ہمیں بند ملا، وہ اندر سے بند تھا...... ایک نئی مشکل پھر سامنے کھڑی تھی...... اس وقت پھر فوزیہ کے رونے کی آواز آئی، اب فوزیہ کی آواز کمرے کے اندر سے آرہی تھی، وہ امی ابو زور زور سے پکار رہی تھی اور بے تحاشہ رو رہی تھی، اس کے رونے سے ہمارے کلیجے پھٹ رہے تھے، لیکن اب ہماری ہمت کمرے میں جانے کی نہیں تھی، اب ہم نے فوزیہ کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردیا تھا، کیوں کہ ہم اس کو اس مشکل سے نجات دلانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اندیشہ اس بات کا تھا کہ اس کو مشکل سے نجات دلانے کے چکر میں ہم خود ہی کسی بڑی مشکل کا شکار نہ ہوجائیں، فوزیہ کی آواز چوں کہ کمرے کے اندر سے آرہی تھی، ہم دونوں کی نظریں کمرے ہی کی طرف لگی ہوئی تھیں، ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں ایک نہیں کئی لوگ موجود ہوں، ہمیں کچھ سائے سے کمرے میں رینگتے ہوئے نظر آئے، ہوا کی سائیں سائیں بڑھتی جارہی تھی اور بارش بھی بہت طوفانی تھی، ہمارے ہوش اڑے جارہے تھے اور دل انجان سے اندیشوں سے پریشان تھا، زینہ اندر سے بند تھا، اس لئے نیچے نہیں جاسکتے تھے۔ کمرے میں اندھیرا تھا اور ہمارے اندر جنات سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی، نہ اہلیت۔ امام الدین بھی کچے پکے قسم کے عامل تھے، یہ بھی کچھ نہیں کرسکتے تھے۔ ایسے ہوش ربا حالات میں صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

طوفانی بارش سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی اور اب فوزیہ کی آواز بھی نہیں آرہی تھی، خدا ہی جانے اس پر کیا گزر رہی تھی اور وہ کن مشکلات کا شکار تھی، ہم نے ایک بار پھر اپنے رب کے سامنے گڑگڑانا شروع کیا اور واہ رے اللہ! تیری شان...... چند منٹ کے بعد زینہ کا دروازہ بھی کھل گیا اور ہم دونوں آندھی اور طوفان کی طرح نیچے اتر گئے...... نیچے اتر کر کمرے میں پہنچے تو ہم نے سب کو روتے ہوئے دیکھا...... کیوں کہ گھر والوں کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ ہم جنات کا نوالہ بن گئے ہیں۔ صائمہ فرط غم میں بے ہوش ہوگئی، باقی سب گھر کے افراد بالکل

اس طرح رو رہے تھے جس طرح کسی کی موت پر روتے ہیں، ہماری والدہ نے ہمیں دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور ہم سے پوچھا۔

"فوزیہ کہاں ہے؟"

امی جان۔ فوزیہ کے بارے میں اب میں بالکل مطمئن ہوں، وہ بڑے کمرے میں تھی، اور وہیں سے اس کے رونے کی، بلکنے کی آوازیں آرہی تھیں، لیکن کافی دیر سے اب اس کی کوئی آواز نہیں آرہی ہے، شاید کہ وہ بھی میرے دوست کی طرح یرغمال بنالی گئی ہے، بس اب ہمیں صبر کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر میری والدہ بے تحاشہ رونے لگیں، ہائے میری بچی! کیا گزر رہی ہوگی اس پر۔ اے خدا کس گناہ کی سزا دی تو نے ہمیں، انہوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کے بعد وہ امام الدین کی طرف مخاطب ہو کر بولیں، مولانا یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے، نہ آپ علاج کے لئے اس گھر میں آتے نہ اس قدر آفتوں کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا۔ مولانا صاحب! جب آپ کو اس کام میں مہارت نہیں تھی تو آپ کو یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔

اماں جی! اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں تو اس طرح کے کیس کرتا ہی رہتا ہوں مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کیس اس قدر ڈینجر ہے کہ میں خود الجھ کر رہ جاؤں گا، پھر بھی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے استاد سے اس مصیبت کو ختم کراؤں گا، ایک بار یہاں سے نکل تو جاؤں، اسی اثنا میں صائمہ کو ہوش آگیا، مجھے دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی لیکن پھر فوراً ہی اس نے پوچھا۔

اور وہ فوزیہ؟

فوزیہ اوپر۔ ٹھیک ہے۔ آجائے گی۔ میں نے اس کو بہلانے کے لئے کہا۔

سچ سچ بتایئے فوزیہ کہاں ہے؟

میں کچھ بتانے ہی والا تھا کہ والدہ بول پڑیں۔ صبر کرو، فوزیہ بھی اب غائب ہوگئی ہے۔

ہائے اللہ۔ میری فوزیہ۔ صائمہ نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کردیا۔ اس کو دیکھ کر سب ہی رونے لگے اور اب تو مجھ سے بھی صبر نہ ہوسکا، میری بھی ہچکیاں بندھ گئیں۔

ہم تو روتے روتے سب ہی بے سدھ سے ہوگئے تھے۔ ہمیں اپنے گرد و پیش کا بھی احساس نہیں تھا۔ لیکن امام الدین نارمل تھے، اگرچہ ان کے چہرے پر بھی تشویش اور فکرات کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں بھی کسی سوکھے ہوئے تالاب کی طرح خشک تھیں۔ لیکن ان کے چہرے سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بھی ہماری آفتوں سے ملول اور رنجیدہ تھے اور کچھ شرمندہ سے بھی تھے، ہم سب مدہوش سے تھے، ایک دم انہوں نے کہا۔ ظفر صاحب اوپر فوزیہ کے رونے کی آواز آرہی ہے۔

میں نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی تو مجھے بھی ایسا محسوس ہوا کہ جیسے فوزیہ رو رہی ہے اور امی امی کی آوازیں نکال رہی ہے، عجیب بات تھی کہ جب وہ ان کے قبضے میں ہوتی تھی تو ہمیں پکارتی تھی اور جب وہ ہمارے قبضے رہتی تھی تو ان کی بولی بولتی تھی اور ہم سے الجھتی تھی، اس وقت وہ پوری طرح ان کے تصرف میں تھی وہ اس کو اگر جان سے مار دیتے، اس کا خون پی لیتے تو بھی ہم کیا کر سکتے تھے، اس وقت وہ امی امی کی صدائیں بلند کر رہی تھی اور اس طرح رو رہی تھی جیسے بالکل تھک چکی ہے اور جیسے اس کی جان ہلکان ہوگئی ہو، اولاد کی محبت بھی کیا چیز ہے جب کس مصیبتوں سے گزر کر اوپر سے نیچے آیا تھا لیکن اب جب فوزیہ کے رونے اور بلبلانے کی آواز سنی تو پھر میرے قدم زینے کی طرف اٹھ گئے، ابھی میں زینے تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ والدہ نے مجھے آواز دی۔ اور وہ بولیں، بیٹا اکیلے جانا ٹھیک نہیں تم مولوی صاحب کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔

میں نے امام الدین کی طرف دیکھا، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہ کچھ ڈر رہے تھے اور شاید اوپر جانے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کو کشمکش میں مبتلا دیکھ کر والدہ نے کہا۔ اگر مولوی صاحب کی ہمت جواب دے چکی ہے تو بیٹا میں تیرے ساتھ چلتی ہوں، لیکن کچھ بھی ہو میں تجھے اکیلے اوپر جانے نہیں دوں گی۔

والدہ کا یہ جملہ سن کر امام الدین بولے۔ چلو میں چلتا ہوں۔ اللہ مالک ہے۔

ہم دونوں کا ارادہ دیکھ کر والدہ نے کہا ذرا ٹھہرو ہم دونوں رک گئے، والدہ نے کچھ پڑھ کر ہم دونوں پر دم کر کے کہا۔ جاؤ بیٹا اللہ کی حفاظت میں۔

ہم دونوں مرے ہوئے سے انداز میں زینہ طے کر کے اوپر پہونچ گئے، بڑے کمرے میں اندھیرا ہی تھا۔ ہم دونوں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ مریں یا جئیں اب ہم فوزیہ کی آواز جہاں سے بھی آئے گی وہیں جا کر رہیں گے۔ ہاں میں یہ بتانا تو بھول ہی گیا۔ ہم اس مرتبہ ٹارچ لے کر اوپر آئے تھے تاکہ اندازہ کرسکیں کہ کمرے میں یا کسی اور جگہ فوزیہ کہاں

ہے اور کس حال میں ہے۔

موسم میں خنکی تھی، ہوا تیز تھی اور ہوا کی سائیں سائیں ایک عجیب طرح کا خوف پیدا کر رہی تھی، رات ڈھلنے والی تھی، ہر طرف موت کی سی خاموشی تھی، دور دور تک سناٹا تھا۔ اس بھیانک ماحول میں ہم دونوں چھت پر کھڑے ہوئے تھے اور اپنی بدنصیبی کا ماتم کر رہے تھے، اس خاموشی میں برائے نام سی اگر کوئی آواز نکلتا تو وہ فضا میں بکھرتی، لیکن کسی طرح کی آواز نہیں تھی۔ اب فوزیہ کی بھی آواز نہیں آرہی تھی، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب ہم کیا کریں، نیچے جائیں یا اسی طرح اوپر کھڑے رہیں۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد بلی کے رونے کی آواز آئی، بلی جب روتی ہے تو بڑی وحشت ہوتی ہے اور جس ماحول میں رونے کی آواز آئی تھی وہ تو خود ہی بہت وحشت ناک ماحول تھا، ہم دونوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، بلی ایک منٹ کے لئے روتی تھی پھر خاموش ہوجاتی تھی۔ بلی تین یا چار مرتبہ روئی اور خاموش ہوگئی، پانچویں مرتبہ رونے کے بعد جب خاموش ہوئی تو کسی کے ہنسنے کی آواز آئی، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کون ہنسا، امام الدین کہنے لگے کہ یہ فوزیہ کی آواز تھی۔ لیکن مجھے ایسا لگا کہ جیسے کوئی بڑی عمر کی عورت ہنسی ہو۔ اس کے بعد پھر بلی کے رونے کی آواز آئی اور اس مرتبہ لگاتار دس منٹ تک یہ آواز آتی رہی اور اس مرتبہ یہ آواز اس قدر بھیانک اور خوفناک تھی کہ ہم دونوں کے جسم پر لرزہ سا طاری ہوگیا تھا اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد بلی کا رونا بند ہوگیا اور پھر ہنسنے کی آواز آئی، غور وفکر کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کون ہنس رہا ہے؟ شبہ یہ بھی ہو رہا تھا کہ فوزیہ ہنس رہی ہے اور شبہ یہ بھی ہو رہا تھا کہ کوئی عورت ہنس رہی ہے۔ ہم دونوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کچھ نظر آئے لیکن کچھ نظر نہیں آیا، امام الدین نے کہا کہ ٹارچ کی روشنی کمرے کی طرف ڈالو۔ ان کے مشورے پر میں نے ٹارچ آن کی اور اس کی روشنی بڑے کمرے کی طرف ڈالی۔ جب روشنی کمرے میں پھیلی تو ہمیں صاف صاف نظر آیا کہ جیسے کوئی سیاہ فام عورت ہے، جس نے فوزیہ کو گود میں اٹھا رکھا ہے، بلی ہمیں نظر نہیں آئی لیکن اسی وقت کمرے میں ایک دھمکا سا ہوا اور ایسا لگا جیسے کوئی کہہ رہا ہو۔ مردود۔ ذلیل۔ نانہجار۔

ظاہر ہے کہ یہ گالیاں ہمیں پڑ رہی تھیں کیوں کہ روشنی ہم نے ڈالی تھی، میں نے ٹارچ بند کرلی، اس کے بعد کمرے میں ایک آواز گونجی۔

اے ذلیل انسانو! ہمارا گھر خالی کردو۔ ورنہ ہم تم سب کو ماردیں گے، ہم یہاں آگ لگادیں گے۔

اس کے بعد پھر سناٹا طاری ہوگیا۔ پھر بلی کے رونے کی آواز آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد بلی کا رونا ختم ہوا تو پھر وہی ہنسنے کی آواز گونجی۔ اس مرتبہ میں نے صاف صاف اس آواز کو پہچان لیا یہ آواز فوزیہ ہی کی تھی۔

میں نے امام الدین صاحب سے کہا۔ یار کچھ بھی ہو چلو کمرے میں چلتے ہیں، جو کچھ گزرے گی گزر جائے گی اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہم فوزیہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔

دیکھ لیں خطرہ بھی ہے، امام الدین نے کہا۔ خطرہ تو ہے ہی لیکن اس طرح کب تک کھڑے رہیں، نیچے جاتے ہیں تو فوزیہ کی فکر ہوتی ہے آخر کیا کریں؟

جب میں نے دیکھا کہ امام الدین کمرے میں جانے کے لئے تیار ہوگئے تو میرا ارادہ اور مستحکم ہوگیا پھر میں تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا کمرے کی طرف بڑھا، ابھی ہم لوگ ۳؍ قدم ہی بڑھے ہوں گے کہ نیچے سے صائمہ کے چیخنے کی آواز آئی، ارے آکر دیکھو عرفان کو کیا ہوگیا ہے؟ ہم دونوں یہ آواز سنتے ہی نیچے بھاگے، میں نے دیکھا کہ عرفان بالکل نیلا سا ہوگیا ہے، اس کی آنکھیں عجیب سی ہوگئیں تھیں، اور بدن اس کا بالکل ٹھنڈا تھا، سب لوگ گھبرا گئے اور سب کو یقین ہوگیا کہ عرفان پر مردنی چھاگئی ہے والدہ نے آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر عرفان پر دم کیا پھر انہوں نے ایک کٹورے میں پانی لے کر سورۂ قریش پڑھی اور پانی پر دم کر کے یہ پانی عرفان کے اوپر چھڑکا، پانی چھڑکتے ہی عرفان نے ایک ڈُرڈُری سی لی اور رونے لگا۔ ایک دم صائمہ نے اسے سینے سے لگالیا۔ پھر وہ روتے ہوئے بولی میرا تو سارا سرمایہ اس گھر میں لٹ جائے گا، سنتے ہو جی اس نے مجھے مخاطب کیا۔ کسی طرح صبح ہوجائے تو اس گھر میں پہ لعنت بھیج دو، ورنہ ہم سب برباد ہوجائیں گے، ہمیں نہیں چاہئے یہ حویلی ہم کرائے کے مکان میں رہ لیں گے، ہائے میرا بچہ۔ یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، پھر وہ خود پہ قابو پاتے ہوئے بولی، اور فوزیہ کہاں ہے؟ ابھی چل کر دیکھتے ہیں تم عرفان کو سنبھالو اور امی جان آپ سب کے اوپر کچھ پڑھ کر دم کردو، ہم فوزیہ کو کسی بھی طرح لے کر آتے ہیں، اب میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ چاہے میری جان چلی جائے میں کمرے میں داخل ہوجاؤں گا اور کسی بھی طرح فوزیہ کو لے کر ہی آؤں گا،

میرے ساتھ امام الدین بھی چلنے کو تیار تھے، انہوں نے یہ بھی فیصلہ کرلیا تھا کہ قسطوں میں مرنے سے بہتر ہے کہ ایک ساتھ ہی جان دے دیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی ہمت بندھاتے ہوئے پھر اوپر پہنچ گئے۔

لیکن اوپر پہونچ کر ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، ہم نے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بلی ہے اور بلی قد و قامت کے اعتبار سے گدھے کے برابر ہے۔

اس بلی کے چاروں طرف سانپ ہی سانپ ہیں اور بلی کے اوپر فوزیہ بیٹھی ہوئی ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی ہیں۔ یہ بلی بڑے کمرے کے بیچ میں دروازے کے پاس کھڑی ہوئی ہے اندر کمرے میں نیلے رنگ کی روشنی بکھری ہوئی ہے اور ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کمرے میں بہت سارے لوگ ہوں، ان کی عجیب وغریب قسم کی آوازیں فضا میں بکھر رہی ہیں، فوزیہ کے ہاتھ میں ایک تلوار ہے اور وہ اس بلی پر سینہ تانے ہوئے قہر آلود نظروں کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ ہم دونوں نے یہ خوفناک منظر دیکھ کر ایک دوسرے کو پریشان کن نظروں سے دیکھا۔

اور چند منٹ کے بعد میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آج کچھ بھی گزر جائے مجھے فوزیہ کو اپنی گود میں اٹھالینا ہے، میں نے امام الدین سے کہا کہ تم یہیں رکو مجھے آگے بڑھنے دو، جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا، یہ کہہ کر میں نے قدم بڑھانے شروع کیے، لیکن میں نے دیکھا کہ فوزیہ کی آنکھیں دہکتے ہوئے شعلوں کی طرح سرخ ہو چکی تھیں اور وہ فرط غضب میں لال پیلی ہو رہی تھی اور اپنے ہاتھ کی تلوار کو اس طرح گھما رہی تھی جیسے مجھے مارنے کے لئے بے تاب ہو، امام الدین نے مجھے روکنے کی کوشش کی لیکن میں نہیں مانا اور میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آج چاہے میری گردن کٹ جائے لیکن میں فوزیہ کو اپنی آغوش میں لے کر ہی دم توڑوں گا ——— میں ابھی قدم بڑھانے ہی والا تھا کہ ایک دم امام الدین کے منہ سے ایک چیخ نکلی، میں نے امام الدین کی طرف پلٹ کر دیکھا تو امام الدین کے جسم سے ایک بہت بڑی چمگادڑ لپٹی ہوئی تھی اور وہ اس کو اپنے جسم سے ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ عجیب قسم کی آوازیں نکال کر ان کے جسم میں گڑی جا رہی تھی ——— میں نے بھی اس چمگادڑ کو ان کے جسم سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود ——— اور اسی لمحے میرے سر سے بھی ایک چمگادڑ آ کر ٹکرائی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بہت ساری چیل کے برابر چمگادڑیں ہم دونوں کے سروں پر منڈلانے لگیں، چند لمحوں کے لئے میں فوزیہ کو بھی بھول گیا، اور میرا دھیان ان چمگادڑوں کی طرف لگ گیا، میں چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہا ———

چند منٹ کے بعد یہ چمگادڑیں غائب ہوگئیں اور جو چمگادڑ امام الدین کے جسم سے چپکی ہوئی تھی وہ بھی اڑ گئی، اور اب فوزیہ بھی غائب ہوگئی تھی، اور بڑے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا ——— میں نے امام الدین سے کہا کہ اب کیا کریں، امام الدین نے کہا ——— موت تو ظفر صاحب ایک دن آنی ہی ہے، موت سے کیا ڈرنا، میری رائے تو اب یہ ہے کہ چلو اندر کمرے میں چلیں، ایسا کرتے ہیں کہ نیچے سے ٹارچ لاتے ہیں، میں نے محسوس کیا اب امام الدین صاحب کا ڈر خوف نکل چکا تھا اور وہ بھی ان جنات سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے۔

ان کی بات سن کر میرے اندر بھی ایک نیا جوش پیدا ہوا اور میں ٹارچ لینے کے لئے نیچے آیا ——— نیچے سب گھر والے سہمے ہوئے تھے اور سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں، میں نے اپنی الماری میں سے ٹارچ نکالی اور میں نے اپنی والدہ سے کہا۔ امی جان! دعا کرنا اب میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ کچھ بھی ہو میں فوزیہ کو واپس لانے کی کوشش کروں گا۔

نہیں ہمیں نہیں چاہئے فوزیہ۔ ’’معصومہ چیخی۔‘‘ اللہ آپ کو سلامت رکھے آپ ہی کو کچھ ہوگیا تو ہمارا کیا ہوگا۔

مجھے کچھ نہیں ہوگا ——— تم میرے لئے دعا کرو اور مجھے اوپر جانے سے مت روکو اوپر امام الدین اکیلے ہیں میرا جانا ضروری ہے۔

میں یہ کہتا ہوا اوپر چلا گیا اور میں جب اوپر پہنچا تو مجھے وہاں امام الدین نظر نہیں آئے ——— میں پریشان ہوگیا آخر وہ گئے کہاں؟ کیا وہ بھی..........غائب ہوگئے ——— کیا جنات نے ان کا بھی اغوا کرلیا؟ اب کیا ہوگا؟ میں نے کمرے کے اندر ٹارچ کی روشنی ڈالی تو مجھے وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا، امام الدین کے غائب ہوجانے سے میری ہمت پست ہوگئی ——— اور میں نے نیچے جانے کا ارادہ کرلیا ——— ابھی میں نے ارادہ ہی کیا تھا کہ اندر کمرے میں سے فوزیہ کی آواز آئی، ابو جی۔ اندر کمرے میں آجاؤ آپ کے دوست مولانا بھی ہمارے پاس ہیں ——— آپ بھی آجاؤ، یہ آپ کے دوست بہت ڈر رہے ہیں، یہ آواز قطعاً فوزیہ ہی کی تھی لیکن آواز میں کچھ بھاری پن سا تھا اور کسی قدر

گنگناہٹ بھی تھی ـــــ جملے توڑ توڑ کر بول رہی تھی، میں نے اس وقت سوچنا بھی مناسب نہیں سمجھا اور میں ایک دم اس کی آواز سن کر اندر کمرے میں چلا گیا، کمرے میں جانے کے بعد میں نے ٹارچ جلانے کی کوشش کی لیکن نہ جانے کیوں ٹارچ نہیں جلی، اسی لمحے میری کمر سے کوئی چیز ٹکرائی اور کسی نے میرے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھین لی، کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا، میں نے کانپتی ہوئی آواز سے امام الدین کو پکارا۔ لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، البتہ میری آواز کے بعد کمرے میں بلی کے بولنے کی آواز گونجی، پھر بلی کے رونے کی آواز آئی اور اس آواز کو سن کر مجھے عجیب طرح کی وحشت ہونے لگی ـــــ کمرے کے اندھیرے میں مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا، اب کیا ہوگا؟ میں اب کیا کروں؟ میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ میں نے سوچا ان جنات سے مقابلہ آرائی کرنا بے کار ہے، اس لئے مجھے واپس نیچے چلے جانا چاہئے، میں نے اندازے سے دروازے کی طرف قدم بڑھایا تو اسی وقت مجھے صاف طور سے یہ محسوس ہوا کہ جیسے دروازہ بند ہو گیا ہو، مجھے صاف صاف دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ـــــ گویا کہ اب میں پوری طرح امام الدین اور فوزیہ کی طرح جنات کی گرفت میں تھا، مجھے یقین ہو گیا تھا کہ ہم لوگ ہار گئے ہیں اور آج کی رات ہمارا کام تمام ہو جائے گا ـــــ تھوڑی دیر کمرے میں بالکل سناٹا رہا، اس کے بعد فوزیہ کی آواز آئی ابو! بچاؤ۔ ابو! میرا گلا گھونٹ رہے ہیں، ابو یہ مجھے مار ڈالیں گے۔

کیسی بے بسی تھی، میری بیٹی تڑپ رہی تھی اور میں اس کی مدد کرنے سے مجبور تھا ـــــ پھر بھی میں نے پوچھا فوزیہ تم کہاں ہو؟

فوزیہ بولی میں اسی کمرے کے کونے میں ہوں آپ آیئے، میری طرف بڑھئے، آیئے میں آپ کا ہاتھ پکڑ لوں گی ـــــ میں نے جدھر سے آواز آ رہی تھی آہستہ آہستہ اس جانب قدم اٹھانے شروع کئے ـــــ ایک دم میرے کانوں میں امام الدین کی آواز آئی یہ آواز کمرے کے باہر سے آ رہی تھی۔

ظفر صاحب! آپ کمرے سے باہر آ جایئے دروازہ کھل گیا ہے اور میں کمرے سے باہر ہوں۔

میں نے دیکھا فی الحقیقت دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر کی روشنی نظر آ رہی تھی، میں نے سوچا کہ چلو پہلے امام الدین کے پاس جاؤں پھر اس کو لے کر فوزیہ کے پاس پہنچنے کی کوشش کروں گا، میں جب دروازہ کی طرف بڑھنے لگا تو کسی نے میرے سر پر کوئی چیز ماری، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا، لیکن میں خود کو سنبھالے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا، لیکن کمرے کے باہر امام الدین مجھے نظر نہیں آئے، میرا سر چکرا رہا تھا، میں صحن میں بیٹھ گیا ـــــ پھر فوزیہ کے رونے کی اور کراہنے کی آواز آئی، وہ شاید کسی پریشانی میں مبتلا تھی، لیکن کمرے میں جانے کی میری ہمت نہیں ہوئی، میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے نیچے چلے جانا چاہئے اور اپنی جان کو یوں ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہئے ـــــ میں نیچے جانے کے ارادے سے زینہ کی طرف قدم بڑھانے لگا، اسی وقت امام الدین کی آواز آئی گھبراؤ نہیں میں آ گیا ہوں ـــــ اور میں نے دیکھا فی الواقع امام الدین میرے سامنے کھڑے تھے، تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟

مجھے دو جن اٹھا کر لے گئے تھے اور میں ایک روحانی فارمولے کا استعمال کر کے ان سے بچ گیا ـــــ میں نے اذان دینی شروع کر دی اور وہ دونوں جن چیختے ہوئے بھاگ گئے۔

تو چلو۔ کمرے میں چل کر اسی فارمولے کا استعمال کرتے ہیں۔ میں بولا۔ امام الدین نے کہا۔ بالکل اب میرے اندر ہمت پیدا ہو گئی ہے، چلو کمرے میں چل کر میں اذان باآواز بلند دوں گا۔

ہم دونوں کمرے میں داخل ہو گئے اور کمرے میں داخل ہوتے ہی امام الدین نے اذان دینی شروع کی ـــــ اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں بھگدڑ سی مچ گئی ہو اور تھوڑی دیر کے بعد کمرے کی لائٹ خود بخود جل گئی، فوزیہ سامنے مسہری پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی، فوزیہ کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہ تھا، اب کوئی بلی بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

امام الدین نے تین مرتبہ پھر اذان دی اور اس کے بعد فوزیہ پر بھی دم کر دیا، فوزیہ ہوش میں آ گئی لیکن وہ بخار کی شدت کی وجہ سے بری طرح تپ رہی تھی، میں نے اس کو گود میں اٹھا لیا اور ہم لوگ نیچے آ گئے۔

نیچے سب لوگ ٹھیک تھے بس انہیں ہماری فکر تھی، فوزیہ کو دیکھ کر معصومہ خوشی سے رو پڑی اور اس نے فوزیہ کو اپنی آغوش میں لے لیا ـــــ اس کے بعد ہم نے ساری بات معصومہ اور والدہ صاحبہ کو بتا دی۔ والدہ بولیں۔ بیٹا نیچے بھی اذان دے دو تا کہ یہاں سے بھی اثرات ختم ہو جائیں، امام الدین میں اب ایک نیا جوش پیدا ہو گیا تھا، انہوں نے والدہ کے کہتے ہی اذان دینی شروع کر دی، جس وقت انہوں نے اذان شروع کی ایک دم ایک آواز آئی، کمبخت۔ مردود۔ اس کے بعد سناٹا طاری ہو گیا، صاف طور

سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی جن ہمارے پاس ہی کھڑا تھا، جو امام الدین کو کوستا ہوا بھاگا اور ہمیں پوری طرح یہ اندازہ ہوگیا کہ یہ جنات اذان سے بہت گھبراتے ہیں اور اسی طرح بھاگ جاتے ہیں جس طرح اذان کی آواز سن کر شیاطین بھاگتے ہیں، اس کے بعد ہم سب لوگ آرام سے سوئے اور جب صبح کو اٹھے تو سب کچھ ٹھیک تھا اور فوزیہ بھی بالکل ٹھیک تھی، اب اس کو بخار بھی نہیں تھا اور وہ پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

اوراس طرح ہمیں اُس بھیانک رات کی جناتی کارروائیوں سے نجات مل گئی۔ اور ہمیں یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ جنات بھی شیاطین کی طرح اذان کے کلمات سے ڈرتے بھی ہیں اور بھاگ بھی جاتے ہیں۔ مولانا امام امام الدین اب کافی حد تک مطمئن نظر آرہے تھے لیکن وہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی محسوس کررہے تھے کہ ہماری حویلی میں جو جنات قابض ہیں وہ معمولی قسم کے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت ہی طاقتور قسم کے جنات ہیں اور یہ سب صاحب علم وعمل بھی ہیں۔ جی ہاں اُن کارروائیوں کے دوران ہم سب کو اس بات کا بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح اپنی ایک دنیا رکھتے ہیں۔ اُنکی دنیا کافی حد تک ہماری دنیا ہی سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ ان میں انسانوں کی طرح جاہل بھی ہوتے ہیں اور عالم بھی، ان میں شریف بھی ہوتے ہیں اور رذیل بھی۔ ان میں یہودی بھی ہوتے ہیں اور نصرانی بھی۔ اور جنات میں کافر بھی ہوتے ہیں اور مسلمان بھی۔ جنات میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسانوں کی عزت کرتے ہیں اور خدمتِ خلق میں انسانوں کی کھلی مدد کرتے ہیں اور جنات ہی میں ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو انسانوں کو پریشان کرتا ہے۔ مردوں کے کاروبار میں بندشیں پیدا کرتا ہے اور عورتوں کے ساتھ بدکاری کرتا ہے۔ غرضیکہ وہ تمام خوبیاں جو اچھے انسانوں میں ہوتی ہیں وہ جنات میں بھی ہوتی ہیں اور وہ تمام خرابیاں جو بُرے انسانوں میں پائی جاتی ہیں وہ بھی جنات کے اندر موجود ہوتی ہیں۔ اس طرح کی بہت سی باتیں جن سے کم سے کم میں بالکل لاعلم تھا۔ اُس دوران سننے کو ملیں اور مجھے یہ یقین ہوگیا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح باقاعدہ اپنا رہن سہن، اپنا کھانا پینا اور زندگی کے کچھ اصول رکھتے ہیں۔ اور ان سے بھی بازپرس اسی طرح ہوگی جس طرح ہم انسانوں سے ہوگی۔ ان کو بھی اپنی زندگی کی پائی پائی کا حساب دینا ہوگا۔ ہماری حویلی میں جو جنات قابض تھے وہ طاقتور بھی تھے، صاحبِ اہل وعیال بھی تھے اور اسکے ساتھ ساتھ وہ علم وعمل سے بھی تعلق رکھتے تھے اس لئے عمومی درجے کے عاملوں کے بس کی بات نہیں تھی کہ ان پر قابو پاسکیں۔

ہمارے امام الدین صاحب اگرچہ باقاعدہ عامل تھے لیکن وہ اس لائن میں پوری طرح تجربہ کار نہیں تھے۔ اس لئے وہ ان جنات پر اپنا قابو نہ جما سکے۔ البتہ جب انہوں نے اذان دی تو جنات میں کھلبلی مچ گئی۔ تب ہی امام الدین کو بھی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ جنات اذان سے بہت گھبراتے ہیں اور شیاطین کی طرح اذان کے کلمات سن کر ان میں بھگدڑ مچ جاتی ہے۔ اذان کے کلمات ہی کے برکت تھی کہ ہم اس وقت بہت پرسکون تھے۔ اور کئی وقتوں کے بعد کھانے پینے میں مشغول تھے اور خوشی کی بات یہ تھی کہ فوزیہ بھی پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

صبح کے بعد دس (۱۰) بجے تک بھی جب کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تو آپسی مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ امام الدین صاحب کو رخصت کردیا جائے۔ تاکہ وہ رات آنے سے پہلے اپنے استاد کو لے کر آجائیں۔ اور وہ ان جنات پر قابو پاکر انہیں اس حویلی سے نکال دیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے ہم سب تمام خطرات سے محفوظ ہوجائیں۔ اما الدین تو مجھے بھی چلنے کو کہہ رہے تھے لیکن والدہ اور معصومہ کی رائے نہیں تھی کہ میں ان کے ساتھ جاؤں۔ والدہ کا کہنا تھا کہ ہوسکتا ہے پھر کوئی حرکت ہو تو اس صورت میں ہم خود کو اکیلا محسوس کریں گے۔ حالات کیسے بھی ہوں ایک مرد کا گھر میں رہنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے میں نے امام الدین کو تنہا جانے کیلئے کہا اور وہ تنہا چلے گئے اور وعدہ کرگئے کہ وہ رات سے پہلے ہی اپنے استاد کو لے کر آجائیں گے۔ میں نے انہیں کچھ پھل فروٹ وغیرہ کے لئے بھی رقم دیدی تاکہ ان کے استاد کی ان کے شایانِ شایان ضیافت کی جاسکے۔

امام الدین کے چلے جانے کے بعد بھی حویلی میں سکون رہا۔ فوزیہ بھی ٹھیک ٹھاک رہی۔ البتہ وہ زیادہ تر سوتی رہی۔ شاید جنات کی حرکات کی وجہ سے وہ کافی تھک گئی تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا رہا ووں ووں ہم لوگوں کا اضطراب بھی بڑھتا رہا۔ کیونکہ رات آنے کے تصور سے ہم سب ہی لوگ خوفزدہ تھے۔ عصر کے بعد ہمارا اضطراب بہت بڑھ چکا تھا اور امام الدین کی طرف سے کسی طرح کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ جو وجہ تشویش تھی۔ مغرب کی اذان سے چند منٹ قبل امام الدین صاحب کا فون آیا کہ ان کے استاد چنڈی گڑھ گئے ہوئے تھے۔ اور ان کی واپسی اگر عشاء تک بھی نہ ہوگی تو پھر وہ کل آئیں گے۔ آج رات کو نہیں پہنچ سکیں گے میں نے امام الدین سے کہا کہ کم سے کم تم تو آجاؤ۔

تاکہ کچھ تو ہمیں ڈھارس رہے گی لیکن امام الدین نے عذر کردیا انہوں نے کہا کہ میں کئی دن سے گھر سے باہر رہا اس لئے آج کی رات مجھے معذور سمجھیں میں اپنے گھر والوں کے ساتھ آج کی رات بتالوں گا اور انشاء اللہ کل رات سے پہلے ہی میں اپنے استاد حافظ نور بخش چلکانہ والے کو لے کر میں حاضر ہو جاؤں گا انشاء اللہ کل رات کو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اور ان جناتوں سے ہم سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

امام الدین کے نہ آنے کی خبر ہم سب کیلئے باعث تشویش تھی لیکن اب ہم کر بھی کیا سکتے تھے۔ صبر کے گھونٹ سے پی کر رہ گئے۔ اور ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ اگر کوئی حرکت ہوئی تو ہم سب ہی اذانیں دینا شروع کر دیں گے۔ مغرب کے بعد سے عشاء تک کسی طرح کی کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ عشاء کے فوراً بعد فوزیہ پر پھر حاضری ہوئی۔ اور فوزیہ مردانہ آواز میں بولی۔ آج رات کو تم سب ختم کر دئے جاؤ گے ہم نے بھی اپنے عاملوں کو بلا لیا ہے۔ اب دیکھنا کہ خون کس طرح بہے گا ذلیل انسانوں تم سب مردود ہو۔

فوزیہ کی زبان سے یہ کلمات سن کر ہم سب کی حالت خراب ہوگئی۔ اس وقت میں نے ارادہ کیا کہ اذان پڑھ کر فوزیہ پر دم کروں۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ میرے سر پر کسی نے کسی چیز سے وار کیا اور میں بے ہوش ہوگیا۔ میں کافی دیر تک بے ہوش رہا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ فوزیہ کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ سب گھر والے اس سے مخاطب تھے اور وہ اپنی آنکھوں سے شعلے برساتے ہوئے نہ جانے کیا کیا بک رہی تھی۔ اسکی زبان سے دھواں بھی خارج ہو رہا تھا اور وہ اس طرح کی باتیں کر رہی تھی کہ گھر تو خالی کرنا ہی پڑے گا۔ تم سب کو یہاں سے دفع ہونا پڑیگا۔ اور ہم عرفان اور فوزیہ کی بھینٹ لے کر ہی دم لیں گے۔

میں لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا تو مجھے دیکھ کر فوزیہ چیخی۔ تجھے نہیں چھوڑیں گے تجھے ختم کر دیں گے میں فوزیہ کی طرف بڑھ رہا تھا اور فوزیہ زہریلے قسم کے قہقہے لگا رہی تھی۔ اور اس طرح مجھے دیکھ رہی تھی جیسے مجھے زندہ کو نگل جائے گی۔ اسی وقت باہر صحن میں ایک دھماکا ہوا۔ ایسا لگا جیسے کسی نے بم پھاڑ دیا ہو۔ میں نے باہر کی طرف دیکھا۔ باہر کی لائٹ بھاگ گئی تھی۔ میں نے دالان میں آکر نگاہیں پھاڑ کر دیکھا تو مجھے ایسا لگا جیسے کوئی انسان جو ریچھ نما ہے یعنی جس کا بدن بالوں سے ڈھکا ہوا ہے صحن میں ٹہل رہا ہے۔ اور مجھے اپنے پاس بلانے کا اشارہ کر رہا ہے میں کمرے کی طرف پلٹ گیا۔ جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا تو ایسا لگا جیسے کمرہ جہنم کی شکل اختیار کر گیا ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم آگ کے مکان میں سانس لے رہے ہیں۔ کمرہ میں اتنی تپش اور گھٹن تھی کہ ہم لوگ بے تحاشہ بھاگ کر باہر صحن میں آگئے۔ صحن میں جانور نما انسان اب ایک نہیں دو تین سے بھی زیادہ تھے اور عجیب طرح کی بدبو پورے صحن میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس بدبو سے ہم سب کا دم گھٹ رہا تھا۔ اس وقت فوزیہ بولی۔ عرفان کو ہمارے حوالے کردو۔ اور میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔ ہم دونوں کی بھینٹ لے کر یہ لوگ آپ کی حویلی کو خالی کر دیں گے۔

نہیں ہرگز نہیں۔ معصومہ چیخی اور اس نے عرفان کو اپنی آغوش میں چھپالیا۔

فوزیہ پھر چیخی اگر تم عرفان کو جنات کے حوالے نہیں کرو گے تو پھر تم سب کو ہر لمحے ایک عذاب سے گزرنا ہوگا۔

کچھ بھی ہو ہم سب مرجائیں گے لیکن اپنے بچوں کو جنات کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری والدہ نے کہا۔ میں نے بغیر ارادے کے اذان دینی شروع کر دی۔ ایک دم ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اِدھر سے اُدھر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ اسی وقت فوزیہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آگئی۔ پھر میں بار بار باآواز بلند اذان دیتا رہا۔ تاکہ جنات گھر میں داخل نہ ہو سکیں۔

اذان کی برکت تھی کہ رات اس کے بعد سکون سے کٹ گئی۔ اور پھر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ البتہ صبح کو بڑے کمرے کے دروازے پر خون سے لکھا ہوا ایک کاغذ چپکا ہوا تھا۔

اس میں تحریر تھا۔ آج رات ہمارے اور تمہارے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تم بھی تیاری کرنا ہم بھی تیاری کریں گے۔ اس حویلی میں یا تو ہم نہیں یا تم نہیں۔

یکے از جنات

اس تحریر کو پڑھ کر ہم سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

صبح کو خون سے لکھی ہوئی تحریر پڑھنے کے بعد ہم سب کی حالت کافی خراب ہوگئی۔ خوف و دہشت کی وجہ سے ہم سب کے چہرے اترے ہوئے تھے اور ہم سب کا رنگ بالکل زرد ہو گیا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کسی نے ہمارے چہروں پر ہلدی مل دی ہو۔ سب سے زیادہ خوف ہمارے بچوں پر طاری تھا اور معصومہ بھی بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی کیونکہ اس کو اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں فوزیہ اور عرفان کی جانوں پر نہ بن جائے۔ الغرض سید ھا ناشتہ کرنے کے بعد ہم نے امام الدین صاحب کو فون لگایا لیکن بدنصیبی سے فون ہی خراب ہوگیا۔ فون کی ڈائل ٹون ختم

ہوگئی۔فون کیسے خراب ہوا سمجھ میں نہیں آیا۔فون خراب ہونے کی وجہ سے اور زیادہ دہشت ہم سب پر طاری ہوگئی کیونکہ اب یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ امام الدین صاحب اپنے استاذ کولیکر آرہے ہیں یا نہیں؟ اگر اس رات بھی وہ نہ آسکے تو پھر کیا ہوگا؟ جنات کی کارستانیوں سے ہمیں کیسے نجات ملے گی؟ جنات فوزیہ یا عرفان کو غائب تو نہیں کردیں گے؟ جنات کہیں فوزیہ کوختم نہیں کردیں گے؟ کیا عرفان کو انھیں سونپنا پڑے گا؟ کیا آج کی رات بھی جنات صرف اذان پڑھنے سے بھاگ جائیں گے؟ کیا ان کی فوج کا مقابلہ ہم صرف اذان کے کلمات سے کرسکیں گے؟ کیا ہم اس مقابلہ ارائی میں اپنی جان گنوادیں گے؟ کیا یہ رات ہماری زندگی کی آخری رات ہوگی؟ ایسے بہت سارے سوالات کیڑے مکوڑوں کی طرح ہماری کھوپڑیوں میں رینگ رہے تھے اور ہزراوں اندیشے ہمارے چہروں کی زردی میں اضافہ کررہے تھے ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ اگر امام الدین اور ان کے استاذ رات تک یہاں نہیں پہونچے تو پھر ہماری خیریت میں فرق پڑجائے گا اور ہم بے موت مارے جائیں گے۔

ظہر کے بعد ہماری والدہ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ کہ شاید اسی کی برکت سے کچھ حفاظت رہے لیکن چند ہی منٹ کے بعد ان کا دم گھٹنے لگا۔حلق سے آواز نکلنی بند ہوگئی۔ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا انھیں چکر آنے لگا۔ان کا جی متلانے لگا۔اور انھیں ایسا محسوس ہونے لگا کہ جیسے ان کا دم نکل جائے گا۔ہم سب گھبراگئے۔ہمارے ہوش وحواس اڑگئے۔میں نے والدہ کے قریب جاکر پوچھا۔امی جان آپ کو کیسا لگ رہا ہے؟

وہ میری بات کا جواب ہی نہیں دے سکیں۔ان کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔معصومہ نے قرآن حکیم کو جزدان کرکے الماری میں رکھدیا اور اس نے امی کا ہاتھ پکڑ کر کہا امی جان کیا ہورہا ہے؟ خدا کے لئے آپ خود کو سنبھالیں۔کیا ڈاکٹر کو بلوائیں

امی نے انگلی کے اشارے سے منع کیا۔دراصل وہ سمجھ رہی تھیں کہ یہ سب اثرات کا چکر ہے اسمیں ڈاکٹر کیا کریگا۔

اس کے بعد معصومہ نے آیت الکرسی چاروں قل پڑھکر امی پر دم کیا تو اس سے قدرے سکون ہوا۔میں نے دیکھا کہ والدہ کی آنکھوں میں آنسو تھے دراصل وہ درد کی شدت کو جوان کے سینے میں ہورہا تھا برداشت کررہی تھیں۔اور درد کی شدت کی وجہ سے ان کی پلکیں آنسوؤں سے تر ہوگئی تھیں۔چند منٹ بعد والدہ کو افاقہ ہوگیا اور وہ خود کو سنبھالنے میں کامیاب ہوگئیں۔اب آہستہ آہستہ ان کی آواز بھی نکلنے لگی۔

انھوں نے کہا کہ اللہ کے بھروسے پر بیٹھے رہو۔کچھ پڑھنے پڑھانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ پڑھنے پڑھانے سے جنات کو اور چڑ پیدا ہوتی ہے۔بس دل ہی دل میں دعا کئے جاؤ۔اگر زندگی ہے تو ہم بچ ہی جائیں گے اور اگر ہماری موت آگئی ہے تو کون ہمیں بچاسکتا ہے۔

ظہر کے بعد۔تھوڑا بہت کھانا سب نے کھایا۔اسکے بعد پھر ہم سب لوگ اپنی ہی تخت پر بیٹھے رہے جوں جوں وقت گزر رہا تھا اور شام آرہی تھی ووں ووں ہم سب کا کلیجہ منھ کو آرہا تھا۔فون خراب ہونے کی وجہ سے امام الدین صاحب سے رابطہ بھی ممکن نہیں تھا۔عجیب طرح کی وحشت اور گھبراہٹ دل ودماغ پر طاری تھی۔تقریباً ۴ بجے اچانک خود بخود فون ٹھیک ہوگیا۔اور امام الدین صاحب کے فون کرنے کی وجہ سے گھنٹی بجی۔فون میں نے ہی ریسیو کیا۔امام الدین صاحب بولے دو گھنٹے سے بار بار فون کررہا ہوں آپ اٹھانے ہی نہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ فون خود بخود صبح خراب ہوگیا تھا۔اور اب آپ کا فون آنے پر خود بخود ٹھیک ہوگیا

کیسے حالات ہیں؟ انھوں نے پوچھا۔

مولانا امام الدین بولے۔آپ پریشان نہ ہوں۔آج مغرب کے بعد تک ہم دونوں پہونچ جائیں گے۔میں نے کہا۔مغرب کے بعد بہت دیر ہوجائے گی۔ہم سب کا خون سارا ہی خشک ہوجائیگا آپ برائے مہربانی جلدی آنے کی کوشش کریں۔ایسا میں کھانے کی تیاری کرالیتا ہوں۔

اماوالدین صاحب کا فون آنے کے بعد قدرے اطمینان ہوا۔اور سب کی جان میں جان آئی۔کچھ دیر کے بعد معصومہ،صفورا باجی اور والدہ امام الدین صاحب اور ان کے استاذ کے لئے کھانا بنانے میں مصروف ہوگئیں۔تقریباً شام کو ۲ بجے معصومہ کچن سے چیختی ہوئی باہر آئی۔کہ جاکر دیکھو نعمت خانہ کے اوپر دو کالے سانپ بیٹھے ہوئے ہیں۔بہت بھیانک اُف میرے اللہ۔

میں کچن میں گیا تو مجھے وہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دیا۔البتہ میں نے محسوس کیا کہ کچن میں رکھی ہوئی تمام چیزیں خود بخود حرکت کررہی ہیں۔میں سمجھا کہ شاید زلزلہ آرہا ہے لیکن وہ زلزلہ نہیں تھا۔اگر زلزلہ ہوتا تو گھر کے درودیوار بھی ہلتے۔وہاں تو صرف برتن،کنستر،نعمت خانہ وغیرہ تھرک رہے تھے۔میں نے اشارہ کرکے صفورا باجی کو معصومہ اور والدہ کو بلایا اور انھیں یہ منظر دکھایا۔وہ سب بھی حیرت کرنے لگے کہ یہ کیا ہورہا ہے۔چند منٹ تک اسی طرح رہا۔اسکے بعد برتنوں کا ہلنا بند ہوگیا۔

میں نے معصومہ سے کہا کہ تم اپنا کام جلدی جلدی مکمل کر لو۔ اس کے بعد سب کمرے میں آجاؤ۔

معصومہ بولی۔ آپ میرے ساتھ باورچی خانہ میں رہو۔ کھانا تو تقریباً تیار ہو گیا ہے۔ چاول میں مہمانوں کے آنے کے بعد چڑھاؤں گی۔ البتہ میں روٹی پکا لیتی ہوں۔ اب ذرا سالن کا نمک وغیرہ چکھ لیں۔ یہ کہہ کر اس نے مرغ کے سالن کا جو ڈھکن کھولا تو اس کی چیخ نکل گئی۔ اسمیں مرغ زندہ تھا۔ اور سالن کی جگہ بگونے میں خون بھرا ہوا تھا۔ میری بھی حالت یہ دیکھ کر خراب ہو گئی۔ ہماری والدہ بھی گھبرا گئیں۔ اور میں نے بے اختیار امام الدین کو فون لگایا۔ وہاں سے یہ خوشخبری ملی کہ امام الدین اور ان کے استاذ (حافظ نور بخش چلکانہ والے یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔

ہم سب کچن سے کمرے میں آگئے۔ اور اب یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ کھانا وغیرہ ان لوگوں کے آنے کے بعد ہی بنائیں گے۔ اب جو کچھ بھی ہوگا ان کے سامنے اور ان کی موجودگی میں ہوگا۔

ہم لوگ کچھ سہمے سہمے کچھ اطمینان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ میرا اماموں زاد بھائی تنویر چیخنے لگا بچاؤ بچاؤ۔ وہ خود بخود اچانک بولنے شروع ہوا۔ بجلی تُو جلال تُو آتی بلا کو ٹال تُو بجلی تُو جلال تُو آتی بلا کو ٹال تُو۔ وہ بے تحاشہ چیخنے چلائے جا رہا تھا اور ہمیں وہاں کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ اس کے بعد زرینہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا ہے۔ مجھے کچھ بھی نظر نہیں آرہا ہے۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔

اور اسی وقت فوزیہ پر پھر دورہ سا پڑ گیا۔ اور اس نے زہریلی قسم کا قہقہہ لگا کر کہا۔ اب دیکھنا کیا ہوگا۔ تم سب کی موت آج کی رات اس حویلی میں ہے آئے گی۔ تم سب مر جاؤ گے۔ اب تم سب نہیں بچو گے۔ خدا خدا کر کے عشاء کے وقت امام الدین صاحب اور ان کے استاذ حافظ نور بخش ہمارے گھر پہونچ گئے۔ ان کے پہونچتے ہی ایسا لگا کہ جیسے اوپر والی منزل میں ایک کہرام سا مچ گیا ہے۔ کچھ آوازیں اس طرح کی تھیں کہ جیسے لوگ ہنس رہے ہوں کچھ آوازیں اس طرح کی تھی کہ جیسے کچھ لوگ رو رہے ہوں۔ عجیب طرح کی وحشت ناک قسم کی آوازیں اوپر سے آرہی تھیں۔ لیکن اب ہمیں کافی اطمینان سا تھا۔

امام الدین صاحب کے استاذ حافظ نور بخش چلکانے والے۔ شکل صورت کے اعتبار سے خوفناک قسم کے انسان تھے۔ ان کی داڑھی بھی گھنی تھی اور ان کی مونچھیں بھی بہت بڑی بڑی تھیں۔ ان کی طرف دیکھکر ڈر سا لگتا تھا۔ اگر وہ امام الدین صاحب کے ساتھ نہ آئے ہوتے تو شاید بچوں کا تو انھیں دیکھکر پیشاب ہی نکل جاتا۔

ہم نے انھیں کمرے میں بٹھا کر سب سے پہلے کچن میں ہونے والی حرکت کا ذکر کیا۔ کہ کس طرح آج کھانا خراب ہو گیا ہے۔ اور کس طرح مرغ کے سالن کا ستیاناس ہوا ہے۔

امام الدین بولے۔ ہو جانے دیں۔ ہم لوگ دال کھالیں گے۔ اور کھانا کوئی ضروری بھی نہیں۔ اصل چیز تو آج کی وہ کاروائی ہے جو محترم استاذ صاحب کریں گے۔ کھانا تو کل بھی کھالیں گے۔ ہماری والدہ یہ سن کر بولیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کیا۔ کھانا دوبارہ بن جائے گا۔ کچھ گوشت تو معصومہ نے بچا کر رکھ لیا تھا۔ انشاء اللہ گوشت ہی کا سالن بن جائے گا۔ اتنے بڑے عامل ہمارے گھر آئے ہیں تو کیا ہم ان کو گوشت بھی نہیں کھلا سکتے۔

والدہ کی اس بات پر سب نے قہقہہ لگایا۔

عام طور پر تو معصومہ اور صفورہ باجی سب سے پردہ کرتی تھیں لیکن اب پردہ وردہ تو سب ختم ہو گیا تھا۔ صرف گھونگھٹ سا باقی رہ گیا تھا۔

صفورا باجی چائے بنا کر کمرے میں لائیں۔ سب نے چائے پی اور تمام حالات سے اس دوران حافظ صاحب کو آگاہ کر دیا۔

حافظ صاحب تمام داستان سنکر بولے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ انشاء اللہ آج کی رات ہی ان پر قابو پالوں گا ورنہ ایک دو دن میں کنٹرول ہو جائیگا۔

اسی لمحہ اوپر کی منزل پر ایک دھماکہ ہوا اور ایسا لگا کہ جیسے کچھ گرا ہو۔

فوزیہ ٹھیک تھی اور پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

عرفان بھی ٹھیک تھا۔ سب ہی گھر والے مطمئین سے تھے۔ اور کسی پر بھی کسی بھی طرح کا کوئی اثر نہیں تھا۔ البتہ اوپر کی منزل پر کچھ نہ کچھ حرکتیں ہو رہی تھیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ سب جنات کی کارستانیاں تھی اگر امام الدین اور حافظ صاحب نہ آتے تو ہم سب خوف زدہ ہو جاتے۔ ان دونوں کی وجہ سے ہم کافی مطمئین تھے۔ اور ہمیں ایک طرح کا سکون میسر تھا۔ اور ہم اس خوش گمان میں مبتلا ہو چکے تھے کہ اب جنات سے ہونے والی جنگ میں فتح ہمارا مقدر بنے گی۔ جنات کی طاقت کا ہمیں پوری طرح اندازہ ہو چکا تھا۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھ لیا تھا۔ جس کا پہلے ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اس سے پہلے تو ہم جنات کو ایک خیالی مخلوق سمجھا کرتے تھے اور جنات کے واقعات کو من گھڑت کہانیوں پر محمول کیا کرتے تھے لیکن اس حویلی میں پیش آنے والے

واقعات نے ہم پر یہ بات ثابت کردی تھی کہ جنات بھی اللہ کی مخلوق ہیں ان کی بھی اپنی ایک دنیا ہے اور یہ بھی شریف اور شریر ہوا کرتے ہیں۔

اور ہم مسلمانوں کو تو یوں بھی ان کے وجود کو مان لینا چاہئے کہ اللہ کے آخری کلام قرآن مجید میں ان کا ذکر کئی جگہوں پر ہے اور ایک سورت سورہ جن کے نام سے موسوم ہے لیکن بدعقیدگی کی بات تھی کہ ہم جنات کو پوری طرح نہیں مانتے تھے اور جب ہم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے اور ہم نے اپنی آنکھوں سے ہولناک مناظر دیکھے تو پھر ہمیں ماننا پڑا کہ جنات کی ایک حقیقت ہے اور وہ واقعتاً انسانوں کو پریشان کرنیکی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

ہماری حویلی میں خون کی بارش ہونا۔خوفناک قسم کے دھماکے ہونا۔کالی بلی کا نظر آنا۔بلی کا ہنسنا، رونا۔چیل سے بھی بڑے چمگادڑوں کا اُڑنا۔سالنوں میں خون پیدا ہوجانا۔سالن کے بگونے میں زندہ مرغ کا پیدا ہوجانا، فوزیہ پر اثرات طاری ہوجانا۔اس کے اندر ایسی طاقت پیدا ہوجانا جو بڑے بڑے مردوں اور پہلوانوں میں بھی نہیں ہوتی۔نجم کا ہمارے گھر سے غائب ہوجانا وغیرہ کتنی ساری باتیں تھیں جن سے جنات کے وجود کا ثبوت ملتا تھا۔ہم نے اللہ معاف کرے زندگی میں ان جنات کا بہت مذاق اڑایا تھا اور ہم ان لوگوں کو دقیانوس اور بے وقوف سمجھتے تھے جو جنات کو مانتے تھے۔اب ہمیں اپنی غلطی کا پوری طرح احساس ہوگیا تھا۔ اور اب تو ہم یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ شاید ہمیں ہماری غلطیوں کی سزا مل رہی تھی۔ورنہ ایسا بھی نہیں ہوتا ہے کیا۔

بہرحال امام الدین کے استاذ صاحب کے آنے سے کافی سکون ہوگیا تھا۔اور اس بات کی امید پیدا ہوگئی تھی۔آج ہمارے گھر سے جنات دفع ہوجائیں گے۔

چائے پینے کے بعد امام الدین صاحب نے اپنے استاذ سے پوچھا۔استاذ محترم!کام رات ہی کو شروع کریں گے یا کل دن میں؟

استاذ نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ معصومہ بولی۔میری رائے یہ ہے کہ جو کچھ بھی کرنا ہو کل دن میں کریں۔رات کو کوئی چھیڑ خانی نہ کریں تو بہتر ہے۔

یہ سنکر استاذ بولے۔حرج تو رات کو بھی نہیں ہے۔لیکن میں بھی کسی مصلحت کی بنا پر یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ کل دن میں ان لوگوں سے نمٹوں گا۔البتہ اگر انھوں نے خود کوئی اقدام کیا تو دیکھیں گے۔تو ہم ایسا کرتے ہیں کہ کچھ کھانا وغیرہ تیار کرلیں۔آپ لوگ باتیں کریں۔ بے خوف وخطر باورچی خانہ میں آپ لوگ جائیں۔حافظ صاحب بولے۔کچھ ہوا تو میں دیکھوں گا۔معصومہ، صفورا باجی، باورچی خانہ میں چلی گئیں اور اپنے ساتھ تنویر کو بھی لے گئیں۔ہم تینوں ایک ہی پلنگ پر بیٹھے رہے۔میں، امام الدین اور حافظ صاحب۔والدہ بچوں کو لئے دوسری مسہری پر تھیں۔

میں نے حافظ صاحب سے پوچھا۔محترم!کیا نجم کی واپسی ممکن ہے؟

کیوں نہیں۔بس یہ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔وہ تو فوزیہ یا عرفان کو مانگتے ہیں۔

یہ تو ممکن ہی نہیں۔حافظ صاحب نے کہا۔تو پھر؟

وہ یہ چاہیں گے کہ آپ لوگ یہ حویلی چھوڑ دیں۔حافظ صاحب بولے۔اگر آپ کا مشورہ ہوگا تو ہم چھوڑ دیں گے۔

نہیں۔قطعاً نہیں۔ہم کیوں شکست مانیں۔ہم انھیں مجبور کریں گے کہ وہ اس حویلی کو چھوڑ کر جائیں۔اگر وہ نہیں مانیں گے تو میں ان کے بچوں کو قید کردوں گا۔پھر وہ مجبور ہوجائیں گے۔کوئی بھی معاہدہ کرنے پر۔

امام الدین بولے۔ظفر صاحب آپ حویلی چھوڑنے کی بات ہی زبان پر نہ لائیں۔نہ ہم حویلی دیں گے نہ اپنے بچوں میں سے کسی کو دیں گے۔بلکہ نجم بھی واپس لیں گے۔میری استاذ سے بات ہوچکی ہے۔گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔آپ ہمارے استاذ کی صلاحیتوں پر بھروسہ رکھیں۔

میں نے کہا۔ہمیں اللہ پر بھی بھروسہ ہے اور استاذ جی کی صلاحیتوں پر بھی۔اور انشاءاللہ فتح تو ہماری ہوگی۔

کیسی فتح۔پاگل ہوگئے ہو تم؟!فوزیہ پر حاضری ہوگئی۔اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگیں۔ہم نمٹ لیں گے اس موچھڑ والے سے۔

او بے کون ہے تو؟استاذ بولے۔

ترا باپ ہوں میں۔فوزیہ مردانہ آواز میں بول رہی تھی۔ابھی پتہ چل جائیگا کہ میں تیرا باپ ہوں یا تو میرا باپ ہے۔یہ کہہ کر استاذ نے فوزیہ کا ناخن دبایا۔

فوزیہ چیخ اٹھی۔اے ذلیل ابن آدم۔مار ڈالا مجھے۔ابھی میں نے کچھ نہیں کیا۔لیکن آج تیری اور تیرے ساتھیوں کی خیر نہیں۔

اسی وقت فوزیہ بے ہوش ہوگئی۔استاذ جی نے پانی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور پھر وہ پانی فوزیہ کے چہرے پر انھوں نے چھڑک دیا۔ایک دم فوزیہ ہوش میں آگئی۔لیکن ہوش میں آکر وہ رونے لگی۔اسکے رونے کی آواز سن کر صفورا باجی اور معصومہ کمرے میں داخل ہوئیں۔

استاذ جی بولے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اس بچی کا ورنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ پوری طرح اپنے حواس میں ہے۔دراصل اسطرح کے اثرات سے نکل آنے کے بعد زبردست کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔اور آخر کو ہے تو یہ بچی ہی۔استاذ جی نے کہا۔آپ لوگ جاؤ اپنا کام کرو یہاں جو کچھ بھی ہوگا اس سے ہم نمٹیں گے۔

اس کے بعد تین گھنٹے تک کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔کھانے سے فراغت ہونے کے بعد بچے تو سب سو گئے تھے البتہ ہم بڑوں میں سے کسی کو نیند نہیں آرہی تھی۔تقریباً رات کے دو بجے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی زینے میں اتر رہا ہے۔امام الدین بولے۔

استاذ محترم! یہ لوگ مانیں گے نہیں۔آپ کی طرف سے کوئی اقدام ہونا چاہیے۔

کردوں کچھ چھیڑ خانی۔؟

معصومہ بولی۔یوں تو ہم آپ کے اقدام کی مخالفت نہیں کرسکتے۔لیکن میری رائے یہ ہے کہ جو بھی ہو وہ دن میں ہو۔

چلو...... تمہارا مشورہ مان لیتا ہوں۔لیکن بیٹی! حافظ صاحب نے کہا۔اگر جنات کی طرف سے کوئی حرکت ہوگئی تو پھر میں برداشت نہیں کرسکوں گا۔ابھی استاذ کا جملہ پورا بھی نہیں ہوا پایا تھا۔ایک چمگادڑ کمرے میں اڑتا ہوا آیا اور استاذ کے چہرے سے ٹکرا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔یہ پہلا تھا جو استاذ کے چہرے پر پڑا استاذ صاحب بلبلا اٹھے۔اور وہ غصہ کے مارے کمرے سے باہر چلے گئے۔ان کے ساتھ ساتھ امام الدین بھی کمرے سے نکل گئے اور میں بھی ہمت کرکے ان کے ساتھ چلا گیا۔

استاذ چیخ رہے تھے۔ارے کمبختو کوئی تمہارا چھوٹا بڑا ہے یا نہیں۔کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ارے ہمت ہو تو سامنے آؤ میں بتاؤں گا تمہیں انسان کی طاقت زیادہ ہے یا جن کی۔

استاذ کا یہ جملہ سننے کے بعد بعد ایک لمحے کے لئے تو سناٹا سا چھا گیا۔اس کے بعد اوپر والی منزل سے زہریلے قسم کے قہقہے گونجے

تم سب کے گلے گھونٹ دوں گا۔تم سب کو قید کردوں گا۔تم سب کو جلا کر راکھ کردوں گا استاذ چیخ رہے تھے اور اوپر سے برابر قہقہوں کی آواز بھی آرہی تھیں۔

آؤ امام الدین۔استاذ نے کہا۔اوپر چلیں اب بات نہیں بنے گی۔اب لڑائی ہو کر رہیگی۔اگر چہ اس وقت میں پوری طرح خوف زدہ تھا۔لیکن میں ان کے ساتھ چلتا رہا۔

معصومہ اور والدہ نے ہمیں روکنے کی بھی کوشش کی لیکن استاذ نہیں مانے۔انھوں نے کہا کہ اگر ہم نے کوئی کارروائی نہ کی تو یہ ہمیں بزدل سمجھیں گے پھر ان سے نمٹنا مشکل ہوگا۔آپ لوگ دعا کریں ہم اوپر جاتے ہیں۔ڈرنے سے کیا فائدہ؟ موت تو ایک دن آنی ہی ہے۔یہ کہہ کر استاذ زینے پر چڑھ گئے اور ان کے ساتھ ساتھ امام الدین اور میں بھی زینے میں پہونچ گئے میں آیت الکرسی پڑھتا رہا اور قدم اٹھاتا رہا۔ جیسے ہی ہم اوپری منزل پر پہنچے ایک دم کمرے میں دھماکہ ہوا اور ایسا لگا جیسے دیوار یا چھت گر گئی ہو،اس کے بعد ایک درجن کے قریب چمگادڑیں جو تقریباً چیل کے برابر تھیں ہمارے سروں پر اڑتی ہوئی نظر آئیں،ان چمگادڑوں کی طرف ہم ابھی دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک درجن کالی بلیاں کمرے کے دروازے پر آکر کھڑی ہوگئیں،ان کی آنکھیں سرخ تھیں،رنگ بالکل سیاہ تھا اور ان کے سروں پر عجیب سا تاج سا کھڑا ہوا تھا،ان میں ایک بلی کتے کے برابر تھی اور یہ سب سے آگے کھڑی ہوئی تھی اور اس کے دانت بہت بڑے بڑے تھے،وہ اس طرح دانت نکال کر ہمیں گھور رہی تھی جیسے ہمارا مذاق اڑا رہی ہو،ہمارا دھیان ان بلیوں کی طرف تھا کہ ایک دم ایک چمگادڑ میرے چہرے سے ٹکرائی،میری چیخ ہی نکل گئی،ایک لمحہ کے لئے میرے ہوش اڑ گئے اور میرا پورا بدن کانپنے لگا۔

ابھی ہم زینہ پوری طرح طے نہیں کر پائے تھے کہ اوپری منزل میں زبردست دھماکہ ہوا،ایک لمحہ کے لئے ہم تینوں کے دل دہل گئے اور ہمارے بڑھتے قدم رک گئے،اسی وقت ایک عجیب طرح کا تعفن اوپری منزل سے آیا اور اس تعفن سے ہمارا دم گھٹنے لگا،عجیب طرح کی بدبو تھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے مردے جلائے جارہے ہوں،اس بدبو کے ساتھ ساتھ اوپری منزل سے دھواں بھی زینے میں داخل ہورہا تھا،ایک مرتبہ کو تو حافظ صاحب کے بھی قدم رک گئے لیکن پھر فوراً ہی انہوں نے اپنے قدم تیزی کے ساتھ اٹھائے اور اوپری منزل میں داخل ہوگئے،ان کے پیچھے پیچھے ہم دونوں بھی اوپر پہنچ گئے،ابھی ہم نے اوپر کے ماحول کا اندازہ بھی نہیں کیا تھا کہ نیچے سے معصومہ کے چیخنے کی آواز آئی،اجی سنتے ہو جی فوراً نیچے آؤ،میں اکیلا ہی نیچے کی طرف بھاگا،نیچے پہنچ کر میں نے دیکھا کہ فوزیہ کا قد بڑھ کر کمرے کی چھت سے مل رہا تھا اور اس کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے،اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور وہ سب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے کے ساتھ یہ بڑبڑا رہی تھی کہ آج کی رات فیصلے کی رات ہے،یا تو ہم نہیں یا پھر تم نہیں۔

میں نے کہا فوزیہ۔ بیٹا سنو۔
وہ چیخی میں فوزیہ نہیں ہوں، میں اپنی سلطنت کا بادشاہ ہوں، مجھے بھینٹ چاہئے۔
کیسی بھینٹ؟ میں چیخا۔
یہ گھر ہمارا ہے، ہم یہاں چار سو برس سے رہتے ہیں۔
لیکن اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے، اس میں بیچنے والوں کا قصور ہے۔
تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے بیچنے والوں سے بھی بدلہ لے لیا ہے اور اب تمہاری باری ہے، یہ کہہ کر فوزیہ نے ایک قہقہہ لگایا، ایک زہریلا قہقہہ اور اس کے بعد وہ بولی۔
''آج کی رات تم سے کوئی بھی نہیں بچے گا تم سب مرجاؤ گے اور ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔''
حافظ صاحب تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔
اوپر جاکر دیکھو حافظ صاحب کا کیا حشر ہو رہا ہے، ہماری قوم نے ان کے کپڑے پھاڑ دئے ہیں۔
اس کی یہ بات سن کر میں گھبرا گیا اور میں زینے کی طرف بھاگا، جیسے ہی میں نے زینے میں قدم رکھا، زینے میں اوپر سے خوف کی ایک لہر آئی اور میرے سر سے گزر گئی، لیکن نہ جانے میرے اندر کس طرح کی ہمت پیدا ہوگئی تھی میں بے تحاشہ بھاگتا ہوا اوپر پہنچ گیا، لیکن اوپر کوئی نہیں تھا، بڑے کمرے میں اندھیرا تھا اور کسی کے کراہنے کی آواز آرہی تھی، میں خوف زدہ ہوگیا، اسی وقت میرے سر سے نہ جانے کیا چیز ٹکرائی کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور میرا سر چکرانے لگا۔ میں ابھی خود کو پوری طرح سنبھالنے بھی نہیں پایا تھا کہ میرے ارد گرد تین چار کالے رنگ کی بلیاں آکر کھڑی ہوگئیں، اور انہوں نے اس طرح اپنے اپنے منہ سے زبانیں نکال لیں جیسے منہ چڑا رہی ہوں، میں نے انہیں ڈرانے کی کوشش کی لیکن ایک بلی بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی، پھر میں نے گھبرا کر امام الدین صاحب کو آواز لگائی، لیکن کوئی جواب نہیں آیا، البتہ میں نے دیکھا کہ کمرے کے اندر کئی سائے آپس میں گتھم گتھا ہو رہے ہیں اور کراہنے کی آواز کمرے میں بدستور آرہی تھی، میرے آواز لگانے پر بلیاں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھ رہی تھیں جیسے میرا مذاق اڑا رہی ہوں۔
میں ابھی کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ کیا کروں کہ اچانک نیچے سے میری والدہ کی آواز آئی: ظفر میاں فوراً نیچے آؤ، دیکھو عرفان کو کیا ہوگیا ہے۔
میں ایک دم نیچے کی طرف بھاگا، اسی وقت دو بلیوں نے میرے سینے پر اچھل کر وار کیا اور میں گرتے گرتے بچا، جب میں زینے سے نیچے اتر رہا تھا تو اس وقت مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرا کرتا پکڑ کر کھینچ رہا ہے، لیکن میں نے پرواہ نہیں کی اور میں دوڑتے ہوئے زینے سے نیچے اتر گیا، فوزیہ بدستور چیخ رہی تھی اور نہ جانے کیا کیا اول فول بک رہی تھی، نیچے سب لوگ رو رہے تھے، عرفان بالکل بے ہوش تھا، اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا اور چہرے کا رنگ نیلا تھا۔
اب کیا ہوگا...... میرے پروردگار! معصومہ رو رو کر عرفان کو لپٹا رہی تھی، تم گھبراؤ نہیں، آج کی رات جو کچھ ہونا ہے ہو جائے گا، یا تو ہمیں نجات مل جائے گی ورنہ ہم سب ختم ہو کر ان مشکلات سے پیچھا چھڑائیں گے، میں نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
کہاں گئے تمہارے حافظ صاحب، فوزیہ نے چیختے ہوئے کہا۔
تم سب ایک بات یاد رکھو کہ اگر آج نہیں تو ایک نہ ایک دن تمہارا حشر خراب ہوگا، میں پورے غصے کے ساتھ بول رہا تھا، میرے بچے تو برباد ہو ہی جائیں گے لیکن تم بھی کسی نہ کسی کے ہاتھوں ایک دن ذلیل ہوں گے...... کمبختو تمہیں رحم نہیں آتا...... تم اللہ سے نہیں ڈرتے...... ایک دم مجھے نہ جانے کیا سوجھی میں نے اچھل کر فوزیہ کے ایک طمانچہ رسید کر دیا۔
بس اس طمانچے کا مارنا تھا کہ درودیوار ہل گئے، پوری حویلی میں زلزلہ سا آگیا اور کمرے کی چھت سے خون ٹپکنا شروع ہوگیا۔
فوزیہ کا قد کچھ گھٹ گیا لیکن اس کی آنکھیں اور زیادہ انگارے برسانے لگیں، اس نے میرا گلا پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے میرے بال پکڑ لئے، معصومہ یہ کیفیت دیکھ کر رونے لگی، والدہ بھی گھبرا گئیں، پورا کمرہ ماتم کدہ بن گیا، معصومہ نے عرفان کو بستر پر لٹا دیا اور اس کو میری فکر ہوگئی، اس نے فوزیہ کے ہاتھوں سے مجھے چھڑانے کی کوشش کی، لیکن اس کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ معصومہ کے بس میں نہ آسکی، معصومہ نے فوزیہ کے ایک رہپٹ جڑ دیا، فوزیہ نے مجھے چھوڑ دیا اور اس نے معصومہ کے بال پکڑ لئے، اب یہ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہوگئیں، میں نے بھی فوزیہ کے بال پکڑ لئے، اسی لمحے کسی نے میری کمر پر گھونسا جڑ دیا اور مجھے ایسا لگا جیسے میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، میں ایک طرف کو ڈھلک گیا...... ابھی تک فوزیہ معصومہ کو لپٹی ہوئی تھی، میری والدہ کے ساتھ ساتھ تنویر نے بھی معصومہ کے بال چھڑانے کی کوشش کی لیکن فوزیہ نے

کسی طرح بال نہیں چھوڑے، میں ہمت کر کے اٹھا اور میں نے فوزیہ کا گلا دبا دیا، فوزیہ نے بال تو معصومہ کے چھوڑ دیئے لیکن اس نے میرے چہرے پر تھوک دیا، خدا ہی جانے اس کے منہ سے تھوک نکل رہا تھا یا کیا چیز تھی کہ کافی دیر تک میرا چہرہ گرم رہا اور کافی دیر تک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے چہرے پر کیچڑ مل دی ہو۔

فوزیہ میری طرف دیکھ کر قہقہے لگا رہی تھی، اس دوران عرفان قدرے سنبھل گیا تھا، اس کے چہرے کا نیلا پن دور ہو گیا تھا اور اس کو ہوش بھی آ گیا تھا، اچانک فوزیہ کمرے سے نکل کر اوپر کی طرف بھاگی، میں نے اس کا پیچھا کیا، لیکن اس نے اتنی تیزی سے زینہ طے کیا کہ میں اس کو پکڑ نہیں سکا۔

میں اس کا پیچھا کرتے ہوئے اوپر پہنچا لیکن وہ تو اوپر جا کر غائب ہو گئی، کہاں گئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا، میں ابھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ میرے سر پر بڑے بڑے چمگادڑ منڈھلاتے ہوئے دکھائی دیئے، وہ بار بار مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے، مجھے ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی سایہ میرے اردگرد ٹہل رہا ہے، اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ سامنے کی دیوار پر دو بڑی بڑی آنکھیں نظر آ رہی تھیں، یہ آنکھیں کسی کتے کی سی تھیں، میں اس وقت یہ یقین کر چکا تھا کہ اب ہمارا بچنا ناممکن ہے، حافظ صاحب اور امام الدین کا کچھ پتہ نہیں تھا اور اب فوزیہ بھی غائب ہو گئی تھی، مت پوچھئے کہ اس وقت میری کیا حالت تھی، میرے جسم کا خون خشک ہو گیا تھا، اور میری ٹانگیں کانپ رہی تھیں، اسی وقت کالے رنگ کے دو کتے جن کا قد بلا مبالغہ گدھے کے برابر تھا، میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے دیکھ کر اس طرح اپنی زبانیں نکالنے لگے جیسے مجھے کھا ہی جائیں گے، میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب میں کیا کروں...... میں نے نیچے جانے کے لئے پلٹنے کا ارادہ کیا تو ان کتوں نے مجھے گھیرنے کی کوشش کی، مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ کتے مجھے اب نیچے نہیں جانے دیں گے، میں نے کچھ پڑھنا چاہا لیکن میری زبان نہ اٹھ سکی...... ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں بالکل ہی گونگا ہو گیا ہوں...... میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور میری ٹانگیں بری طرح کانپنے لگیں، میں آپ سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا، میرے پورے بدن پر لرزہ سا طاری ہو گیا، میں اتنا بھی بزدل نہیں تھا کہ بلیوں اور کتوں سے ڈر جاؤں، لیکن اس وقت نہ جانے مجھے کیا ہوا کہ مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا، میں ابھی اپنے حواس درست کرنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ کمرے کے اندر سے فوزیہ نکل کر آئی اور آتے ہی وہ ایک کتے پر سوار ہو گئی، میں نے سوچا کہ جب فوزیہ نہیں ڈر رہی ہے تو دوسرے کتے پر میں سوار ہو جاؤں، میں ایک دم کود کر دوسرے کتے پر سوار ہو گیا، میرے سوار ہوتے ہی کتا اڑنے لگا...... اور تقریباً ایک میل کے قریب اونچا ہو گیا...... مجھے اندھیرا ہونے کے باوجود پورا شہر نظر آنے لگا...... اب اگر میں ہلنے کی کوشش بھی کرتا تو مجھے اپنے گرنے کا خطرہ تھا، اس لئے میں کتے کے کان پکڑے مضبوطی کے ساتھ بیٹھا رہا، تقریباً پانچ منٹ کے بعد وہ کتا نیچے اتر گیا...... فوزیہ ابھی تک کتے پر سوار تھی...... مجھے اترتا دیکھ کر اس نے ایک زہریلی قسم کی ہنسی کے ساتھ مجھ سے ہاتھ ملایا، اف میرے خدا! جب میں نے اس کا ہاتھ پکڑا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں نے تپتے ہوئے لوہے کو چھو لیا ہے...... میری جان نکل کر رہ گئی، میں نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے کتے سے اترنے کی کوشش کی، لیکن میں اتر نہیں سکا، مجھے تو ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے اس کی پشت سے چپکا دیا ہے...... مجھے حیرت زدہ دیکھ کر فوزیہ قہقہے لگانے لگی، وہ میرا مذاق اڑا رہی تھی...... چند منٹ کے بعد کمرے میں ایک زبردست دھماکا ہوا، فوزیہ کتے سے اتر کر کمرے میں چلی گئی اور اس وقت میں بھی کتے سے اتر آیا، ایک دم وہ دونوں کتے غائب ہو گئے...... اسی لمحے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زینے میں کوئی چڑھ رہا ہے، یہ معصومہ تھی جو میری وجہ سے پاگل سی ہو گئی تھی، اس نے اوپر آ کر اذان دینی شروع کی...... ایک دم آواز آئی بھاگو...... اور ہر طرف ایک بھگدڑ مچ گئی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بہت سارے لوگ بھاگ رہے ہیں، نظر کوئی نہیں آ رہا تھا، لیکن ہر طرف سے بھاگنے کی آوازیں آ رہی تھیں، معصومہ پاگلوں کی طرح اپنے دونوں کانوں میں اپنی شہادت کی انگلیاں دے کر اذان دیئے جا رہی تھی، ایک دم اذان دیتے دیتے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی، اس کے گرنے کے بعد ہر طرف ایک دھواں سا پھیلنے لگا، میں نے معصومہ کو بیدار کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی جباڑی بند تھی اور وہ فرش پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی، میں نے سوچا اس کو گود میں اٹھا لوں اور نیچے پہنچا دوں چنانچہ میں نے اس کو اسی بے ہوشی کی حالت میں گود میں اٹھا لیا اور میں زینے میں پہنچ گیا، ایک دم مجھے فوزیہ کے چیخنے کی آواز آئی، میرے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے، ایک لمحے کے لئے تو میں وہیں کھڑا رہا، پھر میں نے تیزی کے ساتھ زینہ طے کیا اور معصومہ کو نیچے لے گیا، نیچے کا منظر بڑا بھیانک تھا، نیچے کے سب افراد، میرے بچے، تنویر اور صفورا

باجی اور والدہ بھی سب کے سب بے ہوش تھے اور سب ہی کی جباڑیاں بند تھیں، میں نے معصومہ کو مسہری پر لٹا دیا، اسی لمحے فوزیہ چیخی، چلائی، کمرے میں داخل ہوئی اور مردانہ آواز میں بولی، عرفان کو میری گود میں دیدو، ہم سب یہاں سے اسی وقت چلے جائیں گے۔

نہیں یہ نہیں ہوگا...... میں نے جواب دیا۔

پھر تم ایک ایک کر کے سب کی موت کا منظر دیکھو گے۔

ہمارے آدمی کہاں ہیں۔" میں نے فوزیہ سے پوچھا۔"

تمہارے سب آدمی ہماری قید میں ہیں، تمہارے عامل بھی مرغے بنے ہوئے ہیں، آؤ میں تمہیں دکھاؤں، فوزیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

میں نے اس سے ہاتھ چھڑا لیا، فوزیہ کا ہاتھ جل رہا تھا، جیسے فوزیہ آگ کی بنی ہوئی ہو، چلو۔ اب فوزیہ نے چیخ کر کہا۔

اب فوزیہ نے زور سے تالی بجائی، اس کے تالی بجاتے ہی دو کتے گدھے کے برابر بالکل کالے رنگ کے کمرے میں داخل ہوئے اور ان میں سے ایک نے میری قمیص کا دامن اپنے منہ میں لے لیا۔

میری کیفیت بگڑنے لگی...... مجھ پر وحشت طاری ہوگئی، امام الدین اور حافظ نور بخش کا کچھ پتہ نہیں تھا اور ادھر تمام گھر والے بے ہوش پڑے تھے، میں تنہا رہ گیا تھا اور اب یہ لوگ میرے ساتھ نہ جانے کیا کرنے والے تھے، ایک لمحہ کے لئے تو میں نے سوچا کہ عرفان کو اٹھا کر ان لوگوں کے حوالے کردوں، فوزیہ اور عرفان کو دیکر باقی سب کی جانیں تو بچ جائیں گی لیکن پھر اولاد کی محبت آڑے آگئی، اور میں ایسا نہ کرسکا، اسی لمحے مجھے خیال آیا کہ ایک بار اذان دے ڈالوں، شاید ہے کہ یہ لوگ پھر بھاگ جائیں، چنانچہ میں نے ایک دم باآواز بلند اذان دینی شروع کردی، میرے اذان شروع کرتے ہی کتے غائب ہوگئے اور فوزیہ بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگی...... میں نے موقعہ غنیمت جان کر ایک جگ میں پانی لیا اور اس پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ، چاروں قل اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا اور یہ پانی سب کے چہروں پر چھڑکا، اللہ کے فضل سے معصومہ اور والدہ تو اسی وقت ہوش میں آگئیں، باقی لوگ آہستہ آہستہ ہوش میں آگئے۔

ہمیں یہ تو اندازہ ہوگیا تھا کہ اذان کے کلمات سن کر جنات کے قدم اکھڑ جاتے ہیں، لیکن اذان کب تک دی جاسکتی ہے، ان لوگوں کو بھگانے کا اور کوئی طریقہ ہمیں معلوم نہیں تھا، اس لئے ہم ان کے سامنے مجبور سے ہوگئے تھے۔

معصومہ نے ہوش میں آنے کے بعد کہا۔ کہ امام الدین اور استاد جی کہاں ہیں؟

کچھ معلوم نہیں۔

والدہ بولیں، ایسا کرو کہ باآواز بلند اذان پڑھتے ہوئے اوپر جاؤ، اب اذان پڑھتے ہی رہو اور معصومہ اور صغرا نیچے اذان پڑھتی رہیں گی، کیا خیال ہے؟

ٹھیک ہے،" میں نے کہا۔" میں اذان پڑھتے ہوئے اوپر جارہا ہوں اور تم دونوں اذان پڑھنا شروع کردو تاکہ نیچے جنات کوئی کارروائی نہ کریں۔

میں اذان دیتے ہوئے زینہ طے کرنے لگا...... اور آہستہ آہستہ اوپر پہنچ گیا...... اوپر پہنچا تو مجھے کمرے کی لائٹ جلی ہوئی ملی، میں اوپر والے کمرے میں داخل ہوگیا اور میری زبان پر اذان کے کلمات جاری رہے...... کمرے میں کوئی نہیں تھا...... صرف فوزیہ بیٹھی ہوئی تھی اور وہ ہوش حواس میں تھی لیکن رو رہی تھی، میں نے فوزیہ سے پوچھا تم کیوں رو رہی ہو اس نے جواب دیا، میں بہت تھک گئی ہوں، میرا پورا بدن دکھ رہا ہے، میں نیچے جارہی ہوں اور اس کے بعد وہ اپنے پیروں سے چل کر نیچے چلی گئی۔

میں نے اوپر کے کمرے کا جائزہ لیا مجھے وہاں کچھ نظر نہیں آیا، البتہ اس کمرے سے ملحق چھوٹے والے کمرے میں بات چیت کی سی کچھ آواز آئی، میں نے دروازے کے قریب جا کر کچھ سننے کی کوشش کی، لیکن میرے کچھ پلے نہیں پڑا، میں چھوٹے کمرے کے اندر جانے کی جرأت نہ کرسکا، میں خاموشی کے ساتھ نیچے اتر آیا، اب میں آہستہ آہستہ اذان کے کلمات پڑھ رہا تھا، لیکن اب بالکل سکون تھا، کسی بھی طرح کی کوئی حرکت کسی جانب سے بھی نہیں تھی، میں نیچے آگیا، نیچے سب ٹھیک ٹھاک تھے، البتہ سب کے سب بری طرح سہمے ہوئے تھے، فوزیہ والدہ سے لپٹی ہوئی تھی اور برابر رو رہی تھی، معصومہ نے پوچھا وہ دونوں کہاں ہیں؟

میں نے نفی میں جواب دیا، کچھ پتہ نہیں۔

چند لمحوں تک ہم سب بالکل خاموش بیٹھے رہے، کمرے میں بالکل سناٹا تھا، چند لمحوں کے بعد ایسا لگا جیسے زینے سے کوئی اتر رہا ہے اور ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے زینے سے امام الدین کو، حافظ نور بخش کو اور ان کے ساتھ مجھ کو آتے دیکھا۔

اللہ خیر الشکر ہے...... میری زبان سے بے اختیار نکلا، آپ سب کہاں تھے؟

بس جنات کی دنیا میں پہنچ گئے تھے، امام الدین نے کہا۔

لاؤ پہلے چائے بناؤ، سر میں درد ہوگیا ہے...... استاد جی بولے۔
نجم بیٹا۔تم......؟ والد نے پوچھا۔
نجم بولا۔امی جان سب کچھ بتادیں گے،اب کوئی ڈر کی بات نہیں۔
اس کے بعد امام الدین صاحب نے بتایا کہ استاد کا جنات سے باقاعدہ معاہدہ ہوگیا ہے وہ صبح سے پہلے ہی یہ حویلی خالی کردیں گے، جنات نے بتایا تھا کہ وہ لوگ شروع ہی سے یہاں آباد تھے، یہاں قبرستان تھا اور اس میں ایک کنواں بھی تھا، انسانوں نے قبرستان پر مکانات بنالئے اور یہ حویلی بھی قبرستان پر بنی ہوئی ہے اور وہ کنواں بھی اسی حویلی کے اندر بند ہوا ہے، جب کہ اس قبرستان اور کنویں میں جنات کی بستی تھی، اس اعتبار سے جنات کا قصور نہیں تھا، قصور ان انسانوں کا تھا جنھوں نے جنات کی بستی کو تباہ کرکے یہ کالونی آباد کی تھی۔
امام الدین صاحب نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے ان جنات کے یہاں کوئی دو ہزار سال کی عمر کے ایک جن، جس کا نام اسماعیل تھا وہ آگئے اور یہ اسماعیل سرکار دو عالم ﷺ کی رسالت پر ایمان لاچکے تھے اور بہت نیک قسم کے جن تھے، اللہ سے اور یوم آخرت کے حساب کتاب سے ڈرتے تھے، انہوں نے جنات کو سمجھایا کہ اس طرح کسی کو ستانا اور پریشان کرنا جائز نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ بے شک جو لوگ قبرستان میں اپنے مکان بناتے ہیں یا تالاب پاٹ کر اپنے مکان تیار کرتے ہیں یا کنویں اور جھیل وغیرہ کو بند کرکے اپنی حویلیاں بناتے ہیں وہ سب غلطی کرتے ہیں اور ان کو جنات کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ سب وہ مقامات ہیں جن کو سرکار دو عالمؐ نے جنات کے لئے مخصوص کردیا تھا، اس لئے ان جگہوں پر بستیاں بسانا سرکار دو عالمؐ کے فرمودات کی خلاف ورزی ہے، اس لئے اس حویلی کو بسانے والوں نے بھی غلطی کی تھی لیکن کرے کوئی بھرے کوئی کے مصداق ظفر ہاشمی جیسے لوگوں نے خواہ مخواہ پریشانیاں برداشت کیں کیونکہ ان کی کوئی غلطی ہی نہیں تھی، انہوں نے تو پیسے دیکھ کر اس کو خریدا تھا، اسماعیل صاحب نے جنات کو سمجھایا کہ جب ان کا اس معاملے میں کوئی قصور نہیں ہے تو پھر ان کو ستانا اور ان کا ناطقہ بند کردینا کہاں کی دانش مندی ہے، تم سب بھی اللہ کی مخلوق ہو اور انسانوں کی طرح تم سب سے بھی آخرت میں حساب کتاب ہونا ہے، اللہ سے ڈرو اور اپنی طاقت اور صلاحیت کا غلط استعمال نہ کرو، تم نے نجم کو قیدی بنا رکھا ہے، انسانوں کے عاملین جب تمہارے بچوں کو پکڑ لیتے اور انہیں بوتلوں میں بند کردیتے ہیں یا انہیں ہنڈیوں میں بند کرکے قبرستانوں میں دبادیتے ہیں تو تمہیں کس قدر تکلیف ہوتی ہے، پھر تم کیوں دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہو، جب کہ تم بھی اس طرح کی لڑائی میں مارے بھی جاتے ہو، قید بھی کیے جاتے ہو اور ہلاکت سے بھی گزرتے ہو، میرا مشورہ مانو، اس حویلی کو چھوڑ دو، نجم کو آزاد کردو اور مزید الجھنیں ایک دوسرے کے لئے پیدا نہ کرو اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔
ہم سب حیرت کے ساتھ امام الدین کی بات سن رہے تھے اور ہمیں مزا بھی آرہا تھا، امام الدین نے بتایا۔
اسماعیل صاحب کی نصیحت سے متاثر ہوکر جنات نے نجم الدین کو آزاد کردیا اور اس حویلی کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔
اس کے بعد اسماعیل صاحب نے حافظ نور بخش سے بھی آمنے سامنے بیٹھ کر بات کی اور کہا کہ آپ بھی انسانوں کو یہ سمجھادیں کہ وہ قبرستانوں میں، کنوؤں پر، تالابوں پر اور اسی طرح کی اجڑی ہوئی جگہوں پر مکانات کی تعمیر سے گریز کریں، اس کے بعد انہوں نے یہ فارمولہ بھی بتایا کہ چالیس دن تک سورہ بقرہ روزانہ اس حویلی میں پڑھوالیں اور ہر کمرے میں اصحاب کہف کے نام لکھوا کر لگادیں اور نامہ مبارک بھی ایک کمرے میں آویزاں کرلیں تاکہ جنات کے اثرات سے پوری طرح محفوظ ہوجائیں، اسماعیل صاحب نے یقین دلایا کہ صبح ہونے تک جنات اس حویلی کو چھوڑ دیں گے اور کسی دوسری جگہ منتقل ہوجائیں گے۔
ان کی یہ گفتگو سن کر سب نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اس بات کا اعتراف کیا کہ جنات میں بھی بعض بہت نیک اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور انسانوں میں بھی بعض ایسے برے لوگ موجود ہیں جن کی غلطیوں کی وجہ سے خود ان کو بھی بھگتنا پڑ رہا ہے اور جنات کو بھی پریشانیاں اٹھانی پڑ رہی ہیں، اگر انسان اور بالخصوص مسلمان اپنے پیغمبرؐ کی احادیث کی روشنی میں زندگی گزاریں تو خود انہیں بھی فائدہ ہو اور جنات سے بھی ان کی دشمنی کی نوبت نہ آئے۔
امام الدین اور حافظ نور بخش کی زبان تمام تفصیلات سن کر ہمیں اطمینان حاصل ہوگیا اور ہم دو دو نفلیں شکرانے کی پڑھ کر اس رب کا شکر ادا کیا جس کے فضل و کرم کی وجہ سے ہمیں جنات سے نجات مل گئی، اس کے بعد ۴۰ دن تک ہم نے ایک قاری صاحب سے سورہ بقرہ بھی پڑھوائی، ہر کمرے میں اصحاب کہف کے نام بھی لکھ کر لگادئے اور نامہ مبارک بھی آویزاں کردیا، اللہ کا کرم ہے اب ہم اسی حویلی میں اطمینان وسکون کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہمیں اب کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔

☆☆☆☆

خوف ناک حویلی کی ہوش رُبا داستان جو "طلسماتی دنیا" کے قارئین انتہائی دلچسپی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ یہ بالکل سچی اور مبنی برحقیقت داستان ہے۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتی کہ اس کا حرف حرف سچا ہے کیوں کہ پندرہ بیس سالہ پہلے واقعات جو میں ایڈیٹر صاحب کے اصرار پر قلم بند کر کے ماہ بہ ماہ پیش کر رہی ہوں یہ یادداشت کی بنیاد پر ہیں۔ ان میں حروف اور زیر وزبر کی غلطی ممکن ہے اور یہ بات بھی عین ممکن ہے کہ واقعات اور حادثات ترتیب اور تواتر کے ساتھ بیان نہ ہو سکیں۔ لیکن حتی الامکان میں اس بات کی کوشش کر رہی ہوں کہ تمام واقعات کی تصویر کشی ہو جائے یا پھر وہ تمام حادثات قارئین کے سامنے آجائیں جو خاص طور پر ہمارے چھوٹے سے گھرانے سے متعلق تھے۔ پھر بھی اگر کوئی بات چھوٹ جائے یا کسی حادثے کا ذکر کرتے ہوئے ترتیب الٹ جائے تو میں اس کے لئے تمام ناظرین سے معذرت چاہتی ہوں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ بیس سالہ پرانی آپ بیتی کو بعینہٖ بیان کر دینا عقلی اعتبار سے بھی ناممکن ہے۔ اس داستانِ ہوش رُبا کو آگے بڑھانے سے پہلے کچھ اور باتیں آج کی صحبت میں یہ ناچیز رابعہ اپنے پرستاروں سے کرنا چاہے گی۔ سب سے پہلے تو میں اُن تمام قارئین کا شکریہ ادا کروں گی جو پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس داستان کو پڑھ رہے ہیں اور مجھ کمبخت سے ہمدردی رکھتے ہیں اور گاہے گاہے خلوص نامے بھی ایڈیٹر صاحب کی معرفت ارسال کرتے رہتے ہیں۔ میں اپنے تمام قارئین کی قدر کرتی ہوں اور ان کی محبت کا احترام کرتے ہوئے اُن کو دین ودنیا کی ترقی کی دعائیں دیتی ہوں۔ اس کے بعد میرا روئے سخن اُن حضرات کی طرف ہے جو ایڈیٹر صاحب کو بار بار میرا پتہ شائع کرنے کا تقاضہ کرتے ہیں اور اس بات کا اصرار کرتے ہیں کہ خوف ناک حویلی کی کامل نشان دہی کی جائے۔ ایسے لوگ شاید تمام تر مصلحتوں کو نظر انداز کر کے اپنی تمنا کا اظہار کرتے ہیں جب کہ رابعہ بانو کے پتے کی اشاعت خود رابعہ کے لئے ایک دردِ سر بنے گی اور جس دن ایڈیٹر صاحب نے قارئین کے اصرار کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دئے۔ اُس دن اس خاکسار رابعہ کا تو حشر برا ہوگا۔ میں کس کس کے خط کا جواب دوں گی اور اگر خوف ناک حویلی کی مکمل نشان دہی کر دی گئی تو اس جناتی آثار قدیمہ کو دیکھنے کے لئے عوام وخاص کا جو اجتماع اُمڈ پڑے گا اس کی روک تھام کون کرے گا۔ اس لئے میں اپنے تمام قارئین سے دست بستہ اس بات کی درخواست کروں گی کہ وہ داستان کو دلچسپی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ ممکن ہے کہ اختتام داستان پر بہت سے سربستہ راز کھول دئے جائیں۔ اس سے پہلے ایسی باتوں کی فرمائش میرے نزدیک نامناسب ہے۔ بعض بھولے بھالے قارئین ایسی باتیں بھی لکھ دیتے ہیں کہ کیا آج تک کوئی عامل ہاتھ نہیں لگا جو خوف ناک حویلی میں ہونے والے ہنگاموں اور قتل و غارت گری کی روک تھام کر سکے۔ ایسے قارئین کے لئے یہ عرض ہے کہ یہ داستان آج کل کی بیان نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ بیتے ہوئے بیس سالوں کی بیان ہو رہی ہے۔ اس وقت روحانی عملیات کا سلسلہ اتنا عام نہیں تھا۔ خاص خاص لوگ یہ کام کرتے تھے اور جنات اور جادو کے توڑ کے ماہرین سے ہم نے کئی بار رابطہ قائم کیا تھا۔ میں بار بار یہ بھی بیان کر چکی ہوں کہ جس گھرانے کے ساتھ یہ واقعات پیش آئے وہ جن اور بھوت جیسی چیزوں پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور روحانی عملیات کو ملاؤں کا ڈھکوسلہ قرار دیتا تھا لیکن جب حادثات کی بارش ہوئی اور مصائب کی آندھیاں چلیں

اور قتل عام کا سلسلہ شروع ہوا تو اس گھرانے کے ذمہ دار لوگ مولوی ملاؤں کی تلاش میں نکلے اور ان سے انہوں نے علاج بھی کرائے لیکن تقدیر کا لکھا پورا ہوا اور ایک ایک کر کے تمام لوگ موت کا نوالہ بنتے چلے گئے۔ خوف ناک حویلی میں کل پندرہ افراد رہا کرتے تھے۔ ایک بار پھر میں ان سب کے نام بیان کردوں تاکہ نئے قارئین کو بھی اندازہ ہو جائے کہ موت نے کیسے کیسے پھولوں کو اپنے پیروں سے روندا ہے اور جنات نے کس طرح قسط وار ہماری خوشیوں کا گلا گھونٹا ہے۔ میرے حقیقی خالو تھے۔ اس حویلی کے مالک جو جنات وغیرہ بالکل قائل نہ تھے ـــــ اور ان ہی کی تنہا رائے کی وجہ سے یہ حویلی خریدی گئی تھی۔ ان کا اسم گرامی یٰسین تھا۔ ان کی بیگم اپنے وقت کی بہت خوبصورت عورت تھیں۔ ان کے حسن وجمال کے چرچے خاندان بھر میں ہوا کرتے تھے۔ انہیں اوڑھنے پہننے کا بھی سلیقہ تھا۔ اس لئے بھی ان کے حسن میں ہمیشہ چار چاند لگے رہا کرتے تھے۔ وہ ہر محفل کی شان اور مجلس کی آن سمجھی جاتی تھیں۔ اس عورت کا نام تھا۔ شوہر کی اصطلاح میں بہار بیگم اور یہی بہار بیگم نجمہ کے نام سے ابھی بھی زندہ ہیں اور اس وقت وہ دنیا کی شاید سب سے زیادہ بدشکل عورت ہیں۔ اُن کی صورت اُف میرے مولیٰ۔ ایک آنکھ اُن کی حادثات کا شکار ہو چکی ہے۔ دوسری موجود ہے تو اس سے برائے نام نظر آتا ہے۔ اُن کے نصف چہرے پر جھلس جانے کی وجہ سے بہت بڑا سیاہ داغ ہے جو بجھی ہوئی لکڑی کی مانند ہے۔ سر پر بال نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ بالکل چٹیل میدان، آواز اور گفتگو سے بالکل محروم۔ بات اشاروں میں کرتی ہیں، منہ میں دانت ابھی تک موجود ہیں لیکن اُن کا رنگ سیاہ ہے۔ اُن کے ہنسنے کا تو اب کوئی سوال ہی نہیں لیکن کبھی کبھار اگر ہنس لیتی ہیں تو میں جناتی حادثات میں پلنے والی بھی خوف کی شدت سے کانپنے لگتی ہوں۔

یہ ہیں اس خوف ناک حویلی کی مالکن۔ ان کے ایک بھائی تھے یعنی میرے حقیقی ماموں جنہیں ہم زبیر ماماں کے نام سے جانتے تھے۔ ہماری خالہ کے دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام یونس تھا اور ایک کا یوسف۔ یوسف چھوٹا تھا۔ بہت پیاری پیاری باتیں کیا کرتا تھا۔ بڑا ہی معصوم بچہ تھا۔ خالہ کی چار لڑکیاں تھیں۔ صاعقہ، روبینہ، زریں اور ثریا۔ صاعقہ سب سے بڑی تھی، روبینہ اور زریں درمیان کی تھیں۔ یہ دونوں جڑواں پیدا ہوئی تھیں اور ثریا سب سے چھوٹی تھی۔ خالو یٰسین کی دو بہنیں تھیں یعنی ہماری ممی اور خالہ نجمہ کی نندیں۔ ایک کا نام شاہدہ تھا اور دوسری کا آمنہ۔ میرا ایک بھائی تھا، اس کا نام گڈو تھا، ان کے علاوہ ہمارے گھر میں ایک کام کرنے والا ملازم بھی تھا، جسے چھوٹو کہا کرتے تھے۔ ایک ہماری نانی اماں تھیں اور ایک میں خود تھی۔ اس طرح کل پندرہ لوگ اس حویلی میں رہا کرتے تھے اور اس اس وقت ہم کل پندرہ انسان تھے جو ایک ایک کر کے جنات کی کارروائی کا نشانہ بنے اور ان پندرہ افراد میں آج صرف دو نفر گھر میں باقی بچے ہیں۔ ایک ناچیز اور دوسرے بہار بیگم۔

☆　☆　☆

پچھلی قسط میں بات یہاں تک پہنچی تھی کہ عامل صاحب لاپتہ ہو گئے تھے اور زبیر ماما بے حس وحرکت پڑے تھے اور ڈاکٹر نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔ اسی وقت صاعقہ بھی بڑبڑا کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر ہوش میں آ گئی۔ ماما زبیر کی وفات کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی اور ایک ایک کر کے تمام رشتے دار آ گئے اور ہمارے ساتھ ان کے ماتم میں شریک ہو گئے۔ سبھی کا حال برا تھا۔ ماما زبیر سب بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس لئے سبھی بچوں پر ان کی موت کا گہرا اثر ہوا تھا۔ یونس اور یوسف بھی ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ رو رہے تھے۔ نانی اماں بالکل چپ تھیں۔ وہ عورتیں کے بیچ میں ابھی تک میرا چہرہ گھومتا ہے اس طرح بیٹھی تھیں جیسے مردے کو ٹیک لگا کر بٹھا دیا گیا ہو۔ عامل کی بات کو ہم نے چھپا لیا تھا۔ کسی کو کچھ بتایا ہی نہیں۔ گھر میں بس زبیر ماما کی موت کا ماتم تھا اور فضا صرف ان کی موت کی وجہ سے سوگوار تھی۔ عامل کا غائب ہو جانا ہمارے لئے قانونی طور پر کچھ مشکلات بھی کھڑی کر سکتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس بارے میں باہمی مشورے کے بعد یہ طے کر لیا کہ اس بارے میں کوئی بات زبان سے نہیں نکالیں گے۔ چند گھنٹوں کے بعد ماماں زبیر کو غسل کرا کر کفن پہنا دیا گیا۔ ظہر کے وقت تک سبھی رشتے دار جمع ہو چکے تھے اور اب ماما جی کو رخصت کرنے کا وقت قریب آ چکا تھا۔ جنازہ اٹھانے سے پہلے پٹواری اصغر حسین اور خالو یٰسین وغیرہ نانی اماں کے پاس آئے اور انہیں تسلیاں دینے لگے۔ جوان بیٹے کی موت پر ایک ماں کو جتنا بھی صدمہ ہوتا کم تھا۔ پھر نانی اماں نے تو پے در پے کئی صدمات برداشت کئے تھے۔ میری امی اور پاپا کی موت نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا پھر گڈو کی موت ان کے لئے دکھ کا باعث بنی۔ شاہدہ اور آمنہ باجی اگرچہ ان کی سگی بیٹیاں نہیں تھیں لیکن نانی اماں انہیں سگی اولاد

کی طرح چاہتی تھیں، ان کی موت سے بھی انہیں زبردست جھٹکا پہنچا اس کے بعد جو کچھ تماشے حویلی میں ہوتے رہے وہ سب نانی اماں کو بار بار صدمات پہنچاتے رہے۔ نانی اماں روحانی اور ذہنی طور پر بری طرح ٹوٹ چکی تھیں اور ماما زبیر کی دلخراش موت نے انہیں بالکل ہی نڈھال کر دیا تھا لیکن ان کی آنکھیں خشک تھیں دل ان کا رو رہا ہوگا لیکن بظاہر وہ صبر و ضبط ہی کر رہی تھیں اور از خود سارے گھر کو تسلی دے رہی تھیں۔

جس وقت خالو یٰسین اور پٹواری اصغر حسین وغیرہ نانی اماں کے پاس آئے تو نانی اماں نے خود ہی بولنا شروع کیا۔ صبر کرو اور اللہ کی رضا میں راضی رہو اور میری طرف سے اجازت ہے میرے بیٹو زبیر کے جنازے کو رخصت کرو۔ یہ سن کر خالو جان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں اور کئی عورتوں کو دورے پڑ گئے تھے۔ میں بھی خوب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ کیسا قیامت کا منظر تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے موت نے ہمارے گھر پر اپنا قبضہ جما لیا ہو۔ ہر آنے والے کی صورت پر آنسو بہہ رہے تھے۔ کچھ کچھ یاد پڑتا ہے کہ اس وقت پٹوای اصغر حسین نے کہا تھا ــــ اماں جان ــــ خدا خیر کرے میں نے تو یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ زبیر کا تیجہ نمٹتے ہی اس گھر پر لعنت بھیج دینی ہے۔ سرا بکے نہ بکے بس اب اس گھر میں یٰسین اور اس کے بچے نہیں رہیں گے۔

پٹواری اصغر حسین کی اس بات کی نہ کسی نے اس وقت تائید کی تھی نہ تردید۔ اس وقت تک تو بس رو رہے تھے اور بلک رہے تھے۔ جنازہ اٹھانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ اچانک گھر میں ایک کہرام مچا۔ کئی عورتوں کی چیخیں آسمان کی بلندی کو چھو گئی تھیں۔ دسیوں عورتیں تو خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں اور یہ بات بھی حد درجہ خوف ناک اور دہشت ناک تھی۔ ماما زبیر کفن میں لپٹے پڑے تھے۔ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے۔ ان کو اس طرح اٹھتے ہوئے دیکھ کر سب کی چیخیں نکل گئیں اور پورے گھر پر وحشت طاری ہو گئی۔ بہت سی عورتیں تو اسی وقت بھاگ گئی تھیں اور جو موجود تھیں وہ بھی حیرت زدہ تھیں۔ ہر شخص سہم کر رہ گیا تھا۔ یہ زندگی کا پہلا ایسا واقعہ تھا کہ لوگوں نے ایک مردہ انسان کو کفن سمیت بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

ماما زبیر زندہ ہونے کے بعد کافی دیر تک کچھ بول نہ سکے۔ وہ خود خوف زدہ سے محسوس ہو رہے تھے۔ کافی دیر تک گھر کے ماحول پر خوف طاری رہا۔ کچھ دیر کے بعد ماما زبیر کو کالی چادر اڑھا دی گئی اور پھر رفتہ لوگ رفتہ رفتہ واپس جانے لگے۔ گھر کے لوگ بھی زبیر ماما سے بات چیت کرنے کے لئے بیتاب تھے کہ ان پر اُن پر گزری ہوئی ان کی زبان سے سنیں کہ اچانک ایک اور حادثہ گھر میں ہو گیا اور وہ قبر جو ماما زبیر کے لئے کھدوائی گئی تھی وہ کسی اور کی آخر آرام گاہ بنی۔ (باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆☆☆☆

اُف، وہ بھیانک رات

ایم، کے راہی

جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بھاگنے کے تمام راستے بند ہوجاتے ہیں۔کوئی ایک کھڑکی بھی ایسی کھلی نہیں رہتی جس میں سے انسان چھلانگ لگاسکے اور اپنی جان بچاسکے۔ہوا یہ کہ ایک دن ہم ازراہ تفریح دہرہ دون اور مسوری کے درمیان ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ ہماری گاڑی خراب ہوگئی اور گاڑی ایسی جگہ خراب ہوئی کہ وہاں دور دور تک نہ کوئی آدم تھا نہ کوئی آدم زاد، گاڑی میں ہم دس افراد تھے۔ایک میں خود ہی تھا، میرے بڑے بھائی ان کی بیوی تھیں، میرے بڑے بھائی کا نام شہزاد حسین ہے، ان کی بیگم سلمیٰ خانم تھی۔میری بیوی شہناز انجم کے علاوہ میرے ایک دوست اختر بیگ اور ان کی بیوی صالحہ خانم، تین بچے تھے دو بچے ہمارے بھائی صاحب کے تھے ایک کا نام سلمان اور دوسرے کا نام عدنان تھا، ایک بچہ اختر صاحب کا تھا اس کا نام یونس تھا۔کل نو افراد مسوری جانے کے خیال سے نکلے تھے۔واپسی میں ہماری گاڑی ایک ایسے مقام پر خراب ہوگئی جہاں ہُو کا عالم تھا، یہ بات موسم سرما کی تھی۔مسوری میں زیادہ تر لوگ گرمی کے موسم میں جاتے ہیں لیکن ہم نے سنا تھا کہ سردی کے موسم میں مسوری کا مزہ کچھ اور طرح کا ہوتا ہے وہاں برف برستی ہے اور برف کا برسنا اچھا لگتا ہے۔ہم موسم گرما میں کئی بار مسوری جاچکے تھے اس بار پروگرام یہ بنا کہ موسم سرما میں مسوری کا لطف اٹھایا جائے۔یہ کسے خبر تھی کہ یہ لطف عذاب بن کر رہ جائے گا اور اس راستے سے ہم زندگی بھر کے لئے پناہ مانگ لیں گے۔

شدید سردی کی بنا پر گاڑی سے باہر کھڑا ہونا مشکل ہورہا تھا ،ڈرائیور نے تھوڑی دیر گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کی اس کے بعد وہ مایوس ہوگیا اور اس نے کہا کہ یہ گاڑی اس طرح ٹھیک نہیں ہوگی جس وقت گاڑی خراب ہوئی اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔شروع شروع میں کچھ کاریں کچھ بسیں اور کچھ ٹرک اِدھر سے گزرے اس کے بعد سناٹا طاری ہوگیا۔عورتیں گاڑی میں بیٹھی تھیں ہمیں خیال ہوا کہ اِدھر اُدھر سے کچھ لکڑیاں اور کچھ پتے اٹھا کر آگ جلالیں تاکہ سردی کی شدت سے نجات مل سکے۔ہمارے پاس اتفاق سے ایک ٹارچ بھی تھی۔یوں تو گاڑی کی لائٹ سے اچھی خاصی روشنی ہوگئی تھی لیکن ٹارچ کی مدد سے ہم لکڑیاں چننے میں کامیاب ہوگئے اور تھوڑی دیر کے بعد ہم وہاں آگ جلاکر بیٹھ گئے ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک بوڑھا سا انسان اچانک ہمارے پاس آکر کھڑا ہوگیا اور اس نے ہمیں سلام کرکے مخاطب کیا۔ڈرائیور سمیت ہم چار آدمی اور دو بچے اس وقت آگ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔میں نے اس بوڑھے کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔آپ کون ہیں؟ اور اس بھیانک جنگل میں اکیلے کیوں گھوم رہے ہیں۔وہ بولا، میں آگ کی روشنی دیکھ کر آیا ہوں، یہاں قریب میں میرا مکان ہے۔آپ سب لوگ میرے مکان میں چلیں، آرام سے وہاں رات کو سوئیں صبح میں خود آپ کی گاڑی ٹھیک کردوں گا۔

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہماری گاڑی خراب ہے؟ میرے بھتیجے نے معصومیت کے ساتھ اس سے پوچھا۔

بیٹا! سردیوں کی اس سیاہ فام رات میں اس خطرناک جنگل میں کون گاڑی روک کر بیٹھتا ہے۔اس کے بعد وہ بوڑھا بولا۔

میں صرف آپ کی خیرخواہی کے لئے کہہ رہا ہوں اور مجھے مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوجائے گا یوں میں کوئی زبردستی نہیں کرتا۔یہ کہہ کر وہ ادائے بے نیازی کے ساتھ چل پڑا۔میں نے آگے بڑھ کر اسے روکا اور کہا، لیکن تمہارا گھر ہے کہاں اور اس جنگل میں تم نے گھر کیوں بنایا؟ کیا تمہارے گھر کے پاس دوسرے گھر بھی ہیں۔

دو یا تین گھر اور بھی ہیں لیکن وہ بھی اس وقت خالی ہیں۔

اور آپ کے گھر میں اور کون رہتا ہے۔

میری بیوی، اور میری بیوی بہت خوبصورت ہے تم لوگ دیکھوگے تو دیکھتے ہی رہ جاؤگے۔

بابا! تم ناک میں کیوں بول رہے ہو۔میرے دوسرے بھتیجے نے پوچھا۔

نہیں بیٹا۔میں منہ سے بول رہا ہوں۔شاید مجھے زکام ہورہا ہے اس لئے تمہیں ایسا لگ رہا ہوگا کہ ناک سے بول رہا ہوں۔

اچھا تم ہم آپ کے گھر تک جائیں گے کیسے؟ میرے دوست نے پوچھا۔

پیدل چلیں گے، دیکھو وہ سامنے جو پہاڑ ہے۔ بس اس کے بالکل پیچھے میرا مکان ہے۔ اس پر چڑھیں گے اور جب اس طرف اُتریں گے تو سیدھے اپنے گھر میں پہنچیں گے۔ اتنے اونچے کیسے چڑھیں گے۔

میرے دونوں بھتیجے ایک ساتھ بولے۔

بچوں، یہ صرف دیکھنے کی اونچائی ہے۔ جب تم اس پہاڑ کے قریب پہنچو گے تو یہ اونچائی کم محسوس ہوگی اور اس پہاڑ پر چڑھنے میں بڑا مزہ آئے گا۔

میں اور میرے دوست نے گاڑی کے قریب جا کر اپنی بیویوں سے مشورہ کیا۔ تو عورتوں کی بھی رائے یہ ہوئی کہ تمام رات گاڑی میں بیٹھنے کے مقابلے میں گھر میں جا کر آرام کرنے میں فائدہ ہے۔ کیسا بھی گھر ہوگا لیٹ تو جائیں گے لیکن پروگرام یہ طے ہوا کہ ڈرائیور گاڑی کی حفاظت کی وجہ سے گاڑی ہی میں رہے گا باقی ہم نو آدمی اس شخص کے ساتھ چلیں گے۔ چنانچہ کچھ ضروری سامان لے کر جس میں کچھ بچا ہوا کھانا بھی اور کچھ کمبل وغیرہ بھی تھے ہم سب اس بوڑھے انسان کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ راتیں چاندنی نہیں تھیں، ہر طرف دل ہلادینے والا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ لیکن ٹارچ کی مدد سے ہم لوگ پہاڑ پر چڑھنے لگے، چڑھائی اچھی خاصی تھی تقریباً نصف گھنٹے میں ہم اوپر چڑھ گئے اور پندرہ سے لے کر بیس منٹ میں ہم دوسری طرف اُتر گئے۔

اس بوڑھے کے کہنے کے مطابق ہمیں وہاں تین چار پختہ مکان نظر آئے لیکن ان پر کھپریل پڑی ہوئی تھی، ایک ہال کمرے میں ہمیں اس بوڑھے انسان نے بٹھادیا اور کہا کہ طاق میں چراغ رکھا ہوا ہے تم لوگ اس کو جلا لینا، میں کھانے وغیرہ کا بندوبست کر کے لاؤں گا۔ ہم نے اس کو منع بھی کیا کہ ہمیں بھوک نہیں ہے اور کچھ کھانا ہمارے پاس موجود بھی ہے۔ لیکن اس نے ہماری نہیں سنی اور وہ گھر سے باہر نکل گیا، جاتے جاتے وہ یہ بھی کہہ گیا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو دوسرے کمرے میں میری بیوی موجود ہے تم اس سے مدد لے سکتے ہو۔

اس کے جانے دو منٹ بعد ہم آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس بھیانک رات میں اور اس خطرناک جنگل میں یہ شخص کھانا لینے کہاں گیا ہے۔ اسی وقت میری بیوی بولی آؤ بھابی اس کی بیوی سے ملتے ہیں۔ ہماری بھابی تو تیار نہیں ہوئیں لیکن میرے دوست کی بیوی کو لے کر میری بیوی دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی۔ تقریباً تین منٹ کے بعد میری بیوی کی چیخ سنائی دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسری چیخ بھی اُبھری جو انتہائی زہریلی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور اسی وقت وہ دونوں بے تحاشہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان دونوں کے چہروں پر وحشت برس رہی تھی۔ میری بیوی تو کچھ بول ہی نہیں سکی البتہ میرے دوست کی بیوی نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر کہا۔

بھائی جان وہاں جو عورت ہے اس کا صرف آدھا جسم ہے اس کی ٹانگیں نہیں ہیں اور اس کا چہرہ بندر کی طرح ہے، لگتا ہی نہیں ہے کہ یہ عورت ہے اور بالکل کالا رنگ ہے اور اس آنکھیں دہکتی ہوئی انگاروں کی طرح ہیں اور وہ تو ہمیں دیکھ کر چیخ اُٹھی اور اپنی زبان نکال کر اس نے عجیب طرح کی ہنسی ہنسی۔ ہم شاید غلط جگہ آگئے۔

یہ سنتے ہی میں کمرے سے باہر نکلا اور میرے ساتھ میرے بڑے بھائی اور میرے دوست بھی کمرے سے باہر نکل گئے لیکن ہمیں حیرت ہوئی کہ وہ بوڑھا انسان سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیا اور اس نے کہا کہ میں بڑا لذیذ گرما گرم کھانا لے کر آیا ہوں آپ سب لوگ پہلے کھانا کھالیں اس کے بعد بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ اس نے بڑے پیار سے بات کی اور اس کے دونوں ہاتھ میں ناشتے دان تھے۔

ہم لوگ بیٹھ گئے تو اس نے چراغ ہمارے قریب رکھ دیا اور بڑے سلیقے سے وہ کھانا اُتارنے لگا۔ ہمیں حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ وہ بہت خوبصورت برتن اور چمچے ساتھ لے کر آیا تھا ہم سب کو حیرت تھی کہ اس جنگل میں یہ کھانا اور برتن کہاں سے لے کر آیا ہے اور حقیقت میں اُس بوڑھے انسان نے مہمان نوازی کا صحیح فریضہ انجام دیا۔ ہمیں بھوک نہیں تھی لیکن ہم ڈر کے مارے کھانا کھانے لگے۔ کھانے کے دوران میرے بھائی نے آہستہ سے میرے کان میں کہا۔ اس بوڑھے انسان کا سایہ نہیں ہے اور حقیقتاً اس کا سایہ نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر کہ اس کا سایہ نہیں ہے میری سٹی گم ہو گئی، کھانے سے فارغ ہو کر وہ بوڑھا دوسرے کمرے میں چلا گیا اور ہم لوگ یہ کہنے لگے کہ شاید ہماری خیر نہیں۔ لیکن اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا اور نہ جانے کس طرح پھر سب سو گئے حیرتناک بات یہ تھی کہ جب صبح کو ہماری آنکھ کھلی تو ہم سب گاڑی کے پاس زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ڈرائیور گاڑی کے اندر سو رہا تھا۔ غالباً وہ کوئی جن مسلمان تھا اور نیک تھا اس نے ہم سب کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا لیکن اس کی بیوی؟! آج بھی اس رات کا خیال آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

بلاشبہ جلوس عید میلاد النبیؐ میں مذہب و عقیدہ کے نام پر خرافات شامل ہوگئی ہیں

بمبئی: امام الانبیاء کی دنیا میں تشریف آوری کی مناسبت سے ۱۲ ربیع الاول کو نکالے جانے والے جلوس عید میلاد النبیؐ اور جشن میلاد کے نام پر کی جانے والی خرافات پر علماء نے سخت انتباہ دیا ہے اور شرکاء جلوس کو ان سے بچنے کا مشورہ دیا ہے علماء کا کہنا ہے کہ یہ جلوس آقائے دو عالمؐ کی ذات بابرکات کے حوالہ سے نکالا جاتا ہے لہٰذا قدم قدم پر عظمت اور تقدس کا خیال رکھا جانا چاہئے نہ کہ ایسی حرکتیں جس سے بے حرمتی ہو یا کسی کی دل آزاری ہو۔

اس تعلق سے گوونڈی کے پلاٹ نمبر ۱۲ کی اکبری جامع مسجد میں منگل کو ظہر کی نماز کے بعد علماء اور ائمہ کی ایک میٹنگ میں مولانا قمر رضا مصباحی، مولانا جاوید احمد برکاتی، مولانا محمد اسلم مصباحی، مولانا اسد اللہ خان، مولانا عبد القدوس، مولانا جنید احمد اور حافظ جنید رضا وغیرہ موجود تھے۔ میٹنگ میں موجود تمام علماء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جلوس عید میلاد النبیؐ کے نام پر کئی ایسی خرافات شامل ہوگئی ہیں جن کا جلوس عید میلاد النبیؐ سے ہی نہیں بلکہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا سرکار دو جہاںؐ سے ہماری سچی عقیدت و محبت کا تقاضا ہے کہ ہم ان خرافات سے خود کو دور رکھیں اور ان سے بچنے کا عزم مصمم کریں۔ اس موقع پر شرکاء جلوس کو جو مشورے دیے گئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں (۱) جلوس کے دوران آتش بازی ہرگز نہ کی جائے کیونکہ آتش بازی حرام ہے (۲) شرکاء جلوس ادب و احترام اور باوضو باادب ہو کر درود پاک کا ورد کرتے ہوئے چلیں (۳) اپنے عمل سے سرکار کا امتی ہونے اور آپ کی نورانی سنتوں کو عام کرنے کا طریقہ اپنائیں (۴) ڈی جے بجانے، ناچ، گانا، ڈھول تاشہ سے خود کو مکمل دور رکھیں کیونکہ یہ چیزیں عظمت کے بجائے توہین کا سبب ہوتی ہیں اور خود سرکار مدنیؐ نے ان چیزوں سے امت کو روکا ہے۔ (۵) جھانکیوں کی شکل میں ایسی نمائش جو غیر اسلامی ہو یا ایسی شکلیں بنانا جو مذہب اسلام اور تعلیمات اسلام کے خلاف ہوں، ان سے سختی سے بچیں (۶) جلوس کے دوران بھی نمازوں کا مکمل اہتمام رکھا جائے (۷) ایسے نعرے نہ لگائے جائیں جو غیر اسلامی یا غیر شرعی ہوں اور ایسے بھی نعرے سے گریز کیا جائے جس سے کسی کی دل آزاری ہو یا کسی کو شکایت کا موقع ملے۔ مولانا محمود رشیدی نے کہا کہ بلاشبہ جلوس عید میلاد النبیؐ میں مذہب اور عقیدت کے نام پر خرافات شامل ہوگئی ہیں۔ ہم تمام سنی علماء کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کو سمجھائیں، انہیں امام الانبیاء کی ذات کے حوالے سے نکالے جانے والے جلوس کی عظمت کے بارے میں بتائیں۔

فرانس میں باحجاب مسلم خاتون پر جرمانہ اور ایک ماہ تعطلی کی سزا

پیرس (ایجنسی) فرانس کی ایک عدالت نے ایک باحجاب مسلم خاتون کو پولیس کی بے عزتی کرنے کے الزام میں ڈیڑھ سو یورو جرمانہ اور ایک ماہ کی تعطلی کی سزا سنائی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال ٹراپس میں پولیس اہلکاروں نے ایک باحجاب مسلم خاتون کا جرمانہ کرنے کی کوشش کے دوران اس سے بدسلوکی تھی جس کے بعد فرانس کے اس مسلم اکثریتی مضافات میں فساد بھڑک اٹھا تھا جس پر قابو پانے میں تقریباً ایک ہفتہ لگ گیا تھا۔ خاتون کے وکیل نے اس سے قبل عدالت سے کہا کہ فرانس میں حجاب پر پابندی کے تعلق سے قانون غیر آئینی ہے۔ وکیل نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس معاملے کو آئینی عدالت میں بھیجا جائے۔ تاہم عدالت نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ واضح رہے کہ فرانس میں قانون سازی کے ذریعہ حجاب پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ گرچہ ملک میں مکمل طور پر چہرہ ڈھکنے والی مسلم خواتین کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکومت انہیں نشانہ بنا رہی ہے۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں
+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

حضرت مولانا **حسن الہاشمی** صاحب مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے، آپ اپنے مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) **HASHMI ROOHANI MARKAZ** کے نام **1000/=** روپئے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

حیرتناک شعبدے

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مارچ سنہ ۲۰۱۴ء

رزق حلال سمیٹنے کا رُوحانی گُر

بھوت بنگلہ میں جنات اور عاملین کی فیصلہ کُن جنگ

RS.25\=

عاطف ہاشمی

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۳
مارچ ۲۰۱۴ء
سالانہ زرِ تعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرِ تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِ تعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعفِ عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر، نصر الٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

ایک گزارش، ایک درخواست

بقلم خاص

آج سے پچیس برس پہلے جس "عالمی روحانی تحریک" کی داغ بیل ہم نے ڈالی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ تحریک پروان چڑھنے لگی اور آہستہ آہستہ اس درخت پر پھل پھول کھلنے لگے، جس درخت کا بیج ہم نے بہت ہی ناگوار حالات میں سرزمین دیوبند پر بویا تھا، آہستہ آہستہ وہ پروان چڑھنے لگا اور آہستہ آہستہ اس پر خوشبودار پھول پیدا ہونے لگے۔ شروع شروع میں ہمیں زبردست مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمارے اپنے ہی ہمارے خلاف صف آراء ہو گئے اور ہماری تحریک کی مخالفت ان لوگوں کی طرف سے بھی چلتی رہی جن پر ہمیں آنکھیں بند کر کے بھروسہ تھا، گویا کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔

لیکن واہ رے رحیم و کریم تیری شان کریمی، دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑی خلقت ہماری آواز پر لبیک کہنے پر مجبور ہوگئی اور دور دور تک اس چراغ کی روشنی پھیلنے لگی جس کو ہم نے طلسماتی دنیا کے نام سے روشن کیا تھا۔ اگرچہ مخالفتوں کی آندھیاں اب بھی بدستور چل رہی ہیں، لیکن علم و معرفت کا یہ ننھا سا چراغ برابر جل رہا ہے۔ اندھیروں سے برسرپیکار ہے اور اپنی بساط کے مطابق ہر طرف اُجالے بکھیر رہا ہے۔ عوام و خواص اس کی ضیاؤں سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ مخالفتیں اپنی جگہ، لیکن اپنوں اور بیگانوں سے اس کو جو پذیرائی مل رہی ہے وہ قابل شکر ہے، وہ بھی ایک دور تھا جب اس راستے پر ہم تنہا نکل کھڑے ہوئے تھے اور یہ بھی ایک دور ہے کہ جب ہزاروں اور لاکھوں لوگ اس راستے پر قدم سے قدم ملا کر ہمارے ساتھ چل رہے ہیں اور ہماری روحانی تحریک کو کمک پہنچا رہے ہیں، یوں سمجھئے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آپ دیکھ رہے ہیں کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا جو قیمتی مضامین اپنے دامن میں لے کر ہر ماہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے وہ مضامین پر مغز بھی ہیں اور روحانیت سے مالا مال بھی۔ اس طلسماتی دنیا نے بعض ایسی تحریریں بھی اپنے قارئین کی نذر کردی ہیں کہ جن کو ہمارے اکابرین نے اس نیت کے ساتھ پوشیدہ رکھا تھا کہ نااہل لوگ ان تحریروں کا غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔ طلسماتی دنیا نے ان مخفی تحریروں کو بھی طشت از بام کر دیا ہے تاکہ اہل لوگ اپنے بزرگوں کے علمی اثاثے سے استفادہ کرسکیں اور اللہ کے بندوں کی خدمت کر کے ان کو روحانی فیض پہنچا سکیں۔

طلسماتی دنیا، برما، جاپان، امریکہ، برطانیہ، افریقہ، پاکستان، افغانستان، سعودی عرب، دبئی اور خلیج کے تمام علاقوں میں نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور دنیا بھر میں اس کے پڑھنے والے ہر ماہ پابندی کے ساتھ اس کا انتظار کرتے ہیں۔

آپ یقین کریں کہ یہ صرف ایک رسالہ نہیں بلکہ حق و صداقت کی یہ ایک شمع ہے جس کی روشنی سے اللہ کے لاکھوں بندے منور ہو رہے ہیں اور یہ شمع گمراہی اور ضلالت کی تاریکیوں سے اُلجھ رہی ہے اور اپنی روشنی سے ایک دنیا کو روشن کر رہی ہے، لیکن ابھی ضرورت اس بات کی ہے کہ اس چراغ کو مزید پھیلایا جائے اور جہاں جہاں اس کی روشنی ابھی تک نہیں پھیل سکی ہے وہاں وہاں اس کی روشنی پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔

ہم اپنے تمام قارئین سے اس بات کی گزارش کریں گے کہ وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اپنے حلقہ احباب تک پہنچائیں، خود کئی کئی رسالے ہر ماہ خرید کر اپنے رشتے داروں کو تحفۃً دیں اور جگہ جگہ اس رسالے کی ایجنسیاں قائم کر کے اس کار خیر میں ہماری مدد کریں۔ روحانی عملیات کا یہ سلسلہ دین اسلام کو فروغ دینے میں سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہو رہا ہے، اس سلسلے کی حفاظت کریں اور اس سلسلے کو مزید تقویت دینے کے لئے طلسماتی دنیا کو چہار دانگ عالم میں پھیلا دیں، آپ یہ جدوجہد صرف ہمارے لئے نہیں بلکہ اس دین اسلام کے حق میں بھی مفید ثابت ہوگی جو اس دنیا میں غالب ہونے کے لئے آیا ہے، مغلوب ہونے کے لئے نہیں۔

☆☆☆☆☆

نماز کی برکت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ طرح سے اس کا اکرام واعزاز فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے، دوسرا عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے، تیسرا قیامت کو اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور چوتھا یہ کہ وہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور پانچویں یہ کہ وہ حساب سے محفوظ رہے گا۔

قیمتی باتیں

☆ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے رزق، عمر اور رتبے میں ترقی ہو تو آپ اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک کریں۔

☆ ہمیں دو کان اور ایک زبان دیئے گئے ہیں تا کہ ہم سنیں زیادہ اور بولیں کم، گویا عقل مند وہ ہے جو بولے اور زیادہ سنے۔

☆ جو لوگ خوبصورت نہیں ہوتے وہ اپنی میٹھی زبان سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔

☆ غصہ انسان کے منہ کے تالے کھول دیتا ہے اور عقل اور آنکھوں کے دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

☆ اگر سارے جہاں کا غم تیرے دل پر چھا جائے تو اداس نہ ہو یہ یقین رکھ کہ یہ وقت گزر جائے گا۔

☆ اگر تم اپنے ماں باپ کا دل نہ دکھاؤ گے اور ان کا حکم مانو گے تو پتھر اور لوہا بھی تمہارے ہاتھوں میں موم ہو جائے گا، یعنی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆ مایوسی ایک دھوپ ہے جو سخت وجود کو بھی جلا کر رکھ دیتی ہے۔

☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

☆ تمہارا غم یا تمہاری خوشی جتنی عظیم ہو گی، تمہاری روح اسی قدر نکھرے گی۔

☆ مرنے سے پہلے جسم حقیقت ہے اور مرنے کے بعد روح حقیقت ہے۔

ہر لفظ ہے خوشبو

دو طرح کے لوگوں کو ہم کبھی نہیں بھلا سکتے، ایک وہ جنہیں ہم یاد رکھنا چاہتے ہیں اور دوسرے وہ جنہیں ہم بھول جانا چاہتے ہیں۔

☆ بلندی پر اڑنے والوں کو پستیاں بھی اتنی گہری ملتی ہیں۔

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور دوسرے وہ جو میرے بہت اپنے تھے۔

☆ ہر انسان کی خوشی کی وجہ بنیں، خوشی کا حصہ نہیں، اور ہر انسان کے دکھ کا حصہ بنیں دکھ کی وجہ نہیں۔

☆ اپنے آپ کو "زیر" سمجھیں "زبر" نہیں، کیوں کہ ایک دن پیش بھی ہونا ہے۔

☆ معاف کر دیں انہیں جنہیں آپ بھول نہیں سکتے یا پھر بھول جائیں، انہیں جنہیں آپ معاف نہیں کر سکتے۔

☆ کتنے دکھ کی بات ہوتی ہے نا کہ جب ہم کسی پر اندھوں کی طرح اعتماد کریں اور وہ ثابت کر دے کہ ہم واقعی اندھے ہیں۔

☆ کچھ لوگ اتنے بہادر ہوتے ہیں کہ اگر ان کی زندگی میں غم بڑھ جائیں تو ان کے قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔

☆رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی بہتر ہے، خواہ وقتی ہی سہی۔

☆ہم جن سے پیار کرتے ہیں انہیں کبھی نہیں بھلا سکتے مگر جن سے ہم نفرت کرتے ہیں وہ تو بالکل ہی ناقابل فراموش ہوتے ہیں۔

☆انسان کو لفظ نہیں، رویے مارتے ہیں۔

قابل غور

☆وقت اور سمجھ دونوں ایک ساتھ خوش قسمت لوگوں کو ہی ملتی ہے۔

☆اکثر وقت پر سمجھ نہیں آتی اور سمجھ آنے تک وقت نہیں بچتا۔

سنہرے موتی

☆کامیابی بازاروں میں نہیں بکتی، بلکہ انسان اسے اپنے عزم وحوصلے اور لگن سے حاصل کرتا ہے۔

☆ایسی شہرت سے گریز کرو جو کسی کو عزت دے کر ذلت ورسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔

☆زندگی بہت حسین ہوتی ہے لیکن بعض اوقات انسان خود اسے اپنے ہاتھوں سے انتہائی بدصورت بنادیتا ہے۔

وقت کیا ہے؟

☆وقت ایک بہتا دریا ہے، جو کبھی نہیں رکتا۔

☆وقت ایک ایسا پیمانہ ہے جو کبھی ناپا نہیں جاتا۔

☆وقت دنیا کا سب سے بڑا استاد ہے جو انسان کو ہر اچھے برے کا فرق بتاتا ہے۔

☆وقت کی اگر کوئی قیمت ہے تو وہ اس کا صحیح استعمال ہے۔

☆وقت کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا۔

☆وقت اپنے ساتھ خوشیاں بھی لاتا ہے اور غم بھی لاتا ہے۔

☆جو لوگ وقت رکنے کا انتظار کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

☆عقل مند شخص وہ ہے جو وقت کو ہیرا سمجھ کر استعمال کرے۔

☆وقت دنیا کی سب سے بڑی گردش ہے جو امیروں کو بھی فقیر بنادیتی ہے۔

قابلیت اور کردار

☆قابلیت اور کردار زندگی میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ قابلیت آپ کو بلندی تک پہنچاتی ہے، جب کہ اچھا کردار آپ کو ہمیشہ بلند رکھتا ہے۔

رشتے

☆زندگی میں ان گنت رشتے ہوتے ہیں ان کا تعلق اتنا گہرا ہوتا ہے کہ ان کے بغیر زندگی بہت سونی ہوتی ہے، یہ احساس ہی تو ہے جو ہمیں اتنے برسوں تک ایک دوسرے سے باندھ کر رکھے ہوئے ہے۔ کیا ہم ان رشتوں کو بے لوث چاہت اور خلوص سے نبھاتے ہیں؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کا انسان مادہ پرست، لالچی وخودغرض کیوں کر ہوا، کیوں کہ اس کے اندر احساس ہی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اتنے خوبصورت رشتے دیئے ہیں جنہیں معاشرے نے نام دیا ہے، کچھ بے نام رشتے بھی ہوتے ہیں جن سے زندگی کی ہر ڈور بندھی ہوتی ہے، ہر رشتے کو نرمی واخلاق احترام محبت اور عزت سے بنایا جاسکتا ہے اور ہمیں ان پیارے رشتوں کی قدر کرنی چاہئے جو در حقیقت خدا کی دین ہیں۔

صبر و شکر

ہر ناکامی کے پیچھے کامیابی چھپی ہوتی ہے، مگر انسان ازل سے جلد باز واقع ہوا ہے وہ ایک اچھا رزلٹ چاہتا ہے، چونکہ انسان کے پاس صبر نہیں ہے اگر وہ صبر اور شکر کرنا سیکھ لے تو ہر چھوٹی بڑی آزمائش سے بہ آسانی گزر سکتا ہے اور جو اللہ کی طرف سے نازل آزمائش میں پورا اترتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب بندوں کو آزمائش میں دیکھے اور بے نیاز رہے۔ اس لئے اللہ ہمیں برے کاموں اور عذاب سے بچائے اور صبر اور شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حکایات سعدی

☆ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ریاکار شخص جو صرف دنیا کو دکھانے کے لئے نیکیاں کرتا تھا۔ ایک دن بادشاہ کا مہمان ہوا، اس نے بادشاہ پر اپنی بزرگی کا رعب ڈالنے کے لئے بالکل تھوڑا کھانا کھایا، لیکن نماز میں کافی وقت لگایا۔ جب یہ شخص بادشاہ سے رخصت ہوکر اپنے گھر آیا تو آتے ہی کھانا طلب کیا، اس کے بیٹے نے کہا، کیا آپ نے بادشاہ کے ساتھ کھانا نہیں کھایا تھا؟ اس نے کہا، وہاں میں نے اس خیال سے کم کھایا تھا کہ بادشاہ کو میری پرہیزگاری کا اعتبار آجائے اور اس کے دل میں میری عزت زیادہ ہو۔

بیٹے نے کہا، پھر تو آپ نماز بھی دوبارہ پڑھیں، کیوں کہ وہ بھی آپ نے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے ہی پڑھی تھی۔

سات حکایتیں زندگی کی

☆ **شک** : وہ رشتہ ختم ہوجاتا ہے جس میں شک اپنی جگہ بنالیتا ہے۔

☆ **پیار** : اگر کسی سے پیار کرنا ہے تو اتنا کرو کہ وہ چاہ کر بھی تم سے نفرت نہ کرسکے۔

☆ **نفرت** : اگر کسی سے نفرت کرنی ہے تو پہلے خود کو دیکھ لو۔

☆ **احساس** : جب تک دلوں میں احساس نہ ہو کوئی رشتہ کامیاب نہیں ہوتا۔

☆ **غصہ** : اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے پیار کریں تو اپنے اندر سے غصہ ختم کرو۔

☆ **یقین** : اگر کسی پر یقین کرنا ہے تو حد سے زیادہ کرو یا تو ایک اچھا انسان ملے گا یا پھر اچھا سبق۔

☆ **عزت** : ہر رشتے کی بنیاد عزت ہے، جس رشتے میں عزت نہیں اس کی بنیاد کمزور پڑ جاتی ہے۔

کامیابی کا راز

☆ زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ پریشانیوں میں گھرا ہونے کے باوجود ہمت اور حوصلے سے آگے بڑھا جائے۔

☆ مصیبت میں گھبرانا خود بڑی مصیبت ہے۔

☆ خوف اور وہم آگے بڑھنے کا راستہ روک دیتے ہیں، کامیابی صرف انہیں ملتی ہے جو مستقل مزاجی سے محنت کرتے ہیں اور مایوسی کو قریب نہیں آنے دیتے۔

روشنی

حضرت ابراہیم تیمیؒ نے موسیٰ بن تیران کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے اللہ تعالیٰ کے سلوک کے بارے میں سوال کیا۔

انہوں نے جواب دیا۔ "جب سے مرا ہوں، اُمراء کی ضیافتوں کا جواب دے رہا ہوں اور ایک سوئی کے بدلے قید میں ہوں، جو میں نے مستعار لی تھی اور واپس نہیں کی تھی۔" پھر میں نے دریافت کیا۔ "کونسی قبروں میں روشنی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "دنیا میں مصیبت زدگان کی قبروں میں روشنی ہے۔"

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ شہرت بخارات کے مانند ہے، مقبولیت کو ایک حادثہ کہنا چاہئے۔

☆ دولت کو پر لگ جاتے ہیں، بس ایک چیز رہنے والی ہے، کردار۔

☆ یاد ساحل پر چلنے والے ایک بچے کے مانند ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بچہ کونسا پتھر اٹھا کر پسند کے خزانے میں جمع کرلے گا۔

☆ غصہ پی جانے کی عادت ایک اچھی عادت ہے، اگر تمہارے اندر آگ لگی ہوئی ہے تو بہتر یہی ہوگا کہ دھواں باہر نہ نکلنے پائے۔

☆ ہر ناکامی اپنے دامن میں کامرانی کا پھول لئے ہوئے ہے، شرط یہ ہے کہ ہم کانٹوں میں الجھ کر نہ رہ جائیں۔

بات تو سچ ہے مگر.........!

☆ اگر آپ ایک سیب روزانہ کھائیں گے تو ڈاکٹر بے روزگار ہوجائیں گے، کیوں کہ ایک سیب روزانہ کھانے سے آپ صحت مند رہیں گے۔

☆ آنسو آنے کے بعد گرتے ہیں اور غصہ گرنے کے بعد آتا ہے۔

☆ آج کا کام کل چھوڑ دیں ہوسکتا ہے کل اس کو کرنے کے لئے کوئی مشین ایجاد ہوجائے۔

☆ ماں کے قدموں تلے جنت اور حکمرانوں کے قدموں تلے جنتا ہوتی ہے۔

☆ آپ کے بچے کتنا آگے جاسکتے ہیں اس کا انحصار اسی بات پر ہے کہ آپ نے گاڑی میں کتنا پٹرول چھوڑا ہے۔

اچھی بات

جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو ناخنوں کو کاٹا جاتا ہے، انگلیوں کو نہیں۔ اور جب رشتوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوجائیں تو غلط فہمیوں کو ختم کیا جانا چاہئے رشتوں کو نہیں۔

ذرا سنیئے

☆ اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا ہے تو آنسوؤں کو جذب کرنا سیکھو۔

☆ مذاق ضرور کرو، مگر اتنا یاد رکھو کہ مذاق کرنے اور اڑانے میں فرق ہوتا ہے۔

☆ کسی کی خاموشی کو تکبر نہ سمجھو ہوسکتا ہے کہ وہ خود سے (اپنی ذات سے) جنگ کرنے میں مصروف ہو۔

☆ غریب پر احسان کیا کرو، کیوں کہ غریب ہونے میں وقت نہیں لگتا۔

کچھ لوگ

☆ کچھ لوگ گھروں کی طرح ہوتے ہیں، وہ چاہے ہم سے کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں دل ان کی روح سے سمٹ جانے کے لئے بے چین رہتا ہے۔

☆ کچھ لوگ گلابوں کی طرح ہوتے ہیں ان کا نام لیتے ہی ہمارے اردگرد خوشبو سی پھیل جاتی ہے۔

☆ کچھ لوگ ستاروں کی طرح ہوتے ہیں جو دور سے چمکتے ہیں، مگر ہمارے ہاتھ نہیں آتے۔

☆ کچھ لوگ گھٹاؤں کی طرح ہوتے ہیں جو دوسروں پر اس طرح برستے ہیں کہ زندگی کی سخت دھوپ نرم چھاؤں میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

☆ کچھ لوگ چاند کی طرح ہوتے ہیں جو بہت حسین ہوتے ہیں، جن کو سینے سے لگانے کے لئے دل بے تاب ہوتا ہے، لیکن وہ کسی طرح ہمارے ہاتھ نہیں لگتے۔

بے عزتی

ادریس: ”آج ایک دوست نے میری بڑی بے عزتی کی۔“

وقار: ”وہ کیسے؟“

ادریس: ”وہ مجھ سے پوچھنے لگا، تمہیں گانا آتا ہے۔“

وقار: ”اس میں بے عزتی کی کیا بات ہے، بالکل سیدھی سی بات پوچھی اس نے۔“

ادریس: ”لیکن اس نے کافی دیر تک میرا گانا سننے کے بعد یہ سوال کیا تھا۔“

تین چیزیں

حدیث میں آتا ہے۔ ”جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے۔“

☆ علم : جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔

☆ نیک اولاد : جو مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے۔

☆ صدقہ جاریہ : جس سے اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ فیض یاب ہوں۔

زندگی

☆ زندگی کسی میدان کارزار کا نام نہیں، یہ جلوہ گاہ حسن کی جلوہ گاہ ہے، یہ ایک رونق بازار ہے، جس میں سے خریدار گزرتا ہے وہ خریداری کرتا ہے اوراس کا سرمایہ ختم ہوجاتا ہے اور پھر تعجب سے اس کی خریداری دھری رہ جاتی ہے، وہ خالی ہاتھ واپس لوٹتا ہے، رونق بازار قائم ہی رہتی ہے اور خریدار ختم ہوتے رہتے ہیں۔

☆ زندگی کسی الجھے سوال کا نام نہیں، یہ ایک پر لطف منظر ہے، ایک سننے والا نغمہ ہے۔ ایک سوچنے والا منصوبہ نہیں، یہ ایک مشکل معمہ نہیں، زندگی تو بس زندگی ہے کسی کا احسان ہے، کسی کی دین ہے اور کسی کا عمل ہے۔

☆ اچھے اعمال ہمیں بچالیتے ہیں اور برے اعمال ہمیں برباد کردیتے ہیں، زندگی حسن کی جلوہ گاہ ہے۔

انمول موتی

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دولت تو چرائی جاسکتی ہے، مگر تعلیم اور علم کو کوئی نہیں چرا سکتا۔

☆ ہمیشہ سچ بولو تا کہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

☆ حقیقی عابد وہ ہے جو خدمت خلق میں مصروف ہے۔

☆ تین چیزوں سے بچو، یہ انسان کو تباہ کر دیتی ہے، قرض، حسد اور غرور۔

☆ دولت مندی کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو کہ اس سے بہت دیر سے ہوش آتا ہے۔

☆ گمنامی کی زندگی کو پسند کر، کہ اس میں نام وری کی نسبت بڑا امن ہے۔

☆ خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم (بیج) ہیں۔

محبت

جن سے محبت کی جاتی ہے ان کے لئے دل میں ایک قبرستان بھی بنادیا جاتا ہے، جس میں اپنے محبوب کی ساری خامیاں دفن کردی جاتی ہیں اوران پر کتبے بھی نہیں لگائے جاتے۔

ہائے رے شوہر

طوفانی بارش میں ایک شخص ریسٹورینٹ میں پیزا لینے آیا۔ منیجر نے پوچھا۔ ''سرکیا آپ غیر شادی شدہ ہیں؟'' اس شخص نے جواب دیا۔

''اللہ کے بندے تم خود سوچو ایسے طوفان میں کونسی ماں اپنے بیٹے کو پیزا لینے کے لئے بھیجتی؟''

سفید جھوٹ

۶۰ سالہ ارب پتی کافی دن بعد کلب میں اپنی اٹھارہ سالہ نئی نویلی بیوی کے ساتھ داخل ہوا تو ایک دوست نے علیحدہ لے جاکر پوچھا۔ ''یہ کیسے تم سے شادی کے لئے راضی ہوگئی؟''

آدمی نے جواب دیا۔ ''میں نے اپنی عمر کے بارے میں جھوٹ بولا تھا۔''

دوست۔ ''کیا تم نے چالیس سال بتائی تھی؟''

''آدمی نہیں، نہیں، میں نے نوے سال بتائی تھی۔''

حکایت شیخ سعدیؒ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انکسار

ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پیش کیا۔ آپؓ اس کا جواب دے رہے تھے کہ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص بول پڑا، کہ اے ابوالحسن! آپ جو کچھ ارشاد فرمارہے ہیں اس سے یہ مسئلہ حل نہ ہوگا۔ حیدر کرارؓ نے اس آدمی کی بات تحمل اور بردباری سے سنی اور فرمایا کہ اچھا تیرے خیال میں اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

اس آدمی نے اپنی رائے ظاہر کی۔ حضرت علیؓ نے اس کا جواب پسند فرمایا اور فرمایا کہ ہاں اس کا یہی حل بہتر ہے۔

حضرت علیؓ باب العلم تھے اور دین و دنیا کے بادشاہ تھے، لیکن اس کے باوجود آپؓ نے ایک دوسرے آدمی کا مشورہ خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ کوئی اور بادشاہ ہوتا تو اس آدمی کو دھکے مار کر اپنی مجلس سے نکال دیتا، لیکن حضرت علیؓ نے اس آدمی کا فیصلہ قبول کرلیا۔

اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جس آدمی کے سر میں غرور ہے وہ ہرگز یہ خیال نہ کرے کہ وہ کبھی سچی بات نہیں سنے گا۔

قسمت کا حال

ایک شخص نے وزن کرنے والی مشین میں ایک سکہ ڈالا۔ مشین میں سے ایک کارڈ نکلا جس میں قسمت کا حال لکھا ہوتا تھا، کارڈ پر وزن کے علاوہ لکھا تھا۔

"اب تم اپنی بیوی کو ان پیسوں کا کیا حساب دو گے احمق؟"

ذرا سوچئے

☆ محبت کے خوبصورت احساس کیوں دل میں چھپے ہوتے ہیں؟
حیا کے رنگ کیوں پلکوں کے تلے ہوتے ہیں؟
شرم اور محبت کے احساس کیوں رخساروں کو گلال کرتے ہیں؟
آپ کو دیکھنے کی آپ سے ملنے کی
آپ سے باتیں کرنے کی خواہش، کیوں ہم بار بار کرتے ہیں؟
وصال کی لمبی راتوں میں کیوں ہم آپ کو یاد کرتے ہیں؟
جوانی کے لمحوں میں دل کو سمجھایا کرتے ہیں
پر میرے دل میں بستے ہو
تمہارے گرد سے اٹھتی ہے خوشبو آج بھی

معصومیت

باہر کچھ گرنے کی زوردار آواز سن کر ایک کسان گھر سے باہر نکلا، اس نے دیکھا کہ سڑک کے کنارے گھاس کا ایک بڑا سا گٹھر پڑا ہے اور بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا قریب کھڑا منہ بسور رہا ہے۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں برخوردار" کسان نے اسے تسلی دی۔ "آؤ! میرے ساتھ اندر چلو، کھانے کا وقت ہوگیا ہے۔ اطمینان سے کھانا کھاؤ، ٹھنڈا پانی پیو، پھر گٹھر اٹھالیں گے۔"

لڑکے نے بہت انکار کیا، لیکن کسان اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لے آیا۔ کھانا کھانے کے دوران لڑکا بار بار کہتا رہا۔

"آج تو ابا غصے سے پاگل ہوجائیں گے، مجھے بہت ماریں گے"

کسان نے شفقت سے کہا۔ "مانا کہ تمہیں دیر ہوگئی لیکن اس میں تمہارا کیا قصور..... ابا کیوں ماریں گے تمہیں۔"

"اس لئے کہ وہ باہر گھاس کے گٹھر کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔" لڑکے نے معصومیت سے جواب دیا۔

منتخب اشعار

منزل سے باخبر تھا میں بڑھتا چلا گیا
حسرت سے کائنات مجھے دیکھتی رہی

☆

سانسوں کے سلسلے کو نہ دو زندگی کا نام
جینے کے باوجود بھی کچھ لوگ مرگئے

☆

ہم نشین پوچھو نہ مجھ سے کہ محبت کیا ہے؟
اشک آنکھوں میں اُبل آتے ہیں اس نام کے ساتھ

☆

بہت امید رکھنا اور پھر بے آس ہونا بھی
بشر کو ماردیتا ہے بہت حساس ہونا بھی

☆

اب بہت دیر ہوگئی ہے میر
مشورہ چھوڑیئے دعا کیجئے

☆

میری بے بسی پر نہ مسکرا یہ وقت وقت کی بات ہے
کبھی ساتھ ساتھ شمس و قمر چلے کبھی سایہ بھی ساتھ چھوڑ دے

☆

اتنی سستی تو نہ تھی درد کی دولت پہلے
جس طرف جایئے زخموں کے لگے ہیں انبار

نوشتہ دیوار

دوسروں کی طرف اپنی ایک انگلی اٹھاتے ہوئے یہ سوچ لیجئے کہ آپ کے ہاتھ کی تین اُنگلیاں آپ کی طرف اٹھ رہی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

روداکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے روداکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

آخری قسط

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلۂ معوذتین

ایک حدیث میں آتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس یہودی نے جادو کیا تھا اس کا نام لبید ابن عاصم تھا۔ اس جادو کی وجہ سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوگئے اور اکثر آپ پر غشی طاری ہوجاتی تھی۔ جب آپؐ کی نقاہت اور کمزوری حد سے زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے اللہ سے فریاد کی، اس کے چند دنوں کے بعد آپؐ کو خواب میں دو فرشتے دکھائی دیئے کہ ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ سے پوچھ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا عارضہ لاحق ہوا ہے۔ اس فرشتے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے، پہلے فرشتے نے پوچھا کہ یہ جادو کس نے کیا ہے۔ دوسرے فرشتے نے جواب دیا کہ یہ جادو لبید ابن عاصم نے کیا ہے، پھر پوچھا کہ کس کے ذریعہ کیا ہے، دوسرے فرشتے نے جواب دیا کہ کنگھی کے دندانوں پر کیا گیا ہے۔ جادو سے ۱۲ گرہ لگا کر کھجور کے غلاف میں بند کرکے فلاں کنوئیں میں کسی پتھر کے نیچے دبایا گیا ہے، جب صبح ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں کے پاس گئے، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی ساتھ تھے۔ حضرت علیؓ کنوئیں میں اترے اور اس جادو کو نکال کر باہر لائے۔ فتح الباری میں مذکور ہے جادو کے سامان میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بھی تھی جو موم سے بنائی گئی تھی اور اس میں سوئیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس موم کی شبیہ میں سے ایک ایک سوئی نکالتے جاتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام ملتا جاتا تھا، لیکن ۱۲ گرہ کھلنے کا نام نہیں لے رہی تھیں، اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معوذین پیش کیں۔ جبرائیلؑ نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سورتوں میں ۱۲ آیات ہیں، ان کو پڑھ کران گرہوں پر دم کریں، انشاء اللہ گرہ کھل جائیں گی، چنانچہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کیا۔ ایک آیت پڑھتے تو ایک گرہ خود بخود کھل جاتی تھی، اسی طرح دونوں سورتوں کے پڑھنے سے ۱۲ گرہ کھل گئیں۔ ان دونوں سورتوں کی برکت سے کیسا بھی جادو ہو، اس سے نجات مل جاتی ہے۔ ان دونوں سورتوں کے ذریعہ علاج کے متعدد طریقے بزرگوں سے منقول ہیں، ان کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہئے اور ان سب سے استفادہ کرنا چاہئے۔ ان دونوں سورتوں کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۸۵	۳۳۹۹	۳۳۹۶	۳۳۹۳
۳۳۹۷	۳۳۹۲	۳۳۸۶	۳۳۹۸
۳۳۹۱	۳۳۹۴	۳۵۰۱	۳۳۸۷
۳۵۰۰	۳۳۸۸	۳۳۹۰	۳۳۹۵

بحرمتہ ایں نقش ہر بلا دفع شود

اس نقش کو سحر زدہ کے گلے میں ڈال دینا چاہئے اور معوذتین چالیس مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرکے اس کا پانی صبح شام دن میں دو بار پابندی کے ساتھ مریض کو پلانا چاہئے، انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا اس سے مریض کو نجات ملے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ معوذتین کے مثل پناہ پکڑنے کے باب میں کوئی اور سورت مجھ پر نازل نہیں کی گئی، لوگو! اس حفاظت کے قلعے کی نگرانی کرو اور اس کی پناہ میں آرام لو۔ الحمد للہ آج علاج بالقرآن کی آخری قسط قارئین کی خدمت میں پیش کرکے ہم فخر محسوس کررہے ہیں، لاکھ لاکھ شکر ہے اس خدا کا کہ جس نے قرآن حکیم کی روحانی حکمتیں بیان کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ علاج بالقرآن کی پہلی قسط اگست، دسمبر ۱۹۹۶ء میں شائع ہوئی تھی اور مارچ ۲۰۱۴ء کے شمارے میں آخری قسط شائع ہورہی ہے۔ تقریباً ۱۸ سالوں میں یہ مضمون پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ ہماری اس روحانی خدمات کو قبول فرمائے اور قارئین کو اس مضمون کے ایک ایک فارمولے سے استفادہ کرنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ زندگی رہی تو اسماء حسنیٰ کے ذریعہ علاج کی طرح ہم علاج بالقرآن کو بہت جلد کتابی صورت میں پیش کریں گے تاکہ قارئین کے لئے اس سے استفادہ کرنا آسان ہوجائے۔ (ختم شد)

اثرات بد

یونس مانسہروی، کراچی

خالق کائنات اللہ رب العالمین کے بارگاہ اقدس میں لاکھوں حمد وثنا اور محبوب کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں لاکھوں ہدیہ درود وسلام۔

عرض یہ ہے کہ آج کے اس نہایت مشکل دور میں ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی اور آفت وبلا میں گرفتار ہے، لیکن مسائل کے حل اور مشکلات سے نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا، آخر مجبور اور بے بس ہوکر بزرگان دین، اولیائے کرام اور عامل حضرات کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ یا تو جعلی عاملوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور یا پھر گندے اور ناپاک علم کا کام کرنے والوں کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ گندے اور ناپاک علم سے وقتی طور پر تو فائدہ ہوتا ہے، لیکن مستقل فیض نہیں حاصل ہوتا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گندے علم کے اثرات ختم ہوجاتے ہیں اور پھر رنگارنگ پریشانیوں کا نیا دور شروع ہوجاتا ہے۔

ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ ہر قسم کی ضرورت پریشانی اور مشکل کے لئے کسی صاحب عمل وصاحب بصیرت سے رابطہ قائم کریں یا پھر کسی قابل اعتماد ادارہ سے رابطہ کرکے فیض حاصل کریں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گندہ اور ناپاک علم شرعاً حرام مطلق ہے اور کرنے اور کرانے والا دونوں مجرم ہیں۔ اتنے سخت انتباہ کے باوجود کرنے والے چند ٹکوں کی خاطر کرتے ہیں، کرنے والے اپنی ضرورت سے مجبور ہوکر کرتے ہیں۔

جائز اور شرعاً حلال امور کے لئے قرآن مقدس موجود ہے۔ اس وقت ملک میں قابل اعتماد ادارے بھی موجود ہیں۔ یہ ادارے ان کے سربراہ نہایت دیانت اور ہمدردی سے ضرورت مند اور مجبور وبے بس لوگوں کی خدمت اور مدد کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں اس وقت سب سے زیادہ قابل اعتماد ادارہ ہاشمی روحانی مرکز دیوبند اور اس ادارہ کے سربراہ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب ہیں۔

جو لوگ روحانی علوم سے واقفیت نہیں رکھتے یا انہیں اس کی ابتدائی معلومات بھی نہیں ہیں وہ ادارہ ''ہاشمی روحانی مرکز'' اور اس ادارہ کے محترم سربراہ جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں۔ اب آیئے عمل کی طرف اثرات بد، ہر قسم کے جادوٹونا طلسم وغیرہ سے بچاؤ اور اس کے اثرات ختم کرنے کے لئے عمل پیش خدمت ہے۔

یہ نقش سورۂ جن کا ہے۔ نوچندی جمعرات کو صلوٰۃ عشاء ادا کرنے کے بعد اعلیٰ قسم کی خوشبودار اگربتی جلالیں اور تین تسبیح درود پاک پڑھ کر نقش ذیل دوسونوے کی تعداد میں لکھیں، یہ نقش دوسونوے کی تعداد میں نوے دن روزانہ لکھنا ہے اور آٹے میں مکس کرکے جاری پانی میں بہانا ہے۔ نقش لکھنے کے بعد تین تسبیح درود پاک پڑھنا ہے، یعنی نقش لکھنے سے پہلے اور لکھنے کے بعد درود پاک پڑھنا ہے۔ زکوٰۃ پوری ہونے کے بعد آپ اس کے عامل ہوں گے۔

۷۸۶

۱۱	۲	۸	۷
۱۲	۱۳	۲	۶
۱۸	۱۵	۸	۵
۱۴	۲	۲۳	۲۲

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بحق یا جبرائیل یا بدوح

یا جبرائیل یا بدوح

بحق یا جبرائیل یا بدوح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ عمل جلالی ہے۔ اس عمل کی اجازت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے ضرور لے لیں تاکہ رجعت اور انقلاب عمل کی نحوست سے محفوظ رہیں اور کامیاب ہوجانے کی صورت میں ادارہ طلسماتی دنیا کو اور ہم سب کو دعاء خیر میں یاد رکھیں۔

یہ نقش اصولی طور پر غلط ہے، لیکن فائدہ کے اعتبار سے یہ مؤثر ثابت ہوا ہے، اس کو آتشی چال سے اسی طرح نقل کریں۔

امداد روحانی

قسط:۳۱

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا.
(سورۂ فتح)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس آیت کا ورد روزانہ سو مرتبہ کرے گا اس کو حد درجہ فتوحات نصیب ہوں گی اور روزی کے نئے نئے دروازے کھلیں گے۔ یہ آیت اور یہ پوری سورت فتوحات کی کنجی ہے۔ اس سورت کی تلاوت اکابرین کے روزمرہ کے معمولات میں شامل رہی ہے۔ اگر کسی طرح کی لڑائی یا مقدمہ درپیش ہو تو اس آیت کا ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے۔

اگر اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے نہار منہ بچے کو پلائیں تو کند ذہنی سے نجات ملے اور اگر بچہ پڑھائی سے بھاگتا ہو تو اس کے اندر تعلیم کا ذوق پیدا ہو۔

مہلک مرض کو دفع کرنے میں بھی یہ آیت تیر کی طرح کام کرتی ہے، تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پانی پلانا چاہئے۔ حیرت انگیز فوائد ظاہر ہوں گے۔

جو ملازمین اپنی ڈیوٹی صحیح انجام نہ دیتے ہوں یا ملازمت سے بھاگتے ہوں ان کو بھی اس آیت کے ذریعہ کنٹرول میں رکھا جا سکتا ہے۔ دو سو مرتبہ کسی میٹھی چیز پر دم کر کے کھلانے یا پلانے سے ملازمین میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں حق کار کردگی ادا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۰	۳۱۴	۳۱۱	۳۰۸
۳۱۲	۳۰۷	۳۰۱	۳۱۳
۳۰۶	۳۰۹	۳۱۶	۳۰۲
۳۱۵	۳۰۳	۳۰۵	۳۱۰

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا	مُّبِيْنًا
۴۸۰	۱۰۲	۵۹۲	۴۹
۱۰۱	۴۷۷	۵۲	۵۹۳
۵۱	۵۹۴	۱۰۰	۴۷۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۱۴	۴۰۷	۴۱۲
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۳
۴۱۰	۴۱۵	۴۰۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۳	۳۰۹	۳۰۷	۳۱۴
۳۱۵	۳۰۶	۳۱۲	۳۰۰
۳۱۰	۳۰۲	۳۱۳	۳۰۸
۳۰۵	۳۱۶	۳۰۱	۳۱۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۰۸	۴۱۳	۴۱۲
۴۱۵	۴۱۱	۴۰۷
۴۱۰	۴۰۹	۴۱۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۴	۳۰۰	۳۰۸	۳۱۱
۳۰۷	۳۱۲	۳۱۳	۳۰۱
۳۰۹	۳۰۶	۳۰۲	۳۱۶
۳۰۳	۳۱۵	۳۱۰	۳۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۱۲	۴۱۳	۴۰۸
۴۰۷	۴۱۱	۴۱۵
۴۱۴	۴۰۹	۴۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ص یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۱۰	۳۰۵	۳۰۳	۳۱۵
۳۰۲	۳۱۶	۳۰۹	۳۰۶
۳۱۳	۳۰۱	۳۰۷	۳۱۲
۳۰۸	۳۱۱	۳۱۴	۳۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۱۰	۴۱۵	۴۰۸
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۳
۴۱۴	۴۰۷	۴۱۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ. (سورۂ نمل)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی بھی مصیبت کے وقت اس آیت کا ورد مصیبت سے نجات دلاتا ہے۔اگر کوئی کسی آفت، کسی مقدمہ، کسی اور آفت کا شکار ہو تو اس آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں اور اس طرح سوا لاکھ کا ختم کریں، انشاء اللہ تمام مصیبتوں سے نجات ملے گی۔مقدمہ میں کامیابی ملے گی اور ہر طرح کی بیماری سے نجات ملے گی اور خدانخواستہ موت مقدر ہوچکی ہوگی تو موت آسانی سے آئے گی اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔

اس آیت کو اگر ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو تمام حادثوں اور آفتوں سے حفاظت رہے۔

دل کا سکون حاصل کرنے کے لئے مغرب کی نماز کے بعد ایک سو

مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

اس آیت کا نقش تمام مصائب، مقدمات، وبا اور مہلک بیماریوں میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور انسان کو اضطراب اور بے چینیوں سے نجات ملتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، م، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق رکھے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۴	۴۹۷	۵۰۰	۴۸۷
۴۹۹	۴۸۸	۴۹۳	۴۹۸
۴۸۹	۵۰۲	۴۹۵	۴۹۲
۴۹۶	۴۹۱	۴۹۰	۵۰۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اِذَا دَعَاہُ	المُضْطَرَّ	یُجِیْبُ	اَمَّنْ
۴۴	۹۲	۷۸۱	۱۰۸۱
۹۳	۲۷	۱۰۷۸	۷۸۰
۱۰۷۹	۷۷۹	۹۴	۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۶۰	۶۵۵	۶۶۳
۶۶۲	۶۵۹	۶۵۷
۶۵۶	۶۶۴	۶۵۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ت، ص، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۰	۴۹۵	۴۹۳	۵۰۰
۵۰۱	۴۹۲	۴۹۸	۴۸۷
۴۹۶	۴۸۹	۴۹۹	۴۹۴
۴۹۱	۵۰۲	۴۸۸	۴۹۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۶	۶۶۱	۶۶۰
۶۶۴	۶۵۹	۶۵۵
۶۵۸	۶۵۷	۶۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۰	۴۸۷	۴۹۴	۴۹۷
۴۹۳	۴۹۸	۴۹۹	۴۸۸
۴۹۵	۴۹۲	۴۸۹	۵۰۲
۴۹۰	۵۰۱	۴۹۶	۴۹۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۶	۳۶۲	۶۶۰
۶۶۴	۶۵۹	۶۵۵
۶۵۸	۶۵۷	۶۶۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ر، ع، غ یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۱	۴۹۰	۴۹۸	۴۹۶
۴۹۲	۴۹۵	۵۰۲	۴۸۹
۴۹۸	۴۹۳	۴۸۸	۴۹۹
۴۸۷	۵۰۰	۴۹۷	۴۹۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۶	۶۶۴	۶۵۸
۶۶۲	۶۵۹	۶۵۷
۶۶۰	۶۵۵	۶۶۳

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ مردوں کو تاکید کریں کہ وہ نقش دائیں بازو پر باندھیں اور عورتوں کو تاکید کریں کہ وہ نقش کو بائیں بازو پر باندھیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

عجیب و غریب اندیشہ

سوال از: خلیفہ آفتاب دکن نور محمد قادریہ

عرض گزارش یہ ہے کہ آپ کے ایک شاگرد خاص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور چلّے وغیرہ کرنا چاہتے ہیں دو مولانا۔

(۱) منفی اعمال کے بادشاہ قاری عبدالکریم نعمانی خلیفہ، پیر فقیر ذوالفقار امریکہ۔

(۲) منفی اعمال کے بادشاہ عبدالجبار مظاہری استاد حدیث، آپ کے شاگرد خاص کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے نہیں دے رہے ہیں اور آپ کے شاگردوں پر جنات مسلط کررہے ہیں، آپ کیسے استاد ہیں اپنے شاگردوں کا خیال نہیں رکھتے۔

جواب

آپ اس سلسلے میں پہلے بھی کئی بار خط لکھ چکے ہیں اور غالباً ایک بار ہم نے روحانی ڈاک کے کالم میں آپ کے ایک خط کا جواب بھی دیا ہے۔ اس خط میں بھی آپ نے اسی طرح کے کچھ خدشات کا ذکر کیا تھا، جو خواہ مخواہ کے خدشات تھے۔

عزیزم اس دنیا میں ہر طرح کے لوگ موجود ہیں، مثبت کام کرنے والے بھی اور منفی کام کرنے والے بھی۔ بے شک زیادہ تو اس دنیا میں ایسے ہی لوگ دندنا رہے ہیں جن کی سوچ بھی منفی ہے اور جن کا کردار و عمل بھی منفی ہی ہے۔ یہ لوگوں کو ہر طرح ستانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن ان لوگوں کی ریشہ دوانیوں اور منفی کارستانیوں کی وجہ سے اگر مثبت کام کرنے والے لوگ اپنے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جائیں اور اس خوف اور اندیشے سے اپنے اقدامات اور اپنے جذبات واحساسات کے گلے گھونٹ لیں کہ اگر ہم مثبت کام کریں گے تو منفی کام کرنے والے ہمارے کپڑے پھاڑ دیں گے اور ہمارا ناک میں دم کردیں گے تو شاید یہ محض ایک بزدلی ہے اور ایک طرح کی پست ہمتی ہے۔ اس دنیا میں پھیلنے والے اندھیرے جب سینہ ٹھوک کر سماج میں بکھرے ہوئے ہیں تو چراغوں کو ڈرنا اور اپنی روشنی کا خود ہی قتل کردینا قطعاً غلط ہے۔ ہم اس بات کا یقین نہیں کرسکتے کہ کوئی حدیث پڑھانے والا صاحب علم لوگوں کو عبادت خداوندی سے روکتا ہے اور ہمارے شاگردوں پر جنات مسلط کردیتا ہے، شاید یہ وہم ہے اور کسی کے خلاف بدظنی ہے، لیکن اگر کوئی صاحب واقعتاً ایسے ہی ہیں جیسا آپ نے لکھا ہے تب بھی ہمیں یا آپ کو ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمیں ہمیشہ اپنے ولولوں کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے حوصلوں کو برقرار رکھنا چاہئے۔ ہمارا کام برائیوں سے اور برے لوگوں سے جہاد کرنا ہے، اندھیروں کا قتل عام کرنے کے لئے جگہ جگہ چراغ روشن کرنا ہے، اگر ہم منفی کام کرنے والوں سے ڈر کر اپنے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ گئے تو یہ شکست فاش ہوگی اور شکست فاش ہمیں کسی بھی حالت میں قبول نہیں ہے۔ ہمارے شاگرد بھی اتنے گئے گزرے نہیں کہ وہ جلدی سے ہار مان لیں گے، انشاء اللہ ہمارے شاگرد برے لوگوں سے نمٹنے کا گر جانتے ہیں، وہ کسی پر جنات یا شیاطین تو مسلط نہیں کریں گے، لیکن ان جنات اور شیاطین سے بخوبی نمٹ لیں گے جو اللہ کے بندوں کو ستانے اور رُلانے کے لئے سفلی قسم کے عاملین کی طرف سے چھوڑے جاتے

ہیں۔ آپ سے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ ہماری اور ہمارے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی کمر تھپتھپائیں نہ کہ یہ انہیں خوف زدہ کریں اور ان کو ایسے عجیب وغریب قسم کے اندیشوں میں مبتلا کردیں جو صرف توہمات سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کی نہ کوئی بساط ہے اور نہ کچھ حقیقت۔

زکوٰۃ، ظاہری و باطنی وغیرہ

سوال از: حافظ مولوی سید ارشد حسامی ـــ اننت پور (اے، پی)

میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے میرے پوچھے گئے سوالات کے جواب عطا فرمائے ہیں، تسلی ہوئی۔ امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی آپ کی شفقت مجھ پر سایہ فگن رہے گی۔ واقعی اللہ پاک نے آپ کو علمی وروحانی قابلیتوں سے نوازا ہے۔ روحانی ڈاک میں جب آپ جوابات دیتے ہیں تو میں آپ کی تحریروں میں آپ کی شخصیت کو محسوس کرتا ہوں، الحمد للہ میں آپ کی تحریروں سے میرا دل مطمئن ہوجاتا ہے۔ آنجناب کی خدمت میں صرف تین سوالات ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور جواب عطا فرمائیں گے۔

(۱) روحانی قوت میں اضافے کے لئے کیا کرنا چاہئے، براہِ کرام کوئی دوچار طریقوں کی وضاحت فرمائیں؟

(۲) حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت کیا ان حروف سے متعلق جو بخورات ہیں وہ جلانے ضروری ہیں؟ اگر ان کو جلائے بغیر زکوٰۃ ادا کریں تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

(۳) کیا حروف تہجی کی زکوٰۃ ظاہری وباطنی دونوں مؤکلات کے اسماء کے ساتھ ادا کرنا ہوگا، جیسے۔

اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِفْ یَا آئیلُ

باطنی مؤکل　　ظاہری مؤکل

یا صرف ظاہری مؤکل کو چھوڑ کر محض باطنی مؤکل کے ساتھ پڑھیں، جیسے۔

اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِفْ

میں نے پڑھا تھا کہ ہر حرف کا ایک ظاہری اور ایک باطنی مؤکل ہوتا ہے، دونوں کو ملا کر پڑھنے سے ہر دو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ براہِ کرم کس طرح پڑھنا ہے، واضح فرمائیں؟

تصوف وسلوک کا کالم جو آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کررہے ہیں وہ کالم آپ کے ماہنامے کو چار چاند لگا رہا ہے۔ تصوف وسلوک سے مجھے بے حد شغف ہے، دل کی گہرائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اپنے ماہنامے میں تصوف وسلوک کا سلسلہ جاری رکھیں گے کیوں کہ آج کل ہمارے معاشرے میں بناوٹی ومن گھڑت تصوف کو کچھ لوگ رواج دے رہے ہیں، اس کے سدِ باب کے لئے اس نوعیت کا مضمون از حد ضروری و ناگزیر ہے۔

جواب

روحانی قوتیں چالیس فی صد عبادتوں سے پیدا ہوتی ہیں اور ساٹھ فیصد معصیتوں کو چھوڑنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ کبائر وصغائر سے حتی الامکان دور رہتے ہوئے جب نماز روزے اور تسبیح وتہلیل میں مشغول رہیں گے تو آپ کے اندر زبردست روحانیت پیدا ہوجائے گی۔ ہمارے اکابرین خاص قسم کے وظائف کے تو پابند تھے لیکن ان کی اصل خوبی یہ تھی کہ وہ فرائض وواجبات کے شدت کے ساتھ پابند ہونے کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی خود کو دور رکھتے تھے۔ انسان کو گناہ حد سے زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں، گناہ انسان کی ایمانیت اور انسانیت کو دیمک کی طرح چاٹ لیتے ہیں اور انسان نماز روزے کا پابند ہونے کے باوجود اندر سے بالکل کوراہی ہوتا ہے۔

ذرا سوچئے جو زبان ذکر وفکر میں مشغول رہتی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اسی زبان پر اکثر وبیشتر جھوٹ، غیبت، الزام تراشیاں، بے ہودہ گفتگو بھی رواں دواں رہتی ہو تو ذکر وفکر کا اثر ایسی زبان پر کیا خاک ہوگا۔ جس کپڑے پر بیٹھ کر لوگ تاش پتے کھیلتے ہوں اس کپڑے میں نماز پڑھنا کون پسند کرے گا اور اگر کوئی ایسے ناپاک کپڑے پر نماز پڑھے گا بھی تو وہ قبول کیسے ہوگی؟ سوچئے جس زبان پر کذب، غیبت اور افترا پردازی اور گالی گلوچ کی گندگی بار بار بکھرتی ہو اسی زبان سے جب اللہ کا ذکر یا قرآن حکیم کی تلاوت ہوگی تو اس میں اثر کیسے پیدا ہوگا اور روحانیت کی نشوونما کیسے ہوگی؟

اگر آپ چاہتے ہوں کہ آپ کے اندر روحانیت پیدا ہوجائے اور پھر باقی بھی رہے تو فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ معصیتوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیجئے، انشاء اللہ ایسی روحانیت پیدا ہوگی کہ آپ خود اسے محسوس کریں گے اور اس کے فوائد بھی کھل کر آپ کے سامنے آئیں گے، کلمۂ طیبہ کے ذکر سے بھی روحانیت کا پودا دل کی زمین پر اُگ آتا ہے،

لیکن اس میں برگ وبار اسی وقت آئیں گے جب آپ اللہ کی نافرمانیوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں گے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت کم سے کم اگربتی جلانا ضروری ہے، لیکن اگر ان بخورات کو اہمیت دیں جو حروف سے متعلق ہو تو پھر سونے پر سہاگہ ہوگا۔ زکوٰۃ تو اس صورت میں بھی ادا ہو جائے گی اگر آپ ایک اگربتی بھی نہ جلا سکیں، لیکن اگر بخورات کا یا کسی بھی خوشبو کا استعمال کرلیں گے تو زکوٰۃ کے اندر ایک طرح کی بالیدگی اور ایک طرح کی وسعت اور گہرائی پیدا ہو جائے گی۔ نماز جمعہ اگر ایسے ہی پڑھ لی جائے تو ادا ہو جاتی ہے، لیکن اگر سنت رسول کا لحاظ رکھتے ہوئے جمعہ کے دن غسل، اچھے کپڑوں کا استعمال اور ساتھ ساتھ کسی عطر کا استعمال بھی ہو جائے تو نماز جمعہ کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس طرح اہتمام سے مزید خوش ہوتے ہیں اور اس پاکیزگی اور نظافت کی وجہ سے فرشتوں کی مجلس میں اظہار فخر محسوس کرتے ہیں اور اپنے بندوں کو دہرے ثواب سے سرفراز کرتے ہیں۔ بخورات وغیرہ میں اتنا خرچ بھی نہیں ہوتا کہ جس کی وجہ سے ان کو نظر انداز کیا جائے، معمولی قیمت میں یہ بخورات مہیا ہو جاتی ہیں، ورنہ پھر اگربتی تو کم سے کم جلا لینی چاہئے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ اگر باطنی مؤکلین کے ساتھ ادا ہو جائے تو ظاہری مؤکلین خود بخود راضی ہو جاتے ہیں، دونوں مؤکلین کا ذکر ایک ساتھ ضروری نہیں ہے۔

روحانیت کا سلسلہ طریقت و تصوف سے جڑا ہوا ہے، اسی لئے ہم نے سلوک و تصوف کے موضوع پر عارف باللہ اور ولی کامل حضرت مولانا پیر ذوالفقار صاحب مدظلہ العالی کی تحریروں کو طلسماتی دنیا میں چھاپنا شروع کیا ہے تاکہ ہمارے قارئین اپنی باطنی قوت اور اپنی روحانیت میں ایک طرح کا نکھار پیدا کرسکیں، جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے قارئین میں اپنی آخرت سدھارنے اور اپنے باطن کو روشن کرنے کی ایک تڑپ پیدا ہوگئی ہے۔ پیر صاحب کی تحریروں میں روحانیت بھی ہے اور بے پناہ تاثیر بھی۔ ان کے الفاظ سیدھے دل میں اتر جاتے ہیں اور روح کے اندر ایک طرح کی تراوٹ پیدا کر دیتے ہیں، انشاء اللہ یہ روحانی سلسلہ جاری رہے گا اور اس کے بعد حضرت پیر ذوالفقار صاحب کی ہم کوئی دوسری پاکیزہ تحریر بھی اپنے قارئین کی خدمت میں بصد احترام پیش کریں گے۔ اور یقین مانئے یہی وہ حقیقی تصوف ہے کہ جو ایمان اور وحدانیت کی نوک پلک کو درست کرتا ہے اور ہر صاحب ایمان کو پرہیزگاری کی وہ معراج عطا کرتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلوب ہے۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس مضمون کو پڑھ کر ہمارے قارئین کو پرہیزگاری اور تقوے کی وہ بیش بہا دولت عطا ہوگی کہ جس کے بغیر ایمان وانسانیت کو کمال نصیب نہیں ہوسکتا۔ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں تاکہ حقانیت کے اُجالے گھر گھر تک پہنچ سکیں اور جہالت اور بناوٹی تصوف کی تاریکیوں سے ہمارا پورا سماج نجات حاصل کر سکے۔ ہم تو اللہ کی عطا کردہ توفیق سے اپنا فرض ادا کر رہے ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ جیسے مخلصین اپنے فریضے اور ذمہ داریوں کو کس حد تک ادا کریں گے اور کس حد تک اُجالوں کو پھیلانے میں ہماری مدد کریں گے۔

شادی نہ ہونے کا غم

سوال از: (نام مخفی)

حضرت اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور طلسماتی دنیا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے، آمین ثم آمین۔

حضرت آپ جیسے ہی بزرگان دین کی وجہ سے ہی ہم جیسے عام انسانوں کو دین صحیح معنوں میں کیا ہے یہ معلوم ہوا ہے، ہمیں ورنہ خدا اور خدا کے بندوں کی محبت اصل معنوں میں کیا ہے، یہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ ہم عام انسانوں میں اتنی سمجھ کہاں ہے کہ صحیح اور غلط کو سمجھیں۔

مجھے آپ کا جواب پڑھ کر بہت سکون ملتا ہے، میری ہمیشہ سے ہی خواہش ہے کہ میں دین دار لوگوں کے ساتھ اٹھوں بیٹھوں، ایسے ہی گھرانوں سے بھی میرا تعلق ہوں۔

حضرت میں عشق رسول حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت کرنے والی بننا چاہتی ہوں، دنیا کو حقیر جاننا چاہتی ہوں، اپنے نفس پر کنٹرول کرنا چاہتی ہوں، میرا نفس میری ساری محنتوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔ مہربانی کر کے حضرت کوئی وظیفہ بتائیے۔ خود خدا پر کامل یقین اور بھروسہ کرنا چاہتی ہوں، حضرت میں خدا ہی پر بھروسہ کرتی ہوں، میری اس بات کو آپ غلط مت سمجھئے۔ حضرت میں بہت زیادہ کامل یقین کرنا چاہتی ہوں اللہ تعالیٰ پر۔ مہربانی کر کے حضرت کوئی وظیفہ بتائیے تاکہ میں فانی چیزوں سے محبت کرنا چھوڑ دوں، خدا اور

خدا کے بندوں سے ہی محبت کروں۔

حضرت میری عمر ۲۶ سال ہے۔ میں ایک انجینئرنگ کی طالبہ ہوں، دنیوی تعلیم میں زیادہ دلچسپی نہیں ہے، پھر بھی الحمدللہ پاس ہوجاتی ہوں۔ حضرت میرا مسئلہ میری شادی کا ہے، حضرت میں کسی بیرون ملک میں رہنے والے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں، خاص کر مدینہ منورہ میں فیملی ویزہ کے ساتھ رہنے والے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہوں جو نیک دل انسان ہو، محبت میں وفا کرے، میرے حق میں بہتر ہو، نیک گھرانا ہو، میں خوب صورت تو نہیں ہوں، پر الحمدللہ قبول صورت ہوں۔ مہربانی کر کے حضرت مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتایئے جس سے میری شادی ایسے لڑکے سے ہوجائے اور تعویذ بھی دیجئے، جلد شادی ہوجائے۔ کتنا مشکل ہی کیوں نہ ہو وظیفہ میں پڑھوں گی۔ آپ مجھے اس کے لئے کتنے بھی وظیفے دیجئے، میں سب پڑھوں گی، میرے ساری سہیلیوں کی شادی ہوچکی ہے۔ میرے خاندان میں مجھ سے چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی بھی شادیاں ہوچکی ہے، پر میرے لئے کوئی بھی رشتہ نہیں تو مجھے تھوڑا سا ڈر ہے، لیکن میں ناامید نہیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ دعاؤں میں خدا کے محبوبوں کے صدقے میں بہترین چیزیں دی ہیں اور مجھے بہت بھروسہ ہے کہ اس بار بھی بہت زیادہ محنت کر کے کسی بہترین شخص سے ہی میری شادی ہو، اگر حضرت مجھے ایسا انسان نہیں ملا تو بھی الحمدللہ کوئی بات نہیں۔ میں بنا محنت کرے ہار نہیں ماننا چاہتی ہوں، میں محنت کرنا چاہتی ہوں اس معاملے میں بھی۔

حضرت نہ ہی ہمارے گھر والوں کے پاس پیسہ ہے اور نہ ہی وہ لوگ میری شادی کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور نہ ہی کوئی رشتہ دار ہماری مدد کرنے والے ہیں۔ میرے والد صاحب کا انتقال ہوچکا ہے میں بڑھتی ہوئی عمر دیکھ کر پریشان ہوجاتی ہوں مجھے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب پر پورا بھروسہ ہے کہ وظیفہ کے پڑھنے سے غیب سے انتظام ہوجائے گا ہر چیز کا۔ میں ہمیشہ سے ہی اپنی ہر پریشانی کا حل وظیفہ کے ذریعہ کرتی ہوں اور اس بار بھی یہی کرنا چاہتی ہوں اور آخر سانس تک یہی کروں گی۔ میں خدا کے سوا کسی غیر کا محتاج نہیں بننا چاہتی ہوں۔

حضرت کونسی دعا پڑھنی چاہئے دعا بتادیں آپ، اور حضرت کھانا کھاتے وقت جو دعا پڑھتے ہیں ہم اس کے بعد کونسی دعا پڑھ کر کھانے سے دوا کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ ہمارے بھائی کی بیوی دوا پیٹ میں ڈالنے کے کام بہت کرتی ہے، ایک بار نکلی ہے دوا میرے اندر سے۔ مہربانی کر کے حضرت مجھے دعا بتادیجئے آپ۔

حضرت میرے لکھنے میں اور میرے بولنے میں میری کسی بھی بات میں جو جو غلطیاں ہوئی ہیں تہہ دل سے آپ سے معافی چاہتی ہوں اور میرے سوالوں کا جواب اگلے ماہ ضرور جواب دیجئے۔ حضرت میری والدہ کا نام.......... ہے۔ یہ نام بھی آپ مت چھاپیں۔ حضرت مہربانی کر کے رشتے آتے بھی تھے، شاید پر کبھی کسی نے میری شادی کا ذکر کسی بھی انسان کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مہربانی کر کے حضرت آپ میری مدد کیجئے۔

جواب

تم ایک اچھی سوچ وفکر کی لڑکی ہو، تم دین دار ہو اور مذہبی سوچ وفکر رکھتی ہو جو اس دور میں ایک قابل قدر دولت ہے۔ خود کو دین دار بنانے کے لئے اور دین دار برقرار رکھنے کے لئے ایسی خواتین کی صحبت اختیار کرنا جو دین دار ہوں اور سچ مچ اللہ سے ڈرنے والی ہوں نہایت ضروری ہے۔ صحابہ کرامؓ صحبت رسولؐ کی وجہ سے صحابہ کرام بنے تھے۔ یہ مثل مشہور تو ہے ہی مبنی برحقیقت بھی ہے کہ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ آج کل دین دار قسم کی خواتین عنقا ہوگئی ہیں، لیکن اگر تلاش میں اخلاص ہو تو تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے۔ دین دار عورتیں کیوں نہیں ملیں گی۔ آج کل شہر در شہر خواتین کے دینی مدرسے کھل گئے ہیں، اگر آپ ان مدرسوں سے رجوع کرلیں تو بھی آپ کی تشنگی بجھ سکتی ہے اور روح کو غذا میسر آسکتی ہے۔ جب آپ ایسی نورانی مجلسوں میں آنا جانا رکھیں گی تو انشاءاللہ آپ کی سوچ وفکر میں اور نکھار پیدا ہوگا۔

''عشق رسول'' دل میں جاگزیں ہوجائے تو سمجھ لو بیڑہ پار ہوگیا۔ عشق رسول ایسی قیمتی متاع ہے جو عشق خداوندی تک پہنچا دیتی ہے۔ رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے، گویا کہ رسول کی محبت اللہ سے محبت کرنے کے برابر ہوئی۔ اور رسول کی محبت زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے اور سنتوں پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے سے نصیب ہوتی ہے۔ آپ روزانہ کم سے کم ایک تسبیح درود شریف کی پڑھا کریں اور روزانہ ایک نئی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اگر آپ کی یہ کوشش جاری رہی تو ایک سال میں ۳۶۵ سنتوں پر عمل کرنے کی ذمہ داری آپ ادا کرلیں گی اور رفتہ رفتہ آپ وہ درجہ حاصل کرلیں گی جو رابعہ بصریؒ جیسی

خواتین کو حاصل تھا۔ وہ بھی سنتوں کے ذریعہ ہی پرہیز گاری اور تقوے کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچی تھیں۔

نیک اور خداترس بننے کے لئے دنیا کو حقیر سمجھنا ضروری نہیں ہے، یہ دنیا، یہ وسیع دنیا، یہ خوبصورت دنیا اللہ نے اپنے بندوں کے لئے بنائی ہے، اس کو حقیر نہ سمجھیں، اس دنیا سے حسب ضرورت استفادہ کرنا ایمان کا جزء ہے۔ ہاں دنیا کی محبت میں غرق ہونے سے خود کو محفوظ رکھیں، اگر انسان وحدانیت کی حقیقت کو سمجھ لیں اور اس کے ساتھ ساتھ خودی اور خدا کی حقیقتوں کا ادراک بھی کرلے تو پھر اس دنیا میں رہتے ہوئے کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، بیاہ شادی وغیرہ سب کچھ عبادتوں میں شامل ہوسکتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے کھاتے بھی تھے، سوتے بھی تھے، بازاروں میں بھی جاتے تھے اور شادیاں بھی کرتے تھے، ان سب باتوں کے باوجود وہ تقوے اور پرہیز گاری کی آخری منزلوں پر فائز تھے۔ پہاڑ کا کسی غار میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا تقویٰ نہیں ہے، تقویٰ یہ ہے کہ انسان دنیا کے جھمیلوں میں رہ کر بھی نہ خدا کو بھولے، نہ خدا کے رسول کو۔ وہ اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ دنیا کو حقیر سمجھنا اللہ کی صناعی کی توہین ہے۔ اس سے توبہ کیجئے اور دنیاوی منفعتوں سے جائز حدود میں استفادہ کرتے ہوئے فرائض اور سنن کی ادائیگی کرتی رہیں، ایک دن آپ اس مقام پر پہنچ جائیں گی جو مقام، مقام رضا کہلاتا ہے۔ آپ اللہ پر اپنا بھروسہ قائم رکھنے کے لئے یہ وظیفہ سو مرتبہ روزانہ صبح شام پڑھا کریں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُو. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم۔

اس وظیفے کی پابندی سے انشاء اللہ آپ کے توکل میں اضافہ ہوگا اور ایک روحانی تقویت من جانب اللہ آپ کو عطا ہوگی، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اللہ پر توکل اور بھروسہ رکھنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم تمام اسباب اور تدابیر کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اللہ پر صحیح طور سے بھروسہ اور توکل کا طریقہ یہ ہے کہ اسباب اور تدابیر کو اختیار کرنے کے بعد اچھے نتائج کے لئے ہم اپنے رب پر بھروسہ کریں اور یہ یقین رکھیں کہ جب ہم نے اپنی ذمہ داری ادا کردی تو ہمارا رب ہمیں ہمارے جائز مقاصد میں بھرپور کامیابی عطا کرے گا۔ جو لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اور توکل کی باتیں بناتے ہیں وہ درحقیقت توکل کا مذاق اڑاتے ہیں۔ بزرگوں کی اصطلاح میں اس کو توکل نہیں تعطل کہتے ہیں اور یہ تعطل تساہل اور ناکارہ پن کے پیٹ سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ اس کا دین داری اور بھروسۂ خداوندی سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ایک کسان زمین کا سینہ چیرتا ہے، اس میں ہل چلاتا ہے، اس میں بیج بوتا ہے، پھر اپنی کھیتی کو پروان چڑھانے کے لئے دھوپ اور پانی کا خیال رکھتا ہے، اس کے بعد وہ اپنی کھیتی کو سرسبز وشاداب دیکھنے کے لئے اپنے اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ بس یہی اصل توکل ہے، اگر کوئی نہ زمین کھودے، نہ ہل چلائے، نہ بروقت زمین میں دانے ڈالے، نہ پانی اور دھوپ کی پرواہ کرے اور مصلے پر بیٹھ کر کھیتی کو پروان چڑھانے کی دعائیں کریں اور توکل علی اللہ کا دعویدار بنے تو یہ شخص عقل سے کورا ہے اور مزاج خداوندی سے قطعاً ناواقف ہے۔ اللہ پر بھروسہ صحیح معنوں میں قائم رکھنے کے لئے مذکورہ وظیفے کا ورد رکھیں اور اچھی زندگی گزارنے کے لئے جو بھی صحیح اسباب اور صحیح تدابیر ہوں ان سے ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں۔ یقین رکھیں اللہ کا فضل وکرم زیادہ تر ان لوگوں پر ہوتا ہے تو اس کے پیدا کردہ اسباب وعلل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر کامل یقین رکھتے ہیں اور زبردست جدوجہد کرنے کے بعد اس کے کرم کی آس رکھتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز سے محبت کرتے ہوئے یہ یقین رکھنا کہ یہ فنا ہونے والی ہے، تقوے کا ایک حصہ ہے۔ تمام فانی چیزوں سے اگر محبت کرنا چھوڑ دوگی تو پھر آپ اسی راستے پر چل پڑیں گی جس کو رہبانیت سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسلام میں جس کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں ہر ہر چیز سے وابستگی اختیار کرتے وقت اس حقیقت کو دل میں جاگزیں رکھیں۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام. اللہ رب العزت کے سوا اس دنیا میں کوئی بھی چیز، کوئی بھی نعمت اور کوئی بھی حقیقت ایسی نہیں ہے جو فنا کے گھاٹ اترنے والی نہ ہو۔ ایک دن محبت بھی فنا ہوجاتی ہے اور نفرت بھی فنا ہوجاتی ہے۔ اندھیرے، اُجالے، پھول کانٹے، دھوپ سائے، دوستی دشمنی، غربت مال داری، تنگی، عیش وعشرت، رشتے، قرابت داریاں سب کچھ ہی تو فانی ہے۔ ہر چیز مٹ جائے گی صرف اللہ کا نام باقی رہے گا، لیکن جائز حدود میں اللہ کے حکم کی وجہ سے اور سنت رسول کی خاطر ہمیں متاع دنیا سے التفات بھی قائم رکھنا ہے اور جائز حدود میں ان سے لطف اندوز بھی ہونا ہے۔ اسی کا نام اطاعت خداوندی ہے اور اسی کو پرہیز گاری کہتے ہیں۔ شادی کے لئے یہ خواہش کرنا کہ شادی ایسے لڑکے کے ساتھ ہو جو بیرون ملک میں بالخصوص مکہ یا مدینہ میں ملازم ہو، کوئی بری بات

نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ کی خواہش صرف یہ ہو کہ لڑکا صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، خالص دنیادار نہ ہو اور برسر روزگار بھی ہو، نیز اپنی بیوی کے حقوق وفرائض ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو بھی بہت اچھی خواہش ہے، اسی طرح کی خواہشات کے لئے اپنے رب کے حضور دامن پھیلانا بری بات نہیں ہے، آج کل اچھے رشتے بالکل ہی مفقود ہو کر رہ گئے ہیں، لیکن اللہ کی بنائی ہوئی اس وسیع دنیا میں تلاش کرنے والوں کو ہر درد کا درماں اور ہر مشکل کا مداوامل ہی جاتا ہے۔

اچھے رشتے کے لئے بدھ کے دن عصر کے بعد سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن عصر کے بعد سورۂ احزاب کی تلاوت کیا کریں اور روزانہ ایک تسبیح "یا مغنی" کی پڑھا کریں، انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر رشتہ طے ہوجائے گا اور ایسے لڑکے سے بات بنے گی جو نیک اور ذمہ دار ہوگا۔ جو عبادت خداوندی کے ساتھ ساتھ بیوی بچوں کے حقوق کو سمجھنے والا اور ادا کرنے والا ہوگا۔ ضروری نہیں کہ اس کی ملازمت مکہ اور مدینہ میں ہو، لیکن اچھا لڑکا کسی بھی جگہ کام کرنے والا ہو قابل قدر ہوتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں لڑکیوں کی عمر کا گھوڑا بہت تیز رفتاری سے دوڑتا ہے اور جب ۲۵ سال کی حد پھلانگ لیتا ہے تو لڑکیوں کے دل ودماغ میں تشویش کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو بھی بڑھتی ہوئی عمر سے کچھ تشویش ہے تو یہ خلاف عقل بات نہیں ہے تاہم کسی بھی بندے یا بندی کو اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

آپ دعا کریں کہ اللہ جلد از جلد اچھا رشتہ بھیج دے اور آپ کو وہ منزل نصیب ہوجائے جو ہر لڑکی کی آخری منزل ہوتی ہے اور جس منزل تک پہنچنے کی خواہش ہر لڑکی بے شعوری کے دور سے شروع کردیتی ہے۔ میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو ایسا شوہر عطا کرے جو قابل رشک ہو۔

کھانا کھاتے وقت صرف بسم اللہ پڑھنا کافی ہے، بسم اللہ پڑھ کر کچھ بھی کھاؤ گی تو انشاء اللہ غذا یا دوا کے مضر اثرات سے محفوظ رہوگی، اگر یہ پڑھو کہ بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ تو اور بھی بہتر ہے۔ اس کے پڑھنے سے کھانے کی اشیاء میں برکت بھی ہوگی اور مضر اثرات سے حفاظت بھی ہوگی، اگر کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ تو درمیان طعام جب یاد آجائے تو یہ پڑھ لیا کرو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ، انشاء اللہ اس طرح پڑھنے سے شروع میں نہ پڑھنے کی تلافی ہوجائے گی۔

ہم بطور خاص آپ سے یہ عرض کریں گے کہ رشتے داروں سے محبت کرو، رشتے نبھاؤ، چھوٹوں اور بڑوں کی اہمیت کو نظر انداز نہ کرو، لیکن ہر ہر معاملے میں بھروسہ صرف اس خدا پر رکھو کہ جس کی مرضی کے بغیر گھروں میں نہ خوشیاں آتی ہیں نہ غم۔ جس کی مرضی سے اس دنیا میں رشتے بنتے اور بگڑتے ہیں، جس کی مرضی سے گلستاں میں پھول کھلتے ہیں، جس کے حکم سے چاند اور ستارے آسمان پر اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں، جس کی مرضی سے باغوں میں بہاریں آتی ہیں اسی پر اپنا بھروسہ قائم رکھو۔ اسباب، تدابیر کو بھی اس لئے اہمیت دو کہ یہ اللہ کے پیدا کردہ ہیں اور ان کو اختیار کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے، باقی اصل بھروسہ صرف رحمت خداوندی پر رکھو اور جب اللہ پر کامل بھروسہ ہوجائے گا اور یہ یقین ہوجائے گا کہ اللہ ہی سرفراز کرتا ہے اور وہی محروم بھی کرتا ہے تو پھر دنیا والوں سے نہ گلہ رہے گا، نہ شکایت۔ یوں سمجھئے کہ جب اللہ ہم سے کسی وجہ سے ناراض ہوجاتا ہے تو وہ برے رشتے داروں کو ہمارے مقابلے میں ہمیں ستانے اور رُلانے کے لئے کھڑا کردیتا ہے اور جب وہ ہم سے راضی ہوتا ہے تو رشتے داروں کو ہم سے محبت کرنے کی توفیق عطا کردیتا ہے۔

ہم بھی یہ دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے سب مسائل حل کردے اور آپ کی شادی ایسے لڑکے سے کرادے کہ جس کی محبت ملنے کے بعد آپ کو اپنے مرحوم باپ کی جدائی کا کوئی احساس باقی نہ رہے۔

طالبؔ عامانہ سوالات

سوال از: عمران احمد ———— مالیگاؤں

اس خط سے قبل دو خط روانہ کرچکا ہوں، ساتھ میں جوابی لفافہ بھی، مگر کوئی جواب نہیں آیا، مگر میرے مسئلے کا حل مجھے جاری طلسماتی دنیا کے شمارے میں مل چکا، پچھلے خط میں شرف مشتری کا نقش نہ ملنے کی شکایت کی تھی، بعد میں نقش مجھے مل گیا، نقش دائیں بازو پر ہری پٹی میں باندھ لیا ہوں، خیر و برکت کی دعا کریں۔ سورۂ یٰسین کا عمل، درود شریف کا عمل، حصار کا عمل مکمل ہوا۔ ریاضت نمبر ۴: اسماء پنج گنج کا عمل شروع کررہا ہوں۔ دعا کریں اس کے بعد ۲۱ دن کا ابجد قمری (حروف تہجی) کا عمل کرنا ہے، آسانی وقبولیت کے لئے دعا کریں۔

میرے تین سوالات۔

(۱) حروف تہجی کی زکوٰۃ با مؤکل ادا کرنا ہے کیا بخورات جلانا

ضروری ہے، ساتھ میں رجال الغیب کا بھی خیال رکھنا ہوگا کیا؟

(۲) لگاتار تین مہینہ پڑھ کر زکوٰۃ کبیر ادا کرنا چاہتا ہوں، اجازت دیں گے تو ورنہ کتاب کے مطابق۔

(۳) منزل شرطین کی معلومات کے لئے روحانی تقویم ۲۰۱۴ء خرید رہا ہوں، مگر ابھی ملنے میں وقت ہے، آپ معلومات روانہ کریں۔

میری لڑکی عمر ۱۲ سال ہے، بستر میں پیشاب کرتی ہے، کوئی نقش یا عمل لکھیں۔ جواب ضرور بالضرور روانہ کریں۔

جواب

شرف مشتری بروقت تیار ہو گئے تھے، دیگر مصروفیات کی وجہ سے بعض حضرات کے نقوش کچھ تاخیر سے روانہ ہوئے، جس کے لئے ادارہ معذرت کا خواستگار ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات کے لئے ہم نے آپ کو فون کر دیا تھا۔ امید ہے کہ آپ نے بروقت زکوٰۃ کی شروعات کر دی ہوگی، دوران زکوٰۃ بخورات جلانی چاہئے، اس سے عمل کی تاثیر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوران زکوٰۃ رجال الغیب کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہے، اگر رجال الغیب کا خیال کر لیں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے، اگر آپ نے لگاتار تین ماہ تک یہ زکوٰۃ حسب قاعدہ ادا کر لی تو انشاء اللہ زکوٰۃ اکبر ادا ہو جائے گی۔ لیکن ماہرین عملیات کا کہنا یہ ہے کہ تین سالوں تک ۲۸، ۲۸ دن زکوٰۃ ادا کرنے سے جو زکوٰۃ ادا ہوتی ہے وہ قوی ہوتی ہے۔ لگاتار تین ماہ تک ادا کرنے سے زکوٰۃ کبیر تو ادا ہو جاتی ہے لیکن اس میں وہ قوت نہیں ہوتی جو تین سالوں تک ادا کرنے میں ہوتی ہے۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے سال جس مہینے میں زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اگلے سال اس سے اگلے مہینے میں پھر تیسرے سال اس سے اگلے میں زکوٰۃ ادا کریں، ان اصولوں کا لحاظ رکھیں گے تو ایک عجیب قسم کی فرحت محسوس کریں گے اور زکوٰۃ قوی رہے گی۔

جب تک آپ اپنے خط کا یہ جواب پڑھیں گے روحانی تقویم ۲۰۱۴ء آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اس تقویم سے پورے سال استفادہ کریں اس میں اگر غلطیاں رہ گئی ہوں تو انہیں نظر انداز کریں اور اس کی خوبیوں سے بھرپور استفادہ کریں، انشاء اللہ روحانی تقویم کی خوبیوں سے آپ اندازہ کریں گے کہ ہم جو رہنمائی کا جو فرض انجام دے رہے ہیں وہ اللہ کے بندوں کے لئے بہت ضروری تھا۔ طلسماتی دنیا اور روحانی تقویم پڑھ کر مسلمانوں کے شعور میں جو پختگی پیدا ہو رہی ہے اس کو عوام تو عوام خواص بھی محسوس کر رہے ہیں اور سینکڑوں خطوط ہر ماہ ہمیں تعریف و تحسین کے موصول ہوتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ ہمارے تمام شاگردوں کو ثابت قدم رکھے اور ان کی ریاضتوں کو قبول فرمائے، نیز ہمیں ہمارے ادارے کو مزید اس بات کی توفیق دے کہ ہم زندگی کے آخری سانس تک اللہ کے بندوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں اور ہم اپنی زندگی میں اتنے چراغ روشن کر دیں کہ جہالت کا اندھیرا اپنی موت آپ مرجائے۔

اولاد سے محرومی

سوال از: حافظ مشتاق احمد ــــــــــــ امراوتی

الحمد للہ اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے روحانی خدمت لے رہا ہے۔ طلسماتی دنیا کے ذریعہ سے ساری دنیا مستفیض ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ جاری رکھے اور آپ کو دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔

عرض یہ ہے کہ احقر حافظ مشتاق احمد بن شیخ حسین والدہ نور النساء بہت دنوں سے روحانی مرض میں مبتلا ہوں میں نے بہت سے عاملوں سے رجوع کیا لیکن وقتی فائدہ ہوا، مستقل کامیابی نہیں ملی آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ تشخیص کر کے مفید مشورہ عنایت کریں۔

احقر کے نکاح کو تقریباً تین سال ہوئے، دو مرتبہ حمل قرار پایا، لیکن ساقط ہو گیا، اس کا علاج بہت سے عامل اور ڈاکٹروں سے کرائے، کسی نے جنی اثر یا جادو بتایا، لیکن تشفی بخش کبھی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ برائے مہربانی اس مسئلے میں آپ تشخیص کریں اور طلسماتی دنیا میں اس کو شائع کریں اور مذکورہ مسائل میں ہماری رہبری اور تعویذات یا جو آپ مناسب سمجھیں روانہ کرنے کی درخواست ہے۔

جواب

ہماری رائے یہ ہے کہ مریض آپ نہیں بلکہ آپ کی زوجہ سمیہ ناز ہیں، آپ ان کا علاج کسی اچھے عامل سے کرائیں اور علاج کی شروعات اس وقت کریں جب انہیں حمل ٹھہر جائے، انشاء اللہ روحانی علاج کے بچہ ساتھ خیر و عافیت کے پیدا ہوگا۔

اگر بچہ نہ ہونے کے علاوہ آپ خود بھی کوئی بیماری محسوس کرتے ہوں تو اپنا بھی علاج کرا لیں، اگر آپ نے اپنا اور اہلیہ کا فوٹو بھجوایا ہوتا تو

ہمیں تشخیص کرنے میں آسانی ہوتی فی الحال تو ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ دونوں میاں بیوی ''یا خالق'' ایک تسبیح روزانہ پڑھ لیا کریں اور کسی اچھے عامل سے رجوع بھی کرلیں، آج کل مستند قسم کے عاملوں کی کمی ہے لیکن تلاش کرنے سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ اگر آپ تلاش کریں گے تو انشاء اللہ آپ کو اپنے علاقے میں کوئی اچھا عامل مل جائے گا، اپنی اپنی کیفیت دونوں اس کے سامنے رکھیں، انشاء اللہ آپ روبہ صحت بھی ہوجائیں گے اور اللہ نے چاہا تو آپ کو اولاد بھی عطا ہوگی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو ہر طرح کے اثرات سے نجات عطا کرے اور آپ کو اولاد کی نعمت سے بھی نوازے آمین۔

جنات کی کارستانیاں

سوال از: ہارون بھائی ــــــــــــ نظام آباد

ہمارے گھر میں ایک طویل عرصہ سے جنات کے اثرات محسوس ہورہے ہیں، رات کو خود بخود کمروں کے کواڑ کھل جاتے ہیں، کئی بار تو زیورات اور پیسے الماریوں میں سے غائب ہوچکے ہیں، حالانکہ الماری میں تالہ لگا ہوا تھا، اکثر رات کو چھت میں سے کھٹ کھٹ کی آواز آتی ہے اور اکثر بچے خواہ مخواہ ڈر جاتے ہیں۔ ہمارے گھر میں بیماریاں عام ہوگئی ہیں، ہر کوئی افسردہ اور اُداس نظر آتا ہے، خیر و برکت بالکل نہیں ہے، ہم لوگ بہت پریشان ہیں۔ بہت امیدوں کے ہم آپ کو یہ خط لکھ رہے ہیں، اس سے پہلے بھی خط لکھا تھا جواب سے محرومی رہی۔ برائے مہربانی اس کا خط ڈاک سے دیں یا پھر طلسماتی دنیا کے ذریعہ آپ کا کرم ہوگا۔

جواب

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ جادوٹونا اور جنات گھر گھر میں ہوں گے اور اہل خانہ کو پریشان کریں گے۔ آج بد احتیاطی بھی بہت ہے، اکثر گھروں میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی، لوگ ٹی وی دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں اور جن گھروں میں ٹی وی جیسی خرافات نہیں ہیں وہاں بھی اللہ کے ذکر کا کوئی خاص اہتمام نہیں ہے، راتوں کو دیر تک جاگتے ہیں اور گپ بازیاں کرتے ہیں اور پھر بغیر اللہ کا نام لئے سو جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ شیاطین اور جنات کو ہڑبونگ مچانے کا پورا پورا موقعہ میسر رہتا ہے۔

پہلے زمانہ کے لوگ رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات، آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھ کر پھر دستک دے کر یعنی تین بار تالیاں بجا کر سویا کرتے تھے، اللہ کے فضل و کرم سے گھر تو محفوظ رہتا ہی تھا، لیکن جہاں تک تالی کی آواز جاتی تھی وہاں تک چوری چکاری سے اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے حفاظت ہوجاتی تھی، لیکن آج کی صورت حال یہ ہے کہ نہ ذکر خداوندی ہے، نہ دستک وغیرہ کا کوئی اہتمام ہے، اس لئے جنات کے بھی مزے آرہے ہیں اور وہ گھر گھر میں دندنا رہے ہیں اور جنات کے بعد اُن عاملوں کے بھی مزے آرہے ہیں، کہ جن کی دکانیں عوام کی غفلتوں کی وجہ سے چل رہی ہیں۔

اس بارے میں مزید کچھ کہنے کے بجائے آپ سے یہ عرض کریں گے کہ اپنے گھر میں روزانہ ایک بار سورۂ بقرہ اور ایک بار سورۂ یٰسین پڑھنے کا معمول بنائیں۔ رات کو مذکورہ طریقے سے دستک دیں اور اصحاب کہف کا یہ نقش اپنے گھر میں لٹکا دیں۔ نقش یہ ہے۔

> الٰهی بحرمة یملیخا، مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس، کشا فطیونس، تبیونس، یوانس بوس وکلبهم قطمیر وعلی الله قصد السبیل ومنها جائر ولوشآء لهٰداکم اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین.

اگر ممکن ہو تو اسی نقش کو گھر کے ہر فرد کے گلے میں ڈال دیں اور سورۂ بقرہ کی تلاوت کے بعد روزانہ ایک جگ پانی پر دم کرکے سب گھر والوں کو پلا دیا کریں، انشاء اللہ جنات کی حرکتوں سے نجات ملے گی۔ ☆☆

روحانی ڈاک

کے کالم میں شامل ہونے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھیں۔

● خط صاف صاف لکھیں۔ ● خط مختصر لکھیں۔ ایک مرتبہ میں ۳ سوالوں سے زیادہ نہ کریں۔ ● احتیاطاً جوابی لفافہ پتہ لکھا ہوا بھی ساتھ رکھ دیں۔ ● اگر تین ماہ تک جواب نہ ملے تو دوبارہ خط روانہ کریں۔

● اپنی پریشانیوں کا حل پہلے طلسماتی دنیا میں تلاش کریں اس کے بعد ہم سے رجوع کریں۔

(ادارہ)

قسط نمبر: ۳۲

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

دعوت سورۂ مزمل

یہ طریقہ حضرت شیخ نظام الدین اولیاءؒ سے منسوب ہے اور نہایت موثر اور مجرب طریقہ ہے، چشتی اور قادری سلسلہ کے حضرات اس طریقہ کے پابند رہے ہیں اور ان کو اس طریقے پر عمل کرنے کی بنا پر مستجاب الدعوات ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔ آج بھی جو حضرات اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے ان کی دعائیں قبول ہوں گی، اس کو تسخیر خلائق کی دولتیں عطا ہوں گی اور بڑے بڑے حکام اور افسران ان کے مطیع ہوں گے۔ قدم قدم پر انہیں کامیابیاں اور فتوحات میسر آئیں گے، جس مقصد کے لئے بھی وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں گے اللہ قبول فرمائے گا اور انہیں زمانہ کی نظروں میں سرخرو رکھے گا۔

طریقہ یہ ہے کہ چاند کی گیارہ تاریخ سے اس عمل کی شروعات ہوگی بشرطیکہ چاند اس دن برج عقرب میں نہ ہو، اگر برج عقرب میں ہو تو پھر اگلے ماہ سے اس عمل کی شروعات کریں۔ جس دن عمل شروع کرنا ہے، عشاء کی نماز کے بعد غسل کریں، پاک صاف لباس پہنیں اور اپنے لباس پر عطر لگائیں اور اس لباس کو اپنے عمل کے لئے مخصوص کر دیں، یعنی عمل پورا ہوتے ہی یہ لباس اتار دیں اور اگلے دن پھر عمل کے وقت ہی اس لباس کو پہنیں، عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھنے سے پہلے اس عمل کو کریں، مگر اس کو مسجد میں کریں تو ٹوپی اوڑھ لیں اور اگر گھر میں پڑھیں تو پھر ننگے سر اس عمل کو کریں، یہ عمل پانچ دن کا ہے۔ پہلے دن اس عمل کو کھڑے ہو کر پڑھنا ہے، باقی چار دن اس عمل کو بیٹھ کر ہی پڑھیں۔

اس عمل سے پہلے گیارہ مرتبہ یہ درود شریف اَللّٰھم صلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھیں اس کے بعد سورۂ مزمل شروع کریں، جب اس آیت پر پہنچیں رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا تو اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھیں اور گیارہ مرتبہ "یَارَبُّ یَا وَکِیْلُ" بھی پڑھیں، اس کے بعد سورۂ مزمل کو آخر تک پڑھیں، جب سورۃ ختم ہو جائے تو گیارہ مرتبہ رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں اور گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃ تَکُوْنُ بِھَا لِی الْجَمِیْعِ الْاُمُوْرِ وَکِیْلًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدنا وَ نَبِینا مُحَمَّد صَلٰوۃ تَکُوْن بِھَا بِقَضَاءِ حَوَاجِنَا کَفِیْلًا اس کے بعد گیارہ مرتبہ "یَارَبُّ یَا کَفِیْلُ" پڑھیں۔ یہ ایک مرتبہ کا عمل ہوا، اسی طرح ایک رات میں گیارہ مرتبہ اس عمل کو کریں، انشاء اللہ سورۂ مزمل کے عامل بن جائیں گے، پھر جب بھی کوئی حاجت ہو تو عشاء کی نماز کے بعد اس عمل کو تین بار کھڑے ہو کر پڑھیں اور دعا مانگیں تو دعا فوراً قبول ہوگی، جو لوگ حافظ نہیں ہیں وہ دیکھ کر بھی سورۂ مزمل پڑھ سکتے ہیں، لیکن افضل یہ ہے کہ سورۂ مزمل حفظ کر لینی چاہئے بعض چشتی اکابرین کی رائے یہ ہے اگر ان پانچ دنوں میں

جو دعوت کے دن ہوں گے اگر ان میں روزہ رکھ لیا جائے تو اس عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے، دعوت کے پانچ دن پورے ہونے کے بعد روزانہ اس عمل کو تین بار پڑھنا چاہئے اور جب کسی حاجت کے لئے پڑھیں تو تین بار کھڑے ہو کر پڑھیں اور دعا مانگیں۔ یاد رکھیں کہ دعوت کے پانچوں دن ایک ہی لباس میں عمل کرنا ہے۔ عمل پورا ہوتے ہی لباس اتار دینا چاہئے پھر اگلی رات عمل کے وقت اس لباس کو دوبارہ خوشبو لگا کر پہن لینا چاہئے۔ یہ عمل نہایت موثر ہے اور اس عمل کے ذریعہ ہمارے اکابرین نے لاکھوں لوگوں کو اپنی قبولیت دعا سے فائدہ پہنچایا ہے۔ اس عمل کے دوران اگر عامل جلالی پرہیز نہیں کرتا تو رجعت کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے پانچ دنوں تک پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔

دعوتِ سورۂ یٰسٓ

سورۂ یٰسٓ کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ تہجد کی نماز کے وقت یا عشاء کی نماز کے بعد سورۂ یٰسٓ اس طرح پڑھنا شروع کرے کہ پہلے تین بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود وسلام پڑھے، اس طرح ''صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین'' اس کے بعد سات بار کہے ''بحق یٰسٓ بحق یٰسٓ'' اس کے بعد سات بار یہ ہے بحرمۃ یٰسٓ بحرمۃ یٰسٓ اس کے بعد سورۂ یٰسٓ پڑھنی شروع کریں اور جب پہلے مبین پر پہنچیں یا تو یہ ایک بار پڑھیں یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ رِزْقِکَ وَ خَلْقِکَ وَ زِیَارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد پھر دوبارہ سورۂ یٰسٓ شروع کریں تو دوسرے مبین تک پڑھیں تو سات بار مبین مبین کی تکرار کریں اور ایک بار مذکورہ عزیمت پڑھیں، پھر شروع سے سورۂ یٰسٓ پڑھیں اور تیسرے مبین تک پڑھیں، جب مبین پر پہنچیں تو سات بار مبین مبین کی تکرار کریں اور ایک بار مذکورہ عزیمت پڑھیں، اسی طرح ساتوں مبین سے پیچھے لوٹ لوٹ کر یٰسٓ پڑھیں، اس طرح ساتوے مبین تک جب اس عمل کو کر لیں تو آٹھویں بار سورۂ یٰسٓ شروع سے آخیر تک پڑھیں اور ایک بار سورۂ مزمل پڑھیں، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، یہ ایک بار ہوا، اسی طرح ایک نشست میں تین بار عمل کریں تو یہ ایک دن کا عمل ہوگا۔ بس اسی طرح اکتالیس دن تک عمل کو جاری رکھیں اور دورانِ عمل پرہیز جمالی رکھیں۔ اکتالیس دن میں دعوت پوری ہوگی اور عامل کے لئے رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور دعوت کے بعد ایک بار روزانہ سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کریں اور ہر مبین سے پیچھے لوٹ کر پڑھیں، اس میں ہر مبین پر تین بار مبین مبین کی تکرار کرتے رہیں، ختم سورۃ پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ سورۂ یٰسین کی دعوت کے بعد عامل اگر کسی بھی مقصد کے لئے سورۂ یٰسین کا نقش کسی کو دے گا وہ نقش باعث ترقی رزق، باعث حصول روزگار اور باعث تسخیر ثابت ہوگا اور حامل نقش کی تمام جائز مرادیں بر آئیں گی۔ سورۂ یٰسٓ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷
۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴

دعوت سورۂ کوثر

نوچندی جمعرات سے شروع کر کے بعد نماز عشاء اس طرح پڑھیں، شب جمعرات کو ۹۲۱ مرتبہ، شب جمعہ کو ۹۲۲ مرتبہ اور شب سنیچر کو ۹۲۳ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر سات بار درود شریف پڑھے۔

تین دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، یہ زکوٰۃ، زکوٰۃِ اصغر ہوگی۔ اس زکوٰۃ سے مندرجہ ذیل کام لئے جاسکتے ہیں۔

اگر عامل سورۂ سورۂ کوثر کا نقش مربع کبوتر کی گردن یا پنجے میں باندھ کر خانۂ محبوب کی طرف کو اڑا دے تو محبوب اپنے عاشق سے ملنے کے لئے بے قرار ہوگا۔ نقش کے نیچے یہ عبارت لکھ دینی چاہئے۔ الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں بے قرار شود۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن حکیم کی سورتوں اور آیتوں سے جائز امور میں مدد لینی چاہئے، ناجائز امور میں نہیں، ورنہ عامل گناہگار ہوگا اور آخرت تباہ ہوگی۔

اس نقش کو اگر ہرے کپڑے میں لکھ کر مذکورہ عبارت کے ساتھ شوہر اپنے گھر میں دبا دے تو بیوی بے قرار ہو کر اگر مائکہ گئی ہو تو حاضر ہو جائے گا اور شوہر سے محبت کرنے پر مجبور ہوگی۔

اگر کسی علاقہ میں بارش نہیں ہو رہی ہو اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کا اندیشہ ہو تو سورۂ کوثر کا نقش لکھ کر اور اسی کی پشت پر چہل کاف کا نقش لکھ کر جاری پانی میں چھوڑ دے، کسی کھڑکی پر چپکا کر پانی پھینک دیں، انشاء اللہ کچھ دیر کے بعد ہی بارش شروع ہو جائے گی اور جب یہ ارادہ ہو کہ بارش کو روک دیں تو اسی نقش کو لکھ کر کسی خشک زمین میں دبا دیں یا کہیں ویران مکان میں دبا دیں تو اللہ کے فضل و کرم سے اور سورۂ کوثر کی برکت سے بارش رک جائے گی۔

کسی بھی مرض کے لئے سورۂ کوثر کو ۲۷۶۴ مرتبہ پڑھ کر دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور مقصد پورا ہوگا۔ مذکورہ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ایک سال تک سورۂ کوثر کے اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ دعوت کے بعد روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھنی چاہئے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ اصغر ہے۔ اگر لگاتار تین ماہ تک اسی طرح زکوٰۃ یعنی دعوت دی جاتی رہی تو زکوٰۃ اکبر ادا ہو جائے گی، اس کے بعد دعوت کی ضرورت نہیں رہے گی، لیکن دعوت کے بعد روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ کوثر کی تلاوت کرنا ضروری ہے۔ دعوت کے بعد سورۂ کوثر کا نقش کسی بھی مقصد کے لئے دیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

سورۂ کوثر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۳	۶۹۷	۶۹۴	۶۹۰
۶۹۵	۶۸۹	۶۸۴	۶۹۶
۶۸۸	۶۹۲	۶۹۹	۶۸۵
۶۹۸	۶۸۶	۶۸۷	۶۹۳

دعوت آیتِ قطب

جو عامل آیت قطب کا عامل ہوتا ہے فرشتے بطور خاص اس کی نگہبانی کرتے ہیں، بزرگوں کا دعویٰ یہ ہے کہ اس آیت قطب کا عامل کبھی مقروض اور تنگ دست نہیں ہوتا، اس کا رزق وسیع ہوتا ہے اور اس کی روزی میں زبردست خیر و برکت بھی ہوتی ہے، اس کو مقبولیت بھی عطا ہوتی ہے، اگر اس آیت کا عامل کسی درد والے پر دم کردے تو اس کو فوراً آرام مل جائے، کسی بھی طرح کے درد کو دفع کرنے کے لئے اگر آیت قطب کے عامل سے دم کرالے تو فوراً سکون مل جائے گا۔ لیکن اس طرح کی دولتیں حاصل کرنے کے لئے آیت قطب کی زکوٰۃ ادا کرنی ضروری ہے۔ اس کی زکوٰۃ تین دن میں ادا ہوجاتی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے اس کی شروعات کریں بشرطیکہ اس دن چاند برج عقرب میں نہ ہو۔ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں اور عصر سے پہلے غسل کرکے اچھا اور پاک صاف لباس پہن لیں، مکمل تنہائی میں عصر اور مغرب کے درمیان آیت قطب ۱۳۲ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یاد رکھیں اس کی تمام نمازیں ایک ہی جگہ پڑھنی ہوں گی، اسی جگہ جہاں بیٹھ کر عمل کرنا ہے۔ روزے بھی اسی نیت سے رکھیں کہ میں آیت زکوٰۃ ادا کر رہا ہوں اور اسی لئے روزہ رکھ رہا ہوں۔ اگر افطار کے لئے خود ہی کچھ پکائیں تو افضل ہے ورنہ ایسی عورت سے پکوائیں جو پوری طرح پاک صاف ہو، روزانہ کھانا اپنی پلیٹ وغیرہ میں اتنا اتاریں جو آپ کی خوراک سے زیادہ ہو، کھانا جو باقی بچے اس کو اپنے ہاتھوں سے کسی مستحق کو دیدیں۔ اگلے دن صبح کو سحری کھانے سے پہلے غسل کریں اور دوسرا لباس پہن لیں اور پھر روزہ اس نیت سے رکھ لیں کہ میں آیت قطب کی زکوٰۃ ادا کر رہا ہوں، شام کو پھر ایسا ہی کریں عصر اور مغرب کے درمیان آیت قطب ۱۳۲ مرتبہ پڑھیں اور افطار کے بعد نصف کھانا جو باقی ہو وہ خیرات کردیں، تیسرے دن پھر سحری سے پہلے غسل کریں، دوسرا لباس پہنیں اور حسب سابق شام تک حسب عمل کریں اور بقیہ کھانا خیرات کریں۔ انشاء اللہ تین دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، زکوٰۃ کے بعد اس آیت کو روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ زکوٰۃ کی تاثیر باقی رہے گی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل آیت قطب کا عامل بن جائے گا، ہر طرح کی بیماری میں ہر طرح کے اثرات کو دفع کرنے میں، ہر طرح کی مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیت قطب عامل کی روحانی مدد کرے گی۔ واضح رہے کہ یہ آیت جلالی ہے، اس لئے دورانِ دعوت جلالی اور جمالی دونوں پرہیز کرنے چاہئیں ورنہ رجعت کا اندیشہ رہے گا۔ آیت قطب کا نقش آیت قطب کا عامل کسی بھی مشکل اور کسی بھی بیماری یا اثر میں اگر کسی ضرورت مند کو دے گا تو انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوگا۔

آیت قطب یہ ہے: ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (پارہ ۴)

آیت قطب کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۷۶	۵۳۸۰	۵۳۸۳	۵۳۶۹
۵۳۸۲	۵۳۷۰	۵۳۷۵	۵۳۸۱
۵۳۷۱	۵۳۸۵	۵۳۷۸	۵۳۷۴
۵۳۷۹	۵۳۷۳	۵۳۷۲	۵۳۸۴

دعوت اسم باسط

اس عمل کی شروعات اس طرح کریں کہ دعوت کی نیت سے لگاتار تین روزے رکھیں اور نوچندی اتوار سے روزے رکھنے کی شروعات کریں، پہلی سحری سے پہلے تہجد کی نماز ادا کرنے کے بعد پانچ ہزار دو سو چوراسی مرتبہ ''یاباسط'' کا ورد کرے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد ۲۷ مرتبہ مندرجہ ذیل نقش سحری کھانے کے بعد لکھے۔ ان نقوش کو آٹے کی ۲۷ گولیاں بنا کر ان میں رکھ لے، پھر نمازِ فجر کے بعد ان گولیوں کو دریا میں ڈال دیں۔ آتے جاتے پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں، تین دن تک گیہوں کی روٹی دودھ سے کھائیں، اس کے بعد سحری اور افطار میں کچھ نہ کھائے نہ پئے۔ تین دن کے بعد زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد روزانہ ۲۷ مرتبہ ''یاباسط'' کا ورد رکھے اور روزانہ ایک نقش چالیس دن تک لکھتا رہے۔ چالیس دن کے بعد ان نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے۔ چالیس دن کے بعد نقش لکھنے کا عمل ترک کردے، البتہ ۲۷ بار روزانہ ''یاباسط'' پڑھتا رہے۔ اس قدر رزق ملے گا کہ سمیٹا نہیں جائے گا اور اس عمل کی برکت سے دستِ غیب کی بھی امید رہے گی۔ یعنی بغیر کسی ذریعہ کے بھی دولت ہاتھ لگے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یارفت رفتمائل بحق یاباسط

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	برائے کشائش رزق	۳۰

کشف قلب

باطنی اور روحانی قوت بڑھانے کے لئے ایک موثر ترین عمل: اس عمل کی برکت سے زبردست معرفت حاصل ہوتی ہے اور عامل ہر نظر نہ آنے والی چیز کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اس عمل کے بعد عامل شیاطین اور اجنہ کی شرارتوں سے پوری طرح محفوظ ہوجاتا ہے اور باطنی قوت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ سالہا سال کی عبادت سے وہ قوت حاصل نہیں ہوسکتی۔ عامل پر انوارالٰہی منکشف ہوجاتے ہیں اور تجلیات ربانی کا دیدار ہونے لگتا ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ یٰسین کی تلاوت نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ اس طرح کہ جب مبین پر پہنچیں تو تلاوت بند کردیں اور اپنی آنکھیں بند کرکے یہ تصور کریں کہ میں اپنے رب کا مشاہدہ کررہا ہوں اور انوار الٰہی

میری نظروں کے سامنے ہیں۔ دل ہی دل میں اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں۔ اس طرح ساتوں مبین پر مراقبے کی کیفیت رکھیں۔ اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد ترک کردیں، البتہ روزانہ ایک بارہ سورۂ یٰسین کی تلاوت سیدھے سادے طریقے سے کرتے رہیں۔ مذکورہ عمل سے پہلے اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ انشاء ایسے ایسے مشاہدات ہوں گے اور ایسی ایسی خواب میں بشارتیں ہوں گی کہ عامل کی عقل حیران ہوگی۔ دل آئینہ کی طرح پاک صاف ہوجائے گا اور روحانی قوتیں امید سے زیادہ بڑھ جائیں گی، یہ عمل اکابرین کی ایک پاکیزہ اور مقدس امانت ہے جو ہم نے اپنے قارئین کے حوالے کردی ہے۔ اس آیت کے ساتھ کہ اللہ کے بندے اس عمل سے استفادہ کریں گے اور ان تمام اکابرین کو ایصال ثواب کریں گے جنہوں نے اتنا قیمتی علمی سرمایہ اپنی بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑا ہے۔

عمل بسم اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے بعد نماز عشاء ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روزانہ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھتے رہیں، زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بسم اللہ کا نقش کسی کو بھی دیں گے تو زبردست فائدہ ہوگا اور اگر ایک مرتبہ بھی بسم اللہ پڑھ کر کسی پر دم کردیں گے تو اس کو ہر طرح کے درد سے نجات مل جائے گی۔ دم اس جگہ کرنا چاہئے جہاں درد ہورہا ہو، حیرتناک اثرات ظاہر ہوں گے۔

بسم اللہ کا حرفی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اگر مذکورہ زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ نقوش کی زکوٰۃ بھی ادا کردی جائے تو افضل ہے۔ نقوش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۱۹ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ مذکورہ زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ جب یہ زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے تو پھر عامل جس کو بھی بسم اللہ کا نقش دے گا فوراً انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

اسلام الف سے یے تک

قسط نمبر: ۲۷

حائے حطی (ح)

مختار بدری

خاتم

خاتم (بفتح التاء) مہر، انگوٹھی، اگلے زمانہ میں مہر لگانے کے لئے انگوٹھی کو استعمال کرتے تھے۔ (بکسر التاء) ختم کرنے والا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین کہا گیا ہے، کیوں کہ آپؐ آخری پیغمبر ہیں اور آپؐ کے آنے سے سلسلہ نبوت پر مہر لگ گئی ہے۔ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور نبی کی حیثیت سے نہ ہوگا بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کی حیثیت سے ہوگا وہ آپؐ ہی کے دین کی تبلیغ فرمائیں گے۔

خاتم نبوت

خاتم نبوت اس مہر کو کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ گوشت کی تھی اور اس میں یہ کلمہ درج تھا۔ اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ توجہ حیث شئت فانك منصور یا العظمة اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان ایک ذرا سا گوشت ابھرا ہوا تھا جس پر تل اور بال اُگے ہوئے تھے یا چند مہاسوں کی مجموعی ترکیب سے مستدیر شکل پیدا ہوگئی تھی۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے مہر نبوت کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، ان کے نزدیک کلمہ طیبہ اس نقرئی خاتم پر لکھا ہوا تھا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین کے خطوط پر لگانے کے لئے بنوائی تھی اور ہر وقت دست مبارک میں رہتی تھی۔ لوگوں نے غلطی سے شانوں والی مہر میں بھی کلمہ طیبہ منقوش ہونا سمجھ لیا۔ واللہ اعلم (تلمیحات)

خارق العادۃ

فوق الانسانی قوتیں اور یہ آٹھ قسموں کی ہیں۔ (۱) آیت نشانی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ○

اور اگر کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ایک ہمیشہ کا جادو ہے۔ (۲:۵۴)

(۲) معجزہ جس کا ظہور پیغمبروں سے ہوتا رہا (۳) ارہاص، بنیاد رکھنا، نبوت سے پہلے کسی نبی سے کوئی معجزہ ہو تو وہ ارہاص کہلاتا ہے (۴) علامت، کسی آنے والی چیز کے بارے میں بتانا (۵) کرامت، اولیاء کرام سے جو انہونی چیزیں ہوتی ہیں (۶) معونة، مدد یا تعاون۔ بزرگوں سے جو کرامتیں ہوتی ہیں وہ معونة کہلاتی ہیں (۷) استدراج، بہ حکم خداوندی شیاطین سے جو عجوبہ ہوتے ہیں (۸) اہانة، نفرت، شیاطین سے ہونے والی عجیب چیزیں۔

خاطر: واردات قلب، دل کی بات، صوفیاء کے نزدیک ''خاطر'' کی چار قسمیں ہیں۔ الخاطر ربانی، الخاطر الملکی، الخاطر النفسانی اور الخاطر الشیطانی۔

خالد

ہمیشہ رہنے والا، لذت بہشت کی دائمی اور عذاب جہنم کی ہمیشگی کے لئے خالدون کا لفظ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔

لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○

لیکن جو لوگ خدا سے ڈریں ان کے لئے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ مہمانی اللہ کی طرف سے ہوگی اور جو چیزیں خدا کے پاس ہیں وہ نیک بندوں کے لئے

محمد اجمل انصاری

راہِ طریقت

قسط نمبر: ۱۰

تصوف وسلوک

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

(۱) بعض اوقات کاملین سے کرامات کا صدور ہوتا ہے تاکہ عوام الناس میں ان کی قبولیت زیادہ ہو۔

(۲) بعض اوقات ولی سے کرامات کا صدور کسی کوتاہی کی بنا پر ہوتا ہے تاکہ سرزنش ہو، جو اولیاء چھپے ہوتے ہیں وہ کرامات کو اس طرح چھپاتے ہیں جس طرح عوام الناس اپنے عیوب کو چھپاتے ہیں۔

(۳) بعض اوقات کرامات ناقصین سے بھی ظاہر ہوتی ہیں، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہر ولی کو قرب الٰہی کے مدراج طے کرنے کے لئے چار قدم اٹھانے پڑتے ہیں، ہر قدم کو سیر کہتے ہیں۔

پہلا قدم: سیر الی اللہ یا عروج بھی کہلاتا ہے، اس مقام میں ولی عالم خلق یا عالم اسباب سے عالم امر کی طرف جاتا ہے۔

دوسرا قدم: سیر فی اللہ یا فنا بھی کہلاتا ہے، اس مقام میں ولی کو ذات باری تعالیٰ اور اس کی صفات میں سیر نصیب ہوتی ہے۔

تیسرا قدم: سیر من اللہ یا نزول بھی کہلاتا ہے، اس مقام میں سالک عالم امر سے عالم اسباب کی طرف واپس ہوتا ہے۔

چوتھا قدم: سیر فی الاشیاء یا بقاء کہلاتا ہے، اس میں سالک کے قرب کی تکمیل ہوتی ہے، وہ عالم اسباب میں زندگی گزارتا ہے، اس کا ظاہر مخلوق کے ساتھ اور باطن اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

ایک بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ جس سالک کا عروج جتنا کامل ہوگا اس کا نزول بھی اتنا ہی کامل ہوگا اور جب نزول کامل ہوگا تو ظاہری زندگی اسباب کے ماتحت ہوگی، حتیٰ کہ ظاہری نظر سے عام آدمی اور اس ولی میں فرق کرنا مشکل ہوگا اس لئے کاملین حضرات عام لوگوں میں زندگی گزارتے ہیں، مگر لوگ انہیں پہچان ہی نہیں سکتے۔ انبیاء علیہم السلام کا نزول چونکہ کامل ترین ہوتا ہے، اسی لئے ان کی ظاہری زندگی بالکل عام سی نظر آتی ہے، لوگ ان کو دیکھ کر کہتے ہیں۔

مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ.
(الفرقان: آیت ۷)

یہ کیسے رسولؐ ہیں کہ کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے ہیں۔

سید الانبیاءؐ کی ظاہری زندگی اتنی سادہ تھی کہ بعض اوقات لوگوں کو پہچاننا مشکل ہوتا تھا بلکہ کفار تو یہاں تک کہتے تھے اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا. (الفرقان: آیت ۱۶)

ہجرت کے وقت مدینہ طیبہ کے لوگ بھی نبی علیہ السلام کو نہ پہچان سکے اور سیدنا صدیق اکبرؓ سے مصافحہ کرنے لگے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک اعرابی آیا تو نبی علیہ السلام صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیٹھے تھے وہ پہچان نہ سکا حتیٰ کہ پوچھنا پڑا کہ تم میں سے اللہ کا نبیؐ کون ہے۔ کاملین چونکہ ظاہری طور پر اسباب میں زندگی گزارتے ہیں، لہٰذا ''انا عند ظن عبدی بی'' (میں بندے کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے) کے اصول کے تحت ان کے ساتھ اسباب کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ پس ان سے کرامات کم صادر ہوتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت اللہ تعالیٰ کی چنی ہوئی جماعت تھی مگر چونکہ سب کا عروج بھی کامل تھا، نزول بھی کامل تھا، لہٰذا ان سے کرامات اتنی کم صادر ہوئی ہیں کہ اولیاء امت کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہیں، یہ ان کے نقص کی دلیل نہیں بلکہ کمال کی دلیل ہے۔

دوسری بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ جس سالک کا عروج جتنا ناقص ہوگا اس کا نزول بھی اتنا ناقص ہوگا، جب نزول ناقص ہوگا تو کئی مرتبہ عالم اسباب سے اوپر ہی معاملہ ان کا رہے گا، جب سالک عالم امر میں ہوگا تو اس کی نظر مافوق الاسباب یعنی اسباب سے اوپر ہی رہے گی، چنانچہ ''انا عند ظن عبدی بی'' (میں بندے کے ساتھ اس کے

گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں) کے اصول کے تحت اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جو اسباب کے خلاف ہوں انہیں کرامات کہتے ہیں، یہ نقص کی دلیل ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں تاکہ بات کی وضاحت ہوسکے۔

مثال نمبر۱: حضرت حسن بصریؒ امت کے کامل اولیاء میں سے ہیں، علم ظاہری وعلم باطنی کے حامل اور اپنے ہم عصروں سے بازی لے جانے والوں میں سے ہیں۔ انہیں سیدنا علیؓ سے خلافت نصیب ہوئی، اٹھارہ بدری صحابہؓ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا عروج کامل تھا، نزول بھی کامل تھا، لہٰذا ان کی ظاہری زندگی اسباب کے تحت تھی۔

حضرت حبیب عجمیؒ حضرت حسن بصریؒ کے مرید ہیں، ظاہری علم نہ تھا اور عروج ونزول بھی کامل نہ تھا، ان دونوں حضرات کے واقعات غور طلب ہیں۔

☆ایک مرتبہ حضرت حسن بصریؒ کو پولیس تلاش کررہی تھی تاکہ انہیں سرکاری عہدہ پیش کیا جاسکے جسے وہ قبول نہ کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ حضرت حسن بصریؒ بھاگتے بھاگتے حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں آکر چھپ گئے اور کہا کہ حبیبی! کسی کو نہ بتانا کہ میں یہاں چھپا ہوا ہوں، اتنے میں پولیس والے آگئے، انہوں نے حبیب عجمیؒ سے پوچھا کہ حسن بصریؒ کو دیکھا ہے؟ فرمایا، ہاں اس حجرے میں چھپے ہوئے ہیں، ان کی باتیں حضرت حسن بصریؒ سن رہے تھے ان کے تو پاؤں کے نیچے کی زمین نکل گئی۔ پولیس والے حجرے میں داخل ہوئے مگر حسن بصریؒ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی نگاہوں سے اوجھل کردیا، جب اِدھر اُدھر دیکھ کر پولیس والے چلے گئے تو حضرت حسن بصریؒ باہر نکلے اور فرمایا حبیب عجمی! پولیس والوں کو کیوں بتادیا تھا کہ میں اندر ہوں۔ عرض کیا حضرت! وہ آپ کو کونسا دیکھ سکے۔ اب ظاہر میں حبیب عجمیؒ کا مرتبہ بلند نظر آتا ہے، درحقیقت حسن بصریؒ کی سوچ ماتحت الاسباب تھی اور حبیب عجمیؒ کی سوچ مافوق الاسباب تھی۔

☆ایک مرتبہ حضرت حسن بصریؒ گلی میں جارہے تھے۔ ایک جگہ حبیب عجمیؒ کی پوستین (جیکٹ) پڑی ہوئی دیکھی، حیران ہوئے کہ حبیب عجمیؒ پوستین یہاں چھوڑ کر کہاں چلے گئے، چنانچہ انتظار میں کھڑے ہوگئے، تھوڑی دیر بعد حبیب عجمیؒ واپس آگئے، حسن بصریؒ نے پوچھا، حبیب عجمی! یہ پوستین کس کے حوالے کرگئے تھے۔ عرض کیا، حضرت اس کے حوالے کرگیا تھا جس نے آپ کو یہاں حفاظت پر کھڑا کئے رکھا۔ اس واقعہ سے بھی ثابت ہوا کہ حبیب عجمیؒ کی سوچ مافوق الاسباب تھی جب کہ حضرت حسن بصریؒ کی سوچ ماتحت الاسباب تھی۔

☆ایک مرتبہ حبیب عجمیؒ دریا سے پار جانا چاہتے تھے، جب کنارے پر پہنچے تو دیکھا کہ حسن بصری بیٹھے ہیں۔ پوچھا حضرت! کیسے بیٹھے ہیں؟ فرمایا، کشتی کے انتظار میں ہوں وہ آئے گی تو دریا پار کروں گا۔ دونوں حضرات باتیں کرنے لگے کافی دیر باتیں کرنے کے بعد حضرت حبیب عجمیؒ عرض کرنے لگے اچھا حضرت! اجازت دیں میں جاتا ہوں، یہ کہا اور پانی پر چلتے ہوئے دریا پار کرگئے جب کہ حضرت حسن بصریؒ انتظار میں بیٹھے رہے، کشتی آنے پر دریا پار کیا۔

اب تینوں واقعات سے ظاہراً یوں نظر آتا ہے کہ حبیب عجمیؒ بلند مرتبہ کامل بزرگ تھے جب کہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ حسن بصریؒ پیر تھے، حبیب عجمیؒ مرید تھے۔ حسن بصریؒ کامل تھے، حبیب عجمیؒ ناقص تھے۔ حسن بصریؒ کی زندگی ماتحت الاسباب تھی، حبیب عجمیؒ کی زندگی مافوق الاسباب تھی۔ حسن بصریؒ کی زندگی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے زیادہ قرب اور مشابہت نصیب تھی، جب کہ حبیب عجمیؒ کی زندگی کو کمال مشابہت نصیب نہ تھی۔ پس ثابت ہوا کہ خلاف عادت واقعات (کرامات) کا صادر ہونا کمال کی دلیل نہیں ہوگی۔

مثال نمبر۲: ایک بزرگ کا بیٹا فوت ہوا۔ انہیں پرواہی نہ ہوئی، کہنے لگے "جس کی امانت تھی اس نے واپس لے لی" دوسری طرف نبی علیہ السلام کے بیٹے فوت ہوئے تو نبی علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور فرمارہے ہیں۔ "**القلب یحزن والعین تدمع وانا بفراقك یا ابراھیم لمحزونون**" (دل غمگین ہے، آنکھ رورہی ہے اور اے ابراہیم! تیرے فراق میں ہم بہت غمگین ہیں) سیدالانبیاء کی ظاہری زندگی چونکہ ماتحت الاسباب تھی، لہٰذا آپ گریہ فرمارہے تھے، جب کہ اس ولی کا معاملہ ابھی راہ کے راہی والا تھا لہٰذا ان پر بیٹے کی جدائی کا صدمہ نہ تھا۔

مثال نمبر۳: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔ "وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ" (سورۂ یونس: آیت ۲۵)

اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی والے گھر کی طرف بلاتا ہے۔

فرمان الٰہی کی بنا پر نبی علیہ السلام نے امت کو تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ

سے جنت مانگا کریں اور جہنم سے پناہ مانگا کریں۔ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّار" (اے اللہ! ہم آپ سے جنت چاہتے ہیں، جہنم سے پناہ مانگتے ہیں)

فرمان الٰہی اور فرمان نبویؐ تو یہ ہے جب کہ رابعہ بصریؒ ایک ہاتھ میں آگ لے کر اور دوسرے ہاتھ میں پانی لے کر نکلیں کہ میں جنت کو جلاتی ہوں، جہنم کو بجھاتی ہوں تا کہ لوگ خالص اللہ کے لئے عبادت کریں تا کہ انہیں جنت کی طمع اور جہنم کا خوف نہ ہو۔ ایک طرف فرمان نبویؐ ہے، دوسری طرف رابعہ بصریہ" کا عمل۔ اسی لئے حضرت مجددالف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ رابعہ بصریہؒ کا نزول پورا نہ ہوا تھا، لہٰذا سوچ مافوق الاسباب تھی۔ رابعہؒ بیچاری اگر راز سے واقف ہوتی تو ایک ہاتھ میں پانی اور دوسرے میں آگ لے کر نہ نکلتی۔

ان تین مثالوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بعض اولیاء جن کا نزول کامل نہیں ہوتا ان سے خلاف عادت واقعات بکثرت ظاہر ہوتے ہیں۔ اس پوری تفصیل کا نتیجہ یہ نکلا کہ کرامات کبھی تو کاملین کو عوام الناس میں قبولیت دینے کے لئے ظاہر کی جاتی ہیں، کبھی عقوبت اور سزا کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں اور کبھی ناقص نزول والوں سے ظاہر ہوتی ہیں، چونکہ فرق کرنا مشکل ہے اس لئے اصول یہ بنا دیا گیا کہ کسی ولی کی کرامات اس کی فضیلت کی دلیل نہیں ہیں۔

(۱۶) مسئلہ: استقامت کرامت پر فائق ہے۔

فائدہ: ہر حال میں ہر کام شریعت وسنت کے مطابق کرنا، استقامت کہلاتا ہے۔ استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں کئی سال رہا۔ ایک دن عرض کرنے لگا کہ حضرت! اجازت دیں تو میں کسی اور شیخ کی خدمت میں جا کر رہوں، فرمایا وہ کیوں؟ کہنے لگا کہ میں تو کئی سال آپ کی خدمت میں رہا، مگر میں نے ایک بھی کرامت نہ دیکھی۔ حضرت نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اتنے سالوں میں ایک عمل بھی سنت کے خلاف دیکھا ہے۔ اس نے کہا "نہیں" فرمایا کہ اس سے بڑی اور کرامت کونسی ہوسکتی ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کو ایک باکرامت بزرگ کا پتہ چلا۔ آپ ملنے کے لئے تشریف لے گئے، ابھی دور ہی تھے کہ دیکھا اس بزرگ کو تھوکنے کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ اسی وقت بغیر سلام کئے واپس تشریف لائے اور کہا کہ جو شخص ایک مستحب کی پابندی نہیں کرسکتا وہ اتنا بڑا ولی کیسے بن سکتا ہے، چنانچہ ولی کی پہچان یہی ہے کہ ہر حال میں اس کا ہر کام شریعت وسنت کے مطابق ہو۔

(۱۷) مسئلہ: اولیاء اللہ کی قبور کو عام دستور سے اونچا بنانا اور ان پر چھت ڈالنا منع ہے۔

فائدہ: صحیح حدیث کے مطابق بناء علی القبور جائز نہیں، لہٰذا قبر پر چھت ڈالنا اور عام دستور سے اونچا بنانا منع کیا گیا ہے۔

(۱۸) مسئلہ: بعض اولیاء سے مرنے کے بعد بھی تصرفات وخوارق ظاہر ہوتے ہیں۔

فائدہ: اہل اللہ جب اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کا منبع منقطع نہیں ہوتا بلکہ روحانی سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہتا ہے، بعض کاملین سے وفات کے بعد تصرفات وخوارق کا ظاہر ہوجانا بعید نہیں ہے۔

(۱۹) مسئلہ: اگر خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا اور کسی خلاف شرع کام کے بارے میں ان کی مرضی معلوم ہوئی تو اس خواب کا اعتبار نہیں۔

فائدہ: نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ شیطان میری صورت کو اختیار نہیں کرسکتا۔ اس کی تفصیل کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے تاہم شیطان وہ صورت اختیار نہیں کرسکتا، جس صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آرام فرما ہیں۔ ممکن ہے شیطان خواب میں صورت تو کوئی اور دکھائے مگر دل میں القاء کرے کہ میں نبی علیہ السلام کی زیارت کررہا ہوں تو کون تصدیق کرے گا کہ واقعی اسی صورت مبارکہ کی زیارت ہوئی یا کسی غیر صورت کی، لہٰذا ہمارے لئے حق وباطل میں فرق کرنے کا معیار شریعت وسنت ہے۔ اگر خواب میں کوئی ولی اللہ نظر آئے اور خلاف شریعت کام کا حکم دے تو اس کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ بعض لوگ خواب میں اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی کو دیکھ لیتے ہیں اور ان سے خلاف شرع کوئی بات کا حکم پاتے ہیں تو خلاف شرع کام کرنا شروع کردیتے ہیں۔ "استغفر اللہ" یہ سراسر جہالت ہے کہ دین متین کو خوابوں سے بھی کم اہمیت دی جائے۔

(۲۰) مسئلہ: جن افعال کا ظاہری قوتوں سے کرنا منع ہے ان کا باطنی قوتوں سے کرنا بھی منع ہے۔

فائدہ: جس کام کو شریعت میں کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

اس کا ظاہری یا باطنی قوتوں کرنا ممنوع ہے، مثلاً ایک آدمی کسی پر اپنی باطنی توجہ ڈال کر اسے اپنا تابع بنالے اور پھر اس سے خلاف شرع کام کروائے تو یہ ممنوع ہے یا کسی سے دشمنی ہو اور اس پر باطنی تصرف کر کے اسے پاگل بنادے تو یہ منع ہے۔

(۲۱) **مسئلہ:** ولی سے اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہوجانا، اس کی ولایت اور کرامت میں نقص نہیں ڈالتا بشرطیکہ اصرار نہ ہو۔

فائدہ: اتفاقاً کوئی غلطی ہوجانا بشریت کا تقاضا ہے، تاہم کاملین ایسی غلطیوں پر اتنی سچی توبہ کرتے ہیں کہ عام لوگوں کو نیکیوں پر وہ اجر نہیں ملتا جو انہیں اس توبہ پر ملتا ہے۔ اہل اللہ سے غلطی ہوجانا ممکن ہے، مگر غلطی پر اصرار نہیں ہوسکتا، کیوں کہ یہ فاسقوں کی نشانی ہے۔

(۲۲) **مسئلہ:** ولی کا بے عمل بیٹا پیر نہیں بن سکتا۔

فائدہ: جس طرح ڈاکٹر کا بیٹا اس وقت تک ڈاکٹر نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ ڈاکٹری کا علم نہ پڑھے۔ اسی طرح ولی کا بیٹا ولی نہیں بن سکتا، جب تک کہ وہ تقویٰ وطہارت کی زندگی گزار کر ولایت کے مقامات نہ حاصل کرے۔ جہلاء میں ولایت کا مدار کلاہ اور شجرہ پر ہوتا ہے، چنانچہ بدعمل فاسق وفاجر لوگ اپنے باپ دادا کی وجہ سے لاکھوں انسانوں کے روحانی پیشوا بنے پھرتے ہیں، حالانکہ وہ تو روحانیت کی ''ر'' سے بھی واقف نہیں ہوتے اور یہ لوگ ''فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ'' (مریم: آیت ۵۹)

(پھر ان کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور (نفسانی ناجائز) خواہشات کی پیروی کی) کا مصداق ہوتے ہیں، ان کا کام تو سالانہ عرس پر چراغاں کروانا یا میلہ ٹھیلہ لگا کر تبرک تقسیم کرنا ہوتا ہے، نہ خود شریعت پر چلتے ہیں نہ دوسروں کو کہنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے، یہ سراسر گمراہی ہے۔ بقول شخصے

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

(۲۳) **مسئلہ:** طریقت میں کوئی نئی بات (بدعت) کا پیدا کرنا دین کی بدعت سے کم نہیں۔

فائدہ: طریقت کی بدعت شریعت کی بدعت ہی کی مانند ہے، اس بات کو دل میں بٹھالیا جائے تو جاہل پیروں کی بدعات سے بچنا آسان ہوجائے گا۔

(۲۴) **مسئلہ:** مقربین کو عبادت کا ثواب ابرار سے زیادہ ملتا ہے۔

فائدہ: حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اگر میرے صحابہ میں سے کوئی ایک مد جو اللہ کے راستے میں صدقہ کردے تو اسے اتنا اجر ملے گا کہ بعد میں آنے والے اگر احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کردیں تو وہ اجر نہ پاسکیں۔ ولی قرب کی جتنی منزلیں طے کرتا چلا جائے گا اس کو عبادت کا ثواب زیادہ ملے گا، اسی لئے کہا گیا۔ ''حسنات الابرار سیئات المقربین'' (ابرار کی نیکیاں مقربین کے تو گناہ ہوتے ہیں)

قسط نمبر: ۳۰

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مریم حضرت عمران کی بیٹی تھیں اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھیں، ان کی والدہ بھی ایک نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ ایک دن انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ وہ انہیں ایک صالح فرزند عطا کرے اور انہوں نے یہ وعدہ کیا کہ اگر ان کے فرزند پیدا ہوگیا تو وہ اس کو بیت المقدس کے لئے وقف کردیں گی، ان کی دعا قبول ہوئی لیکن اللہ نے انہیں فرزند نہیں بلکہ مریم جیسی بیٹی عطا کی۔ حضرت مریم کی والدہ انہیں بیت المقدس لے گئیں اور وہاں جاکر انہوں نے یہ دعا مانگی کہ ان کا رب مریم پر خصوصی عنایات کرے اور مریم کو شیطانی چالوں سے اور حربوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ نے ان کی یہ دعا بھی قبول کی اور انہیں اس دنیا میں اعلیٰ ترین مقام عطا کیا۔ انبیاء کی طرح ان کے نام کی شہرت سارے عالم میں آج بھی ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔

شروع ہی میں حضرت مریم کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جب انہیں بیت المقدس لایا گیا تو وہاں کے منتظمین میں جھگڑا شروع ہوگیا ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ حضرت مریم کی پرورش وہ کرے۔ بالآخر قرعہ اندازی کرنے کی نوبت آگئی، جب قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام آیا، چنانچہ حضرت مریم کی پرورش کی ذمہ داری انہوں نے سنبھالی، جب حضرت مریم سن بلوغ کو پہنچیں تو حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کے لئے بیت المقدس کا ایک کمرہ مخصوص کردیا، وہ اس کمرے میں دن اور رات اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتی تھیں۔ حضرت مریم تقدس اور تقوے کے اعتبار سے بہت بڑا مقام رکھتی تھیں اور اللہ نے بے پناہ مقبولیت کی دولتوں سے سرفراز کیا تھا، ان کی عزت وعصمت کے سبھی قائل تھے اور ان کی پاکیزگی اور پاک دامنی کے چرچے پورے علاقے میں تھے۔ ایک دن حضرت مریم جب اپنے اللہ کے ذکر میں مصروف تھیں اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک نوجوان کی شکل میں ان کے روبرو پہنچے۔ حضرت مریم انہیں دیکھ کر سٹپٹا گئیں، ان کے جسم میں لرزہ پیدا ہوگیا، ان کو خوف زدہ دیکھ کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ڈرو مت میں انسان نہیں فرشتہ ہوں اور تمہیں یہ بشارت دینے آیا ہوں کہ رب العالمین تمہیں ایک فرزند عطا کرے گا وہ دنیا اور آخرت میں محترم ہوگا اور یہ واحد بچہ ہوگا جو گہوارے میں باتیں کرے گا۔

حضرت مریم نے کہا۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے! جب کہ آج تک کسی مرد نے مجھے چھوا نہیں ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یہ بات اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں، وہ بچہ بغیر باپ کے پیدا کرسکتا ہے۔ اس نے حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے اور حضرت حوا کو بغیر ماں کے پیدا کرکے دکھایا ہے۔ اللہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کام ہوکر رہتا ہے، کیوں کہ وہ اپنے کسی بھی کارنامے میں کسی بھی سبب کا محتاج نہیں ہے، اس کا حکم ہوتے ہی کوئی بھی چیز عالم وجود میں آجاتی ہے۔

اور اسی وقت حضرت مریم نے یہ محسوس کیا کہ وہ حاملہ ہیں۔ وہ سراسیمہ ہوگئیں وہ حیرت میں تھیں کہ کسی مرد کا سایہ بھی ان کے جسم پر نہیں پڑا اور ان کے حمل قرار پاگیا، اس کے بعد وہ سوچ سوچ کر نڈھال ہوتی رہیں، اس وقت وہ بہت کم عمری میں دنیا کی عورتوں کی سردار مانی جاتی تھیں اور ان کے تقدس کے چرچے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے، انہیں ڈر تھا کہ لوگ ان کی پاک دامنی پر شبہ کریں گے اور دنیا والوں کی انگلیاں ان کی طرف اٹھنے لگیں گی، انہیں اس بات کا یقین تھا کہ جب یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا ہے تو اللہ ہی ان کی مدد کرے گا اور لوگوں کے طعنہ زنی سے ان کی حفاظت کرے گا، لیکن وہ یہودیوں کی تبرہ بازی سے ڈرتی تھیں وہ جانتی تھیں کہ یہودی زبان دراز ہیں، وہ ان کے طعنوں کا سامنا کچھ کرپائیں گی، وہ اس فکر میں گھلتی رہتی تھیں کہ اپنی پاک دامنی کو ثابت کرنے کے لئے وہ ایسا کونسا ثبوت پیش کریں کہ جس سے ارباب طعنہ خاموش ہوجائیں۔

اس سلسلے میں بے شمار روایات تاریخ کی کتابوں میں مروی ہیں کہ حمل کس طرح قرار پایا، اکثر راویوں کا بیان یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم پر کچھ پڑھ کر پھونکا تھا اور اسی وقت حضرت مریم حاملہ ہوگئی تھیں۔ روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ اس حمل کی مدت نو مہینے نہیں تھی بلکہ ۹ دن تھی اور بعض روایات کے مطابق صرف ۹ گھنٹے تھی۔

بہر حال جب دردزہ شروع ہوا اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب آیا تو حضرت مریم کھجور کے ایک خشک درخت کے پاس پہنچیں، انہوں نے اس وقت بچے کی پیدائش کی تکلیف کو خود برداشت کیا اور ازراہ شرم کسی دایا وغیرہ سے رابطہ نہیں کیا، شدید ترین تکلیف کے بعد ان کے بچہ پیدا ہوا، بچے کو دیکھ کر انہوں نے نمناک آنکھوں کے ساتھ یہ کلمہ زبان سے ادا کیا۔ کاش یہ دن دیکھنے سے پہلے میں مرگئی ہوتی اور میں ان لوگوں میں شامل ہوجاتی جنہیں کوئی نہیں جانتا۔

اس وقت حضرت مریم کے کانوں میں ایک آواز آئی، جو ندائے غیبی تھی، کوئی کہہ رہا تھا۔

اے مریم! تم غمگین مت ہو۔ اللہ نے تمہارے قدموں کے نیچے ایک چشمہ جاری کردیا ہے، اس کا پانی استعمال کرو اور کھجور کے اس درخت کو ہلاؤ، اس سے کھجوریں گریں گی وہ کھاؤ، اللہ تمہیں روحانی سکون عطا کرے گا اور تمہاری عزت پر آنچ نہیں آنے دے گا۔

اگرچہ اس آواز کو سن کر حضرت مریم کو خاصی تسلی ہوئی، لیکن پھر بھی وہ لوگوں کے طعنے تشنیع کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان رہتی تھی۔ ندائے غیبی نے انہیں یہ بھی سمجھایا کہ جب لوگ تم سے سوالات کریں تو تم ان سے یہ کہہ دینا کہ میں رضاء خداوندی کے لئے روزے سے ہوں اس لئے کسی سے بات چیت نہیں کرسکتی۔

حضرت مریم نے اپنے بیٹے کو سینے سے لگایا اور بیت المقدس میں داخل ہوگئیں، لیکن ابھی حضرت مریم بیت المقدس کے دروازے ہی تک پہنچی تھیں کہ یہودیوں نے انہیں گھیر لیا اور بُرے بُرے کلمات سے انہیں مخاطب کرنے لگے اور طرح طرح کی تہمتیں لگا کر انہیں پریشان کرنے لگے، کچھ بدزبان قسم کے یہودیوں نے حضرت مریم کا راستہ روک کر کہا۔

مریم! تو نے یہ کیا گل کھلایا ہے۔ تیری ماں تو بے کردار نہیں تھی وہ تو بُرے مردوں کی طرف رغبت کرنے والی نہیں تھی، تیرا تو باپ بھی برے کاموں سے دور رہتا تھا پھر تو نے ماں باپ کے طور طریقے چھوڑ کر بغیر شوہر کے بچہ کیسے پیدا کرلیا؟ کیا تو نے اپنی حیا کا قتل کردیا تھا؟ کیا تجھے اپنے خاندان اور اپنے ماں باپ کی عزت کی پرواہ نہیں ہے!

حضرت مریم سے ان بے تکی باتوں کا کوئی جواب نہیں بن پڑا، انہوں نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں کچھ نہیں جانتی تم لوگوں کو جو کچھ پوچھنا ہو اس بچے سے پوچھو۔

لوگ مریم کا مذاق اڑانے لگے، انہوں نے کہا ہمارا بے وقوف بنا رہی ہو، یہ بچہ کیا بولے گا اور ہماری باتوں کا کیا جواب دے گا یہ تو ابھی گہوارے میں پڑے رہنے کے قابل ہے۔ اسی وقت بچہ اللہ کی قدرت کاملہ کی وجہ سے بولنے لگا اور اس نے کہنا شروع کیا۔

میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھ پر عنایت کی ہے اور مجھے اپنا رسول بنا کر دنیا میں بھیجا ہے، میں بابرکت اور مبارک ہوں اور میں جب تک زندہ رہوں گا اس کی عبادت کرتا رہوں گا اور اس کو یاد کرنے کے لئے نماز پڑھتا رہوں گا اور میں اللہ کی خوشنودی کے لئے زکوٰۃ کی پابندی بھی رکھوں گا، مجھے میرے رب نے اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ اپنی برتری کے ساتھ ساتھ حضرت مریم کی پاکیزگی کو بھی ثابت کردیا، بچہ کا بولنا ایک تاریخی معجزہ تھا۔ اس معجزے نے سب کی ہوا اُکھاڑ دی۔ حضرت مریم کے بارے میں بدگمانیاں پھیل گئیں تھیں وہ تقریباً ختم ہوگئیں، لیکن یہودی لوگ اپنی شرارتوں اور خباثتوں سے باز نہیں آئے، لیکن اس معجزے کے بعد عام لوگوں کو اطمینان ہوگیا اور انہیں یہ یقین ہوگیا کہ یہ بچہ ایک عظیم انسان ہے جو اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے اور مریم بے قصور ہے، وہ پاک دامن ہے، بے گناہ ہے، یہ بچہ اللہ کی قدرتوں کا ظہور ہے۔

اس بات کی خبر جب اس زمانہ کے نجومیوں کو ہوئی تو دور دراز سے نجومی لوگ اس بچے کی زیارت کرنے کے لئے بیت المقدس پہنچے اور حضرت مریم اور اس بچے کو قیمتی تحفوں سے بھی سرفراز کیا۔ ان ہی دنوں یہودیوں کے بادشاہ ہیرودس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر پہنچی۔

یہ خبر سن کر وہ ڈر گیا۔ اسے یہ اندیشہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اس کی سلطنت اور حکومت کے لئے ضرر رساں نہ ثابت ہو۔ اس لئے اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی منصوبہ بندی شروع کردی، شدہ شدہ بادشاہ کی اس ناپاک منصوبہ سے حضرت مریم بھی آگاہ

ہوگئیں، چنانچہ ازراہ مصلحت وہ مصر منتقل ہوگئی اور پھر ایک طویل عرصہ تک وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پرورش مصر ہی میں کرتی رہیں، یہاں تک حضرت عیسیٰ تیس برس کے ہوگئے، کچھ سالوں کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت کی دولت عطا ہوئی اور رب العالمین کی طرف سے ان پر انجیل کا نزول ہوا۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس واپس ہوئے اور یہاں آکر انہوں نے یہودیوں کو دین حق کی طرف بلایا، وہ لگاتار تین سال تک وعظ ونصیحت کرتے رہے اور یہودیوں کو دین حق کی دعوت دیتے رہے، انہوں نے اس دوران رب العالمین کے حکم دینے پر بڑے بڑے معجزے بھی یہودیوں کو دکھائے، مردوں کو زندہ کرنا، نابیناؤں کو بینائی سے نوازنا، کوڑھیوں کو شفا دینا وغیرہ جیسے معجزے یہودیوں کو وہ دکھاتے رہے، ان معجزوں کا مشاہدہ کرکے، کچھ یہودی ان کے ہاتھوں پر ایمان لے آئے اور انہوں نے دین حق کو قبول کرلیا، لیکن یہودیوں کی اکثریت آپ کی مخالف ہی رہی بلکہ کچھ یہودی تو آپ کو قتل کرنے کے درپے ہی رہے۔ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے ان میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ۱۲ افراد کا انتخاب کیا اور ان کو اپنا ہم مجلس قرار دیا، یہی بارہ افراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری کہلائے، یہ لوگ ہر وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے، ہر طرح ان کی خدمت کرتے تھے اور ان کے پند ونصیحت سے مستفیض ہوا کرتے تھے۔

دنیٰ پرست علماءِ یہودی کا گمان یہ تھا کہ اگر دعوت وتبلیغ کا یہ سلسلہ برقرار رہا تو اس چراغ کے سامنے ان کی لالٹین بجھ جائے گی، ان کی بالا دستی ختم ہوجائے گی اور پھر آہستہ آہستہ یہ علماءِ یہود تہی دست اور تنگ دامن ہوجائیں گے۔ خدا کا یہ پیغمبر اپنا اثر ورسوخ قائم کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوجائے گا اور ان کی حیثیت یکسر ختم ہوجائے گی اور ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے لوگ ان کی دنیا ہی اُجاڑ کر رکھ دیں، کیوں کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معتقدین میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا تھا اور ان کی قدر ومنزلت روز بروز بڑھ رہی تھی، چنانچہ انہوں نے آپسی مشورے سے یہ طے کیا کہ خدا کے روشن کردہ اس چراغ کو بجھا دیں اور پھر دنیا کے مزے عیش وآرام اور کسی خطرے کے بغیر لوٹیں۔ اس طے شدہ پالیسی کے بعد انہوں نے باقاعدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ایک محاذ قائم کرلیا اور اعلانیہ ان کی توہین وتکذیب کرنے لگے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کو جادو اور شعبدہ ثابت کرنے کی کوشش کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر طرح طرح کے الزامات کی بوچھار شروع کی۔ حضرت عیسیٰ اپنے مخالفین کے سامنے ایک آہنی دیوار کی طرح جمے رہے اور دین حق کو نشر کرنے میں تن من دھن سے مصروف رہے، انہوں نے اپنی نصرت اور مدد کے لئے اپنے خدا کو کافی سمجھا، انہوں نے انسانوں کو اپنی حمایت کے لئے کوئی آواز نہیں لگائی، وہ دشمنوں کی طعنہ وتشنیع سے بالکل ہراساں نہیں تھے بلکہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ جہاں جہاں ان کی مخالفت کے لئے لوگ جمع ہوتے تھے وہاں تشریف لے جاتے اور لوگوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرتے تھے، انہیں اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ بدخواہ لوگ ان کو ہلاک بھی کرسکتے ہیں۔ مخالفتوں کا طوفان جاری رہا، بدتمیزیوں کی پرزور آندھیاں چلتی رہیں، لیکن چراغ حق اس حالت میں بھی اللہ کے بندوں کو اُجالے فراہم کرتا رہا، وہ کئی بار ٹمٹمایا، لیکن بجھنے کی نوبت نہیں آئی اور انہیں برے حالات میں بھی ہزاروں لوگ ناصر وحامی بن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صف میں شامل ہوگئے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر یہودیوں کے دلوں میں نفرت اور انتقام کی آگ دہکتی رہی، لیکن خدا کے نور کو بجھانے میں وہ کامیاب نہ ہوسکے، آہستہ آہستہ خدا کا نور فلسطین کے تمام علاقوں میں پھیلتا رہا اور لوگ دین حق کی حقیقت سمجھتے ہوئے حلقہ بگوش ایمان ہوتے رہے۔

تمام انبیاء کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ دین حق کی تبلیغ کے دوران تمام مصائب اور تمام مشکلات کا مقابلہ کرتے رہے اور صبر وضبط کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیتے رہے، ہر دور میں مخالفین اور بدخواہوں نے انبیاء کو ستانے اور اذیت دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی، لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حالات کتنے بھی پیچیدہ اور صبر آزما ہوگئے ہوں انبیاء علیہم السلام نے اپنا فریضہ ادا کرنے میں کسی طرح کوئی کوتاہی نہیں برتی، رکاوٹیں ڈالنے والے اپنا کام کرتے رہے اور انبیاء اپنا راستہ تہہ کرتے رہے، انہوں نے کبھی کسی رکاوٹ کی پرواہ نہیں کی، انہوں نے ہر مصیبت کو سہا اور مشکل کا مقابلہ کیا اور ظلم کو برداشت کیا، لیکن وہ ہر حالت میں ہر صورت میں دین حق کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ ظلم وستم خود تھک گئے، مصائب کو بالآخر خود ہی شرمندگی اٹھانی پڑی اور بدخواہوں اور برا چاہنے والوں کا انجام عبرتناک ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک پیغمبر تھے، ان میں بھی وہ صفات تھیں جو تمام انبیاء کا طرہ امتیاز رہی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دین حق کی تبلیغ کے دوران بے شمار تکالیف برداشت کیں، لیکن ان کے پائے استقامت میں جنبش تک نہیں آئی، تبلیغ حق کے دوران بے شمار مخالفین نے انہیں ستایا، انہیں اذیت دی اور انہیں اس نیک کام سے روکنے کے لئے طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کیں اور سازشوں کے ان گنت جال بچھائے، لیکن بقول شخصے "پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا" کے مصداق حق وصداقت کی شمع بدستور روشن رہی اور اس کے اُجالے آہستہ آہستہ سرزمین فلسطین پر پھیلتے رہے۔

انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ جس حقیقت کو تسلیم کر لیتا ہے اس کے لئے بھی دلائل کی کھوج میں لگا رہتا ہے تاکہ اس کا یقین عین الیقین اور حق الیقین تک پہنچ سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے افراد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ اگرچہ ہم اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ اللہ کے نیک بندے ہیں اور اللہ ہم سب کا حقیقی معبود ہے ہم اس پر اور اس کی قدرت پر ایمان لا چکے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو اپنا پیغمبر بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے، لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایسا کوئی معجزہ دکھائیں جس کو دیکھ کر ہمارے یقین میں زبردست اضافہ ہو جائے اور کسی بھی طرح کے شک اور تردد کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا۔ تم کیا چاہتے ہو؟

حواریوں نے کہا۔ اے پیغمبر! کیا آپ کا خدا یہ قدرت نہیں رکھتا کہ وہ ہمارے لئے آسمان سے کوئی خوان روانہ کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ ایمان لانے کے بعد تم اس طرح کے مطالبات سے پرہیز کرو۔

حواریوں نے کہا۔ حضرت ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آسمانی غذائیں کھا کر ہماری روحانیت میں اضافہ ہو اور ہماری روحوں کو طمانیت حاصل ہو، اگر ایسا ہو گا تو ہم آپ سے ان وعدوں کی سچائی جان لیں گے جو آپ ہم سے جنت کے بارے میں کر چکے ہیں اور پھر ہم دنیا والوں سے خود آگے بڑھ کر ان کی تصدیق کریں گے اور دنیا والوں کو اس بات پر مجبور کریں گے کہ وہ آپ کے خدا اور آپ کے دین کی غلامی قبول کر لیں گے۔

حواریوں کی گفتگو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متاثر ہو گئے۔

دراصل ہر پیغمبر کا دل نرم ہوتا ہے وہ دین حق کی تبلیغ اور احکامات خداوندی کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ اپنی قوم کا ہمدرد اور معاون بھی ہوتا ہے۔ حواریوں کی اس طرح کے مطالبات سننے کے بعد ان کو مزید متنبہ کرنے کے بجائے ان کی باتوں سے متاثر ہو گئے اور انہوں نے گوشۂ تنہائی میں جا کر اپنے رب سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

اے باوالٰہ! اپنی قوم کی خاطر میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارے لئے آسمان سے ایک خوان روانہ کرے جو ہمارے لئے راحت، سرور اور مسرت کا موجب ہو، جس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر ہم سب خوش ہو جائیں، یہ خوان تیری طرف سے ہمارے لئے ایک انعام ہو اور ایک ایسی واضح نشانی ہو جس کو جھٹلانا ممکن نہ ہو۔

حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کر لی اور فرمایا کہ۔

عنقریب میں تمہارے لئے ایک خوان روانہ کر رہا ہوں لیکن یہ بات یاد رکھو کہ اس خوان کے بعد بھی اگر تم میں سے کوئی منکر یا کافر ہو گیا تو پھر میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو ساری دنیا کے لئے عبرتناک ہو گا۔ باقی آئندہ)

طب وصحت

ایک مفید سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

سرعت انزال کا غذا سے علاج

گوند کنیرا: آدھا چمچ پسا ہوا گوند کنیر ارات کو ایک گلاس پانی میں بھگودیں، صبح اس میں شکر ملا کر کھائیں، اس سے سرعت انزال دور ہوگا۔

منقی: ۶۰ گرام منقی دھو کر بھگودیں، بارہ گھنٹے بعد ان کو کھائیں، بھیگا ہوا منقی پیٹ کی بیماریوں کو دور کر کے خون اور مادہ تولید میں اضافہ کرتا ہے۔ منقی آہستہ آہستہ بڑھا کر ۲۰۰ گرام تک لے سکتے ہیں، سال میں اس طرح تین چار کلو منقی کھانا بہت مفید ہے۔

جامن: جن کا مادہ تولید پتلا ہے، ہیجان سے ہی نکل آتا ہے، وہ پانچ گرام جامن کی گٹھلی کا چورن روزانہ شام کو گرم دودھ کے ساتھ لیں اس سے مادہ تولید بھی بڑھتا ہے۔

چھوہارا: سرعت انزال اور پتلے مادہ تولید والوں کو پانچ چھوارے بمع ٹوپی روزانہ صبح کھانے چاہئیں۔

چنا: بھنے ہوئے یا بھیگے ہوئے چنے اور بادام کی گری برابر مقدار میں کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے مادہ تولید گاڑھا ہوتا ہے۔

بھیگی ہوئی چنے کی دال میں شکر یا چینی ملا کر رات کو سوتے وقت کھائیں، اسے کھا کر پانی نہ پئیں، اس سے جریان نہیں ہوتا۔

بادام: جن کو سرعت انزال ہو، وہ ۶ بادام کی گری، سیاہ مرچ ۶، سونٹھ ۲ گرام، حسب ذائقہ مصری ملا کر اس کو کھائیں، اوپر سے گرم دودھ پئیں۔

دار چینی: دار چینی باریک پیس لیں، چار گرام صبح، چار گرام رات کو سوتے وقت گرم دودھ کے ساتھ پھانک لیں، اس سے مادہ تولید میں اضافہ ہوتا ہے، دودھ ہضم ہو جاتا ہے۔

اسبغول: اسبغول، شربت خشخاش، مصری، ہر ایک پانچ گرام پانی میں ملا کر پینے سے سرعت انزال دور ہو جاتا ہے۔

تلسی: تلسی کے بیج یا جڑ پان میں رکھ کر کھانے سے احتلام دور ہوتا ہے، دیر تک رکاوٹ رہے گی، مادہ تولید گاڑھا ہوگا۔

تلسی کے بیج ۶۰ گرام، مصری ۷۵ گرام، دونوں کو پیس لیں، روزانہ دودھ سے لیں، اس سے مادہ تولید کی کمزوری میں فائدہ ہوتا ہے۔

۳ گرام تلسی کے بیج یا جڑ کا چورن، ۳ گرام پرانے گڑ میں ملا کر دودھ کے ساتھ لینے سے مردانہ قوت میں اضافہ ہوتا ہے، پتلا مادہ منویہ گاڑھا ہوتا ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

مردانہ قوت بڑھانے کا غذا سے علاج

آم: دو تین ماہ آم کا رس پینے سے مردانہ قوت میں اضافہ ہوتا ہے، جسم کی کمزوری دور ہوتی ہے، جسم موٹا ہوتا ہے، اعصابی نظام اور کام کرنے کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ناریل: جنسی خواہش میں اضافہ کرتا ہے، مادہ تولید گاڑھا کرتا ہے۔

گاجر: گاجر ہر ایک کے لئے قوت بخش ٹانک ہے۔ مادہ تولید کو گاڑھا کرتی ہے، مردانہ قوت کو دور کرنے میں تیر بہدف ہے۔ گاجر کا رس پینا چاہئے۔

پیاز: پیاز جنسی خواہش کو بیدار کرتا ہے، مادہ تولید کو پیدا کرتا ہے، دیر تک مباشرت کرنے کی قوت دیتا ہے، مردانہ قوت بڑھانے کے لئے شہد میں پیاز کا رس ملا کر پئیں۔

سفید پیاز کا رس، شہد، ادرک کا رس، دیسی گھی۔ ہر ایک ۶ گرام چاروں کو ملا کر چاٹیں، ایک مہینے تک استعمال سے نامرد بھی مرد ہو جاتا ہے۔

انار: روزانہ انار کھانے سے پیٹ ملائم رہتا ہے اور تولیدی اعضاء کو قوت ملتی ہے۔

چھوہارا: سرعت انزال اور پتلے مادہ تولید والوں کو روزانہ صبح چھوہارے کھانے چاہئیں، دودھ میں بھگو کر چھوہارا کھانے سے اس

کی غذائیت بڑھ جاتی ہے۔

چلغوزے: یہ بہت زیادہ مردانہ قوت بخش ہیں، روزانہ ۱۵ عدد کھانے چاہئیں۔

شہد: شہد اور دودھ ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے، جسم میں قوت اور مادہ تولید میں اضافہ ہوتا ہے، جرثوموں میں اضافہ ہے۔ مردانہ قوت بڑھانے کے لئے یہ بہت زیادہ مفید ہے، اس سے مادہ تولید کے نقائص بھی دور ہوتے ہیں۔

اڑد: اڑد کا ایک لڈو کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے مادہ تولید بڑھتا اور گاڑھا ہوتا ہے اور قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

دودھ: صبح ناشتے میں ایک کیلا، دس گرام دیسی گھی کے ساتھ کھا کر اوپر سے دودھ پئیں۔ مردانہ قوت میں اضافہ ہوگا۔

گرم دودھ میں پانچ بادام پیس کر ملائیں، ایک چمچ دیسی گھی ڈالیں، اسے مباشرت کے بعد پینے سے قوت ملتی ہے، نامردی دور کرنے کے لئے سردی کے دنوں میں دودھ میں دو رتی کیسر ڈال کر پئیں۔

لہسن: ۶۲ گرام لہسن کو دیسی گھی میں تل کر روزانہ کھانے سے نامردی ختم ہوتی ہے، قوت مباشرت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۰۰ گرام لہسن کو پیس کر ۶۰ گرام شہد میں ملا کر شیشی میں بھر کر گیہوں کے ڈھیر یا بوری میں ایک ماہ کے لئے دبا دیں، ایک ماہ بعد نکال کر ۱۵ گرام روزانہ صبح اور شام کو کھا کر گرم دودھ پئیں۔ یہ عمل ایک ماہ تک کریں، بہت فائدہ ہوگا، اس سے قوت میں اضافہ ہوگا۔

صبح پانچ کلی (تری) لہسن کو چبا کر دودھ پئیں، یہ نسخہ پوری سردی کے موسم تک استعمال کریں۔

گیہوں: گیہوں کو بارہ گھنٹے پانی میں بھگوئیں، پھر موٹے کپڑے میں باندھ کر چوبیس گھنٹے رکھیں، اس طرح چھتیس گھنٹوں میں اس کی کونپلیں نکل آئیں گی، ان کونپل والے گیہوں کو بغیر پکائے ہی کھائیں، ذائقے کے لئے اس میں گڑ یا کشمش ملا کر کھا سکتے ہیں، ان میں وٹامن ای، بھرپور مقدار میں ملتا ہے۔ نامردی اور بانجھ پن میں یہ مفید ہے، صحت اور قوت کا خزانہ ہے۔

۱۰۰ گرام گیہوں رات کو پانی میں بھگو دیں، پھر اسی پانی میں اس کو پتھر پر پیس لسی بنالیں، ذائقے کے لئے چینی ملالیں، ایک ہفتے پینے سے جریان کا مرض ختم ہو جائے گا۔

پستہ: پستے میں وٹامن ای بہت ہوتا ہے۔ وٹامن ای سے مادہ تولید میں اضافہ ہوتا ہے۔

دل کی بیماریاں
(HEARTDISEASES)
کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) آپ کا دل آپ کی پیدائش سے بہت پہلے آپ کی وفات تک بغیر آرام کے بے لوث خدمت کرتا ہے، اس کے پٹھے، ایک پہلوان کے پٹھوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔

(۲) آپ کے دل کا اوسط وزن ۲۵۰ سے ۳۰۰ گرام تک ہوتا ہے، آپ کا دل صرف دو مٹھیوں کے برابر ہے۔

(۳) آپ کا دل روزانہ ایک لاکھ چالیس ہزار بار دھڑکتا ہوا ۲۰۰ ۷ لیٹر تک خون پمپ کرتا ہے۔ جسم میں خون کی نالیوں کا ۶۰۰۰۰ میل لمبا جال بچھا ہے۔

(۴) دل کی بیماریاں زیادہ تر ذہنی تناؤ میں مبتلا لوگوں اور شہریوں میں پائی جاتی ہیں۔

(۵) دل کی بیماریاں محنت کشوں اور دیہاتیوں میں کم پائی جاتی ہیں۔

(۶) دل کی بیمایوں کا موٹاپے، ذیابیطس، تمباکو نوشی، شراب نوشی، چکنائی والے کھانے، تفکرات اور جدید تناؤ والی زندگی سے گہرا تعلق ہے، تمباکو نوشی سے دھڑکن بڑھتی ہے۔

دل کی بیماری کی شدید حالت کی مندرجہ ذیل علامات ہیں۔

(۱) چھاتی میں بائیں طرف شدید درد ہونا۔

(۲) سانس لینے میں تکلیف ہونا۔

(۳) بے ہوش ہونا۔

(۴) تڑپنا۔

(۵) ہارٹ اٹیک میں اچانک چھاتی میں درد ہوتا ہے، کمزوری ہونا، بے ہوشی ہونا، یہ چند منٹوں میں ہی ہو جاتا ہے۔

دل کی بیماری کی پرانی حالت کی مندرجہ ذیل اہم علامات ہیں۔

(۱) تھوڑا کام کرنے سے سانس پھولنا (۲) رات کو بیٹھے بیٹھے سونے کے لئے مجبور ہونا (۳) پاؤں پر سوجن کا ہونا (۴) جسمانی کمزوری کا احساس ہونا (۵) جگر کا بڑھنا اور جلو دھڑکا ہونا۔

کیا دل کی بیماری کی روک تھام ہو سکتی ہے؟

ہاں! اگر مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کیا جائے۔

(۱) اگر کھانا کم مقررہ وقت پر اور متوازن لیں، کبھی بھی زیادہ نہ کھائیں

(۲) اگر آپ انڈے کی زردی نہ کھائیں، حلوہ، مکھن اور نمک کم کھائیں، سبزیاں، دالیں، پھل کھائیں۔

(۳) اگر آپ روزانہ ورزش کر کے اپنا موٹاپا دور کر سکیں۔

(۴) اگر آپ تمباکو نوشی چھوڑ دیں۔

(۵) اگر آپ پریشانیوں اور جدید تناؤ سے دور رہ سکیں۔

(۶) اگر آپ اپنے کام، آرام اور ورزش میں باقاعدگی اور تال میل بنائے رکھیں۔

سخت محنت سے انسان دل کے دورے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ۱۶ کلومیٹر تک چہل قدمی کرنے والے لوگوں کو دل کی بیماری نہیں ہوتی۔ ۳۵ سے ۴۰ برس میں زیادہ آرام کرنے سے بھی اس بیماری کے حملے کا امکان کم ہوتا ہے۔

دل کے مریض کو ٹھوس غذا، دیر سے ہضم ہونے والی چیزیں، تیز مصالحے، تلی ہوئی چیزیں، چائے، کافی، تمباکو، شراب، گھی، مکھن بالکل بند کر دینا چاہئے۔

دل کی متعلقہ بیماریوں میں مناسب غذا کا استعمال دوائیوں کی طرح ہی کام کرتی ہے۔ اس طرح کے مریضوں کو کم کیلوریز والا کھانا کھانا چاہئے، اسے چکنائی اور کولیسٹرول سے آزاد ہونا چاہئے، کھانے میں سورج مکھی کا تیل یا سفولا کو استعمال میں لانا چاہئے، بغیر چکنائی والا دودھ ہی مریض کو دینا چاہئے، پنیر، سبزیاں، پھل وغیرہ کھانے میں شامل کرنے چاہئیں۔

دل کے مریض کو مکمل آرام کرنا چاہئے، دل کے مریض کو سیڑھیاں چڑھنا، دوڑنا وغیرہ نہیں چاہئے۔

دل کی دھڑکن بڑھنے کا غذا سے علاج

پیاز: جن کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہو اور وہ دل کی بیماریوں سے بچنا چاہتے ہوں وہ ایک کچا پیاز روزانہ کھانا کھاتے وقت کھائیں، اس سے دھڑکن نارمل ہو جاتی ہے۔

پیاز کا رس مناسب مقدار میں لینے سے بلڈ پریشر میں معاون ہے اور دل کی کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

انگور: مریض اگر انگور کھا کر ہی رہے، تو دل کی بیماری فوراً ٹھیک ہو جاتی ہے، جب دل میں درد ہو، دھڑکن زیادہ ہو تو انگور کا رس پینے سے درد بند ہو جاتا ہے اور دھڑکن نارمل ہو جاتی ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں مریض کو آرام آجاتا ہے اور مریض کی ایمرجنسی دور ہو جاتی ہے۔

پستہ: دل کی دھڑکن کو کم کرتا ہے، رات کو پانچ پستہ پانی میں بھگو دیں، صبح پانی پھینک دیں، صرف پستہ کھا کر اوپر سے دو گھونٹ دودھ پی لیں۔

دودھ: کچے دودھ میں حسب ذائقہ مصری یا شہد ملا کر دس بھیگی ہوئی کشمش اسی بھگوئے ہوئے پانی میں پیس کر ملا کر روزانہ چالیس دن پئیں، دل کی دھڑکن کم ہوگی، جسم میں قوت آئے گی۔

گاجر: دل کی دھڑکن بڑھنا اور خون گاڑھا ہونے کی بیماری میں گاجر فائدہ پہنچاتی ہے۔

دھنیا: دل کی دھڑکن اگر تیز معلوم ہو، تو خشک دھنیا اور مصری برابر مقدار میں ملا کر روزانہ ایک چمچ ٹھنڈے پانی سے لیں۔

دل کی قوت بڑھانے کا غذا سے علاج

لیموں: دل کی کمزوری کو دور کرنے کے لئے لیموں میں خاص خوبی ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے خون کی نالیوں میں لچک اور نرمی آتی ہے اور ان کی سختی دور ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہائی بلڈ پریشر جیسی بیماری کو دور کرنے میں لیموں مفید ہے، اس سے بڑھاپے تک دل طاقت ور بنا رہتا ہے اور ہارٹ اٹیک کا خطرہ نہیں رہتا، دل گھبرانے، چھاتی میں جلن ہونے پر ٹھنڈے پانی میں لیموں نچوڑ کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

سیب: سیب کا مربہ پندرہ بیس دن کھانے سے دل کی کمزوری اور دل بیٹھنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

امرود: ۱۰۰ گرام امرود میں وٹامن سی ۲۹۹ سے ۲۵۰ ملی گرام تک ہوتا ہے، یہ دل کو قوت دیتا ہے، چستی اور پھرتی لاتا ہے۔

فالسہ: دل کی بیماری میں پختہ فالسے کے رس میں پانی، سونٹھ اور چینی ملا کر پینا چاہئے۔

گڑ: دل کی کمزوری، جسمانی کمزوری میں گڑ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

سونٹھ: دل کمزور ہو، دھڑکن کم ہو، دل بیٹھتا سا محسوس ہو، سونٹھ کا گرم کاڑھا ایک پیالہ روزانہ پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

لیچی: یہ دل کے لئے قوت بخش ہے۔

اڑد: رات کو ۵۰ گرام اڑد کی دال بھگو دیں، صبح اسے پیس کر آدھا گلاس دودھ میں حسب ذائقہ مصری ملا کر پئیں، یہ دل کو قوت دیتا ہے۔

شہد: شہد دل کو قوت دینے کے لئے دنیا کی تمام دواؤں میں سب سے زیادہ بہترین ہے، اس سے دل اتنا طاقت ور ہو جاتا ہے، جیسے گھوڑا سبز جو کھا کر قوت حاصل کرتا ہے۔ شہد کے استعمال سے دل کے پٹھوں کی سوجن دور ہوتی ہے، جہاں یہ بیمار دل کو قوت دیتا ہے، وہاں صحت مند دل کو مضبوط اور طاقت ور کرتا ہے، دل کو فیل ہونے سے بچاتا ہے، جب خون میں گائیکوجن کے فقدان سے مریض کے بے ہوش ہونے کا خوف ہو، تو شہد کھلا کر مریض کو بے ہوش ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔ شہد منٹوں میں مریض میں قوت اور ہیجان پیدا کرتا ہے۔ سردی یا کمزوری کے باعث جب دل کی دھڑکن زیادہ ہو جائے، دم گھٹنے لگے تو دو چمچ شہد استعمال کرنے سے نئی زندگی استعمال کرنے سے نئی زندگی ملتی ہے۔ دل کی کمزوری، دل بیٹھنا وغیرہ کوئی مشکل ہو، تو شہد کا ایک چمچ گرم پانی میں ڈال کر پلائیں۔ ایک چمچ شہد روزانہ لینے سے دل مضبوط ہوتا ہے، ایک چمچہ شہد میں ۱۰۰ کلوریز قوت ہوتی ہے۔

تلسی: سردی کے موسم میں تلسی میں تلسی کے ۷ پتے، ۴ سیاہ مرچ، ۴ بادام، سب کو سردائی کی طرح پیس کر آدھا کپ پانی میں گھول کر روزانہ پئیں، اس سے دل کو طاقت ملتی ہے، مختلف قسم کی دل کی بیماریاں ٹھیک ہوتی ہیں۔

موسمی: موسمی کا رس دماغ اور جگر کو قوت اور پھرتی دیتا ہے، اس کا باقاعدہ استعمال خون کی نالیوں کو نرم اور لچک دار بناتا ہے۔ ان میں جمے ہوئے کولیسٹرول کو جسم سے نکالتا ہے اور جسم میں تازہ خون، وٹامن اور ضروری معدنیات پہنچا دیتا ہے، دل اور نظام خون، دل کی نالیوں اور کیپلریز کو طاقت بنانے میں موسمی بہترین ہے۔

سرسوں کا تیل: سرسوں کے تیل میں پکایا گیا کھانا کھانے سے دل کی بیماری ہونے کا امکان ہے، یہ معلومات امریکہ کے ماہر امراض دل ڈاکٹر اے، اولسن نے دی ہے۔ ڈاکٹر اولسن کا کہنا ہے سرسوں کے تیل میں کھانا پکانے سے تیل میں موجود ایسڈ کولیسٹرول میں تبدیل ہو جاتا ہے جس سے دل کی بیماریاں ہوتی ہیں۔

آنولہ: خشک پسا ہوا آنولہ گائے کے دودھ کے ساتھ لینے سے دل کی تمام بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

خشک آنولہ اور مصری ہم وزن پیس لیں، اس کا ایک چمچ روزانہ پانی سے پھانک لینے سے دل کی سب بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

آدھا کھانا کھانے کے بعد سبز آنولے کا رس ۳۵ گرام آدھے گلاس پانی میں ملا کر پی لیں، پھر آدھا کھانا کھائیں اس طرح ۲۱ دن استعمال کرنے سے دل اور دماغ کی کمزوری دور ہو کر صحت اچھی ہو جاتی ہے۔

چولائی: چولائی کے ساگ کا رس دل کے مریضوں کے لئے مفید ہے، اس کی سبزی بھی کھائی جاسکتی ہے۔

اروی: دل کی بیماری کے مریض کو اروی کی سبزی ۲۵ گرام ایک بار روزانہ کھاتے رہنے سے دل کی بیماری میں فائدہ ہوتا ہے۔

چنا: سیاہ چنا دل کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

لیچی: لیچی کھانے سے دل کو قوت ملتی ہے۔

دھی: ہائی بلڈ پریشر، موٹاپے اور دل کی بیماریوں میں بھی دہی بہت زیادہ مفید بتایا گیا ہے۔ امریکہ کے پروفیسر جارج شیمان کے مطابق دہی دل کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے بہترین چیز ہے۔ خون میں بننے والے کولیسٹرول نامی مہلک عنصر کو مٹانے کی دہی میں صلاحیت رکھی ہے جو کہ خون کی نالیوں میں جم کر خون کے دورے کو روکتا ہے، اس لئے دہی کا استعمال بہترین ہے۔

دل کے درد کا غذا سے علاج

کیلا: ۲ کیلے ۱۵ گرام شہد میں ملا کر کھانے سے دل کے درد میں آرام ملتا ہے۔

اجوائن: دل کے درد میں اجوائن دینے سے درد بند ہو جاتا ہے۔

انگور: انگور کا رس پینے سے دل کے درد میں فوری آرام آتا ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد اجمل انصاری

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ممبئی

نام: ارجمند بانو

نام والدین: عروج فاطمہ، علی احمد

تاریخ پیدائش: ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۲ء

قابلیت: گریجویٹ

آپ کا نام ۱۰ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے حساب سے ۳ حروف آتشی ہیں، ۴ حروف بادی، ۲ حروف خاکی اور ایک حرف آبی ہے۔ گویا کہ تمام عناصر کے حروف آپ کے نام میں موجود ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ مرکب عدد ۱۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۷۳۵ ہیں۔

۶ عدد کا خوش منظری کی علامت سمجھا گیا ہے، جن خواتین کا عدد ہوتا ہے ان کو قدرتی مناظر سے بہت دلچسپ ہوتی ہے، پھولوں سے اور پیڑ پودوں سے انہیں غیر معمولی انسیت ہوتی ہے۔ جن خواتین کا عدد ۶ ہوتا ہے ان کے لئے آنکھ بند کر کے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ خواتین قوم کی بھلائی کے لئے کام کرتی ہیں، یہ خواتین چاہتی ہیں کہ لوگ ان کی عزت کریں، لیکن یہ خود بھی دوسروں کی عزت کرنے کا مزاج رکھتی ہیں، توہین عزت کسی کی بھی ہو ان کو اچھی نہیں لگتی۔

۶ عدد کی خواتین غیر سنجیدگی اور چھچھورپن سے دور رہتی ہیں، ان کو دنگا فساد اور خواہ مخواہ کے جھگڑوں سے وحشت ہوتی ہے اور یہ بے وجہ کے اختلافات سے کوسوں دور رہتی ہیں۔ ۶ عدد کی خواتین میں کام کرنے کی لگن ہوتی ہے، ان کے لئے کوئی بھی کام مشکل اور ناممکن نہیں ہوتا۔ ۶ عدد کی خواتین طبعاً بہت حساس ہوتی ہیں، یہ خوددار اور غیرت مند بھی ہوتی ہیں، کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا ان کے لئے قیامت سے کم نہیں ہوتا، ان کے مزاج میں بے پناہ نزاکت ہوتی ہے اور اس وجہ سے ان کے خیالات اور افکارات میں ایک طرح کی کھیپ ہوتی ہے۔ یہ خواتین سنگ دل نہیں ہوتیں اور لکیر کی فقیر بن کر بھی جینا پسند نہیں کرتیں۔ اگرچہ ان میں ہمدردی کا جذبہ ہوتا ہے، ان کا اخلاق بھی معیاری ہوتا ہے، لیکن ان میں ایک طرح کی خودغرضی بھی ہوتی ہے، انہیں اپنے مفادات بہت عزیز ہوتے ہیں، یہ کسی بھی حال میں اپنے مفادات کی پامالی کو برداشت نہیں کرتیں، لیکن اگر زندگی میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں جہاں انہیں اپنے مفادات اور اپنی غیرت مندی کو سنبھالنا مشکل ہو جائے تو پھر یہ اپنی غیرت اور حفاظت کو ترجیح دیتی ہیں اور اپنے مفادات کا اپنے ہی ہاتھوں سے گلا گھونٹ دیتی ہیں۔

۶ عدد کی خواتین ہر کس و ناکس پر بھروسہ کر لیتی ہیں، انہیں دشمن اور دوست میں پرکھ کی صلاحیت نہیں ہوتی، اس لئے منافقین انہیں آسان سے بے وقوف بنا لیتے ہیں اور خوشامدی لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو کر انہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔

۶ عدد کی خواتین کو علمی مسائل سے لگاؤ ہوتا ہے، ادب، شاعری، کتابوں اور رسالوں کا مطالعہ ان کا خاص ذوق ہوتا ہے اور تنہائی اور خاموشی بھی انہیں بہت عزیز ہوتی ہے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ دوسروں کی فطرت کو صحیح طور پر نہیں سمجھ پاتیں، اس لئے اکثر دھوکہ کھا جاتی ہیں، آپ اچھی گفتگو کی اہلیت رکھتی ہیں، لیکن طبعی شرافت کی وجہ سے کسی کے سامنے صاف گوئی سے کام نہیں لیتیں، اس لئے اکثر دل کی باتیں دل ہی میں گھٹ کر رہ جاتی ہیں اور لوگ اس کو بزدلی پر محمول کرتے ہیں۔ عشق

وجہ محبت کے معاملے میں آپ جلد بازی کا مظاہرہ کر سکتی ہیں کیوں کہ اس طرح کے امور میں جلد بازی آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے اور یہ بالعموم نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اور صدمے پہنچاتا ہے۔

معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ آپ خرچ کے معاملے میں کنجوس کی حد تک محتاط ہیں اور کنجوسی زندگی کا لطف اٹھانے میں ہمیشہ حارج ہوتی ہے اور انسان کو خوشیوں اور راحتوں سے محروم رکھتی ہے، آپ جلدی سے کسی سے ناراض نہیں ہوتیں، لیکن اگر آپ کسی سے ناراض ہوجائیں تو پھر آپ کو منانا بہت آسان نہیں ہوتا۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیوں کے امکانات روشن رہیں گے۔

آپ کا لکی عدد ۴ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون وراحت کا سبب ثابت ہوں گی۔ ۳، اور ۹ عدد کے لوگوں اور عورتوں کے ساتھ آپ کی دوستی خوب نبھے گی۔ ۲، ۵، اور ۷ عدد کے لوگ آپ کے لئے حالات کے ساتھ ساتھ اچھے برے ثابت ہوں گے۔ البتہ ایک اور ۸ عدد کے لوگ ہمیشہ آپ سے دشمنی رکھیں گے اور آپ کے درپئے آزار رہیں گے، ان اعداد کی چیزوں اور لوگوں سے آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے، یہ عدد خوش بختی کی علامت مانا گیا ہے، لیکن یہ عدد بھی کنجوسی اور بخل کا آئینہ دار ہے۔ جن خواتین کا مرکب عدد ۱۵ ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ بخیل ہوتی ہیں، آپ کو اپنی اس عادت کو آہستہ آہستہ ترک کرنا چاہئے، کیوں کہ اس عدد والوں کے اندر یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دوسروں پر خرچ نہیں کرتے، البتہ یہ تمنا دل میں رکھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ان پر خرچ کریں، اس عدد کی وجہ سے آپ کے پاس دولت ضرور آئے گی اور آپ اس دولت کو خرچ کرتی رہیں تو اس میں برابر اضافہ ہوتا رہے گا۔

آپ کے لئے اسم اعظم "یاعلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ آپ کے لئے یہ ورد بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور زندگی کی راہوں میں آپ کے لئے برتری اور عروج اور ترقی کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴ اور ۹ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامیوں کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے، جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ بدھ اور جمعہ کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، اپنے خاص کاموں کے لئے جمعرات کو یا دیگر دنوں کو اہمیت دیں، البتہ بدھ اور جمعہ کے دن اہم کام کرنے سے گریز کریں۔

پکھراج اور اوپل آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں بفضل رب سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ ان میں سے کسی بھی پتھر کو ۳ یا ۴ گرام سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ پتھر کا وزن چار رتی سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ مئی، اگست اور اکتوبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کبھی معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو اس سے غفلت نہ برتیں اور فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ کریں۔ عمر کے کسی بھی دور میں یہ بیماریاں خدانخواستہ آپ پر حملہ کر سکتی ہیں۔ امراض کمر، پٹھوں کی تکالیف، چہرے اور جسم میں دانوں اور کھجلی کا مرض، ٹانگوں اور کولہوں کا درد، پیٹ کی تکالیف، امراض کمر وغیرہ۔ نیلا سرخ اور زرد رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کے لباس اور گھر کے پردے آپ کے لئے خوش بختی کا سبب بنیں گے انشاء اللہ۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۶۹ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۳۳۵ ہوجاتے ہیں ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ نقش مربع اس طرح بنے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۸	۸۱	۸۵	۷۱
۸۴	۷۲	۷۷	۸۲
۷۳	۸۷	۷۹	۷۶
۸۰	۷۵	۷۴	۸۶

آپ کا مبارک حرف ف ہے۔ اس حرف سے شروع ہونے والی ہر چیز پر شخصیت ہر جگہ آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوگی۔

آپ کا مفرد عدد ۶ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ خود حسن پسند ہیں لیکن

وفا اور حمیت کے معاملے میں ڈھل مل نظر آتی ہیں اور بہت جلد کسی کو نظر انداز کردیتی ہیں، خود آپ سلیقہ مند محسوس ہوتی ہیں، لیکن آپ اپنے بچوں کی تربیت صحیح طور سے نہیں کرسکیں گی، آپ میں اگرچہ سنجیدگی موجود ہے لیکن بناؤ سنگھار سے آپ کو بے پناہ دلچسپی ہے، نفاست پسند ہیں، گھر کی صفائی ستھرائی کو اہمیت دیتی ہیں، لیکن آپ کے اندر ایک طرح کی انا اور ضد موجود ہے جو بہت سے موقعوں پر خلل انداز ہوتی ہے اور آپ کو دوسروں کی نظروں سے گرانے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ بڑوں کی اطاعت کا جذبہ آپ کے اندر موجود ہے، لیکن آپ کی کفایت شعاری آپ کو محفلوں میں اور خود اپنے گھر میں نکو بنائے رکھتی ہے، کفایت شعاری بڑی چیز نہیں ہے، لیکن اس کی بھی ایک حد ہوتی ہے، حد سے زیادہ کفایت شعاری انسان کو کنجوس بنادیتی ہے اور کنجوسی انسان کو ذلت اور رسوائی تک پہنچادیتی ہے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: سحر آفرینی، موافقت کا مزاج، امید پرستی، قدرتی مناظر کی قدر دانی، علمی مسائل سے لگاؤ، حسن تہذیب، خود اعتمادی، معیاری صحت وغیرہ۔

ان خصوصیات کے ساتھ کچھ تخریبی امور بھی آپ کے مزاج کے اندر موجود ہیں، عیب جوئی، بے اعتباری، بے وفائی، خود غرضی، کنجوسی، غرور و تکبر، احساس کمتری، قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔

ہر انسان کے اندر تعمیری اور تخریبی دونوں طرح کی چیزیں قدرتاً موجود ہوتی ہیں، بس اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی دھن ان میں موجود ہو۔ اس دنیا میں کسی کی پہچان برائیوں کی وجہ سے بنتی ہے، جیسے فرعون، قارون، ابوجہل، سلمان رشدی وغیرہ اور کچھ لوگوں کا طرۂ امتیاز ان کی خوبیاں اور اچھائیاں ہوا کرتی ہیں، جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر اکابرین وغیرہ۔

آپ کی کوشش یہ ہونی کہ آپ کی پہچان خوبیاں بنیں نہ کہ خرابیاں ہمیں امید ہے کہ آپ اپنی خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گی اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کے لئے آپ حتی الامکان جدوجہد کو جاری رکھیں گی تاکہ آپ کی شخصیت میں اور زیادہ نکھار پیدا ہوجائے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹
۲۲۲		۸
۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک تین بار آیا ہے، جو زبردست قوت بیان کی علامت ہے، آپ اپنا مدعا بیان کرنے میں قطعاً کوئی جھجک محسوس نہیں کرتیں، آپ خوش رہنے کی کوشش کرتی ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ کی انا اور ضد خود آپ کی خوشیوں کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کا عدد ۳ بار آیا ہے، جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ حد سے زیادہ جذباتی اور ذکی الحس قسم کی خاتون ہیں، آپ دوسروں کے بارے میں بھی حساس ہیں، لیکن آپ پر اپنی سوچ و فکر اور اپنی اغراض پسندی کا غلبہ رہتا ہے، آپ کے مزاج میں کبھی کبھی ایک سختی پیدا ہوجاتی ہے جو آپ کی فطرت کے خلاف ہے اور یہ سختی آپ کے مزاج کی شگفتگی کو پامال کردیتی ہے۔

۳ کا غیر موجود ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کبھی کبھی تخیل سے لاپرواہ ہوجاتی ہیں، جب کہ آپ کو تخیل پرست ہونا چاہئے، ریاضی کے معاملے میں آپ کمزور ہیں اور یہ کمزوری آپ کو کئی بار خسارے سے دوچار کرچکی ہے، آپ کو اپنی یہ کمزوری کسی نہ کسی طرح دور کرلینی چاہئے۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ اپنی تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے آپ اکثر ہچکچا جاتی ہیں، جب کہ آپ کے اندر اظہار بیان کرنے کی غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں، گھریلو ذمہ داریوں سے آپ کی لاپرواہی آپ کے لئے کئی مسائل کھڑے کرسکتی ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ گھریلو ذمہ داریوں سے جان چرانے کی کوشش نہ کریں۔

۷ کی غیر موجودگی یہ بتاتی ہے کہ خود اعتباری کی دولت سے آپ پوری طرح بہرہ ور نہیں ہیں، آپ اکثر کاموں میں دوسروں کی مدد کا انتظار کرتی ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسرے کارناموں کو جانچنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے اور دوسرے کے کارناموں اور منصوبہ بندیوں کی نوک پلک درست کرنے کی اہلیت سے بھی آپ مالامال ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کے اندر اُبھرنے والے جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے خیالات میں ایک طرح کی وسعت موجود ہے۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے جو زبردست محرومی کی علامت ہے، اس لائن کے خالی ہونے کی وجہ سے آپ گھریلو مسائل کا بری طرح شکار ہوسکتی ہیں اور حقائق سے روگردانی بھی کرسکتی ہیں اور یہ عمل آپ کی خوبصورت شخصیت کا قتل عام بھی کرسکتا ہے، اگرچہ کسی کے آگے اپنی ضرورت بیان کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہیں اور کسی کے بھی آگے دامن پھیلانے سے ہمیشہ ہچکچاتی ہیں، لیکن دوسروں سے امیدیں باندھ لینا اور یہ توقع رکھنا کہ وہ مصائب کے دور میں آپ کی دستگیری کریں گے، آپ کی فطرت کا جزء ہے جو اکثر آپ کو خون کے آنسو رُلاتا ہوگا۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ بے نیازی کی سی زندگی گزار رہی ہیں، یعنی آپ کو کسی کی کوئی خاص پرواہ نہیں ہے اور یہ مزاج انسان کو رشتوں اور تعلقات عامہ سے کاٹ دیتا ہے اور انسان کتنا بھی اچھا ہو وہ قرابت داریوں اور دوستوں سے الگ تھلگ ہوکر مطمئن زندگی نہیں گزار سکتا۔

آپ کا فوٹو جہاں آپ کے حسن کا غماز ہے وہیں یہ اس بات کی بھی غمازی کرتا ہے کہ آپ حسن باطن اور حسن کردار سے بھی مالا مال ہیں، آپ کی آنکھیں آپ کی اچھی فطرت اور معیاری سوچ وفکر کی تشریح کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ کو اپنی خوبیوں اور خامیوں کا بھرپور اندازہ ہوگیا ہوگا اور آپ اس کالم کی وضاحتوں سے استفادہ ضرور بالضرور کریں گی، اس کے بعد انشاء اللہ آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بولے گا۔

عامل لیاقت علی

نوروز عالم افروز

۲۰ مارچ ۲۰۱۴
خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک اہم اور یادگار دن

جہاں تک لفظ نوروز کا تعلق ہے، اس کے متعلق اکثر علمائے نے اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے، بعض کے نزدیک تو نوروز کسی بھی سال کے ''یوم اوّل'' کو قرار دیا جاسکتا ہے، یکم محرم کو بھی ''نوروز'' اسلام کہا جاسکتا ہے، اسی طرح یکم جنوری کو بھی 'نوروز' کہتے ہیں، اہل ہنود ۱۴/اپریل کو بیساکھی کے روپ میں نوروز مناتے ہیں، یونانی روایات کے مطابق اس دن خوب خوشیاں منائی جاتی ہیں، غیر مسلموں نے تو اپنے اپنے علم اور اندازے کے مطابق ۲۰ مارچ کو دن رات کی یکسانیت کے سبب باعث برکت قرار دیا ہے، لیکن ہم مسلمان اس دن کو اس وجہ سے بھی اہم سمجھتے ہیں کہ اس مبارک روز امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ، مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تھے، ہمارے اچھے اور دوست ملک ایران میں نوروز کا دن انتہائی شان وشوکت سے منایا جاتا ہے اور اُسے ''سنت اماہین'' مان کر 'عید نوروز'' قرار دیا جاتا ہے اور مسرتوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ تاریخ ایران میں اس جشن کو ''جشن جمشیدی'' کا نام بھی دیا جاتا ہے، غیر مسلم ایرانی ہزاروں سال سے اسے ''جشن بہاراں'' سمجھ کر مناتے ہیں لیکن قبول اسلام اور خلافت امیر المومنین کے بعد اس کی نوعیت قطعی طور پر بدل چکی ہے اب اس جشن میں عوام کی آرزوئیں اور جذبات، مسرت اور خوشیاں پنہاں ہوتی ہیں۔

ازروئے علم فلکیات یونانی حساب کے مطابق جب آفتاب عالم تاب دوازدہ بروج کا دور ختم کرکے برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو اسے ''نوروز عالم افروز'' کہا جاتا ہے، نوروز کی ساعت مختصر ہوتی ہے تاہم اس کے اچھے برے اثرات تمام عالم کی ہر چیز پر پڑتے ہیں۔ ہر متحرک چیز لحہ بھر کے لئے ساکن ہوجاتی ہے، سمندروں کا مدوجذر رُک جاتا ہے، دریاؤں کی روانی بند ہوجاتی ہے، جمادات میں نرمی اور ملائمت پیدا ہوجاتی ہے، حیوانات بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے یہ ساعت مقبولیت دعا کے لئے اعلیٰ وارفع قرار دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شامل حال ہوجاتا ہے اور ہر کام میں آسانی کی راہ نکل آتی ہیں۔

ہندوستان میں نوروز کا وقت ۲۰ مارچ ۲۰۱۴ء شب جمعرات ۱۰ بجکر ۲۷ منٹ ہے۔

اس سلسلہ میں ایک خاص الخاص عمل اور نقش ہدیہ ناظرین کررہا ہوں، میں نے اسے ہر معاملہ میں زوردار اثر پایا ہے تقریباً ۶۰ سال سے یہ نقش مختلف امور کے سلسلے میں تیار کرکے میں احباب کی نذر کرتا چلا آرہا ہوں، ہر شخص نے اس سے استفادہ کرکے میرے تجربے کی تعریف کی، خاص طور پر تسخیر خلائق، جائز محبت، میاں بیوی کے اچھے مراسم کاروباری عروج، اضافہ جاہ وحشمت، مخالفین کی شکست وغیرہ کے سلسلے میں اس سے بہتر میں نے کسی عمل کو نہیں پایا، ویسے تو یہ عمل ماہِ رمضان میں بھی کیا جاتا ہے، لیکن بوقت نوروز اس کی خاصیت اثرات کے لحاظ سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، لیکن شرائط کی پابندی ضروری ہے، اس عمل کا آغاز ۹ اور ۱۰/مارچ کی درمیانی شب یعنی ۱۱ بجے تارات کے دوران کردیا جائے، کمرہ پاک صاف ہو، اور وہاں دوران عمل کوئی ناپاک شخص نہ جاسکے، بخوراتِ شمس مشک، عنبر عود وغیرہ، کوئیلوں پر جلائے جائیں اور پھر ۳۱۳ بار چہل کاف پڑھی جائے، اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل نقش مبارک ایک سو ایک بار لکھے جائیں، صبح ان نقوش کو دریا یا سمندر میں بہادیا جائے، اسی طرح روزانہ گیارہ دنوں تک کیا جائے ۱۹/مارچ کی رات کو یہ عمل مکمل ہوجائیگا، چنانچہ اگلے دن نوروز کے وقت سے کچھ پہلے تھوڑی سی میٹھی چیز پر فاتحہ بہ روحِ حضرت دانیال علیہ السلام دے کر بچوں میں تقسیم کردیجئے اور پھر اس کے بعد بوقت نوروز پورے اہتمام کے ساتھ خوشبو وغیرہ جلا کر اکیس عدد نقش مبارک زعفران کالی سیاہی میں ملا کر لکھئے نقش تحریر کرنے کے دوران منہ میں کوئی میٹھی چیز رکھیں، ۲۰/مارچ رات گیارہ بجے سے قبل بیس نقش تو دریا یا سمندر میں بہادیجئے

اور ایک نقش موم جامہ کروا کر اپنے گلے یا سیدھے بازو پر باندھ لیجئے، بفضل خدا تعالیٰ یہ ایک نعمت عظیم ہوگی، گویا یوں سمجھ لیجئے کہ کامیابی کا خزانہ آپ کے ہاتھ آ گیا، اس نقش اکسیر اعظم کی موجودگی میں آپ کسی کام میں بھی ناکام نہیں ہوں گے بفضل خدا آپ کا ہر کام بڑی آسانی کے ساتھ انجام پائیگا، اس عمل میں کامل پرہیزگاری اور نیک نیت ہونا اشد ضروری ہے، خدا تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے، میں اپنے تمام قائین وکرم فرماؤں کو یہ عمل کرنے کی اجازت دیتا ہوں، بعد از کامیابی مجھ گناہ گار کو بھی اپنی دعائے خیر میں یاد فرمائیں۔ شکریہ ابراہ کرم نقش بمطابق چال مکمل کیجئے۔

نقش مبارک یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۵۶	۱۵۵۹	۱۵۶۲	۱۵۴۹
۱۵۶۱	۱۵۵۰	۱۵۵۵	۱۵۶۰
۱۵۵۱	۱۵۶۴	۱۵۵۷	۱۵۵۴
۱۵۵۸	۱۵۵۳	۱۵۵۲	۱۵۶۳

یاالٰہی بحرمت چہل کاف بحق شیخ عبدالقادر جیلانی ”یاشافی، یا کافی، یاودودُ، یاوہابُ، یالطیف العجل العجل العجل۔

نوٹ: اگر کوئی خصوصی مقصد ہو تو دوران عمل اپنے ذہن میں رکھ لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے اگر خاص طور پر پوری پابندی کے تحت عمل نہ ہوگا تو نقش مبارک فائدہ مند ثابت نہ ہو سکے گا اس لئے پوری توجہ کے ساتھ عمل کیجئے انشاء اللہ مایوسی نہیں ہوگی۔

اس طرح کے خصوصی عمل کے دوران مکمل صفائی اور طہارت ضروری ہے۔ کپڑے پاک وصاف ہوں، جسم بھی پاک صاف ہو جس جگہ بیٹھ کر عمل کر رہے ہوں وہ پاک صاف ہو۔ کپڑے عطرے معطر ہوں اور عود، مشک، عنبر کی خوشبو روشن ہو ورنہ اگربتی جلا رکھی ہو، نیت بھی پاک صاف ہو اور اللہ پر اور اس کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ پر مکمل یقین اور بھروسہ ہو۔ انشاء اللہ اس طرح اگر عمل کیا جائے گا تو رب العالمین کے فضل وکرم سے عامل کو بھرپور کامیابی نصیب ہوگی۔ ہر عمل کی شروعات میں دو نفل پڑھ کر دعا بھی کر لینی چاہئے کہ اللہ انہیں عمل میں کامیابی عطا کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ رب العالمین کی طرف سے عطا کردہ بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ''خواب'' بھی ہے۔اس نعمت سے قدرت نے ہر ذی روح کو نوازا ہے۔خوابوں کی حقیقت سے انکار کرنا گناہ ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق خواب کو اجزائے نبوی ﷺ میں سے ایک جز قرار دیا گیا ہے۔اس ہمہ گیر نعمت کی تفسیر وتعبیر کے لئے افسوس کہ کسی بھی علمی درسگاہ میں کوئی شعبہ ابھی تک قائم نہیں کیا گیا ہے۔

خوابوں کے ذریعہ ہمیں ماضی اور حال کے نامعلوم واقعات کے علم کے ساتھ ساتھ مستقبل میں رونما ہونے والی باتیں بھی منکشف ہوجاتی ہیں، بشرطیکہ معبر تعبیر دینے کی صلاحیتوں کی صفات سے آراستہ وپیراستہ ہو۔

عبادہ بن صامت سے تحقیق ہے کہ خدائے کریم نے ایک فرشتہ کو مامور فرمایا ہے کہ جو امور کسی پر پیش آنے والے ہیں، ان کو خوابوں کی شکل میں پیش کردے۔

خواب دیکھنا، کسی قوم یا مذہب کے ساتھ مختص نہیں ہے۔دنیا میں ہر شخص خواب دیکھتا ہے، لیکن خوابوں کی تعبیر دینا ایک حکیمانہ ودانش مندانہ علم ہے اور یہ علم، علوم انبیاء میں سے ہے اور اسرار الٰہی میں سے ایک بھید ہے۔

بعض خواب جھوٹے بھی ہوتے ہیں، لیکن یہ ان ہی لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں، جو ناپاکی میں محو استراحت ہوں۔اس کے برعکس جو لوگ پاکیزگی اور طہارت کے عالم میں خواب دیکھتے ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہوا کرتے ہیں۔

تاریخ کے اوراق پلٹنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی بعض عظیم ہستیوں کو مستقبل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں خوابوں کے ذریعے ہی نشاندہی کی گئی ہے۔صرف ایک مثال حضرت یوسف علیہ السلام کی ہی کافی ہے، جنہوں نے مصر میں آنے والے قحط کے بارے میں ایک ہی خواب دیکھ کر وہاں کے عوام کو تباہ کاریوں اور ہولناکیوں سے نجات دلانے کے ذریعہ فراہم کرتے تھے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، صحیح دیکھا، کیوں کہ شیطان میری صورت میں ممثل ومتشکل ہرگز نہیں ہوسکتا۔

خواب ''معلق بہ تعبیر'' ہوتا ہے، یعنی خواب کا اپنا کوئی اثر نہیں ہوتا، جب تک کہ اس کی تعبیر نہ دے دی جائے اور جب خواب کی تعبیر دے دی جاتی ہے تو خواب، صاحب اثر ہوجاتا ہے، لہٰذا خواب کا سارا دارومدار صرف اور صرف تعبیر پر ہی منحصر ہے، لہٰذا معبر پر لازم ہے کہ ہر خواب کی تعبیر نہایت ہی سوچ سمجھ کر دے، کیونکہ معبر جیسی تعبیر دے گا، خواب کا اثر ویسا ہی ہوجائے گا۔

حدیث صحیح میں ہے کہ حضور ﷺ کے ایک صحابیؓ سفر پر گئے ہوئے تھے تو ان کی بیگم نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے مکان کا دروازہ گر گیا ہے، وہ دربار رسالت ﷺ میں تعبیر لینے کی غرض سے حاضر ہوئیں اور خواب بیان کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا خواب بہت اچھا ہے، عنقریب تمہارے شوہر خیریت سے اور کامیابی کے ساتھ آجائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور چند روز قیام فرما کر وہ پھر سفر پر چلے گئے، ان کے جانے کے کچھ عرصہ بعد ان کی بیوی نے پھر وہی خواب دیکھا تو وہ پھر دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں۔اتفاق سے اس وقت حضور ﷺ تشریف فرما نہ تھے، بلکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ تشریف فرما تھے۔اس عورت نے آپ سے ہی خواب عرض کردیا۔آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ خیر کرے'' خواب خطرناک ہے اور یہ تمہارے شوہر کی وفات کی خبر دیتا ہے۔وہ عورت نہایت پریشان وفکر مند ہوگئیں اور واپس جارہی تھیں کہ راستے میں حضور ﷺ مل گئے۔ حضور ﷺ کو دیکھ کر اس عورت نے روتے ہوئے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ میں نے وہی خواب پھر دیکھا تھا اور حضرت صدیق اکبر نے آپ کی پہلی والی تعبیر کے خلاف تعبیر ارشاد فرمائی ہے۔آپ ﷺ نے

فرمایا اب اس کی تعبیر پوری ہو چکی ہے، کیونکہ جیسی تعبیر صدیق اکبر دے چکے ہیں، اس خواب کی تعبیرات وہی ہو چکی ہے اور دوسری تعبیر سے کوئی فائدہ نہیں۔

تعبیر لینے والے کے لئے ضروری ہدایت

تعبیر خواب کی ضروری شرط ہے کہ جگہ جگہ اور بار بار ایک ہی خواب کی تعبیر نہ لی جائے، بس ایک شخص سے ایک ہی بار تعبیر لی جانی چاہئے۔ جگہ جگہ ایک ہی خواب بیان کرنے سے خواب نجس ہو جاتا ہے، گو چاہے خواب کتنا ہی سعد کیوں نہ ہو۔ جس طرح سے ایک ہی بیماری کا علاج مختلف اور الگ الگ ڈاکٹروں سے کرانے سے مرض مزید بگڑ جاتا ہے، اسی طرح ایک ہی خواب کو جگہ جگہ بیان کرنے سے خواب نجس ہو جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے اشاد فرمایا ہے کہ خواب ہمیشہ اپنے سچے ہمدرد، خیر خواہ دوست سے ہی بیان کریں تاکہ وہ نیک اور اچھی تعبیر دے۔

قرآن پاک میں ہے کہ جب حضرت یوسف نے خواب دیکھا کہ مجھے چاند تارے سجدہ کر رہے ہیں تو آپ کے والد یعقوبؑ نے منع فرمایا کہ اس خواب کا اپنے بھائیوں سے ذکر نہ کرنا، یعنی وہ تعبیر دینے کے لائق اور قابل نہیں ہیں اور وہ حسد و مکر سے تعبیر دیں گے، جس سے کہ خواب کا اثر بدل جائیگا۔

کن لوگوں سے تعبیر لینی چاہئے؟

ہر شخص سے خواب ہرگز بیان نہیں کرنا چاہئے بلکہ عالم و عامل، متقی، پرہیزگار اور پابند شریعت سے ہی خواب بیان کرنا چاہئے، معبر کو بھی تعبیر دینے کے طریقے معلوم ہونا نہایت ہی ضرور ہے اور معبر، نفس پاک، پاکیزہ اخلاق اور سچی زبان رکھنے کے ساتھ متقی و پرہیزگار بھی ہو اور لوگوں کی حیثیت مرتبے اور عہدوں کو پہچانتا ہو۔ معبر کو چاہئے کہ خواب کی تعبیر دے کر اس خواب اور تعبیر کا ذکر کسی سے نہ کرے۔ معبر اگر حافظ قرآن یا عالم ہو تو سبحان اللہ!

تعبیر دینے والے کی لئے ضروری ہدایت

معبر پر لازم ہے کہ خواب دیکھنے والے کے مرتبے اور حال پر بھی نظر رکھ کر تعبیر دے۔ مثلاً پہاڑ یا کسی بلند جگہ پر چڑھنے کی تعبیر، ترقی، جاہ و منزلت اور کامیابی ہوتی ہے۔ اب اگر چہ یہ خواب کوئی بادشاہ وزیر یا رئیس دیکھتا ہے تو ان لوگوں کی شان و شوکت، عزت، وقار اور مرتبہ کے مطابق ہوگی اور اگر یہی خواب کوئی غریب ادنی شخص، ملازم یا چپراسی وغیرہ دیکھتا ہے تو ان لوگوں کی حیثیت کے مطابق تعبیر ہوگی۔ مثلاً! بادشاہ نے خواب دیکھا کہ میں پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں تو تعبیر ہوگی کہ بادشاہ کو کوئی ملک فتح کرنے کی یا کوئی بڑی جائداد واملاک ہاتھ آئے گی اور یہی خواب اگر چپراسی یا ملازم نے دیکھا تو اس کی تعبیر ملک فتح کرنا نہیں ہوگا، بلکہ اس کی تعبیر ان کی حیثیت و مرتبے کے لحاظ سے یہ ہوگی کہ چپراسی یا ملازم کی تنخواہ بڑھ جائے گی یا ترقی مل جائے گی۔ یہاں پر خواب ایک ہی ہے، مگر حیثیت، مرتبے اور ماحول پر نظر کرتے ہوئے تعبیر دینی چاہئے۔ اگر تعبیر غم انگیز ہو تو معبر تسلی آمیز اور اچھے الفاظ میں تعبیر بیان کرے اور خواب مسرت آمیز ہو تو اچھی عبارت میں بیان کرے۔

خواب اور تعبیر کا تعلق موسموں سے بھی ہے!

خواب اور تعبیر کا تعلق موسم سے بھی ہوتا ہے، مثلاً کوئی شخص خواب میں ایسی شے دیکھے، جو اس موسم میں نہیں ہوتی ہے تو خواب سعد نہیں ہوتا، یعنی جس طرح بے موسم کے اس شے کا ملنا محال ہوتا ہے، اسی طرح فائدہ، خوشی اور کامیابی وغیرہ بھی مشکل ہے، اگر موسم کی شے دیکھے تو خواب سعد ہوگا، یعنی جس طرح موسم کی شے آسانی سے مل سکتی ہے۔ اسی طرح امید بھی آسانی سے پوری ہوگی۔ چنانچہ ایک شخص نے حضرت یوسفؑ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے ستر دینار ملے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ تجھے ستر ہزار دینا ملیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ دوبارہ اس شخص نے پھر سے یہی خواب دیکھا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو کسی تہمت میں گرفتار ہو کر ذلیل ہوگا۔ اس نے عرض کیا کہ اسی خواب کی تعبیر تو آپ نے پہلے کچھ اور دی تھی، لیکن اس بار کچھ اور دی ہے تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ موسم بہار تھا، ہر چیز پھل پھول رہی تھی، لیکن اب موسم خزاں ہے اور ہر شے کو تنزل ہے۔

خواب کی قسمیں

خواب تین اقسام پر مبنی ہوتے ہیں۔ (۱) خیالات اور وہم، یعنی جن معاملات میں دن کو غور و شغف رہا ہو، رات کو وہی معاملات تخیل کی شکل میں سامنے آتے ہیں۔ (۲) وساوس شیطانی (۳) صحیح اور سچے خواب۔

جو شخص حلال روزی کھاتا ہے، نمازی اور شریعت کا پابند ہو، اس

کا خواب سچا ہوتا ہے۔ جب پیٹ غذا سے پر ہو، اس وقت جو خواب نظر آئے وہ وسوسۂ شیطانی ہوتا ہے۔ دن کا خواب اکثر وہم وخیال ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر شام جو خواب دیکھا جائے وہ بھی وہم وخیال ہوتا ہے۔ عورت کے مقابلہ مرد کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے۔ بچے کے مقابلے جوان کا اور بوڑھے کے مقابلہ میں بھی جوان کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے۔ جاہل کے مقابلہ عالم کا خواب زیادہ معتبر ہوتا ہے۔

دیوانے مجنوں، خبط الحواس اور شرابی لوگوں کے خواب قابل اعتبار نہیں ہوتے۔

خواب دیکھنے پر کیا کریں؟

خواب دیکھنے کے بعد جب آنکھ کھلے تو غور کریں کہ کس کروٹ پر لیٹے ہیں؟ اگر داہنی کروٹ پر لیٹے ہیں تو خواب سچا ہے اور اگر بائیں کروٹ پر لیٹے تھے تو خواب قابل اعتبار نہیں اور اگر سچا بھی ہے تو کافی مدت کے بعد اس کا نتیجہ ظاہر ہوگا۔ اگر پیٹ کے بل لیٹے ہیں، یعنی پشت اوپر کی طرف ہے تو یہ خواب وسوسۂ شیطانی ہے اور قابل اعتبار نہیں ہوگا۔ رات کے وقت خواب کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ رات نور سے خالی ہوتی ہے۔ اس لئے خدشہ ہے کہ خواب بھی نور سے خالی ہو جائے گا۔ طلوع آفتاب وغروب آفتاب کے وقت آسمانوں پر تلاطم کا وقت ہوتا ہے اور ایسے وقت خواب بیان کرنے سے خطرہ رہتا ہے کہ خواب بھی متلاطم ہو جائے گا۔ اس لئے شریعت نے ان دونوں اوقات میں نماز پڑھنے کو بھی منع فرمایا ہے۔ جس وقت اذان یا اقامت ہو رہی ہو اس وقت بھی خواب بیان کرنے کی ممانعت ہے اور اگر کہیں اذان یا اقامت ہو رہی ہو، لیکن وہ جگہ دور ہونے کے سبب آپ تک آواز نہیں آرہی ہو تو خواب بیان کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سے جب ابر محیط ہو، بارش ہو رہی ہو، آندھی چل رہی ہو تو بھی خواب بیان کرنے کی ممانعت ہے۔ بچوں، جاہلوں، حاسدوں اور دشمنوں کے سامنے ہرگز ہرگز خواب بیان نہ کریں۔

اگر کوئی شخص مسرت آمیز ومبارک خواب دیکھے تو دیکھنے والے پر لازم ہے کہ آنکھ کھلتے ہی فوراً الحمد اللہ کہہ کر اپنے دل سے اچھی تعبیر دے دے کہ یہ خواب مبارک ہے تو انشاء اللہ ترقی، خوشی، صحت اور کامیابی ضرور ملے گی۔ اور اگر خواب ڈراؤنا ہے تو آنکھ کھلنے پر فوراً لا حول ولا قوت الا باللہ پڑھ کر بائیں جانب ہلکا سا تھوک دیں اور خود اپنی زبان سے تعبیر دے دیں کہ یہ خواب نہیں، بلکہ وسوسۂ شیطانی یا وہم وخیال ہے۔ اس عمل سے خواب کا بد اثر زائل ہو جاتا ہے۔

غم گین، ڈراؤنے اور خراب خواب کا کسی سے بھی ہرگز ذکر نہ کریں۔ صحاح کی ایک حدیث میں تین مرتبہ تھوکنا آیا ہے، یعنی لاحول پڑھ کر تین بار بائیں جانب تھوک دیں اور صبح کو کچھ صدقہ دے دیں۔ صدقہ دینے سے برے خواب کا اثر معدوم ہو جاتا ہے۔ یہ باب پھر سے ذہن نشین رہے کہ خواب کا تمام تر بار تعبیر پر ہے، یعنی ہر خواب معلق ہوتا ہے اور پہلی تعبیر سے اسے نسبت خاص ہوتی ہے۔ یعنی پہلی مرتبہ مین جس قسم کی بھی تعبیر دے دی جائے وہی اثر خواب میں پیدا ہو جاتا ہے۔

تعبیر خواب کے ماہرین کی تحقیق

تعبیر خواب کے ماہرین نے تحقیق کر کے انگریزی مہینوں کی تاریخیں، قمری حساب سے موافقت کرتے ہوئے سعد ونحس تاریخیں نکالی ہیں۔ ذیل کے چارٹ میں دی گئی تاریخوں مین نہ تو کسی سے خواب بیان کریں اور نہ ہی معبران تاریخوں میں تعبیر دے۔ ان تاریخوں میں خواب بیان کرنے یا تعبیر دینے سے اس کا عشرہ برا سامنے آتا ہے۔ خواب بیان کرنے والا اگر لاعلمی کی بنا پران تاریخوں میں خواب بیان کر بھی دے تو معبر پر لازم ہے کہ وہ تعبیر ہرگز نہ دے، بلکہ کسی اور دن تک کے لئے ٹال دے۔ ذیل کے چارٹ سے معلوم ہوگا کہ کن تاریخوں مین خواب بیان نہیں کرنا چاہئے۔

مہینہ	تاریخیں
جنوری	۱۔۲۔۴۔۶۔۱۱۔۱۲۔۲۰
فروری	۱۔۲۔۱۷۔۱۸
مارچ	۱۴۔۱۶
اپریل	۱۰۔۱۷۔۱۸
مئی	۷۔۸
جون	۱۷
جولائی	۱۷
اگست	۱۰۔۱۲
ستمبر	۱۰۔۱۸
اکتوبر	۶۔۱۱۔۱۵

خواب کی تعبیر کی مدت

علمائے علم الرویا نے خواب کی تعبیر ظاہر ہونے کی مدت چند گھنٹوں سے لیکر ساٹھ سال تک رکھی ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں واقعۂ کربلا کو خواب میں دیکھا تھا، مگر اس سانحہ کا ظہور ساٹھ برس بعد ہوا تھا۔ رات کے بارہ بجے کے بعد سے صبح فجر تک جو خواب نظر آئے اس کو نتیجہ ایک ہفتے کے اندر اندر معلوم ہوجاتا ہے۔

جو خواب رات چار بجے کے بعد نظر آئے اس کی تعبیر اسی دن، دوپہر سے قبل سامنے آجاتی ہے۔

کن تاریخوں کے خواب سچے یا جھوٹے ہوتے ہیں؟

خواب کی تعبیر جہاں بہت سی چیزوں پر منحصر ہے، وہیں چاند کی تاریخوں پر بھی خوابوں کا بہت انحصار ہے۔ چارٹ میں دی گئی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند کی کن کن تاریخوں کے خواب سچے، جھوٹے اور ممزوح ہوتے ہیں۔

چاند کی ان تاریخوں کے خواب بلاشبہ سچے ہوتے ہیں اوران کا نتیجہ بھی جلد ظاہر ہوتا ہے۔

۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۵۔۱۶۔۱۹۔۲۶۔۲۷۔۳۰

طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مہندی: آپ ﷺ کو سر درد لاحق ہوجاتا تو آپ ﷺ سر پر مہندی کا استعمال کرتے اور فرماتے کہ یہ اس کے لئے اللہ کے حکم کے ساتھ فائدہ مند ہوگی۔

جو کا دلیہ: بخار کے لئے آپ ﷺ جو کا دلیہ بنانے کا حکم دیتے اور مریض کو کھلانے کی تلقین کرتے۔

ثناء: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہو سکتی تو وہ ثناء میں ہوتی۔

بہی: آپ ﷺ نے فرمایا۔ بہی دل کو مظبوط کرتی ہے اور روح کو نشاط بخشتی ہے، اور سینے کی گھٹن کو دور کرتی ہے۔

قسط: آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں کو گلے پڑنے پر گلا ملنے او ردبانے کا عذاب نہ دو بلکہ قسط کا استعمال کرو۔

کلونجی: آپ ﷺ نے فرمایا کلونجی ہر بیماری کے لئے شفاء ہے۔

علم ریمیا یعنی شعبدات کا علم

تحریر و تحقیق: روحانی اسکالر علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری (0333-6974734.0300-4967412)

(نوٹ) یہ صرف ایک معلوماتی مضمون ہے اس سے قطعاً کسی اہل حق اور اہل فن کی توہین مقصود نہیں ہے

موجودہ زمانہ بعض جعلی عامل پیر فقیر اور فٹ پاتھ پر بیٹھنے والے پیشہ ور اشخاص راہ چلتے لوگوں کو اپنے شعبدے دکھا کر لوٹ لیتے ہیں، ایسے لوگوں کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے چند مشہور و معروف شعبدوں کی حقیقت طشت از بام کی جاتی ہے تاکہ عامۃ الناس اور سیدھے سادھے اور بھولے بھالے لوگ ان کے مکر و فریب سے بہ آسانی بچ سکیں، علوم خمسہ پر ایک مشہور کتاب ''کلید اسرار'' ہے۔ جس میں علم کیمیا، علم لیمیا، علم ہیمیا، علم سیمیا، علم ریمیا پر مفصل بحث کی گئی ہے، یعنی نیرنجات، شعبدات، سحر طلاسم، تسخیر کواکب و جنات، اکسیر، علم نوامیس وغیرہ پر مشتمل ہے۔ وہ حیلے جن سے کسی دوسرے شخص سے مال واسباب یا نفع حاصل کیا جائے، اس کو تین فصلوں میں بیان کیا جائے گا۔ پہلی فصل ان حیلوں کے بیان میں ہے جو مختلف گروہوں نے اختیار کر رکھے ہیں۔

نجومیوں کا حیلہ

جب کسی کا طالع دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ابھی تیرا طالع کمزور ہے اور سیارہ جو تیرے فلاں عضو سے متعلق ہے، ضعیف ہے۔ اگر تجھ کو یقین نہیں ہے تو میں موم کی ایک صورت تیرے لئے بناتا ہوں، اس کو پانی میں ڈال کر رات کو چھت پر رکھ دینا اور صبح دیکھنا سیارہ کی تاثیر، یعنی نحوست سے وہ عضو خراب ہو جائے گا، اس وقت جان لینا کہ نجوم کا حکم درست ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ موم کی ایک صورت بنائے اور عضو مذکور کے جوڑ پر قدرے نمک رکھ کر اوپر سے موم لپیٹ دے، پانی میں پڑا رہنے سے نمک گھلے گا اور عضو مذکورہ خراب ہو جائے گا۔

ملا سیانوں کا حیلہ

ملاعب ناریہ اور مائیہ میں جو کچھ بیان ہوا، وہ سب ان لوگوں کے حیلے ہیں اور ان کے ایک حیلہ یہ ہے کہ وہ اپنے معتقد سے کہتے ہیں تجھ کو دیو یا جن ستاتا ہے، میں اس کو قتل کروں گا، پھر ایک موم کی صورت بنا کر کہتا ہے اس میں، میں نے دیو (جن) کو قید کر دیا ہے، پھر اس موی تصویر کا سر کاٹتا ہے اور اس میں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ معتقد اور سائل یہ خیال کرتا ہے کہ واقعی دیو یا جن قتل ہو گیا ہے۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ اس موی تصویر میں ایک جونک رکھ دیتے ہیں اور اس کے کٹنے سے خون بہتا ہے۔

شیطان کو قتل کرنا

اور ان کا دوسرا حیلہ یہ ہے کہ حمام میں شیطان قتل کرتے ہیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے کہ حمام میں ایک گھاس کی دھونی روشن کرے، جس کو رنگ باس کہتے ہیں اور ایک بہت چراغ جس کی بتی کو جرلیس کی چربی سے آلودہ کیا ہو، روشن کرے۔ شاہترہ ہندی کے بیج اپنے پاس رکھے اور قدرے شنگرف اور دم الاخوین بھی باریک پیس کر اپنے پاس رکھے، پھر چراغ کو روشن کر کے گھاس کی دھونی دے اور ایسا دکھائے کہ گویا اس وقت وہ شیطان کو قتل کر رہا ہے، پھر اس طشت کو جس میں شنگرف وغیرہ کا پانی بھرا ہوا ہو پھینک دے اور شور و غل مچائے اور مکان سے باہر نکل آئے، لوگ اس وقت عجیب طرح کے مختلف رنگوں کے دھوئیں اڑتے ہوئے دیکھیں گے اور خون بھی گرا ہوا معلوم ہوگا، وہ سمجھیں گے کہ واقعی شیطان قتل ہو گیا ہے۔

درویشوں کا حیلہ

ان لوگوں کے ساتھ چند مصاحب بھی ہوتے ہیں جو ان کی

کرامات اور خوارق کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور اپنی خاص گفتگو اشاروں اور کنایوں میں کرتے ہیں، ان کے بہت سے حیلے ہیں۔

چہرہ پر خاص نور کی تجلی

ان میں سے ایک حیلہ یہاں بیان کیا جاتا ہے جو یہ ہے کہ اہل مجلس کو ایسا معلوم ہو کہ حضرت صاحب کے چہرے پر خاص نور کی تجلی ہو رہی ہے اور حضرت صاحب فرشتوں سے زیادہ مقدس معلوم ہو رہے ہیں، لوگوں کو اس سے بے حد تعجب ہوگا۔

اس کی ترکیب یہ ہے کہ درخت (بہجۃ العالم) کے شگوفہ (کونپل) لے کر ان کا عرق نکال کر اپنے چہرے پر ملے اور اگر یہ شگوفے نہ ملیں تو ایک جزء ہڈی کا چونہ (سوختہ ہڈی) اور دو جزء بیاض البیض یعنی سفیدی بیضہ مرغ خوب سحاق کرے، پھر اس کو ایک کوزے میں بند اور گل حکمت کر کے آگ میں رکھ دے، پھر نکال کر ایک جزء ماء الحمص اور نیم جزء شیرہ تخم خربوزہ اس میں ملا کر خشک کرے، پھر ایک کپڑے پر چاقو یا چھری کی نوک سے تھوڑا سا لگائے اور ایک ساعت اس کو ہاتھ نہ لگائے، پھر ہاتھ سے تھوڑا سا پانی لے کر اس دوا کو حل کر کے منہ پر پھیرے اور ایک معتقد ہاتھ میں آئینہ لے کر، اگر دن ہے تو سورج کی شعاع کے سامنے کھڑا ہو اور اگر رات ہو تو شمع وغیرہ کے آگے کھڑا ہو تاکہ اس کا عکس حضرت صاحب کے چہرے پر پڑے۔ حضرت صاحب کا چہرہ ایسا منور ہوگا کہ سب لوگ حیران ہوں گے اور حضرت صاحب کا کاروبار خوب چمکے گا۔

دوسری فصل ان حیلوں کے بیان میں ہے جن سے اذیت وغیرہ پہنچا کر اور ڈرا کر لوگوں سے مال حاصل کرتے ہیں ان میں سے چند ایک کا اجمالاً ذکر کیا جاتا ہے۔

زاہد و عابد کو اذیت دینا

جب کسی زاہد و عابد کے مصلی کو عرق لیموں اور دودھ سے آلودہ کریں تو وہ کبھی پاک نہ ہوگا، یعنی ان چیزوں کا اثر دھلنے سے نہ جائے گا اور زاہد و عابد مصلی دھوتے دھوتے پریشان ہو جائے گا۔ حتی کہ مصلی کا اتنا حصہ کتر کر پھینک دے گا۔

کاتب کو اذیت دینا تاکہ وہ لکھ نہ سکے

کاتب کی دوات میں اگر قدرے املی کا عرق ڈال دیا جائے تو کاتب ایک حرف بھی نہ لکھ سکے گا۔

اذیتِ طباخ یعنی کھانے میں کیڑے پیدا کرنا

بھٹیارے کی دیگ میں قدرے تخم بادروج ڈال دے ایسا معلوم ہوگا کہ تمام دیگ میں کیڑے پڑے ہوئے ہیں اور کھانے والوں کو کراہت اور نفرت ہوگی۔ بعض نے کہا ہے کہ اگر اونٹ کا تازہ رودہ یعنی آنت اس کو اس قدر صاف اور دراز کرے کہ ایک گز سے دس گز ہو جائے، پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر سیاہ رنگ میں رنگ لئے جائیں، پھر جب دسترخوان پر چاولوں کی پلیٹیں بھر کر آئیں تو اس میں قدرے ان میں ملا دے، کھانے کی گرمی سے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا معلوم ہوگا کہ پلیٹ سیاہ کیڑوں سے بھر گئی ہے، لوگ اس کھانے سے نفرت کریں گے۔

نانبائی کو اذیت دینا

جب قدرے نیل معقود اس کی دیگ میں ڈالیں تو بکری کے تمام پائے زرد رنگ کے معلوم ہوں گے، جیسا کہ مردار کے پائے ہوتے ہیں اور اگر قدرے بارود یا تانبہ یا سکہ کا برادہ تنور میں ڈالیں گے تو سب روٹیاں تنور میں گر پڑیں گی۔

حلوائی کو اذیت دینا

حلوائی کے حلوے میں انتہائی چالاکی سے قدرے صبر سقوطری باریک پسا ہوا ڈال دیں تو کوئی شخص بھی اس کو حلوہ نہ کھائے گا۔

پسنہارا یعنی چکی والے کو اذیت دینا

پانچ درم قلعی ریزہ ریزہ کر کے قدرے برادہ سکہ کے ساتھ گیہوں کے ہمراہ چکی میں ڈال دیں تو فوراً چکی رک جائے گی اور بالکل حرکت نہ کر سکے گی۔ جب تک چکی کو اٹھا کر اچھی طرح صاف نہ کر لیا جائے۔

اذیت گھڑ سوار، یعنی گھوڑے کو بیمار کرنا

گھوڑے کو تین درم افیون اور پچاس عدد جوز کے ساتھ چونے کے پانی میں جوش کر کے پلا دے، گھوڑا اسی وقت بیمار ہو جائے گا، حتی کہ

ایک قدم بھی نہ چل سکے گا اور اگر روغن گاؤ اس کے حلق میں ٹپکا دیا جائے تو فوراً تندرست ہو جائے گا۔

اذیت صراف

اگر شکاری کی جوتی کا دایاں پاؤں بائیں پیر کی طرف کر دیا جائے اور وہ غلطی سے دائیں پیر کی جوتی بائیں پیر میں ڈال لے تو مطلقاً شکار نہ ملے گا۔

اذیت ڈھول ساز

اگر بھیڑیئے کی خشک کھال قدرے آگ پر جلائیں اور ڈھول یا نقارہ کو اس کی دھونی دیں تو سب نقارے اور ڈھول پھٹ جائیں گے اور اگر بھیڑیئے کی کھال کا نقارہ یا ڈھول بنائیں اور اس کو بجائیں تو جن نقاروں تک اس کی آواز جائے گی وہ سب نقارے پھٹ جائیں گے۔

(اس مضمون کی دوسری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علم الاعداد اور آپ کی شخصیت

تحریر: فرح کوثر

تمام تعریفیں اور حمد وثناء خالق کائنات کے لئے ہیں جو پوری کائنات کا رب ہے۔ تمام حمد وثنا اس رب العالمین کے لئے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد کا رب ہے۔ قارئین ''روحانی تقویم'' کے لئے علم الاعداد آپ کی شخصیت پر کیا اثرات رکھتا ہے لے کر حاضر ہوئی ہوں ۔علم الاعداد ایک عددی سائنس ہے۔ لیکن علم الاعداد غیب دانی اور پیش گوئی کا علم بھی ہے۔ اس کا تعلق علم نجوم، دست شناسی اور دیگر مخفی علوم سے ہے جو کہ علم الاعداد کی رہنمائی کرتا ہے۔ ریاضی اور شماریات کا تعلق سائنس سے ہے جو اعداد کے علم سے متعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ شماریات ہمیں مستقبل کے لئے کسی نتیجہ پر پہنچنے میں مدد کرتے ہیں لیکن علم الاعداد ہمیں کسی فرد واحد یا قوم کے مستقبل کے باطنی اور پر اسرار حالات کا پتہ دیتا ہے۔ وہ لوگ جو باطنی اور پر اسرار علم نجوم پر یقین نہیں رکھتے وہ اسے مفروضہ یا فرضی تصور کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اعداد کا کسی فرد کے مستقبل یا زندگی کے حالت پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ اعداد ہی کسی کی تقدیر کو متاثر کرتے ہیں۔ ایسے افراد کا خیال بالکل غلط ہے۔ ستاروں کی مدد سے پیش گوئی اور مستقبل کے حالت بیان کئے جاتے ہیں اور ہر ستارے کا تعلق کسی نہ کسی عدد سے ہوتا ہے۔ آسمانی کونسل میں ۷ ستارے ہیں

سیارے	PLANETS	NUMBER اعداد
سورج، شمس	SUN	1
چاند، قمر	MOON	3
عطارد	MERCURY	5
مریخ	MARS	4اور9
زہرہ	VENUS	2اور7
مشتری	JUPITER	6
زحل	SATURN	8

اور اسی طرح انسان کے نام کا جو ذاتی عدد ہوتا ہے وہ شخصیت کا عدد کہلاتا ہے۔ وہ عدد کسی نہ کسی فلکی ستارے کے تابع ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نام لیتی ہوں عاصمہ، ع+ص+ا+م+ہ ۷۰+۱+۹۰+۴۰+۵=۲۰۶=(۸) اس عدد کا تعلق نحس ستارہ زحل سے ہے۔ اگر اس کی پیدائش ستارہ مشتری کے زیر اثر بھی ہوئی ہو تو اس کے نام کا عدد ۸ ہونے کی وجہ سے ستارہ زحل اس کی زندگی میں محرومیاں ناکامیاں اور طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے نام صاحب علم عاملین یا مومن، مومنہ سے رہنمائی حاصل کر کے تجویز کریں۔ فی زمانہ میں گھریلو اختلافات مابین زوجین اور شرح طلاق میں از حد اضافہ مشاہدے میں آرہا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ اعداد میں دوستی اور دشمنی کا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ کی شادی موافق عدد والے فرد سے ہو تو زندگی کامیاب گزرتی ہے اور اگر آپ کی شادی مخالف عدد والے سے ہو تو انجام لڑائی جھگڑے اور قتل خودکشی ہوتا ہے۔ اگر آپ کی شادی بے تعلق عدد والے فرد سے ہو تو انجام طلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح اولاد کا نام ماں باپ کے موافق ہو تو اولاد سعادت مند اور تابعدار رہتی ہے اور اگر اولاد کا نام ماں باپ کے مخالف ہو تو اولاد بغاوت پر اتر جاتی ہے۔ ایسے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی خوش حال گزارنے کے لئے کسی اہل علم انسان سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

مجرب آزمودہ دعائیں

علم حلال مشکلات ۔مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ جو کوئی مشکل اور پریشانی میں اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

شادی کے لئے ۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شادی کے لئے سورہ قصص کی یہ آیت تلاوت کی تھی کہ ان کی شادی ہوگئی، لہٰذا مرد اپنے لئے اور عورت اپنے لئے پڑھ سکتی ہے۔ رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ. (آیت نمبر ۲۴) پروردگار سب سے اچھی (نعمت میری طرف نازل فرما میں حاجت مند ہوں)

عام پارٹی کے شور شرابے کی وجہ سے جب میرے اپنے گھر میں بھی کان پڑی آواز سنائی نہیں دی تو مجھے مجبوراً ایک سیکنڈ کے لئے سنجیدہ ہونا پڑا۔ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ جب بھی میں سنجیدہ ہوجاتا ہوں تو میرے قلب وجگر پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے، دل کی دھڑکنیں سست ہوجاتی ہیں اور جگر نیا خون بنانا بند کردیتا ہے۔ اس لئے میں بعض اطباء کی رائے کی بنا پر سنجیدگی کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دیتا۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ میرے سنجیدہ ہوتے ہی بیوی میرے کاندھوں پر کسی آسیب کی طرح سوار ہوجاتی ہے اور سوالوں کی اس طرح بوچھار شروع کردیتی ہے کہ میں پریشان ہوکر سنجیدگی کو پھر طلاق دے دیتا ہوں۔ بے چاری سنجیدگی بھی عدت گزارتے گزارتے تنگ آگئی ہے اور میں نے بھی یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ نہ کبھی میں سنجیدگی سے وابستہ ہوں گا اور نہ اس سے علیحدگی کی نوبت آئے گی لیکن شامت اعمال دہلی میں عام پارٹی کے اقتدار میں آتے ہی ہر طرف ایک کہرام مچ گیا اور بڑے بڑے شرفاء میں جھاڑو کو لالچ کی نظروں سے دیکھنے لگے، جیسے یہ جھاڑو نہیں کوئی معشوقہ ہو اور براہ راست کوہ ارادات سے تشریف لائی ہوں اور تو اور میرے اپنے مکان ہی میں ایک قیامت سی برپا ہے، میری بیوی کیجر یوال سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہوگئی ہیں، اس کا دعویٰ ہے کہ نیتا کبھی ایماندار نہیں ہوسکتا، لیکن مسٹر کیجر یوال نیتا کم اور ایماندار زیادہ ہیں، میرے بچوں کو بھی نہ جانے کیا ہوا جب دیکھو آپس میں عام پارٹی کی چرچا کرتے رہتے ہیں اور عام پارٹی کی مخصوص ٹوپیاں اوڑھ کر بار بار آئینے کے سامنے جاکر کھڑے ہوتے رہتا۔

ایک بار جھلا کر میں نے بیوی سے کہا تم تو بیگم مروجہ سیاست کی سخت مخالف تھیں اور تم نے تو کبھی کسی لیڈر کے لئے دو حرف بھی تعریف کے زبان سے نہیں نکالے اب کیا ہوا۔ آخر کیجر یوال نے تم پر پڑھ کر کیا دم کردیا کہ تم دن دہاڑے گمراہ ہوتی دکھائی دے رہی ہو اور تمہارے بچے

سبھاش چندر بوس بنے پھر رہے ہیں۔ اس نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا تھا۔ ہندوستان میں پہلی بار ایک ایماندار نیتا نے سر اُبھارا ہے۔ اس کا ساتھ نہ دینا سیاست کی توہین ہے اور میں تو یہ کہتی ہوں کہ تمہیں اس پارٹی کو باقاعدہ جوائن کرنا چاہئے اور اس پارٹی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، تاکہ تمہاری ماضی کی غلطیوں کی تلافی ہوسکے اور تمہارا رب تم پر مہربان ہوجائے۔ میں نے ماضی میں ایسی کونسی غلطیاں کی تھیں کہ جس کے لئے میرا عام پارٹی سے نکاح کرنا ضروری ہو۔ آپ نے سیاست میں کئی بار اُچھل کود کرکے میری مرضی کے خلاف جو قلابازیاں کھائی ہیں ان کی تلافی بس اسی طرح ممکن ہے کہ آپ عام پارٹی سے بغل گیر ہوجائیں اور مسٹر کیجر یوال کی ایمانداری کو قریہ قریہ بیان کرتے پھریں تاکہ میں آپ پر پوری طرح مہربان ہوکر اپنی ہر ادا آپ پر نچھاور کردوں۔

میرے پیارے قارئین۔ بتائیے یہ زبردستی نہیں تو کیا ہے، میں جب تک مطمئن نہ ہوجاؤں عام پارٹی سے کیسے وابستہ ہوسکتا ہوں۔ میں مانتا ہوں کہ نیتاؤں نے پوری قوم کا خون جی بھر کے چوسا ہے، ہر پارٹی اندر سے کھوکھلی ثابت ہوتی ہے۔ ملا ملائم سنگھ جیسے لوگوں کو بے حیائی کے حمام میں کئی بار ننگ دھڑنگ دیکھا گیا ہے۔ کانگریس یا بھاجپا، سماج وادی پارٹی ہو یا بہوجن سماج پارٹی سبھی نے جنتا کو خون کے آنسو رُلایا ہے۔ لیڈروں کی بے شرمی دیکھ کر کوٹھے پر بیٹھنے والی بازاری عورتیں بھی شرمندہ شرمندہ سی نظر آتی ہیں، ایسے برے حالات میں جب میدان سیاست میں کیجر یوال نے چھلانگ لگائی تو ان کی ٹوپی اور جھاڑو دیکھ کر کچھ اطمینان سا ہوا اور دہلی میں عام پارٹی نے جس دن الیکشن جیتا تو کتنے ہی شریف لوگ اپنے اپنے گھروں میں جھاڑو لگاتے نظر آئے، آپ یقین نہیں کریں گے میں نے بچشم خود صوفی نونہال کو اپنے گھر کے صحن میں جھاڑو دیتے ہوئے دیکھا ہے، جب کہ ان کی زوجہ وہ ٹوپی پر اوڑھے کھڑی تھیں، جو عام پارٹی کا طرہ امتیاز بن چکی ہے۔ کل تک جس جھاڑو کو نفرت سے دیکھا جاتا تھا

آج اس جھاڑو کی قدر و قیمت کا یہ حال ہے کہ لوگ جھاڑو کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح کوئی نیا نیا عاشق از راہِ محبت اپنی محبوبہ کو دیکھتا ہے۔
ایک دن میں منشی مروارید کے گھر گیا تو بخدا کیا منظر تھا، میں اس ماحول کی منظر کشی نہیں کر سکتا، یوں سمجھئے کہ منشی مروارید ہاتھ میں جھاڑو لئے کھڑے تھے اور ان کے نصف درجن بچے اپنے سروں پر وہی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے اور ان کی زوجہ حسرت بھری نظروں سے اس جھاڑو کو تک رہی تھیں جو منشی مروارید کے ہاتھ میں تھی۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا، ماشاء اللہ۔ آپ کس قدر اچھے لگ رہے ہیں۔
کیا واقعی؟ انہوں نے عزت کی نظروں سے جھاڑو کو دیکھتے ہوئے کہا۔
جی ہاں۔ کم سے کم میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی زندگی اس جھاڑو کے بغیر ادھوری تھی اب آپ بیوی سے بھی زیادہ اس کو اہمیت دیجئے اور اس کو اپنے سینے سے لگا لیجئے۔
فرضی بھائی۔ "ان کی زوجہ بولیں۔" واللہ ان کے ذوق وشوق کا تو عالم یہ ہے کہ دن میں کئی کئی بار جھاڑو کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس طرح خوش بخوش نظر آ رہے ہیں، جیسے کوئی ہفت اقلیم ان کے ہاتھ لگ گئی ہو۔
اور بھابی جان۔ "میں ان کی زوجہ سے مخاطب ہوا" ابھی تک آپ نے اس جھاڑو کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔
نہیں نہیں ایسا نہیں ہے، وہ نہایت اخلاص کے ساتھ بولیں، رات سے کئی بار میں بھی اس جھاڑو کو اپنے ہاتھ میں لے چکی ہوں اور تین تین بار اپنے سب بچوں کے ہاتھوں میں پکڑا چکی ہوں۔ میں نے تو یہ محسوس کیا ہے، فرضی بھائی۔ کہ جھاڑو ہاتھ میں لے کر طبیعت میں کس قدر عاجزی سی آ جاتی ہے اور جھاڑو پکڑتے ہی سیاسی جذبات بھی انگڑائیاں لینے لگتے ہیں۔
کیا مطلب؟
مطلب! بس مطلب یہ سمجھئے کہ بڑی مشکل سے دل کی بے قراری کو قرار آیا ـــ کہ جھاڑو ہاتھ میں لے کر مجھے شوہر پہ پیار آیا۔
بیوی کا شعر سن کر منشی مروارید بولے۔ ایک شعر میری طرف سے برداشت کیجئے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
یہ جھاڑو ہاتھ میں لے لے اگر تو دبدبہ چاہے

سبحان اللہ۔ میں نے ان دونوں کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ واقعتاً جھاڑو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

لو منشی مروارید نے میرے قریب آ کر کہا۔ "ذرا آپ بھی تو ہاتھ لگاؤ۔" دیکھو تو سہی یہ جھاڑو کس قدر معصوم ہوتی ہے، اب تک تو ایک مخصوص طبقہ اس جھاڑو کو اپنے ہاتھوں میں رکھتا تھا، اب تو عالم یہ ہے کہ بڑے بڑے سورماء وقت اس جھاڑو کو اپنے دونوں ہاتھوں میں اٹھاتے پھر رہے ہیں اور جھاڑو کی قدر و منزلت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کسی بھی وقت اس پر بینڈ بھی لگ سکتا ہے۔ فی الحال تو جھاڑو کی اس قدر قلت ہے کہ جھاڑو اور ٹوپی بہ کثرت منگانے کے لئے چائنا کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔
ہماری رائے یہ ہے فرضی صاحب۔ "منشی مروارید مجھ سے مخاطب ہوئے" ایک بار آپ بھی جھاڑو لے کر پورے شہر کا گشت کر لیں، اس طرح آپ کا وقار بھی بڑھے گا اور جھاڑو بھی آپ کے ہاتھ میں فخر محسوس کرے گی، کیوں کہ اس جھاڑو سے جو پوری طرح چلی گئی ہے، مولوی حضرات متمتع نہیں ہو رہے ہیں، وہ ان ٹوپیوں سے بھی احتراز کر رہے ہیں جو قوم کا مقدر بن چکی ہیں۔
کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ منشی مروارید نے مجھے شک کی نظروں سے دیکھا۔
تم جو کچھ کہہ رہے ہو سچ کہہ رہے ہو اور سچ کے سوا کچھ نہیں کہہ رہے ہو۔ "میں نے زبان کھولی۔" مگر آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں حسن الہاشمی سے ڈرتا ہوں، میں ان کی اجازت کے بغیر مرنے کا ارادہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ جیسے مخلصین جھاڑو کو تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔
انتظار!؟ منشی مروارید کی زوجہ نے ایرانی لب ولہجہ میں کہا۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

ہم انتظار کریں گے تیرا قیامت تک
خدا کرے قیامت ہو اور تو آئے

ان کے شعر پڑھنے کا انداز بڑا والہانہ تھا اور ہونٹوں پر زبردست ہنسی بھی تھی۔ میں نے کہا، خدا آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے۔
منشی مروارید بولے۔ اماں کیا پوچھو جب سے کجریوال کی سرکار بنی ہے، یہ ایک ایک منٹ میں سو مرتبہ سے زیادہ ہنس رہی ہیں۔
دراصل جو خوشی خلاف توقع ملتی ہے۔ "میں نے کہا" اس میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ میری بیوی بھی جب سے عام پارٹی کی سرکار بنی ہے بار بار آئینہ دیکھ کر گن گنا رہی ہے۔

آپ اس پارٹی میں کب پدھار رہے ہیں۔ ''منشی مروارید کے ایک لڑکے نے پوچھا۔''

دعا کرو بیٹا، کسی طرح حسن الہاشمی رام ہوجائیں، پھر دونوں ہاتھوں میں جھاڑو لے کر میدان سیاست میں چھلانگ لگادوں گا اور ایسے ایسے بھاشن دوں گا کہ کانگریس اور بھاجپا کو بھارت سے ہجرت کرنی پڑے گی۔

لوگوں کا اصرار بڑھتا رہا کہ میں اس پارٹی سے وابستہ ہوجاؤں۔ لوگ بہت ہوشیار ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں عام پارٹی کو جوائن کرلوں گا تو نہ جانے کتنے ایرے غیرے اور نتھو خیرے عام پارٹی میں حشرات الارض کی طرح داخل ہوجائیں گے اور پھر جھاڑو بلیک ہونے لگے گی۔

سنا ہے اب بھی بہت مشکل سے دستیاب ہورہی ہے، ایک ہفتے پہلے آڈر دو تب جا کر ڈھنگ کی جھاڑو اپنے پلے پڑتی ہے۔ لوگوں کی یہ چاہت دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا اور ایک اتوار کی صبح کی میں بانو کو لے کر مولانا حسن الہاشمی کے دولت کدے پر چلا گیا، ان کے ایک ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی اور دوسرے ہاتھ میں اخبار۔ ان کی بیگم ان کے قریب ہی بیٹھی اپنے بالوں میں کنگھا کررہی تھیں، مجھے اور بانو کو دیکھ کر وہ کھلکھلا اٹھیں اور انہوں نے کھڑے ہوکر ہمارا خیر مقدم کیا۔

لیکن ہاشمی صاحب ٹس سے مس نہیں ہوئے وہ ہم دونوں کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے وہ اپنی آنکھوں سے یہ کہہ رہے ہوں۔ تم دونوں اس وقت کیوں نازل ہوگئے۔

انہوں نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا، ان کی بیگم ان سے مخاطب ہوکر بولیں۔

ابوالخیال سلام کررہے ہیں۔

والیکم۔ انہوں نے اس طرح جواب دیا جیسے زبردستی کوئی کسی کا قرض ادا کرتا ہے۔ میں خود ہی ان کے برابر میں پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بانو مولانا کی بیوی سے سرگوشیاں کرنے لگی۔ کچھ دیر بالکل سناٹا رہا، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ہم کسی قبرستان میں بیٹھے ہوں۔ اس موت جیسی خاموشی کا سینہ میں نے ہی چیرا، ہمت مردانہ سے کام لیتے ہوئے میں نے پوچھا۔

حضور! کیجریوال کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ اور ان کی جھاڑو اور ٹوپی کے بارے میں آپ کیا حسن ظن رکھتے ہیں؟

انہوں نے مجھے اس طرح گھورا جیسے وہ اسی وقت بلا اجازت میری روح قبض کرلیں گے۔

بھائی صاحب۔ بانو نے ان کی توجہ میری طرف سے ہٹانے کے لئے کہا۔ عام پارٹی تو آندھی اور طوفان کی طرح ساری دنیا.........نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ پورے ملک میں پھیل رہی ہے۔

تو پھر؟ ہاشمی صاحب نے بانو کو اس طرح گھورا کہ اس کی دونوں رُمالیاں تر ہوتے ہوتے رہ گئیں، وہ تو خیر یہ ہوئی کہ ہاشمی صاحب کی زوجہ نے ہاشمی صاحب کے ہاتھوں سے اخبار لے کر بڑے ہی پیار سے یہ کہا، کہ یہ دونوں آپ سے رائے مشورہ کے لئے آئے ہیں، ان کی سن لیجئے، اخبار تو آپ بعد میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اسی وقت سارے اخبار کو ہڑپ کرلینا ضروری ہے۔

ان کی کیا سنوں۔ یہ تو جب بھی آتے ہیں کسی نہ کسی خرافات کا ٹوکرہ اپنے سر پر رکھ کر لاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ٹوکرہ ان کے سر سے اُتار کر میں اپنے سر پر رکھ لوں۔ پچھلی بار طمطراق کے بیٹے کو لئے پھر رہے تھے، اس کو الیکشن میں انہوں نے کھڑا کیا، اس کے لئے جھوٹی اور من گھڑت باتیں اسٹیج پر کھڑے ہوکر کہیں اور اس کی جھوٹی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے پھر ہوا یہ کہ اس کو تین درجن سے زیادہ ووٹ نہ مل سکے۔ میں ان کی کیا سنوں، اب ان دونوں میاں کے سر پر جھاڑو کا بھوت سوار ہے۔

خیر کچھ بھی ہو۔ جھاڑو کے چودہ طبق روشن ہوگئے ہیں۔'' ان کی بیگم نے چسکی لی۔''

بی جان۔ جی ہاں میں ان کی بیوی کو بی جان ہی کہتا ہوں۔ کل تک کسی بھی بدنصیب کو ہم جھاڑو پھرا کہہ کر اپنے نفس کو تسکین دے لیا کرتے تھے، سمجھ میں نہیں آتا اب اسے کیا کہیں گے۔ جھاڑو کی توہین اب کون گوارہ کرے گا، پہلے کسی پر غصہ اُتارتے ہوئے کہہ دیا کرتے تھے کہ تیرے ہاتھ میں جھاڑو دے دوں گا، اب اگر ہم کسی سے یہ بات کہیں گے تو وہ تو مارے خوشی کے ہم سے لپٹ جائے گا۔ اس دور میں اگر ایک عدد جھاڑو کسی کی طرف سے عطا ہوگئی تو سمجھ لو کہ وارے کے نیارے ہوگئے۔

آخر تم دونوں چاہتے کیا ہو۔ ہاشمی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یا اللہ۔ ان کی مسکراہٹ! ہاشمی صاحب مسکرانے کے معاملے میں بھی اس قدر بخیل ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ بیاہ شادیوں کے موقع پر بھی وہ

بس اتنا ہی ہنستے ہیں کہ جیسے اونٹ کی جاڑھ میں زیرہ۔ میں تو اسے بدنصیبی سمجھتا ہوں کہ اللہ کا دیا ہوا ان کے پاس سب کچھ ہے، لیکن ہنسنے ہنسانے کے معاملے میں کنجوس مکھی چوس قسم کے واقع ہوئے ہیں۔ جس دن وہ بے اختیار ہنس دیتے ہیں ہمیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کہ جیسے قیامت کی آخری پیشین گوئی بھی پوری ہوگئی ہے۔

ارے کیا چاہئے۔" ان کی بیگم ہمارے بولنے سے پہلے ہی بول پڑیں۔" عام پارٹی کی دہلی میں سرکار بننے پر سبھی موج مستی لے رہے ہیں ان کے دل میں بھی کچھ ارمان مچل رہے ہوں گے۔

یہ بتائیں تو سہی کہ ان کے دل میں کونسے ارمان مچل رہے ہیں؟

بھائی صاحب۔" بانو بولی۔" یہ، یہ چاہتے ہیں کہ آپ انہیں بخوشی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت دے دیں، سیاست سے انہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے دلچسپی ہے، دل ہی دل میں گھٹتے رہتے ہیں۔ سچ مانئے اب تو مجھے ان پر رحم آنے لگا ہے۔

تم نے اور میری ان محترمہ نے" ہاشمی صاحب نے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔" اس کے دماغ بگاڑے ہیں، جب تم دونوں سفارش کرتی ہو تو مجھے غلط سلط باتوں کی بھی اجازت دینی پڑتی ہے، کام کے معاملے میں یہ بہت ہی لاپرواہ ہیں۔ طلسماتی دنیا کے سارے مضامین کمپیوٹر کے حوالے ہو چکے ہیں، لیکن ان کا اذان بت کدہ ابھی تک دفتر کو موصول نہیں ہوا۔ اگر میں نے اسے اجازت دے دی تو سیاست ہی کو اوڑھنا بچھونا بنالے گا، پھر بھی کوشش کروں گا کہ اپنے دل کو منالوں اور انہیں سیاست کی فیلڈ میں کچھ رن بنانے کی اجازت دیدوں۔ لیکن ابھی نہیں دوں گا، ابھی میرے بہت سے کام انہیں کرنے ہیں، کیوں کہ مجھے معلوم ہے کہ اجازت ملتے ہی یہ سیاست کی سڑک پر بے تحاشہ بھاگنا شروع کرے گا اور پھر بت کدہ میں اذان دینے کی انہیں توفیق نصیب نہیں ہوگی۔

لیکن حضور والا۔ اصل وقت تو پارٹی میں گھسنے کا یہی ہے، ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ السابقون الاولون۔ سبقت لے جانے والے ہی کامیاب رہتے ہیں۔ پارٹی کے ذمہ داروں کی طرف سے بھی یہی اعلان ہے کہ پہلے آیئے پہلے پایئے۔

ارے بھئی، پہلے جاؤ یا بعد میں جاؤ۔" انہوں نے بولنا شروع کیا۔" ہاتھ میں تو وہ جھاڑو ہی پکڑائیں گے، پہلے پہنچنے والوں کو سونے کا چمچہ تھوڑی ملے گا۔ اس ماہ کا اذان بت کدہ لکھ کر دیدو پھر جاکر شوق سے جھاڑو پکڑلو، وہ پارٹی ہے، کوئی ٹرین نہیں ہے کہ نکل جائے گی۔

ہاشمی صاحب کی بات سن کر غصہ تو مجھے بہت آیا، اور دل میں یہ آیا کہ اسی وقت آناً فاناً اپنا استعفیٰ پیش کردوں۔ واللہ اس نوکری نے میرے سارے ولولوں کو خاک میں ملا کر رکھا ہے، لیکن کیا کروں ایک تو بانو ہاشمی صاحب کو چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتی، دوسرے اللہ نے میری قسمت بھی ایسی بنائی ہے کہ کوئی دوسری ڈھنگ کی ملازمت نہیں ملتی، اس لئے ہر بار بس یہی ہوتا ہے کہ قہر درویش برجان درویش۔

چلو کیا ہے، آج ابوالخیال اذان بت کدہ آپ کو دے دیں گے، کل انہیں آپ پندرہ بیس دن کی چھٹی دے دینا۔" یہ ان کی اہلیہ نے اپنا مشورہ پیش کیا۔"

بھائی صاحب۔" بانو نے بھی اپنی چونچ کھولی۔" کئی دن سے تو مجھے ان پر بہت رحم آرہا ہے۔ سوتے وقت بھی عام پارٹی عام پارٹی بُڑبُڑاتے رہتے ہیں۔

نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔" ہاشمی صاحب طنزاً بولے۔" عشق ہوا بھی تو کس سے عام پارٹی سے۔

اور ایک رات تو یہ ہوا بھائی صاحب۔ بانو نے اپنی بات پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنے ایک دوست کو خواب میں دیکھا جیسے مرے ہوئے تین سو سال سے زیادہ ہو چکے ہیں، وہ خواب میں اس حالت میں تھے کہ ان کے ہاتھ میں جھاڑو تھی اور سر پر وہ ٹوپی جس پر عام پارٹی لکھا ہوا تھا اور ان کے چہرے پر قوم وملت کے بے شمار مسائل بکھرے ہوئے تھے۔ اس دوست نے انہیں اس حال میں دیکھا تو باقاعدہ ترنم سے یہ شعر پڑھا۔

سر پہ ٹوپی ہاتھ میں جھاڑو دل میں کیجر یوال۔ او تیرا کیا کہنا

بس اس خواب کے بعد تو بہت اُداس رہنے لگے ہیں اور ہم گھر والوں سے ہی یہی بولتے رہتے ہیں کہ اگر اس زندگی میں عام پارٹی سے وابستہ نہیں ہوا تو پھر پیدا ہونے کا مقصد ہی فوت ہوجائے گا۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ ہاشمی صاحب نے ناگواری کے ساتھ کہا۔ جس وقت تم پیدا ہوئے اس وقت کونسی گھڑی تھی اور تمہارے ماں باپ نے ایسا کونسا گناہ کیا تھا کہ جس کی سزا میں انہیں تم جیسی اولاد عطا ہوئی۔ پہلے عورتوں سے عشق کرنے کی بھرمار تھی اور اب عام پارٹی پر فدا ہوگئے ہو۔

میری تو ہر طرح مشکل ہے۔"میں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔" کسی خاتونِ مشرق سے محبت کرتا ہوں تب آپ کو برا لگتا ہے، کسی کاز سے پیار کرتا ہوں، تب آپ اُلٹی سیدھی سنا دیتے ہیں۔ میں نے آج تک یہ نہیں دیکھا کہ آپ میری حوصلہ افزائی کر رہے ہیں اور حضور! میرا ماننا تو یہ ہے کہ محبت کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ زندگی کا بوجھ ڈھونے کے لئے کسی نہ کسی سے تو محبت کرنی ہی پڑے گی، ورنہ یہ ہمالیہ پہاڑ جیسی زندگی کس طرح کٹے گی۔

دیکھ لیا آپ لوگوں نے۔"ہاشمی صاحب اپنی بیوی اور میری بیوی کی طرف مخاطب ہوئے۔"یہ اپنی زندگی کو بوجھ سمجھ رہے ہیں اور اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے انہیں اس عمر میں بھی کوئی دوشیزہ چاہئے تاکہ یہ آسانی سے دنیا بھر کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھا سکیں۔ ارے تم سے اچھے تو وہ گدھے ہیں جو دن بھر لوگوں کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں اور رات کو انہیں بستر پر لیٹنا بھی نصیب نہیں ہوتا اور اپنے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے انہیں کسی گدھی سے اظہارِ عشق کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ رات گزرتے ہی اگلی صبح سے وہ پھر لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے ہشاش بشاش ہوکر پھر بے چارے حاضر ہوتے ہیں۔

میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔"میں بولا۔"جب محبت شجر ممنوعہ ہے اور شریف لوگوں کو اس کے قریب بھی پھٹکنا جائز نہیں ہے تو پھر اللہ میاں نے اس محبت کو پیدا کیوں کیا ہے، اگر بغیر محبت کے یہ دنیا چل سکتی تھی تو پھر محبت پیدا کیوں کی گئی۔

محبت!؟ تم کیا جانو محبت کسے کہتے ہیں۔ محبت عیاشی کا نام نہیں ہے۔"انہوں نے تقریر شروع کی۔"محبت نام ہے ایک درد کا، ایک کرب کا، ایک کسک کا اور ایک لگن کا۔ محبت اس کو کہتے ہیں کہ ہم دوسروں کے غموں کو اپنے دل میں جگہ دیں، دوسروں کا درد اپنے سینے میں محسوس کریں، دوسروں کے دُکھ اور رنج کی کسک ہم اپنی روح میں پھڑکتا ہوا دیکھیں اور دُکھوں سے بھری ہوئی اس دنیا کے لئے اور اس دنیا میں رہنے والوں کے لئے ہمارے اندر خدمت اور جدوجہد کرنے کی لگن ہو۔ پردۂ فلم پر جو محبت دکھائی جاتی ہے وہ محبت نہیں ہے وہ تو وقت گزاری اور ٹائم پاس کرنے کا ایک فارمولہ ہے اور ذہنی عیاشی ہے جو آج موبائل کے میسجوں کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

لیکن محترم۔ میں گستاخی کی معافی چاہتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ میں نے آج تک محبت کے لئے اپنے موبائل کو استعمال نہیں کیا، میرے موبائل میں تو بیوی روزانہ صرف دس روپے کا ریچارج کراتی ہے تاکہ میں اس کے سوا کسی سے بات نہ کرسکوں میں تو محبت براہِ راست کرنے کا قائل ہو لیکن آپ تو ہمیشہ کی طرح آج بھی میری توہین کر رہے ہیں۔

برخوردار۔ میں تمہاری توہین نہیں کر رہا ہوں، میں تمہیں یہ سمجھا رہا ہوں کہ جس طرح کی محبت کی تم بات کرتے ہو اس طرح کی محبت کی ایک عمر ہوتی ہے، ہمیشہ کھلنڈرے رہو تو بات اچھی نہیں ہے۔ اللہ نے تمہیں صلاحیت بھی دی ہے اس صلاحیت سے کام لیتے ہوئے لوگوں کے کام آؤ، قوم و ملت کے لئے کوئی کارنامہ انجام دو، دکھی انسانیت کے آنسو پونچھو اور ان بچوں سے پیار کرو جو ایک ایک لقمے کو ترس رہے ہیں۔ بے شک اس ساری کائنات کو محبت کی بنیادوں پر پیدا کیا گیا ہے، لیکن محبت عورتوں سے حُسن بازی کا نام نہیں ہے، محبت نام ہے اس احساس کا جو روح کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے اور دل کی وادیوں میں پروان چڑھ کر اور برائے رضاء خداوندی خوشبو اور روشنی بن کر ساری کائنات میں پھیلتی ہے، وہ مسکراہٹ جو دوسروں کے لئے ہو، آنکھوں کی وہ نمی جو لوگوں کی تڑپ دیکھ کر دل کا وہ جذبہ جو کسی کو کسی منزل تک پہنچانے کے لئے ہو، بس یہی اصل محبت ہے اور اسی کو بندگی بھی کہتے ہیں۔

محترم! میں اسی طرح کے جذبات کی تسکین کے لئے عام پارٹی میں جانا چاہتا ہوں اور یقین کرلیں میں نے عام پارٹی میں ابھی تک کوئی عورت نہیں دیکھی کہ کوئی مجھ پر یہ الزام لگا سکے کہ میں عورتوں کی خاطر وہاں جا رہا ہوں۔

میں تمہیں اجازت دے چکا ہوں، لیکن عام پارٹی کا نعرہ یہ ہے کہ کرپشن دور کریں گے اور سرکاری دفتروں میں جو اتار کی پھیلی ہوئی لوگ اپنے ہاتھ پیر توڑے جس طرح بیٹھے ہوئے ہیں، رشوت لئے بغیر کسی سے مسکرا کر بات بھی نہیں کر رہے ہیں، اس برائی کو ختم کریں گے، اگر لوگ اپنا کام ایک ذمہ داری سمجھ کر انجام دیں تو اس ملک کے حالات بدل جائیں اور جب عام پارٹی کا ارادہ یہ ہے کہ لوگوں میں سدھار آئے تو اس پارٹی میں جانے والوں کو سب سے پہلے اپنا سدھار کرلینا چاہئے۔ پارٹیاں انسانوں میں سدھار پیدا نہیں کرتیں، اچھے اور سدھرے ہوئے لوگ جب کوئی پارٹی بناتے ہیں تو وہ صاف ستھری پارٹی ہوتی ہے، اگر غلط

لوگ پارٹی میں گھس گئے تو پارٹی کا بھی بیڑہ غرق کردیں گے۔تم نے تبلیغی جماعت کو نہیں دیکھا،اس سے زیادہ خداترس، تبلیغ کا جذبہ رکھنے والی اور انسانیت کو فروغ دینے والی کوئی دوسری جماعت موجود نہیں تھی، کیوں کہ یہ اچھے لوگوں پر مشتمل تھی۔اس میں شب بیدار لوگ شامل تھے اور جب سے اس میں ایسے لوگ آنے جانے لگے ہیں جن میں نہ کوئی احساس ہے، نہ کوئی بیداری تب سے پوری جماعت اعتراضات کا نشانہ بن کر رہ گئی ہے۔اس لئے ہر پارٹی کو اور ہر جماعت کے ذمہ داروں کو ہر وقت چوکنا رہنا چاہئے اور اس شعر کو حرز جان بنالینا چاہئے کہ۔

قافلہ چاہے مختصر ہوجائے
کوئی رہزن نہ ہمسفر ہوجائے

اور عزیزم۔انہوں نے اپنا رخ پوری طرح میری طرف کرلیا۔تم اپنی ملازمت کی ذمہ داریاں اگر دل سے ادا نہیں کروگے تو، دیکھو میری بات کا برا مت ماننا،تو پھر تم عام پارٹی کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے سوا کچھ نہیں کروگے۔ اروند کیجریوال کی ایمانداری مسلم،لیکن جب تک اپنے ایماندار جیسے افراد انہیں مہیا نہیں ہوجاتے تب تک یہ بیل جس کا بیج انہوں نے بویا ہے، ہرگز ہرگز منڈھے نہیں چڑھ سکتی۔ میں تو اخباروں میں یہ پڑھ رہا ہوں کہ بگڑے ہوئے لوگ جن کو بددیانتی اور بے ایمانی کا سرٹیفکٹ لوگوں نے دے رکھا ہے وہ دھڑا دھڑ اس پارٹی کے ممبر بن رہے ہیں، یقین کرو یہ لوگ تو نہیں سدھریں گے،لیکن ان کی بھرمار کی وجہ سے یہ پارٹی چاروں خانہ چت ہوجائے گی۔ جاؤ اس ماہ کا بھی اذان بت کدہ لکھ کردو اور اگلے ماہ کا بھی اور ہنسی خوشی پارٹی میں داخل ہوجاؤ اور اچھے کام کرکے قوم وملت کا بھلا کرو۔

میں تمہیں پورے ایک مہینے کی چھٹی دیتا ہوں۔

لیکن حضور! صرف چھٹی سے کیا ہوگا؟

پھر؟ اور کیا چاہئے؟

مجھے کچھ پیسے بھی چاہئیں، میں اگر اسی طرح خالی جیب ان کے کیمپ میں پہنچ گیا تو میں تو بدنام ہوں گا ہی آپ کی بھی رسوائی ہوگی، کیوں کہ میں دیوبند میں، صرف آپ کی پہچان مانا جاتا ہوں۔ میری بیوی دفتر آتے آتے دس روپے کا ریچارج کرائی ہے اور دس روپے برائے لنچ دیتی ہے اور آج کل تو ایک چائے اور سموسے کے لئے دس روپے بھی ناکافی نظر آتے ہیں، شام کو گھر واپس جاتا ہوں تو بچے میرے ہاتھوں کو دیکھتے ہیں۔ جن میں ایک پھٹے ہوئے بیگ اور سڑی ہوئی چھتری کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا، میں اپنے بچوں کے لئے سستے سے کھلونے بھی نہیں خرید سکتا اور چوری کرنے کی آپ جیسے لوگ اجازت نہیں دیتے، لیکن چلو یہ تو گھر کی بات ہے، میں پارٹی کے کیمپ میں جارہا ہوں تو کچھ تو آپ اپنی شان کا اور میرے وقار کا خیال رکھئے۔ میری یہ بات سن کر وہ متاثر ہوئے اور انہوں نے مجھے دس ہزار روپے دے دیئے اور بانو کو ایک ماہ کی ایڈوانس تنخواہ بھی دیدی۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا، اللہ آپ کی مغفرت کرے......اور......اور۔اور کچھ نہیں۔

میرے معصوم قارئین اب میں عام پارٹی میں باقاعدہ شامل ہوکر ان حوصلوں اور ولولوں کو پروان چڑھاؤں گا جن کے خواب میں دو مہینے سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ سب میرے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ عام آدمی پارٹی زندہ وتابندہ رہے تاکہ مجھ جیسے لوگ سیاست کی فیلڈ میں چھکے اور چوکے مارتے رہیں۔

(یارزندہ صحبت باقی)

حضرت مولانا **حسن الهاشمی** صاحب مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے۔ آپ اپنے مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں اور صبر وضبط کے ساتھ جواب کا انتظار کریں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

اور اس نمبر پر رابطہ قائم کریں:

9557554338

انمول موتی

☆ بہادر مقابلے کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
☆ مستقل مزاج مصیبت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
☆ امانت دار مفلسی کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
☆ دوست ضرورت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
☆ بردبار غصہ کے وقت آزمایا جاتا ہے۔
☆ شریف معاملہ ٹوٹنے کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

خوف ناک حویلی کی ہوش رُبا داستان جو ''طلسماتی دنیا'' کے قارئین انتہائی دلچسپی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ یہ بالکل سچی اور مبنی برحقیقت داستان ہے۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کرسکتی کہ اس کا حرف حرف سچا ہے کیوں کہ پندرہ بیس سالہ پہلے واقعات جو میں ایڈیٹر صاحب کے اصرار پر قلم بند کرکے ماہ بہ ماہ پیش کررہی ہوں یہ یادداشت کی بنیاد پر ہیں۔ ان میں حروف اور زیروزبر کی غلطی ممکن ہے اور یہ بات بھی عین ممکن ہے کہ واقعات اور حادثات ترتیب اور تواتر کے ساتھ بیان نہ ہوسکیں۔ لیکن حتی الامکان میں اس بات کی کوشش کررہی ہوں کہ تمام واقعات کی تصویرکشی ہوجائے یا پھر وہ تمام حادثات قارئین کے سامنے آجائیں جو خاص طور پر ہمارے چھوٹے سے گھرانے سے متعلق تھے۔ پھر بھی اگر کوئی بات چھوٹ جائے یا کسی حادثے کا ذکر کرتے ہوئے ترتیب الٹ جائے تو میں اس کے لئے تمام ناظرین سے معذرت چاہتی ہوں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ بیس سالہ پرانی آپ بیتی کو بعینہٖ بیان کردینا عقلی اعتبار سے بھی ناممکن ہے۔ اس داستانِ ہوش رُبا کو آگے بڑھانے سے پہلے کچھ اور باتیں آج کی صحبت میں یہ ناچیز رابعہ اپنے پرستاروں سے کرنا چاہے گی۔ سب سے پہلے تو میں اُن تمام قارئین کا شکریہ ادا کروں گی جو پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس داستان کو پڑھ رہے ہیں اور مجھ کمبخت سے ہمدردی رکھتے ہیں اور گاہے گاہے خلوص نامے بھی ایڈیٹر صاحب کی معرفت ارسال کرتے رہتے ہیں۔ میں اپنے تمام قارئین کی قدر کرتی ہوں اور ان کی محبت کا احترام کرتے ہوئے اُن کو دین ودنیا کی ترقی کی دعائیں دیتی ہوں۔ اس کے بعد میرا روئے سخن اُن حضرات کی طرف ہے جو ایڈیٹر صاحب کو بار بار میرا پتہ شائع کرنے کا تقاضہ کرتے ہیں اور اس بات کا اصرار کرتے ہیں کہ خوف ناک حویلی کی کامل نشان دہی کی جائے۔ ایسے لوگ شاید تمام تر مصلحتوں کو نظرانداز کرکے اپنی تمنا کا اظہار کرتے ہیں جب کہ رابعہ بانو کے پتے کی اشاعت خود رابعہ کے لئے ایک دردِ سر بنے گی اور جس دن ایڈیٹر صاحب نے قارئین کے اصرار کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دئے۔ اُس دن اس خاکسار رابعہ کا تو حشر برا ہوگا۔ میں کس کس کے خط کا جواب دوں گی اور اگر خوف ناک حویلی کی مکمل نشان دہی کردی گئی تو اس جناتی آثارِ قدیمہ کو دیکھنے کے لئے عوام وخاص کا جو اجتماع اُمڈ پڑے گا اس کی روک تھام کون کرے گا۔ اس لئے میں اپنے تمام قارئین سے دست بستہ اس بات کی درخواست کروں گی کہ وہ داستان کو دلچسپی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ ممکن ہے کہ اختتامِ داستان پر بہت سے سربستہ راز کھول دئے جائیں۔ اس سے پہلے ایسی باتوں کی فرمائش میرے نزدیک نامناسب ہے۔ بعض بھولے بھالے قارئین ایسی باتیں بھی لکھ دیتے ہیں کہ کیا آج تک کوئی عامل ہاتھ نہیں لگا جو خوف ناک حویلی میں ہونے والے ہنگاموں اور قتل وغارت گری کی روک تھام کرسکے۔ ایسے قارئین کے لئے یہ عرض ہے کہ یہ داستان آج کل کی بیان نہیں ہورہی ہے۔ بلکہ بیتے ہوئے بیس سالوں کی بیان ہورہی ہے۔ اس وقت روحانی عملیات کا سلسلہ اتنا عام نہیں تھا۔ خاص خاص لوگ یہ کام کرتے تھے اور جنات اور جادو کے توڑ کے ماہرین سے ہم نے کئی بار رابطہ قائم کیا تھا۔ میں بار بار یہ بھی بیان کرچکی ہوں کہ جس گھرانے کے ساتھ یہ واقعات پیش آئے وہ جن اور بھوت جیسی چیزوں پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور روحانی عملیات کو ملاؤں کا ڈھکوسلہ قرار دیتا تھا لیکن جب حادثات کی بارش ہوئی اور مصائب کی آندھیاں چلیں

اور قتل عام کا سلسلہ شروع ہوا تو اس گھرانے کے ذمہ دار لوگ مولوی ملاؤں کی تلاش میں نکلے اور ان سے انہوں نے علاج بھی کرائے لیکن تقدیر کا لکھا پورا ہوا اور ایک ایک کر کے تمام لوگ موت کا نوالہ بنتے چلے گئے۔ خوف ناک حویلی میں کل پندرہ افراد رہا کرتے تھے۔ ایک بار پھر میں ان سب کے نام بیان کردوں تاکہ نئے قارئین کو بھی اندازہ ہوجائے کہ موت نے کیسے کیسے پھولوں کو اپنے پیروں سے روندا ہے اور جنات نے کس طرح قسط وار ہماری خوشیوں کا گلا گھونٹا ہے۔ میرے حقیقی خالو تھے اس حویلی کے مالک جو جنات وغیرہ بالکل قائل نہ تھے ـــــ اور ان ہی کی تنہا رائے کی وجہ سے یہ حویلی خریدی گئی تھی۔ ان کا اسم گرامی لیٹین تھا۔ ان کی بیگم اپنے وقت کی بہت خوبصورت عورت تھیں۔ ان کے حسن و جمال کے چرچے خاندان بھر میں ہوا کرتے تھے۔ انہیں اوڑھنے پہننے کا بھی سلیقہ تھا۔ اس لئے بھی ان کے حسن میں ہمیشہ چار چاند لگے رہا کرتے تھے۔ وہ ہر محفل کی شان اور مجلس کی آن سمجھی جاتی تھیں۔ اس عورت کا نام تھا۔ شوہر کی اصطلاح میں بہار بیگم اور یہی بہار بیگم نجمہ کے نام سے ابھی بھی زندہ ہیں اور اس وقت وہ دنیا کی شاید سب سے زیادہ بدشکل عورت ہیں۔ اُن کی صورت اُف میرے مولیٰ۔ ایک آنکھ اُن کی حادثات کا شکار ہوچکی ہے۔ دوسری موجود ہے تو اس سے برائے نام نظر آتا ہے۔ اُن کے نصف چہرے پر جھلس جانے کی وجہ سے بہت بڑا سیاہ داغ ہے جو بجھی ہوئی لکڑی کی مانند ہے۔ سر پر بال نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ بالکل چٹیل میدان، آواز اور گفتگو سے بالکل محروم۔ بات اشاروں میں کرتی ہیں، منہ میں دانت ابھی تک موجود ہیں لیکن اُن کا رنگ سیاہ ہے۔ اُن کے ہنسنے کا تو اب کوئی سوال ہی نہیں لیکن کبھی کبھار اگر ہنس لیتی ہیں تو میں جناتی حادثات میں پلنے والی بھی خوف کی شدت سے کانپنے لگتی ہوں۔

یہ ہیں اس خوف ناک حویلی کی مالکن۔ ان کے ایک بھائی تھے یعنی میرے حقیقی ماموں جنہیں ہم زبیر ماماں کے نام سے جانتے تھے۔ ہماری خالہ کے دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام یونس تھا اور ایک کا یوسف۔ یوسف چھوٹا تھا۔ بہت پیاری پیاری باتیں کیا کرتا تھا۔ بڑا ہی معصوم بچہ تھا۔ خالہ کی چار لڑکیاں تھیں۔ صاعقہ، روبینہ، زریں اور گڑیا۔ صاعقہ سب سے بڑی تھی، روبینہ اور زریں درمیان کی تھیں۔ یہ دونوں جڑواں پیدا ہوئی تھیں اور گڑیا سب سے چھوٹی تھی۔ خالو لیٹین کی دو بہنیں تھیں یعنی ہماری ممی اور خالہ نجمہ کی نندیں۔ ایک کا نام شاہدہ تھا اور دوسری کا آمنہ۔ میرا ایک بھائی تھا، اس کا نام گڈو تھا، ان کے علاوہ ہمارے گھر میں ایک کام کرنے والا ملازم بھی تھا، جسے چھوٹو کہا کرتے تھے۔ ایک ہماری نانی اماں تھیں اور ایک میں خود تھی۔ اس طرح کل پندرہ لوگ اس حویلی میں رہا کرتے تھے اور اس اس وقت ہم کل پندرہ انسان تھے جو ایک ایک کر کے جنات کی کارروائی کا نشانہ بنے اور ان پندرہ افراد میں آج صرف دو نفر گھر میں باقی بچے ہیں۔ ایک ناچیز اور دوسرے بہار بیگم۔

☆ ☆ ☆

پچھلی قسط میں بات یہاں تک پہنچی تھی کہ عامل صاحب لاپتہ ہوگئے تھے اور زبیر ماما بے حس و حرکت پڑے تھے اور ڈاکٹر نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔ اسی وقت صاعقہ بھی بڑبڑا کر بے ہوش ہوگئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر ہوش میں آگئی۔ ماما زبیر کی وفات کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی اور ایک ایک کر کے تمام رشتے دار آگئے اور ہمارے ساتھ ان کے ماتم میں شریک ہوگئے۔ سبھی کا حال برا تھا۔ ماما زبیر سب بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس لئے سبھی بچوں پر ان کی موت کا گہرا اثر ہوا تھا۔ یونس اور یوسف بھی ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ رو رہے تھے۔ نانی اماں بالکل چپ تھیں۔ وہ عورتیں کے بیچ میں ابھی تک میرا چہرہ گھومتا ہے اس طرح بیٹھی تھیں جیسے مردے کو ٹیک لگا کر بٹھا دیا گیا ہو۔ عامل کی بات کو ہم نے چھپا لیا تھا۔ کسی کو کچھ بتایا ہی نہیں۔ گھر میں بس زبیر ماما کی موت کا ماتم تھا اور فضا صرف ان کی موت کی وجہ سے سوگوار تھی۔ عامل کا غائب ہوجانا ہمارے لئے قانونی طور پر کچھ مشکلات بھی کھڑی کر سکتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس بارے میں باہمی مشورے کے بعد یہ طے کر لیا کہ اس بارے میں کوئی بات زبان سے نہیں نکالیں گے۔ چند گھنٹوں کے بعد ماماں زبیر کو غسل کرا کر کفن پہنا دیا گیا۔ ظہر کے وقت تک بھی رشتے دار جمع ہوچکے تھے اور اب ماماجی کو رخصت کرنے کا وقت قریب آچکا تھا۔ جنازہ اٹھانے سے پہلے پٹواری اصغر حسین اور خالو لیٹین وغیرہ نانی اماں کے پاس آئے اور انہیں تسلیاں دینے لگے۔ جوان بیٹے کی موت پر ایک ماں کو جتنا بھی صدمہ ہوتا کم تھا۔ پھر نانی اماں نے تو پے درپے کئی صدمات برداشت کئے تھے۔ میری امی اور پاپا کی موت نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا پھر گڈو کی موت ان کے لئے دکھ کا باعث بنی۔ شاہدہ اور آمنہ باجی اگرچہ ان کی سگی بیٹیاں نہیں تھیں لیکن نانی اماں انہیں سگی اولاد

کی طرح چاہتی تھیں، ان کی موت سے بھی انہیں زبردست جھٹکا پہنچا اس کے بعد جو کچھ تماشے حویلی میں ہوتے رہے وہ سب نانی اماں کو بار بار صدمات پہنچاتے رہے۔ نانی اماں روحانی اور ذہنی طور پر بری طرح ٹوٹ چکی تھیں اور ماما زبیر کی دلخراش موت نے انہیں بالکل ہی نڈھال کر دیا تھا لیکن ان کی آنکھیں خشک تھیں دل ان کا رورہا ہوگا لیکن بظاہر وہ صبرو ضبط ہی کررہی تھیں اور از خود سارے گھر کو تسلی دے رہی تھیں۔

جس وقت خالو یٰسین اور پٹواری اصغر حسین وغیرہ نانی اماں کے پاس آئے تو نانی اماں نے خود ہی بولنا شروع کیا۔ صبر کرو اور اللہ کی رضا میں راضی رہو اور میری طرف سے اجازت ہے میرے بیٹو زبیر کے جنازے کو رخصت کرو۔ یہ سن کر خالو جان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں اور کئی عورتوں کو دورے پڑ گئے تھے۔ میں بھی خوب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ کیسا قیامت کا منظر تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے موت نے ہمارے گھر پر اپنا قبضہ جما لیا ہو۔ ہر آنے والے کی صورت پر آنسو بہہ رہے تھے۔ کچھ کچھ یاد پڑتا ہے کہ اس وقت پٹواری اصغر حسین نے کہا تھا ــــ اماں جان ــــ خدا خیر کرے میں نے تو یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ زبیر کا تیجہ نمٹتے ہی اس گھر پر لعنت بھیج دینی ہے۔ سرا بکے نہ بکے بس اب اس گھر میں یٰسین اور اس کے بچے نہیں رہیں گے۔

پٹواری اصغر حسین کی اس بات کی نہ کسی نے اس وقت تائید کی تھی نہ تردید۔ اس وقت تک تو بس رو رہے تھے اور بلک رہے تھے۔ جنازہ اٹھانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ اچانک گھر میں ایک کہرام مچا۔ کئی عورتوں کی چیخیں آسمان کی بلندی کو چھو گئی تھیں۔ دسیوں عورتیں تو خوف کی وجہ سے بے ہوش ہوگئی تھیں اور یہ بات بھی حد درجہ خوف ناک اور دہشت ناک تھی۔ ماما زبیر کفن میں لپٹے پڑے تھے۔ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے۔ ان کو اس طرح اٹھتے ہوئے دیکھ کر سب کی چیخیں نکل گئیں اور پورے گھر پر وحشت طاری ہوگئی۔ بہت سی عورتیں تو اسی وقت بھاگ گئی تھیں اور جو موجود تھیں وہ بھی حیرت زدہ تھیں۔ ہر شخص سہم کر رہ گیا تھا۔ یہ زندگی کا پہلا ایسا واقعہ تھا کہ لوگوں نے ایک مردہ انسان کو کفن سمیت بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

ماما زبیر زندہ ہونے کے بعد کافی دیر تک کچھ بول نہ سکے۔ وہ خود خوف زدہ سے محسوس ہو رہے تھے۔ کافی دیر تک گھر کے ماحول پر خوف طاری رہا۔ کچھ دیر کے بعد ماما زبیر کو کالی چادر اڑھا دی گئی اور پھر رفتہ لوگ رفتہ رفتہ واپس جانے لگے۔ گھر کے لوگ بھی زبیر ماما سے بات چیت کرنے کے لئے بیتاب تھے کہ ان پر اُن پر گزری ہوئی ان کی زبان سے سنیں کہ اچانک ایک اور حادثہ گھر میں ہوگیا اور وہ قبر جو ماما زبیر کے لئے کھدوائی گئی تھی وہ کسی اور کی آخر آرام گاہ بنی۔ (باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆☆☆☆

کرشمہ روحانیت

حمد وثنا ربانی کے بعد محمد وآل محمد ﷺ پر بے حد درود وسلام اس رب کائنات کے لئے جس کا ہر اسم اسم اعظم ہے۔ روحانی تقویم کے لئے نقش اسم اعظم نورانی وروحانی استخارہ حاضر خدمت کرنے کی بہترین ساعت شرف مشتری یا شرف قمر ہے، بوقت تیاری عود لوبان اگربتی روشن رکھیں اور باوضو ہوکر لکھیں نقش کے فوائد بے شمار ہیں جو کہ درج ذیل ہیں (۱) فتوحات (۲) ردسحر (۳) بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے اس نقش مبارک کو گھر اور دکان پر بھی لگا سکتے ہیں یہ نقش نہایت مجرب اور آزمودہ ہے۔

یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ

یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

یا رزاق یا رزاق یا رزاق یاقادر یاقادر یاقادر یاقادر یاوہاب

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

اللہ کافی یافتاح اللہ کافی

یا اللہ یا غفور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا اللہ یا اللہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم
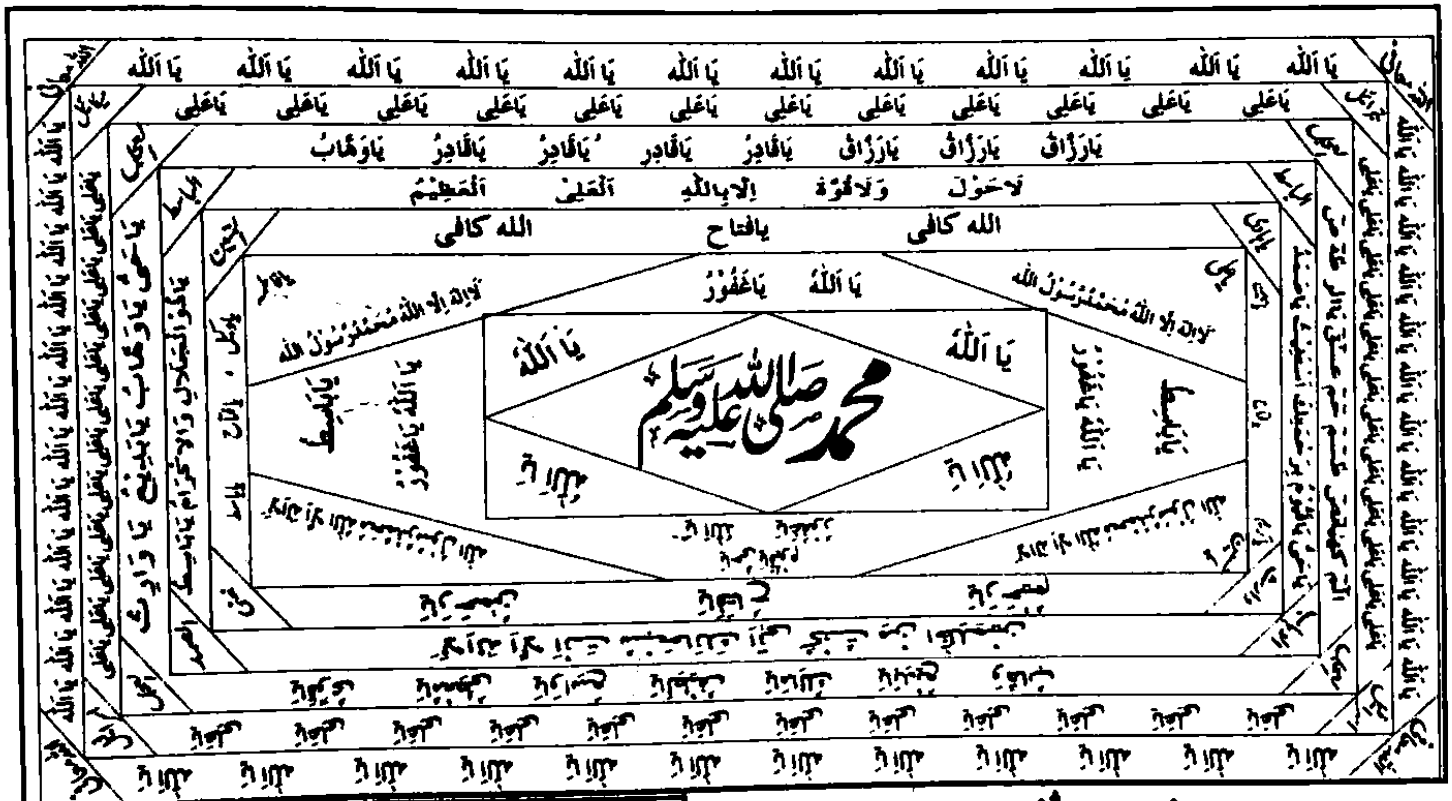
۷۸۶		نقش برائے روحانی استخارہ	
۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

ترکیب برائے روحانی استخارہ: جو شخص اپنے نیک اور بد سے خبردار ہونا چاہے یعنی دین ودنیا کے حالات یا چوری وغیرہ کی معلومات چاہیں تو باوضو ہوکر کسی بھی نیک ساعت میں اس تعویز کو سفید کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھیں اور جس مقصد کے لئے معلوم کرنے کا ارادہ کرے اس کو ذہن میں رکھے، اس نقش مبارک کو اپنے سر کے نیچے یا تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائے اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۰ار مرتبہ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِی پڑھے اللہ کے فضل وکرم سے اس کا جواب خواب میں مل پائے گا۔ عمل کرنے والے کے کپڑے پاک صاف جسم اور بستر پاک صاف رکھنا نہایت ضروری ہے ہر چیز کو خوشبو میں بسائے، یہ نقش نہایت مجرب ہے۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۳۵

اس پر داستان گو نے پارس کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے آقا! ہمارے وہ ملاح جو اپنی رہنمائی میں ہمیں یونان کی طرف لے جا رہے ہیں انہوں نے سپارٹا کا ساحل بھی دیکھا ہوگا، لہٰذا ہمارے کہنے پر وہ ہمیں سپارٹا پہنچا دیں گے۔''

جب وہ داستان گو خاموش ہوا تو عارب نے پہلی بار پارس کو مخاطب کر کے کہا۔ ''فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، میں مغرب کی ساری سرزمینوں اور ان کے ساحلوں سے واقف ہوں میں سپارٹا تک آپ لوگوں کی راہنمائی کر سکوں گا اور میری یہ دونوں بہنیں بیوسا اور عبیطہ بھی سپارٹا کے ساحل سے خوب شناسا ہیں۔''

پارس نے آگے بڑھ کر عارب کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''پھر تو تم تینوں، بہن بھائی ہمارے لئے بڑے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔'' پھر پارس نے بیوسا اور عبیطہ کی طرف اشارہ کر کے عارب کے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہا۔ ''اگر تم برا نہ مانو تو میں یہ کہوں گا کہ تمہاری یہ دونوں بہنیں حسن و خوبصورتی میں کسی بھی طرح ہیلن سے کم نہ ہوں گی، ان سے متعلق میں تمہارے ساتھ بعد میں بات کروں گا۔ آؤ اب یہاں سے کوچ کریں۔'' پھر داستان گو سمیت وہ چاروں پارس کے ساتھ ہو لئے اور پارس اپنے بحری بیڑے کے ساتھ وہاں سے سپارٹا کی طرف کوچ کر گیا۔

☆☆☆☆

مآرب کے شاہی محل میں رہتے ہوئے یوناف کو کئی روز ہو گئے تھے، ایک روز وہ مآرب شہر کے مضافات میں ایک تالاب کے کنارے ٹہل رہا تھا کہ یکایک اسے کوئی خیال گزرا اور وہ اس تالاب کے کنارے بیٹھ گیا، پھر اس نے وہاں اپنا عمل کیا اور اس عمل کے ذریعے اس نے عارب، بیوسا اور عبیطہ کو دیکھا کہ وہ سمندر میں سپارٹا کے ساحل کی طرف بڑھ رہے ہیں، پھر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور بھرپور غصے کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے عارب! اب میں تیرے اور تیرے منحوس اور مردود آقا کے خلاف تیزی سے حرکت میں آتا رہوں گا اور ایک نہ ایک روز میں اہلیکا کو تم سے واپس لے کر رہوں گا۔''

پھر اپنی سری قوتوں کو عمل میں لاتے ہوئے یوناف وہاں سے غائب ہو گیا۔

جس وقت سورج غروب ہو گیا اور شام گہری ہو کر چاروں طرف تاریکیاں پھیلا چکی تھی۔ یوناف لبنان کے شہر ٹائر کی بندرگاہ پر نمودار ہوا۔ اس نے دیکھا بندرگاہ پر ان گنت بڑے بڑے جہاز اور بے شمار کشتیاں کھڑی تھیں۔ ان جہازوں کشتیوں کے سامنے بندرگاہ پر ساحل کے ساتھ ساتھ ایک لڑکی بھاگ رہی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور بغل کے اندر ایک گٹھڑی اس نے دبا رکھی تھی اور اس لڑکی کے پیچھے کچھ مسلح جوان بھاگ رہے تھے، جن میں سے کچھ کے ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعلیں تھیں، جن کی روشنی میں وہ اس لڑکی کا تعاقب کرتے ہوئے اس کے قریب پہنچ گئے تھے۔ اس موقع پر یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ مافوق الفطرت انداز میں اس نے اس لڑکی کو اُچک لیا اور اسے ساحل پر کھڑی ایک کشتی کی اوٹ میں لے گیا۔

لڑکی نے یوں فوراً اور یک لخت نگاہوں سے اوجھل ہو جانے پر وہ بھاگتے ہوئے مسلح جوان رک گئے، پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اس جگہ کا گھیراؤ کر لو، وہ ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر یہیں کہیں چھپ گئی ہے، لیکن اسے ہم بھاگ کر بچنے نہ دیں گے، بس تم آہستہ آہستہ اپنا گھیرا تنگ کرتے جاؤ، پھر میں دیکھتا ہوں وہ بھاگ کر کہاں جاتی ہے؟''

اس لڑکی کو ایک بہت کشتی کی اوٹ میں پہنچا کر یوناف نے ایک جگہ اسے بٹھا دیا، پھر انتہائی نرم اور ہمدردی میں ڈوبی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کر کے اس نے پوچھا۔ ''تم کون ہو اور یہ مسلح جوان کیوں تمہارا تعاقب کر رہے ہیں؟''

اس لڑکی نے ابھی تک اپنا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا، اس کی صرف آنکھیں ننگی تھیں، لیکن وہاں اس کشتی کے پیچھے تاریکی ایسی گہری تھی کہ یوناف اس لڑکی کی آنکھیں بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ یوناف کے جواب میں اس لڑکی نے اپنی شہد جیسی میٹھی اور مزامیر جیسی جاذب و پرکشش آواز میں کہنا شروع کیا۔ ''اے اجنبی! میں تمہیں اپنے پورے حالات سناتی ہوں، لیکن اس سے قبل تم مجھے اپنے متعلق تو کچھ کہو کہ تم کون ہو اور تمہارا کس سرزمین سے تعلق ہے؟''

لڑکی نے اس استفسار پر یوناف مسکرایا، پھر بولا۔ ''میرا نام یوناف ہے، میں مصر کا باشندہ ہو، تھوڑی دیر قبل ہی میں اس شہر میں داخل ہوا ہوں۔ اس وقت تم ان مسلح جوانوں کے آگے آگے بھاگ رہے تھیں، پس میں نے تمہاری مدد کا ارادہ کرلیا۔ اب تم اپنے متعلق کہو کہ تم کون ہو اور یہ مسلح جوان کیوں اور کس بنا پر تمہارا تعاقب کررہے ہیں؟''

اس لڑکی نے کہنا شروع کیا۔ ''اے یوناف! میرا نام ایلسا ہے اور میں ٹائر کے بادشاہ مارگرنوس کی بیٹی اور اس ملک کی شہزادی ہوں، میری شادی میرے ماموں کے ساتھ ہوگئی تھی، جس کا نام اسرباس تھا، جو شادی کے کچھ ہی عرصے بعد قتل کردیا گیا، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ میرے بھائی پائملن نے اسے قتل کردیا، کیوں کہ وہ اس کی دولت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میرا شوہر اسرباس اس معبد کا پجاری تھا، جو ہرکولیس نے ٹائر شہر میں تعمیر کیا تھا اور ایک لحاظ سے میرا شوہر اس سرزمین میں ہرکولیس کا شاگرد تھا، ان ہی دنوں میرا باپ یعنی ٹائر کا بادشاہ مرگیا اور میرا بھائی پائملن ٹائر کا بادشاہ بن گیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ پائملن نے بادشاہ بننے کے بعد میرے شوہر کو قتل کردیا، کیوں کہ وہ میرے شوہر کی دولت حاصل کرنا چاہتا تھا۔

بہرحال اپنے شوہر اور باپ کے بعد میں اس رہائش گاہ میں جو میرے شوہر کی تھی، ایک طرح تنہائی اور گوشہ گیری کی سی زندگی بسر کرنے لگی، میرے پاس میرے شوہر کی بے شمار دولت تھی جو اس نے معبد کے ایک پجاری کی حیثیت سے جمع کررکھی تھی۔ اب میرے بھائی پائملن نے جواب ٹائر کا بادشاہ بن گیا ہے، میرے ذریعے سے میرے شوہر کی دولت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی اور وہ اس طرح کہ اس نے مجھے پیش کش کی کہ میں اپنا سارا سامان اور اپنی ساری دولت کے ساتھ اپنے شوہر کی حویلی سے نکل کر شاہی محل میں اس کے پاس رہوں، میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں تھی، لیکن میرے کچھ مخلص سرداروں نے مجھے خبر دی کہ میرا بھائی میری دولت حاصل کرنے کے لئے مجھے اپنے محل میں بلا کر قتل کردے گا۔

ان حالات میں میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں اپنی ساری دولت لے کر افریقہ کے کسی ساحلی شہر کی طرف نکل جاؤں گی، کیوں کہ میرا تعلق جس قوم سے ہے یہ کنعانی کہلاتی ہے اور ہمارے بہت سے کنعانی تاجر افریقہ کے ساحلی شہروں کے ساتھ تجارت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لئے میں نے اپنی ساری دولت چند صندوقوں میں بند کرکے اپنے ایک مخلص غلام کے حوالے کی اور اس غلام اور اس کی بیوی کے ساتھ یہ ساری دولت ساحل پر کھڑے ایک جہاز پر لاددی گئی اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہوئی، پھر جب میں نے بھی اس جہاز کے ذریعے یہاں سے چلے جانا چاہا تو میرے بھائی کو خبر ہوگئی، لہٰذا مجھے گرفتار کرنے کے لئے اور میری دولت پر قبضہ جمانے کے لئے اس نے اپنے مسلح آدمی میرے پیچھے لگادیئے، میں بھاگ کر بندرگاہ کی طرف آئی اور وہ مسلح جوان بھی میرے تعاقب میں تھے۔

اس کے بعد کیا ہوا وہ آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں، جس جہاز میں میری دولت رکھی ہے اس کا کپتان میرا ہمدرد اور مخلص ہے اور وہ جہاز ابھی تک میرے انتظار میں ساحل پر ہی کھڑا ہے۔ اب میں اس جہاز میں سوار ہوں گی، تب وہ جہاز یہاں سے افریقہ کے ساحل کی طرف روانہ ہوگا۔ میرے بھائی کو ابھی تک یہ خبر نہیں کہ میں کس جہاز کے ذریعے روانہ ہوکر کہاں جانا چاہتی ہوں اور یہ کہ میں نے اپنی ساری دولت کس جہاز میں منتقل کردی ہے۔ اب میرے سامنے پہلا اور آخری مسئلہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس جہاز میں سوار ہوجاؤں تاکہ وہ جہاز یہاں سے روانہ ہو اور میں اپنے بھائی کے خطرات سے محفوظ ہوجاؤں، اب جب کہ یہ مسلح جوان میرے تعاقب میں ہیں تو میں قطعی طور پر مایوس ہوچکی ہوں کہ میں اس جہاز میں بیٹھ کر بہ حفاظت یہاں سے روانہ ہوسکوں گی۔''

ایلسا کی ساری گفتگو سننے کے بعد یوناف نے کچھ سوچا پھر اسے مخاطب کرکے اس نے پوچھا۔ ''ایلسا...... ایلسا! دنیا کی کوئی طاقت خداوند کے سوا تمہاری مرضی کے خلاف تمہیں افریقہ جانے سے نہیں روک سکتی، پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ وہ جہاز اس وقت کہاں کھڑا ہے، جس کے اندر تمہاری دولت کے صندوق ہیں اور جو تم نے اپنے ایک قابل اعتبار غلام اور اس کی بیوی کی نگرانی میں دے رکھے ہیں۔

یوناف کی اس گفتگو پر ایلسا نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے

ہوئے کہا۔ ”یہاں ہمارے دائیں طرف کشتیوں کی جو لمبی قطار ہے تو جہاں پر یہ کشتیاں ختم ہوتی ہیں اور بڑے بڑے جہازوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو پہلے تین جہاز چھوڑ کر چوتھا جہاز وہ ہے جس کے اندر میری ساری دولت ہے۔ یہ جہاز بہت بڑا ہے اور اس کے ساتھ دو چھوٹی حفاظتی کشتیاں بھی ہیں، جو ضرورت کے وقت کام آسکتی ہیں اور پھر......“

ایلسا کہتے کہتے خاموش ہوگئی، کیوں کہ مسلح جوان جو اپنے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں پکڑے ہوئے وہ اپنا گھیرا تنگ کرتے ہوئے اب بالکل اس کشتی کے قریب آگئے تھے، جس کی اوٹ میں یوناف اور ایلسا چھپے ہوئے تھے، اس موقع پر یوناف نے ایلسا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے ایلسا! کیا تم اپنی حفاظت کے سلسلے میں مجھ پر اعتماد اور بھروسہ کرتی ہو؟“

ایلسا بولی۔ ”ہاں میں تم پر مکمل اعتماد اور بھروسہ کرتی ہوں۔“

یوناف نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔ ”تو پھر اٹھ کھڑی ہو میں تمہیں لے کر شہر کی طرف بھاگوں گا، پھر دیکھنا میں تمہاری کس طرح حفاظت کرتا ہوں اور کیسے ان مسلح جوانوں سے تمہیں بچاتا ہوں۔“

یوناف کے کہنے پر ایلسا اٹھ کھڑی ہوئی، پھر یوناف نے ایلسا کا بازو پکڑ لیا اور شہر کی طرف بھاگ کھڑے ہوا۔ ان مسلح جوانوں نے بھی ان دونوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ شور کرتے ہوئے ان دونوں کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔

ایلسا کو لے کر یوناف بڑی تیزی کے ٹائر شہر کی بندرگاہ سے اندرون شہر کی طرف بھاگا تھا۔ جب کہ وہ مسلح محافظ ان دونوں کے تعاقب میں تھے، بھاگتے بھاگتے یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور پھر ایک گلی سے دوسری اور دوسری سے تیسری کی طرف وہ کچھ اس تیز رفتاری کے ساتھ بھاگا کہ ایلسا محسوس کرنے لگی جیسے اس کے پاؤں زمین سے اٹھ گئے ہوں اور وہ یوناف کے ساتھ فضا میں تیرتی ہوئی چلی گئی ہو۔ مختلف گلیوں میں تعاقب کرنے والوں کو چکر دینے کے بعد یوناف پھر بندرگاہ کی طرف آنکلا جب کہ تعاقب کرنے والے شہر کے اندرونی حصے کی طرف آگے نکل گئے تھے۔ بندرگاہ کے احاطے میں داخل ہونے کے بعد ایلسا یوناف کا ہاتھ پکڑے پکڑے اس طرف آئی جہاں بندرگاہ کے علاقے میں ایک مشعل روشن تھی۔ اس روشنی کے پالے میں آکر ایلسا نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹادیا۔

یوناف نے پہلی بار اس مشعل کی روشنی میں ایلسا کی جسمانی ساخت اور اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا، اس نے محسوس کیا کہ ایلسا شبنم کے جھلمل قطروں، پون میں مسکراتے پھول اور گیت بھرے لمحوں جیسی حسین تھی، وہ جلترنگ کے جادو، فضاؤں میں بکھرے گلابی رس اور کارشعبدہ گر جیسی پرکشش تھی اس کی جسمانی ساخت میں صحرا صحرا، گلشن گلشن بکھری رات کی خوشبو اور اس میں رچے موسموں جیسا جذب تھا۔ اس کے چشم و عارض، گلاب کی کلیاں اور اس کے ہونٹ گلابی پتیاں تھے۔ رفتہ رفتہ بھیگتی رات اور دھیرے دھیرے پھیلتے اندھیروں کی طرح اس کے جسم کی خوشبو اور مہک رات کے فسوں کی طرح پھیل بکھر کر ہر شئے کو صندل صندل کرتی ہوئی مشک خیزی اور بدمستی میں ڈبونے لگی تھی۔ مشعل کی روشنی میں کھڑی ایلسا رات کے وقت یوناف کو چاندنی کی مطربہ اور جسم و جان کی لذتوں جیسی پرکشش لگ رہی تھی پھر اس موقع پر نشاط رقص کی طرح ایلسا حرکت میں آئی اور یوناف کو مخاطب کرکے اس نے گل ریزی جیسے خوش کن انداز میں کہا۔

”میں نے اس مشعل کی روشنی میں آپ کو لاکر اپنے چہرے سے نقاب اس لئے ہٹادی ہے تاکہ آپ میرا چہرہ دیکھ لیں اور ان حالات میں اگر میں آپ سے بچھڑ جاؤں تو آپ مجھے تلاش کرسکیں، میں اب آپ پر اپنے دل و جان سے مکمل طور پر بھروسہ اور اعتماد کرتی ہوں۔ آپ مجھے ان مسلح جوانوں کے آگے آگے اس تیزی سے لے کر بھاگے تھے کہ میں محسوس کررہی تھی جیسے میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ہو اور میں فضاؤں کے اندر تیرتی چلی گئی ہوں، آپ نے ان بھیڑیوں سے جو میری جان بچائی ہے تو اس کے لئے میں آپ کی ممنون ہوں۔ میں سمجھتی ہوں جس کے آپ محافظ ہوں اسے دنیا کے ہر خطرے ہر اندیشے سے بے فکر ہوجانا چاہئے۔ اب آپ مجھے کہیں بھی لے جائیں، میں آنکھیں بند کرکے آپ پر اعتبار کروں گی۔“

ایلسا جب خاموش ہوئی تو یوناف نے پوچھا وہ جہاز کہاں ہے، جس میں تمہاری دولت اور تمہارا سامان لدا ہوا ہے تاکہ میں اس جہاز میں تمہیں سوار کرا آؤں۔“

ایلسا نے فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔ ”مجھے جہاز سوار کرانے کے بعد آپ کہاں جائیں گے؟“

”میں اسپارٹا کا رخ کروں گا۔ وہاں مجھے چند دشمنوں سے نمٹنا ہے“

لیلسا چند ثانیوں تک سوچتی رہی، پھر بولی۔ "میری ایک خواہش ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ میری خواہش کو پورا کریں گے۔"

لیلسا کے خاموش ہونے پر یوناف نے پوچھا۔ "کیسی خواہش؟"

لیلسا پھر یوناف کی طرف غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔ "میری خواہش ہے کہ آپ میرے ساتھ افریقہ کے ساحل تک چلیں آپ کی رفاقت میں، میں اپنے آپ کو محفوظ اور مامون خیال کروں گی اور میں امید رکھتی ہوں کہ میری اس خواہش کو آپ رد نہیں کریں گے۔"

یوناف نے کچھ سوچا پھر کہا۔ "اگر تمہاری خواہش ہے تو تمہاری سلامتی اور تمہاری حفاظت کی خاطر میں افریقہ کے ساحل تک تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ اب تم اس جہاز کی طرف چلو جس میں تم کو افریقہ کی طرف روانہ ہونا ہے۔"

لیلسا نے پہلے کی طرح پھر اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا تھا، پھر وہ یوناف کے ساتھ ساحل پر کھڑے مختلف کشتیوں اور جہازوں کے پاس سے گزرتی ہوئی ایک جہاز میں داخل ہوئی اور یوناف سے کہا۔ "اس جہاز کا مالک مجھ سے ہمدردی رکھنے والوں میں سے ایک ہے وہ خود بھی اس وقت جہاز میں موجود ہے اس جہاز میں گندم لدی ہوئی ہے اور یہ گندم افریقی ساحل ہی کی طرف جائے گی۔"

جس وقت لیلسا اس جہاز میں سوار ہوئی تو ڈھلی ہوئی عمر کا ایک مرد اور ایک عورت بھاگتے ہوئے اس کی طرف آئے۔ لیلسا نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "یہ میرا خادم عبیل ہے اور اس کے ساتھ اس کی بیوی سولان ہے۔"

اس کے بعد جہاز کا مالک بھی بھاگتا ہوا وہاں آ گیا۔ لیلسا نے اس سے یوناف کا تعارف کرایا، پھر ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے لیلسا نے یوناف کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "ان کا نام یوناف ہے، اگر یہ نہ ہوتے تو ابھی تک وہ مسلح جوان مجھے پکڑ کر میرے بھائی کے سامنے پیش کر چکے ہوتے اور میری گردن اڑائی جا چکی ہوتی۔"

ان تینوں نے یوناف کا شکریہ ادا کیا، پھر جہاز کے مالک کے حکم پر ملاحوں نے جہاز کا لنگر اٹھایا، بادبان کھول دیئے، پھر چپو حرکت میں آئے اور سفید لنگر کا وہ جہاز ٹائر کے ساحل سے کوچ کر گیا۔

لگاتار کئی روز تک وہ جہاز سمندر کے اندر اپنے سفر پر رواں دواں رہا، یہاں تک کہ ایک روز جب یہ جہاز سسلی کے قریب تھا، سمندر کے اندر طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت سحر کے آثار نمودار ہو رہے تھے، لیکن طوفان آنے کے باعث چاروں طرف تاریکیاں بکھر گئی تھیں۔ تیز ہوائیں سمندر کے اندر بڑی بڑی موجوں کو جنم دینے لگی تھیں، ایسا لگتا تھا سمندر کے اندر ہوش کے شیاطین، عذاب رتوں کے کھولتے لمحوں، حرارت و برودت اور ظلم کی اندھی موجوں کے آپس میں ٹکرانے کا عمل شروع ہو گیا ہو، سمندر کی پہنائیاں منہ کھول کر ہر شئے کو نگلنے لگی تھیں، جس جہاز میں لیلسا اور یوناف سوار تھے اس کی حالت اب سمندری موجوں اور تیز طوفانوں کے سامنے ایسی ہی تھی جیسے دریا کی تیز اور بھری موجوں میں کاغذ کی ناؤ بے بس ہو کر رہ جاتی ہے۔

جہاز کے ان گنت ملاح جہاز کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے، ایسے میں جہاز کا مالک بھاگتا ہوا اس جگہ آیا، جہاں یوناف لیلسا، عبیل اور سولان بیٹھے ہوئے تھے، پھر اس جہاز کے مالک نے انتہائی بدحواسی کے عالم میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "سمندر میں بہت زیادہ ہولناک طوفان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جہاز لحہ بہ لحہ بے قابو ہوتا جا رہا ہے، اس وقت جہاز مکمل طور پر طوفان کے رحم و کرم پر ہے اور یہ طوفان جہاز کو اب افریقہ کے ساحل کی بجائے یونانی جزیروں کی طرف بڑی تیزی سے لے جا رہا ہے۔ جہاز کی پشت پر ہمارے پاس دو کشتیاں ہیں، آپ لیلسا اور اس کے خادم اور لونڈی کو اور لیلسا کے سامان کو ان کشتیوں کے ذریعے بچا سکتے ہیں۔

اس موقع پر لیلسا نے روہانسی آواز میں کہا۔ "کیا جہاز کی نسبت ان کشتیوں میں ہم زیادہ غیر محفوظ ہوں گے؟"

جہاز کے مالک نے چلا کر کہا۔ "نہیں ایسا نہیں ہے، پہلے طوفان کے باعث کافی تاریکی ہو گئی تھی اور کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ اب دیکھو یہ کھولتا ہوا سمندر اور آس پاس نمودار ہونے والی چٹانیں صاف دکھائی دے رہی ہیں۔ ان کشتیوں کو چٹانوں کی اوٹ میں لے جا کر تم لوگ بچ سکتے ہو۔ جہاز کا اب کوئی اعتبار نہیں کہ کب اور کس وقت سمندری چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے۔"

یوناف نے فوراً جہاز کے مالک کو مخاطب کر کے کہا۔ "میں تمہاری تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کشتیوں کے ذریعے ہم ضرور اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں، لیکن تم سمندر میں اس جگہ ہمیں کشتیوں میں اتارنا جہاں میں کہوں گا۔"

پھر یوناف اچانک اپنے بائیں طرف دیکھتے ہوئے چلا پڑا۔ "یہ

دیکھو بائیں طرف کوہستانوں کا سلسلہ شروع ہوگیا، تم فوراً ایلسا کا سارا سامان کشتیوں میں رکھوا کر ہمیں یہاں اتار دو۔"

جہاز کا مالک فوراً حرکت میں آیا، جہاز کی پشت کے قریب بندھی دونوں کشتیوں کو سمندر میں ڈال کر ان میں ایلسا کا سامان رکھوا دیا گیا پھر دونوں کشتیوں کو آپس میں باندھ کر یوناف ایلسا، عبیل اور سولان کو کشتیوں میں اتار دیا گیا اور رسا کھول کر یوناف کی طرف پھینک دیا گیا جس کے ساتھ وہ کشتیاں جہاز کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔

دونوں کشتیاں جو ایک دوسرے کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں طوفان کے باعث سمندر میں بری طرح ڈگمگانے لگی تھیں اور جہاں پر یہ دونوں کشتیاں جہاز سے علیحدہ کی گئی تھیں وہ سسلی کا مشرق ساحل تھا اور سمندر کے ساتھ ساتھ کوہستان ایٹنا کا طویل سلسلہ شمالاً جنوباً چلا گیا تھا۔ ایک کشتی میں ایلسا کا سامان رکھ دیا گیا تھا اور دوسری کشتی میں وہ چاروں بیٹھ گئے۔

جب یوناف تیزی سے چپو کو حرکت میں لا کر کشتی کا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کررہا تھا اچانک یوناف کی نگاہ ایک آبنائے پر پڑی جو پانی کی ایک پتلی سی پٹی کی صورت میں کوہستان کے اندر دور تک چلی گئی تھی، تیزی سے چپو کو حرکت میں لا کر یوناف نے کشتیوں کو پانی کی اس تنگ پٹی میں ڈال دیا اور چونکہ پانی کی اس تیز پٹی کے تین اطراف میں پہاڑ اور ایک طرف کھلا سمندر تھا، لہٰذا پانی کی اس پٹی میں طوفانی مار کا زور کم تھا اور پانی کی لہریں اس طرح سے نہ بپھر رہی تھیں جس طرح وہ کھلے سمندر میں جوش مار رہی تھیں۔

دونوں کشتیوں کو یوناف اس آبنائے کے آخری سرے پر لے گیا۔ پھر وہ چاروں کنارے پر اتر گئے اور کشتیوں کو رسوں کی مدد سے کھینچ کر انہوں نے کنارے پر چڑھا دیا، کنارے پر پہنچ ایلسا تھوڑی دیر انتہائی احسان مندی اور ممنونیت سے یوناف کی طرف دیکھتی رہی، پھر کہنے لگی۔

"یوناف! یوناف اس بپھرتے طوفانوں اور کھولتے جوش مارتے سمندر سے نکال کر آپ نے ہم پر احسان عظیم کیا، اگر آپ نہ ہوتے تو یقیناً ہم ان خوفناک لہروں کی نذر ہوجاتے، آپ نے ہم تینوں کو نئی زندگی عطا کی ہے۔"

یوناف نے ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں کہا۔"میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا، زندگی موت تو خدا دینے والا ہے اور انسان کو مصیبت سے نجات بھی وہی دیتا ہے۔ میں تو بس ایک سبب اور ذریعہ بنا ہوں اور سارے ذرائع اور اسباب کا مالک تو میرا اللہ ہے۔"

اچانک ایلسا کا غلام بول پڑا۔"ادھر دیکھو وہ نزدیک سامنے والی چٹان کے اندر کتنی بڑی غار ہے، ہم اس کے اندر پناہ لے سکتے ہیں اور دوسروں کی مار سے بچ سکتے ہیں۔"

یوناف نے غور سے اس غار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"ہاں مصیبت کے اس وقت یہ غار ہماری بہترین پناہ گاہ ثابت ہوسکتی ہے، آؤ اس غار کو دیکھتے ہیں۔" جب وہ اس غار کے منہ پر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ غار کوئی زیادہ بڑا نہ تھا، بہرحال اس کے اندر اتنی گنجائش تھی کہ چھ سات افراد بہ آسانی پناہ لے سکیں۔ اس غار میں بیٹھ کر کشتیوں پر بھی نگاہ رکھی جاسکتی تھی۔ یوناف نے دیکھا کہ اس غار میں داخل ہونے کے دو راستے تھے، ایک سمندر کی طرف سے دوسرا پشت کی طرف سے۔ یوناف غار میں داخل ہوا اور دوسری طرف جا کر وہ پشت والا راستہ بڑے بڑے پتھر رکھ کر بند کرنے لگا، اس موقع پر ایلسا نے عبیل اور سولان کو مخاطب کرکے کہا۔"جب تک یوناف اس غار کی پشت والا منہ بند کرتا ہے اس وقت آؤ ہم تینوں مل کر غار کی صفائی کردیں اور پھر نیچے جا کر کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر سامان اٹھا کر اس غار کے اندر لے آئیں۔"

تینوں نے مل کر پہلے غار کی اچھی طرح صفائی کی پھر دو تین چکر لگا کر وہ اپنی کشتیوں سے کھانے پینے کا سامان اور بستر اٹھا کر لے آئے۔ اتنی دیر تک یوناف نے غار کا دوسرا منہ بند کردیا اور جب وہ غار کے گرد چکر لگا کر سامنے کی طرف سے غار کے دروازے پر آیا تو اس نے دیکھا، ایلسا، عبیل اور سولان نے مل کر غار کی صفائی ستھرائی کردی تھی اور آرام کرنے کے لئے فرش پر انہوں نے بستر لگا دیئے تھے۔ یوناف نے انہیں مخاطب کرکے کہا۔"تم لوگوں نے اچھا کیا، یہاں بستر لگالئے ہیں، لیکن باہر آکر دیکھو طوفان آہستہ آہستہ اب کم ہوتا جارہا ہے اور ہلکی ہلکی بوندا باندی ہونے لگی ہے اور میرا خیال ہے کہ طوفان تھم جانے کے بعد زوردار بارش یا پھر اس کوہستانی سلسلے میں برف باری شروع ہوجائے گی اور اگر ایسا ہوا تو سردی کے باعث اس غار کے اندر ہم ٹھٹھر کر مرجائیں گے، لہٰذا پہلے ہمیں اس غار کے اندر آگ روشن کرنے کا سامان کرنا چاہئے۔" یوناف ذرا رکا پھر اس نے ایلسا کو مخاطب کرکے کہا۔

"ایلسا! ایلسا! تم یہیں غار کے اندر ہی رکو۔ میں عبیل اور سولان جاتے ہیں اور ان کوہستانوں کے اندر سے خشک لکڑیاں اور گھاس چن کر

لاتے ہیں، اگر ان کوہستانوں کے اندر برف باری کا سلسلہ شروع ہوگیا تو ہمارے لئے دشواری کھڑی ہوجائے گی۔"

لیلسا فوراً اپنی جگہ پر کھڑی ہوگئی اور مچلنے کے انداز میں کہا۔"میں اکیلی اس غار میں نہیں رہوں گی، میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلوں گی۔"

یوناف نے لیلسا کے اس فیصلے کو تسلیم کرلیا، پھر وہ چاروں غار سے نکل گئے۔

یوناف کے خدشات درست ثابت ہوئے، ہلکی ہلکی بونداباندی کے بعد جب طوفان تھم گیا تو آسمان پر بادل ایک دوسرے سے گھل مل گئے تھے پھر اس کوہستانی سلسلے کے اندر برف باری شروع ہوگئی، اتنی دیر تک ان چاروں نے بھاگ دوڑ کر غار کے اندر ایک کونے میں خشک لکڑیاں اور گھاس کا ڈھیر لگادیا تھا۔ جونہی برف باری تیز ہوئی وہ غار کے اندر آگئے۔ زمین برف سے سفید ہوتی جارہی تھی۔ اپنے خنجر اور پتھر کو ٹکراکر یوناف نے آگ پیدا کی، پہلے غار کے اندر انہوں نے تھوڑا سا گھاس جلایا، پھر فرش پر جب تھوڑی سی آگ جمع ہوگئی تو اس پر لکڑیاں رکھ دی گئیں، اس طرح غار کے اندر آگ کا الاؤ روشن ہوگیا اور غار گرم ہوگیا، پھر لیلسا نے سولان کو مخاطب کرکے کہا۔" کھانے کا سامان نکالو، مجھے بھوک لگ رہی ہے، پہلے سب مل کر کھانا کھائیں۔"

لیلسا کہتے کہتے خاموش ہوگئی، کیوں کہ اس نے دیکھا یوناف جو مسلسل غار سے باہر دیکھ رہا تھا، ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ لیلسا، عبیل اور سولان بھی فکر مند ہوگئے۔ یوناف جب تیزی کے ساتھ غار سے باہر نکلا تو وہ تینوں بھی اس کے ساتھ غار سے باہر آئے۔ پھر انہوں نے دیکھا، تین مسلح جوان ساحل پر کھڑی کشتی کے اندر سے وہ صندوق اُتار رہے تھے، جن کے اندر لیلسا کی دولت تھی۔ یوناف نے بلند آواز میں ان تینوں مسلح جوانوں کو مخاطب کرکے کہا۔"تم کون ہو اور یہاں کیا کررہے ہو؟ یہ دونوں کشتیاں اور سامان ہمارا ہے۔ ہم گزشتہ رات طوفان کے باعث اس تنگ نائے کے ساحل پر آگئے ہیں۔ اس سامان کے بارے میں اگر تمہاری نیت خراب ہے تو پھر تم نقصان اٹھاؤ گے۔"

یوناف کے سوالات کا جواب دینے کے بجائے ان میں سے ایک نے اپنے کندھے پر لٹکی اپنی کمان اتاری اور اس پر تیر چڑھا کر ان کی طرف چلادیا۔ اگر یوناف کے کہنے پر وہ سب بیٹھ نہ جاتے تو ان میں سے کسی نہ کسی کو وہ تیر ضرور زخمی کردیتا، پھر یوناف نے ایک پتھر کی اوٹ میں بیٹھے ہی بیٹھے لیلسا کو مخاطب کرکے کہا۔"لیلسا! لیلسا! تم تینوں یہیں بیٹھو، میں ان تینوں کی طرف جاتا ہوں، ورنہ وہ لوگ ہمارے لئے خطرہ بن کررہ جائیں گے۔"

جواب میں لیلسا نے بھی بڑی تیزی سے رازدارانہ انداز میں یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔"وہ تعداد میں تین ہیں اور مسلح ہیں، آپ اکیلے کا ان کے مقابلے پر جانا خطرے سے خالی نہ ہوگا، میرے پاس ہتھیار تو کوئی نہیں، لیکن میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں، کم از کم میں دور ہی سے انہیں پتھر مار کر آپ کی مدد کرسکوں گی۔"

یوناف نے لیلسا کو منع کرتے ہوئے کہا۔"نہیں تم میرے ساتھ نہ جاؤ تم یہیں رکو اور پھر دیکھو میں تینوں کے ساتھ کیسے نمٹتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف لیلسا کی طرف سے مزید کسی بات کا انتظار کئے پتھروں کی اوٹ لیتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ ان تینوں کی طرف بڑھا۔

ان کے نزدیک جاکر ایک بڑے اور بلند پتھر کی اوٹ میں جاکر یوناف نے اپنا خنجر نکالا اور تاک کر اسے مارا جس نے ان کی طرف تیر چلایا تھا۔ یوناف کا بھاری اور تیز خنجر اس کے دل کو چیرتا ہوا پار ہوگیا اور وہ چیخ مارتا ہوا زمین پر گرا اور دم توڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی تلوار سونت کر پتھر کی اوٹ سے باہر آگیا اور تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اسے مخاطب کرکے کہا۔"تو نے میرے اس ساتھی کا خاتمہ کرکے خود اپنی موت کو دعوت دی ہے، دیکھو اب اس آبنائے کے کنارے تمہاری حالت جدائی کی راتوں اور دکھ کی مجبوریوں جیسی بنا کر رکھتے ہیں۔"

فضا کے اندر پرجوش انداز میں اپنی تلوار لہراتے ہوئے یوناف نے کہا۔"تم بکواس کرتے ہو، میں نے اپنی اس طویل زندگی میں تم جیسے باؤلے کتے اور خونی بھیڑیئے بہت دیکھ رکھے ہیں، تم دونوں ذرا آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور تو ہو پھر دیکھو میں تم دونوں کو کیسے شکستوں کے گڑھے، ذلت کے بھنور اور سیاہ رات کے وحشتناک پھیلاؤ میں پھینکتا ہوں۔"

شرف قمر

۵؍فروری شام ۶ بج کر ۵۹ منٹ سے ۵؍فروری رات ۸ بج کر ۳۹ منٹ تک۔ ۵؍مارچ صبح ۴ بج کر ۱۸ منٹ سے ۵؍مارچ صبح ۶ بج کر ۵ منٹ تک۔ یکم؍اپریل دوپہر ۲ بج کر ۴۲ منٹ سے یکم؍اپریل سہ پہر ۴ بج کر ۹ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ یہ وقت مثبت کاموں کے لئے مؤثر ترین مانا گیا ہے۔ عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

ہبوطِ قمر

۲۰؍فروری دن ۱۲ بج کر ۴۹ منٹ سے ۲۰؍فروری دوپہر دو بج کر ۴۰ منٹ تک۔ ۱۹؍مارچ شام ۶ بج کر ۲۷ منٹ سے ۱۹؍مارچ رات ۸ بج کر ۱۷ منٹ تک۔ ۱۶؍اپریل رات ایک بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۶؍اپریل رات ۳ بج کر ۱۷ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، ان اوقات کا عاملین فائدہ اٹھائیں، لیکن ناحق کسی کو پریشان کرنے کی غلطی ہرگز ہرگز نہ کریں، ورنہ آخرت کا نقصان ہوگا۔

تحویل آفتاب

۱۸؍فروری رات ۱۰ بج کر ۵۹ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔ ۲۰؍مارچ رات ۱۰ بج کر ۲۶ منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ ۲۰؍اپریل صبح یہ اوقات دعا کی مقبولیت کے لئے مؤثر ثابت ہوتے ہیں، اپنی ضروریات، اپنی خواہشات، اپنے مسائل اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

منزل شرطین

۳؍فروری صبح ۱۰ بج کر ۲۵ منٹ پر۔

۲؍مارچ رات ۸ بج کر ۱۰ منٹ پر۔

۳۰؍مارچ صبح ۷ بج کر ۴۲ منٹ پر۔

۲۶؍مارچ دوپہر ۳ بج کر ۳۱ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے سنہری موقع۔

شرف شمس

۱۸؍اپریل صبح ۴ بج کر ۳ منٹ سے ۱۹؍اپریل صبح ۴ بج کر ۴۸ منٹ تک کاروبار، حصول منصب، تسخیر و مقبولیت کے لئے قیمتی وقت۔

شرف زہرہ

۲۹؍اپریل صبح ۶ بج کر ۱۲ منٹ سے ۳۰؍اپریل سہ پہر ۳ بج کر ۲۶ منٹ تک محبت، حصول رشتہ، تسخیر خلائق کے لئے قیمتی وقت۔

شرف مشتری

۲۴؍اپریل دن ۱۲ بج کر ۱۱ منٹ سے یکم؍مئی دن ۱۲ بج کر ایک منٹ تک حصول روزگار، دولت مند بننے، سرمایہ داری حاصل کرنے اور قرضوں سے نجات کے لئے نہایت قیمتی وقت۔ ایک بار یہ وقت پھر لوگوں کی تقدیروں پر دستک دینے کے لئے آرہا ہے، ایک بار پھر قسمت آزمائیے، جن لوگوں سے چوک ہوگئی ہے وہ لوگ خاص طور پر دھیان دیں اور ان قیمتی لمحات کی ناقدری نہ کریں جو ۱۲ سال کے بعد آتے ہیں۔

رجعت و استقامت

۱۳؍فروری — عطارد — رجعت در حوت، صبح ۸ بج کر ۴۹ منٹ پر

۲۸؍فروری — عطارد — استقامت در برج دلو، شام ۷ بج کر ۳۱ منٹ پر

۱۸؍مارچ — عطارد — در برج حوت، صبح ۳ بج کر ۴۸ منٹ پر

۷؍اپریل — عطارد — در برج حمل، رات ۹ بج کر ۲ منٹ پر

۲۳؍اپریل — عطارد — استقامت در برج ثور دوپہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ پر

تثلیث زہرہ مشتری

۱۷؍اپریل۔ شروع، صبح ۶ بج کر ۱۸ منٹ۔

۱۸؍اپریل۔ مکمل، صبح ۶ بج کر ۴۹ منٹ۔

۱۹؍اپریل۔ خاتمہ، صبح ۷ بج کر ۱۹ منٹ۔

تسخیر و محبت میں زبردست کامیابی حاصل کرنے کا بہترین وقت۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۴ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۴ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ل)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۴ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمر وشمس	قران	۴۴-۱۶
یکم جنوری	قمر ومریخ	تربیع	۱۱-۱۸
۲؍جنوری	قمر ومشتری	مقابلہ	۳۹-۰۰
۳؍جنوری	شمس مریخ	تربیع	۴۴-۵
۳؍جنوری	عطارد مشتری	مقابلہ	۴۱-۱۲
۴؍جنوری	قمر وزحل	تربیع	۱۶-۷
۵؍جنوری	قمر وشمس	تسدیس	۵۹-۲۳
۵؍جنوری	قمر ومشتری	تثلیث	۱۳-۰۰
۶؍جنوری	شمس ومشتری	مقابلہ	۴۱-۲
۶؍جنوری	عطارد وزحل	تسدیس	۲۱-۱۴
۸؍جنوری	عطارد وزہرہ	قران	۳۲-۳
۹؍جنوری	مریخ ومشتری	تربیع	۶-۴
۱۰؍جنوری	قمر وزحل	مقابلہ	۳۶-۲
۱۱؍جنوری	زہرہ وزحل	تسدیس	۱۴-۱۶
۱۱؍جنوری	شمس وزحل	تسدیس	۹-۱۹
۱۲؍جنوری	قمر ومریخ	تثلیث	۳-۳
۱۵؍جنوری	قمر ومشتری	قران	۳۶-۱۰
۱۶؍جنوری	زہرہ ومریخ	تربیع	۴۳-۲۲
۱۷؍جنوری	قمر وشمس	مقابلہ	۷-۶
۱۸؍جنوری	قمر ومریخ	تسدیس	۳-۸
۲۰؍جنوری	قمر ومشتری	تسدیس	۵۶-۹
۲۰؍جنوری	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۲-۱۵
۲۱؍جنوری	قمر وزحل	تسدیس	۲۵-۲
۲۱؍جنوری	قمر وشمس	تثلیث	۱۰-۲۱
۲۲؍جنوری	قمر ومشتری	تربیع	۵۰-۱۹
۲۳؍جنوری	قمر وزہرہ	تربیع	۳۶-۲۳
۲۳؍جنوری	قمر وعطارد	تثلیث	۳۰-۵
۲۴؍جنوری	عطارد ومریخ	تثلیث	۲۷-۲۰
۲۵؍جنوری	قمر ومشتری	تثلیث	۵۳-۲
۳۱؍جنوری	قمر ومریخ	تثلیث	۱۵-۲۲

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمر وعطارد	قران	۸-۱۰
۲؍فروری	قمر ومشتری	تثلیث	۴۶-۴
۲؍فروری	قمر وزہرہ	تسدیس	۸-۷
۴؍فروری	قمر ومشتری	تربیع	۵۵-۶
۵؍فروری	قمر وعطارد	تسیدس	۱۹-۲۱
۶؍فروری	قمر ومشتری	تسدیس	۵-۱۳
۶؍فروری	قمر وزہرہ	تثلیث	۴۳-۱۷
۷؍فروری	قمر وشمس	تربیع	۵۲-۰۰
۸؍فروری	قمر وعطارد	تربیع	۳۳-۶
۹؍فروری	قمر وزحل	مقابلہ	۲۸-۰۰
۱۰؍فروری	قمر ومریخ	تثلیث	۳۸-۲
۱۱؍فروری	قمر ومشتری	قران	۵۷-۱۰
۱۲؍فروری	شمس وزحل	تربیع	۲۷-۱
۱۴؍فروری	قمر وزحل	تربیع	۱۱-۲۳
۱۵؍فروری	قمر وشمس	مقابلہ	۲۳-۵
۱۵؍فروری	شمس ومریخ	تثلیث	۳۵-۷
۱۶؍فروری	قمر ومشتری	تسدیس	۴۱-۱۰
۱۶؍فروری	عطارد ومریخ	تثلیث	۴۹-۱۳
۱۷؍فروری	قمر وزحل	تسدیس	۳۴-۱۰
۱۸؍فروری	قمر ومشتری	تربیع	۴۸-۲۰
۱۹؍فروری	عطارد وزحل	تربیع	۴۱-۱۲
۲۰؍فروری	قمر ومریخ	قران	۲۲-۳
۲۱؍فروری	قمر ومشتری	تثلیث	۵۷-۴
۲۲؍فروری	قمر وشمس	تربیع	۴۵-۲۲
۲۴؍فروری	قمر ومریخ	تسدیس	۵۵-۱۴
۲۵؍فروری	زہرہ وزحل	تسدیس	۲۰-۱۰
۲۵؍فروری	قمر ومشتری	مقابلہ	۵۳-۱۲
۲۶؍فروری	قمر وزحل	تسدیس	۳۸-۹
۲۸؍فروری	قمر وعطارد	قران	۳۱-۱
۲۸؍فروری	قمر ومریخ	تثلیث	۲۵-۱۶

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	شمس ومشتری	تثلیث	۳۵-۹
۲؍مارچ	قمر وزہرہ	تسدیس	۳۴-۱۶
۳؍مارچ	زہرہ ومریخ	تربیع	۳۳-۱
۴؍مارچ	قمر وعطارد	تسدیس	۵۸-۴
۵؍مارچ	قمر ومشتری	تسدیس	۳۲-۹
۶؍مارچ	قمر وعطارد	تربیع	۴۷-۱۲
۷؍مارچ	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۵-۱۰
۸؍مارچ	قمر وشمس	تربیع	۵۷-۱۸
۹؍مارچ	قمر ومریخ	تثلیث	۲۳-۱۳
۱۰؍مارچ	قمر ومشتری	قران	۷-۱۶
۱۱؍مارچ	قمر وشمس	تثلیث	۴۱-۱۲
۱۲؍مارچ	قمر ومریخ	تربیع	۲۰-۱
۱۴؍مارچ	شمس وزحل	تثلیث	۴۵-۲
۱۵؍مارچ	عطارد ومریخ	تثلیث	۴۷-۲۱
۱۵؍مارچ	قمر ومشتری	تسدیس	۳۷-۱۶
۱۶؍مارچ	قمر وعطارد	مقابلہ	۲۰-۲
۱۸؍مارچ	قمر ومشتری	تربیع	۳۳-۲
۱۸؍مارچ	قمر وزہرہ	تثلیث	۲۷-۲
۱۹؍مارچ	قمر ومریخ	قران	۳۷-۶
۲۰؍مارچ	قمر ومشتری	تثلیث	۲۷-۱۰
۲۱؍مارچ	قمر وشمس	تثلیث	۵۷-۲۲
۲۲؍مارچ	قمر وعطارد	تربیع	۵۹-۵
۲۳؍مارچ	قمر وزہرہ	تسدیس	۳۳-۰۰
۲۴؍مارچ	قمر ومریخ	تسدیس	۱۰-۱۶
۲۵؍مارچ	قمر ومریخ	تربیع	۵-۱۸
۲۶؍مارچ	عطارد ومشتری	تثلیث	۴۱-۱۸
۲۷؍مارچ	قمر ومریخ	تثلیث	۴۳-۱۸
۲۹؍مارچ	قمر وعطارد	قران	۵۰-۵
۳۰؍مارچ	زہرہ وزحل	تربیع	۲۴-۲
۳۰؍مارچ	زہرہ ومریخ	تثلیث	۳۵-۰۰

محمد اجمل انصاری

مولانا سالم قاسمی، خاندان قاسمی کے صحیح جانشین ہیں، مولانا حسن الہاشمی

دیوبند۔ عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کی بین الاقوامی کانفرنس میں خطیب الاسلام مولانا سالم صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند کو جس مولانا نانوتوی "ایوارڈ" سے سرفراز کیا گیا ہے اس کی خبر پوری دنیا میں گونج رہی ہے اور علماء حق کی مجلسوں میں اس خبر کا انتہائی جوش و خروش کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا ہے۔ مولانا حسن الہاشمی آج صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے انہوں نے ایک سوال پر کہا کہ بیشتر علما نے اس ایوارڈ کو وقت اور انصاف کا تقاضہ قرار دیا اور اس تنظیم سے قدردانی کا اظہار کیا ہے جو اس ایوارڈ کا ذریعہ بنی۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ یہ ایوارڈ اگر چہ گرانقدر ایوارڈ ہے، لیکن مولانا سالم صاحب قاسمی کی شخصیت اس ایوارڈ سے کہیں زیادہ عظیم المرتبت ہیں۔ مولانا ہاشمی نے کہا اس سے بڑا ایوارڈ اور اس سے بڑا تمغہ تو وہ مقبولیت ہے جو مولانا سالم صاحب کو علماء اور عوام وخواص میں واضح طور پر حاصل ہے اور بیشک وہ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب کے صحیح جانشین اور خاندان قاسمی کے معتبر وارث ہیں، ان کی تحریر اور خدمات کا سلسلہ اتنا طویل ہے کہ اس کا احاطہ کرنا بھی ہم جیسے طالب علموں کے بس کی بات نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ خاندان قاسمی نے ملت اسلامیہ کو دارالعلوم دیوبند جیسا عظیم الشان ادارہ بخشا جو پوری دنیا میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس مادر علمی سے قیامت تک علم دین کا جو آب کوثر جاری رہے گا اس سے تشنگان علم اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ ساری دنیا قیامت تک خاندان قاسمی کی مرہون منت رہے گی۔ مولانا نے کہا اس خاندان کی عظمت کا اعتراف کرنے کے لئے اور مولانا سالم صاحب کی علمی جدوجہد کا اعترف کی غرض سے مولانا سالم صاحب کو جو ایوارڈ دیا گیا ہے، اس کے لئے ہم جنوبی افریقہ کی تنظیم کے شکرگزار ہیں اور تمام فاضلین دیوبند اور حاملین مسلک دیوبند کو دل گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ان تمام تنظیموں کو بھی مبارک باد پیش کرتے ہیں جو جو علم ومعرفت کے قدردان ہیں اور علماء حق کو انبیاء کا وارث دیکھتے ہیں۔

اقلیتوں اور پسماندہ طبقات کے حقوق کا تحفظ نہایت ضروری

مولانا توقیر رضا

مراد آباد۔ (تسلیم احمد قریشی) سماج وادی پارٹی کے ساتھ اتحاد ملت کونسل کا اتحاد شرط پر ہوا تھا کہ پارٹی اقلیتوں خصوصا مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرے گی عوامی مفاد خصوصا پسماندہ طبقات کے فلاح کے کاموں پر عمل کرے گی لیکن سماج وادی پارٹی کے یوپی میں برسر اقتدار آتے ہی فرقہ وارانہ فسادات کا دور چلا جس میں سب سے زیادہ نقصان مسلمانوں کا ہوا خصوصا مظفر نگر میں آج تک مسلمان اس فساد کا شکار ہیں کئی بار سماج وادی پارٹی کے سربراہ ملائم سنگھ یادو اور یوپی کے وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو سے بات کرنے کے بعد بھی حکومت اس معاملہ میں سنجیدہ نظر نہیں آئی تو مجھے وزیر مملکت کے عہدہ سے استعفیٰ دینا پڑا۔ یوپی سرکار عوام خصوصا مسلمانوں کے تحفظ میں ناکام رہی ہے اگر آج بھی سماج وادی پارٹی اقلیتوں خصوصا مسلمانوں کے تحفظ کی فلاح ان کے حقوق کا تحفظ کرے تو آئی ایم سی اور سماج وادی پارٹی کا اتحاد ہو سکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آل انڈیا تحفظ ملت کے قومی صدر مولانا توقیر رضا خان نے بریلی سے دلی جاتے وقت مراد آباد میں پی ڈبلو ڈی گیسٹ ہاؤس میں ہوئی پریس کانفرنس میں کیا۔ اور کہا کہ افسوس اس بات پر ہے کہ جن مسلمانوں کے ووٹ سے سماج وادی پارٹی یوپی میں اکثریت سے برسر اقتدار آئی ہے ان ہی پر اس حکومت میں ظلم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سماج وادی پارٹی میں بھی فرقہ پرستی موجود ہے۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر

(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر

(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 /عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

اپریل ۲۰۱۴ء

بھوت بنگلے میں جنات اور عاملین کی فیصلہ کُن جنگ

علمِ نفس شمس و قمری سُر

رُوحانی بیماری پہچاننے کا عمل

عاملین کے شعبدے

عاطف ہاشمی

RS.25\=

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۴
اپریل ۲۰۱۴ء
سالانہ زر تعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زر تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زر تعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابو سفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر، نصر الٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi,Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

مسلمانوں کی سوچ وعمل کا امتحان

۲۰۱۴ء میں ہونے والا لوک سبھا کا الیکشن ہندوستانی مسلمانوں کے لئے زبردست آزمائش ہے۔اس الیکشن میں بھاجپا نے وزیراعظم کے عہدے کے لئے نریندر مودی کا پروپیگنڈہ کر رکھا ہے، وہ نریندر مودی جن کے بارے میں سیکولر ہندوؤں کی بھی رائے یہ ہے کہ وہ انسانیت کے قاتل ہیں اور مسلمان تو ان کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتے کیوں کہ گجرات کے دنگوں میں انہوں نے فرقہ پرستوں کو کھلی چھوٹ دی تھی اور انہوں نے مسلمانوں کو نذر آتش کرا کے اور ان کی املاک تباہ وبرباد کر کے فرقہ پرستوں کی نظروں میں اپنی ایک خاص پہچان بنائی تھی، چنانچہ اس ملک کی تمام فرقہ پرست پارٹیاں نریندر مودی کو وزیراعظم بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔یہ بات بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ نریندر مودی کے نام پر بھاجپا میں اختلاف ہے، اڈوانی جی کو چاہنے والے لوگ نریندر مودی کی تاج پوشی برداشت نہیں کر سکتے لیکن وہ کسی مصلحت کی وجہ سے چپ ہیں، اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ اگر سوئے اتفاق سے بھارتیہ جنتا پارٹی نے سرکار بنانے کا نشانہ پورا کر لیا تو وہ اپنے اندر کی ٹوٹ پھوٹ کو روکنے کے لئے عین موقع پر نریندر مودی کو وزیراعظم کے پدسے ہٹا کر کوئی دوسرا نام پیش کر دے، وہ دوسرا نام ممتا بنرجی کا بھی ہو سکتا ہے، جے للیتا کا بھی ہو سکتا ہے۔آڈوانی جی کا نام بھی وزیر اعظم کے عہدے کے لئے ممکن ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خود راج ناتھ سنگھ اس عہدے کے لئے راضی ہو جائیں اور میدانِ وزارت میں خود ہی کود پڑیں اور ثابت کر دیں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی میں اصل سیاست داں وہی ہیں۔

ہر الیکشن کی طرح اس الیکشن میں بھی مسلمانوں کا ووٹ خاص اہمیت رکھتا ہے، مسلمانوں کی رائے شماری کی بنیاد پر ہی پارٹیوں کی قسمت کا فیصلہ ہوگا۔اس لئے بھاجپا جیسی فرقہ پرست پارٹیاں مسلمانوں کو رجھانے کے لئے مختلف انداز کی پلاننگ کر رہی ہیں، نریندر مودی نے تو یہ سمجھ کر کہ مسلمان انہیں منہ نہیں لگائے گا دس ہزار برقعے اور دس ہزار ڈاڑھیوں کے وگ پہلے ہی خرید لئے تھے تاکہ جلوس اور جلسوں میں ان کا استعمال کر کے یہ ثابت کیا جا سکے کہ مسلمان ان کے ساتھ ہیں اور ان کے پروگراموں میں شرکت کر رہے ہیں۔کل تک وہ لوگ جو مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے میں اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے تیار تھے، آج وہ مسلمانوں کے بارے میں بڑی رنگین قسم کی باتیں کرتے نظر آرہے ہیں۔کل تک جو بابری مسجد کی شہادت کو لے کر سینہ پھلا کر یہ کہتے تھے کہ ہم نے غلامی کی ایک علامت کو جڑ سے ختم کر دیا ہے آج وہ رام مندر کا نام لیتے ہوئے ڈر رہے ہیں اور راج ناتھ جیسے لوگوں نے تو ازراہِ سیاست یہ تک کہہ دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے اپنا سر جھکا کر اپنی ان غلطیوں کی معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں جن غلطیوں کی وجہ سے مسلمانوں کی دل شکنی ہوئی ہے۔

اس موقع پر کانگریس خاموش ہے، غالباً وہ یہ سمجھ رہی ہے کہ وہ اس وقت مسلمانوں کی مجبوری ہے، نریندر مودی کی وجہ سے مسلمان بھاجپا کو سپورٹ کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔مسلمان یوپی میں سماجوادی پارٹی کو سپورٹ کر سکتا تھا لیکن مظفرنگر فساد کی وجہ سے وہ سماجوادی پارٹی سے بھی سخت ناراض ہے اور وہ سماجوادی کو خاک چٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔بہوجن سماج پارٹی سے بھی اس کا دل صاف نہیں ہے اور دوسری پارٹیوں کو وہ خاص اہمیت نہیں دیتا، اس لئے مجبوراً وہ کانگریس ہی کو سپورٹ کرے گا، کانگریس کی یہ سوچ کانگریس کو لے ڈوبے گی، اس لئے کہ مسلمان جن سیکولر پارٹیوں سے ناراض ہے ان میں سرفہرست کانگریس ہی کا نام ہے۔

فرقہ پرستوں نے تو مسلمانوں کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ سیکولرزم کے دعویدار پارٹیوں نے بھی مسلمانوں کا دل کھول کر استحصال کیا ہے اور دل کھول کر ان کے راستوں میں رکاوٹیں پیدا کی ہے۔کانگریس ہو، سماجوادی پارٹی ہو یا کوئی اور سیکولر جماعت ہو، سبھی نے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے ہیں اور سبھی نے مسلمانوں کے جذبات واحساسات کا قتل عام کیا ہے، اس لئے مسلمان سیکولر پارٹیوں پر بھی بھروسہ نہیں کرتا۔اگر کانگریس نے اس موقع کو گنوا دیا اور مسلمانوں سے اپنی غلطیوں کی معافی طلب نہیں کی تو اس کو مسلمانوں کے بچے کھچے ووٹروں سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔یہ بات مسلمہ حقیقت ہے کہ اس الیکشن میں مسلمان ہی پارٹیوں کی تقدیر............ (بقیہ ص ۱۱ پر)

مختلف پھول

ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور پڑھائے۔

☆ جس نے قصداً نماز چھوڑ دی اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

☆ جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کروائی وہ بدبخت ہے۔

☆ جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پایا اور خدمت نہ کی وہ بدبخت ہے۔

☆ جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا یہ سب منافق کی نشانیاں ہیں۔

اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ زمانہ سے تجربے حاصل ہوتے ہیں۔

☆ سفارش کرنے والا طلب گار کا بازو ہے۔

☆ عذاب سے پہلے حساب ہوگا، حساب کے بعد ثواب ملے گا۔

☆ منت رکھنا احسان کو خراب کر دیتا ہے۔

☆ نافرمانی نعمت کو دور کر دیتی ہے۔

☆ ظلم کینے اور دشمنی کا سبب ہے۔

☆ دوستی نہایت قریبی رشتہ ہے۔

☆ شکر نعمتوں کا بیج ہے۔

☆ انصاف فیصلوں کی زندگی ہے۔

☆ سچائی کلام کی روح ہے۔

☆ انصاف بہترین شہادت ہے۔

☆ سخاوت بزرگ ترین عادت ہے۔

☆ اخلاص عبادت کا پھل ہے۔

☆ یقین اعلیٰ درجہ کا زہد ہے۔

☆ محتاجی سے قبر بہتر ہے۔

☆ ریاکاری برائی کا بیج ہے۔

☆ مانگنے میں ضد کرنا محرومی کا باعث اور مال جمع کرنا غم و فکر کا چشمہ ہے۔

☆ دنیا نقصان اور خسارے کا بازار اور بہشت امن کا گھر ہے۔

☆ یقین ایمان کا ستون اور ایثار بہترین احسان ہے۔

☆ مصیبتیں اجر اور ثواب کی کنجی۔

☆ دنیا شر اور برائی کی کھیتی اور تدبیر فکر کا فائدہ ہے۔

☆ دنیا عبرت پکڑنے والوں کی نظر میں ہنسی اور کھیل ہے اور عقل تمام چیزوں کی اصلاح کرنے والی ہے۔

☆ آنکھیں دلوں کی دیدبان اور سفیر ہیں اور جھگڑا تمام برائیوں کا گھر ہے۔

☆ سینہ بدن کا محافظ اور رقیب اور عمل صالح مومن کی نشانی ہے۔

☆ دنیا مصیبتوں کا گھر ہے۔

☆ تقدیر پر راضی رہنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

☆ صبر یقین کا ثمرہ اور زہد دین کا پھل ہے۔

☆ غلام جب تک قناعت اختیار کرے اصیل ہے اور اصیل جب تک لالچ میں رہے غلام ہے۔

اقوال زریں

☆ نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

گل چیں کی خوشبو

نازیہ مریم ہاشمی

☆ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ دونوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ زبان کی لغزش قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ جب انسان کے دل میں روشنی نہ ہو تو وہ چراغوں کے میلے میں کیا حاصل کرے گا۔

☆ جب انسان زندگی کی آزمائشوں سے تھک ہار کر ٹوٹ جاتا ہے تو وہ مجبوراً ہی سہی موت کو آواز دیتا ہے۔

☆ پتھروں سے واسطہ پڑے یا پتھر دلوں سے زندگی کا سفر رکتا نہیں لیکن وہ زندگی کو ویران ضرور کر دیتے ہیں۔

☆ دوست نما دشمن سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔

بزرگوں کے قیمتی اقوال

☆ علم مومن کی میراث ہے۔ یہ گمشدہ دولت جہاں بھی ملے لے لو۔ (حدیث مبارکہ)

☆ جاہ و جلال سے بھاگو، عزت تمہارے پیچھے بھاگے گی۔
(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ کم بولنا عقل مندی ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت افعال و اعمال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ تمام عبادتوں سے بہتر مظلوموں کی فریاد کو پہنچنا ہے۔
(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ)

☆ جھگڑا بڑھنے سے پہلے تم اس سے الگ ہو جاؤ۔
(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ)

☆ غرور سے آدمی کا دین ضائع ہو جاتا ہے۔
(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔ (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ توبہ کرنا آسان اور گناہ چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔
(حضرت جعفرؓ)

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کر ایسا نہ ہو تجھے اپنے جیسا بنا لیں۔
(حکیم لقمان)

قیمتی موتی

☆ نالائق بیٹا چھٹی انگلی کی مانند ہے اگر اسے کاٹا جائے تو درد ہوگا، رکھا جائے گا تو عیب دار ہوگا۔

☆ اگر چڑیاں متحد ہو جائیں تو شیر کی کھال کھینچ سکتی ہیں۔

☆ انسان ایک حقیر سا پتنگا یا چیونٹی نہیں بنا سکتا لیکن بیسیوں خدا بنا لیتا ہے۔

☆ بڑھاپا زندگی کی مسرتوں کو کم لیکن زندگی کی ہوس کو زیادہ کر دیتا ہے۔

خوبصورت باتیں

☆ پریشاں ہونا انسان کے انسان ہونے کی دلیل ہے، لیکن پریشاں رہنا انسان کے اللہ تعالیٰ پر یقین نہ ہونے کی دلیل ہے۔

☆ تم حق کی بات کہنے سے مت ڈرو کیوں کہ نہ کوئی تمہیں موت

دے سکتا ہے اور نہ کوئی تمہارا رزق کم کرسکتا ہے۔

☆ اگر دنیا میں صرف سکون ہوتا تو لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے، سکون تو صرف ان لوگوں کے پاس ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا سمجھتے ہیں۔

☆ جنت کے منتظر نہ ہو بلکہ ایسے کام کرو کہ جنت تمہارا انتظار کرے۔

☆ جو مرد روپے کے لئے شادی کرے وہ لالچی ہے اور جو شخص حسن سیرت کی وجہ سے شادی کرے وہ حقیقی شوہر ہے۔

حضرت امام غزالیؒ کی نصیحتیں

☆ رات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کا محاسبہ کرو۔

☆ کلام میں نرمی اختیار کرو، اس کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔

☆ تکلف میں زیادتی محبت میں کمی کا سبب بن جاتی ہے۔

☆ عورتوں کی بدخلقی پر صبر کرنے والا حضرت ایوب علیہ السلام کے برابر ثواب پائے گا۔

☆ غفلت ایسی لعنت ہے جو بندے کو خدا سے دور پھینک دیتی ہے۔

☆ قرض بغیر تقاضا کئے ادا کردینا قرض دار کی طرف سے ایک طرح احسان ہے۔

☆ جس احتیاط اور پرہیز سے مسلمان کو رنج پہنچے اسے چھوڑ دو۔

☆ سب سے بڑی دولت زبان ذاکر، دل شاکر اور فرمانبردار عورت ہے۔

مہکتی کرنیں

☆ محبت حاصل کرنا ہر کسی کے لئے ممکن نہیں لیکن محبت پھیلانا ہر ایک کے لئے ممکن ہے۔

☆ سناٹا جب روح کی گہرائیوں میں اتر جائے تو رونقیں متاثر نہیں کرتیں۔

☆ زندگی میں دو باتیں انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہیں ایک جس کی خواہش کی ہو اس کا نہ ملنا اور دوسری جس کی خواہش نہ کی ہو اس کا مل جانا۔

☆ زندگی ہمیں وہ کچھ کرنے پر مجبور کردیتی ہے جس کا کبھی تصور بھی کیا نہیں ہوتا۔

انمول باتیں

☆ دشمن سے ہر وقت بچو مگر دوست سے اس وقت بچو جب وہ تمہاری بے جا تعریف کرنے لگے۔

☆ گفتگو چاندی ہے مگر خاموشی سونا ہے۔

☆ قبرستان ایسے لوگوں سے بھرا پڑا ہے جو یہ سمجھتے تھے کہ ان کے بغیر دنیا اجڑ جائے گی اس لئے یہ سمجھنا چھوڑ دو کہ تمہارے بغیر دنیا ختم ہوجائے گی، کچھ ایسا کر کے جاؤ کہ لوگ تمہیں اچھے لفظوں میں یاد کرسکیں۔

ماں

☆ اگر مجھ سے ماں کو چھین لیا جائے تو میں پاگل ہوجاؤں۔
(فردوسی)

☆ حسرت کے ہجوم اور خوشیوں کے طلاطم میں ماں کی عظمت کو دیکھو۔ (نپولین بوناپارٹ)

☆ آسمان کا بہترین تحفہ ماں ہے۔ (ملٹن)

☆ ماں کا پیار سب سے خوب صورت اور بہترین دولت ہے۔
(چارلس ڈکنز)

☆ میں زندگی کی کتاب میں ماں کے سوا کسی تصویر کو نہیں دیکھ سکتا۔ (ڈاکٹر ہوگو)

☆ اس بات کا موقع نہ آنے دو کہ ماں نفرت کرے یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (بوعلی سینا)

☆ میری عمر ۵۰ برس ہوچکی ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میری ماں میرے گھر آنے سے پہلے سو چکی ہو۔ (ویٹ سن)

☆ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو۔ (شیکسپیئر)

سچی باتیں

☆ انسان سب سے لڑ سکتا ہے سوائے موت کے۔ موت کے آگے انسان بے بس ہوجاتا ہے اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔ پیچھے کیا رہ جاتا ہے کچھ تصویریں، کچھ یادیں، کچھ باتیں، پھر ہمارے ساتھ وہ بھی ختم۔

☆ خواہشات تاریک جنگل ہیں جن میں بھٹکتے بھٹکتے عمر بیت

جاتی ہے مگر منزل کا رستہ پھر بھی نہیں ملتا۔

سچے موتی

☆ انسانیت نور کا دریا ہے جو ازل کی وادیوں سے نکل کر ابد کی راہوں میں بہتا ہے۔

☆ لطیف روحیں مجلس میں لطافت پیدا کرتی ہیں اور کثیف روحیں کثافت۔

☆ یہ ایام تمہاری زندگی کے صفحات ہیں ان کو اچھے اعمال سے زینت بخشو۔

☆ توبہ جب منظور ہوتی ہے تو یاد گناہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔

☆ دس قصوروار چھوڑ دو مگر ایک بے قصور کو سزا نہ دو۔

شخصیت

☆ انسان کی شخصیت اس کی زبان میں پوشیدہ ہوتی ہے اور انسان اپنے اخلاق، اپنے انداز گفتگو اور اپنے الفاظ سے پہچانا جاتا ہے، درحقیقت زبان انسان کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ دنیا کے آسان ترین الفاظ "ہاں" اور "نہیں" ہیں، مگر بعض اوقات ان الفاظ کا استعمال ہی مشکل ترین ہو جاتا ہے۔

☆ آنکھوں دیکھا کبھی جھوٹ نہیں ہوتا مگر بعض اوقات مطلب وہ ہرگز نہیں ہوتا جو ہماری عقل سمجھتی ہے۔

☆ سورج گرہن وقتی ہوتا ہے لیکن اگر دلوں کو گرہن لگ جائے تو اس کو زائل کرنا بہت محال ہوتا ہے۔

☆ ضد اور نفرت عکاس بیل کی طرح انسان کے وجود کو بنجر کر دیتے ہیں۔

☆ زمانہ برے لوگوں کی برائی کی وجہ سے خراب نہیں ہوتا بلکہ اچھے لوگوں کی خاموشی کی وجہ سے خراب ہوتا ہے۔

ماننا پڑے گا

☆ انسان ایک دکان ہے اور زبان اس کا تالا ہے، جب تالا کھلتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ دکان سونے کی ہے یا کوئلے کی۔

☆ تکبر کو توڑنا چاہتے ہو تو غریب مفلس لوگوں کو سلام کرو۔

☆ چہرہ پڑھنا سب سے مفید اور دلچسپ مشغلہ ہے۔

☆ یادیں حنا کی مانند ہیں جو سوکھ جانے کے بعد رنگ لاتی ہے۔

☆ خوش کلامی صدقہ جاری ہے۔

☆ سچ کبھی جھوٹ سے شکست نہیں کھاتا۔

☆ حیا اور پردہ وقار میں اضافہ کرتا ہے۔

ایک نظر ادھر بھی

☆ ایمان یہ نہیں کہ اللہ دے گا بلکہ ایمان یہ ہے کہ اللہ یقیناً دے گا۔

☆ وہ گناہ جس کا تمہیں رنج ہو ایسی نیکی سے بہتر ہے جس سے تم میں غرور پیدا ہو جائے۔

☆ آنکھوں دیکھا جھوٹ نہیں ہوتا مگر کبھی کبھار مفہوم وہ نہیں ہوتا جو عقل سمجھتی ہے۔

☆ دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی، جب تک تم خود نہ ہار جاؤ۔

محبت

محبت کرنے والوں کے لئے ان کا محبوب ہی سب کچھ ہوتا ہے، پیر بھی، مرشد بھی، درگاہ بھی، خانقاہ بھی، دم بھی دعا بھی، مرضی بھی، مسیحا بھی، ریاضت بھی، چلہ بھی، عطا بھی، دوا بھی، متاع بھی، سب کچھ وہی ہوتا ہے۔

کچھ باتیں ہیں پراثر

☆ اپنی زبان کی تیزی کو اس ماں پر مت آزماؤ جس نے تمہیں بولنا سکھایا۔

☆ ہم نے سمندر میں مچھلی کی طرح تیرنا اور ہواؤں میں پرندوں کی طرح اڑنا تو سیکھ لیا لیکن آج تک ہمیں زمین پر انسانوں کی طرح چلنا نہیں آیا۔

حکایات سعدی

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ریاکار شخص جو صرف دنیا کو دکھانے کے

لئے نیکیاں کرتا تھا۔ایک دن بادشاہ کا مہمان ہوا۔اس نے بادشاہ پر اپنی بزرگی کا رعب ڈالنے کے لئے بالکل تھوڑا کھانا کھایا، لیکن نماز میں کافی وقت لگایا۔جب یہ شخص بادشاہ سے رخصت ہوکر اپنے گھر آیا تو آتے ہی کھانا طلب کیا اس کے بیٹے نے کہا، کیا آپ نے بادشاہ کے ساتھ کھانا نہیں کھایا تھا؟ اس نے کہا، وہاں میں نے اس خیال سے کم کھایا تھا کہ بادشاہ کو میری پرہیزگاری کا اعتبار آجائے اور اس کے دل میں میری عزت زیادہ ہو۔

بیٹے نے کہا، پھر تو آپ نماز بھی دوبارہ پڑھیں کیوں کہ وہ بھی آپ نے بادشاہ کوخوش کرنے کے لئے ہی پڑھی تھی۔

اچھی باتیں

☆آپ کیا سمجھتے ہیں کہ جو شخص آپ کی چھوٹی چھوٹی بے اعتنائیوں اور ناانصافیوں پر خاموش رہتا ہے وہ یہ باتیں محسوس نہیں کرتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہی یہ باتیں سب سے زیادہ محسوس کرتا ہے۔

☆کسی سے اتنی توقعات وابستہ مت کیجئے کہ توقعات ٹوٹیں تو آپ خود بھی اس کے ساتھ ٹوٹ جائیں۔

خوب صورت بات

☆ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگو اور بے حساب مانگو، کیوں کہ ایک اللہ ہی تو ہے جو دے کر واپسی کا تقاضہ نہیں کرتا۔

اس لئے مانگو اسی سے جو دیتا ہے خوشی سے اور کہتا نہیں کسی سے وہ خدا ہی تو ہے۔

نفس

اللہ نے جانور کو نفس دیا لیکن عقل نہیں دی جب کہ فرشتوں کو عقل دی لیکن نفس نہیں دیا، جب کہ انسان کو عقل بھی اور نفس بھی دیا، اب اگر انسان عقل سے کام لے کر نفس پر قابو پالے تو وہ فرشتوں سے افضل ہے اور اگر وہ عقل کو چھوڑ کر نفس کا غلام بن جائے تو جانور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

سات عادتیں

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید نے لوگوں سے کہا۔"تم اگر نیک بندے بننا چاہتے ہو تو بچوں جیسی عادات اپنالو۔"

لوگوں نے پوچھا۔"وہ کیسے؟"

آپ نے فرمایا۔"سات عادات بچوں میں ہوتی ہیں، اگر بڑوں میں ہوں تو ولی اللہ بن جائیں۔

بچے مل کر کھاتے ہیں، رزق کا غم نہیں کرتے، جھگڑتے ہیں تو دل میں کچھ نہیں رکھتے، اپنے بڑوں سے ڈرتے ہیں، ذرا سی دھمکی سے رونے لگتے ہیں اور دشمنی کا جامہ مستقل نہیں پہنتے اور گناہ نہیں کرتے۔

گھوڑا وہیں چھوڑ دیا

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ حد درجہ متقی تھے۔ایک دفعہ آپؒ ایک منزل پر اترے، آپؒ کے پاس ایک نہایت قیمتی گھوڑا تھا۔آپؒ جب نماز میں مشغول ہوئے تو گھوڑا ایک کھیت میں جا کر چرنے لگا۔جب آپؒ نے یہ حالت دیکھی تو گھوڑے کو اس خیال سے وہیں چھوڑ دیا کہ غیر حلال چارہ اس کے پیٹ کے اندر چلا گیا ہے اور آپؒ پیدل ہی سفر پر روانہ ہو گئے۔

اصلی بادشاہ

حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ تھے لیکن پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتے تھے۔لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا پیٹ بھروں گا تو بھوکوں کو بھول جاؤں گا۔

دکھ

ایک شیر کسی شکاری کی گولی سے بری طرح زخمی ہونے کے بعد ایک گڑھے میں پڑا کراہ رہا تھا۔قریب سے گزرتے ایک کچھوے نے اس کی کراہ سنی تو وہاں جا پہنچا اور صورت حال معلوم کی۔شیر نے بتایا کہ اسے کسی شکاری نے گولی ماردی ہے۔

کچھوا شیر کی بات سن کر ایک دم سے برافروختہ ہو گیا اور بڑے جوش سے بولا۔لعنت ہو ان شکاریوں پر جو ہم جیسے خوبصورت جانوروں پر گولی چلاتے ہیں۔

شیر نے سر اٹھا کر کچھوے کی جانب دیکھا اور انتہائی تکدر بھرے لہجے میں بولا۔"میاں کچھوے! شکاری کی گولی سے بھی مجھے اتنا دکھ نہیں ہوا

تھا۔ جتنا دکھ تمہاری بات سن کر ہوا ہے۔" اتنا کہہ کر شیر نے جان دیدی۔

یاالٰہی

کوئی ضبط دے نہ جلال دے
مجھے صرف اتنا کمال دے
مجھے ایسی راہ پہ ڈال دے
کہ زمانہ میری مثال دے
تیری رحمتوں کا نزول ہو
مجھے محنتوں کا صلہ ملے
مجھے مال وزر کی ہوس نہ ہو
مجھے بس تو رزق حلال دے
میرے ذہن میں تیری فکر ہو
میری سانس میں تیرا ذکر ہو
تیرا خوف میری نجات ہو
سبھی خوف دل سے نکال دے

☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر نے مریض سے کہا۔ یہ گولیاں دل کے لئے ہیں۔ یہ معدہ کے لئے اور یہ گولیاں جگر کے لئے۔

یہ سب تو ٹھیک ہے مگر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ ہر گولی اپنے ٹھیک مقام پر جائے گی۔ مریض نے حیرت سے پوچھا۔

لاجواب

ایک فلسفی نے اپنے دوست سے جو ماہر نفسیات تھا، کہا۔ "الفاظ مرچکے ہیں، اب کسی لفظ کا کسی شخص پر کوئی اثر نہیں کرتا۔"

دوست بولا۔ "جو لوگ یہ سمجھتے ہیں وہ نالائق ہیں، جاہل ہیں۔"

فلسفی زور سے چیخا۔ "بکواس بند کرو، ورنہ تمہارا منہ توڑ دوں گا۔"

دوست بولا۔ "دیکھا الفاظ کا اثر۔"

☆فلم آئی　　علم گیا
☆فیشن آیا　　حیا گئی
☆سینما آیا　　مدرسہ گیا
دولت آئی　　محبت گئی
ویڈیو آیا　　ہدایت گئی
رواج آیا　　سنت گئی
کرکٹ آیا　　کام گیا
ہوس آئی　　سکون گیا
رشوت آئی　　حلال گیا
راگ آئی　　عبادت گئی
ٹی وی آیا　　نیند گئی
گانا آیا　　تلاوت گئی
کیبل آیا　　غیرت گئی

منتخب اشعار

جن کی آنکھوں میں ہوں آنسو انہیں زندہ سمجھو
پانی مرتا ہے تو دریا بھی اُتر جاتے ہیں

☆

وابستہ ہوچکی تھیں کچھ امیدیں آپ سے
امید کے چراغ بجھانے کا شکریہ

☆

یہ بوند بوند سی بارش کسی کے شکووں کی
میرے یقین کا کچا مکان گرادے گی

☆

ابھی پایا بھی نہیں تھا کہ اسے کھو بھی دیا
اپنی عادت ہے ہرکام میں عجلت کرنا

☆

میں سمندر بھی کسی غیر کے ہاتھوں سے نہ لوں
ایک قطرہ بھی سمندر ہے اگر تو دے دے

☆

جی رہا ہوں اس اعتماد کے ساتھ
زندگی کو میری ضرورت ہے

☆☆☆☆☆

(ص ۵ کا بقیہ)...............

اپنے ووٹوں سے لکھیں گے، کاش وہ کسی سازش کا شکار نہ ہوں اور کاش وہ ووٹنگ کرتے وقت ہوش وحواس کو سنبھالے رکھیں تو آنے والا الیکشن ان کی اہمیت کی سند بن جائے گا اور ہندوستان کی تاریخ لکھنے والا مورخ بھی یہ بات اپنے قلم سے لکھنے پر مجبور ہوگا کہ پارٹیاں مسلمانوں کو خود سے دور رکھ کر بھی بنائی جا سکتی ہیں لیکن مسلمانوں کو خود سے دور رکھ کر سرکاریں نہیں بنائی جا سکتیں اور لوک سبھا الیکشن نے اس حقیقت پر اپنی مہر ثبت کردی ہے۔

مسلمان سبھی پارٹیوں سے تو چوکنا ہیں اور انہیں اس بات کا احساس ہے کہ آزادی کے بعد سبھی پارٹیوں نے ان کے ساتھ سوتیلے پن کا بلکہ اس سے بھی زیادہ برا رویہ رکھا ہے، اس لئے ان سبھی پارٹیوں کو سبق سکھا کر مسلمان ایک بار پھر اپنا وجود تسلیم کرانے کی فکر میں ہے لیکن مسلمانوں کو ان نام نہاد رہنماؤں سے بھی چوکنا رہنا چاہئے کہ جن کی بھاگ دوڑ صرف راجیہ سبھا کی سیٹ کے لئے، اپنے خاندان کے لئے اور اپنے پوتوں اور نواسوں کے مستقبل کے لئے ہوتی ہے، جنہیں نہ مسلمانوں کے درد اور کرب کا احساس ہے اور نہ انہیں بے قصور مسلمانوں کو ذلت ومسکنت سے نجات دلانے کی فکر ہے۔ ایسے رہنماؤں کو سبق سکھانا بھی بہت ضروری ہے جو اپنی ذاتی مفاد پرستیوں کی بھول بھلیوں میں مگن ہیں اور جنہوں نے مسلمانوں کے نام پر حکومت کو جھانسہ دے کر اپنا بینک بیلنس اکٹھا کیا ہے اور اپنی نام نہاد قیادت کا شور مچایا ہے۔

اگر ان رہنماؤں کو بھی خاک نہیں چٹائی گئی تو مسلمانوں کے لئے آنے والا کل اطمینان بخش نہیں ہو سکتا۔ یہ بات اپنے پلے سے باندھ لینی چاہئے کہ جب تک رہنما رہزنی کرنا نہیں چھوڑیں گے تب تک وہ بھی اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی وجہ سے کسی پارٹی کے سر پر سہرا باندھا جا سکے۔ منافق، اغراض پرست اور دغاباز قسم کے رہنماؤں کی اطاعت کرنا بھی خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔ اور خودکشی کرنے میں صرف دنیا ہی کا نہیں، آخرت کا بھی نقصان ہے۔

آپریشن نہ کروائیں، دل کی بند شریانیں کھولیں

یہ نسخہ کولیسٹرول لیول، ہائی بلڈ پریشر، موٹاپا، نمونیہ، دمہ، گاڑھا خون جیسی بیماریوں کو جڑ سے نکالتا اور مریض کو آرام دیتا ہے، خاص کر دل کی بند شریانیں، انجینا کا بہترین علاج ہے۔ گزارش ہے کہ خدا کے لئے بازار کی بنی ہوئی یہ دوائی نہ خریدیں، خود بنائیں، خالص صاف اور کم قیمت پر اصلی علاج کریں۔

نسخہ : دیسی لہسن کا رس تین کپ، دیسی ادرک کا رس تین کپ، لیموں کا رس تین کپ، سرکہ سیب تین کپ، کو مٹی کی ہانڈی یا نان اسٹک یا کانچ کے برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر پکائیں، جب یہ ایک حصہ ختم ہو کر تین حصہ رہ جائے تو اتار کر اسی مقدار میں شہد ملائیں، خالص شہد مل جائے تو کیا کہنا ورنہ کسی بھی معتبر کمپنی کا شہد لیں۔

طریقہ استعمال دل کے لئے : تین چمچے ٹیبل اسپون نہار منہ رات کو مریض کو دیں، **موٹاپے کے لئے** ایک گلاس گرم پانی میں تین چمچے ملا کر تین ٹائم دیں، کولیسٹرول اور دیگر امراض کے لئے تین ٹائم روزانہ تین چمچے دیں۔

دمہ : بانس کے سبز پتے دو کلو لیں اور چار کلو پانی میں ملا کر (دو کلو چینی ڈالیں) جب پانی ایک کلو رہ جائے تو چھان لیں، چینی ملا کر شربت تیار کرلیں، صبح شام ایک کپ لیں، انشاء اللہ دمہ سے نجات مل جائے گی۔

شوگر : کلونجی دس تولہ، برگ سا کی دس تولہ، تخم میتھر دس تولہ سب کو باریک پیس کر رکھیں، صبح وشام پانی کے ساتھ ایک ٹی سپون لیں، آپ کی شوگر کنٹرول رہے گی۔ ☆ کریلا ایک تولہ، نیم کی کونپلیں ایک تولہ، جامن کی گٹھلی ایک تولہ کا سفوف بنائیں اور رات کو بھگودیں، صبح نہار منہ پی لیں اور دعا کریں۔ ☆ روزانہ پالک کثرت سے کھائیں، چکوترے کے تین پھل روزانہ کھائیں، ہرگ لسوڑا آٹھ عدد بھگودیں، صبح چھان کر پی لیں، صبح بھگوئیں شام کو پی لیں، بیس سے تیس دن یہ عمل کریں شوگر نارمل ہو جائے گی۔

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

قسط: ۳۲

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض ط اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْد. (سورۂ لقمان)

کیسے بھی مسائل یا مصائب ہوں یا جسم میں کسی طرح کی کمزوری یا بیماری ہو اس آیت کا ورد بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ مسائل و مصائب سے نجات مل جاتی ہے اور امراض جسمانی سے شفا نصیب ہوتی ہے۔ اگر اس آیت کو روزانہ عشاء کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو عجیب وغریب فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔

بعض اکابرین اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھا کرتے تھے اور اس کے فوائد سے ان کی زندگی میں اک طرح کا سکون اور راحت رہا کرتی تھی۔ اگر عشاء کے بعد سو مرتبہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

اس آیت کا نقش ہر طرح کے مصائب میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور تمام جسمانی امراض سے چھٹکارا دلانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶۳	۷۷۷	۷۷۴	۷۷۰
۷۷۵	۷۶۹	۷۶۴	۷۷۶
۷۶۸	۷۷۲	۷۷۹	۷۶۵
۷۷۸	۷۶۶	۷۶۷	۷۷۳

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

لِلّٰہ	مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض	اِنَّ اللّٰہ	ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْد
۱۱۸	۱۱۹۴	۷۶	۱۷۰۶
۱۱۹۳	۱۱۵	۱۷۰۹	۶۷
۱۷۰۸	۶۸	۱۱۹۲	۱۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۱	۱۰۲۴	۱۰۲۹
۱۰۲۶	۱۰۲۸	۱۰۳۰
۱۰۲۷	۱۰۳۲	۱۰۲۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۷۷۷	۷۶۹	۷۷۲	۷۶۶
۷۶۳	۷۷۵	۷۶۸	۷۷۸
۷۷۰	۷۷۶	۷۶۵	۷۷۳
۷۷۴	۷۶۴	۷۷۹	۷۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۵	۱۰۳۰	۱۰۲۹
۱۰۳۲	۱۰۲۸	۱۰۲۴
۱۰۲۷	۱۰۲۶	۱۰۳۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۷۷	۷۶۳	۷۷۰	۷۷۴
۷۶۹	۷۷۵	۷۷۶	۷۶۴
۷۷۲	۷۶۸	۷۶۵	۷۷۹
۷۶۶	۷۷۸	۷۷۳	۷۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۹	۱۰۳۰	۱۰۲۵
۱۰۲۴	۱۰۲۸	۱۰۳۲
۱۰۳۱	۱۰۲۶	۱۰۲۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۷۳	۷۶۷	۷۶۶	۷۷۸
۷۶۵	۷۷۹	۷۷۲	۷۶۸
۷۷۶	۷۶۴	۷۶۹	۷۷۵
۷۷۰	۷۷۴	۷۷۷	۷۶۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۷	۱۰۳۲	۱۰۲۵
۱۰۲۶	۱۰۲۸	۱۰۳۰
۱۰۳۱	۱۰۲۴	۱۰۲۹

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان کی تاثیر وافادیت انشاءاللہ دگنی ہوجائے گی۔
قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ○ (سورۂ یٰسین)
بزرگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ کیسا بھی مرض ہو، کتنا بھی مایوس کن ہو، اس آیت کو اگر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کردیں اور اس آیت کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اگر مریض کو صبح شام اور رات کو سوتے وقت پلادیں تو مریض کو بیماری سے نجات ملے گی۔
بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس آیت کو مشک زعفران اور عنبر سے لکھ کر اگر مریض کے تکیہ میں رکھ دیں تو مریض بہت جلد بھلا چنگا ہوجائے۔ جو لوگ اس آیت کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا صبح شام معمول بنائیں گے وہ انشاءاللہ ہر بڑی بیماری سے محفوظ رہیں گے اور ایام طاعون میں بھی ان کی حفاظت منجانب اللہ رہے گی۔ اس آیت کا نقش ہر طرح کے امراض کو دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔
جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، ذ یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل

نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳۰	۷۴۴	۷۴۱	۷۳۸
۷۴۲	۷۳۷	۷۳۱	۷۴۳
۷۳۶	۷۳۹	۷۴۶	۷۳۲
۷۴۵	۷۳۳	۷۳۵	۷۴۰

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی	وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ	وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ	فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ
۵۳۱	۲۷۴	۷۲۶	۱۴۲۲
۲۷۳	۵۲۸	۱۴۲۵	۷۲۷
۱۴۲۴	۷۲۸	۲۷۲	۵۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸۸	۹۸۰	۹۸۵
۹۸۲	۹۸۴	۹۸۷
۹۸۳	۹۸۹	۹۸۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۴	۷۳۷	۷۳۹	۷۳۳
۷۳۰	۷۴۲	۷۳۶	۷۴۵
۷۳۸	۷۴۳	۷۳۲	۷۴۰
۷۴۱	۷۳۱	۷۴۶	۷۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸۵	۹۸۷	۹۸۱
۹۸۰	۹۸۴	۹۸۹
۹۸۸	۹۸۲	۹۸۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۱	۷۳۸	۷۳۰	۷۴۴
۷۳۱	۷۴۳	۷۴۲	۷۳۷
۷۴۶	۷۳۲	۷۳۶	۷۳۹
۷۳۵	۷۴۰	۷۴۵	۷۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸۱	۹۸۷	۹۸۵
۹۸۹	۹۸۴	۹۸۰
۹۸۳	۹۸۲	۹۸۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، یا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۰	۷۳۵	۷۳۳	۷۴۵
۷۳۲	۷۴۶	۷۳۹	۷۳۶
۷۴۳	۷۳۱	۷۳۷	۷۴۲
۷۳۸	۷۴۱	۷۴۴	۷۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۸۳	۹۸۹	۹۸۱
۹۸۲	۹۸۴	۹۸۷
۹۸۸	۹۸۰	۹۸۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ (باقی آئندہ)

روحانی بیماری پہچاننے کا عمل

اوپری پرائی یعنی جن بھوتوں کی تکلیف دہی ہے یا کسی کی نظر لگی یا کہ جسمانی بیماری ہے۔ یہ ایک نہایت مخفی اور پوشیدہ راز ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس سے کل رنج وغم اور حزن والم معلوم ہو جاتے ہیں اور پھر آسانی سے ان کا علاج ہو جاتا ہے۔ سات تار ریشمی یا سوت کے نیلے یا سیاہ رنگ لے کر برابر کریں پھر ان کو ملا لیا جائے اور اس قدر لمبے ہوں کہ مرد عورت کے قد سے ایک دو بالشت زیادہ رہیں۔ پھر جس مرد یا عورت کی بیماری یا آسیب زدگی یا سحر و جادوگری معلوم کرنی ہو اس کو دیوار کے سہارے ایسا کھڑا کیا جائے کہ دونوں پاؤں کے تلوے دیوار کے برابر رہیں سر اور قد بھی جسم کا دیوار سے ملا ہوا سیدھا رہے ان تاروں کو صاف کر لیا جائے تا کہ کوئی گانٹھ یا جھری نہ رہے جس سے ناپا جائے مرد یا عورت اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی گول حلقے کے موافق کر کے اس ڈورہ کو انگلی کے حلقے میں پکڑ کر اگر تکلیف والا شخص مرد ہو تو اس کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور عورت ہو تو بائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں ڈورے کا سرا پکڑ لیا جائے اور دوسرا ڈورے کا ماتھے کے اوپر جہاں کہ بال نکلتے ہیں کوئی دوسرا شخص اچھی طرح اس ڈورے کو کھینچ کر ناپے اور اس جگہ پر گرہ لگا دی جائے جو شخص یہ عمل کرے اس کے پاس لے جائے وہ شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات دفعہ مع بسم اللہ سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اس ڈورہ پر پھونک دے اس کے بعد سات مرتبہ مع بسم اللہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر دم کرے اسی طرح سورہ قل ھو اللہ اور سورہ تبت اور سورہ قل یا یھا الکفرون اور سورہ لایلف اور الم تر کیف اور الحمد پڑھے اور دم کرے پھر تین مرتبہ آیت الکرسی وھو العظیم تک مع بسم اللہ پڑھے اور دم کرے پھر گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت علیکم یا جمیع اخضر واھو التورۃ اخبرنی ولا نجیل والزبور والفرقان العظیم وصفار رب المشارق والغارب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ اجمعین (پھر تین مرتبہ سبحان ذی الملک والملکوت. سبحان الملک الحی الذی لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح پڑھ کر دم کرے اور پھر چار مرتبہ یہ اسم مع مؤکلوں کے نام لے کر پڑھے یا جبرئیل یا دردائیل یا رقتمائیل یا تنکفیل بحق یا بدوح اور دم کرے اور تین دفعہ یہ اسم جبروتی پڑھے یا خافض نخفضت بالخفض والخفض فی خفضك یا خافض اور دم کرے پھر دوبارہ سہ بارہ ناپے پھر بھی برابر رہے تو پھر تین مرتبہ معہ بسم اللہ کے سورہ مزمل پڑھے اور دم کرے اور پھر ناپے اگر ایک انگل ڈورہ لمبائی میں گرہ پر سے بڑھ جائے تو سمجھ لیا جائے کہ کسی چیز پر نظر ہوئی گئی ہے جس سے یہ بیماری ہوئی پس نظر لگ جانے کا علاج کرے اور اگر دو انگل بڑھ جائے تو سمجھ لو کہ آسیب بادشاہ جن و کفتار کو خواص بادشاہ جن ہے کہ ہندی میں ان کچھلپا کہتے ہیں یہ قسم جنوں کی عورتوں کی ہے اور اگر تین انگل بڑھ جائے تو آسیب بھوت چڑیل کا ہے اور اگر چار انگل بڑھ جائے تو آسیب خبیث کا ہے۔ دودھ دہی یا شکرانہ یا پلاؤ کے اوپر جمعہ کے دن ہوا ہے۔ اور انہوں نے تکلیف دی ہے اور اگر پانچ انگل بڑھ جائے تو نظر خبیث کی لگی ہے اور اگر چھ انگل زیادہ ہوا تو آسیب بادشاہ جن کفتار و بھوت چڑیل نے تسلط کیا ہے اور اگر سات انگل ڈورہ بڑھ گیا ہے تو آسیب سردار خبیث کا ہو گیا ہے اور لشکر کثیر بھوتوں اور چڑیلوں نے بیمار کو دبا رکھا ہے اور آٹھ انگل زیادہ ہو تو آسیب بادشاہ جنات خبیث کا زبردست اثر ہے۔

پہلا عمل ڈورہ کے بڑھنے کا بتایا گیا ہے اور اب ڈورہ کے کم ہو جانے کی پہچان بتائی جاتی ہے۔

اگر ایک انگل ڈورہ ناپنے سے کم ہوجائے تو نذر دیو کی سمجھنی چاہئے اور اگر دو انگل ڈورہ کم ہوجائے تو آسیب بادشاہ جنات اور پریوں کا اثر ہوگیا ہے اور اگر تین انگل کم ہوجائے تو سمجھنا چاہئے کہ کسی دشمن نے از راہ عداوت جادو کردیا ہے۔ اور اس کی نشانی بیماری میں یہ معلوم ہوں گی کہ بدن پر چیونٹی سے چلتی معلوم ہونا سوئی سے چبھنا دل پر سختی ٹکیہ جیسی نظر آنا رات کو یا دن میں نیند آجائے تو بندر یا سیاہ کتا یا عورت مرد بری صورت کے خواب میں نظر آنا۔ اور کبھی کبھی پاخانہ یا منہ کے راہ خون آنا اور جگر کی جگہ پہلی تاریخ کا چاند جیسی سختی معلوم ہونا کندھوں پر بوجھ رہنا ہاتھ پاؤں ٹوٹنا یہ سب علامتیں جادو کی ہیں۔ اس سے فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ کسی نے جادو کردیا ہے اور اگر چار انگل کم ہوجائے تو بھی جادو سمجھنا چاہئے کہ دل پر چورکی کا لگا دیودی یا چوکی ہنونت یا چوکی بیر مسان کی بیٹھائی ہے۔

اور اگر پہلے ناپ پر ڈورہ مذکور ایک انگل کم ہوجائے اور دوسری ناپ میں پانچ انگل کم ہو تو آسیب و دیو کا اثر ہے۔

آسیب دیو و پری اور جن سحر و جادو ہر کسی عامل اور جھاڑ پھونک تعویذ گنڈا کرنے والوں کے علاج معالجہ سے آرام ہونا امر محال ہے۔ خصلت دیو و پری جن و بھوت کی ایسی ہے کہ اصل جان ان کی وجود ظاہری یعنی انسان کے بدن میں ظاہر طور سے معلوم نہیں ہوا کرتی۔ اور ایسے ہی جادو ہے کہ اس کی علامتوں سے پہچان سکتے ہیں سبب اس کا نہیں معلوم ہوسکتا۔ کسی کے مارنے کے واسطے جادو کیا جاتا ہے تو اس کی چوکی اڑائی جاتی ہے اور بیمار کئے جانے کے لئے طلسم تیار کیا جاتا ہے وہ کنوؤں اور پہاڑوں دریاؤں جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں ڈالا جاتا ہے۔ تو بیماری لقوہ، فالج اور ایسی ہی اور بیماری سردی یعنی ہاتھ پاؤں میں درد مونڈھوں اور کندھوں میں بھاری پن ہوکرتا ہے اور جو پتلا بنا کر زمین میں گاڑا جاتا ہے یا ہوا میں لٹکایا جاتا ہے جس کے نام پر یہ عمل کیا ہوتا ہے اس کو بیماری ہول دلی، خفقان، مالیخولیا کی ہوجاتی ہے۔ وحشت زدہ اور مجنونی جیسا پھرا کرتا ہے اپنی نظر سے بیمار کو خود تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔ جو عامل ناتجربہ کار ہوتا اور وہ اپنے زعم میں حاضرات اور فتیلہ وغیرہ کے ذریعہ ان کو حاضر کرلیتے ہیں ان ہر ایک قطروں سے ایک ایک ملعون اسی ملعون کی صورت کا پیدا ہوجاتا ہے اور جو عامل کامل ہوتے ہیں وہ مؤکل کے ذریعے یا حاضرات کر کے جنوں اور بادشاہ جنات وغیرہ کو پکڑ کر جلا دیتے ہیں۔ تو بیماری ہر ایک بیمار کی رفع ہوجاتی ہے مگر یہ کام بڑے عامل کامل فقیر زبردست صاحب باطن وصاحب کشف کا ہے کہ اپنے کشف کے ذریعہ حال اس ملعون سے معلوم کر کے موکلوں کے زور سے بادشاہ جنات و پریان، دیو و ساحران و جادوگراں معلوم کرلیا کرتے ہیں کہ طلسم ان ملعونوں کا فلاں جگہ گرا ہوا ہے یا فلاں کوئیں اور ندی میں گڑا ہوا ہے تو اکھاڑ کر اسی جگہ سے دکھادیں گے دریا میں ہوگا تو دریا میں سے نکال کر ظاہر کرادیں گے۔

عامل کامل ایسے مریضوں کا علاج اسم اعظم کے ذریعہ سے کیا کرتے ہیں۔ اسم اعظم کی برکت سے موکل اس کے اس طلسم کو توڑ دیا کرتے ہیں اور ملعون جل کر خاک ہوجاتے ہیں اور موکلوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ خاک اس کی دریائے شور میں ڈال آؤ تا کہ نشان باقی نہ رہے۔

جبکہ ڈورہ بارہ انگل یا چودہ انگل کم ہو اس پر آسیب غول بیابانی سمجھنا چاہئے یہ آسیب بہت کم ہوتا ہے پہچان ایسے بیمار کی ہے کہ مریض ہر وقت خاموش رہے اور کسی سے بات کرنا پسند نہ کرے نہ پانی پئے نہ کھانا کھائے اگر کھائے تو مٹی زمین کی یا پتے درخت خشک و تر کے اور کبھی آواز دیتا ہے جیسے آواز ہاتھی یا اونٹ، گھوڑے و گدھے کی گیدڑ و ریچھ وحشی درندوں و پرندوں و سانپ کی۔

جب کہ لشکر غول بیابانی کا نکلتا ہے تو آندھی سرخ آیا کرتی آسمان بھی سرخ ہوجاتا ہے۔ آفتاب دکھائی نہیں دیتا۔ ستارے دن میں دکھائی دینے لگتے ہیں تو جان لو کہ اس وقت لشکر غول بیابانی کا نکلا ہے۔ بچوں اور عورتوں کو اس وقت ضرر بچائے رکھنا چاہئے جو ان کی جھپٹ میں آجاتا ہے حال اس کا ایسا ہوجاتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ اس غول بیابانی کا ایک بادشاہ جن ہے اس کا عادل شاہ بیابانی ہے۔ عامل کامل حاضرات کے ذریعہ اس بادشاہ کو بلائے اور کہے فلاں شخص پر آسیب ہے اپنی توجہ سے اس کو دفعہ کرو بہت جلد وہ مریض تندرست ہوجاتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ روحانی امراض ہوں یا جسمانی ان میں اصل چیز تشخیص ہے۔ اگر تشخیص صحیح ہوجاتی ہے تو علاج میں آسانی ہوتی ہے اور اگر تشخیص غلط ہوتی ہے تو علاج کرنا کسی بھی مریض کا امر محال ہوا کرتا ہے۔ جو لوگ روحانی طور پر بالغ ہوتے ہیں وہ ہر مرض کی گہرائی میں جا کر مریض کو ٹٹولتے ہیں پھر مریض کو مرض سے نجات دلانے میں اللہ کے فضل سے کامیاب ہوجاتے ہیں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زندگی کی پریشانیاں

سوال از: مختار احمد۔

جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں ناکام ہو جاتا ہوں۔ میں سنیچر کو ۵ بجے پیدا ہوا ہوں، کیا نصیب کا بھوگ ہے یا جنات کے اثرات بھی تھے۔ کیا مولانا صاحب نام بدل دوں، کیسے رکاوٹ ختم ہوگی۔

میرا نام مختار احمد ہے میرے ساتھ والے بہت آگے بڑھ گئے ہیں، میں پیچھے رہ گیا ہوں، میں کئی خط لکھے کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ میرا یہ آخری خط ہے ہر مہینے طلسماتی دنیا کتاب خرید کر لاتا ہوں، اس میں دیکھتا ہوں کہ میرے بارے میں لکھا ہوگا۔ میرے بارے میں کچھ بھی نہیں آتا ہے میں بیزار ہو گیا ہوں، میں نام بدلنا چاہتا ہوں کوئی اچھا نام بتا دیں۔ اس کے جواب کا انتظار کروں گا۔

جواب

آپ کے خط سے آپ کی صورت حال کا علم ہوا۔ آپ اثرات کا بھی شکار ہیں اور آپ ستاروں کی گردش کا بھی شکار ہیں۔ اگر آپ نے اپنی تاریخ پیدائش لکھ دی ہوتی تو آپ کے بارے میں ہم کھل کر گفتگو کرتے اور یہ اندازہ کرتے کہ آپ کو مسائل اور مصائب سے نجات کیوں نہیں مل پارہی ہے۔ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، اور ۲۵ ہیں۔ آئندہ آپ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں شروع کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

آپ کا اسم اعظم "یا حلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد چالیس دن تک ۱۳۸۲ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد رکھیں۔ چالیس دن کے بعد عشاء کے بعد ہی صرف ۸۸ مرتبہ پڑھ لیا کریں، انشاء اللہ اس اسم الٰہی کے ورد سے آپ کے مصائب رفع ہوں گے اور رحمت باری تعالیٰ آپ کی طرف متوجہ ہوگی۔ آپ نے اپنا نام بدلنے کی بات کہی ہے۔ نام عمر کے کسی بھی دور میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، لیکن آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے ہم اس بارے میں کوئی مشورہ دینے سے قاصر ہیں۔ نام کا مفرد عدد تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہونا چاہئے۔ ممکن ہے کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد آپ کے موجودہ نام کے مفرد عدد سے ٹکراتا ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر زندگی کے نشیب وفراز کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے، لیکن ابھی تو ہماری سوچ یہ ہے کہ آپ آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور ستاروں کی گردش کی بھی آپ لپیٹ میں ہیں۔

آپ روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کیا کریں اور ہر مبین پر ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھا کریں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد مغرب کی نماز کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ آپ سکون وعافیت محسوس کریں گے۔ خط کے جواب میں اگر تاخیر ہو جایا کرے تو ناراض مت ہوا کریں، اگر ہمارے اپنے مخلصین بھی ہم سے ناراض ہو گئے تو پھر ہمارا کیا ہوگا؟

صحیح عامل کی پہچان

سوال از: ولی ________ گجرات

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی۔

حضرت اچھے عامل کی ظاہراً پہچان کیا ہے؟ تا کہ اس پہچان کو دیکھ کر امت رجوع کر سکے۔ دھوکہ باز عامل سے حفاظت ہو جائے۔ ویسے ہی ایک بات لکھ دوں امام عاصم کوفیؒ کے راوی حفصؒ ہیں۔ ان کے لکھے ہوئے طریقے میں حسن الہاشمی آتے ہیں۔ تب ذہن پہلے آپ کی جانب منتقل ہوتا ہے۔ میں ایک مکان تعمیر کروا رہا ہوں اس کا نام کیا رکھوں؟

جواب

اچھے عاملین وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس بات پر یقین رکھتے ہوں کہ اس کائنات کا سارا نظام اللہ کے دست قدرت میں ہے، اس کائنات میں وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ دوائیں، غذائیں، مقویات، انجکشن، آپریشن اور تعویذات وروحانی عملیات اور اکابرین کی دعائیں سب وسیلوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ باقی اس دنیا میں تمام کوششوں اور جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج ظہور پذیر ہوں وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں اور ان پر اطمینان کرنا اور یقین رکھنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ برے عاملین کا وطیرہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کامیابی کی نسبت اپنی طرف کرتے ہیں اور یہ وعدہ کرتے ہیں کہ کامیابی ۲۴ گھنٹے میں یا چند گھنٹوں میں مل جائے گی جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ دعا یا عمل کرنے کے بعد وقت متعین کرنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ نتائج کب برآمد ہوں گے، کسی عامل کے لئے یہ دعویٰ کرنا کہ نتیجہ کس وقت سامنے آ جائے گا جائز نہیں ہے۔ روحانی عملیات کا سلسلہ، حقیقت یہ ہے کہ شریعت وطریقت سے جڑا ہوا ہے اور روحانی عملیات اللہ کے بندوں کو اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ کا احساس دلاتے ہیں اور بدعقیدہ قسم کے عاملین کے طور طریقے اور الٹے سیدھے دعوے عقائد کی بیخ کنی کرنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے کہ فن کی تمام تر باریکیوں کو اور تمام تر اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں ان میں بھی تاثیر تب ہی پیدا ہوتی ہے جب اللہ چاہے اور کوئی بھی عامل کامیابی کی صحیح ساعتوں کی بھی نشاندہی نہیں کر سکتا، کیوں کامیابی اور ناکامی کے اوقات کا صحیح علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جو عاملین اوقات متعین کر کے عمل کرتے ہیں وہ فریبی اور مکار ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے بندوں کو راہ راست سے بھٹکانے کی سازشیں کرتے ہیں، بلکہ دیکھنے میں تو یہ بھی آ رہا ہے کہ غلط سلط قسم کے عاملین نماز بھی نہیں پڑھتے۔ سوچئے جو خود نماز روزے کا پابند نہ ہو وہ کیا کسی کے لئے دعا کرے گا اور کیسے کسی کی ڈوبتی ہوئی نیا کو پار لگائے گا۔

ہم پچھلے ۲۵ سالوں سے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ امت مسلمہ کو صحیح اور خدا ترس قسم کے عاملین کی ایک کھیپ تیار کر کے دے سکیں اس کوشش کے نتائج کیا ہوں گے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، لیکن جب فاضلین مدرسہ ہم سے جوق در جوق رجوع کر رہے ہیں اور ان کا رجحان علم عملیات سیکھنے کی طرف بڑھ رہا ہے تب سے ہمیں یہ اندازہ ہوا ہے کہ انشاء اللہ ہمارا خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا اور خدا ترس عاملین کی ایک جماعت مستقبل قریب میں تیار ہو کر اللہ کے ضرورت مند بندوں کی خدمت میں مصروف ہو جائے گی اور اس امت کو جاہل اور بددین قسم کے عاملین سے کافی حد تک نجات مل جائے گی۔

آپ نے ہمارے بارے میں جس خوش فہمی کا اظہار کیا ہے وہ بس ایک خوش فہمی ہے ہم خود کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ البتہ ہر وقت اللہ سے ہماری دعا یہ ہے کہ ہم نے اس کے بندوں کی صحیح رہنمائی کے لئے جو بھی ٹوٹی پھوٹی خدمت کی ہے اللہ اسے قبول کرلے اور اپنے بندوں کو اس علمی اثاثے سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔ جو ہم قدیم کتب کے اوراق سے اٹھا اٹھا کر لوجہ اللہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ پیش کر رہے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ ہمارے بزرگوں نے ایک علمی ذخیرہ کتب خانوں کو دیا تھا اور بڑی حد تک ہم نے اس کی ناقدری کی ہے۔ تعویذ گنڈے تو اب وہ لوگ بھی کر رہے ہیں جو اس فن کے مخالف ہیں لیکن بزرگوں کے چھوڑے ہوئے روحانی فارمولوں سے استفادہ کرنے کی توفیق بہت کم لوگوں کو ہوتی ہے۔ اپنے مکان کا نام "گوشۂ عافیت" رکھیں اور نام کوئی بھی رکھیں اس مکان میں کام اچھے کریں۔ مکان نام اور در و دیوار سے نہیں پہچانا جاتا، مکان کے مکینوں سے مکان کی ایک پہچان بنتی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ میں اور آپ کے اہل خانہ میں وہ صلاحیت پیدا کرے کہ آپ کا مکان خدمت، محبت، ایثار و قربانی کی وجہ سے اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی بنا پر ضرب المثل بن سکے۔

ہماری تعریف

سوال از: انتخاب عالم صدیقی ______ امروہہ

اس وقت میرے ہاتھ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا اپریل ۲۰۱۳ء کا

شمارہ ہے۔ راقم الحروف کے آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جگہ دی جس کے لئے راقم الحروف آپ کا شکر گزار ہے، شکریہ جزاک اللہ خیر۔ ربّ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ سچ میں آپ نے جو ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ٹائٹل پر جو لکھا ہے۔ ''یہ رسالہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا'' یہ روز روشن کی طرح عیاں ہوگیا۔ راقم الحروف کا تعلق بریلوی مکتبہ فکر سے ہے۔ مضمون میں علمائے بریلوی کے حوالہ جات پیش کئے تھے۔ آپ نے بغیر کسی ترمیم کے مضمون شائع کیا۔ ایک بار پھر سے آپ کا شکریہ۔ انشاء اللہ امید کرتا ہوں مستقبل میں بھی ہمارے مضمونوں کو جگہ دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ آپ کو رب کریم حیات خضر عطا فرمائے۔ دائمی خوشیاں دے آمین۔

جواب

جناب عالی! آپ کا خط ملا۔ آپ نے طلسماتی دنیا میں اپنا مضمون پڑھ کر جس خوشی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں دارالعلوم دیوبند کا فاضل ہوں اور دیوبندی مکتب فکر سے وابستہ ہوں۔ میرے نزدیک دیوبندی ہی مکتب فکر ہی معتدل ہے۔ میں حنفی بھی ہوں اور اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ احناف کا مسلک ہی مضبوط ترین دلائل پر مشتمل ہے، لیکن میں نے زندگی میں اس بات کی خواہش کبھی نہیں کی کہ ساری دنیا کے مسلمان حنفی بن جائیں کیوں کہ ہم اس حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ ائمہ اربعہ کے مسالک ومذاہب بھی برحق ہیں کسی بھی امام کے کسی بھی رجحان میں نفسانیت کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اپنی اپنی سوچ وفکر کے اعتبار سے چاروں آئمہ امت مسلمہ کے لئے علم وفقہ کا جو ذخیرہ مرتب کیا ہے وہ قطعی طور پر قابل اعتبار ہے، بعد میں آنے والی نسلیں کسی بھی امام کی پیروی کریں وہ جائز ہے۔ اس اعتراف حق کے باوجود ہماری اپنی طبیعت کا میلان حنفی مسلک کی طرف ہوتا ہے اور ہم اسی کی اتباع کرتے ہیں۔ دیوبندی اور دیگر مکاتب فکر میں ہم دیوبندی مسلک کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن دوسرے ارباب مسلک سے الجھنے کی غلطی نہیں کرتے۔ کسی مجلس میں اگر سنت وبدعت جائز وناجائز، توحید وشرک کے موضوع پر گفتگو ہوتی ہے جو ہمارے نزدیک حق جس جانب ہوتا ہے برملا اس کا اظہار کرتے ہیں، لیکن کسی مسجد کے منبر اور کسی اسٹیج پر بیٹھ کر ایسی تقریریں کرنے سے گریز کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے دل شکنی کا باعث بنیں اور جس سے فتنے اُبل پڑیں۔

طلسماتی دنیا میں بھی ہم مسلمانوں کے مسلکی اختلافات کو اہمیت نہیں دیتے اور اپنے رسالے میں ایسے مضامین چھاپنے سے محترز رہتے ہیں جو فتنہ انگیزی کا سبب بن سکیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حق کسی ایک شہر کا پابند نہیں ہے، سنتیں بریلی میں بھی ممکن ہیں اور بدعتیں دیوبند میں ہوسکتی ہیں۔ ہمارے نزدیک سنت وبدعت کا اختلاف برحق ہے اور دیوبندی بریلوی جھگڑا باطل ہے اور اس طرح کے جھگڑوں سے پوری امت کو مجتنب رہنا چاہئے۔ علم کا کوئی کنارہ نہیں اور معرفت حق کی کوئی سیما نہیں ہے۔ علم جہاں سے ملے لے لینا چاہئے اور معرفت جہاں سے بھی نصیب ہوا سے اپنا مقدر سمجھنا چاہئے۔

یہی سوچتے ہوئے ہم نے آپ کے مضمون کو قابل اشاعت سمجھا کیوں کہ علمی طور پر اس میں کوئی غلطی نہیں تھی۔ ہم نے طلسماتی دنیا کا جادو ٹونا نمبر شائع کیا تھا۔ اس میں ہم نے جہاں دیوبندی مکتبہ فکر کے اکابرین کے فارمولے شائع کئے تھے وہیں بریلوی حضرات کے روحانی فارمولوں کو بھی واشگاف کیا تھا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو بغض وعناد سے ضد بازیوں سے اور ہٹ دھرمیوں سے محفوظ رکھے اور ایک دوسرے کے کارناموں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہائے یہ گردش دوراں

سوال از: عبدالستار ــــــــ گودھرا

میری عمر ۴۶ سال کے قریب ہے، مگر آج تک کی زندگی تھوڑی سی ترقی کے بعد تنزلی ہوجاتی ہے۔ تنگیوں سے بھری رہی، کسی بھی طرح سکھ نصیب نہیں ہوتا۔ یہاں کے مقامی عاملین سفلی اثرات کی باتیں کرتے ہیں، مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا ہے؟ آنجناب سے عاجزانہ گزارش ہے کہ تحقیق کر کے بتائیں کہ ہے کیا اور علاج کیا ہوگا، کرم ہوگا۔

میرا کاروبار، گھڑی سازی کا ہے اور گاڑیوں کے سیٹر بنانا، دکان کا ایڈریس۔ شیعہ قبرستان کے سامنے پولن بازار گودھرا۔

جواب

اکثر عاملین اپنے مریضوں کو جادو ہی بتاتے ہیں اور ہمارے خیال میں جادو بتا کر اور جادو کو بھی سفلی کہہ کر زیادہ پیسے بٹورے جاسکتے ہیں۔ جہاں تک سفلی جادو کا تعلق ہے تو جادو تو ہر حال میں سفلی ہوتا ہے۔ سفلی عمل اس کہتے ہیں جس کو انجام دینے میں شیاطین سے مدد لی جائے اور شیاطین سے

مدد لینا شرعاً حرام ہے۔ آج کل یہ بات آندھی اور طوفان کی طرح مسلم معاشرے میں پھیل چکی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عمل ہی سے ہوتی ہے، یہ ایک واہی اور ناقابل قبول بات ہے کیوں کہ شیاطین اپنے عاملین کی مدد صرف اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کرتے ہیں وہ کسی کو فائدہ پہنچانے کے لئے یا اپنے کسی عمل کی کاٹ کو کسی کو نقصان سے محفوظ رکھنے کے لئے ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ اس لئے یہ بات مسلم ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ بھی کلام الٰہی یا اسماء حسنٰی کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ یا پھر اُن اعمال کے ذریعہ ممکن ہے جن میں اللہ سے استعانت طلب کی گئی ہو۔

اس دنیا میں بے شمار لوگ بے روزگاری اور مختلف قسم کی الجھنوں اور فکرات میں مبتلا ہیں، ان سب کو جادو سے متاثر ماننا بے وقوفی ہے۔ جادو اور جنات کی ایک حقیقت ہے، ان کا انکار سورج اور چاند کے انکار کے برابر ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آج کل توہمات کا بھی سیلاب ہمارے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے، آج کل کے دور میں اگر کسی کے سر میں درد ایک دن میں دو بار ہو جائے یا کسی شخص کو ایک دن میں چار مرتبہ چھینک آجائے تو وہ اس کو جادو کا اثر سمجھ بیٹھتا ہے۔ خواتین اس طرح کی سوچ و فکر کو فوراً کمک پہنچاتی ہیں اور پھر خواہی نخواہی لوگ عاملین کے ٹھیوں پر پہنچ جاتے ہیں۔ عاملین ماہر نفسیات ہوتے ہیں وہ اس طرح کے سوالات شروع کردیتے ہیں کہ کیا آپ کا کوئی دشمن ہے اور کیا آپ کے قریب کے رشتے داروں میں آپ کا کوئی حاسد اور بدخواہ ہے؟ کیا حال ہی میں کسی سے کوئی طناطنی ہوئی ہے؟ ظاہری بات ہے کہ ہر انسان کے جہاں کچھ لوگ دوست ہوتے ہیں وہیں کچھ لوگ دشمن بھی ہوتے ہیں۔ انبیاء تک کے بھی کچھ لوگ دشمن رہے ہیں، عام انسانوں کی تو اوقات کیا ہے۔ رہی قریب کے رشتے داروں میں حاسدین اور بدخواہوں کی بات تو ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ اکثر حاسدین اور بدخواہ تو قریبی رشتے دار ہی ہوتے ہیں یا پھر قریب میں رہنے والے افراد۔ عاملین کے اس طرح کے سوالات کے بعد لوگوں کے دلوں میں نئے نئے وسوسے جنم لینے لگتے ہیں اور ان رشتے داروں کے بارے میں ان کی سوچ منفی ہوجاتی ہے جو پہلے سے بھی مثبت نہیں تھی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپس کی تمام تر محبتوں کے بعد کسی سے بگڑے ہوئے حالات بھی رشتے داروں کا زیادہ دخل نہیں ہوتا ہاں رشتے دار چونکہ انسان ہی ہوتے ہیں اور سب کی طرح زبان چلانے میں غیر محتاط بھی ہوتے ہیں اس لئے اس طرح کی دھمکیاں تجھے دیکھ لوں گا، تیرا ستیاناس کرادوں گا، تجھے کسی کام کا نہیں چھوڑوں گا، تیرے بچوں کے ہاتھوں میں بھیک کا کٹورہ دے دوں گا وغیرہ۔ یہ جاہلانہ دھمکیاں اس دور میں سب کا وطیرہ بنی ہوئی ہے، لیکن جب عاملین ایسے سوالات کھڑے کرتے ہیں جو روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں تو پھر خاندانوں میں چپقلش بڑھ جاتی ہے اور لوگ ان سب کو جادو کرانے والا سمجھنے لگتے ہیں، جنہوں نے ازراہ جہالت یا ازراہ حسد انہیں دھمکیاں دی تھیں۔

ہماری رائے میں جادو سے زیادہ اس دور کے انسانوں کو جنات وشیاطین اور خود اپنی بداعمالیاں دُکھ دے رہی ہیں۔ پہلے زمانہ میں لوگ سونے سے پہلے نماز قرآن حکیم کی تلاوت اور ذکر واذکار کا اہتمام کیا کرتے تھے، آج کے دور میں لوگ ٹی وی دیکھتے دیکھتے سوجاتے ہیں ایسی صورت میں اگر خواب ڈراؤنے نظر آئیں اور شیاطین کسی پر اپنا تسلط جمالیں تو حیرت کی کیا بات ہے۔ پھر اس کے بعد عاملین کی اپنی لن ترانیاں اور غلط سلط دعوے عوام کی بدعقیدگی کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

ایک بار سورۂ فاتحہ ایک ایک بار چاروں قل اور ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر زور سے تالی بجادیا کریں۔

دکان کھولتے وقت اور بند کرتے ایک بار آیت الکرسی ضرور پڑھا کریں، انشاء اللہ چند ماہ اگر آپ نے ان عملوں کی پابندی کرلی تو انشاء اللہ آپ گردش دوراں سے اور گردشِ سیارگان سے نجات حاصل کرلیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے عقیدے کو سلامت رکھے اور آپ کو ان تمام مصائب سے نجات دے جن کی وجہ سے آپ بہت ساری کلفتوں اور زحمتوں کا شکار ہیں۔ (آمین)

زندگی کی ابتلاؤں سے بددلی

سوال از: فرحت جہاں ———— مئوناتھ بھنجن

عرض گزارش یہ ہے کہ میرا نام فرحت جہاں والد کا نام ضیاء الدین ہے اور والدہ کا شکیلہ خاتون۔ میری تاریخ پیدائش ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۹ء ہے۔

میں بہت پریشان حال لڑکی ہوں، ہمیشہ پریشانی، مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا رہتی ہوں۔ میں سر سے لے کر پاؤں تک بیماریوں میں مبتلا ہوں، ایک بیماری ختم نہیں ہوتی کہ دوسری شروع، دوسری ختم نہیں کہ تیسری شروع۔ اسی طرح میرے جسم کا ہر حصہ کسی نہ کسی بیماری سے متاثر ہے۔ ٹھنڈی چیزیں ناک اور گلے کو گرم چیزیں پیٹ کو نقصان پہنچاتی

ہیں۔ ریلیکس ہو کر کوئی چیز بھی کھا پی نہیں سکتی، ہمیشہ ڈر سا رہتا ہے۔ آپ یقین نہیں کریں گے میں اتنی کم عمر میں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہوں کھڑے ہو کر پڑھنے پر پیر میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ابھی گر جاؤں گی اور زبردستی کھڑے ہو کر پڑھنے پر پیر میں بہت درد ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر بہت زیادہ کمزور نہیں ہوں، لیکن اندرونی طور پر اپنی کمزور ہوں کہ ذرا سا مسالہ پیسنے پر، آٹا گوندھنے پر ہاتھ میں، راستہ چلنے پر پیر میں درد، تھوڑا سا پڑھنے لکھنے، سلائی کڑھائی کرنے پر سر اور آنکھ میں درد ہو جاتا ہے۔ میں نے اچھے اچھے ڈاکٹروں کو دکھایا ہے، کہتے ہیں کوئی بیماری نہیں ہے، ٹیسٹ وغیرہ بھی ہوتے ہیں، میں کچھ بھی کھا پی لوں چاہے وہ طاقت کی دوا ہی کیوں نہ ہو، میرے جسم میں لگتا ہی نہیں۔ آج میرا پیٹ خراب ہے، لیکن جب اچھا تھا تو بھی یہی بات تھی۔ پس ہمیشہ الٹے سیدھے اور برے برے خواب دیکھتی رہتی ہوں، اکثر میرے خواب میں بھینس نظر آتی ہے، کبھی خوب زیادہ، کبھی کم، کبھی کہیں ذبح ہو رہی ہے، کبھی میرے گھر میں اور کبھی گھر کے باہر اور کبھی ویسے ہی ٹہلتی رہتی ہوں۔ بہت سی دعائیں پڑھ کر سوتی ہوں، لیکن سب بے سود۔ میں نے بہت سے عاملوں کو بھی دکھایا ہے، لیکن سب جھوٹے اور فریبی نکلے۔ پیسے اینٹھ کر اور بیماری پریشانی بڑھا کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔

ایک عامل صاحب سے مجھے بہت اچھا فائدہ تھا، لیکن میں نے کسی بنا پر وہاں جانا چھوڑ دیا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ تمہارے اوپر کچھ کیا جا رہا ہے کہ تم ہمیشہ پریشان رہو، مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے میری یہ بھی پریشانیاں قدرتی نہیں ہیں، میرے ساتھ ضرور کچھ نہ کچھ مسئلہ ہے۔ میرے ساتھ ہمیشہ الٹا اور عجیب ہوتا ہے، جس سے میں یہ سب کچھ سوچنے پر مجبور ہو جاتی ہوں۔ مانا کہ خدا ہمارا امتحان لیتا ہے، لیکن اتنا سخت بھی نہیں کہ بندہ مایوس ہو جائے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی کوئی خوشی یا اپنے آپ کو مصیبتوں میں مبتلا نہ پایا ہو۔ بیماری اور ٹینشن نے مجھے ایسا بنا دیا ہے کہ کوئی میری تعریف بھی کرتا ہے تو مجھے خوشی نہیں ہوتی، احساس جرم بھی ستاتا رہتا ہے کہ میں کام بہت کام کرتی ہوں اور جب کبھی مجھے طعنے تشنیع ملتے ہیں اور اگر کوئی مجھے کچھ کہہ دیتا ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میں بھی اسے جواب دے دیتی ہوں، بعد میں مجھے پچھتاوا بھی ہوتا ہے، میں سوچتی بھی بہت زیادہ ہوں، میں بہت حساس ہوں، مجھے غصہ بہت جلدی اور تیز آتا ہے، کبھی کبھی مجھے اپنے حالات پر اتنا غصہ آتا ہے کہ خاص کر جب کوئی کچھ کہتا ہے تو جی چاہتا ہے کہ اس گھر سے رخصت ہو جاؤں یا اس دنیا سے، لیکن پھر سوچتی ہوں کہ غصے میں اٹھایا گیا قدم اکثر غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے صبر کر کے رہ جاتی ہوں، میں خدا کی طرف سے مایوس نہیں ہوں ایک نہ ایک دن میرے ساتھ اچھا ضرور ہوگا، میں پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بننا چاہتی ہوں، غریبوں کی مدد کرنا چاہتی ہوں، اگر کسی غریب، پریشان حال انسان کو دیکھ لیتی ہوں تو میرا دل دکھ سے بھر جاتا ہے۔ جیسے یہ شعر۔

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

میں اے ایم اے کر چکی ہوں، نیٹ کی تیاری کر رہی ہوں، تین بار ایگزام دے چکی ہوں، اس بار بھی دسمبر میں امتحان دینا ہے، آپ دعا کریں کہ خدا مجھے اس امتحان میں کامیابی سے ہمکنار کرے، کیوں کہ ہر بار میری ہی کسی نہ کسی غلطی کی وجہ سے رہ جاتی تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے میں ہمیشہ ہر امتحان میں فرسٹ ڈویژن سے پاس ہوئی ہوں۔ ہائی اسکول سے لے کر ایم اے معلم اردو، منشی وغیرہ کے ایگزام میں میرا ذہن بھی خدا کے فضل و کرم سے اچھا ہے، بس مجھے جسمانی کمزوری ہے۔ بیماری اور ٹینشن کی وجہ سے اب میرے دل و دماغ پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ میں عبادت بھی زیادہ سے کرنا چاہتی ہوں، لیکن میری بیماری مجھے اس کی اجازت نہیں دیتی، آپ پلیز چیک کر کے بتائیں کہ میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ خط بہت طویل ہو گیا ہے، معافی چاہتا ہوں آپ چاہیں تو اسے شارٹ کر کے شائع کر دیں، آپ پلیز خدا کے واسطے میرے خط کو نظر انداز نہ کر دیں۔ مجھے کوئی عمل یا وظائف بتائیں، جو مجھ سے آسانی سے ہو سکے۔ اگر اس خط میں کوئی غلطی ہوئی ہو گی تو اسے درگزر کر دیں۔

آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ بہت سے لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔ پلیز میری بھی مدد کریں، میں آپ کا احسان کبھی نہیں بھولوں گی، اللہ آپ کو اس کا اجر ضرور دے گا۔

میں روز صبح و شام ۱۳۱ مرتبہ یاسلام بھی پڑھ رہی ہوں۔ آپ میرے اس خط کا جواب طلسماتی دنیا میں شائع کر دیں، بڑی مہربانی ہوگی شکریہ، خدا حافظ۔

جواب

صاحب شعور اور تعلیم یافتہ لوگ بھی جب قسمت کی شکایت کرتے ہوئے، آس کی ساری حدیں پار کر کے مایوسیوں کے صحراؤں تک پہنچ

جاتے ہیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تمہارا نام فرحت ہے، فرحت کے معانی خوشی اور احساس خوشی کے ہوتے ہیں۔ تم جیسی لڑکیاں بھی اگر مایوسیوں کی باتیں کریں تو حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی۔ تم نے لکھا ہے کہ تم ہمیشہ ہی فرسٹ ڈویژن پاس ہوتی ہو تو پھر مایوسی کا مطلب؟

اور جہاں تک زندگی کی دھوپ چھاؤں کا معاملہ ہے تو دنیا میں ہمیں کوئی ایسا انسان دکھاؤ جو زندگی کے روز اول سے لے کر زندگی کی آخری شام تک شادکام رہا ہو۔ ہر سال ہمیں تین موسموں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کبھی سردی ہوتی ہے، کبھی گرمی اور کبھی برسات۔ یہ ادلتے بدلتے موسم ہماری زندگی میں ایک طرح کا لطف قائم رکھتے ہیں، اگر ہمیشہ گرمی ہوا کرتی تو کیسا لگتا، یا اگر ۱۲ مہینے جاڑے رہا کرتے تو ہم کتنا اُکتا جاتے۔

انسان کی بے صبری کا عالم یہ ہے کہ گرمیوں کے زمانہ میں یہ کہتا نظر آتا کہ اس بار تو گرمی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی اور سردیوں کے زمانہ میں دو چار ہفتے اگر زیادہ ہو جاتے ہیں تو پھر یہ کہتا دکھائی دیتا ہے کہ اب کی بار شاید سردی ختم نہیں ہوگی۔ دراصل اس طرح کی باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ انسان کے صبر وضبط کی بہت کمی ہے، جو لوگ سچ مچ کے صابر ہوتے ہیں وہ کسی موسم کی کمی یا زیادتی پر کوئی حرف شکایت زبان پر نہیں لاتے۔ عام موسموں کی طرح تقدیر کے موسم بھی بدلتے رہتے ہیں، کبھی دُکھ کا زمانہ آتا ہے اور کبھی سکھ کا، کبھی گھروں سے باراتیں نکلتی ہیں اور کبھی جنازے، کبھی باغ ہرے دکھائی دیتے ہیں اور کبھی سوکھے ہوئے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ سے دلوں میں بے چینی ہوتی ہے، کبھی کے دن بڑے ہوتے ہیں، کبھی کی راتیں۔ کبھی انسان اس قدر مسرور ہوتا ہے کہ اس کو خوشی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا اور کبھی اتنا محروم اور مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کی مجبوریاں اور محرومیاں اس کو آٹھوں پہر رُلاتی ہیں، لیکن دیکھنے کی اور محسوس کرنے کی بات یہ ہے کہ دوام اگر خوشیوں کو نصیب نہیں ہے تو دوام غموں کو بھی نصیب نہیں ہے۔ خوشی کا زمانہ جس طرح رخصت ہو جاتا ہے اسی طرح غموں کا دور بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ جب خوشی کے لمحات نصیب ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ گھوڑے پر سوار ہوں اور غموں کی گھڑیاں کچھوے کی چال کی طرح چلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں، لیکن سچ یہی ہے کہ راحتوں کا دور بھی گزر جاتا ہے اور کلفتوں کا دور بھی باقی نہیں رہتا اور ارباب تجربہ کی رائے تو یہ ہے کہ جب تک انسان غموں اور دکھوں کے دور سے نہیں گزرتا اس کو خوشیوں اور راحتوں کی کوئی قدر بھی نہیں ہوتی۔ تم جس دور سے گزر رہی ہو وہ بے حد اذیت دہ ہوگا، لیکن تم یہ کیوں سمجھتی ہو کہ اذیتوں کا یہ دور کبھی رخصت نہیں ہوگا۔ دنیا کی ہر فانی چیز کی طرح یہ بھی ایک دن فنا ہو جائے گا۔ رات کتنی بھی کالی اور لمبی ہو اس کو بالآخر گزرنا ہوتا ہے اور بالآخر صبح کا نور ہر طرف پھیل کر رہتا ہے۔ ہر رات کے بعد سویرا ہے، ہر خزاں کے بعد بہار ہے، ہر مشکل کے بعد آسانی ہے، ہر کلفت کے بعد راحت ہے اور ہر دکھ کے بعد سکھ ہے۔

ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے ہمیں غربت سے دوچار کیا ہے وہ ایک دن ہمیں دولت بھی عطا کرے گا۔ دعائیں کرتی رہئے اس یقین کے ساتھ کہ خدا کے یہاں دیر تو ہو سکتی ہے لیکن اس کے یہاں اندھیر نہیں ہے۔

آپ سے کچھ عاملوں نے رقم تو اینٹھ لی، لیکن وہ آپ کا صحیح طور پر علاج نہ کر سکے، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ اُن عاملوں کے سوا جو صرف لوٹ مار کرتے ہیں دوسرے اچھے اور ہمدرد قسم کے عاملین اس دنیا سے ناپید ہو گئے ہیں، اگر اپنی تلاش جاری رکھتیں تو اب تک آپ کی ملاقات قابل قدر اور معتبر قسم کے عاملین سے ہو گئی ہوتی، لیکن ایسا لگتا ہے کہ آپ نے آس کا دامن چھوڑ دیا ہے اور چند برے لوگوں سے ملنے کے بعد آپ نے یہ یقین اپنے دل میں جما لیا ہے کہ اچھے لوگ اب دنیا میں رہے ہی نہیں۔

چلئے اس وقت تک جب تک تمہاری ملاقات معتبر اور خدا ترس کسی عامل سے نہ ہو تب تک آپ اس نقش کو خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے اور کالے ڈورے کے ساتھ اپنے گلے میں ڈال لینا۔

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

جہاں ۵ ہے وہاں نقش لکھتے وقت ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ یعنی ۶۰ کے بعد ۶۲ لکھا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہیں یہ بھی کرنا ہوگا کہ صبح کو ناشتے سے پہلے اور رات کو سوتے وقت سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کرو۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھنا ہے۔

نقش کا کوئی پرہیز نہیں ہے، ہر حالت میں یہ نقش تمہارے گلے میں رہنا چاہئے۔ البتہ جس وقت اس کو پہلی بار گلے میں ڈالو اس وقت تم پوری طرح پاک صاف ہو، انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے اور سورۂ فاتحہ کے پانی کی برکت سے تمہاری تندرستی بہتر ہوجائے گی اور تمہیں امراض جسمانی اور امراض روحانی سے نجات مل جائے گی۔

تم نے اپنی کچھ خامیوں کا بھی ذکر کیا ہے کہ تمہیں غصہ بہت جلد آجاتا ہے، بے شک غصہ شیطان کی اولاد ہے، یہ انسان کو صرف نقصان پہنچاتا ہے، کوئی بھی انسان اپنی زندگی میں جتنے بھی فیصلے، غلط کرتا ہے وہ غصہ ہی کی حالت میں کرتا ہے۔ غصے میں انسان اندھا ہوجاتا ہے اور غصے کی حالت میں عقل سر سے ہجرت کرجاتی ہے اور اس وقت تک سر میں واپس نہیں آتی جب تک غصے دفع نہیں ہوجاتا۔ غصہ صحت کے لئے بھی بہت مضر ہے۔ غصہ دل کو کمزور کرتا ہے اور اعصاب کو مضمحل کردیتا ہے۔ اس لئے اس غصے سے جتنی بھی جلدی ہوسکے پیچھا چھڑالیں، ورنہ یہ تمہیں بار بار شرمندگی اور ندامت سے دوچار کرے گا۔

تم نے لکھا ہے کہ تم روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح شام پڑھتی ہو، شاید پابندی سے نہیں پڑھتیں، کیوں کہ جو حضرات وخواتین اس وظیفے کو پابندی سے جاری رکھتے ہیں انہیں غصہ نہیں آتا۔ بہتر ہوگا کہ دونوں ٹائم یاسلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کرو۔

تم نے اپنی کچھ خوبیوں کا بھی ذکر کیا ہے ان میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ تم دوسروں کی تکلیف اور دکھ کو محسوس کرتی ہو اور کسی کے لئے ہمدردی کا اظہار کرتی ہو۔ یہ وہ خوبی ہے کہ جو انسان کو خدا تک پہنچادیتی ہے۔ اس دنیا میں ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جو دوسروں کی تکلیف کی کسک کو اپنے دل میں محسوس کریں، ہمدردی کرنا، رحم کھانا، مدد کرنا اللہ کی صفات ہیں جو ان صفات کا حامل ہوگا اس پر خدا اس دنیا میں بھی مہربان ہوگا اور آخرت میں بھی۔

ہمیں یقین ہے کہ اس بار تم ضرور پاس ہوگئی ہوں گی، اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ٹینشن کو اپنے دل ودماغ سے نکال کر پھینک دو اور ہر بری سوچ وفکر کو اپنے دماغ سے خارج کردو اور یہ یقین کرلو کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی اچھا برا ہوتا ہے وہ مالک کون ومکاں کی مرضی سے ہوتا ہے۔ حالات کی یا زمانہ کی شکایت کرنے کا مطلب صاف یہی ہے کہ ہم اس خدا کی قدرت پر طنز کررہے ہیں جس کے ہاتھ میں اس کائنات کا نظام ہے۔ اللہ ہم سب کو ہر طرح کے حالات میں راضی برضا رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تمہیں قدم قدم پر راحت اور فرحت عطا کرے اور تمہیں تمہاری خواہش کے مطابق معظم اور سرخرو رکھے، قدم قدم پر تمہاری عزت ہو، تمہیں ہر قدم پر مقبولیت ملے اور اللہ تم سے تمہاری زندگی میں ایسا کوئی کام لے کہ تم اس دنیا میں جب تک رہو اور تمہارے گزر جانے کے بعد جب تک یہ دنیا باقی رہے تمہارا نام عزت اور احترام کے ساتھ لیا جاتا رہے۔ جس طرح حضرت رابعہ بصریؒ کا نام اور جس طرح صحابیات کا نام ان کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد بھی اور برسہا برس کے بعد بھی آج تک عزت وعظمت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

آیت قرآنی کے اعداد اور اس کا وظیفہ

سوال از: عبدالرشید نوری ______ بھوپال

التجا ہے مندرجہ ذیل ذکر اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○ کی پوری وضاحت فرمادیں، اس کے کل عدد کتنے ہیں۔ اس کو پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، تعداد اور وقت کیا ہے۔ اس ذکر کے فضائل، فوائد اور برکات کیا ہیں، یہ جلالی ذکر تو نہیں ہے۔ برائے کرم جواب عطا فرمائیں۔

جواب

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اس آیت

کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھ کر ۴۰ دنوں میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کرنی چاہئے۔
آیت قرآنی اگر جلالی ہوتو جلالی پرہیز کرنا چاہئے اور آیت قرآنی اگر جمالی ہوتو جمالی پرہیز دوران چلہ کافی ہے۔ مذکورہ آیت چونکہ جمالی ہے اس لئے جمالی پرہیز کرلینا ٹھیک ہے۔ جمالی پرہیز یہ ہے کہ کچا لہسن اور پیاز استعمال نہ کریں، بدبودار تمام چیزوں سے بچیں، ان میں بیڑی سگریٹ اور حقہ بھی شامل ہے، اگر شادی شدہ ہوں تو بیوی کے ساتھ دوران چلہ مباشرت نہ کریں اور زبان سے متعلق تمام گناہوں سے حتی الامکان مجتنب رہیں۔

اس آیت کے مجموعی اعداد ۱۴۸۷ ہیں۔ چلہ پورا ہونے کے بعد چالیس دن تک روزانہ ۱۴۸۷ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ ۱۸ مرتبہ اس آیت کو تاعمر پڑھتے رہیں۔

اس آیت کے ورد سے رزق میں فراوانی آتی ہے، بلکہ رزق زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد موسلا دھار بارش کی طرح برستا ہے۔ اس آیت کا عامل اگر کسی ضرورت مند کو اس آیت کا نقش لکھ کر دیدے تو اس کے لئے روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالنا چاہئے یا دائیں بازو پر باندھنا چاہئے۔

اس آیت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۴	۳۲۸	۳۲۴	۳۲۱
۳۲۵	۳۲۰	۳۱۵	۳۲۷
۳۱۹	۳۲۲	۳۳۰	۳۱۶
۳۲۹	۳۱۷	۳۱۸	۳۲۳

آیت قرآنی کا موکل

سوال از: (ایضاً)

دیگر گزارش یہ ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا عمل یا موکل کیا ہے۔ اس کو کس طرح، کس وقت پڑھا جاتا ہے۔ تعداد اور طریقہ کیا ہے، کیا پڑھنے کے دوران موکل حاضر ہوتے ہیں، نورانی شکل میں آتے ہیں یا ڈراؤنی شکل میں۔ براہ کرم مکمل طریقہ عنایت فرمائیں۔ اور پرہیز وغیرہ کی بھی نشاندہی کریں، نوازش وکرم ہوگا۔

جواب

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل روزانہ ۴۵۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اگر اس آیت کو روزانہ ظہر کی نماز کے بعد پڑھیں اور اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں تو بہتر ہے۔ اگر اس آیت کو روزانہ چار ہزار پانچ سو مرتبہ زکوٰۃ کی نیت سے پڑھیں تو چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اس آیت کے موکل کو حاضر کرنے کے لئے ۴۵ ہزار مرتبہ روزانہ ۹ دن تک پڑھیں۔ ان ۹ دنوں میں روزانہ روزہ رکھیں اور پرہیز جلالی اور جمالی دونوں پرہیز کریں۔ دوران چلہ کشی مکمل تنہائی کی ہونی ضروری ہے۔ انشاء اللہ ۹ دن کے اندر اندر یا نویں دن اس آیت کا موکل حاضر ہوگا اور وہ عامل کو ایک تلوار عطا کرے گا، اس تلوار کو سامنے رکھ کر جب بھی ۴۵۰ مرتبہ عامل مذکورہ آیت پڑھے گا مکمل تنہائی میں تو موکل حاضر ہوجائے گا اور عامل سے گفتگو کرے گا۔

بعض ارباب تجربہ کی رائے یہ ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل اس آیت کا نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لے، اس کے بعد ۹ دن کا عمل کرے، یہ عمل اگر مثبت مہینے میں کیا جائے تو افضل ہے، عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہئے۔ اس آیت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۸	۱۱۵	۱۱۲
۱۱۶	۱۱۱	۱۰۶	۱۱۷
۱۱۰	۱۱۳	۱۲۰	۱۰۷
۱۱۹	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۴

نام موکل

سوال از: (ایضاً)

میرا نام عبدالرشید ہے، میرے نام کا موکل کیا ہے اور میرا اسم اعظم کیا ہے، نام کا عمل یا موکل کیا ہے۔ اس کو کس طرح پڑھنا ہے، تعداد اور طریقہ کیا ہے۔

یَا رَشِیْدُ اسم باری تعالیٰ بھی ہے، اس کا باموکل عمل کیا ہے۔ براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا فرمائیں، کرم ہوگا۔

جواب

آپ کے نام کا موکل اَہْغَائِیْل ہے۔ اگر آپ اس کو اپنے بس میں کرنا چاہیں تو روزانہ ۶۲۱ مرتبہ اَہْغَائِیْل بِحَقِّ یَا رَشِیْدُ پڑھا کریں، کچھ دنوں میں آپ یہ محسوس کریں گے کہ کوئی سایہ آپ کے ساتھ چل رہا ہے۔ جب ایسا محسوس ہو تو تنہائی میں اس ورد کو ۶۲۱ مرتبہ پڑھیں اور نیت یہ رکھیں کہ آپ اپنے موکل سے ملاقات چاہتے ہیں تو انشاء اللہ وہ آپ کے روبرو ہوگا اور آپ سے بات چیت کرے گا۔

آپ کا اسم اعظم "یا باسط" ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ اگر ہر فرض نماز کے بعد ۵۱۴ مرتبہ یَا رَشِیْدُ پڑھنے کا معمول رکھیں تو دل و دماغ میں انشراح پیدا ہوگا اور زبردست فتوحات نصیب ہوں گی، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی بھی وظیفے کو پڑھتے وقت مکمل یقین ہونا ضروری ہے۔ جو لوگ دولتِ یقین سے محروم ہوتے ہیں انہیں نہ اس دنیا میں کچھ ملتا ہے نہ آخرت میں کچھ ملے گا۔ ایمان و یقین ہی ہمیں اس دنیا میں سرفراز کرتے ہیں اور ایمان و یقین ہی ہمیں آخرت میں سرخرو رکھیں گے۔

ہمارے بزرگوں نے علم و عمل کا جو اثاثہ چھوڑا ہے اس پر بھی ہمیں یقین رکھنا چاہئے۔ یہ اثاثہ آج بھی قابل قدر ہے اور علم و عمل کا دروازہ سرمایہ ہے، جس کی صحیح معنوں میں ہم قدر بھی نہیں کر سکتے۔

زندگی کے سکھ دکھ

سوال از: ابرار احمد ــــــــــــ خورجہ

حضرت میں یہ خط بڑی امید سے لکھ رہا ہوں مجھے پوری امید ہے آپ مجھ پر احسان عظیم کریں گے۔ میں بے حد پریشان ہوں، زندگی مجھے عذاب لگنے لگی ہے، میری پرچون کی دکان، میری بیوی بھی گھر پر سلائی کڑھائی کا کام کرتی ہے، چھوٹے چھوٹے تین بچے ہیں، پوری محنت او لگن سے کام کرنے کے باوجود ایک ایک روپے سے محتاج ہوں، نہ کھانے کو ہے، نہ نہانے کو ہے۔ دس بارہ سال سے میں اتنا پریشان ہوں کہ دکان کی پتائی تک نہیں ہوئی ہے۔ دس بارہ سال سے کسی عید بقرعید، شادی بیاہ پر میں نے بچوں نے کوئی نیا کپڑا نہیں پہنا ہے، ساری عزت شہرت، کاروبار، رشتے داری واسطے داری، خوبصورتی، تندرستی، عقل، سمجھ، روپیہ پیسہ سب ختم ہو گیا ہے۔ قریب تین سال سے دکان کا کرایہ بھی نہیں دے پا رہا ہوں، قرض کی لعنت بھی مجھ پر ہے، گھر جاؤں تو پیسوں کی ہائے ہائے دکان جاؤں تو دکان کاٹنے کو آتی ہے، نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام سا لگتا ہے۔ میں پاگل ہو جاؤں گا زیادہ پریشانیاں بتا کر میں حضرت کا دل پریشان کرنا نہیں چاہتا۔ حضرت کو لفافہ دیکھ مضمون بتانے کی مہارت حاصل ہے۔

ایک بار روحانی ڈاک میں حضرت کے یہ الفاظ "شارق میاں آپ یقین کریں رات کو جب ہم بستر پر سونے کے لئے لیتے ہیں لوگوں کے دکھ اور پریشانی یاد کر کے ہمیشہ نیند نہیں آتی۔" حضرت کے یہ الفاظ میرے کانوں میں ہر وقت گونجتے رہتے ہیں۔ حضرت کے پاس روحانی خزانوں کی اور دریا دلی کی کوئی کمی نہیں ہے۔

حضرت سے بے حد ادب کے ساتھ عاجزانہ درخواست ہے۔ دست غیب نمبر میں صفحہ نمبر: ۱۵۴ پر جو دست غیب کا فارمولہ ہے برائے مہربانی دے کر مجھ پر احسان عظیم کریں جو میری دکھ پریشانی دور ہو جائے۔ میں حضرت کا بہت احسان مند ہوں اور زندگی بھر احسان مند رہوں گا۔ میرے اور بیوی بچوں کے پاس آپ کو دعا دینے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

جواب

اگر انسان کے ہاتھ پیر درست ہوں اور اس میں محنت کرنے کی اور جدوجہد کرنے کی طاقت اور صلاحیت ہو تو اسے دست غیب جیسے اعمال سے بچنا چاہئے۔ آپ کو اللہ نے ٹھیک ٹھاک جسم عطا کیا ہے، آپ کسی بھی اعتبار سے معذور کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے یہی مناسب ہے کہ آپ محنت و جدوجہد کر کے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالیں اور اپنی دکان اور کاروبار پر سنجیدگی سے دھیان دیں۔ آپ وقت پر دکان کھولتے ہیں، دکان سے دلچسپی رکھتے ہیں، دکان کی ہر ذمہ داری نبھاتے ہیں تو پھر کیوں آپ کو نقصان ہوتا ہے۔ قرض کیوں آپ کا بڑھتا جا رہا ہے؟ یہ باتیں غور طلب ہیں، آپ کو خود بھی غور کرنا چاہئے۔ ممکن ہے اگر آپ غور کریں تو آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے کہ دکان نہ چلنے کی وجوہات کیا ہیں۔ اللہ نے تجارت میں برکت رکھی ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے تجارت کو پسند کیا ہے، جس چیز کو اللہ کے رسولؐ نے پسند کیا ہو اور جس

چیز کو اللہ نے برائے برکت بنایا ہو اس میں نقصان کا مطلب کیا ہے؟ پرچون کی دکان میں اوسطاً نفع تقریباً چالیس فی صد ہوتا ہے، مثلاً آپ اگر سو روپے کا سودا فروخت کریں گے تو آپ کو اپنی اصل رقم وصول ہونے کے بعد چالیس روپے بچ جائیں گے۔ اگر ایک دن میں آپ پانچ سو روپے کا سامان فروخت کریں گے تو آپ کو دو سو روپے کا فائدہ ہوگا اور تین سو روپے آپ کی اصل میں وصول ہو جائیں گے، سمجھ میں نہیں آتا آپ کو نقصان کیوں ہوتا ہے۔ اگر گراہک بالکل نہیں آرہے ہوں تو پھر سامان دکان میں موجود ہونا چاہئے اور اگر سامان نہ بکنے کی وجہ سے دکان میں موجود ہو تو اس کو نقصان نہیں کہتے۔ رکھے ہوئے سامان کی قیمت بھی روز بروز بڑھتی ہے۔ جو مال ہم پانچ ہزار میں اٹھاتے ہیں وہ بھی رکھے رکھے سات آٹھ ہزار کا ہو جاتا ہے اس لئے تجارت میں نقصان کا کوئی پہلو نہیں ہوتا۔ نقصان جب ہوتا ہے کہ وقت پر کوئی چیز فروخت نہ ہو اور رکھے رکھے سڑ جائے یا خراب ہو جائے۔ پرچون کی دکان کے آئٹم اسی فیصد ایسے ہوتے ہیں جو خراب نہیں ہوتے، پھر خسارے پر خسارے کا کیا مطلب ہے؟

ابرار میاں ایسا لگتا ہے کہ آپ تجارت کے اصولوں سے واقف نہیں ہیں اور دھندہ کرنے کا طریقہ آپ کو معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے آپ کو خواہ مخواہ بھی نقصان ہوتا رہتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو پھر اپنی کوتاہیوں کو دور کریں، ورنہ اسی طرح نقصان پر نقصان ہوتا رہے گا اور قرض بڑھتے بڑھتے ہمالیہ پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔ قرض کو کم کرنے یا ختم کرنے کا بھی طریقہ یہ ہے کہ آمدنی کے کچھ حصے کو قرض کی ادائیگی کا ذریعہ بنائیں۔ قرض جب آپ نے لیا ہے تو آپ ہی اس کو ادا کریں گے اور قرض تجارت میں کبھی سارا کا سارا ایک قسط میں ادا نہیں ہوتا اس کو قسطوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کو سو روپے کی آمدنی ہو تو اس میں دیکھئے کہ نفع کتنا ہوا ہے۔ اگر آپ کا نفع ۴۰ روپے ہے تو اس میں سے دس روپے قرض ادا کرنے کے لئے الگ کر دیجئے۔ بیس روپے گھریلو مصارف پر خرچ کیجئے اور دس روپے الگ اپنی پاکٹ میں رکھئے۔ اس فروختگی میں ۶۰ روپے آپ کی اصل کے ہیں جو اُن دکانداروں کو جائیں گے جہاں سے آپ نے سامان اٹھایا ہے۔ اگر آپ اس ذمہ داری سے چلیں گے تو آپ کی دکان کی رونق رفتہ رفتہ بڑھے گی اور قرض بھی کم ہوتا رہے گا۔ اگر بے حساب الل ٹپ زندگی گزاریں گے تو دن بہ دن غربت وافلاس کی

ایسی دلدل میں دھنستے چلے جائیں گے کہ اس دلدل سے نکلنا آپ کے لئے مشکل ہوگا۔

دست غیب اور دفینہ ایسی امیدیں ہوتی ہیں کہ ان کے چکر میں لوگ اور زیادہ غریب ہو جاتے ہیں اور قرض کے دریا میں وہ گلے گلے ڈوب جاتے ہیں۔ وہ قرض پر قرض اس امید پر لیتے رہتے ہیں کہ جس گھر سے دفینہ نکل جائے گا اور جس دن دست غیب ہاتھ آئے گا ایک سب کو ادا کر دیں گے اور ایسا ہوتا نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قرض آہستہ آہستہ اتنا ہو جاتا ہے کہ پھر اس کی ادائیگی پہلے مشکل پھر ناممکن ہو جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ آپ اپنی تجارت کو ڈھنگ سے اور طریقہ سے جاری رکھیں اس ٹھوس دنیا میں حقائق کے سہارے زندہ رہیں، ایسے خواب نہ دیکھیں جن کی تعبیر ملنا ناممکن سا ہو۔ تاہم آپ کی فرمائش کے مطابق دست غیب وہ فارمولہ جس کی آپ نے نشاندہی کی ہے اس کی ہم اجازت دیتے ہیں۔ فارمولہ یہ ہے۔ سفید کپڑے پر ہری پینسل سے یہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰
۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔ اگر اس رفتار سے نقش نہیں بھریں گے تو نقش بیکار ہو جائے گا۔

۷۸۶

۲۵	۱۹	۱۳	۷	۱
۳۲	۲۶	۲۰	۱۴	۸
۳	۳۳	۲۷	۲۱	۱۵
۱۰	۴	۳۴	۲۸	۲۲
۱۷	۱۱	۵	۳۵	۲۸
۲۴	۱۸	۱۲	۶	۳۶

طریقۂ عمل یہ ہے کہ جس کپڑے پر آپ یہ نقش بنائیں

کی ایک تھیلی تیار کرلیں۔ اس طرح کہ نقش اندر کی طرف چلا جائے۔ ۴۱ دن تک یہ عمل کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھیں۔ اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۰ مرتبہ سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۰ بار سورۂ اخلاص، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳۰ بار سورۂ اخلاص اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۴۰ بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد استغفار پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اول وآخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں۔

اس عمل کو ۴۱ دن پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہوتی رہے اس تھیلی میں ڈالتے رہیں اور نکال کر حسب ضرورت خرچ کرتے رہیں۔ اگر آپ نے تھیلی میں جھانک کر دیکھ لیا یا کسی بھی دن روپے نکال کر شمار کرنے کی کوشش کرلی تو یہ عمل بیکار ہوجائے گا۔ اگر آپ نے اس طرح کی کوئی غلطی نہیں کی تو خوب خیر و برکت ہوگی اور عقل حیران ہوگی۔ ہم آپ کو اس عمل کی اجازت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو کامیاب کرے۔

آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ کی بیوی بھی سلائی بنائی کرتی ہے اور اس سے بھی کچھ آمدنی ہوتی ہے اور آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ خوب محنت کرتے ہیں اور جدوجہد سے جان نہیں چراتے تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ قرض کیوں بڑھ رہا ہے اور آپ پیسے پیسے کو کیوں محتاج ہیں۔ آپ برا نہ مانیں تو ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ کی دکان کی آمدنی اور خرچ کا سسٹم بگڑا ہوا ہے یا پھر غیر ضروری چیزوں میں پیسہ خرچ ہوتا ہے جس کی وجہ سے آپ کا ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے۔ سو بار معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان غربت و افلاس میں مبتلا ہوتا ہے اور مالدار بننے کی خواہش ہوتی ہے تو اسے جوئے یا سٹے کی لت پڑ جاتی ہے اور اس لت کی وجہ سے غربت و افلاس میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ خدانخواستہ اس طرح کی کسی لت میں آپ مبتلا ہیں تو سب سے پہلے اس سے توبہ کرلیجئے۔ ہم اپنی آنکھوں سے اس طرح کی لتوں میں مبتلا ہونے کے بعد شاہوں کو گداگر بنتے دیکھا ہے۔ ہمارے اپنے دیوبند کے کئی ایسے لوگ جوئے اور سٹے بازی کا شکار ہوئے، انہوں نے بالآخر اپنی بیویوں تک کو بیچ ڈالا اور بہت کس مپرسی کی حالت میں ان کی موت ہوئی۔ یاد رکھیں غربت محنت سے، جدوجہد سے لگن کے ساتھ کام کرنے سے اپنے روزگار سے وفاداری کرنے سے اور اللہ کے فضل و کرم سے دور ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رکھئے کہ بار بار قسمت کو برا کہنا کاتب تقدیر کی توہین ہے اور اس طرح کی شکایتوں سے اور اس طرح قسمت کے خلاف تبصرہ بازی کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے گھر کا جو حال بیان کیا ہے اس میں مبالغہ آمیزی کا بھی دخل ہے، کیوں کہ جس گھر میں دو محنت کرنے والے ہوں وہاں ایسی حالت نہیں ہونی چاہئے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ ابھی تک آپ کو ایک عدد دکان میسر ہے اور مزید خوش نصیبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی بیوی کچھ نہ کچھ محنت کرکے آپ کا ہاتھ تو بٹا رہی ہے۔ اس کے باوجود آپ خود کو بدنصیب کہتے ہیں۔ اس دنیا میں کسی کے پاس دکان نام کی کوئی چیز بھی نہیں اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ جن کی بیویاں ان کی غربت اور تنگ دستی دیکھ کر اپنے مائیکہ میں جاکر بیٹھ جاتی ہیں اور شوہر کے لات مار دیتی ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ آپ کو اچھی بیوی ملی جو آپ کے ان حالات پر شاکی ہونے کے بجائے آپ کے دکھ درد میں شریک ہے۔

یقین کیجئے جس دن آپ شکایتوں کے دفتر بند کردیں گے اور اللہ کی رضا میں راضی رہنے کا گر اپنالیں گے اسی دن آپ کے رب کو آپ پر رحم آجائے گا اور وہ آپ کے اوپر فضل و کرم کی بارشیں برسا دے گا۔ دعا کرتے رہیں، دل سے نکلی ہوئی دعا بھی دست غیب ہے۔ ہم نے بھی اپنی زندگی میں غربت و افلاس کے دن دیکھے ہیں، ہمارا اللہ گواہ ہے ہم نہ جانے کتنی عیدیں پرانے کپڑوں میں گزار دیں، دسیوں عیدیں ایسی بھی گزریں کہ ہم اپنے بچوں کو عیدی نہ دے پائے۔ ہمارے کئی بچے کھلونوں کو ترستے رہے لیکن انہیں کھلونے نصیب نہیں ہوسکے، ہم صبر کرتے رہے، ہماری بیوی بھی صبر و تحمل میں ہمارا ساتھ دیتی رہے۔ خاندان میں کسی کو یہ پتہ بھی نہیں چلا کہ ہمارے بچے غربت و افلاس کی لو سے جھلس رہے ہیں۔ زبان پر حرف شکایت نہ لانے کا فائدہ یہ ہوا کہ اللہ نے ہمارے حالات بدل دیئے اور ہمارے آنگن میں اللہ کے فضل و کرم کی بارشیں ہونے لگیں اور آج ہم خاندان بھر کی مدد کرسکتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی توفیق سے کررہے ہیں، آپ بھی صبر و تحمل سے کام لیں اور اللہ کی بنائی ہوئی تقدیر کو برا بھلا نہ کہیں۔ ایک دن انشاء اللہ آپ کے دن بھی بدل جائیں گے اور خوشیوں کا آفتاب آپ کے گھر ضرور طلوع ہوگا۔ یاد رکھئے اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں ہے وہ کچھ دیر میں سہی آپ کی دعائیں ضرور قبول کرے گا، کیونکہ بیشک وہ سمیع و مجیب ہے۔

☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-[illegible]

نمبر شمار	نام	علاقہ	o.
914	انتصار احمد	محلہ ریان، حسن پور لوہاری ضلع شاملی (یوپی)	/13
915	سید فیاض علی	دلشاد نگر، مہری، پٹم، حیدرآباد آندھرا پردیش	/13
916	شمیم عالم	گاؤں تاجپور، پوسٹ خاص، بلندشہر (یوپی)	/13
917	عبدالعزیز	گاؤں انگارا بھوشا، پرب گول پھوکر، اتر دیناجپور، ویسٹ بنگال	/13
918	محمد اسماعیل رشادی	مسجد الہدیٰ، سیت کالونی، فرسٹ اسٹریٹ، امگور، چنئی	/13
919	اعجاز احمد قاسمی	جامع مسجد کلور، ضلع چتور، آندھرا پردیش	/13
920	محمد شفیع اللہ	فرسٹ بلاک پوسٹ جنگامہ کوٹ، ضلع چکا بالاپور، کرناٹک	/13
921	عمران احمد	گلی نمبر ۴، مہوی نگر، مالیگاؤں، ضلع ناسک، مہاراشٹر	/13
922	سید فاروق احمد بابا	محلہ تاج کالونی، بمہامہ، مقام شاہ ولی، ضلع کپواڑہ، کشمیر	/13
923	صغیر احمد	نزد روی داس منڈی دیپ، ضلع رائے سین، مہاراشٹر	/13
924	محمد شریف جوہری	محلہ چوہٹہ، قصبہ زید پور، ضلع بارہ بنکی یوپی	/13
925	الیاس میاں	گاؤں چند، تعلقہ اور، ضلع بیدر، کرناٹک	/13
926	محمد ریحان	امام اسٹیٹ، سری کلا ہستی، ضلع چتوڑ، آندھرا پردیش	/13
927	محمد عبدالحمید	مسجد ضیاء الحق، فرحت گلشن، اولڈ ملک پیٹ، حیدرآباد، آندھرا پردیش	/13
928	مولانا عبدالقادر	فرسٹ لانسر، احمد نگر، ہمایوں نگر، حیدرآباد، آندھرا پردیش	/13
929	محمد طارق	بیج باغ، کانپور، یوپی	/13
930	حافظ فیروز شاہ	مقصود گڑھ، ضلع گونا، مدھیہ پردیش	/13
931	نجم الدین	86 اندرا نگر، نزد برائٹ اسٹار اسکول، بی این پی روڈ، دلواس، مہاراشٹر	/13
932	افتخار محمود	بی۔406 بلاک نمبر 1، میٹروویلج، فرسٹ سائٹ، کراچی (پاکستان)	/13
933	محمد ضیاء الدین	220/221 روش باغ، الٰہ آباد، یوپی	/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 554

نمبر: ۳۳

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

ن سے حفاظت کے لئے

یطان کی حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کوانیس مرتبہ صبح وشام پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے
ش کوکالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لینا چاہئے۔

۷۸۶

۴۰۲	۴۰۵	۴۱۳	۳۹۸
۴۱۲	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۶
۳۹۷	۴۱۱	۴۰۷	۴۰۴
۴۰۸	۴۰۳	۳۹۹	۴۱۰

ں نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۹	۱۶	۲
۱۵	۴	۵	۱۰
۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۳	۱۳

راس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں نقش ڈالنے کے بعدانیس مرتبہ روزانہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کا معمول رکھیں،
خلوقات مطیع وفرماں بردار رہے گی۔
ش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹.	۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۶	۱۸۹	۲۰۲	۹۹
۲۰۱	۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰
۱۹۱	۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴

ں نقش کواس چال سے لکھیں۔

۷۸۶

۱۰	۱۵	۴	۵
۸	۱	۱۴	۱۱
۱۳	۱۲	۷	۲
۳	۶	۹	۱۶

تبادلہ کی منسوخی کے لئے

اگر تبادلہ کو منسوخ کرنے کی خواہش ہو تو مندرجہ ذیل دو نقش لکھیں، دونوں نقش پر سورۂ لہب ۷۵ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اپنے بائیں بازو پر باندھ لیں اور ایک نقش کسی بھاری پتھر کے نیچے دبادیں، جب تک تبادلہ منسوخ نہ ہو عشاء کی نماز کے بعد سورہ لہب پڑھتے رہیں۔ اکیس دن کے اندر اندر انشاء اللہ تبادلہ منسوخ ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۵۶	۱۴۵۹	۱۴۶۲	۱۴۴۹
۱۴۶۱	۱۴۵۰	۱۴۵۵	۱۴۶۰
۱۴۵۱	۱۴۶۴	۱۴۵۷	۱۴۵۴
۱۴۵۸	۱۴۵۳	۱۴۵۲	۱۴۶۳

حصولِ دولت کے لئے

حصولِ مراتب اور عزت وتکریم کے لئے اس نقش کو "شرف قمر" کے موقع پر گلاب وزعفران سے لکھیں اور ہرے کپڑے کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ عزت وتکریم میں اضافہ ہوگا اور اگر کوئی منصب ایسا بھی حاصل ہوگا جس کی وجہ جھکانے پر مجبور ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

م	ی	ح	ر	ن	م	ح	ر
ی	م	ی	ح	ر	ن	م	ح
ح	ی	م	ی	ح	ر	ن	م
ر	ح	ی	م	ی	ح	ر	ن
ن	ر	ح	ی	م	ی	ح	ر
م	ن	ر	ح	ی	م	ی	ح
ح	م	ن	ر	ح	ی	م	ی
ر	ح	م	ن	ر	ح	ی	م

اس نقش کی پشت پر یہ نقش بنائیں اور دونوں نقش کے نیچے اپنا نام اور والدہ کا نام لکھ کر اپنا مقصد بھی لکھیں، پھر قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔
پشت والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

منگل کے دن کے خاص اعمال

جو شخص منگل کے دن ساعتِ مریخ میں گیارہ سو مرتبہ "یا قدوس" پڑھے گا، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اس کی ہر حاجت پوری ہوگی، اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے ہو کہ اس کے دشمن حیران و پریشان ہو جائے تو کسی قبر کی خاک پر سورۂ الم نشرح اور سورۂ قدر پڑھ کر دم کردے اور اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر خاک رکھ کر دشمن کا تصور کر کے پھونک سے اڑا دے، اس عمل کو مریخ کی ساعت میں کرے، دشمن حیرانی و پریشانی میں مبتلا ہوگا۔ بعض ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اس عمل کو لگاتار پانچ منگلوں تک کرنا چاہئے۔

اگر کسی شخص پر جادو کا اثر ہو تو منگل کے دن ساعت مریخ میں تین مرتبہ سورۂ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار سورۂ قل پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور اس عمل کو منگل کے دن کر کے مریض کو دم کیا ہوا پانی سات دن تک پلاتے رہیں اور اگلے منگل کو یہ عمل کریں، اس طرح پانچ منگلوں تک یہ عمل کریں اور پورے ہفتے مریض کو پانی پلاتے رہیں۔ انشاءاللہ جادو سے نجات مل جائے گی۔

لوگوں کے دلوں میں اپنی ہیبت اور اپنا رعب پیدا کرنے کے لئے اس نقش کو شرف مریخ کے اوقات میں گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور روزانہ "یا مالک یا قدوس" سو مرتبہ پڑھ لیا کریں، انشاءاللہ لوگوں پر رعب قائم ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۷۱	۵۳	۶۶	۴۹
۵۰	۵۸	۷۲	۵۴	۶۲
۶۳	۵۱	۵۹	۶۸	۵۵
۵۶	۶۴	۴۷	۶۰	۶۹
۷۰	۵۲	۶۵	۴۸	۶۱

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱۱	۲۴	۷	۲۰	۳
۴	۱۲	۲۵	۸	۱۶
۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۰	۱۸	۱	۱۴	۲۲
۲۳	۶	۱۹	۲	۱۵

حصولِ عزت وعظمت کے لئے

اگر کوئی شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ لوگ اس کی عزت کریں اور محفلوں میں اس کا وقار ہمیشہ قائم رہے اور عوام وخواص کی نظروں میں ا
کی عزت وتوقیر ہر دم بڑھتی رہے تو اس کو چاہئے کہ نوچندی بدھ کو یہ عمل شروع کرے، روزانہ "یاعلی یاعظیم" گیارہ سو مرتبہ پڑھا کر
اکتالیسویں دن گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھے اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالے، اس کے بعد روزانہ سو م
"یاعلی یاعظیم" پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ لوگوں کے دلوں میں عزت وعظمت قائم ہوگی اور ہمیشہ وقار بحال رہے گا۔
نقش یہ ہے۔

ع	ل	ی	ع	ظ	ی	م
ل	ی	ع	ظ	ی	م	ی
ی	ع	ظ	ی	م	ی	ظ
ع	ظ	ی	م	ی	ظ	ع
ظ	ی	م	ی	ظ	ع	ی
ی	م	ی	ظ	ع	ی	ل
م	ی	ظ	ع	ی	ل	ع

رجعت سے حفاظت

کسی بھی عمل سے پہلے اگر ایک باران آیات کو پڑھ کر حصار کرنے کے بعد عامل اپنے اوپر دم کرلے تو وہ عمل کی رجعت سے مح
رہے گا۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ
تَخَلَّتْ.

گھر سے چوہوں کو دفع کرنے کے لئے

اگر کسی گھر میں چوہے بہ کثرت ہوں اور ان سے گھر والوں کا ناک میں دم ہو تو اس نقش کو لکھ کر گھر کے چاروں کونوں میں دبا د
انشاءاللہ چوہے بھاگ جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	حد	ع	ب
۰	و	۲۲	۵
ا	الله	ا	س
۵۱	ر	ح	صلہ

حلِ مشکلات

انسان کیسی بھی مشکل اور مصیبت کا شکار ہو، ساعت زہرہ میں جمعہ کے دن اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ مشکل سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۶۹	۱۸۳	۱۷۹	۱۷۶
۱۸۰	۱۷۵	۱۷۰	۱۸۲
۱۷۴	۱۷۷	۱۸۵	۱۷۱
۱۸۴	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۸

مختلف حاجتوں کے لئے

نمبر شمار	اسماء الٰہی	تعداد	حاجت	متعلقہ دن
۱	یَاکَافِیُ	۱۱۱	کفایت اور مہمات دنیا کے لئے	بدھ
۲	یَاغَنِیُّ	۱۰۶۰	برائے حصول دولت	جمعرات
۳	یَافَتَّاحُ	۴۸۹	فتوحات اور کامیابی کے لئے	جمعہ
۴	یَارَزَّاقُ	۳۰۸	روزگار وملازمت کے لئے	ہفتہ
۵	یَاوَدُوْدُ	۲۰	محبت وتسخیر کے لئے	اتوار
۶	یَالَطِیْفُ	۱۲۹	اقرباء کی توجہ اور مہربانی کے لئے	پیر
۷	یَاوَاسِعُ	۱۳۷	ترقی رزق کے لئے	منگل

بری عادتیں چھڑانے کے لئے

شراب، زنا، جوا، سٹہ اور دیگر طرح کی برائی سے نجات کے لئے یہ نقش گلے میں ڈالیں اور دوسرا نقش گھر میں کسی وزن دار چیز کے نیچے دبادیں۔ نقش ہے۔

۷۸۶

ک	ہ	ی	ع	ص
ع	ص	ک	ہ	ی
ہ	ی	ع	ص	ک
ص	ک	ہ	ی	ع
ی	ع	ص	ک	ہ

اس کی پشت پر یہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

۴	۶	۸	۲
۸	۲	۴	۶
۲	۸	۶	۴
۶	۴	۲	۸

سفر میں حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا سفر ساتھ خیر وعافیت کے پورا ہو جائے اور راستہ میں کسی طرح کا حادثہ یا کوئی مشکل پیش نہ آئے تو اس کو سفر سے چند گھنٹے قبل یہ عمل کرنا چاہئے۔ چار کنکریاں اٹھا کر اپنے ہاتھ میں رکھے، ایک کنکری پر یَا اِلٰہ البشر ایک بار پڑھ کر کنکری پر دم کر کے اپنے دائیں طرف پھینک دے، دوسری کنکری پر یَاعَظِیْمَ الْخَطر دم کر کے اپنے بائیں جانب پھینک دے۔ تیسری کنکری پر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دم کر کے اپنے سامنے پھینک دے، چوتھی کنکری پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنے پیچھے پھینک دے۔ اگر کسی میدان میں یہ عمل کریں تو کنکریاں وہیں پڑی رہنے دیں اور اگر اس عمل کو کسی گھر میں کریں تو کنکریاں اٹھا کر کسی میدان میں پھکوا دیں، انشاء اللہ ہر طرح کے حادثات وخطرات سے مکمل حفاظت رہے گی۔

دشمنوں سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا کوئی دشمن اس پر حاوی نہ ہو سکے اور اس کو اذیت پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو اس کو چاہئے کہ یہ کلمات کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ بسم اللہ الرحمن الرحین کُلِّ عَدُوٍّ صَغِیْرٍ وَ کَبِیْرٍ قَرِیْبٍ وَ بَعِیْدٍ ذَکَرٍ وَ اُنْثٰی خَیْرٍ وَ عَبِیْدٍ اَبْیَضٍ وَ اَسْوَدٍ شَاهِدٍ وَ غَائِبٍ وَ وَضِیْعٍ وَ شَرِیْفٍ کَافِرٍ وَ مُسْلِمٍ لَا یُسَلِّطُ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا لَا یُحْصٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِ الضَّامِنِ مَنْ لَمْ یَکْفِیْهِ غَیْرُك. بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

عمل حل المشکلات

انسان کیسی بھی مشکلات میں مبتلا ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل کرے۔ یَافَتَّاحُ الَّذِیْ فَتَحَ کُلَّ اَبْوَابٍ ایک سو گیارہ مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، لگا تار سات روز تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مشکلات سے نجات ملے گی۔

دورانِ جنگ یا مقدمہ

فتح حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی اور ہر طرح کی رسوائی سے محفوظ رہیں گے۔

نقش یہ ہے۔

یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ
یافتاح یافتاح یافتاح یافتاح یافتاح
یافتاح یافتاح یافتاح یافتاح
یاوھاب یاوھاب یاوھاب یاوھاب
یاوھاب یاوھاب یاوھاب یاوھاب

رزق کی ترقی اور مکان میں خیر و برکت کے لئے

نوچندی اتوار کو اس نقش ہری پنسل سے لکھ کر فریم میں لگا کر اس فریم کو مکان یا دوکان میں آویزاں کر دیں اور ہر اتوار کو اس نیچے اگربتی جلاتے رہیں، انشاءاللہ دوکان خوب چلے گی اور گھر میں خوب خیر و برکت ہوگی۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

۳۴۶	۳۴۷	۳۴۲
۳۴۱	۳۴۵	۳۴۹
۳۴۸	۳۴۳	۳۴۴
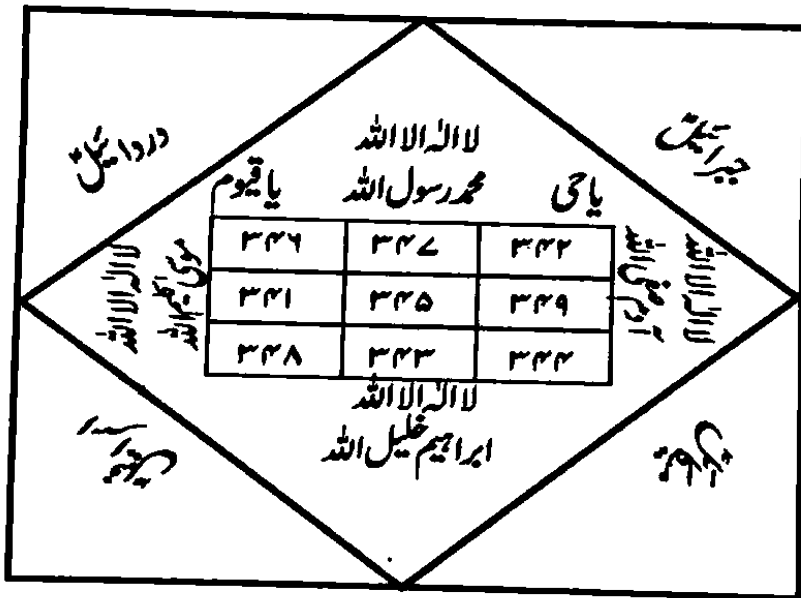
برائے حب

اس نقش کو مرغی کے انڈے پر لکھ کر مطلوب کے گھر میں دبادیں، انشاءاللہ مطلوب بے قرار ہوگا

۷۸۶

یااللہ	۹۶۸	۹۰۰۱۸	لا ۱ لا ۹
یااللہ	۹۶۸	۹۰۰۱۲	لا ۱ لا ۹۶
یااللہ	۹۶۸	۹۰۰۱۲	لا ۹۶۸
یااللہ	۹۶۸	۹۰۰۶	لا ۱ لا ۹

الحب فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

سید انور حسین رضوی (کراچی)

علمِ نفس شمسی و قمری سر

انسانی زندگی کا دارومدار سانس کی آمد و رفت پر ہے۔ کبھی ہمارا دایاں سر چلتا ہے کبھی بایاں۔ جب ایک نتھنے میں سانس کا بہاؤ دوسرے نتھنے کے مقابلے میں زیادہ تیز ہوتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ دایاں یا بایاں سر چل رہا ہے۔ اگر دائیں نتھنے میں سانس کا بہاؤ تیز ہے تو دایاں سر چل رہا ہے اگر بائیں میں بہاؤ تیز ہے تو بایاں سر چل رہا ہے۔ نتھنوں کے قریب انگلیوں کو لائے بغیر ہی یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ کونسے نتھنے سے سانس کس وقت زیادہ زور کے ساتھ چلتا ہے۔ ان سروں کو چلانے میں تین رگیں اہم رول ادا کرتی ہیں۔ یوں تو ہمارے جسم میں کل ۷۲ ہزار رگیں ہیں۔ مگر ان میں سے مندرجہ ذیل تین رگوں کا سروں کے چلانے کے کام سے زیادہ تعلق ہے۔

اول:	رگِ آفتابی یعنی دائیں رگ
دوم:	رگِ ماہتابی یعنی بائیں رگ
سوم:	رگِ لطیف درمیانی رگ

رگیں اور سر: **اول** : رگِ آفتابی۔ جب ہوا رگ آفتابی سے اندر کھنچی جاتی ہے تو سانس دائیں نتھنے سے چلنے لگتا ہے۔ اس وقت جسم میں گرمی کی حرارت بڑھنے لگ جاتی ہے۔ کیونکہ حکما دائیں سر کو آفتاب سے منسوب کرتے ہیں۔ یعنی دائیں سر سورج کے زیر اثر ہے۔

دوم : رگِ ماہتابی۔ جب سانس بائیں نتھنے سے چلنے لگتا ہے تو اس وقت جسم میں ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ بائیں سر کا تعلق ماہتاب (قمر) سے ہے۔ یعنی بایاں سر قمر کے زیر اثر ہے۔

سوم : رگِ لطیف۔ جب سانس ایک نتھنے سے دوسرے نتھنے میں تبدیل ہوتی ہے۔ اس وقت کئی منٹوں (زیادہ سے زیادہ تین چار منٹ) تک دونوں نتھنوں سے اس کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے بعد ایک ہی نتھنے میں اس کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے۔

جس وقت دونوں نتھنوں سے سانس مساوی تیزی کے ساتھ چلتی ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ رگ لطیف سے سانس آتی جاتی ہے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے مگر بہت کم جب کہ ایک نتھنے سے دوسرے نتھنے میں سانس تبدیلی کے وقت صرف چند مرتبہ ایک نتھنے سے مثلاً بائیں سے سانس چلتی ہے۔ اور چند مرتبہ دوسرے تو نتھنے مثلاً دائیں سے سانس چلتی ہے۔ اس کے بعد پھر بائیں نتھنے سے اور پھر دائیں نتھنے سے۔ ایسا ہی کئی مرتبہ ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ چند منٹوں کے اندر اندر سانس کی آمد و رفت صرف ایک نتھنے سے باقاعدہ ہونے لگتی ہے۔ رگ لطیف سے سانس کی آمد و رفت کا یہ ایک دوسرا مختلف طریقہ ہے۔

سانس زیر اثر سیارگان: جس طرح خارجی دنیا میں سمندر، زمین اور نباتات وغیرہ کے متعلق تمام گوناگوں تغیرات میں سیاروں کی گردش کا حصہ یعنی اثر ہے۔ اسی طرح انسانی زندگی کے جملہ واقعات میں بھی اس کا اثر کارگر ہوتا ہے۔ اس اصول کے ماتحت ہر قمری مہینے میں سورج اور قمر کے زیر اثرات روزانہ طلوع آفتاب کے وقت کبھی ماہتابی یا بایاں سر خود بخود جاری ہوتا ہے۔ اور کبھی آفتابی یا دایاں سر خود بخود جاری ہو جاتا ہے۔

رفتار سر میں باقاعدگی: اگر چاند کی یکم تاریخ کو طلوع آفتاب کے وقت بایاں سر خود بخود جاری ہے۔ تو یہ سر تقریباً دو گھنٹے جاری رہے گا، اس کے بعد دایاں سر خود بخود چل پڑے گا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد بایاں سر۔ اسی طرح اگلے دن طلوع آفتاب تک ہر دو گھنٹے کے بعد سر دبائیں سے دائیں اور بائیں سے دائیں خود بخود تبدیل ہوتا رہے گا۔ اگلے دن فرض کریں۔ طلوع آفتاب کے وقت دایاں سر خود بخود جاری ہے دو گھنٹے بعد بایاں سر چلنے لگے گا۔ اسی طرح اگلے دن طلوع آفتاب تک ہر دو گھنٹے بعد سر بدلتا رہے گا۔ نارمل حالت میں سارے قمری ماہ میں دائیں بائیں سروں کی رفتار یہی رہے گی۔ البتہ جس وقت سر دائیں نتھنے سے بائیں نتھنے یا بائیں نتھنے سے دائیں نتھنے میں بدلے

گا تو تقریباً تین چار منٹوں کا وقفہ ضرور پڑے گا۔

سروں میں تبدیلی قمری مہینے کے دو حصے ہیں ایک ہلال تا بدر یعنی چاندنی کے ایام۔ دوم بدر تا ہلال یعنی اندھیرے کے ایام۔ اس کا اصول یہ ہے کہ جس روز ہلال ہو اس دن طلوع آفتاب کے وقت بایاں سر یعنی ماہتابی سر خود بخود جاری ہونا چاہئے۔ اسی طرح جب بدر کی رات گزر کر اگلی صبح ہو تو اس دن طلوع آفتاب کے وقت دایاں سر یعنی آفتابی سر خود بخود جاری ہونا چاہئے۔ دونوں صورتوں میں ہر دو گھنٹے بعد سر تبدیل ہونا چاہئے۔

سانس اور عناصر: انسانی جسم میں پانچ قسم کے عنصر موجود ہیں۔ سر خواہ ماہتابی ہو خواہ آفتابی، نارمل حالت میں تقریباً دو گھنٹے جاری رہتا ہے۔ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل پانچ عناصر یکے بعد دیگرے اپنا اثر انسانی جسم پر غالب رکھتے ہیں۔

اول: مٹی ۲۴ منٹ سوم: ہوا: ۲۴ منٹ

چہارم: پانی ۲۴ منٹ پنجم: اثیر: ۲۴ منٹ

ان مندرجہ بالا عناصر کے اثر سے انسانی زندگی میں کبھی راحت و آرام کا زمانہ آتا ہے۔ کبھی انسان طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کبھی بیماری وبال جان بن جاتی ہے۔ اور کبھی تندرستی سے اس کو جینے کا لطف ملتا ہے۔ جب ان عناصر میں کوئی خرابی واقع ہوتی ہے اور ان میں توازن قائم نہیں رہتا اور اسی طرح جب سانس کی آمد و رفت کے عام قوانین میں کوئی خرابی ہو جاتی ہے تو انسان کو بیماری، دماغی تکلیف، بے چینی، ڈپریشن، شکستگی مایوسی، خوف اور طرح طرح کے ذہنی و جسمانی عوارض سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

سانس بطور کنجی: چاندنی کے ایام یعنی قمری مہینہ کے پہلے پندرہ ایام میں طلوع آفتاب کے وقت دایاں یا بایاں سر کا چلنا مندرجہ ذیل تاریخوں کے مطابق ہوتا ہے۔

	تاریخ	سر
چاندنی	۱۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری تاریخ	دایاں سر
	۲۔ ساتویں۔ آٹھویں۔ نویں تاریخ	بایاں سر
	۳۔ تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں تاریخ	دایاں سر
	۴۔ چوتھی۔ پانچویں۔ چھٹی تاریخ	بایاں سر
	۵۔ دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں تاریخ	دایاں سر

اندھیرے کے ایام میں یعنی بدر کے بعد آخری ایام میں طلوع آفتاب کے وقت دایاں یا بایاں سر کا چلنا مندرجہ ذیل تاریخوں کے مطابق ہوتا ہے۔ تاریخوں کے مطابق ہوتا ہے۔

	تاریخ	سر
اندھیر	۱۔ پہلی۔ دوسری۔ تیسری تاریخ	دایاں سر
	۲۔ ساتویں۔ آٹھویں۔ نویں تاریخ	بایاں سر
	۳۔ تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں تاریخ	دایاں سر
	۴۔ چوتھی۔ پانچویں۔ چھٹی تاریخ	بایاں سر
	۵۔ دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں تاریخ	بایاں سر

جب قدرتی طور پر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے برخلاف بوقت طلوع آفتاب سانس چل رہا ہو۔ تو وہ دن کسی قسم کی پریشانی یا تکلیف کا دن ہوگا۔

روزانہ وقت کا اندازہ سروں سے: اگر انسان کچھ مدت تک لگاتار ہر قمری مہینہ مندرجہ بالا پروگرام کے مطابق دائیں بائیں سروں کی نارمل آمد و رفت کا مشاہدہ کرتا رہے تو اسے سروں سے وقت کا اندازہ لگانے میں اتنی مہارت ہو جائے گی کہ اسے وقت معلوم کرنے کے لئے گھڑی کی ضرورت نہ رہے گی۔

سروں سے روزانہ صحت کا اندازہ: طلوع آفتاب کے وقت غور کریں کہ ناک کے کس سوراخ سے سانس کی آمد و رفت جاری ہے۔ اگر اس وقت اسی سوراخ سے سانس چل رہی ہے جس سے طبعی حالت میں قاعدہ کے مطابق چلنا چاہئے تو کوئی فکر کی بات نہیں۔ اور اگر قاعدہ کے خلاف دوسرے سے جب کہ قاعدہ کے مطابق بائیں سوراخ سے چلنی چاہئے۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ جسم میں کوئی خرابی یا تکلیف ہے۔ دل و دماغ میں کوئی خرابی واقع ہو گئی ہے۔ خواہشات دل کی محفل کو درہم برہم کر رہی ہیں۔ اور اسی قسم کے دیگر نقائص موجود ہیں۔ سانس کی ایسی غیر طبعی حالت کو درست کرنے کے لئے کئی طریقے ہیں۔ جس پر باقاعدگی سے عمل کر کے ان بیماریوں اور تکالیف سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

سانس کے بہاؤ کو تبدیل کرنے کے طریقے: سانس ناک کے ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ میں یوں تو مخالف رگ کے متحرک ہونے پر خود بخود تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ مگر انسان کو خود بھی یہ طاقت حاصل ہے کہ جس وقت چاہے ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کا بہاؤ تبدیل کر دے۔ بیماریوں سے نجات پانے کے لئے

مندرجہ ذیل طریقے ایک قسم کا قدرتی علاج ہیں۔ اگر دایاں یا بایاں سر قاعدہ کے مطابق چل رہا ہو۔ تو ایسی صورت سانس کے بہاؤ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرنا چاہئے۔ بعض اوقات ایسا کرنا خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

طریقہ اول: جس سوراخ سے سانس آتی جاتی ہے اس میں صاف مگر پرانی روئی لگا دیں فوراً دوسرے سوراخ سے سانس چلنے لگے گا۔

طریقہ دوم: جس طرف سے سانس چل رہا ہو اسی طرف منہ کرکے لیٹ جائیں اور اسی طرف کی بغل کو خوب دبائیں، ایسا کرنے سے سانس ایک سوراخ سے دوسرے میں بدل جائے گا۔

طریقہ سوم: ماہرین علم تنفس کا خیال ہے کہ خالص گھی پینے سے بائیں سراخ سے اور شہد کے استعمال سے دائیں سوراخ سے سانس آنے جانے لگتا ہے۔

قبل از وقت بیماری کا علاج: دائیں بائیں سروں میں بے قاعدگی کی وجہ سے پیدا شدہ بیماریوں سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ اگر مرض سر ابھارتا ہوا محسوس ہو تو چاندنی حصہ کے پہلے روز صبح کے وقت دائیں سوراخ سے سانس کی آمدورفت کو روکنے کے لئے اس میں صاف اور پرانی روئی لگا دیں، ایسا کرنے سے بائیں سوراخ سے قاعدہ کے مطابق سانس کی آمدورفت جاری ہو جائے گی۔ اور بیماری اور تکلیف دور ہونا شروع ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر اندھیرے حصہ کے پہلے روز صبح کے وقت بائیں سوراخ سے سانس چل رہا ہے تو بائیں سوراخ کو پرانی اور صاف روئی سے بند کر دیں۔ ایسا کرنے سے دائیں سوراخ سے طبعی حالت میں سانس چلنے لگے گا۔ اور بیماری یا تکلیف رفع ہو جائیگی۔ انشاء اللہ

تندرستی کا نسخہ: اگر انسان ہمیشہ توانا و تندرست رہنا چاہے تو اسے کھانا کھاتے اور لیٹتے وقت دائیں نتھنے سے سانس لینا چاہئے پانی پینے اور پیشاب کرنے میں بائیں سر کو حرکت دینی چاہئے۔ ہمیشہ دونوں باتوں کا خیال رکھے تو انسان کے پاس بیماری پھٹک نہیں سکتی۔ تندرستی اس کا ایک سرمایہ جاودانی ہو جائے گا۔ جن لوگوں کو معدہ کی تکلیف رہا کرتی ہے ان کو اس عمل سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

□□□□□□□□□□□

معرفت وحکمت

☆علم مومن کا دوست ہے۔ اور عقل اس کی رہنما، عمل اس کا ناظم، قلم اس کا وزیر، اور صبر سالار لشکر، نرمی اور آشتی اس کے والدین ہیں۔ اور آشتی و ملائمت اس کے بھائی۔

☆بہترین تاجر وہ ہے جس کی ادائے گی بھی اچھی اور طلب کا انداز بھی عمدہ ہو۔

☆بدترین گناہ خدا کے نزدیک وہ ہے کہ انسان جس شخص کے کھانے پینے کا ذمہ دار ہو اسے بے سہارا چھوڑ دے۔

☆غمگین دلوں کو خدا تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہمدردی

مجھے ہر اس خاتون سے بے پناہ ہمدردی ہے جو محبوبہ سے بیوی بن جاتی ہے۔ بچاری کو دو ایک برس جذبات کی جگ مگ چکا چوند میں رہنے کے بعد باقی زندگی ایک لال ٹین کی ٹم ٹم روشنی میں بسر کرنی پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆

خطرناک غلطیاں

اس خیال میں مت رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست، خوبصورت اور تونگر رہوں گا۔

☆اس سے نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار مرتبہ کرکے چھوڑ دوں گا۔

☆اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

☆☆☆☆☆

گیلا چیک

ایک بینک میں بیاہی عورت "چیک" لائی کیش کرانے کو
"چیک" گیلا تھا
نم دیدہ۔۔۔ نیلا نیلا تھا
بابو نے جو اس کا سبب پوچھا
عورت بولی۔
میرے شوہر نے جب "چیک" لکھا اس کے آنکھوں میں آنسو تھے۔

قسط نمبر:۲۱

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

بہ سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حق تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر آسمان سے خوان بھیجنا شروع کیا۔ خوان کی عظیم الشان نعمت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے امتی بہرہ مند ہونے لگے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نعمتیں استعمال کرو اور خدا کا شکر ادا کرو تاکہ وہ اپنے فضل واحسان میں اور بھی اضافہ کرے۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حکم مانا اور وہ اپنے رب کے شکر گزار ہوگئے۔ آہستہ آہستہ یہ بات پورے علاقہ میں پھیل گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں پر آسمان سے من وسلویٰ نازل ہورہا ہے اور ان آسمانی نعمتوں سے حوارئین متمتع ہورہے ہیں۔ اس عظیم معجزے کو دیکھ کر بے شمار لوگ حلقہ بگوش ایمان ہوگئے اور جو لوگ پہلے ہی ایمان لاچکے تھے انہیں زبردست تقویت حاصل ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں کو حق کی دعوت دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، آپ نے بری عادتیں اور ناگوار قسم کی خصلتیں چھڑانے میں انتہائی محنت اور مشقت سے کام لیا اور دن رات وہ تبلیغ دین میں مصروف رہے، لیکن یہودیوں کی سرکشی ونافرمانی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ ان کا غرور، ان کا لالچ دن بدن بڑھتا ہی رہا اور وہ دنیا پرستی کی دلدل میں ہر آن دھنستے ہی رہے۔ یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر ہونے کا یقین تھا، لیکن چونکہ ان کی سرداری اور ان کی سربراہی حضرت عیسیٰ کی وجہ سے خاک میں مل چکی تھی اس لئے انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا رقیب سمجھا اور ہمیشہ ان کی مخالفت کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ان کی قیادت اور ان کی حکومت تہس نہس ہوچکی تھی اور دن بدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا تھا۔ اس لئے یہودیوں کی مخالفت زور اور شدت پکڑ رہی تھی۔ وہ من وسلویٰ جیسے معجزے کو دیکھ کر بھی جلتے اور کڑھتے ہی رہے اور انہوں نے حضرت عیسیٰ کے خلاف سازشیں پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فتنے پھیلانے، ملک کے امن وامان کو درہم برہم کرنے اور قوم کو گمراہی میں مبتلا کرنے جیسے گھناؤنے الزام بھی لگائے اور ان کے معجزوں کا کھلم کھلا مذاق بھی اڑایا۔

یہودی یہ سمجھتے تھے کہ جب ہم اس طرح پھبتیاں حضرت عیسیٰ اور ان کے حواریوں پر کسیں گے تو یہ لوگ ڈر جائیں گے اور دعوت دین کا سلسلہ بند کردیں گے، لیکن یہ سراسر ان کی بھول تھی اور صرف ایک خوش فہمی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے دین حق کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ انہیں یقین تھا کہ یہودی مخالفتیں کرتے ہوئے خواہ آسمان کو بھی اپنے سر پر اٹھالیں، لیکن ان کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتے اور یہی ہوا۔ یہودیوں کا مکروفریب اور یہودیوں کی عیاریاں اور مکاریاں حضرت عیسیٰ کو دین حق کی دعوت سے باز نہ رکھ سکیں اور حق کا وہ چراغ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے روشن کیا تھا وہ بدستور روشن رہا اور اس کی روشنی دور دور تک پھیلتی رہی۔ یہ چراغ ان یہودیوں کی پھونکوں سے نہ بجھ سکا جو دن رات اس چراغ کو گل کرنے کی فکر میں لگے ہوئے تھے اور جنہوں نے اس چراغ کو بجھانے کے لئے ہزار قسم کے تانے بانے بنے تھے۔

بالآخر یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس ناپاک مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے حضرت عیسیٰ کی تلاش شروع کی۔ انہوں نے اپنے کئی جاسوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تلاش کے لئے اِدھر اُدھر چھوڑ دیئے اور ان کے لئے بہت بڑا انعام مقرر کردیا کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوجائے گا اس کو بہت بڑے انعام سے سرفراز کیا جائے گا۔

دوڑ دھوپ کے دوران ایک جاسوس کی ملاقات سمعون الصفار نامی ایک حواری سے ہوئی، اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ٹھکانے کا علم

تھا۔ جاسوس نے اس سے پوچھ تاچھ کی، لیکن انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ جاسوس کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ پھر اس کی ملاقات ایک اور حواری سے ہوئی یہ دنیا پرست قسم کا انسان تھا اور کسی قدر لالچی بھی تھا، جب اس کو مال وزر کا لالچ دیا گیا تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ٹھکانہ کی نشاندہی کردی اور تھوڑے سے لالچ میں وہ ایک بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوگیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں تھے اور اللہ کی عبادت میں مصروف تھے۔ یہودیوں کی ایک ٹولی نے انہیں پکڑلیا اور انہیں سولی پر چڑھانے کے لئے لے گئے۔ یہودیوں کو اس بات کی خوشی تھی کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرلیا ہے اور اب وہ پوری طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے، ان کی سوچ یہ تھی کہ جب عیسیٰ اس دنیا میں نہیں رہیں گے تو ان کی قیادت اور سرداری بحال ہوجائے گی اور آہستہ آہستہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری بھی ان کی گرفت میں آجائیں گے اور اس طرح یہ پوری قوم پر اپنا تسلط جمالیں گے، لیکن یہ سوچ وفکر یہودیوں کی ایک بھول تھی۔ انسان سوچ وفکر کے معاملے میں کتنا بھی بڑھا ہوا کیوں نہ ہو، اللہ کی تدبیر کے سامنے اس کی اور اس کی سوچ وفکر کی کوئی بساط نہیں ہے۔ اللہ نے تو اپنے آخری کلام میں بھی صاف طور پر یہ فرمادیا ہے کہ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔ وہ اللہ سے مکر کرتے ہیں اور اللہ بھی ان کے ساتھ مکر کرتا ہے اور اللہ بہترین مکر کرسکتا ہے۔ اللہ جب کسی کام کا ارادہ کرلیتا ہے تو اس کے کن کہتے ہی وہ کام ہوجاتا ہے، کسی کی خلل اندازی سے اس کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام آدمی نہیں تھے، ان کی تو پیدائش بھی ایک طرح کا معجزہ تھی، وہ بغیر باپ کے پیدا کئے گئے تھے اور پیدائش کے پہلے دن سے ہی اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کی آبرو کی حفاظت بطور خاص کررہا تھا، بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ان کی زندگی کو یہودیوں کے ہاتھوں برباد کردیتا۔ یہودی کتنی بھی گھناؤنی سازشیں کرلیتے اللہ کی مدد ہر صورت میں حضرت عیسیٰ کے ساتھ تھی۔

جب اللہ نے دیکھا کہ یہودیوں کی ایک جماعت حضرت عیسیٰ پر اپنا قبضہ جمانے میں کامیاب ہوگئی اور اس بات کا اندیشہ ہوگیا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہلاک کرڈالیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے کام لیتے ہوئے حضرت عیسیٰ کو سولی پر چڑھنے سے پہلے ہی آسمان پر اٹھالیا۔

صحیح روایات کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ وسلامت آسمان پر اٹھالئے گئے تھے اور وہ آج بھی آسمان پر زندہ وسلامت ہیں اور صحیح روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا اس دنیا میں ایک بار ظہور پھر ہوگا اور اس دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور اس کے بعد ہی قیامت کے آثار ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت مہدی علیہ السلام کا دنیا میں آنا بھی صحیح روایات سے ثابت ہے۔ اس دنیا میں قیامت سے پہلے کانا دجال ظاہر ہوگا جس کے ظلم وستم سے پوری دنیا پریشان ہوگی اور اس کانے دجال کو ٹھکانے سے لگانے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ کچھ باتیں عقل کے دائرے میں نہیں آتیں لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی پیشین گوئیاں فرمادی ہیں وہ ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں وہ سب پوری ہوکر رہیں گی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی داستان سے یہ سبق لینا چاہئے کہ اس کائنات میں مارنے والے سے زیادہ بڑھا ہاتھ بچانے والا کا ہے۔ اللہ جب کسی کو بچانے کا ارادہ کرلیتا ہے تو ساری دنیا کے انسان مل کر بھی اس کو مارنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ جو لوگ اس دنیا میں حق پر چلتے ہیں اور راہ حق پر قائم رہتے ہیں، انہیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ ان کی راہوں میں جو بھی رکاوٹیں کھڑی کریں گے انہیں ایک دن پسپا ہونا پڑے گا اور اللہ انہیں ان کے جرائم کی سزا ضرور دے گا۔ اگر کوئی مجرم اس دنیا میں کسی طرح اللہ کی سزا سے بچ گیا تو پھر اس کو اپنے برے کارناموں کی سزا آخرت میں بھگتنی پڑے گی۔

اس داستان حق سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ جو لوگ دوسروں کے لئے کوئی کنواں کھودتے ہیں وہ اس کنوئیں میں گریں یا نہ گریں، کنواں کھودنے والا ضرور اس کنوئیں میں گرتا ہے۔ جس شخص نے یہودیوں کے جاسوس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پتہ بتایا تھا اس کی شکل حضرت عیسیٰ سے ملتی جلتی تھی۔ اس کی شکل پر یہودی لوگ بھی دھوکہ کھاگئے اور جب عیسیٰ معجزاتی طور پر غائب ہوگئے اور زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے تو یہودی اس شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر اٹھا کر لے گئے اور اس کو سولی پر لٹکادیا۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کبھی کسی کے لئے کنواں نہیں کھودنا چاہئے، کیوں کہ نظام فطرت یہ ہے کہ کسی کے لئے کنواں کھودنے

والا بھی خود اس کنوئیں میں ضرور گرتا ہے جو اس نے دوسروں کے لئے کھودا تھا۔

اس داستان حق میں اور بھی کئی سبق موجود ہیں جنہیں اللہ نے عقل سلیم کی دولت سے نوازا ہے وہ ان تمام اسباق سے فائدہ اٹھائیں گے اور ہمیشہ اس راستے پر گامزن رہیں گے جو انسان کو خدا تک پہنچانے والا ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد بھی ان کے دین کی تبلیغ ان کے چاہنے والے برابر کرتے رہے اور آہستہ آہستہ ان کا دین پوری دنیا میں پھیلنے لگا۔ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا اس وقت ان کی عمر صرف ۳۳ سال تھی۔ آپ نے اپنے حواریوں کو وصیت کی تھی کہ وہ دین حق کی تبلیغ سے کبھی منہ نہ موڑیں۔ چنانچہ ان کے حواریوں نے اس وصیت پر عمل کیا اور وہ دین حق کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ اس زمانہ میں یورپ کے بیشتر ممالک اور افریقہ اور ایشیاء کے کچھ علاقے رومی بادشاہوں کے زیر اثر تھے اور یہ لوگ یہودیت سے متاثر تھے۔ چنانچہ جس شخص کے بارے میں انہیں یہ علم ہوتا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چاہنے والوں میں سے ہے تو اس کو وہ اذیت دیتے تھے اور اگر موقعہ مل جاتا تو ہلاک بھی کر دیتے تھے، لیکن حضرت عیسیٰ کے حوارئین نے ان تمام تکالیف اور مصائب کو برداشت کیا، لیکن اپنے دین کو ترک نہیں کیا۔ اگر دین کی تبلیغ اعلانیہ کرنے میں انہیں دشواری محسوس ہوئی تھی تو وہ خفیہ طور پر اپنے دین کی تبلیغ کرتے تھے۔ تقریباً تین سو سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا اس کے بعد قیصر روم اور شاہان قسطنطنیہ نے عیسائیوں کی کثرت اور ان کے دین کی ترقی دیکھتے ہوئے عیسائیوں ہی کا مسلک اختیار کرلیا اور یہ لوگ یہودیت سے تائب ہوگئے۔

شاہ روم کے عیسائی ہونے کے بعد دوسرے بادشاہوں نے بھی اسی دین کو اختیار کرلیا اور پھر رفتہ رفتہ عیسائیت پورے عالم میں پھیل گئی۔

عیسائی لوگ اپنے سال کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے دن سے کرتے ہیں اور آج تک عیسوی سال کی حیثیت بدستور قائم ہے اور دنیا کے تمام کلینڈر اسی طور طریقے کو اپنائے ہوئے ہیں جس کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ڈالی تھی۔

علم الاعداد اور آپ کی شخصیت

تحریر: فرح کوثر

تمام تعریفیں اور حمد وثناء خالق کائنات کے لئے ہیں جو پوری کائنات کا رب ہے۔ تمام حمد وثنا اس رب العالمین کے لئے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد کا رب ہے۔ قارئین ''روحانی تقویم'' کے لئے علم الاعداد آپ کی شخصیت پر کیا اثرات رکھتا ہے لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ علم الاعداد ایک عددی سائنس ہے۔ لیکن علم الاعداد غیب دانی اور پیش گوئی کا علم بھی ہے۔ اس کا تعلق علم نجوم، دست شناسی اور دیگر مخفی علوم سے ہے جو کہ علم الاعداد کی رہنمائی کرتا ہے۔ ریاضی اور شماریات کا تعلق سائنس سے ہے جو اعداد کے علم سے متعلق ہے۔ یہ درست ہے کہ شماریات ہمیں مستقبل کے لئے کسی نتیجہ پر پہنچنے میں مدد کرتے ہیں لیکن علم الاعداد ہمیں کسی فرد واحد یا قوم کے مستقبل کے باطنی اور پراسرار حالات کا پتہ دیتا ہے۔ وہ لوگ جو باطنی اور پراسرار علم نجوم پر یقین نہیں رکھتے وہ اسے مفروضہ یا فرضی تصور کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اعداد کا کسی فرد کے مستقبل یا زندگی کے حالت پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ اعداد ہی کسی کی تقدیر کو متاثر کرتے ہیں۔ ایسے افراد کا خیال بالکل غلط ہے۔ ستاروں کی مدد سے پیش گوئی اور مستقبل کے حالت بیان کئے جاتے ہیں اور ہر ستارے کا تعلق کسی نہ کسی عدد سے ہوتا ہے۔ آسمانی کونسل میں ۷/ستارے ہیں

سیارے	PLANETS	NUMBER اعداد
سورج، شمس	SUN	1
چاند، قمر	MOON	3
عطارد	MERCURY	5
مریخ	MARS	4اور9
زہرہ	VENUS	2اور7
مشتری	JUPITER	6
زحل	SATURN	8

اور اسی طرح انسان کے نام کا جو ذاتی عدد ہوتا ہے وہ شخصیت کا عدد کہلاتا ہے۔ وہ عدد کسی نہ کسی فلکی ستارے کے تابع ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نام لیتی ہوں عاصمہ، ع+ا+ص+م+ہ ۷۰+۱+۹۰+۴۰+۵=۲۰۶=(۸) اس عدد کا تعلق نحس ستارہ زحل سے ہے۔ اگر اس کی پیدائش ستارہ مشتری کے زیر اثر بھی ہوئی ہو تو اس کے نام کا عدد ۸/ ہونے کی وجہ سے ستارہ زحل اس کی زندگی میں محرومیاں ناکامیاں اور طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے نام صاحب علم عالم مومن، مومنہ سے رہنمائی حاصل کر کے تجویز کریں۔ فی زمانہ میں گھریلو اختلافات مابین زوجین اور شرع طلاق میں از حد اضافہ مشاہدے میں آرہا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیونکہ اعداد میں دوستی اور دشمنی کا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ کی شادی موافق عدد والے فرد سے ہوتو زندگی کامیاب گزرتی ہے اور اگر آپ کی شادی مخالف عدد والے سے ہوتو انجام لڑائی جھگڑے یا قتل خودکشی ہوتا ہے۔ اگر آپ کی شادی بے تعلق عدد والے فرد سے ہو تو انجام طلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح اولاد کا نام ماں باپ کے موافق ہو تو اولاد سعادت مند اور تابعدار رہتی ہے اور اگر اولاد کا نام ماں باپ کے مخالف ہو تو اولاد بغاوت پر اتر جاتی ہے۔ ایسے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی خوش حال گزارنے کے لئے کسی اہل علم انسان سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

مجرب آزمودہ دعائیں

علم حلال مشکلات ۔ مکارم الاخلاق میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ جو کوئی مشکل اور پریشانی میں اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے گا تو اس کی مشکل حل ہو جائے گی۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم. ایاک نعبد وایاک نستعین. برحمتک یاارحم الراحمین.

شادی کے لئے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شادی کے لئے سورہ قصص کی یہ آیت تلاوت کی تھی کہ ان کی شادی ہو گئی، مرد اپنے لئے اور عورت اپنے لئے پڑھ سکتی ہے۔ رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ. (آیت نمبر ۲۴) پروردگار سب سے اچھی (نعمت) میری طرف نازل فرما میں حاجت مند ہوں)

راہِ طریقت

قسط نمبر:۱۱

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن وجمال

سید الاولین والآخرین خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے آخری نبیؐ امت محمدیہ دنیا کی آخری امت اور دین اسلام دنیا کا آخری دین ہے۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے احکام چونکہ قیامت تک کے لئے اتارے گئے، لہٰذا بعض احکام شرعیہ کی اہمیت تو واضح کردی گئی مگر ان کے ذرائع کو متعین نہیں کیا گیا۔ ذرائع ووسائل کے تعین نہ کرنے میں حکمت یہ تھی کہ دین اسلام قیامت تک کے لئے قابل عمل رہے۔ وگرنہ بدلتے حالات کے تقاضوں میں ایک جامد دین نظر آتا اور عیسائیت کی مانند نا قابل قرار دے کر مسجد اور مصلّٰی تک محدود کردیا جاتا۔ مقاصد کو متعین کرنا اور وسائل کو حالات کے مطابق اپنانے کی گنجائش دینا شریعت محمدیہ کے حسن وجمال کی دلیل ہے۔

چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

مثال نمبر۱: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ. (سورۃ الانفال، آیت نمبر:۶۰)

اور تیار کرو ان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کرسکو قوت اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر۔

اس آیت کریمہ میں حسب استطاعت قوت جمع کرنے کا حکم دیا گیا اور گھوڑے پالنے کی مثال دے کر سمجھا دیا گیا کہ اس سے مراد اسباب جہاد ہیں۔ مزید تفصیلات کا تعین نہیں کیا گیا، البتہ مقصود کی وضاحت وصراحت کردی گئی کہ اتنی قوت جمع کرو جس سے تمہارے اور اللہ کے دشمن مرعوب رہیں۔ عقل سلیم اس بات کی تائید کرے گی کہ آج کے زمانہ میں فقط گھوڑے پالنے، تلواریں اور نیزے جمع کرنے سے دشمن نہیں ڈرے گا بلکہ ہوائی جہاز، بحری بیڑے، میزائل اور نائٹروجن بم وغیرہ بنانے ہوں گے۔ پس ثابت ہوا کہ مقصد تو متعین کردیا گیا مگر اسباب ووسائل کے اختیار کرنے میں لچک رکھی گئی تاکہ وقت کے تقاضوں کی رعایت رکھی جاسکے۔

مثال نمبر۲: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○

(سورۃ الحجر، آیت:۹)

بے شک ہم نے قرآن اُتارا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

قرآن مجید کی حفاظت واشاعت کتنا اہم اور مہتم بالشان فریضہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق یہ نہیں بتلایا کہ اس کے لئے تم فلاں فلاں طریقے اختیار کرنا، حتی کہ عہد صدیقیؓ میں جنگ یمامہ ہوئی اور چار سو حافظ قرآن صحابہؓ شہید ہوگئے تو حضرت عمرؓ کو یہ خیال ہوا کہ قرآن کو سینوں کے علاوہ سفینوں میں بھی محفوظ کرنا چاہئے۔ چنانچہ ایک سرکاری نسخہ تیار کرنے کی تجویز حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پیش کردی۔ ابتداءً تو صدیق اکبرؓ کو اس تجویز کے ماننے میں تامل ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود کیا اور نہ ہمیں اس کا حکم دیا اسے ہم کیوں کریں؟ حضرت عمرؓ دلائل کے ساتھ اپنی بات پر مصر رہے۔ حتی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ مطمئن ہوگئے۔ پھر انہوں نے حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کی نگرانی میں صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت تشکیل دی۔ جس نے پتھروں پر، چمڑے پر، کپڑے اور درختوں کے پتوں پر لکھی ہوئی آیات کو یکجا کیا۔ قرآن پاک جمع کرنے کا یہ کام عہد صدیقیؓ میں مکمل ہوا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس سلسلے میں ایک قدم آگے بڑھایا اور اپنی نگرانی میں اس مصحف کی چار نقلیں کرا کر مختلف شہروں

میں روانہ کیں۔ ان میں سے ایک تاشقند میں اور دوسری استنبول کے
عجائب گھر میں آج بھی محفوظ ہے۔ مزید برآں صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں
فتح، ضمہ، کسرہ، تشدید وغیرہ کو لکھا نہیں جاتا تھا، نہ ہی تا اور یا کے نقطے
لگائے جاتے تھے، مگر آج کے دور میں ضروری ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ
حفاظت واشاعت قرآن کا مقصد متعین کر دیا گیا، مگر ذرائع ووسائل کے
اختیار کرنے میں وقتی تقاضوں کی رعایت رکھی گئی۔ یہ معاملہ علمائے امت
کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔

مثال نمبر ۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة.

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

حدیث پاک میں علم دین حاصل کرنے کی اہمیت بتلادی گئی لیکن
کیسے حاصل کیا جائے؟ اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ حضرات محدثین نے
اسماء الرجال کا فن ترتیب دے کر احادیث کو متن وروایت کے ساتھ جمع
کیا۔ حضرات صحابہ کرامؓ کو تو صحاح ستہ کے ناموں کا ہی پتہ نہ تھا کیوں
کہ اس وقت ان کتب کا نام ونشان تک نہ تھا، مگر آج ان کتب کے بغیر علم
حدیث کا پڑھنا ناممکن ہے۔ آج علمائے کرام نے تحصیل علم کے لئے
درس نظامی ترتیب دیا ہے اور وقتی تقاضوں کی رعایت کرتے ہوئے
حصول علم کے لئے نصاب تجویز کیا ہے۔ آج کوئی طالب علم قرآن
وحدیث پڑھنا چاہے تو اسے صرف ونحو کے فنون پڑھے بغیر چارہ نہیں،
پس ثابت ہوا کہ علم حاصل کرنے کی اہمیت بتادی گئی، مگر اسباب وذرائع
کو اختیار کرنے کا بوجھ علمائے امت کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔ ظاہر
ہے کہ علمائے امت نے اس فریضہ کو ادا کرنے کا حق ادا کر دیا۔

آمد برسر مطلب

مندرجہ بالا مثالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ
شریعت مطہرہ نے بعض احکام کی اہمیت تو واضح کر دی، مگر ذرائع ووسائل
کو متعین نہیں کیا، یہی شریعت مصطفویؐ کے کمال کی دلیل ہے۔ اب اس
تناظر میں طریقۂ ذکر وسلوک کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

**ان فی جسد بنی آدم لمضغة اذا فسدت فسد الجسد
کله واذا صلحت صلح الجسد کله الاوهی القلب.**

بے شک بنی آدم کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب
خراب ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے اور جب وہ درست ہو جا
تو تمام جسم درست ہو جاتا ہے، سن لو وہ ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

معلوم ہوا کہ انسان کی اصلاح کا دارومدار اس کے قلب کی اصلا
پر ہے، اسی لئے اللہ رب العزت کی نظر انسان کی شکل وصورت او
دولت پر نہیں ہوتی بلکہ اس کے قلب اور اعمال پر ہوتی ہے۔

فرمان نبویؐ ہے۔

**ان اللّٰه لا ینظر الی صورکم ولا الی اموالکم ولکن
ینظر الی قلوبکم واعمالکم.**

بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا، تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہار
مالوں کو لیکن وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صفائی قلب یا سلامتی قلب کی
حاصل ہو تو اس کی بھی نشاندہی فرمادی گئی۔ حدیث پاک میں حضر
عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے۔

لکل شیء صقالة وصقالة القلوب ذکر اللّٰه. (بیہقی)

ہر چیز کو چمکانے کے لئے ایک پالش ہوتی ہے اور دلوں کی پا
اللہ کا ذکر ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قلب سلیم
حاصل کرنا ہر انسان پر لازم ہے۔ گویا مقصد متعین کر دیا گیا۔ ذرا
ووسائل کی فقط نشاندہی کر دی گئی کہ یہ نعمت عظمیٰ ذکر اللہ سے نصیب ہو
ہے۔ تفصیلات نہیں بتائی گئیں کہ تکبر، حرص، بخل، عجب اور حسد جیسی مہلک
قلبی امراض سے چھٹکارا پانے کے لئے کون کون ساذکر نفع بخش ہے۔

اجمالاً کہہ دیا گیا **”ذکر اللّٰه شفاء القلوب“**

اللہ کا ذکر بیمار دلوں کے لئے شفا ہے۔

تفصیلات کا بوجھ امت کے اہل ذکر حضرات کے کندھوں پر ڈ
گیا تا کہ وہ طالبین کی طبائع اور کیفیات کے تقاضوں کو سامنے ر
ہوئے انہیں ذکر کی تعلیم دیں۔ اس لئے مشائخ عظام کسی کو آیت مبا
”وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ“ کے تحت لفظ اللہ کے ذکر کا نسخہ تجویز کرتے ہی
کسی کو حدیث مبارکہ ”اکثروا من قول لا الٰہ الا اللّٰه“ کی روشن
بکثرت کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کسی کو آیت کریمہ ”وَاذْکُ

رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ " کے تحت ذکر قلبی یعنی مراقبہ کرنا سکھاتے ہیں تو کسی کو "دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ " کے مطابق ذکر لسانی کرنا تجویز کرتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اہل ذکر کے اعمال واشغال یعنی اسباق تصوف اہل علم کے درس نظامی کی مانند مقاصد کو حاصل کرنے کا ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ اس کی تائید میں سلف صالحین کی چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

سلف صالحین کی عبارات

☆ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"مقصد جملہ اشغالات ومطلب ومنتہی جملہ مراقبات کا وہ حضور قلب بے کیف ہے جو حق تعالیٰ نے آپ کو نصیب فرمایا ہے۔ نسبت صحابہ کرامؓ یہی حضور تھا۔" (مکاتیب رشید صفحہ:۴۵)

☆ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اپنی کتاب "ایضاح الحق الصریح" میں لکھتے ہیں۔

"صوفیہ کے نفع بخش اشغال کی حیثیت دوا ومعالجہ کی ہے کہ بوقت ضرورت ان سے کام لے اور بعد میں پھر اپنے کام میں مشغول ہو۔"

"ایضاح الحق الصریح"

☆ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں۔

"طریقت وحقیقت کی منزلوں کو طے کرنے کا مقصد تحصیل اخلاص کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اخلاص ہی سے مقام حاصل ہوتا ہے۔ کوتاہ اندیش احوال ومواجید کو مقصود اور مشاہدات وتجلیات کو مطلوب جانتے ہیں اور کمالات شریعت سے محروم ہیں۔ بے شبہ مقام اخلاص کا حصول اور مرتبہ رضا تک وصول ان احوال ومواجید کو طے کرنے کے بعد ہی ہوتا ہے اس لئے ان کی حیثیت مقصود حقیقی کے معاون کی ہے۔"

(مکتوبات جلد اول، مکتوب سہ وششم)

یہ حقیقت واضح ہوئی کہ مشائخ کے اعمال واشغال صفائی قلب حاصل کرنے کا ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ اسی لئے وقت اور زمانہ کے بدلتے تقاضوں کے پیش نظر مشائخ ان میں تبدیلی بھی کر دیتے ہیں۔

☆ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ لکھتے ہیں۔

"ہر وقت اور ہر قرن کے اشغال جدا ہوتے ہیں اس لئے ہر طریق کے محققین تجدید اشغال کی کوشش فرماتے رہتے ہیں۔"

(صراط مستقیم ص:۷)

یہ تو کوئی بھی دعویٰ نہیں کرتا کہ صفائی قلب ان اشغال کے سوا اور کسی طرح سے نصیب نہیں ہو سکتی۔

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

"میرا گمان غالب ہے کہ صحابہ کرامؓ نسبت کو اور طریقوں سے بھی حاصل فرماتے تھے۔

"مثلاً نماز اور تسبیحات پر ان کی شرائط کے ساتھ مواظبت، طہارت، یاد موت اور عذاب وثواب کے خیال پر مداومت کہ ان چیزوں سے مادی لذتوں سے بے تعلقی پیدا ہوتی ہے۔" (القول الجمیل)

اگر کسی کو مروجہ اعمال واشغال کے علاوہ کسی اور طرح سے صفائی قلب اور "کأنك تراه" کی کیفیت نصیب ہو جائے تو اسے مقصود نصیب ہو گیا۔ وہ مبارک باد کے لائق ہے، اگر یہ کیفیت قلب اور حضوری نصیب نہیں ہوئی۔ نماز میں دنیا کے خیالات اپنی طرف مگن کر لیتے ہیں ہٹانے کے باوجود ختم نہیں ہوتے، راستہ چلتے نگاہیں بے اختیار غیر محرم کی طرف اٹھتی ہیں، دل پر شہوانی شیطانی خیالات ہجوم کرتے ہیں، لوگوں کی تعریف سے طبیعت میں بشاشت پیدا ہوتی ہے، جب کہ اپنی غلطیوں کو دوسروں سے چھپانے کے لئے غلط بیانی بھی ہو جاتی ہے۔ یہ سب مہلک باطنی امراض کی واضح نشانی ہیں۔ ایسے شخص کو مشائخ عظام کے زیر سایہ اپنی قلبی بیماریوں کا علاج کروانا ضروری ہے۔ اس سے مفر ممکن نہیں چونکہ قلب سلیم ہی روز محشر نجات کا سبب بنے گا۔

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ○ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ○

(سورۃ الشعراء، آیت:۸۸، ۸۹)

جس دن کام نہ آئے گا مال اور نہ بیٹے مگر جو کوئی آیا اللہ کے پاس صاف ستھرا دل لے کر۔

اسباق تصوف کا مقصود قلب سلیم اور قلب غیب کا حصول ہے تاکہ سالک کی ظاہری وباطنی حالت، سیرت واخلاق یعنی اعضاء وجوارح کا استعمال تخلقوا باخلاق الله کے عین مطابق ہو جائے۔ چنانچہ امام غزالیؒ اپنی کتاب "المنقذ من الضلال" میں لکھتے ہیں۔

"مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ صوفیاء ہی اللہ کے راستے کے سالک ہیں، ان کی سیرت بہترین، ان کا طریق سب سے زیادہ مستقیم اور ان کے اخلاق سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور صحیح ہیں۔ اگر عقلاء کی

عقل، علماء کی حکمت اور شریعت کے رمز شناسوں کا علم مل کر بھی ان کی سیرت واخلاق سے بہتر لانا چاہے تو ممکن نہیں، ان کے تمام ظاہری وباطنی حرکات وسکنات مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہیں اور نور نبوت سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے۔"

اوراد ووظائف کے دلائل

مشائخ طریقت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں چند اوراد وظائف ترتیب دیئے ہیں جو مبتدی کے لئے دوا اور منتہی کے لئے غذا کی مانند ہیں۔ کسی شیخ کامل کے زیر سایہ ان وظائف کو چند دن پابندی سے کیا جائے تو زندگی میں اسلامی، ایمانی، قرآنی انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ محبت الٰہی اس طرح انگ انگ میں سما جاتی ہے کہ آنکھ کا دیکھنا، زبان کا بولنا اور پاؤں کا چلنا بدل جاتا ہے۔ سالک یوں محسوس کرتا ہے کہ میرے اوپر منافقت اور دورنگی کا غلاف چڑھا ہوا تھا جو اتر گیا ہے اور اندر سے ایک سچا اور پکا انسان نکل آیا ہے۔

جس طرح نبوت نبی علیہ السلام میں پوشیدہ تھی "کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد"

میں نبی تھا جب کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مگر عالم ظاہر میں اظہار کے لئے خلوت وذکر کی ضرورت پڑی۔ (غار حرا کی زندگی اس کی روشن دلیل ہے) اسی طرح ولایت ولی میں پوشیدہ ہوتی ہے، مگر تقویٰ وطہارت اور پابندی وظائف کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی راز کو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ "ہر انسان ولی بالقوۃ ہوتا ہے، ولی بالفعل بننے کے لئے اعمال کی ضرورت ہے۔" گویا ہر انسان میں اتنی استعداد رکھ دی گئی ہے کہ اگر وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے تو ولی بن جائے۔ شاہ ابوالمعالی کے خلیفہ اجل حضرت شاہ بھیک ارشاد فرماتے ہیں۔

بھیکا بھکھا کوئی نہیں ہر دی گٹھڑی لعل
گرہ کھول نہ جاندے تے ترت پھرن کنگال

بھیکا بھوکا کوئی نہیں ہے ہر ایک کی گٹھڑی میں لعل وجواہر ہیں، یہ اس کی گرہ کھولنا نہیں جانتے بس کنگال پھرتے ہیں۔

جس طرح ایک بیج میں درخت بننے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے اور اگر اس بیج کو کسی مالی کی زیر نگرانی چند دن زرخیز زمین میں پرورش پانے کا موقع مل جائے تو پھل پھول والا درخت بن جاتا ہے۔ اسی طرح سالک چند دن کسی شیخ کامل کے زیر سایہ ان اوراد وظائف کو کرے تو اس کی شخصیت پر حسن اخلاق کے پھول کھلتے ہیں اور اس کا شجر امید بارآور ثابت ہوتا ہے۔ دنیا کے کروڑوں انسانوں نے اب تک اس نسخے کو آزمایا اور اس سے فائدہ پایا۔ جس طرح ایک کیمسٹ کہتا ہے کہ چینی کھاؤ گے تو میٹھی محسوس ہوگی اسی طرح شیخ کامل جب اوراد ووظائف کی تلقین کرتا ہے تو اسے یقین ہوتا ہے کہ سالک کو یقینی فائدہ ہوگا اور یہ بات کرتے ہوئے اس کے پاؤں کے نیچے چٹان ہوتی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی شیخ ناقص کے ہاتھ لگ جائے یا شیخ تو کامل ہو، مگر سالک اوراد ووظائف کی پابندی نہ کرے تو وہ بحث سے خارج ہے۔ اس کی مثال ایسے مریض کی سی ہے جو شہرہ آفاق طبیب سے نسخہ لکھوائے، مگر جیب میں ڈالے پھرے، استعمال نہ کرے اور کچھ دنوں کے بعد کہے ڈاکٹر صاحب! مجھے افاقہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر پوچھے گا کہ آپ نے نسخہ استعمال کیا تو یہ کہے گا کہ میں نے تو جیب میں ڈالا ہوا ہے۔ ڈاکٹر کہے کم بخت اسے تو پیٹ میں ڈالنا تھا پھر فائدہ ہوتا۔

ان اوراد ووظائف کی ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ کرنے میں بہت آسان اور ملتا ہے اس سے تزکیہ واحسان۔ بس پوری کی پوری شریعت پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ بات دو اور دو چار کی مانند ٹھوس ہے، جسے یقین نہ ہو آزما کے دیکھے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

اب ان اوراد ووظائف کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ناگ پور

نام: سلیم الدین خاں

نام والدین: ناظمہ خانم۔ جمشید خاں

تاریخ پیدائش: ۲۷؍اگست ۱۹۷۱ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے تین حرف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام کا ایک حرف آبی، دو حرف آتشی، تین حرف خاکی اور تین حرف بادی ہیں۔ بہ اعتبار اعداد بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک، مرکب عدد ۱۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۳۵ ہیں۔

ایک کا عدد استحکام، استقلال اور فنون لطیفہ سے وابستہ مانا گیا ہے۔

جن حضرات کا عدد ایک ہوتا ہے وہ مستقل مزاج ہوتے ہیں اور ان کی فطرت میں ایک طرح کا استحکام ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی ہوتی ہے اور یہ لوگ قدرتی مناظر کو بھی بہت اہمیت دیتے ہیں، یہ لوگ ادب، شائستگی، تہذیب وثقافت اور سلیقہ مندی میں اپنی ایک انفرادیت رکھتے ہیں اور یہ لوگ سنجیدگی اور متانت سے بھی بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگ کم علم رکھتے ہوئے بھی زیادہ کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور اپنا مقام خود بنانے کی ان میں زبردست صلاحیت ہوتی ہے، ان کی دلچسپی مثبت کاموں میں ہوتی ہے اور یہ لوگ بہر صورت تعمیری کاموں کو اہمیت دیتے ہیں، تخریب سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور تخریبی کاموں سے یہ کوسوں دور رہتے ہیں، اگرچہ ان کے مخالفین اور ان کے حاسدین کی تعداد خاصی ہوتی ہے، لیکن ان کے مخالفین اور ان کے بدخواہ بھی ان کی موجودگی میں لب کشائی کرنے سے جھجکتے ہیں۔

ایک عدد کے لوگ آزادانہ فطرت کے مالک ہوتے ہیں، یہ کسی کی ماتحتی میں رہ کر کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ ایک عدد کے لوگ جذباتی بھی ہوتے ہیں اور جذبات میں آکر کبھی کبھی الٹے سیدھے فیصلے بھی کر گزرتے ہیں، لیکن ان کی ذاتی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ گرنے کے بعد خود کو جلد ہی سنبھال لیتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگوں میں دولت اور شہرت سمیٹنے کی بھی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے اور یہ لوگ اپنی عقل، فہم، فراست، ذہانت اور دوراندیشی کی بنا پر اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز نظر آتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگوں میں گفتگو اور تقریر کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے، یہ لوگ کسی بھی موضوع پر جم کر بول سکتے ہیں اور سامعین کو متاثر کرسکتے ہیں، یہ لوگ دوران گفتگو کسی طرح کی گھبراہٹ اور ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ ایک عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ جرأت مند ہوتے ہیں اور کسی بھی مشکل میں اور کسی بھی مصیبت میں ہوش وحواس نہیں کھوتے ان میں ہر مشکل اور دشواری سے مقابلہ کرنے کی اعلیٰ صلاحیت ہوتی ہے، زمانہ کی گردشیں ان کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر خود مجبور ہوجاتی ہیں، کیوں کہ ان میں جرأت بھی ہوتی ہے، استقلال بھی ہوتا ہے اور ان کے عزائم مستحکم بھی ہوتے ہیں۔

ایک عدد کے لوگ ناکامیوں کو ذلت سمجھتے ہیں اس لئے ناکامیوں سے محفوظ رہنے کے لئے ان کی جدوجہد ہمیشہ جاری رہتی ہے اور یہ ہمیشہ حصول دولت اور حصول مقبولیت کے لئے انتھک کوششوں میں لگے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ایک ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ فی البدیہہ کسی بھی موضوع پر بے تکان بول سکتے ہیں اور کسی بھی مہم میں کسی کی مدد کے بغیر بھی کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں، آپ جہاں بھی جائیں گے پیش پیش رہیں گے اور نمایاں مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے،

آپ کے اندر دوراندیشی بھی ہے اور موقعہ شناسی بھی۔ موقعہ شناسی کی وجہ سے آپ کئی بار اپنے ہم عصروں سے بہت آگے نکل جاتے ہیں، آپ محنت اور جانفشانی سے کبھی منہ نہیں چراتے اور اسی لئے آپ مایوسیوں کے دور میں بھی کچھ نہ کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ آپ کی فطرت میں ایک طرح کا غرور بھی ہے جو اکثر آپ کی خوبصورت شخصیت کو پامال کردیتا ہے، غرور اور تمکنت کی بنا پر کبھی کبھی آپ اچھے دوستوں کو بھی اہمیت نہیں دیتے اور یہ وہ خرابی ہے جو بسا اوقات آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوچکی ہے۔ بے شک آپ کی انا قابل احترام ہے، لیکن یہی انا جب حد سے زیادہ بڑھ کر تکبر اور ہٹ دھرمی کی شکل اختیار کرلیتی ہے تو اس سے آپ کی شخصیت کا قتل ہوجاتا ہے اور آپ ان لوگوں کی نظروں سے بھی گرجاتے ہیں جو آپ کو محبوب رکھنے کی قسم کھاچکے ہوں۔ آپ کے مزاج میں حیا ہے لیکن اس کے باوجود آپ کبھی کبھی بے راہ روی کا شکار ہوجاتے ہیں اور تعیش کی راہ اختیار کرکے رسوائی اور چہ میگوئیوں کی حدوں تک پہنچ جاتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ایک، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار رہیں گے۔ آپ کا لکی عدد ۹ ہے۔

۹ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے نفع بخش ثابت ہوں گی۔ ۴ کا عدد بھی آپ کے لئے ہمیشہ راحت رساں ثابت ہوگا۔ ۲، ۳، ۵، اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے۔ ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خطرہ درپیش ہوگا اور نہ ہی یہ لوگ آپ کو خوشیاں فراہم کرسکیں گے، یہ لوگ حالات کا پابند ہوکر آپ کے ساتھ معاملہ کریں گے۔

۶ اور ۷ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ ان اعداد کی چیز بھی آپ کے لئے مضر ثابت ہوں گی اور ان اعداد کی شخصیتیں بھی آپ کو نقصان پہنچانے اور اذیت دینے میں کامیاب رہیں گی۔ اس لئے ۶ اور ۷ عددوں کی چیزوں سے آپ حتی الامکان خود کو بچانے کی کوشش کریں۔

آپ کا مرکب عدد ۱۰ ہے، یہ عدد کامیابی کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس عدد کے لوگ اپنے اور دوسروں کے مفاد کے لئے انتھک جدوجہد کرتے ہیں، یہ لیڈر شپ کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے، اس عدد کے لوگ امیر کارواں بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے، ۵۵ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیے، انشاء اللہ یہ ورد آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور زندگی کی راہوں میں آپ کے لئے ذریعہ ترقی اور وسیلہ کامرانی بنے گا۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے، پیر کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا۔ پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، ان میں سے کسی بھی پتھر کو ۳ یا ۴ گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے بازو کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، پتھر کا وزن ۴ رتی سے کم نہیں ہونا چاہئے۔

اکتوبر، دسمبر اور جنوری میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری آپ کو لاحق ہوجائے تو اس کے علاج کی طرف فوراً دھیان دیں، غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو امراض معدہ، اعصاب کی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کے امراض، جوڑوں کا درد، سانس کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض خدانخواستہ لاحق ہوسکتے ہیں۔ ان بیماریوں کا علاج فوراً کریں، کسی بھی مرض کو پالنے کی غلطی نہ کریں۔

سبز، آسمانی اور دھاری والا رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کے پردے اگر آپ اپنے گھر میں لٹکائیں گے یا کسی بھی طرح ان رنگوں والی چیزوں کا استعمال کریں گے تو آپ کو راحت محسوس ہوگی۔

آپ کے نام میں ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۱۶۵ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۲۳۱ ہوجاتے ہیں۔ ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۷	۶۰	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۱
۵۲	۶۶	۵۸	۵۵
۵۹	۵۴	۵۳	۶۵

آپ کے مبارک حرف ب، اور دال ہیں۔ ان سے شروع ہونے والی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کا مفرد عدد ایک یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ دوسروں پر اعتماد کرتے ہیں، آپ کا یقین حد درجہ بڑھا ہوا ہے، آپ کے اندر قوت اور ملکیت حاصل کرنے کی صلاحیت ہے، آپ دیانت وامانت میں بے مثال ہیں، آپ پر آنکھیں بند کرکے بھروسہ کیا جاسکتا ہے، آپ حسن پسند ہیں، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ تنگ دستی کا شکار ہوکر قرض کی لعنت میں نہ گرفتار ہوجائیں، آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں، لیکن آپ کا مزاج یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور ہر وقت کی ملنساری آپ کو اچھی نہیں لگتی۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: اقتدار حاصل کرنے کی صلاحیت، ربط وضبط کا مزاج، قوت اعتماد، قوت یقین، فہم وفراست، بلند ہمتی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: خودنمائی، قدامت پرستی، بے جا خرچ، طیش میں لغویات بکنا، خوشامد پسندی وغیرہ۔

دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ہر انسان کے اندر خامیاں اور خوبیاں موجود ہوتی ہیں، اس دنیا میں اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن کی خوبیاں خامیوں کے مقابلے میں زیادہ ہوں اور برے لوگ وہ مانے جاتے ہیں کہ جن کی خامیاں خوبیوں کے مقابلے بڑھی ہوئی ہوں۔ آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اپنی خوبیوں میں مسلسل اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے نجات پانے کی حتی الامکان کوشش کریں جو قدرتاً آپ کی ذات کا حصہ بنی ہوئی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		
۸		۲
۷۷	۱۱۱	

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۳ بار آیا ہے جو زبردست قوت بیان کی علامت ہے، آپ اپنا مدعا بیان کرنے میں قطعاً کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، آپ خوش رہنے کی اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر وبیشتر اس میں کامیاب ہوجاتے ہیں، لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ آپ کی انا اور آپ کی ضد آپ کی کامیابیوں کا گلا گھونٹ دیتی ہوگی۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کا فہم وادراک بڑھا ہوا ہے، آپ بہت جذباتی اور بہت حساس بھی ہیں، مقابلے کے ماحول میں آپ خود کو مضطرب اور بے چین محسوس کرتے ہوں گے۔

۳ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ کبھی کبھی آپ تخیل اور سوچ وفکر سے لاپرواہ سے ہوجاتے ہیں، جب کہ آپ کو تخیل اور سوچ وفکر کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے، حساب وکتاب کے معاملے میں بھی آپ کمزور ہیں اور یہ کمزوری کئی بار آپ کو مالی خسارے سے دوچار کرچکی ہے، آپ کو اس کمزوری سے نجات حاصل کرلینی چاہئے۔

۴، ۵، اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ اپنی تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے آپ اکثر ہچکچا جاتے ہیں، جب کہ آپ کے اندر اظہار وبیان کی غیر معمولی صلاحیتیں موجود ہیں۔ گھریلو ذمہ داریوں سے آپ کی لاپرواہی آپ کے لئے کئی مسائل کھڑی کرسکتی ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود گھریلو ذمہ داریوں سے اپنا دامن نہ بچائیں ورنہ آپ کی خوبصورت شخصیت پامال ہوسکتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کو زندگی کے رازوں سے اور ان کی گہرائیوں سے دلچسپی ہے، آپ مخفی علوم میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں، روحانیت بھی ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی ہے اور پوشیدہ امراض اور پوشیدہ رموز سے آپ کا لگاؤ دلچسپی کی حدوں سے بھی زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ آپ اس طرح کے امور میں کسی سے مدد لینا پسند نہیں کرتے اور اس طرح کے امور کو خود ہی طے کرلینے میں اپنی صلاحیتیں اور قوتیں بروئے کار لاتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے اندر دوسروں کے کاموں کو جانچنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔ دوسروں کے کارناموں کی نوک پلک درست کرنے کی آپ زبردست اہلیت رکھتے ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کے اندر اُبھرنے والے جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے خیالات میں ایک

طرح کی وسعت موجود ہے، آپ تنگ دل اور تنگ نظر نہیں ہیں، بلکہ آپ دشمنوں کے بارے میں بھی اپنے دل میں ایک طرح کی گنجائش رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے جو زبردست محرومی کی علامت ہے۔اس لائن کے خالی ہونے کی وجہ سے آپ گھریلو زندگی میں پراگندگی اور گوناگوں اختلافات کا شکار ہوسکتے ہیں اور آپ ضد میں آکر حقائق سے روگردانی بھی کرسکتے ہیں اور یہ بات آپ کی شخصیت کا قتل کرسکتی ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی بردباری اور تحمل کو ثابت کرتے ہیں، آپ اگرچہ جلد برانگیختہ اور مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن جلد ہی آپ خود پر قابو پالیتے ہیں اور آپ کو جلد ہی اپنی غلطیوں کا احساس بھی ہوجاتا ہے۔آپ کے دستخط آپ کے مزاج کی پختگی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔

آپ کا فوٹو آپ کی سنجیدگی اور آپ کے سلیقہ مندی کی نشاندہی کرتا ہے، لیکن اس فوٹو سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اختلافات بے جا کا شکار ہیں اور آپ کو اپنے رشتے داروں کی بے جا مخالفتوں کا زبردست احساس ہے، آپ کی آنکھیں آپ کے اُس حزن وملال کا گلہ کرتی نظر آتی ہیں جو آپ رشتے داروں کی مخالفت کی وجہ سے ملا ہے۔

آپ کی شخصیت کا یہ خاکہ پیش کرنے کے بعد ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی فکر کریں گے اور آپ کے دل میں اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کا ذوق بھی پیدا ہوگا اور یہی اس کالم کا اصل مقصد بھی ہے کہ آپ کی اصلاح ہو اور آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں۔ اس کالم سے استفادہ کرنے والے جب اچھے ہوجائیں گے تو ایک معاشرہ اور ایک سماج اچھا اور قابل قدر ہوجائے گا۔

ادائیگی قرض کے لئے وظیفہ

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان چشتی نظامی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خاص شمس العارفین حضرت مولانا شمس الدین سیالوی ؒ کا ارشاد مبارک ہے کہ ادائیگی قرض وسلامتی ایمان کے لئے نماز فجر کے بعد روزانہ ستر بار یہ اسم مبارک یَاوَھَّابُ پڑھتے رہیں نیز ادائیگی قرض کے لئے لوح زحل بنوا کر استعمال کریں۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور ۴ عدد فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ:247554

اطلاع نامہ بابت ماہنامہ ”طلسماتی دنیا“

مطابق فارم ایکٹ نمبر:۴

نام	ماہنامہ طلسماتی دنیا
مقام اشاعت	ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند
وقفۂ اشاعت	ماہانہ
پرنٹر	زینب ناہید عثمانی
پبلشر	زینب ناہید عثمانی
ایڈیٹر	حسن الہاشمی
پروپرائٹر	حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی بہ ہوش وحواس اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیل میرے علم ویقین کے مطابق بالکل درست ہیں۔ دستخط

(حسن احمد صدیقی)

قسط نمبر: ۲۸

خائے معجمہ (خ)

مختار بدری

خشوع

خشوع کے معنی ہیں پست ہو جانا، عاجزی وانکساری سے جھک جانا، شریعت میں قلب ودماغ کو پورے طور پر خدا کی طرف توجہ کر دینے، اور اس میں عاجزی اور بندگی کی کیفیت طاری ہو جانے کو خشوع کہتے ہیں۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ۝

خشوع سے نماز پڑھنے والے یقیناً کامیاب ہو گئے۔ (۲۳:۱/۲)

نماز میں خشوع اختیار کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دل پر خدا کے جلال اور عظمت کی ہیبت طاری ہو اور آدمی ہیبت وخوف سے، بہت پست اور جھکا ہوا ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خشوع نفاق سے پناہ مانگو، یعنی بدن تو جھکا ہو مگر قلب میں جھکاؤ نہ ہو۔ ایک اور حدیث قدسی ہے کہ جو نماز میں خشوع پیدا نہ کرے اس کی نماز نہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ، میں ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خشوع نہ ہو (مسلم) ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ۝ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۝

اور (رنج وتکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جن کے دلوں میں خشوع ہے اور (خشوع کرنے والے) وہ لوگ ہیں جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (۲:۴۵/۴۶)

خشیت

ڈر، خوف، ہیبت، خشیت اس خوف کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تعظیم بھی شامل ہو۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓءُ.

خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں۔ (۳۵:۲۷)

خضاب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑھاپے کی سفیدی کو بدل ڈالو اور یہود کے مشابہ نہ ہو۔ (یعنی داڑھی کو سفید نہ رکھو) حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور نے فرمایا بڑھاپے کی سفیدی کو بدلنے کے لئے سب سے اچھی چیز مہندی اور کتم ہیں۔ کتم نیل کی پتی کو کہتے ہیں۔ (ترمذی)

خضر

ہرا سرسبز، حضرت خضر علیہ السلام اگرچہ کہ قرآن مجید میں ان کا نام نہیں ہے تاہم اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے شاگرد کا جن حضرت سے ملاقات کا ذکر ہے وہ حضرت خضر ہی ہیں، یہ پیغمبر ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ اگر علماء کا خیال ہے کہ حضرت خضر ہنوز تا حیات ہیں اور بعض صوفیائے کرام نے ان سے ملاقات کا ذکر بھی کیا ہے۔

خطا

چوک، گناہ، خطاء کے معنی ہیں صحیح رخ سے پھر جانا۔

(۱) کسی برے کام کو ارادہ کے ساتھ کوئی کرے تو وہ خطاء تام ہے جس پر مواخذہ لازمی امر ہے۔ انسان کا قتل بڑا گناہ ہے۔

(۲) ارادہ تو کسی اچھے کام کا ہو مگر غلطی سے آگے خلاف ہو جائے تو

ایسی خطا درگزر کردی جائے گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجتھدنا خطاء فلسوا اجو (کسی نے اجتہاد کیا اور پھر غلطی کی تو اسے ایک ثواب ہے)

(۳) کسی برے کام کا ارادہ کرے اور اتفاقاً اس کے خلاف ہوجائے تو اس کی تعریف نہیں کی جاتی اور نیت کی خرابی کی وجہ سے اسے برا ہی کہا جائے گا۔ بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً وَّاَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ۝

ہاں جو برے کام کریں اور ان کے گناہ (ہر طرف سے) گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں (اور) ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔ (۸۱:۲)

خطبہ: پیغامِ نکاح، منگنی، اسلام میں اگرچہ ایسی کوئی رسم نہیں پھر بھی کسی کو بلوا کر دعا پڑھواتے ہیں۔

خطبہ

جمعہ کے دن نماز میں اور عیدین کی نمازوں میں امام کی تقریر اور وعظ وہ کلام جس میں حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور پند و نصائح ہوں۔ جمعہ کی نماز سے پہلے امام کا خطبہ پڑھنا ضروری ہے۔ خطبہ کے وقت گفتگو کرنا، سنت یا نفل پڑھنا، کھانا اور پینا کسی کی بات کا جواب حتیٰ کہ سلام کا جواب دینا بھی مکروہ ہے۔ خطبہ خاموشی سے سنا جائے یہ واجب ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ سب سے پہلے جو جاتا ہے اس کو، پھر اس کے بعد جو آتا ہے اس کو سلسلہ وار رکھتے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے جو آتا ہے اس کے ثواب کی مثل اس شخص کی سی ہے جو اونٹ کی قربانی کرے، اس کے بعد جو آتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو گائے کی قربانی دے، پھر جیسے مینڈھا ہدیہ کرے، پھر مرغی، پھر انڈا، یہاں تک کہ جب امام نکل آتا ہے تو فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔ (بخاری)

خطر

خطر وہ ہے جس کا ہونا نہ ہونا معلوم نہ ہو اور غرر بھی انجام سے بے خبری کو کہتے ہیں۔ بیمہ کے کاروبار میں غرر اور خطر دونوں پائے جاتے ہیں، مثلاً بیمہ شدہ شخص یا شئے کا مدت معینہ سے پہلے تلف ہونا یا مرنا باقی رہنا معلوم نہیں ہوتا اور وہ کتنی رقم پائے گا یہ بھی نامعلوم، یعنی زندہ رہا تو کم اور فوت ہوا تو زیادہ، اگرچہ کہ موت کا وقت معین ہے، مگر اس کی کسی کو خبر نہیں، لہٰذا اس کاروبار کی کو زندگی یا موت کے وقت (جو معلوم نہیں) کے ساتھ مشروط کیا جائے وہ جو نہیں تو اور کیا ہے، اس میں غرر اور خطر بھی ہیں، لہٰذا ایسا کاروبار حرام ہے۔ (فقہ اسلامی جلد دوم)

خطیئہ

خطا، قصور، خطیئہ اور سیئہ دونوں ہم معنی ہیں، لیکن خطیئہ اس برائی کو کہتے ہیں جو قصداً نہ کی جائے، بلکہ ارادہ کسی اور کا ہو اور وہی ارادہ برائی کا سبب بن جائے، اگر ارادہ بھی برا ہے تو وہ معافی کے قابل نہیں، مثلاً کسی شخص نے شراب پی اور کسی کو گالی دی تو وہ قابل مواخذہ ہوگا، اگر کسی کا ارادہ برا نہ تھا مگر اتفاقاً برائی سرزد ہوگئی تو وہ عنداللہ قابل معافی ہے، مثلاً کسی شخص نے شکار کے ارادے سے گولی چلائی اور وہ غلطی سے کسی انسان کے جا لگی۔ (مفردات)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ.

اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے تمام گناہوں اور خطاؤں سے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (ہر مومن کو اس طرح استغفار کرتے رہنا چاہئے)

خلع

اگر میاں بیوی میں نباہ نہ ہوسکے اور مرد طلاق نہ دینا چاہے تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے یا اپنا مال دے کر اپنے مرد سے یہ کہے کہ اس کے بدلے میری جان چھوڑ دے۔ اس کے جواب میں مرد کہے کہ میں نے چھوڑ دی تو شرعی اصطلاح میں اسے خلع کہتے ہیں، اس سے عورت پر طلاق بائن پڑ جاتی ہے اور روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں رہتا۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ.

اگر تم کو خوف ہو کہ وہ دونوں خدا کی حدوں کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند سے) رہائی پانے کے بدلے میں کچھ دے ڈالے تو

کچھ حرج نہیں۔(۲۲۹:۲)

عورت پر کوئی ناقابل برداشت ستم ہورہا ہو یا وہ جنسی جذبات کی عدم تسکین کی وجہ سے سخت ذہنی کوفت سے دوچار ہو تو وہ خلع کے حصول کا انتہائی اقدام کرسکتی ہے۔ ترمذی اور ابوداؤد میں ایک حدیث ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"جس عورت نے بغیر کسی شدید تکلیف یا خاص وجہ کے طلاق مانگی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہوگئی۔

خلیفہ

نائب، قائم مقام، زمین پر انسان خدا کا خلیفہ ہے اور خدا نے اپنی مملوکات میں سے بہت سی چیزیں ان کی امانت میں دی ہیں۔ کسی کی امانت کا دائرہ وسیع ہے اور کسی کا محدود اور وہ سب کچھ انسان کے لئے ایک آزمائش ہے تاکہ معلوم ہو کہ اپنی قابلیت سے اس نے کہاں تک اپنی ذمہ داری نبھائی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مذہبی اور ملکی امور کے انتظام کے لئے جو سربراہ چنے گئے اور جن کے ہاتھوں پر مسلمانوں نے بیعت کی انہیں خلفاء کہتے ہیں۔ سنی مسلمانوں کے نزدیک خلیفہ بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ باشعور، بالغ، عادل، عالم اور عامل ہو۔ شیعہ کہتے ہیں اس کا آل رسول ہونا بھی ضروری ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول بنائے گئے، پھر حضرت عمر فاروقؓ، پھر حضرت عثمانؓ غنی، ان کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد حضرت حسنؓ خلفائے مومنین بنائے گئے، اس درمیان اموی حکومت قائم ہوگئی۔ علماء ان کو امیر کہتے ہیں، پھر ابوالعباس نے بنوامیہ سے حکومت چھین کر عباسیہ حکومت کی داغ بیل ڈالی۔ ۱۲۵۸ء میں ہلاکو خان نے اس حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور خود حکمراں بن گیا۔ عباسیوں نے مصر میں اپنی حکمرانی قائم کی، دوسری طرف ترکی میں عثمان نے اپنا اقتدار جمایا اور مکہ معظمہ کے تمام علاقوں پر فتح حاصل کرلی ان کے جانشین سلیم نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔

سب سے پہلے خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کے لئے خلیفہ کا لفظ استعمال کیا، چنانچہ ارشاد ہوا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥

اور جس وقت آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بناؤں گا۔ فرشتے کہنے لگے کہ تو ایسے لوگوں کو زمین پر پیدا کرے گا جو فساد کریں گے اور خوں ریزی کریں گے اور ہم برابر تیری تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے کہا میں اس بات کو جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے۔

☆☆☆☆☆

ایک دل دہلادینے والی خوفناک داستان

شبانہ افروز

یہ خوفناک داستان طلسماتی دنیا کے خوفناک واقعات نمبر میں چھپ چکی دستان کا بقیہ حصہ پیش خدمت ہے

بھوت بنگلا

اس داستان کو کمزور دل کے مرد اور حاملہ عورتیں نہ پڑھیں

ہمارا عقیدہ ہے ''شمس الہدیٰ بولے'' جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اس کو کوئی بچا نہیں سکتا اور اگر موت کا وقت موعود نہیں آیا تو اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔

بکواس مت کر او بڈھے۔ سیاہ فام عورت چیخی، اور اس نے اپنی زبان نکالی جو بلا مبالغہ دو گز تک کھنچتی چلی گئی۔ ایک لمحہ کے لئے صوفی شمس الہدیٰ کچھ سہمے پھر انہوں نے بہ آواز بلند اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے۔ .... الھی بحرمة یملیخا مکسلمینا ـــــ کشفوطط اذر فطیونس تبیونس یوانس بوس ـــــ وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْر وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدٰاکُمْ اَجْمَعِیْن.

میں نے دیکھا صوفی جی پڑھتے جارہے تھے اور اس عورت کی زبان واپس اس کے منہ میں واپس ہوتی جارہی تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے اس عورت پر غشی طاری ہوگئی ہے۔ چند منٹ کے بعد وہ سیاہ فام عورت بندروں سمیت غائب ہوگئی۔ اس کے غائب ہونے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ پنڈت اور حنیف وغیرہ کی طرف مخاطب ہوکر بولے۔ دیکھا آپ لوگوں نے؟ یہ ہے اصحاب کہف کی برکت۔ ان جنات سے نمٹنے کے لئے ہمارے بزرگوں نے جو روحانی فارمولے نقل کئے ہیں ان میں سے یہ اصحاب کہف کا عمل بھی ہے۔ اور اسماء اصحاب کہف کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان اسماء کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔ اگر ان اسماء کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیا جائے تو گھر جلنے سے محفوظ رہے۔ گھر چوری اور ڈاکہ زنی سے محفوظ رہے اگر کسی جگہ بارش نہ ہورہی ہو اور بارش کی شدید ضرورت ہو تو ان اسماء کو لکھ کر کسی مٹی کی ٹھیکری پر سات روز تک روزانہ لکھ کر کنوئیں میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ساتویں روز تک یا سات روز کے درمیان بارش ہوگی اور رحمت باری تعالیٰ جوش میں آجائے گی۔ اگر کوئی گھر سے فرار ہوجائے تو ایک کاغذ پر یہ اسماء لکھ کر ان کے نیچے بھاگے ہوئے کا نام مع اس کی والدہ کے نام کے لکھ دیں۔ انشاء اللہ پندرہ دن کے اندر اندر بھاگا ہوا واپس آجائے گا۔ ان اسماء کو اگر آسیب زدہ مکان میں لکھ کر چسپاں کردیں تو آسیب دفع ہوجاتا ہے۔ جس طرح ابھی آپ کے سامنے سیاہ فام عورت دفع ہوئی جو بلاشبہ جنات کی بھیجی ہوئی تھی۔ اگر بوقت ولادت ان اسماء اصحاب کہف کو لکھ کر حاملہ کی بائیں ران پر باندھ دیا جائے تو ولادت آسانی سے ہوجاتی ہے۔ جو بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اس کے گلے میں ڈال دیں تو بچے کا رونا بند ہوجائے۔ اگر کسی مکان میں آگ لگ جائے اور آگ پر کسی طرح قابو نہ پایا جارہا ہو تو ایک ٹھیکری پر یہ نام لکھ کر آگ میں پھینک دیں۔ انشاء اللہ اسی وقت آگ بجھ جائے گی۔ اگر ان اسماء کو چاندی کی تختی پر لکھ کر مرگی والے کے گلے میں ڈالیں تو مرگی سے نجات مل جائے گی اگر کوئی بے گناہ قیدی جیل میں ہو اور ضمانت نہ ہورہی ہو روزانہ ان اسماء کو سات مرتبہ پڑھتا رہے انشاء اللہ بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہوجائے گا۔ اگر کسی پر سحر سفلی کردیا گیا ہو ان اسماء کو تین کاغذوں پر لکھ کر دائیں بائیں بازو پر اور گلے میں ڈالیں اور روزانہ ایک کاغذ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر مسحور کو پلائیں تو انشاء اللہ سات روز میں سحر سے نجات ملے گی۔ کیسی بھی حاجت ہو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر سو مرتبہ ان اسماء کو پڑھ لے اور دعا

کریں انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

حضرت امیرے دیور کلیم نے پوچھا۔ کیا ان اسماء کی کوئی زکوٰۃ بھی ہے۔؟

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ زکوٰۃ کے بغیر تو کسی بھی عمل میں تاثیر پیدا نہیں ہوتی۔ اس کی زکوٰۃ کے بہت سے طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ۴۱ روز تک انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

کیا دوران زکوٰۃ کوئی پرہیز بھی کرنا پڑے گا۔" کلیم نے پوچھا۔

ایک تو وقت کی اور جگہ کی پابندی ضروری ہے اور پرہیز جلالی بھی کرنا پڑے گا۔ جیسے گوشت، سرکہ، تمباکو نوشی، کچی پیاز، لہسن وغیرہ۔ اگر شادی شدہ ہوں تو بیوی کے ساتھ خلوت نہ کریں۔ اور زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہیں، جیسے گالی گلوچ، غیبت، جھوٹ، الزام تراشی اور فضول بکواس وغیرہ ان سب سے دور رہنا چاہئے۔ اور زیادہ تر ذکر خداوندی میں اپنا وقت گزارنا چاہئے۔ بعض بزرگوں نے چالیس دن احرام باندھے رکھنے کی تاکید کی ہے لیکن میرے استاد نے مجھے صرف یہ تلقین کی تھی کہ عمل کے وقت احرام پہن لو۔ باقی اوقات میں ضروری نہیں۔

ابھی صوفی جی کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ گھر کے صحن میں خون برسنا شروع ہوا۔ اور در و دیوار سے چیخنے چلانے کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔

صوفی جی یہ دیکھ کر بولے اب ہمیں چوکس ہو جانا چاہئے شاید اب آخری لڑائی اور فیصلہ کن لڑائی کا وقت آ گیا ہے۔

صوفی جی کی یہ بات سن کر ہمارے دل کانپ گئے۔ انجمن پر کپکپی طاری ہوگئی۔ میری ساس بھی سراسیمہ نظر آ رہی تھیں اور میرے شوہر سلیم جو اس طرح کی باتوں کو مانتے نہیں تھے وہ بھی خوف زدہ تھے۔ اور شاید اپنی غلطیوں پر پشیمان بھی تھے۔ سلیم کے دوست کے چہرے کا رنگ اُڑا اُڑا سا نظر آ رہا تھا اور عاملین بھی خوف زدہ سے تھے۔ لیکن صوفی شمس الہدیٰ کے چہرے پر ایک طرح کا اطمینان تھا۔ شاید وہ کلام الٰہی پر پورا بھروسہ رکھتے تھے۔ میں نے انہیں نہ پریشان محسوس کیا نہ خوف زدہ۔ ہاں انہوں نے اتنا ضرور کہا کہ دیکھو بھائی مقابلہ ڈٹ کر کریں گے صرف فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور جب جنگ ہوتی ہے تو اس میں ہارنے اور جیتنے کے دونوں کے امکانات ہوتے ہیں۔ ہم سو فی صد جیتنے کی بات نہیں کر سکتے۔ ہاں ہمیں یقین ہے کہ چونکہ ہم غلطی پر نہیں ہیں اپنے حق کی خاطر لڑ رہے ہیں اس لئے اگر ہار بھی گئے اور مر بھی گئے تو شہادت کا درجہ ہمیں انشاء اللہ ضرور ملے گا۔

تو جھوٹ بولتا ہے۔ ایک بوڑھا سا انسان جس کا رنگ پختہ تھا صحن میں کود کر بولا۔ تو حق کی لڑائی نہیں لڑ رہا۔ یہ زمین ہماری تھی۔ یہاں قبرستان تھا اور اس قبرستان میں ایک درخت تھا۔ اس پر ہمارا محل بنا ہوا تھا۔ انسانوں نے اس قبرستان کی زمین کو فروخت کیا پھر اس میں مکانات بنے اور اس طرح ہمارے محل کی بنیادوں کو ڈھا کر اس پہ محل تعمیر ہوا جسے تم اپنا بتاتے ہو۔ یہ سراسر ظلم ہے۔ اور بڈھے تو ان ظالموں کا ساتھ دے رہا ہے۔

صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔ یہ لوگ بالکل بے قصور ہیں ان کے علم میں یہ نہیں تھا کہ اس مکان میں جنات رہتے ہیں۔

اس بارے میں ہمارے لوگ پہلے بھی بات کر چکے ہیں۔ انہوں نے صاف صاف کہا تھا کہ یہ لوگ بھی قصوروار ہیں انہیں بنگلہ خریدنے سے پہلے پوری تحقیق کرنی چاہئے تھی۔ اگر یہ تحقیق کرتے تو انہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اس میں رہنے والوں نے کتنے دکھ اٹھائے ہیں اور ان پر ان کی اولاد پر کیا کیا گزری ہے۔ ان کے بچے اندھے اور مفلوج پیدا ہوئے اور ان میں کی ایک عورت پر آج بھی ہمارے قبیلے کا ایک جن مسلط ہے لیکن ڈاکٹروں نے اس کو پاگل قرار دے دیا تھا وہ آج کل ایک پاگل خانہ میں داخل ہے۔

اب تم کیا چاہتے ہو؟" صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔"

ہم بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ ہمارے کئی جن اس لڑائی میں مارے گئے ہیں جن کا تمہیں اندازہ بھی نہیں ہوا۔ ہم اتنے ہی انسانوں کو ماریں گے جب ہمارے انتقام کی آگ بجھے گی وہ جوان کے کرتب باز عامل بیٹھے ہیں انہوں نے بھی ہمارے بچوں کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔

یہ سب کچھ انجانے میں ہوا ہے۔" صوفی جی نے کہا۔" مشکل تو یہ ہے کہ تم لوگ اصلی صورت میں نظر نہیں آتے ہو اور غلط انداز میں آ کر دھمکیاں دیتے ہو۔ ڈراتے ہو خوف پھیلاتے ہو۔ اس وقت جو کچھ بھی بن پڑتا ہے یہ بے چارے انسان کرتے ہیں اور یہ کیا کرتے ہیں ان کے عاملین کرتے ہیں اس میں آپ کے بچے وغیرہ زد میں آ جاتے ہوں گے۔

آ جاتے ہوں گے نہیں آ جاتے ہیں اس لئے ہم نے بھی سوچ لیا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں بخشیں گے یہ کہہ کر اس سیاہ فام انسان نے اپنا

ہاتھ بڑھایا جو سیدھا دالان تک آگیا اور اس نے انجمن کو اس طرح اٹھالیا جیسے کوئی پلاسٹک یا ربڑ کی گڑیا کو اٹھالیتا ہے۔ وہ چیختی رہ گئی۔ لیکن اس جن نے رحم نہیں کھایا۔ ہم سب کی رگوں میں دوڑنے والا خون منجمد ہوگیا سب کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں اور ہاتھ پاؤں بری طرح کانپنے لگے۔

اسی وقت میرا سر بری طرح چکرایا۔ اور اسکے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔ دراصل میں بے ہوش ہوگئی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد مجھے ہوش آیا۔ جس وقت مجھے ہوش آیا میں نے دیکھا۔ میری ساس میرا سر سہلا رہی تھیں میرے شوہر سلیم میرے دیور کلیم اور ان کا دوست اور پنڈت جی اور حنیف وغیرہ میں سے مجھے کوئی بھی نہیں دکھائی دیا۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی نہیں تھے میں گھبرا کر بیٹھ گئی اور میں نے پوچھا۔ یہ سب لوگ کہاں چلے گئے۔؟

گھبراؤ نہیں بیٹی۔ سب اوپر ہیں ”میری ساس نے بتایا۔“ انشاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا اوپر جنات سے بات چیت چل رہی ہے۔

انجمن کہاں ہے۔؟“ میں نے گھبرا کر پوچھا۔“

انجمن بھی اوپر ہے اور اسی پر شاہ جنات حاضر ہو کر بات کر رہا ہے۔

یہ سن کر میں پھر بے ہوش ہوگئی تھی میں تقریباً آدھے گھنٹے بے ہوش رہی۔ جب مجھے ہوش آیا تو گھر میں وحشتناک قسم کی آوازیں آرہی تھیں۔ اوپر کمرے میں کہرام مچا ہوا تھا نیچے ہم صرف عورتیں تھیں۔ اور انجمن بھی اوپر ہی تھی۔ مجھے ایسا لگا جیسے اوپر جنگ ہورہی ہے، مار پٹائی اور رونے دھونے کے ساتھ ساتھ کچھ وحشت ناک قسم کے قہقہے بھی اُبل رہے تھے اور یہ قہقہے یہ ثابت کرتے تھے کہ ہماری جماعت اس لڑائی میں ہار رہی ہے۔ ایک بار صوفی شمس الہدیٰ کی آواز ابھری وہ چیخ کر بول رہے تھے وہ کہہ رہے تھے کمبختو باز آجاؤ۔ مجھے آخری کارروائی پر مجبور نہ کرو۔

مجھے اس دوران سلیم کا خیال آگیا میں بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگی۔ میرے پیچھے میری ساس بھاگی۔ لیکن زینہ تو اندر سے بند تھا۔ میں نے زینہ کے کواڑوں سے کان لگا کر کچھ سننا چاہا کہ شاید کسی کی آواز آئے تو مجھے کسی کے بلکنے کی اور کراہنے کی آواز آئی۔ لیکن میں یہ اندازہ نہیں کرسکی کہ یہ کس کی آواز ہے۔ آواز میں کچھ نسوانی پن تھا۔ مجھے شک ہوا کہ شاید یہ انجمن کی سسکیاں ہوں۔ لیکن پوری طرح یہ بات واضح نہیں ہورہی تھی کہ کون بلک رہا ہے اور کس کی آہیں اور کراہیں زینے کے دروازے سے ٹکرا رہی ہیں۔ اُف میرے خدا! میں آج تک اس بدبو کو نہیں بھلا سکی ہوں۔ جو اس وقت میری ناک میں گھس کر میرے دل میں ودماغ کو تباہ کر رہی تھی۔ ایک میں ہی کیا میری ساس نے بھی بے اختیار اپنا دوپٹہ اپنی ناک پر کس لیا تھا۔ ایسا عجیب سا تعفن تھا کہ بس خدا کی پناہ۔ مجھے دوزخ کی بدبو کا خیال آگیا جو کسی مولانا کی زبانی تقریر میں سنا تھا کہ اہل دوزخ اس بدبو اور تعفن سے بہت پریشان ہوں گے جوان دوزخی عورتوں کی شرمگاہ سے نکل رہی ہوگی جو دنیا میں زنا کرنے کے گناہ میں مبتلا تھیں۔ بدبو ایسی تھی کہ اس نے روح کی وادی کو سنڈاس بنا کر رکھ دیا تھا مجھے قے آنے لگی تو میری ساس مجھے لے کر واپس برآمدے میں لے آئیں۔ میں نے خود پہ قابو پاتے ہوئے اپنی ساس سے پوچھا۔ امی جان۔ یہ بدبو کیسی ہے؟ اور یہ بدبو کہاں سے آرہی ہے اس کا احساس زینے کے قریب جا کر ہی کیوں ہورہا ہے۔

میری ساس نے کہا۔ دلہن بس صبر کرو۔ میں کیا جانوں کہ یہ بدبو کہاں سے آرہی ہے مجھے تو اس بات کی فکر لگی ہوئی ہے کہ نہ جانے اوپر کیا ہورہا ہے نہ جانے سب پر کیا بیت رہی ہوگی۔ اب تو سناٹا سا چھا گیا ہے۔

ایک دم اوپر کچھ آوازیں گونجیں۔ پکڑلو۔ بھاگنے مت دو۔ نکال دو اس کا دم۔ ہائے اللہ۔ میری ساس بولیں۔ کون کس کا دم نکال رہا ہے۔ آخر اوپر کیا ہورہا ہے۔ ہماری کیفیت بالکل عجیب طرح کی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہماری رگوں میں بہنے والا خون بالکل ہی خشک ہوگیا ہے۔ میں بار بار پانی پی رہی تھی لیکن اس کے باوجود میرا حلق خشک ہورہا تھا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد پھر ایسا لگا جیسے اوپر کوئی بھاگ دوڑ اور پکڑ دھکڑ ہورہی ہے۔ کوئی پٹ رہا ہے، کوئی چیخ رہا ہے، کوئی فریاد کر رہا ہے اور کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ اب نہیں چھوڑوں گا اب بچ کر کہاں جاؤ گے عجیب طرح کی آوازیں تھیں جن میں جوش انتقام بھی تھا۔ درد بھی تھا کرب تھا۔ اور اعتراف جرم بھی تھا۔ اور یہ اندازہ نہیں ہو پارہا تھا کہ کون فاتح ہے اور کون مغلوب۔ آوازیں بالکل واضح نہیں تھیں گھٹی گھٹی تھیں۔ اور اس کا اندازہ کرنا مشکل تھا کہ انسانوں کی آوازوں میں شکست کا اعتراف ہے یا جنات کی آوازوں میں۔

ہم سب غور کرتے رہے لیکن ہم یہ اندازہ کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے کہ رونے دھونے کی آوازیں کس کی تھیں اور فتح پانے کا جوش

گردش کس میں تھا۔ بظاہر یہ لگ رہا تھا کہ ہمارے والے ہار رہے تھے اور کسی قدر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ کراہنے کی آوازیں ہمارے اپنوں کی تھیں اور بلکنے اور فریاد کرنے کی آواز انجمن کی محسوس ہوتی تھی۔ عجیب طرح کی بے بسی تھی نہ ہم لوگ اوپر جاسکتے تھے۔ نہ اپنے گھر والوں کی مدد کرسکتے تھے اور نہ ان کے ساتھ مرسکتے تھے۔ مجھے بار بار اپنے شوہر سلیم کا خیال آتا تھا اور یہ وہم ستاتا تھا کہ اگر وہ اس لڑائی میں کام آگئے اور جنات نے انہیں مار ڈالا تو میرا کیا ہوگا اس دنیا کے جھمیلوں سے میں اکیلے کیسے نمٹ پاؤں گی نہ کلیم اور انجمن تو دونوں ہی اوپر تھے۔ اگر خدا نخواستہ ان کی جان بھی خطرے میں تھی تو وہ تھے تو دونوں ایک ساتھ ہی۔ میاں بیوی اگر ایک ساتھ مرجائیں پھر بھی ایک طرح کی خوش نصیبی ہے۔ کسی کو کسی کی جدائی کا غم تو سہنا نہیں پڑتا لیکن میرا معاملہ تو دگرگوں تھا میں بے بسی کے ساتھ نیچے تھی اور میرے شوہر اوپر اور مجھے خطرہ اس بات کا تھا کہ چونکہ یہ بنگلہ سلیم کا خریدا ہوا ہے اس لئے جنات کا غصہ ان ہی پر اترے گا اور کم سے کم وہ تو زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ ایک دم میرے منہ سے یہ نکلا۔

نہیں امی جان نہیں۔ اگر سلیم مرگئے تو میں بھی اپنا گلا گھونٹ لوں گی میں ان کے بغیر زندہ رہ کر کیا کروں گی اور کیسے رہ پاؤں گی اس دنیا میں۔ میں ان کے بغیر میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میری ساس نے مجھے تسلی دی اور سمجھایا کہ میری بیٹی کچھ نہیں ہوگا۔ سلیم کو کچھ نہیں ہوگا تیرا سہاگ محفوظ ہے اور انشاء اللہ کلیم اس کی دلہن اور دیگر افراد بھی زندہ سلامت رہیں گے تو رورو کے اپنی جان کو ہلکان مت کر۔ میری ساس سمجھاتی رہیں لیکن ان کی آواز رُندھی ہوئی تھی اور اس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا کہ اگرچہ وہ مجھے حوصلہ دینا چاہ رہی ہیں لیکن وہ خود بھی اوپر کے ماحول سے خوف زدہ تھیں اور انہیں اپنے دونوں بیٹوں کی جان کا خطرہ تھا ان کے دونوں پلے پلائے بچے جنات کا نوالہ بنتے جارہے تھے انہیں جتنا بھی ڈر اور خوف ہوتا اتنا ہی کم تھا۔ آج جب میں یہ داستان سنا رہی ہوں اس حادثہ کو کئی سال بیت گئے ہیں لیکن ابھی تک ان باتوں کا خیال آکر کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔ اور اس وقت بھی میرے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں۔ اس وقت تو ہم پر جو کچھ بیت رہی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔ بس یوں سمجھئے کہ قیامت ہمارے سروں پر منڈلا رہی تھی۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ درودیوار بکھر جائیں گے اور ہم سب کی قبریں اسی بنگلے میں بن جائیں گی۔ چند منٹ کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی زینے میں بھاگتا ہوا نیچے اتر رہا ہے اور اس کے فوراً بعد ایک وحشت ناک آواز آئی کہ پکڑلو اس کمبخت کو بھاگنے مت دینا۔ مار دو ان خبیثوں کو اس طرح کی آوازیں ہم نے صاف صاف سنیں لیکن بالکل بھی ہم اندازہ نہیں کرپا رہے تھے کہ یہ آوازیں انسانوں کی ہیں یا جنات کی۔ ہم سمجھ رہے تھے کہ بس اب زینے کا دروازہ کھل جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ چند سیکنڈ کی ہاہو اور چیخ وپکار کے بعد پھر سناٹا سا طاری ہوگیا۔ خدا ہی جانے یہ کس طرح کی جنگ تھی کہ نہ کسی کی زندگی کا اندازہ ہو رہا تھا نہ کسی کی موت کا ہر طرف وحشت ہی وحشت بکھری ہوئی تھی۔

عجیب سا خوف دل ودماغ پر مسلط تھا۔ جوں جوں رات گزر رہی تھی ہم محسوس کررہے تھے کہ ہم موت کے قریب ہوتے جارہے ہیں۔ ہم اب بالکل مایوس ہوچکے تھے اور ہمیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ صوفی شمس الہدیٰ بھی اس جنگ میں ہار چکے ہیں اور ہمارے بنگلے پر پوری طرح جنات کا قبضہ ہوچکا ہے۔ قبضہ تو ان کا پہلے ہی سے تھا اب تو ہمیں یہ یقین ہوچکا تھا کہ ہم سب ایک ایک کرکے مارے جائیں گے اور جنات کی برادری پوری طرح اس بنگلے پر قابض ہوجائے گی۔ کاش ہم نے اس بنگلے کے بارے میں تحقیق کرلی ہوتی۔ کاش ہم نے یہ بنگلہ نہ خریدا ہوتا۔ لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوسکتا تھا۔ زندگی ہم سے دور ہوتی جارہی تھی اور موت آہستہ آہستہ ہمارے قریب آرہی تھی۔ چند منٹ کے بعد سناٹا پھر ٹوٹا اور کچھ وحشت ناک آوازیں اوپر والی منزل میں ابھریں۔ مرگئے۔ ارے چھوڑو۔ ارے مات مارو۔ رحم کرو رحم کرو۔ اتنا ظلم مت کرو۔

خدا ہی جانے یہ کس کی آوازیں تھیں۔ ہمارے دل ودماغ کام نہیں کررہے تھے۔ ہم غور کرنے کے بعد بھی نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ کون مار رہا ہے اور کون مر رہا ہے، کون فریادی ہے اور کون حملہ آور۔ میں پھر ہمت کرکے زینے کی طرف گئی۔ اور میں نے زینے کے کواڑوں پر کان لگا کر جیسے ہی کچھ سننے کی کوشش کی اسی وقت میرے سر پر ایک پتھر آکر گرا اور میں چیخ مارتی ہوئی برآمدے میں آگئی۔ میرے برآمدے میں پہنچنے کے بعد دو کالے رنگ کے سور صحن میں نظر آئے وہ دونوں صحن میں کھڑے خون کی الٹیاں کرنے لگے۔ ان کے منہ سے جو خون نکل رہا تھا اس میں عجیب طرح کا تعفن اور بدبو تھی۔ ہمارے دماغ پھٹنے لگے۔ ہمیں اُبکائی آنے لگی۔ ہم نے اپنی ناکوں پر کپڑے چڑھالئے لیکن بدبو پھر بھی محسوس ہوتی رہی۔ ابھی ہم آنکھیں پھاڑے ان سوروں کو دیکھ رہے تھے کہ دو ڈھانچے صحن میں آکر کھڑے ہوگئے اور اس طرح ایک

دوسرے سے بغل گیر ہونے لگے جیسے کوئی مدت کے بعد مل کر بغل گیر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں ڈھانچے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے اور ان کے پیچھے وہ دونوں سور بھی چل پڑے اور ان کے پیچھے بہت سارے چوہے بھی نظر آئے۔ یا اللہ اب کیا ہوگا۔ میری ساس نے جلدی جلدی آیت الکرسی پڑھنی شروع کی۔ اور میں نے ایک دم اذان دینی شروع کردی۔ اللہ کا فضل ہوا جیسے جیسے میں اذان دیتی گئی ویسے ویسے یہ تمام چیزیں غائب ہوتی رہیں۔ اور چند منٹ کے بعد نہ ڈھانچے رہے نہ سور اور نہ چوہے۔ اس بات سے ہمیں یہ اندازہ ہوگیا کہ قرآن حکیم کی آیات اور اذان کے کلمات میں کس قدر تاثیر ہے۔ نیچے تو پھر سکون ہوگیا تھا لیکن اوپر سے چیخ و پکار کی آواز بھی برابر آرہی تھی اور ہم سب کو یہ یقین تھا کہ اوپر ہمارے گھر والوں اور جنات کے درمیان گھمسان کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ہمیں اس بات کا بھی یقین تھا کہ آج کی جنگ کے ہیرو صوفی شمس الہدیٰ تھے اور وہ اپنے روحانی عملیات سے جنات سے الجھ رہے تھے۔ اگر پنڈت اور حنیف نے بھی اپنے علم وبساط کے اعتبار سے بھرپور محنت کی تھی لیکن صوفی شمس الہدیٰ کلام الٰہی کے ذریعہ جو قابو پانے کی کوشش کررہے تھے اور جنات کی بنیادوں کو جس انداز سے ختم کرنے کی کوشش کررہے تھے وہ اپنی مثال آپ تھا اور صوفی شمس الہدیٰ کا طرز عمل دیکھ کر ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ اگر ہمیں ان جنات سے چھٹکارا مل سکتا ہے تو صرف اور صرف قرآن حکیم کی بدولت اور صوفی شمس الہدیٰ کے ذریعہ۔

چند منٹ کے بعد ایک اور غضب ہوا۔ وحشت ناک گھن گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش شروع ہوئی۔ بارش کے ساتھ آندھی اس قدر چل رہی تھی کہ درختوں کی سائیں سائیں سے کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔ بار بار بجلی چمکتی تھی۔ ماحول اس طرح اور زیادہ خوفناک اور وحشت ناک ہوگیا۔ اوپر کی منزل پر کھٹ پٹ کی آواز تو اب بھی آرہی تھی جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ دونوں گروپ کے درمیان جنگ جاری ہے لیکن اب آوازیں نہیں سننے میں آرہی تھیں۔ بارش اور ہواؤں کی شدت کی آواز سے اب کان پڑی آواز بھی نہیں سنی جارہی تھی۔ میں اور میری ساس وضو کرکے مصلے پر بیٹھ گئے اور ہم نے سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کی تین تین مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھنے کے بعد ہم بارش رکنے کی اور جنگ جیتنے کی دعا کی۔ اللہ کے فضل وکرم سے بارش اور آندھی کا طوفان تو ختم ہوگیا۔ لیکن اوپر کی آوازیں پہلے سے زیادہ شدید ہوگئیں اب تو صاف طور پر ایسا محسوس ہونے لگا جیسے قصائی لوگ کٹڑوں اور بھینسوں کو پٹخیاں دے کر ذبح کرتے ہیں۔ گر پڑنے کی آوازیں بھی آرہی تھیں اور کراہنے اور بیٹرانے کی آوازیں بھی فضاؤں میں گونج رہی تھیں اس کے ساتھ ساتھ اس طرح کی آوازیں بھی رک رک کر آرہی تھیں۔ مارو پیٹو، پکڑو۔ اسکے ساتھ ساتھ اس طرح کی آوازیں بھی کانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ بدنصیبوں نہیں چھوڑیں گے۔ جھوٹوں دغابازوں تمہارا یہی انجام ہے۔ کیونکہ یہ آوازیں اوپر سے آرہی تھیں۔ اس لئے ان کا پہچاننا مشکل تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ زینے سے اترے۔ لیکن ان کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور کپڑوں پر خون کے نشان بھی تھے ان کے چہرے پر کھرونچے تھیں۔ انہیں تنہا آتا دیکھ کر جہاں ہم لوگوں کو خوشی ہوئی وہیں ہمیں اس بات کی تشویش بھی ہوئی کہ یہ اکیلے کیوں ہیں ہمارے باقی لوگوں کا حال کیا ہوا۔ سلیم کلیم اور شہزاد کہاں گئے اور پنڈت اور مصرا کا کیا ہوا؟ حنیف اور نفیس کس حال میں ہیں۔ یہ سوالات ہمارے ذہنوں میں کلبلانے لگے لیکن اسی وقت صوفی شمس الہدیٰ نے بتایا کہ ہم نے فتح پالی ہے۔ انجمن بے ہوش ہے باقی سب ٹھیک ہیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند منٹ کے بعد ہم سب ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور صوفی شمس الہدیٰ نے اپنی زبان سے کرب وبلا کا پورا واقعہ سنایا اور انہوں نے بتایا کہ شاہ جنات اور اس کی فوج قرآن حکیم کی آیات کا مقابلہ نہ کرسکی اور ہم نے ایک ایک آیت کریمہ سے ایک ایک ہزار جنات کو پسپا کیا بالآخر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور اب وہ کبھی اس بنگلے میں واپس نہیں آئیں گے۔ اب انجمن بھی ہوش میں آچکی تھی۔ قرآن حکیم کی کرامتیں سن کر پنڈت جی بھی بہت متاثر ہوئے اور انہیں اندازہ ہوگیا کہ جنات سے سفلی عمل اور جنتر منتر سے نہیں نمٹا جاسکتا انہیں شکست دینے کے لئے کلام الٰہی کا سہارا ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ آج اس حادثہ کو بیس برس سے زیادہ ہوچکے ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ جیسے کل کی بات ہو۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں لیکن بیس سال کے اس عرصے میں ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ ہم اسی بنگلے میں ہیں اور اب گھر کے سب افراد نماز وتلاوت کی پابندی کرتے ہیں کہ یہی سب سے بڑی دولت اور یہی سب سے بڑا ہتھیار ہے اور ہم نے اس بنگلے کو صحیح طریقے سے کلوا بھی لیا ہے کہ یہ بھی بہت ضروری ہے۔ لیکن ہمیں یہ تجربہ ہوگیا ہے کہ کسی بھی زمین یا مکان کو خریدنے سے پہلے کسی عامل سے مشورہ کرلینا اور اگر ضرورت ہو تو رہائش سے پہلے مکان کو کلوا لینا بہت ضروری ہے۔ (ختم شد)

علم ریمیا یعنی شعبدات کا علم

دوسری قسط

زیر تحقیق: روحانی اسکالر علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری (0333-6974734.0300-4967412)

(نوٹ) یہ صرف ایک معلوماتی مضمون ہے اس سے قطعاً کسی اہل حق اور اہل فن کی توہین مقصود نہیں ہے

گزشتہ قسط میں بیں شعبدات جو مختلف لوگوں کے ہتھکنڈے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اصلی پیری فقیری اور درویشی کے لئے کسی شعبدے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی شعبدے بازی کو ولایت یا بزرگی سے کسی قسم کا تعلق ہے۔ اصل درویش اور پیر دمرشدہ ہے جو شریعت اسلامیہ کے احکامات کی پابندی کرتا ہے اگر اس کے اعمال شریعت کے خلاف ہیں تو خواہ وہ ہوا میں اڑے یا پانی پر چلے اور آگ کھائے وہ ہرگز ہرگز ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔

دھوپ میں سایہ کرنا

اپنے فن کے ماہر جعلی پیر گرمی کے موسم میں عین دوپہر کے وقت اپنے چند معتقدین کو باہر لے جاتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ اگر ہم چاہیں تو بادل ہمارے سر پر سایہ کرے اور ہم جدھر چلیں وہ ہمارے ساتھ ساتھ چلے۔ اگر آپ لوگوں کو یقین تو ہم اپنا ہ سوا گز کا رومال ہوا میں پھینک دیتے ہیں اور وہ ہمارے حکم سے اوپر جا کر پھیل جائے گا اور ہم اس کے سایہ تلے جب تک چاہیں عبادت کر سکتے ہیں اور جب ہم حکم دیں گے تو وہ نیچے آجائے گا۔ لہٰذا جعلی پیر رومال کو اکٹھا کر کے اتنے زور سے اچھالتا ہے کہ رومال بیس تیس گز اوپر جا کر فضا میں کھل کر سایہ کر دیتا ہے اور صاحب تھوڑی دیر نیچے بیٹھ کر گنگناتے اور بڑبڑاتے ہیں، پھر حکم دیتے ہیں اور رومال نیچے اترنا شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ الکوحل اور ایتھر وغیرہ کی کشش کا عمل ہے کہ اگر کسی کپڑے یا رومال کے چاروں کونوں پر لوگوں سے آنکھ بچا کر لگا دیا جائے تو وہ ہوا میں معلق ہو جاتا ہے اور اپنی کشش اتصال کی وجہ سے جب تک اس کا اثر زائل نہیں ہوتا وہ ہوا میں معلق رہتا ہے۔ جب ذرا بھی لرزہ آئے سمجھ لیں کہ ادویہ کا اثر اڑ گیا ہے، اب فوراً زمین پر آگرے گا۔ اسی پہچان پر جعلی پیر رومال کو نیچے آنے کا حکم دیتا ہے۔

آگ پر ننگے پاؤں چلنا

بعض شعبدہ باز انگاروں کا کئی گز لمبا چوڑا فرش بچھا کر اوپر ننگے پاؤں کودتے پھرتے ہیں اور آگ کے انگارے قطعاً ان کے پاؤں کو نہیں جلاتے۔ بعض مقامات پر ایسے واقعات سننے میں آتے ہیں۔ بعض عامل حضرات جو اپنے آپ کو پیری کے رنگ میں ڈھالے ہوتے ہیں تو وہ کسی شخص کے مقام درد پر پہلے درانتی یا لوہے کے کسی اوزار کو آگ میں گرم کر کے پھر تیل میں ڈال کر اپنی ایڑی سے لگا کر اس شخص کے مقام ماؤف پر ایڑی لگاتے ہیں، یا پھر اسی قسم کا کوئی دوسرا کرشمہ دکھا کر اپنی ولایت کا دعویٰ جتلاتے ہیں، لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سب کرشمہ مینڈک کی چربی کا مرہون منت ہے۔

آگ کھانا

اگر منہ میں قدرے عقرقرحا چبا لیا جائے تو آگ کے کوئلے چبانے سے منہ نہیں جلتا، بلکہ شعبدہ بازیاں کرتے ہیں کہ آگ کا کوئلہ چمٹی سے اٹھا کر منہ میں لے جا کر دانتوں میں دبا کر منہ بند کر لیتے ہیں جس سے کوئلہ فوراً بجھ جاتا ہے، پھر دانتوں سے چبا ڈالتے ہیں۔

بغیر گھی چینی کے میٹھا پراٹھا پکانا

بعض جعلی پیر فقیر اپنی بزرگی کی دھاک لوگوں پر بٹھانے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر آپ ہمیں ایک کمرہ میں بند کر دیں اور صرف خشک

آٹا اور آگ چولہا دیدیں تو ہم بغیر پانی گھی اور چینی کے پراٹھا کھلا سکتے ہیں۔ جو روغنی اور میٹھا ہوگا، کیوں کہ ہمارے پاس مؤکلات ہیں جو ہمیں ہر مطلوبہ چیز لا کر دے سکتے ہیں۔ مذکورہ شرط کے مطابق بیس تیس منٹ کے بعد پیر صاحب کمرہ سے گرم گرم میٹھا روغنی پراٹھا لا کر لوگوں کو ایک ایک لقمہ کھلاتے ہیں تو ہر شخص انگشت بدنداں رہ جاتا ہے کہ واقعی پراٹھا گھی اور چینی کا بنا ہوا ہے اور ذائقہ ایسا لذیذ کہ آج تک اچھے اچھے گھرانوں میں بھی ایسا پراٹھا دیکھنے میں نہ آیا ہوگا۔

آپ یہ معلوم کرکے بے حد خوش ہوں گے کہ یہ تمام اوصاف صرف پنجہ ترین کیلئے میں ہیں، جو جعلی پیر اپنی جیب وغیرہ یا کسی جگہ پہلے سے چھپائے ہوتا ہے اور کمرہ میں خشک آٹے میں اس کو گوندھ کر پراٹھا پکالاتا ہے۔

بغیر چاقو کے رسہ کاٹنا

آپ نے بعض لوگوں کے متعلق سنا ہوگا جو موٹے سے موٹے رسّے کو ایک منٹ میں بغیر چھری چاقو کے کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، یہ لوگ خالی ہاتھوں پر کپڑا ڈلوا کر نیچے سے کٹا ہوا رسّہ نکال کر دکھا دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کا فارمولہ اتنا آسان ہے کہ ایک کمزور آدمی بھی موٹے سے موٹے رسّے کو چشم زدن میں کاٹ کر رکھ دے گا، اگر آپ نے مشاہدہ کرنا ہو تو موٹے رسّے کے ٹکڑے کو جس جگہ سے کاٹنا مقصود ہو تو اس کے دونوں جانب دو گرہیں ساتھ ساتھ لگائیں اور دائیں طرف کی گرہ کو اندر کی طرف اور بائیں طرف کی گرہ کو باہر کی طرف مروڑیں، ایک منٹ کے اندر رسّہ کٹ جائے گا، چونکہ گرہیں بالکل قریب ہوں گی ان کو کٹی ہوئی جگہ کی طرف پھیلائیں تو وہ کھل جائیں گی اور اس طرح عامل کا بھرم بھی رہ جائے گا۔

پسی ہوئی ٹھیکری سے دستخط نمودار ہوں

مٹی کے شکستہ برتن کی ٹھیکری پر کوئلہ، سیاہ، سرخ، سبز، یا نیلی پینسل سے کسی شخص سے دستخط کرالیں، پھر اپنے ہاتھ میں دیکھنے کے بہانے سے لے کر آنکھ بچا کر اوپر انگوٹھا رکھ کر دبائیں تاکہ انگوٹھے پر پینسل کے سرمہ کے نشان آجائیں، پھر اسے واپس دے کر باریک پیسنے کو کہیں اور پسی ہوئی ٹھیکری کو دوسرے ہاتھ میں لے کر دستخطوں والے انگوٹھوں کو اس کے بازو، کلائی یا کسی سفید جگہ رکھ کر اوپر سے پسی ہوئی ٹھیکری پھینکیں ہوا پھر حیران ہوگا کہ پسی ہوئی ٹھیکری کے دستخط دوبارہ کس طرح نمودار ہوگئے ہیں۔

نہر یا دریا پر چلنا

مگرمچھ کی کھال پشت کی طرف سے لمبائی میں چیر کر اتاریں تاکہ نیچے کا ملائم حصہ محفوظ رہے، پھر اس کے موزے اس طرح بنائیں کہ مگرمچھ کے شکم والا حصہ پاؤں کے تلوؤں کی طرف رہے، اگر یہ موزے پہن کر پانی پر چلیں تو آدمی ہرگز نہیں ڈوبتا، اس لئے کہ مگرمچھ کی کھال انسان کو پانی پر اٹھائے رکھتی ہے۔

بغیر کھونٹی کی کھڑاؤں سے چلنا

بغیر کھونٹی کے لکڑی کی کھڑاؤں بنوائیں اور عین الدک مسفوف خوب باریک سرمہ کی طرح پیس کر پانی میں ضماد بنا کر اپنے پاؤں کے تلوؤں کو پہلے سے لگا کر خشک چھوڑ دیں، جب یہ شعبدہ دکھانا ہو تو وضو کا بہانہ بنا کر وضو کریں اور گیلے گیلے پاؤں کو خشک کھڑاؤں پر رکھ دیں۔ لکڑی کی بغیر کھونٹی کی کھڑاؤں پاؤں سے چمٹ جائیں گی اور چلنے سے پاؤں سے الگ نہ ہوں گی۔

بوتل میں سالم انڈا ڈالنا

مرغی کے انڈے کو تیز دتند سرکہ میں بھگو دیں، اس کا چھلکا موم کی طرح نرم ہو جائے گا۔ بوتل میں نصف تک پانی بھر دیں اور تیار شدہ انڈے کو بااحتیاط بوتل کے منہ پر رکھ کر دبائیں وہ نیچے اتر جائے گا، بعدہ پانی گرا دیں۔ دیکھنے والے حیران ہوں گے کہ تنگ منہ والی بوتل کے اندر اتنا بڑا مرغی کا انڈا کیسے چلا گیا۔ یاد رہے کہ اگر کوکم پھل پانی میں ڈال کر اس میں انڈے پکائیں تو چھلکا اتنا نرم ہو جاتا ہے جیسے موم ہو۔

سونا تانبہ بن جائے

اگر سونے کی ڈلی پر زہرہ ثعلب آنکھ بچا کر قدرے لگا دیں تو سونا فی الفور تانبہ کی مثل ہو جائے گا۔ جب آگ میں سونے کی ڈلی کو گرم کریں گے تو دوبارہ اصلی رنگ پر آجائے گا۔ بعض مہوسی، ٹھرکی اور دھوکے باز

بنا کر لوگوں کو ٹھگنے کے لئے یہ شعبدہ کرتے ہیں اور اس طرح تانبہ کا سونا بنا کر دکھا دیتے ہیں۔ تانبہ کی مصنوعی ڈلی دراصل سونے کی ڈلی ہوتی ہے۔ بعض فراڈی کیمیا گر پہلے سے اپنے پاس سونے یا تانبے کے پیسے بنا کر رکھ چھوڑتے ہیں اور تانبے کے پیسے کو چاندی یا سونا بنانے کے بہانے اس کو کسی بوٹی کے نغدہ میں رکھنے کے وقت تبدیل کر لیتے ہیں اور اس طرح آگ میں رکھنے کے بعد نکال کر سونا یا چاندی دکھا دیتے ہیں۔

پارہ کا سونا بنانا

چڑیا کو ذبح کر کے اس کی تازہ آنتوں کے انگلی کی لمبائی برابر ٹکڑے کاٹ کر برادہ سونا بھر دونوں سروں سے چپکا کر خشک کر لیں، خشک ہونے کے بعد آنتیں کسی بوٹی کی جڑیں معلوم ہوں گی۔ اس کے وزن برابر پارہ کٹھالی میں ڈال کر اوپر سے مصنوعہ جڑ والی بوٹی (آنت چڑیا) ڈال کر تیز آگ میں رکھیں۔ پارہ اڑ جائے گا اور آنت کا برادہ سونا کٹھالی میں چرخ کھا جائے گا۔ دیکھنے والے حیران و ششدر ہوں گے کہ واقعی پارہ کا سونا بن گیا ہے اور کیمیا گر کی خوب خاطر مدارات ہونا شروع ہو جائے گی۔

سرمہ والوں کا شعبدہ

مجمع باز حکیم لمبی چوڑی لچھے دار تقریر کے بعد سرمہ کی شیشی سے سلائی بھر کر کمزور نظر اور دھند جالے والے کی آنکھ میں لگا دیتا ہے۔ چند سیکنڈ میں سلائی سے لگایا ہوا سرمہ آنکھ کے جالے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مجمع باز چمٹی سے جالے کو پکڑ کر آنکھ سے نکال کر دکھاتا ہے اور سرمہ کی بیسیوں شیشیاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ صرف تخم تال مکھانہ کے سفوف کا کرشمہ ہے۔

(نوٹ) بعض مجمع باز بورک ایسڈ میں قدرے ست پودینہ وغیرہ ملا کر شیشیوں میں بھر کر سرمے کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔

منجن والوں کا کرشمہ

بعض دوا فروش ریل گاڑیوں اور بسوں میں یا مختلف جگہوں میں مجمع لگا کر دانتوں کے امراض درد، گرم یا ٹھنڈا پانی لگنا، مسوڑھوں سے خون بہنا اور پائیوریا (ماخورہ) وغیرہ کے دانتوں کا منجن فروخت کرتے ہیں۔ اس منجن کا صرف راز یہ ہے کہ درخت کیکر (مغیلاں) کے کوئلوں کو تیزاب گندھک میں ایک بجھاؤ دے کر خشک ہونے پر پیس لیا جاتا ہے اور پھر شیشیوں میں بھر لیا جاتا ہے۔

بعض مجمع باز دوا فروش اس عام نمک میں تیزاب گندھک ڈال دیتے ہیں اور اسے نمک مولی کا نام دے کر فروخت کرتے ہیں۔ حالانکہ نمک مولی سفید رنگ کا ہوتا ہے، چونکہ اس تیزاب کا اثر ہے، اس لئے اس کے کھانے سے فوری طور پر پیٹ درد، اپھارہ وغیرہ کو آرام آجاتا ہے۔

بغیر زنبور کے دانت نکالنا

اگر مطلوبہ دانت پر شیر عشر یا شیر انجیر لگا دیا جائے تو دانت بہ آسانی اکھڑ جاتا ہے، اسی طرح اگر عقرقرحا اور چھلکا توت (شہتوت) ہم وزن سرکہ میں ملا کر رکھ چھوڑیں کہ ہر دو حل ہو جائیں، پھر مطلوبہ دانت پر لگائیں، بہ سہولت اکھڑ جائے گا، اسی طرح اگر ہڑتال ورقیہ سرکہ یا شیر انجیر میں حل کر کے مطلوبہ دانت پر لگائیں تو دانت فوراً نکل آئے گا۔

بعض مجمع باز دانتوں کی دوائی بیچتے وقت ایک آدھ دانت نکال کر دکھا دیتے ہیں، پھر دانتوں کی تعریف میں رطب اللسان ہو کر دانتوں کا منجن فروخت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

(نوٹ) اکثر و بیشتر تین چار درد دانت والوں کے دانتوں کو منجن فروش دیکھتے ہیں اور جس کا دانت زیادہ ہلتا ہو اس کو رومال کے کونے سے مضبوط پکڑ کر جھٹکا دے کر نکال دیتے ہیں۔

گوشت کا ٹکڑا حرکت کرے

بعض مجمع باز دوا فروش طاقت کا طلا فروخت کرتے ہیں اور قصاب کی دکان سے ایک گوشت کا ٹکڑا لے کر اس پر چند قطرے طلا کر کے لگا دیتے ہیں۔ گوشت کا ٹکڑا چند سیکنڈ کے لئے لمبائی یا چوڑائی میں بڑھتا نظر آتا ہے۔ اس طرح مجمع باز مردہ رگوں میں روح پھونکنے والے طلا کی شیشیوں کو دھڑا دھڑ فروخت کرنا شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ یہ صرف فاسفور کا کرشمہ ہے جس کو کسی بھی روغن میں حل کر لیا جاتا ہے، بالعموم روغن زیتون یا بادام روغن میں بہ آسانی حل ہو جاتا ہے۔

رنگین پانی سفید کرنا

بعض دوا فروش آنکھوں کی سرخی اور آشوب چشم کی دوا فروخت

کرتے وقت گلاس کے سرخ پانی کو آنکھوں کی سرخی سے تشبیہ دے کر شیشے کے گلاس کے سرخ پانی میں فتیلہ یا بتی کو پھیرتے ہیں جس سے پانی کی سرخی ختم ہو کر پانی بالکل سفید ہو جاتا ہے اور پھر لوگ وہ بتیاں اور فتیلے خریدنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف رنگ کاٹ کا کرشمہ ہے اس کو کسی بھی بے ضرر دوا میں ملا کر بتیاں بنائی جاتی ہیں۔

جعلی مامیرا

چونکہ آنکھوں کے امراض میں مامیرا کو بالخاصہ مؤثر اور اکسیر صفت مانا جاتا ہے۔ اس لئے بعض دوا فروش اس کو مصنوعی تیار کر کے مالی منفعت حاصل کرتے ہیں۔ دراصل اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حسب ضرورت ہلدی کی گنڈیاں لے کر ان کو تازہ لیموں میں ایک ایک عدد ڈال کر ہفتہ بھر رکھ چھوڑیں، جب لیموں خشک ہو جائے تو دوبارہ تازہ لیموں میں داخل کریں، اسی طرح چار مرتبہ عمل کرنے سے اس میں مامیرا کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ اگر آشوب زدہ آنکھ میں پھیریں تو فوراً سرخی دور ہو کر آنکھ صاف ہو جاتی ہے۔

ہڑتال ورقیہ کا مصنوعی سفید کشتہ کرنا

بعض کیمیا گر اور مہوسی ورقیہ کے سفید کشتے میں ہر چیز قائم کرنے کو سونے چاندی بنانے کے لئے حتمی فیصلہ دیتے ہیں اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر پانچ دس تولہ ورقیہ کا سفید کشتہ کرلیا جائے تو وہ نشست اور داؤ کا کام دیتا ہے۔ جس میں ہر ذی روح اور ذی نفس چیز پانچ چھ گھنٹے پکانے سے قائم النار ہو کر اکسیر کا کام دیتی ہے۔ گرہ سیمابی بھی پختہ نکلتی ہے۔
بعض مہوسی اور ٹھگ اپنے آپ کو سنیاسی اور جوگی ثابت کر کے ورقیہ کی ڈلی منگوا کر کسی بھی بوٹی کے نغدہ میں رکھ کر آگ کوئلہ میں سفید کشتہ کر کے دکھا دیتے ہیں جو بالکل تہہ بہ تہہ سفید ورق کی مانند ہوتا ہے۔ حالانکہ ورقیہ پگھل کر زردی سرخی اور پھر سفیدی کی طرف آتی ہے اور اس کے ورق در ورق قائم النار کشتہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
دراصل ایسے جعلی سنیاسی ورقیہ کی ڈلی کو آنکھ بچا کر چھپا لیتے ہیں اور اس کی جگہ زہر مہرہ کی ڈلی رکھ دیتے ہیں جو کشتہ ہونے پر ورق در ورق نکلتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

''روزنامہ عزیز الہند'' شمارہ نمبر:۲۱ر فروری ۲۰۱۴ء میں احمد رضا خان صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''اقلیتوں کے مسائل پر کوئی بھی سرکار سنجیدہ نہیں'' اس عنوان کے تحت جو کچھ بھی لکھا گیا ہے اس پر تو میں تبصرہ کروں گا ہی لیکن میرے نزدیک تو یہ عنوان ہی محل نظر ہے۔ یہاں اقلیتوں سے مراد مسلمان ہیں، کیوں کہ دوسری اقلیتوں کو ہر سرکار اپنی عنایتوں سے نواز رہی ہے۔ لے دیکے ایک مسلمان ہی ایسی قوم ہے جس کو ہر سرکار نظر انداز کر دیتی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ جو سرکاریں مسلمانوں ہی کے ووٹوں سے اقتدار تک پہنچتی ہیں وہ سرکاریں بھی دوران اقتدار مسلمانوں کے مسائل کے لئے ایک بار بھی سنجیدہ ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ ہمارے خیال میں اس مضمون کا عنوان یہ ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کے مسائل پر کوئی بھی سرکار سنجیدہ نہیں ہے۔ اقلیت اور اکثریت کی بحث میں پڑنے کے بجائے اگر ہم سیدھے سادے طریقے سے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم اور ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا ذکر کریں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ آر ایس ایس جیسی جماعتوں کی سوچ وفکر تو اب یہ ہے کہ مسلمان اقلیت میں نہیں رہے وہ کئی کئی بچے پیدا کرنے کی وجہ سے اکثریت کے اریب قریب تک پہنچ رہے ہیں، اسی لئے آر ایس ایس کے کرتا دھرتا لوگوں کا اپنی قوم کے نام اب پیغام یہ ہے کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے کو ترک کردیں اور زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی جدوجہد میں لگ جائیں اور میں تو یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر مسلمان اکثریت میں بھی آجائیں تب بھی ان کے ساتھ یہی سب کچھ ہوتا رہے گا جو آج کل ہو رہا ہے، کیوں کہ آزادی کے بعد سے ہی مسلمانوں کو ''سوتیلا'' سمجھا گیا ہے اور اس سوتیلے پن کے برتاؤ میں کوئی بھی جماعت کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ فرقہ پرست جماعتوں کا ذکر چھوڑیئے وہ جماعتیں سیکولر ازم کا دعویٰ کرتے کرتے جن کے حلق خشک ہو جاتے ہیں وہ بھی مسلمانوں کو ترچھی نظر سے دیکھتے ہیں اور انہوں نے بھی مسلمانوں کی عزت وآبرو کے ساتھ دل کھول کر ایک بار نہیں کئی بار کھلواڑ کیا ہے۔

مضمون نگار اپنے مضمون کی شروعات ان کلمات سے کرتے ہیں۔

''سرکاری لاگو کئی اسکیموں کا ذکر تو کیا جاتا ہے مگر یہ نہیں بتایا جاتا کہ ان اسکیموں سے کتنے فیصد فائدہ گزشتہ دو سالوں کے عرصہ میں اقلیتوں کو پہنچا ہے؟''

پہلی بات تو یہ ہے کہ سرکاریں جو اسکیمیں بناتی ہیں ان کو لاگو نہیں کیا جاتا، کیوں کہ لاگو کرنے میں وہ بجٹ متاثر ہوتے ہیں جن سے سرکاری لوگوں کے اپنے گھر چلتے ہیں۔ اسکیمیں صرف اسٹیجوں پر واہ واہ کی دولتیں وصول کرنے کے لئے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور سرکاریں اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ سامعین میں اکثریت بے وقوفوں کی ہوتی ہے۔ یہ لوگ سرکار کی اُن اسکیموں پر جو صرف کاغذ کا پیٹ بھرنے کے لئے ہوتی ہے اپنا سر دھنتے ہیں۔ ان اسکیموں پر عمل درآمد کر کے سرکاریں اپنا دیوالیہ نہیں نکال سکتیں۔ چھ سو کروڑ روپے اقلیتوں کے لئے طے کئے گئے، کتنا پیارا جملہ ہے اگرچہ چھ سو کروڑ روپے اقلیتوں میں تقسیم نہ بھی ہوں تو بھی اس جملے کو سن کر کس قدر مزہ آتا ہے۔ یہ مزہ کچھ کم نہیں ہے، اگر اتنا مزہ بھی سرکاریں اقلیتوں کو دیتی رہیں تب بھی ان کا احسان ہے۔ اس طرح کی باتیں سن کر ایک امید بنتی ہے اور سادہ لوح قسم کے لوگ امیدوں کے سہارے اپنی پوری زندگی کاٹ لیتے ہیں۔

بقول شاعر۔

فریب امید کے سہارے گزر تو جاتے ہیں چند لمحے
خدا برے وقت سے بچائے جو یہ بھی نہ ہوگا تو کیا کریں گے

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

''سرکار ہر سال شہر میں یوم اقلیت مناتی ہے اس کے پیچھے سرکار کی منشا یہ ہوتی ہے کہ اقلیتوں کے مفاد میں جاری

فلاحی اسکیموں کا زیادہ سے زیادہ اعلان کیا جائے۔"

مضمون نگار شاید خوابوں کی باتیں کررہے ہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے ہی نہیں کہ کوئی سرکار ہر سال کسی شہر میں "یوم اقلیت" مناتی ہو، البتہ یہ بات درست ہے کہ اگر کسی سرکار کو ازراہ سیاست کبھی کسی شہر میں یوم اقلیت منانے کی توفیق ہوگئی ہے تو اس کا منشا محض اعلان اور تشہیر ہی تک رہتا ہے۔ اقلیتوں کو فائدہ پہنچانے کی کوئی نیت نہیں ہوتی اور جب کسی سرکار کی فائدہ پہنچانے کی نیت ہی نہیں ہوتی تو پھر سرکار پر انگلی اٹھانا درست نہیں ہے۔

اس کے بعد مضمون نگار فرماتے ہیں۔

"مگر دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ جو حال یوم اقلیت کا سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی کے دور میں تھا وہی حال موجودہ سرکار اکھلیش یادو کی سرکار میں دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اقلیتوں کے لئے لمبے لمبے بیان جاری کئے جاتے ہیں اور اقلیتوں کو تقسیم کئے جانے والے کپڑوں اور روپیوں کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن سرکاری طور پر ابھی تک یہ نہیں بتایا جاتا کہ کن کن لوگوں کو کس مصرف کے لئے کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی۔"

مضمون نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ اکھلیش یادو بھی مایاوتی کی طرح ایک لیڈر ہی ہیں اور لیڈروں کی یادداشت بہت کمزور ہوتی ہے، وہ وعدے کرکے ہمیشہ بھول جاتے ہیں، پھر ان میں کچھ لوگ شریف ہوتے ہیں اور کچھ غیر شریف۔ شریف لوگ کبھی کبھی یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا اور جب غیر شریف لیڈروں سے کوئی شریف آدمی یہ کہتا ہے کہ جو وعدہ کیا وہ نبھانا پڑے گا۔ تو سینہ پھلا کر یہ کہتے ہیں۔ قسمیں وعدے پیار وفا سب باتیں ہیں باتوں کا کیا۔ ایسے حالات میں اکھلیش یادو پر الزام تراشی کرنے سے کیا حاصل۔ اکھلیش یادو بھی ایک نیتا ہیں اور نیتاؤں کی شرم تو اسی دن ختم ہوجاتی ہے جس دن وہ نیتا گری کے میدان میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ ان نیتاؤں سے یہ امید رکھنا کہ اپنے کئے ہوئے وعدے پورے کریں گے اور اقلیتوں کے درد و کرب کا انہیں احساس ہوگا محض ایک خوش فہمی ہے۔ ہم سب کو ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ نیتا لوگ اور ان نیتاؤں کی سرکاریں اقلیتوں کی مدد کا جو اعلان کرتی ہیں وہ برائے سیاست ہوتا ہے اور سیاست میں جھوٹ، وعدے اور دعوے سب جنتا کو اُلّو بنانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اس میں نیتاؤں اور سرکاروں سے زیادہ جنتا کا قصور ہے۔ جنتا بار بار دھوکے کھانے کے بعد پھر کسی سرکار پر بھروسہ کرنے کی حماقت کرتی ہی کیوں ہے۔ جب لوگ اس سوراخ میں بار بار انگلیاں دیں گے جس میں انہیں کئی بار ڈسا جاچکا ہو تو پھر غلطی کس کی ہے؟ سرکاروں کی یا اُس جنتا کی جو بار بار دھوکے کھا کر سرکاروں کو فرشتہ سمجھنے کی بے وقوفیوں کا مظاہرہ کرتی ہے۔

اور یہ بھی خوب رہی کہ سرکار اقلیتوں کی مدد کے اعلانات بھی کرے پھر ایسی فہرستیں بھی ترتیب دے کہ کتنی رقم خرچ ہوئی اور کس کو کس مد کے لئے کتنے پیسے ملیں۔ سرکار کو اقلیتوں کی مدد کے سوا اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں اگر اس طرح کے غیر ضروری کاموں میں لگ گئی تو سرکار کیسے چلے گی اور صحیح بات تو یہ ہے کہ کسی کو کچھ ملتا ہی نہیں تو تفصیل کس رجسٹر میں درج کیسے ہوگی۔ مدد کا صرف اعلان ہوتا ہے اور صرف اعلانات کی تفصیل کسی کھاتہ میں کس طرح درج ہوسکتی ہے۔

مظفر نگر میں فساد ہوا، پھر سرکار کی طرف سے رقومات تقسیم کرنے کی باتیں اخباروں میں چھپیں اور جب فساد زدہ لوگوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ آج تک سرکار کی طرف سے ہمیں کچھ نہیں ملا پیسے تو کیا ملتے۔ لفظوں کی تسلیاں بھی سرکار کی طرف سے موصول نہیں ہوئیں۔ یہ ہے اُس سرکار کا حال جس کو اپنا مسیحا سمجھ کر اقلیتوں نے اپنا ووٹ دیا تھا۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"اقلیتوں کا درد سمجھنے والا اس وقت شاید کوئی نہیں ہے۔"

ہم عرض کرتے ہیں کہ اس دور میں اتنا بڑا سچ بھی نہیں بولنا چاہئے، دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں، اگر کسی مخبر نے یہ خبر سرکار کو پہنچادی کہ احمد رضا نامی ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اقلیتوں کا درد سمجھنے والا اس دور میں کوئی نہیں ہے تو سرکار بگڑ جائے گی اور نہ جانے کس دفعہ کے تحت آپ پر مقدمہ ٹھونک دے گی اور اسی طرح کوئی الزام لگا کر آپ کو جیل میں ڈال دے گی جس طرح ہزاروں بے قصور مسلمان جیلوں میں بند ہیں اور ایک سرکار ہی کیا وہ مسلم قائد بھی آپ سے خفا ہوجائیں گے جو سرکار کی اغل بغل میں بیٹھ کر یہ ثابت کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی بھی ظلم وستم میں سرکار کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ذرا سوچئے کہ ہمارے قائد ہی ہم سے خفا ہوگئے تو پھر کیا ہوگا، ہم اِدھر کے رہیں گے نہ اُدھر کے۔ اس لئے ایسے سچ جن سے فتنے جنم لیں زبان پر مت لایئے۔

مضمون نگار رقم طراز ہیں۔

"گزشتہ دنوں ضلع میں یوم اقلیت بڑی سادگی سے منایا گیا اس موقع پر ایک پروگرام سی ڈی او جناب ایس کمال کی موجودگی میں وکاس بھون میں منعقد کیا گیا جس کی نظامت کے فرائض مسلم اقلیتی بہبودگی آفیسر محترمہ رنجنا سروجی نے ادا کئے۔ اس موقع پر اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھن والے درجن بھر افراد نے اپنے اپنے ڈھنگ سے اقلیتوں کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ جس موقع کے لئے سرکار نے یوم اقلیت منعقد کرنے کا اہتمام کیا تھا اس موقع پر وہ مقصد کہیں نظر نہیں آیا۔"

یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ سرکار نے جس مقصد کے تحت یہ ڈرامہ رچا تھا، سرکار کو اس میں کامیابی نہیں ملی۔ سرکار کا مقصد صرف اقلیت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا تھا، جس میں وہ مکمل طور پر کامیاب رہی اور درجن بھر افراد سے تقریریں کرا کر سرکار نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ مسلمانوں کو بولنے کا موقع فراہم کر رہی ہے، یہ الگ بات ہے کہ سرکار سے آنے جانے کا کرایہ لینے اور فائیو اسٹار ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد یہ درجن بھر افراد وہ نہیں بول پائے جو انہیں بولنا چاہئے تھا، وہ بھی سرکار کی جے جے کرتے نظر آئے۔ دراصل ہم سب کی مجبوری یہ ہے کہ ہم سب ضرورت مند ہیں، کسی کو پیسے چاہئیں، کسی کو راجیہ سبھا کی سیٹ، کسی کو پیٹرول پمپ کی خواہش ہے اور کوئی اپنے گاؤں کا پردھان بننے کے لئے بے قرار ہے۔ سرکار سب کی ضرورتوں کو سمجھتی ہے اور وہ جانتی ہے کہ کس سچ بولنے والے کی ضرورت کیا ہے اور یہ کتنی قیمت میں خریدا جا سکتا ہے، جو لوگ اونچے درجہ کے اور صاحب تقویٰ قسم کے قائدین ہیں وہ کچھ اونچے داموں میں بکتے ہیں باقی لوگوں کی قیمت اتنی بھی نہیں ہوتی کہ سرکار کو جس کی ادائیگی میں کوئی دکھ اٹھانا پڑے۔ لہٰذا سرکار کے خلاف غل غپاڑہ مچانے کے بجائے اقلیت کو اپنے اُن قائدین کی بھی کھوج کرنی چاہئے کہ جو قوم کو جھوٹی تسلیاں دے کر جب سرکار چلانے والوں کے گھروں میں جاتے ہیں تو وہاں سے خالی ہاتھ نہیں آتے، کئی بار تو اتنا لے آتے ہیں کہ انہیں سال بھر تک راشن خریدنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ سرکار کو خبر ہے کہ قوم کی کمزوری اس کے قائدین ہیں اور سرکار یہ بھی جانتی ہے کہ قائدین کی کمزوری راجیہ سبھا کی سیٹ اور لال بتی کی گاڑی ہے۔ قوم جب تک اپنے لیڈروں کے لئے کوئی میدان حشر قائم نہیں کرے گی اسے ہر بار مایوسی کے سوا کچھ بھی نہیں مل سکے گا۔ آپ دیکھ لیجئے مظفر نگر میں ہزاروں لوگ ہلاک کر دیئے گئے، سیکڑوں لوگ گھر سے بے گھر ہو گئے، لیکن مسلمانوں کے قائدین اکھلیش اور ملائم سنگھ کی گود میں بیٹھ کر بدستور اس طرح مسکراتے رہے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ کیوں کہ آنے والے وقت میں انہیں راجیہ سبھا کی سیٹ ملنے والی ہے، اب انہیں کیا پرواہ، اگر ساری قوم کے گھر بھی جلا دیئے جائیں، تمام تر اُجڑنے کے بعد بھی بسا لینا آسان ہے لیکن جس شخص کی موت واقع ہو گئی ہو اس کو دوبارہ زندگی دینا ناممکن ہے۔ قائدین مسلم ایک کروڑ کہیں سے قوم کے نام پر لاتے ہیں اس میں سے ایک لاکھ روپے قوم پر خرچ بھی کر دیتے ہیں۔ قوم بھی خوش رہتی ہے، قائدین کی بھی پانچوں تر رہتی ہیں اور سرکار بھی مطمئن رہتی ہے کہ ہمیں کچھ کرنا نہیں پڑا۔

مضمون نگار سے ہماری درخواست یہ ہے کہ کچھ لکھنے سے پہلے مروجہ سیاست اور سیاسی نیتاؤں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے، سیاست اسے نہیں کہتے جو نظر آتی ہے بلکہ اصل سیاست وہ ہوتی ہے جو دکھائی نہیں دیتی۔ نیتا لوگ جو کچھ کہتے ہیں حقیقت میں وہ سب کچھ نہیں ہوتا، بلکہ جو کچھ وہ بولتے ہیں ان کا عمل اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ ہمیں نیتا جیسے نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ ایسے نہیں ہوتے۔

بقول شاعر۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

نیتاؤں کو سمجھنے کے لئے بار بار قوم کو محرومیوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ بار بار اعتماد کر کے فریب کا شکار ہونا پڑتا ہے، بار بار نیتاؤں کو عزت دے کر خود ذلت و خواری کا شکار ہونا پڑتا ہے تب جا کر کسی نیتا کی حقیقت ہم پر کھلتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی نیتا پر دوران تقریر گندے انڈے، سڑے ہوئے ٹماٹر اور ٹوٹے ہوئے جوتے عوام اچھال رہے ہوں تو یہ منظر دیکھ کر آپ کیا سوچیں گے۔ اگر آپ نیتا کے ہمدرد ہوں گے تو اس طرح کی صورت حال کو دیکھ کر آپ اس پر رحم کھانے لگیں گے اور اگر آپ اُس نیتا کے مخالف ہیں تو آپ دل ہی دل میں خوش ہوں گے کہ چلو اچھا ہوا کہ نیتا جی اس حال کو پہنچے، لیکن کون جانے نیتا جی کی اس دُرگت سے انہیں کیا کچھ عطا ہو گیا ہو۔ جی ہاں آپ یہ سن کر حیرت کریں گے کہ اس طرح کی صورت حال نیتا لوگ جنتا کو پیسہ دے کر بھی کراتے ہیں وہ انڈے ٹماٹر اور جوتے اُچھالنے والوں کو اچھا خاص معاوضہ دیتے ہیں اور جس پارٹی

کی خاطر ان پر یہ سب کارروائی ہو رہی ہو وہ پارٹی ان کا یہ حشر دیکھ کر انہیں کسی نہ کسی عہدے سے نواز دیتی ہے۔ پارٹی بھی جھانسے میں آجاتی ہے وہ یہ سمجھتی ہے کہ پبلک نیتا پر تھو تھو اس لئے کر رہی ہے کہ وہ پارٹی سے وفاداری کرنے سے باز نہیں آرہا ہے اور اس طرح کی حرکتیں کرا کر نیتا جی لوگ کم سے کم کوئی چھوٹا موٹا عہدہ تو حاصل کر ہی لیتے ہیں۔

مضمون نگار ابھی بچے معلوم ہوتے ہیں۔ انہیں یہ اندازہ نہیں ہے کہ سیاست کی گلیوں میں داخل ہونے کے بعد ہر چیز کی بساط کس طرح الٹ جاتی ہے۔ یہاں سچ جھوٹ اور جھوٹ سچ نظر آتا ہے، شرافت، ذلالت میں اور ذلالت شرافت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب جوتے اُچھلتے ہیں تو پبلک رحم کھاتی ہے اور نیتا خوش ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقصد کے بہت قریب پہنچ چکا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ نیتا لوگ اور ان کی بنائی ہوئی سرکاری اقلیتوں کے لئے یوم اقلیت وغیرہ مناتی ہیں تو یہ سب دکھاوا ہوتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گی تو اگلے الیکشن میں انہیں ووٹ کون دے گا، لیکن اقلیت کے لئے امداد وغیرہ کے اعلانات صرف کاغذی ہوتے ہیں اور اسٹیجوں پر ان کی جگالی اس لئے کی جاتی ہے کہ تاکہ پبلک کو اطمینان حاصل رہے۔ ایک لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے جوش میں آکر یہ کہہ دیا تھا کہ اگر میں جیت گیا تو قیامت کی ۴ر تاریخ کو سب ووٹروں کو ایک ایک کلو سونا دوں گا۔ یہ سن کر جنتا نے زندہ باد کے نعرے لگا دیئے۔ نیتا کی جے جے کار ہو گئی، کیوں کہ جنتا اتنی سیدھی ہے کہ اس پر بے وقوفی کا فتویٰ لگانا ہرگز خلاف شریعت نہیں ہوگا، لیکن نیتا جی کی اغل بغل میں رہنے والے ملا دو پیازے بہت ہوشیار ہوتے ہیں، جب انہوں نے نیتا جی کی زبان سے یہ بات سنی تو تقریر کے بعد وہ اپنے نیتا سے کہنے لگے کہ آپ کو سونا دینے کی تاریخ نہیں مقرر کرنی چاہئے تھی۔ اس پبلک کا کیا بھروسہ اگر یہ سونا وصول کرنے کے لئے قیامت کے بعد آپ کی کوٹھی پر آگئی تو پھر کیا ہوگا؟ یہ سن کر نیتا جی بولے، تم بھی بالکل عقل سے پیدل ہو۔ دیکھو اول تو میں جیتنے کا نہیں اور اگر جیت بھی گیا تو میں قیامت کے روز ان کے ہاتھ لگوں گا کیسے۔ میں ایسی جگہ اپنا مکان بناؤں گا جہاں فرشتے بھی پر نہیں مار سکیں گے۔ یقین جانئے، یہی ہے آج کی مروجہ سیاست اور ایسے ہی ہوتے ہیں ہمارے نیتا جو صرف جنتا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے فن سے واقف ہوتے ہیں۔ اس کے سوا انہیں کچھ نہیں آتا ہو اور اسی فنکاری کی وجہ سے ہلدی لگتی ہے نہ پھٹکری اور رنگ آجاتا ہے چوکھا۔

یار زندہ صحبت باقی

کل امر مرھون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

سنہ ۲۰۱۴ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۴ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ﻟﻪ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۴ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمروزہرہ	تسدیس	۳۷-۱
یکم اپریل	شمس ومشتری	تربیع	۹-۱۳
۲/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۲۵-۷
۳/اپریل	عطاردوزحل	تثلیث	۲۳-۸
۴/اپریل	قمروشمس	تسدیس	۲۷-۲۱
۵/اپریل	قمروعطارد	تربیع	۵۶-۲۰
۶/اپریل	قمروزہرہ	تثلیث	۱۶-۳
۷/اپریل	قمروزحل	مقابلہ	۳-۱
۷/اپریل	قمرومشتری	قران	۳-۳
۸/اپریل	شمس ومریخ	مقابلہ	۴۸-۱۸
۱۰/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۵۸-۷
۱۲/اپریل	قمروزحل	تسدیس	۴۲-۲۲
۱۴/اپریل	عطاردومشتری	تربیع	۲-۰۰
۱۵/اپریل	قمروشمس	مقابلہ	۱۲-۱۳
۱۶/اپریل	عطاردومریخ	مقابلہ	۴۵-۱۶
۱۷/اپریل	قمروزحل	قران	۳۹-۱۲
۱۸/اپریل	زہرہومشتری	تثلیث	۴۹-۶
۱۹/اپریل	قمروعطارد	تثلیث	۱۸-۱۷
۲۰/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۴۷-۶
۲۱/اپریل	قمرومشتری	مقابلہ	۲-۶
۲۲/اپریل	قمروعطارد	تربیع	۵۱-۴
۲۳/اپریل	مریخ ومشتری	تربیع	۵۸-۰۰
۲۴/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۱۱-۱۶
۲۵/اپریل	زہرہ وزحل	تثلیث	۴۵-۱۰
۲۶/اپریل	شمس وعطارد	قران	۵۷-۸
۲۷/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۳۲-۱۶
۲۹/اپریل	قمروشمس	قران	۴۴-۱۱
۲۹/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۲۶-۲۲
۳۰/اپریل	عطاردومشتری	تسدیس	۲-۱۴
۳۰/اپریل	قمروزہرہ	تسدیس	۲۳-۲۱

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمرومریخ	تثلیث	۳۲-۲۳
۳/مئی	عطاردوزحل	مقابلہ	۵۶-۵
۴/مئی	عطاردومریخ	تربیع	۲۶-۸
۵/مئی	قمروعطارد	تسدیس	۱۶-۱۴
۶/مئی	شمس ومشتری	تسدیس	۲۴-۱۵
۷/مئی	قمروزحل	تربیع	۴۵-۸
۸/مئی	قمروزحل	مقابلہ	۴۷-۵
۹/مئی	قمرومشتری	تسدیس	۱۷-۲۰
۱۰/مئی	قمروزحل	تسدیس	۳۸-۳
۱۱/مئی	قمروعطارد	تثلیث	۵۸-۱۱
۱۲/مئی	شمس وزحل	مقابلہ	۴۳-۱۳
۱۲/مئی	عطاردومریخ	تثلیث	۳۲-۲۱
۱۴/مئی	قمرومشتری	تثلیث	۵۸-۱۲
۱۵/مئی	قمروشمس	مقابلہ	۴۶-۰۰
۱۶/مئی	عطاردوزہرہ	تسدیس	۲۴-۳
۱۸/مئی	زہرہومشتری	تربیع	۱-۲۱
۱۹/مئی	قمروشمس	تثلیث	۳۲-۱۲
۲۰/مئی	قمروزحل	تربیع	۴۱-۲۳
۲۱/مئی	قمروعطارد	تثلیث	۵۱-۳
۲۲/مئی	قمرومریخ	مقابلہ	۲۹-۱۲
۲۳/مئی	قمروعطارد	تربیع	۵۵-۱۱
۲۴/مئی	قمروشمس	تسدیس	۸-۲
۲۵/مئی	قمرومشتری	تربیع	۱۴-۷
۲۵/مئی	قمروعطارد	تسدیس	۲۸-۲۱
۲۷/مئی	قمرومشتری	تسدیس	۴۰-۱۴
۲۸/مئی	عطاردوزہرہ	تسدیس	۲۸-۱۹
۲۹/مئی	قمرومریخ	تثلیث	۱۶-۴
۳۰/مئی	قمروعطارد	قران	۱۹-۲۱
۳۱/مئی	شمس ومریخ	تثلیث	۳۱-۱۳
۳۱/مئی	قمرومریخ	تربیع	۵۹-۱۴

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	قمروزحل	تثلیث	۹-۸
یکم جون	قمروزحل	مقابلہ	۳۵-۱۳
۲/جون	قمروزہرہ	تربیع	۴۰-۱۷
۳/جون	قمروشمس	تسدیس	۲۴-۸
۵/جون	قمروعطارد	تسدیس	۴۱-۱
۵/جون	قمروزہرہ	تثلیث	۵۴-۱۲
۶/جون	قمروشمس	تربیع	۹-۲
۷/جون	قمروعطارد	تربیع	۴۰-۱۳
۸/جون	قمروشمس	تثلیث	۱۴-۱۷
۹/جون	قمروعطارد	تثلیث	۳۴-۲۱
۱۰/جون	زہرہ وزحل	مقابلہ	۴۱-۱
۱۱/جون	قمرومشتری	تربیع	۴۳-۲۲
۱۲/جون	قمرومریخ	تسدیس	۲۶-۱۷
۱۳/جون	قمروشمس	مقابلہ	۴۱-۹
۱۴/جون	قمروعطارد	مقابلہ	۲۶-۱
۱۵/جون	قمروزحل	تسدیس	۴-۳
۱۶/جون	قمرومریخ	تثلیث	۳۶-۲۰
۱۷/جون	قمروزحل	تربیع	۴-۳
۱۸/جون	زہرہومشتری	تسدیس	۴۶-۱۴
۱۹/جون	قمرومشتری	تثلیث	۴۵-۱۶
۲۰/جون	شمس وعطارد	قران	۲۰-۴
۲۱/جون	قمرومشتری	تربیع	۴۳-۲۲
۲۲/جون	قمروشمس	تسدیس	۴۹-۹
۲۳/جون	قمروزحل	مقابلہ	۲۹-۱۶
۲۴/جون	قمروزہرہ	قران	۵۶-۱۸
۲۵/جون	قمرومریخ	تثلیث	۱-۰۰
۲۶/جون	قمروعطارد	قران	۲۶-۱۷
۲۸/جون	قمرومریخ	تربیع	۴۹-۱۲
۲۹/جون	قمرومشتری	قران	۳۲-۶
۳۰/جون	قمروزہرہ	تسدیس	۴۷-۵

عاملین کی سہولت کے لئے

اپریل ومئی وجون ۲۰۱۴ء

تثلیث

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۷؍اپریل	زہرہ ومشتری	ابتدا	۱۸_۶
۱۸؍اپریل	زہرہ ومشتری	مکمل	۴۹_۶
۱۹؍اپریل	زہرہ ومشتری	خاتمہ	۱۹_۷
۲۴؍اپریل	زہرہ وزحل	ابتدا	۳۴_۱۴
۲۵؍اپریل	زہرہ وزحل	مکمل	۴۵_۱۰
۲۶؍اپریل	زہرہ وزحل	خاتمہ	۵۴_۶
۱۲؍مئی	عطارد ومریخ	ابتدا	۵۴_۸
۱۲؍مئی	عطارد ومریخ	مکمل	۵۱_۲
۱۳؍مئی	عطارد ومریخ	خاتمہ	۴۷_۱۰
۲۱؍مئی	مشتری زحل	ابتدا	۴۲_۱
۲۴؍مئی	مشتری زحل	مکمل	۱۷_۲۳
۲۸؍مئی	مشتری وزحل	خاتمہ	۵۰_۱۹
۳۰؍مئی	شمس ومریخ	ابتدا	۳۶_۸
۳۱؍مئی	شمس ومریخ	مکمل	۳۱_۱۳
یکم؍جون	شمس ومریخ	خاتمہ	۵۵_۱۸
۷؍مئی	شمس ومشتری	خاتمہ	۶_۲۱
۱۳؍مئی	عطارد وزہرہ	ابتدا	۴۴_۲۳
۱۶؍مئی	عطارد وزہرہ	مکمل	۴۴_۳
۱۸؍مئی	عطارد وزہرہ	خاتمہ	۵۳_۹
۲۵؍مئی	عطارد وزہرہ	ابتدا	۵_۱۴
۲۸؍مئی	عطارد وزہرہ	مکمل	۲۸_۱۹
۳۰؍مئی	عطارد وزہرہ	خاتمہ	۵۰۱۹
۱۷؍جون	زہرہ ومشتری	ابتدا	۸_۱۴
۱۸؍جون	زہرہ ومشتری	مکمل	۴۶_۱۴
۱۹؍جون	زہرہ ومشتری	خاتمہ	۲۳_۱۵
۱۸؍اپریل	شمس ومریخ	مکمل	۳۱_۲۳
۱۹؍اپریل	شمس ومریخ	خاتمہ	۸_۲۰
۴؍مئی	شمس وزحل	ابتدا	۳۷_۱۵
۱۰؍مئی	شمس وزحل	مکمل	۴۰_۲۳
۱۰؍مئی	شمس وزحل	خاتمہ	۵۶_۰۰
۱۲؍جون	زہرہ وزحل	ابتدا	۱۰_۱۴
۱۳؍جون	زہرہ وزحل	مکمل	۳۹_۹
۱۴؍جون	زہرہ وزحل	خاتمہ	۴_۵

تسدیس

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۳۰؍اپریل	عطارد ومشتری	ابتدا	۲_۲
۳۰؍اپریل	عطارد ومشتری	مکمل	۲_۱۴
یکم؍مئی	عطارد ومشتری	خاتمہ	۳_۲
۵؍مئی	شمس ومشتری	ابتدا	۴۷_۹
۶؍مئی	شمس ومشتری	مکمل	۴۴_۱۵

تربیع

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۳۱؍مارچ	شمس ومشتری	ابتدا	۴۶_۱۰
یکم؍اپریل	شمس ومشتری	مکمل	۹_۱۳
۲؍اپریل	شمس ومشتری	خاتمہ	۳۹_۱۵
۱۴؍اپریل	عطارد ومشتری	ابتدا	۲۸_۱۰
۱۴؍اپریل	عطارد ومشتری	مکمل	۲_۰۰
۱۵؍اپریل	عطارد ومشتری	خاتمہ	۳۱_۱۳
۱۷؍مئی	زہرہ ومشتری	ابتدا	۳۰_۲۰
۱۸؍مئی	زہرہ ومشتری	مکمل	۱_۲۱
۱۹؍مئی	زہرہ ومشتری	خاتمہ	۳۲_۲۱

مقابلہ

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۸؍اپریل	شمس ومریخ	ابتدا	۴۸_۱۸

قران

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۲۵؍اپریل	شمس وعطارد	ابتدا	۱۰_۱۲
۲۶؍اپریل	شمس وعطارد	مکمل	۵۷_۸
۲۷؍اپریل	شمس وعطارد	خاتمہ	۴_۶
۱۹؍جون	شمس وعطارد	ابتدا	۳۷_۱۲
۲۰؍جون	شمس وعطارد	مکمل	۲۰_۴
۲۰؍جون	شمس وعطارد	خاتمہ	۴۰_۲۰

عاملین کو اس رہنمائی سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ نظرات کا لحاظ رکھنے والے عاملین اپنے مقاصد میں زبردست کامیابی حاصل کرتے ہیں اور بہتر انداز میں اللہ کے ضرورت مندوں کی خدمات انجام دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

شرف قمر

یکم اپریل دوپہر ۲ بج کر ۱۴ منٹ سے سہ پہر ۴ بج کر ۹ منٹ تک۔
۲۸/اپریل رات ۹ بج کر ۲۹ منٹ سے ۲۹/اپریل رات ایک بج کر ۱۵ منٹ تک۔
۲۶/مئی صبح ۶ بج کر ۷ ۳ منٹ سے ۲۶/مئی صبح ۸ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۲۲/جون دن ۱۱ بج کر ۱۵ منٹ سے ۲۲/جون دوپہر ۲ بج کر ۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ مثبت کاموں کے لئے مؤثر ترین اوقات۔ عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوط قمر

۱۶/اپریل رات ایک بج کر ۳۰ منٹ سے رات ۳ بج کر ۷ منٹ تک۔ ۱۳/مئی دن ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ سے دوپہر ۱۲ بج کر ۲ منٹ تک۔
۹/جون شام ۱۹ بج کر ۴۹ منٹ سے رات ۹ بج کر ۳۶ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کاموں کے لئے مؤثر ترین اوقات عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے، لیکن ناحق کسی کو ستانا جرم ہے اور اس میں آخرت کی بربادی کا اندیشہ ہے۔

شرف شمس: ۸/اپریل رات ۴ بج کر ۳ منٹ سے ۹/اپریل رات ۴ بج کر ۲۸ منٹ تک۔

شرف زہرہ: ۲۹/اپریل شام ۶ بج کر ۱۲ منٹ سے ۳۰/اپریل دن ۳ بج کر ۲۶ منٹ تک۔

شرف مشتری: ۲۴/اپریل سے دن ۱۲ بج کر ۱ منٹ سے یکم/مئی دن ۱۱ بج کر ایک منٹ تک۔

یہ اوقات نہایت سعید اور مبارک مانے گئے ہیں۔ ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے، جو لوگ خود فائدہ اٹھانے کے اہل نہ ہوں انہیں ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رجوع کرنا چاہئے۔ ان اوقات کو ضائع کردینا دوراندیشی کے خلاف ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰/اپریل صبح ۹ بج کر ۲۵ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔
۲۱/مئی صبح ۸ بج کر ۲۸ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔
۲۱/جون دن ۴ بج کر ۱۰ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی خواہشات اور حاجتیں اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاءاللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

منزل شرطین

۲۶/اپریل دن ۳ بج کر ۳۱ منٹ پر۔
۲۳/مئی رات ۹ بج کر ۳۱ منٹ پر۔
۲۰/جون رات ۳ بج کر ۳۶ منٹ پر۔
قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے مؤثر وقت۔

رجعت واستقامت

عطارد ۷/اپریل	۱۷/اپریل حالت استقامت در برج حمل	رات ۹ بج کر ۲ منٹ
عطارد ۲۳/اپریل	حالت استقامت در برج ثور	دوپہر ۲ بج کر ۴۵ منٹ
عطارد ۷/مئی	حالت استقامت در برج جوزا	رات ۸ بج کر ۲۹ منٹ
عطارد ۲۹/مئی	حالت استقامت در برج سرطان	دوپہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ
عطارد ۷/جون	حالت رجعت در برج سرطان	شام ۵ بج کر ۲۷ منٹ
عطارد ۱۷/جون	حالت رجعت در برج جوزا	سہ پہر ۳ بج کر ۱۳ منٹ
زہرہ ۶/اپریل	حالت استقامت در برج حوت	رات ایک بج کر ۵۹ منٹ
زہرہ ۳/مئی	حالت استقامت در برج حمل	صبح ۶ بج کر ۵۰ منٹ
زہرہ ۲۹/مئی	حالت استقامت در برج ثور	صبح ۷ بج کر ۱۵ منٹ
زہرہ ۲۳/جون	حالت استقامت در برج جوزا	شام ۶ بج کر ۴۲ منٹ
مریخ ۲۰/مئی	حالت استقامت در برج میزان	صبح ۷ بج کر ۵۳ منٹ

کمرے کے اندر دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک لاش تھی صاعقہ کی اور دوسری لاش تھی روبینہ کی۔ صاعقہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور زبان بھی باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اس کو گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو۔ اس کے تن پر کپڑے بھی نہیں تھے۔ اس کے مردہ جسم کی کیفیت یہ ثابت کرتی تھی کہ جیسے مرنے سے پہلے وہ کافی دیر تک تڑپی ہو۔ اس کے ہاتھ پیر بری طرح زخمی تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کی روح آسانی کے ساتھ نہیں نکلی ہے۔ وہ مرنے سے پہلے یقیناً موت سے لڑتی رہی تھی اور ان منحوس ہاتھوں کا مقابلہ کرتی رہی تھی جو پوری بے رحمی کے ساتھ اس کا گلا گھونٹ رہے تھے لیکن وہ کمزور تھی۔ وہ کب تک لڑتی اور کب تک اپنی ننھی سی جان کا دفاع کرتی بالآخر وہ تھک گئی ہوگی اور بالآخر اس نے خود کو موت کے حوالے کر دیا ہوگا۔

روبینہ کے تن پر کپڑے موجود تھے اور وہ پرسکون طریقے سے لیٹی ہوئی تھی۔ شاید کہ وہ پہلی ہی جست میں ختم ہوگئی تھی۔ وہ جنات کے بے رحم ہاتھوں کا مقابلہ نہ کرسکی۔ البتہ اس کا بایاں ہاتھ مسہری سے نیچے لٹکا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک ہی مسہری پر لیٹی ہوئی تھیں۔ بالعموم وہ ایک ہی ساتھ رہتی تھیں۔ ایک ساتھ کھانا کھاتیں اور ایک ساتھ اپنے اسکول کا کام کرتی تھیں۔ ان کی رفاقت ضرب المثل تھی۔ سب کی زبان پر "صاعقہ روبینہ" اس طرح آتا تھا جیسے ایک ذات کے دو نام ہوں اور وہ دنیا سے بھی ایک ہی ساتھ رخصت ہوگئیں۔ ان کی لاشوں کا بھیانک منظر آج بھی میری نظروں میں گھوم رہا ہے کتنی بے دردی کے ساتھ ان کا قتل ہوا تھا۔ اُف خدا کی پناہ۔

اور افسوس ناک بات یہ تھی کہ جب وہ دونوں دستِ اجل کا شکار ہوئیں اس وقت سارا گھر سو رہا تھا یا شاید سارے گھر پر موت کی سی نیند طاری کر دی گئی تھی۔ میں نے جب شور مچایا تو اس وقت ہڑبڑا کر سب اٹھے اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا گھر ماتم کدہ بن گیا۔ نانی اماں ہمارے گھر میں سب سے زیادہ صبر وضبط کرنے والی تھیں لیکن اس رات تو وہ بھی روتے روتے بے سدھ ہو رہی تھیں۔ بار بار اُن پر بے ہوشی طاری ہوتی تھی اور بار بار خالہ نجمہ اور خالو یٰسین انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

ماما زبیر پر خاص طور پر دہشت طاری تھی۔ وہ تو موت کا نوالہ بن کر واپس آئے تھے۔ وہ اب ان واقعات سے بہت خوف زدہ رہا کرتے تھے اور انہیں سب سے زیادہ اس بات کا یقین تھا کہ ایک دن وہ پھر جنات کی بے رحمی کی نذر ہو جائیں گے اور ماما زبیر ہی کیا اب تو گھر کے ہر فرد کو یہ یقین ہو چلا تھا کہ باری باری سب کو ظلم وستم کا شکار ہونا ہے اور رفتہ رفتہ سبھی کو اس ہولناک راستے سے گزرنا ہے۔ جس کا آخری سرا موت کی وادی سے جا ملتا ہے۔

خالہ نجمہ کے لئے یہ رات قیامت سے کم نہ تھی۔ خالہ نجمہ کے سوا یہ حادثہ کسی ماں پر بھی گزر جاتا تو اس کی کیفیت بھی یہی ہوتی۔ کسی بھی ماں کے لئے ایک ساتھ دو بچوں کی ناگہانی موت قیامت سے کم نہیں ہوسکتی۔ وہ زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکال پا رہی تھیں لیکن ان کا پورا وجود رو رہا تھا اور آنکھوں سے تو خونِ جگر آنسو بن کر مسلسل بہہ رہا تھا۔ نانی اماں کی وجہ سے وہ بار بار اپنے آنسو پونچھتی تھیں لیکن آنسو اس طرح آرہے تھے جیسے دل کی زمین پھٹ گئی ہو اور اندر کا سمندر باہر آنے کے لئے بے تاب ہو۔

خالو یٰسین بالکل چپ تھے۔ گھر کے ہر حادثے پر وہ کسی مجرم کی

طرح کھسیانے سے ہوجاتے تھے اور رنج وغم کے ساتھ ساتھ ان کے چہروں سے خجالت اور شرمندگی بھی ظاہر ہوا کرتی تھی۔ وہ دل کے بہت مضبوط تھے۔ اس لئے بڑے سے بڑے حادثے پر بھی وہ بلک نہیں سکتے تھے۔ البتہ دل کی گھٹن اور روح کی تڑپ تو اُن کے چہرے اور چہرے کے اڑے اڑے رنگ سے ظاہر ہوجایا کرتی تھی۔

یونس اور یوسف دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ ایک ساتھ ان کی دو بہنیں دنیا سے رخصت ہوگئی تھیں۔ گھر میں ایک بار پھر مایوسی اور اُداسی کی لہر دوڑ گئی تھی اور ایک بار پھر یہ یقین ہو چلا تھا کہ ایک فرد کی موت کے بعد ہی یہ حویلی ہم لوگوں سے خالی ہو سکے گی۔ جیتے جی ہمارا یہاں سے چلے جانا ممکن نہیں ہے۔

رات کسی طرح تڑپ تڑپ کر گزر گئی۔ صبح کو آس پاس کے لوگوں کا تانتا بندھا۔

احباب واقارب بھی تعزیت کی رسم ادا کرنے کے لئے آئے۔ لوگوں نے شدت کے ساتھ یہ مشورے بھی دئے کہ خدارا اس حویلی کو چھوڑ دو ——— ورنہ پھر اجتماعی خودکشی کر کے ایک ہی بار میں اپنا قصہ تمام کرلو۔ یوں قسطوں میں مرنے سے کیا فائدہ۔ آئے دن لوگوں کی تعزیت کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے اور آئے دن یہ بھیانک خبریں سننے کو ملتی ہیں۔

یہ بات بہت تلخ تھی لیکن اس کی تلخی میں تعلق اور ہمدردی کا مٹھاس بھی موجود تھا۔ ظاہر ہے کہ لوگ ہم سب کو ان آئے دن کے حادثات سے بچانے کے لئے جو بھی منہ میں آتا تھا کہہ گزرتے تھے اور چاہتے تھے کہ ہم لوگ کسی بھی طرح یہاں سے رفو چکر ہونے پر آمادہ ہوجائیں۔

صاعقہ اور روبینہ کی موت پر لوگوں نے اتنے طعنے کسے اور اس قدر لعن طعن ہوئی کہ خالو یٰسین کو حویلی سے چلے جانے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ انہوں نے یہ ارادہ کرلیا کہ چاہے ہم سب کو کسی فٹ پاتھ پر لے جا کر ڈال دیں گے لیکن اس حویلی میں نہیں رہیں گے۔

اس فیصلے پر عمل کرنے سے پہلے خالو یٰسین نے گھر کا کچھ ساز و سامان فروخت کردیا اور ایک دن انہوں نے ہمیں اچانک یہ خوش خبری سنائی کہ آج کا دن اور آنے والی رات اس حویلی میں رہنے کا آخری دن اور آخری رات ہے۔ کل صبح کو دس بجے ہم سب یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلے جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کر یہاں نہیں آئیں گے۔

اُس رات جب ہم نے یہ خوش خبری سنی تو اپنا بہت کچھ گنوا کر بھی ہم سب بہت خوش تھے کہ چلو جو ضائع ہوگیا وہ تو ہو ہی گیا۔ اب جو کچھ بچا ہے وہ تو محفوظ رہے گا۔ خالو یٰسین بھی بہت مسرور تھے۔ ان کی خوشی اور مسرت کا عالم لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ بات بات پر ہنس رہے تھے ——— اپنی بے وقوفی اور نادانی کا خود ہی مذاق بنا رہے تھے اور مذاق مجھ سے کہہ رہے تھے۔ رابعہ بیٹی! تو بھی میری طرح قصوروار ہے اگر تو اڑ جاتی کہ یہاں نہیں رہنا تو میں بہت پہلے یہاں سے چلا جاتا۔ لیکن تو نے بھی کبھی یہاں سے جانے کی ضد نہیں کی ——— جب کہ تجھے معلوم ہے کہ میں تیری کوئی بات نہیں ٹالتا۔

اس بے چاری پر کیوں الزام لگاتے ہو۔ اس نے تو ہمارے گھر آکر درد وغم کے سوا کچھ دیکھا ہی نہیں اور یہ کب کسی کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کرتی ہے تو آپ سے کوئی ضد کرتی۔ یہ بات خالہ جان نے کہی تھی۔

چلو بیٹا جو ہوا سو ہوا۔ لیکن اب تم نے جو فیصلہ کیا ہے وہ ہم سب کے لئے اطمینان کا باعث ہے۔ نانی اماں بول رہی تھیں۔ مزید انہوں نے کہا تھا۔ بیٹا بس اب اس فیصلے سے اِدھر اُدھر مت ہوجانا۔ اب تو میرا بھی دم گھٹنے لگا ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے کب تک یہ ڈرامے دیکھتی رہوں گی۔

امی جان آپ یقین کریں اب میں نے اس بات کا پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس حویلی کو چھوڑ دینا ہے اور مجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ یہ حویلی فروخت بھی ہوگی یا نہیں۔ خالو یٰسین نے پرزور لہجے میں نانی اماں کو یقین دلایا تھا۔

اور ہم سب خالو یٰسین کی یقین دہانی پر عجیب طرح کی راحت اپنے دلوں میں محسوس کررہے تھے لیکن قسمت کے لکھے کو کون ٹال سکتا ہے۔ جس دن خالو جان نے اس بات کا ارادہ کیا کہ آج کا دن حویلی میں قیام کا آخری دن ہے اور آنے والی رات یہاں قیام کی آخری رات ہے۔ اسی رات ٹھیک بارہ بجے جب کہ ہم سب سونے کی تیاری کررہے تھے۔ اچانک ہال کمرے میں ایک عورت آتی نظر آئی۔

کسی بھی شخص کے لئے یہ بات حیرت ناک ہوسکتی ہے کہ بند گھر میں کوئی عورت داخل کس طرح ہوئی لیکن ہمارے لئے یہ بات قابل حیرت نہیں تھی کیوں کہ اس طرح کے تماشے تو ہم نہ جانے کھلی آنکھوں سے کتنی مرتبہ دیکھ چکے تھے۔ وہ عورت سرتاپا سفید پوش تھی اور چہرے پر

ری خواب تھا ـــــ وہ مین دروازے کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ ہم
ے کسی میں بھی اس سے سوال و جواب کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔ نانی
ں نے اسے دیکھ کر آیت الکرسی پڑھنی شروع کی۔ میری زبان پر بھی
ی دعا جاری ہوگئی تھی اور تقریباً سبھی لوگ کچھ نہ کچھ پڑھنے لگے لیکن وہ
ے مس نہیں ہوئی ـــــ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا قد بڑھنا
ع ہوا۔ اتنا بڑھا کہ اس کا سر چھت سے جا لگا۔

اگر اس وقت یوسف اور یونس جاگ رہے ہوتے تو شاید ان کا
رٹ فیل ہی ہو جاتا ـــــ باقی گھر کے جتنے بھی افراد تھے سب کی حالت
ر ہو چکی تھی۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ اس
کے بعد اس عورت کا قد گھٹنا شروع ہوا اور گھٹتے گھٹتے وہ بالکل ایک بالشت
کی گڑیا ہوگئی۔ پھر اچانک وہ ایک سانپ بن گئی اور سانپ بن کر وہ دیوار
ر چڑھی۔ زندگی میں پہلی اور آخری بات میں نے سانپ کو دیوار پر
ڑھتے دیکھا تھا۔ ورنہ میں تو یہ سمجھتی تھی کہ سانپ دیوار پر نہیں چڑھ سکتا۔
ہم سب اس وقت ایک ہی مسہری پر بیٹھے ہوئے تھے اور کمرے میں بالکل
ناٹا تھا البتہ نانی اماں سرگوشی کے انداز میں اللہ سے دعائیں کر رہی تھیں۔
ہیں یقین تھا چوں کہ ہماری اس حویلی میں یہ آخری رات ہمیں بہت مہنگی
ے گی اور ممکن ہے کہ آج کی رات ہم سب کا صفایا ہو جائے مگر ایسا نہیں
ا۔ وہ عورت اس کے بعد پھر زمین کی طرف آئی اور اچانک سانپ سے
چھپکلی کی صورت اختیار کر گئی۔ چند منٹ کے بعد وہ لومڑی بن گئی اور پھر
ٹانگوں پر کھڑی ہو کر ناچنے لگی۔ اس وقت اس طرح دیکھ کر بہت
شت ہو رہی تھی اور ڈر لگ رہا تھا کہ نہ جانے اب کیا ہو۔ اچانک وہ پھر
رت کا روپ اختیار کر گئی۔ اس کے بعد اس نے اپنا ہاتھ خالو ٹیین کی
رف بڑھایا۔ ہم سب کی چیخیں نکل گئیں۔ وہ باہر دالان میں کھڑی تھی
ر ہم سب کمرے میں تھے۔ ہمارے اور اس عورت کے درمیان پچیس گز
فاصلہ تھا۔ اس نے وہیں اپنا ہاتھ بڑھانا شروع کیا اور بڑھتے بڑھتے
س کا ہاتھ خالو ٹیین کی گردن تک آ گیا۔ ایک لمحے کے لئے آنکھوں میں
ندھیرا چھا گیا۔ لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور اس عورت نے
ندر دار قہقہہ لگایا۔ اس کا قہقہہ حد سے زیادہ بھیانک تھا۔ ہم سب کی
یں لرز کر رہ گئیں اور بدن پر لرزہ سا طاری ہو گیا اور ٹھیک اسی لمحے اُس
عورت نے سرخ لفافہ باہر دالان ہی کے فرش پر رکھا اور پھر دوستانہ
سکراہٹ کے ساتھ وہ ہم سب کو دیکھ کر رخصت ہوگئی۔ (باقی آئندہ)

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۳۶

اس کے ساتھ ہی یوناف آگے بڑھا اور سمندر کے کھولتے تلاطم اور برق کے کوندوں کی سی تیزی کے ساتھ وہ ان پر حملہ آور ہوا۔ اپنے پہلے ہی حملے میں یوناف نے ان میں سے ایک کا کام تمام کر کے رکھ دیا، دوسرا تھوڑی دیر تک جم کر یوناف سے تیغ زنی کا مقابلہ کرتا رہا، پھر اسے چکمہ دے کر یوناف نے اس پر ایسا زوردار وار کیا کہ وہ یوناف کے اس وار کو روک نہ سکا اور یوناف کی تلوار اس کا جسم کاٹتی ہوئی نکل گئی۔

لیلسا، عمیل اور سولان نے جب دیکھا کہ یوناف نے ان تینوں کا خاتمہ کر دیا ہے تو وہ پتھر کی اوٹ سے نکلے اور بھاگتے ہوئے یوناف کے قریب آ کر لیلسا نے بڑی بے باکی سے اس کا ہاتھ تھام لیا، پھر اس نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں کہا۔ ”آپ نے ان تینوں کا خاتمہ کر کے امیدوں کو حقیقت میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ یقیناً آپ اپنے ساتھیوں کے بہترین محافظ اور مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔“ لیلسا کہتے کہتے اچانک خاموش ہو گئی کیوں کہ اس نے دیکھا ذرا فاصلے پر ایک جنگلی بکری زخمی حالت میں پڑی تھی اور اس کے چاروں پاؤں رسیوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ اس بکری کی طرف اشارہ کر کے لیلسا نے یوناف نے پوچھا۔ ”یہ بکری کیسی ہے؟“

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں اس جنگلی اور کوہستانی بکری کو دیکھ چکا ہوں۔ یہ تینوں مرنے والے میرے خیال میں یہاں نزدیک ہی کہیں رہتے ہیں اور شکار کے لئے نکلے ہوں گے۔ انہوں نے تیر اندازی کر کے یہ کوہستانی بکری زخمی کر دی ہوگی اور پھر اسے ساتھ لے جانے کے لئے رسیوں میں جکڑ دیا ہوگا۔ اس دوران ان کی نظر یہاں کھڑی ہماری ان دونوں کشتیوں پر پڑ گئی ہوگی اور یہ اس طرف چلے آئے ہوں گے۔ بہر حال ان تینوں کے مرنے کے باعث ہمارے لئے خطرات بڑھ گئے ہیں۔ اب ہمیں برف باری اور سردی کی پرواہ کئے بغیر یہاں سے کوچ کر جانا چاہئے، کیوں کہ یہ لوگ کسی قریبی بستی کے رہنے والے ہیں، اگر ان کی تلاش میں کوئی ادھر آ گیا تو ہم خطرات میں پھنس جائیں گے۔“

لیلسا نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ ”کیا ایسا ممکن نہیں کہ اس بکری کو ذبح کر کے اور اسے بھون کر پھر یہاں سے کوچ کر لیں۔ اس طرح بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو ہم راستے میں اپنے استعمال میں لا سکیں گے، ہمارے پاس خوراک کا ذخیرہ نہیں ہے اور اگر راستے میں ہمیں پھر ایسے کسی طوفان سے پالا پڑ گیا یا سمندر کے اندر ہم ادھر ادھر بھٹک گئے تو پھر ہمارے لئے خوراک کے معاملے میں دشواریاں اٹھ کھڑی ہوں گی۔“

قبل اس کے کہ یوناف جواب میں کچھ کہتا اس دفعہ عمیل بولا۔ ”اس بکری کو ضرور ہمیں اپنے زادِ راہ کے لئے استعمال میں لانے کے لئے تیار کر لینا چاہئے، لیکن اس سے قبل ہمیں ان تینوں کی لاشوں کو کہیں دبا کر اس کنارے سے خون آلود برف کو ہٹا دینا چاہئے اور پھر ہماری یہ جو کشتیاں ہیں انہیں بھی کنارے کے پتھروں کی اوٹ میں کر دینا چاہئے تاکہ نہ کسی کی نظر ادھر پڑے اور نہ ہی انہیں دیکھ کر کسی کو ادھر آنے کی رغبت ہو۔“

یوناف نے تجسس آمیز انداز میں عمیل کی طرف دیکھا اور کہا۔ ”عمیل عمیل! تمہارا مشورہ بہت عمدہ اور سود مند ہے۔ آؤ پہلے چاروں مل کر یہ دونوں کام نمٹا لیں پھر اس بکری کو اپنی خوراک کے لئے تیار کرتے ہیں۔“

پہلے چاروں نے مل کر ایک گڑھا کھودا اور ان تینوں لاشوں کو اس گڑھے میں ڈال کر گڑھے کو انہوں نے بھر دیا پھر وہ سمندر میں کھڑے ہو کر پانی کے چھینٹے اس جگہ ڈالنے لگے جہاں مرنے والوں کا خون گرا تھا، اس طرح انہوں نے وہاں سے سارا خون دھو ڈالا، پھر کشتیوں کو کھینچ کر بڑے بڑے پتھروں کی اوٹ میں لے گئے جنہیں برف پڑی تازی کے ساتھ اپنے اندر چھپانے لگی تھی، پھر سمندر کے کنارے بکری کو لا کر

نے اسے ذبح کیا۔ اس کی کھال اور دیگر غیر ضروری اشیاء بھی انہوں نے گڑھا کھود کر دبا دیں، پھر بکری کے گوشت کے انہوں نے ٹکڑے کاٹ لئے اور غار میں لے گئے، جہاں انہوں نے بکری ذبح کی تھی اور گوشت تیار کیا تھا وہاں بھی انہوں نے پانی ڈال ڈال کر نشانات مٹا دیئے۔

آگ پر جلدی جلدی گوشت بھون کر انہوں نے کھایا اور پھر بچ جانے والا گوشت بھی اچھی طرح بھون کر انہوں نے ایک کپڑے میں باندھ کر رکھ دیا، اتنے میں ایلسا غار سے باہر نکلی اور اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ "موسم تو ویسے کا ویسا ہی ہے، برف باری اسی طرح تیزی سے ہو رہی ہے، پر اب ہمیں فوراً یہاں سے کوچ کر جانا چاہئے۔"

اچانک ایلسا چونک پڑی اس نے دیکھا۔ اس سے ذرا فاصلے پر کچھ مسلح نوجوان ایک چوٹی پر نمودار ہوئے تھے، انہوں نے بھی ایلسا کو دیکھ لیا تھا اور اسے دیکھتے ہی وہ اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ ایلسا بھی بھاگتی ہوئی غار کے اندر آئی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "یوناف! یوناف! کچھ مسلح نوجوان جنہیں میں گن نہیں سکی ہوں، بھاگتے ہوئے اس غار کی طرف آ رہے ہیں، انہوں نے مجھے غار سے باہر کھڑے ہوئے دیکھ لیا ہے وہ ایک قریبی چوٹی پر کھڑے تھے اور اب بھاگتے ہوئے اس طرف آ رہے ہیں۔"

یوناف نے بھنا اور بچا ہوا گوشت ایک کپڑے میں باندھتے ہوئے کہا۔ "ایلسا! ایلسا! تم عبیل اور سولان کے ساتھ مل کر غار کے اندر بکھری ہوئی ساری ہڈیاں فوراً باہر پھینک دو۔"

ایلسا، عبیل اور سولان نے فوراً یوناف کی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے حرکت میں آئے اور غار کے اندر بکھری ساری ہڈیاں اٹھا کر انہوں نے باہر پھینک دیں جب کہ یوناف نے بچا ہوا گوشت ایک کپڑے میں باندھنے کے بعد غار کے منہ کے سامنے ایک بڑے سے پتھر کے قریب برف میں دبا دیا۔

ان کاموں سے نمٹنے کے بعد وہ چاروں غار کے منہ کے پاس کھڑے ہوئے اتنے میں کچھ مسلح جوان مغرب کی طرف سے بھاگتے ہوئے ان کے قریب آئے، ان میں سے ایک جوان جو شاید ان کا سرخیل تھا اس نے بڑے انہماک اور دلچسپی سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "تم لوگ کون ہو، کہاں سے آئے ہو اور اس غار کے اندر کیا کر رہے تھے؟"

یوناف نے بڑی نرمی کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ہم چاروں سمندر پار کے شہر ٹائر کے رہنے والے ہیں۔ ہم لوگوں نے ایک بحری جہاز میں سفر شروع کیا اور ہمارا ارادہ افریقی ساحل کی طرف جانے کا تھا۔" پھر یوناف نے ایلسا کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "یہ میرے ساتھ ٹائر کی شہزادی ایلسا ہے میں اس کا محافظ ہوں۔ میرا نام یوناف ہے اور ہمارے ان دیگر دو ساتھیوں کے نام عبیل اور سولان ہیں اور یہ ایلسا کے غلام اور لونڈی ہیں۔

ہم لوگ افریقی ساحل کی طرف سفر کر رہے تھے کہ سمندر کے اندر ہولناک اور دل ہلا دینے والا طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور چونکہ سمندر کے اندر اٹھنے والے اس طوفان کا رخ ہمارے جہاز کے لئے موافق نہ تھا، لہٰذا جہاز سمندر کے اندر افریقی ساحل کی طرف جانے کی بجائے یونانی جزیروں کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ ہمیں خطرہ تھا کہ جہاز سمندری چٹانوں سے ٹکرا کر کسی بھی وقت تباہی کے منہ میں جا سکتا ہے، لہٰذا طوفانوں کے باعث جب ہمارا جہاز اس کوہستانی ایٹنا کے پاس سے آندھیوں کی طرح گزر رہا تھا تو ہم اپنی ضرورت کے سامان کو سروں پر باندھ کر سمندر میں کود گئے اور اس پہاڑ پر چڑھ کر اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہو گئے پھر طوفان تھمنے کے بعد بارش شروع ہوئی اور برف باری کے آثار دکھائی دینے لگے، لہٰذا ہم نے کوہستانی ایٹنا سے گھاس اور لکڑیاں چن کر آگ کا الاؤ روشن کیا اور اپنے کپڑے خشک کر لئے، اتنی دیر تک تم لوگ ایلسا کو غار سے باہر کھڑے دیکھ کر اِدھر آ گئے، بس یہ ہے ہماری داستان! اب تم بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو اور اس برف باری میں ان کوہستانوں کے اندر تم لوگ کیا کرتے پھر رہے ہو؟"

ان جوانوں کے سرخیل نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "اس سامنے والے کوہستان کے دوسری طرف ہماری بستی ہے۔ اسی میں ہم رہتے ہیں۔ ہمارے تین جوان شکار کرنے کے لئے نکلے تھے پر کافی دیر ہو گئی وہ لوٹ کر بستی نہیں گئے۔ برف باری کے باعث ہم ان سے متعلق زیادہ فکر مند ہو گئے، لہٰذا ہم سب ان کی تلاش میں نکلے تھے کہ اس غار سے باہر کھڑی اس لڑکی پر ہماری نگاہ پڑ گئی، لہٰذا تم لوگوں سے نمٹنے کے لئے ہم اِدھر چلے آئے۔"

یوناف نے گہری اور جواب طلب نگاہوں سے اس سرخیل کی

طرف دیکھا پھر پوچھا۔ "ہم سے نمٹنے سے تمہاری کیا مراد ہے؟ ہم مسافر اور اس سرزمین میں اجنبی ہیں اور ایک جذبۂ ضرورت کے تحت اس کوہستان کی غار میں پناہ گزیں ہوئے ہیں۔ تم لوگ جاؤ جا کر اپنے ساتھیوں کو تلاش کرو اور ہمیں تم لوگ اپنے حال پر چھوڑ دو۔"

اس سرخیل نے تھوڑی دیر کے لئے خاموشی اختیار کی، پھر یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "ہم تم لوگوں کو اس غار میں تمہارے حال پر نہیں چھوڑ سکتے تم چاروں کو ہمارے ساتھ ہمارے سردار کے پاس چلنا ہوگا، پھر وہ جو چاہے تمہارے ساتھ سلوک کرے۔ تم لوگ شرافت کے ساتھ اور سیدھی طرح ہمارے ساتھ چلو ورنہ ہم لوگ زبردستی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔"

یوناف نے کچھ سوچا پھر فیصلہ کن انداز میں اس نے کہا۔ "ہم تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔"

یوناف کے اس جواب پر ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی، پھر اپنے سرخیل کے اشارے پر انہوں نے غار میں پڑا ہوا سارا سامان سمیٹ کر اٹھالیا اور یوناف سمیت ان چاروں کو لے کر واپس چل دیئے۔

☆☆☆☆☆☆

عارب، بیوسا اور عبیطہ تینوں پارس کے بحری بیڑے میں یونان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ اسی جہاز میں سوار تھے جس میں پارس اور داستان گو آردیم سوار تھے۔ عارب، بیوسا، عبیطہ اور داستان گو ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے کہ پارس وہاں ان کے پاس آیا اور عارب کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔ "عارب! عارب! میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ کوہستان ایدا میں ایک چرواہے کی حیثیت سے گزارا ہے۔ آردیم نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے تمہیں میری زندگی کے واقعات تفصیل سے سنا ڈالے ہیں۔ سنو عارب! وہ کوہستان ایدا اور اس کے گردونواح کا علاقہ عمومی طور پر قدرتی حسن اور خصوصیت کے ساتھ عورتوں کی خوبصورتی اور جاذبیت کے لئے مشہور ومعروف ہے۔ میں نے اس علاقے میں بڑی بڑی خوبصورت اور حسین ترین لڑکیاں دیکھی ہیں، لیکن تمہاری یہ دونوں بہنیں اپنے حسن اور خوبصورتی اور اپنی جاذبیت وکشش میں ان سے کہیں اعلیٰ وارفع ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ میں بیوسا کی جسمانی ساخت اور اس کے کمال حسن سے بے حد متاثر ہوں۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ میں بیوسا سے شادی کر لوں اور اگر بیوسا کے ساتھ ساتھ تم عبیطہ کو بھی مجھ سے بیاہ دو تو یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہوگا۔"

عارب نے اپنی اصلیت اور حقیقت سے پردہ اٹھائے بغیر جواب دیا۔ "اے پارس! جہاں تک بیوسا کا تعلق ہے تو اس نے زندگی بھر شادی نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے ہاں اگر تم اسے شادی پر آمادہ کر سکتے ہو تو کر دیکھو، رہی عبیطہ تو اس کی پہلے کئی ایک شادیاں ہو چکی ہیں اور جو بھی اس سے شادی کرتا ہے وہ مر جاتا ہے۔ ویسے میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ پہلے یونان کی اس مہم کو سر کیا جائے، اس کے بعد اس موضوع پر سوچا جا سکتا ہے۔"

پارس نے عارب کی اس گفتگو کو پسند کیا اور ان کے پاس سے اٹھ کر جہاز کے دوسرے حصے کی طرف چلا گیا۔ پارس کے جانے کے بعد عارب نے داستان گو آردیم کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے آردیم! اترائے شہر کی بندرگاہ پر تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے ہرکولیس کے حالات وواقعات سناؤ گے۔ اب بہترین موقع ہے۔ مجھے ہرکولیس کے حالات سناؤ اور اس طرح ہمارا سفر بھی اچھا کٹ جائے گا۔" آردیم نے پہلے ذرا کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور کہا۔ "سنو! میں تم تینوں کو یونان کے عظیم اور طاقتور ترین انسان ہرکولیس کے حالات سناتا ہوں۔

اے میرے عزیز! ہرکولیس یونان کے علاقے تریان کے حکمران امفتران کا بیٹا تھا۔ جس روز یہ پیدا ہوا اس دن سے متعلق یونان کے نجومیوں اور رمالوں کا یہ خیال تھا کہ جو بچہ اس روز پیدا ہوگا وہ پورے یونان کا پسندیدہ ہوگا۔ بہر حال ہرکولیس کی بہترین تربیت کے لئے اس کے باپ نے اس کے لئے قابل اور لائق ترین اتالیق مقرر کئے، پر ہرکولیس بچپن ہی سے ایسا زورآور اور سخت جان تھا کہ ہرکولیس کی اپنے اس استاد سے تکرار ہوگئی جو اسے موسیقی کی تعلیم دیا کرتا تھا، غصے میں آکر ہرکولیس نے اسے معمولی سی ایک ضرب لگادی، جس کی وجہ سے موسیقی کا وہ استاد مر گیا۔ ہرکولیس کے باپ نے ہرکولیس کی حالت اور طبعی میلانات کو دیکھتے ہوئے اسے شاہی چرواہوں کے پاس بھیج دیا تا کہ وہ ان کے اندر رہ کر پرورش پائے۔ ان چرواہوں کے اندر رہ کر ہرکولیس ایک کڑیل اور انتہائی طاقتور جوان بن گیا۔

جوان ہونے کے بعد ہرکولیس کے سامنے اپنی زندگی کا فیصلہ کرنا تھا کہ آیا وہ اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو نیکی کے فروغ کے لئے کام میں لائے یا ان سے بدی کی تشہیر کا کام لے۔ ان دنوں جب کہ ہرکولیس چرواہوں کے اندر رہا کرتا تھا اور وہ ایک روز کوہستانی سلسلے میں اکیلا اور تنہا

سرگرداں تھا کہ اس کے پاس دو انتہائی خوب صورت اور نوجوان لڑکیاں آ گئیں۔ یہ لڑکیاں دراصل ہرکولیس کے باپ نے روانہ کی تھیں تا کہ وہ ہرکولیس کو اپنی زندگی سے متعلق فیصلہ کرنے میں مدد دیں۔ ان دو حسین لڑکیوں میں سے ایک نے ہرکولیس کو مخاطب کر کے کہا۔

"میرا نام خوشی اور راحت ہے اکثر لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں، دیکھو جو مجھے حاصل کرنے کو نکلے ہیں ان کا راستہ کیسا وسیع، آرام دہ اور خوش گوار ہے اور اس راستے پر چلنا کیسا آسان اور لذت آمیز ہے۔ مجھے حاصل کرنے کا راستہ اختیار کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری زندگی میں کھانے پینے اور ضروریات زندگی کی دوسری اشیاء کی کمی نہ رہے گی، کیوں کہ جو مجھے اپناتے ہیں انہیں میں کوشش وسعی اور جدو جہد ومشقت سے دور رکھتی ہوں اور انہیں زندگی بھر کی خوشیوں اور لذتوں سے نوازتی ہوں جس وقت عام لوگ محنت ومشقت کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت مجھے اپنانے والے آرام اور سکون سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں، لہٰذا میرا بتایا ہوا راستہ اپناؤ اسی میں تمہاری بہتری اور بھلائی ہے۔"

ہرکولیس اس لڑکی کی گفتگو سے خوش ہوا، کچھ دیر تک اس لڑکی کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتا رہا، پھر اسے کوئی فیصلہ کن جواب دینے سے قبل وہ دوسری لڑکی کی طرف مڑا جو پہلی لڑکی کی مخالف سمت کھڑی ہوئی تھی۔ دوسری لڑکی پہلی لڑکی کی بہ نسبت زیادہ نرم و پرکشش لگتی تھی۔ گو وہ سادہ تھی پر اس کی سادگی میں بھی ایک وقار تھا۔ وہ سفید کپڑے میں ملبوس تھی اور اس کا جسم زیورات وجواہرات سے خالی تھا۔ جب کہ پہلی لڑکی بھڑک دار، رنگین کپڑے تن زیب کئے ہوئے اور زیورات وجواہرات سے لدی ہوئی تھی۔ ہرکولیس نے جب اس دوسری لڑکی کی طرف دیکھا تو اس لڑکی نے انتہائی مدھم، سریلی اور شہد جیسی میٹھی آواز اور لبھانے دینے والے انداز میں ہرکولیس کو مخاطب کر کے کہا۔

"میرا نام فرض ہے جس سے کوئی نفرت نہیں کرتا اس کے باوجود بہت کم لوگ خلوص نیت کے ساتھ اسے اپناتے ہیں اور اس سے محبت کرتے ہیں۔ فرض کا راستہ یقیناً دشوار گزار اور پرازخار ہوتا ہے۔ اس راستے پر چلنے کے لئے میں تمہارے ساتھ کسی خوشی اور تن آسانی کا وعدہ نہیں کرتی، بلکہ یہ راستہ محنت اور مستعدی مانگتا ہے اور ان چیزوں کے بغیر کوئی بھی اپنے خالق کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا تاہم میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ اپنے فرض کی تکمیل کے لئے ہر وہ دکھ اور تکلیف جو اٹھائی جاتی ہے وہ آخر کار خوشی اور سکون میں بدل کر رہ جاتی ہے، لہٰذا لوگ عموماً ان ہی جوانوں سے محبت کرتے ہیں جو سینہ تان کر اور ڈٹ کر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے ہیں، لہٰذا میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں کہ اپنی قسمت کے خلاف جنگ کرو اور کچلے ہوئے مظلوم لوگوں کا بوجھ بانٹو اور اس دنیا میں جو ایسے کام کرتا ہے ساری خوشیاں اور عزت اسی کے لئے ہے اور آخر کار ایسا ہی انسان اپنے خداوند کی خوشنودی کا حق دار بن کر کامیاب وکامران انسان کہلاتا ہے۔" دوسری کی گفتگو سن کر پہلی لڑکی چلائی۔ "یہ کیوں نہیں کہتی ہو کہ تمہاری راہ اپنانے والا خطرات اور مشقتوں میں گھر کر لاغر و کمزور ہو جاتا ہے اور آخر کار اسی بدحالی اور کسمپرسی میں اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے۔"

دوسری لڑکی بولی۔ "سنو! میرا راستہ تو صرف وہ لوگ اپناتے ہیں جو اپنے آپ میں انسانیت سے بھرپور زندگی بسر کرنے کی قوت اور طاقت رکھتے ہیں اور جدو جہد اور سعی میں ڈوبی ایسے لوگوں کی موت ان لوگوں کی موت سے بدرجہا بہتر اور قابل عزت ہے جو اپنے آپ کو تن آسانی میں ڈال کر عمر بھر حماقتوں میں پڑے رہتے ہیں۔"

دونوں لڑکیوں کی گفتگو سننے کے بعد ہرکولیس کچھ دیر تک گردن جھکا کر سوچتا رہا۔ کچھ دیر تک وہ ایک طرح سے مشکوک اور گومگوں کی حالت میں رہا، پھر اس کا ذہنی رجحان اور طبعی میلان دوسری لڑکی کی طرف ہوا اور اسے مخاطب کر کے اس نے کہا۔ "میں تمہارے فرض شناسی کے راستے کو اپنانے کا عزم کر چکا ہوں۔ تمہارا راستہ گو پرخار اور تکلیف دہ ہے پر اس میں نیکی اور راست بازی ہے۔"

اس کے ساتھ ہی وہ دونوں لڑکیاں وہاں سے چلی گئیں۔ یوں ہرکولیس نے نیکی کے لئے جدو جہد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مسجد نبوی کے امام شیخ ڈاکٹر عبد المحسن کی آمد سے آسام کے مظلوم مسلمانوں کی عید کے پہلے ہی عید، امام حرم کی آمد پر نعرہ تکبیر کی صدا سے پورا علاقہ گونج اٹھا

مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ کے امام شیخ اور خطیب ڈاکٹر عبدالمحسن القاسم کی آمد سے آسام کے مظلوم و مایوس مسلمانوں میں جس طرح کا جوش و خروش دیکھنے کو ملا اس سے یہی محسوس ہوا کہ ملت مظلومہ آسام کی عید سے پہلے ہی عید ہوگئی۔ صحابہ کرام کانفرنس میں شرکت کر نے، خطبہ جمعہ سننے اور مسجد نبوی کے امام کے پیچھے نماز جمعہ ادا کرنے مسلمان امونی گاؤں، ضلع نوگاواں کے طویل و عریض میدان میں جمع ہوئے اور پیغام امن عالم سے سرشار ہوگئے۔ امام حرم مدنی کی آمد پر نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے جس سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ ملت آسام کا روح پرور منظر دیکھ کر امام حرم نے آسام کے مظلوم مسلمانوں کے جذبۂ عقیدت و محبت کو سلام کیا اور جمعیۃ علماء آسام کے زیر اہتمام اور جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی کی صدارت میں منعقدہ عظمت صحابہ کانفرنس کو عربی زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مولانا سید ارشد مدنی نے اردو زبان میں پیش کیا۔

امام حرم مدنی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امن کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے آپسی اتحاد پر بھی زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرات صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں پوری دنیا میں امن و امان اور پیار محبت کے پیغام کو عام کرنا ہے۔ انھوں نے قرآن کریم اور حضرت محمد ﷺ کی حدیث پاک کا حوالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان ہیں سب آپس میں بھائی بھائی ہیں خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں کیونکہ ہمارا رشتہ ایمان کا رشتہ ہے جو سب سے بلند ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم جس گاؤں جس شہر یا جس ملک میں رہیں اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں اور محبت سے پیش آئیں خواہ وہ کسی بھی مذہب کا ہو کیونکہ ہمارے اس حسن عمل سے امن وامان قائم ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں مذہبی اور مسلکی انتشار سے اوپر اٹھ کر بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ خطبہ کے آغاز میں امام حرم نے کہا کہ میں جس محبت کے ساتھ یہاں آیا ہوں مجھے خوشی ہے کہ وہی محبت وعقیدت یہاں دیکھنے کو مل رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اہل مدینہ کے تئیں آپ کا حسن عقیدت کتنا ہے اس عظیم الشان مجمع سے ظاہر ہورہا ہے۔

صحابہ کرام پر دنیا کا اتفاق ہے۔ انھوں نے کہا کہ صحابہ کرام وہ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ سے جیسا قرآن اور جیسی حدیث پائی تھی امت تک پہنچادی۔ انھوں نے کہا کہ اگر آج قرآن وحدیث ہمارے پاس محفوظ ہے تو وہ صحابہ کرام کی وجہ سے ہے۔ امام حرم نے اس موقع پر ہندوستان اور عرب کے درمیان پائے جانے والے خوش گوار رشتہ پر بھی روشنی ڈالی اور دونوں ملکوں کے سربراہان کا شکریہ ادا کیا۔ خطبہ صدارت پیش کرتے ہوئے مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعیۃ علما ہند کو یہ شرف بخشا کہ اس کی دعوت پر امام حرم ہندوستان تشریف لائے۔ انھوں نے کہا کہ امام محترم کی آمد کے لئے ہم خادم الحرمین شریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز کے ممنون ومشکور ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند خالص مذہبی جماعت ہے جس کا پارلیمنٹ اور اسمبلی کی سیاست سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے امام حرم کو عظمت صحابہ کرام کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس کو خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا ہے۔ اس اجتماع میں آسام کے وزیر اعلیٰ کے ترن گوگوئی کے بیٹے نے امام حرم کا پرتپاک استقبال کیا۔

TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ABU-MALI.DEOBAND-247554 U.P
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

مئی ۲۰۱۴ء

دیوبند

تسخیر خلائق کا لاجواب فارمولہ

اپنی شخصیت کا اندازہ کیجئے

خوفناک حویلی میں جنات کی دہشت گردی

دولت سمیٹنے کے گُر

عاطف ہاشمی

RS.25\=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۵
مئی ۲۰۱۴
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

موبائل 09756726786

موبائل 09358002992

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر، نصرالٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالے میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U.P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

آہ! مولانا زبیر الحسن کاندھلویؒ

بقلم خاص

ماہانہ رسالوں کے لئے بروقت کسی شخصیت کی وفات پر اظہار افسوس کرنا ممکن نہیں ہے اور دس پندرہ دن گزر جانے کے بعد باقاعدہ اظہار تعزیت کرنا کسی کی وفات پر مناسب بھی نہیں ہے کیوں کہ اس سے غم پھر تازہ ہو جاتا ہے اور پسماندگان کے سوکھے ہوئے زخم پھر ہرے بھرے ہو جاتے ہیں اور انسان ایک بار پھر بے صبری کے عالم میں چلا جاتا ہے لیکن کچھ شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی وفات پر جب تک اظہار افسوس نہ کیا جائے تو دل بے تاب رہتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگئی ہے۔

ایسی ہی عظیم شخصیتوں میں مولانا زبیرؒ بھی شامل تھے، جنہوں نے اپنی محنت اور مشقت سے اپنی ایک عظیم الشان تاریخ مرتب کی ہے، عرصہ دراز سے پہلے انہوں نے دعوت کے کام سے وابستگی اختیار کرتے ہوئے نظام الدین دہلی میں اپنی سکونت اختیار کی تھی اور پھر آخری سانس تک وہ دعوت کے کام سے جڑے رہے، اس دوران انہوں نے زمانہ کے سرد گرم دیکھے، ان کی زندگی میں نشیب و فروز بھی آئے، اختلافات کی آندھیاں بھی چلیں اور نسیم سحر کی ٹھنڈی ہواؤں سے بھی وہ سرشار ہوئے، زمانہ ان اختلافات سے بے خبر تھا جو ان کے ارد گرد سے ہو کر گزرتے تھے لیکن وہ اپنے منصب پر دم آخر تک قائم رہے اور ان کی دیکھ ریکھ میں تبلیغی جماعت کے ہزاروں قافلے ملک اور بیرون ملک کی وادیوں میں روانہ ہوتے رہے اور دعوت کا کام ان کی اپنی خاص روایات کے ساتھ بدستور جاری رہا، یہاں تک کہ مولانا زبیر صاحبؒ اس حیات فانی سے حیات جاودانی کی طرف روانہ ہوگئے جہاں انسان کے کارناموں کی صحیح طور پر پذیرائی ہوگی اور جہاں انسان کی بشری لغزشوں کا بھی احتساب ہوگا۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ اگر کسی نے رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی اچھا یا برا کام کیا ہوگا تو اللہ اس کو بھی حاضر کرلے گا۔ نامۂ اعمال کی پکڑ دیکھ کر اور اس کے صفحات اور حاشیہ پر چڑھے ہوئے اچھے برے کاموں کا اندراج دیکھ کر حشر کے میدان میں اللہ کے بندے خود چیخ اٹھیں گے یہ کیسی کتاب ہے؟ کہ اس نے ہماری چھوٹی اور بڑی سبھی غلطیوں کو اُگل دیا ہے، کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کی قدر جانی اور جنہوں نے اپنی حیات عزیز کے ایک ایک پل کو قیمتی بنایا اور ہزار کامیابیوں کے ساتھ اپنے رب سے ملاقات کی۔

مولانا زبیر صاحبؒ فضائل اعمال کے مصنف شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ کے نواسے، حضرت مولانا انعام الحسن عرف حضرت جیؒ کے صاحبزادے تھے۔ مولانا زبیر صاحبؒ ۳۰/مارچ ۱۹۵۰ء میں پیدا ہوئے تھے، ان کی تعلیم کی شروعات خانقاہ رائے پور سے ہوئی تھی، اس کے بعد ان کی ابتدائی تعلیم بنگلے والی مسجد مرکز نظام الدین دہلی میں ہوئی، انہوں نے ۱۳۹۰ھ میں مظاہر علوم سہارنپور سے دورۂ حدیث مکمل کیا۔ انہیں اکابرین وقت سے استفادہ کرنے کا بھرپور موقع ملا۔ انہوں نے حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب سے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے، طحاوی شریف پڑھی فقیہ الاسلام اور عارف باللہ حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب سے ترمذی شریف پڑھی اور حضرت مولانا زکریا صاحبؒ کے خلیفۂ اجل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب سے بخاری اور مسلم شریف کا درس لیا۔ مولانا زبیر صاحبؒ کو بچپن ہی سے دعوت کے کام سے دلچسپی تھی اور وہ ہمیشہ ہی سے اپنے بزرگوں کے لگائے ہوئے علمی اور عملی باغ کی آبیاری کرنے کے متمنی تھے۔ چوبیس سال کی عمر میں مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کی مسجد اولیاء میں انہوں نے ایک علمی تقریر کی جو دعوت کی اہمیت کو واضح کرنے والی تھی اور اسی تقریر سے باقاعدہ آپ کی عملی زندگی کی شروعات ہوئی۔ اس کے بعد وہ باقاعدہ دعوت کے کام سے وابستہ ہوگئے اور پھر ان کا سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پہننا سب کچھ دعوت کے رنگ میں رنگ گیا۔ مولانا زبیر صاحبؒ ایک طویل عرصہ سے علیل تھے، ان کے جسم کے بھاری پن نے انہیں بہت پریشان کر رکھا تھا، وہ ایک طویل عرصہ سے مختلف بیماریوں سے الجھ رہے تھے اور اس حالت میں بھی دعوت کے لئے ان کی رہنمائی بدستور جاری تھی۔ بالآخر ۱۸/مارچ ۲۰۱۴ء بروز منگل کو وہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا زبیر صاحب اب دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی سادگی، تواضع، عاجزی، مہمان نوازی اور دعوت کے کاموں سے ان کا لگاؤ اور سنت رسولؐ پر ان کا عمل اور اس طرح کی بے شمار خوبیاں زندگی کے ہر موڑ پر ان کی یاد دلاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت کرے، ان کے درجات کو بلند کرے اور امت کو ان کا نعم البدل عطا کرے، آمین۔ اس تحریر کے ذریعہ ہم ان کے تمام پسماندگان سے، ان کے اہل خانہ سے اور ان تمام افراد سے جو دعوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مولانا مرحوم کی طرف سے یہ شعر پوری ملت کے لئے ہے۔

میرا کمال عشق بس اتنا تھا دوستو ☆ وہ مجھ پہ چھا گئے تھے میں زمانہ پہ چھا گیا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو شخص اپنے وارث کو ترکہ دینے سے بھاگے گا (ایسی وصیت کرے گا جس سے جائز وارث کو حصہ نہ ملے یا اس کے اصل حصے سے کم ملے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کو جنت کی میراث سے محروم فرمادے گا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"آدمی بہتر سال تک نیک لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر جب (مرتے وقت) وصیت کرتا ہے تو وصیت میں ناانصافی کرتا ہے، اس طرح اس کا انجام برے کام پر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ جہنم میں چلا جاتا ہے اور ایک آدمی ستر سال تک برے لوگوں والے کام کرتا رہتا ہے پھر (مرتے وقت) وصیت میں انصاف سے کام لیتا ہے تو اس طرح اس کا انجام نیک کام پر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔

اقوال حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی

☆ بدن کی سلامتی قلت طعام میں ہے۔

☆ دین کی سلامتی حضرت خیر الانام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ہے۔

☆ غیر اللہ کو دل سے دور کردو۔

☆ اللہ کے ذکر سے ہی طالب محبت تک پہنچتا ہے۔

☆ بندہ پر واجب ہے کہ سچائی اور اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کی عبادت کرے۔

☆ ہر قول وفعل سے پہلے اللہ تعالیٰ سے التجا کرو اور اسی سے نیک عمل کرنے کی توفیق چاہو۔

☆ اللہ کی محبت ایسی ہے جو تمام میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے۔

☆ دنیاوی دولت کو چاہنے والوں کو تکالیف سے بچنے سے دولت نہیں مل سکتی۔

☆ جو شخص تادیب دنیا سے راہ ثواب اختیار نہیں کرتا وہ عذاب عقبیٰ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

☆ کہنا اور کرنا نہیں، بہت خراب اور قبیح امر ہے۔

☆ حدود اللہ کا تمسخر اڑانے والا عذاب سے کس طرح بچ سکتا ہے۔

☆ فیاضی اور علم تکبر کے حامل انسان سے بہتر وہ ہے کہ جس میں بخل اور جہالت علم کے ساتھ ہو۔

☆ سب سے سمجھدار وہ لوگ ہیں جو قرآن پاک کی آیات پر سوچ بچار کرتے ہیں۔

☆ روح کی سلامتی ترک گناہ میں ہے۔

☆ تم اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

☆ دنیا کے لوگوں کی محبت کو اپنے اوپر مسلط کرو۔

☆ عاقبت اندیشی کو طلب مال پر مقدم رکھو۔

چند باتیں اپنانے کی

☆ آپ دنیا پر نظر ڈالیں، دنیا کے غموں کا سرسری جائزہ لیں آپ کو اپنے غم بہت چھوٹے لگیں گے اور تب آپ کو خداوند کریم کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملے گی اور آپ شکر پورے اخلاص کے ساتھ ادا کریں گے۔

☆ دکھ جتنے بھی بڑے گہرے کیوں نہ ہوا گر آپ ثابت قدمی کے

ساتھ صبر سے کام لیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے انعام کے حق دار ہوں گے۔

☆ کچھ لوگ اپنے اطراف میں بسنے والوں پر ہمیشہ طنز کے تیر چلاتے رہتے ہیں ان کے پاس بیٹھ کر اکثر سامنے والوں کو پچھتاوا ہوتا ہے۔ لیکن سوچیں اگر آپ ان کو بہتر کمپنی نہیں دیں گے تو ان کی یہ عادت جڑ پکڑ جائے گی اور ممکن ہے کسی دن شرمندگی بھی اٹھانی پڑے تو بہتر ہے۔ ابھی ان لوگوں کو صحیح سمت کی پہچان کرائیں، ان سے ملیں اور ان کو اس بری حرکت سے باز رکھیں۔

☆ وقت آپ کو کوئی سبق دے رہا ہے، مشاہدوں سے سبق سیکھ کر خود کو آنے والے وقت کے لئے پہلے تیار کر لیں گے تو زندگی آسان ہو جائے گی۔

کھٹے میٹھے اقوال

☆ کچھ لوگ کئی سو سال تک محیط اپنا شجر و نسب تو زبانی بتا سکتے ہیں، لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ پچھلی رات ان کی اولاد کہاں تھی۔

☆ ہرن اور بکری، چوہا اور خرگوش، چکوترا اور لیموں کا خاندان ایک ہی ہے لیکن فرق صاف ظاہر ہے۔

☆ ہنستا بستا خاندان جنت قبل از وقت ہے۔

☆ خچر کے علاوہ ہر کسی کو خاندان کی ضرورت ہے۔

☆ گھر وہ ہے جہاں خاندان کے کچھ افراد باقیوں کی واپسی کے منتظر ہوتے ہیں۔

☆ بچوں کی وجہ سے گھر روشن رہتے ہیں، کیوں کہ وہ بتیاں نہیں بجھاتے۔

☆ گھر وہ ہے جس کی کھونٹی پر آپ اپنا دل بھی لٹکا سکتے ہوں۔

☆ جب دو خاموش آدمی ملتے ہیں تو شیطان کھانا کھانے نکل جاتا ہے۔

☆ وہ جو معاف کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا دراصل اس پل کو توڑ دیتا ہے جسے اس نے خود عبور کرنا ہوتا ہے۔

☆ معافی خود اپنے لئے بھی مرہم ہے۔

☆ معاف کر دینا محفوظ ترین انتقام ہے۔

☆ وقت ایک ایسا بادشاہ ہے جو نہ کسی وزیر کی سنتا ہے اور نہ کسی مشیر کی، یہ تو صرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔

☆ وقت ہاتھ میں ریت کی طرح پھسلتا جاتا ہے، ہمیں احساس تب ہوتا ہے جب ہم خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔ تب ہمارے پاس پچھتاوؤں کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور ہم خود کو بے بس جان کر اندھیروں کے سپرد کر دیتے ہیں۔

☆ وقت ایک ایسا آسیب ہے اگر ہم اسے سینت سینت کر رکھیں گے تو موتی عطا کرے گا ورنہ ہمیشہ خالی ہاتھ رہیں گے۔

☆ وقت کی قدر نہ کرنے والوں کے مقدر میں ہمیشہ کے لئے اندھیرے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

☆ وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا، وقت کو ضائع مت کیجئے ورنہ وقت آپ کو ضائع کر دے گا۔

پھول اور کانٹے

☆ تم اپنے سائے کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکتے کیوں کہ تم نے سورج کی طرف پیٹھ کر رکھی ہے۔

☆ بے شک وہ ہاتھ جو کانٹوں کے تاج بناتے ہیں اُن ہاتھوں سے بہترین ہیں وہ ہاتھ جو کچھ نہیں کرتے۔

☆ جس چیز کا ہمیں اشتیاق ہو اور وہ ہمیں حاصل نہ ہو وہ چیز ہمارے دل کو اس چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے جو ہمیں حاصل ہوتی ہے۔

☆ جو محبت روزانہ نہیں اُمڈتی وہ روزانہ مرتی رہتی ہے۔

☆ جب تم نے ہوا پر اپنا راز ظاہر کر دیا تو اب اگر ہوا اسے درختوں پر ظاہر کر دے تو تم ہوا کو برا مت کہو۔

☆ فرشتے جانتے ہیں کہ بیشتر عملی لوگ حسین خوابوں کی دنیا میں کھوئے ہوئے خیالی لوگوں کی گاڑھی کمائی سے روٹی کھاتے ہیں۔

☆ حق کی سننے والا حق کا اظہار کرنے والے سے کچھ کم نہیں۔

☆ سخاوت یہ ہے کہ اپنی استطاعت سے زیادہ دو اور استغناء یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے کم لو۔

☆ زیادہ امید والا دراز زندگی کا مالک ہوتا ہے۔

انمول موتی

☆ دو قطرے اللہ کو بہت پیارے ہیں۔ ایک جہاد میں خون کا اور دوسرا آنکھ کا وہ آنسو جو تنہائی میں خوف خدا سے نکلے۔

☆ پانی بنو جو راستہ خود بناتا ہے، پتھر نہ بنو جو دوسروں کا راستہ روک دیتا ہے۔

☆ محبت کی کشتی میں پہلا سوراخ شک کا ہوتا ہے۔

☆ چہرے نہیں رویئے دکھ دیتے ہیں۔

☆ کسی کو گالی مت دو یہ ایک ایسا کھوٹا سکہ ہے جو اسی وقت تم کو واپس کر دیا جاتا ہے۔

☆ جو کرتا ہے اللہ کرتا ہے، اللہ جو کرتا ہے درست کرتا ہے۔

سنہری کرنیں

☆ رب کی محبت گناہ سے دور کر دیتی ہے اور گناہ کی محبت رب سے۔

☆ عبادت ایسی کرو جس سے روح کو لطف آئے کیوں کہ عبادت دنیا میں لطف نہ دے وہ آخرت میں کیا جزا دے گی۔

☆ خوب صورت کل کبھی نہیں آتا، جب وہ آتا ہے تو وہ آج ہی ہوتا ہے۔ خوب صورت کل کی تلاش میں آج کے خوب صورت لمحوں کو ضائع مت کرو۔

☆ رحمت اس وقت زحمت بن جاتی ہے جب قوم کاہلی اور سستی اپنا لے۔

☆ عروج اور زوال زندگی کا حصہ ہیں، کیوں کہ جب آپ عروج پر ہوتے ہیں تو آپ کے دوستوں کو پتہ چلتا ہے اور جب آپ زوال پر ہوتے ہیں تو آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟

اقوال زریں

☆ اگر تمہیں کوئی خود سے کم تر لگے تو سمجھ لو یا تو تم اسے دور سے دیکھ رہے ہو یا غرور سے۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

☆ تم زندگی کے ہر موڑ پر صلح رکھنا، کیوں کہ جھکتا وہی ہے جو زندہ ہے اکڑنا تو مُردوں کا وصف ہے۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

☆ جذبات میں کئے گئے فیصلے اکثر پچھتاوے کا باعث بنتے ہیں۔

☆ میں نے خدا کو اپنے ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا۔

قیمتی موتی

☆ دوست سو بھی تھوڑے ہوتے ہیں، دشمن ایک بھی بہت ہوتا ہے۔

☆ ایک اچھا دوست اگر سو بار بھی روٹھے تو ہر بار مناؤ، کیوں کہ قیمتی موتیوں کی مالا جتنی بار بھی ٹوٹے اسے ہر بار پرونا پڑتا ہے۔

☆ دوستی کا رشتہ نازک کچے دھاگے کی طرح ہوتا ہے، دھاگا ٹوٹ جاتا ہے مگر اس میں گرہ آجاتی ہے۔

☆ ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے لیکن سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

طریقہ کار

☆ سب سے اچھا حکمراں .... اللہ

☆ سب سے اچھا استاد .... محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆ سب سے اچھا رہنما .... قرآن

☆ سب سے اچھی زندگی .... اسلام

☆ سب سے اچھا انسان .... مومن

☆ سب سے اچھی روایت .... سنت نبویؐ

☆ سب سے اچھا قانون .... شریعت

☆سب سے اچھی شاعری .... اذان
☆سب سے اچھا اخلاص .... ایمان
☆سب سے اچھی درخواست .... دعا
☆سب سے اچھی گواہی .... کلمہ طیبہ
☆سب سے اچھا رابطہ .... نماز
☆سب سے اچھا ضبط .... روزہ
☆سب سے اچھی مدد .... زکوٰۃ
☆سب سے اچھا سفر .... حج
☆سب سے اچھا تہوار .... عیدین
☆سب سے اچھا کام .... تبلیغ
☆سب سے اچھا مشغلہ .... قرآن کی تلاوت

سخت کوشی

سخت کوشی کی زندگی اور آسائشوں سے کنارہ کشی ہی انسان کو نڈر بناتی ہے، جو انسان اپنی ضرورتیں محدود کر لیتا ہے وہ پھر دنیا کی کسی چیز سے خوفزدہ نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ انسان کی ضرورتیں ہی ہیں جو اسے دوسروں کا دست نگر رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ اسے کمزور اور بزدل بناتی ہیں۔ اہل دانش کے لئے اس میں سوچ کے بڑے پہلو ہیں، کاش! ہم اتنی سی بات کو سمجھ سکیں۔

ایک اہم نصیحت

کچھ چیزیں وزن میں اتنی ہلکی ہوتی ہیں کہ وہ پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، مثلاً کاغذ، لکڑی اور گھاس پھوس وغیرہ لیکن کچھ چٹانیں ہوتی ہیں جو پانی کے ساتھ بہتی نہیں ہیں بلکہ وہ پانی کا رخ موڑ دیتی ہیں۔ ہم مومن ہیں اس لئے ہم گھاس پھوس اور تنکے نہ بنیں بلکہ ہم چٹان بن جائیں اور بہتے ہوئے پانی کا رخ موڑ دیں۔

روشن حرف

☆ ہم خدا کو نہ آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں، نہ کشف سے اس کے متعلق واحد ذریعہ الہام ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ مومن کو گناہ یوں نظر آتے ہیں گویا ایک پہاڑ آہستہ آہستہ نیچے آ رہا ہے جو اسے پیس کر رکھ دے گا۔ (حضرت امام احمد بن حنبلؒ)

☆ سب سے بڑی دولت زبان ذاکر، دل شاکر اور زن فرمانبردار ہو۔ (حضرت امام غزالیؒ)

آبروئے نسواں

☆ لڑکیوں کی عزت کانچ کی طرح ہوتی ہے جو ہلکی سی ٹھیس سے چکنا چور ہو جاتا ہے، اسی طرح کسی کی اٹھی ایک غلط نگاہ لڑکی کے کردار کے آئینے میں ایسا بال ثابت ہوتی ہے جو کبھی نہیں نکلتا اس لئے اپنی عزت اور اپنے آنچل کی حفاظت کیجئے۔

☆ یاد رکھیں غلاف میں مقدس اور قیمتی چیزیں چھپا کر حفاظت سے رکھی جاتی ہیں جیسے کعبہ کی عمارت، جیسے قرآن پاک اور جیسے تجوری اور ڈبوں میں رقم اور زیورات۔ ہمیں بھی اللہ نے ایک بے حد قیمتی شئے سے نوازا ہے جو آبرو کا موتی ہے اس لئے اسے پردے کے غلاف میں لپیٹ کر رکھیں، سرعام کھلا نہ چھوڑیں۔

☆ عورت کے لفظی معنی ہیں ڈھکی ہوئی چیز اس لفظ کی لاج رکھیں اور نسوانیت کے نام کو مجروح نہ کریں۔

استاد کی تعظیم

سکندر اعظم سے کسی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے آپ اپنے استاد کی تکریم اپنے والد سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔
سکندر اعظم نے جواب دیا: "باپ نے مجھے جسمانی زندگی دی اور استاد نے روحانی۔ وہ فانی اور یہ غیر فانی۔

آنسو

آنسو چار حرفی لفظ ہے، یہ اپنے اندر دنیا جہاں کی خوشیاں اور غم سموئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگر یہ آنسو یادِ خدا میں برسیں تو انسان کی بخشش کا باعث بنتے ہیں۔ اگر یہ آنسو کسی دکھ پر برسیں تو انسان کے دل سے غم کا غبار ختم ہو جاتا ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم آنسوؤں کی قدر کریں۔

سچے اقوال

☆ سادگی ایمان کی علامت ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ قلب پر اکثر مصیبتیں آنکھ کے راستے آتی ہیں۔
(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ نہ تمہاری محبت حد سے زیادہ ہو نہ نفرت۔
(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ گناہ کسی نہ کسی صورت دل کو بے قرار رکھتا ہے۔
(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ بے عقلی سب سے بڑی غریبی ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا اپنی عزت بچاتا ہے۔ (حکیم لقمان)

محنت کی پکار

محنت زندگی ہے اور کاہلی موت۔ تم کام کئے جاؤ نام کے لئے نہیں، شہرت کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ یہ زندگی کی پکار ہے۔ اگر تم نے محنت سے کام کیا تو یقین کرو تمہاری زندگی پھولوں کی طرح رنگین اور شہد کی طرح میٹھی ہوگی۔ (مالکٹ)

یادیں

☆ یادیں مایوسیوں میں امید کا چراغ ہیں۔
☆ یادیں انسان کا سرمایہ حیات ہیں۔
☆ یادوں کو انسان محسوس تو کر سکتا ہے مگر دیکھ نہیں سکتا۔
☆ یادیں ایک شگفتہ پھول کی مانند ہیں۔
☆ یاد رکھنا بھی ملاقات کی ایک شکل ہے۔
☆ یادیں انسان کو صحراؤں میں بھٹکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔
☆ خدا کی یاد سب بلاؤں سے نجات دلاتی ہے۔
☆ یادیں ماضی کا حسن اور مستقبل کا سرمایہ ہوتی ہے۔

خوبصورت باتیں

☆ زندگی ایک کتاب ہے جو مرتے دم تک انسان کے ساتھ ہے مگر اس کے مفید مضامین سمجھنے کے لئے علم صادق اور عقل سالم درکار ہے۔
☆ بعض کتابیں چکھ لینے کے قابل ہوتی ہیں، بعض نگل جانے کے لائق اور بہت تھوڑی ایسی ہوتی ہیں جن کو چبانے اور ہضم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
☆ یاد رکھو کہ جو کتاب کئی بار پڑھنے کے لائق نہیں وہ ایک بار بھی پڑھنے کے قابل نہیں۔
☆ یاد رکھو کہ علم ادب کے [illegible] والے لفظی بحث میں [illegible] یاضی داں عددی بحث میں اپنے بیش قیمت وقت اور دماغ کو تباہ کر دیتے ہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ خوشیاں بھی ساون کے بادلوں کی طرح ہوتی ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ کب اور کہاں برس جائیں؟
☆ جو راستوں کے عشق میں گرفتار ہو جاتے ہیں، منزلیں ان سے دور ہو جایا کرتی ہیں۔
☆ ہر چھوڑ کر جانے والا شخص بے وفا نہیں ہوتا، اسی طرح ہر ساتھ رہنے والا شخص آپ کا اپنا نہیں ہوتا۔
☆ ہمارے اکثر بولوں پر تقدیر کا لکھا مسکرا رہا ہوتا ہے۔
☆ انسان مایوسی کی انتہا پر پہنچتا ہے تو پھر معجزوں کو آواز دیتا ہے۔
☆ جو تمہیں خوشی کے موقع پر یاد آئے سمجھ لو کہ تم اس سے محبت کرتے ہو اور جو تمہیں غم کی شدت میں یاد آئے تو سمجھ لو کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔
☆ دوست کی کوئی بات بری لگے تو خاموش ہو جانا۔ اگر وہ دوست ہے تو سمجھ جائے گا اور اگر نہ سمجھے تو تم سمجھ لینا کہ وہ تمہارا دوست نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆ آواز بلند نہ کرنا، نظریں جھکائے رکھنا اور میانہ طریقے سے چلنا ایمان کی بہترین نشانی ہے۔
☆ جس نے خوراک کم کر دی اس کی فکر سنور گئی۔
☆ مومن وہ ہے جو خوش حالی میں شکر، مصیبت پر صبر اور کشائش میں خوف کھاتا ہے۔

☆ خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا غم۔
☆ سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی مگر تاثیر میٹھی ہوتی ہے۔

☆ اذان کے وقت خاموش رہا کرو تا کہ موت کے وقت کلمہ نصیب ہو۔

سوچنے کی باتیں

☆ شاہراہ پر خوشنما پھول دیر تک قائم نہیں رہتے۔(ایڈیسن)
☆ محبت کا ایک گھنٹہ سو برس کی بے محبت زندگی سے بہتر ہے۔
☆ خوبصورت عورت دیکھنے سے آنکھ لیکن نیک دل عورت دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے۔(شیلے)

منتخب اشعار

تمہارے نام کا میں ورد کرتا ہوں
تمہارے نام کی خوشبو مجھے جگاتی ہے

☆

میرے بعد آنے والے میری بات یاد رکھنا
میرے نقش پا سے بہتر کوئی راستہ نہیں ہے

☆

ہم بے کسوں کی بزم میں آئے گا اور کون
آبیٹھتی ہے گردش دوراں کبھی کبھی

☆

میرا بس جرم تھا اتنا رفیقو!
میں اس کی سوچ کی قد سے بڑا تھا

☆

بنت تہذیب ذرا اپنے خد وخال کو ڈھانپ
مجھ سے دیکھا نہیں جاتا ترا عریاں ہونا

☆

دفعتاً ترک تعلق بھی رسوائی ہے
الجھے دامن کو چھڑاتے نہیں جھٹکا دے کر

تیر ونشتر

☆ فرقہ پرستوں کو اقتدار پر قابض نہیں ہونے دیں گے
(اکھلیش یادو)

اور ہم خود فرقہ پرستی سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔
☆ سماج دشمن عناصر اور فرقہ پرست طاقتوں سے ہوشیار رہیں۔
(مولانا محمود مدنی)

اور ہمارے بارے میں کبھی گہرائی سے سوچنے کی غلطی نہ کریں۔
☆ مسلمانوں کو گرفتار کر کے جیل میں رکھنا پولیس کی عادت سی بن گئی ہے۔(احمد رضا)

پولیس کی اس طرح کی اور بھی بہت سی عادتیں ہیں کس کس عادت کی طرف انگلی اٹھاؤ گے۔

☆ مرکز میں سیکولر سرکار بنانے کی کوششیں کریں۔(عزیز برنی)
لیکن سیکولر سرکار کو فرقہ پرست بننے میں کتنی دیر لگتی ہے!
☆ فرقہ پرست طاقتیں ہندوستان کی سالمیت کے لئے بڑا خطرہ۔
(مولانا حسیب صدیقی)

دعا کریں یہ خطرہ برقرار رہے، کیوں کہ اسی خطرے سے سیکولر پارٹی کو زندگی ملتی ہے۔

☆ مسلمانوں میں سیاسی شعور کی بیداری کا وقت(حشمت امجدی)
بھائی! اتنی بھی کیا جلدی ہے۔

شادی کا کھانا

ایک آدمی اپنے گدھے کو نہلا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر دوست نے پوچھا۔
”کیا ہو رہا ہے؟“
آدمی: ”آج میرے گدھے کی شادی ہے، اس لئے نہلا رہا ہوں۔“
دوست: ”تو اس خوشی میں ہمیں کیا کھلاؤ گے“
آدمی: ”جو دولہا کھائے گا تم بھی کھا لینا“

☆☆☆☆☆

ماں بیٹے سے۔ بیٹا مرغی پر گرم پانی کیوں ڈال رہے ہو؟
بیٹا۔ تا کہ یہ اُبلا ہوا انڈا دے۔

نوشتۂ دیوار

دوسروں پر الزام لگانے کی جسارت جب پیدا ہوتی ہے جب انسان کا کردار خود داغ دار ہوتا ہے۔

☆☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

امداد روحانی

بذریعہ آیاتِ ربّانی

قسط: ۳۳

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْن o وَلَہُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم o (سورۂ جاثیہ)

اگر کسی کو چوتھیا کا بخار آتا ہو یعنی ہر چوتھے دن بخار چڑھتا ہو تو سرخ مرچ کے چار دانے پرانے گڑ میں رکھ کر گڑ ایک چنے کے برابر ہو، پھر اس پہ مذکورہ آیتیں ایک بار پڑھ کر دم کردیں اور یہ گڑ مریض کو کھلادیں۔ اس عمل کو تین روز تک کریں، انشاء اللہ بخار نہیں چڑھے گا۔

اگر کسی شخص کے زخم ٹھیک نہ ہوتے ہوں تو مذکورہ آیتوں کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو پلائیں اور اس عمل کو ۷ دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ زخم مندمل ہوجائیں گے۔

عزت وآبرو، عہدہ اور وقار حاصل کرنے کے لئے اس آیت کا ایک عمل یہ ہے۔ اس آیت کو روزانہ اتنی بار پڑھیں کہ ۱۳ دن میں ایک لاکھ ۲۱ ہزار کی تعداد پوری ہوجائے۔ اس عمل کو ایک سال میں چھ مہینے کے فصل کے ساتھ دو مرتبہ کرنا چاہئے۔ دوران عمل پرہیز جلالی اور جمالی کریں اور ترک حیوانات کا بھی اہتمام رکھیں۔ ۱۳ دن تک روزانہ غسل کریں اور روزانہ خوشبو کا استعمال کریں، انشاء اللہ زبردست عزت وعظمت حاصل ہوگی، وقار بڑھے گا اور مطلوبہ عہدہ ومنصب بھی حاصل ہوگا، لوگوں کی دلوں میں عجیب طرح کا رعب اور دبدبہ قائم ہوگا۔ اس عمل کو کرنے کے بعد روزانہ اس آیت کو ۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

اس آیت کا نقش حصول عزت وعظمت، حصول وقار، برائے تسخیر خلائق اور ہر طرح کی جلد سے تعلق رکھنے والی بیماریوں کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اس آیت کا نقش بخار کو دفع کرنے میں بھی مؤثر ثابت ہوتا ہے اور چوتھیا بخار کو دفع کرنے میں تو تیر بہدف بنتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۳	۹۴۷	۹۴۳	۹۴۰
۹۴۴	۹۳۹	۹۳۴	۹۴۶
۹۳۸	۹۴۱	۹۴۹	۹۳۵
۹۴۸	۹۳۶	۹۳۷	۹۴۲

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۰۱۲

فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ	رَبِّ السَّمٰوٰت وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِیْن	وَلہُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض	وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم
۱۹۷۴	۲۵۰	۳۵۹	۱۱۸۰
۲۴۹	۱۹۷۱	۱۱۸۳	۳۶۰
۱۱۸۲	۳۶۱	۲۴۸	۱۹۷۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۸	۱۲۵۰	۱۲۵۵
۱۲۵۲	۱۲۵۴	۱۲۵۷
۱۲۵۳	۱۲۵۹	۱۲۵۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۶	۹۴۱	۹۳۹	۹۴۷
۹۴۸	۹۳۸	۹۴۴	۹۳۳
۹۴۲	۹۳۵	۹۴۶	۹۴۰
۹۳۷	۹۴۹	۹۳۴	۹۴۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۱	۱۲۵۷	۱۲۵۵
۱۲۵۹	۱۲۵۴	۱۲۵۰
۱۲۵۳	۱۲۵۲	۱۲۵۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۷	۹۳۳	۹۴۰	۹۴۳
۹۳۹	۹۴۴	۹۴۶	۹۳۴
۹۴۱	۹۳۸	۹۳۵	۹۴۹
۹۳۶	۹۴۸	۹۴۲	۹۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۵	۱۲۵۷	۱۲۵۱
۱۲۵۰	۱۲۵۴	۱۲۵۹
۱۲۵۸	۱۲۵۲	۱۲۵۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر یا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۲	۹۳۷	۹۳۶	۹۴۸
۹۳۵	۹۴۹	۹۴۱	۹۳۸
۹۴۶	۹۳۴	۹۳۹	۹۴۴
۹۴۰	۹۴۳	۹۴۷	۹۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۳	۱۲۵۹	۱۲۵۱
۱۲۵۲	۱۲۵۴	۱۲۵۷
۱۲۵۸	۱۲۵۰	۱۲۵۵

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام. (سورۂ رحمٰن)

اگر کسی کی آنکھیں درد کرتی ہوں تو اس آیت کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اسے پلا دیں، انشاء اللہ اس کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی اور پھر درد نہیں ہوگا۔ اگر آنکھوں میں شدید درد ہو رہا ہو تو اس آیت کو زعفران

سے پیشانی پر لکھ دیں، انشاء اللہ درد ٹھیک ہو جائے گا۔

اگر پیشانی پر دونوں کانوں میں یا چہرے پر کسی بھی طرح کی دکھن ہو تو اس آیت کو ۲۵ مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیں اور دونوں کانوں پر مل لیں، انشاء اللہ ہر طرح کی دکھن سے خواہ وہ کسی بھی وجہ سے ہو رہی ہو نجات مل جائے گی۔

اس آیت کا نقش آنکھوں کی تمام بیماریوں کے لئے اور ناک کان پیشانی اور پورے چہرے کی تکلیف دور کرنے کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۳	۵۱۶	۵۲۰	۵۰۶
۵۱۹	۵۰۷	۵۱۲	۵۱۷
۵۰۸	۵۲۲	۵۱۴	۵۱۱
۵۱۵	۵۱۰	۵۰۹	۵۲۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَالْاِکْرَام	ذِی الْجَلَالِ	رَبِّکَ	تَبٰرَکَ اسْمُ
۳۲۱	۷۳۰	۲۹۸	۸۰۶
۷۳۱	۳۲۳	۸۰۳	۲۹۷
۸۰۴	۲۹۶	۳۲۳	۳۲۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۶	۶۸۱	۶۸۸
۶۸۷	۶۸۵	۶۸۳
۶۸۲	۶۸۹	۶۸۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۹	۵۱۴	۵۱۲	۵۲۰
۵۲۱	۵۱۱	۵۱۷	۵۰۶
۵۱۵	۵۰۸	۵۱۹	۵۱۳
۵۱۰	۵۲۲	۵۰۷	۵۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۲	۶۸۷	۶۸۶
۶۸۹	۶۸۵	۶۸۱
۶۸۴	۶۸۳	۶۸۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲۰	۵۰۶	۵۱۳	۵۱۶
۵۱۲	۵۱۷	۵۱۹	۵۰۷
۵۱۴	۵۱۱	۵۰۸	۵۲۲
۵۰۹	۵۲۱	۵۱۵	۵۱۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۶	۶۸۷	۶۸۲
۶۸۱	۶۸۵	۶۸۹
۶۸۸	۶۸۳	۶۸۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۵	۵۱۰	۵۰۹	۵۲۱
۵۰۸	۵۲۲	۵۱۴	۵۱۱
۵۱۹	۵۰۷	۵۱۲	۵۱۷
۵۱۳	۵۱۶	۵۲۰	۵۰۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸۴	۶۸۹	۶۸۲
۶۸۳	۶۸۵	۶۸۷
۶۸۸	۶۸۱	۶۸۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو... پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی افادیت وتاثیر دگنی ہوجائے۔ نقش اگر کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں ... ہے۔ بازو والے نقش مرد دائیں بازو پر اور عورت بائیں بازو پر باند...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حکیم سرفراز احمد زاہد ملتان

کمالات جفر (حب کے سربستہ راز)

علاج بالمثل میں مریض کو فائدہ صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جب دوا امراض کے متماثل ہوتی ہے۔اس طریقہ علاج کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر چیز میں قوت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک مادی (ظاہری) دوسری روحانی یعنی باطنی۔ چنانچہ دوا کی روحانی قوت جب مرض کے متماثل ہوجاتی ہے۔تو دوا مقناطیس کی طرح کا مرض کو اپنے اندر جذب کرلیتی ہے۔اور مرض اچھا ہوجاتا ہے۔

بالکل یہی حال دعاء اور اجابت دعاء کا ہے۔اسماء باری تعالیٰ مجسم روحانی ہوتے ہیں۔ان کا باطن روحانیت سے ہوتا ہے۔اگر کسی اسم الٰہی کا باطن کسی مستغیث کے باطن سے متماثل ہوجائے تو وہ دعا کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور دعاء مستجاب ہوجاتی ہے۔ اور سائل اپنے مقصد کامیاب ہوجاتا ہے۔ یہ ہے دعاء کی مقبولیت کا فلسفہ جن کا انسان دینا میں متلاشی رہتا ہے۔

علم جفر نے یا اسی باطنی قوت کو معلوم کرنے کے لئے کچھ قواعد مقرر کئے ہیں۔اگر ان قواعد کی رو سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ اسماء الٰھیہ کا یا آیات قرآنیہ کا باطن کسی شخص کے باطن سے متماثل ہوجائے تو پھر اس شخص کی کامیابی وکامرانی میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہتا ہے۔ اس کی ہر دعاء مستجاب ہوتی ہے۔

جن اسماء الٰہی سے متماثلت پیدا ہوجائے وہی اسماء اس شخص کے لئے اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔ان کا ورد اگر اعتقاد اور خلوص نیت سے کیا جائے تو اس کا اثر سیف قاطع اور برق ساطع کی طرح ہوتا ہے۔ گویا فتح کامرانی کی کلید اس کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔

علم جفر کی رو سے ہر نام یا اسم کا حرف اول مستوی کہلاتا ہے۔ پاکستان میں تو میں نے اس اعظم نکالا لنے اور اس کی پڑھائی کا منفرد طریقہ کمالات جفر کے سے آئینہ قسمت جولائی ١٩٩٥ء میں پیش کر چکا ہوں۔

ہوسکتا ہے ہندوستان میں کسی کے پاس یہ شمارہ ہو اس مضمون میں ساتھ ہی موکلات اسماء الٰھیہ کی ایک فہرست بھی پیش کی تھی۔ جو اس وقت پہلی دفعہ پیش کی گئی تھی۔ یہ مضمون کیونکہ طلسماتی دنیا کے لئے خصوص طور پر لکھا جارہا ہے۔ اور یہ بھی علم جفر کے ذریعہ اسم اعظم استخراج کرنے کے لئے اصول وضوابط کے تحت،ایک حب کا سربستہ راز پیش کررہا ہوں۔ میں نے بار بار اس عمل کو اپنی زندگی میں ازمایا ہے اور ہمیشہ نتائج حیران کن طور پر ظاہر ہوئے۔کبھی مجھے الحمدللہ ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ بات ہوتی ہے سمجھنے کی۔ میں تو ہر بات کھول کر بیان کروں گا اب یہ کس کس کے ادراک میں آتا ہے یہ محنت کرنے والے کی کوشش پر منحصر ہے۔ میری طرف سے نہ اس میں کوئی بات چھپانے کی کوشش ہوگی اور نہ کبھی کسی کو گمراہ کرنے کی۔ سیدھا سادھا طریقہ لکھ رہا ہوں جو احباب علم جفر کی باریکیوں سے آشنا ہونگے وہ ضرور کامیاب ہونگے۔اس عاجز کو استادان کرام نے کبھی بخل کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ بخل سے بڑی لعنت کوئی نہیں اس سے بہتر ہے کہ لکھا ہی نا جائے۔

جو حاصل ہوا ہے وہ انشاء اللہ اپنی بساط کے مطابق بلا بخل پیش کرتا رہوں گا۔ خیر بات ہورہی تھی باطنی حروف مستوی کی۔تو جب دو لوگوں میں محبت کرانا مقصود ہو یا دو دوستوں میں عداوت کرانی ہو تو پہلے اس اسم کو حاصل کریں۔ جو مستوی ہو۔مگر اس عمل حروف مستوی حاصل کرنے کا طریقہ اسم اعظم کا استخراج کرنے کا طریقہ سے ذرا مختلف ہے۔اس لئے بیان کئے گئے طریقہ کار کو غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ حرف مستوی کو بطریق اسم لکھیں۔اسم مطلوب مع والدہ کے اعداد قمری سے حاصل کریں اور جمل کبیر بنائیں۔ ان اعداد کو منازل قمر پر طرح کریں جو باقی بچے اس عدد کے مطابق ابجد قمری سے عدد لے لیں۔ یہ حرف دلیلی کہلائے گا۔اب حسب طریق بالا طالب معہ والدہ کے اعداد لے کر منازل قمری پر طرح (تقسیم) کرکے حرف دلیلی حاصل کریں۔ اب حرف مستوی اور دونوں حروف دلیل

(مطلوب اور طالب کے) اعداد ابجد قمری سے لے کر جمع کریں اور ۲۸ پر تقسیم کردیں۔ جو حرف حاصل ہوگا یعنی تقسیم جو عدد باقی بچے اس کے مطابق حرف لیں گے یہ حاصل کردہ حرف سرّی کہلائے گا۔

طالب اور مطلوب کے اعداد کو ایک دوسرے سے نفی کریں۔ جو باقی بچے اس کا حرف بنائیں۔ یہ حرف طالب اور مطلوب کے درمیان واسطہ ہوگا۔ اب آپ کے پاس جس قدر حرف حاصل ہوئے ہیں۔ ان میں طالب اور مطلوب مع والدہ کے اعداد ملا کر ایک مخمس خالی القلب پر کریں۔ نقش پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۶۵ پر تقسیم کریں۔ اور حاصل قسمت کو ہر خانہ سے ضرب دیتے ہوئے تمام خانہ جات کو پر کریں۔ اگر ۶۵ پر تقسیم کرنے سے بقایا بچے تو خانہ نمبر ۱۵-۱۷-۱۹-۲۴-اور ۲۶ میں بقایا عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش مکمل ہو جائے گا۔ مخمس پر کرنے کے لئے طالع سعد ہونا چاہئے نظرات بھی سعد ہوں۔

اس مخمس کو عنصر کے مطابق تیار کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ اساتذہ نے صرف ایک ہی عنصر کے مطابق تیار کرنے کا کہا ہے۔ لیکن اپنا اپنا تجربہ اور عمل کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ رب جلال سب اس کا اثر دیکھ لیں گے۔

حروف مستوی معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ فصلیں چار ہوتی ہیں یعنی چاروں طرح کے موسم ہوتے ہیں۔ جن میں ربیع، خریف، صیف، اور شتا دوسرے لفظوں میں گرمی، سردی، خزاں، بہار ہے۔ عالمان جفر نے ہر فصل کو سات حروف مستوی دئے ہیں۔ مثلاً صیف یعنی گرمی کے موسم میں حروف آتشی ا ہ ط م ف ش ذ ہوتے ہیں۔ شتا یعنی سردی میں حروف آبی ب و ی ن ص ت ض مقرر کئے ہیں۔

فصل ربیع میں حروف بادی ج ز ک س ق ث ظ اور فصل خریف میں حروف خاکی د ح ل ع ر خ غ ہوتے ہیں۔ ہر حرف کا تسلط یعنی حکمرانی یعنی ہر موسم میں ۱۳ روز تک رہتی ہے۔

مثلاً جب آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو فصل ربیع شروع ہو جاتی ہے۔ تو پہلے ۱۳ روز تک حروف ج کی حکومت ہوگی۔ پھر ۱۳ روز حروف ز کی پھر ۱۳ تک حروف ک کی حکمرانی ہوگی۔ اس طرح سارا سال حروف کی حکمرانی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ مثال پیش کرتا ہوں۔

مثلاً ہم مئی کے مہینے میں عمل تیار کرنا چاہتے تھے۔ ۲۶ مئی کو اوج زہرہ اور ۲۹ کو مئی کو قران زہرہ مشتری ہوتا ہے مگر یہ مضمون مئی کے شمارہ میں نہ آسکے گا۔ اس لئے ۲۷ جولائی کو زہرہ مشتری تسدیس ہوگی۔ اس کے مطابق عمل کی مثال پیش کرتا ہوں۔ ویسے ۱۱ جولائی کو اوج شمس بھی ہوگا۔ اس لئے بھی یہ عمل مطلوب انسانی کی جگہ مطلوب عزت شہرت قائم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ۲۷ جولائی ۲۰۱۴ء کو عمل تیار کر رہے ہیں۔ ۲۰ مارچ ۲۰۱۴ء کو آفتاب برج حمل میں داخل ہوتو ۲۷ جولائی تک ۱۳۰ دن ہوئے۔ اب ہر حرف کو ج سے شروع کرکے ۱۳-۱۳ دن دئے تو اس طرح ۱۰ حروف بنتے ہیں پہلے ۱۳ دن ج کے اگلے ۱۳ دن ز اس کے اگلے ۱۳ دن ک کے اور آخری ۱۳ ہواں دن ل کا ہوگا۔ اس حساب سے ل ہمارے حرف مستوی ہوگا۔

اب مطلوب ملیحہ زیدی بنت بشریٰ۔ اعداد = ۶۳۶ ÷ ۲۸ باقی ۲۰ اور حرف ی۔

طالب حاشر بن امت النصیر = اعداد = ۱۳۳۱ ÷ ۲۸ باقی ۱۵ اور حرف س حروف = رص دلیلی ہوئے۔

اب ل ر س۔ ۳۰ + ۲۰۰ + ۶۰ = ۲۹۰ ÷ ۲۸ باقی ۱۰ اور حرف ی یہ حرف سرّی ہے۔

اب ہم حرف واسطہ معلوم کریں گے۔

۱۳۳۱ - ۶۳۶ = ۶۹۵ + ۱۰ = ۷۰۵ ÷ ۲۸ باقی ۵ حرف ہ حرف واسطہ کل حروف ل ر س ی ہ۔ ۳۰ + ۲۰۰ + ۶۰ + ۱۰ + ۵ + کل اعداد = ۳۰۵

اعداد طالب + مطلوب = ۶۳۶ + ۱۳۳۱ + ۳۰۵ = ۲۲۷۲ ÷ ۶۵ = ۳۴ باقی ۲۶۔

اب ہم نقش مخمس خالی القلب پر کریں گے۔ طریقہ اوپر لکھ کردیا گیا ہے۔

ہر خانہ میں چال نقش یعنی نمبر دیا گیا ہے اس نقش میں خانہ نمبر ۸ اور ۱۸ نہیں ہے۔

اس نقش کو ساعت زہرہ تثلیث وتسدیس زہرہ ومشتری یا زہرہ یا قمر میں بنائیں تو بہتر ہے۔ قمر زائد النور ہو۔ انشاء اللہ مطلوب ایسا تسخیر ہوگا کہ ساری زندگی ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے ہاشمی روحانی مرکز کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔
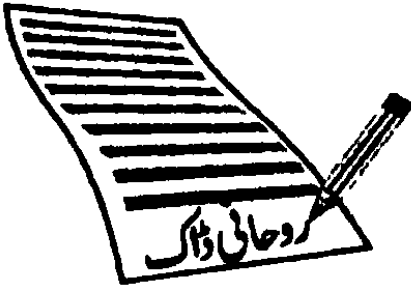
□□□□□□□□□□□□□□□□□□

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

سلسلہ بدگمانی

سوال از: نور محمد قادری۔

عرض گزارش یہ ہے کہ علماء کرام شیطان کی حاضرات کررہے ہیں۔ (۱) مولانا قاری عبدالکریم صاحب نعمانی خلیفہ پیر فقیر ذوالفقار صاحب (۲) مولوی عبدالجبار مظاہری استاد حدیث دارالعلوم امان الاسلام یہ دونوں شیطان کی حاضرات کرتے ہیں۔ شیطان سے مدد طلب کرتے ہیں اور لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہورہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قاری کریم پر لعنت فرمائی اور عبدالجبار مظاہری پر لعنت فرمائی جو شیطان سے مدد طلب کررہے ہیں اس پر لعنت نہیں ہوگی تو پھر کیا ہوگا۔ دیگر علمائے کرام بھی شیطان کی حاضرات کرنے کا عمل سیکھ رہے ہیں، شیاطین کے کام میں پیسہ زیادہ ہے جس پر چاہو شیطان مسلط کردو اور پھر اس کا علاج کرو۔ پیسے بھی لو اور اقتدار بھی۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ علماء کرام کو شیطان کی حاضرات کرنے سے اور شیطان کا مرید بننے سے بچائے، آمین۔

جواب

خدا ہی جانے آپ کے ذہن میں یہ بات کس نے ڈال دی ہے کہ علماء کرام شیطان کی حاضری کرنے میں مصروف ہیں۔ آپ نے کچھ علماء کرام کے نام بھی نقل کئے ہیں ان میں سے ایک حضرت مولانا ذوالفقار نقش بندی کے خلیفہ بھی ہیں اور دوسرے صاحب مدرسہ مظاہر العلوم میں حدیث کا درس دیتے ہیں۔ ان حضرات سے اس بات کی امید کیسے کی جاسکتی ہے کہ یہ لوگ شیطان کو حاضر کرکے اس سے کچھ استفادہ کرتے ہوں گے۔ جہاں تک حضرت پیر ذوالفقار مدظلہ العالی کا معاملہ ہے تو وہ اپنے مریدوں کو اس بات کی نصیحت کرتے ہیں کہ ہر ہر معاملے میں اللہ سے ڈرنا چاہئے اور ہر ہر معاملے میں احتساب آخرت کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ سلوک وطریقت کی بنیاد ہی خوف خدا اور فکر آخرت ہے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کا کوئی مرید یا ان کا کوئی خلیفہ شیطان کی حاضری کرکے لوگوں کی تشخیص کرتا ہو۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کو علماء کے بارے میں کسی بدخواہ نے بدگمانی میں مبتلا کردیا ہے اور بغیر تحقیق کے آپ ان سے بدظن ہوگئے ہوں۔ ہم ان علماء کے بارے میں ہرگز ہرگز یہ یقین نہیں کرسکتے کہ وہ مجمع لگانے کے لئے یا خلق خدا کو متاثر کرنے کے لئے شیطانی حاضرات کا سہارا لیں گے اور کسی بھی کام میں شیطان کے محتاج ہوکر اپنا کوئی قدم اٹھائیں گے۔

روحانی عملیات کی اساس توحید باری تعالیٰ پر رکھی ہوئی ہے۔ اللہ سے ڈرنے والا ہر عامل اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی کام میں کامیابی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو، ان کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں، نہ سمندر میں طوفان اٹھتے ہیں، نہ چاند سورج طلوع ہوتے ہیں، نہ آسمان پر ستارے جگمگاتے ہیں۔ ان کی مرضی کے بغیر چمن میں نہ بہار آتی ہے نہ خزاں اور ان کی مرضی کے بغیر نہ کوئی مریض صحت یاب ہوتا ہے اور نہ ہی کسی بیمار کو موت آتی ہے۔ تمام برحق عاملین ان عقائد کے قائل ہوتے ہیں اور اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت کاملہ پر ان کا ایمان ہوتا ہے۔ حضرت پیر ذوالفقار کے تمام

مریدین طلباء مدرسہ، مدرسہ مظاہر العلوم اور دارالعلوم دیوبند جیسی درسگاہوں کے تمام اساتذہ اللہ کی وحدانیت کے قائل ہیں اور ان سب کا ایمان ویقین یہ ہے کہ اللہ کی مرضی ہی سے دوائیں اپنا اثر دکھاتی ہے اور اللہ ہی کی مرضی سے تعویذات بھی موثر بنتے ہیں۔ بے شک سفلی عاملین اور اُن پڑھ قسم کے شعبدے باز شیاطین کی حاضری کرتے ہوں گے وہ شیاطین سے استمداد کرتے ہوں گے اور شیاطین سے مدد حاصل کرکے اپنی دکانیں چلاتے ہوں گے، لیکن اس طرح کے حرکات سے علماء حق اور علماء دین کو منسوب کرنا محض ایک طرح کی الزام تراشی ہے۔ حدیث میں آتا ہے جو شخص کسی کی بات سن کر بغیر تحقیق کے اس کا یقین کرلے وہ بھی جھوٹا ہی ہے۔ آج کے دور میں جب کہ تہمت اُچھالنا لوگوں کا ایک مشغلہ سا ہوگیا ہے، کسی کے بارے میں اس طرح کی بے ہودہ باتیں سن کر بالخصوص علماء دین کے بارے میں سن کر ایک دم یقین نہیں کرنا چاہئے، بلکہ پوری تحقیق کرنی چاہئے اور خود ان علماء کی مجلسوں میں جانا چاہئے جن کی طرف یہ خرافات منسوب کی گئی ہیں جب تک صحیح معنوں میں الزام تحقیق پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ جائے۔ ایسی ویسی باتوں کا یقین نہیں کرنا چاہئے۔

آپ نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قاری کریم پر، عبدالجبار مظاہری پر لعنت فرمائی۔ ہمارے خیال میں یہ محض ایک مبالغہ ہے اور ایک طرح کی بدگمانی ہے۔ اگر ہم آپ سے یہ پوچھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حضرات پر کب لعنت فرمائی، کس نے اس طرح کے خواب دیکھے تو آپ کیا جواب دیں گے اور اگر آپ کوئی جواب دے بھی دیں تو آپ کا جواب کیا پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے گا؟ کون آپ کا یقین کرے گا؟ بے شک اگر کسی کے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہوں تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں گے، شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں آنے کی قدرت نہیں رکھتا، لیکن جو شخص یہ کہہ رہا ہو کہ اس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جھوٹ بھی تو بول سکتا ہے اور پھر پوری تاریخ محمدیؐ اس بات پر شاہد ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی اپنے دشمنوں پر بھی لعنت نہیں بھیجی۔ انہوں نے اپنے ان دشمنوں کو بھی معاف کردیا تھا جن سے دنیا تو کیا خدا بھی ناراض تھا۔ آپ کا دل تو سمندر سے بھی بڑا تھا۔ آپ کے دل میں زمین وآسمان سے بھی بڑی وسعت تھی۔ حد تو یہ ہے کہ آپ نے رئیس المنافقین کی بھی نماز پڑھانے کی تیاری کرلی تھی، اس وقت قرآن حکیم کی یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ اے محمدؐ آپ ان منافقین کے لئے استغفار کریں، یا نہ کریں یا ۷۰ ہزار مرتبہ بھی استغفار کریں تو اللہ انہیں معاف کرنے والا نہیں۔ کسی پر لعنت بھیجنا مزاج محمدی کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرنا بہت بڑا الزام ہے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

گستاخی کی معافی ایسا لگتا ہے کہ آپ کو کچھ علماء سے پرخاش ہے اور اسی لئے آپ اس طرح کی باتوں کی جگالی کررہے ہیں اور جو لوگ برے ہیں، شیطانوں کو حاضر کرکے سفلی عمل کررہے ہیں ان کی بات چھوڑیئے ان کا ذکر کرکے کیوں اپنے منہ کا ذائقہ خراب کرتے ہیں۔ آپ طلسماتی دنیا کی تحریک کی تائید کیوں نہیں کرتے جو اللہ کی وحدانیت کو فروغ دینے کے لئے شروع ہوئی اور جس نے روحانی عملیات پر پڑی ہوئی گرد کو صاف کرنے کے لئے انتھک جدوجہد کی شروعات کر رکھی ہے۔ اس تحریک کا ساتھ دیں، جب آپ کسی چراغ کی حفاظت کریں گے، جہالت کی تاریکیاں خود بخود مٹ جائیں گی۔

آپ سے بطور خاص ہماری درخواست یہ ہے کہ کسی برے آدمی کی تائید کرنے سے شاید اللہ تعالیٰ اتنے ناراض نہیں ہوتے جتنے ناراض وہ اس وقت ہوتے ہیں جب کوئی انسان کسی اچھے انسان پر الزام لگا رہا ہو۔ آپ نے سنا ہوگا کہ دس مجرمین کو قانون اگر معاف کردے تو عرش الٰہی نہیں تھرتھراتا، لیکن اگر دنیا کا کوئی قانون کسی بے قصور کو سزا دیتا ہے تو عرش الٰہی تھرّا اٹھتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین ہم سب کو دوسروں کی عزت وتکریم کرنے بالخصوص علماء دین اور اساتذہ حدیث کا اکرام واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خواہ مخواہ کی بدگمانیوں سے ہم سب کو محفوظ رکھے، آمین۔

گھر کی اُلجھنیں

سوال از: روبینہ رفیق ــــ بیجاپور

عرض گزارش ہے کہ بندی خیریت سے رہ کر آپ حضرت کی خیریت بھی نیک ورنیک چاہتی ہے۔ ہم دو بہن اور دو بھائی ہیں۔ چاروں کی الحمدللہ شادی ہوئی ہے، لیکن اولاد کی دولت سے محروم ہیں۔ بھائی محسن اور ابوبکر اور بہن شاہین بیجاپور میں رہتی ہیں اور میں کھجوری میں

رہتی ہوں، بھائی اور امی ابا شولا پور مکنیشوری نگر مکہ مسجد کے سامنے گھر ہے۔ ابو کا نام محمد رفیق ہے، شراب کے بغیر بیمار پڑتے ہیں اور امی شوگر سے پریشان ہیں۔ امی کا نام سلیمہ ہے۔ (دادی کا نام شکر ماہے، لیکن اب انتقال ہو چکا ہے) اور ہم قرضے میں پھنسے ہوئے ہیں اور بھائی موسم عرف ہے۔ محسن نام ہے، کاروبار کوئی جم نہیں رہا ہے، مہربانی کرے ہمارا علاج فرمائیں بہت بہت مہربانی ہوگی۔ کسی قریبی شمارے میں جواب سے نوازیں، ہم آپ کے بہت مشکور ہوں گے۔

جواب

افسوس کی بات ہے کہ آپ کے والد اگر شراب نہیں پیتے تو بیمار پڑجاتے ہیں، گویا کہ وہ شراب نہیں پیتے بلکہ شراب انہیں پی رہی ہے۔ بہت دکھ کی بات ہے کہ کوئی مسلمان شراب پیتے پیتے اس مقام پر پہنچ جائے کہ اگر وہ شراب چھوڑنا بھی چاہے تو شراب اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو اور ایک شراب ہی کیا ہر گناہ کا یہی حال ہے کہ جب گناہ کرتے کرتے ایک طویل زمانہ ہو جاتا ہے تو پھر جب گناہ گار گناہ چھوڑنا چاہتا ہے تو گناہ اسے نہیں چھوڑتا اور گناہ کی وجہ سے جو رسوائی اسے ملتی ہے ہمیشہ اس کا پیچھا کرتی رہتی ہے، لیکن اگر ایمان پختہ ہو جائے تو پھر کوئی بھی شخص مرنا پسند کرتا ہے گناہ کی طرف پلٹنا پسند نہیں کرتا۔

جگر مرادآبادی حد سے زیادہ شراب پیا کرتے تھے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے بیعت ہونے کے بعد انہوں نے شراب چھوڑ دی تھی۔ ایک بار ان کے کلیجہ میں شدید درد اٹھا، کسی ڈاکٹر نے ان کی بے قراری دیکھ کر مشورہ دیا کہ جگر صاحب تمہارا یہ درد کم ہوسکتا ہے بس تم شراب کے چند گھونٹ پی لو۔ جگر مرادآبادی نے کہا کہ اپنے پیر سے اپنے رب کی گواہی میں شراب نہ پینے کا عہد کر چکا ہوں۔ میں مرنا پسند کروں گا لیکن شراب کا ایک گھونٹ پینے کی بھی غلطی نہیں کر سکتا۔ کاش آپ کے والد کو بھی اللہ تعالیٰ ایمان میں اسی طرح پختہ کردے اور وہ اپنے رب کی خاطر جان دینا پسند کریں، لیکن شراب کو منہ لگانا پسند نہ کریں۔ شرابی سے اللہ تعالیٰ اس قدر ناراض رہتے ہیں کہ جب موت کا فرشتہ روح نکالنے کی غرض سے آتا ہے تو شرابی کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری نہیں ہوتا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صاحب ایمان کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ شراب کو منہ نہ لگائے اور اگر عادت پڑ چکی ہے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی خاطر اس بری عادت سے تائب ہو جائے۔

اولاد کے لئے دو وظیفے یاد رکھیں۔ نماز فجر کے بعد روزانہ سو مرتبہ ''یَاخَالِقُ'' اور عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ ''یَاصَبُوْرُ'' پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ ان وظیفوں کی پابندی کرنے والے اولاد کی دولت سے سرفراز ہوں گے۔

اپنی والدہ سے کہیں روزانہ صبح شام قرآن حکیم کی اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ لیا کریں اور کھانا کھانے سے پہلے صرف ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، انشاء اللہ کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑے گی اور شوگر نارمل ہو جائیگی۔ صبح شام جب اس آیت کو پڑھیں تو اول وآخر ایک بار درود شریف بھی پڑھا کریں، کھانے سے پہلے جب پڑھیں تو درود شریف پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ آیت یہ ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۝

(سورۂ بنی اسرائیل سپارہ نمبر:۱۵)

قرض سے نجات پانے کے لئے گھر کا ہر فرد پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ کرے اور ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول رکھے اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد ۳۱ مرتبہ یہ دعا پڑھنے کی عادت ڈالے۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اگر یہ دعا پڑھتے وقت بالوں میں کنگھی کرتے رہیں تو بہتر ہے، انشاء اللہ بہت جلد قرض سے نجات ملے گی۔

کسی بھی کاروبار کو مستحکم کرنے کے لئے روزانہ ''یَامُغْنِیْ'' تین سو مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اگر روزانہ ''یَاوَاسِعُ'' بھی ۱۳۷ مرتبہ پڑھتے رہیں تو انشاء اللہ کاروبار مستحکم ہو جائے گا اور آمدنی کی نئی نئی راہیں کھلیں گی۔ اپنے بھائیوں سے کہئے کہ وہ خود بھی ان وظیفوں کی پابندی رکھیں اور اپنے اللہ سے اپنی کامیابی کے لئے بھی دعا کرتے رہیں، کوئی بھی بندہ جب اپنے رب سے خود مانگتا ہے تو اس کی کامیابی کے راستے جلد کھلتے ہیں، کیوں کہ اللہ مانگنے والے سے خوش ہوتا ہے اور مانگنے والے کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس دنیا میں ہمارے تعلقات لوگوں سے جب خراب ہوتے ہیں جب ہم ان کے سامنے اپنا دست سوال دراز کریں اور اللہ سے ہمارے تعلقات اس وقت خراب ہو جاتے ہیں جب ہم ان سے مانگنا چھوڑ دیں۔ اللہ سے اپنے تعلقات کو

مضبوط کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں اور وقتاً فوقتاً اس کے سامنے اپنی حاجتیں بیان کرتے رہیں۔ ہم بھی آپ کے افراد خانہ کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ انہیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے اور انہیں مسائل ومصائب سے کلی طور پر نجات عطا کرے۔

روزگار کی کشمکش

سوال از: مولانا محمد نذر الاسلام ـــــــــ بنگلہ دیش

میری عمر تقریباً ۴۳ سال ہے۔ میرے بچپن میں والد جی کا انتقال ہوگیا، ماں کے زیر سایہ بڑی جدوجہد سے بڑا ہوا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے دورۂ حدیث کی تکمیل کی، شروع میں ایک مدرسہ میں درس وتدریس کا کام لیا۔ پھر تنگیٔ معیشت کی وجہ سے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں نوکری کرلی، کچھ دن بعد بے خوابی کی مرض میں مبتلا ہوا مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک قسم کا سِحر مرض تھا۔ ڈاکٹر سے علاج کرایا، لیکن خوب اچھا نہیں ہوا۔

اجتماعی فیملی میں رہتے وقت ہی شادی کی۔ دو بچے پیدا ہوئے، لڑکا بڑا لڑکی چھوٹی، کچھ دن بعد میرے بڑے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ بھابی جی نے کل مال وجائیداد پر اپنا قبضہ کرلیا، مجھے ان سے محروم کردیا۔ میں اس نقصان کی تلافی کرنے نہیں پایا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ خویش واقارب مجھے محبت کرتے ہیں، مگر وہ بھی کچھ انصاف کرنے نہیں پائے۔

(۲) ادھر میں ہسپتال کی فیس میں بہت سارے کام کرنے کے باوجود کماحقہٗ اجرت پانے سے محروم رہا۔ ضرورت کے وقت مالک صاحب کے سامنے ٹھیک ٹھاک باتیں یا دعویٰ پیش کرنے نہیں پاتی اس وجہ سے مجھے لگتا ہے کہ میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ محروم رہ جاتا ہوں میری ترقی نہیں ہوتی۔

(۳) اُدھر میں مدرسہ میں خارجی اوقات میں درس وتدریس کے کام میں اچھی طرح مشغول تھا۔ اچانک ایک دن مدرسہ کے کئی کمیٹی ممبر نے ایک سازش کی۔ میں ہسپتال میں نوکری کرتا ہوں۔ عورتیں میرے سامنے آتی ہیں، ان سے میں لین دین کرتا ہوں یہ وجوہات کھڑے کرکے مجھے مدرسہ سے حسداً ظلماً نکال دیا۔ اب میں درس وتدریس کی خدمت سے محروم ہوچکا ہوں۔

(۴) کچھ لوگ میری سادگی اور سیدھا پن کی وجہ سے مجھے دھوکہ دیتے ہیں۔ نقصان پہنچاتے ہیں، میں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا، طرح طرح کی محرومی مجھے پریشان کرتی ہیں، جن کی وجہ سے میں زندگی بھر قابل ذکر کوئی ترقی نہیں کرپایا۔ ان کی وجوہ کیا ہیں؟ ان سے بچنے کے راستے اور طریقے کیا ہیں؟ اگر مہربانی کرکے بتائیں تو زندگی بھر ممنون ومشکور ہوں گا ـــــ اللہ جل جلالہٗ آپ حضرات کو اپنے فضل وکرم سے نوازے آمین۔

جواب

آپ کے خط سے آپ کے حالات کا علم ہوا اور اندازہ ہوا کہ آپ کن مسائل کا شکار ہیں۔ آپ پانچوں وقت کی نماز تو پڑھتے ہی ہوں گے۔ ہم آپ کو پانچ وظیفے بتائیں گے اگر آپ نے روزانہ ان کی پابندی کرلی تو آپ کو ان مسائل سے نجات مل جائے گی جن کا آپ شکار ہیں۔ آپ کو ملازمت میں ترقی ملے گی، آمدنی میں اضافہ ہوگا اور مقبولیت اور محبوبیت بھی آپ کو عطا ہوگی۔ بہت آسان وظیفے ہیں بس ایمان ویقین کے ساتھ آپ کو انہیں جاری رکھنا ہے اور خاص طور پر تعداد کا دھیان رکھنا ہے، کم بیش نہ کریں تو بہتر ہے۔

نماز فجر کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ بار، نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ بار، نماز عصر کے بعد "یَا رَزَّاقُ" ۳۰۸ بار، نماز مغرب کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر تین سو بار، نماز عشاء کے بعد "یَا وَاسِعُ" ۱۳۷ بار پڑھنے کا معمول بنائیں، جمعہ کی نماز سے پہلے غسل کریں، جو بھی اچھا لباس میسر ہو اس کو جمعہ کے دن پہنیں، نماز سے پہلے خوشبو کپڑوں پر لگائیں اور نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح یعنی سو بار درود شریف پڑھیں۔ اگر آپ نے ان وظائف کی پابندی کرلی تو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ آپ کے بھی مسائل حل ہوجائیں گے۔ کاروبار اور روزگار میں ترقی ملے گی، دل کا سکون بھی میسر رہے گا اور گھر میں خوش حالیاں بھی آئیں گی۔

تو مانگنے کے طریقے سے مانگ کر دیکھ
در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

اُف یہ آوازیں

سوال از: امتیاز احمد بٹ ـــــــــ کشمیر

عرض یوں ہے کہ میرے ساتھ تقریباً دس سال سے ایک مسئلہ

در پیش آتا ہے۔ میرے ساتھ غیبی آوازیں، ان آوازوں سے گالی گلوچ بھی کیا جاتا ہے۔ ان ناموں کے ساتھ بڑی نفرت ہوتی ہے۔ یہ نام میری ہمسایہ لڑکی جو کہ شادی شدہ ہے اور دوسرا مرد وہ بھی شادی شدہ ہے۔ اکثر میرے ساتھ نہ جانے کیا کیا ہوتا جا رہا ہے، جیسے یہ لوگ چونکہ مجھ سے دور ہیں، لیکن ان کی غیبی آوازیں اکثر و بیشتر میرے کانوں میں گونجتی ہیں۔ بارہا یہ مسئلہ میں نے مقامی ائمہ مساجد اور بزرگ حضرات کی نوٹس میں لایا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا کوئی خاطر خواہ حل نہ ہی طلب جدید اور نہ ہی اسلامی طریقے سے دیا۔ اب آپ حضرات سے عرض ہے کہ کوئی ایسا نسخہ برائے مہربانی بتائیں تاکہ مجھے اس عذاب سے نجات ملے۔ دوم مجھے جن افراد سے اندیشہ ہے ان کے متعلق بھی میرا دل مطمئن ہوجائے اور ان غیبی آوازوں سے نجات مل سکے۔ چونکہ یہ آوازیں صرف میں سن سکتا ہوں۔ اصل میں کیا ہے مجھے قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا حل تجویز کریں۔

جواب

یہ آوازیں جو مختلف انسانوں کی آوازوں سے مشابہ ہوکر آپ کے کانوں میں آتی ہیں یہ جنات کی آوازیں ہیں۔ جو کسی وجہ سے آپ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، ان آوازوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کو کسی معتبر قسم کے عامل سے رجوع کرنا چاہئے تھا۔ اگر آپ کسی اچھے اور قابل اعتبار عامل سے رجوع کر لیتے تو اللہ کے فضل سے آپ کو ان آوازوں سے نجات مل جاتی۔ آپ جہاں بھی رہتے ہیں وہاں روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت خود کرتے یا کسی سے کراتے تو اس تلاوت کی برکت سے بھی آپ کو ان آوازوں سے نجات مل سکتی تھی، لیکن ایسا لگتا ہے کہ پوری سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ آپ نے ان آوازوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش نہیں کی۔ ابھی بھی ہمارا مشورہ یہی ہے کہ کسی مقامی عامل سے رابطہ کریں اور ان کے سامنے پوری صورت حال بیان کریں۔ روحانی علاج ہوگا تو انشاء اللہ آپ کو ضرور فائدہ ہوگا۔ جب تک کسی عامل سے رابطہ نہ ہوسکے تو روزانہ صبح شام اصحاب کہف کے نام حسب ذیل پڑھیں۔ اور صبح شام ۲۱ مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک جگ پانی پر دم کرلیں۔ تھوڑا سا پانی پی لیں، گھر کے دوسرے افراد کو بھی پلادیں اور باقی پانی روزانہ گھر کی سبھی دیواروں پر اور گھر کے سبھی کونوں میں چھڑک دیں۔ بیت الخلا کے کونوں میں پانی نہ چھڑکیں۔ انشاء اللہ آپ کو ان آوازوں سے نجات مل جائے گی، لیکن اس عمل پر قناعت نہ کریں، کسی عامل سے علاج بھی کرالیں تو بہتر ہے۔ اسماء کہف یہ ہیں۔

الٰهی بحرمة یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذر فطیونس، کشا فطیونس، تبیونس، یوانس بوس، وکلبهم قطمیر وعلی اللّٰه قصد السبیل ومنها جائر ولو شاء اللّٰه لهداکم اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

اگر ان ناموں کو لکھ کر گھر میں چسپاں بھی کرلیں تو بہتر ہے۔

جادو ٹونے سے پریشانی

سوال از: مومنہ زہرہ ——— بلہاری

آپ کا مبارک نامہ ہوا اور اس کو قلب کر کے روانہ کی ہوں اس میں کچھ غلطی ہو تو معاف فرمائیں اور درست کرنے کی درخواست کرتی ہوں۔ آپ کے بتائی ہوئی باتوں اور اس کتاب کا مطالعہ کیا، مگر بندی ناچیز عورت ہونے کے مجبوری ظاہر کرتی ہے۔ میرا ہر ماہ کا وقت جو ناپاکی کا ہے مقرر نہیں۔ نوچندی جمعرات ہر وقت ہر ماہ نہیں ملتی، چھ سال سے کالی خسرہ ہو رہی ہے۔ میرے دیور اور اس کی بیوی ناجائز کالا جادو کرواتے ہیں۔ ہر ماہ ہر جمعہ میری اور میرے گھر والے اور میرے خاوند کی طبیعت پر حملہ ہو رہا ہے۔ پچھلی بار یا تیسرا سال سے یہی حال ہے، خدا ہی ہم پر آپ جیسے نیک لوگوں کی دعا دعوت کی محنت اور اس کی برکت سے زندہ رکھا ہے، خدا کا شکر ہے۔ میں اس بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں، خط سے میری مدد کرو، مہربانی ہوگی یا کوئی تعویذ یاذکر دو میرے شوہر کو کوئی روزی نہیں ملتی ہے۔ کھیت بک رہا ہے، رہنے کو گھر خاص نہیں ہے، کوئی روزی یا تجارت شروع کریں گے تو نقصان ہوتا ہے۔ کھیت بیچنے گئے تو نقصان کوئی لینے کے بعد خریدتا نہیں ہے، روپیہ لاکھوں کا ڈالنا، برباد ہونا اور قرض لے کر بیٹھے رہنا ایسا ہوتا ہے۔ دعا صدق وظائف سب کرنے کے باوجود کوئی راستہ نہیں۔ میری مدد کرو، مجھ کو گھر سے باہر کوئی جگہ جانے سے کھانسی لگ جاتی ہے، رات اور دن کھانسی ڈاکٹر کا علاج اور ہر طرح کی دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ مجھ کو کہتے ہیں یہ جادو ہے، کوئی دوا نہیں لگتی ہے۔

آپ میرے والد بزرگ ہیں، میرے لئے علاج کرنے کی درخواست کرتی ہوں، دعا یاذکر یا کوئی قرآنی آیت سے مدد کرو، میرے

شوہر شوگر اور B.P ہو گیا ہے اس کا خاص بھائی جادو کرواتا ہے، وہ مندر کو جاتا ہے، اس کی عورت غیر قوم سے ہے، ہر وقت میرے اور میرے شوہر پر جادو حملہ کرتا ہے، میرے ماں باپ نہیں ہیں، میں یتیم ہوں، میرا خدا کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے، نہ رہنے کو گھر ہے نہ میرے شوہر کو تجارت میں نقصان ہے، بیماری اور پریشان حالت میں زندگی گزر رہی ہے، دعا کرو اور کوئی ذکر یا علاج کی درخواست کرتی ہوں، مدرسہ چلانے کی کوشش کر رہی ہوں، مگر روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے خاموش ہوں۔ آپ کی دعا کی محتاج۔ فوراً جواب کی طالب ہوں۔

جواب

آپ روزانہ "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ" دو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں اور سات چھواروں پر اسی آیت کو سو سو بار پڑھ کر دم کر دیں اور ایک بوتل پانی پر اسی آیت کو دو سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں، پھر روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھا کر پڑھا ہوا پانی پی لیں، لگاتار سات دن تک اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا اتر جائے گا۔

اگر اس نقش کو گلے میں ڈال لیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

اس کے ساتھ ساتھ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گھر میں لٹکالیں، اگر گھر میں برآمدہ ہو تو برآمدے میں لٹکادیں ورنہ کسی بھی کپڑے میں لٹکادیں، انشاء اللہ ہر طرح کے اثرات اور جادو ٹونے سے گھر کی، گھر والوں کی حفاظت رہے گی اور آپ بھی جادو ٹونے سے نجات پالیں گے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

ان دونوں نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

صرف جذبۂ خدمت کافی نہیں

سوال از: وسیم احمد ــــــــــ گجرات

میرا نام وسیم احمد ہے۔ میں گودھرا گجرات کا رہنے والا ہوں۔ بحمد اللہ تعالیٰ میں حافظ قرآن ہوں اور عالم کلاس میں عربی چہارم تک تعلیم حاصل کی ہے۔ مگر والد محترم کی عادت اچھی نہیں تھی اور وہ اپنی زندگی فقیروں کے ساتھ ہی گزارتے تھے۔ اسی لئے میں آگے نہیں پڑھ سکا۔ گھر میں کوئی دوسرا نہیں تھا، اس لئے والدہ نے بھی غلط قدم اٹھادیا تھا، مگر بڑوں کے مشورے سے میں تعلیم چھوڑ کر کاروبار میں لگ گیا۔

اس کے بعد مجھے لوگوں کی خدمت کا شوق تھا، کسی کو تکلیف ہوتی تو میں کسی عامل سے ملادیتا اور عاملوں کی خدمت کرتا اور مریضوں کے پیچھے محنت کرتا، اسی طرح میں نے بنگال و بہار کے عاملوں سے دوستی کر کے روحانی علم سیکھنے کے لالچ میں اپنے شہر میں لاتا رہا اور ان کی خدمت میں مشغول رہا، مگر کسی سے کچھ حاصل نہ ہوسکا، سب اپنی اپنی جیب بھر کر چلے گئے۔ گھر کے حالات کی وجہ سے آپ سے ملاقات نہ کر سکا اور نہ ہی آپ کا شاگرد بن سکا ہوں، چونکہ تنخواہ محدود ہونے کی وجہ سے اور والدہ محترمہ کی بیماریوں کو مدنظر رکھ کر سفر ممکن نہ ہوسکا۔ ابھی میں علماء کے مشورے سے بریلوی مسجد میں امامت کروا رہا ہوں اور لوگ تعویذات کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں، آپ کے خصوصی نمبرات اور رسالوں سے لوگوں کو فیض پہنچاتا ہوں اور مریضوں اور عاملوں کو آپ سے تعلق رکھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ آپ کے رسالوں سے ہماری ہمت میں اضافہ ہوا ہے اور الحمد للہ لوگوں کی خدمت بغیر لالچ کے کر رہا ہوں، اگر ممکن ہو تو رسالوں میں آنے والے عملیات کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ میں عنقریب انشاء اللہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہو جاؤں گا۔ شاگردی کی شرطیں ضرور

بتادیں اور مجھے اور گھر والوں کو ضرور خاص دعاؤں میں یاد فرمائیں اور علماء کے مشورے سے میں بریلوی علماء کے ساتھ تقریر کرنے جاتا ہوں، تقریر میں خلوص نیت کی دعا اور خاص عمل ضرور بتائیں۔

جواب

خدمت کا جذبہ قابل قدر ہوتا ہے، لیکن خدمت خلق اگر صحیح طریقہ سے نہ ہو تو پھر خدمت خلق، خلق خداوندی کے لئے وبال بھی بن جاتی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ نیم ملا خطرہ ایمان اور نیم حکیم خطرہ جان ہوا کرتے ہیں، اگر آپ اللہ کے بندوں کی صحیح طور پر خدمت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے روحانی فن کو سیکھنا ضروری ہے۔ جب تک آپ اس فن کو باقاعدگی کے ساتھ نہیں سیکھیں گے تب تک بات نہیں بنے گی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ اگر آپ کو کوئی روحانی علاج کی اجازت بھی دیدے تب بھی اس سے کچھ ہونے والا نہیں ہے۔ اجازت تو برائے برکت بزرگوں سے لی جاتی ہے۔ فن سیکھنا تو بہرحال ضروری ہوتا ہے اور آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ کتابیں پڑھنے سے علم حاصل نہیں ہوتا، کتابیں پڑھنے سے صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ صاحب علم بننے کے لئے کسی نہ کسی استاد سے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

ہمارے خیال میں آپ نے کافی وقت ضائع کر دیا ہے اگر شروع ہی سے آپ اس طرف سنجیدگی سے دھیان دیتے تو اب تک کافی کچھ آپ نے حاصل کرلیا ہوتا۔ ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہے، کسی فنکار سے اور کسی عامل کامل سے آپ اس فن کو باقاعدگی کے ساتھ سیکھ لیں اس کے بعد آپ کی خدمتیں اعتبار کی سند حاصل کرلیں گی اور لوگ آپ سے رجوع کرکے ایک طرح کا سکون حاصل کریں گے۔ جہاں تک شفا کی بات ہے تو وہ ہر صورت میں اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر اور اس کے حکم کے بغیر کسی بیمار کو شفا اور تندرستی حاصل نہیں ہوتی، لیکن مریضوں کا علاج کرنے کے لئے صحیح معنوں میں ڈاکٹر حکیم اور عامل بننا ضروری ہے۔ جب تک علاج ومعالجہ کی تعلیم وتربیت باقاعدگی کے ساتھ حاصل نہ کرلی جائے۔ اللہ کے بندوں کا علاج محض جذبۂ خدمت کی نیت سے کرنا درست نہیں ہے، اس سے کئی جانوں کو خطرہ درپیش رہے گا اور کتنے حادثے آپ کے اپنے ہاتھوں سے ہوجائیں گے۔

ہمارا شاگرد بننا چاہیں تو اس کے لئے یہ تفصیل نوٹ کرلیں۔

اپنا نام، والدین کا نام، اپنا پہچان پتر، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنے چار فوٹو، اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر اور ہاشمی روحانی مرکز کے نام ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ روانہ کریں۔ آپ کی شاگردوں میں انٹری ہوجانے کے بعد جو کتابچہ آپ کو روانہ کیا جائے گا اس میں درج شدہ ریاضتیں آپ کو ادا کرنی پڑیں گی اور نہایت سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ اس کتابچے کی تمام ریاضتوں کو عملی جامہ پہنانا پڑے گا۔ تب ہی آپ کے اندر عامل بننے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو قابل اعتبار عامل بننے کی صلاحیت بھی بخشے اور توفیق بھی اور اللہ آپ کے ہاتھوں سے اپنے ضرورت مند بندوں کی خدمت لے۔ بے شک خدمت ایک ایسی عبادت ہے۔ جس میں ریا ونمود بھی نظر انداز کردیا جاتا ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں بہتر انسان وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔ جو لوگ خدمت خلق میں مصروف رہتے ہیں وہ اللہ کی نظروں میں محمود ہوتے ہیں اور اللہ کی ضرورتیں اور خواہشیں دونوں جہاں میں پوری کرتا ہے۔

نظر بد سے نقصان

سوال از: مصباح شکیل ـــــــ حیدرآباد

طلسماتی دنیا کا دو تین سال سے مطالعہ کر رہی ہوں۔ چند وظائف سے بھی مستفیض ہوئی، یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو باصحت رکھے اور خلق کی خدمت کے لئے دائم وقائم رکھے آمین۔

میں ایک معاملہ لے کر حاضر ہوئی ہوں جس سے میری زندگی میں سکون نہیں ہے وہ یہ کہ میرا لڑکا عمر بارہ سال بچپن سے ہی باصحت، ہوشیار، ذہین طالب علم تھا۔ ناظرہ قرآن شریف ۸ سال کی عمر میں ختم کیا، اسکول میں بھی فرسٹ آتا تھا، ہر سال پڑھنے میں ایک میڈل ملتا، پرنسپل، میڈم ٹیچرس بے حد تعریف کرتے۔ جب وہ تھرڈ میں تھا اس وقت بھی فرسٹ آیا، خوشی میں، میں نے رشتہ داروں اور محلہ میں ایک صاحب کو مٹھائی کا ڈبہ دیا اور وہ اپنی رپورٹ بھی لے کر گئے، بہرحال وہ بھی تعریف کرگئے۔ اس کے بعد سے ایسا ہوا کہ بچہ کا ذہن پڑھنے کی طرف سے اٹھ گیا، صحت بھی گرگئی، دبلا پتلا ہوتا جارہا ہے۔ اب تو نویں میں آگیا، مگر رینک چلے گئے، سکنڈ تھرڈ آتا ہے۔ پڑھنے میں دل نہیں لگتا، یاد کرے تو بھول جاتا ہے۔ سب سے بڑی فکر صحت کی ہے کھانا کھاتا ہے مگر جان کو نہیں لگتا۔

میرے صرف دو لڑکے ہیں، یہ لڑکا بڑا ہے، بہت دعائیں نظر بد وغیرہ کی پڑھ کر دم کرتی ہوں۔ سورۂ ناس، فلق، آیت الکرسی بھی پڑھ کر دم کرتی ہوں۔ اب یہ حال ہے کہ اسکول ہو یا محلہ ہر کوئی اس پر غصہ کرتا ہے اور بلا وجہ مارتے ہیں، چڑاتے ہیں، حساس طبیعت کا ہے، بس مار کھا کر آتا ہے، پہلے صحت کی طرف سے پریشانی پھر یہ دشمنی لوگوں کی بچہ کا باہر نکلنا مشکل ہو گیا۔ بہر حال برائے مہربانی صحت کے لئے اور دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے کوئی وظیفہ عنایت فرمائیں، مہربانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ لڑکے کا نام فخر الدین، نام والدہ مصباح شکیل، تاریخ پیدائش ۷ر فروری ۲۰۰۰ء ہے۔

جواب

نظر کے بارے میں حدیث میں یہ آتا ہے کہ یہ پہاڑوں کو بھی پھاڑ دیتی ہے۔ نظر بد سے جو نقصانات سامنے آتے ہیں کبھی کبھی اس کی تلافی بھی ممکن نہیں ہوتی اور کبھی کبھی تلافی تو ممکن ہو جاتی ہے، لیکن نظر بد کو دفع کرنے کے لئے کافی جتن کرنے پڑتے ہیں۔ آپ کا بیٹا بھی نظر بد کا شکار ہوا ہے، اس کی تعلیم اس کی ذہانت اور اس کے ذوق تعلیم پر ٹوک بیٹھ گئی ہے۔ اسی وجہ سے اس کی ذہانت بھی متاثر ہوئی، اس کا ذوقِ تعلیم بھی متاثر ہوا اور اس کی قوت حافظہ بھی متاثر ہوئی۔ مگر ہم امید کرتے ہیں کہ اگر آپ نے چند باتوں کی پابندی کر لی تو آپ کے بیٹے کی نظر اتر جائے گی اور اس میں پہلی جیسی قابلیت اور اہلیت پیدا ہو جائے گی۔

سب سے پہلے تو یہ تعویذ خود یا کسی سے لکھوا کر گلے میں ڈالیں۔ اس تعویذ کو کالی روشنائی سے لکھنا ہے اور موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر کے بیٹے کے گلے میں ڈالنا ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

بچوں کے گلے میں جو تعویذ ہوتے ہیں ان کا کوئی پرہیز نہیں ہوتا۔ اس تعویذ کو اپنے بیٹے کے گلے میں کم سے کم چھ مہینے ڈالیں۔ تعویذ گلے میں ڈالنے کے بعد بھی روزانہ "یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ" سو مرتبہ پڑھ کر بیٹے پر دم کرتی رہیں اور اس عمل کو لگاتار تین ماہ تک کریں، کبھی ناغہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن کوشش یہ کریں کہ ناغہ نہ ہو۔

بیٹے کا ستارہ اس کی تاریخ پیدائش کے حساب سے زحل ہے، جو اگرچہ قوی ستارہ ہے، لیکن اس ستارے سے متعلق جو افراد ہوتے ہیں ان کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت ہوتا ہے، انہیں عروج ملنے میں بھی وقت نہیں لگتا اور انہیں زوال پذیر ہونے میں بھی کوئی دیر نہیں لگتی، یہ اچانک ترقی کے ساتویں آسمان پر بھی پہنچ جاتے ہیں اور دفعتاً کسی تاریک کنوئیں میں بھی گر جاتے ہیں۔ آپ کے بیٹے کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ یہ عدد ثابت کرتا ہے کہ قدرتی طور پر آپ کا بیٹا آزادی کو پسند کرتا ہے، خواہ مخواہ کی پابندیاں اس کو کبھی گوارہ نہیں ہو سکتیں، عقل وخرد کے اعتبار سے یہ ہوشیار ہے اور اس کے مزاج میں سنجیدگی بھی ہے۔ اس کے اہم کاموں کی شروعات انگریزی تاریخوں کے حساب سے ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ تاریخوں میں ہونی چاہئے۔ اس کا اسم اعظم "یَا لَطِیْفُ" ہے۔ اگر یہ خود عشاء کی نماز کے بعد "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے گا تو بے شمار مسائل اس کے خود بخود حل ہوتے رہیں گے اور اس کی تعلیم کا سلسلہ بھی بھی انشاءاللہ متاثر نہیں ہوگا۔

قوت حافظہ بڑھانے کے لئے روزانہ سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر آدھے گلاس پانی پر دم کر کے اس کو ناشتے سے پہلے پلا دیا کریں، کچھ دنوں کے بعد آپ محسوس کریں گی کہ اس کی میموری میں اضافہ ہو رہا ہے اس کے بعد جو بھی یہ یاد کرے گا اس کے ذہن میں رہے گا اور اس کی صلاحیتوں میں بھی نکھار پیدا ہوگا۔ ایک عمل اور بھی کر لیں، سادے چنے لے کر، ہر چنے پر ایک بار آیت کریمہ پڑھ کر دم کر لیں، تقریباً چالیس روزانہ اُبال کر ناشتے سے پہلے اس کو کھلا دیں پھر سورۂ الم نشرح والا پانی پلا دیں، انشاءاللہ اس کی غیبی طور پر حفاظت رہے گی، جو بچے اس کو مارتے ہیں یا چڑاتے ہیں وہ بدتہذیب ہیں، ان کے ماں باپ سے شکایت کیجئے ورنہ خود انہیں متنبہ کیجئے، اگر آپ ایسا نہیں کریں گی تو آپ کا بچہ احساس کمتری کا شکار ہو جائے گا۔ جو بچے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں ان کی صلاحیتیں بے موت مر جاتی ہیں، آپ کو بطور خاص دھیان رکھنا چاہئے اور بچے کے اندر سے احساس کمتری کی جڑوں کو اٹھا کر پھینک دینا چاہئے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کا بیٹا فخر الدین ابھی تک ٹھیک ہے، صرف نظر بد کا شکار ہے، آپ مطمئن رہیں اور ہماری رہنمائی کے مطابق اس کو روحانی تقویت پہنچائیں اور اپنے اللہ پر بھروسہ رکھیں وہ سب ٹھیک کر دیں گے۔

قسط نمبر: ۳۴

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

ہر مراد پوری ہوگی

کسی بھی بزرگ کے مزار کے پاس کھڑے ہوکر گیارہ سو ایک بار "اللہ الصمد" پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور صاحب مزار کے طفیل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، انشاء اللہ ہر جائز مراد پوری ہوگی۔ اس عمل کو لگاتار ۷ دنوں تک کریں تو افضل ہے، جمعرات کے دن اس عمل کو شروع کرکے بدھ تک جاری رکھیں، اگر عروج ماہ کا زمانہ ہو تو بہتر ہے۔

محبت کے لئے

کسی بھی میٹھی چیز پر پڑھ کر مطلوب کو کھلائیں، مطلوب فریفتہ ہوگا اور اس کے دل میں محبت کا جوش پیدا ہوگا۔ اس عمل کو جائز امور میں کریں ورنہ گناہگار ہوں گے۔

یالطیفُ یاودود. یالطیفُ یاودود. یالطیفُ یاودود.

فلاں ابن فلاں علی حب علی قلب فلاں ابن فلاں

ابداً ابداً ابداً

یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی

انك علیٰ كل شیٔ قدیر

مشکلات سے نجات کے لئے

شب جمعہ کو تہجد کے وقت اٹھ کر آٹھ رکعت نفل بہ نیت تہجد پڑھیں، اس کے بعد سجدے میں جاکر سو مرتبہ النافع جل جلالہٗ پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اپنے رب سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے نجات عطا کرے۔ دعا کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر یہ نقش لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں یا اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ ہر مشکل سے نجات ملے گی۔

جبرائیل — ۷۸۶ — میکائیل

النافع جلّ جلالہٗ

النافع جلّ جلالہٗ

النافع جلّ جلالہٗ

کہیعص — حمعسق

اسرافیل — ن والقلم وما یسطرون — عزرائیل

دشمن کی شرارتوں سے نجات کے لئے

ذیل میں دیا ہوا نقش تین عدد لکھیں، اس نقش کو منگل کے دن پہلی ساعت میں لکھیں، ایک نقش کسی قبرستان میں دبا دیں، دوسرا نقش اپنے گھر کی دہلیز میں دبا دیں اور تیسرا نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور اس کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں، ذیل میں دیا ہوا عمل اکیس بار پڑھ کر لوبان پر دم کرلیں اور لوبان کی دھونی اپنے گھر میں دیں۔ اس دھونی والے عمل کو سات دن تک جاری رکھیں۔ اس کے بعد چلتے پھرتے لاتعداد بار ''یاخافض'' پڑھتے رہیں، انشاء اللہ دشمن کبھی روبرو ہونے کی ہمت نہیں کرسکے گا اور اس کی شرارتیں دم توڑ دیں گی، اس کو اپنے ناپاک ارادوں میں کبھی کامیابی نہیں ملے گی۔

۷۸۶

خ	ا	ف	ض
ض	ف	ا	خ
ا	خ	ض	ف
ف	ض	خ	ا

عمل یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِىْ شرًّا فلاں ابن فلاں اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِىْ شرًّا فلاں ابن فلاں

اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِىْ شرًّا فلاں ابن فلاں

ابداً ابداً بحق یاخافضُ یاخافضُ یاخافضُ یامُغیثُ اِغْثِنِىْ انك علٰى كلِّ شئ قدير

ایک نقش کے ذریعہ تین آدمیوں کی زبان بند کی جاسکتی ہے، اگر ایک ہی شخص کی کرانی ہو تو تین بار اسی کا نام لکھ دیں۔

تمام حاجات کے لئے

کوئی بھی حاجت درکار ہو یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، ایمان و یقین کے ساتھ سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں۔

۷۸۶

جبرائیل

قل	هو	الله	احد
الله	الصمد	لم	يلد
ولم	يو	لد	ولم
يكن	لهٗ	كفواً	احد

اسرافیل — عزرائیل

میکائیل

نقش بنانے کے بعد اس عمل کو ایک بار پڑھ کر نقش پر دم کر دیں اور نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔

الٰهی بحرمت هذا لوح آیاتِ قرآنی اُنصرنیؐ اجب یاجبرائیل بحق قل هو اللّٰه احد

اجب یا میکائیل بحق اللّٰه الصمد اجب یااسرافیل بحق لم یلد ولم یولد

اجب یاعزرائیل بحق ولم یکن لهٗ کفواً احد

کوئی بھی جائز مقصد ہو اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ نقش تیار کریں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے ڈالیں اور روزانہ تین سو بار ''اللہ الصمد'' پڑھتے رہیں، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ مطلوبہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۲	۹۹۹	۱۲۴
۸۷۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۶۲۰
۲۴۸	۴۹۶	۷۵۱

اس نقش کو مکمل کرنے کے بعد نوے خانہ میں جہاں مقصد تحریر ہے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی رکھ کر ۱۴۹۵ مرتبہ ''اللہ الصمد'' پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد نقش پر دم کریں اور پھر نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷	۹	۵
۲	۴	۶

جادو ٹونے سے نجات کے لئے

عامل کو چاہئے کہ مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر یا لٹا کر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، سات مرتبہ آیت الکرسی، سات مرتبہ سورۂ فلق اور سات مرتبہ سورۂ ناس پڑھے اور مریض پر دم کر دے، اس کے بعد نقش نمبر ایک کو مریض کے گلے میں ڈال دیں اور نقش نمبر دو کو گلاب و زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور اس کا پانی تین دن تک دن میں تین بار پلائیں۔ صبح ناشتے کے بعد، شام کو عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سوتے وقت۔ اس حساب سے سات بوتلیں اکیس دن میں پلائیں۔

انشاء اللہ جادو ٹونے سے نجات ملے گی۔

نقش(۱)

۷۸۶

جبرائیل

الٓمٓصٓ طٰہٰ طٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن	۱۲۴۴۱	۱۲۴۳۶	۱۲۴۴۳
الحکیم حٰمٓعٓسٓقٓ ق، نٓ والقلم	۱۲۴۴۲	۱۲۴۴۰	۱۲۴۳۸
وما یسطرون	۱۲۴۳۷	۱۲۴۴۴	۱۲۴۳۹

عزرائیل — اسرافیل

میکائیل

نقش(۲)

۷۸۶

الٓمٓصٓ طٰہٰ طٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن	۱۲۴۴۱	۱۲۴۳۶	۱۲۴۴۳
الحکیم حٰمٓعٓسٓقٓ ق، نٓ والقلم	۱۲۴۴۲	۱۲۴۴۰	۱۲۴۳۸
وما یسطرون	۱۲۴۳۷	۱۲۴۴۴	۱۲۴۳۹

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

زبان بندی کے لئے

ذیل میں دیئے گئے نقش دو عدد لکھیں، ایک نقش پر نقش والی عبارت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردیں اور اس نقش کو کسی پرانی قبر میں دبادیں، دوسرے نقش پر مذکورہ عبارت گیارہ سو مرتبہ دوسرے نقش پر تین دن تک پڑھ کر دم کرتے رہیں اور تیسرے دن اس نقش کو اپنے گھر میں دبادیں۔ انشاء اللہ دشمن کی زبان بند ہو جائے گی، اس کے بعد روزانہ سو مرتبہ "یا خافض" صبح شام پڑھتے رہیں۔ نقش اور نقش کی عبارت یہ ہے۔

۷۸۶ یاقاھرُ ذوالبطش الشدید انت الذی لایطاق انتقامه و عقد اللسان فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں ابداً ابداً ابداً

فلاں ابن فلاں کی جگہ پہلے دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھیں، اس کے بعد اس کا نام لکھیں، جس کے حق میں زبان بند کرنی ہے۔

بلندیٔ مراتب اور کشائش رزق کے لئے

مندرجہ ذیل اسماءِ الٰہی کو گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں اور ان ہی اسماء کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں۔ انشاء اللہ عزت وتوقیر میں اضافہ ہوگا، مراتب بلند ہوں گے اور رزق میں زبردست اضافہ ہوگا۔

اسماءِ الٰہی یہ ہیں: یاسلام یا باسط یافتاح یا معز یا لطیف یا کریم یاواسع.

خواہشات کی تکمیل کے لئے

اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور نقش کے نیچے والی عبارکو روزانہ سومرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں۔ انشاء اللہ ہر جائز خواہش پوری ہوگی۔

۷۸۶

۴۱۷	۴۲۱	۴۲۴	۴۱۰
۴۲۳	۴۱۱	۴۱۶	۴۲۲
۴۱۲	۴۲۶	۴۱۹	۴۱۵
۴۲۰	۴۱۴	۴۱۳	۴۲۵

لا الٰہ الا اللہ سبحان قاضی الحاجات

فتوحاتِ عامہ کے لئے

کسی بھی مہم کو سر کرنے کے لئے یا کسی بھی مراد کی تکمیل کے لئے یا فتوحات عامہ کے لئے اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ مغرب کے بعد سجدے میں جا کر ایک سوگیارہ مرتبہ "یا کافی" پڑھتے رہیں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ جہاں اسباب بھی نہیں ہوں گے وہاں بھی حیرتناک طور پر اللہ کی مدد آئے گی۔

۷۸۶

جبرائیل — میکائیل — اسرافیل — عزرائیل

۲۷	۳۰	۳۴	۲۰	ی	ف	ا	ک
۳۳	۲۱	۲۶	۳۱	ک	ی	ف	ا
۲۲	۳۶	۲۸	۲۵	ا	ک	ی	ف
۲۹	۲۴	۲۳	۳۵	ف	ا	ک	ی

یہاں اپنا نام مع والدہ اور اپنا مقصد لکھیں

افسران اور حکام کو مہربان کرنے کے لئے

اس نقش کو گلے میں ڈالنے کے بعد اگر حکام اور افسران ظالم بھی ہوں گے تو وہ مہربانی کا مظاہرہ کرنے لگیں گے اور جھک کر ملا کریں گے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھ رہیں، اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل — میکائیل — عزرائیل — اسرافیل

۳۲	۳۵	۳۸	۲۴	ف	ی	ط	ل
۳۷	۲۵	۳۱	۳۶	ل	ف	ی	ط
۲۶	۴۰	۳۳	۳۰	ط	ل	ف	ی
۳۴	۲۹	۲۷	۳۹	ی	ط	ل	ف

یہاں اپنا نام مع والدہ اور اپنا مقصد لکھیں

فتح ونصرت کے لئے

اس نقش کو لکھ کر انّا فتحنا لك فتحاً مبیناً ۱۲۳۳ مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش پر دم کریں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ فتح ونصرت ملتی رہے گی، ہر ہر معاملہ میں کامیابی ملے گی اور ہر مجلس میں سرخروئی نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انّا فتحنا لك فتحاً مبیناً

۴۱۴	۴۰۷	۴۱۲
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۳
۴۱۰	۴۱۵	۴۰۸

انّا فتحنا لك فتحاً مبیناً

انّا فتحنا لك فتحاً مبیناً

انّا فتحنا لك فتحاً مبیناً

☆☆☆

قسط نمبر:۳۲

حسن الہاشمی

اصحاب کہف

روم کی سرزمین پر ایک انصاف پسند رعایا پرور بادشاہ حکومت کیا کرتا تھا۔ اس نے ایک طویل مدت تک بادشاہت کی اور ایک طویل مدت تک عدل وانصاف قائم کر کے دکھایا۔ اس کی بادشاہت میں لوگ مطمئن تھے اور اس کے عدل وانصاف کی داد دیا کرتے تھے۔ جب بادشاہ عدل وانصاف کو اہمیت دیتا تھا تو اس کی رعایا بھی عدل وانصاف کی پابند تھی اور لوگ ایک دوسرے کے ساتھ عدل وانصاف کو روا رکھتے تھے۔

کوئی بھی انسان کتنا بھی جی لے ایک دن اس کو موت سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔ جب بادشاہ اپنی عمر طبعی کو پہنچ گیا تو اس نے اپنی رعایا کے کچھ مدبر قسم کے لوگوں کو عدل وانصاف کی وصیت کی اور ایک دن بالآخر وہ دنیا سے رخصت ہو گیا، اس جہان فانی سے رخصت ہونے سے پہلے اس نے اپنی رعایا کو سمجھا دیا تھا کہ عدل وانصاف کے دامن کو اپنے ہاتھ سے تھامے رکھنا اور کسی پر ظلم وستم کرنے سے پرہیز کرنا اسی میں تمہاری فلاح کا راز مضمر ہے۔ لیکن بادشاہ کی وفات کے بعد رعایا میں اختلاف پھوٹ پڑا اور آپسی اختلافات کی وجہ سے جب ملک کمزور ہو گیا تو قریبی ملک کے بادشاہ دقیانوس نے اس ملک پر حملہ کر دیا اور تخت وتاج پر قابض ہو گیا۔

دقیانوس نے ملک پر قابض ہونے کے بعد اپنے لئے ایک شاندار محل تعمیر کرایا اور اس نے اپنی شان وشوکت کے اظہار میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس کے بعد اس نے اپنی رعایا میں سے ۶ دانا قسم کے لوگوں کو اپنا مشیر مقرر کیا اور اس نے اہم وزارتیں ان ہی لوگوں کے حوالے کر دیں اور بادشاہ نے عام لوگوں کو اس بات کا حکم جاری کیا کہ وہ اس کی پرستش کریں، اس وقت نادان اور بدعقیدہ قسم کے لوگوں نے بادشاہ کی بندگی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا اور اس کی عبادت کرنے لگے۔ یہ بدعقیدہ لوگ بادشاہ کے آگے سجدے کرتے تھے اور اس کو اپنا معبود سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو گئے۔

کچھ مدت کے بعد ان لوگوں کے قومی تہوار کا دن آیا تو بادشاہ اور اس کے درباری ایک خاص مقام میں جمع ہوئے، یہ وقت ان لوگوں کی رنگ رلیاں منانے کا وقت تھا۔ عین اس وقت جب وہ عیش وعشرت میں ڈوبے ہوئے اور شراب وشباب کا دور دورہ چل رہا تھا اس وقت ایک قاصد آیا اور اس نے ایک خط بادشاہ کے ہاتھ میں تھما دیا۔

جیسے ہی بادشاہ نے یہ خط پڑھا اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور اس کے چہرے پر تردد اور تفکر کے آثار اُبھر گئے، کیوں کہ اس خط میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ ملک فارس کا لشکر سرحد کے پار روم میں داخل ہو گیا ہے اور مسلسل آگے کی طرف بڑھ رہا ہے اور خطرہ اس بات کا ہے کہ یہ لشکر روم میں داخل ہو کر اپنا تسلط جمانے لگے گا۔

بادشاہ کے چہرے کی اُڑی ہوئی رنگت دیکھ کر اس کے خاص چھ وزراء میں سے ایک وزیر کے دل پر بہت اثر ہوا، تب اس نے اپنے ساتھیوں پر ایک معنی خیز نظر ڈالی اور انہوں نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کی بات کا جواب دیا۔ ان وزیروں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے، بہت کچھ کہہ ڈالا اور پھر یہ خاموش سوال وجواب ایک بہت بڑے تاریخی انقلاب کا پیش خیمہ بن گئے۔

جب تہوار کی رسومات اختتام کو پہنچیں اور سب حاضرین اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گے تو وزراء بھی اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے اس کے بعد اگلے دن جب یہ چھ وزیر ایک دوسرے سے ملے تو انہوں نے واضح انداز میں ایک دوسرے سے بات چیت کا سلسلہ شروع کیا۔

ان میں ایک نے کہا۔ پیارے ساتھیو! تم نے دیکھا ہوگا کہ آج بادشاہ کی حالت کتنی بری تھی، جب کہ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں لوگوں کا خدا ہوں اور سب لوگ میرے بندے ہیں، اگر وہ واقعتاً خدا ہوتا تو ایک بری خبر سن کر اس قدر پریشان نہ ہو جاتا۔ اس کی حیرانی اور پریشانی نے مجھے تو ششدر کر دیا ہے اور میرا ذہن عجیب سی کشمکش میں گرفتار ہو گیا ہے۔

ساتھیو! میں سوچتا ہوں کہ یہ عالی شان آسمان کس نے بنایا ہے؟ وہ

کونسے طاقت ور ہاتھ ہیں اور انہوں نے چمکتے ہوئے چاند اور سورج کو اپنے حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور کردیا ہے اور میں دور کیوں جاؤں میں آسمان اور چاند ستاروں کی باتیں کیوں کروں، میں خود اپنے سے متعلق باتوں پر غور کیوں نہ کروں۔ مجھے رحم مادر میں کس نے پیدا کیا ہے، ماں کے پیٹ میں کس نے میری حفاظت کی ہے اور کس نے مجھے غذا فراہم کی ہے۔ پھر ماں کے پیٹ سے باہر آنے کے بعد کس نے میرے لئے میری ماں کی چھاتیوں میں دودھ اُتارا ہے؟

میرے خیال میں یہ سارے کام خدائے برتر نے انجام دیئے ہیں اور وہ خدائے برتر ہرگز ہرگز دقیانوس نہیں ہوسکتا، سچ سچ کا خدا دقیانوس سے کہیں زیادہ برتر اور طاقت ور ہے۔

ساتھیو! ہماری زندگی ذلت وخواری سے اس لئے داغ دار ہے کہ ہم سب دقیانوس کی غلامی میں ہیں اور اس کی بے جا پابندیوں کا شکار ہیں، آؤ اس ذلت ورسوائی سے نجات حاصل کریں۔ کسی انسان کی غلامی میں رہنے کے بجائے اس خدا کی بندگی اور غلامی کو تسلیم کرلیں جس نے ہمیں پیدا کیا اور جس نے ہماری حفاظت ہماری ماں کے پیٹ میں بھی کی۔ آؤ اس دنیا کی عارضی لذتوں کو ٹھکرادیں اور اپنے گزشتہ دور کی غلطیوں کی معافی چاہتے ہوئے، اس خدا کی بارگاہ میں اپنا سر جھکادیں جو عظیم الشان ہے اور عظیم الشان طاقت رکھتا ہے۔ اس عقل مند وزیر نے اس قدر جوش سے یہ باتیں کہیں کہ اس کے دوسرے ساتھی اس کی باتوں سے متاثر ہوگئے اور انہوں نے بیک آواز کہا کہ ہم اس بت پرستی سے اور اس انسان پرستی سے نجات حاصل کرلیں گے اور اس ملک سے بھاگ کھڑے ہوں گے اور کسی بیابان اور سنسان جگہ میں ڈیرہ ڈال کر اس خدا کی عبادت کریں گے جو واقعتاً ہمارا معبود ہے اور جس نے اس کائنات کو وجود بخشا ہے۔

اگلے ہی دن یہ چھ دوست بہت ہی خفیہ انداز میں شہر سے باہر نکل گئے اور صحرا کی طرف روانہ ہوگئے۔ جب وہ شہر کے کنارے پر پہنچے تو انہوں نے ایک گڈریئے کو دیکھا جو جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا، انہوں نے اس سے پینے کے لئے پانی مانگا تو گڈریئے نے کہا۔ میں آپ لوگوں کے چہرے پر بزرگی اور بڑائی کے آثار دیکھ رہا ہوں آپ کون ہیں۔ اور آپ کہاں جارہے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہم بادشاہ کے وزیر ہیں اور ہم حکومت کو ٹھوکر مار کر اس خدا کی عبادت کرنے کے لئے جارہے ہیں کہ جس کی حکومت پوری دنیا پر ہے۔ ہم دقیانوس کی غلامی کرتے ہوئے اس خدا کو بھول گئے تھے جس نے صرف ہمیں ہی نہیں اس دقیانوس کو بھی پیدا کیا ہے جو آج خدائی کا دعوے دار ہے۔ دقیانوس کی پرستش نے ہمارے ضمیروں کو مردہ کردیا تھا اب ہمارا ضمیر جاگ گیا ہے اور ہم نے دقیانوس کی غلامی کا طوق اپنے گلے سے نکال دیا ہے۔ ہم اپنے خدا سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہوئے خود کو اس کے سپرد کرنے جارہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں تم ہماری مدد کرو۔

گڈریئے نے کہا کہ میں آپ کا ہم عقیدہ ہوں اور اگر آپ لوگ خوشی سے اجازت دیں تو اس سفر میں، میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں کیوں کہ میں بھی انسانوں کی غلامی کرتے کرتے اُکتا گیا ہوں۔ ان چھ لوگوں نے گڈریئے کی بات مان لی۔ گڈریئے نے بکریاں مالک کے حوالے کیں اور وہ بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ گڈریئے نے ایک کتا پال رکھا تھا جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا تھا، اس سفر میں یہ کتا بھی ان لوگوں کے ساتھ لگ گیا۔

اس وقت انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یہ کتا بھوک اور پیاس کو برداشت نہیں کرسکے گا، کسی بھی اجنبی چیز کو دیکھ کر بھونکنے لگے گا اور اس طرح ہم خود کو خفیہ نہیں رکھ سکیں گے، اس لئے بہتر ہے کہ ہم اس کتے کو اپنے ساتھ لے کر نہ چلیں، چنانچہ انہوں نے اس کتے کو مار بھگانے کی کوشش کی، اس پر پتھر بھی برسائے اور مختلف انداز سے اس کو ڈرایا، لیکن کتا کسی بھی طرح واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ مجبوراً ان لوگوں نے اس کو اپنے ساتھ چلنے دیا۔

گڈریئے کی رہنمائی میں چلتے چلتے یہ لوگ ایک پہاڑ پر پہنچ گئے۔ پہاڑ کے اردگرد کچھ ہریالی بھی تھی اور کچھ پھل دار درخت بھی یہاں موجود تھے۔ قریب میں صاف وشفاف پانی کی ایک نہر بھی جاری تھی، یہاں کا موسم بھی خوش گوار تھا، اس جگہ سب نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس پہاڑ میں ایک غار تھا جو کہف کے نام سے مشہور تھا۔ یہ سب ساتھ اس غار میں داخل ہوگئے، انہوں نے ارادہ کیا کہ پہلے ہم سوکر اپنی تھکن دور کرلیں اس کے بعد ہم اٹھیں گے اور اس خدا کے سامنے اپنا دامن پھیلائیں گے جس نے ایک شخص کی غلامی سے چھٹکارا پانے کی ہمیں توفیق بخشی اور جس نے انسان کی غلامی کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکنے کی ہمیں ہمت عطا کی۔

چنانچہ یہ ساتوں ساتھی غار کی کھردری زمین پر لیٹ گئے اور چند ہی منٹ میں ان پر گہری نیند طاری ہوگئی۔ گڈریئے کا کتا بھی غار کے دروازے پر لیٹ کر سوگیا، وہ بھی تھکا ہوا تھا اس پر بھی نیند کا غلبہ ہوگیا۔ سورج کی کرنیں غار میں داخل ہورہی تھیں، ہواؤں کی سرسراہٹ بھی غار میں بار بار پیدا ہوتی تھی لیکن ان سب چیزوں اور باتوں سے بے خبر ہوکر یہ لوگ نیند کے مزے لے رہے تھے اور دنیا و مافیہا سے مطلقاً غافل ہوچکے تھے۔

یہ لوگ ایک رات نہیں، ایک مہینہ نہیں، ایک سال نہیں، بلکہ تین سو سال تک گہری نیند سوتے رہے اور ان تین سو سالوں میں ایک منٹ کے لئے بھی بیدار نہیں ہوئے۔ اتنے طویل عرصہ تک سونے کے بعد اللہ کی قدرت سے یہ ساتوں جاگ اٹھے۔ اس وقت انہوں نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ کر یہ کہا۔ ہم کتنے دیر تک سوئے تھے؟ ان میں سے کسی نے کہا کہ ہم آدھا دن سوئے ہیں، کسی نے کہا کہ ہم ایک رات سوئے ہیں، کسی نے کہا کہ خدا ہی جانے کہ ہم کتنی دیر تک سوتے رہے، لیکن ان سب کے لئے حیرانی کی بات یہ تھی کہ غار کے آس پاس کا منظر بالکل بدل گیا تھا، وہاں درخت خشک ہوگئے تھے اور نہر بھی خشک ہوچکی تھی، جب کہ ان لوگوں کو بھوک اور پیاس کی شدت نے پریشان کررکھا تھا۔

ان میں سے ایک شخص نے یہ مشورہ دیا کہ ہم میں سے ایک شخص کو شہر کی طرف جانا چاہئے اور جو تھوڑی بہت رقم ہمارے پاس ہے اس سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کرلانی چاہئیں تاکہ ہم اپنی بھوک اور پیاس کو مٹا سکیں۔ اور یہ کام ہمیں بہت ہی خفیہ طریقے سے کرنا چاہئے، تاکہ کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو، ہم نے ملک اور بادشاہ کے ساتھ بغاوت کرکے ملک سے راہ فرار اختیار کی ہے، اگر کسی کو ہم پر شبہ ہوگیا تو ہماری جان خطرے میں پڑجائے گی اور ممکن ہے کہ ہمیں دوبارہ بت پرستی اور بادشاہ پرستی پر مجبور کردے۔ باہمی مشورہ کے بعد ایک عقل مند شخص کو جس کی عقل پر سب کو اطمینان تھا کچھ رقم دے کر شہر کی جانب روانہ کردیا گیا۔

جب وہ شہر کے قریب پہنچا تو اس کو ہر چیز بدلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس شخص نے خود کو پوشیدہ رکھنے کے لئے گڈریئے کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ لیکن جس شخص کی بھی نظر اس پر اور اس کے کپڑوں پر پڑتی تھی وہ حیرت سے اسے گھورنے لگتا تھا۔ شہر کی فضا مکمل طور پر بدلی ہوئی اسے محسوس ہوئی، عمارتیں، گلی کوچے، رہن سہن کا انداز بازار سڑکیں سب کچھ بدلا ہوا دکھائی دے رہا تھا، یہ صورت حال دیکھ کر اس شخص کو بہت تعجب ہوا۔ وہ حیران و پریشان ہوکر دل ہی دل میں خود سے کہنے لگا، یہ سب کیا ہے؟ کیا میں راستہ بھول کر کسی دوسرے ملک میں آگیا ہوں یا پھر ایک ہی رات میں دنیا بالکل بدل گئی ہے۔ بالآخر وہ ایک نانبائی کی دکان پر پہنچا، اس نے وہاں سے چند روٹیاں لیں اور ان روٹیوں کے بدلے میں اس نے نانبائی کو کچھ درہم دیئے۔

ان درہموں کو دیکھ کر نانبائی بولا۔ اے جوان کیا تمہیں کہیں سے دفینہ ہاتھ لگ گیا ہے؟

اس نے جواب دیا نہیں۔ یہ تو ان کھجوروں کے دام ہیں جو میں نے پرسوں کسی کو فروخت کی تھیں، لیکن میں اس قیمت کو لے کر کسی پہاڑ پر چلا گیا تھا اور اب میں ایک دن کے بعد شہر میں واپس آیا ہوں۔

نانبائی کو اس جواب سے تسلی نہیں ہوئی اور وہ اس شخص کو بادشاہ کے پاس لے گیا اور نانبائی نے بادشاہ کے دربار میں جاکر کہا۔ جہاں پناہ! اس نوجوان کو کہیں سے دفینہ ہاتھ لگ گیا ہے اور یہ درہم اس بات کا ثبوت ہیں۔

بادشاہ نے نوجوان کی طرف متوجہ ہوکر کہا۔ اے جوان تم ڈرو مت۔ تم سچ سچ بتاؤ۔ ہمیں بتادو کہ یہ درہم جو بہت پرانے ہیں تمہیں کہاں سے ملے ہیں، ہم تمہیں یہ بتادیں ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کہیں سے دفینہ دستیاب ہوجائے تو وہ اسی کا ہے۔ بس اس سے خمس وصول کرلینا چاہئے۔ تم اس مال کا جو تمہیں کہیں سے ملا ہے، پانچواں حصہ ہمارے حوالے کردو اور اطمینان سے رہو۔ تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔

جوان نے کہا۔ بادشاہ سلامت! اللہ آپ کا اقبال بلند رکھے، آپ میری بات مانیں یہ درہم ہمیں کہیں سے ہاتھ نہیں لگے بلکہ یہ تو ہماری محنت کی کمائی ہے۔ میں اسی شہر کا رہنے والا ہوں، دو دن پہلے میں اور میرے ساتھی اللہ کی عبادت کرنے کی غرض سے پہاڑ کی ایک کھوہ میں چلے گئے تھے۔ اس وقت یہاں دقیانوس بادشاہ کی حکومت تھی وہ ہمیں اپنی پرستش کرنے کا حکم دیتا تھا۔ ہم اس کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس شہر سے فرار ہوگئے تھے۔ ابھی دو ہی دن پہلے کی بات ہے لیکن آج دو دن کے بعد مجھے یہاں سب کچھ بدلا بدلا محسوس ہورہا ہے، جیسے دنیا ہی بدل گئی ہو۔ ہم نے جس غار میں پناہ لی تھی وہاں میرے ساتھی میرا انتظار کررہے ہوں گے، میں تو شہر سے کچھ کھانے پینے

کا سامان لینے آیا تھا۔

بادشاہ نے کہا۔ ٹھیک ہے، تم کتنا سچ بول رہے ہو اور کتنا جھوٹ اس کا اندازہ ہو جائے گا میں خود پہاڑ کی غار میں جا کر تمہارے ساتھیوں سے ملوں گا، کیوں کہ تم جس بادشاہ دقیانوس کا ذکر کر رہے ہو اس کا دور آج سے تین سو سال پہلے گزر چکا ہے، تمہاری بات پر مجھے تو یقین نہیں آ رہا ہے یہ کہہ کر بادشاہ نے اپنے کچھ درباریوں کو ساتھ لیا اور پہاڑ کی طرف روانہ ہو گیا، شہر کے جن لوگوں کو اس بات کا تھوڑا بہت علم تھا وہ بھی بادشاہ کے ساتھ چل دیئے۔

جب یہ قافلہ پہاڑ کے دامن میں پہنچا تو اس نوجوان نے کہا کہ آپ لوگ میرے ساتھیوں کے پاس اچانک پہنچیں گے تو وہ گھبرا جائیں گے اور ممکن ہے کہ اس طرح کی اچانک ملاقات ان کی کسی بیماری یا حادثہ کا سبب نہ بن جائے اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ لوگ یہیں ٹھہریں تا کہ میں جا کر انہیں مطلع کر دوں اور پوری صورت حال سے انہیں آگاہ کر دوں، پھر آپ لوگ ان سے غار میں آ کر مل لیں۔

بادشاہ اور اس کے رفقاء نے نوجوان کی یہ بات مان لی اور نوجوان اکیلا ہی غار میں چلا گیا اور بادشاہ اور اس کے ساتھی غار کے قریب ہی ٹھہر گئے۔

نوجوان نے غار میں جا کر اپنے چھ ساتھیوں سے تمام صورت حال بتا دی اور کہا کہ میرے ساتھیوں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم ایک رات یا ایک دن بہت گہری نیند سوئے ہیں، یہ بات غلط ہے۔ ہم ایک دن یا ایک رات نہیں ہوئے بلکہ ہم لگاتار تین سو سال تک سوتے رہے۔ غار سے باہر شہر میں جا کر مجھے اندازہ ہوا کہ جس دنیا کو ہم چھوڑ کر آئے تھے وہ بالکل بدل چکی ہے۔ ظالم دقیانوس کو مرے ہوئے ۳۰۰ سو سال بیت گئے ہیں، اس کی حکومت اور سلطنت کا نام ونشان تک مٹ چکا ہے۔ اس دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر کی حیثیت سے مبعوث ہو چکے ہیں اور ابھی تک لوگ ان ہی کے پیروکار ہیں اور ان ہی کی رہنمائی میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

بادشاہ اور رفقاء میرے ساتھ آئے ہیں اور غار کے باہر کھڑے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ غار سے باہر چل کر بادشاہ سے ملاقات کر لیں تا کہ اسے میری بات پر یقین ہو جائے، اس کے بعد ہم چین اور سکون کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کریں گے، کیوں کہ دقیانوس کا نام ونشان تو اب دنیا میں باقی نہیں ہے اور اس کی پھیلائی ہوئی خرافات بھی اب ختم ہو چکی ہیں۔

اس نوجوان کی بات پر اس کے ساتھیوں کو یقین نہیں آیا وہ سمجھ کر انہیں کسی سازش میں پھنسایا جا رہا ہے اور ان کا ساتھی شہر جا کر کسی سے مل گیا ہے۔ سب ساتھیوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا پھر ان میں سے ایک نے کہا۔ ہمیں تمہاری بات پر یقین نہیں ہے، اگر تم سچے ہو تو آؤ ہمارے پاس بیٹھو اور ہمارے ساتھ مل کر اس دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ جو ہم ابھی اپنے اللہ سے کریں گے۔

نوجوان نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں، میں کوئی سازش نہیں کر رہا ہوں تم اللہ سے جو کچھ بھی مانگو گے وہی میں بھی مانگوں گا۔ تم دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ، اس کے بعد ان ساتوں لوگوں نے اللہ سے یہ دعا کی کہ یا رب العالمین اگر بادشاہ نے ہم سے ملاقات کر لی تو ہم کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے، اس لئے ہم تجھ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہم پر دوبارہ نیند طاری کر دے اور ہمارے وجود کو دنیا والوں کی نظروں سے ہمیشہ کے لئے غائب کر دے۔

اللہ نے ان کی دعا قبول کر لی، یہ لوگ پھر گہری نیند میں چلے گئے اور قیامت کے دن ہی اب ان کی آنکھ کھلے گی، کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد بادشاہ اور اس کے رفقاء غار میں داخل ہو گئے، لیکن بادشاہ کو وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ اللہ نے ان ساتوں نوجوانوں کا وجود اپنی قدرت سے غائب کر دیا تھا۔

تاریخ انسانی کا یہ عجیب وغریب واقعہ ہے اور اس کو قرآن حکیم کے پندرہویں سپارے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ اگر انسان اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی اور جگہ اپنا سر نہ جھکائے اور اللہ کے سوا کسی کے آگے اپنا دامن نہ پھیلائے تو اللہ دعائیں سنتا ہے اور خاص موقعوں پر اس کی ایسی مدد کرتا ہے جو قابل حیرت ہوتی ہے۔

اصحاب کہف نے بت پرستی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کو داؤ پر لگا دیا تھا اور بت پرستی سے بچنے کے لئے شاہی عیش وآرام کو لات مار دی تھی۔ اللہ نے انہیں ہر بلا سے محفوظ رکھا اور قیامت کے دن وہ سرخرو ہو کر اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے، پھر انہیں آخرت کے انعام واکرام سے نوازا جائے گا۔

تاریخ میں اصحاب کہف اور ان کے کتے کے نام یہ نقل کئے ہیں۔
یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذرفطیونس، کشافطیونس، تبیونس، یوانس بوس، اور ان کے کتے کا نام قطمیر تھا۔

☆☆☆☆☆

اسلام الف سے یے تک

قسط نمبر:۲۹

خائے معجمہ (خ)

مختار بدری

مشکوٰۃ میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفہ اہل قریش میں سے ہو، اگر اس میں دو ہی آدمی بچ جائیں تو ایک خلافت کرے اور دوسرا اس کی اطاعت۔ حجۃ اللہ البالغہ اور کشف الاصطلاحات میں بھی خلیفہ کا اہل قریش سے ہونا لازمی بتایا گیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کے بارے میں چند باتیں فرمائی ہیں۔

(۱) جب دو خلفاء آجائیں تو دوسرے خلیفہ کو قتل کردو کیوں کہ وہ باغی ہے۔ (۲) جب کسی امام کے ہاتھ پر کوئی بیعت کرے تو اس کی اطاعت کرے اور کوئی جھوٹا مدعی آجائے تو اسے قتل کردے۔ (۳) خدا کسی امام کو مقرر کرے اور وہ اپنے لوگوں کی حفاظت نہ کرپائے تو وہ جنت کی خوشبو کو بھی سونگھ نہیں پائے گا۔ (۴) ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ امام کا حکم سے اور ہر طرح اس کی اطاعت کرے، خواہ وہ اسے ناپسند ہی کیوں نہ ہو، بشرطیکہ وہ امر گناہ کے لئے نہ ہو اور قوانین اسلام کے خلاف نہ ہو۔ (۵) جو شخص امام کے حکم کی سرتابی کرکے مسلمانوں میں نفاق ڈالے گا وہ ضرور جاہلیت کی موت مرے گا۔ جو شخص خانہ جنگی میں حصہ لے گا اور ظلم وتعدی کی حمایت کرے گا اور جو شخص میرے لوگوں کے خلاف تلوار اٹھائے گا اور نیک لوگوں کو مسلمانوں کو اور ان کے پناہ گیروں کو قتل کرے گا وہ مجھ میں سے نہیں اور نہ میں اس کا ہوں۔ (۶) صحابہ کرام نے پوچھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے دشمن ہمارے درمیان ہوں تو کیا ہم ان سے نہ لڑیں۔ فرمایا نہیں جب تک وہ تمہارے ساتھ نمازوں میں کھڑے رہیں، خبردار رہو۔ جو تم میں سے حاکم ہو وہ خیال رکھے اور خدا کی نافرمانی نہ کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو اپنی ناخوشی کا اظہار کرو مگر اس کی سرتابی نہ کرو۔ (۷) جو اپنے امام کی نافرمانی کرے گا وہ قیامت کے دن بحضور خداوندی اپنے ایمان کے ثبوت کے بغیر پیش ہوگا اور جو نافرمانی کی حالت میں مرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (۸) میرے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا البتہ خلفاء آئیں گے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا تو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا "خلیفہ کی اطاعت کرو اور اسے اس کا حق دو۔ خدا اس سے پوچھے گا کہ تم نے حق رعیت ادا کیا ہے یا نہیں۔ (۹) خبردار تم نگراں ہو اور تم سے رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ ہر آدمی اپنے گھر کا راعی ہے، پوچھا جائے گا تمہارے ساتھ ان کا سلوک کیسا تھا اور تمہارا ردعمل کیا تھا اور عورت اپنے شوہر کے مکان اور بچوں کی نگہبان ہے، اس سے ان کے بارے میں دریافت ہوگی اور ہر غلام اپنے مالک کے مال ومتاع کا نگراں ہے، اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

تاریخ اسلام میں جو خلفاء گزرے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ، ۱۱ھ، ۶۳۲ء۔ آیات قرآنی کو یکجا کرنے کی سعی کی۔

(۲) حضرت عمرؓ ۱۳ھ، ۶۳۴ء۔ مصر شام اور ایران میں فتوحات حاصل کی۔

(۴) حضرت علیؓ ۳۵ھ، ۶۵۷ء معاویہؓ نے علم بغاوت بلند کیا ابن ملجم نے قتل کردیا۔

(۳) امام حسنؓ ۴۰ھ، ۶۶۰ء۔ مستعفی ہوگئے، زہر دے دیا گیا۔

اموی سلسلہ کے حکمراں یہ ہیں۔

(۱) معاویہ اول ۴۱ھ، ۶۱۵ء۔ دمشق کو دارالخلافہ بنایا، قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔

(۲) یزید اول ۶۰ھ، ۶۷۹ء۔ حضرت امام حسین کی شہادت۔

(۳) معاویہ دوم ۶۴ھ، ۶۸۳ء۔ اتار دیا گیا۔

(۴) مروان اول ۶۴ھ، ۶۸۳ء۔ زہر دیدیا گیا۔

(۵) عبدالملک ۶۵ھ، ۶۸۴ء۔ پہلی بار عربی سکہ ڈھالا گیا۔

(۶) الولید اول ۸۶ھ، ۷۰۵ء۔ افریقہ، اسپین اور بخارا کی فتوحات۔

(۷) سلیمان ۹۶ھ، ۷۱۵ء۔ قسطنطنیہ میں شکست کھائی۔

(۸) عمر ۹۹ھ، ۷۱۷ء۔ زہر دیدیا گیا۔

(۹) یزید دوم ۱۰۱ھ، ۷۲۰ء۔ کئی فتوحات حاصل کیں۔

(۱۰) ہاشم ۱۰۵ھ، ۷۲۴ء۔ عباسیوں کا عروج شروع ہوا۔

(۱۱) الولید دوم ۱۲۵ھ، ۷۴۳ء۔ قتل کردیئے گئے۔

(۱۲) یزید سوم ۱۲۶ھ، ۷۴۴ء۔ طاعون سے انتقال ہوا۔

(۱۳) ابراہیم ۱۲۶ھ، ۷۴۴ء۔ برطرف کردیئے گئے۔

(۱۴) مروان ۱۲۷ھ، ۷۴۵ء۔ عباسیوں نے شکست دی اور قتل کردیا۔

عباسی حکومت الدولۃ العباسیہ (بغداد اور سامرا میں)

(۱) ابوالعباس السفاح ۱۳۲ھ، ۷۵۴ء۔ کوفہ میں قیام۔

(۲) المنصور ۱۳۶ھ، ۷۵۴ء۔ عبدالرحمٰن نے اسپین پر قبضہ کیا۔ شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔

(۳) المہدی ۱۵۸ھ، ۷۷۵ء۔

(۴) الہادی ۱۵۸ھ، ۷۷۵ء۔

(۵) ہارون الرشید ۱۷۰ھ، ۷۷۶ء۔ عربی ادب وثقافت کا عروج۔

(۶) الامین ۱۹۳ھ، ۸۰۹ء۔

(۷) المامون ۱۹۸ھ، ۸۱۳ء۔ عربی علم وادب کی نشوونما۔

(۸) المعتصم ۲۱۸ھ، ۸۳۸ء۔ سامرا کو پایۂ تخت بنایا۔

(۹) الواثق ۲۲۷ھ، ۸۴۱ء۔

(۱۰) المتوکل ۲۳۲ھ، ۸۶۱ء۔

(۱۱) المنتصر ۲۴۷ھ، ۸۶۱ء۔

(۱۲) المستعین ۲۴۸ھ، ۸۶۲ء۔

(۱۳) المعتز ۲۵۲ھ، ۸۶۸ء۔

(۱۴) المہتدی ۲۵۵ھ، ۸۶۹ء۔

(۱۵) المعتمد ۲۵۶ھ، ۸۷۰ء۔ بغداد کو دوبارہ دارالخلافہ بنایا۔

(۱۶) المعتضد ۲۷۹ھ، ۸۹۲ء۔ اسماعیل سامانی نے ترکی کو چھین لیا۔

(۱۷) المکتفی اول ۲۸۹ھ، ۹۰۲ء۔ اسماعیل نے ایران پر قبضہ کرلیا۔

(۱۸) المقتدر ۲۹۵ھ، ۹۰۸ء۔ مصر میں فاطمی حکومت قائم ہوئی۔

(۱۹) القاہر ۳۲۰ھ، ۹۳۲ء۔ اندھے بنا کر اتار دیئے گئے۔

(۲۰) الراضی ۳۲۲ھ، ۹۳۴ء۔

(۲۱) المتقی ۳۲۹ھ، ۹۴۰ء۔

(۲۲) المکتفی ۳۳۳ھ، ۹۴۴ء۔

(۲۳) المطیع ۳۳۴ھ، ۹۴۵ء۔ مصر اور شمالی افریقہ باغیوں کے ہاتھ میں۔

(۲۴) الطائع ۳۶۳ھ، ۹۷۴ء۔

(۲۵) القادر ۳۸۱ھ، ۹۹۱ء۔ محمود غزنوی نے ہندوستان فتح کیا۔

(۲۶) القائم ۴۲۲ھ، ۱۰۳۱ء۔ سلجوقی ترکیوں کا عروج۔

(۲۷) المقتدی ۴۶۷ھ، ۱۰۹۴ء۔

(۲۸) المستظہر ۴۸۷ھ، ۱۰۹۴ء۔ فاطمی یروشلم پر قابض ہوئے۔

(۲۹) المسترشد ۵۱۲ھ، ۱۱۱۸ء۔ قتل کردیئے گئے۔

(۳۰) الراشد ۵۲۹ھ، ۱۱۳۵ء۔ قتل کردیئے گئے۔

(۳۱) المکتفی دوم ۵۳۰ھ، ۱۱۳۶ء۔ ترکیوں سے شکست کھائی۔

(۳۲) المستنجد ۵۵۵ھ، ۱۱۶۰ء۔ ایران میں بدامنی پھیلی۔

(۳۳) المستضی ۵۶۶ھ، ۱۱۷۰ء۔ سلطان صلاح الدین نے شام کو فتح کیا۔

(۳۴) الناصر ۵۷۵ھ، ۱۱۸۰ء۔ چنگیز خاں کے حملے۔

(۳۵) المستنصر ۶۲۳ھ، ۱۲۲۶ء۔ مغلوں کی ایران پر فتح۔

(۳۶) المستعصم ۶۴۰ھ، ۱۲۴۰ء۔ چنگیز خاں کے پوتے نے بغداد پر قبضہ کرکے خلیفہ کو قتل کردیا۔ (۶۵۲-۱۲۵۰ء)

ترکی پر عثمانیوں کی حکومت۔

(۱) عثمان اول ۱۲۹۹ء (۲) ارکان ۱۳۲۶ء

(۳) مراد ۱۳۶۰ء (۴) بایزید اول ۱۳۸۹ء

(۵) سلیمان اول ۱۴۰۲ء (۶) موسیٰ ۱۴۱۰ء

(۷) محمد اول ۱۴۱۳ء (۸) مراد دوم ۱۴۲۱ء

(۹) محمد دوم ۱۴۵۱ء (۱۰) بایزید دوم ۱۴۸۱ء

(۱۱) سلیم اول ۱۵۱۲ء۔ انہوں نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔

(۱۲) سلیمان دوم ۱۵۲۰ء (۱۳) سلیم دوم ۱۵۶۶ء

(۱۴) مراد سوم ۱۵۷۴ء (۱۵) محمد سوم ۱۵۹۵ء

(۱۶) احمد اول ۱۶۰۸ء (۱۷) مصطفیٰ اول ۱۶۱۷ء

(۱۸) عثمان دوم ۱۶۱۸ء (۱۹) مصطفیٰ اول ۱۶۲۲ء دوبارہ تخت نشینی

(۲۰) مراد چہارم ۱۶۲۳ء (۲۱) ابراہیم ۱۶۴۰ء

(۲۲) محمد چہارم ۱۶۴۹ء (۲۳) سلیمان سوم ۱۶۸۷ء

(۲۴) احمد دوم ۱۶۹۱ء (۲۵) مصطفیٰ دوم ۱۶۹۵ء

(۲۶) احمد سوم ۱۷۰۳ء (۲۷) محمود اول ۱۷۳۰ء

(۲۸) عثمان سوم ۱۷۵۴ء (۲۹) مصطفیٰ سوم ۱۷۵۷ء

(۳۰) عبدالحمید اول ۱۷۷۴ء (۳۱) سلیم سوم ۱۷۸۸ء

(۳۲) مصطفیٰ چہارم ۱۸۰۷ء (۳۳) محمود دوم ۱۸۰۸ء

(۳۴) عبدالمجید ۱۸۳۹ء (۳۵) عبدالعزیز ۱۸۶۱ء

(۳۶) مراد پنجم ۱۸۷۶ء (۳۷) عبدالحمید ۱۸۷۶ء

شیعہ حضرات صرف اپنے بارہ اماموں کو صحیح مانتے ہیں۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابوطالب۔

(۲) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ۔

(۳) حضرت امام حسینؓ ابن علیؓ۔

(۴) حضرت زین العابدین ابن امام حسینؓ۔

(۵) حضرت محمد الباقر ابن حضرت زین العابدینؒ۔

(۶) حضرت جعفر الصادق ابن حضرت الباقرؒ۔

(۷) حضرت موسیٰ الکاظم ابن حضرت جعفر الصادقؒ۔

(۸) حضرت علی الرضا ابن حضرت موسیٰ الکاظمؒ۔

(۹) حضرت محمد التقی ابن حضرت علی الرضاؒ۔

(۱۰) حضرت علی النقی ابن حضرت محمد التقیؒ۔

(۱۱) حضرت الحسن العسکری ابن حضرت علی النقیؒ۔

(۱۲) حضرت محمد المہدی ابن حضرت حسن عسکریؒ۔

ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت المہدی نے پردہ کرلیا ہے اور وہ ہنوز زندہ ہیں۔ آخری زمانہ میں دوبارہ ظہور پذیر ہوں گے۔ ایران کے شاہوں نے کبھی جانشین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سلطان محمد عبداللہ ۱۷۰۶ء، ۱۳۰۶ء ایران کے پہلے حکمراں ہیں جنہوں نے شیعہ ہونے کا اعلان کیا۔

خلافت فاطمیہ مصر اور شمالی افریقہ پر ۹۱۰ء سے لے کر ۱۱۷۱ء تک بڑے تزک واحتشام کے ساتھ قائم رہی۔

(۱) عبیداللہ ۹۱۰ء (۲) القاسم ۹۳۳ء

(۳) المنصور ۹۴۹ء (۴) المعز ۹۵۵ء

(۵) المعز نے مصر پر قبضہ کیا مگر اسپین میں شکست کھائی۔ سسلی پر اقتدار قائم کیا، شام وفلسطین میں فاتح رہے۔

(۵) عبدالعزیز ۹۷۶ء۔ ایک عیسائی عورت سے شادی کی اس کے بھائیوں کو یروشلم اور اسکندریہ کے گرجا گھروں میں پادری مقرر کیا۔

(۶) الحکیم ۹۹۶ء (۷) الظاہر ۱۰۲۱ء

(۸) المستنصر ۱۰۳۷ء (۹) المستعلی ۱۰۹۴ء

(۱۰) الامیر ۱۱۰۱ء (۱۱) الحفیظ ۱۱۲۹ء

(۱۲) الظافر ۱۱۴۹ء

(۱۳) العزیز ۱۱۶۰ء۔ ان کے وزیر نورالدین ان کے انتقال پر ۱۱۷۱ء میں عباسی خلیفہ مستہدی کو حکومت سونپ دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راہِ طریقت

قسط نمبر: ۱۲

تصوف وسلوک

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

ذکر (وقوف قلبی)

ذکر کا لفظی معنی ہے یاد تو پھر ذکر اللہ کا مطلب ہوا، اللہ کی یاد۔ یہی اللہ کا ذکر دلوں کی دوا اور باطنی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔

امام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ اللہ کا ذکر دل کے لئے ایسا ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی۔ اس ذکر اللہ کے ذریعے سالک کو "فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ" (پس تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا) اور "فان ذکرنی لی نفسه ذکرته فی نفسی" (اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اپنے دل میں یاد کرتا ہوں) کی بشارتیں بھی نصیب ہوتی ہیں اور "انا جلیس مع من ذکرنی" (جو میرا ذکر کرتا ہے اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں) کی سعادت عظمیٰ بھی نصیب ہوتی ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے "الوابل الصیب" میں ذکر کے ۱۰۰ فائدے گنوائے ہیں۔ ذکر دو طرح کا ہوتا ہے: ذکر لسانی اور ذکر قلبی۔ بقول شخصے۔

لسانی وقلبی یفرحان بذکرها
وما المرء الا قلبه ولسانه

میری زبان اور میرا دل اس کے ذکر سے خوش ہے اور آدمی کے پاس دل اور زبان ہی تو ہوتی ہے۔

احادیث نبویؐ سے ثابت ہے کہ ذکر قلبی کو ذکر لسانی پر ستر گنا فضیلت حاصل ہے۔ عقلی طور پر دیکھا جائے تو بھی ذکر قلبی کو لسانی ذکر پر فضیلت حاصل ہے، مثلاً۔

☆ ذکر قلبی ہمہ وقت کرنا ممکن ہے، جب کہ ذکر لسانی ممکن نہیں۔ مثلاً جب سالک کھانا کھا رہا ہوتا ہے، تقریر کر رہا ہوتا ہے، یا دکان پر بیٹھا گاہک سے سودا طے کر رہا ہوتا ہے تو وہ زبان سے ایک وقت میں دو کام نہیں کر سکتا۔ گفتگو کرے یا ذکر اللہ کرے۔ ایک وقت میں ایک کام ہی ممکن ہے۔ جب کہ ذکر قلبی لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے ہر گھڑی ہر آن کیا جا سکتا ہے۔

☆ ذکر لسانی کرتے ہوئے زبان ہلے گی، ہونٹ حرکت کریں گے، ہر وقت یہ ڈر رہے گا کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے جب کہ ذکر قلبی کا پتہ یا تو کرنے والے کو ہوتا ہے یا جس کا ذکر ہو رہا ہوتا ہے اسے معلوم ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ذکر قلبی فرشتے بھی نہیں سن سکتے، انہیں ایک خوشبو آتی محسوس ہوتی ہے۔ قیامت کے دن معاملہ کھلے گا کہ یہ تو یاد الٰہی کی خوشبو تھی۔

میان عاشق ومعشوق رمزے است
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

عاشق اور معشوق میں کچھ اشارے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ کراماً کاتبین کو بھی معلوم نہیں ہو پاتے۔ اسی لئے ذکر قلبی کو ذکر خفی کہا جاتا ہے۔

☆ درحقیقت جسم انسانی میں یاد کا مقام قلب ہے جب کہ زبان سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کبھی کسی ماں نے بیٹے سے یہ نہیں کہا کہ بیٹا میری زبان تمہیں بہت یاد کرتی ہے، بلکہ ہمیشہ یہی کہے گی کہ بیٹا میرا دل تمہیں بہت یاد کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یاد کا مقام انسان کا قلب ہے۔ پس عقلی دلائل سے بھی ثابت ہوا کہ ذکر خفی افضل ہے ذکر لسانی سے۔ بقول شخصے۔

از دروں شو آشنا و وز بروں بیگانہ وش
ایں طریقہ زیبا روش کم تر بود اندر جہاں

اندر سے تو آشنا ہو باہر سے بیگانہ ہو، یہی طریقہ بہتر ہے اور دنیا میں بہت کم ہے۔

اسی ذکر قلبی کو مشائخ طریقت وقوف قلبی کہتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں جابجا اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قرآن مجید سے دلائل

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝

(سورۃ الاحزاب: آیت ۴۱)

اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

اس آیت میں اذکروا جمع کا صیغہ ہے اور امر کا بھی۔ گویا مومنین کو ذکر کثیر کا حکم دیا جارہا ہے۔ مزید برآں ذکر کثیر کرنے والوں کے ساتھ مغفرت اور جنت کے وعدے بھی کئے جارہے ہیں۔

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۵)

اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ذکر کثیر کا کیا مطلب ہے؟ کیا ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر ذکر کرلیا کریں؟ یا صبح وشام ذکر کیا کریں یا اتنا ذکر کریں کہ تھک جائیں؟ آخر کیا کریں؟ اس آیت کے تحت مفسرین میں سے حضرت مجاہدؒ ذکر کثیر کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں۔

الذکر الکثیر ان لا ینساہ بحال.

ذکر کثیر یہ ہے کہ اسے کسی حال میں بھی نہ بھولے۔

کسی حال میں بھی نہ بھولنے سے مراد کیا ہے؟ انسان کی تین بنیادی حالتیں ہیں۔ یا وہ لیٹا ہوگا یا بیٹھا ہوگا یا کھڑا ہوگا۔ ہر حال میں ذکر کرنے سے مراد لیٹے، بیٹھے، کھڑے اللہ کو یاد کرے۔ یہی عقل مندوں کی نشانی بتائی گئی ہے۔ قرآن پاک میں اولوالالباب (عقل مندوں) کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ.

(آل عمران: آیت ۱۹۱)

وہ بندے جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

تفسیر صاوی میں اس آیت کے تحت لکھا ہے۔

قال الصاوی تحت ھذہ الایۃ، واعلم ان اللہ تعالی لم یفرض فریضۃ علی عبادہ الاجعل لھا حدا معلوما وعذر اھلھا فی حال العذر غیر الذکر فلم یجعل لہ حدا ولم یعذر احدا فی ترکہ الامن کان مغلوباً علی عقلہ ولذا امرھم فی جمیع الاحوال قال اللہ تعالی يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ففیہ اشارۃ الی ان الذکر امرہ عظیم وفضلہ جسیم.

مفسر صاوی نے اس آیت کے تحت فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو چیز بھی فرض کی ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حد مقرر کردی ہے اور حالت عذر میں ان کو معذور سمجھا ہے۔ سوائے ذکر کے کہ نہ تو کوئی اس کے واسطے حد مقرر کی ہے اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور سمجھا ہے، سوائے مجنون کے، اسی لئے ان کو امر کیا ہے اللہ نے ساتھ اس ذکر کے جمیع حالات میں اور بتایا ہے کہ مومن یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنی کروٹوں پر اور اس میں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ ذکر کی شان اور اس کی فضیلت بہت بڑی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ای باللیل والنھار فی البر والبحر والسفر والحضر والغنی والفقر والمرض والصحۃ والسر والعلانیۃ.

جو لوگ کھڑے بیٹھے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتے ہیں یعنی رات میں اور دن میں۔ خشکی میں اور تری میں، سفر میں اور حضر میں، غنا میں اور فقر میں، مرض میں اور صحت میں، خلوت میں اور جلوت میں۔

ایسا ذکر تو پھر ذکر قلبی اور ذکر خفی ہی ہوسکتا ہے جو ہر حال میں کیا جاسکے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں ذکر کثیر کا جو حکم دیا گیا ہے اس کی تفسیر ذکر قلبی، ذکر خفی یا صوفیاء کی اصطلاح میں وقوف قلبی ہی ہے۔ اس کو کرنے کا قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ.

(سورۃ آل عمران: آیت ۴۱)

اور یاد کرو اپنے رب کو کثرت سے اور صبح وشام اس کی تسبیح کر۔

پس ثابت ہوا کہ وقوف قلبی کرنے کے لئے قرآن مجید میں حکماً فرمایا گیا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ حضرات جو اس کو سیکھنے کے لئے مشائخ عظام کی سرپرستی میں وقت گزارتے ہیں۔

احادیث سے دلائل

ارشاد نبویؐ ہے۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ سئل رسول اللہ صلی اللہ

العباد افضل درجة عندالله يوم القيمة قال
عليه وسلم اى العباد افضل درجة عندالله يوم القيمة قال
الذاكرون الله كثيرا. قلت يا رسول الله ومن الغازى فى
سبيل الله قال لو ضرب بسيفة فى الكفار والمشركين حتى
ينكسر ويختضب وماكان الذاكرون افضل منه درجة.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں کن لوگوں کا درجہ زیادہ ہوگا۔ فرمایا جو لوگ کثرت سے ذکر اللہ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور جو لوگ جہاد کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اگرچہ مجاہد، کفار اور مشرکین پر تلوار چلاتا رہے یہاں تک کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی ذاکرین کا درجہ افضل ہے۔

اس حدیث پاک میں ذکر کثیر کرنے والوں کی فضیلت کتنی وضاحت سے بیان کی گئی ہے۔ آیئے اب سنت نبویؐ سے بھی اس کی دلیل ڈھونڈیں تو ایک روایت میں ہے۔

عن عائشةؓ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر لمحے اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

اس حدیث پاک میں کل احیانہ (ہر لمحے) کا لفظ گواہی دے رہا ہے کہ یہی ذکر قلبی ذکر خفی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ اور سنت بیضاء ہمہ وقت یاد الٰہی میں مشغول رہنا تھی۔ مشائخ عظام اسی کی اتباع کے لئے سالکین طریقت کو وقوف قلبی کی مشق کرواتے تھے تاکہ انسان کا معاملہ "دست بکار دل بیار" (ہاتھ کام کاج میں دل اللہ کی یاد میں) کے مطابق ہو جائے۔ وقوف قلبی یہ ہے کہ انسان ہر وقت اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ کی طرف رکھے اور لیٹے بیٹھے، چلتے پھرتے، ہر گھڑی ہر آن دل میں رکھے۔ یہ دھیان کہ میرا دل اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔ یہی مندرجہ بالا آیات واحادیث کا منشاء ہے۔ پس ثابت ہوا کہ وقوف قلبی کی تعلیم قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے۔

(۲) فکر مراقبہ

مراقبہ ماخوذ ہے رقیب سے، جس کے معنی ہیں منتظر، نگہبان، پاسبان جیسے ارشاد فرمایا گیا۔

"اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا" (سورۃ الاحزاب: آیت نمبر ۵۲)

بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

تصوف کی اصطلاح میں مراقبہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگا کر بیٹھنے کو، پس سالک جب مراقب ہوتا ہے تو وہ ساری دنیا سے یکسو ہو کر، یک رو ہو کر بقبلہ رو ہو کر، باوضو ہو کر بیٹھ جاتا ہے، آنکھوں کو بند کر لیتا ہے، سر کو جھکا لیتا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے یہ سوچتا ہے کہ نہ زمین، نہ آسمان، نہ انسان، نہ حیوان، نہ شیطان کچھ بھی نہیں ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کی رحمت آرہی ہے اور میرے دل میں سما رہی ہے، میرے دل کی ظلمت وسیاہی دور ہو رہی ہے اور میرا دل اللہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔ شروع شروع میں سالک کا دل ذکر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا جیسے ہی سر جھکایا دنیا کے خیالات ووساوس نے ہجوم کیا۔

مثل مشہور ہے۔ كل اناء يترشح بما فيه. (ہر برتن میں سے وہی کچھ نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے) دل میں دنیا بھری ہونے کی کتنی واضح دلیل ہے کہ سر تو جھکاؤ یاد الٰہی کی خاطر مگر پریشان خیالات تنگ کرنے لگیں۔ سالک کو اس بات سے گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ مجھے تو بہت محنت کرنی چاہئے۔ اگر دل میں یہی کچھ لے کر آگے منزل پر چلا گیا تو میری کتنی رسوائی ہوگی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ.
(سورۃ العادیات: آیت ۱۰)

جو سینوں میں ہوگا نکالیں گے۔

اور "یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ" (سورۃ الطارق: آیت ۹) وہ دن جب بھید کھول دیئے جائیں گے۔

سالک مراقبہ میں بیٹھتے وقت جب یہ سوچتا ہے، گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت آرہی ہے تو حدیث پاک "انا عند ظن عبدى بى" (میں بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں) کے مطابق رحمت دل میں سما جاتی ہے۔ بالفرض پہلے دن سارا وقت دنیا کے خیالات آئے، فقط ایک لمحہ اللہ کا خیال آیا تو دوسرے دن دنیا کے خیالات نسبتاً کم آئیں گے۔ تیسرے دن اور کم، حتیٰ کہ وہ وقت آئے گا کہ جب سر جھکائیں گے تو فقط اللہ کا دھیان رہے گا، دنیا کمینی دل سے نکل جائے گی۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

مراقبہ کے دوران بعض سالکین پر اونگھ سی طاری ہوجاتی ہے۔ یہ ''اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ'' (جب تمہارے اوپر اونگھ طاری کردی گئی) کے مصداق کسب فیض ہی کی علامت ہوتی ہے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں، ترقی ہوتی رہتی ہے۔ سالک کی مثال مرغی کی مانند ہے جو انڈوں پر بیٹھ کر انہیں گرمی پہنچاتی ہے۔ ابتدا میں جو انڈے پتھر کی طرح بے جان محسوس ہوتے ہیں ان میں جان پڑتی ہے، حتی کہ چوں چوں کرتے چوزے نکل آتے ہیں۔ اسی طرح سالک کو ابتدا میں اپنا دل پتھر کی مانند نظر آتا ہے، لیکن مراقبہ میں بیٹھ کر ذکر کی حرارت پہنچانے سے وہ وقت آتا ہے جب دل اللہ اللہ کرنا شروع کردیتا ہے۔ ظاہر میں یہ عمل جتنا ہلکا پھلکا سادہ سا لگتا ہے اس کا اثر اتنا ہی زیادہ ہے۔ چند دن مراقبہ کی پابندی کرنے سے تو یہ حالت ہوجاتی ہے کہ

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

یاد کا یہ طریقہ عاشقوں کا طریقہ نہیں بلکہ محبوبوں کا طریقہ ہے۔ عاشق تو آہ وزاری اور نالہ وفریاد کرتے ہیں۔ جب کہ محبوب فقط دل میں یاد بساتے ہیں۔

وہ جن کا عشق صادق ہے وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

اس طریقہ ذکر کے واضح دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔

موت کا منظر

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قیامت میں دنیا ایسی حالت میں لائی جائے گی کہ بہت بوڑھی ہوگی۔ بدصورت، گہری آنکھیں، دانت آگے کو نکلے ہوئے لوگوں کے سامنے کھڑی کردی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا کہ اس کو پہچانتے ہو، لوگ کہیں گے خدا کی پناہ! یہ کیا بلا ہے؟ ان سے کہا جائے گا یہ وہی دنیا ہے جس کی بدولت ایک نے دوسرے کو قتل کیا، آپس میں قطع رحمی کی، اس کی وجہ سے تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد رکھتے تھے، بغض رکھتے تھے اور اس کے دھوکے میں پڑے رہے، اس کے بعد اس بڑھیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا، وہ چلائے گی کہ میرے ساتھ ان کو بھی تو لاؤ، میرے پیچھے لگنے والوں کو بھی تو میرے ساتھ لاؤ، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہوگا کہ اس کے پیچھے چلنے والوں کو بھی اس کے ساتھ کردو۔

نئی شائع ہونے والی کتاب ''کلید رموز مخفی'' کا

ایک باب دعوت برہتیہ اور دیگر دعوات کی ریاضتیں

از قلم: روحانی اسکالر ماہر علوم مخفی حکیم غلام سرور شباب
فون نمبر:0333-6974734.0300-4967412

طالب کے لئے لازم ہے کہ اس کتاب میں دی گئی دعوات اور دعاؤں کی ریاضت سے قبل ان شرائط کی خود پابندی کرے۔ جہاں عمل کی ریاضت کرنا مقصود ہو، وہاں پہلے اصراف عام کا عمل کرے پھر اپنی حفاظت کے لئے حجاب القفل کا عمل اپنے پاس رکھے اور ہر وقت خوف الٰہی سے رتار ہے اور مؤکلات وروحانیات سے ایسی بات کی درخواست نہ کرے جو حلال نہیں ہے، کیوں کہ انجام اس کا بہتر نہ ہوگا اور اگر حلال باتوں کو بھی بے انتہا اس نے حاصل کیا تب بھی آخر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کو حاضر ہونا ہے۔ دنیا میں کوئی ہمیشہ نہیں رہا، نیز حرام کاموں میں مؤکلات اطاعت نہیں کرتے۔ اس کتاب کے اعمال کرنے والا عامل ہماری نصیحت پر عمل نہ کرے گا تو ضرور اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ اس لئے عامل کو پہلے ان شرائط کا پابند ہونا لازم ہے، جو ان اعمال کے لئے رکھی گئی ہیں، کیوں کہ ہر کام کے لئے شرائط ہوتی ہیں جن کے بغیر وہ کام نہیں کرتا، پس سات شرائط ہیں ان کے علاوہ ہر عمل کے ساتھ کچھ شرائط ہوتی ہیں ان کی بھی پابندی کرنا ضروری ہے، اب وہ سات شرائط تحریر کرتے ہیں، جو تمام ریاضات میں لازم ہیں۔

پہلی شرط : روحانی دنیا میں قدم رکھنے والے ہر فرد کے لئے لازم ہے کہ وہ سب سے پہلے کسی عامل کامل کی شاگردی اختیار کرے اور کسی کامل مرشد کی بیعت کرے، پھر اس دنیا میں قدم رکھے، اپنا اکثر خلوت یا نیک اصحاب کے ساتھ گزارے اور کسی سے اپنا راز بیان نہ کرے، مگر اپنے استاد یا مرشد سے کچھ مخفی نہ رکھے۔

دوسری شرط : طہارت ظاہری و باطنی کے ساتھ اکثر اوقات باوضو رہے اور ایسی چیز نہ کھائیں جن سے زیادہ دیر وضو برقرار نہ رہے۔

تیسری شرط : جس مکان میں خلوت اختیار کی جائے وہ مکان عام عمارات سے دور ہو یا وہاں شور وغل نہ ہو، مگر یہ شرط اس وقت ہے جب عامل تسخیر جنات یا مؤکلات کی تسخیر کر رہا ہو، عام ریاضت کے لئے گھر میں کسی الگ کمرہ میں بھی خلوت اختیار کی جاسکتی ہے، مگر وہاں بھی کوئی دوسرا نہ جائے۔

چوتھی شرط : ہر خلوت کا مکان خوشبو سے معطر رہے، یا عمل سے متعلقہ بخورات سلگتی رہیں، کیوں کہ روحانیت ومؤکلات خوشبو کو پسند کرتے ہیں۔

پانچویں شرط : کسی پر ظلم نہ کرے، یہاں تک کہ کسی جاندار کو نہ ستائے اور نہ اس سے کوئی کام لے کر ان پر مشقت ڈالے۔

چھٹی شرط: ترک حیوانات جلالی وجمالی یعنی گوشت، دودھ، گھی، انڈہ وغیرہ کل حیوانی چیزوں سے پرہیز کرے، یہاں تک مچھلی اور پرندے کے گوشت سے بھی پرہیز کرے اور نہ جانور سے بنی کوئی چیز استعمال میں لائے اور پرہیز ایام خلوت سے ہمیشہ قائم کرنا چاہئے، کیوں کہ اس کے سبب سے مؤکلات جلد حاضر ہوتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

ساتویں شرط: اپنی نیت اور ارادہ کو مضبوط اور قائم رکھے اور کسی قسم کا دل میں شک نہ لائے اور اگر کسی عمل میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ اس کو شروع کرے، بالکل ترک نہ کرے۔ یہ شرائط اس فن کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اس کے باوجود عمل کی ریاضت میں لمحہ بہ لمحہ استاد اور پیر و مرشد کی اشد ضرورت رہتی ہے۔

دعوت برہتیہ کی ریاضت کا خاص طریقہ

دعوت برہتیہ کے اسماء یا دعوت کی ریاضت کرنا چاہیں تو سب سے پہلے خلوت کے مکان میں اصراف عامر کا عمل سات روز تک تلاوت کریں، پھر سات روز کی ریاضت اختیار کریں اور روزانہ روزہ رکھیں اور دعائے برہتیہ کو ایک صاف وشفاف چینی یا شیشے کی پلیٹ پر زعفران اور گلاب سے تحریر کریں اور پھر اسے آب زمزم سے دھو کر اس سے روزہ افطار کریں، ریاضت کے دوران جو کی روٹی اور روغن زیتون کے علاوہ اور کچھ استعمال نہ کریں اور سات یوم تک ہر فرض نماز کے بعد دعائے برہتیہ کو ۴۵ مرتبہ تلاوت کریں، پس اس دعوت کے اعمال جاری ہوں گے۔

اسمائے برہتیہ کے عربی معنی کی جدول

شمار	اسمائے برہتیہ	عربی معانی یعنی متبادل اسمائے باری تعالی
۱	بَرْهَتِيَةِ	قُدُّوْسٌ، سُبُّوْحٌ
۲	كَرِيْرِ	يَااللّٰه، اَلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ
۳	تَتْلِيْهِ	اَلْقُدُّوْسُ، اَلْقَادِرُ سُبُّوْحٌ، اَلْخَيْرُ، مُجِيْرٌ
۴	طُوْرَان	يَاحَيُّ، يَامُحْيُ
۵	مَزْجَلِ	يَاقَيُّوْمُ، يَاقَائِمُ
۶	يَزْجَلِ	يَاوَدُوْد، يَا اللّٰه، يَاقَاهِرُ، يَا اَحَدُ، يَاوَاحِدُ
۷	تَرْقَبِ	يَاسَلَامُ
۸	بَرْهَشِ	يَامُقْتَدِرُ، يَااللّٰهُ عَبْدُكَ اَجِبْهُ
۹	غَلْمَشِ	يَاحَمِيْدُ، يَامَجِيْدُ، يَامَلِكُ
۱۰	غُوْطِيْرِ	يَاقَوِيُّ، يَامَتِيْنُ
۱۱	قَلَنْهُوْدِ	يَامَتِيْنُ، يَاسَمِيْعُ، يَابَصِيْرُ، يَابَدِيْعُ، يَامُغْنِيْ، يَامُحِيْطُ
۱۲	بَرْشَان	يَامُحِيْطُ، يَااللّٰه يَاعَزِيْزُ
۱۳	كَظْهِيْرِ	سُبْحَانَ اللّٰهِ، يَاقَوِيُّ، يَامَتِيْنُ، يَارَحِيْمُ
۱۴	تَمُوْشَلْخ	يَااللّٰه يَاعَزِيْزُ، اَنَا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَائِفِيْنَ، يَاعَزِيْزُ اَنْتَ اللّٰهُ، يَااللّٰهُ يَاهُوَ يَااللّٰهُ، يَاقَوِيُّ، يَامَتِيْنُ
۱۵	بَرْهَيُوْلَا	سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَنَا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَائِفِيْنَ يَاكَافِيْ يَاسَمِيْعُ يَااللّٰهُ رُوْحِيْ لِرُوْحِكَ مُنْتَصِبَةٌ عَلٰى ارادتك
۱۶	بَشْكَيْلَخ	يَامُؤْمِنُ، يَااللّٰهُ، يَارَحْمٰنُ، يَارَحِيْمُ

۱۷	قزمز	یَامُھَیمِنُ، یَااَللّٰہُ، یَارَحمٰنُ، یَارَحِیمُ
۱۸	اَنغَلَلِیطِ	یَاعَظِیمُ، یَاحَکِیمُ، یَاخَبِیرُ، یَالَطِیفُ، یَارَحمٰنُ، یَارَحِیمُ
۱۹	قبرَاتِ	یَاعَزِیزُ، یَابَاقِی، یَاحَلِیمُ، یَاحَکِیمُ، یَاکَافِی یَاکَرِیمُ
۲۰	غیاھا	یَاکَرِیمُ یَاقَھَّارُ، یَاکَرِیمُ یَاقَاضِی، یَاعَزِیزُ یَاجَبَّارُ
۲۱	کَیلَھُولَا	ھُوَ اللّٰہُ، یَاقَدِیمُ یَاقَاھِرُ، یَاقَادِرُ اَعلٰی کُلِّ شَیْءٍ، یَاسَرِیعُ
۲۲	شَمخَاھِرِ	تَعَالَیتَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیمُ
۲۳	شَمْخَاھِیرِ	یَاقَاضِی، یَاھُوْ یَاھُوْ یَارَبَّاہُ یَارَبَّاہُ
۲۴	شَمْھَاھِیرِ	یَاقَدِیرُ یَاقَادِرُ، یَاکَافِی، یَاعَزِیزُ یَاجَبَّارُ
۲۵	بِکَھطَھُونِیہِ	یَاقَدِیمُ یَادَائِمُ
۲۶	بِشَارِشِ	یَاقَادِرُ اَعلٰی کُلِّ شَیْءٍ
۲۷	طُونَشِ	یَاشَکُورُ، ھُوَاللّٰہُ الْکَرِیمُ
۲۸	شَمْخَا بَارُوخِ	اَلْقَادِرُ ھُوَاللّٰہُ الْکَرِیمُ

اسمائے برہتیہ سے منسوب حروف ابجد اور منازل قمریہ

شمار	اسمائے برہتیہ	حروف ابجد	منازل قمر
۱	بَرْھَتِیَۃِ	الف	شرطین
۲	کَرِیْرِ	با	بطین
۳	تَتْلِیَہِ	جیم	ثریا
۴	طُوْرَانَ	دال	دبران
۵	مَزْجَلِ	ہا	ہقعہ
۶	یَزْجَلِ	واوَ	ہنعہ
۷	تَرْقَبِ	زا	ذراع
۸	بَرْھَشِ	حا	نثرہ
۹	غَلْمَشِ	طا	طرفہ
۱۰	خُوْطِیْرِ	یا	جبہ
۱۱	قَلْنَھُوْدِ	کاف	زہرہ
۱۲	بَرْشَانَ	لام	صرفہ

۱۳	كَظْهِيْرِ	میم	عوا
۱۴	نَمُوْشَلْخِ	نون	سماک
۱۵	بَرْهَيُوْلَا	سین	غفرہ
۱۶	بَشْكَيْلَخِ	عین	زبانا
۱۷	قَزْمَزِ	فا	اکلیل
۱۸	اَنْغَلَلِيْطِ	صاد	قلب
۱۹	قَبْرَاتِ	قاف	شولہ
۲۰	غَيَاهَا	را	نعائم
۲۱	كَيْدَهُوْلَا	شین	بلدہ
۲۲	شَمْخَاهِرِ	تا	ذابح
۲۳	شَمْخَاهِيْرِ	ثا	بلع
۲۴	شَمْهَاهِيْرِ	خا	سعود
۲۵	بِكَهْطَهُوْنِيَهِ	ذال	اخبیہ
۲۶	بِشَارِشِ	ضاد	مقدم
۲۷	طُوْنَشِ	ظا	موخر
۲۸	شَمْخَا بَارُوْخِ	غین	رشا

دعائے برہتیہ عاملین کاملین کی نظر میں

دعائے برہتیہ کے بارے میں قدیم عاملین وکاملین کی بہت سی روایات ملتی ہیں۔مختلف حکماء کے اپنے اپنے مجربات ہیں۔ایک معتبر روایت علامہ شمس الدین المصاوی کی ملتی ہے، جسے امام بونیؒ نے اپنی کتاب منبع اصول الحکمت میں بیان فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بَرْهَتِيَةِ كَرِيْرِ تَتْلِيْهِ طُوْرَانَ مَزْجَلِ يَزْجَلِ تَرْقَبْ بَرْهَشِ غَلْمَشِ خُوْطِيْرِ قَلْنَهُوْدِ بَرْشَانِ كَظْهِيْرِ نَمُوْشَلْخِ بَرْهَيُوْلَا بَشْكَيْلَخِ قَزْمَزِ اَنْغَلَلِيْطِ قَبْرَاتِ غَيَاهَا كَيْدَهُوْلَا شَمْخَاهِرِ شَمْخَاهِيْرِ شَمْهَاهِيْرِ بِكَهْطَهُوْنِيَهِ بِشَارِشِ طُوْنَشِ شَمْخَا بَارُوْخِ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كَهَكَهِيْجِ. بَهْطَشِي. بَلْطَشَفْشُغُوْيَلِ. وَاُمُوْيِلِ. جَلْدَمُهْجَمًا. حَلْمَجِ. وَرْوَدِيْهِ. مُهَفِيَاجِ. بِعِزَّتِكَ اِلَّا مَا اَخَذْتُ سَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرِ.

امام الطّوسی کی روایت کے مطابق اسمائے برہتیہ

تمام قدیم حکماء اس روایت پر متفق ہیں کہ حضرت سید سلیمان بن داؤد علیہ السلام اور ان کے وزیر آصف برخیا کے تصرف میں رہنے والی معروف دعوت برہتیہ پر اکثر علماء کا اتفاق ہے اور اسی کے ساتھ امام الطوسی کی روایت میں یہ اس طرح ملتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْمُحِيْطُ الدَّائِمِ الْقَدِيْمِ الَّذِىْ مَلَا سَاطِعَ نُوْرِ وَجْهِهِ الْاَكْوَانَ وَاَمَلَّهَا بِقُوَّةِ جَذْبِهٖ هَيْبَةِ سُلْطَانِهٖ عَلٰى كُلِّ مَلَكٍ وَجِنِّىٍّ وَاِنْسِىٍّ وَشَيْطَانٍ فَخَافَتْهُ جَمِيْعُ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَاَذْعَنَتْ وَتَوَاضَعَتِ الْكَرُوْبِيُّوْنَ مِنْ اَعْلٰى مَقَامَاتِهَا وَسَجَدَتْ وَاَجَابَتْ دَعْوَةَ اِسْمِهِ الْمُحْكَمِ الْمَكْتُوْبِ فِى الْوَاحِ قُلُوْبِ الْمُتَصَرِّفِيْنَ بَدُوْحٍ اَجْهَزَطْ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةُ الْعُلْوِيَّةُ وَالسُّفْلِيَّةُ وَخُدَّامُ هٰذَا الْعَهْدِ الْكَبِيْرِ اَنْ تُجِيْبُوْا دَعْوَتِىْ وَتَقْضُوْا حَاجَتِىْ وَتَوَكَّلُوْا (اپنی حاجت کا نام لیں) بِعِزَّةِ. بَرْهَتِيَةٍ كَرِيْرٍ تَتْلِيْهٖ طُوْرَانَ مَزْجَلٍ بَزْجَلٍ تَرْقَبٍ بَرْهَشٍ غَلْمَشٍ خُوْطِيْرٍ قَلْنَهُوْدٍ بَرْشَانٍ كَظْهِيْرٍ نَمُوْ شَلْخٍ بَرْهَيُوْلَا بَشْكَيْلَخٍ قَزْمَزٍ اَنْغَلَلِيْطٍ قَبْرَاتٍ غَيَاهَا كَيْلَهُوْلَا شَمْخَاهِرٍ شَمْخَاهِيْرٍ شَمْهَاهِيْرٍ بِكَهْطَهُوْنِيَهٍ بِشَارِشٍ طُوْنَشٍ شَمْخَا بَارُوْخٍ. بِحَقِّ هٰذَا الْعَهْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَيْكُمْ يَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمُ الْاِنْقِيَادَ فِيْمَا تُؤْمَرُوْنَ بِهٖ بِعِزَّةِ الْمُعْتَزِّ فِىْ عِزِّ عِزِّهٖ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا. وَبِحَقِّ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ. اُحْضُرُوْا وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِّىْ عَلٰى مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ بِحَقِّ الْاِسْمِ الَّذِىْ اَوَّلُهٗ اٰلْ وَاٰخِرُهٗ اٰلْ وَهُوَ اٰلْ شَلَعْ يَعُوْ يُوْ بِيْهٖ يَهْ وَاهٍ بِتَكْهِ بَنْكَفَالٍ يُصْعِىْ كَهِىْ مَمَيَالٍ مُطِيْعِيْنَ بِكَ يَا اٰلْ جَلْ زَرْيَالٍ اِحْتَرِقْ مَنْ عَصٰى اَسْمَآءَ اللّٰهِ. اَقْسَمْتُ وَعَزَمْتُ عَلَيْكُمْ بِعَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَبِحَقِّ الْاِسْمِ الَّذِىْ تَعَاهَدْتُّمْ بِهٖ عِنْدَ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَهُوَ. بِعَلْشَاقَشٍ. مَهْرَاقَشٍ. اَقْشَامَقَشٍ. شَفْمُوْنَهَشٍ. وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا. وَبِحَقِّ اِهْيًا شَرَاهِيًا اَذُوْنَائِىْ اَصْبَاؤُتَ اٰلْ شَدَاىْ. وَبِحَقِّ اَبْجَدْ. هَوَّزْ حُطِّىْ. وَبِحَقِّ بَطَدْزْ هَجٍ وَاحٍ وَبِحَقِّ بَدُوْحٍ اَجْهَزَطْ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ. اَلْوَحَا الْعَجَلُ السَّاعَةُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ.

استاد نصیر الدین المغازی کی روایت کے مطابق دعوت برہتیہ

استاد نصیر الدین المغازی سے دعائے برہتیہ کی ہمیں یہ ترتیب ملتی ہے۔ آپ نے اسماء بِكَهْطَهُوْنِيَهٍ بِشَارِشٍ طُوْنَشٍ کو مندرجہ ذیل اسماء سے تبدیل کیا ہے۔ بِكَهْطَهُوْنِيَهٍ بِشَارِشٍ الْوَشٍ اور پھر شَمْخَا بَارُوْخٍ کے بعد ان اسماء کا اضافہ کیا ہے۔ جو دعائے برہتیہ کے اسماء نہیں ہیں، بلکہ یہ الگ ایک دعا ہے جسے عاملین وکاملین دعائے بَشْمَخٍ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جس کا ہم آگے چل کر تفصیلی ذکر کریں گے۔ استاد نصیر الدین المغازی نے (يَعُوْ يُوْ بِيْهٖ) کو اس لفظ سے بدل دیا ہے (يَعُوْ يُبِيْهٖ) اور (مُطِيْعِيْنَ لَكَ يَا اٰلْ جَلْ زَرْيَالٍ) کو ان الفاظ سے بدل دیا ہے (مُطِيْعٌ لَكَ يَا اٰلْ مَا اَعْظَمَ اِسْمُكَ يَا اٰلْ مَا سَمِعَ اِسْمُكَ رُوْحٌ اِلَّا صَعِقَ وَاِحْتَرَقَ) اور لفظ (اَقْشَامَقَشٍ. شَفْمُوْنَهَشٍ) کو ان الفاظ سے بدل دیا ہے (اَقْشٍ مَقْشٍ قَرْشٍ) باقی ساری ترتیب امام الطوسی کی روایت کے مطابق ہے۔ استاد نصیر الدین المغازی نے (شَمْخَا بَارُوْخٍ) کے بعد جن بارہ کلمات کا اضافہ کیا ہے وہ یہ ہیں جو کہ ہم پہلے ہی آپ کو آگاہ کر چکے ہیں کہ یہ بارہ کلمات دعائے (بشمخ شریف) کے ہیں، جو ایک الگ دعا ہے، جس کا دعائے برہتیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ يَا بَشْمَخٌ بَشْمَخٌ ذَالَاهَامُوْا شَيْطِيُوْنَ.

(۲) اَللّٰهُمَّ يَاذَانُوْا مَلْخُوْا لُوْ اَدَمُوْنُوْا دِيْمُوْنُوْنَ.

(۳) اَللّٰهُمَّ يَا خَيْفُوْا مِيْفُوْرَا اَرْقَشٍ دَارٍ عِلِيُّوْنَ.

(۴) اَللّٰهُمَّ يَا دَهْمُوْتُ اَرْخَا اَرْخِيْمَ اَرْخِيْمُوْنَ.

(۵) اَللّٰهُمَّ يَا اَرْغَشٍ اَرْعِشْغَطْ بَوْخَلَاخُوْنَ.

(۶) اَللّٰهُمَّ يَا دَهْمِيَا دَهْلِيْلُوْنَ مَيْطَطْرُوْنَ.

(۷) اَللّٰھُمَّ یَا اَھیَا شَراھِیَا اَدُونَایَ اَصبَاوُتْ اَصبَاوُتُوْنَ.

(۸) اَللّٰھُمَّ یَا نُورُ اَرْعِش اَرْعِیْش اَرْعِیْشَش اَلْعَتُوْنَ.

(۹) اَللّٰھُمَّ یَا اَشْبِرُ اَشرُوْا اَشمَخ اَشمَاعَا اَشمِعُوْنَ.

(۱۰) اَللّٰھُمَّ یَا مَلِیعُوْثَا اَملِیخَا مَلخُوْنَ.

(۱۱) اَللّٰھُمَّ یَا عَلَامُ اَرْعِلَ اَرْعَا اَرْعِیَ یَزْنُوْنَ.

(۱۲) اَللّٰھُمَّ یَا مَشْمَخ مَشْخِیثَا قَشلَا مُوْنَ.

دعائے بشمخ شریفہ عاملین وکاملین کے نزدیک ام العزائم ہے۔ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل کے قدیم عبرانی نسخوں میں آج بھی موجود ہے۔ یہ دعا قدیم عبرانی وسریانی الفاظ کا مجموعہ ہے۔ قدمانے اپنے رسائل وکتب میں اس دعائے مبارکہ کا ذکر کیا ہے، مگر اکثر کتب میں اعراب کی غلطیاں تھیں اور کلمات دعا کے الفاظ میں بھی چند غلطیاں تھیں، نیز کلمات کی ترتیب بھی درست نہ تھی۔ دعائے بشمخ، اسمائے شمعیثہ اور سیارگان کے مؤکلات اور اسماء باری تعالیٰ کا تذکرہ عاملین کاملین کے بابا آدم حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ نے اپنی کتاب ''جواہر خمسہ اردو'' مطبع دہلی، شیخ حبیب بن موسیٰ رضا نے اپنی کتاب 'مفاتیح الاسرار، کنوز الاسرار الخفیہ، تحفۃ الاسرار، جامع الفوائد فارسی اور حضرت شیخ محمد بن احمد البونی نے اپنی کتاب ''منبع اصول الحکمۃ عربی، مطبع تیونس اور شمس المعارف الکبریٰ عربی مطبع دہلی۔ حضرت بہاء الدین محمد بن حسین بن عبدالصمد عاملی نے اپنی تصنیف ''سر المستتر فارسی'' مطبع ایران۔ حضرت محمد ممتاز الرحمٰن نے اپنی تصنیف ''کنز الاسرار مع مرات الانوار'' جلد دوم مطبع دہلی اور سید تفضل حسین خداداد بن میر محمد حسین نے اپنی تصنیف ''تحفۃ العاملین'' حصہ سوم مطبع کراچی میں کیا ہے۔

قدیم عاملین سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دعائے جلیلہ کی برکت سے مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مادر زاد اندھوں کو بینا، جذام زدہ لوگوں کو شفا بخشتے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی اور اکثر مشائخ کرام ان کے ہمصر دعائے بشمخ کے عامل اکبر تھے اور اسی دعائے مقدسہ کی برکت سے ان سے کرامات سرزد ہوئیں۔

اس دعا کے بارہ کلمے ہیں، ہر کلمے کی ابتدا اَللّٰھُمَّ سے ہر کلمہ ایک برج سے منسوب ہے۔ ہر کلمہ کے تحت ایک مؤکل ہے جو کئی مؤکلات کا حاکم ہے۔ عاملین وکاملین سے روایت ہے کہ اس دعائے متبرک کے بارہ کلمے بروج پر کندہ ہیں، جس کی برکت سے ہر برج قائم ودائم ہے اور جو فرشتے اس برج اور آسمان پر ہیں، اسی کلمہ سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ جب کوئی طالب اس دعائے مقدسہ کی تلاوت کرتا ہے یا اس کا طلسم، لوح اپنے پاس رکھتا ہے تو وہ سب فرشتے اس کی طرف متوجہ ہوکر اس کا مقصد معلوم کرتے ہیں، اگر خواہش اس کی جائز ہے تو وہ سب اس کی حاجت روائی کی دعا کرتے ہیں۔ اگر نیت بدی پر ہے تو خاموش ہوکر کہتے ہیں کہ کیسا دلیر بندہ ہے کہ اپنے خالق ومالک سے بدی کا طلب گار ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو بھلا دے۔ عدم مقبولیت دعا کی یہی وجہ ہے کہ جاہل گمان کرتے ہیں کہ کلام الٰہی میں تاثیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے عقیدہ سے بچائے آمین۔

یہ دعائے جلیلہ جملہ مہمات دینی ودنیاوی کے لئے بہت سریع الاجابت ہے، نیز اس کے بارہ طلسم تیار ہوتے ہیں، جو عامل کو اس برج اور ستارہ کے اثرات بد اور نحوسات سے تحفظ بخشتے ہیں۔ جب احباب کے سیارگان الٹی گردش میں ہوں، ان کے لئے یہ منسوبی طلسم پاس رکھنا امید صبح روشن ہے۔ ہم نے گزشتہ کئی برسوں سے زحل کی ساڑھ ستی کے ستم رسیدہ لوگوں کو ان کے بروج کے منسوبی طلسم تیار کرکے دیئے۔ خداوند تعالیٰ کے فضل خوشحال ہوگئے۔ دعائے بشمخ اور اسمائے شمعیثہ سے ہم نے بارہ بروج کی منسوبی الواح بطور لاکٹ گلے میں پہننے کے لئے بھی تیار کئے ہیں، جن سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہوچکے ہیں۔

دعائے بشمخ کی دعوت کبیر اس زمانہ میں شاید ہی کوئی شخص کرسکے۔ اس لئے دعوت کبیر کے بارے میں لکھنا فضول ہے، حل طلب مسائل کے لئے ہم ایک آسان طریقہ تحریر کرتے ہیں، مگر پہلے دعائے بشمخ کے اسماء بروج سیارگان اور مؤکلات کی جدول تحریر کرتے ہیں تاکہ ہر قاری کو

آسانی رہے۔
منسوبی جدول یہ ہے۔

نمبر	اسم دعائے بشمخ	نام بروج	کوکب	نام مؤکل	طلسم کوکب
۱	یَا بَشْمَخْ	حمل	مریخ	هیطائیل	وعلنلوش. هاذ الفیش. عندوش. بمیواش. اوفوعرش
۲	یَاذَاتُوْا	ثور	زہرہ	طورائیل	افعرش. دهطارش. اباش. شمهورش. عنقاش. انفاش
۳	یَا خَیْثُوْا	جوزا	عطارد	شمیائیل	توهوناش. امیراش. هبطش. شاهیلش. درانیش. ملیش. دهلوش
۴	یَا دَهْمُوْث	سرطان	قمر	عیقائیل	غلنوش. هاذیش. مراونوش. هلیطاش. طیمارش. راتانیش
۵	یَا اَرْعَش	اسد	شمس	مینائیل	بنولوش. معدلاش. وهنفاش. دهنعاش. اطمیعاش. مفتوش
۶	یَا دَهْمِیْثَا	سنبلہ	عطارد	قمرائیل	توهوناش. امیراش. هبطش. شاهیلش. درانیش. ملبش. دهلوش
۷	یَا اَهْیَا شَرَاهِیَا	میزان	زہرہ	منجبائیل	افعرش. دهطارش. اباش. شمهورش. عنقاش. انفاش
۸	یَا نُوْرُ	عقرب	مریخ	اسمائیل	وعلنوش. هاذلفیش. عندوش. بمیواش. اوفوعرش
۹	یَا اَشْبِر	قوس	مشتری	جبرائیل	ذهاهوش. ذزماش. هبطش. مطش. افزش. هبطیش. فروش. دهنداش
۱۰	یَا مَلِیْغُوْثَا	جدی	زحل	دردائیل	یدیهاسن. طوسی. حروش. میوش. ورنوش. طاطیش. ذرلوش. طاطیش
۱۱	یَا عَلَّامُ	دلو	زحل	میکائیل	یدیهاسن. طوسی. حروش. میوش. ورنوش. طاطیش. ذرلوش. طاطیش
۱۲	یَا مَشْمَخْ	حوت	مشتری	اسرافیل	ذهاهوش. ذزماش. هبطش. مطش. افزش. هبطیش. فروش. دهنداش

حل طلب مسائل کے لئے آسان طریقہ ریاضت

جب کوئی شخص اس کی ریاضت کا ارادہ کرے تو دیکھے کہ آفتاب کس برج میں ہےاور کونسا کلمہ اس برج سے منسوب ہے، جس برج میں آفتاب ہواسی برج سے منسوب کلمہ سے شروع کرے اور ہر کلمہ میں لفظ (اجب) کے بعد اس کا مؤکل ضم کر کے سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ اور آخر میں اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِیْ حَاجَتِیْ شامل کرے۔ مؤکل و بروج ہر کلمہ کا جدول میں پہلے درج کیا جاچکا ہے۔
پس اگر آفتاب برج حمل میں ہو تو کلمہ اول کو بانظام مؤکل پڑھے اور اگر برج ثور میں ہے تو دوسرے کلمہ کو اور اگر جوزا میں ہے تو تیسرے کلمہ

سے ابتدا کرے اور دعا کو تین سو ساٹھ مرتبہ روزانہ بارہ یوم تک وقت اور جگہ مقرر کی پابندی کے ساتھ پڑھے۔ بارہ یوم میں انشاءاللہ مقصد پورا ہوگا۔ پہلے کلمہ کی عبارت پڑھنے کی یہ ہوگی۔

اَجِبْ یَا ھَیْطَائِیْلُ سَامِعًا مُطِیْعًا بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ اَللّٰھُمَّ یَا بَشْمَخْ بَشْمَخْ ذَالْاَھَامُوْا شَیْطِیْھُوْنَ. اَسْئَلُکَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ

اسی طرح ہر کلمہ کی عبارت ترتیب دے کر تلاوت کریں۔ اب ہم دعائے بَشْمَخْ کے بارہ کلمات تحریر کرتے ہیں۔ ہر ایک کلمے کے عربی معانی پھر اردو ترجمہ تاکہ ہر قاری ان کلمات جلیلہ سے کلی طور پر واقف ہو جائے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ یَا بَشْمَخْ بَشْمَخْ ذَالْاَھَامُوْا شَیْطِیْھُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَالصِّفَاتُ الْعُلْیَا وَالْبَھْجَۃُ وَالضِّیَاءُ وَالنُّوْرُ.

اردو ترجمہ: اے اللہ جس کے اچھے اچھے نام بلند اور معتبر اور روشن صفات ہیں۔

(۲) اَللّٰھُمَّ یَاذَانُوْا مَلْخُوْا نُوْ اَدَمُوْنُوْا دَیْمُوْنُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ ھُوَ مُسَبَّحٌ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَّمَمْدُوْحٌ بِکُلِّ لِسَانٍ وَّمَذْکُوْرٌ فِیْ کُلِّ اَوَانٍ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر جگہ تسبیح کی گئی ہے اور ہر زبان میں تعریف کی گئی ہے اور ہر وقت میں ذکر کی گئی ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ یَا خَیْثُوْا مَیْثُوْرًا اَرْقَشْ دَارَ عِلْیُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ سَبَقَتْ اَوَّلِیَّتُہٗ قَبْلَ کُلِّ قَبْلٍ فَلَا قَبْلَ اِلَّا وَاَنْتَ قَبْلَہٗ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر پہلی چیز سے بھی پہلے موجود تھی۔

(۴) اَللّٰھُمَّ یَا دَھْمُوْثُ اَرْخَا اَرْخِیْمَ اَرْخِیْمُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ مَلَاءَ کُلَّ شَیْءٍ عَدْلَہٗ وَرَحْمَتُہٗ وَکَرَمُہٗ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو رحمٰن اور رحیم ہے جس کا کرم، رحمت اور عدل ہر چیز پر محیط ہے۔

(۵) اَللّٰھُمَّ یَا اَرْعَشْ اَرْعِیْشَطْ ہُوْخَلَاخُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ اَسْتَضَآءَ بِنُوْرِہٖ اَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِہٖ وَبِنُوْرِہٖ کُلُّ شَیْءٍ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جس کے نور سے آسمان و زمین روشن ہیں اور ہر چیز اس کے نور سے روشن ہے۔

(۶) اَللّٰھُمَّ یَا دَھْمِیَا دَھْلِیْلُوْنَ مَیْطَطْرُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَذَلَّتْ لَہٗ اَشْمَخُ الْبَاذِخَاتُ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جس کے سامنے چہرے ماند ہیں اور آوازیں کمزور ہیں اور بڑے بڑے تیرے سامنے ذلیل ہیں۔

(۷) اَللّٰھُمَّ یَا اَھْیَا شَرَاھِیَا اَدُوْنَایْ اَصْبَاوُثْ اَصْبَاوُثُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتُ الْاَحْیَا. اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِاَمْرِہٖ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو ہمیشہ سے زندہ ہے ہمیشہ سے قائم ہے، جو مردے کو زندہ کرتی ہے اور زندہ کو مارنے والی ہے، جس نے زمین و آسمان کو اپنے حکم سے پیدا کیا ہے۔

(۸) اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرُ اَرْعِشْ اَرْعِیْشَشْ الْعُفُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَبَرُوْتِہٖ وَسِرِّہٖ وَعَلَانِیَّتِہٖ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو عزت، قہر، جبروت، باطن اور ظاہری کی مالک ہے۔

(۹) اَللّٰھُمَّ یَا اَشْبِر اَشْرُوْا اَشْمَخ اَشْمَاعًا اَشْمِعُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ ذَلَّتِ الْاَعِزَّۃُ لِعِزَّتِہٖ وَقَھْرِ کُلِّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَمُلْکِہٖ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جس کے سامنے ہر عزت ہیچ ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت اور بادشاہی کا قہر مسلط ہے۔

(۱۰) اَللّٰھُمَّ یَا مَلِیْعُوْنَا اَمْلِیْخَا مَلْخُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ لَہُ الْقُدْرَۃُ وَالْعِزَّۃُ وَالْمُلْکُ وَالْمَلَکُوْتُ وَالْعَظْمَۃُ وَالْکِبْرِیَاءُ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو طاقت، عزت، ملک، بادشاہی، بزرگی اور عظمت کی مالک ہے۔

(۱۱) اَللّٰھُمَّ یَا عَلَّامُ اَرْعِلْ اَرْعَا اَرْعِیْ یَزْنُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ ھُوَ الْعَالِمُ بِکُلِّ شَیْءٍ کَانَ اَوْ یَکُوْنُ الَّذِیْ لَا یَغِیْبُ عَلَیْہِ الْغُیُوْبُ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو ہر چیز کو جاننے والی ہے اور وہ ذات ہر مخفی چیز کو جاننے والی ہے۔

(۱۲) اَللّٰھُمَّ یَا مَشْمَخ مَشْخِیْثَا قَشْلَا مُوْنَ.

عربی معانی: اَلَّذِیْ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ.

اردو ترجمہ: اے وہ ذات جو جب کسی چیز کا ارادہ کرتی ہے تو اسے کہتی ہے ہوجا، پس وہ ہوجاتی ہے۔

لوازمات ریاضت دعائے بشمخ

دعائے بشمخ جس کو ام العزائم کہا جاتا ہے۔ اس کے خواص وافعال پر ایک ضخیم کتاب مرتب ہوسکتی ہے، اتنا کہنا کافی ہے کہ اگر اس کا کوئی عامل اکبر ہوجائے تو غیر از نبوت تمام اختیار حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حاصل ہوں۔ اس دعائے مبارکہ کا ہر کلمہ اپنے اندر بحر بے کراں لئے ہوئے ہے اور نایاب ترین دعاؤں میں سے ایک دعا ہے۔

ہر طالب کے لئے ضروری ہے کہ جو اس کی ریاضت کا ارادہ کرے، پہلے کسی ماہر عامل روحانی یا کامل مرشد سے اجازت عملیات حاصل کرے، پرہیز و شرائط کاملہ ہوں، بدن، لباس اور جگہ صاف و پاکیزہ کے ساتھ خلوت نشین ہوکر روزانہ تین سو ساٹھ مرتبہ تلاوت کی جائے اور دوران ریاضت زعفران، مقل ارزق، مصطگی رومی، کندر کا بخور روشن ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ان تمام اجزاء کو مشک اور ماء الورد کے ساتھ پیس کر گولیاں بنالی جائیں اور بوقت ضرورت کام میں لایا جائے۔ ریاضت کرنے والا اس کے فوائد عظیمہ کا خود مشاہدہ کرے گا۔

ہم نے اس دعائے جلیلہ کے جو فوائد مشاہدہ کئے ہیں، ان کے اظہار کے لئے ہمارا قلم ہمیں اجازت نہیں دیتا۔ اب ہر قاری کے لئے طلسم تیار کرنے کا طریقہ تحریر کرتے ہیں، اس کے بعد ہر کلمہ کے مختصر مختصر خواص وفوائد بیان کریں گے۔

پہلے طلسم کا طریقہ اگر کوئی زحل کی نحوست کا شکار ہے تو اس کے لئے یہ طلسم ہوگا اور یہی طلسم برج دلو والے کو بھی فائدہ دے گا۔ یہ طلسم ہفتے کے دن زحل کی ساعت میں بھوج پتر پر تحریر کیا جائے اور پھر اسے بخور دے کر اپنے پاس بطور تعویذ رکھا جائے تو حامل طلسم زحل کی نحوست سے محفوظ رہے گا اور زحل سے متعلقہ جملہ امور احسن طریق سے حل ہوں گے، اسی طرح ہر شخص اپنے منسوبی ستارہ کا طلسم بنوا کر اپنے پاس رکھے تو اگر اس کا ستارہ الٹی گردش میں بھی ہوگا تو حامل طلسم اس کے بد اثرات سے محفوظ رہے گا اور ہر کام میں کامیابی ہوگی، کیوں کہ اس طلسم میں ہر ستارہ کے طلسمات اور بروج کے اسماء جن کی برکت سے بروج قائم ہیں اور ہر برج سے منسوب دعائے بشمخ کا ایک کلمہ اور اس کلمہ کی تسبیح ہمہ وقت موکل کرتا رہتا ہے اور طلسم کو کب کے بعد ایک کلمہ صفات باری تعالیٰ کا ہے۔ اس سے آپ طلسم کی افادیت کا خود اندازہ لگاسکتے ہیں۔

برج دلو اور ستارہ زحل کا طلسم یہ ہے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَجِبْ يَا مِيْكَائِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْضِيْ حَاجَتِيْ. اَللّٰهُمَّ يَا عَلَّامُ اَرْعِلُ اَرْعَا اَرْعِيْ يَزْنُوْنُ. يَدِيهَاسن. طوسى. حروش. ميوش. ورنوش. طاطيش. ذرلوش. طاطيش. اَلَّذِيْ هُوَ الْعَالِمُ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ اَوْ يَكُوْنُ الَّذِيْ لَا يَغِيْبُ عَلَيْهِ الْغُيُوْبُ.

اسی طریقے پر ہر برج ستارے کا طلسم تیار کیا جاسکتا ہے۔ ہر فرد اپنے برج ستارے کا طلسم تیار کر کے یا کسی ماہر عامل سے تیار کروا کے پاس رکھے تو فائدہ عظیمہ حاصل کرے۔ حامل طلسم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے برج سے منسوبی کلمہ بغیر مؤکل کے کم از کم بارہ یوم تک روزانہ ایک تسبیح پڑھا کرے، تاکہ بارہ یوم میں طلسم اثرات کو مشاہدہ کر سکے، اب ہم ہر کلمہ کے الگ الگ خواص تحریر کرتے ہیں۔

خواص کلمہ اول نوشتہ برج حمل

(۱) محبت کے لئے اس کو اکیس مرتبہ کسی میٹھی چیز پر اسم مطلوب بمع والدہ کے پڑھ کر کھلائیں، نہایت مؤثر ہے۔

(۲) اگر اسے مشک زعفران اور ماءالورد سے بھوج پتر پر تحریر کر کے جو اپنے پاس رکھے، خلقت میں معزز ہو۔

(۳) اگر کوئی (ب ش م خ) کو اپنے دائیں ہاتھ کی چار انگلیوں پر تصور کر کے دشمن کے آگے جائے اور انگلیاں بطور عقد بند کرے تو دشمن ضرر نہ پہنچا سکے گا، بشرطیکہ ہر انگلی بند کرتے وقت تسخیر پڑھے۔

(۴) اگر اس کلمہ کو چودہ بار انگلیوں پر دم کرے، مٹھی بند کر کے دشمن کے روبرو گزر جائے تو وہ اس کو دیکھ نہ سکے گا۔

(۵) اگر کسی ظالم دشمن کے لئے لوح سرب پر کلمہ اول تحریر کیا جائے اور دشمن کا نام مع والدہ اس کی تصویر کو بنا کر اس کے سر پر لکھے پھر اس لوح کے درمیان سنگ اسمد نصب کر کے گورستان میں دفن کر دے تو چند روز ہی میں دشمن تباہ و برباد ہو جائے۔

(۶) اگر لوح سرب پر اول کلمہ دعائے تسخیر تحریر کر کے اس لوح کو اناج خورد و نوش یا مال تجارت میں رکھا جائے تو اس میں خیر و برکت ہو، اگر کسی کھیت میں یا باغ میں دفن کریں تو فصل اور پھل زیادہ ہوں۔

(۷) اگر فاحشہ عورت کے لئے لکھ کر دھو کر اسے پلایا جائے تو وہ عورت مکروہ کاموں سے باز آئے۔

کلمہ دوم نوشتہ برج ثور

(۱) اگر زن و شوہر میں ناچاقی ہو اس کلمہ کو زعفران اور ماءالورد سے سفید کاغذ پر تحریر کر کے دھو کر دونوں کو کسی مشروب میں پلایا جائے تو انشاءاللہ میاں بیوی میں محبت اور اتفاق ہو جائے گا۔

(۲) اگر لوح سرب پر تحریر کر کے گھر میں رکھیں تو آگ لگنے اور چوری ہونے سے محفوظ رہے۔

(۳) اگر کسی عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو، یا بچہ ہو کر مر جاتا ہو تو اس کلمہ کو بھوج پتر پر تحریر کر کے رات کو سوتے وقت اپنے سرہانے میں رکھے اور اس کلمہ کو زعفران اور ماءالورد سے تحریر کر کے پی لے اور اپنے خاوند کو بھی پلا دے اور اسی سرہانے پر سر رکھ کر خلوت میں اپنے خاوند کے ساتھ سو جائے، اس کلمہ کی برکت سے حمل ٹھہر جائے گا اور فرزند صالح پیدا ہوگا۔

(۴) اگر کوئی دشمنوں کی شرارت سے تنگ آچکا ہو، نقرہ کی لوح پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھے، انشاءاللہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۵) اگر کسی جائز حاجت کے لئے لوح سرب پر کندہ کیا جائے، لوح کو جاری پانی پر لٹکائے اور پھر روزانہ ایک تسبیح یہ کلمہ پڑھے، ہر دس مرتبہ کے بعد کہے۔ يَا رَبَّ هٰذَا الْكِتَابِ كتب اِلَيْكَ تَقْضِيْ حَاجَتِيْ وَهِيَ (حاجت کا نام لیں) اَلْقَضِيْتُ حَاجَةِ كَائِنَةٌ مَا كَانَتْ. بارہ یوم تک

ایسا ہی کرے تو انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

کلمہ سوم نوشتہ برج جوزا

(۱) اگر کوئی اس کلمہ کو لوح فضہ پر کندہ کرے اوج یا شرف مشتری کے اوقات میں یا قران مشتری وشمس یا قران قمر ومشتری میں پھر جب ان میں سے کوئی ستارہ آسمان پر طلوع ہو تو لوح کو ایک تپائی میں باندھ کر ستارے کے مقابل کر کے زعفران سے بخور کرے اور پھر اس لوح کو اپنے پاس رکھے اور روزانہ طلوع آفتاب کے وقت اس کلمہ کی ایک تسبیح پڑھے تو حامل لوح اللہ کے حکم سے خلائق کی نظروں میں معزز اور عزیز ہوگا، وقار اور شہرت میں اضافہ ہوگا، رزق میں فراوانی ہوگی۔

(۲) اگر کسی کنواری لڑکی کی شادی نہ ہو رہی ہو یا رشتوں کے پیغام نہ آتے ہوں تو اس کلمہ کو بھوج پتر پر لکھ کر لڑکی اپنے پاس بطور تعویذ رکھے۔ انشاءاللہ جلد شادی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

کلمہ چہارم نوشتہ برج سرطان

(۱) اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو یا مال تجارت حسب مرضی فروخت نہ ہوتا ہو تو اس کلمہ کو درخت برگد کے اکیس پتوں پر تحریر کرے اور پھر ایک ایک پتہ کو کسی بڑی نہر یا دریا میں چھوڑ دے اور ہر پتہ دریا میں ڈالتے وقت اکیس مرتبہ یہ آیت پڑھے رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن۔ تین روز اس عمل کو بجالائے، پھر بھوج پتر پر اسی کلمہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، تو انشاءاللہ روزی رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔

(۲) اگر اس کلمہ کو مع مؤکل اور قمر کے طلسم کے ہمراہ تحریر کر کے عرق گلاب سے دھو کر اس عرق کو کسی جامع مسجد یا کسی اور مسجد کے صحن میں فرفیون اور کندر کی دھونی دی جائے اور مسحور کے سر پر سے سات مرتبہ گھما کر مسجد کے صحن میں گرا دیا جائے تو مسحور سے سحر جادو کا اثر باطل ہو جائے گا اور جادو کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

(۳) حافظہ کی کمزوری ختم کرنے اور تیزی ذہن کے لئے اس کلمہ کو ساعت عطارد میں لکھ کر پلانا بہت مؤثر ہے، ایسا ہی ایک تعویذ لکھ کر پاس رکھا جائے تو انشاءاللہ حامل نقش کو برسوں کی بھولی ہوئی باتیں یاد آنے لگیں گی اور سنی ہوئی بات برسوں تک یاد رکھے گا۔

کلمہ پنجم نوشتہ برج اسد

(۱) اگر کوئی اس کلمہ کا طلسم ساعت شمس میں بھوج پتر پر تحریر کرے اور اسے اپنے پاس رکھے اور چالیس روز تک روزانہ اکیس مرتبہ اس کلمہ کو پڑھے تو لوگوں میں عزیز محترم ٹھہرے، جہاں جائے لوگ عزت واحترام سے پیش آئیں اور تسخیر خلق ہو۔

(۲) جو اسے مشک وزعفران اور ماءالورد سے بھوج پتر پر تحریر کر کے اپنے پاس رکھے تو خوف اور دشمنان سے امن میں رہے اور اگر مقروض ہو تو اس کا قرض اتر جائے گا۔

کلمہ ششم نوشتہ برج سنبلہ

(۱) اگر کسی سے کوئی حاجت ہو اور وہ پوری نہ کرتا ہو تو اس کو ہرن کی جھلی یا بھوج پتر پر تحریر کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ کر اس کے پاس چلے جائیں، وہ ضرور حاجت پوری کرے گا۔

(۲) جو شخص اس کلمہ کو شرف عطارد کے وقت تحریر کر کے اپنے پاس رکھے تو اس پر زہر کا اثر نہ ہوگا، مگر زہر خوردہ کو موم میں لپیٹ کر آب کرفس کے

ساتھ گھوٹ کر پلایا جائے تو زہر کا اثر باطل ہوجائے گا۔(۳) دانتوں کے درد کے لئے اس کا تعویذ بنا کر دانت کے نیچے رکھنا دانت کے درد کو ختم کرتا ہے۔(۴) مرد بستہ یعنی شہوت رفتہ کے لئے لکھ کر آب باراں وشہد سے دھوکر پلانا سودمند ہے۔

کلمہ ہفتم نوشتہ برج میزان

(۱) جو اسے اپنی ہتھیلی پر لکھے اور سوتے وقت اسے پڑھتے پڑھتے سوجائے اور اپنے مقصد کا تصور کامل رکھے، اسے خواب میں ارواح علویہ اس کے مقصد کے پورا ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کردیں گی۔

(۲) اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو چھوڑ کر غیر عورتوں کے پیچھے بھاگے اور بیوی کے ہوتے ہوئے بھی دیگر عورتوں سے تعلق رکھے تو ایسے شخص کے لئے اس کلمہ کو بھوج پتر پر لکھ کر اس عبارت کا اضافہ کریں۔ بستم ذکر (نام مرد مع والدہ) برفرج بنات حوا معلوم ونامعلوم ماسوائے (نام بیوی مع والدہ) تامن نکشائم ہرگز کسے نکشائید لاتنزنی ابداً۔

اس کو نئے آب خورہ میں رکھ کر اوپر تھوڑی سی شکر سفید ڈال کر موم سے اس کا منہ اچھی طرح بند کرکے کسی قبرستان میں دفن کردیں، پس وہ مرد اپنی بیوی کے علاوہ کسی عورت کے پاس نہ جاسکے گا۔

(۳) اگر کوئی شخص کسی ظالم منافع خور اور مال میں ملاوٹ کرکے ناجائز نفع حاصل کرنے والے کی تجارت، کاروبار یا دکان کو بند کرنا چاہے تو اس کے سر کے بال سات عدد اور قدرے نیل اور بھٹی کا دھواں مع بالوں کے کپڑے میں باندھ کر اکیس مرتبہ یہی کلمہ پڑھ کر دم کرے، پھر اسے کوزہ گلی آب نارسیدہ میں بند کرکے اوپر موم لگا کر قبرستان میں دفن کردے، خدا چاہے اس کا کام بند ہوجائے گا۔

(۴) ظالم دشمن کی خرابی کے لئے اس کلمہ کو پوست آہو پر مع نام دشمن کے اس وقت تحریر کریں، جب قمر نثرہ میں نزول کرے، پھر اس کا تعویذ بنا کر سات رنگ کے ریشم سے جنگلی کبوتر کے گلے یا پاؤں میں باندھ کر چھوڑ دیں، پس جب تک وہ کبوتر اڑتا رہے گا دشمن حیران وسرگرداں رہے گا۔

(۵) ایسے دو افراد جن کا ناجائز تعلق ہو، ان کے درمیان عداوت کے لئے بھوج پتر پر یہ کلمہ تحریر کریں، پھر ان دونوں کا نام مع والدہ اور عداوت تحریر کریں اور اس پر سرب کا ورق لپیٹ کر غیر مسلم کی قبر میں دفن کردیں، اللہ نے چاہا تو دونوں میں جدائی ہوجائے گی۔

کلمہ ہشتم نوشتہ برج عقرب

(۱) اگر کسی کی چوری ہوگئی ہو، یا کوئی قیمتی چیز گم ہوگئی ہو اور تلاش وجستجو کے بعد کچھ پتہ نہ چلے تو وہ پاک صاف ہوکر اس کو اپنی دائیں ران پر لکھے اور خلوت میں بیٹھ کر مکمل دعا تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کرے، تو غیب سے ارواح علویہ بشکل انسان خواب یا بیداری میں آگاہ فرمائیں گی۔(۲) اس کلمہ کو زعفران وگلاب سے تحریر کرکے دھوکر پلانا مرد بستہ کو کشادہ کرتا ہے۔

(۳) اگر کسی فاحشہ مرد کی شہوت بستہ کرنا ہو تو اس کلمہ کو کسی سفید موی کاغذ پر تحریر کرکے نام مرد مع والدہ اور مقصد تحریر کیا جائے اور کاغذ کو لپیٹ کر قفل کی جوف میں رکھ کر قفل بند کردیا جائے اور یہی کلمہ اکیس مرتبہ مع نام جسے بستہ کرنا ہو پڑھ کر قفل پر دم کردیں اور قفل پر موم لگادیں، یہ کام اس وقت کریں، جب قمر برج عقرب میں نزول کرچکے اور قفل کو کسی قبر میں دفن کردیں، مرد کی شہوت بستہ ہوجائے گی اور وہ کسی عورت سے جماع نہ کرسکے گا۔

کلمہ نہم نوشتہ برج قوس

(۱) جو کوئی اس کلمہ کو سات بار سفید کاغذ پر زعفران اور ماءالورد سے تحریر کرے، پھر جب اسے صاف پانی سے دھوکر کچھ پی لے اور باقی چہرے اور سینے پر ملے اور روزانہ سات مرتبہ اس کلمہ کی بامؤکل تلاوت کرے اور اسے اپنا معمول بنالے، تو اللہ تعالیٰ اسے تھوڑے عرصے میں بہت زیادہ غنی

کردے گا۔ (۲) جوکوئی اسے لوح سرب پر کندہ کرکے اپنے کاروبار کی جگہ لٹکائے اور روزانہ اس کلمہ کو اکیس مرتبہ پڑھا کرے تو بہت جلد اس کا کاروبار عروج پر پہنچ جائے اور خوب نفع ہو۔

کلمہ دہم نوشتہ برج جدی

(۱) اگر کسی عورت کو بچہ جننے میں تکلیف ہورہی ہو تو یہ کلمہ لکھ کر بازو پر آویزاں کریں، ولادت میں آسانی ہو۔
(۲) اگر کوئی کمزور بدن والا لکھ کر اپنے پاس رکھے تو کمزوری دور ہو۔
(۳) اگر کسی مرد و زن کی شادی نہ ہورہی ہو تو اسے بھوج پتر پر تحریر کرکے اپنے پاس رکھے، جلد شادی ہو۔
(۴) اگر کسی عورت کو حمل نہ رہتا ہو تو یہ کلمہ ہرن کی جھلی یا بھوج پتر پر جمعرات کے دن یا جمعہ کی شب کو لکھ کر عورت اپنی کمر میں باندھے اور شوہر سے ہم بستری کرے، انشاء اللہ حاملہ ہوجائے گی۔ (۵) اگر بے ثمر درخت پر آویزاں کرے تو پھل خوب آئے گا۔
(۶) مرغی کا تازہ انڈہ جو اس نے پہلی مرتبہ دیا ہو لے کر اس پر لاجورد سے اس کلمہ کو لکھا جائے، پھر اس پر یہی کلمہ ایک تسبیح پڑھ کر دم کردیا جائے تو اسی دوران انڈے میں حرکت شروع ہوجائے گی اور انڈہ ایسی جگہ پہنچ کر رک جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

کلمہ یازدہم نوشتہ برج دلو

(۱) اگر کوئی اس کلمے کو بھوج پتر پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہمیشہ دشمنوں پر غالب آئے اور ان کے شر سے بچا رہے۔
(۲) اگر کوئی اس کلمہ کو سات مرتبہ مٹھی بھر خاک پر دم کرکے دشمن کی طرف پھینک دے تو دشمن خوف زدہ ہوکر بھاگ جائے، اگر سفر میں رہزن حملہ کردیں تو سات بار پڑھ کر ان کی طرف پھونک دے، بھاگ جائیں گے۔
(۳) اگر کسی میٹھی چیز پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرکے کسی ناراض دوست کو کھلادیں تو وہ راضی ہوجائے گا۔
(۴) اگر سفال گلی آب نارسیدہ پر یہ کلمہ لکھ کر نام مع والدہ گریختہ کا تحریر کریں، پھر اسے کسی تاریک مکان میں دفن کرکے اوپر وزنی پتھر رکھ دیں تو مفرور جلد واپس آجائے گا۔

کلمہ دوازدہم نوشتہ برج حوت

(۱) جوکوئی اسے بھوج پتر پر لکھ کر اپنے پاس رکھے اور پھر کسی صاف برتن میں زعفران اور ماءالورد سے تحریر کرے، پھر عرق گلاب سے دھوکر کچھ پی لے اور کچھ سے اپنا چہرہ دھولے، پھر حاکم افسر یا جس کسی سے کوئی حاجت ہو تو اس کے پاس چلا جائے، انشاء اللہ وہ شخص حاجت پوری کرے گا۔
(۲) جو شخص اسے ورق آہو یا بھوج پتر یا لوح سرب پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو جملہ حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں پر اس کا غلبہ رہے گا۔ (۳) ویرانی ظالم دشمن کے لئے تخم گندنا پر اکہتر مرتبہ پڑھ کر دشمن کا تصور کرتے ہوئے دم کریں اور اس کے گھر میں ڈال دیں تو دشمن کا گھر ویران ہوجائے گا اور وہ ہمیشہ پریشان رہے گا۔
تمام قدیم عاملین و کاملین اس بات پر متفق ہیں کہ دعائے بشمخ تمام فرشتوں کے حاکم فرشتہ سید میططرون کی اور ارواح علویہ وسفلیہ کی تسبیح ہے، ہم نے اس دعائے مبارکہ کے راز جو ہم تک پہنچے ہم نے افشاء کردیئے ہیں، اس دعائے مقدسہ کے جملہ اعمال کا قصد کرنے سے پہلے ہم سے اجازت عملیات ضرور حاصل کرلیں تاکہ کلی طور پر کامیابی نصیب ہوسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۳۵

شمار	نام	علاقہ	T. No.
934	محمد عبدالقدوس قادری	نزد جھنڈا کٹہ، کوری تال پور، رائے چور، کرناٹک	T/981/13
935	غلام محمود قادری	واحد نگر، اولڈ ملک پیٹ، نئی خیر النساء مسجد، حیدرآباد، آندھرا پردیش	T/982/13
936	جاوید احمد بٹ	نئی کالونی محلہ مغل، مجستہ بل نزد اقبال سبزی منڈی، سرینگر، کشمیر	T/983/13
937	محمد عبدالاحد کامران	مسجد ضیاء الحق، فرحت گلشن، اولڈ ملک پیٹ، حیدرآباد، آندھرا پردیش	T/984/13
938	احمد قمر	31 سرودیا نگر، مولے گاؤں روڈ، سولا پور، مہاراشٹر	T/985/13
939	غوث سراج جمع دار	198 ملند نگر، نزد گورنمنٹ ہاسپٹل، گووا کیرج، اوگر خورد، بیلگام، کرناٹک	T/986/13
940	محمد احمد	23-7-4 رحمان باغ، فلکنڈا، آندھرا پردیش	T/987/13
941	حافظ محمد علاؤالدین	رائے چور، کرناٹک	T/988/13
942	مولانا عبدالرحمٰن	کرنول اے پی	T/989/13
943	عبدالقدوس	2-91/2 نزد اولڈ مسجد، کوتھا کوٹا	T/990/13
944	عائشہ خاتون ہاشمی	D،13/1 بلاک، اوکھلا وہار، دہلی	T/991/13
945	نثار احمد	31/303 شالیمار گارڈن ایکسٹینشن، صاحب آباد، غازی آباد، یوپی	T/992/13
946	چشتی غلام قادر میاں عتیق	محلہ اسلام نگر، نزد سنہری مسجد، ستارگنج، اودھم سنگھ نگر، یوپی	T/993/13
947	ڈاکٹر محمد عمران	اے پی ایم سی، اسٹاف کوارٹرس نمبر 8، انڈی روڈ، بیجاپور، کرناٹک	T/994/13
948	سید اقبال احمد حسین	پچاہر، پوسٹ راج پورہ، ضلع پلوامہ، کشمیر	T/995/13
949	ماجد خان ضیار	2151/39 اسامونگر، کالی مسجد، مقام و ضلع نندوربار، مہاراشٹر	T/996/13
950	نوشاد عالم	رحمت پور، پوسٹ کلیر شریف، تحصیل روڑکی، ہریدوار، یوکے	T/997/13
951	پرویز احمد لون	باگی نند سنگھ، مجستہ بل اقبال سبزی منڈی، سری نگر، کشمیر	T/998/13
952	بشیر احمد	مانک پور، وایارانا کواں، محلہ ہاجت، تعلقہ چکھلی، ضلع نوساری گجرات	T/999/13
953	شیخ شفیق احمد	1-490-6 کمواڑا، دھولکا، احمد آباد، گجرات	T/1000/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: اعظم گڑھ
نام: ابرار الحق قاسمی
نام: والدہ، منی بیگم
تاریخ پیدائش ۱۵ر ستمبر ۱۹۸۱ء
قابلیت: فراغت دار العلوم دیوبند، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ حروف نقطے والے ہیں، باقی سات حروف۔ حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف آتشی، چار حروف خاکی، ایک حرف بادی اور ایک حرف آبی ہے۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے اور بہ اعتبار اعداد بھی آپ کے نام میں خاکی حروف ہی کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کا مفرد عدد ۳ مرکب عدد ۱۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۴۳ ہیں۔ تین کا عدد جولانی طبع کی نشانی ہے، لیکن جس شخص کا عدد ۳ ہوتا ہے وہ آزادی کو پسند کرتا ہے اور کسی کی ماتحتی اس کو گوارہ نہیں ہوتی۔ اس میں حکومت کرنے کا مادّہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے تین عدد کا حامل اقتدار حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگا رہتا ہے اور اگر اقتدار اس کے ہاتھوں میں آجائے تو خود کو اچھا حاکم ثابت کرنے کے لئے ہر طرح کی جدوجہد میں لگا رہتا ہے اور خود کو اچھا حاکم باور کرانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ ۳ عدد کا حامل اصول وضوابط کا خود بھی پابند ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اصول وضوابط کے پابند رہیں۔ تین عدد کا حامل حسن پسند اور عاشق مزاج بھی ہوتا ہے اس کے مزاج میں ایک طرح کی ضد بھی ہوتی ہے، یہ ہر حال میں اپنی ضد پوری کرکے دکھاتا ہے اور کسی بھی صورت میں ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتا۔ یہ خود کو نمایاں کرنے کے لئے ہر محفل میں اونچی آواز میں بولتا ہے۔ ۳ کا عدد حامل ہمدردی، اولوالعزمی اور خود اعتمادی میں بھی اپنی مثال آپ بننا چاہتا ہے۔ اس کے ارادے مضبوط ہوتے ہیں، اس کے خیالات پر محبت اور ہمدردی کی چھاپ ہوتی ہے اور خود اعتباری میں بھی یہ ممتاز ہوتا ہے۔ ۳ عدد کا حامل جب اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے تو مکمل یقین کے ساتھ کرتا ہے۔

۳ عدد کا حامل اچھا میزبان بھی ہوتا ہے، یہ اپنی خوش مزاجی اور خوش اخلاقی سے اپنے مہمانوں کا دل جیت لیتا ہے، یہ لطیفہ گو بھی ہوتا ہے اور لطیفے سنا سنا کر سامعین کو مسحور کردیتا ہے۔ تین عدد کا حامل کسی قدر منتقم مزاج بھی ہوتا ہے اور اعتماد توڑ کر ضد بازی کی وجہ سے آگے نکل جاتا ہے اور اپنے حریفوں کو بلیک میل بھی کرسکتا ہے۔ اس لئے ۳ عدد کا حامل اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کو راز دار بنایا جائے۔ ۳ عدد کا حامل دولت جمع کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے، لیکن اپنی شاہ خرچی کی وجہ سے یہ اکثر تنگ دست نظر آتا ہے اور اپنی تنگ دستی کی وجہ سے دوسروں کے سامنے اپنا دامن پھیلانے پر مجبور ہوجاتا ہے، قرضے لینے کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے اور ۳ عدد کا حامل دوسرے لوگوں سے پیسہ لے کر کاروبار کرنے کی بھرپور اہلیت رکھتا ہے، اس میں مبالغہ آمیزی کی عادت بھی ہوتی ہے، کسی کی تعریف کرنے میں بھی یہ زمین وآسمان کے قلابے ملادیتا ہے اور کسی کی توہین وتذلیل کرنے میں یہ کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا۔

۳ عدد کا حامل دوسروں کی اندھی تقلید نہیں کرتا اور کسی مطلب کے بغیر کسی کے لئے کوئی مصیبت بھی اپنے سر نہیں لیتا۔ ۳ عدد کا حامل خاصا مغرور بھی ہوتا ہے اور غرور وتکبر کی وجہ سے کسی سے مدد لینا پسند نہیں کرتا، لیکن شاہ خرچی کی وجہ سے جب ہاتھ زمین پر ٹک جاتے ہیں تو اس وقت اپنے دوستوں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلانے پر مجبور ہوجاتا ہے، لیکن اس کے مانگنے میں بھی ایک طرح کی بے نیازی ہوتی ہے۔ سیر وتفریح کا اس کو شوق ہوتا ہے اور سیر وتفریح کی خاطر ہر طرح کی زحمت بخوشی برداشت کرلیتا ہے۔ ۳ عدد کے حامل کی تسکین کا سامان اس کی روح دماغ اور نگاہ میں، یہ زندہ دل ہوتا ہے اور یہ ہر حال میں زندہ دلی کو پسند کرتا ہے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد تین ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام

خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، غلامی اور محکومی کو آپ اپنے قریب پھٹکنے نہیں دیتے، آپ امید پرست بھی ہیں، برے سے برے حالات میں آپ امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، آپ میں سنجیدگی بھی ہے، آپ بے جا مذاق اور تمسخر کو پسند نہیں کرتے، آپ کاروبار میں بے حد ہوشیار ہیں، آپ کاروبار میں جلدی سے نقصان نہیں اٹھا سکتے، آپ لین دین کے معاملے میں بہت چاق و چوبند رہتے ہیں، آپ ہمیشہ اپنے ہم عصروں میں مقبول رہیں گے، آپ کچھ تعیش پسند بھی ہیں، آپ کسی قدر منتقم مزاج بھی ہیں، اگرچہ آپ عام طور پر لوگوں سے مکاری کا معاملہ نہیں کرتے، لیکن اگر آپ مکاری کی ٹھان لیں تو آپ لوگوں کو بے وقوف بنانے میں بہت آسانی سے کامیاب ہو جاتے ہیں، اگرچہ آپ باحیا بھی، صاحب کردار بھی ہیں، لیکن زندگی کے کسی بھی موڑ پر آپ بے راہ روی کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کو اچھے ماحول سے ہمیشہ وابستہ رہنا چاہئے، کیوں کہ برے لوگوں کی صحبت آپ کی شخصیت کو پامال کر سکتی ہے۔ آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے۔ آپ کا لکی عدد ۷ ہے۔ ۷ عدد کی چیزیں بھی اور افراد آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۵، ۶ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی ایک اور ۲ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام ہوں گے، ان سے نہ کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور نہ خاص نقصان۔ ۴ اور ۸ آپ کے دشمن اعداد ہیں، ان عددوں کی چیزیں بھی آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں گی اور ان عددوں کی شخصیتیں بھی آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ مجتنب رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ عدد اچھا نہیں مانا گیا ہے، اس کو بدنصیبی کا نمبر گردانا گیا ہے۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۲ ہوتا ہے ان کو دوسرے لوگ اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ایسے لوگ عمر بھر دوسروں کا وزن اپنے کاندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں۔ ۱۲ کا عدد چوریوں، فریب کاریوں، مالی مشکلات، کاروباری، بدحالی کی علامت مانا گیا ہے، مکان کی تعمیر اور اپارٹمنٹ کے لحاظ سے بھی یہ نمبر اچھا نمبر نہیں ہے۔ شاید اس مرکب عدد کے مضر اثرات سے آپ محفوظ رہ سکیں۔ آپ کی خوش نصیبی یہ ہے کہ آپ کی تاریخ ۱۵ ہے جس کے چھ بنتے ہیں۔ ٦ کا عدد آپ کا مثالی معاون ہے، اس کی وجہ سے آپ کو کئی کامیابیاں مل سکتی ہیں، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۷ ہے۔ اور سات آپ کا لکی عدد ہے، یہ عدد آپ کی زندگی میں اہم رول ادا کر سکتا ہے اور آپ کو کئی ناگہانی مشکلات سے بچا سکتا ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ٦، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کی مشکل یہ ہے کہ نام کے عدد کے حساب آپ کے لئے ۱۲ تاریخ مبارک ہے اور تاریخ پیدائش کے حساب سے ۱۲ تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے، اس لئے اہم کاموں کو اگر آپ ۱۲ تاریخ میں نہ کریں تو بہتر ہے۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے بدھ کے دن کو ترجیح دیں، لیکن اس بدھ کو کوئی خاص کام نہ کریں جو غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہو۔ پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال کرنے سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور انشاء اللہ زندگی میں خوش حالی آئے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ پتھر کا وزن کم سے کم چار ماشے کا ہونا چاہئے اور اس کو ساڑھے چار ماشے کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی انگلی میں پہنیں۔ فروری، جون اور دسمبر کے مہینوں میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو فوراً اس کے علاج کی طرف متوجہ ہوں اور ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی مہلک بیماری ان مہینوں میں حملہ آور ہو سکتی ہے، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، پھیپھڑوں کی بیماری، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کی تکالیف کی شکایت ہو سکتی ہے۔ آپ کے نام میں ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۴۴۰ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ٦٦ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۵۰٦ ہو جاتے ہیں۔

ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸٦

۱۲٦	۱۲۹	۱۳۲	۱۱۹
۱۳۱	۱۲۰	۱۲۵	۱۳۰
۱۲۱	۱۳۴	۱۲۷	۱۲۳
۱۲۸	۱۲۳	۱۲۲	۱۳۳

آپ کے مبارک حروف ب اور غ ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، آپ محبت پرست ہیں، حسن سے دلچسپی بھی آپ کی ذات کا ایک حصہ ہے، آپ محنتی ہیں، لیکن آپ آرام پسند بھی ہیں، نیند سے اور بستر پر پڑے رہنے سے آپ کو خاص لگاؤ ہے، آپ موقعہ ملتے ہی سونے کی فکر میں لگ جاتے ہیں، چھٹی کے اوقات یا تو آپ تفریحات میں گزارنا پسند کرتے ہیں یا پھر سونے میں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: متانت، آزادروی، امید و یقین، دلعزیزی، خوش اخلاقی، خوش طبعی، دانائی، مقبولیت، دنیا کی بے ثباتی کا یقین وغیرہ۔ آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: شاہ خرچی، فریب دہی، نفس پرستی، غرور تکبر، مکاری، مبالغہ آمیزی، غیر ذمہ داری لاپرواہی وغیرہ۔

اس کالم کو بغور دیکھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں کو ختم کرنے کی یا کم کرنے کی کوشش شروع کریں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹۹
	۵	۸
۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک تین بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور ما فی الضمیر بیان کرتے وقت چکنی چپڑی باتیں بھی کر لیتے ہیں، آپ خوش رہنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن آپ میں ایک طرح کی انا اور ضد بھی موجود ہے جو اکثر آپ کو مشتعل کر دیتی ہے اور ایسی صورت میں آپ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی شخصیت کا قتل کر دیتے ہیں۔ ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کا خیال رکھنے میں، غفلت برتتے ہیں، آپ کو زیادہ تخیل پرست ہونے کی ضرورت ہے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بھی کچے ہیں، آپ کو ریاضی کی طرف بطور خاص توجہ دینی چاہئے۔ ۴ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کر دیتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور بروقت اقدام کرنے میں کبھی کبھی تساہل سے کام لیتے ہیں اور آپ کی یہ عادت آپ کو کئی بار مقسومہ خوشیوں سے بھی محروم رکھتی ہے۔

۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہوتے ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ایک طرح سے پست ہمتی کی علامت ہے۔ ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کا خوف موجود ہے، آپ اگر خود اعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں، لیکن اس کے باوجود آپ اپنی ذات پر انحصار نہیں کرتے اور کسی نہ کسی سہارے کی امید رکھتے ہیں۔ ۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں، آپ کو غلاظت اور گندگی سے وحشت ہوتی ہے۔ آپ کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اکثر جذباتی ہو جاتے ہیں، جب کہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں، آپ لوگوں کی مدد کرتے وقت بھی کافی جذباتی ہو جاتے ہیں اور حد سے زیادہ امداد کر بیٹھتے ہیں جو بعد میں آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ دکھی انسانوں کی مدد کرنا اچھا عمل ہے، لیکن مدد کے معاملے میں بھی انسان کو حد اعتدال پر قائم رہنا چاہئے۔ آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کا کیرکٹر بہت مضبوط ہے، آپ ہر حالت میں اور ہر صورت میں گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن چونکہ عورت آپ کی کمزوری ہے، اس لئے آپ کسی بھی وقت بے راہ روی کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کو حسن و عشق کے معاملات میں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ آپ کے فوٹو سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے رشتے داروں سے مطمئن نہیں ہیں، آپ کی نظروں سے وہ شکایات ظاہر ہوتی ہیں جو قرابت داروں کے عطا کردہ زخموں کی کسک سے انسان کے جسم اور روح کو ملتی ہیں اور جن سے محفوظ رہنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

اگر آپ ہمارے پیش کردہ اس خاکے سے متفق ہوں تو پھر اس خاکے سے بھرپور استفادہ کریں، ہم نے آپ کی جن خوبیوں کی نشاندہی کی ہے ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ہم نے آپ کی جن خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے ان سے حتی الامکان دور رہنے کی جدوجہد کریں، اگر آپ نے اس ہمارے پیش کردہ اس خاکے سے استفادہ کر لیا تو آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر کر لوگوں کے سامنے آجائے گی اور آپ خود بھی ہر محفل میں اور ہر تقریب میں پہلے سے زیادہ سرخرو رہیں گے۔

طب وصحت

ایک مفید سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

دل کی جلن کا غذا سے علاج

املی: مصری کے ساتھ املی کا رس پلانے سے دل کی جلن مٹ جاتی ہے۔

آلو: دل کی جلن میں آلو کا رس پئیں۔ اگر رس نکالنا مشکل ہو تو کچے آلو کو منہ میں چبا کر رس پی جائیں اور گودے کو تھوک دیں، اس سے دل کی جلن میں آرام ملتا ہے۔ اس کا رس پینے سے فوراً ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

لہسن: جب ایسا محسوس ہو کہ دل فیل ہونے جا رہا ہے تو لہسن کی چار پانچ کلیوں (تریوں) کو فوراً چبا لینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے دل فیل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد لہسن دودھ میں اُبال کر دیتے رہنا چاہئے۔

دل کی بیماری میں لہسن دینے سے پیٹ کی ہوا نکل کر دل کا دباؤ ہلکا ہو جاتا ہے، دل کو قوت ملتی ہے۔

کولیسٹرول کو کم کرنے میں لہسن بڑا پراثر ہے اور اس طرح دل کے دورے کی بیماری کو روکنے میں کارگر ہے۔

لہسن خون نالیوں کو سکڑنے سے بچاتا ہے، سکڑی ہوئی بیماری نالیوں میں جمے ہوئے کولیسٹرول کو نکال کر دوبارہ ٹھیک کرتا ہے۔ لہسن دل کے دورے کو روکتا ہے۔

سردرد
(HEADACHE)

سردرد ماتھے، کنپٹیوں، سر کے پیچھے کے حصے، سارے سر میں کہیں بھی ہو سکتا ہے، سردرد کچھ بیماریوں میں تو ایک علامت محض ہے، جیسے بخار، چیچک وغیرہ میں۔ کبھی صرف آزادانہ طور پر سردرد ہوتا ہے، ایسا سردرد بذات خود ایک بیماری ہے۔

سردرد کی وجوہات

(۱) دماغ کی شریانوں میں خون جمع ہونے سے سردرد ہوتا ہے۔

(۲) بلڈ پریشر ہائی ہونے سے لگاتار سردرد رہنے کی علامت رہتی ہے۔ خون کا وزن کم ہونے سے دماغ کو خون، آکسیجن کم ملتی ہے، جس سے سردرد ہوتا ہے۔

(۳) بخار سردرد دماغ کی نالیوں کے پھیل جانے سے ہوتا ہے۔

(۴) تفکرات سے چہرے اور ماتھے کے پٹھوں میں تناؤ بڑھ جانے سے سردرد رہتا ہے، جو پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔

(۵) نیند کم آنے، نہ آنے سے سردرد ہوتا ہے۔

(۶) خون زہر، جیسے پیشاب کی بیماری، قبض، بدہضمی سے پیدا اثرات سردرد ہو جاتا ہے۔

(۷) دماغ میں بندش، سوجن، پانی کے اضافے سے سردرد ہوتا ہے۔

(۸) آنکھوں کی کمزوری، آنکھوں کی بیماریوں، کان، ناک، گلے، دانتوں کی بیماریوں میں سردرد ہوتا ہے۔

(۹) لگاتار سردرد رہنے کی وجوہات تیزابیت اور آنکھوں کی بیماریاں ہیں۔

علاج: سردرد کی وجوہات، فطرت، حالت کے مطابق علاج کرنے سے سردرد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے وجوہات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

غذا سے علاج

زکام، زیادہ محنت، ذہنی تفکرات، رات کو جاگنا، خون کے جمع ہونے سے جو سردرد ہوتا ہے، وہ از خود چلا جاتا ہے۔ چکنائی والی اشیاء کے استعمال کی کمی سے آنکھوں میں سفیدی آ جاتی ہے۔ اس سے سردرد ہو جاتا ہے۔ ایسے سردرد میں دودھ، مکھن، گھی، حلوہ، چکنائی والی چیزیں زیادہ استعمال کرنی چاہئیں۔ جسمانی اور ذہنی محنت زیادہ کرنے سے ہونے والے سردرد میں آرام کرنا چاہئے۔ نیند لینے سے ہر قسم کے سردرد میں آرام ملتا ہے۔ اس کتاب میں درج الگ الگ امراض جیسے بے خوابی

جیسی بھی سر درد کی وجوہات ہوں تو ان میں بتائی گئی
چیزیں کھانی چاہئیں۔ مندرجہ ذیل چیزوں کے استعمال سے سر درد دور
ہو جاتا ہے۔

پانی: زکام سے سر درد ہو تو دونوں پاؤں کو گرم پانی میں رکھنے
سے آرام ملتا ہے۔
خون کے بوجھ کی زیادتی سے سر درد ہو تو پانی کی پٹی رکھیں۔

یوکلپٹس آئل: زکام سے ہونے والے سر درد میں
اس کو لگائیں اور سونگھیں، فوری فائدہ ہوگا۔

لیموں: سر درد ہونے پر لیموں چائے میں نچوڑ کر پینے سے
فائدہ ہوتا ہے۔
لیموں کے پودے کے پتوں کو پیس کر رس نکال کر رس کو سونگھیں۔
جن کو ہمیشہ سر درد رہتا ہے وہ لیموں کے پودے کے پتوں کو خشک کر
روزانہ صبح کو سونگھیں اور چائے پینے سے فائدہ ہوگا۔

سیب: سیب پر نمک لگا کر بیس پچیس کھانے سے سر درد میں
فائدہ ہوتا ہے۔ ایک دو سیب نمک لگا کر صبح بھوکے پیٹ چبا کر روزانہ
کھائیں، اس کے بعد گرم پانی یا گرم دودھ پئیں۔

ناریل: ناریل کی خشک گری اور مصری سورج طلوع ہونے سے
پہلے کھانے سے سر درد ختم ہوتا ہے۔

گاجر: گاجر کا رس ۱۸۵ گرام، چقندر کا رس ۱۵۰ گرام ملا کر پینے
سے سر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پیاز: ہر طرح کا سر درد، لو لگنے سے سر درد ہو تو پیاز کو پیس کر
پاؤں کے تلووں پر لیپ کرنے سے درد مٹ جاتا ہے۔
پیاز کو کاٹ کر سونگھنے سے بھی سر درد دور ہو جاتا ہے۔

لہسن: سر درد چاہے آدھے سر کا ہو، یا کوئی بھی ہو، لہسن کو پیس
کر کنپٹیوں پر جہاں درد ہو، لیپ کرنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ لہسن
کے لیپ سے جلد پر پھپھولے پڑ جاتے ہیں اس لئے لیپ کرتے وقت
ہوشیار رہنا چاہئے۔ تھوڑی دیر لیپ کرنے کے بعد دھو کر جگہ صاف کر دینی
چاہئے۔
اگر آدھے سر کا درد ہو تو جس طرف درد ہو اس طرف کے ناک کے
نتھنے میں دو بوندیں لہسن کا رس ڈالیں۔
ہر دو گھنٹے بعد لہسن کی دو کلیاں (تریاں) چبا کر اوپر سے دودھ پی
لینا چاہئے۔

اڑد: اڑد کی دال بھگو کر پیس کر ماتھے پر لیپ کرنے سے گرمی
سے ہوا سر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

گھی: رات کو سوتے وقت پاؤں کے تلووں پر گھی کی مالش
کرنے سے اچانک ہونے والا سر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سرسوں کا تیل: سردی سے سر درد ہو تو ٹھنڈے پانی
سے غسل کرنے سے، ٹھنڈی ہوا میں گھومنے کے باعث سر درد ہو تو ناک،
کان، ناف اور تلووں پر سرسوں کا تیل لگائیں، فائدہ ہوگا۔

چائے: جب ناک بہہ رہی ہو، چھینکیں آتی ہوں، ٹھنڈ سے سر
درد ہو تو چائے پینے سے سر درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

سونف: ایک چمچ سونف چبا کر چائے پئیں، پرانے سر درد
کے مریض روزانہ استعمال کریں۔

گیہوں: گیہوں کا آٹا آگ پر ڈال کر اس کا دھواں ناک
سے سونگھیں، اندر کھینچیں، اس سے سردی، زکام، نزلہ بگڑنے سے سائنو
سائٹس کے باعث، سورج طلوع ہونے کے ساتھ بڑھنے والا سر درد ٹھیک
ہو جاتا ہے۔ گیہوں کے آٹے کا دھواں تین منٹ روزانہ صبح وشام سونگھیں
پرانے نہ ٹھیک ہونے والے سر درد ٹھیک ہو جائیں گے۔

گوار پاٹھا: اندازے سے گوار پاٹھے کا گودا نکال کر اس
میں گیہوں کا آٹا ملا کر دو ہاٹی بنا کر سینک لیں، سینکنے کے بعد ہاتھ سے دبا
کے دیسی گھی میں ڈال دیں۔ صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے کھا کر
سو جائیں، اس طرح پانچ سات دن استعمال کرنے سے کیسا بھی، کتنا
بھی پرانا سر درد ہو اس سے آرام مل جاتا ہے۔

چنے: چنے کے لڈوؤں یا موتی چور کے لڈوؤں پر گھی اور سیاہ
مرچ ڈال کر کھانے سے کمزوری سے ہونے والا سر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

لونگ: لونگ کو پیس کر ماتھے پر لیپ کرنے سے سر درد فوراً بند
ہو جاتا ہے۔ لونگ کا تیل بھی لگایا جا سکتا ہے۔
پانچ لونگ پیس کر ایک کپ پانی میں ملا کر گرم کریں، آدھا پانی
رہنے پر چھان کر چینی ملا کر پلائیں، شام اور سوتے وقت دو بار لیتے رہنے
سے سر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سیاہ مرچ: ایک سیاہ مرچ سوئی میں چبھو کر جلائیں اور اس
کا دھواں سونگھیں۔ اس سے ہلکی سر درد بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دھنیا: گرمی کے باعث سر درد ہو تو خشک دھنیا دس گرام، گٹھلی کے بغیر خشک آنولہ پانچ گرام، رات کو مٹی کے برتن میں ایک گلاس پانی میں بھگودیں۔ صبح مسل کر مصری ملا کر چھان کر پلائیں، یہ سر درد میں مفید ہے۔

سر درد خاص کر صفراء کی زیادتی سے ہونے والے سر درد میں دھنیا پیس کر ماتھے پر لیپ کریں، بہت فائدہ ہوگا۔

نمک: ایک چٹکی نمک زبان پر رکھیں۔ دس منٹ بعد ایک گلاس ٹھنڈا پانی پئیں، سر درد ٹھیک ہو جائے گا۔

۱۶۲ گرام پانی میں ۳ گرام نمک ملا کر اس پانی کو سونگھنے سے سر درد میں آرام ملتا ہے۔

سونٹھ: آدھے سر کا درد، سارے سر کا درد، اگر بد ہضمی، پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوا ہو تو سونٹھ کو پیس کر اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پیسٹ بنالیں، اسے ہلکا سا گرم کریں، پھر درد والی جگہ پر لیپ کریں۔ شروع میں ہلکی سی جلن محسوس ہوتی ہے، درد فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔

زکام سے سر درد ہو تو سونٹھ کو پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

الائچی: الائچی پیس کر سر پر لیپ کرنے سے سر درد بند ہو جاتا ہے۔ اس کے چورن کو سونگھنا چاہئے۔ چھینک آ کر دماغی درد کم ہوتا ہے۔

تیز پات: سردی یا گرمی کی وجہ سے سر درد ہو تو تیز پات ڈنٹھل سمیت پیس کر ہلکا گرم کر کے ماتھے پر لیپ کر دیں، درد مٹ جائے گا۔

جائفل: سردی لگنے سے سر درد ہو تو ماتھے پر جائفل پیس کر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دار چینی: دار چینی پانی میں پیس کر ماتھے پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تلسی: تلسی کے پتوں کو چھاؤں میں خشک کر کے رکھ لیں، اسے پیس لیں۔ اسے سر درد کے مریض کو سونگھانے سے درد ختم ہوتا ہے اور پاگل پن کا ہیجان ختم ہوتا ہے۔

تلسی کے پتوں کا رس اور لیموں کا رس برابر مقدار میں لے کر پینے سے سر درد دور ہوتا ہے۔

تربوز: اگر سر درد گرمی کی وجہ سے ہو تو تربوز کا گودا ململ کے کپڑے میں ڈال کر نچوڑیں اور اس کو کانچ کے گلاس میں بھر لیں اس میں مصری ملا کر صبح پئیں۔

مٹی: مٹی کی گیلی پٹی باندھنے سے سر درد دور ہوتا ہے۔

آدھے سر کا درد

(MIGRAINE)

یہ درد عموماً آدھے سر میں ہوتا ہے۔ چودہ سے بائیس برس کی عمر میں نوجوانوں میں درمیانی عمر تک پندرہ پندرہ یا مہینے کے فرق سے تیز روی سے شروع ہونے والا یہ سر درد ہے، جو پہلے سر کے ایک حصے سے شروع ہو کر آدھے سر میں اور کبھی کبھی سارے سر اور گردن میں پھیل جاتا ہے۔

وجوہات: بہت زیادہ جذباتی ہونے، ذہنی، جسمانی، تھکاوٹ، غصہ، پریشانی، آنکھوں کے زیادہ تھک جانے سے غذا کے متعلق گڑبڑ، بد ہضمی، کسی رقیق کی الرجی وغیرہ۔

علامات: صبح اٹھتے ہی چکر آتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آجاتا ہے یا اس اندھیرے میں چمک سی نظر آتی ہے۔ اس کے بعد کنپٹی میں چبھنے والا درد شروع ہوتا ہے اور درد آہستہ آہستہ پھیلتے ہوئے تیز ہو جاتا ہے، جس سے آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آجاتا ہے۔ چلنے، روشنی، شور وغل سے درد بڑھتا ہے۔ قے ہونے سے درد کم ہوتا ہے۔ دو چار گھنٹے درد رہنے کے بعد آہستہ آہستہ کم ہونے لگتا ہے، جدھر درد ہوتا ہے، ادھر تکلی زیادہ پھیلی رہتی ہے۔ آخر کار مریض کو نیند آجاتی ہے، جب جاگتا ہے تو درد ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ عموماً ایک دن رہتا ہے۔ درمیانی عمر کے بعد ہلکا پڑ جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔ آدھے سر کا درد سورج کے ساتھ بھی گھٹتا بڑھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

القابض

اس کے معنی ہیں روکنے والا۔ وہ ذات جو انسانوں میں جس کے لئے چاہے رزق بند کر دے یا بندوں کی روزی نپی تلی عطا کرنے والا۔ کسی کا دل تنگ کرنے والا۔ روح کو قبض کرنے والا۔ قبض کے معنی تنگی اور قلت کے بھی ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ قابض وہ ذات ہے جو روحیں قبض کرتی ہو۔ اور بعض کا خیال ہے کہ قابض وہ ہے جو اغنیاء اور امیروں کے صدقات قبول کرتا ہو۔ امتحان کے وقت فقراء سے مال قبض کرتا ہے۔ حتیٰ کہ طاقت بھی باقی نہیں رہتی۔ ارشاد ربانی ہے "کون ہے وہ شخص جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو وہ اسے ان گنت زیادہ کر کے عطا فرمائے اور اللہ ہی رزق بند کرتا اور کھولتا (یعنی عطا کرتا ہے) اور اسی کی جانب تم لوٹ کر آؤ گے" البقرہ۔

اللہ ہی وہ ذات ہے جو قبض فرماتا ہے دلوں کو یعنی ان سے ایمان و ہدایت اور عقل وفہم کو قبض کرتا ہے۔ انسان کا فرض ہے کہ جب اس پر روزی تنگ ہو اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار ہو تو صبر کرے "اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ (خدا سے) امداد طلب کرو" اور ہم تمہیں کچھ خوف، کچھ بھوک اور جان و مال اور پھلوں کے ضائع کرنے کے ساتھ آزمائیں گے اور آپ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ان صابرین کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کی ملکیت تھے اور ہم اللہ ہی کی جانب لوٹ جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی جانب سے مغفرتیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ (اصل میں) ہدایت یافتہ ہیں۔

یہ اسم جلالی ہے۔ عنصر بادی اور اس کے اعداد ۹۰۳ ہیں۔

یہ ذکر عزرائیل علیہ اسلام کا ہے اور اس میں قبض ارواح کا راز ہے۔

جو شخص روٹی کے چالیس لقموں پر اسے چالیس روز تک متواتر لکھ کر کھائے گا اسے زخم اور درد کی تکلیف محسوس نہ ہوگی۔ اور اگر روٹی کے چار لقموں پر لکھ کر چالیس روز تک کھالیا کرے تو عذاب قبر سے محفوظ رہے۔ اور اسے بھوک نہ ستائے۔

اس اسم کی خلوت نہایت بزرگ ہے، اس اسم کے ذاکر کو کشف نصیب ہوتا ہے اور علم و حکمت اس سے جاری ہوتی ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ دل کو خطرہ سے پاک کر کے سحر کے وقت مناجات میں مشغول ہو اور ۹۰۳×۹۰۳=۸۱۵۴۰۹ مرتبہ روزانہ تلاوت کرے۔

دشمنوں کی شرارت سے محفوظ رہنے کے لئے ۱۸۰ مرتبہ روزانہ بیس یوم تک پڑھے اور اپنے اوپر دم کر لیا کرے تو شر اعداء سے مامون رہے۔

اور اگر روزانہ کا معمول بنالے تو دشمنوں سے ہمیشہ حفاظت ہو۔

اگر کسی زبردست آدمی نے کمزور کا حق دبا کر یا زمین مکان وغیرہ پر قبضہ کر کے بیٹھا ہوا اور قبضہ نہیں چھوڑتا ہو۔ یا کسی نے رقم قرض لی ہو اور دینے کا نام نہ لیتا ہو تو اس کا طریقہ عمل یہ ہے کہ ایک سیسہ (رانگ) کی لوح تیار کریں۔ مخالف کے نام معہ والدہ کے اعداد نکالیں۔ اس میں ۵۶۴۴ عدد کا اضافہ کریں۔ اب کل مجموعہ کو مربع معکوس کی چال سے پر کریں۔

چال نقش

۱۶	۳	۲	۱۳
۹	۶	۷	۱۲
۵	۱۰	۱۱	۸
۴	۱۵	۱۴	۱

اس عمل میں شرط یہ ہے کہ پورا تقسیم ہو جائے اگر تقسیم سے کچھ باقی بچے تو عمل بے کار ہے اس کے لئے ایسا کرتے ہیں کہ قابض۔ قہار، جبار۔ مذل وغیرہ کے اعداد کو شامل کر کے مجموعہ اتنا بناتے ہیں کہ ۴ پر تقسیم کرنے پر باقی کچھ نہ بچے۔ اس لوح کو بنانے کا وقت ہبوط شمس کا ہے۔ وقت مقررہ صندل سرخ کا بخور جلا کر کام کریں۔ نقش بھرنے کے بعد سورۂ فاتحہ کو اس کے گرد الٹی لکھیں یعنی "والضالین سے شروع کر کے" الحمد پر ختم کریں اور آگے مقصد لکھیں (قبضہ زمین واپس کر دے یا رقم کر دو وغیرہ) بحق یا اسرافیل یا عزرائیل یا میکائیل یا جبرائیل، اس لوح کو سیاہ کپڑے میں لپیٹ کر اس مکان یا جائداد میں کسی طرح دفن کرادیں۔

مخلوق کی زبان بندی کے لئے اس نقش وانگشتری پر کندہ کر کے اس پر اسم قابض ۹۰۳ مرتبہ دم کر کے پہنیں۔

۷۸۶

ال	ق	اب	ض
۴	۷۹۹	۳۲	۹۹
۷۹۸	۱	۱۰۲	۳۳
۱۰۱	۳۴	۷۹۷	۲

نقش کے خانہ نمبر ۱-۲-۳-۴ میں ال-۳۲-۳۳-۳۴

خانہ نمبر۵۔۶۔۷۔۸میں ۷۹۷۔۷۹۸۔۷۹۹۔ض۔
خانہ نمبر۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲میں ۱۔۲۔اب۔۴
خانہ نمبر۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶میں ۹۹۔ق۔۱۰۱۔۱۰۲

اس اسم کوکسی ظالم شخص کے واسطے پڑھے تو وہ ہلاک ہو۔

اس اسم کو ضرورت کے وقت اسطرح پڑھنا چاہئے۔ ''یااللہ یا قابض'' تو قدرت خداوندی سے ذاکر کو قوت اور غلبہ حاصل ہوتا ہے اور ذاکر پر ایسا جلال طاری ہوتا ہے نہ کہ کوئی اس کے پاس بیٹھ سکے۔

اگر دشمن قوی ہے یا جان ومال کا خطرہ ہے تو اس اسم کو تین شب متواتر بہ نیت بربادیٔ دشمن پڑھیں تو دشمن مقہور ہو اور مقصد حاصل ہو۔

یہ وہ اسم ہے کہ اس کی قوت سے موت کا فرشتہ روح قبض کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا ورد کرے تو اس کی مشکلیں آسان ہوں اور قدر وہیبت زیادہ ہو۔ اس اسم کا نقش خونِ حیض اور خونِ بواسیر کے روکنے کے لئے اکسیر ہے۔ نقش کی چال آتشی مربع کی ہے۔

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلٰی سیدنا محمدٍ وَآلِہٖ یا قَابِضُ وللذین یقبض بحق یا قاقض بستم خون رواں فلاں بن فلاں یا قابض.

امام بونیؒ کے نزدیک اس اسم کی دعوت بارہ یوم کی ہے۔ اور عدد تکسیر ۲۷۰۹ ہیں اور صدر مؤخر سے ۵۴۱۸ ہے ان میں سے ایک ادا کرے تو اسم کی قوت ملے۔

تکسیر

ق ا ب ض
ض ق ب ا
ا ق ب ض

۲۷۰۹=۳x۹۰۳

صدر مؤخر کا حل میرے حساب سے

ا ل ق ا ب ض =۹۳۴
ض ا ب ل ا ق
ق ض ا ا ل ب
ب ق ل ض ا ا
ا ب ا ق ض ل
ل ا ض ب ق ا

۵۶۰۴=۶x۹۳۴

اگر شرف زحل میں سیسے کی تختی پر اس کو لکھے اور ۹۰۳ مرتبہ ذکر کرے اور کہے کہ اے اللہ! فلاں شخص کا دل قبض کردے تو دعا قبول ہوگی۔ مگر خدا کا خوف کرے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ جلالی اسم سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اگر کسی کو خون زیادہ آتا ہو ناک سے یا منہ سے یا بواسیر یا حیض سے اور کسی طرح بند نہ ہوتا ہو تو یہ نقش لکھ کر باندھے۔ کوئی اجرت اس نقش کی نہ لی جائے۔ چال آتشی مربع کی ہے۔ ناف سے خون آئے تو گلے میں اور نچلے حصے سے آئے تو کمر میں باندھے۔

ــــہ	ــــہ	ــــہ	ــــہ
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۹	۹	۹	۹
۷	۷	۷	۷

عمل شرف ذیل کا جو اوپر لکھا ہوا ہے اس نقش کو استعمال کریں۔ اس نقش میں ایک خانہ خالی ہے۔

۹۸	۶	۷۹۶	۳
۷۹۸	۱	ق	۴
۷	ض	ب	۹۴
	۹۶	۵	۸۰۲

جن دو شخصوں کے درمیان دشمنی ڈلوانی ہو اور ان کی علیحدگی کسی فرد یا معاشرہ کے لئے نیک ہو تو ان دونوں کے نام درمیان ''قابض'' لکھ کر تکسیر قطبی کریں۔ تکسیر قطبی میں اول حرف بطور قطب قائم رہتا ہے۔ جب زمام برآمد ہو تو ساعت منحوس میں یعنی قمر در عقرب یا مقابلہ مریخ وزحل یا قران مریخ وقمر یا گرہن کے وقت ہو۔ اس تکسیر کو کاغذ کے تین ٹکڑوں پر کالی سیاہی سے لکھیں۔ ہر ایک کی پشت پر کل تکسیر کے اعداد کا نقش مثلث خاکی بنائیں۔ ایک نقش مطلوب کی خواب گاہ دفن کرائیں۔ دوسرا اس کی گذرگاہ میں۔ تیاری کے وقت سر برہنہ ہو بخور پوست، لہسن، پیاز یا ہینگ کا ہو۔ منہ میں کالی مرچ یا نیم کے پتے رکھیں۔ جب نقش لکھیں تو آخری نقش کا فتیلہ بناؤ اور نحس ساعت میں کڑوا تیل ڈال کر مٹی کے چراغ میں جلائیں۔ پاس بیٹھ کر یہ عزیمت پڑھیں ایسی عداوت ہوگی کہ ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے درپے ہوجائیں گے۔

یہ عمل رموز الجفر سے ماخوذ ہے۔ **عزمت علیکم یاجبرائیل**

یامیکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل بحق یا قابض بِاَن تلقُوا رفرفو بین فلاں بن فلاں بحق آیت پاک والقینا بینهم العداوة والبغضآء الیٰ یوم القیٰمة کما عداوة بین آدمؑ وعزازیل وکما عداوت بین النار والماء کما عداوة بین هابیل وقابیل.

مثال۔ احمد اور ناصر میں دشمنی کرانا ہو تو (نام معہ والدہ لیں)

احمد قابض ناصر

اح م دق اب ض ن اص ر

ار ح ص م ادن ق ض اب

اب راح ض ص ق م ن اد

ادب از ن ام ح ق ض ص

اص د ض ب ق اح ر

اض ن دم ض رب ح ق ا

اق ص ح ن ب درم ض

اض ام ارق د ص ب ح ن

ان ض ح اب م ص ادرق

اق ن رض دح اص ب م

ام ق ب ن ص راض ادح

کل تکسیر کے اعداد=احمد=۵۳

قابض=۹۰۳

ناصر=۳۴۱

۱۲۹۷×۱۱سطور=۱۴۲۶۷

نقش مثلث خاکی مثالی= ۱۴۲۶۷

قانونی ۱۲

۱۴۲۵۵

تقسیم=۱۴۲۵۵÷۳=۴۷۵۱ باقی ۲

مثلث کے کل خانے ۹+۱=۱۰

ایک پٹی ۳×۲ کسر ۶

۴

خانہ نمبر ۴ میں ایک اضافہ ہوگا۔

اس کے علاوہ باقی طریقہ لکھا ہوا ہے۔

۴۷۵۲	۴۷۶۰	۴۷۵۵
۴۷۵۸	۴۷۵۶	۴۷۵۳
۴۷۵۷	۴۷۵۱	۴۷۵۹

دعوت کے تین طریقے۔

قابض	صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبرکبائر	زکوۃ
حروف۴	۹۰۳	۳۶۱۲	۱۴۴۴۸	۵۷۷۹۲	۲۳۱۱۶۸	۹۲۴۶۷۲

زکوۃ	نصاب	عشر	دورمدور	قفل	کفو	ختم
۹۲۴۶۷۲	۴۶۲۳۳۶	۲۳۱۱۶۸	۱۱۵۵۸۴	۵۷۷۹۲	۲۸۸۹۶	۱۴۴۴۸

قابض	صغیر	وسیط	کبیر	نصاب	خفا	کفو	ختم
حروف۴	۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۹۰۲	۱۸۰۵	۱۲۲۹۹۱۵

بگڑی کو بنانے والا۔ بڑا زبردست۔ بڑا دباؤ والا۔ لوگوں کے حالات کی اصلاح کرنے والا۔ کسی کو اپنے زور اور غلبہ کے تحت آمادہ کرنے والا۔ وہ جو غلبہ سے حکمرانی کرے اور کوئی چیز اس کی حکمرانی میں مانع نہ ہو۔ یہی ذات جناب باری ہے اور وہی جبار مطلق ہے۔ جس کی مشیت اور حکم ہر ایک پر زبردستی جاری ہوسکے اور اس ک مشیت اور حکم میں نہ کسی کا دخل ہو اور نہ اسے کوئی رد کرسکے اور وہ ذات گرامی ہے جس کے قبضۂ قدرت سے کوئی شے باہر نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لو کان موسیٰ حیاما وسعهٗ الّا تباعی وانا سید ولد آدم والافخر (مسلم)

اگر موسیٰ علیہ السلام آج حیات ہوتے تو میری اتباع کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا اور میں آدمؑ کی تمام اولاد کا سردار ہوں گا قیامت کے روز اور اس میں کوئی فخر نہیں۔

یہ اسم جلالی ہے۔ عنصر اس کا آبی ہے۔ اس کے اعداد ۲۰۶ ہیں۔ موکل اس کا ''صدقیبائیل'' ہے جو حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ماتحت ہے۔ اس کے ماتحت چار افسر ہیں ہر ایک افسر ۲۰۶ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۲۰۶ موکل ہیں۔ یہ اسم مقہوری اعداد کے لئے بہت زوراثر ہے ان کے عاملین کو چاہئے کہ اگر کسی کے اسم اعظم میں یہ اسم آئے تو بادشاہ وحاکم یا ان کے مثل رعب وہیبت پائے۔

جس کا نام عبدالجبار ہے یا موسیٰ ہو اس کے لئے یہ اسم اعظم ہے۔ اور اس کے دور سے اعلیٰ مرتبہ حاصل کرسکتا ہے۔ اگر کسی جابر حاکم کے سامنے اس اسم کو پڑھا جائے تو اس کے جبر وتشدد سے امن میں رہے اور دشمن تاب مقابلہ نہ لاسکے۔

شیخ بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس اسم کی دعوت چالیس روز کی

ہے۔ دس ہزار مرتبہ روزانہ پابندی شرائط خلوت میں پڑھے نفس میں پاکیزگی طبیعت میں انکساری اور نیک نیتی پیدا ہو۔ مقاصد میں کامیابی اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو۔ عظیم القدر اور عظیم المرتبت گردانا جائے۔

شیخ ابوالعباس احمد فرماتے ہیں کہ مریدوں اور اہل ریاضت کے لئے مناسب ہے کہ نفس مغلوب اور شہوت سے محفوظ رہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اسم "یا جبار یا اللہ" گنج گنج قادریہ" میں بعد نماز عصر ۱۰۰ رمرتبہ تحریر فرمایا ہے۔

جو شخص یومیہ ۲۰۶ رمرتبہ اس کی تلاوت کرے انشاء اللہ ظالموں کے قہر سے محفوظ رہے۔ اس اسم کی ریاضت چالیس روز کی ہے۔ اسم کو ۲۰۶×۲۰۶ کی تعداد میں بہ شرط پرہیز جمالی پڑھے۔ اس کے عامل کی تعظیم وتکریم بڑوں چھوٹوں سب پر لازم آتی ہے۔ اگر اس کا کوئی دشمن ہو تو وہ خود تباہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اس کا عامل بن جائے تو صاحب حمیت اور دبدبہ اللہ کی مخلوق پر پائے۔ اور مخلوق کی عیب جوئی اور بدگمانی سے بچا رہے اور شر سے محفوظ و مامون رہے۔ اس اسم سے متعلق سورۂ حشر کی آخری تین آیات هو الله الذى تا آخر تک ہے۔ اگر لوح نقرہ پر اس اسم کو کندہ کر کے گرد موکل کا نام لکھے اور مقصد بھی لکھے اور اپنے پاس رکھے اور جس سے بھی ملاقات کرے معظم و مکرم ہو۔ اعداء کی مقہوری کے لئے پڑھے تو مقصد حاصل ہو۔ اگر تانبہ کی تختی پر بہ نیت تباہی ظالم کندہ کرے اور اس کے گھر میں اس تختی کو کسی جگہ دبا دے تو وہ گھر ویران ہو جائے۔ اگر اسم مبارک کو پردہ کو گوسفندر پر تحریر کر کے زیر نگیں خاتم رکھے اور پہنے تو موذیات اور شر جن سے محفوظ رہے۔ دنیا کی نظروں میں عزیز ہوگا۔

اگر کوئی اسم "الجبار" اور "ذوالجلال والاکرام" کو ساعت مریخ میں تحریر کر کے زیر عمامہ رکھے تو لوگوں کے دل میں محبت پیدا ہو۔ ہر شخص اطاعت اور محبت سے پیش آئے۔ اور اگر حصول سلطنت کے لئے ۱۵۰۰ مرتبہ سات ہفتہ وقت مقررہ کے ساتھ اور مقررہ جگہ کی قید کے ساتھ روزانہ غسل کر کے پڑھے اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور اس کا نقش مروارید پر منقش کر کے انگوٹھی پہنے اور جمعہ کی شب سے (چاند کے پہلے جمعہ کی رات سے) شروع کرے لیکن اول و آخر پڑھے کے گیارہ گیارہ مرتبہ روزانہ درود شریف بھی ضرور پڑھتا رہے۔ اور اگر وزیر بننے کی آرزو ہو تو وہ بھی مذکورہ طریقے سے پڑھے اور مرجان پر اس کا نقش کھدوا کر اس کی انگوٹھی پہنے مخلوق کے دل میں شوکت پیدا ہو۔

اگر اس کا مربع شرف مریخ میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں پر رعب چھا جائے۔ اور ہر شخص اس کی اطاعت کرے۔

۴۴	۵۷	۵۴	۵۱
۵۵	۵۰	۴۵	۵۶
۴۹	۵۲	۵۹	۴۶
۵۸	۴۷	۴۸	۵۳

ج	ب	ا	ر
ر	ا	ب	ج
ب	ج	ر	ا
ا	ر	ج	ب

جو شخص صبح و شام سات سات بار مسبعات عشر پڑھے اور اس کے بعد ۲۱ رمرتبہ اس اسم کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ظالموں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص اس کی پابندی کرے گا مخلوق خدا کی عیب جوئی اور ایذا رسانی سے نجات پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے صاحب ثروت و جاہ کرے گا۔

مسبعات عشر" دس دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سات مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔

(۱) الحمد شریف (۲) سورۂ کافرون (۳) سورۂ اخلاص (۴) سورۂ فلق (۵) سورۂ ناس (۶) آیت الکرسی (۷) کلمہ تمجید (۸) درود شریف اول ۷/آخر ۷ بار (۱۰) مندرجہ ذیل دعائیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَارَبَّيَانِي صَغِيرًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعْوَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ اِفْعَلْ لِي وَبِهِمْ عَاجِلًا وَآجِلًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَنْتَ لَهُ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ وَجَوَادٌ كَرِيْمٌ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ.

دعوت کے تین طریقے

جبار	صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبر کبائر	زکوٰۃ
حروف ۴	۲۰۶	۸۲۴	۳۲۹۶	۱۳۱۸۴	۵۲۷۳۶	۲۱۵۹۴۴

زکوٰۃ	نصاب	عشر	دور مدور	قفل	بذل	ختم
۲۱۵۹۴۴	۱۵۵۴۷۲	۵۲۷۳۶	۲۶۳۶۸	۱۳۱۸۴	۶۵۹۲	۳۲۹۶

جبار	صغیر	وسیط	کبیر	نصاب	خط	کفو	ختم
حروف ۴	۴	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۰۲۵	۴۱	۸۴۶۶۶

روزنامہ عزیز الہند کی ۲۹ مارچ ۲۰۱۴ء کے شمارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔ ''سب میرا ووٹ چاہتے ہیں مجھے کوئی نہیں'' اس مضمون کی شروعات مضمون نگار اس طرح کرتے ہیں۔ ۱۶ویں لوک سبھا میں ہر سیاسی پارٹی اقتدار حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے، ایک دوسرے پر الزام تراشیاں بھی جاری ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمارے بھی نیتاؤں کا حال یہ ہے کہ وہ الیکشن سے پہلے جھوٹے سچے وعدوں سے ہندوستان کی پبلک کا جی بھر کے بے وقوف بناتے ہیں۔ ایسے وعدے بھی کر لیتے ہیں جن کا پورا کرنا عقلاً ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے حریفوں پر الزامات کی بارشیں شروع کر دیتے ہیں۔ اتنی تہمتیں دوسروں پر اچھال دیتے ہیں کہ ان کے عیبوں کی طرف ان کے حریفوں کو انگلی اٹھانے کا موقعہ بھی نہیں مل پاتا۔ سنا تھا کہ کسی شہر میں ناک کٹے رہا کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے سنا کہ ایسے لوگ ان کی بستی میں آنے والے ہیں جن کے چہروں پر ناکیں سلامت ہیں، انہوں نے سوچا کہ جب ناک والے ہماری بستی میں آئیں گے تو ہمارے چہروں کی تو کھلی تذلیل ہو جائے گی، کیوں کہ ہمارے چہرے پر تو ناک سرے سے ہے ہی نہیں، تو انہوں نے یہ اسکیم بنائی کہ جیسے ہی ناک والے لوگ بستی میں داخل ہوں تو ہم یہ شور مچانا شروع کر دیں گے کہ آہ کتنی بڑی ناک کتنی بڑی ناک۔ ان کے خلاف اس قدر شور مچائیں گے کہ انہیں اپنی ناکوں پر خود ہی شرمندگی محسوس ہونے لگے گی اور ایسا ہی ہوا بھی ناک والے جب اس بستی میں داخل ہوئے، نک کٹوں نے اتنا شور مچایا کہ ناک والوں کی ناک میں دم ہو گیا اور انہیں وہاں سے بھاگتے ہی بنی۔

الیکشن کے موقعہ پر ایسا ہی حال ان نیتاؤں کا ہوتا ہے جن کی روح اور جسم پر داغ دھبوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اپنے عیبوں پر اور اپنی اخلاقی خرابیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ اپنے مدمقابل کے عیبوں اور گناہوں کو اچھالنا شروع کر دیتے ہیں اور اتنے الزام لگاتے ہیں کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ مدمقابل اگر اتفاقاً باحیا ہو تو وہ بھاگتا دکھائی دیتا ہے۔ لیکن عام طور پر چونکہ مدمقابل خود بے شرم ہوتا ہے وہ بھی گالیوں اور تہمتوں کی جگالی شروع کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کی سیاست جھوٹ اور الزام تراشی کے ارد گرد ہی گھومتی ہے۔ نیتاؤں سے یہ امید رکھنا کہ وہ شرافت کی باتیں کریں گے اور زبان کا صحیح استعمال کریں گے شاید دنیا کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

> ملک میں مسلمانوں کا ووٹ ہمیشہ فیصلہ کن رہا ہے اور جس طرف مسلمانوں نے ووٹ دیا ہے اقتدار اسی پارٹی کے ہاتھوں میں آیا ہے۔

چلئے مان لیا یہ بات سچ ہے لیکن یہ بھی سچ ہی ہے کہ پارٹیاں اقتدار میں آنے کے بعد سب سے پہلے مسلمانوں ہی کو نظر انداز کر دیتی ہیں، کیوں کہ وہ جانتی ہیں کہ مسلمان صرف لفظوں سے خوش ہو جاتا ہے، ان کو خوش کرنے کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ انہیں گڑ ندو بس گڑ جیسی باتیں ہی کر لو۔ ان مسلمانوں ہی کے بارے میں کسی شاعر نے کہا تھا

> تو ہی ناداں تھا کہ چند تنکوں پہ قناعت کر گیا
> ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا

اور صرف مسلمانوں ہی کو کیا کہئے یہ اپنے رہنماؤں کے اشاروں کے محتاج ہوتے ہیں، جب تک کوئی میر کارواں اور کوئی حضرت جی اشارہ نہیں کریں گے ان کے حلق سے کسی لیڈر کی بات اُتر کر معدہ تک نہیں پہنچ پائے گی۔ اور ہر میر کارواں اور ہر حضرت جی اپنی قوم کا خیر خواہ ہونے سے پہلے اپنے گھر والوں کا اور اپنے دل میں ہر وقت مچلتے رہنے والے ارمانوں کا خیر اندیش بھی ہوتا ہے۔ اس کو قوم کی فکر تو بعد میں ہوتی ہے اس سے پہلے تو اپنی ذاتی خواہشات پوری کرنی ہوتی ہیں اسے اپنے گھر والوں کی پانچوں تر کرنی ہوتی ہیں۔ اس لئے پہلے وہ یہ سوچتا ہے کہ کسی بھی طرح اور کوئی بھی جتن کر کے راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کر لے تاکہ

پارلیمنٹ میں پہنچنے کا راستہ صاف ہوجائے۔ راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرنے کے لئے اسے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور ہزاروں بار قسمیں کھا کر اپنی قوم کو یہ بتانا پڑتا ہے کہ میں جو کچھ بھی کررہا ہوں قوم کی خیرخواہی کے لئے کررہا ہوں، اگر مجھ پر شک کروگے تو میں ناکام ہوجاؤں گا اور تم اسی طرح بھٹکتے رہوگے جس طرح آج تک بھٹکتے رہے ہو۔ قوم اپنے قائد کی للکار سن کر ڈر جاتی ہے اور اپنے قائد کی ہاں میں ہاں ملانے لگتی ہے۔ اس کو حسن سیاست کہتے ہیں اسی حسن سیاست کی وجہ سے قوم کی صحت خواہ کتنی بھی تباہ ہوجائے لیکن قائد کی تندرستی بفضل فریب باقی رہتی ہے اور وہ پانچ سال تک کسی صحرائے احسان فراموشی میں گم شدہ ہوکر پھر مزید توانائی کے ساتھ پھر میدان سیاست میں دندنانے لگتا ہے اور بے چاری قوم اپنی سادہ لوحی کی سزائیں پانے کے لئے پھر اپنے قائد کی اقتدا میں چلنے پر مجبور ہوتی ہے اور کسی منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے پہلے ہی کی طرح اوندھے منہ گرجاتی ہے اور اس کے تمام ارمان کانچ کے برتن کی طرح ٹوٹ کر ریزے ریزے ہوجاتے ہیں اور حضرت قائد ہمیشہ کی طرح ترقی پہ ترقی کرتے ہی رہتے ہیں۔ ایسے حالات میں پارٹیوں پر نکتہ چینی کرنے کے بجائے اگر قوم اپنے قائدوں کے کردار کا جائزہ لے تو بہتر ہے۔ مسلمانوں کے ووٹوں سے پارٹیاں اقتدار میں آتی ہیں۔ سولہ آنے سچ، لیکن پھر پارٹیاں ان کی درگت اس طرح بناتی ہیں جس طرح سماج وادی پارٹی نے مظفرنگر میں مسلمانوں کی درگت بنائی ہے اور شرم سماج وادی پارٹی کے کرتا دھرتا کو اس لئے نہیں آئی کہ قوم کے قائدین ان کے گھروں کے چکر لگارہے تھے۔ جب پارٹیوں کے ہاتھوں میں قوم کا ریموٹ ہو تو پارٹیوں کو کیا غم اور کیا فکر؟

مضمون نگار فرماتے ہیں۔

> ”آزادی کے بعد سے اس ملک میں جو مسلم دشمنی کی ابتدا ہوئی تھی وہ ان ۶۷ سالوں میں اتنی توانا ہوگئی ہے کہ اس کو کمزور کرنا بڑا مشکل ہورہا ہے۔“

اس میں بھی پارٹیوں سے زیادہ قائدین کا قصور ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ آزادی کے بعد جب ملک کے تاج وتخت پر کانگریس کی حکومت رہی، کانگریس ہی سیاہ وسفید کی مالک رہی اور اس نے مسلمانوں کا استحصال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور قوم کے قائدین کانگریس کی اغل بغل میں موجود رہے، انہیں یہ نظر آتا رہا کہ ان کی قوم ذلت وپسپائی کا شکار ہے اور حکومت ان کے ساتھ سوتیلے پن کا برتاؤ کررہی ہے

لیکن وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے رہے کیوں؟ اس لئے کہ ان کی پانچوں تر تھیں۔ حکومت ان پر مہربان تھی انہیں دام درہم سے نوازتی تھیں اور انہیں از راہ مصلحت راجیہ سبھا کی سیٹ بھی عطا کرتی تھی۔ قائدین کو اس کے سوا کچھ چاہئے بھی نہیں تھا۔ قوم بھاڑ میں جائے جب ان کی پانچوں انگلیاں تر ہیں اور ان کے بیوی بچوں کا سر اصلی گھی کی کڑھائی میں ہے تو انہیں قوم کی ذلت وپسپائی سے کیا لینا دینا۔ ہاں کبھی کبھی قوم کی خاطر آنسو بہانا اس لئے ضروری تھا تاکہ قوم کو یہ احساس رہے کہ ان کا قائد اس کی وجہ سے پریشان ہے اور قوم کی نیا پار کرانے کے لئے کسی معجزے کا منتظر ہے۔ آپ کہیں گے کہ جب کوئی قائد اپنی قوم کے لئے آنسو بہارہا ہے تو پھر مجرم کہاں ہے۔ آنسو سے بڑی اور کیا چیز ہے جو قوم پر نچھاور کی جارہی ہے۔ آپ کی بات درست ہے لیکن اس پر ہمیں ایک واقعہ یاد آرہا ہے آپ اسے سن کر کوئی فیصلہ کرلیں۔ ایک صاحب سفر میں تھے اور ان کا کتا بھی ان کے ساتھ تھا۔ درمیان سفر کتے کی موت واقع ہوگئی۔ کتے کی لاش کو اپنے سامنے لٹا کر وہ صاحب بے تحاشہ رورہے تھے، کسی راہ گزرنے ان سے رونے کا سبب پوچھا تو ان صاحب نے جواب دیا کہ میرے کتے کا انتقال ہوگیا ہے، یہ میرا وفادار کتا تھا اس کی جدائی مجھ سے برداشت نہیں ہورہی ہے اس لئے میں رورہا ہوں۔ راہ گزرنے پوچھا کتا مرا کیوں؟

ان صاحب نے جواب دیا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے مرگیا۔ راہ گزرنے پوچھا کہ اس پوٹلی میں کیا ہے جو تمہارے پاس رکھی ہے، ان صاحب نے کہا کہ اس پوٹلی میں روٹیاں ہیں۔ راہ گزرنے پوچھا کہ جب روٹیاں موجود تھیں تو تمہارا کتا بھوک سے کیسے مرگیا۔ ان صاحب نے کہا کہ روٹیاں میرے کھانے کے لئے ہیں، مجھے سفر پورا کرنا ہے اس لئے میں یہ روٹیاں کتے کو نہیں کھلا سکتا تھا۔ راہ گزرنے کہا تو پھر رو کیوں رہے ہو۔ وہ صاحب بولے مجھے اس کتے سے محبت تھی میں اگر اس کو روٹیاں نہ کھلا سکا تو کیا ہوا، کیا میں اس کے مرنے پر آنسو بھی نہ بہاؤں۔ آنسو بہانے میں میرا خرچ ہی کیا ہوتا ہے۔ بس ہمارے قائدین کا یہی حال ہے وہ اپنی قوم کی درگت بننے پر آنسو تو ضرور بہاتے ہیں لیکن قوم کی خاطر کوئی اور قربانی نہیں دے سکتے۔ آگے چل کر مضمون نگار کہتے ہیں۔

> ”ہر سیاسی پارٹی ووٹوں کی خاطر ملک کی اقلیتوں پر ظلم ہوتا ہوا دیکھ کر بھی خاموش رہتی ہیں، صرف ہمدردانہ بیان اخبارات کو دے کر سیاسی لیڈران سمجھتے ہیں کہ قرض ادا ہوگیا۔“

ان سیاسی لیڈروں سے اس سے زیادہ اور کیا توقع کی جاسکتی ہے وہ ہماری قوم سے ووٹ قوم کے لئے تونہیں اپنے لئے لیتے ہیں ور جب ان کا مقصد پورا ہوجاتا ہے تو وہ خوشی کے جشن بھی مناتے ہیں۔ انہوں نے نہ قوم کے لئے کچھ کیا ہوتا ہے اور نہ ہی کرنے کا کوئی ارادہ ہوتا ہے۔ اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہوتا ہے جب کسی نیتا کی یہ نیت ہی نہیں ہوتی کہ وہ ہماری قوم کے لئے کچھ کرے گا تو وہ مجرم کہاں ہوا؟ اور جہاں تک لفظوں کی بات ہے تو جس زبان سے وہ قوم سے کچھ وعدے کرتے ہیں اسی زبان سے الیکشن جیتنے کے بعد وہ قوم کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں، اگر قوم اس سے زیادہ سیاسی نیتاؤں سے کچھ مانگتی ہے یا کچھ ملنے کی امید رکھتی ہے تو یہ نادانی کی بات ہے۔ اس دور میں قرض لے کر کون واپس کرتا ہے، پھر سیاسی لیڈروں سے یہ امید کیوں باندھی جاتی ہے کہ وہ قوم کا قرض ادا کریں گے۔ ارے بھئی جن لوگوں کو اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق نہیں ہوتی وہ قرض کیا ادا کریں گے؟ مضمون نگار فرماتے ہیں۔

”جس لیڈر کو دیکھو وہ مسلمانوں کو خوف زدہ کرتا ہوا نظر آتا ہے اور کہتا ہے کہ ہندو شدت پسند آر ایس ایس مسلمانوں کے ساتھ ظلم و جبر کررہے ہیں۔ ہم آر ایس ایس اور بی جے پی کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔“

پیارے۔ ہمارے ملک کی سیاست لالچ اور خوف کے ارد گرد ہی گھومتی رہتی ہے اس لئے سیاسی نیتا اپنی اپنی قوم کو یا تو کوئی لالچ دے کر رام کرتے ہیں اور یا کسی بات سے ڈرا کر۔ پچھلے ۶۷ سالوں سے کانگریس نے مسلمانوں کو اس بات سے ڈرایا ہے کہ اگر تم نے ہمارا ساتھ نہیں دیا تو آر ایس ایس، بجرنگ دل اور سنگھ پریوار جیسے شدت پسند ہندو تمہیں کھالیں گی اور ہندوستان میں مسلمانوں کو سر پر کفن باندھ کر جینا ہوگا۔ مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے کانگریس کچھ فرقہ وارانہ فساد بھی کرادیتی ہے اور ان کے جان و مال کا کچھ نقصان بھی کرادیتی ہے اور یہ کام اتنی حکمت عملی سے ہوتا ہے کہ کسی کو کانگریس پر شبہ نہیں ہوتا۔ مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ یہ فرقہ وارانہ فساد آر ایس ایس اور بجرنگ دل نے کرایا ہے اور وہ آر ایس ایس جیسی فاشسٹ جماعتوں کا اور زیادہ مخالف ہوجاتا ہے اور اس کانگریس کی حمایت کرنے لگتا ہے جو آزادی کے بعد سے برابر مسلمانوں کا استحصال کرتی چلی آرہی ہے اور اس نے کسی بھی موقعہ پر مسلمانوں کو پنپنے نہیں دیا ہے۔ قوم کی اگر آنکھیں کبھی کھلنے بھی لگتی ہیں تو کانگریس اپنے خریدے ہوئے مولویوں کا استعمال کرتی ہے اور وہ اپنی چپڑی چپڑی باتوں سے قوم کو پھر گمراہ کردیتے ہیں۔ مسلمانوں کی مجبوری یہ ہے کہ وہ سیاسی شعور سے محروم ہیں اور ان کے قائدین اس بات کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ان کی قوم باشعور نہ ہوجائے کیوں کہ جس دن قوم کا سیاسی شعور بیدار ہوجائے گا سب سے پہلے وہ ان قائدین سے نمٹے گی جنہوں نے قوم کی غیرت سیاسی مہاجنوں کے یہاں بار بار گروی رکھی ہے۔ قوم کو بار بار ذلتوں سے اور محرومیوں سے دوچار ہونا پڑا ہے اور ان کے قائدین کے ہر حال میں چودہ طبق روشن رہے ہیں۔ آج قائدین کے پاس کاریں بھی اور جائیدادیں بھی، ان کی پانچوں انگلیاں اصلی گھی میں تربتر ہیں اور بے چاری قوم ٹوٹی ہوئی چھت سے بھی محروم ہے اور سڑک پر پیدال چلنے کے لئے اسے جوتے بھی نصیب نہیں ہیں۔ اس طرح کے سنگین حالات میں فرقہ پرست طاقتوں کے خلاف منہ کھولنے سے پہلے ہمیں اُن قائدین کے لتے لینے چاہئیں جنہوں نے ہمیں بے وقوف بنانے اور ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے کے سوا اور کچھ بھی کارنامہ انجام نہیں دیا ہے۔ مضمون نگار آگے چل کر کہتے ہیں۔

”مظفرنگر کے فساد کے سلسلے میں مسلمانوں کو کیا دیا گیا۔ حقیقت یہ کہ مسلمانوں کو ہر پارٹی اور ہر حکومت کی طرف سے صرف آنسوؤں کا خزانہ ملا۔ مظفرنگر فساد میں کھل کر جاٹوں نے مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے۔ اور حکومت نے ان جاٹوں کو ریزرویشن دے دیا ہے۔ یوپی اے حکومت نے جو کانگریس کی قیادت میں چل رہی ہے یہ بھی نہیں سوچا کہ ابھی مسلمانوں کے زخم تازہ ہیں، لہٰذا زخم پر زخم نہیں لگانے چاہئیں۔ جہاں مسلمانوں کو زخم کی ضرورت تھی وہاں مزید وار کیا گیا اور مسلمانوں سے ووٹوں کی بھیک مانگی جارہی ہے۔“

ہم پھر یہ کہیں گے کہ اس طرح کی باتوں پر آنسو بہانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مظفرنگر میں جب فرقہ وارانہ فساد ہوا اور جاٹوں نے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی اس وقت حکومت نے کیا کیا اس بات کو چھوڑیئے کیوں کہ حکومت مسلمانوں کی خیر خواہ ہی کب تھی جو اس وقت وہ ان کے آنسو پونچھتی اور ان کے زخموں پر مرہم لگاتی۔ حکومت جن لوگوں کی خیر خواہ تھی ان کو اس نے انعام و اکرام سے نوازا۔ جب حکومت کی نظروں میں مسلمانوں ہی کی کوئی اوقات نہیں ہے تو پھر اس کے زخموں کی کیا اوقات ہوگی۔ حکومت وقت سے بڑے مجرم تو وہ مسلمان ہیں جنہوں نے اس خونی ڈرامے کے بعد بھی پارٹی نہیں چھوڑی وہ پارٹی سے جڑے

رہے، کیوں کہ اگر وہ پارٹی کو طلاق دے دیتے تو ان کے مال ملیدے میں فرق آجاتا۔ قوم مرے یا سڑے انہیں اس سے کیا مطلب؟ بے شک آزادی کے بعد سے مسلمانوں پر برابر ظلم ہو رہا ہے، ان پر طرح طرح کے الزامات لگائے جارہے ہیں۔ ان کے جان و مال کو تباہ کیا جارہا ہے اور ہم ان ہی سیاسی پارٹیوں سے فریادیں کررہے ہیں جو اس صورت حال کے پوری طرح ذمہ دار ہیں۔ ہم اُن مسلم لیڈروں کا گریبان کیوں نہیں پکڑتے جو اس طرح کے مظالم کے بعد بھی ان سیاسی پارٹیوں سے جڑے رہتے ہیں جو ان مظالم کی ذمہ دار ہیں۔ اور جن کے اشاروں پر یہ ننگا کھیل مسلمانوں کے ساتھ بار بار کھیلا جاتا ہے۔ سب سے پہلے ہمیں اپنے لیڈروں کا گریبان پکڑنا چاہئے اس کے بعد ہمیں دوسروں کے خلاف واویلا کرنے کا حق ہے۔ کانگریس ہو یا سماج وادی ان سب نے مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بچھانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔ مظفرنگر میں خون کی ندیاں بہہ گئیں، ہزاروں مسلمان اجڑ گئے، ان کے گھروں میں ظالموں کے قبضے ہوگئے اور ملائم سنگھ یادو اور اکھلیش یادو کو اپنی رنگ رلیاں منانے سے فرصت نہیں ملی۔ انہوں نے ایک بار بھی مسلمانوں کے خون بہنے پر افسوس کا اظہار نہیں کیا۔ بے شک یہ افسوس کی بات ہے کہ جس سماج وادی پارٹی کے لئے مسلمانوں نے جی کھول کر اپنے ووٹ دیئے تھے اُس پارٹی نے سرکاری لوگوں کی نگرانی میں مسلمانوں کے خلاف ایک سازش رچی اور مسلمانوں کی ایسی درگت بنائی کہ ہندوستان کی تاریخ اسے کبھی فراموش نہیں کرسکتی، لیکن اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان لیڈر ملائم سنگھ اور اکھلیش یادو کی بغل میں بیٹھ کر فخر محسوس کرتے رہے اور انہیں ایک بار بھی اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ ظالموں اور بے حسوں کا ساتھ دینا گناہ کبیرہ ہے اور یہ ایک طرح کی بے غیرتی ہے اور اس بے غیرتی کی سزا انسان کو دونوں جہاں میں ملتی ہے۔ جب تک مسلمان خود غیرت مند نہیں ہوگا اس وقت تک دوسروں کے خلاف شور مچانے سے کیا حاصل ہے؟

مضمون نگار کچھ آگے چل کر رقم طراز ہیں۔

''مسلمانوں کے ساتھ جو عمل اپنایا جارہا ہے وہ ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے اور مستقبل قریب میں تو اس کے رکنے کی امید کرنا ہی فضول ہے اور ہمیں کسی سیاسی پارٹی سے یہ امید نہیں ہے کہ وہ مستقبل قریب میں فرقہ پرستوں کے خلاف مسلمانوں کی حمایت کرے گی۔ کانگریس لیڈران مسلمانوں کی گرفتاریوں پر افسوس کرتے ہیں اور پولیس کی مذمت بھی لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کرتے۔

یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ حکومت عملی طور پر کچھ نہیں کرتی۔ حکومت اولاً تو ایسی ہوجاتی ہے کہ جیسے کچھ پتہ نہیں۔ ثانیاً یہ اگر وہ کچھ بولتی ہے تو مسلمانوں ہی کو قصور ٹھہرانے کی کوشش کرتی ہے اور پولیس کی ظالمانہ کارروائی کا یقین نہیں کرتی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حکومت کسی بھی پارٹی کی ہو وہ مسلمانوں کے ساتھ سوتیلے پن کا سلوک کرنے پر مجبور ہے، کیوں کہ اس کو اکثریت کے جذبات کی فکر پریشان کرتی ہے اگر حکومتیں اکثریت کی پرواہ کرنا چھوڑ دیں گی تو ان بے چاروں کا کیا ہوگا؟ مسلمان تو اس ملک میں لاوارثوں کی طرح جی رہے ہیں، انہیں نظر انداز کا سیاسی مصلحتوں کے پیش نظر ہے اور ہر سیاست مصلحت کی غلام ہوتی ہے۔ ہر نیتا کو مصلحت کی چادر اوڑھنی ہی پڑتی ہے ورنہ اس کے خلاف واویلا مچنا شروع ہوجاتا ہے۔

مضمون نگار اپنے مضمون کے آخر میں فرماتے ہیں۔

''حقیقت یہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کی حمایت میں علماء کرام آگے نہیں آئیں گے اور کوئی بڑا عالم ملک کے مسلمانوں کی قیادت نہیں کرے گا اس وقت تک حالات تبدیل نہیں ہوں گے۔''

یہ تو وہ خواب ہے جس کی تعبیر قیامت کے بعد ہی پوری ہوسکتی ہے۔ ایسا بڑا عالم جس پر سارے ہندوستان کے مسلمان متحد ہوجائیں کہاں سے دستیاب ہوگا۔ سیاسی جماعتوں نے مسلمانوں کو منتشر کرنے کے لئے تمام مسلم اداروں اور جماعتوں کو تقسیم کرکے رکھ دیا ہے تاکہ مسلمانوں کا اتحاد اور اتفاق ختم ہوجائے۔ دارالعلوم دیوبند کے دو ٹکڑے کرادیئے گئے، مظاہر العلوم دو حصوں میں تقسیم ہوگیا، جمعیۃ العلماء ہند جیسی جماعت بھی دو حصوں میں بٹ گئی اور بھی کئی ادارے دو حصوں میں تقسیم ہوگئے۔ مسلکی اختلافات اتنے زوروں پر ہیں کہ مسلمان بہ حیثیت مسلک و مشرب ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کے روادار نہیں۔ تبلیغی جماعت جو بہت ہی معصوم سی جماعت تھی وہ بھی اب علماء اور صلحاء اور خانقاہوں کے خلاف بولنے لگی ہے، وہ بھی صرف جماعت کے ساتھیوں ہی کو منہ لگاتی ہے، ایسے کربناک حالات میں آپ کس عالم کی قیادت کی بات کررہے ہیں، کوئی بھی عالم جو آپ کے نزدیک معتبر ہوگا اس کو ہندو تو بعد میں مسترد کریں گے، پہلے مسلمان ہی اس کو ایکسپیٹ نہیں کریں گے۔

مسلم قائدوں کا حال یہ ہے کہ وہ قوم کی بات نہیں کرتے وہ صرف اپنے گروپ کو اپنی جماعت ہی کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس لئے مسلم قیادت کو اگر بھول ہی جائیں تو بہتر ہے، کیوں کہ کوئی بھی قائد قوم کا مخلص نظر نہیں آتا۔ اگر ایک قائد بھی مخلص ہوتا تو مسلمانوں کی ایسی درگت نہ بنتی جیسی اس ملک میں بن رہی ہے۔

مضمون نگار اپنا مضمون ختم کرنے سے پہلے فرماتے ہیں۔

"اسلام میں مذہب اور سیاست کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ مسلم علماء دین ملک کے مسلمانوں کی قیادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں، جب تک کوئی عالم دین مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند نہیں کرتا اور ملک کے مسلمانوں کو متحد نہیں رکھ سکتا اس وقت تک مسلمانوں کو ان مسائل سے کوئی نہیں نکال سکتا۔

مضمون نگار کا یہ پیراگراف پڑھ کر ایک آہ دل سے نکل کر رہ گئی، کاش ایسا ہی ہوتا، کاش ہمارے علماء مفادات کی بھول بھلیوں میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلنے میں مشغول نہ ہوتے، کاش انہیں قوم کے کرب اور درد کی کچھ فکر ہوتی تو پھر مسلمانوں کا حال یہ نہ ہوتا۔ علماء تو سیاست میں اب بھی موجود ہیں، ٹی وی اور اخباروں میں ان کی صورتیں روزانہ دیکھنے کو ملتی ہیں، لیکن ان کا حال یہ ہے کہ کوئی کاشی کی طرف بڑھ رہا ہے اور کسی کا رخ متھرا کی طرف ہے، شاید وہ اُن کھلونوں سے مطمئن ہیں جو انہیں سیاسی جماعتوں کی طرف سے مل رہے ہیں، اسی لئے ان میں اتحاد نہیں ہے، کسی کو دیکھا ہے کہ وہ ملائم سنگھ کی بغل میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہا ہے، کوئی کیجریوال کی غلامی قبول کر کے اپنے ہاتھوں میں جھاڑو لئے پھر رہا ہے، کوئی اُس نریندر مودی کے گن گا رہا ہے جس نے مسلمانوں کو گجرات میں بے دریغ قتل کیا ہے، کوئی کانگریس کو اس ملک کا خیر خواہ سمجھ رہا ہے جب کہ کانگریس وہ پارٹی ہے جس نے مسلمانوں کا استحصال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، کوئی مایاوتی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا ہے اور کوئی لوک دل ہی کو اس ملک کی تقدیر ثابت کرنے کے لئے وہ سب کچھ بول رہا ہے جس کی توقع کسی صاحب عقل سے نہیں کی جاسکتی۔ یہ علماء جنہیں راجیہ سبھا کی سیٹ برائے خود اور لال بتی برائے خویش درکار ہے کیا وہ قوم کی فکر کر سکتے ہیں، کیا ان علماء سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مذہب کو سیاست سے جوڑ کر اپنے مذہب کا نام بلند کر سکیں اور اُس قوم کی نیا پار لگا سکیں جو سیکولرازم کے دھوکے میں آکر اپنی نیا کو گندی سیاست کی دلدل میں اپنے ہاتھوں سے پھنسا چکی ہے۔ وہ علماء جو کسی سیاسی پارٹی سے وابستہ نہ ہوں، وہ علماء گندی سیاست جن کا اوڑھنا بچھونا نہ ہو وہ علماء جنہیں قوم کے کرب، اس کے درد، اس کی محرومیوں کا احساس ہو وہ یقیناً اس قوم کی کشتی کو پار لگا سکتے ہیں، لیکن سیاست کی گندگیوں کی وجہ سے وہ منظر عام پر نہیں ہوتے اور کوئی آنا بھی چاہتا ہے تو ان علماء کے پیٹ میں مروڑ شروع ہو جاتا ہے جو حکومتوں اور مسلمانوں کو چکمہ دے کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی بھاگ دوڑ میں لگے ہوئے ہیں۔ جب تک سیاست کا میدان مفاد پرست قسم کے علماء سے خالی نہیں ہو جاتا یہ تمنا کرنا اور یہ خواب دیکھنا کہ کوئی قائد اُبھرے گا اور مسلمانوں کے مسائل کے لئے قوم کو متحد رکھنے کی کوئی اسکیم مرتب کرے گا۔ شاید دیوانے کا ایک خواب ہے اور اس طرح کے خوابوں کو جو دیوانے دن کی روشنی میں آنکھیں موند کر دیکھتے ہیں تعبیر نصیب نہیں ہوتی۔

ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہمارے ملک کو اللہ مخلص اور ہمدرد قسم کے نیتا عطا کرے، بھلے سے وہ ہندو ہوں لیکن انہیں پورے ملک کے باشندوں سے ہمدردی ہو، اگر ہماری یہ دعا قبول ہوگئی اور ملک کی باگ ڈور ایسے نیتاؤں کے ہاتھوں میں آگئی جو حکومت کرنے اور ساری جنتا سے پیار کے اہل بھی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ ملک بھی ترقی کرے گا اور ہماری قوم کے مسائل بھی حل ہوں گے۔ اس ملک میں رہتے ہوئے اچھے ہندوؤں کے ہاتھ مضبوط کیجئے۔ ان سیاسی جماعتوں کا ساتھ دیجئے جن کے ہاتھ ابھی تک مسلمانوں کے خون سے لال نہیں ہوئے ہیں۔ علماء، علماء کی رٹ لگانے سے بات نہیں بنے گی۔ ہم سب نے تو علماء کو بھی کئی بار آزما لیا ہے، مایوسی کے سوا کیا ہاتھ لگا؟

اس ملک کے بے شمار ہندو آج بھی نفرت سے نفرت کرتے ہیں۔ انہیں مودی جیسے لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتے، فرقہ وارانہ اور بم کی سیاست سے انہیں وحشت ہوتی ہے، ایسے ہندوؤں کو تلاش کیجئے، ان سے رابطہ پیدا کیجئے، ان کے ہاتھوں کو مضبوط کیجئے۔ اگر ایسے ہندوؤں نے یہ محسوس کر لیا کہ واقعتاً مسلمانوں پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے تو یقین کیجئے کہ وہ ہماری قوم کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور ان کا اٹھنا ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ اور اس وقت آپ جیسے لوگ یہ کہتے نظر آئیں گے۔

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانہ سے

(یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اُس عورت کے چلے جانے کے بعد کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ماں زبیر نے وہ لفافہ اٹھایا۔ جنات کی طرف سے یہ دوسرا خط تھا۔ جو ہمیں موصول ہوا تھا۔ اس خط میں لکھا تھا۔

"اب تک جو ہوا وہ ایک انتقامی کارروائی تھی۔ اگر یہ کارروائی نہ کی جاتی تو ہم اپنی قوم کے لوگوں کو مزید نقصان پہنچانے کے ذمہ دار بنتے۔ لیکن اگر ہنسی خوشی آپ لوگ رابعہ کو ہمیں بخش دو تو ہماری تمہاری خاندانی دشمنی دوستی میں بدل سکتی ہے اور ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ حویلی چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔"

(یکے از جنات)

اس خط کو پڑھنے کے بعد کسی قدر اطمینان بھی ہوا تھا اور کسی قدر تشویش بھی۔ اطمینان کی بات تو یہ تھی کہ چلو اب جنات کے دلوں میں نرم گوشے پیدا ہو چلے تھے اور انہیں بھی ہماری حالت غیر پر رحم آنے لگا تھا۔ شاید اب وہ بھی نہیں چاہ رہے تھے کہ ہم حویلی سے نکل کر در بدر بھٹکیں اور تشویش کی بات یہ تھی۔ انہوں نے مجھے مانگنے کا مطالبہ کیا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کا مطالبہ مانو تو جیتے جی میں ان کی بھینٹ چڑھ جاؤں اور اگر مطالبہ نہ مانا تو پھر ان ہی قیامتوں کا سلسلہ شروع ہو جن سے سبھی پریشان ہو چکے تھے۔

اس پرچے کو پڑھنے کے بعد مجموعی طور پر گھر کے افراد خوشی کے بجائے فکر اور مخمصے کا شکار ہو گئے اور حویلی چھوڑنے کے سلسلے میں بھی اب گھر میں دو طرح کی رائے ہو گئیں۔ کچھ افراد کی رائے یہی رہی کہ پہلی فرصت میں چھوڑ دینی چاہئے۔ جنات کی اس تحریر کا کوئی اعتبار نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ تحریر صرف اس لئے لکھی ہو تاکہ ہم لوگ حویلی سے نکلنے کا ارادہ بدل دیں۔

باقی دوسرے افراد کی رائے یہ تھی کہ حویلی چھوڑ کر اگر ہم چلے گئے اور ہم نے ان کے بڑھتے دوستی کے ہاتھ کو نظر انداز کر دیا تو جنات کی طاقت تو مسلم ہے۔ وہ ہمیں کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ آ کر دبوچ لیں گے۔ ہم ان سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ اب جب کہ ان کی طرف سے پہلی بار نرمی کا اظہار کیا گیا ہے تو کچھ دنوں ان کی آزمائش کریں۔ خدانخواستہ پھر کوئی حادثہ ہوا تو پھر کسی بھی صورت میں یہاں نہیں ٹکیں گے۔

نانی اماں کی رائے بھی یہی تھی کہ اس قوم کی ضد بازی اچھی نہیں۔ حالاں کہ حویلی کو خیرآباد کہنے پر سب سے زیادہ زور نانی ہی کا ہوا کرتا تھا لیکن اب جنات کی تحریر پڑھ کر ان کی رائے بدل گئی تھی اور وہ اس بات پر مصر تھیں کہ کچھ دنوں ان کی آزمائش کر لو۔ لیکن حویلی میں رہنے کی صورت میں پھر مسئلہ وہ پیدا ہوتا تھا میری سپردگی کا اور اس کے لئے گھر کا کوئی فرد بھی تیار نہیں تھا۔ میں جو مرنے کے لئے تیار رہتی تھی بلکہ ہر وقت یہ تمنا کرتی تھی کہ اب کے میری باری ہو۔ میں بھی اس بات کے لئے تیار نہیں تھی کہ جنات کی دنیا میں جا کر رہنے لگوں۔

اس بات کو لے کر یہ اندیشہ پیدا ہوتا تھا کہ دشمنی ختم نہیں ہو سکے گی جب ہم جنات کی بات ٹھکرا دیں گے تو وہ پھر شرارتوں پر اتر آئیں گے اور پھر گھر میں وہی قیامتوں اور وحشت ناک حادثوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔

عجیب مشکل تھی۔ نہ مانے بنتی تھی نہ، نہ ماننے بنتی تھی۔ پورا گھر عجیب و غریب قسم کی کش مکش اور تذبذب کا شکار ہو کر رہ گیا تھا۔ انسان

فطرتاً شاید بے حس واقع ہوا ہے۔ اس پر کچھ گذر جائے اگر چند دن بھی اسے سکون مل جاتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ تمام غموں اور حادثوں کو بھول جاتا ہے اور حال کی رنگ رلیوں میں مست ہو جاتا ہے۔

اس پرچے کو موصول ہوئے دس گیارہ دن گزر گئے تھے اور اسی عرصے میں کسی بھی طرح کوئی ناخوش گوار بات پیش نہیں آئی تھی۔ اس لئے دل پھر مطمئن سا ہو گیا تھا اور بہت کچھ گنوا کر بھی گھر میں پھر ہنسنے بولنے اور قہقہوں کی صدائیں بکھرنے لگی تھیں۔ ایک دن سب افراد خانہ کی مشترکہ رائے سے یہ طے پایا کہ کہیں تفریح کر کے آئیں۔ چنانچہ سبھی لوگ حویلی کو تالہ لگا کر دلی کے تمام تاریخی مقامات پر گھومتے پھرے، یہ سب تھک گئے تو سب کی رائے یہ ہی کہ پکچر دیکھیں۔ ایک سنیما ہال میں پھاگن نام کی ایک فلم چل رہی تھی۔ ہم سب اُسے دیکھنے کے لئے ٹکٹ ہال میں داخل ہو گئے۔ ہم نے تین والا شو دیکھا تھا چھ، ساڑھے چھ بجے کے قریب وہاں سے نکلے تو معمولی سی خریداری کر کے حویلی واپس آ گئے ـــــ حویلی کھولی تو محسوس ہوا کہ جیسے ہزاروں اگربتیاں جلائی گئی ہیں۔ خوشبو ہر طرف بکھری ہوئی تھی۔ لیکن اگربتی جلتی کہیں نظر نہیں آ رہی تھی اور نہ ہی اگربتی کا دھواں دکھائی دے رہا تھا۔ ہر طرف بس خوشبو ہی خوشبو تھی۔ بات تو کی فکر انگیز نہیں تھی لیکن پھر بھی سبھی کو کچھ ڈر سا محسوس ہوا کہ آج پھر کوئی نہ کوئی کارستانی ہوئی ہے یا ہو گی ڈرتے ڈرتے ہال کمرہ کھولا گیا تو دیکھا کھانے کی میز پر قسم قسم کی مٹھائیاں رکھی ہوئی تھیں اور میز کی ایک جانب ایک سرخ رنگ کا لفافہ رکھا ہوا تھا۔ جس میں لکھا تھا کالی روشنائی سے ـــــ ہماری طرف سے ہدیہ۔

اس مٹھائی کو دیکھ کر بچے بھی خوش نہیں ہوئے۔ کیوں کہ سبھی کو خبر تھی کہ یہ مٹھائی جنات کی طرف سے آئی ہے۔

سب لوگ تھکے ہوئے تو تھے ہی ایک جگہ بیٹھ گئے۔ نانی اماں لیٹ گئیں۔ وہ بہت تھک چکی تھیں اور سب مٹھائی کے بارے میں غور و فکر کرنے لگے۔ خالہ نجمہ نے کہا تھا۔ اگر ہم مٹھائی کھا کر ہم سب ایک ساتھ مر گئے تو کیا ہو گا۔ کون جان اس مٹھائی میں زہر ملا دیا گیا ہو ـــــ خالو یٰسین کی رائے یہ تھی کہ مٹھائی کا استعمال کرنا تو اچھا نہیں لیکن اس کو اٹھا کر ہم احتیاط سے رکھ دیں۔

پھر کیا کریں گے؟ ـــــ شاید میں نے ہی پوچھا تھا۔

ہاں یہ بھی تو ایک مسئلہ ہے۔ کوئی انسان ہمیں کوئی چیز بھیجے۔ ہم دکھانے کو اسے قبول کرلیں اور بعد میں اسے پھینک دیں تو اسے خبر تو نہیں ہوتی۔ یہاں تو مشکل یہ ہے کہ اگر ہم نے مٹھائی قبول کر لی اور میز سے اٹھا لی پھر اس کا مصرف کیا ہو گا۔ اگر کہیں دبا دیں گے یا پھینک دیں گے یا بٹوا دیں گے تو جنات کو تو ان باتوں کی خبر ہو ہی جائے گی۔

رات کے آخری حصے میں سب کی آنکھ لگ گئی اور صبح سات بجے تک کوئی بیدار نہ ہو سکا۔ صبح کو سب سے پہلے نانی اماں کی آنکھ کھلی۔ انہوں نے سب کو اٹھا کر بتایا کہ میز پر مٹھائی موجود نہیں ہے اور یہاں ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جس کے منہ میں ایک سرخ رنگ کا لفافہ تھا۔ وہ میز پر لفافہ چھوڑ کر چلی گئی۔ کھڑے ہو کر دیکھا تو لفافہ موجود تھا۔ ماماں زبیر نے ہی لفافہ اٹھایا۔ اس میں سے ایک پرچہ برآمد ہوا۔ جس میں لکھا تھا۔ ہماری طرف سے پہلا تحفہ۔ تمہاری طرف سے پہلی ناقدری۔

یہ جملہ پڑھ کر سبھی لوگ سٹپٹائے اور سبھی کو یہ اندازہ ہو گیا کہ جنات کو مٹھائی قبول نہ کرنے سے ناراضگی ہوئی ہے۔

اس کے بعد گھر کے تمام افراد کی متفقہ رائے سے یہ بات طے پائی کہ جب اردو زبان میں ادھر سے پرچے آ رہے ہیں تو ہم بھی اپنے دل کی بات ان تک پہنچا دیں تا کہ غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ اس رائے کے بعد تقریباً ان الفاظ میں ایک خط زبیر ماماں نے اپنے قلم سے لکھا۔

ہمارے محترم بھائیو!

"ہمارا جو بھی جانی نقصان ہوا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ ہم اسے عمر بھر نہیں بھلا سکتے۔ لیکن جب آپ نے ہی دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ دوستی پیدا ہو جائے لیکن ہم پچھلے حادثات سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ ہمیں کسی بھی بات پر بھروسہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے اور اسی لئے ہم نے مٹھائی کو ہاتھ نہیں لگایا۔

خدا حافظ

یہ خط لکھ کر اسی میز پر رات کو رکھ دیا گیا۔ اس رات بھی نیند بہت دیر میں آئی لیکن نیند تو نیند ہی ہے۔ بالآخر آ ہی جاتی ہے۔ دو بجے تک سبھی کی آنکھ لگ گئی، صبح کو اٹھے تو میز پر پرچہ موجود تھا۔ جب کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ پرچہ غائب ہو جائے گا۔

پرچہ غائب نہ ہونے سے بھی تشویش ہی رہی اور یہ محسوس ہوا کہ

[ف]راض ہو چکے ہیں اور اچانک کسی دن وہ پھر کوئی بھیانک حرکت [ک]ریں گے لیکن پورے ایک مہینے تک کسی بھی طرح کی کوئی درگھٹنا [ہ]میں پیش نہیں آئی۔ ہم نے بلا وجہ کے وہم اور ڈر کو آہستہ آہستہ اپنے [دل] سے نکال دیا۔ زندگی کے معمولات پھر اپنی جگہ پر آ گئے۔ پھر گھر میں [خ]وشی کا ماحول پیدا ہو گیا۔

ایک رات کی بات ہے۔ بارش بہت تیز تھی اور بارش کے ساتھ ہوا [ب]ہت تیز تھی۔ ہم سب ہال کمرے میں بڑے تخت پر بیٹھے ہوئے [تھے]۔ اماں زبیر اور خالو یٰسین صوفے پر تھے۔ باقی میں، خالہ نجمہ، یوسف، [یونس] اور نانی اماں تخت پر موجود تھے کہ اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ [عام ط]ور پر سوتے وقت کمرہ اندر سے بند کیا جاتا تھا لیکن بارش اور طوفان [کی و]جہ سے شروع ہی رات دروازے بند کر لئے گئے تھے اول اول تو ہم [سمج]ھے کہ شاید ہوا ہی کا کوئی جھونکا کواڑوں سے ٹکرایا ہے لیکن پھر جب بار [بار د]ستک ہوتی رہی تو پھر یہ یقین ہو گیا کہ باہر کوئی موجود ہے۔ دروازے [تک] جانے کی کسی کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی اور نانی اماں کا پرزور اصرار تھا [کہ کو]ئی دروازہ نہ کھولے۔

ایک طرف طوفان کی سائیں سائیں تھی جو ماحول میں وحشت [پیدا] کر رہی تھی اور دوسری طرف دروازے کی اس دستک نے دلوں میں [ایک] عجیب طرح کی ہوک پیدا کر دی تھی۔ آج بھی میں جب ان واقعات [کو خ]یالات میں لا کر سوچتی ہوں تو مدتیں گزرنے کے بعد بھی جسم کے [رو]نگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لوگ زندگی میں ایک بار ہی مرتے ہیں [لیکن] ہم حویلی کے رہنے والے لوگ تو ہر رات مرتے تھے اور ہر رات ایسا [لگ]تا تھا جیسے ہماری روح کی روح نکالی جا رہی ہے — کیا کیا گزری ہے [ہم پ]ر — کیسے بتاؤں — میں تو صرف واقعات بیان کر رہی ہوں [آ]پ ان واقعات کو پڑھ رہے ہیں لیکن شاید آپ ہمارے دلوں کی ان [کیف]یات کو محسوس نہیں کر سکیں گے — جس میں ہم مبتلا تھے۔ دل سینے [میں] اس طرح کودا کرتے تھے جیسے کوئی اسپرنگ کی گیند ہچکولے کھاتی ہے، [حلق] خشک ہو جاتا تھا۔ ایک دوسرے سے بولنے اور بات کرنے کی ہمت [نہیں] ہوتی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے زندگی ایک قرض واجبہ ہے جسے ہم [قسط]وں میں واپس کر رہے ہیں۔ کوئی حادثہ ہو جاتا یا کوئی اَن ہونی ہو جاتی [تو] کئی دن تک سب کے ہونٹ سل جاتے تھے اور آنکھوں میں وحشتیں [آنکھ] مچولی کھیلنے لگتیں تھیں۔

کچھ دنوں تک کوئی حادثہ پیش نہ آتا تو بہاریں لوٹ آتی تھیں اور پھر گھر میں ہنسی خوشی کا ماحول بن جاتا تھا۔ صورت حال ایسی تھی کہ نہ خوشی کو استحکام تھا اور نہ حادثے ہی پے درپے ہوتے تھے۔ موت کا یقین ہو جاتا تو زندگی سامنے آ کر کھڑی ہو جاتی تھی اور جب زندگی کا یقین کر بیٹھتے تو موت اپنا رقص شروع کر دیتی تھی۔

اف وہ لمحے — آج تک مجھے یاد ہیں۔ طوفان نہ تھمنے کا نام لے رہا تھا اور دروازے پر برابر دستک ہو رہی تھی اور رفتہ رفتہ دستک بڑھتی جا رہی تھی — ہم سب پریشان تھے کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔

ابھی ہم کسی فیصلے پر نہیں پہنچے تھے کہ اچانک اندر کی چٹخنی خود بخود کھلی یا پھر کھولنے والا ہاتھ ہمیں دکھائی نہیں دیا۔

چٹخنی کھلتے ہی دروازہ چوپٹ ہو گیا — کمرے کے باہر ایک سیاہ فام عورت کھڑی تھی اور اس کی آنکھیں گہری سرخ رنگ کی تھیں۔ اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جب دانت باہر نکالے تو اس کے دانت گہرے زرد رنگ کے تھے۔ اس نے کالے ہی کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ کمرے کی طرف بڑھی۔ کمرے کی دہلیز تک آ کر وہ رک گئی اور اس نے خالو یٰسین کو انگلی کے اشارے سے بلوایا۔

لیکن ہم میں سے کوئی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوا کہ خالو جان کو باہر بھیج دیں۔ تھوڑی سی غور و فکر اور بات چیت کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم سب ایک ساتھ باہر چلیں تاکہ جو کچھ بھی گزرے ایک ساتھ سب پر گزر جائے اور روز روز کی آفتوں اور قیامتوں سے نجات مل جائے، لیکن ہم جب سب مل کر دروازے کی طرف بڑھے۔ یوسف اور یونس کو بھی ہم نے گود میں اٹھا لیا۔ وہ عورت تھوڑا پیچھے ہٹ کر پورے غصے سے چیخی اور اس نے پھر ہاتھ کے اشارے سے خالو یٰسین کو طلب کیا۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۳۷

ہرکولیس کے واقعات عارب، ہیوسا اور عبیلہ کو سناتے سناتے آردیم نام کا وہ داستان گوتھوڑی دیر کے لئے سانس لینے کو رُکا۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔ ”اے عزیزو! فرض شناسی کا یہ راستہ اپنانے کے بعد وہ اپنے گھر جانے کی بجائے ایتھنز شہر کی طرف چلا گیا وہاں کے لوگوں نے ایک ہیرو کی حیثیت سے ہرکولیس کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ لوگ ہرکولیس کو ایتھنا دیوی کے مندر میں لے گئے وہاں اسے یونان کے دیوتا ہرمس کے نام سے تلوار دی گئی۔ دیوتا اپولو کی نسبت سے تیر اور کمان مہیا کی گئی اور دیوتا زیوس کے نام سے اسے ڈھال دی گئی۔ پس پوری طرح مسلح ہونے کے بعد ہرکولیس نے تھیبس شہر کا رخ کیا، کیوں کہ ایک بیرونی حملہ آور نے تھیبس کے لوگوں سے خراج طلب کیا تھا اور خراج کی عدم ادائیگی کی صورت میں اس نے تھیبس شہر کو دوبارہ ویران اور تباہ و برباد کرنے کی دھمکی دیدی تھی۔

اس دھمکی کے باعث تھیبس شہر کا بادشاہ جس کا نام کران تھا۔ اپنے آپ کو سخت عذاب اور دشواری میں محسوس کرتا تھا۔ لہٰذا تھیبس شہر پہنچ کر ہرکولیس وہاں کے بادشاہ کران کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے اور تھیبس شہر کی حفاظت کے لئے کران کو اپنی خدمات پیش کیں۔ کران یہ جان کر بے حد خوش ہوا کہ ہرکولیس جیسا جاں فروش اور طاقت ور نوجوان اس کی مدد کو پہنچ گیا ہے۔ لہٰذا اس نے ہرکولیس کے ساتھ وعدہ کیا کہ اگر وہ اس کے دشمنوں کو مار بھگائے تو وہ اپنی اکلوتی اور انتہائی خوبصورت بیٹی میگارا کو ہرکولیس کے ساتھ بیاہ دے گا۔ کران کی اس پیش کش پر ہرکولیس خوش ہوا۔ لہٰذا کران کے لشکروں کی کمانداری کرتے ہوئے ہرکولیس نے اس کے دشمنوں سے ہولناک جنگ کر کے انہیں بھاگنے اور راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔

ہرکولیس کی اس کامیابی اور فتح مندی پر تھیبس کا بادشاہ کران بیحد خوش ہوا اور حسب وعدہ اس نے اپنی حسین بیٹی میگارا کی شادی ہرکولیس کے ساتھ کر دی۔ لیکن ایسے موقع پر جب کہ ہرکولیس نے تھیبس شہر میں اپنی حسین بیوی میگارا کے ساتھ خوش گوار اور پرسکون زندگی گزارنا شروع کر دی تھی۔ ہرکولیس کے باپ کی بیویوں میں سے ایک جس کا نام ہیرا تھا اور جو ہرکولیس کی سوتیلی ماں تھی، حرکت میں آئی۔ دراصل ہیرا نام کی یہ سوتیلی ماں ہرکولیس کی کامیابیوں اور اس کی شہرت سے جلنے لگی تھی اور اسے خدشہ ہو گیا کہ ہرکولیس اگر ایسے ہی کام کرتا رہا تو یونان کے ہر ہیرو اور سورما کی شہرت اور ناموری و شجاعت کے داغ لگا کر رکھ دے گا۔ لہٰذا اس ہیرا نے ہرکولیس کے خلاف ایک سازش تیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اپنی اس سازش کو تکمیل کے لئے ہیرا نے ڈلفی مندر کے بڑے پجاری کے ساتھ ساز باز کرنی شروع کر دی۔ ڈلفی یونان کا ایک ایسا مندر ہے جس کے بڑے پجاری کا کہا کوئی بھی شخص خواہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو ٹالنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے یونانیوں کے ہاں ڈلفی مندر اور اس کے پجاریوں کی بے حد قدر و منزلت تھی سو اس ہیرا نے لالچ اور سازش و عیاری سے کام لے کر ڈلفی مندر کے پرانے پجاری کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ ہرکولیس کے ذمہ کچھ ایسی مہمیں لگائے کہ جنہیں سر کرنے میں ہرکولیس ایسا مصروف ہو کہ اہل یونان اس کے نام تک کو بھول کر رہ جائیں۔

تو اے میرے عزیزو! ہرکولیس کی اس سوتیلی ماں ہیرا کی ترغیب اور انگیخت پر ڈلفی مندر کے پجاریوں نے ہرکولیس کے ذمہ دس ایسی مہمیں لگائیں جن میں ہمہ وقت ہرکولیس کی جان کا خطرہ تھا، لیکن یونانی سماج کے اندر اس ڈلفی مندر کے پجاریوں کی اس قدر اہمیت تھی کہ ہرکولیس ان مہموں پر جانے سے انکار نہ کر سکا۔ انہی مہموں نے ہرکولیس کو ہرکولیس اور یونان کا سپوت اول بنا کر رکھ دیا۔ اب میں تم لوگوں سے ان دس مہموں کا احوال کہوں گا۔

داستان گو تھوڑی دیر خاموش رہا پھر اس نے عارب کو مخاطب

رتے ہوئے کہا۔" ہرکولیس کو ڈلفی کے مندر کی طرف سے جو پہلی مہم
نپی گئی تھی وہ یہ تھی کہ اسے نیمیا کی سرزمین میں آرگولیس کے جنگلات
اندر اس خونخوار شیر کا شکار کرنا تھا، جس نے ایک آدم خور کی حیثیت
اس جنگل کے گرد و نواح کے علاقے میں تباہی اور خونخواری پھیلا رکھی
۔ ڈلفی مندر کی ہدایت کے مطابق ہرکولیس اس مہم پر روانہ ہوا اور
ولیس کے جنگلات میں اس غار کا رخ کیا۔ جس کے اندر وہ درندہ رہتا
جونہی ہرکولیس اس غار کے قریب گیا۔ اس درندے نے ہرکولیس کو
لنے اور مستعد ہونے کا موقع نہ دیا۔ اس وقت وہ اپنے غار کے باہر ہی
یوں کے ایک جھنڈ کے پیچھے گھات میں بیٹھا ہوا تھا وہاں سے نکل کر
نے اچانک ہرکولیس پر حملہ کر دیا، لیکن دنیا کا وہ طاقت ور ترین انسان
لیس اس درندے کے اس ناگہانی حملے سے خوف زدہ نہ ہوا۔ بلکہ وہ
سے گتھم گتھا ہو گیا اور اس کی گردن کے گرد اپنے بازو ڈال کر اس
ے کا گلا گھونٹ کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ پھر ہرکولیس نے اس شیر کی
ل اتار کر اسے خشک کیا اور اس کی کھال سے اپنے لئے لباس بنانے
بعد وہ ڈلفی کے مندر کی طرف لوٹ گیا۔

دوسری مہم جو ہرکولیس کو سونپی گئی وہ ایک ہائیڈرا کے خلاف تھی جو
کے جنگلات میں سمندر کے کنارے رہتا تھا، اس مہم میں ہرکولیس
بھتیجے لولاؤس کے ساتھ اس ہائیڈرا کے خاتمہ کے لئے ساحل سمندر
جنگلات کی طرف روانہ ہوا۔ ہائیڈرا قدیم دور کا ایک انتہائی خونخوار اور
ت ور سانپ تھا جس کے نو منہ ہوتے تھے اور جب کوئی اس کا خاتمہ
نے کے لئے اس کا کوئی منہ کاٹتا تو اس ایک منہ کی جگہ مافوق الفطرت
میں دو منہ اور نمودار ہو جاتے تھے۔ ایک تیز رفتار جنگلی رتھ میں
اپنے بھتیجے لولاؤس کے ساتھ اس خطرناک مہم پر روانہ ہوا۔
اپنے بھتیجے کو ایک درخت کے پاس کھڑا کرنے کے بعد ہرکولیس
کے کنارے ہائیڈرا کی جگہ کی طرف بڑھا کہ ہائیڈرا نکلا اور
کی طرف بڑھا۔ اس لمحے وہ ہائیڈرا ہرکولیس کو یوں لگ رہا تھا
کئی بہت سی شاخوں والا پودا ہو اور طوفان کے اندر اس پودے کی
لہرا رہی ہوں، چونکہ اس ہائیڈرا کے پھن دار منہ ہوا کے اندر بلند
اس حالت میں وہ اپنے پھنوں کو لہراتا اور شور کرتا ہوا ہرکولیس کی
بڑھا۔ قبل اس کے ہرکولیس اپنے دفاع کے متعلق کچھ سوچتا اس
نے آنا فاناً آگے بڑھ کر ہرکولیس کو بری طرح جکڑ لیا اور پھر تھوڑی

دیر تک یونہی اسے اور جکڑے رکھا تو اس نے سوچا وہ دم گھٹ کر مر جائے گا
لہٰذا اس نے زور سے اپنے بھتیجے لولاؤس کو پکارنا شروع کیا۔ ہرکولیس کی
پکار سنتے ہی لولاؤس اپنے ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعل لئے ہرکولیس کی
طرف بھاگا اور جب وہ نزدیک گیا تو ہرکولیس نے اسے مخاطب کر کے کہا۔
"لولاؤس یہ ہائیڈرا ایک انتہائی خوفناک اور طاقت ور عفریت
ہے۔ دیکھو میں اپنی تلوار سے اس کے منہ کاٹتا ہوں اور جو بھی منہ کاٹوں
اس منہ کو تو اپنی مشعل سے جلاتے رہنا تاکہ اس کٹے ہوئے منہ کی جگہ اس
کے دو اور منہ نہ نکل آئیں۔ پس لولاؤس اپنے ہاتھ میں مشعل لئے
ہرکولیس کی ہدایت کے مطابق تیار ہو گیا۔ اس کے بعد ہرکولیس نے
ہائیڈرا کے منہ کاٹنے شروع کئے اور جو بھی منہ وہ کاٹتا اس کا بھتیجا لولاؤس
اس کے منہ کو مشعل کی آگ سے جلا دیتا اور یوں کٹے ہوئے منہ کی جگہ اس
ہائیڈرا کے دو منہ اور نمودار نہ ہوئے۔ اس طرح ہرکولیس نے اس ہائیڈرا کا
ایک ایک منہ کاٹ کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ پھر اپنے بھتیجے کے ساتھ اپنی
دوسری مہم کو بھی کامیابی کے ساتھ سر کرنے کے بعد ہرکولیس ڈلفی مندر کی
طرف لوٹا۔

ڈلفی مندر کی طرف سے ہرکولیس کو جو تیسری مہم سونپی گئی وہ ایک
بارہ سنگھے کو زندہ پکڑ کر لانا تھا۔ یہ بارہ سنگھا یونان میں آرکیڈیا کے کوہستان
میں پایا جاتا تھا اور اس بارہ سنگھے کے متعلق اہل یونان کا خیال تھا کہ اس
بارہ سنگھے کے سینگ سونے اور اس کے کھر پیتل کے ہیں، حقیقت میں
ایسا نہ تھا بلکہ اس بارہ سنگھے کے سینگ اور کھر ایسے سنہری رنگ کے چمکدار
تھے کہ لوگ یہ خیال کرنے لگے تھے کہ اس کے سینگ سونے کے اور اس
کے کھر پیتل کے ہیں۔ صرف ایک چمک اس کے سینگوں اور کھروں میں
تھی جس کی بنا پر لوگوں کو وہ سونے اور پیتل کے لگتے تھے، ورنہ وہ بارہ
سنگھا عام بارہ سنگھوں جیسا ہی تھا پر اس سنہری چمک نے جو اس کے سینگوں
اور کھروں میں تھی لوگوں میں اسے ہر دل عزیز بنا دیا تھا اور اسی بنا پر لوگ نہ
صرف یہ کہ بارہ سنگھے کو مقدس سمجھنے لگے تھے بلکہ بہت سے مقامات پر اس
بارہ سنگھے کی پرستش ہونے لگی تھی اور لوگ اس بارہ سنگھے کے مجسمے اور
تصویریں بنا کر اپنے گھروں اور عبادت گھروں کے اندر رکھنے لگے تھے۔
اس بارہ سنگھے کی تلاش میں ہرکولیس اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر
کوہستان آرکیڈیا کی جانب روانہ ہوا کچھ روز اس بارہ سنگھے کی تلاش میں
اس کوہستانی سلسلے میں سرگرداں رہا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے جھنڈ کے

پاس اس نے بارہ سنگھے کو دیکھ لیا اور اپنے گھوڑے کو اس کی طرف بھگایا۔ ہرکولیس کو گھوڑے پر سوار اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ بارہ سنگھا بھاگ کھڑا ہوا۔ ہرکولیس نے بھی اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر اس بارہ سنگھے کے پیچھے دوڑا دیا تھا، مگر تعاقب ایسا لمبا اور تیز رہا کہ وہ بارہ سنگھا ہرکولیس کو آرکیڈیا کے کوہستانی سلسلے سے نکال کر ایک اجنبی سرزمین میں لے گیا، اس قدر تعاقب کے بعد ہرکولیس نے اپنا ارادہ ترک نہ کیا اور لگاتار سرگرمی سے اس بارہ سنگھے کے پیچھے لگا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے اور بارہ سنگھے کے درمیان اس قدر کم فاصلہ کر لیا کہ وہ تیر مار کر اس بارہ سنگھے کو زخمی کر سکتا تھا، پس ہرکولیس نے ایسا ہی کیا اپنی کمان سنبھال کر تیر چلایا اور بارہ سنگھے کی پچھلی ٹانگ کو زخمی کر دیا۔ زخمی ہونے کے بعد بارہ سنگھا اس قابل نہ رہا کہ پہلے کی طرح تیز رفتاری کے ساتھ بھاگ سکے۔ لہٰذا ہرکولیس نے اسے جالیا۔ اسی کے ساتھ اس نے اس بارہ سنگھے کو باندھ کر اپنے گھوڑے پر اپنے سامنے رکھ لیا اور یوں تیسری مہم مکمل کرنے کے بعد وہ لوٹ گیا۔

ہرکولیس کو چوتھی مہم ایک خونخوار سور کے خلاف تھی، یہ سور یونان کی سرزمین میں اتیسکا اور الیسیا کے درمیان کھلی وادیوں کے اندر پایا جاتا تھا اور یہ انسان کے لئے انتہائی خطرناک ہو گیا تھا۔ لہٰذا ڈلفی مندر کے پجاری نے چوتھی مہم میں ہرکولیس کو اسی خونخوار سور کے زندہ پکڑ کر لانے کا حکم دیا۔ اسی طرح ڈلفی مندر کے حکم کا اتباع کرتے ہوئے ہرکولیس اپنی چوتھی مہم پر روانہ ہوا اس نے اتیسکا اور الیسیا کی درمیانی وادیوں کے اندر اس سور کو تلاش کیا اور اس کے پیچھے اپنے گھوڑے کو اسی طرح لگا دیا جس طرح اس نے اس سے پہلی مہم میں بارہ سنگھے کا شکار کیا تھا۔ اپنے آگے آگے ہرکولیس اس سور کو بھگاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ تھک کر چور ہو گیا، پھر بارہ سنگھے کی طرح اس سور کو باندھ کر ہرکولیس نے ڈلفی مندر والوں کو پیش کیا اس طرح اس کی چوتھی مہم بھی پوری ہوئی۔

پانچویں مہم جو ہرکولیس کے سپرد کی گئی وہ یہ تھی کہ ہرکولیس صرف ایک دن میں یونان اور رالیسیا کے بادشاہ اوگیاس کے اصطبل کو صاف کردے اور یہ اوگیاس بادشاہ کا اصطبل میں اتنا بڑا تھا کہ اس کے اندر اوگیاس کے تین ہزار مویشی رکھے جاتے تھے اور گزشتہ تیس سال سے ان مویشیوں کا گوبر اٹھا اٹھا کر اس اصطبل کے احاطے میں جمع کر دیا گیا تھا۔ پس ہرکولیس کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ وہ اصطبل کے احاطے میں تیس سال میں جمع ہونے والا سارا گوبر صرف ایک دن میں صاف کر کے رکھ دے اور بادشاہ اوگیاس نے ہرکولیس نے ساتھ یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ ہرکولیس اگر صرف ایک دن میں تیس سال سے جمع کئے جانے والے اس گوبر کو صاف کردے تو صلے کے طور پر اوگیاس اپنے ریوڑ کا دسواں حصہ ہرکولیس کے حوالے کر دے گا اور یہ وعدہ اوگیاس نے اپنے بیٹے فائیلس کی موجودگی میں کیا۔ سو ہرکولیس اس کام کو کرنے پر آمادہ ہو گیا۔

ہرکولیس نے پہلے اصطبل میں گوبر کے بڑے بڑے ٹیلوں کا جائزہ لیا جو گزشتہ تیس سال سے جمع کیا جاتا رہا تھا، پھر وہ اس احاطے کے قریب ہی دائیں طرف دریائے ایلفیوس کے قریب آیا اس نے دیکھا دریا بلندی پر تھا جب کہ اوگیاس بادشاہ کا اصطبل پانی کی سطح سے بہت نیچا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر ہرکولیس خوش ہو گیا اس نے کدال کے ذریعے دریا کے کنارے سے لے کر بادشاہ کے احاطے تک ایک نالہ کھود لیا اور پھر دریا کا کنارہ کاٹ کر اس نے پانی کو جب اس کھالے میں ڈالا احاطے کے اندر دریا کا تیز پانی برسوں سے جمع ہونے والے اس گوبر کو اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ اس طرح ہرکولیس صرف ایک ہی دن میں اصطبل کے اس احاطے کو صاف کرنے میں کامیاب ہو گیا اور جب ایسا کرنے کے بعد ہرکولیس نے اوگیاس سے اس کے مویشیوں کا دسواں حصہ مانگا تو اوگیاس اپنے وعدے سے پھر گیا اور اپنے مویشیوں کا دسواں حصہ دینے سے انکار کر دیا۔

ہرکولیس یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اوگیاس کے بیٹے فائیلس کو پکڑ کر اس کے پاس لایا اور انتہائی غصے میں اگر اوگیاس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے اوگیاس دیکھ یہ تیرا بیٹا فائیلوس ہے اور تو نے اس کی موجودگی میں مجھے اپنے ریوڑ کا دسواں حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا اور جب کہ وہ کام انجام دے چکا ہوں جو میرے ذمہ لگایا گیا تھا اور اب میں تمہارے ریوڑ کے دسویں حصے کا حق دار ہوں۔"

اس پر اوگیاس نے بے رخی سے کہا کہ میں نے تمہارے ساتھ ریوڑ کا دسواں حصہ دینے کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ یہ الفاظ سننے کے بعد اوگیاس کے بیٹے فائیلوس نے اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "آپ نے میری موجودگی میں ہرکولیس کو ریوڑ کا دسواں حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا، سو اب جب کہ ہرکولیس اس کام کو مکمل کر چکا ہے تو یہ ہمارے ریوڑ کے دسویں حصے کا حق دار ہے۔"

لیکن اوگیاس اپنے وعدے کو قطعی فراموش کر گیا صرف یہی نہیں کہ

اس نے ریوڑ کا دسواں حصہ نہیں دیا بلکہ اپنے بیٹے فائیلوس کو گھر سے نکال دیا۔ ہرکولیس وقتی طور پر تو اپنی مہم کو مکمل کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا لیکن چند ہی دن کے بعد وہ واپس آیا اور اوگیاس کو اپنے وعدے سے پھرنے کی بنا پر اس نے اسے قتل کر کے اس کے بیٹے فائیلوس کو الیسیا کا بادشاہ بنادیا۔ سو اس طرح ہرکولیس کی پانچویں مہم بھی مکمل ہوگئی۔‘‘

یہاں تک کہ کہنے کے بعد داستان گو آردیم رُک گیا، چند ثانیوں تک اس نے اطراف کا جائزہ لیا اس نے دیکھا کہ سورج اب غروب ہو چکا تھا۔ فضاؤں کے اندر تاریکیاں بکھر گئی تھیں اور سمندر سے آسمان تک تاریکی ہی تاریکی پھیل گئی تھی۔ جہاز کے اندر جگہ جگہ مشعلیں روشن کردی گئی تھیں۔ اس سہمے سمندر کے اندر سفر کرتا ہوا پارس کا بحری بیڑا یوں لگ رہا تھا جیسے گہری تاریکیوں کے اندر آسمان پر ان گنت تارے جھلملانے لگے ہوں۔ پھر آردیم نے عارب، بیوسا اور نبیطہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ’’اے میرے رفیقو! دیکھو رات ہو چکی ہے، فضاؤں کے اندر تاریکیاں چھا گئی ہیں۔ میں تمہیں ہرکولیس کی پانچ مہمات کی داستان سنا چکا ہوں۔ اب میں ہرکولیس کی باقی پانچ مہمات اور موت تک کی تفصیلی حالات کسی اور موقع پر سناؤں گا۔ اب آؤ سب مل کر کھانا کھائیں اور آرام کریں۔‘‘

عارب، بیوسا اور نبیطہ نے آردیم کے اس مشورے سے اتفاق کیا، پھر وہ اس داستان گو کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور سب اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔

☆☆☆☆☆☆

یوناف، ایلسا، عبیل اور سولان کو لے کر ان مسلح جوانوں نے کوہستان ایٹنا کی چوٹی کو عبور کیا اور دوسری طرف وسیع وعریض وادی کے اندر اترتے یوناف نے دیکھا اس وادی کے اندر لکڑی اور پتھر کے بنے ہوئے بے شمار مکان دور دور تک پھیلے ہوئے تھے، جب وہ اس بستی میں داخل ہوئے تو یوناف نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ اس بستی کے رہنے والے لوگ ایک طرح سے وحشی اور نیم تہذیب یافتہ تھے۔ بستی کے وسط میں وہ مسلح جوان ان چاروں کو ایک ایسی جگہ لائے جہاں تین چار کمروں کی ایک عمارت پتھروں سے بنے ہوئے ستونوں پر کھڑی تھی اور اس عمارت کی چھت بھی لکڑی اور تراشے ہوئے پتھروں پر مشتمل تھی۔ یہ ساری عمارت ایک ہی بڑے کمرے پر منحصر تھی شاید بستی کے لوگ اس عمارت کو ایک مشترکہ اور بڑے ہال کے طور پر استعمال کرتے ہوں گے۔ اس عمارت میں آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن تھا اور اس الاؤ کے گرد کچھ لوگ فرش پر بچھی ہوئی چٹائیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

یوناف، ایلسا، عبیل اور سولان کو اس عمارت کے اندر لایا گیا تو بستی کے بہت سے مرد اور عورتیں انہیں دیکھنے کے لئے ان کے ارد گرد عمارت کے اندر اور باہر جمع ہوگئے، یہ چاروں ان کے لئے اجنبی تھے۔ اس لئے وہ برف باری کی پرواہ کئے بغیر ایک جسم وجاں کی طرح وہاں جمع ہونے شروع ہوگئے جو مسلح جوان ان چاروں کو وہاں لائے تھے ان کا سرخیل آگے بڑھ کے الاؤ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے کے ساتھ جا بیٹھا اور بڑی رازداری کے ساتھ اس کے ساتھ گفتگو کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بوڑھا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ یوناف اور اس کے ساتھیوں کی جانب بڑھا۔ اس کے ساتھ ایک خوب قدآور قوی ہیکل جوان بھی تھا جو بوڑھے کے پہلو بہ پہلو چل رہا تھا جب وہ دونوں یوناف اور اس کے ساتھیوں کے قریب آئے تو مسلح جوانوں میں سے ایک نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ’’یہ دونوں جو تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں، ان میں سے جو بوڑھا ہے اس کا نام ارلیش ہے اور یہ ہماری اس بستی کا سردار ہے۔ اس کے ساتھ جو ایک مضبوط اور چٹانوں جیسا جوان ہے اس کا نام فاروس ہے اور یہ ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔‘‘

وہ مسلح جوان کہتے کہتے خاموش ہوگیا، چونکہ بستی کا سردار اور اس کا بیٹا دونوں ان کے قریب آگئے تھے۔ کچھ دیر تک وہ دونوں غور سے اسے دیکھتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ آپس میں کوئی صلاح مشورہ بھی کرتے رہے، پھر دونوں یوناف کے سامنے آئے اور بستی کے سردار ارلیش نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ’’اے اجنبی! میرے آدمی مجھے تمہارے نام اور تمہارے حالات کی تفصیل مکمل طور پر کہہ چکے ہیں اور دیکھو، یہ جو تمہارے ساتھ لڑکی ہے جس کا نام ایلسا ہے اور جو ٹائر کی سلطنت کی شہزادی ہے اسے میرا بیٹا فاروس پسند کر چکا ہے اور میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ تمہاری ساتھی لڑکی کی شادی میں اپنے بیٹے کے ساتھ کردوں گا اور میرا بیٹا جس کا نام فاروس ہے، یہ اس وقت میرے ساتھ تمہارے سامنے کھڑا ہے۔‘‘

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

بے قابو ہوتی سیاست دانوں کی زبان

پارلیمانی انتخابات کی مہم اب شدت اختیار کرتی جارہی ہے اور اس میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ سیاست دانوں کی زبان بھی قابو سے باہر ہوتی جارہی ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں سیاسی رہنماؤں نے ایک دوسرے کے خلاف جس طرح کی زبان استعمال کی ہے اس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ کل کانگریس کی صدر سونیا گاندھی نے ایک تقریر میں مودی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ زہر کی کھیتی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ انہیں ایک بار موت کا سوداگر کہہ چکی ہیں۔ بی جے پی کے وزارت عظمیٰ کے امیدوار نریندر مودی سونیا گاندھی کے غیر ملکی ہونے پر اکثر طنز کرتے رہے ہیں۔ وہ کانگریس کے نائب صدر راہل گاندھی کو ہمیشہ شہزادے کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر سونیا گجرات کی ترقی کے بارے میں سوال کر سکتی ہیں تو پھر شہزادے کی ماں کے بارے میں بھی سوال اٹھ سکتے ہیں۔ لیکن سونیا گاندھی کے بارے میں سب سے زیادہ غیر پارلیمانی بیان ایک آر ایس ایس نواز سادھو بابا رام دیو کی طرف سے آیا۔ انھوں نے سونیا گاندھی کو غیر ملکی لٹیری بہو کہا اور ان کا موازنہ ایک تمثیلی ڈائن سے کیا جو سب کو نگل جاتی ہے۔

سونیا گاندھی کے پاس کتنی جائداد ہے

بھارت کی برسر اقتدار سیاسی جماعت کانگریس کی صدر سونیا گاندھی کے پاس ۹ رکروڑ ۲۸ رلاکھ روپے سے زیادہ جائیداد ہے لیکن ان کے نام ایک بھی کار نہیں ہے۔ اتر پردیش کے رائے بریلی انتخابی حلقے میں بدھ کو کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے دوران سونیا گاندھی نے جو حلف نامہ پیش کیا ہے اس میں یہ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

کاغذات نامزدگی داخل کرتے وقت جو حلف نامہ داخل کیا گیا اس کے مطابق سونیا گاندھی کے پاس ۲ رکروڑ ۸۱ رلاکھ روپے کی منقولہ اور ۶ رکروڑ ۴۷ رلاکھ روپے کی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ گذشتہ انتخابات کے وقت انھوں نے اپنی جائداد کے بارے میں جو حلف نامہ دائر کیا تھا اگر اس سے حالیہ حلف نامے کا تقابل کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی جائیداد میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس ذرائع کے مطابق سونیا گاندھی کی جائیداد میں چھ گنا اضافے کی وجہ یہ ہے کہ پچھلی بار جائیداد کا اندازہ اسیٹ ویلیو کی بنیاد پر کیا گیا تھا جبکہ اس بار یہ اندازہ مارکیٹ ویلیو کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ جائیداد کی تفصیلات میں یہ بتایا گیا ہے کہ سونیا گاندھی نے اپنے بیٹے راہل گاندھی کو ۹ رلاکھ روپے قرض کے طور پر دیا ہے۔ ۲۰۱۲ء کی حلف نامہ میں کہا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے راہل گاندھی کو قرض بھی دیا ہے۔ منقولہ جائیداد میں سونیا گاندھی کے پاس ۸۵ رہزار روپے نقد، بینک میں ۶۶ رلاکھ روپے، ایک لاکھ ۹۰ رہزار کے حصص اور ۱۰ رلاکھ کے بانڈز شامل ہیں۔ ان کے پاس ۸۲ رلاکھ ۲۰ رہزار کی نیشنل بچت اسکیم اور ۶۲ رلاکھ روپے کے زیورات موجود ہیں۔ حلف نامہ کے مطابق اٹلی میں ڈیراماڈی گاؤں میں چار کروڑ ۸۶ رلاکھ کی قیمت کی زمین، اور سلطان پوری گاؤں میں ایک کروڑ ۴۰ رلاکھ کی زمین کے علاوہ ان کے پاس ۱۹ رلاکھ ۹۰ رہزار کی آبائی جائیداد بھی ہے۔ ۲۰۰۹ء میں سونیا گاندھی نے اپنی جائیداد کی تفصیل میں ایک کروڑ ۳۷ رلاکھ سے زیادہ قیمت کی جائیداد کا اعلان کیا تھا۔

آئین شکنی گھناؤنا جرم ہے پرویز مشرف کو اس کی سزا ملے گی

(اسلام آباد) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ آئین اور قانون کو توڑنا گھناؤنا جرم ہے اور پرویز مشرف کو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ قومی اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا کہ پرویز مشرف کے معاملے میں حکومت پر کوئی دباؤ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دباؤ قبول کریں گے۔ فوج اور حکومت ایک پیج پر ہیں وزیر دفاع نے کہا کہ پرویز مشرف غدار ہیں انہیں آئین توڑنے کی سزا ضرور ملے گی، آج عدالت میں اس شخص پر فرد جرم عائد کی گئی ہے جس نے ۴ رمرتبہ شب خون مارا، عدلیہ نے پرویز مشرف پر فرد جرم عائد کر کے ایک نئی تاریخ رقم کردی، فرد جرم جمہوریت کی مضبوطی کے لئے اہم سنگ میل ہے۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر

(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر

(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دنیا
جون ۲۰۱۴ء
RS.25\=
عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۶
جون ۲۰۱۴

سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر، نصر الٰہی)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بےزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز
دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے
پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے،
رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنا
طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پ
ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورز
کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
OHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

... آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

اداریہ

ایک سوچ، ایک سوال

بقلم خاص

۲۰۱۴ء کے الیکشن میں یہ بات دواور دو چار کی طرح واضح ہوگئی کہ ہمارے ملک میں جسے ہم سارے جہاں سے اچھا سمجھتے ہیں، فرقہ پرستی آندھی اور طوفان کی طرح پھیل رہی ہے۔ فرقہ پرستی کا زہر جو پہلے صرف سیاست کی اندھی گلیوں میں پھیلا ہوا تھا وہی زہر اب ہمارے ملک کے دفتروں میں بھی بکھر چکا ہے اور اس زہر سے نہ عدالتیں محفوظ رہ سکیں ہیں نہ اور سرکار کے دوسرے محکمے۔ الیکشن کمیشن نے اعظم خاں کی زبان پر پابندی لگادی اور توگڑیا جیسی گندی زبان رکھنے والے نیتا سیاست کی مارکیٹ میں پوری طرح دندناتے رہے۔ امت شاہ جنہوں نے اپنی سرپرستی میں گجرات کو نذرِ آتش کیا تھا اور جنہوں نے مظفرنگر کے مسلمانوں کا بھی بے دریغ خون بہایا تھا اور جنہوں نے اس الیکشن کے دوران زہریلے بیان دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ انہیں بھی کھلی چھوٹ ملی رہی اور ان پر کسی طرح کی کوئی پابندی عائد نہ ہوسکی۔ اس طرح کی سیکڑوں باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارا ملک جو سیکولرازم کی بہت بڑی علامت مانا جاتا تھا اور جس کو دنیا بھر کے مسلمان بھی دارالامن کہا کرتے تھے وہ اب فرقہ پرستی کا گہوارہ بنتا جارہا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ فرقہ وارانہ ذہنیت رکھنے والے ہندو متحد ہوتے جارہے ہیں اور وہ مسلمان جو سیکولرازم کا نعرہ الاپتے رہتے ہیں ان میں دن بہ دن انتشار بڑھتا جارہا ہے۔ مسلمانوں کے قائدین کا حال یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے ۳۶ کا آنکڑا بنے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کی حالت پر افسوس بھی کرتے ہیں، یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ فرقہ واریت کی جڑیں اس ملک میں مضبوط اور گہری ہوتی جارہی ہیں، مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، گجرات کی آگ اور مظفرنگر کی بربریت نہیں تڑپاتی بھی ہے، لیکن اس کے باوجود جب الیکشن آتا ہے تو یہ حضرات بھی اپنی اپنی اغراض کی بھول بھلیوں میں گم ہوجاتے ہیں، اس وقت نہ مسلمانوں کے زخم یاد رہتے ہیں، نہ ان کی چیخ وپکار نہ ان کی محرومیاں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس طرح کے ماحول میں عوام کو نصیحت کرنی چاہئے یا ان قائدین کو کہ جو سرکاری مراعات کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے غموں سے بے نیاز ہوکر پورے مگن نظر آتے ہیں اور پھر اپنی قوم کی آنکھوں میں دھول جھونک یہ ثابت کرنے میں بھی کامیاب ہوجاتے ہیں کہ وہی قوم کے خیرخواہ ہیں اور وہی قوم کے ہمدرد۔

جو لوگ مسلمانوں کو نیست ونابود کرکے ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں ان کی بات چھوڑیئے، انہیں اس نازیبا سوچ سے اور اس گندی ذہنیت سے کوئی باز نہیں رکھ سکتا، لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو سیکولرازم کے دعویدار ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ ملک کو انگریزوں کے چنگل سے چھڑانے میں بے شمار مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کی تھیں جو یہ بھی سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے بغیر پارٹیاں تو بنائی جاسکتی ہیں لیکن سرکار نہیں بنائی جاسکتی وہ بھی مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ بات لطیفے سے کم نہیں ہے کہ وہ نریندر مودی جو مسلمانوں کا قتل عام کرکے ایک بار بھی شرمندہ نہیں ہوئے، انہیں بھی مسلمانوں کو رجھانے کی جدوجہد کرنی پڑی۔

افسوس کی بات ہے کہ مرکز میں کانگریس کی حکومت تھی اور یوپی میں ملائم سنگھ کی۔ اس کے باوجود ہزاروں بے قصور مسلمان جیلوں میں بند ہیں اور سیکولرازم کا دعویٰ کرنے والی سرکاریں مسلمانوں پر ہونے والے کسی بھی استبداد کی تلافی نہیں کر پائیں۔ کیا ایسی سرکاروں کا ساتھ دینا، کیا ایسی پارٹیوں کی ہمنوائی کرنا، کیا ایسے لوگوں کی کمر تھپتھپانا درست ہے؟ اگر درست نہیں ہے تو پھر ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ داورِ محشر کے سامنے کیا ہم صرف یہ کہہ کر بچ جائیں گے کہ جب الیکشن ہوتا تھا تو ہم مودی جیسے شریر لوگوں کو ہرانے کی کوشش کیا کرتے تھے اور اس کو خونخوار قرار دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا کرتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہماری صفوں کے انتشار نے مودی جیسے لوگوں کے سینے کو ۵۶ انچ کا بنادیا ہے، اگر ہم اب بھی نہ جاگے تو پھر ہمارے لئے جاگنا شاید ممکن نہ ہو۔ کاش ہم غفلت کی نیندوں سے بیدار ہوں اور کاش ہم دکھی ملت کے لئے اپنے اپنے مفادات کو نظرانداز کرسکیں!

جنت الفردوس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنی ہے؟ اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی ہے اس کا مسالا (جس سے اینٹیں جوڑی گئی ہیں) تیز خوشبودار مشک ہے، اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمت میں رہے گا اور کبھی کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا، ہمیشہ زندہ رہے گا اور اسے موت نہ آئے گی، نہ جنتیوں کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔

بڑوں کی باتیں

☆ اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا ہو تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ سیکھو۔

☆ نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک اٹھائی نہ جائے۔

☆ زندگی کے ہر لمحے میں خوشیاں بکھیرتے جاؤ تاکہ کسی دن ایک باغ اگا پاؤ دوسروں کو معاف کرو، مگر اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرو۔

☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے اس کے دن ہمیشہ برے رہتے ہیں۔

☆ دوست کو اتنا مت آزمائش میں ڈالو کہ وہ تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔

☆ کتابوں کو زمین پر مت گرنے دو یہی کتابیں آسمان پر لے جاتی ہیں۔

☆ کسی کا دل مت توڑو یہ نہ ہو یہ تیرے لئے ایک سزا بن جائے۔

مہکتی کلیاں

☆ بلندیوں کو دیکھ کر مت گھبراؤ کیوں کہ یہی ایک دن تمہارے کارناموں کی وجہ سے تمہارے سامنے بہت حقیر نظر آئیں گی۔

☆ ہمیں غموں کو اپنا ساتھی بنانا چاہئے کیوں کہ کسی بھی سچی خوشی کے حصول کے لئے غم بہت بڑا سہارا ہوتے ہیں۔

☆ زندگی میں اکثر مقامات پر ہمیں کانٹے ملتے ہیں، مگر ان کی چبھن کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے، صرف یہ سوچ کر کانٹوں سے نباہ کرو کہ کانٹوں کے ساتھ ساتھ پھول بھی جنم لیتے ہیں۔

عظیم لوگوں نے کہا

☆ خوش گفتاری زبان کا صدقہ ہے۔
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ کسی آدمی کے برا ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ گمان کرنے لگے کہ میں اچھا ہوں۔ (حضرت عائشہؓ)

☆ اس دن پہ افسوس کرو جو تیری عمر کا گزر گیا اور اس میں کوئی نیکی نہیں کی۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ جس پر نصیحت اثر نہ کرے، اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔
(حضرت علیؓ)

☆ جب عقل کامل ہوتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ جو آدمی جتنا بولتا ہے اتنا ہی کم عقل ہوتا ہے۔
(حضرت لقمان)

سنہری باتیں

☆کسی سے ایسی بات نہ کرو جس سے دوسرے کی حق تلفی ہو۔

☆ہرکام کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لو۔

☆ان باتوں کو یاد مت کرو جو گزر چکی ہیں بلکہ آنے والے کل کی فکر کرو۔

☆محبت میں محبت جائز ہے، دھوکہ جائز نہیں۔

☆زبان کو ہمیشہ صاف الفاظ کے لئے استعمال کرو۔

☆برائی کا خاتمہ برائی سے کرنے کی کوشش نہ کرو بلکہ اچھائی کو اپناؤ، کیوں کہ برائی سے برائی ختم نہیں ہوتی۔

بکھرے ذرّے

☆دعا اگر مستجاب ہو جائے تو سفارش بھی ناکام ہو جاتی ہے۔

☆دعا پائیدار اور مستقل ذریعہ کامیابی ہے اور سفارش کمزور اور وقتی۔

☆دلی دعا ہر دکھی شخص کی مستجاب ہوتی ہے جب کہ سفارش برسر اقتدار کی۔

☆ہر انسان کا وقار اس کا ظرف ہے۔

☆پریشانی کے وقت میں عبادت سکون اور عوام الناس کی گفتگو تکلیف دیتی ہے۔

☆رب کے پاس ہی پریشانی، دکھ و مسائل کا حل ہے، عزیز و اقربا تو صرف کمزور لمحات کی تلاش میں رہتے ہیں۔

ہفت روزہ ورد

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا ہے۔

☆جمعہ کے دن: اللہ سو بار پڑھنے سے تنگی دور ہو جاتی ہے۔

☆ہفتہ کے دن: لاالٰہ الا اللہ پڑھنے سے ہر طرح کا غم دور ہو جاتا ہے۔

☆اتوار کے: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم ہزار بار پڑھنے سے روزی غیب سے پہنچے۔

☆پیر کے دن: بھی یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم پڑھنے سے روزی غیب سے پہنچے۔

☆منگل کے دن: صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِی وَالِہٖ وَسلَّم ہزار بار پڑھنے سے ہر بلا ٹل جاتی ہے۔

☆بدھ کے دن: استغفار ہزار بار پڑھنے سے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

☆جمعرات کے دن: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْن ہزار بار پڑھنے سے دل ایمان سے مالا مال ہو جائے گا۔

اقوال زرّیں

☆ماں کے بغیر گھر قبرستان ہے۔

☆علم کے بغیر انسان اللہ کو نہیں پہچان سکتا۔

☆زندگی اس طرح بسر کرو کہ دیکھنے والے تمہارے درد پر افسوس کرنے کے بجائے تمہارے صبر پر رشک کریں۔

☆موت کو ہمیشہ یاد رکھو مگر موت کی آرزو نہ کرو۔

☆ہمیشہ سچ بولو تاکہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

☆بھوکے شریف سے اور پیٹ بھرے کمینوں سے بچو۔

☆انسان زبان کے پردے میں چھپا ہے۔

☆سب سے بہترین لقمہ وہ ہوتا ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔
☆غلطی فانی ہے، سچائی لافانی ہے۔
☆قلم تلوار سے زیادہ طاقت ور ہے۔
☆جہاں ناانصافی ہو وہاں آزادی بے معنی ہوتی ہے۔
☆زندگی ایک تجربہ ہے۔
☆غربت جرائم کی ماں ہے۔
☆ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی۔
☆چالاکی عقل مندی نہیں ہے۔
☆کھلی عداوت بہتر ہے منافقانہ موافقت سے۔
☆انسان کے پاس عقل اور علم بھی کسی چیز کو جاننے اور اس کی معرفت حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔
☆کوئی آئینہ انسان کی اتنی سچی تصویر پیش نہیں کرسکتا، جتنی کہ اس کی گفتگو۔
☆لاکھوں کو دوست بنانا کوئی بڑی بات نہیں، بڑی بات یہ ہے کہ ایک ایسا دوست بناؤ جو تمہارا اس وقت ساتھ دے جب لاکھوں تمہارے مخالف ہوں۔
☆لوگوں کو دعا کے لئے کہنے سے زیادہ بہتر ہے، ایسے اعمال کرو کہ لوگوں کے دل سے آپ کے لئے دعا نکلے۔

محبت

☆خدا سے ہو تو بندگی بن جاتی ہے۔
☆استاد سے ہو تو معرفت بن جاتی ہے۔
☆دولت سے ہو تو مرض بن جاتی ہے۔
☆والدین سے ہو تو عبادت بن جاتی ہے۔
☆بیوی سے ہو تو سنت رسولؐ بن جاتی ہے۔

زاویہ نگاہ

☆تکلیفوں سے مت گھبراؤ کیوں کہ تکلیفیں انسان کو سوچنے پر مجبور کردیتی ہیں۔ سوچنے سے آدمی دانا بنتا ہے اور دانائی جینے کے قابل بنادیتی ہے۔
☆محبت میں مصائب اس لئے آتے ہیں تاکہ ہر شخص محبت کا دعویٰ نہ کرسکے۔
☆محبت میں یہ قباحت ہے کہ جس سے محبت ہوجائے اسے آسانی سے آزاد نہیں کیا جاسکتا، اسے آزاد کرنے سے دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔
☆دوست وہ ہے جو آپ کو اس وقت بھی نہ چھوڑے جب سب آپ کو چھوڑ چکے ہوں۔
☆آنکھیں دنیا کے عجائبات کا نظارہ کرتی ہیں، لیکن اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتیں۔
☆تنہائی کا احساس تب نہیں ہوتا جب ہمارے چاہنے والے ہمیں چھوڑ جاتے ہیں، بلکہ اصل تنہائی تب ہوتی ہے جب ہمارا دل تنہا ہوتا ہے اور دل کی تنہائی کا سبب اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔

انداز فکر

☆اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لیکن لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔
☆اللہ نے مومنین سے ان کے نفس اور مال جنت کے بدلے میں خریدے ہیں۔
☆اللہ جب آدمی پر اپنا فضل وکرم کرتا ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور اس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے، پھر جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو اسے گڑگڑا کر پکارنے لگتا ہے۔
☆نہیں طاقت بدی کو چھوڑنے کی اور نہ قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ بلندہ و بزرگ کی مدد سے۔
☆اللہ کے سوا بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے بھی کون؟
☆ہدایت اور نصیحت انہی لوگوں کے لئے ہے جن کے دل میں اللہ کا خوف ہے۔
☆ہمیشہ کا اچھا ٹھکانہ تو اللہ کے ہاں ہے۔
☆اللہ کا انصاف کرنے والوں کو ہی اپنا دوست رکھتا ہے۔
☆اللہ بے نیاز اور بردبار ہے۔
☆اللہ کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو وہ تمہاری مصیبت کو مٹانے یا بدلنے کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔

☆ اگر اللہ بندوں کو ان کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی آدمی کو بھی باقی نہ چھوڑتا، مگر وہ وقت مقررہ یعنی موت تک ان کو مہلت دیئے ہوئے ہے، پھر جب ان کا وقت آ پہنچتا ہے تو اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔

انمول موتی

☆ رشوت ...... انصاف کو کھا جاتی ہے۔
☆ توبہ ...... گناہ کو کھا جاتی ہے۔
☆ غیبت ...... عمل کو کھا جاتی ہے۔
☆ نیکی ...... بدی کو کھا جاتی ہے۔
☆ غصہ ...... عقل کو کھا جاتا ہے۔
☆ جھوٹ ...... رزق کو کھا جاتا ہے۔
☆ اور فکر ...... عمر کو کھا جاتی ہے۔

حقیقت کیا ہے؟

☆ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے ستارے زمین سے اتنی دور ہیں کہ ان کی روشنی زمین پر لاکھوں سال کے بعد پہنچتی ہے۔
☆ تبت دنیا کا واحد ملک ہے، جہاں بلڈ پریشر کا کوئی بھی مریض زندہ نہیں رہ سکتا۔
☆ مرجھائے ہوئے پھول بہار میں تازہ ہو سکتے ہیں، لیکن گزرے ہوئے لمحات کبھی کبھی لوٹ کر نہیں آتے۔
☆ کویت دنیا کا واحد ملک ہے جہاں کے باشندوں پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہیں۔
☆ کتا سرخ رنگ دیکھ سکتا ہے اور نہ سبز رنگ پہچان سکتا ہے۔

شمع فروزاں

☆ جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
☆ جاگنے والے نہ رہیں تو سونے والے بھی نہ رہیں گے، گڈریا سو جائے تو بھیڑیئے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔
☆ لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔
☆ ہم شاید جانتے ہیں کہ ہمارے فیصلوں کے اوپر ایک اور فیصلہ نافذ ہو جایا کرتا ہے، یہ وقت کا فیصلہ ہے۔
☆ تذبذب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔
☆ جب زمانہ امن کا ہو اور حالات جنگ جیسے، ہو تو سمجھو عذاب ہے۔
☆ منافق وہ ہوتا ہے جو اسلام سے محبت کرے اور مسلمانوں سے نفرت۔

سنہرے حقائق

☆ محبت بانٹنے سے بڑھتی ہے۔
☆ درد بانٹنے سے کم ہوتے ہیں۔
☆ مسکراہٹ درد چھپانے کا اوزار ہے۔
☆ جو سوچو گے وہی پالو گے اس لئے اپنی سوچ مثبت اور تعمیری رکھیں۔
☆ شک رشتوں کو کھوکھلا اور جذبات کو پامال کر دیتا ہے۔
☆ بامقصد زندگی انسانیت کا پتہ دیتی ہے۔
☆ دنیا سے مانگ کر شرمندگی اٹھانے کے بجائے رب کائنات سے مانگ کر سرخرو ہونا بہتر ہے۔
☆ نیکی صرف مغرب کی جانب نہ پھیر لینا نہیں کسی کی آنکھ سے اشک چرا لینا، چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنا بھی نیکی اور صدقہ ہے۔

سنئے

☆ اشفاق احمد اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ کسی انسان کا پہلا پیار بننا کوئی بڑی بات نہیں۔ بننا ہے تو کسی کا آخری پیار بنو۔
☆ اس لئے کبھی یہ مت سوچو کہ تم سے پہلے وہ کسی اور سے پیار کرتا تھا، کوشش یہ کرو کہ تمہارے بعد اسے کسی اور کے پیار کی ضرورت ہی نہ ہے۔

ماں کی عظمت

☆ ماں ایک پھول ہے، جس کی خوشبو سے دنیا معطر ہے۔
☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔

☆ماں کی محبت چاندنی سی ٹھنڈک دیتی ہے۔
☆ماں اولاد کے لئے آسمان کی وسعت سے زیادہ محبت رکھتی ہے۔
☆دنیا کی عظیم ترین ہستی ماں ہے۔
☆ماں سے بڑھ کر کوئی بڑا استاد نہیں۔
☆ماں خدا کی مقدس ترین عنایت ہے۔
☆ماں کی نافرمانی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔
☆ماں کی اصل خوبصورتی اس کا پیار، خلوص ایثار اور محبت ہے۔

بیٹیاں

بیٹیاں پھول کی مانند ہوتی ہیں، جو اپنے والدین کے آنگن میں جنم لیتی ہیں، جس طرح پھول فرحت تازگی اور سکون کا باعث بنتا ہے، اسی طرح بیٹیاں بھی والدین کی آنکھوں کا تارا بن کر ان کے لئے سکون وراحت کا سبب بنتی ہیں، جس طرح پھول خوشبو بکھیرتا ہے اسی طرح بیٹیاں بھی پیار ومحبت نچھاور کرتی ہیں اور پھر ایک دن جس طرح پھول اپنی شاخ سے الگ ہوجاتا ہے اسی طرح بیٹیاں بھی اپنے بابل کا آنگن غم واداسی کے ساتھ چھوڑ کر اور دوسرے آنگن میں اتر کر خوشبوؤں کی پھواریں برسا کر اس آنگن کو ننھی منی کلیوں سے سجاتی ہیں۔

نفرت اور انتقام

نفرت اور انتقام کی آگ میں ہم خود جل رہے ہوتے ہیں، نفرت بھی تو ہمیں اسی شخص سے ہوتی ہے جسے انتہا کی حدوں تک چاہا ہو۔ انتقام اندھا ہوتا ہے، نہ غیروں کو دیکھتا ہے، نہ اپنوں کو۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب نفرت کی آگ سرد ہوتی ہے تو تب خبر ہوتی ہے کہ نقصان تو خود ہمارا اپنا ہوا ہے۔ اس آگ میں ہم خود جھلسے ہیں۔

آنکھوں آنکھوں میں

☆خواتین کی آنکھوں سے ان کی شخصیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
☆بھوری آنکھوں والی دوشیزائیں مغرور ہوتی ہیں۔
☆نیلی آنکھوں والی خواتین تنہائی پسند واقع ہوتی ہیں۔
☆کالی آنکھوں والی صنف نازک حاضر جوابی میں ماہر ہوتی ہیں۔
☆شرابی آنکھوں کی مالک خواتین کی حس مزاح تیز ہوتی ہے۔
☆گلابی آنکھوں والی مستورات شاطر ذہن کی مالک ہوتی ہیں۔
☆عقابی آنکھیں رکھنے والی خواتین کو نت نئے کام انجام دینے اور گھومنے پھرنے کا شوق ہوتا ہے۔
☆چمکیلی آنکھوں والی حوا کی بیٹیاں ذہین ہوتی ہیں۔
☆شرمیلی آنکھوں والی بیبیاں گھریلو امور میں ماہر ہوتی ہیں۔
☆رسیلی آنکھوں کی مالک خواتین کو لکھنے کا شوق ہوتا ہے۔

سنہری کرنیں

☆پریشانی میں مذاق اور خوشی میں طعنہ نہ دو، کیوں کہ اس سے رشتوں میں موجود محبت ختم ہوجاتی ہے۔
☆ مقابلہ کا پہلا میدان تمہارا اپنا نفس ہے۔ اس سے جنگ کر کے خود کو آزما لو کہ تم آزاد ہو یا غلام۔
☆جس کو اللہ نے دعا کی توفیق دی ہو وہ قبولیت سے محروم نہیں رہ سکتا۔
☆زندگی میں جو چاہو حاصل کرلو، بس اتنا خیال رکھنا کہ آپ کی منزلوں کا راستہ کبھی لوگوں کے دلوں کو توڑتا ہوا نہ گزرے۔
☆اگر درخت اپنی سرگزشت لکھ سکتا تو اس کی سرگزشت کسی قوم کی آپ بیتی سے مختلف نہ ہوتی۔

روشن باتیں

☆جب میں خدا کو پکارتا ہوں تو کبھی کبھی وہ اس قدر قریب سے جواب دیتا ہے کہ میں اپنی آواز پر شرمندہ ہوجاتا ہوں۔
☆یہ درست ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، لیکن یاد رکھ، تقدیر اپنے فیصلے تیرے اعمال کی روشنی میں ہی کرتی ہے۔
☆دولت پر فخر نہ کرو کیوں کہ وہ تیری نہیں، اس کا دینے والا اسے واپس بھی لے سکتا ہے اور عبادت پر مغرور نہ ہو کہ تو اپنے رب کا حق کبھی ادا نہیں کرسکتا۔
☆ صبح نے کہا۔ ''یہ روشن دہلیز میری ہے۔'' اور کہکشاں نے کہا۔ ''یہ جگمگاتے راستے میرے ہیں۔'' اور ننھا ستارہ مسکرا کر بولا۔ ''میں بھی تو ہوں۔'' اور چاند نے روشنی کے طلسماتی کارنامے پیش کردیئے، لیکن

سورج خاموش رہا کیوں کہ خاموشی ہی حقیقی بڑائی ہے۔

باتیں کچھ خاص

☆ ہمیشہ یہ ہی سوچ کے جیو کہ میرے رب نے مجھے بہت کچھ دیا ہے اگر وہ مجھے میرے اعمال کے برابر دیتا تو میرے پاس آج کچھ بھی نہ ہوتا۔

☆ دو چیزیں زندگی کی وضاحت کرتی ہیں۔ "آپ کا صبر جب آپ کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔ آپ کا رویہ جب آپ کے پاس سب کچھ ہو۔"

رہنمائی حاصل کریں

☆ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ کبھی بدلہ نہیں لیتا۔

☆ حسد کرنے والا موت سے پہلے مر جاتا ہے۔

☆ کسی پر اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے میں نہ دیکھ لو۔

☆ موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں سے شفا ہے۔

☆ خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا کہ غم سکھاتا ہے۔

☆ سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی مگر تاثیر میٹھی ہے۔

☆ مخلص کی تعریف یہ ہے کہ وہ آپ کے ساتھ اپنے آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

☆ زندگی کے جواز تلاش نہیں کئے جاتے، زندہ رہنے کے لئے صرف زندہ رہا جاتا ہے۔

محبت

☆ محبت ایسی امر بیل ہے جو جس درخت پر چڑھ جاتی ہے وہ پیڑ پھر سوکھ جاتا ہے اور ایک دن اپنے آپ گر جاتا ہے۔

☆ محبت خیال کے علاوہ اور ہے بھی کیا، انسان عموماً اس عکس، تصویر، امیج سے محبت کرتا ہے جو اس کا ذہن تخلیق کرتا ہے۔

☆ محبت کئے جانا آسان کام بھی ہے اور قدرے مشکل امر بھی۔

☆ عورت کی محبت ہمیشہ اظہار کی محتاج رہتی ہے۔

☆ عورت کی محبت حاصل کرنے کے لئے کچھ انسانوں کو ہمیشہ اذیت کی دیا سلائی روشن کرنی پڑتی ہے، کیوں کہ وہ آنسوؤں کے بغیر محبت کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔

منتخب اشعار

کچے گھڑے نے جیت لی ندی چڑھی ہوئی
مضبوط کشتیوں کو کنارا نہیں ملا

☆

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے
زخم پھولوں کی طرح مہکے اگر تو آئے

☆

ہم سکوں ڈھونڈنے نکلے تو پریشان رہے
شہر تو شہر ہے جنگل بھی نہ جنگل نکلا

☆

کرسی ہے تمہاری یہ جنازہ تو نہیں ہے
کچھ کر نہیں سکتے تو اُتر کیوں نہیں جاتے

☆

اس دورِ خلفشار میں جینا ہے اک عذاب
ہم لوگ جی رہے ہیں یہ ہمت کی بات ہے

☆

حسد جی کا وبال رہتا ہے
زندگی بھر ملال رہتا ہے

☆

خدا سے سارے رشتے کٹ چکے ہیں
دعائیں اب وسیلے مانگتی ہیں

مقدر

اسے یقینی بات سمجھو کہ خدا کسی بندے کو چاہے اس کی تدبیر کتنی ہی اہم اور مطالبہ کتنا ہی سخت اور چالا کی کتنی ہی مضبوط ہو، ذکر کلیم (لوح محفوظ) میں معین شدہ حصے سے زیادہ نہیں دیتا اور کسی کی کمزوری بے چارگی، تقدیر کی معین شدہ بات میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔ اس راز کو جاننے اور اس پر عمل کرنے والا بڑی راحت و آسائش میں ہے اور اس نکتے کو چھوڑنے والا اور اس میں شک کرنے والا سب سے زیادہ مضرت میں مشغول ہے اور عمر بھر پیچ و تاب کھاتا ہے۔ ☆☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

امداد روحانی

قسط:۳۴

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک بات ہے۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. (سورہ شوریٰ، سپارہ نمبر:۲۵)

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ان مبارک کلمات کی تشریح یہ ہے کہ یہ زمین وآسمان کی کنجیاں ہیں، اوراس کے بعد آپؐ نے وضاحت کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ.

آپؐ نے فرمایا کہ اگر مذکورہ آیت کوروزانہ سومرتبہ پڑھ لیا جائے تو انشاء اللہ دس نعمتیں عطا ہوں گی، گزشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جائینگے، جہنم کی آگ سے آزادی لکھ دی جائے گی، فرشتے بطور خاص اس کی حفاظت کریں گے، اس کواجر کاایک خزانہ عطا کیا جائے گا، اس کی اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس کے سرپروقار کا تاج رکھا جائیگا، اس کے ستر رشتے داروں کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر ہر فرض نماز کے بعد اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنایا جائے تو انسان دین ودنیا کی دولتوں سے سرفراز ہو۔ کسی بھی مشکل میں پڑنے کے بعد اور کسی بھی موذی مرض میں مبتلا ہونے کے بعد اگر اس آیت کوروزانہ تین سومرتبہ ۲۱ دن تک پڑھ لیں تو مشکل سے نجات ملے گی اور بیماری سے چھٹکارہ نصیب ہوگا۔

اس آیت کا نقش ہر طرح کی مشکل سے نجات دلانے کے لئے بڑی سے بڑی بیماری سے چھٹکارہ دلانے کے لئے اور دین ودنیا کی دولتیں حاصل کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۴۴۹	۴۵۲	۴۵۵	۴۴۱
۴۵۴	۴۴۲	۴۴۸	۴۵۳
۴۴۳	۴۵۷	۴۵۰	۴۴۷
۴۵۱	۴۴۶	۴۴۴	۴۵۶

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَالْاَرْض	السَّمٰوٰت	مَقَالِيْدُ	لَهٗ
۱۸۴	۳۶	۱۰۳۷	۵۴۰
۳۷	۱۸۷	۵۳۷	۱۰۳۶
۵۳۸	۱۰۳۵	۳۸	۱۸۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۰۰	۵۹۵	۶۰۲
۶۰۱	۵۹۹	۵۹۷
۵۹۶	۶۰۳	۵۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن، یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر اپنا رخ جانب

مغرب کر لے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۵	۴۴۸	۴۵۰	۴۴۴
۴۴۱	۴۵۳	۴۴۷	۴۵۶
۴۴۹	۴۵۴	۴۴۳	۴۵۱
۴۵۲	۴۴۲	۴۵۷	۴۴۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۰۰	۶۰۱	۵۹۶
۵۹۵	۵۹۹	۶۰۳
۶۰۲	۵۹۷	۵۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۲	۴۴۹	۴۴۱	۴۵۵
۴۴۲	۴۵۴	۴۵۳	۴۴۸
۴۵۷	۴۴۳	۴۴۷	۴۵۰
۴۴۶	۴۵۱	۴۵۶	۴۴۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۹۶	۶۰۱	۶۰۰
۶۰۳	۵۹۹	۵۹۵
۵۹۸	۵۹۷	۶۰۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ یا ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل جنوب کی طرف رخ کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۶	۴۴۴	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۷	۴۵۰	۴۵۷	۴۴۳
۴۵۳	۴۴۸	۴۴۲	۴۵۴
۴۴۱	۴۵۵	۴۵۲	۴۴۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۹۶	۶۰۳	۵۹۸
۶۰۱	۵۹۹	۵۹۷
۶۰۰	۵۹۵	۶۰۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ. (سورۂ انعام، سپارہ:۷)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کشف والہام کی دولت سے سرفراز ہونا چاہے تو اس آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھے۔ اس کے بعد جب بھی کسی بات کو کھوج کرنا چاہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ ان

اللہ پہلی ہی رات جو بھی صورت حال ہوگی، منکشف ہو جائے گی۔

اگر ہر فرض نماز کے بعد اس آیت کو صرف ۷ بار پڑھنے کا معمول بنالیں تو قوت ادراک میں اضافہ ہوگا اور بروقت غیبی طور پر رہنمائی نصیب ہوگی۔

علم اور عقل میں اضافہ کرنے کے لئے اس آیت کو عشاء کے بعد روزانہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے، اگر اس آیت کو تین بار لکھ کر کسی سفید مرغ کے گلے میں باندھ کر ایسی جگہ چھوڑ دیا جائے جہاں دفینے کا شک ہو تو مرغا اسی جگہ بیٹھ جائے گا جہاں مال دبا ہوا ہے۔

اگر کسی گھر میں سحر کا سامان دبا ہوا ہو تو اسی عمل کو کالے رنگ کے مرغ کی گردن میں باندھ کر چھوڑا جائے، جہاں سحر مدفون ہوگا مرغا اسی جگہ پر بیٹھ جائے گا اور زمین کریدنے لگے گا۔

اس آیت کے بہ کثرت پڑھنے سے کشف والہام کی دولتوں سے انسان بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

اس آیت کا نقش غیبی امور پر واقفیت کے لئے اور قوت ادراک اور قوت وجدان میں اضافہ کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۶	۴۹۰	۴۸۷	۴۸۴
۴۸۸	۴۸۳	۴۷۷	۴۸۹
۴۸۲	۴۸۵	۴۹۲	۴۷۸
۴۹۱	۴۷۹	۴۸۱	۴۸۶

۷۸۶

وَعِندَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	لَا يَعْلَمُهَا	اِلَّا هُوَ
۱۸۸	۴۲	۱۳۶	۱۵۷۱
۴۱	۱۸۵	۱۵۷۴	۱۳۷
۱۵۷۳	۱۳۸	۴۰	۱۸۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴۹	۶۴۱	۶۴۷
۶۴۳	۶۴۶	۶۴۸
۶۴۵	۶۵۰	۶۴۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۰	۴۸۳	۴۸۵	۴۷۹
۴۷۶	۴۸۸	۴۸۲	۴۹۱
۴۸۴	۴۸۹	۴۷۸	۴۸۶
۴۸۷	۴۷۷	۴۹۲	۴۸۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴۷	۶۴۸	۶۴۲
۶۴۱	۶۴۶	۶۵۰
۶۴۹	۶۴۳	۶۴۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۰	۴۷۶	۳۸۴	۳۸۷
۳۸۳	۳۸۸	۳۸۹	۴۷۷
۳۸۵	۳۸۲	۴۷۸	۳۹۲
۴۷۹	۳۹۱	۳۸۶	۳۸۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴۷	۶۴۸	۶۴۲
۶۴۱	۶۴۶	۶۵۰
۶۴۹	۶۴۳	۶۴۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، ریال ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۶	۳۸۱	۴۷۹	۳۹۱
۴۷۸	۳۹۲	۳۸۵	۳۸۲
۳۸۹	۴۷۷	۳۸۳	۳۸۸
۳۸۴	۳۸۷	۳۹۰	۴۷۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴۵	۶۵۰	۶۴۲
۶۴۳	۶۴۶	۶۴۸
۶۴۹	۶۴۱	۶۴۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کا ورد کرے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

کلید مشکلات

مبارک حسین کاظمی

قرآنی آیات مجرب وآزمودہ دعاؤں سے مشکلات کا حل

آجکل نفسانفسی کا دور ہے تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی، قلت معاش اور ضروریات زندگی نے انسان کو اس قدر پریشان ومصروف کردیا ہے کہ وہ عدم تحفظ کا شکار ہے، اور آئے دن نت نئے مصائب مین پھنستا جارہا ہے قلب وذہن منتشر ہوکررہ گیا ہے، گھریلو مسائل میں الجھا ہوا ہے صبر وشکر کا دامن چھٹتا جارہا ہے۔ اور سکون قلب میسر نہیں ہے۔ قرآن حکیم انسانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت، رحمت سرمایہ حیات، رہبر زندگی اور فلاح وبہبود کے لئے عظیم ترین تحفہ خداوندی ہے یہ وہ مقدس کتاب ہے جو انسانوں سے ہم کلام ہوتی ہے اسی لئے اس کو قرآن کہا گیا ہے۔ بحیثیت مسلمان خداوند تعالیٰ پر ہمارا ایمان ہے کہ وہ ہم سب کی سنتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے میں مضطرب کی دعا قبول کرتا ہوں، جب انسان مایوس ہوجاتا ہے تو دعا ہی اس کو مایوسی سے نکال کرایک نئے عزم، حوصلہ، امید اور سکون سے ہم کنار کرتی ہے۔ دعا ربط خالق ومخلوق کا بہترین ذریعہ ہے بقائے کائنات کا سبب ہے، دعا انبیاء کا اسلحہ ہے، دعا مومن کی ڈھال ہے، دعا وسیلہ انبیاء ہے، دعا حکم رب ہے۔

ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے چند مجرب اور آزمودہ دعائیں پیش خدمت ہیں، استفادہ فرمائیں اور مجھ حقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ حضرت امیر مومنینؑ کا ارشاد گرامی ہے۔ رو بلا پریشانیوں ومشکلات، شدت واضطراب میں رسول خدا ﷺ "یا حیّ یا قیوم" پڑھتے تھے اور مصیبت اور پریشانی سے نجات مل جاتی تھی۔

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے جو شخص روزانہ فریضہ نماز کے بعد پابندی کے ساتھ سورۂ شمس کی تلاوت کریگا پروردگا اس کی پریشانیوں سے نجات، تنگی معاش، مفلسی، رزق میں اضافہ اور کاروبار میں فائدہ اور نفع ہوگا اس کے کاموں سے رکاوٹ دور ہوگی، غیب سے رزق اور روزی میں اضافہ ہوگا۔ پریشانیاں دور ہوں گی اور خوشحال ہوجائے گا۔

☆ جو شخص کم رزق، کم اسباب، کم روزی، اور کم وسائل رکھتا ہو اور رزق، روزی وتوفیقات میں بہتری اور اضافہ چاہتا ہو تو درج ذیل آیت کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھ لیا کرے اور دعا مانگ لیا کرے۔ انشاء اللہ جلد ہی معاشی حالت بہتر ہوجائے گی۔ بہت ہی مجرب ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
(سورۂ العنکبوت، پ۲۱، آیت ۶۲)

☆ کاروبار کی ترقی اور بہتری کے لئے مجرب ترین اور پرتاثیر عمل تحریر ہے۔ جس شخص کی روزی میں برکت نہ ہو کاروبار یا تجارت سے فائدہ کی بجائے نقصان ہو رہا ہو، کاروبار نہ چلتا ہو یا چلتا ہوا کاروبار رک گیا ہو۔ پریشانی لاحق ہو، معاشی حالات خراب ہو اور رجوع خلائق نہ ہو تو روزانہ باقاعدگی سے نماز فجر کے بعد بیس (۲۰) مرتبہ سورۂ الکافرون اور بیس (۲۰) مرتبہ سورۂ نصر یقین کامل کے اور توجہ کاملہ سے پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں انشاء اللہ جلد ہی اس طرح رجوع خلائق ہوگی جس طرح آپ چاہتے ہیں اور غیب سے رزق کی فراوانی ہوگی کاروبار خوب چلے گا۔ اور رزق میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوگا۔

☆ اگر آپ کے کاروبار، روزگار، شادی بیاہ، یا کسی بھی قسم کی بندش دوستوں، دشمنوں، رشتہ داروں نے کرادی ہے تو اس کو رفع کرنے یا توڑنے کے لئے "سورہ مبارکہ تکویر (سپارہ ۳۰)" کو روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء سات مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں گے تو ہر قسم کی بندش رفع دفع ہوگی اور خوش حالی آئیگی اور پریشانیاں دور ہوں گی بہت ہی مجرب اور موثر اور آزمودہ ہے۔

☆ گردے اور پتے کی پتھری سے نجات وشفایابی کے لئے بہت ہی مجرب اور پر اثر ہے درج ذیل آیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے روزانہ پڑھ کر دم کرکے پلائیں اور مکمل شفایابی ہونے تک یہ عمل جاری رکھیں انشاءاللہ صحت یابی ہوگی دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ البقرہ پ ۱، آیت ۷۴)

جو شخص غیب سے روزی حاصل کرنا چاہے بعد کسی نماز باوضو "سورۂ یٰسین" کو تین مرتبہ پڑھے اول و آخر درود گیارہ گیارہ مرتبہ اور جب "سورۂ یٰسین" کو اول مبین تک پڑھ چکے تو پھر شروع سے پڑھے۔ یعنی اول سے شروع کرے جب دوسرے "مبین" پر پہنچے تو پھر اول سے شروع کرے اسی طرح جب ساتویں "مبین" پر پہنچے تو پھر اوّل سے شروع کرے تو آخری سوۂ تک پڑھے اور سوۂ ختم کرے اس طرح "سورۂ یٰسین" پڑھنے والا اسکو روزانہ کا معمول بنائے گا اللہ تعالیٰ خزانہ غیب سے روزی عطا فرمائے گا کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ وہ کہاں سے کھاتا ہے اور خلائق تابع دار اور فرمابردار اور مطیع ہوگی اور کامیابی، کامرانی آپ کا مقدر بن جائیگی۔ مجرب ہے۔

☆ جسم کے کسی بھی حصے یا جگہ درد محسوس کریں یا کسی بھی قسم کی بیماری ہو تو درج ذیل مجرب اور پر اثر دعا کو روزانہ کسی نماز کے بعد یا ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھ کر جس جگہ درد یا تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پھونکیں انشاء اللہ جلد ہی افاقہ محسوس کریں گے دعا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۂ الانعام پ نمبر ۷ آیت نمبر ۱۷)

☆ عرق النساء (لنگڑی کا درد) اس مرض میں مبتلا مریض چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے متاثرہ ٹانگ پوری طرح جسم کا وزن نہیں سنبھال سکتی اس کی بنیادی وجہ گردوں کے نظام عمل میں نقص پیدا ہوتا ہے اس سے نجات پانے کے لئے آپ جب بھی پانی پئیں تو ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. شَافِي الْاَبْرَارُ مُقِيْماً سَدِ يَدٗ پڑھ کر دم کر کے پی لیا کریں۔

پرانا زخم ناسور، پھوڑا پھنسی، شوگر کے مریضوں کے پاؤں کی پھنسیاں اگر ہوں تو اس کے علاج کے لئے اگر ڈاکٹروں سے اچھا نہ ہوتا ہو تو درج ذیل آیت کو ایک ہزار گیارہ (۱۰۱۱) مرتبہ باوضو پڑھ کر پانی پر دم کریں اور یہ پانی زخم پر لگائیں اور اسی کو پئیں اور دوائی پر دم کر کے زخم پر لگائیں یہ عمل چالیس (۴۰) یوم کریں اور روزانہ تازہ پانی استعمال کریں گھر میں رکھا ہوا پانی نہ لیں، نلکے کا پانی لیں انشاء اللہ جلد ہی صحت یابی ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا.

☆ اگر کوئی شخص تنگ دست ہو، کم روزی، کم رزق، مفلس ہو اور اپنی روزی میں اضافہ چاہتا ہو تو اسے چاہئے روزانہ ہر فریضہ نماز کے بعد "سورۃ القارعہ" ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے دست غیب سے روز میں فراوانی ہوگی اور مفلسی اور تنگ دستی ختم ہو جائیگی پڑھنے کے بعد دعا مانگ لیا کریں بہت مجرب ہے۔

☆ اگر کوئی بچہ یا بچی کند ذہن ہو پڑھائی میں دل نہ لگتا ہو، یادداشت کمزور ہو، پڑھا ہو سبق یاد نہ رہتا ہو تو بچہ یا بچی ذہن اور کند ذہنی ختم ہونے، پڑھائی میں دل لگنے کے لئے درج ذیل آیت کو ایک سو اکیس (۱۲۱) مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ باقاعدگی سے پلائیں انشاء اللہ جلدی ہی ذہین اور ہونہار طالب علم بن جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا. (سورۃ النساء پ ۵ آیت ۱۱۳)

☆ نافرمان اولاد کو فرمانبردار اور صالح و نیک بنانے کے لئے جو اولاد اپنے ماں باپ کا حکم نہ مانتی ہو، ضدی ہو لڑائی جھگڑا رکھتی ہو تو ان کو راہ راست پر لانے کے لئے درج ذیل آیت کو گیارہ (۱۱) مرتبہ جو بھی نافرمان ہو اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر پڑھے انشاء اللہ صالح اور نیک ہو جائیگی دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

ہادیٔ کونین کے فرمودات

☆ کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

☆ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، وہ بدلہ نہیں لیتا۔

☆ بہتر شخص وہ ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلد راضی ہو جائے اور وہ بدتر ہے جو جلد غصہ میں آجائے اور دیر میں راضی ہو۔

☆ جسے سلامتی کی ضرورت ہو اسے خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔

☆ تہمت کی جگہ سے دور رہ کہ کسی کو اپنی نسبت بدگمانی میں نہ ڈال۔

☆ جو نرمی سے محروم ہو، وہ نیکی سے بالکل ہی محروم رہا۔

☆ وہ ملعون ہے، جس کا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر نہ ہو۔

☆ بہت بڑا جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات ظالم بادشاہ کے منہ پر کہہ دی جائے۔

☆ مظلوم کی بددعا سے ڈرو، کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اسم اعظم اور حرف الف کی زکوٰۃ

سوال از: انتخاب عالم عارف صدیقی ـــــــ امروہہ

فقیر کو اپنی ذات سے متعلق آپ سے کچھ سوال عرض کرنے ہیں۔ اس امید پر آپ اپنا قیمتی وقت نکال کر جواب مرحمت فرمائیں گے انشاء اللہ۔ فقیر کا نام "انتخاب عارف صدیقی" ہے جس کے عدد ملفوظی ۱۶۱۹ ہوتے ہیں۔ فقیر نے جب تعوذ کے اعداد پر غور کیا تو اس کے اعداد بھی ۱۶۱۹ ہوتے ہیں۔ کیا یہ راقم الحروف کے لئے اسم اعظم ہوگا یا نہیں۔ اگر یہ اسم اعظم ہوگا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کا کیا طریقہ رہے گا۔ پرہیز میں کیا ترک جلالی و جمالی و ترک حیوانات لازمی ہوگا، کتنے دن کی چلہ کشی کرنی ہوگی۔ حضرت غلام سرور شباب صاحب نے اپنی مایۂ ناز تصنیف میں جس کا نام "عکس لوح محفوظ" ہے۔ اس کے صفحہ ۱۲۷ پر حرف الف کی زکوٰۃ کا ایک بہت سہل طریقہ ارشاد فرمایا ہے، آپ رقم طراز ہیں۔

۲۸ یوم جب قمر منزل شرطین میں ہو، پہلے دن کے وقت کے مطابق ۱۳۳۰ مرتبہ "یا الف بحق اللہ بحرمۃ اسرافیل" پڑھے، پڑھتے وقت بخور سلگائے، آگے فرماتے ہیں کسی قسم کا پرہیز نہیں، یہ زکوٰۃ دنیا کی ضروریات عزت و مرتبہ و تسخیر کے لئے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ اس زکوٰۃ کو ادا کرتے وقت رجال الغیب کا خیال رکھنا ہے یا نہیں۔

یہ زکوٰۃ دائمی ہوگی یا سال دو سال۔ اس کا اثر ختم ہو جائے گا، فقیر کے نام کا پہلا حرف "الف" ہے۔ اس لئے آپ سے رہنمائی درکار ہے، رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے نام کے اعداد ملفوظی ۱۶۱۹ ہیں، جب کہ علم الاعداد کی رو سے یہ بات درست نہیں ہے۔ آپ کے نام کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے ۱۴۰۵ بنتے ہیں۔ اس میں صدیقی کے اعداد شامل نہیں ہوں گے، کیوں کہ علم الاعداد کا اصول یہ ہے کہ جو اضافی کلمات ذات وغیرہ کی پہچان کے لئے ہوتے ہیں۔ مثلاً سید، پٹھان، انصاری، قریشی، فاروقی، عثمانی، صدیقی وغیرہ۔ ان کے اعداد نام کے اعداد میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔ آپ نے ان کو شامل کر کے اعداد تحریر کئے ہیں جو بے شک ۱۶۱۹ بن جاتے ہیں، لیکن یہ بھی اعداد ملفوظی نہیں ہیں، یہ اعداد ابجد قمری کے حساب سے ہیں۔ آپ کے نام "انتخاب عارف" کے اعداد ملفوظی ۱۶۳۴ بنتے ہیں۔ کسی بھی طرح آپ کے نام کے اعداد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کے اعداد کے برابر نہیں ہیں، کیوں کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کے اعداد ۱۶۲۰ ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ کسی بھی آیت اور کسی بھی اسم الٰہی کے اعداد کسی شخص کے نام کے اعداد کے برابر ہوتے تو بھی یہ اسم اعظم نہیں کہلاتے، البتہ نام کا مفرد عدد اور اسم الٰہی کا مفرد عدد اگر برابر ہو تو یہ کسی بھی شخص کے لئے اسم اعظم بن جاتا ہے۔ مثلاً آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۰۵ ہیں، ان کا مرکب عدد ۱۹ سے ۱۰ بن کر مفرد عدد ایک بنا ہے۔ اسماء حسنیٰ میں یا مجیب کے مجموعی اعداد ۵۵ اور مفرد عدد ایک ہے۔ اس حساب سے آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے۔ اگر اسم الٰہی کو آپ عشاء کی نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ یا ۶۰۰۴ مرتبہ پڑھیں گے تو اس ورد سے آپ کو یقینی طور پر فائدہ پہنچے گا۔

آپ کے نام "انتخاب عارف" کے اعداد میں ایک خوبی یہ ہے کہ اس نام کا مرکب عدد ۱۹ بنتا ہے اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں۔ جن لوگوں کے نام کا مرکب ۱۹ ہوتا ہے، ان میں بہت سی خصوصیات ہوتی ہیں، وہ ابتدا سے لے کر انتہا تک کامیاب زندگی گزارتے ہیں اور عموی طور پر مقبول رہتے ہیں۔ ۱۹ کے عدد میں یہ خوبی پنہاں ہے کہ اس میں عدد ایک بھی ہے جو اعداد کی شروعات ہے اور اس میں ۹ بھی موجود ہے جو اعداد کی انتہا ہے۔ اندازہ کیجئے، علم الاعداد کی پکڑ کس قدر ہے۔ اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام اول بھی ہے، جس کا مفرد عدد ایک ہے اور ایک نام آخر بھی ہے جس کا مفرد عدد ۹ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے یہ پوری کائنات اور اس کائنات کی تمام کلیات اور جزیات اللہ کی قدرت کی محتاج ہے اور اللہ کی قدرت کاملہ ان سب کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اسی بات کی طرف رب العالمین نے قرآن حکیم میں یہ اشارہ کیا ہے وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۔ اللہ نے ہر ایک چیز کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا ہوا ہے۔ الاول اسم الٰہی ہے جس کے معانی ہیں پہلا، اور اس نام کا عدد ایک ہے۔ یعنی کائنات کی ابتدا اللہ کی ذات سے ہوئی بالکل اس طرح جس طرح ہندسوں کی ابتدا ایک سے ہوتی ہے اور آخر میں بھی اللہ کا نام ہے۔ جس کے معانی ہیں سب سے آخر تک رہنے والا۔ کائنات جب ختم ہو جائے گی صرف اللہ کی ذات کبریائی باقی رہے گی اس لئے اللہ کو آخر کہا گیا ہے۔ اللہ اسی طرح اس کائنات کی آخری ذات ہوگا۔ جس طرح ہندسوں میں آخری ہندسہ ۹ ہوتا ہے اور الآخر کا مفرد عدد ۹ ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں ہے۔ بلکہ علم الاعداد ایک جچا تلا پیمانہ ہے جو اللہ کی اس ہمہ جہتی اور اس کائنات کی بے ثباتی کو ظاہر کرتا ہے۔ بسم اللہ کے ۱۹ حروف ہیں، یہ حروف بھی یہ ثابت کرتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک ایسی عطاءِ خداوندی ہے جس میں کائنات کی ابتدا اور کائنات کی انتہا کو اشاروں میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ کائنات جب نہیں تھی اللہ جب بھی موجود تھا اور یہ کائنات جب نیست و نابود ہو جائے گی جب بھی وہ موجود رہے گا۔ بے شک وہ اول بھی ہے اور وہ آخر بھی ہے۔ آپ کے نام میں چونکہ ۱۹ کا مرکب عدد موجود ہے۔ اس لئے اگر آپ بسم اللہ کا ورد چالیس دن ۷۸۶ مرتبہ کریں گے اور اس کے بعد روزانہ بسم اللہ ۱۹ مرتبہ پڑھتے رہیں گے تو آپ کو کامیابیوں سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکے گی۔

آپ نے حرف الف کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ "عکس لوح محفوظ" سے نقل کیا ہے جو آپ کو بہت آسان لگا۔ حضرت غلام سرور شباب بیشک خفیہ علوم کے ماہر ہیں اور ان کی تحریروں سے ان کا اخلاص واضح ہوتا ہے، ایک طویل عرصہ سے وہ روحانی عملیات کی حقیقت سے ایک عالم کو روشناس کرا رہے ہیں اور شرک اور گمراہی سے بچاتے ہوئے اللہ کے بندوں کی زبردست رہنمائی کر رہے ہیں، ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ حضرت غلام سرور شباب اپنی قیمتی اور گرانقدر تحریریں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے بھیجتے ہیں جن سے ہمارے قارئین بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کو سلامت رکھے اور ان سے علم و عمل کی خدمات لیتا رہے۔

غلام سرور شباب نے "عکس لوح محفوظ" میں اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت پرہیز کی ضرورت نہیں، البتہ اگر زکوٰۃ باموکل ادا کی جا رہی ہو تو پھر رجال الغیب کا اگر خیال رکھیں تو بہتر ہے۔

آپ کے نام کا پہلا حرف الف ہے۔ اس حساب سے اگر آپ حرف الف کی زکوٰۃ اس وقت ادا کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو تو بہتر ہے۔ جو تعداد غلام سرور شباب نے لکھی ہے وہ بھی درست ہے، لیکن اگر آپ اس تعداد میں اضافہ کر کے چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ پڑھیں تو اور زیادہ بہتر ہوگا۔ اگر تین ماہ تک اس حرف کی زکوٰۃ اسی طرح ادا کر دی جائے تو انشاء اللہ پھر زکوٰۃ کی ضرورت نہیں رہے گی۔

زکوٰۃ دیتے وقت اس طرح بھی آپ پڑھ سکتے ہیں۔ اَجِبْ یَا الِفْ بِحَقِّ اِسْرَافِیْلُ

ایک بات یاد رکھیں اس طرح کی کسی بھی زکوٰۃ میں ہم کسی بھی حرف کو کسی بھی موکل کو صاحب قدرت نہیں سمجھتے۔ اس کائنات کی ہر چیز خواہ وہ انسان ہو، خواہ منجملہ جنات ہو، خواہ منجملہ ملائکہ ہو، خواہ ہر چیز بے جان ہی ہو، سب اللہ کی قدرت اور حکم کے محتاج ہیں، لیکن چونکہ اللہ نے اس کائنات کا ایک نظام مرتب کر دیا ہے، کائنات کے نظام کو روشن اور منور رکھنے کے لئے شمس و قمر کی ڈیوٹی بھی لگائی گئی اور ستاروں کو بھی ایک حد تک پابند کیا گیا ہے، فرشتوں کو بھی کچھ اختیارات سونپے گئے، چنانچہ حضرت میکائیل کو مکمل رزق کا ذمہ دار بنایا گیا۔ دنیاوی زبان میں حضرت میکائیلؑ وزیر خوراک ہیں، اگر ہم رزق کے کسی بھی عمل میں اللہ کے سامنے اپنی جھولی پھیلاتے وقت حضرت میکائیلؑ کی دہائی دیں تو یہ شرک

نہیں ہوگا۔ اسی طرح کسی بھی موکل کو متاثر کرنے کے لئے اگر آپ ایسی کوئی قسم دیں یا اس سے کوئی سفارش چاہیں تو اس کو گمراہی نہیں کہا جائے گا بزرگوں سے، نبیوں اور فرشتوں سے وسیلہ حاصل کرنا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہے، البتہ دماغ اور دل میں یہ یقین جاگزیں ہونا چاہئے کہ اللہ کے سوا حقیقتاً نہ کوئی معبود ہے، نہ کوئی مستعان، نہ کوئی مشکل کشا ہے، نہ کوئی حاجت روا۔

دوران زکوٰۃ بخور جلانا روحانیت کو متاثر کرتا ہے اور روحانیت عامل کے لئے اپنے پَر پھیلا دیتی ہے۔ لہٰذا بخور ضرور روشن کریں اور یہ بات یاد رکھیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو بے حد پسند تھی اور بدبو سے بے حد نفرت تھی۔ اگر بخور سنت سمجھ کر بھی روشن کریں تو عمل میں اور بھی تقویت پیدا ہو جائے گی، کیوں کہ دوران عمل کسی بھی سنت کو اگر بندہ اہمیت دیتا ہے تو اس کا عمل قوی تر ہو جاتا ہے۔

مریض پر مرض واضح کرنے کا مسئلہ

سوال از: ولی ______ گجرات

کیا عامل کو مریض کی تشخیص کر کے مرض بتا دینا چاہئے؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ مریض کو بتا دینے سے مرض بڑھ جاتا ہے۔ مریض گھبرا جاتا ہے، وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے، مرض شدت اختیار کر کے دورے پڑنے لگتے ہیں، پھر وہ کسی حکمت عملی سے وہم دور کرنا پڑتا ہے۔ عامل کے پاس کہتے ہیں کہ ہم جس مریض کو لے کر آئیں آپ اسے بتادیں کہ آپ کو کچھ نہیں ہے، پھر بعد میں ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمادیں۔ کیا عامل ایسا کرسکتا ہے؟

جواب

ہمارے خیال سے مریض پر مرض واضح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ مریض کو یہ تسلی دینی چاہئے وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا اور اس کا مرض مایوس کن نہیں ہے۔ ہر معالج کا خواہ وہ حکیم ہو یا ڈاکٹر یا عامل، ماہر نفسیات ہونا ضروری ہے۔ مریض کی نفسیات کو سمجھ کر اس سے بات کرنی چاہئے، سب مریضوں کو ایک لاٹھی سے ہانک دینا اچھا نہیں ہے۔ بہت سے مریض اس وہم کا شکار ہوتے ہیں کہ ان پر کسی نے کچھ کرادیا ہے اگر عامل ایسے مریض سے یہ کہے گا کہ تم پر تو کسی بھی طرح کا اثر نہیں ہے تو وہ عامل سے مطمئن نہ ہو کر کسی اور دکان پر پہنچ جائے گا اور اگر وہ کسی غلط دکان پر پہنچ گیا تو اس کی حجامت بھی بنے گی اور اس کے وہم میں بھی اضافہ ہوگا۔ دراصل اکثر عاملین کا بالخصوص بازاری قسم کے عاملین کا حال یہ ہے کہ وہ مریض کو اتنا ڈرادیتے ہیں کہ اس کا اور اس کے تیمارداروں کا خون خشک ہو جاتا ہے اور انداز عاملین کا یہ ہوتا ہے کہ جیسے مریض اب بچے گا نہیں۔ جب مریض اپنی زندگی سے تقریباً مایوس ہو جاتا ہے تو پھر عامل اپنی زبان کھولتا ہے اور اس طرح کا تاثر دیتا ہے کہ اگر میعاد گزر چکی ہے لیکن اگر آپ لوگ خرچ برداشت کرلیں گے تو میں کچھ محنت کروں گا، شاید ہے کہ مریض کی جان بچ جائے۔ یہ ہے وہ جھوٹ جو بازاری قسم کے عاملین بول رہے ہیں اور اس جھوٹ کا سہارا لے کر وہ لوٹ مار کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ہمارے رائے یہ ہے کہ اگر مریض پر کسی بھی طرح کے اثرات ہوں، آسیبی اثرات ہوں یا جادو ٹونے کے اثرات ہوں تو مریض کو بتانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن مریض کو اور اس کے تیمارداروں کو ڈرانا نہیں چاہئے انہیں تسلی دینی چاہئے اور انہیں بتانا چاہئے کہ مرض کتنا بھی بڑا ہو اگر ڈھنگ سے علاج کیا جائے تو مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی مریض کو ایسا مرض ہو جو عام طور پر مہلک مانا جاتا ہو، جیسے کینسر اور ایڈز وغیرہ تو ایسے مرض کو مریض سے چھپا لینا چاہئے، کیوں کہ ایسے مرض کے بارے میں مشہور عام بات یہی ہے کہ مریض ٹھیک نہیں ہوسکتا۔ بہت سے ڈاکٹر کینسر کے مریض کو بتا دیتے ہیں کہ اسے کینسر ہے۔ ڈاکٹر کا بتا دینا کہ اس کو کینسر ہے، مریض کو وقت سے پہلے ختم کردیتا ہے۔ موت تو وقت ہی پر آتی ہے، لیکن ڈاکٹر کی اس نادانی کی وجہ سے مریض ایک دن میں کئی کئی بار مرتا ہے اور اس کے گھر والے بھی ہر پل موت کی سی کیفیت کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں۔ روحانی امراض میں آسیب اور سفلی عمل کینسر سے کم نہیں ہیں، اگر اس طرح کے امراض کو ازراہ مصلحت مریض سے چھپا لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن ہر صورت میں اور ہر حالت میں معالج کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کو مطمئن کرے، اس کو تسلی دے، اس کو یقین دلائے کہ اللہ اس کے مرض کو ٹھیک کردے گا اور اس شفا اور صحت کاملہ نصیب ہوگی۔

ہمارے پاس جتنے بھی مریض آتے ہیں ہم ان کو یہی تسلی دیتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہو جائیں گے اور ان کو ایسا مرض نہیں ہے کہ جس سے نجات نہ مل سکے۔ مریض کو وہی لوگ ڈراتے ہیں اور وہی لوگ خوف زدہ کرتے ہیں جنہیں مریض کی جیب کاٹنی ہوتی ہے، جنہیں لنگی کرکے

حرکت کرنی نہیں ہوتی وہ مریض کو خائف کرنے کے بجائے اس کو اطمینان دلاتا ہے اور یہ یقین دہانی کراتا ہے کہ اس کا معمول بہت زیادہ خطرناک اور مہلک نہیں ہے۔ ایسا کہنے میں اگر چہ اس کو موٹی رقم ہاتھ نہیں لگتی لیکن اخلاص نیت اور خدمت خلق کی وجہ سے اس کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس سے بازاری عاملین ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں۔

ہندوستان ہندو راشٹر کے دہانہ پر

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

جناب عالی!

راجستھان کی مکھیہ منتری کی الیکشن کے بعد لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی دھمکی سے اندیشہ ہے کہ فرقہ پرستی نے ہندوستان کو ہندو راشٹر یعنی ایسا راشٹر جس میں ہندوؤں کے سوا کوئی نہیں ہوگا کا بلو پرنٹ تیار کرلیا ہے۔ جس پر الیکشن کے بعد عمل کیا جائے گا۔ اسی لئے مودی کو وزیر اعظم کا امیدوار بنایا گیا ہے اور گھر گھر اس کے نام کا مالا جپوا کر بھگوان کا درجہ دیا جارہا ہے۔

وزیر اعظم کا امیدوار بنائے جانے کے ساتھ ساتھ اخباروں میں مسلسل خبریں آتی رہی ہیں مودی کو مسلمانوں سے خطرہ ہے۔ حکومت کی یقین دہانی کے بعد کہ مودی اور دیگر لیڈران کی سیکورٹی کا پختہ انتظام ہے، کسی کو خطرہ نہیں ہے اس کے بعد بھی (اخبار میں خبر کا) آنا کہ مودی پر راجیو جیسا انسانی حملہ ہوسکتا ہے، باعث تشویش ہے۔ منتری جی کی دھمکی سے اندیشہ ہوتا ہے کہ ملک میں لاقانونیت پھیلانے کے لئے آرایس آرایس خود ہی ووٹوں کی گنتی کے وقت کسی اپنے ہی اہم لیڈر کو ہٹا کر دوسروں پر الزام لگا کر ملک میں افراتفری پھیلا کر ووٹوں پر قابض ہوجائے۔ اس کے نتیجے کا اعلان اپنے حق میں کرکے حکومت بنا کر ہندو راشٹر کا اعلان کردے۔ ایسا خیال اس لئے ہوتا ہے کہ شری ہیمنت کرکرے نے بھگوا دہشت گردوں کی تفتیش کے دوران ملک میں افراتفری پھیلانے کے لئے آرایس آرایس کے ذریعہ ہی ایک آرایس آرایس کے بڑے لیڈر کے قتل کی سازش کا انکشاف کیا تھا جو ان کی موت کے ساتھ دفن ہوگیا۔

ہندی اخبار ہندوستان کے مطابق آرایس آرایس کے پاس ۸ لاکھ سے زیادہ ٹرینڈ کیڈر سی ہیں۔ کرنل پروہت کا تیار کیا ہوا بم بنانے والا اور دعا کہ کرنے والا دستہ ہے، مسلمانوں پر بڑا مشکل وقت آنے والا ہے۔ خدارا آپ اللہ تعالیٰ سے دیش میں امن وامان قائم رہے اس کے لئے دعا فرمائی اور اس کے لئے ترکیبیں بھی کریں تاکہ آنے والی مصیبت ٹل جائے۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا ملک فرقہ پرستی کی طرف بڑھ رہا ہے اور اس بات کا خطرہ ہے کہ فرقہ پرستی کو بروئے کار لاکر صاف ستھرا ذہن رکھنے والے ہندوؤں پر کمند کسی جائے گی اور انہیں اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ مسلمانوں سے نفرت کریں اور دین اسلام کے خلاف زہر اُگلیں۔ جہاں تک فرقہ وارانہ ذہنیت رکھنے والے ہندوؤں کا معاملہ ہے تو ان سے اس بات کی امید رکھنا کہ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کریں گے بے سود ہی ہوگا، لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ وہ لوگ اور وہ پارٹیاں جو سیکولرازم کی دعویدار ہیں اور فرقہ پرستوں کے خلاف الیکشن کے موقعوں پر کچھ اُچھل کود بھی کرلیتی ہیں، انہوں نے بھی مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

سچر کمیٹی کی رپورٹ سے یہ ثابت کرتی ہے کہ مسلمان اس ملک کی سب سے زیادہ پچھڑی ہوئی قوم ہے اور سب سے زیادہ وہ ٹھیکروں اور ٹھوکروں کا شکار ہوئی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ اس ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانے میں مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانیاں دی ہیں، لیکن مسلمانوں کو الزامات کے سوا آج تک کچھ بھی نہیں ملا۔ دنیا جانتی ہے کہ مسلمان دہشت گرد نہیں ہے، لیکن مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دے کر انہیں ہمیشہ نشانہ پر رکھا جاتا ہے اور بے قصور مسلمانوں کو جیلوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ہزاروں بے قصور مسلمان آج بھی جیلوں میں کس مپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ازراہ سیاست اور ازراہ مصلحت کچھ مسلم قائدین ان بے قصور مسلمانوں کی حمایت وقتاً فوقتاً کرتے ہیں، لیکن وہ بھی صرف ان پارٹیوں کے اشارے پر جن کو سرخرو رکھنے کی ذمہ داریاں وہ کسی غرض کی وجہ سے نبھا رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس ملک میں ہزاروں لوگ جیلوں میں ہیں، ہزاروں ظلم وستم کا نشانہ بن کر اللہ کو پیارے ہوگئے اور ہزاروں کی زندگیاں بے جا ظلم وستم کی وجہ سے برباد ہوگئی ہیں۔ کچھ سیدھے سادے مسلمانوں کو سرکار کے بٹتے ہوئے لیپ ٹاپ اور تمغے ... بھی تو تقر

آتے ہیں لیکن وہ خون دکھائی نہیں دیتا جو مسلم علاقوں میں بے دریغ بہادیا جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ فرقہ پرستوں سے زیادہ ہمیں صدمات ان لوگوں نے پہنچائے ہیں جو سیکولرازم کے دعویدار ہیں اور کڑوا سچ یہ ہے کہ خود ہمارے اپنے قائدین بھی "بکاؤ" مال بنے ہوئے ہیں۔ یہ ایک کرسی کی خاطر وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جسے دیکھ کر کوئی بھی غیرت مند انسان برداشت نہیں کرسکتا۔ ہم مانتے ہیں کہ ملک کی فضا دن بہ دن مسموم ہورہی ہے اور آسمانِ انسانیت پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں، لیکن اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ خود ہمارے قائدین کی صفوں میں انتشار ہے اور وہ ان برے حالات میں بھی مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں، انہیں صرف اپنی، اپنی جماعت کی، اپنے گھر والوں کی اور اپنے خاندان کی فکر ہے اور اپنی عزت اور اپنے اقتدار اور اپنی سرخروئی کی خاطر وہ ہزار جتن کرتے ہیں، اپنی بچی اور جھوٹی شان کے لئے احتیاط کے ساتھ سچ بھی بولتے ہیں اور بے شمار مرتبہ جھوٹ بھی۔ ایسے قائدین کی سرمستیوں نے اس قوم کو بربادی کی آخری منزلوں تک پہنچادیا ہے۔ عوام کو تو ان حالات پر دکھ بھی ہے وہ رنجیدہ بھی ہیں اور حد سے زیادہ خوف زدہ بھی ہیں، لیکن لیڈروں کے چہروں پر آج بھی لالی ہے۔ کپڑے آج بھی ان کے اُجلے ہیں اور ان بینک بیلنس میں ان حالات میں بھی لحہ بہ لحہ اضافہ ہورہا ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے قوم کی بربادیوں کی بنا پر بھی کئی نیتاؤں کی تقدیر چمک گئی ہے تو غلط نہیں ہوگا، کیوں کہ قوم کی بربادیوں کی بنا پر جو دولت پوری دنیا سے اکٹھی ہوتی ہے اس دولت میں نیتاؤں کی اولادیں برابر کی شریک ہوتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ قوم کی حماقتوں، نادانیوں اور ایک خدا سے غداریوں کی سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ قوم پر اللہ نے ایسے قائد مسلط کردیئے ہیں جنہیں اپنے سوا کسی کی فکر نہیں ہے اور جو انسانیت کی آڑ میں حیوانیت کے ثبوت پیش کررہے ہیں تو ہرگز ہرگز غلط نہیں ہوگا۔ اللہ سے دعا کریں کہ قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرے تاکہ اس کو ظالم حکمرانوں سے بھی نجات مل جائے اور مفاد پرست قسم کے قائدین سے بھی۔

ناکامی کا دکھ

سوال از: (نام مخفی)

الحمد للہ میں آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" کی قاری ہوں جو دینی رہنمائی کے ساتھ ساتھ ایک روحانی تحریک بھی ہے اور خدا سے دعا ہے کہ اس کا ساتھ ہمیشہ بنا رہے۔

محترم بزرگ میری تکلیف یہ ہے کہ میں مسلسل کوئی نہ کوئی پریشانی سے دوچار رہتی ہوں، اپنوں نے بھی ظلم ڈھانے اور غیروں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور دشمنوں کی پے درپے سازشوں نے جینا محال کردیا ہے۔ بھائیوں نے بھی دھوکے سے میرے والدین کی زمین اپنے نام کرلی اور وہ بھی تکلیفیں دے کر اور جو بچ گیا اس کے لئے سازشوں کے جال پھیلا رکھے ہیں۔ غرض کہ گھر پر روزگار پر، ہم پر ہر طرح کے جادو وبندش کردی گئی ہے۔ جب بھی کوئی کام ضرورت زندگی کے لئے کرنا چاہتی ہوں پورا نہیں ہوتا، محنت کرنا چاہتی ہوں مگر نہ ذریعہ ہے نہ وسیلہ، میرے ہر کام میں رکاوٹ پڑتی ہے اور اس کے برعکس میری ساتھیوں کے کام بن جاتے ہیں اور میں باوجود کوشش کہیں نہ کہیں اٹک جاتی ہوں۔ ذہن ہمیشہ ماؤف رہتا ہے، یادداشت بھی حد درجہ کمزور ہوچکی ہے، دماغ وجسم پر ہر وقت سستی غالب رہتی ہے۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ مجھے نماز میں رکعتیں تک یاد نہیں رہتی، اندازے سے پڑھتی ہوں، اگر میں پھر سے شروع کروں تو پھر وہی ہوتا ہے۔ دوران نماز میں بے چینی رہتی ہے، نماز سے دل اُٹھ جانا چاہتا ہے جو بھی سوچتی ہوں پورا نہیں ہوتا اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ کئی میل کا سفر کیا ہے، اتنی تھکن ہوتی ہے، کئی عاملین سے رجوع ہوئی تھی، مگر کامل حضرات نظر نہ آئے۔

ہاشمی صاحب معافی چاہتی ہوں، کئی عاملین نے اپنے علم کو ذریعہ معاش کا بنا رکھا ہے، علاج ہو یا نہ ہو فیس ادا کرنا ضروری ہے، لیکن جو میری طرح نہ خود کفیل ہے اور مجبور ہے وہ کہاں سے علاج کروائیں۔

محترم بزرگ پھر بھی اس ناچیز نے کئی طرح کے علاج کروائے، اب استطاعت نہیں۔ روحانی علاج، ڈاکٹری علاج سے زیادہ مہنگا ثابت ہورہا ہے اور میرا مرض تو لاعلاج بن چکا ہے، کسی نے تصدیق کی کہ جادو ہے تاکہ تم بستر مرگ پر چلی جاؤ اور ہر طرح سے تباہ وبرباد ہوجاؤ، مجھے ہمیشہ پریشان حال خواب نظر آتے ہیں جس میں میری چپل ٹوٹ جاتی ہے یا پھر گم ہوجاتی ہے اور میں ہمیشہ اضطراب میں کھڑی رہ جاتی ہوں اور میرے ساتھ کئی لوگ ہوتے ہیں وہ آسانی سے پہنچ جاتے ہیں [illegible] یہ کیفیت تب ہوتی ہے جب میں کوئی اہم کام کرتی ہوں یا کوئی [illegible] بھیج دیتی ہوں اور پھر واقعی میں کوئی نہ کوئی مضمون میں فیل ہوجاتی ہوں یا

پھر وہ کام ناکام ہو جاتا ہے۔ کبھی خواب میں سانپ نظر آتے ہیں اور کبھی خواب میں دشمن حملہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور میرے ہاتھ پیر بے بس ہو جاتے ہیں۔

میں جو بھی وظیفہ شروع کرتی ہوں پھنسا پڑتا ہے یا پھر اس میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ والا وظیفہ بھی شروع کیا تھا مگر اس میں بھی رکاوٹ پڑتی ہے۔ آپ کے ادارے سے لوح شمس اور لوح زحل بھی منگایا تھا مگر فرق محسوس نہ ہوا۔ کوئی کہتا ہے کہ زبردست جادو و بندش کی گئی ہے اور گنڈے سے ہی توڑ ہوگا۔ ایک بار آپ نے میرا استار برج جدی ستارہ زحل بتایا تھا، کیا اس طرح ستارہ ظلم ڈھاتا ہے۔

محترم بزرگ آپ میرے مرض کی تشخیص کیجئے اور اپنے علم سے بتائیں کہ مرض کیا ہے اور علاج بھی۔ خط کی طوالت پر معافی چاہتی ہوں، ہر مرض لکھنا ضروری سمجھا اگر آپ اس خط کو اپنے رسالے میں جگہ دیں تو عین نوازش ہوگی اور جملہ مقاصد کے لئے کوئی زود اثر تعویذ بھی بتا دیں۔ خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔

جواب

تمہارا خط محرومیوں کی ایک داستان ہے جسے پڑھ کر دکھ ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل کے عاملین اللہ کے بندوں کو فریب دینے میں مصروف ہیں، بہت سے عاملین تو روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں، لیکن حلیہ کچھ اس طرح کا بنائے رکھتے ہیں کہ جیسے ابھی ابھی عالم برزخ سے براہ راست نازل ہوئے ہیں اور جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بندوں کی خدمت اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے بطور خاص دنیا میں روانہ کیا ہو۔ یہ لوگ دونوں ہاتھوں سے اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں، بے شک یہ ایک قابل افسوس بات ہے لیکن اس سے بھی زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ اللہ کے بندے ایسے لوگوں کے فریب میں بہ آسانی آرہے ہیں اور اپنی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے جوق در جوق ان کی دکانوں میں آرہے ہیں اور انہیں تقویت پہنچا رہے ہیں۔ عیاری اور مکاری بہت بڑا جرم ہے، لیکن عیاری اور مکاری کو تقویت پہنچانا بھی ایک طرح کا جرم ہے اس سے اپنا تو نقصان ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے دوسرے سادہ لوح بندوں کے لئے ہم ایک خندق کھودنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ جہالت اور گمراہی بری چیزیں ہیں لیکن جہالت اور گمراہی کو فروغ دینے میں معاونت کرنا بھی بہت بری بات ہے۔ ایک طویل عرصہ سے یہ شور مچ رہا ہے کہ غلط قسم کے عاملین اللہ کے بندوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور ان کی جیبیں کاٹ رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہزاروں کی تعداد قطار در قطار ایسے عاملین کی دکانوں پر لوگ کھڑے ہیں کہ انہیں مضبوط اور مستحکم کرنے کی روش اپنائے ہوئے ہیں۔

بازاری قسم کے عاملین کا حال یہ ہے کہ وہ زیادہ تر مریضوں کو جادو اور کرنی اور کرتوت بتا کر ڈراتے ہیں پھر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ جادو کی ایک حقیقت ہے، اس کا انکار دن میں سورج کا انکار کرنے کے برابر ہے، لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آج کل لوگوں کو وہم بھی بہت ہو گیا ہے اگر کوئی کسی کو گھور کر دیکھ لے تو وہ سوچنے لگتا ہے کہ بس اب یہ جا کر اس پر جادو کرادے گا۔ گھر میں جو جھگڑے ہوتے ہیں یہ ہمیشہ سے ہیں اور شاید ہمیشہ رہیں گے۔ زیادہ تر جھگڑے عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں اور خاندان میں عورتیں ہی عورتوں کی مخالف بن کر کھڑی رہتی ہیں۔ دیورانی، جٹھانی، ساس، بہو، نندیں وغیرہ یہ وہ رشتے ہیں جن میں مٹھاس برائے نام ہوتا ہے۔ یہ رشتے ہر خاندان میں کھٹاس سے بھرے رہتے ہیں، ان رشتوں میں اگر جہالت کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے تو ان رشتوں کی زہرناکی اور بھی بڑھ جاتی ہے علاوہ سوئے اتفاق سے ان رشتوں میں خوف خداوندی کا تصور نہ ہو تو پھر وہ جھگڑے جو ان رشتوں سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں ان میں وحشت اور بربریت پوری طرح رقص کرنے لگتی ہے۔ ان رشتوں میں کرنی کرتوت کے معاملات تو چلتے ہی ہیں، لیکن ان رشتوں کے درمیان جب جہالت عام ہو اور خوف خداوندی کا دور دور تک کہیں پتہ نہ ہو تو پھر ایسی ایسی بدگمانی پیدا ہوتی ہیں کہ بس الامان والحفیظ۔

یہ تمام جھگڑے عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان جھگڑوں کا شکار وہ مرد بھی ہوتے ہیں جو عورتوں کے غلام ہوتے ہیں یا پھر عورتوں سے متنفر، جو لوگ اعتدال پر ہوتے ہیں وہ ان جھگڑوں کا اثر زیادہ قبول نہیں کرتے، لیکن ہمارے معاشرے میں اکثر ان مردوں کی ہے جو راہ اعتدال سے ادھر اُدھر رہتے ہیں اور بری طرح افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ مردوں کی بے راہ روی کی وجہ سے غلط قسم کی عورتوں کو من مانیاں کرنے کا موقع ملتا ہے اور ان مردوں کا سہارا لے کر ہر جھگڑے کو وہ ضرب دینے میں کامیاب ہو جاتی ہیں اور خاندان میں اس قدر انتشار و اضطراب پھیل جاتا ہے کہ پھر اس سے نجات پانے کی کوئی شکل ہی باقی

نہیں رہتی۔

آپ کے گھر میں جو کچھ ہوا ہے اور آپ جس طرح کی محرومیوں کا شکار رہی ہیں وہ سب ان ہی جھگڑوں اور ان ہی بے انصافیوں کا شاخسانہ ہے اور جب آپ ان خرافات سے نجات پانے کے لئے عاملوں کے پاس گئیں تو انہوں نے بھی اپنے اپنے ظرف کے مطابق آپ کو دل کھول کر لوٹا ہے اور آپ کا بے وقوف بنایا ہے۔

آپ پر کچھ نہ کچھ اثرات ضرور ہیں اور جادو کی بھی آپ کسی قدر لپیٹ میں ہیں، لیکن صورت حال ایسی نہیں ہے کہ آپ کو ان اثرات سے نجات نہ مل سکے۔ غالباً ہم نے اس سے پہلے بھی آپ کی کچھ رہنمائی کی تھی اور اس خط کے جواب میں بھی ہم آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

آپ روزانہ نماز فجر کے بعد "یَاسَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ "یَاحَفِیْظُ" عصر کے بعد سو مرتبہ اور مغرب کے بعد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب تین سو مرتبہ۔ عشاء کی نماز کے بعد دو نفلیں بہ نیت قضائے حاجت پڑھا کریں اور اس میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کٰفِرُوْن ۱۰ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھا کریں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد دائیں ہتھیلی پر "یَاسَمِیْعُ" لکھ لیا کریں اور بائیں ہتھیلی پر "یَامُجِیْبُ" اس کے بعد اپنی حفاظت اور اثرات سے نجات کی دعا کیا کریں۔ دعا کے بعد دونوں ہتھیلی پر لکھے ہوئے اسماء الٰہی کو چاٹ لیا کریں ـــــ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں اور تعویذ خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ ہر قسم کے اثرات سے نجات ملے گی اور آہستہ آہستہ تندرستی بحال ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن			
۳۲۲	۶۴	۱۱۰	۱۳۶
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۶۵
۱۳۳	۱۱۲	۶۲	۳۲۰
۶۳	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو مزید ہمت اور استقلال عطا کرے اور آپ کو تمام مصائب اور ہر قسم کے اثرات سے نجات عطا کرے آمین۔

اگر آپ کا ستارہ زحل ہے تو سنیچر کے دن سورۂ نوح ایک بار پڑھنے کا معمول رکھیں اور اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ اس معمول سے بھی آپ کو بہت سارے فائدے محسوس ہوں گے اور آپ کو ایک طرح کی تقویت حاصل رہے گی۔

ایک حسرت یہ بھی

سوال از: (نام مخفی) ـــــــــــ اورنگ آباد

محترم بزرگ ایک خواہش ایک حسرت لے کر حاضر ہوئی ہوں، اللہ کا احسان ہے کہ ایک بار آپ کے چمکتے دمکتے رسالہ "طلسماتی دنیا" میں میرا ایک خط کا جواب شائع ہوا تھا، پڑھ کر دل مسرور رہا۔ امید ہے کہ آپ میرے خط کو رسالے میں شائع کر کے شکریہ کا موقع عطا کریں گے۔

محترم مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں کہ جس کو درد والے مریض پر پڑھ کر دم کریں تو درد فوراً ختم ہو جائے، بلکہ درد کو کھینچا جا سکے، اس طرح اگر گھبراہٹ والے مریض پر پڑھ لے تو فوراً گھبراہٹ ختم ہو جائے اور نیند کے مریض پر بھی اثر دکھائے اور سکون نیند لائے۔ ایک ایسا عمل ہو یا وظیفہ جس کو کرنے کے بعد ایسا فوراً اثر دکھائے کہ عقل دنگ رہ جائے جس کو پڑھنا زیادہ طویل نہ ہو یا ہمیشہ تھوڑا تھوڑا پڑھنے میں عمل قابو میں رہے۔ ایسا وظیفہ یا عمل اس ناچیز کو عنایت کر دیں۔

محترم شاید میرے سوال کا حل کچھ مشکل ہو مگر مجھے پورا یقین ہے کہ کلام الٰہی میں ہر چیز کو ممکن کرنے کی طاقت ہے خدا کے لئے مجھے وہ عمل یا آیت بتادیں اور اس خط کو اپنے رسالے میں تھوڑی سی جگہ دے کر شائع کر دیں تو آپ کی تہہ دل سے شکر گزار رہوں گی۔

جواب

قرآن حکیم کی آیت وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد مکمل کر لیں۔ اگر روزانہ اتنا پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر ۱۰۴۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۱۲۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کریں، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ جس کسی پر دم کرنا مقصود ہو تو کچی زمین پر یا زمین پر ریت بچھا کر ایک پاک صاف نیا چاقو لیں جس سے کوئی کاٹی نہ گئی ہو اور اس پر ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں اور زمین پر یا ریت پر اس طرح تین لکیریں کھینچ دیں۔

اس کے بعد ایک بار درود شریف پڑھ کر پھر سات بار مذکورہ آیت پڑھیں اور مریض کو سامنے رکھیں، پھر اوپر سے نیچے ایک لکیر کھینچ دیں، اسی طرح تین لکیریں کھینچنی ہیں، انشاء اللہ اسی وقت مریض کو آرام مل جائے گا۔
لکیریں دوبارہ پہلی لکیروں کو کاٹتے ہوئے اس طرح کھینچیں۔
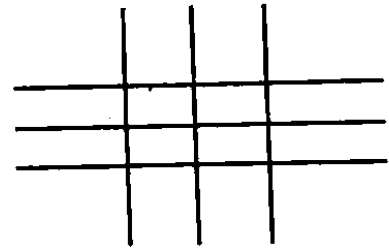
اس عمل سے دانت کا درد، بخار، پیٹ کا درد، سر کا درد وغیرہ کی کاٹ کی جا سکتی ہے، لیکن عمل اور کاٹ اسی وقت کارگر ہوگی جب مذکورہ آیت کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

عمل کی اجازت

سوال از: محمد اقبال ــــــــــــ ایلور

گزارش یہ ہے کہ میں محمد اقبال محمد شریف تقریباً ۵ سال سے آپ کی مختلف کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں، اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی دعاؤں سے جو بھی عملیات کشکول سے ملے ہیں وہ کامیاب رہے۔ خدا آپ کو اس کا اجر دے آمین۔

فی الوقت میرے پاس آپ کی کتابوں میں سے تحفۃ العاملین، اعداد کا جادو، اعداد بولتے ہیں، علم الحروف، کشکول عملیات، مجرب عملیات نمبر، جادو ٹونا نمبر، عملیات شر نمبر، درود شریف نمبر، جنات نمبر، بچوں کے نام رکھنے کا فن، جانوروں کے طبی فائدے، عملیات تسخیر اور بہت سی کتابوں کا ذخیرہ ہے، ساتھ ہی ہر ماہ طلسماتی دنیا کا شمارہ موجود ہے جس کو بہت ہی پابندی سے مطالعہ کرتا ہوں پر مشکل یہ ہے کہ کہیں آپ نے لکھ دیا ہے کہ صرف شاگردوں کو ہی اجازت ہے، دیگر احباب اجازت لیں جس کے لئے کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔

مثلاً ہماری کچھ پریشانیوں کا حل میں نے علم الاسرار میں دیکھا اور کئی بار فون لگایا پھر ناکامی ہی ملی اس طرح تو ہم فوراً کوئی عمل ضرورت کے مطابق کر نہیں سکتے۔ برائے کرم اس کتاب کے عملیات کی اجازت دے کر شکریہ کا موقع دیں اور کوئی ایسا راستہ بتا دیں کہ آپ سے ایک یا پھر دوبار میں بات ہو جائے، یہاں تک کہ کئی سوالات اور مسئلہ ہم نے لکھ کر اسپیڈ پوسٹ آپ کو جون ۲۰۱۲ء میں کیا، اس کی رسید بھی ہے، پر آج تک اس کا بھی جواب موصول نہیں ہوا۔ برائے مہربانی مدد فرمائیں۔

جواب

جو لوگ باقاعدہ ہمارے شاگرد نہیں ہیں، انہیں بھی ہم اجازت طلب کرنے پر اپنی دو کتابوں (علم الاسرار اور کشکول عملیات) کی اجازت دے دیتے ہیں، لیکن ہمارا مشورہ یہی ہے کہ جب تک اس فن کی باقاعدگی کے ساتھ ریاضت ادا نہ کر دی جائیں دوسروں کے لئے تعویذ کرنے سے گریز کریں۔ جو لوگ اس فن کی شدھ بدھ حاصل کرنے کے لئے محنت کے لئے تیار نہ ہوں تو ان کو اس فن سے استفادہ کرنے کا حق ہی کیا ہے، استفادہ کرنے کا اصل حق ان ہی کو پہنچتا ہے جو اس فن کی بنیادی ریاضتوں کو پورا کرنے کے بعد بھی اس فن کی دیگر کتابوں کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ کسی کی رہنمائی میں اپنا روحانی سفر جاری رکھنے کی ذمہ داری نباہ رہے ہوں۔

آپ ہماری کتابوں اور رسالوں سے استفادہ کر رہے ہیں، خوشی کی بات ہے اس سے زیادہ خوشی ہمیں اس وقت ہوگی جب آپ اس فن کی باریکیاں سمجھنے کے لئے کسی معتبر عامل سے مسلسل اپنی وابستگی رکھ سکیں گے۔ اور اس فن کو باضابطہ سیکھنے کا حق ادا کریں گے تاہم آپ کو ہم نے اپنی دو اہم کتابوں کی اجازت دیدی ہے، ان سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

شاید اخلاص کی وجہ سے

سوال از: سید گلزار احمد ———— کشمیر

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ کا سایہ امت مسلمہ پر قائم اور دائم رہے اور امید ہے کہ آپ کی صحت ٹھیک ہوگی۔ مزید عرض یوں ہے کہ سال ۲۰۱۲ء سے میں آپ کی شاگردی میں ہوں اور آپ صاحب نے جو کتابچہ میری تربیت کے لئے بھیجا تھا وہ آپ صاحب کی دعا اور اللہ پاک کے کرم وفضل سے نہایت پابندی کے ساتھ مکمل کیا۔ فدوی نے مکمل کرنے کے بعد آپ صاحب سے خط کے ذریعہ رجوع کیا تھا اور اس سلسلے میں دو خطوط ارسال کئے تھے لیکن بدقسمتی سے ان کا جواب نہ ملا۔ شاید یہ میری ہی کوتاہی ہوئی ہے، جس کا یہ نتیجہ اخذ ہوا ہے۔ جیسا کہ ناامیدی کفر ہے، اس بات کو دل میں رکھ کر پوری توجہ، لگن وامید کے ساتھ یہ خط ارسال کررہا ہوں، چونکہ آج کل بہت تنگ کرتے ہیں، بس یہ بات دل ودماغ میں ہے کہ محترم صاحب نے ابھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی ہے، اس لئے اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا ہوں کہ عملیات کا استعمال از خود کروں۔ جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کرچکا ہوں کہ یہاں کچھ لوگ عملیات کا تو استعمال کرتے ہیں لیکن کچھ ایسی بدعت وشرکیہ نظام کیا کہ لوگ اب خدا سے مانگنے کے بجائے ان ہی کو حاجت روا سمجھنے لگے ہیں اور دن بہ دن سماج اس دلدل میں پھنستا ہی جارہا ہے۔ اس لئے آپ صاحب سے مؤدبانہ گزارش ہے مجھ پر عنایت کرکے میرے خط کا جواب ومزید تربیت کا ارادہ فرمائیں وہ آپ صاحب کی عین نوازش ہوگی۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے تربیت کے کتابچے کو مکمل کرلیا۔ اس کے بعد آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ سورہ یٰسین کی تلاوت روزانہ ایک مرتبہ کرتے رہیں اور روزانہ کاپی پر نقش مثلث اور نقش مربع چاروں عناصر سے ایک ایک بار لکھتے رہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اب انہیں پانی میں بہانے، جلانے، درخت پر لٹکانے اور زمین میں دبانے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن روزانہ ان کا لکھنا ضروری ہے۔ جب آپ خدمت خلق میں مصروف ہوجائیں گے تو نقوش کے لکھنے کا سلسلہ خود بخود جاری رہے گا، لیکن جب تک آپ خدمت خلق میں مصروف نہ ہوں تب تک ان کو کاپی پر پابندی سے لکھتے رہیں۔

بے شک دنیا میں بدعتیں بھی پھیلی ہوئی ہیں اور شرک اور ضلالت کے سلسلے بھی چل رہے ہیں اور ان دنوں تو خرافات کی کوئی حد ہی باقی نہیں رہ گئی ہے۔ ان سب چیزوں کو دیکھ کر آپ کا دل کڑھتا ہوگا۔ ایک سچے مسلمان کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ دنیا میں بکھری ہوئی خرابیوں پر اپنے دل میں دُکھ محسوس کرے، لیکن ان برائیوں اور خرابیوں کی وجہ سے ہر شخص خواہ وہ کتنا بھی مخلص کیوں نہ ہو عامل بن کر نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ بدعتیں اور یہ مروجہ شرک یہ جواز پیدا نہیں کرتا کہ مخلصین قلم کاغذ لے کر بیٹھ جائیں اور تعویذ گنڈے شروع کردیں۔ آپ نے بنیادی ریاضتوں کا حق ادا کردیا ہے۔ اب آپ فن کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں۔

ہماری ترتیب دی ہوئی تحفۃ العالمین کا مطالعہ گہرائی کے ساتھ کریں، یہ کتاب آپ کی مکمل رہنمائی کرے گی آپ کو پتہ چلے گا کہ نقش کس طرح بنایا جاتا ہے اور مختلف آیتوں اور اسماء الٰہی کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جاتی ہے۔ جب آپ روحانی عملیات کی ان باریکیوں سے باخبر ہوجائیں گے تب ہی آپ معاشرے میں بکھری ہوئی غلاظتوں کو صاف کرسکیں گے، اگر آپ نے خدمت خلق کرنے میں جلدی کی اور فن کو کماحقہٗ حاصل کرنے میں کوتاہی برتی تو پھر آگے چل کر آپ غلط لوگوں کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ ۲۰۱۲ء میں شاگرد بنے تھے ۲۰۱۴ء کے آخر تک آپ اپنی معلومات میں مزید اضافہ کریں۔ جب یہ سمجھ لیں کہ آپ نقش بناسکتے ہیں اور آپ کے اندر مرض کو پرکھنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی ہے تو پھر آپ اس میدان میں اتر کر خدمت خلق شروع کردیں، لیکن اس وقت ہماری رائے یہ ہے کہ ابھی آپ کے اندر وہ صلاحیت اور وہ مہارت نہیں ہے جو ایک معتبر عامل کے لئے ضروری ہے۔ یاد رکھئے کہ جب آپ اس میدان میں قدم رکھیں گے تو آپ کی مخالفت بازاری قسم کے عاملوں کی طرف سے آندھی اور طوفان کی طرح چلے گی اور آپ اسی وقت ثابت قدم رہ سکیں گے جب آپ کو اپنے بچاؤ کے لئے روحانی علوم کی مکمل دسترس حاصل ہو اور آپ کے پاس وہ روحانی ہتھیار موجود ہوں کہ جن کے ذریعہ آپ اپنا دفاع کرسکیں۔ اس لئے چھوٹے موٹے علاج اگر آپ کرنا چاہیں تو کرلیں لیکن باقاعدگی کے ساتھ اس میدان میں جدوجہد کرنے کی ابھی غلطی نہ کریں، کم سے کم چھ ماہ تک فن کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور متاثر لوگوں کے لئے صرف دعا کریں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

زندگی کے پیچ وخم

سوال از: خواجہ محمد غفار علی خاں ـــــــــــ گلبرگہ

میں کم عمری یعنی بچپن سے کسی روحانی مرض کا شکار ہوں، پتہ نہیں وہ مرض سحر کی وجہ سے ہے یا پھر کسی اور وجہ سے ہے۔ مرض کی اور تکلیف کی کیفیت یہ ہے کہ سر میں، کنپٹیوں میں، تالو میں، گردن اور شانوں میں ہمیشہ درد رہتا ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کی قوت بھی ماؤف ہو جاتی ہے۔ مرض کی شدت میں دورہ سا پڑتا ہے، اس وقت بائیں جانب معدے سے لے کر فم معدہ اور اس کے اوپر سینہ میں ایک قسم کا شدید درد اور کھنچاؤ ہوتا ہے اور کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تکلیف بڑھ جانے پر موت بھی واقع ہو جائے گی۔ اندرونی طور پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کسی چیز کا بسیرا ہے جو میرے اندرونی وجود پر مسلط ہے اور مجھے پریشان کرتی رہتی ہے، کبھی کبھی خوف وہراس کا عالم چھا جاتا ہے، احساس کمتری کا بھی شکار ہو جاتا ہوں، کسی کی ناگوار گفتگو یا پھر مرضی کے خلاف کوئی حرکت سرزد ہو جائے تو بیحد غصہ اور شر پیدا ہو جاتا ہے، اس وقت میں اپنے آپ کو بے قابو پاتا ہوں۔ نمازوں کی پابندی بھی نہیں ہو پاتی ہے، روحانی طاقت وقوت پیدا ہونے کے لئے ذکر واذکار اور عبادت کرنے پر بے حد تکلیف بڑھ جاتی ہے اور شر حد سے زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے، کچھ ماہ سے کوئی چیز حاضر ہو رہی ہے، اکثر پونم سے پہلے یا اماوس سے پہلے حاضری کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے اور گفتگو کا یا پھر خود بخود کچھ باتوں کا اظہار ہوتا رہتا ہے، مگر مجھے کامل طور پر ہوش نہیں رہتا ہے، مجھے ساری رات نیند نہیں آتی ہے، تکلیف اور بے چینی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکمت (یعنی طب یونانی) کے فن سے نوازا ہے، مگر روزی کا مسئلہ یہ ہے کہ چند روز روزی نصیب ہوتی ہے بعدہٗ کئی ماہ تک روزی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے تنگ دستی، مفلسی، محتاجی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کبھی کبھی تو نوبت فقر وفاقہ تک پہنچ جاتی ہے، ذلت، رسوائی، بدنامی کا بھی کبھی کبھی سامنا کرنا پڑتا ہے، بے گھر، بے روزگار، بے یار ومددگار و بے سہارا ہو کر رہ گیا ہوں۔ اکر لوگ چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا دوست واحباب مجھ سے خلاف ہو جاتے ہیں، میرے سامنے ایک رویہ رکھتے ہیں اور میرے پیچھے ایک رویہ رہتا ہے، اکثر وبیشتر مجھے دھوکہ، فریب، مکاری، دغابازی، بے وفائی نصیب ہوتی ہے، جب ایسا ہوتا ہے تب میرے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور مجھے دلی اور روحانی تکلیف ہوتی ہے۔

میری دلی خواہش رہی ہے کہ ہم سب بھائی بہنیں آپس م محبت سے رہیں مگر لاکھ کوشش کے بھی میری یہ خواہش ایک خوا رہی۔ بفضلہٖ تعالیٰ میری اہلیہ انجم گوہر بنت سلیمہ بیگم نیک سیرت او ہے اور وہ ہر وقت میری حوصلہ افزائی کرتی رہتی ہے، مجھے دو لڑ ایک لڑکا ہے، بڑی لڑکی کا نام میمونہ خانم، لڑکے کا نام محمد حبیب خان، لڑکی کا نام مدیحہ ناز خانم ہے۔ میں اپنے اہل خانہ کی کسی ط کوئی کفالت نہیں کر پا رہا ہوں۔ زندگی کے حالات کی وجہ سے تعلیم وتربیت بھی نہیں ہو پا رہی ہے۔

ناچیز شہر گلبرگہ شریف (کرناٹک) کی مشہور ومعروف ہستی زمانہ پیر طریقت حضرت شیخ شاہ محمد تاج الدین جنیدی قادری چشتی العالی جو شیخ دکن بندگی مخدوم حضرت شیخ شاہ محمد سراج الدین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ کے سجادہ نشین ہیں، حضرت عالی ارادت وبیعت کا شرف بھی حاصل ہے۔ پیر قبلہ کی دعاؤں سے او کے ان بزرگوں کی دعاؤں سے تھوڑی عافیت نصیب ہے۔ ونہ زند بے حد مشکل سا ہو جاتا ہے۔ بچپن سے اب تک حالات کا سا مقابلہ کرتے کرتے بہت تھک گیا ہوں، اس سے پہلے کہ مایوس او ہو جاؤں میری آپ عالی مقام سے ادباً گزارش والتجا ہے کہ میری فرمائیں اور یہ سب کچھ کیوں اور کس وجہ سے ہے آگاہ فرمائیے سب کا کیا حل اور علاج ہے، عنایت فرمائیے۔ میں آپ عالی م قیامت ممنون ومشکور رہوں گا۔

جواب

آپ گردشوں کا بھی شکار ہیں اور آسیبی اثرات میں بھی اس لئے آپ کو مکمل روحانی علاج کی ضرورت ہے۔ جب تک معتبر عامل سے رجوع نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کو ان سے کلی طور پر نجات حاصل نہیں ہوگی، ویسے اللہ بہت بڑا ہے و بغیر علاج کے کسی کو بھی شفا اور صحت عطا کر سکتا ہے۔ جب تک عامل سے رجوع نہ کریں اس وقت تک آپ ۲۱ پرچوں پر لکھیں۔ اَنَا ضَعِیْفٌ مِسْکِیْنٌ مُحْتَاجٌ اَنْتَ جَلِیْلٌ کَ اُنْصُرْنِیْ یَاخَالِقَ اکبر روزانہ ایک پرچہ آٹے میں گولی بنا ک ڈالیں اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۸	۲۵۹۴	۲۵۹۷	۱
۲۵۹۶	۲	۷	۲۵۹۵
۳	۲۵۹۹	۲۵۹۲	۶
۲۵۹۳	۵	۴	۲۵۹۸

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وذراء وبراء مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَارِقِ الاَّ طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰن. اس نقش کو اپنی بیوی کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

روزانہ عشاء کی نماز کے بعد یَاحَاضِرُ یَانَاظِرُ یَاشَافِعُ یَاحَیُّ یَامَالِکُ کو ۱۰۰ امرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر ایک بار درود شریف۔ بیوی سے کہیں وہ عشاء کے بعد ۱۳۷ امرتبہ یَاوَاسِعُ پڑھا کریں۔ باقی سب بچوں کو تاکید کردیں کہ وہ صبح شام ۱۳۱ امرتبہ یَاسَلَامُ کا ورد رکھیں۔

آپ چلتے پھرتے درود عام پڑھا کریں، انشاء اللہ حالات میں زبردست تغیر پیدا ہوگا اور زندگی میں ایک عظیم انقلاب آئے گا۔ تاہم آپ کسی عامل سے بھی مل لیں اور اپنا باقاعدہ علاج کرالیں تو بہتر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو مذکورہ تمام مصائب، تمام ارضی اور سماوی آفتوں سے نجات دے آمین۔

اگر آپ یہ صدقہ بھی اپنے اور اپنے بچوں کی طرف سے دیتے رہیں تو بہتر ہے، حسب وسعت کچھ رقم جمعہ کی شب میں سکوں کی صورت میں اپنے تکیہ کے نیچے رکھ دیا کریں اور جمعہ کی نماز کے بعد اس کو فقیروں میں تقسیم کردیا کریں۔ کم سے کم سات جمعوں تک اس صدقہ کو جاری رکھیں، وسعت ہو تو ہمیشہ یہ صدقہ کرتے رہیں، انشاء اللہ آفتوں سے نجات ملے گی۔

☆☆☆☆☆☆

بہ سلسلہ علم الاعداد

اعداد کی موافقت کا اندازہ کیجئے

آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ کچھ لوگوں کے ساتھ آپ کے تعلقات ہمیشہ ہمیشہ یا کم از کم نارمل تو رہتے ہیں، جب کہ کچھ لوگوں کے ساتھ آپ کے تعلقات میں خواہ مخواہ بھی ایک طرح کی کشیدگی برقرار رہتی ہے۔ بظاہر آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان کسی بھی طرح کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا لیکن پھر بھی دلوں کے درمیان کا فاصلہ کبھی کم نہیں ہوتا اس کی وجہ اعداد کے درمیان جو دوری ہوتی ہے بس وہی اپنا رول ادا کرتی ہے اور آپ کچھ لوگوں سے ہمیشہ دور ہی رہتے ہیں اور دونوں کے درمیان خواہ مخواہ کی ناراضگی ہمیشہ برقرار ہی رہتی ہے۔ اس بارے میں یہ جاننے کے لئے کہ آپ کے لئے کونسے اعداد قربت کے اور کونسے اعداد دوری کا سبب بنتے ہیں۔ آپ اپنی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد برآمد کریں، تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اس طرح برآمد ہوتا ہے۔

مثلاً کسی کی تاریخ پیدائش ۱۵/ اکتوبر ۱۹۹۸ء ہے تو اس تاریخ پیدائش کا مفرد اس طرح برآمد ہوگا۔

۱۵_۱۰_۱۹۹۸ ۱۵۱۰۱۹۹۸=۳۴=۷

مفرد عدد اعداد کو باہم جوڑنے کے بعد ۷ بنا۔

یا مثلاً اگر کسی بچے کی تاریخ پیدائش ۲/ فروری ۲۰۱۴ء ہے تو اس تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اس طرح نکالیں۔ ۲۲۲۰۱۴=۱۱=۲ اس تاریخ پیدائش ۲ رہا۔ اس طرح پہلے اپنی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد نکال لیں۔ اس کے بعد ذیل میں دی ہوئی تفصیل کو دیکھیں۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے تو آپ کے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہمیشہ بہتر رہیں گے، جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲، ۴، ۷ ہو۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہو تو آپ کی موافقت ان لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رہے گی جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ایک یا ۷ ہو۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہو تو آپ کی موافقت اُن لوگوں کے ساتھ رہے گی جن کی تاریخ پیدائش کا عدد ۶، ۸ یا ۹ ہو۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہو تو آپ کی موافقت ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہے گی جن کی پیدائش کا مفرد عدد ایک اور ۷ ہو۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہو تو آپ کی موافقت ۶، ۷ اور ۹ عدد والے افراد کے ساتھ ہمیشہ برقرار رہے گی۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے تو آپ کی باہمی موافقت ۳، ۵ اور ۹ عدد والے لوگوں کے ساتھ رہے گی۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو تو آپ کی موافقت ۱، ۲، ۴ اور ۵ عدد والے لوگوں کے ساتھ رہنی رہے گی۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہو تو پھر آپ کی موافقت ۳ اور ۹ عدد والوں کے ساتھ رہے گی۔

☆ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو تو آپ ۳، ۵، ۶ اور ۸ عدد والوں کے ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ رہیں گے۔

نوٹ: یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کی تاثیر اور صلاحیت ایک دوسرے سے جدا ہے۔

قسط نمبر: ۳۵

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

تشخیص امراض کے لئے

مندرجہ ذیل آیت کو اکیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں، اگر مریض کو پانی کڑوا محسوس ہو تو جادو کا اثر ہے۔ اگر میٹھا محسوس ہو تو جنات کا اثر ہے اور اگر پانی نارمل محسوس ہو تو جسمانی بیماری ہے۔

آیت یہ ہے: وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِکُمْ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر چالیس دن میں اس کی زکوٰۃ ادا کر دیں تو بہتر ہے، سوا لاکھ کی تعداد اگر ایک چلّے میں پوری کرنا مشکل ہو تو تین چلّوں میں بھی پوری کی جاسکتی ہے۔ پرہیز کچھ نہیں ہے لیکن زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں ان سے احتراز کرنا ضروری ہے۔

دولتِ القا حاصل کرنے کے لئے

شب جمعہ کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں، جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو پھر ایک سجدہ کریں اور اس میں بھی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو سات شبِ جمعہ کو جاری رکھیں، انشاء اللہ اس کے بعد جس مریض کو دیکھیں گے دل میں اللہ کی طرف سے القا ہوگا اور مریض کو دیکھتے ہی اندازہ ہو جائے گا کہ اس کو کیا مرض ہے۔

عمل برائے قضاءِ حاجت

اگر کوئی ضرورت پیش آجائے اور کسی بھی طرح ضرورت پوری نہ ہو رہی ہو تو اس عمل کو کریں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

نوچندی جمعرات کو عشاء کی نماز کے بعد سات ہزار مرتبہ "یا لطیف" پڑھیں، اس کے بعد ۲۷۰ مرتبہ قرآن کریم کی یہ آیت پڑھیں:

قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْکُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَہٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ. قُلِ اللّٰہُ یُنَجِّیْکُمْ مِّنْھَا وَمِنْ کُلِّ کَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ.

رزق میں وسعت کے لئے

اگر کسی شخص کی روزی تنگ ہو اور وہ اس میں وسعت کا خواہش مند ہو تو ہر شب جمعہ کو سورۂ یٰسین اس طرح پڑھے: پہلے مبین پر سورۂ فاتحہ سات بار، دوسرے مبین پر سورۂ اخلاص سات بار، تیسرے مبین پر سورۂ کوثر سات بار، چوتھے مبین پر سورۂ الم نشرح سات بار،

پانچویں مبین پر آیت الکرسی سات بار، چھٹے مبین پر قرآن کریم کی یہ آیت سات بار: اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اور ساتویں مبین پر یہ دعا سات بار پڑھیں: اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ رِزْقِیْ فِیْ وُسْعَۃٍ لَا اَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ۔

وسعت رزق کا دوسرا طریقہ

چالیس دن تک لگاتار سورۂ یٰسین کو تین بار اس طرح پڑھیں یٰسٓ بِحَقِّ یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَقِّ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ۔

ہر مبین پر سات بار سورۂ نصر پڑھیں، سورۂ یٰسین کے اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چلہ پورا ہونے کے بعد رزق میں زبردست وسعت پیدا ہوگی اور رزق حلال موسلادھار بارش کی طرح برسے گا۔

ذاتی مکان کے لئے

اگر کسی شخص کی خواہش ہو کہ اس کا مکان ذاتی ہو اور وسائل موجود نہ ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ نمازِ فجر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۳۱۳ بار اور عشاء کی نماز کے بعد ۴۵۰ بار پڑھے، اس عمل کو ۱۲۰/دن تک پڑھنے کے بعد نماز فجر اور نمازِ عشاء کے بعد صرف ۴۵/بار پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد ذاتی مکان کی خواہش پوری ہو جائے گی۔

شریک حیات کی محبت کے لئے

اگر کسی کا شوہر یا بیوی اس سے محبت نہ کرتی ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دوسو مرتبہ یہ پڑھیں:
یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ۔ وَ یَا خَالِقَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ۔ یَا عَزِیْزُ یَالَطِیْفُ یَاغَفَّارُ۔
اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ بہت جلد اس عمل کا اثر ظاہر ہوگا اور میاں بیوی میں بے مثال محبت قائم ہوگی۔

برائے محبت

کسی کی محبت حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کو گلاب و زعفران سے لکھیں اور اپنی زبان سے انہیں بیچ کریں، پھر پانی میں گھول کر محبوب پلادیں، انشاء اللہ اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی، اس طرح کے عمل جائز امور میں کریں ورنہ گناہگار ہوں گے، کلمات یہ ہیں: یا مقلب القلوب یا ودودُ یا ودود ودودُ یا ودودُ۔

ہر طرح کی پریشانی ختم کرنے کے لئے

پریشانی کیسی بھی ہو اور کتنی بھی بڑی ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل عشاء کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ لگاتار اکیس راتوں تک کریں۔ انشاء اللہ پریشانی سے نجات ملے گی۔

عمل یہ ہے: یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَ یَا مُفَرِّجَ الْمَحْذُوْرِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْكَ یَارَبِّیْ فَوَّضْتُ اِلَیْكَ اَمْرِیْ یَارَبِّیْ یَا

بَاسِطُ یَارَزَّاقُ یَافَتَّاحُ یَاکَرِیْمُ اول وآخر تین بار درود شریف پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کی برکت

☆اگر کوئی شخص سو بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں پر اس کا رعب قائم ہو جائے، جو بھی دیکھے وہ عزت کرنے پر مجبور ہو۔

☆اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ پڑھے تو رات کو شیطان کے حملوں سے اور ڈراؤنے خوابوں سے محفوظ رہے۔

☆اگر پچاس مرتبہ پڑھ کر کسی ظالم حاکم سے ملاقات کرے تو حاکم کے دل میں ایک طرح کی ہیبت پیدا ہو، اور وہ مطالبہ پورا کرنے پر مجبور ہو۔

☆اگر کوئی شخص ڈھائی ہزار مرتبہ چالیس دن تک بسم اللہ پڑھے تو اس پر عجائب اسرار منکشف ہوں اور مخفی باتوں پر اس کو دسترس حاصل ہو جائے اور ممکن ہے کہ جنات وغیرہ کا دیدار اس کو صاف طور پر ہونے لگے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

☆اگر کوئی شخص گلاب وزعفران سے اکیس بار بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور قرض سے نجات ملے گی۔

☆اگر ۳۵ ر بار لکھ کر گھر میں لٹکائیں یا آویزاں کر دیں تو شیطانی اثرات اور ہر طرح کے برے اثرات سے یہ گھر محفوظ رہے گا۔

☆اگر ۳۵ ر بار لکھ کر دوکان میں رکھ دیں تو دوکان خوب چلے اور بہ کثرت گراہک آئیں اور خوب خیر وبرکت ہو۔

☆اگر ہر فرض نماز کے بعد سات بار پڑھنے کا معمول بنائیں تو ہر حادثہ سے اور ہر آفت سے محفوظ رہے۔

☆اگر ۱۰۱ مرتبہ بسم اللہ لکھ کر عورت کے گلے میں ڈال دیں تو اس کی برکت سے حاملہ ہو جائے، یہ عمل حیض سے فارغ ہونے کے بعد کرنا چاہئے۔

☆اگر حمل ضائع ہو جاتا ہو تو حمل ٹھہرنے کے بعد ۶۱ ر بار لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ حمل سے محفوظ رہے گا۔

☆تسخیر خلائق کے لئے بسم اللہ روزانہ ۳۱۳ بار پڑھنی چاہئے۔ لگاتار چالیس دن تک، انشاء اللہ مخلوقات مسخر ہوگی۔

بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے

ان حروف کو ال رح م ن لکھ کر نیچے بھاگے ہوئے کا نام مع والدہ لکھیں اور اس کو پانچ کلو پتھر یا وزن کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا۔ ان حروف کو ہری روشنائی سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے دبا دیں۔

من پسند شادی کے لئے

نمازِ فجر، نمازِ ظہر، نمازِ عصر اور نمازِ مغرب کے بعد مندرجہ ذیل آیت کو ۳۳ ر بار اور عشاء کی نماز کے بعد ۳۳۳ ر بار پڑھیں اور اس عمل کو اکیس راتوں تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ جس جگہ شادی کی خواہش ہوگی اس کے لئے وسائل پیدا ہو جائیں گے۔ آیت یہ ہے:

اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَ حُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ. اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

دشمن کی زبان بندی

حرف ''ق'' کو دشمن کے نام کے ساتھ سو مرتبہ لکھ کر کسی کالے کپڑے میں پیک کر کے کسی کانٹے دار درخت پر لٹکا دیں، سو بار ''ق'' لکھ کر ایک بار دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھیں، انشاء اللہ دشمن بیہودہ باتوں سے باز آجائے گا۔

دشمن کی شرارتوں سے حفاظت

مکمل تنہائی میں تین سو بار سورۂ کوثر پڑھیں اور دشمن کا تصور رکھیں، لگاتار تین دن تک یہ عمل کریں، انشاء اللہ دشمن شرارتوں سے باز آجائے گا۔ اگر باز ار نہ آیا تو بیمار ہو کر بستر پر پڑ جائے گا۔

ناجائز تعلقات میں تفریق کے لئے

اس آیت کو مع نام لکھ کر دونوں میں سے کسی ایک کے تکیہ میں رکھ دیں، انشاء اللہ ناجائز تعلق ختم ہو جائے گا، آیت یہ ہے: یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ لِکُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ.

ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے

ہفتے کے دن زوال کے وقت قرآن حکیم کی اس آیت کو تیرہ مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت کو دونوں کا تصور کرتے ہوئے تیرہ بار ہی پڑھیں، اگر جدائی واقع نہ ہو تو چار سنیچر تک اس عمل کو کرتے رہیں، ہر سنیچر ہی کو کرنا ہے، انشاء اللہ ناجائز تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ آیت قرآنی یہ ہے: وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ. وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِنِ الْمَسَاق.

عزیمت یہ ہے: اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَیْنَهُمْ کَمَا فَرَّقْتَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْض وَکَمَا فَرَّقْتَ بَیْنَ اٰدَمَ وَ اِبْلِیْس وَ کَمْ فَرَّقْتَ بَیْنَ اِبْرَاهِیْم وَ نَمْرُوْد وَ کَمَا فَرَّقْتَ بَیْنَ مُوْسٰی فِرْعَوْنَ وَ کَمْ فَرَّقْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِیْ جَهْل۔

لڑکی کے رشتے کے لئے

اگر کسی لڑکی کو لڑکے دیکھنے آتے ہوں اور پھر انہیں لڑکی میں کوئی عیب محسوس ہوتا ہو یا کوئی کمی نظر آتی ہو اور وہ لڑکی کی مخالفت کرتے ہوں اور رشتے سے انکار کر دیتے ہوں تو ایسی لڑکی کے گلے میں دو تعویذ ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے ڈال دیں۔

ایک تعویذ یہ ہیں:

۷۸۶

۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲	۸۸۸۰۹
۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۶

دوسرا تعویذ یہ ہے:

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ.

واپسی مفرور کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے بھاگ گیا ہو تو نئے تالے پر سورۂ یٰسین شروع کر کے من المکرمین تک سات بار پڑھ کر دم کردیں اور تالے کو چابیوں سمیت دریا میں ڈال دیں۔ سات مرتبہ پڑھنے کے بعد مفرور کا نام مع والدہ لے کر تالے کو بند کریں، انشاء اللہ بہت جلد حیران و پریشان ہو کر مفرور واپس آجائے گا۔

گمشدہ چیز کے لئے

اگر کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور تلاش کرنے سے بھی نہ مل رہی ہو تو یہ عمل کریں۔ سورۂ یٰسین شروع کریں، اس طرح کہ لفظ یٰسین کو سات مرتبہ پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھنا شروع کردیں، جب ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ پر پہنچیں اس کی تکرار بارہ مرتبہ کریں اور جب سلامٌ قولاً من رب الرحیم پر پہنچیں تو تب بھی اس آیت کی تکرار بارہ مرتبہ کریں اور جب اس آیت پر پہنچیں تو اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ. تو اس آیت کی تکرار بارہ مرتبہ کریں، اس کے بعد سورۂ یٰسین آخر تک پڑھیں، عمل ختم کرنے کے بعد گمشدہ چیز کے لئے دعا کریں، انشاء اللہ وہ چیزیں مل جائیں گی۔

مدفونہ جادو کو بے اثر کرنے کے لئے

اگر کسی گھر میں یہ شبہ ہو کہ یہاں جادو دفن کیا گیا ہے تو سورۂ تکویر تین مرتبہ پڑھ کر ایک جگ پانی پر دم کر کے آدھا پانی گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیں اور آدھا پانی اس گھر کے سب افراد کو پلا دیں۔ انشاء اللہ جادو بے اثر ہو جائے گا۔

مصائب و مسائل سے نجات کے لئے

بعد نمازِ عشاء کھلے آسمان کے نیچے ننگے پاؤں اور ننگے سر کھڑے ہو کر "يَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ" پانچ سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک کریں، انشاء اللہ کیسے بھی مصائب ہوں اور کتنے بھی مشکل ہوں ان سے سب سے نجات ملے گی۔ اگر اس عمل کو عروج ماہ میں کریں تو افضل ہے۔

نافرمان اولاد کے لئے

نمازِ فجر کے بعد بچے کی پیشانی پر داہنا ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اکیس بار "یامقیتُ" پڑھیں اور بچے پر دم کردیں،

انشاءاللہ نافرمانی سے باز آجائے گا۔

دشمنوں کو ساکت کرنے کے لئے

پانچ کنکریاں لیں، ہر ایک کنکری پر سات مرتبہ یہ پڑھ کر دم کردیں۔ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ الْاَمْرُ وَ جَاءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا لَا یُنْصَرُوْنَ۔ چار چوراہوں پر ایک ایک کنکری پھینک دیں اور کنکری کو آخر میں کسی پرانی قبر میں دبا دیں، انشاءاللہ دشمن ایک حرف ناروا اپنی زبان سے زیادہ نہیں نکال سکے گا۔ یہ کام وہ خود کرے جو دشمنی سے ایذا پا رہا ہو۔

برائے مدد و نصرت

صبح و شام تین سو تیرہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں: وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِیْرًا.
اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاءاللہ کچھ دنوں کے بعد غیبی اولاد اور نصرت شروع ہوگی اور حیرتناک اثرات اس عمل سے ظاہر ہوں گے۔

مشکلات سے نجات پانے کے لئے

کیسی بھی مشکل ہو، اس عمل کے ذریعہ تین دن میں ختم ہوجائے گی اور انشاءاللہ راحت و آرام محسوس ہوگا۔ اگر کسی دشمن کی طرف سے وارننگ ہوگی تو وہ بھی خاموش ہوجائے گا، یا پھر کسی مصیبت کا شکار ہوجائے گا۔ عمل یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تین راتوں تک گیارہ سو مرتبہ یہ پڑھیں "یَاعَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ بِحَقِّ یَا عَزِیْزُ"
اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر اور ننگے پاؤں اس طرح کھڑے ہوکر پڑھیں کہ اپنا دایاں پاؤں اپنے بائیں پاؤں پر رکھ لیں، پھر پڑھنا شروع کردیں۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ اس عمل کے ذریعہ سرخروئی تین دن میں ہی حاصل ہوجاتی ہے، کیسی بھی مشکل یا مصیبت ہو تین دن میں پڑھنے والا نجات حاصل کرلیتا ہے لیکن اگر خدانخواستہ تین دن میں مقصد حل نہ ہو تو پھر اس عمل کو سات راتوں تک جاری رکھنا چاہئے۔

اس عمل کو جس نے بھی کیا ہے اس کو مایوس نہیں ہونا پڑا۔ اکثر و بیشتر لوگوں کو کامیابی تین ہی دن میں مل گئی ہے لیکن کچھ پڑھنے والے ایسے بھی تھے جنہیں تین سے زیادہ دنوں میں کامیابی ملی۔ عمل آسان ہے اور پڑھنے کا طریقہ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس لئے خواہش مند لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں اور کامیاب ہونے پر ان بزرگوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے ایسا قیمتی علمی اثاثہ اپنے بعد پیدا ہونے والے لوگوں کے لئے چھوڑا ہے۔ ہمیں اس اثاثے کی قدر کرنی چاہئے اور لیت و لعل کے چکر میں پڑنے کے بجائے ہمیں ہر وقت اور برمحل اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

مذکورہ عمل کو اگر عروجِ ماہ میں کریں تو انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے اور جلد دشمن کا خانہ خراب ہوگا، لیکن یہ بات ہم متعدد بار عرض کرچکے ہیں کہ ناحق کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہئے، اس طرح کے اعمال بہت ہی مجبوری میں اور فاسق و فاجر لوگوں کے خلاف کرنے چاہئیں۔ اور تھوڑے سے فائدے کے لئے اپنی آخرت برباد نہیں کرنی چاہئے۔ ☆

قسط نمبر:۳۳

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

اصحاب اخدود

جب قبیلہ حمیر کے آخری حکمراں ذونواس نے تخت وتاج سنبھالا تو اس نے یہودی مذہب اختیار کیا اور اس نے یہودیت کو سرکاری مذہب قرار دیا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی آمد سے یہودیت کا دور ختم ہو چکا تھا اور اس پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا گیا تھا، تاہم ذونواس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کی سخت مخالفت شروع کر دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کو مٹانے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے۔ وہ یہودیوں کو عزت دیتا تھا اور عیسائیوں کو ذلیل کرتا تھا۔ اس نے یہ نیت کر رکھی تھی کہ وہ دنیا بھر میں یہودیت کو پھیلائے گا اور عیسائیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا۔ وہ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہر حد سے گزر جاتا تھا، اس کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ جس شہر میں عیسائیت رائج تھی وہ اس شہر پر چڑھائی کر دیتا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں پر وہ وہ ستم ڈھاتا تھا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اس کے ظلم وستم کی تاب نہ لاکر کتنے ہی لوگ یہودیت اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

ایک دن اسے خبر ملی کہ نجران کے لوگوں نے مسیح کا دین اختیار کر لیا ہے اور چند لوگوں کے سوا سب ہی نے یہودیت سے خلاصی حاصل کر لی ہے۔ اس خبر کو سن کر ذونواس اس قدر غضب ناک ہوا کہ اس کی تو راتوں کی نیند اور دن کا چین حرام ہو گیا اور وہ فوراً ہی نجرانیوں کے خلاف جنگ لڑنے پر آمادہ ہو گیا اور ایک بڑے لشکر کے ساتھ وہ نجران پر چڑھ گیا کیوں کہ وہ ان کے عیسائی ہو جانے پر سخت پریشان تھا اور ان لوگوں کے بارے میں اس کے ارادے نہایت خطرناک تھے۔ آہستہ آہستہ ذونواس کا لشکر نجران کے قریب ہو رہا تھا۔ نجران کے قریب پہنچ کر اس نے چاروں طرف نجران کا حصار کر لیا اور اس کے بعد اس نے نجران کے سربراہوں کو بلوا کر بھیجا۔ جب کچھ لوگ اس کے پاس آگئے تو ان لوگوں سے ذونواس اس طرح مخاطب ہوا۔

''مجھے خبر ملی ہے کہ نجران کے لوگ دوس نامی ایک عیسائی کے بہکاوے میں آکر یہودیت کو ترک کر رہے ہیں اور عیسائیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اب میں یہ عظیم لشکر لے کر آیا ہوں تاکہ اس علاقے سے عیسائیت کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکوں اور دین یہود کو دوبارہ نافذ کروں۔ میں نے تم لوگوں کو اس لئے بلوایا ہے کہ تم نجران کے عقل مند اور تجربہ کار لوگ ہو اور قوم کی بھاگ دوڑ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اولاً تو میں تمہیں یہ پیش کش کرتا ہوں کہ تم اپنے دین یہودیت کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے اس انحراف سے توبہ کر لو۔

اگر تم میری یہ پیش کش قبول نہیں کرتے تو پھر تم یہ جان لو کہ تم لوگوں کو سخت سزا دوں گا اور جو لوگ یہودیت سے منحرف ہوگئے ہیں ان کو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا انہیں ایسی موت ماروں گا کہ دیکھنے والوں کو بھی عبرت ہوگی۔

اب تم جاؤ اور آپس میں مشورہ کر کے میرے اشارہ کردہ دوستوں ہی سے کسی ایک کا انتخاب کرو۔

اس وقت نجران کے لوگوں نے قوت ایمان کا ثبوت دیا۔ انہوں نے خود پر اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے نہایت جسارت کے ساتھ ذونواس کو یہ جواب دیا۔

''ہمیں کسی مشورے اور تبادلۂ خیال کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے دین حق کو بہت سوچ سمجھ کر اپنایا ہے اب ہم اسی دین کی پیروی کریں گے۔ ہم دین حق کو اختیار کرتے ہوئے کسی سزا اور عتاب سے نہیں ڈرتے اور دین حق کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کو ہم ایک طرح کا اعزاز سمجھتے ہیں۔ ہم اب عیسائیت پر ہی قائم رہیں گے تم جو کر سکتے ہو کر گزارو۔ ہم یہودیت کی طرف پلٹنے والے نہیں ہیں۔

ذونواس کو اس دوٹوک جواب کی قطعاً امید نہیں تھی، یہ سنتے ہی اس نے حکم دیا کہ زمین میں گڑھے (اخدود) کھودے جائیں جب گڑھے تیار ہوگئے تو ان میں زبردست آگ دہکادی گئی، پھر وہ خود اور اس کے سپاہی اس آگ کا مشاہدہ کرنے کے لئے گڑھوں کے قریب ہوگئے۔اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ یہودیت سے بغاوت کرنے والوں کو ان گڑھوں کے قریب لاکر کھڑا کیا جائے تاکہ وہ اس بھڑکتی ہوئی آگ کا مشاہدہ کرسکیں، یہ حکم پاتے ہی ذونواس کے سپاہی نجران میں گھس گئے اور وہ وہاں سے وہ ایک ایک شخص کو پکڑلاتے تھے اور اسے اس آگ میں جھونک دیتے تھے۔اس طرح ان ظالم سپاہیوں نے کچھ کو تو آگ میں پھینک دیا اور کچھ لوگوں کی گردنیں تلوار سے اُتار پھینکیں۔کئی لوگوں کے انہوں نے ہاتھ پاؤں کاٹ کرانہیں ہمیشہ کے لئے معذور کردیا۔مؤرخ کی رائے کے مطابق اس سانحہ میں بیس ہزار سے زائد لوگوں کا قتل عام ہوا، کچھ لوگ اِدھر اُدھر چھپ گئے اور ذونواس نے نجران میں دوبارہ یہودیت کو نافذ کردیا۔

جس وقت یہ ظلم وستم ہورہا تھا اس وقت ایک عیسائی گھوڑے پر سوار ہوکر روم کی طرف روانہ ہوگیا۔دن رات صحراؤں کی خاک چھانتے ہوئے بالآخر وہ قیصر روم کے دربار میں پہنچ گیا وہاں جاکر اس نے ذونواس کے ظلم وستم اور بربریت کی داستان حرف بہ حرف سنائی اور بتایا کہ کس طرح انسانوں کو دہکتی ہوئی آگ میں جھونکا اور کس طرح انسانوں کا قتل عام کیا۔یہ روح فرسا داستان سنانے کے بعد اس نے قیصر روم سے فریاد کی اور کہا کہ اللہ نے تمہیں طاقت اور اقتدار عطا کیا ہے اور شان وشوکت سے نوازا ہے، اگر تم چاہو تو اس سفاکی اور بربریت کا جواب دے سکتے ہو۔قیصر روم عیسائی تھا، اس نے جب نجران کے اس سانحہ کی خبر سنی تو اس کو بہت دکھ ہوا۔اس نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

تمہارا ملک ہم سے بہت دور ہے وہاں فوج کشی کرنا مشکل ہے تاہم حبشہ کے شاہ نجاشی کو میں خط لکھتا ہوں اور ذونواس کی سرکوبی کی ذمہ داری اس کو سونپ دیتا ہوں چونکہ نجاشی بھی عیسائی تھے اور اس کی سلطنت ذونواس کے دارالحکومت کے قریب ہی ہے اس لئے اس کا محاذ آرائی کرنا آسان ہوگا، چنانچہ قیصر روم نے شاہ نجاشی کے نام ایک خط لکھا جس میں یہ ہدایت کی کہ تم عیسائی ہو اور ذونواس نے ہزاروں عیسائیوں کو قتل کردیا ہے تم ذونواس کو قتل کرکے عیسائیت پر ہونے والے ظلم کا جواب دو، یہ ایک فریضہ ہے، جس کی ادائیگی فی الفور ضروری ہے۔

وہ شخص قیصر روم کے اس خط کو لے کر حبشہ کی طرف روانہ ہوگیا اور نجاشی کے دربار میں پہنچ گیا اس نے قیصر روم کا خط شاہ نجاشی کی خدمت میں پیش کیا اور اس نے قتل عام کے اس آنکھوں دیکھے منظر کو بھی بیان کردیا جس کو دیکھ کر وہ کئی بار خون کے آنسو رو چکا تھا۔اس نے ظلم وستم کی منظر کشی اس انداز میں کی کہ نجاشی غصے سے آگ بگولہ ہوگی اور وہ اسی وقت ذونواس سے جنگ لڑنے کے لئے تیار ہوگیا۔اس نے ایک دن کی بھی تاخیر نہیں کی اس نے اسی وقت لشکر تیار کیا اور وہ اسی وقت حبشہ سے نکل کر یمن کی طرف روانہ ہوگیا۔

ذونواس کو جب خبر ملی تو وہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ سرحد پر پہنچ گیا۔ دونوں لشکروں میں گھمسان کی جنگ ہوئی، کافی دیر تک دونوں لشکروں میں مقابلہ آرائی ہوتی رہی، دونوں طرف کے لوگ مرتے رہے، میدان جنگ انسانی لاشوں سے پٹ گیا، ہر طرف خون اُچھلنے لگا اور ہر طرف چیخ وپکار کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ بالآخر شاہ نجاشی کے لشکر کو فتح نصیب ہوئی۔ ذونواس خود بھی اس جنگ میں مارا گیا اور اس کے ہزاروں سپاہیوں کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔اس کے بعد پورا یمن شاہ نجاشی کے قبضے میں آگیا۔

ذونواس کے قتل ہونے کے بعد یہودیت نے دم توڑ دیا اور یمن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین پوری طرح پھیل گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین نے یمن میں سرکاری مذہب کی حیثیت اختیار کرلی۔

اصحاب اخدود کی قربانیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ جو لوگ دین حق کی خاطر اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے انہیں ایک دن اللہ سرخروئی اور بلندی سے نوازتا ہے۔ آخرت کا انعام واکرام تو الگ رہا اس دنیا میں بھی ان کی شہادتوں کے بعد ان کی آنے والی نسلوں کو سرخروئی اور سربلندی نصیب ہوتی ہے اور ان کا نام ہمیشہ عزت واحترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔جب کہ ظلم کرنے والوں کو اس دنیا میں بھی ذلت ملتی ہے اور آخرت میں بھی انہیں پھٹکار اور عتاب الٰہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

اس دنیا کی ہر داستان یہ ثابت کرتی ہے کہ اہل حق وقتی طور پر کتنے بھی بے بس کیوں نہ ہوجائیں انجام کار ان ہی کو فتح نصیب ہوتی ہے اور بالآخر اپنے صبر وضبط اور اپنے استقلال واستحکام کی وجہ سے سرخرو وہی ہوتے ہیں اور تاریخ انسانی ان کا ذکر کرکے فخر محسوس کرتی ہے۔ ☆

راہِ طریقت

قسط نمبر: ۱۳

تصوف وسلوک

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقش بندی مدظلہ العالی

قرآن مجید سے دلائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ. (سورۃ الاعراف: آیت ۲۰۵)

اور ذکر کرو اپنے رب کا اپنے نفس میں گڑگڑاتے ہوئے خفیہ طریقہ سے مگر اونچی آواز سے نہیں۔

مفسرین نے "فِيْ نَفْسِكَ" کا مطلب "اى فِى قلبك" کیا ہے۔ یعنی اپنے دل میں اپنے رب کا ذکر کرو۔ مزے کی بات یہ ہے کہ وَاذْكُرْ امر کا صیغہ ہے، گویا حکم دیا جارہا ہے کہ ذکر کرو اپنے رب کا۔ اگر اس حکم کی تعمیل میں مشائخ روزانہ ذکر ومراقبہ کریں تو اسے حکم کی تعمیل کہا جائے گا یا بدعت؟ ذاکرین پر اعتراض کرنے والے ذرا ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچیں۔

خرد کا نام جنوں پڑگیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ویسے بھی "فِيْ نَفْسِكَ" کا ترجمہ اپنے دل میں اپنے دھیان میں اپنی سوچ میں ہی کیا جاسکتا ہے۔ اپنی زبان سے تو نہیں کیا جاسکتا۔ مراقبہ پر تنقید کرنے والوں کے لئے یہ آیت برہان مبین کا درجہ رکھتی ہے۔ معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں کہ اس آیت میں "تَضَرُّعًا وَخِيفَةً" سے ذکر قلبی اور "وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ" سے ذکر لسانی سے ہے۔ اس سے ایک تو ذکر قلبی کا ثبوت ملا دوسرا ذکر قلبی کا ذکر لسانی پر مقدم ہونا ثابت ہوا۔

☆ بعض ناقدین کو یہ کہتے سنا گیا کہ ذکر قلبی قرآن سے کہاں ثابت ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر چیز کا قرآن سے ثابت ہونا ضروری نہیں اگر ایسا ہوتا تو حدیث کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی، قرآن کافی تھا، بلکہ پھر تو صاحب قرآن کے آنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ جبرئیل علیہ السلام کتاب لے آتے اور بس "یعلمکم دینکم" والا معاملہ ہو جاتا۔ ہر چیز کو قرآن سے تلاش کرنے والے معلوم نہیں حدیث پاک کو کیا سمجھتے ہیں؟ لگتا ہے انہیں نمازوں کی رکعتیں اور زکوٰۃ کی تفصیل قرآن پاک سے مل گئی ہے، لہٰذا اب صرف مراقبہ کی دلیل تلاش کرنا باقی رہ گئی ہے۔ خیر یہ تو تھا الزامی جواب، اب تحقیقی جواب کی طرف آئیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا. (سورۂ کہف: آیت ۲۸)

اور اس کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا۔

اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ ان کی اطاعت نہ کریں جن کے دل ہماری یاد سے غافل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ان کی اطاعت کریں جن کے دل میں ہماری یاد ہے۔ ذکر قلبی کے ثبوت میں اس سے بڑی دلیل اور پیش نہیں کی جاسکتی۔

ع　مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا. (سورۂ مزمل: آیت ۸)

اپنے رب کو یاد کرو اور تمام مخلوق سے کٹ کر اسی ایک کے ہو رہو۔

اس آیت مبارکہ میں دو باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔

(ا) اپنے رب کے نام کا ذکر کرو۔ یہاں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ یہ نہیں کہا گیا رب کا ذکر کرو، ظاہراً یہ بھی کہہ دیا جاتا تو کافی تھا مگر رب کے

نام کا ذکر کرو کا مطلب یہ ہوا کہ رب تو صفاتی نام ہے۔ یہاں ذاتی نام "اللہ" کا ذکر کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ لفظ اللہ کا ذکر کرنا رب کے نام کا ذکر کرنا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن مجید میں لفظ اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(ii) اس (اللہ) کی طرف "تبتل" اختیار کرو۔ "تبتل" کہتے ہیں محبوب کی خاطر ماسوا سے انقطاع اختیار کرنے کو، گویا چاہتے ہیں مخلوق سے توڑو اور رب سے جوڑو۔ یہ انقطاع عن الخلوق بیٹھے بٹھائے تو نصیب ہونے سے رہا، اس کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کریں؟ مشائخ عظام نے اس کا آسان حل بتا دیا کہ روزانہ کچھ وقت فارغ کر کے یک سو ہو کر یک رو ہو کر بیٹھ جاؤ، آنکھوں کو بند کرلو اور بند کرتے وقت یہ سوچو کہ آج تو میں اپنی مرضی سے آنکھیں بند کر رہا ہوں، ایک وقت آئے گا کہ یہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیں گی۔ اس سے دنیا کی بے ثباتی دل میں بیٹھے گی اور مخلوق سے کٹ کر خالق حقیقی سے جڑنے کا داعیہ پیدا ہوگا۔ اگر طبیعت چاہے تو سر پر کپڑا ڈال لو اور یہ سوچو کہ آج تو اپنی مرضی سے سر پر کپڑا ڈال رہا ہوں ایک وقت آئے گا کہ مجھے کفن پہنا دیا جائے گا۔ اس سے "تبتل" کی کیفیت میں مزید اضافہ ہوگا۔ روزانہ دس پندرہ منٹ، آدھا گھنٹہ اس طرح بیٹھنے سے یہ سبق راسخ ہوتا جائے گا۔ پانی کا قطرہ دیکھنے میں کتنا نرم ہوتا ہے لیکن کسی پتھر پر متواتر گرتا رہے تو اس میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے! اسی طرح انسان اگر روزانہ اس حالت میں بیٹھ کر اللہ اللہ کا ذکر کرے تو ایک وقت آتا ہے کہ اللہ کی یاد دل میں اپنا راستہ بنا لیتی ہے۔ یہ ساری کیفیت مراقبہ کہلاتی ہے اور یہی اس آیت کریمہ کا مقصود ہے۔ اس مشق کا نام "تبتل" رکھیں، مراقبہ رکھیں، محاسبہ رکھیں، مگر اس حقیقت سے مفر ممکن نہیں کہ اس کا قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے۔ ثابت ہوا کہ مراقبہ قرآن پاک کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔

احادیث سے دلائل

بخاری شریف میں کیف کان بدء الوحی کے باب میں مذکور ہے کہ نبی علیہ السلام نزول وحی سے پہلے کئی دن کا زاد لے کر غار حرا میں وقت گزارتے تھے۔ اس وقت نہ تو نماز تھی، نہ قرآن تھا، نہ روزہ تھا، پھر وہاں بیٹھ کر کیا کرتے تھے؟ محدثین نے لکھا ہے کہ ذکر اللہ میں اپنا وقت گزارتے تھے، مخلوق سے ہٹ کٹ کے اللہ سے لو لگانے کا نام مراقبہ ہی تو ہے۔ مشائخ اسی سنت کو زندہ کرتے ہیں، اگر کوئی صاحب اعتراض کریں کہ یہ تو اعلان نبوت سے پہلے کی بات ہے تو چلیں اعلان نبوت کے بعد کا فرمان پیش کیا جاتا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یذکر عن ربہ تبارك وتعالٰی اذکر فی بعد العصر وبعد الفجر ساعۃ اکفك فیما بینھما. (اخرجہ احمد کذا فی الدر)

حدیث قدسی میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عصر اور فجر کے بعد میرا ذکر کیا کرو ان دو وقتوں کے درمیان کی میں کفایت کروں گا۔

مشائخ کرام صبح وشام اسی مراقبے ہی کا تو حکم دیتے ہیں۔

درج ذیل میں ذکر ومراقبہ کے متعلق اکثر پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات قلم بند کئے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ایک: ذکر کا لفظ قرآن پاک کے لئے بھی استعمال ہوا ہے تو کیا یہ بہتر نہیں کہ جہاں ذکر کرنے کا حکم ہے وہاں قرآن پاک کی تلاوت مراد لی جائے؟

جواب: گو کہ ذکر کا لفظ قرآن پاک کے لئے بھی استعمال ہوا ہے تاہم قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر اللہ دو مستقل الگ الگ عبارتیں ہیں۔ طبرانی شریف کی روایت ہے:

فی حدیث طویل لابی ذر اوصیك بتقوی اللہ فانہ راس الامر کلہ وعلیك بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ فانہ ذکر لك فی السمآء ونور لك فی الارض.

(جامع صغیر بروایت طبرانی)

ایک طویل حدیث میں حضرت ابوذرؓ سے نبی علیہ السلام کا فرمان منقول ہے کہ میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیوں کہ یہ ہر کام کی بنیاد ہے اور تمہارے اوپر تلاوت قرآن پاک اور اللہ کا ذکر لازم ہے۔ بیشک یہ تمہارے لئے آسمان میں ذکر اور زمین میں نور ہے۔

اس حدیث پاک میں تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ دو مستقل الگ الگ عبارتیں ہیں، لہٰذا جہاں ذکر اللہ کا حکم ہے وہاں تلاوت قرآن مراد نہیں لی جا سکتی۔

سوال نمبر ۲: مشائخ جو معمولات بتاتے ہیں وہ صبح

وشام کرنے ہوتے ہیں، کیا اس کی کوئی اصل بھی ہے؟

جواب: جی ہاں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ.

ذکر کر اپنے رب کا کثرت سے اور صبح وشام اس کی تسبیح کرو۔

اس آیت میں وضاحت کے ساتھ صبح وشام تسبیحات کرنے کا حکم موجود ہے۔

سوال نمبر۳: کیا لیٹ کر بھی مراقبہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں کوشش تو یہی ہو کہ باادب بیٹھ کر مراقبہ کریں، کوئی عذر، بیماری وغیرہ کا ہو تو لیٹ کر بھی مراقبہ کر سکتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ.

(سورۂ آل عمران: آیت ۱۹۱)

اس آیت میں "جُنُوْبِهِمْ" کا لفظ بتا رہا ہے کہ لیٹ کر بھی اللہ کو یاد کرنا جائز ہے۔

سوال نمبر۴: بعض لوگ مراقبہ میں اچھلتے کودتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

جواب: وجد میں آجانا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ کسی آیت میں "خِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا" کے الفاظ ہیں تو کہیں "خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا" کا مضمون ہے۔ کسی حدیث میں "فخر لله ساجدا" کا بیان اس کی دلیل پیش کرتا ہے۔ مشائخ کا فرمان ہے کہ سالک حتی الوسع اپنی کیفیات کو ضبط کرے اور اگر بے قابو ہونے لگے اور کسی صورت قرار نہ آئے تو مراقبہ ختم کر دے یہی اولیٰ ہے، اچھلنا کودنا محمود نہیں ہے۔

سوال نمبر۵: ذکر سے ترقی زیادہ ہوتی ہے یا فکر سے؟

جواب: سالک کے لئے پہلے ترقی ذکر سے ہوتی ہے، حتیٰ کہ سالک کو فنائے نفس نصیب ہوتی ہے، اس سے آگے ترقی فکر سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہ مرحلہ آتا ہے کہ سالک کی ترقی نہ ذکر سے ہوتی ہے نہ فکر سے، بلکہ محض عنایت خداوندی سے ہوتی ہے۔

سوال نمبر۶: قلب جاری ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عوام الناس کے نزدیک قلب میں نبض کی مانند نرم مگر حرکت کا محسوس ہونا، قلب کا جاری ہونا کہلاتا ہے اور خواص کے نزدیک قلب کا جاری ہونا یہ ہے کہ قلب جوارح پر جاری ہو جائے۔ یعنی اعضاء وجوارح پر قلب کا کنٹرول ہو جائے اور وہ شریعت وسنت کے مطابق استعمال ہوں۔

سوال نمبر۷: امام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "العبودیت" میں لکھا ہے:

"ذکر اسم ذات "اللہ اللہ" بغیر دوسرے لفظ سے مرکب کئے بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اسم مفرد کے ذکر کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی مسلمانوں کے لئے کوئی اسم مفرد مجرد مشروع کیا ہے۔ اسم مفرد مجرد مفید ایمان نہیں ہو سکتا۔ احادیث نبویؐ سے جملہ مرکب کی تعلیم ثابت ہے۔ مثلاً سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، کیا یہ ٹھیک نہیں ہے؟

جواب، دلیل ۱: "سبحان اللہ" جملہ مرکبہ نہیں، بلکہ مضاف، مضاف الیہ ہے۔ چنانچہ تفسیر بیضاوی میں "سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا" کے تحت لکھا ہے۔

"**سبحان مصدر لا یکاد یستعمل الا مضافا منصوبا باضمار فعله**" (سبحان مصدر ہے۔ یہ ہمیشہ مضاف اور منصوب ہو کر مستعمل ہوتا ہے اور اس کا عامل ہمیشہ مقدر ہوتا ہے) لہٰذا سبحان اللہ کے ساتھ سبحت اسبح فعل پوشیدہ سمجھا جائے گا۔

اس تمثیل کو سامنے رکھ کر ہم کہتے ہیں کہ اسم ذات منادیٰ ہے اور اس سے حرف ندا حذف کرنا جائز ہے۔ قرآن پاک میں اس کی دلیل يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ہے۔ کافیہ میں منادیٰ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"**هو المطلوب اقباله بحرف نائب مناب ادعوا**"

منادیٰ وہ ہے جس کا روبرو ہونا مطلوب ہے ایک حرف کے واسطہ سے جو لفظ "ادعوا" کا قائم مقام ہے۔ پس "اللہ" درحقیقت "ادعو اللہ" بن کر کلام تام بن جاتا ہے۔

دلیل ۲: کلام عرب میں جملہ اسمیہ میں کبھی کبھی مبتدا کو ذکر کر دیا جاتا ہے جب کہ خبر محذوف ہوتی ہے۔ یہاں بھی اللہ کا لفظ مبتدا ہے اور خالق، رازق، قادر وغیرہ خبر محذوف ہے۔

لگتا ہے کہ امام ابن تیمیہؒ کسی عنوان پر لکھتے ہوئے روانی میں یہ اعتراض کر گئے ہیں ورنہ مندرجہ بالا دلائل کے بعد کسی اشکال کی گنجائش نہیں رہتی۔

دلیل ۲: کئی قرآنی آیات سے ذکر اسم ذات بلا ضمیمہ کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً (۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا. (سورۃ الدہر: آیت ۲۵) (۲) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا. (سورۃ المزمل: آیت ۸)

ان آیات مبارکہ میں رب کے نام کا ذکر "وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ" کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص پوچھے کہ رب کا نام کیا ہے؟ تو کہا جائے گا۔ "اللہ" علم کلام کی تمام کتب میں اللہ تعالیٰ کے اسم ذات کے بارے میں ہے۔

"اللّٰہ اللّٰہ علم لذات الواجب الوجود المستجمع بجميع الصفات الكمال المنزه عن النقص والزوال"

لفظ اللہ نام ہے اس ذات کا جس کا وجود ضروری ہے اور تمام صفات کمالیہ کو جامع ہے اور کمزوریوں اور عیبوں سے پاک ہے۔

گویا ان آیات سے لفظ اللہ کا ذکر کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی کو ذکر اسم ذات کہا جاتا ہے سالکین طریقت لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے ہر گھڑی ہر آن اسی ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔

بقول شخصے ڈھول کی تھاپ تو رک سکتی ہے۔ کنار کا تار ٹوٹ سکتا ہے، مگر کوئل کو گیت گانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اسی طرح محب کو محبوب کا نام لینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ مزید وضاحت کے لئے محب ومحبوب کے تعلق کا قرآن کے حوالے سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

☆ محبت بے قرار کردینے والی اور شدید تر ہو۔

"وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ" اس کی دلیل ہے۔

☆ محبوب کے حسن وجمال کی باتیں سن کر محبت میں اضافہ ہو۔

وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا. اس کی دلیل ہے۔

☆ محب کو محبوب کے سوا کوئی طلب نہ ہو۔

"اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ" اس کی دلیل ہے۔

☆ محبوب کے ذکر سے دل کو طمانیت نصیب ہو۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ" اس کی دلیل ہے۔

☆ محبوب کا تذکرہ سنتے ہی دل مچل اٹھے۔

"اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ" اس کی دلیل ہے۔

☆ جب محب کو محبوب کے ذکر سے روکا جائے تو وہ ساری دنیا کو لات مار کر پیچھے دھکیل دے۔

"قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ" اس کی واضح دلیل ہے۔

دلیل ۳: مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے قیامت کے متعلق فرمایا:

"لاتقوم الساعة حتى يقال الله الله"

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ اللہ کہا جاتا رہے گا۔

اگر مفرد مجرد اسم کا ذکر جائز نہ ہوتا تو نبی علیہ السلام بھی فقط ایک ہی مرتبہ اللہ کا لفظ کہتے۔ دو مرتبہ اللہ اللہ کہنا ذکر اسم ذات کے مشروع اور مفید ایمان ہونے کی ٹھوس نبوی دلیل ہے۔

عقلی دلیل

جب کسی سے محبت ہو تو اس کا نام سنتے ہی محب تڑپ اٹھتا ہے۔ بقول شخصے۔

ع ایک دم بھی محبت چھپ نہ سکی جب بھی تیرا نام کسی نے لے لیا

جس طرح محبوب کا نام سننے سے کانوں میں رس گھل جاتا ہے اسی طرح محبوب کا نام لینے سے دل کو سکون وآرام ملتا ہے۔

کتنی تسکین ہے وابستہ ترے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

سالک جب بار بار اسم ذات کا ذکر کرتا ہے تو اس کے انگ انگ میں محبت الٰہی کی مستی چھا جاتی ہے۔

اللہ اللہ ایں چہ شیریں است نام
شیر وشکر می شود جانم تمام

اللہ اللہ کتنا شیریں نام ہے کہ اس کو لینے سے میرا بدن میٹھے دودھ کی مانند ہوگیا۔

رہا یہ اعتراض کہ فقط اللہ اللہ کے نام کی مالا جپنے میں کیا فائدہ اور اس کو رٹنے کا کیا مطلب۔ تو عرض ہے کہ

ہم رٹیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام الف سے یے تک

قسط نمبر:۳۰

خانئے معجمہ (خ)

مختار بدری

خلافت اموری غرد وامیں

(۱) عبدالرحمٰن اول ۷۵۵ء
(۲) ہاشم اول ۷۸۶ء
(۳) عبدالرحمٰن دوم ۷۸۶ء
(۴) عبدالحکم اول ۷۹۶ء
(۵) عبدالرحمٰن سوم ۸۲۱ء
(۶) محمد اول ۸۵۶ء
(۷) المنیر ۸۸۶ء
(۸) عبداللہ ۸۸۸ء
(۹) عبدالرحمٰن چہارم ۹۱۲ء
(۱۰) عبدالحکم دوم ۹۶۱ء
(۱۱) ہشام دوم ۹۷۶ء
(۱۲) سلیمان ۱۰۱۲ء
(۱۳) علی ۱۰۱۵ء
(۱۴) عبدالرحمٰن پنجم ۱۰۱۷ء
(۱۵) القاسم ۱۰۱۸ء
(۱۶) عبدالرحمٰن ششم ۱۰۲۰ء
(۱۷) محمد دوم ۱۰۲۳ء
(۱۸) ہاشم سوم ۱۰۲۶ء
(۱۹) جواہر ۱۰۳۱ء
(۲۰) محمد سوم ۱۰۴۴ء
(۲۱) محمد چہارم ۱۰۶۰ء
(۲۲) محمد پنجم ۱۰۱۶۹ء
(۲۳) یوسف اول ۱۰۹۴ء
(۲۴) علی ۱۱۰۷ء
(۲۵) تاشقین ۱۱۴۴ء
(۲۶) عبدالمعنم ۱۱۴۷ء
(۲۷) یوسف دوم ۱۱۶۳ء
(۲۸) یعقوب اول ۱۱۷۸ء
(۲۹) محمد چہارم ۱۱۹۹ء
(۳۰) یعقوب دوم ۱۲۱۳ء
(۳۱) ابو یعقوب دوم ۱۲۱۳ء
(۳۲) ابو مالک ۱۲۲۳ء
(۳۳) المنعون ۱۲۲۵ء
(۳۴) ابو علیٰ ۱۲۲۵ء

۱۲۳۶ء میں غرد وا پر فرڈ ناٹڈیز نے حیرت انگیز طور پر قبضہ کرلیا توگ غرناطہ میں موروں نے خلافت قائم کی۔

(۳۵) محمد اول ۱۲۳۸ء
(۳۶) محمد دوم ۱۲۷۳ء
(۳۷) محمد سوم ۱۳۰۶ء
(۳۸) الناصر ۱۳۰۹ء
(۳۹) اسمٰعیل اول ۱۳۱۳ء
(۴۰) محمد چہارم ۱۳۲۵ء
(۴۱) یوسف اول ۱۳۳۳ء
(۴۲) محمد پنجم ۱۳۵۴ء
(۴۳) اسمٰعیل دوم ۱۳۵۹ء
(۴۴) ابو سعید ۱۳۶۰ء
(۴۵) یوسف سوم ۱۳۹۱ء
(۴۶) محمد چہارم ۱۳۹۶ء

(۴۷) یوسف سوم ۱۴۰۸ء
(۴۸) محمد ہفتم ۱۴۲۳ء
(۴۹) محمد (ہشتم) ۱۴۲۷ء
(۵۰) محمد ہفتم دوبارہ ۱۴۲۹ء
(۵۱) محمد یوسف چہارم ۱۴۳۲ء
(۵۲) محمد ہفتم سہ بارہ ۱۴۳۲ء
(۵۳) محمد نہم ۱۴۴۵ء
(۵۴) محمد دہم ۱۴۵۴ء
(۵۵) علی ۱۴۶۳ء
(۵۶) ابوعبداللہ ۱۴۸۲ء
(۵۷) عبداللہ ۱۴۸۴ء

اور یہ حکومت بھی ۱۴۹۲ء میں ختم ہوگئی۔

خلیل

گہرا دوست، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ انہوں نے قحط کے زمانہ میں مصر سے اپنے ایک دوست سے غلہ منگوایا، اس دوست نے آپ کے غلاموں کو یہ کہہ کر واپس کر دیا اگر ابراہیم علیہ السلام اپنے لئے مانگتے تو ہم دیدیتے وہ مہمانوں کے لئے مانگتے ہیں تو اتنا غلہ میرے پاس کہاں۔ غلاموں نے یہ سوچ کر کہ حضرت کو دکھ نہ ہو، ریت سے بورے بھر لئے، پھر بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کا پتہ چل گیا تو وہ بہت رنجیدہ ہوئے۔ حضرت سارہ کو اس کا کوئی علم نہ تھا۔ انہوں نے ایک بورے کا منہ کھولا تو باریک میدہ نکلا۔ انہوں نے سے روٹی پکائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ آٹا کہاں سے آیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے مصری دوست کا بھیجا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے، نہیں یہ تو میرے خلیل یعنی اللہ کا بھیجا ہوا ہے، اس پر خداوند کریم نے انہیں خلیل اللہ کے لقب سے نوازا۔

خمر

انگوری شراب، نشہ آور چیز۔ خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے، افیون وغیرہ بھی اسی زمرہ میں آتے ہیں۔ بعض علماء تمباکو کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔ اس لئے وہابیوں نے مکہ کی گلیوں میں تمباکو کی نالیوں کو بھی تباہ کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے اور خریدنے والے پر اور کشید کرنے والے اور ڈھو کر لے جانے پر اور اس شخص پر جس کے وہ ڈھو کر لے جائی گئی ہو۔ کسی نے دریافت فرمایا کہ کیا شراب کو دوا کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

حمیر کے رہنے والے ایک صحابی نے عرض کیا کہ ہم نہایت سرد مقام پر رہتے ہیں اور سخت محنت کرتے ہیں، اپنی تھکن اتارنے اور سردی کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم ایک خاص قسم کی شراب تیار کرتے ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ "تم جو چیز پیتے ہو کیا وہ نشہ کرتی ہے" جواب ملا۔ "ہاں" تو فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ صحابی نے کہا مگر ہمارے علاقے کے لوگ مانیں گے نہیں۔ تو فرمایا "اگر وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کرو۔"

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا.

وہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور کچھ فوائد بھی ہیں، لوگوں کے لئے اور ان دونوں کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔ (۲:۲۱۹)

خمس: پانچواں حصہ، مال غنائم کو بیت المال کو دیا جانے والا پانچواں حصہ۔

خناس

چھپنے والا، پیچھے ہٹ جانے والا، شیطان کو اس لئے خناس کہا گیا ہے کہ وہ نگاہوں سے اوجھل رہ کر آدمی کو بہکاتا ہے اور جب آدمی اس کے فریب سے ہوشیار ہو جاتا ہے تو وہ پیچھے بھاگ جاتا ہے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ إِلَٰهِ النَّاسِ ○ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی اور لوگوں کے خدا کی، شیطان کے وسوسوں کے شر سے۔ (۱۱۰:۱/۴)

خنزب

ایک شیطان جو عبادات کے وقت وسوسہ ڈالتا ہے۔ عثمانؓ بن ابی العاص کے استفسار پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے، جب تمہیں محسوس ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دو، عثمانؓ نے اس پر عمل کیا تو سارے وسوسے اور شبہات دور ہو گئے۔

خواب

آدمی کو سوتے میں جو عجیب سی ان دیکھی اور ان سنی چیزیں دکھائی دیتی ہیں انہی کا نام خواب ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اچھا خواب دیکھیں تو بیدار ہونے پر خدا کی حمد کریں اور کہیں الحمد للہ اور صرف دوست یا عالم سے بیان کریں۔ معتبر حضرات کہتے ہیں کہ خواب کا ذکر نہ کسی عورت سے کیا جائے، نہ دشمن سے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جب کوئی برا خواب نظر آئے تو بیدار ہونے کے بعد بائیں طرف تین بار تھوکریں اور تین دفعہ **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم** پڑھ کر کروٹ بدل دیں، کسی سے خواب کا ذکر نہ کریں ورنہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

خواجہ: فارسی لفظ، امیر باعزت آدمی، کسی بڑے سوداگر کو بھی خواجہ کہتے ہیں۔

خوارج

مسلمانوں کا ایک گروہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہر قابل انسان خلیفہ بن سکتا ہے۔ اس کا قریش سے ہونا ضروری نہیں، یہ پہلے بارہ ہزار افراد تھے، جنہوں نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کی، حالانکہ وہ ان کی قیادت میں جنگ صفین میں حصہ لے چکے تھے، انہیں اعتراض تھا کہ حضرت علیؓ نے اس مسئلہ کو ثالثوں پر چھوڑ دیا۔ جب کہ انہیں اللہ کے فیصلہ پر چھوڑنا چاہئے تھا۔ ۳۸ھ میں اس گروہ کے کثیر لوگ مارے گئے مگر جو بچ نکلے انہوں نے اپنے نظریہ کی تبلیغ کی۔

خود پسندی: اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اپنے نفس کو پاک وصاف اور اچھا نہ سمجھا کرو۔ حدیث قدسی یہ ہے کہ خود پسندی انسان کو تباہ کر دیتی ہے کیوں کہ جب آدمی اپنے آپ کو نیکوکار سمجھنے لگتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے اور سعادت اُخروی سے محروم ہو جاتا ہے۔

علم پامسٹری

شادی کی لکیریں

ہماری زندگی کی اہم تمنا خوشگوار اور پرسکون لمحات حیات کا میسر ہونا ہے اور بالخصوص شادی کے بعد جو زندگی میں تبدیلیاں آتی ہیں وہی عرصہ اس ضرورت کے لئے بے حد اہم ہوتا ہے اور اس کی تمنا سبھی کرتے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہاتھ میں شادی کی لکیروں کا مختلف شکلوں میں وقوع پذیر ہونا قطعی اور اہم علامت تصور کی جاتی ہے اگر چہ ان کی ترتیب وتشکیل میں فرق کیوں نہ ہو مگر نتیجہ بہر حال یہی برآمد ہوتا ہے کہ یہ لکیریں زیست کی اہم تبدیلی کی ترجمان ثابت ہوتی ہیں۔

لیکن یہ لکیریں چھوٹی انگلی کے نیچے یا دل کی لکیر کے اختتام پر واقع ہوتی ہیں اور یہی لائنیں رومانس اور محبت کی ترجمان ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں ہاتھ پر دوسری اہم لائنوں کی موجودگی کے ساتھ ساتھ ان لائنوں کی اہمیت بھی مسلم اور حتمی ہے چنانچہ بے شک زندگی کے نہفتہ حقائق پر سے نقاب الٹنے کا فریضہ یہی آڑی ترچھی لائنیں ادا کرتی ہیں (شکل نمبر۱) میں یہی لائنیں واضح کردی گئی ہیں چنانچہ یہ لائنیں رومانس کی ایج (عمر) کو شادی کے بندھنوں میں بدل دینے کی پیشگوئی کرتی ہیں۔

اگر یہ لائنیں گہری اور واضح ہوں تو کامیاب شادی اور جذباتی رومانس کی واضح علامت مانی جاتی ہیں انہی کی موجودگی سے زندگی کے اس باب کا مکمل مطالعہ کیا جاسکتا ہے انہیں علامت کے توسط سے ازدواجی زندگی کی کامیابی اور ناکامی کے متعلق حتمی رائے قائم کی جاسکتی ہے۔

یہ لائنیں ازدواجی زندگی کی تمام تر خوبیوں اور ناکامیوں کی ترجمان ہوا کرتی ہیں یہی لائنیں انسان کے جنسی رجحانات کی حقیقی زبان ہوتی ہیں اور ان سے ہی انسان کی زندگی میں جنسی خواہشات اور تمناؤں کا صحیح علم ہوتا ہے۔

اگر یہ لائنیں غیر واضح ہوں تو جذبات کی بے ہنگم خیزش جنسی طور پر بے حد جذباتی انسان کا پتہ دیتی ہیں چنانچہ ایسا آدمی اپنی زندگی میں جنسی تشنگی کی شدت سے مغلوب رہتا ہے جتنی زندہ لائنیں یہاں وقوع پذیر ہوں گی اتنی ہی جنسی طور پر بے ربطی اور بے یقینی ہوتی ہے (شکل نمبر۲) حتمی طور پر ایسی لائنیں جنسی بے حیائی اور جنسی دیوانگی کی مکمل شرح ہوتی ہیں۔

اگر شادی کی لائن واضح ہو لیکن دل کی لکیر کے قریب واقع ہو تو نوعمری میں شادی کا بین ثبوت ہے (شکل نمبر۲-۱) اگر شادی لائن دل کی لکیر اور چھوٹی انگلی جڑ کے عین درمیان واقع ہو تو ایسے افراد کی زندگی میں محبت کا طوفان درمیانی عمر میں لائیگی (شکل نمبر۲)

اگر یہ لائن چھوٹی انگلی کی جڑ کے قریب واقع ہو تو بے انتہا خوشیاں جو محبت اور رومانس سے تعلق رکھتی ہیں اس کی آخری زندگی میں وقوع پذیر ہوں گی (شکل نمبر۲) اگر یہ لائن گہری واضح ہو تو دو فریقوں کے درمیان جنسی طور پر خلوص سرگرمی اور روابط پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔

اگر شادی کی لکیر اچانک اپنے سرے پر مڑ کر اوپر کی طرف چلی جائے تو یہ جذباتی اور بے ہنگم محبت کی علامت تصور کی جاتی ہے جیسا کہ شکل نمبر۳۔ میں واضح کیا گیا ہے ایسے حالات میں اس علامت کا حامل بے حد رنگین اور جذبات انگیز محبت کی لوریاں سنتے سنتے زندگی کی ناقابل تردید حقیقت یعنی شادی کے بندھن میں جکڑ اجاتا ہے اور یہ سب کچھ اچانک رونما ہوجاتا ہے لیکن یہ بھی متوقع ہوتا ہے کہ ایسی علامت کا حامل عین شادی کے موقع پر شادی سے انکار بھی کردیتا ہے۔

اگر شادی کی لکیر (شکل نمبر۳) کی طرح سرے پر دو شاخوں میں بٹ جائے تو شروع شروع میں شادی شدہ فریقین سرگرمی سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا چلا جاتا ہے ویسے ویسے ان کے دورمیان ایک نادیدہ خلیج حائل ہونے لگتی ہے اور بالعموم تکلیف دہ انجام پر پہنچتی ہے۔ انگوٹھے کی جڑ میں ابھری ہوئی جگہ

ابھار زہرہ کہلاتی ہے (شکل نمبر۲) اگر یہ ابھار واضح ہو تو یہ بھی ازدواجی پر سکون اور پراز جذبات زندگی کے علاوہ فریقین کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے کی کافی صلاحیت ظاہر کرتا ہے۔

بعض اوقات اس ابھار کے باہر نیم دائرے کی شکل میں زندگی کی لائن کے ساتھ اندرونی طرف دو متوازی لائنیں موجود ہوتی ہیں۔ (شکل نمبر۲) یہ لائنیں اختتام پر زندگی کی لکیر کے ساتھ باہم مل جائیں یہی وہ علامت ہے جو دو فریقوں کے درمیان قریب تر ہونے کی متوقع وقت کی نشاندہی کرتی ہے۔ (شکل نمبر۲) اگر یہ لائن غیر شکستہ اور واضح ہوں تو مستقل تعلق اور پختہ روابط برقرار رکھنے کا باعث تسلیم ہوتی ہیں۔

علم نجوم کی روشنی میں جسمانی آپریشن

۱۔ نئے چاند سے پانچ یوم قبل یا پانچ یوم بعد کا وقت آپریشن کرانے کے لئے بہترین ہوتا ہے کیونکہ اس وقت جسم کے مائعات کا اتار اپنی کم ترین سطح پر ہوتا ہے لہٰذا سوجن کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

۲۔ مکمل چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت آپریشن کروانے کے لئے غیر موافق ہوتا ہے، اس وقت جسم کے مائعات کا چڑھاؤ اپنی بلند ترین سطح پر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے سوجن اور جریان خون کا خطرہ ہوتا ہے۔

۳۔ جس دن سیارہ قمر کسی قسم کی کی نظر قائم نہ کرے وہ دن آپریشن کے لئے صحیح نہیں ہوتا نتیجے میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں یا پھر دوسرا آپریشن کرانا پڑتا ہے۔

۴۔ قمر یا شمس جس برج میں ہوں اس برج سے متعلق اعضاء کا آپریشن کروانا چاہئے اور جس وقت قمر برج سنبلہ، جوزا، قوس یا حوت (کنیا، متھن، دھن مین) ہو ایسے وقت بھی آپریشن کروانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔

۵۔ قمر جب برج ثور، اسد، عقرب یا دلو (برکھ، سنگھ، برچھک، کنبھ) میں ہو تو ایسا وقت آپریشن کروانے کیلئے بہتر ہوتا ہے۔ ایسے وقت ہونے والا آپریشن منصوبے کے مطابق ہوتا ہے سرجن کے ہاتھ مستحکم ہوتے ہیں اور آپریشن میں کوئی پیچیدگی نہیں ہوتی۔

۶۔ جس وقت قمر آپ کی پیدائش کے برج میں مقیم ہو اور سیارہ شمس، مریخ، زحل، نیچون، پلوٹو (سورج، منگل شنی، راہو، کیتو) سے نحس نظر بنائے یا مقابلہ پر ہو تو آپریشن نہ کروائیں۔ اگر قمر کے کسی اور گھر میں بھی ان سیاروں سے نحس نظرات ہوں تو آپریشن نہیں کروانا چاہئے۔ قمر (چندرماں) اور مریخ (منگل) کی رجعت کے وقت بھی کیا گیا آپریشن خون کا زائد بہاؤ لاتا ہے اور ڈاکٹر سے غلطی بھی ہو سکتی ہے، ایسے وقت سرجن اپنا استحکام اور مضبوطی کھو دیتے ہیں اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں آپریشن کے وقت دخل اندازی ہوتی ہے یا سرجن کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہو جاتی ہے اور وہ پوری توجہ سے آپریشن نہیں کر پاتا۔

اس ماہ کی شخصیت

اس عنوان کے تحت ہر مہینے کسی ایک شخصیت پر مفصل روشنی ڈالی جائے گی اور اس شخصیت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اچھی زندگی گزارنے کے لئے مفید مشورے بھی دیئے جائیں گے۔

اگر آپ اس کالم میں اپنی شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو درج شرائط پر عمل کریں۔

(۱) اپنا مکمل نام، اپنی والدہ کا نام۔

(۲) اپنی تاریخ پیدائش، یا عمر۔

(۳) اگر شادی شدہ ہوں تو شریک حیات کا نام اور شادی کی تاریخ۔

(۳) اپنا فوٹو۔

(۴) اپنی تعلیمی قابلیت بھی واضح کریں۔

(۵) اپنے ۳ عدد دستخط کریں، یہ تمام تفصیلات ہمارے پتے پر روانہ کردیں۔

ہمارا پتہ

اس ماہ کی شخصیت

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

اجمل انصاری

ایک خاص مجرب عمل جو میں ۱۹۹۵ سے تیار کرتا آرہا ہوں۔ جس سے ہزارہا بندگان اندرون و بیرون ملک فیض یاب ہو چکے ہیں۔ وہ پیش کررہا ہوں۔ حکماء یا کسی کے پاس اگر کوئی خاص مجرب نسخہ یا ٹوٹکا ہو اور وہ بڑے بڑے مہنگے نسخوں کی بجائے مکمل شفادے تو اسے دل کے بغل خانوں میں چھپایا جاتا ہے۔ میں ایک حکیم ہوں اور میرا مطب بھی ہے۔ مجرب نسخہ جات کے حصول میں پچھلے ۲۵ رسالوں میں میں نے محنت کی ہے وہ مجھے ہی معلوم ہے یا وہ دوست احباب ان کٹھن مراحل سے گذرے ہوں وہ بخوبی ان مشکلات کو جانتے ہیں کہ صاحب عمل یہ نسخہ کے پاس کیسے کیسے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ مہینوں خدمتیں سفارشیں اور کئی طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے گوہر مقصود حاصل ہوتا ہے۔ مئی ۲۰۱۴ میں اپنی سرکاری ملازمت کی تکمیل کے بعد ریٹائرڈ ہو جاؤں گا اس کے بعد میں ہوں گا یا میرا مطب، بس باقی اللہ اور اس کی ذات گرامی۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمیں افضل الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ یہ عمل ایک خاص تحفہ ہے۔ میں اسے لوح تسخیر کا نام دیتا ہوں کوئی فتح نامہ کے نام سے تیار کرتا ہے کوئی لوح مصطفائی کوئی الوح امداد کے نام۔ میں اسے ہر ماہ تیار کرتا ہوں۔ یاد رکھئے ایسے اعمال زکات کے محتاج بھی ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا الگ الگ طریقہ زکات ادائیگی ہوتا ہے۔ جیسا اساتذہ سے تعلیم ہوا ہو۔ اس کے بعد اس عمل میں خاص تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو صاحب بھی اپنے استعمال میں ایسے اعمال لاتے ہیں اس کے متعلقہ موکلات غائبانہ طور پر اس شخص کی مدد کرتے ہیں۔ آپ جب اس عمل کو بجالائیں گے تو بہت آسان پائیں گے۔ تن آسانوں کے لئے یہ بھی مشکل ہے۔ یہ لوح تسخیر ہر ماہ قمری میں شرف قمر اور متبرک اوقات میں نام سے تیار ہوتی ہے۔ لیکن میں صرف قمری ماہ کے مخصوص دن تیار کرتا ہوں۔ یہ عمل علم جفر کا کمال ہے۔ انبیاء اسلام کے مبارک ناموں کی برکتیں لئے ہوئے ہے۔ اور ساری زندگی انشاء اللہ آپ کی خوشیوں کی ضامن رہے گی۔ لیکن ذرا سی بے احتیاطی سے غائب بھی ہو جاتی ہے۔ اور موکلات اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ میں نے خود اپنی زندگی میں تین دفعہ ذاتی نام سے لوح تیار کی۔ لیکن تینوں بار پاس نہ رہی اور غائب ہو گئی۔ اس کے فوائد مختصراً بیان کرتا ہوں تاکہ سند رہے۔

یہ کسی ایک خاص مقصد کے لئے نہیں ہوتی۔ جس کا دل چاہے اسے تیار کر کے اثرات وفوائد سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اس کی برکت سے رفع افلاس، حصول دولت مندی کاروبار کی بندش کا ختم کرنا، مکان اور کاروبار میں برکت، امتحان میں کامیابی، لڑکیوں کی شادی میں رکاوٹ یا بالکل نہ ہونا، مقدمات میں کامیابی، سحر جادو کے اثرات کو زائل کرنا، بیرون ملک سفر، ملازمت کا حصول، قرض کی وصولی اور ادائیگی، میاں بیوی میں محبت، اولاد کی فرمابرداری، غرض ہر شخص کو یہ خوشیاں دیتی ہے۔ کاروبار میں بے انتہا برکت ہوتی ہے، ساری زندگی آرام اور سکون سے گذری ہے۔ گھر میں ہر فرد کے لئے اس کے نام سے تیار کی جاسکتی ہے۔ یہ لوح تسخیر بہت کا آمد ہے۔ اس کے تیار کرنے کا مفصل طریقہ لکھ رہا ہوں۔

اس عمل کو مکمل کر کے لکھ رہا ہوں۔ اس لوح مبارکہ میں سات انبیاء علیہم السلام کے اسماء پاک استعمال ہوتے ہیں اور یہ بھی خیال رہے کہ صرف سات نام ہی تام مانے جائیں گے۔ اس عمل میں میں نے ابجد قمری اور ابجد شمسی سے اعداد استخراج کردئے ہیں۔ آپ کو یہ خیال رکھنا ہے کہ اگر شرف شمس یا اتوار کے دن تیار کریں تو اعداد ابجد شمسی لیں گے۔ اور اگر شرف قمر یا جمعہ کو تیار کریں گے تو اعداد ابجد قمری والے لیں گے۔ ابجد شمسی تاثیر دکھانے میں ست ہے۔ کام دونوں ہی

کرتی ہیں۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے عاملین کے لئے دونوں اباجد زکوٰۃ کی ادائیگی ضروری ہے۔

اسمائے انبیاء	اعداد شمسی	اعداد قمری
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۱۴	۹۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۵۱۴	۲۵۹
حضرت یوسف علیہ السلام	۲۰۳۰	۱۵۶
حضرت سلیمان علیہ السلام	۲۸۳۱	۱۹۱
حضرت داؤد علیہ السلام	۸۱۷	۱۵
حضرت موسیٰ علیہ السلام	۲۳۳۰	۱۱۶
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۱۲۰	۱۵۰
کل اعداد شمسی وقمری	۱۳۹۵۶	۹۷۹

طریقہ یہ ہے

اپنے نام کے اعداد شمسی یا قمری لیں ان اعداد اسماء انبیاء کرام شمسی شامل کریں۔ کل اعداد میں سے ۱۶۸ تفریق کریں اور ۷ پر تقسیم کریں۔ حاصل قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر ۷×۷ کا نقش مسبع پر کریں۔ اگر باقی ایک بچے تو خانہ ۴۳ میں مزید ایک عدد کا اضافہ کریں۔ ۲ بچے تو خانہ ۳۶ میں ۳ بچے تو خانہ ۲۹، ۴ بچے تو خانہ ۲۲، ۵ بچے تو خانہ ۱۵ اور ۶ بچے تو خانہ ۸ میں اضافہ ہوگا۔ اب سورج طلوع ہونے سے قبل غسل کریں رجال الغیب کا خیال رکھتے ہوئے ایک بار سورۂ فتح پڑھیں، نقش پر کریں۔ خشخاش کے تین دانہ برابر سونا رکھیں اور چاندی کے تعویذ میں بند کریں۔ اب سات دن تک الحمد شریف روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کرلیا کریں۔ ساتویں دن گلے میں ڈالیں اور اس کے اثرات ملاحظہ کریں۔

مثال:

نام	عبدالقیوم بن حمیرا
اعداد شمسی	۴۹۱۸
اعداد قمری	۵۲۲

اعداد انبیاء کرام: ۱۳۹۵۶ + ۴۹۱۸ = ۱۸۸۷۴ - ۱۶۸ = ۱۸۷۰۶
÷ ۷ = ۱۸۷۰۶ ÷ ۷ = ۲۶۷۲ باقی ۲ خانہ نمبر ۳۶ میں اضافہ۔

چال نقش

۲۶	۲۰	۱۴	۱	۴۴	۳۸	۳۲
۳۴	۲۸	۱۵	۹	۳	۴۶	۴۰
۴۲	۲۹	۲۳	۱۷	۱۱	۵	۴۸
۴۳	۳۷	۳۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۲	۴۵	۳۹	۳۳	۲۷	۲۱	۸
۱۰	۴	۴۷	۴۱	۳۵	۲۲	۱۶
۱۸	۱۲	۶	۴۹	۳۶	۳۰	۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل

۲۶۹۷	۲۶۹۱	۲۶۸۵	۲۶۷۲	۲۷۱۶	۲۷۱۰	۲۷۰۳
۲۷۰۵	۲۶۹۹	۲۶۸۶	۲۶۸۰	۲۶۷۴	۲۷۱۸	۲۷۱۲
۲۷۱۴	۲۷۰۰	۲۶۹۳	۲۶۸۸	۲۶۸۲	۲۶۷۲	۲۷۲۰
۲۷۱۵	۲۷۰۹	۲۷۰۲	۲۶۹۶	۲۶۹۰	۹۶۸۴	۲۶۷۸
۲۶۷۳	۲۷۱۷	۲۷۱۱	۲۷۰۴	۲۶۹۸	۲۶۹۲	۲۶۷۹
۲۶۸۱	۲۶۷۵	۲۷۱۹	۲۷۱۳	۲۷۰۶	۲۶۹۳	۲۶۸۷
۲۶۸۹	۲۶۸۳	۲۶۷۷	۲۷۲۱	۲۷۰۸	۲۷۰۱	۲۶۹۵

الھم سخرت جمیع خلقك كما

سخرت لسلیمان بن داؤد علیہ السلام

دعا گو ہوں کہ مولا کریم ان انبیاء کرام کے طفیل آپ کو اس لوح مبارک کے اثرات سے مستفید کرے۔ آمین۔

قمر در عقرب

قمر در عقرب کے سلسلے میں گزارش ہے کہ ان اوقات میں معمولات کے علاوہ کوئی نیا کام مت کیجئے۔ مثلاً سفر کا آغاز، نئے کاروبار کا آغاز، عقیقہ، منگنی، نکاح، شادی وغیرہ، کسی قسم کا معاہدہ نہ کیا جائے۔ قمر در عقرب شروع اور ختم ہونے والے پورے دن احتیاط ضروری ہے۔ البتہ ان اوقات میں کسی معصومؑ کا میلاد مسعود یا کوئی اسلامی عید آجائے تو صدقہ دے کر کام شروع کا جاسکتا ہے۔ معصومینؑ کا فرمان ہے کہ صدقہ رد بلا ہے۔ (ادارہ)

شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں؟

علم الاعداد کی روشنی میں

شادی میں ناکامی کے کئی اسباب ہیں۔ دلہن دلہا کے ناموں کے اعداد میں ہم آہنگی نہ ہونا۔ بروج سیارگان کا مختلف ہونا۔ ناموں کے حروف کی طبع کا نہ ملنا۔ ایام محرم الحرام وصفر میں ہوئی شادی اکثر خانہ بربادی کا سبب بنتی ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں نواسۂ رسول کی شہادت اور اہل بیت اطہار کا مصائب میں ابتلاء ہے۔ مومنین کو چاہئے کہ وہ محرم، صفر تا ۸ ربیع الاول میں شادی وغیرہ نہ کریں۔ شادی کے وقت قمر در عقرب بھی نہ ہو۔

ہم یہاں برسوں سے آزمودہ علم الاعداد کی روشنی میں ایک قاعدہ قارئین طلسماتی دنیا کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

(۱) لڑکی اور لڑکے کے اصل نام کے ابجد قمری کے حساب سے اعداد نکالیں۔ (۲) والدہ کے نام کے عدد لینے کی ضرورت نہیں۔ (۳) سید، زیدی، نقوی، بخاری، کاظمی، جعفری، چودھری، خان، ملک، بٹ، ڈار، گوندل وغیرہ کے اعداد بالکل نہیں لینے (۴) موسیٰ، عیسیٰ، مصطفیٰ، وغیرہ میں صرف ''ی'' کے اعداد لینے ہیں ''ی'' کے اوپر ''الف'' وغیرہ کے اعداد نہیں چلیں گے۔ (۵) لڑکی کے ساتھ باپ کا نام یا لڑکے کے ساتھ باپ کا نام لکھا ہوا ہو تو اس کے اعداد بھی نہیں لینے ہیں۔ (۶) حمزہ ''ء'' بعض مقام پر الف کے اعداد کا تقاضا کرتا ہے بعض مقامات پر ''ء'' کے اعداد ''ی'' کے اعداد لئے جائیں گے۔ (۷) اور لڑکے کے اعداد کو بھی ۹ پر تقسیم کیا جائے گا جا، جو حاصل قسمت ہوگا جدول سے دیکھا جائے گا جس کی مثال آخر پر واضح کر دی گئی ہے۔ (۸) اگر اعداد پورے پورے تقسیم ہو جاتے ہیں تو پھر جس عدد کے ساتھ تقسیم کیا گیا ہے یعنی ۹ عدد بس اسی کو حاصل قسمت سمجھا جائیگا۔

ابجد قمری

حروف	ا	ب ت	ج چ	د ڈ	ه	و	ز	ح	ط	ے ی	ک گ	ل	م	ن
قیمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر ڑ	ش	ت ٹ	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
قیمت	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اگر دونوں کا ''۱/اور ایک'' باقی بچ جائیں تو انشاءاللہ یہ جوڑا نہایت سعد ہوگا۔ اور

۱/اور ۲	بادشاہی زندگی گزارنے کی علامت ہے	۲/اور ۶	ایک دوسرے پر الزام لگانے والے ہوتے ہیں	۴/اور ۵	انجام جدائی طلاق ہوگا۔
۱/اور ۳	نااتفاقی، خانہ جنگی، اجتناب ضروری ہے۔	۲/اور ۷	اچھے اور خوب ہوتے ہیں۔	۴/اور ۶	یہ جوڑا بھی بہت عمدہ رہتا ہے
۱/اور ۴	دائمی جدائی انجام طلاق ہوگا۔	۲/اور ۸	خوب رہتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں	۴/اور ۷	اچھی زندگی بسر کرتے ہیں۔
۱/اور ۶	نہایت عمدہ زندگی بسر ہوگی۔	۳/اور ۳	شادی محبت کی ہوگی انجام بے وفائی۔	۵/اور ۸	خوب رہتے ہیں۔
۱/اور ۷	ایسے لوگ اولاد کا غم دیکھتے رہتے ہیں۔	۳/اور ۴	طلاق، دائمی جدائی۔	۵/اور ۵	انجام جدائی طلاق ہوگا۔
۱/اور ۸	غربت مفلسی رنج وغم میں گز میں گذرے گی	۳/اور ۵	طلاق اور جدائی	۵/اور ۶	موافقت رہے گی۔
۱/اور ۹	انجام بہتر ہوگا، معتدل رہے گی۔	۳/اور ۶	طلاق، جدائی، فراق۔	۵/اور ۷	عمدہ زندگی گزرے گی۔
۲/اور ۲	یہ بھی عمدہ زندگی بسر کرتے ہیں۔	۳/اور ۷	ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والے ہونگے۔	۵/اور ۸	دونوں میں پیار محبت بہت ہوگا
۲/اور ۳	انجام طلاق۔	۳/اور ۸	یہ عمدہ رہیں گے۔	۵/اور ۹	دونوں معتدل رہتے ہیں۔
۲/اور ۴	فقدان محبت، لڑائی جھگڑے، طلاق نہ ہوگی۔	۳/اور ۹	معتدل، لڑا جھگڑ کر ایک دوسرے کی بات مان لیں گے۔	۶/اور ۶	خوب رہتے ہیں۔
۲/اور ۵	سکون حاصل نہیں ہوگا۔	۴/اور ۴	انجام طلاق ہوگا۔	۶/اور ۷	دونوں معتدل رہتے ہیں۔

- ۶/اور ۸ اچھی زندگی گزرتی ہے۔
- ۶/اور ۹ دونوں معتدل رہتے ہیں۔
- ۷/اور ۷ اچھی زندگی گذرتی ہے۔
- ۷/اور ۸ ابتدائی اچھی نہیں ہوتی ہے۔ بعد میں اچھی زندگی بسر ہوتی ہے۔
- ۷/اور ۹ مزاج میں اختلاف۔ پسند دونوں کی جداجدا ہوتی ہے۔
- ۸/اور ۸ شادی مبارک ہوتی ہے۔
- ۸/اور ۹ خوشبو بھری شادی ہوتی ہے۔
- ۹/اور ۹ جھگڑا فساد کرتے رہتے ہیں ایسی شادی نہیں کرنی چاہئے۔

مثال نمبر ۱: لڑکی کا نام جمائما		لڑکے کا نام عمران خان	
ج	۰۳	محمد	۹۲
م	۴۰	ع	۷۰
ا	۰۱	م	۴۰
ی	۱۰	ر	۲۰۰
م	۴۰	ا	۰۰۱
ا	۰۱	ن	۵۰
باقی بچے	۹)۹۵ ۱۰-۵	باقی بچے	۹)۴۵۳ ۵۰-۳

۳/اور ۵ کو دیکھا تو انجام جدائی طلاق اور یہی کچھ ہوا۔

مثال نمبر ۲: لڑکی کا نام ڈایانا		لڑکے کا نام چارلس	
ڈ	۰۴	چ	۰۳
ی	۱۰	ا	۰۱
ا	۰۱	ر	۲۰۰
ن	۵۰	ل	۳۰
ا	۰۱	س	۶۰
باقی بچے	۹)۶۶ ۷-۳	باقی بچے	۹)۲۹۴ ۳۲-۶

۳/اور ۶ کو دیکھا تو انجام جدائی طلاق اور یہی کچھ ہوا۔

تعبیر الرویاء جدول تاریخ چاند اور تعبیر خواب علامہ مجلسی

تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب
پہلی	اس شب کا خواب صحیح نہیں	گیارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	اکیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
دوسری	اس شب کا خواب صحیح نہیں	بارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	بائیسویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔
تیسری	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے	تیرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے اور تعبیر مگر نو روز میں ظاہر ہوگی۔ اس شب کا خوب جھوٹا ہے۔	تئیسوی	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
چوتھی	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوتی گی۔	چودھویں	اس شب کا خواب سچا ہے مگر اس کی تعبیر ۲۶ یا ۴۰ روز کے بعد ظاہر ہوگی۔ اس شب کا خواب جھوٹا ہوتا ہے	چوبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
پانچویں	اس شب کا خواب سچا ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی	پندہرویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی۔	پچیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
چھٹی	اس شب کا خواب سچا ہے مگر اس کی تعبیر ایک دو روز بعد ظاہر ہوگی	سولہویں	اس شب کی خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دو روز کے بعد ظاہر ہوگی۔	چھبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
ساتویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔	سترہویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔ مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	ستائیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
آٹھویں	اس شب خواب سچا ہے۔	اٹھارویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	اٹھائیسوں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی۔
نویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے بروایت تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی۔	انیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	انتیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے۔ مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی۔
دسویں	اس شب کا خواب اچھا نہیں ہے۔ لیکن اس کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی۔	بیسویں	اس شب کے خواب صحیح اور موثر ہے۔	تیسویں	اس شب کا خواب راست صحیح اور موثر ہے۔ اور تعبیر جلد ظاہر ہوگی۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ممبئی

نام: نسرین

نام والدین: عذرا بانو، سرفراز حسین

تاریخ پیدائش: ۱۹۹۰ء۔۹۔۹

قابلیت: گریجویٹ

شوہر کا نام: اوصاف

آپ کا نام پانچ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے تین حروف نقطے والے ہیں، باقی دو حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، ایک حرف آبی اور ایک حرف خاکی ہے۔ آپ کے نام کا مفرد ایک، مرکب عدد ۳۷ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۷۳۷ ہیں۔

ایک کا عدد استحکام، استقلال، حمیت، خودداری اور فنون لطیفہ سے وابستہ مانا گیا ہے۔ جن خواتین کا عدد ایک ہوتا ہے ان کے مزاج میں ایک طرح کا مزاح اور شگفتگی ہوتی ہے، لیکن چونکہ فطرتاً ایک عدد کی خواتین سنجیدہ ہوتی ہیں، اس لئے ان میں چھچھورپن نہیں ہوتا، یہ کسی کا مذاق اڑانے اور ہجو کرنے سے ہمیشہ خود کو محفوظ رکھتی ہیں، البتہ ان کی شگفتہ مزاجی اور لطیفہ گوئی محفلوں میں ان کو دوسری خواتین سے ممتاز رکھتی ہے۔

ایک عدد کی خواتین کی آواز پرکشش ہوتی ہے، یہ اپنے انداز گفتگو سے سامعین کو آسانی سے متاثر کر لیتی ہیں اور مجلسوں میں اپنا رنگ جمانے میں کامیاب رہتی ہیں، ان میں زبردست قوت فیصلہ ہوتی ہے، ان کا استقلال اور استحکام ہمیشہ ان کو سربلند رکھتا ہے۔ ایک عدد کی خواتین عقل وفہم کے اعتبار سے بھی منفرد ہوتی ہیں، یہ کسی بھی بات کی گہرائی میں آسانی سے پہنچ جاتی ہیں، ان کی شخصیت میں ایک طرح کا مطلب ہوتا ہے، ان کی مخالف خواتین بھی ان کے سامنے بات کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں اور ان کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں کر پاتیں۔ ایک عدد کی خواتین کو تخریب سے نفرت ہوتی ہے وہ خود بھی تخریب کاری سے دور رہتی ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی تخریب کاری میں مبتلا نہ ہوں۔ ایک عدد کی خواتین میں کیوں کہ زبردست انا اور خودداری ہوتی ہے اس لئے یہ خود کو محکوم بن کر مطمئن نہیں رہتیں، ان میں حاکم بننے کی صلاحیت ہوتی ہے اور یہ اپنی حکمت عملی کو بروئے کار لا کر اپنے گھر کی اور اپنے ماحول کی حکمراں بن جاتی ہیں اور اپنی حکمرانی کو مخالفین کی تخریب کاریوں سے حتی الامکان محفوظ رکھتی ہیں، بے وجہ کی باتیں کرنا ان خواتین کا مزاج نہیں ہوتا، لیکن جب بھی یہ زبان کھولتی ہیں تو پھر جم کر گفتگو کرتی ہیں اور سامعین ان کی باتوں سے محظوظ ہوتے ہیں۔

ایک عدد کی خواتین خود اعتمادی کی دولت سے پوری طرح بہرہ ور ہوتی ہیں، لیکن ان کی یہ خوبی بھی مسلم ہوتی ہے کہ وہ دوسروں پر بھی مکمل بھروسہ کرتی ہیں، خواہ مخواہ کی بدگمانیاں ان کی فطرت نہیں ہوتی، البتہ ایک عدد کی خواتین کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جلدی سے اپنے کسی فیصلے پر نظر ثانی نہیں کرتیں جو فیصلہ کر لیتی ہیں وہ اس پر قائم رہتی ہیں، اور اپنے کسی منصوبے سے ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔

ایک عدد کی خواتین میں نفاست، نظافت اور صفائی ستھرائی حد درجہ پائی جاتی ہے، ان کا ذوق معیاری ہوتا ہے، ان کا کردار بھی مضبوط ہوتا ہے، محبت پرست ہوتی ہیں، لیکن محبت کرنے میں بھی ان کا معیار بہت بلند ہوتا ہے، ہر کس وناکس کو منہ لگا لینا ان کی فطرت نہیں ہوتی، لیکن جب یہ کسی سے محبت کر لیتی ہیں تو پھر یہ اپنے محبوب کی خاطر جان کی بازی لگا دیتی ہیں۔

ایک عدد کی خواتین کسی بھی معاملے میں جلدی سے ہتھیار نہیں ڈالتیں اور جلدی سے ہار تسلیم نہیں کرتیں، انہیں جھگڑوں سے وحشت

ہوتی ہے، لیکن حق و باطل کی لڑائی میں یہ ہمیشہ ڈٹی رہتی ہیں اور غلط لوگوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ ایک عدد کی خواتین کی صحت بالعموم اچھی ہوتی ہے اور اپنی صحت کی طرف سے یہ بھی غافل بھی نہیں ہوتیں، فیشن سے دلچسپی تقریباً ہر عورت کا خاصہ ہوتی ہے، لیکن ایک عدد کی خواتین کا لباس اور رہن سہن میں بھی ایک خاص معیار ہوتا ہے وہ بھڑ کیلے لباس سے محترز رہتی ہیں، رنگوں کے انتخاب میں ان کی سوچ و فکر سب سے الگ تھلگ ہوتی ہے اور ان کی ہر پسند پر سنجیدگی کی چھاپ ہوتی ہے، چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ایک ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ متانت اور سنجیدگی سے بہرہ ور ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کی انا ہے، آپ جلدی سے کسی کی کسی غلط بات کی تائید نہیں کرسکتیں آپ بہت پرکشش ہیں، جاذب نظر ہیں اور متانت اور سنجیدگی نے آپ کے حسن میں اور بھی چار چاند لگادیئے ہیں، آپ اولوالعزم ہیں، آپ کے ارادے کسی کی مخالفت کی وجہ سے کبھی بھی تذبذب اور تردد کا شکار نہیں ہوتے، آپ جس مہم کے لئے اپنے قدم اٹھالیتی ہیں تو پھر اس پر نظر ثانی نہیں کرتیں، آپ جرأت مند بھی ہیں جو کچھ کہنا چاہتی ہیں وہ کہہ گزرتی ہیں، آپ کا مزاج بہت اچھا ہے، لوگوں سے زیادہ ملنا جلنا آپ کو پسند نہیں، لیکن تعلقات نباہنا آپ کی فطرت کا حصہ ہے، آپ سنجیدگی کے ساتھ تفریحات کی شوقین ہیں، بناؤ سنگھار سے دلچسپی ہے، لیکن آپ کو سادگی زیادہ مرغوب ہے، پیڑ پودوں سے بھی آپ کو خاص لگاؤ ہے، آپ کے رجحانات بہت صاف ستھرے ہیں اور بدنیتی اور کینہ کپٹ سے آپ ہمیشہ دور رہتی ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ ہیں، اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ۹ ہے۔ ۹ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو خاص طور پر راس آئیں گی اور آپ کی زندگی خوش حالی کا سبب بنیں گی۔ ۴ کا عدد بھی آپ کے لئے ہمیشہ باعث راحت ثابت ہوگا۔ ۲، ۳، ۵ اور ۸ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہوں گے۔ ان سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور قابل ذکر نقصان۔ حالات کے ساتھ یہ اعداد اپنا رول ادا کریں گے۔ یہ اعداد آپ کو برائے نام نقصان پہنچا سکتے ہیں اور برائے نام فائدہ۔ ۶ اور ۷ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے ان اعداد کے لوگ اور چیزیں آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں گی۔ ان لوگوں سے اور ان چیزوں سے حتی الامکان پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کا مرکب عدد ۳۷ ہے، یہ عدد ایک موافق عدد ہے جو حامل عدد کے تمام مثبت اور ترقیاتی کاموں میں زبردست موافقت کرتا ہے، یہ عدد پارٹنر شپ سے قائم کیے جانے والے تمام منصوبوں میں بھی بھرپور مدد کرتا ہے، یہ عدد تفریحات والے شعبدوں میں اپنے حامل کو نمایاں نمائندگی دلاتا ہے، یہ مرکب جنس مخالف کے ذریعہ کامیابی کو ظاہر کرتا ہے اور یہ عدد دوستی اور توجہ کا عدد ہے۔ اس عدد کی وجہ سے آپ کو محبت میں دوستی میں اور شرکت والے تمام کاموں میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

آپ کا اسم اعظم "یا مجیب" ہے۔ ۵۵ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیے، انشاء اللہ یہ ورد بہر اعتبار آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور زندگی کی راہوں میں آپ کے لئے ذریعہ ترقی اور وسیلۂ کامرانی بنے گا۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے، پیر کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، پکھراج ہیرا اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ ان میں سے کسی بھی پتھر کو ۳ یا ۴ گرام کی سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، پتھر کا وزن ۴ رتی سے کم نہیں ہونا چاہئے۔

اکتوبر، دسمبر اور جنوری کے مہینے میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں اگر ان میں معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق تو فوراً اس کے علاج کی طرف دھیان دیں اور ذرہ برابر بھی غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو معدے کی بیماریاں، اعصاب کی کمزوری، پیٹ کے امراض، کمر اور سینے کی بیماریاں، جوڑوں کا درد، سانس کی تکلیف، شانوں کا درد وغیرہ جیسے امراض کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ بیماری کوئی بھی ہو علاج کی طرف فوراً توجہ دینی چاہئے، کیوں کہ بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹی بیماریاں بڑی بن جاتی ہے اور کبھی کبھی وقت ضائع ہونے کی وجہ سے بیماریاں لاعلاج بھی بن جاتی ہیں۔ سبز، آسمان اور دھاری دار رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کے پردے اگر آپ اپنے گھر میں لٹکالیں یا کسی بھی طرح آپ ان رنگوں کو ترجیح دیں تو آپ کو راحت محسوس ہوگی۔ آپ کے نام میں دو حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں،

کے مجموعی اعداد ۲۶۰ ہیں، اگر ان میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۳۲۰ ہو جاتے ہیں۔ ان اعداد کا نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۲	۸۶	۸۳	۷۹
۸۴	۷۸	۷۳	۸۵
۷۷	۸۱	۸۸	۷۴
۸۷	۷۵	۷۶	۸۲

آپ کے مبارک حروف ب اور دال ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے انشاءاللہ مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ دوسروں پر بھرپور اعتماد کرتی ہیں، آپ کی قوت یقین بہت بڑھی ہوئی ہے، آپ کے اندر حکومت کرنے کی صلاحیت ہے، اگر آپ کو کسی جگہ کا نگراں بنادیا جائے تو آپ نظامت کے فرائض بہ حسن وخوبی انجام دے سکتی ہیں، آپ امانت ودیانت میں بے مثال ہیں، آپ پر آخری حد تک بھروسہ کیا جاسکتا ہے، آپ خوبصورتی کی دلدادہ ہیں، معیاری لوگوں کو پسند کرتی ہیں اور آپ کو قدرتی مناظر سے بھی حد سے زیادہ دلچسپی ہے، آپ کس قدر فضول خرچ بھی ہیں، فضول خرچی کی وجہ سے کبھی کبھی آپ کا ہاتھ تنگ بھی ہو جاتا ہے، آپ اپنے رشتے داروں سے محبت کرتی ہیں، ان سے ہمدردی رکھتی ہیں، ان کی مدد کر کے اپنے دل میں ایک خوشی محسوس کرتی ہیں، لیکن اس کے باوجود آپ کا مزاج یہ ہے کہ آپ اپنوں سے الگ تھلگ رہتی ہیں اور ہر وقت کی ملاقاتوں سے آپ کو کوفت ہوتی ہے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: حکمراں بننے کی صلاحیت، ربط وضبط کا مزاج، قوت اعتماد، قوت یقین فہم وفراست، بلند ہمتی، طبیعت کا استقلال واستحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: خودنمائی، قدامت پرستی، شاہ خرچی، طبیعت کی جھلاہٹ، اول فول بکنا، خوشامد پسندی، انانیت وغیرہ۔

تجربات زمانہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ہر انسان کے اندر کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، لیکن اس دنیا میں اچھے لوگ اور اچھی خواتین وہ سمجھی جاتی ہیں جن کی خوبیاں ان کی خامیوں سے زیادہ ہوں۔ آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ دن بہ دن آپ کی خوبیوں میں اضافہ ہو اور روز بروز آپ کی خامیاں کم ہوتی رہیں، تاکہ آپ کی ذات خوبیوں کا مرقع بن کر رہ جائے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۹۹		
		۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک صرف ایک بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے خیالات کا اظہار کسی بھی مجلس میں اچھے طریقے سے کرسکتی ہیں، البتہ خلوت میں جب آپ کسی کے روبرو ہوتی ہیں تو اپنے مافی الضمیر کا اظہار کھل کر نہیں کر پاتیں، اس وقت ایک طرح ہچکچاہٹ آپ کو پریشان کرتی ہے۔

۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کے دوسروں کے معاملات میں آپ زیادہ دلچسپی نہیں لیتیں، آپ کو اپنی اس کمی کو دور کرنا چاہئے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو اپنی تخلیقات دوسروں کے سامنے کھل کر پیش کرنی چاہئے اور کسی بھی طرح کی جھجک اور ہچکچاہٹ مانع نہیں ہونی چاہئے۔

۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی گھریلو زندگی سے پہلوتہی کرنے کی علامت ہے، آپ کو اپنے گھریلو حالات سے سمجھوتہ کرنا چاہئے اور گھریلو مسائل میں اتنی ہی دلچسپی لینی چاہئے جتنی دلچسپی لینا ایک اچھی خاتون کے لئے ضروری ہے۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ بے شمار خوبیوں کے باوجود آپ دوسروں کے سہارے کی متلاشی رہتی ہیں اور کسی بھی اقدام اپنی ذات پر انحصار نہیں کرتیں۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ نظم وضبط کی اچھی صلاحیتوں کے باوجود تفصیلی کام کرنے سے گریز کرتی ہیں اور ان ہی کاموں کی طرف دھیان دیتی ہیں جو مختصر ہوں اور زیادہ پھیلے ہوئے نہ ہوں، آپ روپے پیسے کے معاملے میں کچھ لاپرواہ سی ہیں، اسی لئے پیسے کو جمع نہیں کر پاتیں، پیسہ ضائع کر دیتی ہیں اور سب کچھ ہوتے ہوئے

خود کو تنگ دست بنالیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ چار بار آیا ہے جو حد سے زیادہ خوبیوں کی علامت ہے، آپ کے اندر خرابیوں اور بے انصافیوں کے خلاف جہاد کرنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے، آپ کے اندر بے شمار خوبیاں حد سے زیادہ موجود ہیں، لیکن ۹ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کی کردار شناسی نہیں کر پاتیں اور ہر کس و ناکس پر بھروسہ کر کے بار بار نقصان اٹھاتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیان کی لائن تو بالکل ہی خالی ہے، یہ خالی لائن یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ جو خواب دیکھتی ہیں اور آپ جن خیالات میں گم رہتی ہیں ان ہی کو بسا اوقات اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتی ہیں، آپ کے اندر انتہا پسندی بھی ہے، لیکن بعض اوقات آپ ایسے تساہل کا بھی شکار ہوجاتی ہیں کہ جو ذہنی طور پر آپ ہی کے لئے اذیت دہ بنتا ہے۔ چارٹ میں لائنوں کا ناقص رہ جانا کسی نہ کسی محرومی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کے اندر قوت تحمل موجود ہے، لیکن کبھی کبھی آپ اشتعال میں بھی آجاتی ہیں، اس وقت آپ کی سنجیدگی کو غیر معمولی صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ آپ کے دستخط آپ کی طبیعت کے استحکام کو ثابت کرتے ہیں، لیکن آپ کی لاابالی پن کا بھی گلہ کرتے ہیں۔

آپ کا فوٹو آپ کی خوبصورتی، سنجیدگی اور عقل مندی کو واضح کرتا ہے، آپ کی آنکھیں آپ کی انا اور خودداری کا ثبوت پیش کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

آپ کی شخصیت کا یہ خاکہ پیش کرتے ہوئے ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں گی اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کو بھی جاری رکھ سکیں گی۔ آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دس اچھے مرد سماج کو وہ فائدہ نہیں پہنچا سکتے جو ایک اچھی عورت سماج کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

طب وصحت

ایک مفید سلسلہ

ایک نظر ادھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

غذا سے علاج

سر پر کپڑا باندھنے، ٹھنڈی پٹی رکھنے، پرسکون جگہ پر سونے سے آرام ملتا ہے۔ سر کی مالش کرنے سے درد فوراً کم ہو جاتا ہے۔ اس سے مریض کو محنت، قبض، بدہضمی سے بچنا چاہئے۔ تیل، گھی میں تلی ہوئی چیزیں گوشت، چائے، کافی کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ آنکھوں پر زیادہ زور نہ ڈالا جائے۔ نیچے بتائی گئی چیزیں باقاعدہ استعمال کرنے سے آدھے سر کے درد میں فائدہ ملتا ہے۔

انگور: انگور کا رس ایک کپ روزانہ صبح سورج نکلنے سے پہلے پینے سے آدھے سر کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

دودھ: آدھے سر کا درد سورج کے ساتھ گھٹتا بڑھتا ہو، تو سورج طلوع سے پہلے گرم دودھ کے ساتھ جلیبی یا بڑی کھائیں۔

دہی: اگر درد سورج کے ساتھ بڑھتا ہو، تو سورج طلوع سے پہلے دہی اور چاول ملا کر کھائیں۔ دہی، چاول اور مصری ملا کر بھی اسی طرح کھا سکتے ہیں۔ سر درد اس سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

گھی: آدھے سر کا درد سورج کے ساتھ گھٹتا بڑھتا ہو تو صبح وشام گھی پئیں۔ سر درد گرمی سے ہو، تو گرم گھی سے سر کی مالش کریں۔

نمک: آدھے سر میں درد ہو تو آدھا چمچ نمک، آدھا چمچ شہد میں ملا کر چٹائیں۔ امید کے مطابق فائدہ ہوگا۔

سونٹھ: آدھے سر کا درد ہو یا پورے سر کا، سونٹھ پانی میں پیس کر گرم کر کے لیپ کریں، اسے سونگھیں، درد ٹھیک ہوگا۔

سرسوں کا تیل: اگر آدھے سر کا درد تو جس آدھے حصے میں درد ہو، اس طرف کے ناک کے نتھنے ۸ بوندیں سرسوں کے تیل ڈال کر سونگھنے سے درد جلد بند ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ پانچ دن استعمال کے ساتھ کھائیں۔

گڑ: آدھے سر کا درد سورج کے ساتھ کم یا زیادہ ہو تو ۱۲ گرام گڑ، ۶۰ گرام دیسی گھی کے ساتھ کھائیں۔

سیاہ مرچ: آدھے سر میں درد ہو، تو ۱۲ گرام سیاہ مرچ چبا کر کھائیں اور اوپر سے ۳۰ گرام دیسی گھی پئیں۔

شہد: سر درد سورج طلوع ہونے کے ساتھ شروع ہو اور جیسے جیسے سورج ڈھلنے لگے اور سر درد بند ہو جائے تو ایسے آدھے سر کے درد میں جس طرف سر درد ہو رہا ہو، اس طرف کے ناک کے دوسرے نتھنے میں ایک بوند شہد ڈال دیں، درد میں آرام ملے گا۔ کبھی کبھی اچانک آدھے سر میں تیز درد ہو جاتا ہے، مریض قے تک کرتا ہے، قے ہونے پر درد بند ہو جاتا ہے یہ درد بار بار ہوتا رہتا ہے۔ روزانہ کھانے کے وقت دو چمچ شہد لیتے رہنے سے یہ درد نہیں ہوتا۔ کبھی درد ہو بھی جائے تو اسی وقت دو چمچ شہد لینے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

تلسی: آدھے سر کے درد میں تلسی کے پتوں کا چورن شہد کے ساتھ صبح وشام چاٹنے سے درد دور ہو جائے گا۔

شکر: آدھے سر کے درد میں اگر درد سورج طلوع ہونے کے ساتھ بڑھے اور سورج ڈھلنے کے ساتھ کم ہوتا جائے تو ایسے سر درد میں سورج طلوع ہوتے وقت سورج کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور ۱۵۰ گرام پانی میں ۶۰ گرام شکر ملا کر آہستہ آہستہ پئیں۔ آدھے سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا۔

ہائی بلڈ پریشر
(HYPERTENSION)

جسم میں خون کا دورہ خون کی نالیوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ جب خون نالی میں جاتا ہے تب اس کی دیواریں بھی دباؤ دے کر اس کے دورے میں مدد کرتی ہیں۔ کبھی کبھی نالی کی دیوار موٹی ہو کر اپنا لچکیلا پن ختم کر دیتی ہیں۔ تب دل کو زیادہ زور ڈال کر خون کو بھیجنا پڑتا ہے۔ اس سے زیادہ دباؤ یا پریشر کو بلڈ پریشر کہتے ہیں۔

بلڈ پریشر بڑھنے کے منفی اثرات: دل کا دورہ، دل کی حرکت بند ہونا، دماغ کو لقوہ، گردے بیکار ہونا، نظر میں خرابی آنا، موت۔

ہائی بلڈ پریشر کی علامات: سر درد، جی متلانا اور سر چکرانا، عام درد اور تکلیف، نارمل سے تیز دل کی اور نبض کی دھڑکن۔

ہائی بلڈ پریشر کی وجوہات: گردوں کی خرابی، ذہنی تناؤ، مصروفیت، بے سکونی، موروثی زیادہ وزن اور موٹاپا، زیادہ تمباکو نوشی اور منشیات کا استعمال۔

ہائی بلڈ پریشر ہو تو معالج کے مشورے کے مطابق علاج، خوراک اور ورزش کریں۔ ہمیشہ متوازن، مقررہ اور کم نمک والے کھانے کھائیں۔ یوگا آسن مفید ہوتے ہیں، تناؤ غصے اور پریشانیوں سے بچیں اور پرسکون زندگی بسر کریں۔ ۳۵ برس سے زیادہ عمر ہونے پر وقت پر اپنے خون کا معائنہ کروائیں۔ رات میں نو گھنٹے بھرپور نیند لیں، دن میں کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر سوئیں۔ ہائی بلڈ پریشر کو کم کرنے کے لئے دن بھر میں آدھے سے ایک گرام تک نمک لیں، ہر ساتویں دن رقیق غذا لیں، پانی زیادہ پئیں، نشیلی چیزیں نہ لیں۔ ڈاکٹر ایونس کی کتاب ”کارڈیا لوجی“ میں لکھا ہے کہ عام بلڈ پریشر میں زیادہ علاج بے یقینی اور ناکام ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر جمیس، تھامپسن کی کتاب ”ہائی اینڈ لو پریشر“ میں لکھا ہے کہ ہائی بلڈ پریشر میں دوائیوں کے ذریعہ حاصل فائدے پر ہرگز یقین نہیں کیا جاسکتا وہ عارضی ہی ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھی کے اصول کے مطابق مرض کا نہیں، مریض کا علاج کرنا چاہئے۔

غذا سے علاج

فاقہ: اس مرض میں فاقہ مفید ہے۔ ہفتے میں ایک دن فاقہ کرنا چاہئے، فاقے میں پھلوں اور سبزیوں کا رس لیں۔

تمباکو: تمباکو، کافی، چائے، گوشت وغیرہ بلڈ پریشر میں نقصان دہ ہے۔

لوکی: لوکی کا رس آدھا کپ لے کر اس میں تھوڑا سا پانی ملا کر تین بار روزانہ پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

کیلا: کیلے کے تنے کا رس آدھا کپ دو بار روزانہ پینے سے ہائی بلڈ پریشر نارمل ہوجاتا ہے۔

لیموں: دل کی کمزوری دور کرنے کے لئے لیموں میں خاص خوبی ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے خون کی نالیوں میں لچکیلا پن اور نرمی آجاتی ہے اور ان کی سختی دور ہوجاتی ہے، اس لئے ہائی بلڈ پریشر جیسے مرض کو دور کرنے میں لیموں مفید ہے۔ اس سے بڑھاپے تک دل طاقت ور بنا رہتا ہے اور ہارٹ فیل ہونے کا خطرہ بھی نہیں رہتا، کیسا بھی بلڈ پریشر ہو، پانی میں لیموں نچوڑ کر دن میں کئی بار پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ صبح لیموں کا رس گرم پانی میں ملا کر پینا مفید ہے۔

سیب: ہائی بلڈ پریشر ہونے پر سیب کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ٹماٹر: ٹماٹر بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔

آنولہ: ہائی بلڈ پریشر خون کی گرمی میں آنولے کا مربہ روزانہ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ آنولہ خون کو صاف کرتا ہے۔

ککڑی: اس میں پوٹاشیم عنصر بہت ملتے ہیں۔ ککڑی کا رس ہائی اور لو بلڈ پریشر میں پینا مفید ہے۔

آلو: آلو بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں فائدہ دیتا ہے۔ پانی میں نمک ڈال کر آلو اُبالیں، چھلکے ہونے سے آلو میں نمک کم پہنچتا ہے اور یہ آلو کا نمکین پکوان بن جاتا ہے۔ اس طرح ہائی بلڈ پریشر میں مفید ہے۔ آلو میں میگنیشیم پایا جاتا ہے، جو بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔

پیٹھا: پیٹھا ہائی بلڈ پریشر سے بچاتا ہے۔

اروی: ہائی بلڈ پریشر اروی کھانے سے کم ہوتا ہے۔

ٹینڈہ: ہائی بلڈ پریشر کو ٹینڈہ کم کرتا ہے، پیشاب لاتا ہے۔

چاول: طویل عرصے تک چاول کھاتے رہنے سے کولیسٹرول کم ہوجاتا ہے، بڑھتا نہیں۔ بلڈ پریشر میں بھی ٹھیک رہتا ہے۔

مالش: باقاعدہ طور سے مالش کرنے سے بلڈ پریشر میں بہتری آتی ہے۔

تربوز: تربوز کے بیج رس میں ایک عنصر جو ”یوسائٹرین“ کہلاتا ہے ملتا ہے جو خون کی نالیوں کے خلیوں کو چوڑا کرتا ہے۔ اس کا اثر گردوں پر پڑتا ہے، جس سے ہائی بلڈ پریشر کم ہوتا ہے۔

تربوز کو چھاؤں میں خشک کئے گئے بیج دو چمچ پیس کر ایک کپ اُبلتے ہوئے گرم پانی میں ایک گھنٹہ بھیگنے دیں، اس کے بعد ہلا کر چھان کر پی جائیں، ایسی چار خوراکیں روزانہ لیں۔ تربوز کا رس پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

گاجر: ہر قسم کا بلڈ پریشر گاجر کا رس ۳۱۰ گرام اور پالک کا رس ۱۲۵ گرام ملا کر روزانہ پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن: ہائی بلڈ پریشر میں ۶ بوندیں لہسن کا رس پانی میں ملا کر چار بار پئیں۔

کچا لہسن کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے ہائی بلڈ پریشر ٹھیک ہوجاتا ہے۔

لہسن کی کلیوں (تریوں) کا رس پانی میں ملا کر پینا زیادہ مفید ہے، فائدہ ہونے پر استعمال کم کرتے جائیں۔

چولائی: چولائی کے ساگ کا رس بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے مفید ہے، اس کی سبزی بھی کھائی جاسکتی ہے۔

چھاچھ: چھاچھ سے ہائی بلڈ پریشر یا لو بلڈ پریشر میں فائدہ ہوتا ہے۔

مہندی: ہائی بلڈ پریشر والے مریضوں کو پاؤں کے تلوؤں اور ہتھیلیوں پر مہندی کا لیپ وقت پر کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

شہد: ہائی بلڈ پریشر ہونے پر شہد جسم پر مسکن اثر ڈال کر خون کی نالیوں کے ہیجان کو کم کر کے ان کو سکوڑ کر ہائی بلڈ پریشر کو کم کر دیتا ہے۔

پھکی: ترپھلہ چورن دو چمچ مصری آدھا چھٹانک لے کر مٹی کے برتن میں رات کو بھگو دیں، صبح چھان کر پینے سے ہائی بلڈ پریشر میں فائدہ ہوتا ہے۔

انفلوئنزا

(INFLUENZA)

انفلوئنزا کو اختصار میں ''فلو'' کہتے ہیں۔ اس میں اچانک جسم کے پٹھوں میں درد کے ساتھ بخار آتا ہے، عموماً یہ سردیوں کے موسم میں ہوتا ہے۔ ہمیشہ اس کی علامات میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے، پہلے اچانک سردی لگتی ہے اور پھر بخار ایک سو دو، ایک سو تین ڈگری تک ہوجاتا ہے۔ بخار کے ساتھ خاص علامات چھینکیں، بدن میں درد، سر درد، خشک کھانسی اور کمزوری ہوتی ہے، دو دن بخار رہ کر پھر اترنے لگتا ہے۔ ایک شخص کو ہونے پر یہ دوسرے کو بھی متاثر کرتا ہوا پھیلتا جاتا ہے۔

بچاؤ: ہجوم میں نہیں جانا چاہئے۔ کام کرتے وقت تھکان نہیں ہونی چاہئے، روزانہ گرم پانی میں نمک ڈال کر غرارے کرتے رہنا چاہئے، جسم پر سرسوں کے تیل کی مالش کرنے اور روزانہ صبح سرسوں کا تیل سونگھیں۔

غذا سے علاج

لیموں: جسم کے مختلف حصوں، ہڈیوں کے ٹوٹنے، درد کرنے، نزلہ، زکام اور فلو ہونے پر گرم پانی میں لیموں کا رس نچوڑ کر پیتے رہنے سے ان بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ یہ بیماریاں ہونے پر اسے بار بار پینا چاہئے۔

نارنگی: جب انفلوئنزا ہو رہا ہو اور پھیل رہا ہو تو نارنگی کھانے سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ فلو ہونے پر بھی یہ مفید ہے۔

اجوائن: ۳ گرام اجوائن اور ۳ گرام دار چینی، دونوں کو اُبال کر ان کا پانی پئیں۔ ۱۲ گرام اجوائن، دو کپ پانی میں اُبالیں۔ آدھا رہ جانے پر ٹھنڈا کر کے چھان کر پئیں، اس طرح روزانہ چار بار پینے سے فلو جلدی ٹھیک ہوجاتا ہے۔

ادرک: ۳ گرام ادرک یا سونٹھ ۷ تلسی کے پتے، ۷ سیاہ مرچ تھوڑی سی دار چینی سب کو ۲۵۰ گرام پانی میں اُبال کر چینی ملا کر گرم گرم پینے سے انفلوئنزا، زکام، کھانسی اور سر درد دور ہوجاتا ہے۔ مرض پھیلنے کے وقت اس کے ذریعے اچھا بچاؤ ہوتا ہے۔

دار چینی: انفلوئنزا ہونے پر دار چینی پانچ گرام، دو لونگ، چوتھائی چمچ سونٹھ کو پیس کر ایک کلو پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر اس پانی کے تین حصے کر کے دن میں تین بار پئیں۔

پیپل: دودھ میں دو پیپل یا اس میں چوتھائی چمچ ڈال کر اُبال کر پئیں۔

شہد: دو چمچ شہد، ۲۰۰ گرام گرم دودھ، آدھا چمچ میٹھا سوڈا ملا کر صبح اور آدھا چمچ شام کو پلائیں، اس سے بہت پسینہ آئے گا۔ پینے میں ہوا نہ لگنے دیں اس سے زکام، فلو ٹھیک ہوجائے گا۔

فلو ہونے پر شہد کے استعمال سے کھانسی کے جراثیم ختم ہوتے ہیں، بخار اور سر درد کم ہوتا ہے۔

تلسی: ۱۲ گرام تلسی کے پتوں کو ۲۵۰ گرام پانی میں اُبال کر لیں، جب چوتھائی پانی رہ جائے تو چھان کر سوندھا نمک ملا کر گرم گرم پلا دیں۔ بخار جب تک رہے، اناج کی کوئی چیز کھانے کو نہ دیں، چائے، دودھ، موسمی کا رس، منقیٰ دیں۔

☆☆☆☆☆

الیکشن کا زمانہ آتے ہی ہمارے دیوبند شریف میں ''نیتاجی'' کہلانے والے لال بجھکڑ حشرات الارض کی طرح پیدا ہونے لگتے ہیں اور وہ تمام لوگ جو مادرزاد بے وقوف ہوتے ہیں اور مس عقل ان کے خاندان کے کسی بھی فرد کے کاسۂ سر میں ایک بار بھی گھسنے کی غلطی نہیں کرتی، الیکشن کے زمانہ ان کا شمار بھی دانشوروں میں ہونے لگتا ہے اور ان کے اُلٹے سیدھے بیانات بھی اخبارات کی زینت بننے لگتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ محلے اور شہر کے تمام چھچھورے کپڑے بدل بدل کر ان کے پیچھے اس طرح پھرتے ہیں جیسے ملک کے اگلے وزیر اعظم یہی ہوں۔ بات کا تو بیڑہ غرق بہت پہلے ہو گیا تھا۔ خطابات کی بھی ان چھچھوروں نے ایسی کی تیسی کردی ہے۔ پرسوں ہی کی بات ہے کہ ایک صاحب جو دیکھنے میں شیخ چلی محسوس ہو رہے تھے ان کو بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں تھا۔ ان کی آنکھوں سے مکاری ٹپک رہی تھی۔ نہیں لگتا تھا کہ یہ زندگی میں بھول کر بھی کسی کے کام آئے ہوں گے، لیکن مجھے دیکھتے ہی انہوں نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے میری طرف بڑھایا اور انداز کچھ ایسا تھا کہ جیسے مجھ پر وہ بہت بڑا کوئی احسان کر رہے ہوں۔

میں نے ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔ آپ کون؟

وہ انتہائی بے شرمی کے ساتھ بولے۔ ''میں اس علاقہ کا امیر الہند ہوں۔

کیا مطلب؟

مطلب ان حضرات سے پوچھئے یہ ہر حال میں ہمارے معتقد رہتے ہیں۔

میں ان لوگوں سے مخاطب ہوا جو کتے کی دم کی طرح ان صاحب کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ جیسے انہوں نے ہفت اقلیم فتح کر لی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان صاحب کو امیر الہند کس نے بنایا؟

اُس جھنڈ میں سے ایک صاحب نے ذرا آگے بڑھ کر کہا۔ ان کو امیر الہند کا خطاب ساتویں آسمان پر اللہ میاں کے سامنے کھڑے ہو کر ایک معتبر فرشتے نے دیا ہے۔

یہ دلیل سن کر میرے ہوش اڑ گئے اور ازراہ مجبوری مجھے یقین کرنا پڑا اور انہیں مبارک باد دینی پڑی اور ان کو یہ مدلل گفتگو سن کر میری وہ غلط فہمی جو ہزاروں امیر الہندوؤں سے تھی دور ہو گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ کسی بھی امیر الہند پر انگلی اٹھانا درست نہیں، کیا معلوم کس کو یہ عہدہ کس آسمان سے نصیب ہوا ہو اور نہ جانے کن خصوصیات کی بنا پر نصیب ہوا ہو۔

اب تو آپ کو یقین ہو گیا؟ وہ صاحب جو دیکھنے میں شیخ چلی نظر آرہے تھے، پھر میری طرف بڑھے اور انہوں نے اپنی ایک فٹ کی لمبی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مجھ سے ایک آوارہ قسم کا سوال کیا۔ پوچھنے لگے۔

کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہو؟ اور ملک وملت کے لئے کبھی کچھ کیا ہے یا نہیں؟

حضرت! آپ نے کیا کیا ہے؟ میں نے بھی ایک سوال ان کی صورت پہ دے مارا۔

ناگواری کے ساتھ بولے، اگر کچھ نہ کیا ہوتا تو یہ خلقت ہمارے پیچھے نہ پھرتی۔ یہ سب تو بچے ہیں، اس ملک کے نامور لیڈر ہمیں اپنے پہلو میں بٹھا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ تم گمراہ ہو جو ہم سے بحث کر رہے ہو۔ ہم سے بحث کرنے والوں کی آخرت تباہ ہو جاتی ہے۔

میں آپ سے بحث نہیں کر رہا ہوں اور کم پڑھے لکھے لوگوں سے بحث کرنا میری عادت بھی نہیں ہے۔

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ ایک شخص جو عقل سے پوری طرح پیدل لگ رہا تھا وہ مریدوں کی بھیڑ میں سے آگے آکر بولا۔ حضرت کو علم لدنی حاصل ہے۔ حضرت کے دل پر وحی کی طرح باتیں نازل ہوتی ہیں۔ آپ جیسے لوگ حضرت کے مقام کو نہیں سمجھ سکتے۔ حضرت کے مقام کو سمجھنے کے لئے تصوف کے ۱۲ سمندر پار کرنے ہوتے ہیں۔

آپ سب لوگ کان کھول کر سن لیجئے۔ میرا موڈ خراب ہوگیا۔ میں ابوالخیال فرضی ہوں، ایسے ایسے ہزاروں حضرت اپنی عقل سے گھڑ کر میں نے صحراؤں میں بکھیر دیئے ہیں، وہ وحشی جانوروں کی تعلیم وتربیت میں مصروف ہیں، اگر یقین نہ آئے خواجہ بختیار شہید سے پوچھ لینا، یہ وہ واحد انسان ہیں جو مرنے سے پہلے ہی شہید ہوگئے ہیں۔ جنت کی ایک ہزار حوریں ان سے نکاح کرنے کی آرزومند ہیں۔

آپ کی بات ہمارے پلے نہیں پڑ رہی ہے؟

کبھی پلے نہیں پڑے گی۔ جب تک تم ان شیخ چلیوں کی قید وبند سے آزادی حاصل نہیں کروگے۔ تمہیں دنیا سمجھ میں آئے گی نہ دین میں نے ان کے پیر کی طرف دیکھا، ان کے چہرے پر مایوسی کی دھند بکھری ہوئی تھی۔ انہوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ بس کھسک لو، وہ چل پڑے تو بے وقوف قسم کے لوگوں کا قافلہ ان کے پیچھے چل پڑا اور میں سوچنے لگا کہ جب تک ہماری قوم کو ان شیخ چلیوں سے نجات نہیں ملے گی، اس وقت قوم کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور یہ قوم اسی طرح حماقتوں اور خوش فہمیوں کے ویران جنگلوں میں بھٹکتی رہے گی۔

آپ یقین کریں کہ الیکشن کا بگل بجتے ہی ایسے ایسے گدھوں کو کھدر پہنے دیکھا ہے کہ جن سے انسان تو انسان گدھے بھی مطمئن نہیں ہیں۔ ایک بار اسی طرح کا ایک شخص کھادی پہن کر کسی گلی سے گزر رہا تھا تو اس کو دھوبی کے گدھے نے جو بے چارہ نہ گھاٹ کا تھا نہ گھر کا، ایک زوردار قہقہہ لگایا اور اس کا انداز کچھ اس طرح کا تھا کہ تم سے اچھا تو میں ہوں!

ایک دن میری ملاقات خالہ گل بدن کے پوتے مولوی آفت الٰہی سے ہوگئی۔

یہ بھی اس دور کا ایک عجوبہ ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ملک کی آزادی ان کے خاندان کے ایک درجن لوگ شہید ہوئے تھے اور ان کے شہید ہوتے ہی ہندوستان آزاد ہوگیا تھا، یہ کئی بار ان شہادتوں کا سہارا لے کر سرکار کو کیش کرچکے ہیں۔ ایک بار مجھے بتا رہے تھے کہ یہ ملک ہمارے خاندان کی قربانیوں کی وجہ سے ہی باقی رہا ہے، ورنہ کبھی کا امریکہ منتقل ہوجاتا۔ انگریز اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اس ملک کو امریکہ لے جاتے، لیکن ہمارے خاندان کے کڑ قسم کے نوجوانوں نے انگریزوں سے یہ ملک زور زبردستی کرکے چھینا۔ حکومت ان حقائق کو تسلیم کرتی ہے اور ہمارے خاندان والوں کو وقتاً فوقتاً عہدے بھی عطا کرتی رہتی ہے۔

میں ان سے کہتا ہوں۔ آپ لوگ پوری قوم کی بات کیوں نہیں کرتے۔ اپنے خاندان کی قربانیوں کا ذکر کرکے حکومت سے کچھ عہدے اینٹھ لیتے ہیں اور قوم کو بلکتا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ تو خودغرضی ہے، میری ان باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور وہ جب بھی ملتے ہیں اسی طرح کی باتیں کرتے ہیں جن کو سن کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بس ان کی قربانیوں سے ملک آزاد ہوا ہے حالانکہ ہندوستان کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ لاکھوں مسلمان شہید ہوئے ہیں، تب جا کر ہندوستان کو آزادی نصیب ہوئی ہے۔ ابھی حال ہی میں ہمارے شہر میں ایک تنظیم قائم ہوئی ہے جس کا نام تنظیم جہلائے ہند ہے۔ اس تنظیم میں صرف جاہلوں کو ممبر بنایا جاتا ہے اس کے صدر وہ صاحب ہیں جو پرائمری اسکول میں بارہ مرتبہ فیل ہوئے تھے۔ یہ تنظیم الیکشن کے موقع پر بہت اہم رول ادا کرتی ہے۔ یہ جلسوں اور جلوس کو کامیاب بنانے کے لئے کثیر تعداد میں موجود رہتی ہے اور نعرۂ تکبیر کے شور وغل سے پورے ماحول کو گرما گرم رکھتی ہے۔ ایک بار ان کے صدر سے میری بالمشافہ گفتگو ہوئی تو انہیں اپنی جہالت پر بڑا ناز تھا، وہ کہہ رہے تھے جہالت ایک فطری چیز ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کسی اسکول میں داخلہ لینا نہیں پڑتا، انہوں نے مجھے بتایا کہ عالم بننے کے لئے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، نہ جانے کتنی بار رورو کر اسکول جانا پڑتا ہے اور ماں باپ سے تو اس تعلیم کے نام پر پٹتے ہی ہیں۔ اسکول کے ماسٹروں کے ہاتھوں جو درگت بنتی ہے اور انسانیت کا جو قتل عام اسکول میں ہوتا ہے اس سے روحیں بے کل ہوکر رہ جاتی ہیں اور احساسات کی گلیوں میں نامعلوم قسم کے سناٹے بکھر جاتے ہیں اور نابالغ بچوں کے ارمان کم سن آرزوؤں سے گلے مل کر پھوٹ پھوٹ کر اس طرح روتے ہیں کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔ اس طرح کے مناظر کو بچشم خود دیکھ کر میں نے اسکول اور تعلیم کو طلاق مغلظہ دیدی تھی اور اس جہالت کو اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا جو ماں کے پیٹ سے مجھے عطا ہوئی تھی اور جب میں نے ہوش سنبھالا تو تنظیم جہلائے ہند کی بنیاد ڈالی۔ شروع شروع میں مجھے بہت مایوسی ہوئی، لوگ اس تنظیم کے ممبر بننے کی ہمت نہیں کررہے تھے۔ دراصل جہالت سے سب کا پیدائشی واسطہ تھا اور جہالت سبھی کے لئے نعمت غیر مترقبہ بنی ہوئی تھی، لیکن خود کو جاہل کہنے اور جاہل ثابت کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا۔ میں نے اللہ کے بندوں کو سمجھایا اور انہیں یہ تسلی دی کہ جہالت کوئی بری چیز نہیں ہے، اگر کوئی بری چیز ہوتی تو اللہ کی بنائی

ہوئی اس دنیا میں اکثریت جاہلوں کی نہ ہوتی۔ میں نے بتایا کہ جاہلوں نے اس دنیا میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں، آج بھی ہمارے اپنے ہی شہر میں ایسے کئی اسکول کھلے ہوئے ہیں، جن کا نظم ونسق خالص جاہلوں کے ہاتھ میں ہے۔ ایک اسکول کے منیجر بے چارے اپنے دستخط بھی نہیں کرسکتے، لیکن اسکول کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے اور اس اسکول کے منیجر جو مستند جاہل ہیں ہر ہفتے جہالت کے خلاف ایسی دھویں دار تقریر کرتے ہیں کہ کئی جاہلوں کو برجستہ یہ کہنا پڑتا ہے۔

اے جہالت تیرے انجام پہ ہنسنا آیا

میں انہیں گھور رہا تھا اور یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ جہالت کی تائید کر رہے ہیں یا تردید؟

میں نے ان سے پوچھا۔ برخوردار، معذرت کے ساتھ۔ میرے ذہن سے آپ کا نام نکل گیا ہے کیا آپ (اپنا) نام بتانے کی زحمت کریں گے۔

محترم فرضی صاحب! ناچیز کو مولوی قربان علی کہتے ہیں۔ تنظیم جہلائے ہند میں نے ہی قائم کی ہے اب اس تنظیم کے ممبران کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے۔

جب آپ کو تنظیم قائم کرنی ہی تھی" میں نے کہا" تو پھر علماء کی کوئی تنظیم قائم کرتے۔ جہلا کی تنظیم قائم کرکے آپ کو ٹھیکروں اور ٹھوکروں کے سوا کیا ملے گا؟

انہوں نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ میری بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ علماء کی تنظیم پہلے ہی سے بہت ساری قائم ہیں، پھر ان میں دھڑے بھی بہت ہیں۔ علماء کی سب سے بڑی تنظیم "جمعیۃ العلماء" ہے یہ دو حصوں میں بٹ چکی ہے۔ مرکزی جمعیۃ العلماء، سنی جمعیۃ العلماء، اور جمعیۃ العلماء الف، جمعیۃ العلماء میم اور سنا ہے کہ اب کوئی قاسمی جمعیۃ العلماء بھی بننے والی ہے۔ اس کے علاوہ تنظیم علماء دیوبند، فضلاء قدیم، تنظیم علماء ہند، تنظیم علماء حق وغیرہ وغیرہ بہت ساری تنظیموں کے ہوتے ہوئے ہماری تنظیم کو کون منہ لگاتا۔ اس لئے میں نے اپنی خداداد سوچ وفکر سے ایسی تنظیم قائم کی ہے جو زمانہ بھر میں منفرد ہے اور ہماری تنظیم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں بے شعور لوگ رکنیت قبول کرتے ہیں، کیوں کہ اگر وہ باشعور ہوتے تو پھر وہ جہالت پر قناعت کیوں کرتے۔ شعور نہیں تھا اسی لئے تو تمام عمر جاہل رہے اور جب جاہل ہی ٹھہرے تو علماء کی کسی جماعت میں ان کی کھپت نہیں تھی۔ اب جوق در جوق ہماری تنظیم میں لوگ آرہے ہیں اور ہاتھ پاؤں جوڑ کر ہماری تنظیم کے ممبر بن رہے ہیں۔

اس جہالت کو فروغ دینے سے آپ کو کیا ملے گا؟" میں نے پوچھا۔"

ابوالخیال فرض مس جہالت خانم ہی کی وجہ سے ساری دنیا کی رونقیں برقرار ہیں، اگر یہ جہالت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ جہالت ہی کی وجہ سے بیاہ شادیوں میں گانے بجانے ہیں جہالت ہی کی وجہ سے لوگ کھڑے ہوکر کھانا پسند کرتے ہیں، جہالت ہی کی وجہ سے لوگ بیاہ شادیوں میں ایسے ایسے کپڑے پہن کر آتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر گدھوں کو بھی شرم آجاتی ہے۔ جہالت ہی کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کی پگڑیاں اُچھالتے ہیں اور جہالت ہی کی وجہ سے اچھے کردار والوں سے بدظن ہوکر ان کے خلاف محاذ قائم کرلیتے ہیں اور جہالت کو بروئے کار لاکر اچھے لوگوں سے ان کا پیدائشی حق چھین لیتے ہیں۔ یہ جہالت ہی کا تو کرشمہ ہے کہ الیکشن میں ریلیاں نکلتی ہیں اور ہزار روپ میں ان ریلیوں میں جہلاء دندناتے نظر آتے ہیں اور ابوالخیال فرضی صاحب ان نرے جاہلوں سے زیادہ ہمارے کاز کو تقویت ان لوگوں سے زیادہ پہنچتی ہے جو دیکھنے میں عالم ہوتے ہیں لیکن جب انہیں برت کر دیکھیں تو جہالت ان میں بفضل ابلیس کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

میں مولوی قربان علی کی تقریر کو ہضم تو نہیں کرسکا، لیکن اس کو معدہ میں اُتارنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ میں نے ان سے پیچھا چھڑانے کے لئے کہا، اب مجھے اجازت دیں کیوں کہ مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ اتنے دنوں میں ہاتھ لگے ہو، میں اتنی آسانی سے کہاں چھوڑوں گا اور وہ مجھے گھسیٹتے ہوئے اپنے گھر لے گئے۔ انہوں نے مجھے اپنے دقیانوسی قسم کے صوفے پر دھکا دیتے ہوئے کہا کہ یہاں بیٹھئے اور مجھے ملک وملت کے بارے میں دل لگتے ہوئے کچھ مشورے دو۔ میں ابھی آپ کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہوں، یہ کہہ کر وہ اندر گھر میں چلے گئے، ان کے واپس آنے سے پہلے تین چار گدھے ان سے ملنے کے لئے آئے۔ خیر تھے تو وہ انسان ہی لیکن محاورے کی مجبوری کی وجہ سے انہیں گدھا کہنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے جہالت سے بھرے لہجے میں پوچھا۔

حاضرت جی۔ پھدائے کوم کہاں ہیں۔

میری جیب میں ہیں، میں نے برا سامنہ بنا کر کہا۔

آپ گستاکی کرر ہے ہوں۔

میں تو پیدا ہونے سے پہلے بھی گستاخ تھا اور مرنے کے بعد بھی گستاخ رہوں گا تم میرے منہ مت لگو ورنہ میں وہ کہہ دوں گا کہ جس کا مطلب سمجھنے کے لئے تمہیں عراق جانا پڑے گا۔

ان میں سے ایک لونڈے نے آگے آ کر کہا۔ عراق جانے کا کرایہ کون دے گا۔

آپ کے حضرت جی۔ ''میں بولا'' جو آپ کی نیا پار لگانے کے لئے دن رات پاپڑ بیل رہے ہیں، ابھی میرا جملہ پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ مولوی قربان علی بیٹھک میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اپنے جاہل مریدوں کی طرف دیکھ کر کہا۔ آ گئے تم لوگ، ان سے ملو یہ قوم کے بہت بڑے دانشور ہیں، ان سے آسمان کے فرشتے بھی مشورہ کرتے ہیں۔

ہم آپ سے زور سے بولنے کی معافی چاہتے ہیں۔ آپ تو بہت اچھے انسان ہیں۔

آپ نے کیسے اندازہ لگایا کہ میں اچھا انسان ہوں۔

جب حاضرت جی نے پھر مادیا کہ آپ کوم کے دانسور ہیں تو پھر آپ کو اچھا سمجھنے کے لئے کسی اور دلیل کی کیا ضرورت ہے۔

چند منٹ تک یہ لوگ عجیب عجیب طرح کی باتیں کرتے رہے لیکن ان کے رنگ رنگ سے یہ ثابت ہو رہا تھا کہ وہ مولوی قربان علی کے زبردست معتقد ہیں اور انہیں جنت و آخرت کا ٹھیکیدار بھی سمجھتے ہیں، انہیں یقین تھا کہ اگر ان کے حضرت ان سے خوش ہو گئے تو پھر جنت میں جانے سے کون روک سکتا ہے اور نامۂ اعمال ٹٹولنے کی غلطی کس فرشتے سے ہو سکتی ہے۔ وہ عقیدت کا اظہار جن الفاظ میں کر رہے تھے اس سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں تھا کہ جہالت ان کے خمیر میں شامل ہے اور شاید اس پیدائش کا فائدہ اٹھا کر مولوی قربان علی نے انہیں اپنا اندھا معتقد بنا رکھا تھا۔

وہ لوگ چلے گئے تو مولوی قربان علی نے مجھ سے پوچھا۔ دیکھا آپ نے اس طرح کے ہزاروں لوگ ہمارے معتقد ہیں۔ ان ہی لوگوں کے ذریعہ ہم اپنے جلسوں کو اور اپنی ریلیوں کو کامیاب کر سکتے ہیں، ان کی بات چیت سے آپ نے کیا اندازہ لگایا۔

میں نے کہا۔ آپ تو خیر آپ ہیں، آپ سے تعلق ہے تو آپ کی ہر ادا گوارہ، لیکن آپ کے مریدوں کے بارے میں اس سے زیادہ اور کیا عرض کروں۔

جہالت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں
کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

وہ ہنسے پھر بولے۔ یار آپ کی زبان پر لفظ جہالت کتنا اچھا لگتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی گاؤں کی کوئی الہڑ دوشیزہ آپ کے ہونٹوں کی پنگھٹ سے پانی بھرنے کے لئے آئی ہو۔

ان کی آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک تھی اور چہرے پر کئی طرح کے رنگ بکھرے ہوئے تھے، مجھے یہ لگا کہ لفظ جہالت سے انہیں عجیب طرح کی تقویت حاصل ہوتی ہے اور جہالتوں کا ذکر سن کر ان کی روح باغ باغ ہو جاتی ہے۔ میں نے انہیں مسرور دیکھتے ہوئے عرض کیا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تذکرۂ جہالت سے کس قدر ہشاش بشاش ہو جاتے ہیں، لیکن میں تو یہی عرض کروں گا کہ آپ کو کوئی ایسی تنظیم قائم کرنی چاہئے تھی جو علم سے وابستہ ہو۔ جاہلوں کی جماعت کے سربراہ بن کر آپ نے اپنی وقعت کو کم کر دیا ہے۔

فرضی صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں خود مسلّم قسم کا جاہل ہوں اور جاہل ہوتے ہوئے مجھے کیا حق تھا کہ میں علماء کی تنظیم قائم کروں۔ کوئی جاہل اسکول کھول سکتا ہوں، طبیہ کالج چلا سکتا ہوں، این جیو بنا سکتا ہوں اور کسی مسجد کا متولی بھی بن سکتا ہوں، لیکن علماء کی کوئی تنظیم نہیں چلا سکتا۔

تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ''علماء کی تنظیم میں سب علماء ہوتے ہیں؟ میں نے سوال کیا۔''

نہیں، بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ علماء کی تنظیموں میں بھی جاہل لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے اور ایسے جاہلوں کی تعداد تو کہیں زیادہ ہوتی ہے، جو مدرسوں سے باضابطہ فارغ ہوتے ہیں، پھر بھی جاہل کے جاہل ہی ہوتے ہیں اور ان پڑھے لکھے جاہلوں ہی سے علماء کی تنظیمیں پوری طرح آباد ہیں۔

پھر؟

لیکن ابوالخیال بھائی۔ اگر جہالت نہ ہوتی تو علم کی قدر کون کرتا اور اگر جہلاء نہ ہوتے تو علماء کو گھاس کون ڈالتا، جاہلوں کی وجہ سے علماء کی عزت ہے اور جہالت ہی کی وجہ سے علم کی قدر و منزلت ہے۔ ہم نے تو یہ

سوچا ہے کہ جب زیادہ سے زیادہ جہلاء دنیا میں ہوں گے تو زیادہ سے زیادہ علماء کا بھرم باقی رہے گا اور اگر علماء زیادہ سے زیادہ پیدا کئے جائیں گے تو علماء کی قدر و قیمت کم ہوجائے گی۔

آپ کا فلسفہ میرے پلّے نہیں پڑ رہا ہے؟ میں نے بیزاری کا اظہار کیا۔"

حضور! جب آپ مس جہالت کو پوری طرح اپنی بانہوں میں لے لیں گے تو آپ کو سب سمجھ میں آجائے گا اور آپ کو اس بات کا اندازہ بھی ہوجائے گا کہ

اے جہالت تیرے دم سے ہے دنیا میں بہار
ورنہ اس غم سے بھری دنیا میں رکھا کیا ہے

اچھا یہ بتائیے۔"میں بولا۔" اس الیکشن میں جو چل رہا ہے اس میں آپ کی کارکردگی کیا ہے اور آپ کسے سپورٹ کر رہے ہیں؟

مولوی قربان علی نے کہا۔ ابھی تک تو ہم نے نہیں سوچا کہ ہم کسے سپورٹ کریں، کیوں کہ کوئی بھی پارٹی صاف ستھری نہیں ہے۔ ابھی تک ہم کسی سے کچھ کہنے کی ہمت نہیں کر پا رہے ہیں اور خود سے کوئی کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے جب سے سیاسی نیتاؤں کے لئے دعا پر بھی پابندی عائد کی ہے تو لوگ ہماری طرف رخ کر رہے ہیں۔

دارالعلوم نے سیاسی لوگوں پر پابندی کیوں عائد کی۔" میں نے پوچھا۔"

دارالعلوم دیوبند کی پالیسی بالکل درست ہے۔ اس لئے کہ دیوبند کے کتنے ہی سیاسی نیتا پارٹیوں کے ذمہ داروں کو اس طرح لے کر دارالعلوم میں گھستے تھے جیسے دارالعلوم دیوبند ان کے باپ کا قائم کیا ہوا ادارہ ہے۔ پارٹیاں ان سے مرعوب ہوجاتی تھیں اور ان کی چاندی بن جاتی تھی۔ ہر پارٹی مہتمم صاحب سے دعا کی درخواست کرتی تھی اور مہتمم صاحب ازراہ اخلاق سب سے دعا کا وعدہ کرلیا کرتے تھے۔ کراماً کاتبین کو حیرت ہوتی تھی کہ جب حضرت مہتمم صاحب سب کے لئے دعا کریں گے تو اللہ کی بارگاہ میں دعا کا حشر کیا ہوگا۔ آخر اللہ میاں کس کے حق میں دعا قبول کریں گے۔ فرضی صاحب! آج کل ووٹروں کا حال یہ ہے کہ جو بھی نیتا ان کے گھر کی کنڈی بجاتا ہے وہ ووٹ کے لئے اپنا دامن پھیلاتا ہے تو وہ اس سے وعدہ کرلیتے ہیں۔ خدا کی خدائی میں ووٹ ایک ہی ہے، مہر ایک ہی جگہ لگنی ہے تو پھر سب سے کئے وعدے کیسے پورے ہوسکتے ہیں۔

وعدے کیوں نہیں پورے ہوسکتے۔

بھئی خدا کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے سب پارٹیوں کے چناؤ نشان پر مہر لگادو اور انتہائی دیانت کے ساتھ سب پارٹیوں سے کئے ہوئے وعدے پورے کردو۔

اس طرح تو ووٹ ہی خراب ہوجائے گا؟

وعدہ تو پورا ہوجائے گا، حشر کے میدان میں شرمندگی تو نہیں اٹھانی پڑے گی۔

خیر ہم تو ایک بات جانتے ہیں کہ اس بار دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے نیتاؤں پر یہ پابندی عائد کر کے کہ وہ دعا کی درخواست کرنے کی زحمت نہ کریں، سمجھ داری کا ثبوت دیا ہے۔ فرضی بھائی ان نیتاؤں کا حال یہ ہے کہ مولویوں پر دہشت گردی کے الزام لگاتے ہیں، مسلمانوں کے خلاف گجرات اور مظفرنگر کے خونی ڈرامے اسٹیج کرتے ہیں اور جب کوئی موقع ہار جیت کا آتا ہے تو مسلمانوں ہی کے بڑوں سے دعا کی درخواست لے کر اس طرح کھڑے ہوجاتے ہوں، جیسے دو دن پہلے کچھ رکھوا کے گئے ہوں۔

اس میں نیتاؤں کا قصور ہی کیا ہے۔"میں نے کہا" جب مسلمانوں کے نام نہاد قائدین مسلمانوں کے قاتلوں کی اغل بغل میں بیٹھ کر مسکراتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ملک میں کہیں بھی مسلمانوں کا قتل نہیں ہوا ہے۔ اگر قتل عام ہوا یا ہو رہا ہے تو قوم کے ٹھیکیدار کیوں نیتاؤں کے گھروں کے چکر لگا رہے ہیں۔ وہ کونسی شئے ہے جو انہیں ظالموں کی کوٹھیوں کا طواف کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ مجھے تو افسوس ہوتا ہے جب میں کسی قائد قوم کو کسی ظالم کی چوکھٹ پر سجدہ ریز دیکھتا ہوں۔

آپ ابھی بچے ہو۔ سیاست کی الف ت سے ناواقف ہیں، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک قائدین پر انگلیاں نہیں اٹھتیں اور گندے انڈوں اور ٹوٹے ہوئے جوتوں سے ان کی آؤ بھگت نہیں ہوتی، تب تک کسی پارٹی کی نظروں میں ان کا وقار قائم نہیں ہوتا۔ اس لئے قائدین پارٹیوں کے کرتا دھرتا لوگوں کے سامنے اپنی گردن اس طرح ڈالتے ہیں تاکہ قوم کے جیالے ان کے خلاف غل غپاڑہ کریں اور اتنا کریں کہ پارٹیوں کے ذمہ دار یہ اندازہ کرلیں کہ فلاں قائد قوم ہماری خاطر کتنی بری طرح ذلیل ہو رہا ہے، جب کسی پارٹی کو یہ یقین ہوجاتا ہے کہ اس قائد

نے ہماری خاطر اپنی مٹی پلید کرادی ہے تو وہ ہاتھوں ہاتھ اس قائد کو لیتی ہے اور اسے کوئی عہدہ یا کوئی کرسی عطا کردی جاتی ہے۔

اس طرح قائدین اپنی ذلتوں کا مہنتانہ پارٹیوں سے وصول کرلیتے ہیں، پھر وہ قوم کے بے شعور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہم نے اس لئے کیا ہے تاکہ ہم پارلیمنٹ کے اندر کسی طرح داخل ہوجائیں اور قوم کے مسائل کو وہاں بیٹھ کر حل کرائیں

تو کیا ان قائدین کے اندر جانے سے قوم کا کوئی مسئلہ حل ہوتا ہے؟

ارے فرضی بھائی! جو لوگ الیکشن لڑکر پارلیمنٹ میں جاتے ہیں جنہیں قوم اپنے ووٹوں سے نوازتی ہے اور ایک طرح کا ان پر احسان کرتی ہے۔ وہ قوم کے لئے کچھ نہیں کرتے، ایک بار بھی قوم کے لئے زبان نہیں کھولتے۔ اب رہے وہ لوگ جنہیں راجیہ سبھا کی سیٹ از راہ خیرات ملتی ہے، جن پر قوم کا کوئی احسان نہیں ہوتا، احسان ہوتا ہے تو اس پارٹی کا جس نے انہیں راجیہ سبھا بھینٹ کی ہو تو ایسے لوگ قوم کے لئے کیوں اپنی زبان کھولیں گے اور کیوں قوم کے کسی مسئلے کے لئے اپنی جان کو ضیق میں ڈالیں گے۔

لیکن یہ بات تو دیانت کے خلاف ہے۔ ''میں نے کہا۔''

عالی جناب! جب کوئی شخص سیاست میں داخل ہوتا ہے تو پھر دیانت، امانت، سچائی اور قوم سے ہمدردی جیسی چیزوں کو اسے طلاق دینی پڑتی ہے کیوں کہ یہ چیزیں اس کا ناک میں دم رکھتی ہے اور ان چیزوں سے وابستہ ہوکر کسی بھی نیتا کو وہ سب کچھ نہیں ملتا جو ان چیزوں کو طلاق دائمی دے کر حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے مولوی قراقرم کو نہیں دیکھا کس قدر ایماندار تھے، کس قدر اپنی قوم سے ہمدردی رکھتے تھے اور کس قدر لوگوں سے خیرخواہی کیا کرتے تھے، لیکن جب سے سیاست سے وابستہ ہوئے ہیں انہیں اپنے بچوں اور اپنے خاندان کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اب اسی طرح جھوٹ بولتے ہیں، اسی طرح عیاریوں اور مکاریوں کا اظہار کرتے ہیں اور اسی طرح جھوٹے وعدے اسٹیجوں پر کرتے ہیں جس طرح دوسرے دنیادار نیتا کیا کرتے ہیں، کیوں کہ سیاست میں سب جائز ہے، لیکن خلوص، صداقت اور ہمدردی قوم جیسی باتوں سے اگر نجات حاصل نہ کریں تو پھر انسان لیڈر کم اور لال بجھکو زیادہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ تو ہم مسلمان کس پر بھروسہ کریں؟

کسی پر بھروسہ نہ کریں، بھروسہ کے قابل تو کوئی بھی نہیں، ہر شخص اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے قوم کو الو بنا رہا ہے۔

میرے نزدیک یہ صرف غلط فہمی ہے۔ ''میں ان سے پر اعتماد لہجے میں کہا۔'' ہم نے مانا کہ انسان لیڈر بننے کے بعد کافی حد تک غیر معتبر ہوجاتا ہے، لیکن پھر بھی ایسا نہیں ہے کہ ہر قائد نا قابل اعتبار ہو۔ اللہ کے کچھ بندے آج بھی قوم کی تڑپ رکھتے ہیں اور قوم کی خاطر قربانیاں دینے سے جان نہیں چراتے۔ ہمارے دیوبند کے کئی علماء ایسے ہیں کہ انہیں قوم کی ذلتوں کا احساس ہے اور وہ قوم کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ اس دور میں اور اس میدان میں بھی خود کو برائیوں سے بچائے ہوئے ہوں، لیکن نیتاؤں کی اکثریت عیاری اور مکاری میں مبتلا ہے اور میں خود بھی انہوں نے میرے قریب کھسکتے ہوئے کہا، ایسا ہی ہوں۔ آپ سے کوئی پردہ نہیں ہے، میں نے قوم کے لئے کبھی ایک منٹ بھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا، جب کیا اپنے لئے کیا، اپنی جماعت تنظیم جہلائے ہند کے لئے کیا اور اپنے بیوی بچوں کے لئے کیا، لیکن میں اپنی قوم پر یہ تأثر چھوڑنے میں کامیاب ہوں کہ میں ہی قوم کا واحد ٹھیکیدار ہوں اور میری تنظیم قوم کی وہ واحد تنظیم ہے جو ہندوستان میں مسلمانوں کی فلاح وبہبود کی کے لئے جدوجہد کررہی ہے۔ میں قوم کے روبرو جب بھی جاتا ہوں تو اتنا سیدھا سا ہوجاتا ہوں کہ بے چاری جلیبی بھی میرے سیدھے پن پر شرمندہ سی ہوجاتی ہے، لیکن جب میں اپنے یاردوستوں میں یا بیوی بچوں کی مجلس میں ہوتا ہوں تو بس میں ہی سمجھ سکتا ہوں کہ میں کیا اور میں کتنے پانی میں ہوں۔ ابوالخیال فرضی صاحب میری آپ سے گزارش ہے کہ دیانت داری سچائی، قوم پرستی کے گورکھ دھندوں سے باہر نکلے ہوئے اور اپنے بچوں کے مستقبل کی فکر کیجئے۔ قوم کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور وہی اس کا محافظ ہے، ہم کیوں اپنی جان ہلکان کریں۔ اگر آپ کسی سے نہ کہیں تو میں ایک بات عرض کروں۔

ایک علاقہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کا امیدوار ہارنے کی پوزیشن میں تھا اور وہاں ایک سیکولر پارٹی کا امیدوار سو فی صد جیتنے کی پوزیشن میں تھا، میں نے خفیہ طریقہ سے فرقہ پرستوں سے کچھ پیٹیاں لے کر اس سیکولر پارٹی کی حمایت اعلان میں کردیا جن کا ہارنا یقینی تھا، میری اس حرکت سے سیکولر ووٹ پھٹ گئے اور بھارتیہ جنتا پارٹی کی جیت یقینی ہوگئی۔ آپ اس کو نہ جانے کیا نام دیں گے، لیکن میں اس کو حکمت عملی کہتا ہوں اور اس

عت عملی کی وجہ سے میرا بینک بیلنس روز بروز بڑھ رہا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے قوم بھی مجھے اپنا رکھوالا مان رہی ہے۔

زمنی صاحب میری تنظیم کے ممبر بن جائیں، وارے کے نیارے ہوجائیں گے، پانچوں انگلیاں تر ہوجائیں گی اور آپ کے بچے ہر مہینے ایک نئی کار خریدیں گے اور اگر آپ نے میرا مشورہ نہیں مانا تو آپ کا حشر وہی ہوگا جو صوفی آدوں تو پھر جاؤں کی اولاد کا ہوا ہے وہ مقروض مرے اور ان کے بیوی بچے ان کی ایمانداریوں کی خاطر آج بھی دولت سے محروم ہیں۔ میں ان کی بکواس سے پیچھا چھڑا کر جب اپنے گھر آیا تو بانو میرا انتظار کررہی تھی، میں سوچ رہا تھا کہ مسلمان کتنا سیدھا ہے، یہ دشمنوں سے بھی دُکھ اٹھاتا ہے اور اپنوں سے سے جن پر وہ آنکھیں بند کرکے بھروسہ کرتا ہے۔ بانو بولی آج آپ اُداس کیوں ہیں، خیریت تو ہے؟ آپ ہی بتائیں میں کیا جواب دیتا، میں چپ ہی رہا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆☆☆

ہم میں سے کسی کی بھی رائے یہ نہیں تھی کہ خالو یٰسین تنہا اُس عورت کے پاس جائیں لیکن جب اس عورت نے انتہائی غصے کے ساتھ خالو یٰسین کو اشارے سے بلایا تو خالو جان خود ہی آگے بڑھ گئے اور ہم سب کو انہوں نے اشارے سے کمرے ہی میں رک جانے کے لئے کہا۔

ہم سب کے دل زور زور سے دھڑک رہے تھے اور یہ لگ رہا تھا جیسے آج کوئی بڑی آفت آنے والی ہے۔ اُف وہ لمحے۔ آج بھی برسہا برس کے بعد جب ان قیامت خیز لمحات کا تصور آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب کچھ لٹنے کے بعد بھی دل و دماغ میں وحشت اور خوف کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں۔ حالاں کہ اب رہا ہی کیا تھا۔ جس کے لٹ جانے کا فکر ہو اور جس کی بربادی کا اندیشہ ہو۔ ہم نے تو اپنی آنکھوں سے اپنا سب کچھ لٹتے اور برباد ہوتے دیکھا ہے اور اپنی موت کا بھیانک منظر جس طرح کھلی آنکھوں سے ہم نے دیکھا ہے ایسے تو شاید خدا کی بنائی ہوئی اس دنیا میں کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہوگا ـــــ لوگ دوسروں کے جنازوں کو کاندھا دیتے ہیں لیکن ایک ہم ایسے بدنصیب تھے کہ اپنے جنازوں کو خود ہی کاندھا دیتے تھے اور اپنی لاشوں کو خود اٹھاتے پھرتے تھے ظاہری طور پر ماما زبیر کی موت دوبار ہوئی تھی۔ لیکن حقیقتاً ہم میں سے ہر فرد خانہ ایک ہی دن میں کئی کئی بار مرتا تھا۔ ایک مجھے ہی دیکھو میں ابھی تک زندہ ہوں لیکن یہ بات میں اپنے قارئین کو کیسے سمجھاؤں کہ میں تو زندگی کے ہر ہر موڑ پر موت سے آشنا ہوتی رہی ہوں ـــــ اور اب بھی میں اُس لاش کی مانند ہوں جسے صرف دو گز زمین کا انتظار ہو۔ خیر چھوڑیئے۔ ہاشمی صاحب کا حکم ہے کہ اس داستان کو جلد از جلد مکمل کروں۔ اس لئے جذبات کے دھاروں میں بہنے کے بجائے میں غم کی اُس دہلیز پر پہنچتی ہوں جس کا تصور آج بھی میری آنکھوں میں وحشت کی تاریکیاں پیدا کر دیتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہوش و حواس غبارہ بن کر فضاؤں میں اڑے اڑے پھر رہے ہوں۔

ہاں پھر ہوا یہ کہ اس کریہہ الصورت عورت نے خالو جان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ نہ جانے اس عورت کے ہاتھ میں کانٹے تھے یا کرنٹ کہ خالو یٰسین کا چہرہ ایک دم پیلا پڑ گیا ـــــ وہ بالکل ہلدی کی طرح زرد ہو گئے تھے۔ جیسے ان کی رگ رگ کا خون نچوڑ کر اس میں ہلدی کا رنگ بھر دیا گیا ہو۔ وہ کچھ نڈھال سے بھی ہو گئے۔ ہم سب ہی اس وقت خوف زدہ تھے اور اس وقت سب سے زیادہ بری حالت خالہ نجمہ کی تھی اور دوسرے نمبر پر نانی اماں کی لیکن ہم کر بھی کیا سکتے تھے اور جنات کے آگے کوئی بھی کیا کر سکتا ہے۔ اس بے چارے اشرف المخلوقات کی حقیقت ہی کیا ہے؟

چند لمحوں کے بعد اُس عورت نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ ہم سب لرز گئے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اسرافیل علیہ السلام نے صور پھونک دیا ہو اور پھر اسی وقت ایک کالی بلی جست لگاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس عورت نے اپنے پیلے پیلے دانت دکھاتے ہوئے خالو یٰسین سے کہا۔ کہ اب تم یہاں سے جانے کا خیال چھوڑ دو۔ اب ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ یہ بلی تمہارے ساتھ رہے گی اور تمہاری حفاظت کرے گی۔

☆ ☆ ☆

مجھے آج تک یاد ہے کہ جس وقت وہ بدذات اور بدشکل عورت اُس بلی کو ہماری حفاظت کے لئے ہمیں سونپ رہی تھی تو مجھے اس وقت یہ خیال آیا تھا کہ کس قدر ہوشیار ہیں۔ یہ لوگ دودھ کی حفاظت کے لئے بلی کو نگہبان بنا رہے ہیں۔ بلی اگر واقعی بلی ہوتی تو بھی کچھ نہیں تھا لیکن وہ تو

یقیناً کوئی دوسری مخلوق تھی۔ جسے ہمارے پیچھے سائے کی طرح لگا دیا گیا تھا اور اس وقت کے بعد ہمارے گھر میں ایک جان کا اور اضافہ ہوگیا۔ دوسرے اس ناخوش گوار اضافے سے ہم لوگوں کی وقتی ہنسی پامال ہوگئی ـــــ کیوں کہ بلی کی موجودگی ہر وقت ہمیں مختلف قسم کی وحشتوں اور سوچوں میں مبتلا رکھتی تھی۔

ہم اگر کبھی یہ چاہتے کہ آپس میں کوئی بات کریں تو فوراً بلی آدھمکتی اور ہمیں اس طرح گھور کر دیکھنے لگتی جیسے اس نے ہماری چوری پکڑ لی ہو۔ ہم نہیں سمجھ پائے کہ یہ کیسی دوستی تھی اور یہ ہمدردی کون سی قسم تھی؟ بالکل صاف ظاہر تھا کہ جنات نے بلی کے روپ میں ہمارے پیچھے اپنا ایک سی آئی ڈی چھوڑ دیا تھا اور ہم کمرہ بند کر کے بھی خود کو تنہا اور محفوظ نہیں سمجھتے تھے۔ جب بھی ہم کسی بھی طرح بات کرتے وہ کمبخت بلی ہمارے قریب آ کر بیٹھ جاتی اور ہمیں گھورنے لگتی۔

ٹھیک اسی زمانہ میں اللہ نے خالوئیسین کے ایک جگری دوست سلیمان افغانی کو بھیج دیا۔ ایک طویل عرصے کے بعد سلیمان افغانی دہلی آئے اور دہلی آتے ہی وہ سب سے پہلے خالوئیسین کے گھر پہنچ گئے۔ ساتھ میں ان کی بیگم بھی تھیں ـــــ ان کا نام نادرہ خانم تھا۔

اس وقت خوشی کی بات یہ تھی کہ سلیمان افغانی حافظ قرآن بھی تھے، عالم دین بھی تھے اور حد سے زیادہ نیک بھی تھے، خالوئیسین نے بتایا تھا کہ ان سے دوستی کا جب آغاز ہوا اس وقت یہ بس حافظ اور مولوی تھے لیکن بعد میں انہوں نے دین داری کا راستہ اختیار کیا اور جماعتوں میں چلتے دے دے کر اُن کی زندگی میں زبردست انقلاب آ گیا اور اب اُن کا حال یہ تھا کہ ہر وقت اللہ کی یاد اور اس کے ذکر میں مصروف رہتے تھے۔ برسہا برس کے بعد افغانستان سے کسی کاروباری چکر میں دہلی آئے تھے اور اس طرح طویل مدت کے بعد دو دوست پھر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے تھے۔

ایک دن خالوئیسین اپنے دوست کے ہمراہ گھر سے باہر گئے اور اسی وقت انہوں نے اپنی کل آپ بیتی اپنے دوست کو سنادی۔

اگلے دن سلیمان افغانی اپنی بیگم صاحبہ کو لے کر ایک ہفتے کے لئے کہیں چلے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان کے ساتھ ایک لحیم شحیم مولانا بھی تھے۔ میں سب کچھ سمجھ گئی تھی۔ بہت خاموشی کے ساتھ خالوئیسین نے افغانی صاحب کی مدد سے ایک بار پھر اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور افغانی صاحب نے بھی ہماری مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ تب ہی انہوں نے کسی مولانا کو لے کر اس آگ کے سمندر میں چھلانگ لگا دی تھی ـــــ اور انہوں نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی تھی کہ خود ان کا بھی انجام کیا ہوگا؟

جس وقت یہ تینوں حضرات واپس آئے شام کا وقت تھا۔ ان لوگوں کے آنے کی خوشی میں خاص خاص کھانوں کا اہتمام ہوا اور رات کو کھانا کھانے کے بعد سب لوگ ہال میں براجمان ہو گئے۔

کافی عرصے کے بعد یہ رات ایسی آئی تھی کہ گھر میں بات چیت کی آواز گونج رہی تھی۔ ورنہ جب سے گھر میں بلی کو مسلط کیا گیا تھا سب دم بخود رہا کرتے تھے لیکن اس رات ایک بار پھر ہم سب زندگی سے قریب ہو گئے تھے۔ خوب ہنسی مذاق کی باتیں ہوتی رہیں۔ دورانِ گفتگو اور دورانِ طعام مولانا نے جو بنگال کے رہنے والے تھے اور ان کا نام شمس الہدیٰ تھا بلی کی بھی تواضع کی لیکن بلی نے ان کی تواضع کا کوئی اثر نہیں لیا۔ البتہ ایک مرتبہ اس نے مولانا کو دانت چبا کر اس طرح دیکھا جیسے انہیں کچا چبا جائے گی۔

رات کو تھوڑا منورنجن رہا اور اس رات کافی دیر تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ بلی بھی شریک مجلس رہی اور دورانِ گفتگو وہ بھی اپنی ادائیں دکھاتی رہی۔ کبھی کبھی وہ زہریلی قسم کی ہنسی ہنستی تھی۔ ایسی ہنسی جسے شاید ہی کوئی برداشت کر سکے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ اگر وہ رات کی تنہائی میں ایسی ہنسی ہنسے تو بڑے سے بڑا رستم بھی ڈر کے مارے بے ہوش ہو جائے لیکن چوں کہ ہم تو ان حادثات اور عجائبات کے عادی ہو چکے تھے۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ سب کے سامنے اپنے خطرناک دانت دکھاتی تھی اور سب کی موجودگی کی وجہ سے ڈر اور خوف ذرا ہلکا ہو جاتا تھا۔

پوری طرح تو اب یاد نہیں کہ کتنی دیر تک رات کو باتیں چلتی رہی تھیں۔ البتہ اتنا اندازہ ہے کہ نصف رات سے زیادہ ہو گئی تھی۔ اس کے بعد سونے کی تیاری ہوئی۔ پروگرام یہ بنا کہ ہال کمرے ہی میں ایک گوشے میں پردے ڈال کر مولانا سو جائیں گے اور دوسری جانب انکل افغانی اور آنٹی سو جائیں گی اور ہم بدستور جس گوشے میں سوتے تھے وہاں سو جائیں گے۔ بالعموم سونے سے پہلے سب لوگ حاجت وغیرہ سے فارغ ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے نصف گھنٹہ یوں بھی جاگنا رہا اور اس کے بعد سب لوگ لیٹ گئے۔

بلی صاحبہ جو دراصل جنات ہی میں سے تھیں ایک میز پر بیٹھ جایا کرتی تھیں اور اس رات بھی وہ اسی میز پر بیٹھی رہی لیکن میں صاف طور پر محسوس کر رہی تھی کہ آج اس کا موڈ صحیح نہیں تھا۔ غالباً وہ سمجھ چکی تھی کہ مولانا کیوں بلائے گئے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد سب گہری نیند سو گئے۔ کبھی کبھی مولانا کے خراٹوں کی آواز فضا میں گونج جاتی تھی اور پھر سناٹا چھا جاتا لیکن مجھے کسی طرح نیند نہیں آرہی تھی۔ میری نظر بار بار بے اختیار بلی کی طرف اٹھتی تھی۔ میں دیکھ رہی تھی کہ بلی آنکھیں کھولے بیٹھی تھی۔ رات کی تاریکی میں اس کی سرخ سرخ آنکھیں انتہائی خوف ناک محسوس ہو رہی تھیں اور اس کے دیکھنے کا انداز اور بھی زیادہ وحشت ناک تھا۔

تین بجے کے قریب میں نے دیکھا کہ موٹی تازی کالے ہی رنگ کی ایک بلی اور کمرے میں داخل ہوگئی اور میز پر چڑھ کر اس بلی کے کانوں میں کھسر پھسر کرنے لگی اور چند منٹ کے بعد یہ بلی واپس چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد وہ بلی جو ہماری محافظ بنائی گئی تھی اٹھی اور خالویٹین کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی۔ پھر ان کے سینے پر چڑھ کر ان کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔

میرا سانس زور زور سے چلنے لگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اب یہ بلی خالو جان کا گلا دبائے گی ــــ یا ان کے چہرے پر اپنے ناخن گاڑے گی۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے ارادہ کیا کہ خالو جان کو آواز دوں۔ لیکن مجھے اس وقت نہ جانے کیا ہوگیا تھا۔ میرے منہ سے آواز ہی نہیں نکلی۔ میں کوشش کرتی رہی کہ انہیں آواز دوں لیکن کوشش کے باوجود بھی میری زبان نہ اٹھ سکی۔ پھر میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو میں اس میں بھی کامیاب نہ ہو سکی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے میرے ہاتھ پیر باندھ دئے ہوں ــــ دس منٹ اس کیفیت میں گزرے۔ اس دوران بلی خالویٹین کی مسہری سے کود کر نانی اماں کی مسہری پر چلی گئی اور ان کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میرا دم گھٹ رہا تھا لیکن نہ میرے ہاتھ پیر ہلتے تھے اور نہ زبان۔

رات بھر بلی یکے بعد دیگرے ایک ایک سینے پر چڑھتی رہی اور اترتی رہی۔ چار بجے کے قریب بلی پھر اپنی میز پر جا کر بیٹھ گئی۔ میں غور و فکر کے بعد بھی نہیں سمجھ سکی تھی کہ اس کا منشا کیا تھا۔ خدا ہی جانے وہ ہر ایک سینے پر جا کر کیوں بیٹھی تھی۔ میرا پیشاب بہت زور سے آرہا تھا۔ جب برداشت نہ ہو سکا تو میں ٹوائلیٹ میں چلی گئی۔ جب میں وہاں سے نکل رہی تھی تو دروازے پر ایک لڑکی کھڑی تھی۔ اُسے دیکھ کر میں سہم گئی۔ اگر میں نے بار بار خوف ناک حویلی میں حادثات کا سامنا نہ کیا ہوتا تو میں یقیناً رات کے سناٹے میں کسی لڑکی کو دیکھ کر بے ہوش ہو جاتی لیکن میں تو اس طرح کی باتوں کی عادی ہو چکی تھی۔ اس لئے ڈری تو میں ضرور لیکن میرے ہوش و حواس فیل نہیں ہوئے۔ اس لڑکی نے عام انسانوں کی زبان میں کہا کہ ہم نے دوستی کا ارادہ کر لیا تھا لیکن ایسا لگتا ہے کہ تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے۔ آج کی رات تو ہم نے کچھ نہیں کہا۔ اگر یہ لوگ جو تمہارے مہمان بن کر آئے ہیں رات کو بھی یہاں رہے تو دیکھ لینا کہ قیامت کس طرح آتی ہے۔

وہ لڑکی یہ کہہ کر گھٹنی شروع ہوگئی اور گھٹتے گھٹتے ایک فٹ کی ہوگئی اور پھر اچانک بلی کی صورت اختیار کر کے میرے آگے آگے چلنے لگی۔ اور کمرے میں جا کر پھر میز پر بیٹھ گئی۔

ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ اس وقت میرے دل پر کیا گزری ہوگی۔ میری جگہ اگر آپ ہوتے تو آپ پر کیا گزرتی۔ میں جا کر اپنی جگہ پھر لیٹ گئی۔ لیکن مجھے نیند نہ آنی تھی نہ آئی۔ یوں ہی آنکھوں ہی آنکھوں میں رات کٹ گئی۔ اس رات مجھے یقین ہو چلا تھا کہ ہم جنات کا نوالہ بن کر رہیں گے اور کسی بھی طرح ہمیں ان جنوں سے نجات نہ مل سکے گی۔

اگلے دن میں نے ناشتے ہی کی میز پر گھر کے سب افراد کے سامنے رات کی بات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کر دی اور اپنی رائے بھی ظاہر کر دی کہ اگر مولانا کو علاج کے لئے لایا گیا ہے تو ان کو رخصت کر دیں اور جنات کو دعوت اختلاف نہ دیں۔

نانی اماں اور خالہ نجمہ کی رائے بھی یہی تھی کہ بس اب جھاڑ پھونک میں پڑ کر خود کو مزید خطروں میں نہ ڈالا جائے لیکن مردوں میں سے کوئی بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوا کہ مولانا کو یوں ہی رخصت کر دیں۔ خود مولانا نے بھی سینہ ٹھوک کر یہ کہا کہ موت وقت ہی پر آئے گی لیکن اگر ہم اس طرح ڈرتے رہے اور گھبراتے رہے تو یہ جنات تو انسانوں کی ایسی کی تیسی کر دیں گے اور ان سے ڈر کر بھاگنا انسانیت کے خلاف ہے۔ افغانی انکل کی بھی رائے یہی تھی کہ جئیں یا مریں لیکن مقابلہ ضرور کریں گے اور دیکھ لیں گے کہ آنے والی رات کس کے لئے قیامت ثابت ہوتی ہے ہمارے لئے یا جنات کے لئے؟

☆☆☆☆☆

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۴ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۴ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مثاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ ؎

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہردو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۴ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جولائی	قمر وعطارد	تسدیس	۳۰-۱۵
کیم جولائی	قمر ومریخ	تسدیس	۱۲-۳
۳/جولائی	قمر زہرہ	تربیع	۲۰-۱
۴/جولائی	قمر وعطارد	تربیع	۳۱-۴
۵/جولائی	قمر وشمس	تربیع	۲۹-۱۷
۶/جولائی	قمر ومریخ	قران	۱-۷
۷/جولائی	قمر ویورانس	تسدیس	۱۹-۱۲
۸/جولائی	قمر وزحل	قران	۴۲-۷
۹/جولائی	شمس وزحل	تثلیث	۵۸-۵
۱۰/جولائی	قمر وزہرہ	مقابلہ	۰۰-۱۷
۱۱/جولائی	قمر وعطارد	مقابلہ	۴۹-۵
۱۲/جولائی	قمر وزحل	تسدیس	۳۷-۱۱
۱۳/جولائی	زہرہ ومریخ	تثلیث	۵۲-۱۳
۱۴/جولائی	قمر ومریخ	تثلیث	۷-۲۳
۱۵/جولائی	قمر وعطارد	تثلیث	۳۷-۱۱
۱۶/جولائی	قمر وزحل	تثلیث	۱۷-۱۱
۱۷/جولائی	قمر ومشتری	تثلیث	۵۳-۹
۱۹/جولائی	شمس ومریخ	تربیع	۲-۱۲
۲۰/جولائی	قمر وعطارد	تسدیس	۲۲-۵
۲۱/جولائی	قمر وشمس	تسدیس	۴۲-۱۹
۲۲/جولائی	قمر ونیپچون	تربیع	۴۹-۱۱
۲۳/جولائی	قمر ویورانس	تسدیس	۵۹-۵
۲۴/جولائی	قمر ومریخ	تثلیث	۵۳-۵
۲۵/جولائی	شمس ومشتری	قران	۱۴-۲
۲۶/جولائی	قمر ومریخ	تربیع	۵۹-۲۰
۲۷/جولائی	قمر ومشتری	قران	۳-۱
۲۸/جولائی	قمر وزحل	تربیع	۷-۶
۲۹/جولائی	قمر ومریخ	تسدیس	۳۲-۱۲
۳۰/جولائی	قمر وزہرہ	تسدیس	۵۶-۱۳
۳۱/جولائی	قمر وعطارد	تسدیس	۱۷-۲۰

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اگست	قمر ومشتری	تسدیس	۳۲-۴
کیم اگست	زہرہ وزحل	تثلیث	۵۲-۱۵
۲/اگست	قمر وزہرہ	تربیع	۲۸-۸
۳/اگست	عطارد ومشتری	قران	۳-۱
۳/اگست	عطارد ومریخ	تربیع	۲۱-۵
۴/اگست	قمر وزحل	قران	۵۹-۱۵
۵/اگست	قمر ومشتری	تثلیث	۴۷-۲۳
۶/اگست	قمر وشمس	تثلیث	۵-۱۶
۷/اگست	مریخ ونیپچون	تثلیث	۴۳-۱۷
۸/اگست	قمر ومریخ	تسدیس	۴۵-۶
۹/اگست	عطارد وزحل	تربیع	۴۰-۸
۱۰/اگست	قمر ومشتری	مقابلہ	۵۴-۳
۱۱/اگست	قمر وعطارد	مقابلہ	۴۲-۳
۱۲/اگست	قمر ومریخ	تثلیث	۲۱-۹
۱۳/اگست	قمر وزہرہ	تثلیث	۳۱-۲۱
۱۴/اگست	قمر ومشتری	تثلیث	۵۶-۴
۱۵/اگست	قمر وعطارد	تثلیث	۲۰-۲۱
۱۶/اگست	قمر ومشتری	تربیع	۳۱-۹
۱۷/اگست	قمر وشمس	تربیع	۵۶-۱۷
۱۸/اگست	زہرہ ومشتری	قران	۵۱-۱۰
۲۰/اگست	قمر وشمس	تسدیس	۲۴-۸
۲۱/اگست	قمر وعطارد	تسدیس	۲۹-۱۰
۲۲/اگست	قمر وزحل	تثلیث	۴-۱
۲۳/اگست	قمر ومشتری	قران	۴-۱
۲۴/اگست	قمر وزہرہ	قران	۳۱-۷
۲۵/اگست	عطارد ومریخ	تسدیس	۱۶-۱۴
۲۶/اگست	مریخ وزحل	قران	۰۰-۱
۲۷/اگست	زہرہ ومریخ	تربیع	۱۶-۲۱
۲۸/اگست	قمر ومشتری	تسدیس	۱۴-۲۲
۳۱/اگست	قمر ومشتری	تربیع	۳۰-۹

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم ستمبر	قمر ومریخ	قران	۲۱-۷
۲/ستمبر	قمر وشمس	تربیع	۴۱-۱۶
۳/ستمبر	شمس وپلوٹو	تثلیث	۴۰-۲۱
۴/ستمبر	قمر وعطارد	تربیع	۳۳-۸
۵/ستمبر	قمر وزحل	تسدیس	۲۷-۱۰
۶/ستمبر	قمر وعطارد	تثلیث	۲۲-۱۵
۷/ستمبر	قمر وزہرہ	مقابلہ	۸-۱۰
۸/ستمبر	قمر وزہرہ	مقابلہ	۸-۱۰
۹/ستمبر	قمر وشمس	مقابلہ	۸-۷
۱۰/ستمبر	قمر ومریخ	تثلیث	۱۹-۱
۱۰/ستمبر	عطارد ومشتری	تسدیس	۷-۰۰
۱۱/ستمبر	قمر ومشتری	تثلیث	۵۲-۰۰
۱۲/ستمبر	قمر وزہرہ	تثلیث	۳۹-۲۱
۱۳/ستمبر	قمر ومشتری	تربیع	۳۶-۴
۱۴/ستمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۱۴-۱۲
۱۵/ستمبر	قمر وعطارد	تثلیث	۲۲-۲۲
۱۶/ستمبر	قمر وشمس	تربیع	۳۵-۷
۱۷/ستمبر	قمر وزہرہ	تثلیث	۲۵-۱۸
۱۸/ستمبر	قمر وعطارد	تربیع	۳۰-۱۵
۱۹/ستمبر	قمر ومریخ	تثلیث	۱۱-۱۶
۲۰/ستمبر	قمر وزحل	تربیع	۱۷-۰۰
۲۱/ستمبر	قمر وعطارد	تسدیس	۳-۱۰
۲۲/ستمبر	قمر ومریخ	تربیع	۳۵-۸
۲۳/ستمبر	قمر وزحل	تسدیس	۱۱-۱۳
۲۴/ستمبر	قمر وشمس	قران	۴۴-۱۱
۲۵/ستمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۵۱-۱۴
۲۶/ستمبر	قمر وعطارد	قران	۱۹-۱۸
۲۸/ستمبر	قمر ومشتری	تربیع	۱۹-۱
۲۹/ستمبر	قمر ومریخ	قران	۴-۰۰
۳۰/ستمبر	قمر ومشتری	تثلیث	۵۹-۸

عاملین کی سہولت کے لئے

اپریل ومئی وجون ۲۰۱۴ء

تثلیث

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۸رجولائی	شمس وزحل	شروع	صبح ۵ بج کر ۱۸ منٹ
۹رجولائی	شمس وزحل	مکمل	صبح ۵ بج کر ۵۸ منٹ
۱۰رجولائی	شمس وزحل	ختم	صبح ۶ بج کر ۴۱ منٹ
۱۲رجولائی	زہرہ ومریخ	شروع	صبح ۵ بج کر ۲۴ منٹ
۱۳رجولائی	زہرہ ومریخ	مکمل	دوپہر ایک بج کر ۵۲ منٹ
۱۴رجولائی	زہرہ ومریخ	ختم	رات ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ
۲۳رجولائی	عطارد وزحل	شروع	شام ۶ بج کر ۸ منٹ
۲۵رجولائی	عطارد وزحل	مکمل	صبح ۷ بج کر ۴۱ منٹ
۲۵رجولائی	عطارد وزحل	ختم	رات ۸ بج کر ۵۹ منٹ
۳۱رجولائی	زہرہ وزحل	شروع	شام ۶ بج کر ۴۸ منٹ
یکم اگست	زہرہ وزحل	مکمل	شام ۳ بج کر ۵۲ منٹ
۲راگست	زہرہ وزحل	ختم	دن ۱۱ بج کر ۵۷ منٹ
۱۳راگست	عطارد ومریخ	شروع	دن ۴ بج کر ایک منٹ
۱۵راگست	عطارد وزحل	شروع	دن ۴ بج کر ۱۹ منٹ
۱۵راگست	عطارد ومریخ	مکمل	دن ۲ بج کر ۱۶ منٹ
۱۵راگست	عطارد وزحل	مکمل	شام ۵ بج کر ۵۹ منٹ
۱۶راگست	عطارد وزحل	ختم	صبح ۸ بج کر ۴۷ منٹ
۱۶راگست	عطارد ومریخ	ختم	دن ایک بج کر ایک منٹ
۱۰رستمبر	عطارد ومشتری	شروع	دن ۲ بج کر ۵۹ منٹ
۱۰رستمبر	عطارد ومشتری	مکمل	رات ۱۲ بج کر ۷ منٹ
۱۰رستمبر	شمس وزحل	شروع	شام ۵ بج کر ۴۲ منٹ
۱۱رستمبر	عطارد ومشتری	ختم	رات ۱۱ بج کر ۲۴ منٹ
۱۱رستمبر	شمس وزحل	مکمل	رات ۸ بج کر ۴۳ منٹ
۱۲رستمبر	شمس وزحل	ختم	رات ۲۳ بج کر ۲۴ منٹ
۲۰رستمبر	زہرہ وزحل	شروع	رات ۹ بج کر ۵۱ منٹ
۲۱رستمبر	زہرہ وزحل	مکمل	شام ۶ بج کر ۳۳ منٹ
۲۲رستمبر	زہرہ وزحل	ختم	دن ۳ بج کر ۱۰ منٹ

تربیع

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۷رجولائی	شمس ومریخ	شروع	صبح ۸ بج کر ۳۳ منٹ
۱۹رجولائی	شمس ومریخ	مکمل	دن ۱۲ بج کر ۲ منٹ
۲۱رجولائی	شمس ومریخ	ختم	شام ۴ بج کر ۴۲ منٹ
۳۰رجولائی	مریخ ومشتری	شروع	رات ایک بج کر ۳۰ منٹ
۲راگست	مریخ ومشتری	مکمل	رات ۴ بج کر ۴۱ منٹ
۲راگست	عطارد ومریخ	شروع	دن ایک بج کر ۴۸ منٹ
۳راگست	عطارد ومریخ	مکمل	رات ایک بج کر ۳۵ منٹ
۴راگست	عطارد ومریخ	ختم	رات ۹ بج کر ۱۳ منٹ
۵راگست	مریخ ومشتری	ختم	رات ۴ بج کر ۲۵ منٹ
۸راگست	شمس وزحل	شروع	شام ۶ بج کر ۴۷ منٹ
۸راگست	عطارد وزحل	شروع	رات ۸ بج کر ۲۷ منٹ
۹راگست	عطارد وزحل	مکمل	صبح ۸ بج کر ۲۰ منٹ
۹راگست	شمس وزحل	مکمل	شام ۶ بج کر ۴۸ منٹ
۹راگست	عطارد وزحل	ختم	رات ۸ بج کر ۱۵ منٹ

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۰راگست	شمس وزحل	ختم	رات ۸ بج کر ۳۵ منٹ
۲۶راگست	زہرہ وزحل	شروع	رات ۳ بج کر ۲۵ منٹ
۲۶راگست	زہرہ ومریخ	شروع	صبح ۵ بج کر ۴۱ منٹ
۲۶راگست	زہرہ وزحل	مکمل	رات ۱۱ بج کر ۵۳ منٹ
۲۷راگست	زہرہ وزحل	ختم	رات ۸ بج کر ۱۹ منٹ
۲۷راگست	زہرہ ومریخ	مکمل	رات ۹ بج کر ۱۶ منٹ
۲۹راگست	زہرہ ومریخ	ختم	دن ایک بج کر ۴۱ منٹ

تربیع

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۳رجولائی	شمس ومشتری	شروع	شام ۵ بج کر ۲۹ منٹ
۲۵رجولائی	شمس ومشتری	مکمل	رات ۲ بج کر ۱۴ منٹ
۲۶رجولائی	شمس ومشتری	ختم	صبح ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ
۲راگست	عطارد ومشتری	شروع	دن ۱۲ بج کر ۷ منٹ
۳راگست	عطارد ومشتری	مکمل	رات ایک بج کر ۳ منٹ
۳راگست	عطارد ومشتری	ختم	دن ایک بج کر ۵۷ منٹ
۷راگست	شمس وعطارد	شروع	رات ۱۲ بج کر ۴ منٹ
۸راگست	شمس وعطارد	مکمل	رات ۹ بج کر ۵۱ منٹ
۹راگست	شمس وعطارد	ختم	رات ۷ بج کر ۵۴ منٹ
۱۷راگست	زہرہ ومشتری	شروع	دن ۱۱ بج کر ۴ منٹ
۱۸راگست	زہرہ ومشتری	مکمل	دن ۱۰ بج کر ۲۱ منٹ
۱۹راگست	زہرہ ومشتری	ختم	دن ۱۱ بج کر ۷ منٹ
۲۴راگست	مریخ وزحل	شروع	صبح ۶ بج کر ۳۰ منٹ
۲۶راگست	مریخ وزحل	مکمل	رات ایک بج کر ایک منٹ
۲۷راگست	مریخ وزحل	ختم	شام ۷ بج کر ۱۹ منٹ

برائے شادی دختران

آپ قارئین کرام کے لئے اسماء الٰہی اور حروف مقطعات کا جو نقش پیش کر رہا ہوں، یہ نقش میرا آزمودہ ہے اور نقش اعظم کہلاتا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ کوئی نئی چیز پیش کی جائے جو قارئین کی دلچسپی اور فوائد کا سامان مہیا کر سکے، یہ نقش کئی فوائد کا حامل ہے۔ مثلاً شادی دختران، ترقی تجارت، حصول مال و دولت و دفع سحر، حصول فتوحات اور ترقی زراعت کے لئے تیر بہدف کا کام دیتا ہے۔ آج کے پر آشوب دور میں والدین اپنی لڑکیوں کی شادی کے متعلق بہت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ حروف مقطعات اور اسماء الٰہی کا یہ نقش ان کے لئے عطیہ خداوندی سے کم نہیں ہے۔ کسی عامل سے جو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور حروف ابجد اکبر کی زکوٰۃ کا حامل ہو اس سے یہ نقش زعفران سے لکھوائیں۔ ایک نقش لڑکی کے گلے میں ڈال دیں اور دوسرا نقش لڑکی اپنے دوپٹے کے کونے میں باندھ لے، اللہ نے چاہا تو لڑکی کا رشتہ بہت جلد طے ہو جائے گا۔ نقش مبارک یہ ہے۔

۷۸۶

عسق	طس	حم ق	الر ن
احد ملك	مالك كافي	نافع	رحمان
نحمد ۲۲۲	ملك رب	الله	كفيل
حمعسق	طس	المص	ص ق ن

یہ نقش خاص طور پر یکم رجب کو لکھا جاتا ہے یا پھر کسی جمعرات کو بھی لکھ سکتے ہیں۔ ترقی تجارت کے لئے ایک بڑے کاغذ پر یہی نقش موٹے حروف میں لکھ کر دکان میں لٹکا دیں، خوب کاروبار چلے گا۔ دفع سحر کے لئے یہی نقش لکھ کر چمڑے میں بند کر کے مریض کے گلے میں پہنائیں۔ بحکم خدا شفا ہوگی۔ فتوحات کے لئے لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں، ہر جائز کام میں فتح ہوگی۔ زراعت کی ترقی کے لئے ایسے چار نقش بنوائیں اور کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کر دیں، فصل نقصان سے محفوظ رہے گی۔

شرف قمر

۱۹ر جولائی شام ۵ بج کر ۵۳ منٹ سے ۱۹ر جولائی شام ۷ بج کر ۴۱ منٹ تک۔ ۱۶ر اگست رات ایک بج کر ۲ منٹ سے ۱۶ر اگست رات ۲ بج کر ۴۷ منٹ تک۔ ۱۲ر ستمبر صبح ۱۰ بج کر ۴۱ منٹ سے ۱۲ر ستمبر دن ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ تک، قمر حالت شرف میں رہے گا، مثبت کاموں کے لئے بہترین اوقات عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۷ر جولائی رات ۴ بج کر ۴۹ منٹ سے ۷ر جولائی صبح ۶ بج کر ۳۹ منٹ تک۔ ۳ر اگست دوپہر ۲ بج کر ۱۸ منٹ سے ۳ر اگست دوپہر ۲ بج کر ۱ منٹ تک۔ ۳۰ر اگست شام ۶ بج کر ۴۶ منٹ سے ۳۰ر اگست رات ۸ بج کر ۱۱ منٹ تک۔ ۲۶ر ستمبر رات گیارہ بج کر ۵۱ منٹ سے ۲۷ر ستمبر رات ایک بج کر ۴۵ منٹ تک، قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کاموں کا اہم وقت۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

اوج زہرہ: ۱۱ جولائی صبح ۸ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۲ر جولائی صبح ۹ بج کر ۱۹ منٹ تک۔

شرف عطارد: ۲۳ر اگست دوپہر ۲ بج کر ۴۳ منٹ سے ۲۴ر اگست صبح ۳ بج کر ۳۶ منٹ تک۔

ہبوط زہرہ: ۲۶ر ستمبر رات ۹ بج کر ۳۱ منٹ سے ۲۷ر ستمبر شام ۴ بج کر ۴۶ منٹ تک۔

تحویل آفتاب

۲۳ر جولائی رات ۳ بج کر ۱۱ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳ر اگست صبح ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳ر ستمبر صبح ۷ بج کر ۵۸ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں ان اوقات میں اپنی خاص دعائیں کریں، انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل ہوگا۔

منزل شرطین

۱۷ر جولائی صبح ۹ بج کر ۲۷ منٹ پر۔
۱۳ر اگست شام ۶ بج کر ۳۰ منٹ پر۔
۱۰ر ستمبر صبح ۵ بج کر ۳۰ منٹ پر۔
چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے لئے سنہرا موقع۔

رجعت و استقامت

عطارد	یکم رجولائی	حالت استقامت در برج جوزا	شام ۶ بج کر ۱۱ منٹ
عطارد	۱۳ر جولائی	حالت استقامت در برج سرطان	صبح ۱۰ بج کر ۹ منٹ
عطارد	یکم ر اگست	حالت استقامت در برج اسد	صبح ۴ بج کر ۱۳ منٹ
عطارد	۱۵ر اگست	حالت استقامت در برج سنبلہ	رات ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ
عطارد	۲ر ستمبر	حالت استقامت در برج میزان	دن ۱۱ بج کر ۸ منٹ
عطارد	۲۸ر ستمبر	حالت استقامت در برج عقرب	صبح ۴ بج کر ۲۶ منٹ
زہرہ	۱۸ر جولائی	حالت استقامت در برج سرطان	شام ۷ بجکر ۳۵ منٹ
زہرہ	۱۲ر اگست	حالت استقامت در برج اسد	دوپہر ۱۲ بجکر ۵۳ منٹ
زہرہ	۵ر ستمبر	حالت استقامت در برج سنبلہ	رات ۱۰ بجکر ۳۶ منٹ
زہرہ	۳۰ر ستمبر	حالت استقامت در برج میزان	رات ۲ بجکر ۲۲ منٹ
مریخ	۲۶ر جولائی	حالت استقامت در برج عقرب	صبح ۷ بجکر ۵۳ منٹ
مریخ	۱۴ر ستمبر	حالت استقامت در برج قوس	رات ۳ بجکر ۲۶ منٹ
مشتری	۱۶ر جولائی	حالت استقامت در برج اسد	شام ۴ بجے
زحل	۲۱ر جولائی	حالت استقامت در برج عقرب	رات ۲ بجکر ۶ منٹ

تسدیس عطارد و زحل

یہ نظر ۲۵ر اگست کو دن میں ۴ بج کر ۱۹ منٹ پر شروع ہو کر ۲۶ر اگست صبح ۸ بج کر ۲۷ منٹ پر ختم ہوگی۔ اس وقت اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے سو مرتبہ یَارَبِّ یَارَبِّ کریم پڑھ کر یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور نقش کے نیچے اپنی خواہش اور ضرورت لکھ دیں، انشاء اللہ خواہش و ضرورت پوری ہوگی۔

۷۸۶

۱۵۶۷	۱۵۷۱	۱۵۷۴	۱۵۶۰
۱۵۷۳	۱۵۶۱	۱۵۶۶	۱۵۷۲
۱۵۶۲	۱۵۷۶	۱۵۶۹	۱۵۶۵
۱۵۷۰	۱۵۶۴	۱۵۶۳	۱۵۷۵

قران، عطارد، مشتری

یہ نظر ۲؍اگست دن ۱۲ بج کر ۷ منٹ سے شروع ہوکر ۳؍اگست دن ایک بج کر ۵۷ منٹ پر ختم ہوگی۔ اچھی ملازمت کے لئے، حصول منصب کے لئے، کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنے اوپر دم کرکے نقش لکھیں۔ آیت یہ ہے۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ٥
اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ بہت جلد خواہش پوری ہوگی۔ نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھ دیں۔

۷۸۶

مَنْ یَشَآءُ	یَرْزُقُ	بِعِبَادِہٖ	اَللّٰہُ لَطِیْفٌ
۸۳	۱۹۶	۴۰۱	۳۱۸
۱۹۷	۸۶	۳۱۵	۴۰۰
۳۱۶	۳۹۹	۱۹۸	۸۵

قران زہرہ و مشتری

یہ نظر ۱۷؍اگست دن میں ۱۱ بج کر ۴ منٹ سے شروع ہوکر ۱۹؍اگست دن ۱۱ بج کر ۷ منٹ پر ختم ہوگی۔ اس نظر کو قران السعدین کہا جاتا ہے۔ اس لئے یہ دو سعد ستاروں کا قران ہے۔ یہ وقت تسخیر و محبت کے لئے کامل ہوتا ہے، کسی کو اپنا بنانے کے لئے، کسی پر اثر انداز ہونے کے لئے، کسی کے دل میں اپنا مقام پیدا کرنے کے لئے ایسے وقت کی تلاش ہوتی ہے۔ اگر کسی فرد کی تسخیر کرنی ہو تو آیت کریمہ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ٥ کے اعداد ۸۸۵ ہیں۔ ان اعداد میں مطلوب کے نام اور اس کی ماں کے نام کے اعداد شامل کرلیں اور اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام بھی شامل کرلیں، پھر حسب قاعدہ بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاءاللہ نقش تیر کی طرح کام کرے گا۔ اگر تسخیر کسی عورت کی کرنی ہو تو آیت کریمہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ. اس آیت کے اعداد ۲۱۲۳ ہیں۔ مطلوب کے اعداد مع والدہ اس میں شامل کرلیں، اپنے نام کے اعداد بھی مع والدہ اس میں شامل کرلیں۔ حسب قاعدہ آتشی چال سے نقش تیار کریں، نقش کے اوپر دائیں کونے میں کفتیالوش، بائیں کونے پر متغلوش۔ نقش کے نیچے ایک کونے پر طہیالوش اور نقش کے نیچے بائیں کونے پر غمطیوش لکھ دیں۔ نقش لکھتے وقت لاتعداد مرتبہ یالطائل پڑھتے رہیں، انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈال لیں۔ آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

تسدیس شمس وزحل

یہ نظر ۱۰؍ستمبر شام ۵ بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۲ ستمبر رات گیارہ بج کر ۴۳ منٹ تک رہے گی۔ یہ وقت سعد ہے، ترقی روزگار اور طلب حاجت کے لئے موثر وقت ہے۔ اس وقت مندرجہ ذیل نقش تیار کریں اور درمیانی خانہ میں اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں۔ انشاءاللہ ہر حاجت پوری ہوگی۔

۷۸۶

۶۶۸۴	۱۷۸۳۳	۲۲۲۸
۱۵۶۰۵		۱۱۱۴۰
۴۴۵۶	۸۹۱۲	۱۳۳۷۷

☆☆☆☆☆☆

ارلیش کے اس فیصلے کے جواب میں یوناف نے ناپسندیدگی اور ی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''ایسا ممکن نہیں ہے، ایلسا کی شادی ارے بیٹے فاروس کے ساتھ ہرگز نہیں ہوسکتی اور نہ ہی میں تم لوگوں کو کرنے کی اجازت دوں گا۔ اس لئے کہ ہم لوگ اجنبی ہیں، طوفانوں ے باعث اس سرزمین میں داخل ہوگئے ہیں، ورنہ ہماری منزل افریقہ کا حل ہے، میں ایلسا نام کی اس لڑکی کا محافظ ہوں۔ لہٰذا ایک محافظ کی ثیت سے نہ صرف یہ کہ میں اسے بہ حفاظت افریقہ کے ساحل تک ہنچاؤں گا بلکہ میں اس کی شادی زبردستی تمہارے بیٹے کے ساتھ بھی نہ نے دوں گا اور سنو اس بستی کے سردار ارلیش! اگر تم نے اس معاملے میں ن مانی یا زبردستی کرنے کی کوشش کی تو میں پہلے ہی تم دونوں کو تنبیہ کرتا ں کہ تم نقصان اٹھاؤ گے اور میں اپنے رب کے حکم سے ایلسا کو ضرور ریقی ساحل پر پہنچا کر رہوں گا۔''

یوناف کے اس گفتگو پر ارلیش کا بیٹا فاروس اور زیادہ اس کے قریب ا اور اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی زور زور سے یوناف کی چھاتی پر تے ہوئے انتہائی غضب ناکی اور غصے اور جھنجھلاہٹ سے کہا۔ ''میں سا نام کی لڑکی کو پسند کرچکا ہوں اور سنو اجنبی! میری اسی پسند کے سامنے ی بھی رکاوٹ اور دیوار نہیں بن سکتا اور اگر تم نے اس معاملے کو روکنے ی کوشش کی یا ایلسا کو ایسا کرنے سے باز رکھا تو یاد رکھو مار مار کر تمہاری ی حالت کروں گا کہ اس بستی کے سارے لوگوں کے لئے تمہیں تماشا ا کر رکھ دوں گا'' فاروس کی اس گفتگو پر یوناف کے چہرے پر دھول اتے بگولے، اندیشوں کے غبار اور احساس کے ویران کھنڈروں کی وفانی عفریتیں رقص کرنے لگی تھیں، ان گنت وحشی جذبے اپنی زندگی کی دی تڑپ کے ساتھ اس کے چہرے پر عیاں ہوکر رہ گئے، پھر شعلے سے ے، کوندتی شمشیر اور سنسناتے ہوئے تیروں کی طرح یوناف حرکت میں یا اور فاروس کو اٹھا کر اس نے آگ کے جلتے ہوئے الاؤ کے اوپر سے بڑی بے دردی کے ساتھ دوسری طرف پھینک دیا اور یوناف نے پوری قوت سے چلاتے ہوئے کہا۔

''سن اے اس بستی کے سردار کے جنس زدہ بیٹے! تو نے میرے سامنے بے موقع بدتمیزی کی ہے اور میں تیرے جیسے بدذوق انسان کی قوت ناطقہ چھیننے اور تیرے جیسے متعصب اور جنونی کی خبر لینے کا فن خوب جانتا ہوں۔ سنو! اگر تم نے اس معاملے کو طول دینے کی کوشش کی اور ایلسا پر اپنی مرضی ٹھونسنی چاہی تو یاد رکھو میں تمہاری زندگی کی خوشیوں کو تمہارے دل کا نوحہ، تمہارے قلب کے سکون کو ہونٹوں کی آہ تمہاری زیست کی انبساط کو آنکھوں کے آنسو اور تمہاری ساری امیدوں کو غم کی سسکی بنا کر رکھ دوں گا۔ اگر تم نے میرا کہا نہ مانا تو پھر یاد رکھو، میں تمہارے خوابوں کو سراب اور تمہارے ضمیر کے اندر قدم قدم پر جہنم کھڑے کردوں گا۔''

یوناف جب خاموش ہوا تو آگ کے الاؤ کی دوسری طرف انتہائی بے بسی کی حالت میں پڑے ہوئے فاروس نے اندازہ لگایا کہ اس کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یوناف کے چہرے پر ایسی آگ پھیل گئی تھی جو بحر کو بھی پگھلا کر رکھ دے۔ اس صورت حال پر فاروس مردہ لمحوں کی روحوں جیسا اداس اور دیمک لگے در و بام جیسا ویران ہوکر رہ گیا تھا، جیسے اس کے جسم و جان کڑی دھوپ کی اذیتوں اور اس کا جسم و جان بے توقیری کا شکار ہوکر رہ گیا ہو، پھر فاروس اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کپڑے جھاڑتا ہوا دوبارہ اپنے باپ کے پاس آ کھڑا ہوا۔ تاہم اسے اس قدر جرأت نہ ہوسکی تھی کہ وہ ایلسا کے معاملے میں یوناف سے مزید کوئی گفتگو کرسکے۔ تاہم اس موقع پر بوڑھے سردار ارلیش نے اپنے مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اس یوناف نام کے اجنبی کو الاؤ کے قریب ستون کے ساتھ باندھ دو! اسے اس وقت تک کھانے پینے کے لئے کچھ مت دو، جب تک کہ ایلسا کی شادی میرے بیٹے فاروس کے ساتھ کردینے پر آمادہ نہیں

ہوجاتا اور سنو اسے کوئی نقصان پہنچانے یا تکلیف پہنچانے کی کوشش نہ کرتا، اس لئے کہ جس آسانی کے ساتھ اس نے میرے بیٹے فاروس کو اٹھا کر کھلونے کی طرح آگ کے جلتے ہوئے الاؤ کے اس پار پھینک دیا ہے اس سے میں نے اندازہ لگالیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ یوناف بے شمار قوتوں کا مالک ہے، بلکہ یہ ایک غیر معمولی انسان بھی ہے، لہٰذا میں اپنی بیٹی خیرا کی شادی اس کے ساتھ کردینے کا فیصلہ کرچکا ہوں۔ اسے ستون کے ساتھ آگ کے قریب باندھ دو اور جب تک یہ ایلسا کی شادی فاروس کے ساتھ اور اپنی شادی میری بیٹی نیرا کے ساتھ کر لینے پر آمادہ نہیں ہوتا یہ یہیں اسی ستون کے ساتھ بندھا رہے گا۔" اس کے بعد بوڑھا سردار اریش ایلسا کے قریب آیا اور اسے مخاطب کرکے پوچھا۔ "کیا تم میرے بیٹے فاروس کے ساتھ شادی پر آمادہ ہو؟"...

ایلسا کسی توقف کے بغیر غصے اور سخت گیری سے بولی۔ ہرگز نہیں، میں اپنی موت تک بھی تمہارے بیٹے فاروس کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ نہ ہوں گی۔"

ایلسا کا یہ جواب سن کر اریش نے فیصلہ کن انداز میں اپنے مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ایلسا کو بھی یوناف کی طرح الاؤ کے قریب دوسرے ستون سے باندھ دو اور یہ بھی اس وقت تک بندھی رہے گی جب تک یہ میرے بیٹے فاروس کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ نہیں ہوجاتی۔"

یہ حکم دینے کے بعد جب اریش وہاں سے جانے لگا تو عبیل اور سولان دونوں اس کے سامنے آئے اور پھر عبیل نے سردار اریش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم دونوں میاں بیوی یوناف اور ایلسا کے پاس رہیں تاکہ ہم ایک غلام اور لونڈی کی طرح ان کی خدمت کرسکیں؟"

اس پر سردار اریش تھوڑی دیر تک بڑے غور اور انہماک سے عبیل اور سولان کی طرف دیکھتا رہا پھر اپنے مسلح جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اس یوناف اور ایلسا کو ان ستونوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ کر ان دونوں پر دو محافظوں کا پہرہ لگادو اور یہ جوان دونوں کے لونڈی اور غلام ہیں، ان کو بھی یہاں الاؤ کے پاس رہنے دو۔" اپنا یہ فیصلہ دینے کے بعد سردار اریش اپنے بیٹے فاروس کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

سردار اور اس کے بیٹے کے جانے کے بعد وہاں پر جمع ہونے والے بستی کے دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے گھروں کو لوٹنے لگے، جب کہ مسلح جوانوں نے مل کر اس عمارت کے ستونوں کے ساتھ یوناف اور ایلسا کو رسیوں میں خوب کس کر جکڑ دیا۔ عبیل اور سولان دونوں کو انہوں نے وہاں بیٹھنے کی اجازت دے دی تھی، جب کہ الاؤ کے اندر انہوں نے اور لکڑیاں ڈال کر اسے خوب بھڑکا کر رکھ دیا تھا۔ پھر دو مسلح جوانوں کو وہاں پہرے پر بٹھانے کے بعد باقی مسلح جوان بھی اپنے گھروں کو چل دیئے یوں یوناف اور ایلسا وہاں عمارت کے ستونوں کے ساتھ بندھے رہے اور وقت تیزی سے گزرنے لگا۔ برف باری اسی طرح جاری تھی۔ فضاؤں کے اندر گہری تاریکی چھا گئی تھی، جس کا مطلب یہ تھا کہ کائنات پر رات وارد ہوگئی ہے۔

تاریکیوں میں ڈوبی رات بھاگتی رہی، بستی کے لوگ گہری نیند سو گئے تھے۔ ہر طرف خاموشی اور ایک ہو کا عالم پھیل گیا تھا۔ یوناف نے جب اندازہ لگالیا کہ رات تقریباً آدھی بلکہ زیادہ جاچکی ہے تو وہ حرکت میں آیا۔ اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو رسیوں سے آزاد کرالیا، پھر قریب ہی پڑا ہوا ایک پتھر اس نے اٹھایا اور تاک کر اس نے دو محافظوں میں سے ایک کی کنپٹی پر دے مارا۔ وہ محافظ جس کی کنپٹی پر پتھر لگا تھا، ایک کرب ناک چیخ بلند کرتا ہوا زمین پر گر کر بری طرح لوٹنے لگا اور پھر ختم ہوگیا، جب کہ یوناف پھر اسی طرح بیٹھ رہا جیسے کہ وہ پہلے رسیوں میں جکڑی ہوئی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔

دوسرے محافظ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ پتھر کس سمت سے آیا ہے اور پتھر مارنے والا کون ہے، چونکہ یوناف اور ایلسا اپنی جگہ بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کے قریب ہی عبیل اور سولان بھی گہری نیند سو رہے تھے۔ تاہم دوسرے محافظ نے پہلا کام یہ کیا کہ وہ فوراً اٹھ کر اپنے ساتھی کو سنبھالنے لگا، اس دوران یوناف حرکت میں آیا۔ قریب پڑا ہوا ایک دوسرا پتھر اس نے اٹھایا اور اسے بھی دوسرے محافظ کو دے مارا، وہ پتھر بھی دوسرے محافظ کی کنپٹی پر لگا اور وہ بھی زمین پر لوٹ کر ختم ہوگیا اس کے ساتھ ہی یوناف فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا بھاگ کر اس نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "ایلسا، ایلسا! دیکھو میں نے دونوں محافظوں کا خاتمہ کردیا ہے۔ اس وقت بستی کے لوگ گہری نیند سوئے ہوئے ہیں، لہٰذا ہمارے لئے یہاں سے بھاگ نکلنے کا بہترین موقع ہے اور ہم نے ایسا نہ کیا تو

بستی کے لوگ ہم چاروں کا خاتمہ کر کے رکھ دیں گے۔"

رسیوں سے آزاد ہونے کے بعد ایلسا نے سوالیہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر آپ نے اپنے آپ کو رسیوں سے کیسے آزاد کرالیا؟"

اس پر یوناف نے ایلسا کا شانہ پکڑتے ہوئے پھر رازدارانہ انداز میں کہا۔ "ایلسا، ایلسا اس سوال کا جواب میں تمہیں بعد میں بھی دے سکتا ہوں، اس وقت ہمارے سامنے سب سے پہلا اور اہم کام یہ ہے کہ یہاں سے بھاگ چلیں اور تم عبیل اور سولان کو اٹھاؤ، اتنی دیر تک میں دونوں محافظوں کے ہتھیار سنبھالتا ہوں کیوں کہ ان کے ہتھیار ہمارے بچاؤ کے کام آسکتے ہیں۔"

یوناف کے سمجھانے پر ایلسا فوراً عبیل اور سولان کی طرف بھاگی اور انہیں جگاتے ہوئے اس نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ "اٹھو یہاں سے بھاگ چلیں، ورنہ یہ بستی والے ہمارا خاتمہ کردیں گے۔"

عبیل اور سولان فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ یوناف نے ان محافظوں کی تلواروں اور ان کی تیر کمانوں اور ان کی ڈھالوں پر بھی قبضہ کرلیا تھا، پھر وہ چاروں اٹھ کر بھاگتے ہوئے بستی سے باہر کوہستان ایٹنا کی چوٹی کے قریب آئے تو بستی کی سمت سے انہوں نے اپنے پیچھے پیچھے شور کی آوازیں سنیں۔ اس پر یوناف نے ایلسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ایلسا، ایلسا! تم تینوں بھاگتے ہوئے میرا ساتھ دو، سنو! ہمارے پیچھے بستی کی طرف شور اور چیخ وپکار کی آوازیں تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بستی والوں کو ہمارے بھاگنے کا علم ہوگیا ہے۔ لہٰذا وہ ہمیں پکڑنے کے لئے تیزی سے ہمارا تعاقب کریں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ فوراً اس کوہستانی سلسلے کی چوٹی کو عبور کرکے اپنی کشتیوں کے پاس بیٹھنے کی کوشش کریں اور پھر کشتیوں کو سمندر میں ڈال کر ان وحشیوں سے بچ نکلنے کا سامان کریں۔" یوناف کی ان باتوں کے جواب میں ایلسا، عبیل اور سولان پہلے کی نسبت اور زیادہ تیزی کے ساتھ بھاگنے لگے۔

جب وہ کوہستان ایٹنا کی چوٹی پر گئے تو انہوں نے اندازہ لگایا کہ تعاقب کرنے والے بھی بڑی تیزی کے ساتھ پہاڑ کے اوپر چڑھ رہے ہیں۔ لہٰذا یوناف نے ایلسا، عبیل اور سولان کو مخاطب کرکے کہا۔ "تم تینوں مجھے غور سے سنو! دیکھو تعاقب کرنے والے بڑی تیزی سے ہمارے پیچھے ہیں، تم تینوں پہاڑ کی یہ چوٹی اترنے کے بعد غار میں داخل ہونا اور غار کے اندر جو ہمارے بستر اور دیگر ضروری سامان ہے، وہ سب سمیٹ کر تم تینوں کشتیوں کی طرف لانا، اتنی دیر تک میں بچا ہوا کھانا جو برف میں دبادیا گیا تھا وہ نکالوں گا اور پھر کشتیوں سے برف ہٹا کر انہیں سمندر میں ڈالنے کی کوشش کروں گا۔"

اُن تینوں نے یوناف کی ہدایت پر عمل کرنے کا عہد کیا اور وہ چاروں اس سمت بھاگنے لگے، یہاں ان دونوں کی کشتیاں تھیں۔

ایلسا، عبیل اور سولان تینوں بھاگتے ہوئے غار کے اندر چلے گئے تھے، جب کہ یوناف نے سب سے پہلے جو بچا ہوا کھانا برف میں دبادیا تھا وہ نکالا پھر وہ دونوں کشتیوں پر پڑنے والی برف کو بڑی تیزی سے صاف لگا تھا، تعاقب کرنے والے بالکل ان کے قریب پہنچ گئے تھے۔ وہ اس وقت چونک پڑا، جب اس نے دیکھا کہ کئی ہیولے بھاگتے ہوئے غار کی طرف بڑھے، پھر اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "سیدھے غار کی طرف چلو وہ اس غار کے علاوہ میرے خیال میں کہیں اور نہیں جاسکتے۔"

یوناف فوراً اٹھا اس نے وہ کمان سنبھالی جو اس نے مرنے والے محافظوں سے حاصل کی تھی، پھر یکے بعد دیگرے کئی تیر اس پر چڑھا کر اس نے اُن ہیولوں کی چلادیئے۔ فضا کے اندر ایک کرب کے ساتھ کئی چیخیں بلند ہوئی تھیں اور پھر تعاقب کرنے والوں میں سے کسی نے بلند آواز میں اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "رُک جاؤ! انہوں نے تیر چلا کر ہمارے تین ساتھیوں کو بری طرح زخمی کردیا ہے۔ لہٰذا غار کی طرف بڑھنے کی بجائے تم لوگ تین طرف سے غار کا احاطہ کرلو اور سمندر کی سمت خالی رہنے دو کیوں کہ وہ سمندر کی طرف بھاگ کر کہاں جائیں گے جلدی کرو تا کہ وہ غار سے نکل کر کسی دوسری جگہ چھپنے نہ پائیں۔"

یوناف نے اندازہ لگایا کہ تعاقب کرنے والے اب بڑی تیزی سے بھاگتے ہوئے غار کے اطراف میں پھیلنے لگے تھے اور ان کا یہ عمل یوناف کے لئے سکون کا باعث تھا۔ اس لئے کہ ان کے ایسا کرنے سے اسے اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے بھاگ جانے کا آسانی سے موقع مل سکتا تھا۔ مشرق سے اب سپیدۂ سحر نمودار ہو رہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ صبح ہونے والی تھی۔ تعاقب کرنے والے اب بڑی تیزی کے ساتھ غار کے اطراف میں پھیلنے لگے تھے۔ یوناف نے دونوں کشتیوں سے برف ہٹادی تھی، پھر اس نے قدرے بلند آواز میں پکارتے ہوئے

کہا۔ ایلسا، ایلسا! جلدی کرو، تعاقب کرنے والے اس غار کو گھیر رہے ہیں اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھیراؤ کو مکمل کریں ہمیں اس سے پہلے ہی یہاں سے بھاگ جانا چاہئے۔"

یوناف کی اس پکار کے فوراً ہی بعد ایلسا، عبیل اور سولان اپنا سامان اٹھائے بھاگتے ہوئے یوناف کے پاس آگئے، پھر یوناف نے دونوں کشتیوں کو دھکیل کر سمندر میں ڈال دیا اور سامان سے بھری کشتی کو دوسری کشتی سے باندھ کر وہ چاروں اس میں سوار ہوگئے۔ یوناف چپو چلاتے ہوئے بڑی تیزی سے کشتیوں کو اس آبنائے سے باہر نکالنے لگا اور جس وقت مشرق سے سورج طلوع ہو رہا تھا اور چاروں طرف روشنی پھیل گئی تھی اس وقت وہ چاروں اپنی دونوں کشتیوں کو آبنائے سے نکال کر کھلے سمندر میں لے آتے تھے اور پھر وہ سسلی کے کوہستانی ساحل کے ساتھ افریقہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

پارس کو اس کے باپ اور ٹرائے کے بادشاہ پریسام نے گو اپنی بہن میسوئین کو لانے کے لئے ایک طاقت ور بحری بیڑے کے ساتھ یونان کی طرف روانہ کیا تھا لیکن وینسی تاجر سے اسپارٹا کی ہیلن کی خوبصورتی اور حسن کا ذکر سن کر پارس نے اپنی اصل مہم ترک کرتے ہوئے صرف ہیلن کو دیکھنے کے لئے اسپارٹا کا رخ کرلیا تھا، جب اس کا بحری بیڑا اسپارٹا کے ساحل پر لنگر انداز ہوا تو اسپارٹا کے بادشاہ اور ہیلن کے شوہر نے بڑی گرم جوشی اور تپاک کے ساتھ ٹائر کے شہزادے پارس اور اس کے بحری بیڑے کا استقبال کیا۔ پارس کو اسپارٹا کے بادشاہ مینلاؤس نے اپنے محل میں ٹھہرایا، جب کہ اس کے لشکریوں کی سکونت کا اس نے بڑا عمدہ اور بہترین انتظام کیا اور جب اسپارٹا کے بادشاہ مینلاؤس نے پارس سے اپنی بیوی ہیلن کا تعارف کرایا تو پارس دنگ رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ جس طرح ہیلن کے حسن اور خوبصورتی کی اس وینسی تاجر نے تعریف کی تھی ہیلن حقیقت میں اس سے بھی کہیں زیادہ اور بڑھ کر حسین تھی، بقول اس وینسی تاجر کے وہ واقعی موجۂ نکہت، جام بکف رنگوں کا پیراہن، محبت کا تحفۂ حسن معصر، مستی لبنان اور اسپارٹا کا اوج و عروج تھی، جہاں ٹرائے کا شہزادہ پارس، ہیلن کی اس خوبصورتی سے متاثر تھا۔ وہاں ہیلن بھی پارس سے بے حد متاثر ہوئی۔ اس لئے کہ پارس نہ صرف خوبصورت تھا بلکہ وہ جاذب نظر رنگوں کے کپڑے اور سونے کی اشیاء بھی پہنے تھا۔ ہیلن اسے دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئی کہ وقتی طور پر وہ یہ بھول گئی کہ وہ اسپارٹا کے بادشاہ مینلاؤس کی بیوی ہے اور یہ کہ مینلاؤس سے اس کی ایک بیٹی بھی ہے جس کا نام ہرمون ہے۔

پارس کے اسپارٹا کے شاہی محل میں رہتے ہوئے ہیلن اس کے قریب آگئی اور زیادہ بے تکلف ہو کر اس کے ساتھ خوب گھل مل گئی تھی۔ اس دوران اسپارٹا کے بادشاہ مینلاؤس کی بدبختی اور پارس کی خوش قسمتی کے لئے ایک ایسا واقعہ رونما ہوگیا جس نے ٹرائے اور اسپارٹا کی حکومتوں کو جنگ کے لئے ایک دوسرے کے لئے سامنے لا کھڑا کیا۔ ہوا یہ کہ جن دنوں پارس اسپارٹا کے شاہی محل میں مقیم تھا، ان ہی دنوں اسپارٹا کے بادشاہ مینلاؤس کو ایک مہم آن پڑی چونکہ اس کی سلطنت کے اندر ایک بغاوت کھڑی ہوئی تھی۔ لہٰذا اس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے مینلاؤس اپنے لشکر کے ساتھ اسپارٹا شہر سے کوچ کر گیا اور پارس پر اس نے ایسا اندھا اور احمقانہ اعتماد کیا کہ اسے شاہی محل ہی میں رہائش پذیر رہنے دیا۔

جب ہیلن کا شوہر مینلاؤس اپنے لشکر کے ساتھ اسپارٹا شہر سے کوچ کر گیا تو عارب کے اندر بدی و گمراہی کے سارے جذبے جاگ اٹھے۔ بس وہ ایک لائحہ عمل طے کرنے کے بعد پارس کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ "اے ٹائر کے شہزادے! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تیری خوش قسمتی ہے کہ اسپارٹا کا بادشاہ مینلاؤس تجھے اپنے محل میں ہیلن کے پاس چھوڑ کر خود ایک مہم پر روانہ ہوگیا ہے۔ اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گا کہ یہ ہیلن اسپارٹا کے مینلاؤس کے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے پیدا ہوئی ہے۔ بس میرا خیال ہے کہ تم یوں کرو کہ جو مہم ٹرائے کے بادشاہ اور تمہارے باپ نے تمہیں سونپی ہے۔ اسے فی الوقت فراموش کردو اور بھول جاؤ۔ ابھی اسی وقت ہیلن سے بات کرو اور کسی نہ کسی طرح اسے اپنے جال میں پھنسا کر اسے یہاں سے ٹرائے کی طرف لے جاؤ۔ وہاں جا کر تم ہیلن سے شادی کرلینا، اس طرح دنیا کی سب سے حسین ترین اور پرکشش ہیلن ٹرائے شہر میں تمہاری بیوی کی حیثیت سے زندگی بسر کرے گی اور اس لحاظ سے تم دنیا کے سب سے خوش قسمت ترین جوان ہوں گے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

گجرات کے ۵/کالجوں کو اجازت، جامعہ ہمدرد کو نہیں

ایم سی آئی نے سال ۱۵-۲۰۱۴ء کے لئے گجرات کے ۵/میڈیکل کالجز کے لائسنس کی تجدید کی، مگر ہمدرد میں خامیاں نکال کر لائسنس کی تجدید سے منع کردیا

نئی دہلی: میڈیکل کاؤنسل آف انڈیا نے ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ کو تعلیمی سال ۱۵-۲۰۱۴ء کے لئے لائسنس رینیو (تجدید) کرنے سے منع کردیا ہے جب کہ ایم سی آئی نے ملک بھر کے درجنوں میڈیکل کالجز کے لائسنس رینیو کئے ہیں جس میں گجرات کے پانچ میڈیکل کالج شامل ہیں۔ لائسنس ایشو کرنے اور اس کی تجدید میں اپنی سختی کے لئے مشہور ایم سی آئی کے ذریعہ جب ایک ہی ریاست کے پانچ کالجز کو اجازت دینے کا معاملہ سامنے آیا تو کئی حلقوں سے یہ سوال اٹھ کھڑے ہوئے ہیں کہ کہیں ایم سی آئی بھی مودی فوبیا کا شکار تو نہیں ہوگئی؟! ایم سی آئی کی ویب سائٹ میں جاری ایک تازہ نوٹس اینڈ ریسرچ کو اجازت نہ دئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایم سی آئی نے اپنے نوٹ میں کہا کہ ۱۶/اپریل ۲۰۱۴ء کو ایم سی آئی کے اگزیکیٹو کمیٹی نے فیصلہ لیا ہے کہ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ ۱۵-۲۰۱۴ء کے لئے اجازت نہیں دی جائے گی۔ ایم سی آئی نے اس تعلق سے ۲۸/اپریل کو ایک خط لکھ کر حکومت کو مطلع کردیا ہے کہ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ کے لائسنس کی تجدید نہیں کی جاسکتی۔ واضح ہو کہ ایم سی آئی کو تقریباً ۸۰/میڈیکل کالجز سے تجدید کی عرضیاں موصول ہوئی تھیں، جس میں آندھرا پردیش، بہار، یوپی، دہلی کے زیادہ تر کالجوں کو تجدید اجازت نہیں مل پائی مگر گجرات کے پانچوں میڈیکل (احمد آباد، وڈودرا، پٹن، والا ساڑ اور گاندھی نگر) کالجوں کو رینول مل گیا۔ ایم سی آئی کے اس فیصلہ جامعہ ہمدرد انتظامیہ نہ صرف حیران ہے بلکہ انہیں اس بات پر افسوس ہے کہ بہت ہی مشکلات کے بعد ۲۰۱۲ء میں شروع ہوئے میڈیکل کالج کو ایم سی آئی نے اجازت دینے سے منع کردیا جب کہ جامعہ انتظامیہ نے ایم آئی کا کے دستور اور ضابطوں کے مطابق میڈیکل کالج کے انتظامات اچھی طرح انجام دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ ہمدرد میڈیکل کالج سے وابستہ ٹیچروں کے ایک حلقہ میں اس بات پر بھی بحث ہو رہی ہے کہ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ کو کہیں اس کے نام کی وجہ سے اجازت سے محروم تو نہیں کردیا گیا؟ میڈیکل کالج کے آغاز سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایک سینئر ڈاکٹر نے کہا کہ ایم سی آئی ایک باعتماد ادارہ ہے مگر وہ اپنے فیصلوں کی وجہ سے ہمیشہ تنازعات میں گھرا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جامعہ ہمدرد جیسے ادارہ کو رینیو پرمیشن خصوصی مراعات کی وجہ سے ملنا چاہئے بلکہ ہمدرد نے ایم سی آئی کے معیار کے مطابق میڈیکل کالج کے انتظامات کئے ہیں۔ اس تعلق سے ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ کے نگراں جامعہ ہمدرد کے وی سی جے این قاضی نے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ایم سی آئی نے میڈیکل کالجز کی تجدید اجازت سے منع کردیا ہے جو معاملات ابھی حکومت کے پاس ہے۔ ہم نے حکومت سے رابطہ کیا ہے اور اپنی رپورٹ بھی دیدی ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی مثبت خبر ملے گی۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنانام (2) اپنے والدکانام (3) اپنی والدہ کانام (4) تاریخ پیدائش یا عمر

(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر

(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جولائی ۲۰۱۴ء

عاطف ہاشمی

RS. 25|=

کیا اور کہاں

اداریہ

لوک سبھا الیکشن میں سیکولرزم کی شکست فاش

بقلم خاص

لوک سبھا الیکشن کے نتائج سوچ وفکر سے بالکل الگ تھلگ برآمد ہوئے، یہ اندازہ تو سبھی پارٹیوں کو تھا کہ اس بار مودی لہر دوسری سیاسی پارٹیوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے لیکن یہ اندازہ کسی کو نہیں تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اس قدر اکثریت کے ساتھ جیتے گی کہ دوسری پارٹیوں کا بالکل ہی صفایا ہوجائے گا۔ مودی کے سنامی طوفان میں ایسے ایسے ستون گر گئے جنہیں کبھی نہ گرنے کا زعم تھا اور جو جانتے ہی نہیں تھے کہ ہارنے کا درد کیا ہوتا ہے۔

وہ ملائم سنگھ جو وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہے تھے وہ بے چارے چار ہندسوں میں سمٹ کر رہ گئے، مایاوتی کی پارٹی اپنا کھاتہ تک نہ کھول سکی۔ سب سے زیادہ برا حشر اُس کانگریس کا ہوا جو سیکولرزم کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے اور جو آزادی کے بعد سے اب تک ہندوستان کے تخت وتاج پر براجمان رہی ہے، وہ اتنی بری طرح ہاری کہ قابل رحم بن کر رہ گئی۔ نریندر مودی کے خلاف بڑا طوفان مچا، علماء نے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سیاسی پارٹیوں نے بھی اس کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، سبھی پارٹیوں کا ایک ہی نعرہ تھا کہ اقتدار پر مودی کو نہیں آنے دیں گے لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ جوں جوں مخالفت کی شدت بڑھتی رہی ووں ووں مودی لہر میں اضافہ ہوتا رہا۔

اس الیکشن میں سب سے بڑی کمی یہ تھی کہ مودی کے مخالف خود متحد نہ ہوسکے اس لئے سیکولر ووٹ اور بالخصوص مسلمانوں کا ووٹ لایعنی بن کر رہ گیا۔

سیاسی مبصرین کی رائے یہ بھی ہے کہ ہم جسے مودی لہر سمجھ رہے تھے وہ مودی لہر نہیں تھی بلکہ وہ کانگریس مخالف لہر تھی اور ووٹروں کے سامنے کوئی دوسرا متبادل نہیں تھا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی حکمت عملی سے ملائم سنگھ یادو اور اکھلیش یادو کو مس گائڈ کیا اور دونوں باپ بیٹوں سے مظفر نگر فساد میں وہ حرکتیں کرائیں کہ یوپی کے مسلمان بالخصوص اور پورے ملک کے مسلمان بالعموم سماجوادی پارٹی سے بدظن ہوگئے۔ ملائم سنگھ ہر بات کی تاویل کرتے رہے اور انہوں نے فساد زدہ مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی بھی غلطی نہیں کی۔ سرکاری مراعات کا چرچہ ہوتا رہا لیکن اجڑے ہوئے مسلمان ہر طرح کی مراعات سے محروم ہی رہے۔

پارلیمانی الیکشن نے یہ ثابت کردیا کہ یہ ملائم سنگھ اور اکھلیش یادو مسلمانوں کی نظروں سے گر چکے ہیں اور مولانا ارشد مدنی جیسے قدآور قائدین بھی ان کی نیا پار لگانے میں بری طرح ناکام رہے۔ کانگریس کی بے عملی اور منموہن سنگھ کی موت کی سی خاموشی نے کانگریس کو اس مقام پر پہنچا دیا جہاں سے اس کی واپسی ہونا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ راہل گاندھی کی بچکانہ حرکتوں اور عقل وخرد سے عاری بیانات نے کانگریس کے بدنصیبی کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دی اور کانگریس محرومیوں کے اندھے کنوئیں میں جا گری۔

افسوسناک بات یہ ہے کہ کانگریس کے سرکردہ لیڈروں نے نہرو خاندان سمیت مسلمانوں کے ساتھ کے گئے مظالم پر ایک بار بھی شرمندگی کا اظہار نہیں کیا۔ دراصل کانگریس کو یہ زعم تھا کہ نریندر مودی کے ابھرتے ہوئے طوفان کو دیکھ کر مسلمان کانگریس کے سوا جائے گا کہاں؟ مسلمان ملائم سنگھ سے بھی بیزار ہوچکا ہے، دوسری پارٹیوں کو وہ اتنی اہمیت نہیں دیتا، فرقہ پرستی مسلمانوں کو برداشت نہیں ہے، لے دے کے کانگریس کا دامن بچتا ہے، جہاں مسلمان پناہ تلاش کرے گا، بس اسی سوچ نے اس کو مسلمانوں کے لئے نرم بات کرنے سے بھی روکا اور اس نے اپنا رویہ ہندوتو کیلئے ایسا اختیار کیا کہ جسے دیکھ کر وہ مسلمان بھی کانگریس سے بدظن ہوگئے جو اس کو برائے نام ہی اہمیت دیتے تھے جب کہ راج ناتھ سنگھ جیسے فرقہ پرستوں کی طرف سے بھی یہ اعلان آچکا تھا کہ ہم مسلمانوں سے شرمندہ ہیں اور ان سے معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں، کاش کانگریس کو بھی ہوش آجاتا اور وہ مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں پر اظہار ندامت کرتی اور اپنے گناہوں سے تائب ہوجاتی تو شاید اس کا حشر اس قدر عبرتناک نہ ہوتا۔

بے شک وہ بھاجپا اقتدار تک پہنچ گئی جس کے خلاف ہندوستان بھر کے تمام شریف لوگوں نے غیر شریفانہ انداز میں شوروغل مچا رکھا تھا اور اس شوروغل میں ہمارے علماء سب سے آگے تھے لیکن خوشی کی بات ہے کہ نام نہاد فرقہ پرست لوگ صرف ۳۱ رفیصد ووٹ اپنے دامن میں سمیٹ پائے ۶۹ رفیصد ووٹ ان کے خلاف پڑا جو اس بات کی علامت ہے کہ ہندوستان میں مودی لہر کے باوجود بھی سکولرزم کی جڑیں بہت مضبوط ہیں، بس ان جڑوں کو ہوش وحواس کے ساتھ تقویت پہنچانے کی ضرورت ہے۔ سیکولرزم کے درخت کی جڑیں اگر کمزور ہوگئیں تو فرقہ پرستی کی آندھیوں سے اس کے وجود کو بچانا ناممکن ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

☆ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے ملتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں فریق) جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جو وہ قاتل ہے (اس لئے مجرم ہے) مقتول (کے جہنمی ہونے) کی کیا وجہ ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔" لیکن نہ کرسکا وہ اپنی نیت کی بنا پر عذاب کا مستحق ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اقوال

☆ امیر تکبر کریں تو برا ہے، لیکن غریب کریں تو بہت زیادہ برا ہے۔

☆ زبان کو شکایت سے بند کرو، خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔

☆ اپنے ظاہر و باطن کو یکساں رکھو۔

☆ حکمراں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ بدبخت ہوتے ہیں۔

☆ زندگی سادہ اور مختصر ہونی چاہئے، ورنہ قیامت کے دن حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔

☆ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہوگیا اور اس میں نیکی ایک نہ تھی۔

☆ میوہ دار درخت کو مت کاٹنا۔

☆ ہر شئے کے ثواب کا اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا اندازہ نہیں۔

☆ چوری اور خیانت سے بچو، یہ افلاس پیدا کرتی ہے۔

☆ دنیا کے ساتھ مشغول ہوجانا جاہل کے لئے بھی برا ہے، لیکن عالم کے لئے تو بدترین ہے۔

فرمان حضرت علیؓ

☆ مصیبت میں پریشانی اور بے چینی مصیبت کو دوگنا کردیتی ہے۔

☆ کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کردینا نصف علم ہے۔

☆ سب سے بری خیانت قوم سے غداری ہے۔

☆ فضول امیدوں پر بھروسہ کرنے سے بچے رہو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

☆ میں نے خدا کو ارادوں کے ٹوٹنے اور مشکلات کے حل ہونے سے پہچانا ہے۔

☆ اپنے ظاہر کو لوگوں کی طرف اور اپنے باطن کو خدا کی طرف متوجہ کرر کھو۔

انسانیت کی معراج

☆ انسان سوچتا کیا ہے اور ہوتا کیا ہے، اگر انسان اس کو سمجھ لے تو انسان فرشتہ بن جائے۔

☆ اس کو زندگی صرف ایک بار ملتی ہے بار بار نہیں۔

☆ اگر ایک ہی بار میں مشکل میں گزار دے تو زندگی کیا، دنیا میں بہت سے انسان ہیں جو ایک دوسرے پر قربان ہوجاتے ہیں جس کی وجہ سے دنیا ابھی تک قائم ہے ورنہ انسانیت کو ہر موڑ پر دھوکہ ملتا ہے۔

☆ اگر ایک ہاتھ میں دوسرے کی تقدیر ہوتی تو کیا ہم لوگ دوسرے کو سانس لینے دیتے۔

☆ خداوند کریم نے انسانیت کو اس طرح کے رشتوں میں پرو دیا ہے جیسے تسبیح کے دانے ہوں، یہ اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

اس کو درست انداز میں استعمال کیا جائے۔

☆ انسانیت کی معراج یہ ہے کہ انسان سے محبت کی جائے، کسی غرض کے بغیر! لیکن آج کل محبت میں بھی خودغرضی شامل ہوگئی ہے اور اس کے بغیر آج کی محبت نامکمل ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ طنز، تنقید اور ضد سے ہم کبھی کسی کی اصلاح نہیں کر سکتے۔

☆ اپنے غصے پر قابو پالو قبل اس کے کہ غصہ تم پر قابو پالے۔

☆ وہ بات جو بنا پوچھے معلوم ہوجائے اس کا پوچھنا عزت میں کمی کا باعث بنتا ہے۔

☆ بے وقوف دوست بھلا کرنا چاہتا ہے مگر انجانے میں برا کر جاتا ہے۔

☆ غرور سے بچنے کے لئے اپنے سے کم مرتبہ لوگوں سے عزت سے پیش آؤ۔

☆ اگر کوئی تمہارا دل دکھائے تو برا مت ماننا کیوں کہ ایسا ہوتا ہے کہ جس درخت کا پھل میٹھا ہوتا ہے لوگ اسے زیادہ پتھر مارتے ہیں۔

☆ نیند حقیقت کو خواب اور خواب کو حقیقت بناتی ہے۔

☆ نیند امیروں کو کم اور غریبوں کو زیادہ آتی ہے۔

☆ حسد! حاسد کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔

☆ وقت ایسا لمحہ ہے جس میں ہر انسان کی تقدیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔

☆ خاموشی ایک ایسا درخت ہے جس پر کڑوا پھل نہیں لگتا۔

☆ جھوٹ ایک ایسا زہر ہے جو شخصیت کو ختم کر دیتا ہے۔

☆ مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے، روح کی غذا اور دوستی کی کنجی ہے۔

☆ سب سے بڑی بہادری بدلہ نہ لینا ہے۔

☆ سب سے اچھی خیرات معاف کر دینا ہے۔

☆ خیرات دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

☆ تواضع سے درجہ بلند ہوتا ہے۔

☆ عبادت اس وقت مقدس ہوتی ہے جب نیت ٹھیک ہو۔

☆ جھوٹ بولنے والا شیطان کا دوست ہے۔

☆ علم انسان کی تیسری آنکھ ہے۔

☆ برے سلوک کا بہترین جواب اچھا سلوک ہے۔

☆ دنیا نہیں دیکھتی کہ ماضی میں تم کیا تھے بلکہ یہ دیکھتی ہے اب تم کیا ہو۔

☆ ذہانت ایک ایسا نادر پودا ہے جو محنت کے بغیر نہیں اُگتا۔

☆ مشکلات کا سامنا کرنے اور نقصانات اٹھانے کے بعد آدمی میں زیادہ دانائی پیدا ہوجاتی ہے۔

اقوالِ زرّیں

☆ انسان سمجھتا ہے کہ وہ دنیا کی طرف قدم بڑھا رہا ہے، مگر سوچنے پر یہ کھلتا ہے کہ موت کی سمت اس کے قدموں کا فاصلہ گھٹتا جا رہا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ دنیا صرف اسی کی ہے اور دنیا سے ہر دن ایک انچ اپنے اندر سے نکال کر موت کی وادی کی طرف دھکیل دیتی ہے، مگر یہ قدموں کے فاصلے کون گنتا ہے۔ یہاں تو صرف دوڑ ہے، ایک مسمریزم کی دوڑ، آگے اور بہتر ہے، بہتر پانے کی دوڑ۔ کیا کچھ گنوانا پڑتا ہے اس دوڑ میں۔ دل، آرزوئیں، تمنائیں، محبتیں، سبھی کچھ مگر کوئی خسارے سے پہلے کچھ سوچتا ہی کب ہے۔

☆ آج کل کے دور میں خلوص اور اپنائیت پکے ہوئے پھل کی طرح سب کی جھولی میں نہیں گرتے، انہیں حاصل کرنا پڑتا ہے، اپنے

رویوں سے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے آپ کو اہمیت اور محبت دیں تو انہیں حاصل کرنے سے پہلے دوسروں میں انہیں بانٹیں، اللہ آپ کی توقع سے بڑھ کر آپ کو نوازے گا۔

☆ بہترین انسان عمل سے پہچانا جاتا ہے ورنہ اچھی باتیں تو دیواروں پر بھی لکھی ہوتی ہیں۔

☆ کوئی بھی قوم قبیلہ یا برادری اچھی یا بری نہیں ہوتی، ہر انسان اپنی ذات کی حد تک اچھا یا برا ہوتا ہے۔

☆ دکھ میں کبھی پچھتاوے کے آنسو نہ بہاؤ، بلکہ یہ سوچو کہ تم وہ خوش نصیب ہو جسے اللہ نے آزمائش کے قابل سمجھا۔

☆ جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو، کیوں کہ سب نبیوں کی تعلیم یہی ہے اور خوشنودی خدا تعالیٰ کے حصول کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔

☆ ایک اچھے دوست کی امید اس وقت کرو جب یہ بات جان لو کہ تمہارے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔

☆ انسان کا کردار صندل کے درخت جیسا ہونا چاہئے جو خود پر کلہاڑی کی ضرب کھا کر بھی کلہاڑی کو خوشبو سے مہکا دیتا ہے۔

گوہر نایاب

☆ زندگی میں مفاد کے لئے دوستی مت کرو ورنہ اکیلے رہ جاؤ گے۔

☆ گناہوں سے بچنا نیکیاں کمانے سے بدرجہ بہتر ہے۔

☆ عظیم ہے وہ انسان جو گرے ہوؤں کو سہارا دیتا ہے۔

☆ زبان اگرچہ تیر نہیں لیکن تیرے سے زیادہ زخمی کرتی ہے۔

☆ آپ کی ذراسی بات دوسروں کو زخم بھی دے سکتی ہے اور مرہم بھی۔

☆ اپنا زخم اسے مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔

زاویۂ نگاہ

☆ جب عمر رفتہ کا غبار جھریوں میں ڈھل جاتا ہے تو یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ خوشیاں کہاں کہاں سجائی گئیں۔

☆ جتنا کسی کا ساتھ پرانا ہوتا ہی اس کی بے وفائی کے لئے تیار رہنا چاہئے کیوں کہ تبدیلی کائنات کا خمیر ہے۔

☆ محنت کے بغیر ہر حق ایسے ملتا ہے جیسے مرنے کے بعد کفن ملتا ہے۔

☆ زخم ہمیشہ اسی سے ٹھیک ہوتے ہیں جو انہیں عنایت کرتا ہے لیکن کبھی کبھی تو یہ اس کے بس کی بھی بات رہتی۔

☆ لاحاصل محبت اور دیوانگی میں کچھ خاص فرق نہیں ہوتا، دونوں ہی جنون کی حدوں پر لے جاتی ہیں۔

☆ جب رابطے بہت بڑھ جاتے ہیں تو ہر رشتے سے ایسی صدائیں آتی ہیں جیسے اندھے کنوئیں کی سطح سے جا کر خالی ڈول ٹکرائے۔

☆ رشتے اپنائیت کے ہوں یا خلوص کے اتنے ہی نازک ہوتے ہیں جتنے آبگینے۔ ذراسی ٹھیس لگی تو ٹوٹ گئے، بدگمانی نے سر اٹھایا تو چکنا چور ہو گئے، پھر ان پر کیسا فخر؟ کیسا مان؟

☆ نیک دل لوگ گائے کی مانند ہیں جو گھاس کھا کر دودھ دیتی ہے اور گناہ گار سانپ کی مانند ہیں جو دودھ پی کر بھی ڈس لیتے ہیں۔

☆ علم کے سمندر میں تیرنے والے بچوں کو کشتی مت بناؤ کہ تمہارے دھکیلنے ہی سے چلیں بلکہ اپنی ذاتی طاقت سے تیرنا سکھاؤ۔

☆ تعلیم سے زیادہ تادیب کا خیال رکھو، خام بنیاد پر عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔

☆ یاد رکھو، ہر روز کی تھوڑی تھوڑی واقفیت کے مجموعے کا نام علم ہے۔

☆ وہ شخص ہمیشہ بے فیض رہتا ہے جو اپنے استاد کی عظمت و بزرگی کا خیال نہیں رکھتا، جس سے ایک نقطہ بھی سیکھو، اس کی دل سے عزت کرو۔

☆ شک وشبہ اور تذبذب کی گنجائش جہالت کی تاریکی میں ہوتی ہے اور جہاں علم کی روشنی نمودار ہوتی ہے وہاں ہر چیز جیسی ہو ویسی نظر آجاتی ہے۔

بڑوں نے فرمایا

☆ برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت، افعال واعمال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ غرور سے آدمی کا دن ضائع ہو جاتا ہے اور ریاکاری سے رات۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ)

☆ بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔ (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ ملازم سے اپنا راز کہنا، اسے ملازم سے مالک بنالینا ہے۔

(ارسطو)

☆ جو شخص ہر وقت انتقام کے طریقوں پر غور کرتا رہتا ہے، اس کے غم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔ (بوعلی سینا)

☆ نیک دل لوگ گائے کی مانند ہیں جو گھاس کھا کر دودھ دیتی ہے، جب کہ گناہ گار لوگ سانپ کی مانند ہوتے ہیں جو دودھ پی کر بھی ڈس لیتے ہیں۔

کچھ لفظ چنے ہیں

☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)

☆ تجربہ مفت میں ملنے والی چیز نہیں اس کے لئے وقت اور عمر گنوانی پڑتی ہے۔ (ٹیگور)

☆ طنز وہ آئینہ ہے جس میں دیکھنے والا اپنے سوا ہر کسی کا چہرہ دیکھتا ہے۔ (سوئفٹ)

☆ اپنے آپ پر اعتماد رکھنے والے فتح حاصل کرتے ہیں۔

(ول کاکس)

☆ خاموشی اور سوچ بڑی سے بڑی مشکل سمجھا دیتی ہے۔

(سقراط)

☆ جو شخص دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا، دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

(حکیم بطلیموس)

☆ وقت کو آگے سے روکو اس کے پیچھے دوڑنا لا حاصل ہے۔

(فرینکلن)

مہکتی کلیوں کی خوشبو

☆ جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔

☆ خدا کی تلاش میں بھٹکنے کی کوئی ضرورت نہیں، دیکھنے کی نظر سے دیکھو، اللہ تمہاری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے۔

☆ خود اعتمادی منزل تک پہنچانے کی سب سے بڑی سیڑھی ہے۔

☆ اگر انسان اپنی قسمت خود بنا سکتا تو دنیا میں کوئی بدقسمت نہ ہوتا۔

☆ انسان کبھی بھی ناکام نہیں ہو سکتا بشرطیکہ وہ ہر ناکامی سے سبق حاصل کرے۔

روح انسانیت

☆ انسان کا انسان بن جانا اس کی فتح ہے۔

☆ سب سے بہتر خوشبو انسان کی نیک سیرت ہے۔

☆ انسان اگر اچھا ہو تو اسے دوست بھی اچھے ملتے ہیں۔

☆ امانت میں کبھی بھی خیانت نہ کرو۔

☆ انسان خود عظیم نہیں ہوتا بلکہ اس کا کردار عظیم ہوتا ہے۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ غصے کی حالت میں انصاف کرنا مشکل ہے۔

(حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے رب کو نہیں پہچانتا۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ ذلت کے بجائے تکلیف اٹھانا زیادہ بہتر ہے۔

(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

☆ انسان کی قدر و منزلت علم کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

☆ وہ آدمی خدا سے زیادہ قریب ہے جو سلام میں پہل کرے۔

☆ خوش کلامی میں سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ انسان سے تنہائی چھین لیتی ہے۔

بے کار ہیں

☆ وہ دل جس کے میں درد نہ ہو۔

☆ وہ قول میں جس میں صداقت نہ ہو۔

☆ وہ آنکھ جس میں خوف خدا کے آنسو نہ ہوں۔

☆ بے کار ہے وہ ہاتھ جو کسی کی مدد نہ کرے۔

☆ بے کار ہے وہ اولاد، جو فرمانبردار نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ مال، جس میں صدقہ و خیرات نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ دوست جس وفاداری نہ ہو۔

☆ بے کار ہے وہ انسان جس میں انسانیت نہ ہو۔

مشاہدات

چاند: رات کا وہ خاموش مسافر ہے جو خود اندھیروں میں سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے لئے قدم قدم پر نور بکھیرتا ہے۔

تقدیر: ایک دھندلا ستارہ ہے۔

انتظار: بے قراری کا دوسرا نام ہے۔

آنسو: یہ کڑوے گھونٹ امید کے سہارے پینے پڑتے ہیں۔

احساس: ایک عظیم جذبہ ہے جس کی عظمت و معراج انسانی بلندیوں کو چھوتی ہے۔

پیار: وہ جذبہ جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جاسکتی ہے۔

ہر لفظ ہے قیمتی بہت!

☆ جھنجھلاہٹ کا سب سے موثر علاج ایک دوست ہوتا ہے جس پر چیخنے چلانے کے بعد آپ اس کی گود میں سر رکھ کر روسکیں ڈھیر سارا۔

☆ دل پر دکھوں کی لہر آجائے تو خوشیاں بھی رخصت ہوجایا کرتی ہیں۔

☆ مایوسی ایک دھوپ ہے جو سخت سے سخت وجود کو بھی جلا کر راکھ کردیتی ہے۔

☆ دنیا میں سب سے خطرناک غصہ جوانی کا ہے۔

اے فانی انسان

☆ اے انسان تو سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گا، لیکن نہیں، بلکہ دنیا جلد ہی تیرا نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں ڈال دے گی۔

☆ والدین بہت روئیں گے بالآخر مایوس ہوکر بیٹھ جائیں گے۔

☆ دوست واحباب عزیز واقارب تجھے چند دنوں تک یاد کرکے بھول جائیں گے۔

☆ بیوی کچھ دن سوگوار رہے گی مگر چند روز بعد حالات کی تبدیلی اسے تازہ مشاغل میں الجھادے گی۔

☆ بچے بہت یاد کریں گے مگر آہستہ آہستہ ان کے ذہن سے تیرا نقش محو ہوجائے گا۔

☆ طوفان باد وباراں تیری قبر کی بلندی کو ہموار کرکے تیرا نام صفحہ ہستی سے مٹادیں گے۔

☆ صرف چند سال بعد تو ایک بھولے ہوئے خواب کی مانند ہوجائے گا۔

☆ اور پھر کچھ عرصہ بعد اس بات کو باور کرنا بھی مشکل ہوجائے گا کہ تو اس دنیا میں آیا بھی تھا، اس لئے دنیا کی فکر چھوڑ آخرت کی تیاری کر جہاں ابدی زندگی تیرا انتظار کررہی ہے۔

☆ آخرت کی اتنی فکر کر جتنا وہاں رہنا ہے۔

اقوال ایمرسن

☆ عقل کی حد ہوسکتی ہے لیکن بے عقلی کی کوئی حد نہیں۔

☆ اگر تم پختہ ارادہ کرلو تو پھر مشکل آسان ہوجائے گی۔

☆ صحت مند جسم سب سے بڑی نعمت ہے۔

☆ ہر نیک کام خود جگہ بنالیتا ہے۔

☆ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کتابوں کے مطالعہ نے انسان کے مستقبل کو سنوار دیا ہے۔

دوست اور دوستی

☆ دوستی ایک پاکیزہ جذبہ ہے جس کے اُجالے بڑے مقدس ہوتے ہیں۔

☆ دوستی کی لاج رکھنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کسی طوفان سے بچنا۔

☆ دوستی کی روشنی وہ روشنی ہے جس کی وجہ سے انسان غم کی تاریکیوں سے نکل آتا ہے۔

☆ دوستی اگر کی ہے تو اس کو نبھاؤ کیوں کہ دوستی نام ہے پیار کا اور اعتماد کے رشتے کا۔

☆ دوستوں کے ساتھ مخلص رہو، لیکن کبھی کبھی آزمالینا بھی دوستی کا

تقاضہ ہے۔

آٹھ خصلتیں

جو آٹھ قسم کے لوگوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ خصلتیں پیدا کردے گا۔

(۱) جو امیروں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں حرص پیدا کردے گا۔

(۲) جو فقیروں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں رضا پیدا کردے گا۔

(۳) جو بچوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں لہو ولعب پیدا کردے گا۔

(۴) جو عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں شہوات پیدا کردے گا۔

(۵) جو نیکوں کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں نیکی کرنے کی رغبت پیدا کردے گا۔

(۶) جو علماء کی صحبت میں بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا کردے گا۔

(۷) جو فاسق کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں گناہ اور بھول پیدا کردے گا۔

(۸) جو خاموش کے ساتھ بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی توجہ زیادہ کردے گا۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ اگر اپنے دوستوں میں عزت چاہتے ہو تو اپنے راز دل میں رکھو۔ ☆ اگر تمہیں زندگی سے محبت ہے تو وقت سے محبت کرو۔

☆ ہمیشہ مسکراتے رہو کیوں کہ ہماری مسکراہٹ کسی کے درد کا مداوا بن سکتی ہے۔

☆ انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے، شکل سے نہیں۔

☆ جو توقع تم دوسروں سے کرتے ہو پہلے خود دوسروں کی امیدوں پر پورے اُترو۔

☆ وہ شخص بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔

سنہری باتیں

☆ انسان سب ہوتے ہیں لیکن انسانیت کسی کسی میں ہوتی ہے۔

☆ دشمن کو احسان سے مارو، نقصان سے نہیں۔

☆ سچائی ایک بہت بڑا درخت ہے اس کی کوئی حد نہیں۔

☆ مصیبت میں انسان کو بہت عقل پیدا ہوتی ہے۔

☆ غرور سے انسان پھول سکتا ہے پھیل نہیں سکتا ہے۔

☆ عبادت انسانی زندگی کا ایک ضروری جزء ہے۔

☆ پڑھنا سب جانتے ہیں لیکن کیا پڑھنا چاہئے یہ کوئی نہیں جانتا۔

☆ تعلیم ہمیں خوشی اور قابلیت بخشتی ہے۔

منتخب اشعار

دھوپ اور چھاؤں کے پیوند لگے ہیں مجھ میں
زخم دیتا ہے کوئی کوئی دعا دیتا ہے

☆

سر پہ سورج کی سواری مجھے منظور نہیں
اپنا قد دھوپ میں چھوٹا نظر آتا ہے

☆

ہاتھ میرے بھول بیٹھے دستکیں دینے کا فن
بند مجھ پر جب سے اس کے گھر کا دروازہ ہوا

☆

دیار فن میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھٹکنے کا حوصلہ رکھیو

☆

اک بار تجھے عقل نے چاہا تھا بھلانا
سو بار جنوں نے تیری تصویر دکھادی

☆

ایک ناتمام خواب مکمل نہ ہوسکا
آنے کو زندگی میں بہت انقلاب آئے

☆

امید کا سایہ ہے نہ رستہ نہ منزل
ہم کتنے اکیلے ہیں محبت کے سفر میں

امداد روحانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (سورۂ ملک، سپارہ،۲۹)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو۔ وہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کارنامے انجام دے سکے تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

اگر کوئی شخص اس آیت کا ورد ۱۲۵ مرتبہ صبح شام رکھے تو اس کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں اور وہ ہمیشہ غیبی امداد سے سرشار رہے۔

اس آیت کا ورد طبیعت میں استحکام پیدا کرتا ہے اور اس آیت کا ورد کرنے والا مستقل مزاجی کی دولت سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔ ایک مقدار مقرر کر کے روزانہ اس آیت کا ورد رکھنا چاہئے۔

انسان کسی بھی مصیبت کا شکار ہو اس آیت کو ایک ہی نشست میں گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے، اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔ بعض بزرگوں کا فرمان یہ ہے، اس عمل کو لگاتار ۳ راتوں تک کرنا چاہئے۔

اس آیت کا نقش آفتوں سے نجات دلانے میں کسی مراد کو پورا کرانے میں اور طبیعت میں استحکام پیدا کرنے اور عمر میں خیر و برکت لانے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور نقش کی برکت سے اللہ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتی ہیں۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۹	۵۸۳	۵۸۰	۵۷۶
۵۸۱	۵۷۵	۵۷۰	۵۸۲
۵۷۴	۵۷۸	۵۸۵	۵۷۱
۵۸۴	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۹

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

تبارک الّذی	بیدہ الملک	وھو علیٰ	کلّ شیءٍ قدیر
۱۲۸	۶۷۴	۱۳۶۵	۱۳۱
۶۷۳	۱۲۵	۱۳۴	۱۳۶۶
۱۳۳	۱۳۶۷	۶۷۲	۱۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۷۳	۷۶۵	۷۷۰
۷۶۷	۷۶۹	۷۷۲
۷۶۸	۷۷۴	۷۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن

یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۳	۵۷۵	۵۷۸	۵۷۲
۵۶۹	۵۸۱	۵۷۴	۵۸۴
۵۷۶	۵۸۲	۵۷۱	۵۷۹
۵۸۰	۵۷۰	۵۸۵	۵۷۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۷۱	۷۷۲	۷۶۶
۷۶۵	۷۶۹	۷۷۴
۷۷۳	۷۶۷	۷۶۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۰	۵۷۷	۵۶۹	۵۸۳
۵۷۰	۵۸۲	۵۸۱	۵۷۶
۵۸۵	۵۷۱	۵۷۴	۵۷۸
۵۷۳	۵۷۹	۵۸۴	۵۷۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۶۶	۷۷۲	۷۷۰
۷۷۴	۷۶۹	۷۶۵
۷۶۸	۷۶۷	۷۷۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر، ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۴	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۹
۵۷۴	۵۷۸	۵۸۵	۵۷۱
۵۸۱	۵۷۶	۵۷۰	۵۸۲
۵۶۹	۵۸۳	۵۸۰	۵۷۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۶۶	۷۷۴	۷۶۸
۷۷۲	۷۶۹	۷۶۷
۷۷۰	۷۶۵	۷۷۳

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی افادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ۝

(ایضاً)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سفر پر روانہ ہوتے وقت اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے تو وہ ساتھ خیر وعافیت کے

سفر سے واپس آئے اور دوران سفر میں ہر طرح کی آفت اور مصیبت سے محفوظ رہے۔

اس آیت کا ورد کرنے سے ناگہانی آفت اور حادثات سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

اگر کوئی شخص صبح شام سو مرتبہ اس آیت کا ورد کرلے تو وہ مہلک امراض سے اور آسمانی آفتوں سے محفوظ رہے اور اس کے راستے کی تمام رکاوٹیں بفضل رب العالمین دور ہو جائیں۔

اس آیت کا نقش دوران سفر اور دوران حضر ہر طرح کی آفتوں، مصیبتوں اور مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر خدانخواستہ پھر بھی کسی بیماری میں کوئی مبتلا ہو جائے تو اس آیت کا نقش بیماری سے نجات دلانے میں بڑا موثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۱	۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۱۳
۱۱۲۶	۱۱۱۴	۱۱۲۰	۱۱۲۵
۱۱۱۵	۱۱۲۹	۱۱۲۲	۱۱۱۹
۱۱۲۳	۱۱۱۸	۱۱۱۶	۱۱۲۸

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ	وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ	ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا	هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
۱۴۰۳	۱۹۷۸	۶۳۸	۴۶۶
۱۹۷۹	۱۴۰۶	۴۶۳	۶۳۷
۴۶۴	۶۳۶	۱۹۸۰	۱۴۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴۹۶	۱۴۹۱	۱۴۹۸
۱۴۹۷	۱۴۹۵	۱۴۹۳
۱۴۹۲	۱۴۹۹	۱۴۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۱۶	۱۱۲۲	۱۱۲۰	۱۱۲۷
۱۱۲۸	۱۱۱۹	۱۱۲۵	۱۱۱۳
۱۱۲۳	۱۱۱۵	۱۱۲۶	۱۱۲۱
۱۱۱۸	۱۱۲۹	۱۱۱۴	۱۱۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴۹۲	۱۴۹۷	۱۴۹۶
۱۴۹۹	۱۴۹۵	۱۴۹۱
۱۴۹۴	۱۴۹۳	۱۴۹۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۷	۱۱۱۳	۱۱۲۱	۱۱۲۴
۱۱۲۰	۱۱۲۵	۱۱۲۶	۱۱۱۴
۱۱۲۲	۱۱۱۹	۱۱۱۵	۱۱۲۹
۱۱۱۶	۱۱۲۸	۱۱۲۳	۱۱۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴۹۶	۱۴۹۷	۱۴۹۲
۱۴۹۱	۱۴۹۵	۱۴۹۹
۱۴۹۸	۱۴۹۳	۱۴۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ریا ل ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۳	۱۱۱۸	۱۱۱۶	۱۱۲۸
۱۱۱۵	۱۱۲۹	۱۱۲۲	۱۱۱۹
۱۱۲۶	۱۱۱۴	۱۱۲۰	۱۱۲۵
۱۱۲۱	۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۱۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۴۹۴	۱۴۹۹	۱۴۹۲
۱۴۹۳	۱۴۹۵	۱۴۹۷
۱۴۹۸	۱۴۹۱	۱۴۹۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔(باقی آئندہ)

محبت کے لئے مجرب عمل

عبد الطیف دامانی

یہ عمل نہ صرف خاوند بیوی کے لئے استعمال ہوتا ہے بلکہ ایسے فریقین جن میں سخت نفرت اور ناچاقی ہو۔ اس کے علاوہ یہ حصول رشتہ کے خواہش رکھنے والے حضرات بھی اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکتے ہیں۔

حُب کا عمل نایاب ہے۔ بے شمار لوگ تسخیر کے لئے پریشان پھرتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ تسخیر اور اکسیر (کیمیا) دو مترادف جملے ہیں۔ دو معدوم صفت ہیں لیکن باوجود معدومیت کے ہم ان کو اسم بامسمّی نہیں کہہ سکتے، اکسیر ہے اور ضرور ہے۔ تسخیر ہے اور ضرور ہے لیکن سستی نہیں جتنی عوام سمجھتے ہیں۔ جن خوش نصیب شخصوں نے اکسیر یا تسخیر کو پالیا وہ خوش قسمت اصحاب ہیں لیکن آپ ان کے نزدیک جا کر ٹٹولیں تو آپ کو حقیقت کا علم ہو جائے گا کہ انہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خاک میں ملا دیا جب خود خاک ہو گئے تو اکسیر ہاتھ آئی۔ جب خود اسیر ہو گئے تو تسخیر ملی لیکن کہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کو راستہ چلتے اکسیر اور گھر بیٹھے تسخیر مل جاتی ہے۔

خدا کے دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
جو آگ لینے کو جائیں پیغمبری مل جائے

خدا وند تعالیٰ کے ہاتھوں میں طاقت اور قوت ہے غلاموں کو بادشاہ ایک منٹ میں بنا دیتا ہے اور ایک منٹ میں بادشاہوں کو گدا گر بنا دیتا ہے۔ اس کے کاموں میں کسی کو دخل نہیں ہے۔ حُب کا عمل پیش کر رہا ہوں۔ از روئے علم جس قدر بہترین علم ہے کہ بیان سے باہر ہے ہزاروں عمل حب ایک طرف اور یہ عمل ایک طرف۔ آپ نے قانون کے مطابق عمل کیا تو آپ علم کے قائل ہو جائیں گے۔ اس عمل میں مکرر مربع سے کام لیا جاتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے مکرر مربع پیش کرتا ہوں تا کہ مکرر مربع آپ کے ذہن میں آجائے۔ بعد میں عمل کی وضاحت کروں گا۔

مکرر مربع

۱ ۱	۱۴ ۱۴	۱۱ ۱۱	۸ ۸
۱۲ ۱۲	۷ ۷	۲ ۲	۱۳ ۱۳
۶ ۶	۹ ۹	۱۶ ۱۶	۳ ۳
۱۵ ۱۵	۴ ۴	۵ ۵	۱۰ ۱۰

مکرر مربع، مکرر مربع کو پر کرنے کا عمل

مکرر مربع کو پر کرنے کا عمل یہ ہے کہ طالب معہ والدہ کے اعداد میں ۱۰۳۳ ر کا اضافہ کریں۔ یعنی جمع کریں کل میزان میں سے ۴۰ ر عدد کم کریں۔ بقایا کو ۴ ر پر تقسیم کریں۔ خارج قسمت کو پہلے خانہ میں۔ باقی خانوں میں دو کا اضافہ کرتے جائیں۔ پہلا مربع اس ترتیب سے پر کریں۔

مثال کے طور پر خارج قسمت ۱۲ ر ہیں تو خانہ نمبر ایک میں ۱۲ ر لکھیں۔ خانہ نمبر ۲ ر میں ۱۴ ر لکھیں اور خانہ نمبر ۳ ر میں ۱۶ ر لکھیں۔ علیٰ ہذا القیاس دو دو کا ضافہ کر کے مربع اول پر کریں اور اس طرح مربع نمبر ۲ ر کو پر کرنا ہے۔

پہلا مربع طالب کا

۱۲	۳۸	۳۲	۲۶
۳۴	۲۴	۱۴	۳۶
۲۲	۲۸	۴۲	۱۶
۴۰	۱۸	۲۰	۳۰

دوسرا مربع مطلوب کا

۱۲	۲۵	۲۲	۱۹
۲۳	۱۸	۱۳	۲۴
۱۷	۲۰	۲۷	۱۴
۲۶	۱۵	۱۶	۲۱

اسم مطلوب معہ والدہ کے اعداد حاصل کر کے ۱۰۷۸ کا اضافہ کریں یعنی جمع کریں اور کل میزان میں ۶۰ ر عدد تفریق کریں بقایا کو ۴ ر پر تقسیم کریں اور خارج قسمت کو پہلا خانہ میں درج کر کے ایک ایک کا ضافہ کرتے جائیں۔ اگر باقی کسر ایک رہے تو خانہ نمبر ۱۳ ر اگر باقی دو بچیں تو خانہ نمبر ۹ ر میں ایک کا اضافہ کریں۔ اگر باقی تین بچیں تو خانہ نمبر ۵ میں ایک کا اضافہ کر کے خانہ پوری کریں۔ اب میں مثال پیش کرتا ہوں۔

نام طالب مع والدہ زید بن حلیمہ کے اعداد	۱۴۴۲
قانون کے اعداد	۱۰۳۳
	۲۴۷۵
قانون (-)	۶۰
	۲۴۱۵
بقایا	۲۴۱۵

تقسیم	۴
حاصل	۶۰۳
نام مطلوب معہ والدہ احمد بن ہندہ	۲۱۰۹
قانون عدد (+)	۱۰۷۸
کل میزان	۳۱۸۷
قانون کے اعداد (-)	۳۰
	۳۱۵۷
تقسیم	۴
حاصل	۷۸۹

احمد بن ہندہ				زید بن حلیمہ			
۸۰۳	۸۰۹	۸۱۶	۷۸۹	۶۱۷	۶۲۳	۶۳۰	۶۰۳
۸۱۴	۷۹۱	۸۰۱	۸۱۱	۶۲۸	۶۰۵	۶۱۵	۶۲۵
۷۹۳	۸۲۰	۸۰۵	۷۹۹	۶۰۷	۶۳۴	۶۱۹	۶۱۳
۸۰۷	۷۹۷	۷۹۵	۸۱۸	۶۲۱	۶۱۱	۶۰۹	۶۳۲

اب میں دوسرا مربع بناتا ہوں، مگر یاد رہے کہ دوہرے مربع میں اوپر والا حصہ طالب کا اور نیچے والا مطلوب کے اعداد کا ہوگا۔ اسے مربع مکرر کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل

۶۱۷/۸۰۳	۶۲۳/۸۰۹	۶۳۰/۸۱۶	۶۰۳/۷۸۹
۶۲۸/۸۱۴	۶۰۵/۷۹۱	۶۱۵/۸۰۱	۶۲۵/۸۱۱
۶۰۷/۷۹۳	۶۳۴/۸۲۰	۶۱۹/۸۰۵	۶۱۳/۷۹۹
۶۲۱/۸۰۷	۶۱۱/۷۹۷	۶۰۹/۷۹۵	۶۳۲/۸۱۸

عزرائیل　　　اسرافیل

طریقہ عمل

عروج ماہ طالع وقت ذوجسدین میں پہلی جمعرات کو بعد وقت مغرب اور نماز عشاء سے قبل باوضو قبلہ منہ کر کے زعفران سے ایک مربع نقش پر کریں اور پاک کپڑے میں لپیٹ کر بتی بنالیں اور خوشبو دار تیل میں اسے جلائیں اور خود اس بتی کے سامنے یہ پڑھتے رہیں۔ یا اللہ جس طرح یہ بتی جل رہی ہے اسی طرح فلاں بن فلاں کا دل فلاں بن فلاں کی محبت میں جلے۔ یحق یا ودود یا ودود۔ اس کے پڑھنے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے تاہم سو سے کم نہ پڑھیں۔ زیادہ پڑھنا بہتر ہے۔ جب بتی تمام جل جائے تو عمل ختم ہوا۔ تصور ضرور رکھیں۔ اس کی بڑی طاقت ہے۔

اس طرح روزانہ ۱۶ رون تک اس عمل کو کرنا ہے۔ نقش روزانہ لکھا کریں یا اکٹھے ۱۶ ر نقش لکھ کر رکھ لیں۔ روزانہ ایک جلاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران مطلوب کے دل میں آتش محبت بھڑک اٹھے گی مگر آپ نے ۱۶ ر دن عمل مکمل کرنا ہے۔ یہ عمل جلالی ہے احتیاط ضروری ہے۔ رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ عمل کو راز میں رکھیں ہمارے لئے اور ادارہ کے لئے دعا خیر ضرور کریں۔

اقوال زریں

□ ہر آدمی اپنے گزشتہ کل کو کھو چکا ہے، کامیاب انسان وہ ہے جو اپنے آج کو نہ کھوئے۔

☆☆☆☆☆

□ انسانی وجود ایک چکی کے مانند ہے جس میں گیہوں پیسا جائے تو آٹا ہو اور خالی چلائی جائے تو خود اس کا نقصان ہو۔

☆☆☆☆☆

□ کامیابی کا زینہ بہت سی ناکامیوں کی سیڑھیوں سے بنتا ہے۔

☆☆☆☆☆

□ خدائے وحدہ لاشریک ہر ایک پرندے کو خوراک دیتا ہے، لیکن خوراک ان کے گھونسلوں میں نہیں پھینکتا۔

☆☆☆☆☆

□ اے نادان! اگر تو گناہ کرنے پر آمادہ ہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

☆☆☆☆☆

□ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے مالک حقیقی کو نہیں پہچانتا۔

☆☆☆☆☆

□ سچا دوست وہ ہے جو اپنے دوست کو اس کے عیوب سے آگاہ کرے۔

☆☆☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زندگی کے پیچ وتاب

سوال از: محمد محسن احمد صدیقی ــــــــ حیدرآباد

خدا آپ کی عمر دراز کرے اور خلق خدا آپ کے علم سے فائدہ اٹھاتی رہے۔ عرض خدمت یہ ہے کہ میں بہت پریشان آدمی ہوں، خدارا رہنمائی فرمائیں۔ خدا آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

مولانا صاحب اگر اس خط کو آپ اپنے رسالہ طلسماتی دنیا میں جگہ دیں تو مشکور ہوں گا۔ مولانا صاحب میرے سامنے کچھ ایسی پریشانی ہے جن کی وجہ سے میں سکون کی زندگی سے محروم ہوں۔

میرا پورا نام یہ ہے۔ محمد محسن احمد صدیقی، عرفیت نواز ہے۔ والدہ مرحومہ کا نام صالحہ بیگم ہے۔ تاریخ پیدائش ممبئی میں ہوئی، صبح کا وقت ہے۔ ۱۹۸۶ء۔۵۔۲۲ اور اسکول کی سند پر ۸۹۔۶۔۱۰ ہے۔ نام کی بھی ایک کہانی ہے، پہلے نواز رکھا تھا، اس کے بعد محسن رکھا، اس کے بعد احمد صدیقی کا اضافہ کر کے پورا نام محمد محسن احمد صدیقی ہو گیا۔ لیکن میں محمد احمد رکھ لینا چاہتا ہوں، یہ اب کیسے ہوگا معلوم نہیں۔ خیر میں بچپن میں موٹر مکینک کا کام سیکھنے لگا تھا، اسی دوران میں بچپن میں ہی ایک باؤلی سے پانی سے لینے گیا تھا۔ ایک مرشد نے کہا تھا کہ وہی سے میں متاثر ہو گیا، مجھے ڈر لگا کہ مجھے بھوت لگ گیا ہے اور اب تک وہ میرے جسم کی ہر نس ورگ وپے میں خون میں سما گیا ہے اور میرا ستارہ کمزور ہے، اس لئے شیطان جن بھوت کا اثر مجھ پر ہو جاتا ہے۔ بعض وقت میرا دل دماغ کام نہیں کرتا، بہت کمزور ہو جاتا ہوں، ہاتھ پاؤں اور جسم میں کچھ دم نہیں رہتا، پاؤں گھٹنے سے لے کر نیچے تک ہمیشہ درد رہتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی بہت درد رہتا ہے۔ مجھے احتلام بھی ہوتا رہتا ہے، نہ میں گندے خیالات رکھتا ہوں، نہ خواہش بلکہ میں شادی شدہ ہوں، اتنا کمزوری محسوس کرتا ہوں کہ بیوی کے پاس جانے کے لئے بھی ڈر لگتا ہے، مجھے ایک لڑکا ہے، میری بیوی کا نام عالیہ بیگم ہے اور ان کی ماں کا نام بی بی جان ہے، ان کی تاریخ پیدائش ۱۹۸۶ء۔۹۔۳۰ اور لڑکے کا نام محمد ارسلان صدیقی ہے، ان کی تاریخ پیدائش ۲۰۱۱ء۔۲۔۲۵ جمعہ کے دن ہوئی۔

بعض وقت مولانا صاحب میرے دل میں خودکشی کر لینا دل میں آتا ہے، مگر حرام موت مرنا نہیں ہے کہہ کر ڈھارس باندھ لیتا ہوں، کئی بار تنہائی میں رو لیتا ہوں، کیسی زندگی ہے میری۔ کام بھی بہت مشکل سے کر پاتا ہوں۔ میرے والد صاحب کا کچھ ہی دن ہوئے بائی پاس سرجری ہوئی ہارٹ اٹیک ہوا تھا، گھر میں کمائی کا ذریعہ میری کمائی پر ہے، ایک بہن ہے اس کی ذمہ داری بھی میرے کندھوں پر ہے۔

میری بہن کا نام افشا جبیں ہے۔ تاریخ پیدائش ہے جمعہ کے دن ۱۹۹۰ء۔۶۔۱۵۔ ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ ہے۔

میرے نام کا اسم اعظم کیا ہے؟ اور میرے نام کے مطابق کونسا عمل صحیح رہے گا، میرا لکی نمبر کیا ہے؟ پیدائش کا مفرد عدد بھی بتائیے؟ میرا لکی دن کونسا ہے؟ اور مبارک نگینہ کون سا ہے؟ میرا ستارہ برج، نام کے عدد، مرکب عدد، مجموعی عدد، دشمن عدد، حملہ آور ہونے والی بیماریاں، ان سے نجات کا حاصل، مبارک رنگ، مبارک نگینہ، میری شخصیت کے بارے

میں روشنی ڈالئے اور میرا علاج کیسے کرنا ہے۔

میری بہن کا اسم اعظم کونسا ہے؟ اور مبارک دن اور مبارک نگینہ کونسا ہے؟ میری بہن کا لکی دن اور لکی نمبر کیا ہے؟ اور مبارک رنگ، نام کا مفرد عدد اور مرکب عدد کیا ہے؟ اس طرح میری بیوی اور بچہ ارسلان کا بھی بتایئے، مولانا صاحب مہربانی ہوگی۔

مولانا صاحب آپ سے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہوں، درخواست کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ میرا علاج کریں اور پھر آپ جیسا مناسب سمجھیں مجھے بتائیں، لیکن میں چاہتا ہوں آپ علاج کریں تو شاید میرا علاج ہو جائے گا، اگر میں خودکشی کرنے لگوں تو میرا کیا ہوگا۔ شاگرد کے لئے استاد کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح مریض کے لئے ڈاکٹر کی بھی ہوتی ہے، اس لئے آپ سے استدعا ہے میری درخواست پر غور کریں اور حکم کریں۔

مولانا صاحب میرے علاج کے لئے کئی درگاہوں پر بھی حاضری دی ہے ان میں نیلور کی درگاہ نائب رسول کی مشہور درگاہ جہاں پر کئی لوگ فاتحہ مغرب کے بعد جھومتے ہیں اور اپنی اپنی باتیں کہتے ہیں۔ میں نے ۲۵ چکر لگائے، کچھ نہیں ہوا، لوگ تو کہتے ہیں صرف تین چکر میں آسیب شیطان پکڑ میں آجاتا ہے، اس کے بعد سید علی میرا داتا پر بھی حاضری دی۔ یہاں پر بھی لوگوں کا علاج ہوتا ہے، مگر میرا کچھ نہیں ہوا ہے، کسی مرشد نے کہا ہے کہ تمہارے جسم کے اندر وہ آسیب رچ بس گیا ہے، خون میں مل گیا ہے، اس کو نکالنا بہت مشکل ہے۔

مولانا صاحب کیا میرا علاج نہیں ہوسکتا، میری زندگی ان تکلیفوں سے ہوتے گزر جائے گی۔ میں آپ سے بہت امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی رحم فرما کر جواب سے سرفراز کریں، شمارہ میں بھی شائع کریں تاکہ دوسرے لوگ بھی واقف ہوسکیں۔

امید کرتا ہوں میری گزارش پر غور فرمائیں گے۔

جواب

آپ نے اپنی زندگی اور اپنی شخصیت کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کے لئے طویل ترین خط لکھا ہے۔ بے پناہ مصروفیت کی بنا پر طویل خطوں کا پڑھنا ہمارے لئے بہت مشکل ہوتا ہے، اس لئے اکثر خط طوالت کی وجہ سے نظر انداز کردیئے جاتے ہیں۔ لیکن آپ کی قسمت اچھی ہے کہ طوالت کے باوجود آپ کے خط کا جواب دینے کی ہم نے ٹھان لی ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ہم آپ کے خط کا جواب تشفی بخش دیں گے۔ اور آپ کی الجھی ہوئی گتھیاں سلجھانے کی کوشش کریں گے۔

ہم آپ کی جرأت کی داد دیتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ آپ نے یہ طویل خط لکھا بلکہ آپ نے اس بات کی فرمائش بھی کی کہ ہم اس خط کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں اور اسے حسن قسمت نہیں کہیں گے تو اور کیا کہیں گے کہ آپ کے خط کا جواب آج ہم برائے طلسماتی دنیا دے رہے ہیں۔ جب خط طویل ہے تو ظاہر ہے کہ جواب بھی طویل ہی ہوگا، کیوں کہ خط کے ایک ایک جزء پر روشنی ڈالنے کے لئے ہمیں تفصیل میں جانا ہوگا جو طوالت کا باعث بنے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ بلکہ روحانی ڈاک کے دوسرے قارئین بھی ہمارے جواب کی تفصیلات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے اور ہمارے جواب کا پھیلاؤ ہرگز ہرگز بے مزہ ثابت نہیں ہوگا۔

آپ نے اپنے خط کی شروعات اس جملے سے کی ہے کہ آپ سکون زندگی سے محروم ہیں، سکون زندگی ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معانی متعین کرنا بہت مشکل ہے۔ سکون اگر ملنا ہو تو غربت وافلاس کے دور میں بھی مل جاتا ہے اور اگر نہ ملنا ہو تو عیش وعشرت کے لمحات میں بھی میسر نہیں آتا۔ ہم نے اپنے اردگرد ایسے بے شمار لوگوں کو دیکھا ہے کہ جن کے پاس خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے، دولت کی ریل پیل ہے، خوبصورت اور محبت کرنے والی بیوی ہے، بینک بیلنس، گاڑی، جائیداد اور سونا چاندی وغیرہ بھی کچھ موجود ہے، لیکن پھر بھی وہ اس سکون کو ترستے ہیں جو انسان کا پیدائشی حق ہے اور جس کے بغیر انسان کی زندگی کیف میں بھی بے کیف نظر آتی ہے اور دولتوں کے ڈھیر پر کھڑا ہوکر بھی انسان مضطرب اور متفکر ہی دکھائی دیتا ہے اور اسے سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کسی پل قرار نہیں آتا۔

"سکون" بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی سکون کا ایک بھائی "اطمینان" ہے وہ بھی اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں میں سے ایک ہے۔ یہ دونوں نعمتیں اس دنیا میں جس کو نصیب ہوجائیں اس کی خوش نصیبی کا کوئی ٹھکانہ نہیں، لیکن یہ دونوں نعمتیں بہت ہی مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں اور بہت ہی مشکل سے کسی گھر میں ٹھہر پاتی ہیں، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ غربت وافلاس کے دور میں پرسکون رہتے ہیں اور جب اللہ انہیں چھپر پھاڑ کر

دیئے لگتا ہے تو ان کا سکون اور اطمینا کافور بن کر اڑ جاتا ہے اور وہ تر دامن ہوتے ہوئے تہی دامن نظر آنے لگتے ہیں۔

بقول شاعر۔

جو مطمئن تھے بہت مفلسی کی بانہوں میں
سکوں نہ پاسکے وہ عیش کی پناہوں میں

سچ تو یہ ہے کہ سکون انسان کو نہ غربت میں ملتا ہے اور نہ ہی دولت مندی میں۔ دراصل سکون وہ وہ نعمت خداوندی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم نے اس دنیا میں بہت سے غریبوں کو بھی مضطرب اور پریشان دیکھا ہے اور بہت سے سرمایہ دار قسم کے لوگ ہمیں پرسکون اور مطمئن نظر آتے ہیں، لیکن یہ بات مسلم ہے کہ اگر انسان کو سکون دل میسر نہ ہو تو وہ ہر نعمت سے سرشار ہوتے ہوئے بھی مضطرب اور منتشر نظر آتے ہیں اور سب کچھ ہوتے ہوئے بھی قابل رحم محسوس ہونے لگتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا.

بابرکت ہے وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے تمہاری بیوی کی تخلیق کی تاکہ تم اس کے پاس سکون حاصل کرسکو۔

قرآن حکیم کی اس آیت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ بیوی انسان کے لئے ذریعہ سکون بنتی ہے اور شادی انسان اسی لئے کرتا ہے کہ اسے دولت سکون حاصل ہو اور اس کی نسل کا سلسلہ جاری وساری رہے۔ بیوی گھر کی نگراں ہوتی ہے، اچھی بیوی جس گھر میں ہوگی وہاں محبت بھی ہوگی اور سکون بھی۔ سکون کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ دولت اطمینان سے بھی بہرہ ور رہتے ہیں اور یہ دولتِ اطمینان انسان کو ذکر خداوندی سے عطا ہوتی ہے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. بہرحال سکون اور اطمینان ایسی دولتیں ہیں جو ہر انسان کے لئے ضروری ہیں، کوئی بھی انسان اگر ان دولتوں میں سے کسی ایک دولت سے بھی محروم ہو تو وہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پراگندہ رہے گا اور انتشار حیات کی بناپر موت کو زندگی پر ترجیح دے گا۔

آیئے ہم اس بات پر روشنی ڈالیں کہ آپ اس سکون واطمینان سے کیوں محروم ہوئے وہ کونسے اسباب ہیں جنہوں نے آپ کی خوشیوں کو پامال کیا اور وہ کونسی وجوہات ہیں کہ جن کی وجہ سے رنج والم آپ کے گلے کا طوق بن کر رہ گئے۔

آپ کا نام محمد محسن احمد صدیقی، عرف نواز ہے۔ یہ نام آپ کو آپ کے بڑوں کی طرف سے قسطوں میں ملا ہے، پہلے نواز رکھا گیا، اس کے بعد محسن رکھا گیا، اس پر بھی چین نہیں پڑا تو اس میں احمد صدیقی کا اضافہ کردیا گیا ہے۔ آپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ نام کے ساتھ محمد کی وابستگی کب سے ہوئی، کیوں کہ آپ نے اپنا پورا نام محمد محسن احمد عرف نواز بتایا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۲۲؍مئی ۱۹۸۶ء ہے، لیکن اسکول کی سند پر ۱۰؍جون ۱۹۸۹ء درج ہے۔ گویا کہ ان دونوں تاریخوں میں تین سال کا فرق ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جب کوئی بچہ اسکول میں داخلے کے لئے جاتا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش ماں باپ کچھ سے کچھ لکھوا دیتے ہیں لیکن آپ کی تاریخ پیدائش داخلہ فارم پر نہیں بدلی، بلکہ وہ اس سند پر جاکر بدلی گئی جو انسان کو تعلیم کے اختتام پر ملتی ہے۔ یہ تاریخ سند پر کیسے بدلی گئی کیوں کہ داخلہ فارم پر جو تاریخ درج ہوتی ہے وہی آخر تک ریکارڈ میں چلتی رہتی ہے، پھر اس میں تبدیلی کیسے ہوئی آپ نے اس کی کوئی وضاحت نہیں کی۔

آپ کی اصل تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے اور جو تاریخ پیدائش سند پر پڑی ہوئی ہے اس کا مفرد عدد ۷ ہے۔ یہ دونوں عدد اگرچہ ایک دوسرے سے نہیں ٹکراتے لیکن دونوں کے مزاج میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان دونوں تاریخ پیدائش کے حساب سے تاریخ پیدائش کے چارٹ یہ بنیں گے۔ پہلا چارٹ

۷۸۶

	۶	۹
۲۲	۵	۸
۱		

دوسرا چارٹ

۷۸۶

	۶	۹۹
		۸
۱۱		

یہ دونوں چارٹ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اور دونوں چارٹ آپ کے مزاج پر الگ الگ انداز سے اثر انداز ہیں۔اس لئے ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی صحیح تاریخ پیدائش کو یاد رکھے اور ہر ماں باپ کی ذمہ داری ہے وہ اپنے بچوں کی پیدائش کے وقت صحیح تاریخ پیدائش اور صحیح وقت پیدائش یاد رکھیں، کیوں کہ تاریخ پیدائش انسان کے حالات پر تمام زندگی اثر انداز ہوتے ہیں۔آپ کے نام کی صورت حال یہ ہے آپ کا نام نواز رکھا گیا، جس کا مفرد عدد ایک ہے۔اس کے بعد آپ کا نام محسن رکھا گیا۔جس کا عدد ۵ ہے۔اس کے بعد اس میں احمد صدیقی کا اضافہ کیا گیا، ان اضافی کلمات کے بعد نام کا مفرد عدد ۲ ہو گیا، پھر آپ نے اس میں محمد بھی لگا دیا تو آپ کا مفرد عدد ۴ ہو گیا۔اس میں صدیقی کے اضافے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی ،صدیقی اس خاندان کو کہا جاتا ہے جن کا سلسلہ نسب سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہو۔اگر صدیقی کا انتساب اس وجہ سے کیا گیا ہے تو اس کے اعداد جو ۲۱۴ بنتے ہیں شامل نہیں ہوں گے، اگر ایسے ہی جوڑ دیا گیا ہے تو یہ اعداد بھی نام کے اعداد میں شامل ہو جائیں گے۔

آپ کی خواہش یہ ہے کہ آپ کا نام محمد احمد رہے تو اس کا مفرد عدد ایک بنتا ہے۔اس تفصیل کے حساب سے آپ کے نام نے آپ پر بہت ستم ڈھائے ہیں، اب اگر آپ اپنا نام ''محمد احمد'' رکھ لیں گے تو پھر یہ کارروائی ستم بالائے ستم بن جائے گی اور آپ کی زندگی میں نشیب وفراز اتنے پیدا ہو جائیں گے کہ ان سے پیچھا چھڑانا ناممکن ہوگا۔اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ایک کا عدد آپ کی کسی بھی تاریخ پیدائش سے وہ اصلی ہو یا نقلی میل نہیں کھاتا ،دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ذاتی نام رکھ لینا ادب کے خلاف ہے، کیوں کہ نام کے ساتھ محمد اور احمد برائے تبرک لگایا جاتا ہے اور پھر یہ تبرک عددی طور پر نام کا جزء بھی بن جاتا ہے، لیکن تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ جب یہ دونوں نام ایک ہی شخص کے ہوں تو پھر زندگی میں بہت سی اونچ نیچ پیدا ہوتی ہے اور انسان سکون زندگی سے محروم رہتا ہے اور عجیب طرح کے انتشار اور افراتفری اس کی زندگی میں مچی رہتی ہے۔

اگر آپ اپنا نام ''محمد محسن احمد'' مان لیں تو پھر یہ سمجھئے کہ آپ کے نام کے تین جزء ہیں، پہلا جزء محمد، دوسرا جزء محسن، اور تیسرا جزء احمد۔یہ تینوں جزء حرف آتشی سے شروع ہوتے ہیں، اس لئے آپ کو غصہ حد سے زیادہ ہونا چاہئے۔آپ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پر بھڑک اٹھتے ہوں گے اور آگ بگولہ ہو جاتے ہوں گے اور آپ کی یہ جھلاہٹ اور مزاج کی یہ گرما گرمی آپ کے لئے نئے نئے مسائل پیدا کرتی ہوگی، آپ کے اس نام کا مفرد عدد ۶ ہے، آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کا عدد بھی ۶ ہے۔اس لئے یہی نام آپ کے لئے موزوں ہے، عرفیت نواز کا عدد ایک ہے اور یہ عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے اس عرفیت کو ہمیشہ کے لئے اگر آپ نظر انداز کر دیں تو بہتر ہے۔

آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔نام کی مناسبت سے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، اور ۲۴ ہیں۔اپنے خاص کاموں کی شروعات آپ ہمیشہ ان ہی تاریخوں میں کیا کریں اور اس بات کی کوشش کریں کہ ان تاریخوں میں سے کسی تاریخ میں بدھ پڑ رہا ہو، پیر کا دن آپ کے لئے مبارک نہیں ہے اور مہینے کی ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ تاریخیں بھی آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں، ان تاریخوں میں کسی بھی اہم کام کی شروعات سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا اور آپ کا سفینۂ مراد بیچ دریا کے جا کر ڈوب جائے گا۔

پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے حسب گنجائش کسی پتھر کا استعمال کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی اور بفضل ایزدی ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا، آپ کی خوش بختی کا عدد ۵ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے خاص اہمیت کی حامل ہیں، آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔۳ کا عدد آپ کے لئے بہت زیادہ مبارک ثابت ہوگا، اس عدد کی شخصیتیں اور چیزیں آپ کو بطور خاص فائدہ پہنچائیں گی اور آپ کے لئے لطف اندوز بھی ثابت ہوں گی۔

ماہ اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھا کریں، کیوں کہ ان مہینوں میں کوئی بھی موذی بیماری آپ پر حملہ آور ہو سکتی ہے، جو غذائیں آپ کو فائدہ پہنچائیں گی وہ یہ ہیں۔پالک، خربوزہ، تربوز، انار، سیب، خوبانی، پودینہ وغیرہ۔

عمر کے کسی بھی حصے میں آپ کو ان امراض کی شکایت ہو سکتی ہے۔

درد کمر، درد سر، پھیپھڑوں کے امراض، پٹھوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، جوڑوں کا درد، درد اعصابی، تناؤ وغیرہ۔

فطری اعتبار سے آپ کے اندر کئی خوبیاں نمایاں ہیں، آپ حسن اخلاق، حسن تہذیب، حسن کلام، ظاہری کشش اور حسن سیرت سے بہرہ ور ہیں۔ لیکن اتنی بہت ساری خوبیوں کے باوجود آپ کے اندر ایک طرح کی احساس کمتری اور ایک طرح کی پست ہمتی موجود ہے، جو آپ کو کوئی بھی اقدام کرنے سے باز رکھتی ہے۔ خرچ کے معاملے میں آپ محتاط ہیں، آپ کا حلقہ احباب وسیع ہوگا، لیکن آپ کو ہمیشہ منافقوں سے نقصان پہنچتا رہے گا اور خوشامد لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو کر آپ کو ہمیشہ صدمات عطا کرتے رہیں گے۔

آپ کی بیوی کا نام عالیہ بیگم ہے، ان کا مفرد عدد ۸ ہے، ان کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اور مجموعی تاریخ کا عدد ۹ ہے۔ ۳ اور ۸ میں زبردست خصوصیت پائی جاتی ہے اور یہ دونوں عدد ہمیشہ ایک دوسرے کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے حامل عدد کو طرح طرح کی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ دونوں میاں بیوی کا مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہے، لہٰذا اس بات کا خطرہ ہمیشہ درپیش رہے گا کہ آپ دونوں ایک دوسرے کے لئے برسر پیکار نہ ہو جائیں۔

آپ کے مبارک رنگ کتھئی اور زرد ہیں، ان رنگوں کو اہمیت دیجئے، انشاء اللہ یہ آپ کے لئے راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

ہم یہ بات لکھ چکے ہیں کہ آپ کے اندر ایک طرح کی احساس کمتری، بزدلی اور پست ہمتی موجود ہے جو آپ کو آگے بڑھنے سے اور اقدامات کرنے سے روکتی ہے۔ اس پست ہمتی سے نجات حاصل کر لینا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ خودکشی کی باتیں کرتے ہیں یا سوچتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ خودکشی کرنا حرام ہے اور مرنا کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ خود کو، اپنے پس ماندگان کو ہلاک کر دینا ایک طرح کی بزدلی ہے اور کسی بھی مرد کو بزدلی کا مظاہرہ کرنا زیبا نہیں ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ہمت مرداں مدد خدا۔ جب آپ ہمت کریں گے اور جدوجہد کی شروعات کریں گے تو انشاء اللہ آپ کو کامیابی ضرور ملے گی اور اسباب اختیار کر کے غیبی مدد کے لئے آپ ضرور سزاوار ہوں گے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے ضرور حاصل کر لیا۔ جدوجہد کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے اور جو لوگ اپنے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اچھی زندگی گزارنے کے لئے کسی معجزے کا انتظار کرتے ہیں وہ کبھی شادکام نہیں ہوتے۔

آپ کے والد صاحب اور آپ کی بہن کی ذمہ داریاں بھی آپ کے کاندھوں پر ہیں، یہ آپ کی خوش نصیبی ہے۔ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اس دروازے کو جتنی اہمیت دیں گے اور اس دروازے کی جتنی دیکھ ریکھ کریں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ بہنیں بیٹیوں کی طرح ہوتی ہیں اور بیٹیوں کی پرورش کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ آپ اپنی بہن کی دلجوئی ضرور کرتے ہوں گے اور بہن کی دلجوئی کرنا اس سے محبت کرنا اس کی ضروریات پوری کرنا اور اس کو بری سوچوں سے بچانا ایسی عبادت ہے جو دوسری عبادتوں کے اندر تقویت پیدا کرتی ہے، یقین جانئے آپ کی نماز آپ کے روزوں اور آپ کی زکوٰۃ میں ایک روح پیدا ہو جائے گی۔ اگر آپ اپنے ماتحت لوگوں کے لئے جدوجہد میں مصروف رہے، جو لوگ نماز روزوں کے تو پابند ہوتے ہیں، لیکن حقوق العباد سے اپنا دامن بچاتے ہیں تو اللہ کی عبادتیں بے روح رہتی ہیں۔ اور اللہ کی بارگاہ میں بھی وہ نظر التفات سے محروم رہتی ہیں۔ آپ کا بیٹا ارسلان صدیقی ایک اچھا بچہ ہے اس کی تعلیم وتربیت پر توجہ دیں اور اس کو ایک اچھا انسان بنانے کی کوشش کریں۔ اس کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔

جن بچوں کے نام کا مفرد عدد ۹ ہوتا ہے ان بچوں میں ہر لائن میں آگے بڑھنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، ان بچوں کو اگر برا ماحول ملے تو پھر انہیں برے کاموں میں بھی نمایاں ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ لہٰذا آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی اچھی بری صحبتوں پر دھیان دیں اور اس کو اچھی تعلیم دلانے کی کوشش کریں۔ بچوں سے محبت کرنے کا اصل تقاضہ یہی ہے کہ انہیں اچھا انسان بنائیں، ایسا انسان جو اپنے اہل خانہ کے لئے اپنے خاندان کے لئے اور تمام دنیا کے انسانوں کے لئے صاحب اخلاق ومروت ہو اور جس سے دوست اور دشمن سبھی محفوظ ہوں۔ آج کا انسان ایک طرح کا بھیڑیا بن کر رہ گیا ہے جس کا کام دوسروں کو پھاڑنا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا ہے، انسانوں سے لبریز اس دنیا میں اچھے انسان بالکل عنقا ہو کر رہ گئے ہیں، آپ اپنے بچے کو

اچھا انسان بنائیں اور اس کو اس قابل کریں کہ وہ پیاسی مخلوق کی پیاس بجھا سکے اور خود جل کر چراغ کی طرح ساری دنیا میں روشنی پھیلا سکے۔

آپ کا اسم اعظم "یاعلیم" ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اس اسم اعظم کی برکت سے آپ میں علم وہنر کی صلاحیتیں پیدا ہوں گی اور آپ کے بگڑے کام بننے لگیں گے۔

آپ کی بیوی کا اسم اعظم "یاحمید" ہے۔ عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھنا چاہئے۔

آپ کی بہن افشاں جبیں کا اسم اعظم "یاواسع" ہے۔ ۱۳۷ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ اس اسم اعظم کی برکت سے آپ کی بہن کے ہاتھ پیلے ہوجائیں گے اور محبت کرنے والا شریک حیات میسر آئے گا۔

آپ کی بیوی کا لکی عدد ۲ ہے اور آپ کی بہن کا لکی عدد ۸ ہے۔

افشاں جبیں کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن مبارک یمنی عقیق اور موتی انہیں انشاء اللہ راس آئیں گے۔ آپ کی زوجہ عالیہ بیگم کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے، انہیں پنا، الماس اور اوپل انشاء اللہ راس آئیں گے، ان کے لئے جمعہ کا دن مبارک ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی طبیعت کی الجھن اور پیچیدگی کی وضاحت کرتے ہیں، ان دستخطوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ سکون دل سے محروم ہیں اور سوچ وفکر کے پیچ وتاب میں آپ ہمیشہ غرق رہتے ہیں۔ آپ کی بیوی کے دستخط محبت اور وفاداری کی عکاسی کرتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ لکیر کی فقیر بن کر بھی زندگی نہیں گزار سکتیں وہ حالات کے متبادل کی ہمیشہ متمنی رہتی ہیں۔ آپ کی بہن کے دستخط طبیعت اور مزاج کی پختگی کو ظاہر کرتے ہیں، لیکن یہ بھی ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مزاج میں ایک طرح کا چڑچڑاپن اور ایک طرح کی انا موجود ہے۔

اپنے خط کے آخر میں آپ نے وہی مایوسی کی باتیں کی ہیں جو آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے، کسی بھی مرض کے بارے میں یہ سوچنا کہ اس سے نجات نہیں مل سکتی، اہل ایمان کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ بے شک غفور رحیم ہے اس نے اس دنیا میں جتنے امراض پیدا کئے ہیں ان کا علاج بھی پیدا کیا ہے، کسی بھی مرض کو لاعلاج سمجھنا غلط ہے، کینسر اور ایڈز تک کا علاج دنیا میں موجود ہے یہ الگ بات ہے کہ کچھ مہلک امراض کے بارے میں ڈاکٹر اور اطبا واقف نہ ہوں جب واقف ہوجائیں گے تو ان ہی کی طرف سے یہ شور وغل شروع ہوجائے گا کہ فلاں فلاں مرض کا علاج دستیاب ہوگیا۔ ہماری سوچ وفکر تو یہ ہونی چاہئے کہ اللہ نے اس دنیا میں پہلے علاج پیدا کیا ہے اور بعد میں مرض اور یہی حقیقت بھی ہے۔ رب العالمین نے ہر غم کا بداوا، ہر مرض کا علاج اور ہر درد کا درماں پیدا کیا ہے۔ یہ سوچنا کہ میں ایسا مریض ہوں کہ میں ٹھیک ہی نہیں ہوسکتا ایک طرح کی مایوسی ہے اور مایوسی کفر کے خمیر سے پیدا ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں یہ الفاظ صریح یہ فرمایا گیا ہے کہ وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ۔

اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہ ہو اور اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔

ایک مسلمان کو مایوسی کی باتیں نہیں کرنی چاہئے اور خودکشی کی باتیں کرنا تو بالکل ہی غلط ہے، کیوں کہ خودکشی کرنے والے کی کبھی بخشش نہیں ہوتی اور خودکشی کسی مسئلے کا حل بھی نہیں ہے، کیوں کہ خودکشی کرنے کے بعد پس ماندگان کے لئے جو مسائل کھڑے ہوتے ہیں ان کا تصفیہ ممکن نہیں ہوتا اور خودکشی کرنے والے کو بھی سکون نہیں ملتا وہ بھی عتاب خداوندی کا شکار ہوجاتا ہے، پھر خودکشی کرنے سے کیا فائدہ؟ اور جب خودکشی سے فائدہ نہیں تو پھر اس طرح کی باتیں کرکے اپنے گھر والوں کو پریشان کرنے سے کیا حاصل؟

آپ نے علاج کے لئے بقول آپ کے درگاہوں کے بھی چکر کاٹے ہیں، جب کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے امراض سے شفا دینے والی ذات اللہ کی ہے۔ آپ کو صرف اور صرف اللہ سے رجوع کرنا چاہئے اور صرف اللہ کی چوکھٹ پر اپنا سر جھکانا چاہئے۔ اکابرین کے مزارات پر ایصال ثواب کی غرض سے جانا چاہئے اور ان بزرگوں کے طفیل میں اگر دعا بھی کرلی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن ان ہی بزرگوں کو مستعان سمجھنا درست نہیں ہے، پھر آپ نے درگاہوں کی جو صورت حال بیان کی ہے اور مریضوں کے جھومنے اور چکر لگانے کا جو تذکرہ کیا ہے ہم اس طرح کی باتوں سے کوئی اتفاق نہیں کرسکتے۔ بہتر ہوگا کہ آپ کسی معتبر عامل سے رجوع کریں اور جب تک آپ کا رابطہ کسی معتبر عامل سے نہ ہو

تو اس وقت تک یہ چند فارمولے نوٹ کرلیں اور ان کو اپنے استعمال میں لائیں، انشاءاللہ اثرات سے بھی نجات ملے گی، نحوستیں بھی دور ہوں گی اور روزگار کے لئے بھی مواقعات میسر آئیں گے۔

مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے تین عدد لکھیں، ایک عدد نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کو خوب گرم کرلیں، پھر اس پانی کو غسل کے پانی میں شامل کرکے اس سے غسل کرلیں، غسل ایسی جگہ کریں کہ پانی نالی میں نہ جائے۔ دوسرا نقش ایک بوتل میں ڈال کر اس کا پانی دن میں دوبار تین دن تک پئیں۔ اگر اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کو خوب پکالیں اور پانی اتنا لیں کہ اس میں پکنے کے بعد چار بوتلیں بن جائیں، ایک بوتل کا پانی سات دن تک دن میں دوبار صبح شام پیا کریں۔ انشاء اللہ اس پانی کی برکت سے نس نس سے اثرات اُتر جائیں گے اور طبیعت صحت کی طرف چل پڑے گی۔ تیسرا تعویذ کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ ہر طرح کے اثرات اور نحوستوں سے نجات مل جائے گی اور کاروبار کے لئے راہیں کھل جائیں گی اس نقش کا پانی بیوی بچوں کو اور گھر کے دیگر افراد کو بھی پلاسکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲۵	۲۲۸	۲۳۲	۲۱۸
۲۳۱	۲۱۹	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۰	۲۳۴	۲۲۶	۲۲۳
۲۲۷	۲۲۲	۲۲۱	۲۳۳

یا قابض اقبض جمیع اثرات سحر جادو آسیب نظر بد بحق یا قابض العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الوحا الوحا

ہم آپ کے لئے دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو تمام اثرات سے نجات عطا کرے اور آپ کے اندر ہمت، استقلال اور استحکام پیدا کرے، آپ کو بزدلی، احساس کمتری اور پست ہمتی سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا عطا کرے آمین، بجاہ سید المرسلین۔

ہمزاد اور موکل کا فرق

سوال از: فتح محمد خاں۔

امید ہے کہ آپ رب العالمین کے فضل وکرم سے خیریت سے ہوں گے۔ بفضل رب العالمین ہم لوگ بھی آپ کے نیک دعاؤں سے خیروعافیت سے ہیں۔ ہم آپ کو خط لکھنا ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسا ہمارے سوال خدا کے پاس جارہے ہیں۔

اس خط سے پہلے ہم نے جنوری میں آپ کو خط ارسال کیا تھا، مگر جواب نہ پایا، اب ہم یہ دوسرا خط آپ کو ارسال کررہے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ آپ ہمیں ضرور اب جوابات سے روشناس کراکر شکریہ کا موقع دیں گے، عین نوازش ہوگی۔

مولانا صاحب ہمیں پیر نے کہا کہ جو ذاتی نام سے موکل اخذ کیا جاتا ہے وہ ہمزاد کے قوت کے برابر نہیں ہوتا ہے، بقول پیر ہمزاد دور دراز کی خبریں اور وہاں سے چیزیں لاکر منٹوں کا کام ہوتا ہے اور جو جائز کام ہوتے ہیں چاہے کتنے ہی مشکل ہوں اور ناممکن بھی کیوں نہ ہو پورا کردیتا ہے اور گمشدہ جانوروں یا انسانوں کا پتہ دیتا ہے اور مہلک مرض کا علاج بتاسکتا ہے اور کرسکتا ہے اور سیکنڈوں سالوں پرانے واقعات کی خبریں بتاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ بقول پیر یہ نام سے نکلا ہوا موکل ایسا نہیں کرسکتا ہے، یہ ہمزاد جیسا نہیں ہوتا ہے، ہمیں سچائی سے آگاہ کریں یہ پیر جس نے ہمیں اتنے ساری تعریف ہمزاد کی کی ہے کہاں تک سچ ہے، ہم آپ کے جواب کے اب بے حد انتظار میں بیٹھے ہیں تاکہ چراغ کے مقابلے میں ہمارے پاس روحانی ڈاک میں ہمارے پاس آفتاب ومہتاب سامنے پہنچے۔

دوسرا سوال: کیا بہ آسانی ہمزاد مسخر ہوتا ہے، یا یہ نام سے نکلا ہوا موکل۔ تیسرا سوال: عام طور پر پیر کہتے ہیں کہ ہمزاد اگر مسخر نہ ہو تو پھر وہ ستاتا ہے اور نقصان دیتا ہے، مگر یہ نام سے نکلا ہوا موکل اگر مسخر بھی ہو تو نہ پھر ستاتا ہے اور نہ پھر نقصان ہی دیتا ہے اور جس کے ماتحت ہوتا ہے اگر وہ آدمی مر بھی جائے تو پھر ہمزاد کی طرح پس ماندگان کو نہ ستاتا ہے نہ دولت ہی لے جاتا ہے اور بتایا یہ چراغ جلاکر نہیں بلکہ یہ نام کے موکل کا عمل صرف خاکی ہوتا ہے اور دوران عمل اگربتی جلانی ہی کافی ہوتی ہے۔

جواب

سب سے پہلے یہ سمجھئے کہ ہمزاد کسے کہتے ہیں اور اس کے لغوی معنی کیا ہیں۔ ہمزاد کے لغوی معانی ہیں ساتھ پیدا ہونے والا۔ دراصل ہر ذی روح کے ۲ جسم ہوتے ہیں۔ ایک نظر آنے والا اور دوسرا نظر نہ آنے والا، ایک کثیف اور دوسرا لطیف، ایک مادّی اور دوسرا روحانی، مادی جسم وہ ہے جیسے ہم اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں، مگر روحانی جسم وہ ہوتا ہے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا، اس کو دیکھنے کے لئے بصارت کی نہیں بصیرت کی ضرورت پڑتی ہے اور بصیرت ہر ایک کے پاس نہیں ہوتی۔ روحانی جسم مادی جسم کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے اور جب مادی جسم فنا ہو جاتا ہے روحانی جسم اس وقت بھی باقی رہتا ہے۔ انسان کے ساتھ پیدا ہونے والے مادی اور روحانی جسم ایک دوسرے سے بالکل ملتے جلتے ہوتے ہیں، اتنے کہ اگر کسی کیمرے سے ان دونوں کو کسی فوٹو میں مقید کیا جاسکے تو یہ دونوں جسم ایک دوسرے کے بالکل مشابہ ہوں گے اور یہ اندازہ نہیں ہوسکے گا کہ ان میں کونسا جسم مادی ہے اور کونسا روحانی۔

کسی بھی انسان کی محنت اور ریاضت سے جب ہمزاد تابع ہونے کے لئے سامنے آتا ہے تو انسان کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ آئینے کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور اسی کی تصویر سامنے دکھائی دے رہے ہوں۔

ہمزاد درحقیقت انسان کے لاشعور کی وہ قوی ترین صورت ہے جو انسان کے شعور سے پوری طرح میل کھاتی ہے، لیکن اس کی قوت لاشعور قوت شعور سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ انسان کا روحانی جسم ایک ہمزاد کی صورت میں جب ظاہر ہوتا ہے تو اس کی قوتوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، جتنی دیر پلک جھپکنے میں لگتی ہے اتنی دیر میں ہمزاد کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ ہمزاد منٹوں سیکنڈوں میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور سمندر کی گہرائی میں پہنچ جاتا ہے، جس وزن کو پچاس آدمی مل کر نہیں اٹھا سکتے اس وزن کو ہمزاد اکیلے اٹھا لیتا ہے جو دقیق مسائل انسان کے ذہن میں نہیں اتر پاتے ہمزاد انہیں بہ آسانی انسان کے ذہن میں اُتار دیتا ہے۔ گزرے ہوئے واقعات کی برسہا برس پہلے کے واقعات کی ہمزاد منظر کشی کرسکتا ہے اور آنے والے واقعات کی بھی کسی نہ کسی درجہ میں نشاندہی کرسکتا ہے، زمین میں مدفون شدہ سحر اور خزانوں کی نشان دہی کرسکتا ہے، گمشدہ لوگوں کی خبر دے سکتا ہے، لوہے اور پتھر کی مضبوط ترین دیواروں سے بھی گزر سکتا ہے اور ان دیواروں کو کاغذ کی طرح پھاڑ سکتا ہے، جنگل کے وحشی جانور، شیر، چیتے اور خونخوار جانوروں کو منٹوں میں ختم کر دیتا ہے۔ اگر ہمزاد کو خدمت خلق کے لئے تابع کیا جائے تو وہ عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ عامل کی قدم قدم پر مدد کرتا ہے، لیکن اگر عامل ہمزاد کو دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے تابع کرے تو پھر اس عامل کو ہمزاد کسی بھی وقت بھاری نقصان پہنچا سکتا ہے، اس لئے ہمزاد تابع کرنے کی نیت صاف ستھری ہونی چاہئے جو عاملین اللہ کی مخلوقات کو نقصان پہنچانے کے لئے ہمزاد تابع کرتے ہیں اور لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ عاملین جب مرتے ہیں تو ہمزاد ان کی قبر کو بھی پھاڑ دیتا ہے اور عامل کی لاش کا مثلہ بنا دیتا ہے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے عاملین کی موت پر ہمزاد خون کے آنسو روتا ہے اور عامل کی قبر پر برائے ایصال ثواب حاضری دیتا رہتا ہے۔

آپ کے پیر صاحب نے سچ فرمایا ہے کہ ہمزاد کی طاقت مؤکل سے زیادہ ہے جب کہ ہمزاد کا تابع کرنا آسان ہے۔ مؤکل درحقیقت فرشتے کو کہتے ہیں اور اس فرشتے کو کہتے ہیں جو کسی خاص کام کی خدمت پر مامور ہو۔ فرشتے میں کسی کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی جب کہ ہمزاد میں نقصان پہنچانے اور نفع پہنچانے کی یعنی دونوں طرح کی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ فرشتے یعنی مؤکلین عاملین کو صرف خبریں پہنچا سکتے ہیں، یہ کچھ لاکر نہیں دے سکتے۔ ہمزاد عاملین کو اچھی بری خبریں بھی پہنچاتے ہیں اور دور دراز سے کچھ بھی لاکر دے سکتے ہیں۔ ہمزاد زمین کی گہرائیوں اور سمندر کی گہرائیوں سے خزانہ بھی لاکر دے سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دور میں مؤکل اور ہمزاد تابع کرنا آسان نہیں ہے، انسان سے ریاضت اور محنت ہو نہیں پاتی اور پرہیز کے معاملے میں تو انسان اس دور کا بالکل ہی کورا نظر آتا ہے۔ اس لئے اس دور میں مؤکل اور ہمزاد کے لئے عمل کرنا دشوار ترین بات ہے، اس میں وقت ضائع ہوتا ہے اور ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ تاہم اگر ہمت ہو ممنوعہ چیزوں سے بچنے کی صلاحیت بھی ہو اور ریاضتوں کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی اہلیت بھی ہو تو قسمت آزمانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حاصل یہ ہے کہ آپ کو پیر صاحب نے جو کچھ بھی فرمایا ہے وہ بلفظہٖ درست ہے آپ ان باتوں پر کوئی شک نہ کریں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ خط ہمیں اس طرح لکھتے ہیں کہ جیسے آپ کے سوال خدا کے پاس جا رہے ہیں، یہ ایک غلط جملہ ہے اس طرح کے جملوں سے آئندہ پرہیز کریں، اس سے شرک کی بو آتی ہے۔

قسط نمبر:۳۶

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

اَلْحِصَارُ السَّبْعَہْ

سلطان ابراہیم غزنوی نے ایک بار کسی بنا پر ملک شاہ سلجوق کے چچا کو قید کر لیا تھا، جس کی رہائی کے لئے سلجوق امیر سبکتگین نے غزنی پر اس وقت حملہ کر دیا جب سلطان کی فوجیں ہندوستان میں تھیں، اس وقت اس نے نہایت پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی فریاد کی۔ اسی رات کو اس کو خواب میں سرور کونین محمد ﷺ کی زیارت ہوئی اور سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ امام جعفر صادقؓ نے قرآن عزیز سے فتح و نصرت کی آیات کا ایک مجموعہ منتخب کیا تھا جس کا نام ''حصار السبعہ'' ہے اور یہ مجموعہ اس وقت قاضی زاہد کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے جب قاضی زاہد سے ملاقات کی اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کی اور وہ آیاتِ قرآن کا مجموعہ سلطان کو عطا کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی وضاحت کر دی کہ اس مجموعہ کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پیر سے شروع کر کے روزانہ ایک وظیفہ پڑھا جائے اور جب یہ وظائف پورے ہو جائیں تو پھر پیر کے دن روزہ رکھ کر ساتوں دن کے وظائف ایک بار پھر پڑھ لئے جائیں اور اس دن افطار سے پہلے کچھ صدقہ بھی کر دیا جائے، انشاء اللہ ان وظائف کی برکت سے ہر طرح کے غم اور ہر طرح کی آفتوں سے نجات مل جائے گی۔

مورخ کہتا ہے کہ سلطان ابراہیم نے وظائف کی پابندی حسب قاعدہ کی، ایک رات ملک شاہ نے خواب میں دیکھا کہ غزنی کے ارد گرد لوہے کا ایک جنگلا بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلے کی حفاظت کے لئے سونڈ اٹھائے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی کو واپسی کا حکم دیدیا، اس طرح غزنی کا ملک محفوظ و مامون رہا۔ اس کے بعد سلطان ابراہیم کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ ان وظائف کو اسی طرح پڑھ لیا کرتے تھے اور انہیں مشکل سے نجات مل جاتی تھی۔

بزرگوں نے فرمایا کہ یہ وظائف ایک طرح کی روحانی ڈھال ہیں، اور ان وظائف کی مدد سے ہر طرح کے ظلم اور ہر طرح کی ارضی و سماوی آفتوں سے نجات مل جاتی ہے۔ یہ روحانی ڈھال جس کو ''حصارِ سبعہ'' کا نام دیا جاتا ہے دنوں کے حساب سے یہ ہیں۔

بروز پیر : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا. فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. قُلْ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ

اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اهْتَدٰی. یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ. وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا. سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا. اَللّٰهُمَّ یَاذَالْمَنِّ وَلَا یَمُنُّ عَلَیْکَ یَا ذَالطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ بِفَضْلِکَ عَلٰی بِجَمِیْعِ خَلْقِکَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِکْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز منگل : رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. هُنَالِکَ تَبْلُوْا کُلُّ نَفْسٍ مَّا اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْا اِلَی اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ. یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ کُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِیْهِ وَ اِذَا اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. وَ کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ. فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

یَااَللّٰهُ یَاوَلِیُّ یَا رَبَّا وَیَا مَلْجَا یَا مُسْتَغَاثًا یَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ بِکَرْمِکَ اِلٰی کَرْمِکَ وَ بِفَضْلِکَ اِلٰی فَضْلِکَ وَبِجُوْدِکَ اِلٰی جُوْدِکَ وَ بِاِحْسَانِکَ اِلٰی اِحْسَانِکَ.

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ. یَا رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا.

اَللّٰهُمَّ یَا حَفِیْظِیْ وَ یَا بَصِیْرِیْ وَ یَا مُعِیْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاَشْغَالِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِکْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز بدھ : قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا. اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ. ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ. اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَکَدْ یَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَالَهٗ مِنْ نُوْرٍ. یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ. لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا. اِلَّا حَمِیْمًا وَّ غَسَّاقًا. جَزَاءً وِّفَاقًا. فِیْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِیْمٍ. وَ ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ لَا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ. کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ. رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ. فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْکَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْعَالَمِیْنَ. اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِكْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز جمعرات : قُلْ لَنْ یُصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ. وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کِتَابًا مُّؤَجَّلًا. قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا. اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ. مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ. بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ. فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَائِكَ وَ تَقْدِیْرِكَ فَاِنِّیْ اَکْثِرُ بِحُکْمِكَ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ یَا حَوَالِ الْعِبَادِ وَ اَشْغَالِهِمْ وَ حَرَکَاتِهِمْ وَ سَکَنَاتِهِمْ فِی اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

وَ اَقْرَبُ نَقِیْرًا وَ اَوْضَحُ دَلِیْلًا اَغْنٰی مِنَ الْاَعْدَاءِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِكْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز جمعہ : رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا حِیْلَةَ وَلَا مَحَالَةَ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَ اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُدَبِّرُهُمْ وَ مُحَوِّلُهُمْ مِنْ اِلٰی حَالٍ بِكَ اُصُوْلُ. اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذُلْنَا وَارْحَمْنَا وَلَا تُهْلِکْنَا وَاَنْتَ رَجَاءُ نَا یَااَللّٰهُ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ. نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ.

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَاهْلِكْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز ہفتہ : اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِیْنَ. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ. اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ

تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ. اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ يَا كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَ يَا مَانِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ وَ مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ وَ يَا سَامِعَ الْاَمْوَاتِ ادْفَعْ عَنِّيْ وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ النَّكَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَاحْفَظْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز اتوار : قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ. ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا. وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا. وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَآئِثَ . وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ. وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ. وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا اَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا نَاصِرَ الْمُضْطَرِّيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ. اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ. اَللّٰهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ. اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا مَخْرَجًا فِي الْعَافِيَةِ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَاهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. وَ صَلِّ بِجَلَالِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

نجات دلانے والی سات سورتیں

بزرگانِ دین نے ان سات سورتوں کو منجیات (نجات دلانے والی) فرمایا ہے۔ وہ سات سورتیں یہ ہیں:

(۱) سورۂ الم سجدہ (۲) سورۂ یٰسین (۳) سورۂ دخان (۴) سورۂ واقعہ (۵) سورۂ ملک (۶) سورۂ دہر (۷) سورۂ بروج۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ پانچ نمازوں کے بعد پانچ سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے اور اپنے متعلقین کو بھی اس عمل کی تاکید کیا کرتے تھے۔

فجر کے بعد سورۂ یٰسین، ظہر کے بعد سورۂ فتح، عصر کے بعد سورۂ نبا، مغرب کے بعد سورۂ واقعہ، عشاء کے بعد سورۂ ملک۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ نبا کی تلاوت کرے گا وہ فرشتوں میں اسیر اللہ کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے۔ بزرگوں نے اس عمل کو اسرار الاولیاء میں شمار کیا ہے۔

مذکورہ سات سورتوں کے بارے میں اکثر اکابرین کے معمولات یہ رہے ہیں:

نمازِ فجر کے بعد سورۂ یٰسین، نمازِ اشراق کے بعد الم سجدہ، نمازِ ظہر کے بعد سورۂ دخان، نمازِ عصر کے بعد سورۂ دہر، نمازِ مغرب کے بعد

سورۂ واقعہ، نماز عشاء کے بعد سورۂ ملک اور سونے سے پہلے سورۂ بروج۔

بزرگوں نے فرمایا ہے: سورۂ یٰسین عذاب قبر سے نجات دلائے گی، سورۂ الم سجدہ اور سورۂ ملک عذاب جہنم سے نجات دلائے گی، سورۂ دہر دنیاوی مسائل سے نجات دلاتی ہے۔ سورۂ واقعہ غربت سے نجات دلاتی ہے، سورۂ بروج گھریلو مسائل سے نجات دلاتی ہے، سورۂ دخان حسد اور بغض وعناد سے نجات دلاتی ہے، ان کے پڑھنے والے مذکورہ مسائل سے بفضل خداوندی نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

مشکلوں سے نجات پانے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ ''اقرأ'' آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا کہ ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' سجدہ کریں اور اللہ سے زیادہ قریب ہوجائیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ سجدہ کی حالت میں اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے۔ اسی لئے بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ قرآن حکیم کی چودہ آیات سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کرے، پھر اللہ کے حضور اپنی حاجت بیان کرے یا جن مشکلوں کا شکار ہو ان سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرے تو دعا فوراً قبول ہوجاتی ہے۔ قرآن حکیم کی جن آیات میں سجدہ کا حکم ہے وہ آیات یہ ہیں:

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(۳) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِکَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ. یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ . (سورۂ نحل)

(۴) وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(۵) اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآئِیْلَ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا. (سورۂ مریم)

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ. (سورۂ حج)

(۷) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا. (سورۂ فرقان)

(۸) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (سورۂ سجدہ)

(۹) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ. (سورۂ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ. (سورۂ ص)

(۱۱) فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْاَمُوْنَ. (سورۂ حم سجدہ)

(۱۲) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا. (سورۂ نجم)

(۱۳) فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ. (سورۂ انشقاق)
(۱۴) كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ. (سورۂ علق)

سخت ترین حالات سے نجات کے لئے

دیلمی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں وہ دعا نہ سکھادوں جو حضرت جبرئیل نے مجھے سکھائی ہے؟ صحابہؓ نے فرمائش کی تو آپ نے فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے، کسی کنجوس ترین شخص سے تمہارا کچھ مطالبہ ہو، کسی ظالم بادشاہ کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا ہو، کسی قرض خواہ کی بدزبانی سے تم خوف زدہ ہو اور چاہتے ہو کہ وہ تمہیں ذلیل وخوار نہ کرے تو روزانہ ایک بار یہ دعا پڑھا کرو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس دعا کی برکت سے ہر طرح کی آفات اور مشکلات سے نجات مل جائے گی۔

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَبِيْرُ. وَ اَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ وَالذَّلِيْلُ الَّذِىْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِىْ فُلَانًا كَمَا سَخَّرْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ نَاصِيَتُهٗ فِىْ قَبْضَتِكَ قَلْبُهٗ فِىْ يَدَيْكَ جَلَّ ثَنَاءُ وَجْهِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اس دعا میں فلانا کی جگہ اس کا نام لینا چاہئے جس کی بدزبانیوں سے نجات حاصل کرنے کی خواہش ہو، یہ دعا تیر کی طرح کام کرتی ہے۔ اس دعا کو اس وقت تک پڑھیں جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے۔ اس دعا کا بہترین وقت عشاء کے بعد ہے۔

کسی بھی حاجت کے لئے

کوئی بھی حاجت درکار ہو مکمل تنہائی میں بیٹھ کر یہ عمل کریں اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں، اپنے دائیں ہاتھ پر "یَاسَمِیْعُ" لکھ لیں اور بائیں ہاتھ پر "یَاعَجِیْبُ" لکھ لیں، پھر چار بار "یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ" اس کے بعد سو بار یَاسَمِیْعُ یَامُجِیْبُ پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور اپنی حاجت کا ذکر کریں۔ آخر میں ایک بار درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر مل لیں پھر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو چاٹ لیں، اس عمل کو تین دن تک کریں، انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

کسی بھی حاجت کے لئے

کوئی شخص غریب ہو اور غربت سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو یا کوئی شخص اپنی دکان میں ترقی اور گراہکوں کا ہجوم دیکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔

جب بھی گھر سے نکلے اور جب بھی گھر میں داخل ہو گھر کی دہلیز پر کھڑے ہو کر ایک بار سورۂ اخلاص پڑھے، اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھے اور جب بھی اپنی دوکان کھولے اور بند کرے تو تالی تالے میں ڈالتے ہوئے ایک بار آیت الکرسی پڑھے، اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھیں، اگر درودِ عام پڑھے تو بہتر ہے۔ درود عام یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. کچھ دنوں کے بعد غربت سے نجات مل جائے گی اور دولت ہر طرف سے کھنچی آئے گی۔

قسط نمبر: ۳۶

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے بڑی ہی سرگرمی کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کا آغاز کیا۔ اس نے اس تبلیغ کو اپنا مشن بنایا اور اس مشن کو فروغ دینے کے لئے اس نے دن رات کی جدوجہد شروع کی۔ اس کی ہر ممکن کوشش یہی تھی کہ عیسائیت کا کھویا ہوا وقار واپس آجائے اور عیسائیت کا اُجالا گھر گھر میں پھیل جائے۔ وہ اپنی کوشش میں بڑی حد تک کامیاب رہا اور عیسائیت کی گونج شہر در شہر اور قریہ در قریہ ہونے لگی۔

لیکن جب اس نے یہ دیکھا کہ ملک ملک سے لوگ حج کے لئے مکہ جاتے ہیں اور وہاں جمع ہو کر دین ابراہیم کو تقویت پہنچاتے ہیں تو اس نے کوئی ایسا کام کرنے کی ٹھانی جس سے وہ کعبہ اور مکہ سے لوگوں کی توجہ ہٹا سکے نیز قریش اور اہل مکہ کو اس اعزاز سے محروم کر کے لوگوں کو اپنے ملک کی جانب مائل کر سکے۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اس نے یمن کے ایک شہر میں جس کا نام "صنعا" تھا، ایک پرشکوہ اور جاذب نظر گرجا گھر تعمیر کرایا۔ جب یہ عمارت مکمل ہوگئی تو اس کی بہتر انداز میں زیبائش کی گئی اور اس کو جاذب نظر بنانے کے لئے قیمتی قسم کے جواہرات اس میں نصب کرائے گئے۔ اس کے لئے ایسے قالین مہیا کئے گئے جنہیں دیکھ کر اس زمانہ کے لوگوں کی بھوک اُڑ جاتی تھی۔ اس عمارت میں ایسے پردے لٹکائے گئے کہ جنہیں دیکھ کر لوگ حیرت میں میں ڈوب جاتے تھے۔ اس کا خیال خام یہ تھا کہ اس خوبصورت عمارت کو دیکھ کر کوئی مکہ کو اپنی نظروں میں نہیں لائے گا اور رفتہ رفتہ مکہ کا تصور لوگوں کے دلوں سے نکل جائے گا، بھی لوگ اور حد تو یہ ہے کہ قریش اور مکہ کے لوگ بھی صنعا میں آنے لگیں گے، لیکن ہوا یہ کہ لوگوں نے اس گرجا گھر کی طرف کوئی توجہ مبذول نہیں کی اور مکہ سے ان کی عقیدت ذرّے کے برابر بھی کم نہیں ہوئی، بلکہ یمن اور حبشہ کے لوگ مکہ مکرمہ کا سفر حسب معمول کرتے رہے اور مکہ مکرمہ اور خانہ کعبہ سے ان کی عقیدت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور رسم حج ادا کرنے کے لئے جوق در جوق مکہ پہنچنے والے لوگوں نے نجاشی بادشاہ کی تمام کوششوں پر پانی پھر گیا۔ وہ لوگوں کے دلوں سے مکہ کی عقیدت ختم تو کیا کم کرنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکا۔

ایک بار ایسا ہوا کہ مکہ مکرمہ سے ایک تجارتی قافلہ صنعا آیا۔ یہ قافلہ عرب تاجروں پر مشتمل تھا، یہ لوگ کاروبار کی غرض سے صنعا آتے تھے۔ اتفاقاً ان میں سے چند عرب لوگ گرجا گھر کے ایک کمرے میں ٹھہر گئے۔ اس زمانہ میں سردی بہت پڑ رہی تھی، اس لئے رات کو ان لوگوں نے آگ جلالی اور اپنے ہاتھ تاپنے لگے، جاتے وقت وہ لوگ آگ بجھانا بھول گئے، یہ آگ آہستہ آہستہ سارے کمرے میں پھیل گئی، اس کمرے کے بعد آگ کے شعلے اِدھر اُدھر بھی پھیلنے لگے اور رات بھر میں پورا گرجا گھر جل کر خاک ہوگیا۔ اس آگ کی اطلاع جب نجاشی کے دربار تک پہنچی تو وہ بے حد غضب ناک ہوا اور وہ یہ سمجھا کہ یہ آگ عرب کے تاجروں نے جان بوجھ کر لگائی ہے، یہ سوچ کر اس کے دل میں انتقام کی آگ بھڑکنے لگی اور اس نے یہ ٹھان لی کہ میں اس کے بدلے میں خانہ کعبہ کو ڈھادوں گا اور خانہ کعبہ کا نشان تک مٹادوں گا۔

کئی دن تک وہ اس گناہ کی منصوبہ بندی کرتا رہا، بالآخر اس نے اپنے خاص سپہ سالار ابرہہ کو طلب کیا اور اس کے سامنے اپنا منصوبہ رکھا اور اس نے کہا کہ میں تمہیں اس لائق سمجھتا ہوں کہ تم میرے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچادو گے۔ چنانچہ نجاشی نے ابرہہ کو گھوڑوں اور ہاتھیوں سے مسلح کر کے بے شمار فوجیوں کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ کیا، یہ فوج پیدل چل کر خانہ کعبہ تک پہنچی۔

ابرہہ کی فوج، ظالم فوجیوں پر مشتمل تھی، یہ لوگ جب مکہ کی طرف کوچ کر رہے تھے تو ان کے دلوں میں نفرت اور انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی، یہ دوران سفر راستے میں لوٹ مار کرتے رہے، انہیں کوئی بھی بکری یا گائے نظر آجاتی تو یہ اس کو ذبح کر کے کھا جاتے تھے، انہیں اس کے مالک کے آنسوؤں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ دوران سفر انہیں ایک شتربان ملا اس کے پاس دو سو اونٹ تھے، یہ اونٹ عبدالمطلب کے تھے اور یہ شتربان عبدالمطلب کے ملازمین میں سے تھا۔ ابرہہ نے ازراہ ظلم ان اونٹوں کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس کے بعد اس نے شہر مکہ میں اپنا

پڑاؤ ڈال دیا۔ ابرہہ اپنے خیمے میں ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی فوج کے افسر اس کے روبرو کھڑے ہوئے تھے، اسی دوران اس کا دربان اندر آیا اور اس نے آکر اطلاع دی کہ عبدالمطلب مکہ کے رئیس اور مکہ کے شہر کے کچھ لوگ اور قریش کے کچھ سردار خیمے کے باہر کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ ابرہہ نے کہا، اجازت ہے۔ ان کو اندر لے آؤ۔ اجازت ملتے ہی عبدالمطلب اور ان کے رفقاء خیمے میں داخل ہوگئے، ان سب کے چہروں پر بزرگی اور شرافت کا نور تھا۔

ابرہہ نے انہیں دیکھا تو بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھا اور چند قدم بڑھ کر ان کا استقبال کیا، اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو اپنے پہلو میں تخت پر جگہ دی اور ان کا پورا پورا احترام کیا اور اپنے ترجمان سے کہا کہ عبدالمطلب سے دریافت کرو کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔

عبدالمطلب نے کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے سپاہیوں نے میرے اونٹ پکڑ لئے ہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میرے اونٹ مجھے واپس کردیں۔

ابرہہ نے کہا۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ میں کعبہ کو ڈھانے اور اس شخص کی بزرگی کی بنیاد کو ختم کرنے آیا ہوں اور اس شخص کو اپنے اونٹوں کی فکر ہے! خدا کی قسم اگر یہ شخص مجھ سے کہتا کہ میں یہیں سے لوٹ جاؤں اور خانہ کعبہ کو نہ ڈھاؤں تو میں اس کے جذبے کا احترام کرتے ہوئے یہیں سے واپس ہوجاتا۔

عبدالمطلب نے فرمایا۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے مجھے اپنے اونٹوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور جو اس گھر کا یعنی خانۂ کعبہ کا مالک ہے وہ خود اپنے گھر کی حفاظت کرے گا۔ ابرہہ نے حکم دیا کہ عبدالمطلب کے اونٹ واپس کردیئے جائیں۔ اس کے بعد ابرہہ خانہ کعبہ کو ڈھانے کی نیت سے مکہ کی طرف بڑھا، لیکن ابھی وہ کچھ ہی دور چلا تھا کہ ابابیل پرندوں کا ایک جھنڈ آسمان پر پرواز کرتا ہوا نظر آیا، یہ جھنڈ بھی آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا، یہاں تک کہ یہ جھنڈ ابرہہ کی فوج کے اوپر آکر اڑنے لگا۔ ابابیل کا یہ غول چھوٹے چھوٹے سنگریزے ابرہہ کی فوج پر گرا رہا تھا، جس سے ابرہہ کے سپاہیوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ابابیل کی سنگ باری بڑھتی جارہی تھی، آہستہ آہستہ یہ موسلا دھار بارش کی صورت اختیار کرگئی اور پھر یہ ہوا کہ ابرہہ کی فوج کے کئی لوگ سنگ باری کی تاب نہ لاکر موت کے گھاٹ اتر گئے اور اس طرح ابرہہ کی فوج میں ایک خوف سا پیدا ہوگیا اور بہت زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ابرہہ کی فوج کا ایک ایک سپاہی ہلاک ہوگیا، صرف ایک سپاہی باقی رہا اور یہ سپاہی وہاں سے بھاگ کر سیدھا نجاشی بادشاہ کے دربار میں پہنچا اور اس نے ساری صورت حال بادشاہ کو سنائی۔ اس نے بتایا کہ ہماری فوج پر ابابیل کے غول نے سنگریزوں سے کس طرح حملہ کیا اور کس طرح ایک ایک ہماری پوری فوج تباہ و برباد ہوگئی۔

نجاشی نے حیرت سے پوچھا جن پرندوں نے ہماری فوج ہلاک کیا، ان کی شکل وصورت کیسی تھی؟

عین اسی وقت ایک ابابیل فضا میں نمودار ہوئی، اس سپاہی نے کہا حضور کا اقبال بلند ہو یہ پرندہ جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے تھے یہ ان پرندوں میں سے ایک ہے۔ اس جیسے پرندوں نے ہی ہماری پوری فوج ہلاک کیا ہے۔

جوں ہی اس سپاہی نے اپنی بات ختم کی ابابیل نے ایک سنگریزہ اس کے سر پر مارا اور وہ سپاہی اسی وقت زمین پر گر کر مرگیا۔

ابابیل کی سنگ باری درحقیقت ایک معجزہ تھا اور اللہ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہ معجزہ دکھایا۔ اللہ اس طرح بھی اپنے بندوں کی اور عبادت گاہوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے حکم پر بے زبان جانور بھی بڑی بڑی فوجوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

ابرہہ فوج پر ابابیل کے حملے کی یہ داستان دنیا بھر کے انسانوں کے لئے ایک سبق آموز واقعہ ہے، لیکن ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس طرح کی مدد ہر وقت نہیں آتی اور ہر طرح کے انسانوں کے لئے نہیں آتی، اللہ کی یہ مدد ان لوگوں کا نصیب بنتی ہے جو اللہ پر دل کی گہرائیوں سے ایمان لاتے ہیں، اس کی قدرت کاملہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کو بڑا اور عظیم سمجھتے ہیں۔ عبدالمطلب نے کس یقین کے ساتھ ابرہہ سے یہ کہہ دیا تھا کہ میرے اونٹ مجھے واپس کردو اور اللہ اپنے گھر کی حفاظت خود کرے گا۔

یہ واقعہ اس سال پیش آیا تھا جس سال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تھی۔ یہ عظیم الشان معجزہ جس کو قیامت تک فراموش نہیں کیا جاسکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ایک غیبی نوید تھی اور ظلم کرنیوالے بادشاہوں پر یہ ثابت کرتا تھا کہ اس دنیا میں اصل طاقت اللہ کی ہے اور اصل اقتدار اسی کا ہے جس نے اس دنیا کو بنایا اور جس نے انسانوں کو انسان بنانے کے لئے اتنے رسولوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ اس سبق آموز واقعہ سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ دشمن پر فتح پانے کے لئے اوپر سے یعنی اس دور میں میزائلوں سے حملہ کرنا چاہئے، تب ہی دشمن پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ (باقی آئندہ)

خودکشی

جو شخص پریشانیوں سے تنگ آکر حالات کا مقابلہ کئے بغیر اپنے آپ کو ہلاک کر لے وہ بزدل ہے اور دربار الٰہی میں وہ سزا کا مستحق ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گلا گھونٹ کر اپنی جان دیتا ہے وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص اپنے زخم مار لیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنے زخم مارا کرے گا۔

خودکشی کرنا حرام ہے، مگر خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اسے دفن کیا جائے گا۔

خوشبو

دل کو خوش کرنے والی بو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عطردان تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے عطر استعمال فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب۔

(معمولاتِ نبیؐ)

خوش کلامی

خوش کلامی کے معنی ہیں خوش اخلاقی اور شیریں زبانی، سخت کلامی اور بدزبانی سے پرہیز کرنا۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا. لوگوں سے اچھی بات کہو۔

حدیث میں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نرمی اور خوش اخلاقی سے بات چیت کرنا نیکی ہے۔ ایک اور حدیث نبوی ہے کہ بدزبانی ظلم ہے اور ظلم کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

خوف خدا

اللہ کی عظمت اور اس کی بڑائی کا صحیح تصور ذہن میں ہو تو دل میں خوف خدا کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ جسے یہ احساس ہو کہ اسے اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اور سزا یا جزا کا مستحق ہونا ہے تو وہ یقیناً خدا کا خوف کرے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ○

مجھ سے ڈرو اگر حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔ (۳:۱۷۵)

اور اس خوف کو ایمان کا تقاضا قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کے احسانات کا جہاں شکر ادا کریں وہیں اس سے ڈرتے بھی رہنا چاہئے کہ کہیں کسی خطا کی پاداش میں یہ نعمتیں چھین نہ لی جائیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ○

مومنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ (۳:۱۰۲)

خوف خدا انسان کو تمام گناہوں سے باز رکھتا ہے اور نیک کاموں کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ دنیا میں جس کے دل میں خوف خدا ہے اسے آخرت میں کوئی خوف نہیں ہوگا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں جس کی آنکھیں خوف الٰہی سے آنسو بہائیں، خواہ وہ مکھی کے سر جتنا ہو وہ عذاب نار سے بچ جائے گا۔

خون

اسلام میں بہتا ہوا خون حرام کردیا گیا ہے۔ فقہاء نے ضرورت

شدید کے تحت بیمار کو خون چڑھانا جائز قرار دیا ہے۔ خواہ یہ خون معاوضہ سے لیا جائے یا بلا معاوضہ۔ البتہ اس کے ساتھ دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ خون نہ دینے میں جان کا خطرہ ہو، دوسرے یہ کہ جان کا خطرہ تو نہ ہو مگر ڈاکٹروں کی رائے میں اس کے علاوہ علاج کی بھی کوئی صورت نہ ہو اور خون دینے کی وجہ سے صحت کے جلد بحال ہونے یا زخم کے بھرنے یا آپریشن کے کامیاب ہونے کا خیال غالب ہو اور نہ دینے کی صورت میں مریض کو شدید تکلیف ہونے کا اندیشہ ہو۔

خیار

اختیار، پسندیدگی، کسی سودے کی تکمیل کے بعد وہ مدت جس میں کوئی بھی فریق اس سودے کو رد کر سکتا ہے۔ عبدالحق نے لکھا ہے کہ اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) خیار الشرط: تین دن یا اس سے کم کی مدت کوئی فریق چاہتا ہے تاکہ وہ اس سودے پر خوب سوچ بچار کر لے۔ (۲) خیار العیب: مال میں کوئی عیب نظر آئے تو فریق اس اقرار نامہ کو رد کر سکتا ہے۔ (۳) خیار الرویہ: جانچ کا اختیار، مال کو دیکھنے کے بعد فریق وہ سودہ نامنظور کر سکتا ہے۔ (۴) خیار التعین: جب کوئی آدمی ایک ہی چیز کی کئی قسمیں خریدے اور ان میں اختیار کے لئے وقت چاہے۔ (۵) خیار المجلس: جب تک فریق ملتے رہیں تب تک ان کو آزادی ہو کہ اقرار نامہ کو نامنظور کر سکیں، حنفی مسلک پانچویں قسم کو نہیں مانتا، باقی تینوں مسالک اس کی آزادی فریق کو دیتے ہیں۔

خیانت

دغا، امانت کی ضد خیانت، قرآن کریم اور احادیث میں بد دیانتی، بے ایمانی اور منافقت کے لئے اس لفظ کا استعمال کیا گیا ہے اور اس کا دائرۂ انطباق بھی انسان کی پوری زندگی پر حاوی ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور رسولؐ سے اور نہ آپس کی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت کرو۔ (۲۸:۸)

خدا اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی اور جس کام پر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور کیا ہو دخل کرنا بھی خیانت ہے۔ خیانت میں جھوٹ، بے ایمانی، دھوکہ اور دغا بازی جیسی ساری برائیاں شامل ہیں اور اسلام خیانت کو ایک بہت بڑا جرم تصور کرتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جن بری باتوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک خیانت بھی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "اے اللہ، مجھے خیانت سے بچائے رکھنا کیوں کہ یہ بہت برا ساتھی ہے۔"

علامہ رشید رضا مصری نے لکھا ہے کہ خیانت سے اللہ کی مراد اس کے فرائض کو چھوڑ دینا ہے اور اس کی مقرر کردہ حدود شریعت سے تجاوز کرنا ہے۔ جس کا بیان قرآن مجید میں کیا گیا ہو اور رسول کی خیانت سے مراد یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے احکام کی جو تشریح قول یا عمل سے فرمائی ہو اس کو چھوڑ کر اپنی من مانی تعبیرات اختیار کرنا اور آپس کی خیانت سے مراد یہ ہے کہ جو ذمہ داریاں اسلام نے مسلمانوں پر عائد کی ہیں ان کو پورا نہ کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تیرے پاس امانت رکھوائی اس کی امانت ادا کردے اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کر (ابوداؤد، ترمذی)

خیانت کرنا منافق کا کام ہے، مومن کبھی کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتا، منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ وہ دوسروں کی رکھی ہوئی امانت میں خیانت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان ایک روز کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور حقوق میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا گناہ قرار دیا، پھر فرمایا کہ میں تم سے قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو اور بلبلا رہا ہو (یا گھوڑا ہو جو ہنہنا رہا ہو یا آدمی ہو جو چلا رہا ہو یا کپڑے کے ٹکڑے ہوں اور حرکت کرتے ہوں یا سونا چاندی ہو) وہ کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد رسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کے احکام تم تک پہنچا دیا تھا۔
(مسلم)

خیبر

ایک سرسبز وشاداب وادی جس پر یہودی قابض تھے۔ سات ہجری میں مسلمانوں نے اس پر فتح پائی تھی، یہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔

خیر

نیکی، بھلائی، نیک کام، عمدگی۔ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ○

اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (۲:۲۱۵)

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ○

جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پالے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش مجھ میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔ (۳:۳۰)

خیر القرون

عمدہ لوگ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تین نسلوں تک کے لوگ خیر القرون کہلاتے ہیں۔ دورِ صحابہ، دورِ تابعین، دورِ تبع تابعین۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دور میرا ہے، پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں، پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔

خیرات

نیکیاں، خوبیاں، حسین خوش رو عورتیں۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ○

(اور) خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے کام کرنے کو کہتے اور بری باتوں سے منع کرتے اور نیکیوں پر لپکتے ہیں اور یہی لوگ نیک وکار ہیں۔ (۳:۱۱۴)

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ.

ان میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں۔ (۵۵:۷۰)

خیط

سفید دھاگہ، سفید ڈورا۔ اس سے صبح صادق مراد ہے۔ اَلْخَيْطُ الْاَسْوَدِ. کالا تاگا، کالا ڈورا۔ اس سے رات کی سیاہی مراد ہے۔

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ.

(روزہ کی راتوں میں تم کو اختیار ہے کہ) ان سے (یعنی اپنی عورتوں سے) مباشرت کرو اور خدا نے جو چیز تمہارے لئے (اولاد) لکھ دی ہے اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر (روزہ رکھ کر) رات تک پورا کرو۔ (۲:۱۸۷)

خیل: گھوڑے، گھوڑوں پر سوار ہونے والے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

راہِ طریقت

قسط نمبر: ۱۴

تصوف وسلوک

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

(۳) **درود شریف** : سید السادات اور معدن السادات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ تو ان کا حق ادا ہوسکتا ہے نہ ہی شمار ہوسکتا ہے۔ لہٰذا سالک کی باقاعدگی اور محبت واخلاص سے درود شریف پڑھے وہ کم ہے، چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے اس پر سیکڑوں اجر وثواب عطا فرمادیئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، اولیائے کرام کا صبح وشام کا معمول رہا ہے۔ دلائل وفضائل کے لئے آیات واحادیث بکثرت ہیں۔ اختصار کی وجہ سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. (سورۂ احزاب: آیت نمبر ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت شریفہ کو "اِنَّ" کے لفظ سے شروع فرمایا گیا جو نہایت تاکید کی دلیل ہے۔ مزید برآں مضارع کا صیغہ استعمال کیا گیا جو استمرار اور دوام کی دلیل ہے۔ مفہوم یہ ہوا کہ یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ درود شریف بھیجتے رہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، اس سے بڑھ کر عزت افزائی کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف بھیجنے کی نسبت پہلے اپنی طرف کی پھر فرشتوں کی طرف پھر مومنوں کو حکم دیا کہ تم بھی درود شریف بھیجو، احسان کا بدلہ چکانا مکارم اخلاق میں سے ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محسن اعظم ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی مکافات کا طریقہ بتادیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان محبوبیت کا عجب عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ شہادت میں آپؐ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ذکر فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ، آپ کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ اور آپؐ پر درود کو اپنے درود کے ساتھ شریک فرمایا۔

حضرت شیخ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں:

"اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان پر ان (کی شان) کے لائق رحمت اترتی ہے اور مانگنے والے پر ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں۔ اب جس کا جتنا بھی جی چاہے اتنا حاصل کرے۔"

علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں امام زین العابدینؒ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی نشانی ہے۔

احادیث سے دلائل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"عن ابی هريرةؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى على صلوة واحدة صلى الله عليه عشرا"

(رواہ مسلم وابوداؤد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے۔ اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ

درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر "براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار" لکھ دیتے ہیں۔

امام مستغفریؒ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز مجھ پر سو دفعہ درود شریف بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں، تین دنیا کی باقی آخرت کی۔ مشائخ نقش بندی اسی لئے سالکین طریقت کو صبح وشام سو سو دفعہ درج ذیل درود پاک پڑھنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ" یہ درود پاک نہایت مختصر اور جامع ہے۔

علامہ سخاویؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ایک جو مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے، دوسرے جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔ کثرت درود کے ثمرات میں سے یہ ہے کہ خطاؤں کا کفارہ ہونا۔ درجات کا بلند ہونا، اعمال کا بڑی ترازو میں تلنا، ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا، خطرات سے نجات پانا، نبی علیہ السلام کی شفاعت نصیب ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ بننا، عرش کا سایہ ملنا، حوض کوثر پر حاضری نصیب ہونا، قیامت کے دن کی پیاس سے بچنا، پل صراط پر سہولت سے گزرنا، جہنم سے خلاصی ہونا، مرنے سے پہلے مقرب ٹھکانا دیکھ لینا، ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا، نادار کے لئے صدقہ کا قائم مقام ہونا، مال میں برکت ہونا، پڑھنے والے کے بیٹے اور پوتے کا منتفع ہونا، دشمنوں کا غلبہ ملنا، نفاق سے بری ہونا، دل کا زنگ دور ہونا، لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونا، جو شخص ساری دعاؤں کو درود بنائے، اس کے دنیا وآخرت کے سارے کاموں کی کفایت ہونا، خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت نصیب ہونا، سالکین طریقت کو چاہئے کہ صبح وشام محبت وادب کے ساتھ بارگاہ نبوی میں درود کا ہدیہ بھیجا کریں۔

بقول شخصے

؎ بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

درود شریف کے متعلق پوچھے جانے والے چند عمومی سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں۔

سوال نمبر ۱: جب اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: ہمارا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اس وجہ سے نہیں کہ نبی علیہ السلام کو اس کی احتیاج ہے، اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ ہمارا درود تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے ہے۔ مزید برآں ہمارا درود شریف پڑھنا تو ہمارے اپنے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر ۲: سنا ہے کہ ایک گنہ گار امتی کے پلڑے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹا سا پرچہ ڈالیں گے تو پلڑا بھاری ہو جائے گا، وہ کیسے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اخلاص کی قدر ہے، جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنا ہی وزن زیادہ ہوگا۔ حدیث البطاقہ یعنی ایک ٹکڑا کاغذ کا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا، ننانوے دفتر گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر منتہائے نظر تک پھیلا ہوگا اس پر غالب آجائے گا، اس کی دلیل ہے۔

سوال نمبر ۳: کیا درود شریف میں "صَلَّیْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یا "اصلی علی مُحَمَّدٍ" پڑھ سکتے ہیں۔

جواب: نہیں پڑھ سکتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات عیب سے پاک ہے، جب کہ ہم سراپا عیوب ونقائص ہیں، پس جو سراپا عیب ہو وہ سراپا پاک کی کیا ثناء بیان کر سکتا ہے۔

بقول شخصے

؎ ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

لہٰذا "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" میں ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں تاکہ رب طاہر کی طرف سے نبی طاہر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وصلوٰۃ ہو۔

سوال نمبر ۴: کیا حائضہ عورت درود پڑھ سکتی ہے؟

جواب: حائضہ عورت اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے سکتی ہے، کلمہ پڑھ سکتی ہے، درود اور استغفار پڑھ سکتی ہے، صرف قرآن پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی معلمہ اپنی

شاگرد کو اس حالت میں سبق دینا چاہے تو قرآن کا ایک ایک لفظ جدا جدا کر کے پڑھائے مگر قرآن پاک کو ہاتھ نہ لگائے۔

سوال نمبر ۵: کیا بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے مگر باوضو پڑھنا "نور علی نور" ہے۔

سوال نمبر ۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: بعض احادیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے والد کی پشت سے ماں کے پیٹ میں تشریف لائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح نبیوں کے سردار ہیں، جمعہ کا دن باقی دنوں کا سردار بنا۔ پس جمعہ کے دن درود کی کثرت کو مناسبت ہوتی۔

سوال نمبر ۷: درود ابراہیمی میں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کے ساتھ "کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ" کہنا ظاہر کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فضیلت نصیب ہے۔

جواب: عربی داں حضرات جانتے ہیں کہ "کما" کا لفظ کبھی اعلیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے، کبھی ادنیٰ کے لئے۔ جیسے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے "مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ"

(سورۃ النور، آیت ۳۵)

اس کے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔

حالانکہ اللہ جل شانہ کے نور کو چراغوں سے کیا نسبت۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس سوال کے دس جواب لکھے ہیں۔ مکتوبات امام مجدد الف ثانی میں بھی اس کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

(۴) استغفار

روزانہ صبح و شام ایک سو مرتبہ استغفار پڑھنا، مشائخ نقش بند ایک نہایت مختصر اور جامع استغفار پڑھتے ہیں۔ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ" قرآن و حدیث سے اس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

دلیل نمبر ۱: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ" (سورۃ ہود: آیت ۵۲)

تم استغفار کرو اپنے رب کے سامنے اور توبہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس مشائخ نقشبند اسی حکم کی روزانہ تعمیل کرتے ہوئے نہایت ندامت سے استغفار پڑھتے ہیں اور یہی تعلیم اپنے سالکین کو بھی دیتے ہیں۔

دلیل نمبر ۲: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ○ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ○ (سورۂ نوح: آیت ۱۰، ۱۲)

پس میں نے (ان سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو، بے شک بخشش ان کی دائمی صفت ہے۔ وہ تم پر بارش نازل فرماتے ہیں اور بارش بھی موسلا دھار اور مال و اولاد دے کر تمہیں بڑھاتے ہیں اور تمہاری خاطر باغات اور نہروں کا انتظام کر رکھا ہے۔

دلیل نمبر ۳: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (سورۃ الانفال: آیت نمبر ۳۳)

حق تعالیٰ آپ کی موجودگی میں ان کو عذاب نہیں دیں گے اور (اسی طرح) جب وہ استغفار کر رہے ہیں تو بھی ان کو عذاب نہیں ہوگا۔

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔

"کان فیھم امنان النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاستغفار فذھب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبقی الاستغفار" (ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۱۲)

امت میں عذاب سے بچنے کے لئے دو ذریعے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور استغفار، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دنیا سے رخصت ہوئے، البتہ استغفار اب بھی باقی ہے۔

دلیل نمبر ۴: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ○ (سورۃ الذاریات: آیت ۱۷، ۱۸)

یہ حضرات رات کو بہت کم سوتے ہیں اور سحر کے اوقات میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

قرآنی عملیات

نام مرض یا مقصد	نسخہ نورانی یا عمل	طریقہ استعمال
اسقاط حمل	سورۂ یٰسین مکمل	سات تار نیلا دھاگہ قد عورت کے برابر لیکر مکمل پڑھو اور ہر مبین پر دھاگہ کو گرہ دو پھر عورت کے گلے میں ڈالو۔ بچہ ہونے پر بچہ کے گلے میں ڈالو۔
اولاد نرینہ	پ۱۲ سورۂ یوسف مکمل	مکمل سورۃ کو پڑھ کر ایام حمل میں عورت کے گلے میں ڈالے اور روزانہ تلاوت کرے۔
اٹھرا	سورۂ مومنون مکمل سورۂ الکوثر	ایک بوتل سادہ پانی پر پیر کی صبح کو ۷، ۷مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت دو چار گھونٹ پی لیں۔
چیچک	سورۂ کوثر مکمل	سات عدد چاول لے کر ہر چاول پر ایک دفعہ دم کریں، وباء سے پہلے یا بعد میں کھلائیں شفاء ہوگی۔
خسرہ	سورۂ فاتحہ مکمل	سات بار پڑھ کر دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں۔
خارش	سورۂ القدر مکمل	خارش خشک یا تر ہو پانی پر ۷؍بار دم کر کے پلائیں اور تیل پر دو بار پڑھ کر مالش کریں۔
برص سفید	سورۂ بقرہ نمبر ۲۵۹	کھونگچی کے تیل پر دم کر کے مالش کریں۔
درد پاء	سورۂ کہف آیت نمبر ۲۷	یہ درد پاء کے لئے مجرب ہے۔ ۷؍مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
امراض قلب و معدہ	سورۂ انبیاء آیت نمبر ۸۷ تا ۸۸	یہ آیات امراض قلب و معدہ کے لئے اکسیر ہیں ۷؍مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔
دل کے امراض	سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۲۴ تا ۲۸	دل کے امراض کے لئے آیات مبارکہ ۳۵؍مرتبہ پانی پڑھ کر پر دم کریں ۴۱؍دن روزانہ کریں۔
نظر بد	سورۂ ن و سورۂ قلم آخری آیت	دونوں آیات کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔
بواسیر	سورۂ اعلیٰ مکمل	ہر نماز کے بعد پڑھا کریں صحت ہوگی۔
احتلام	سورۂ طارق مکمل	سونے سے پہلے سورۃ مبارکہ کو پڑھ کر سو جائیں۔
بہرہ پن	سورۂ حشر کی آیت نمبر ۱۲ تا ۲۴	متاثرہ کان پر ان آیات مبارکہ کو ۶۶؍مرتبہ روزانہ پڑھ کر دم کریں۔
جنسی کمزوری	سورۂ دہر پہلی پانچ آیات	روزانہ ۶۶؍مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کر کر پیا کریں۔
درد سینہ و دل	سورۂ الم نشرح مکمل	اس سوۂ مبارکہ کو ۲۱؍مرتبہ پڑھ کر روزانہ سینہ پر دم کریں۔
شوگر	سورۂ رحمٰن مکمل	پانچ مرتبہ پڑھ کر رات کو باسی ڈھکا ہوا پانی پر دم کر کے پیا جائے۔ ۴۰؍دن کرنا ہے
رسولی	سورۂ انشقاق	کو مکمل پڑھیں اور رسولی پر دم کریں ایسا پانچ دن کرنا ہے۔
گردوں کی تکلیف یا ناکارہ ہونا	سوۂ التکاثر	مکمل کو ۲۱؍روز تک پڑھ کر مریض پر دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں۔

مفید عملیات

لاعلاج بیماریوں سے شفاء کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ایک ہزار بار پڑھ کر سرسوں کا تیل ایک بوتل پر دم کر کے محفوظ رکھئے۔ جب کوئی مریض کسی قسم کے درد یا دیگر تکالیف کے لئے تو ذرا سا تیل اس میں سے دیا جائے اور کہہ دیں کہ ایک ایک قطرہ سوتے وقت مریض کے کان میں ڈالیں اور درد کی جگہ مالش کریں۔ اس سے ہر قسم کی تکلیف رفع ہوگی۔

اگر سوتے میں طرح طرح کے ڈراؤنے خواب آتے ہیں تو اس سے نجات ہوگی۔ اگر کسی قسم کا خطرہ آسیب وغیرہ کا ہوگا تو اس سے نجات ہوگی۔ اور جو دوا مریض کے استعمال میں آرہی تھی اور وہ اثر نہیں کرتی تھی انشاء اللہ اثر کرنے لگے گی۔

بچوں کا رونا

اکثر بچوں کا جب دودھ چھڑایا جاتا ہے تو بہت روتے اور انتہائی ضد کرتے ہیں۔ والدین بہت پریشان ہوجاتے ہیں اور بچہ بھی بہت کمزور ہوجاتا ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی بچے کو کئی مرتبہ پلادیں تو اللہ تعالیٰ بچے کو صبر عطا فرمائے گا۔

امراض چشم اور برائے بینائی

سات بار آیت کریمہ اور ۹۰ بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

آشوب چشم سے نجات

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کسی چینی کی رکابی پر لکھے اور اس پر ۷ بار آیت کریمہ پڑھ کر دم کرنے کے بعد اس کو ہری مکو کے عرق سے دھو کر قدرے افیون گھس کر آنکھ کے اوپر لیپ کرے۔ انشاء اللہ پھر کسی دوا کی ضرورت نہ پڑے گی۔ کیسا ہی سخت آشوب چشم کیوں نہ ہو دفع ہوجائے گا۔ اگر وقت پر یہ دونوں چیزیں نہ ملیں تو پانی سے دھو کر آنکھ پر لگائیں مجرب ہے۔

کنٹھ مالا کا علاج

(والعیاذ باللہ تعالیٰ) سات تار نیلے سوت کی مریض کے قد کے برابر یعنی مریض کو کھڑا کر کے اس کی پیشانی کے بالوں سے ناخن پاؤں تک بالکل ٹھیک ناپے اور اس میں اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ اور بسم اللہ پڑھے اور دم کرے اور گنڈہ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالے، باذن اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

چیچک سے نجات

اگر چیچک یا خسرا نکلنے کا خوف ہو تو انشاء اللہ نہ نکلے گی اور اگر نکل آئی ہو تو چینی کے رکابی پر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ لکھ کر آب زمزم سے اور اگر آب زمزم نہ ملے تو بارش کے پانی سے اور یہ بھی نہ ملے تو تازہ پانی سے دھو کر پلائیں انشاء اللہ صحت کاملہ ہوگی۔

چیچک کا عمل

اس عمل کے ذریعہ اگر چیچک نہ نکلی ہو تو نکلے گی نہیں اور اگر نکل آئی تو آسانی سے نکل کر بغیر نقصان پہنچائے واپس لوٹ جائے گی۔ انشاء اللہ مریض بہت جلد شفاء پائے گا۔ عمل یہ ہے۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ لڑکا ہو تو سیدھے کان میں اور لڑکی ہو تو الٹے کان میں تین بار دم کریں اور شیرینی میں تقسیم کردے۔

عمل دفع دمبل

سات مرتبہ سورہ قریش مع اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ شریف پڑھے اور دمبل کہ ہاتھ کی ہتھلی میں نکلتا ہے اور کرمول کے درد پر دم کرے۔ بواسیر، پیچش خون آلود اور دست اور سرخ باد کے واسطے پانی پر دم کر کے پلائے انشاء اللہ صحت ہوگی۔

خواب میں ڈرنا

برائے دفع ڈر خوف۔ جولڑکا یا کوئی اور خواب میں ڈرتا ہو اس کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بہت مفید ہے۔ اس کو لکھ کر ڈرنے والے کی گردن میں باندھے پھر وہ کبھی خواب میں نہیں ڈرے گا اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

نیند نہ آنے کا طلسم

اگر کسی کو زیادہ نیند آتی ہو تو اُلو کو ماریں اور مرنے کے بعد اس کی جو ایک آنکھ کھلی رہتی ہے اس کو لے کر کپڑے میں باندھیں اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ پڑھ کر گردن میں لٹکائیں۔ جب تک وہ لٹکی رہے گی نیند نہ آئے گی اور جب اتار لیں گے تو نیند آجائے گی۔ الو کی ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے لہٰذا کھلی ہوئی آنکھ لیں گے تو نیند نہ آئے گی۔

بانجھ عورت کے لئے

چالیس روز تک سورہ مزمل شریف اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ہر روز ایک ہزار مرتبہ باوضو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے کھلائے۔ شروع چاند سے بعد نماز صبح پڑھا کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

عورتوں کی ہر بیماری کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ عورتوں کی ہر بیماری خصوصاً عورتوں کی پوشیدہ بیماریوں نیز حفاظت حمل کے لئے خاص عطیہ ہے۔ زعفران سے نقش کی طرح لکھ کر گلے میں ڈالے اور حمل کے زمانہ میں ڈورا اتنا بڑا کر دیں کہ ناف سے اوپر رہے اور اسی کو زعفران سے لکھ پلائے۔ مجرب ہے۔

بواسیر کے لئے

خونی اور بادی بواسیر کے لئے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کا تعویذ بنا کر چاندی کے خول میں ڈال کر بازو پر باندھے تو جلدی فائدہ ہوگا۔

بانجھ عورت کے لئے

گیارہ سپاری (چھالیہ) لے کر ہر سپاری پر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ہزار بار پڑھے اور ہر روز ایک سپاری نہار منہ عورت کو کھلانے سے پہلے آیت کریمہ ۷۸۶ بار پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

پاؤں کے امراض

پاؤں میں کسی طرح کی کوئی تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کو تیل پر دم کر کے مالش کیا جائے تو انشاء اللہ تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔

درد انگلی

اگر پاؤں کی انگلی میں درد ہو تو تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

پستانوں کا عدم ابھار

کسی عورت کے پستان ابھرے ہوئے نہ ہوں تو چالیس دن تک اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ روزانہ اکتالیس مرتبہ پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔

عورت میں دودھ کی کمی

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ نہ پیدا ہوتا ہو تو ایک سو ایک بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بارش کے پانی دم کر کے پلایا جائے تو انشاء اللہ خوب دودھ ہوگا۔

ورم پستان

اگر پستانوں پر ورم آگیا ہو تو سورہ اخلاص، آیت کریمہ اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ دس بار پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ انشاء اللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

سیلان الرحم سے نجات

سیلان الرحم کی بیماری ہوگئی ہو تو تین سو بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ عرق گلاب پر دم کر کے اکتالیس روز تک پلایا جائے تو انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔

کمی حیض سے نجات

جسے حیض بہت کم مقدار میں آتا ہو اسے روزانہ سات سو بار

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ آب زمزم پر دم کرکے ایک ہفتہ تک پلایا جائے اور اسی کو لکھ کر گلے میں بھی ڈالا جائے۔

کثرت حیض کا خاتمہ

اگر حیض کا خون زیادہ مقدار میں آرہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ لکھ کر پیٹ پر باندھی جائے۔

بخار سے نجات

ہر طرح کے بخار میں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کو تین دن تک روزانہ کاغذ پر لکھ کر صبح نہار منہ دھو کر پلانا بہت مفید ہے۔

برص کا علاج

جسے برص کی بیماری ہو اگر وہ ایام بیض میں روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اسم باری تعالیٰ المجید اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بکثرت پڑھے انشاء اللہ وہ صحت یاب ہو جائے گا۔

بخار کا خاتمہ

اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کو کاغذ یا برتن پر لکھ کر مریض کے ماں اور باپ کا نام بھی لکھے اور پھر اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلایا جائے۔ شدید ترین بخار بھی انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

ہر مرض کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ طشتری پر لکھ کر دھو کر پلانا یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا ہر طرح کے مرض میں بہت مفید ہے۔ اگرچہ کتنا ہی سخت مرض کیوں نہ ہو۔ ساتھ آیت کریمہ کا کھلا ورد کرے۔

پریشان کن خواب دیکھنا

جو نیند کی حالت میں پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ خواب بد سے محفوظ رہے گا۔

بچے کی زبان نہ چلنا

اگر بچے کی زبان نہ چلتی ہو تو سورہ بنی اسرائیل اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ آیت کریمہ زعفران سے لکھ کر دھو کر پلائی جائے تو انشاء اللہ زبان چل پڑے گی۔

آدھے سر کا درد

سورج نکلنے سے پہلے جس شخص کے سر میں آدھے سر کا درد ہو تو درد کی جگہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔

ایک ہی دن میں تین مرتبہ اسی وقت یہ عمل کیا جائے۔ یعنی تین مرتبہ گیارہ گیارہ بار کل ۳۳ بار۔ انشاء اللہ مریض کو پہلے ہی دن ورنہ دوسرے دن اور تیسرے دن تو بالکل آرام ہو جائے گا۔

درد سر کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ لکھ کر اور موم جامہ کر کے سر درد کی صورت میں سر پر باندھا جائے تو فوراً آرام آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

گردے کی پتھری

اگر گردہ میں پتھری ہو تو سورہ تبت یدا اور اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر عرق مکوہ سے دھو کر گیارہ دن تک پلانا بہت مفید ہے۔

مثانہ کے لئے

مثانہ کے درد میں اکتالیس مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ گلاب کے عرق پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے۔

اعوذ باللہ کا نقش

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ کا نقش یہ ہے جو ہر بیماری میں اللہ کے فضل سے مفید ثابت ہوتا ہے اس کو کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ ہر مرض سے اور ہر تکلیف سے نجات ملے گی۔

۷۸٦

۴۰۴	۴۰۸	۴۱۱	۳۹۷
۴۱۰	۳۹۸	۴۰۳	۴۰۹
۳۹۹	۴۱۳	۴۰۶	۴۰۲
۴۰۷	۴۰۱	۴۰۰	۴۱۲

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۳۶

شمار	نام	علاقہ	T. No.
954	فضل الرحمٰن	گاؤں پنجورہ، محلہ ہولی والا، ضلع سہارنپور یوپی	T/1001/13
955	احمد خان	تاؤلے صاب گلی، ماتا کی کھڑکی، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1002/13
956	محمد عمر	گاؤں کبیرپور، پوسٹ ہرسولی، ضلع مظفرنگر یوپی	T/1003/13
957	احمد عبدالشافی ذکوان	ممتاز کالونی، سعید آباد، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1004/13
958	محمد ابراہیم	گلی نمبر 6، اے بلاک، میروہار، مدن پور باس، دہلی	T/1005/13
959	فریدہ انگوری بیگم	گلی نمبر 6، اے بلاک، میروہار، مدن پور باس، دہلی	T/1006/13
960	شیخ محمد عتیق الرحمٰن	گاؤں انترولی، تعلقہ گیورائے، ضلع بید، مہاراشٹر	T/1007/13
961	عزیر احمد	رفیع احمد قدوئی مارگ، نزد پرانی مچھلی مارکیٹ، کلیان ضلع تھانہ، مہاراشٹر	T/1008/13
962	محمد الطاف حسین	ویلوگوڈو، منڈل، کرنول، آندھراپردیش	T/1009/13
963	ہارون رشید	محلہ مدینہ، نیوگوتم مناوتی، ضلع بیلگام، کرناٹک	T/1010/13
964	محمد انصر	عثمان پیٹ، فرسٹ اسٹریٹ، میل وشارم، ضلع ویلور، تمل ناڈو	T/1011/13
965	محمد حنیف الدین	نرسا ریڈی کالونی، تاڑبن زوپارک، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1012/13
966	محبوب باشا	امام وخطیب مکہ مسجد، تندی کلکر، ضلع کرنول، آندھراپردیش	T/1013/13
967	عبدالخلیل	گلی نمبر 5، مرلی نگر، بے رسیہ روڈ، کروند، بھوپال، ایم پی	T/1014/13
968	ڈاکٹر شیخ رفیق	ہمدرد یونانی کلینک، ایسٹ رام پاڑہ، ضلع کیندر پاڑہ، اڑیسہ	T/1015/13
969	حافظ محمد الیاس	کڈلے پلاٹ، راماماتا نگر، گارپیر درگاہ، سانگلی، مہاراشٹر	T/1016/13
970	محمد اختر قاسمی	نظیرآباد، مرکز والی مسجد، ستنہ، ایم پی	T/1017/13
971	نظام الدین	جینسی بازار، گول کونڈہ، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1018/13
972	سید محمد طٰہٰ	این اے جے کالونی، بنگراٹو پورتیاکلم، تروچراپلی، تمل ناڈو	T/1019/13
973	محمد یوسف الیاس	ایم آکر، اسٹورس، لونگ بازار، ویلور، تمل ناڈو	T/1020/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور 1000/- روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۷

شمار	نام	علاقہ	T. No.
974	محمد عمران	گاؤں ایچ بی ہلی، محلہ محبوب نگر، ضلع بلاری، کرناٹک	T/1021/13
975	سید سلمان	پولیس اسٹیشن کے سامنے، ماڈی والا، بنگلور، کرناٹک	T/1022/13
976	یوسف علی	کیرآف بدر فاطمہ، پھول باغ، چندرائن گٹہ، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1023/13
977	محمد فصیح الدین	محلہ نیل، ولیو گوڑو، ضلع کرنول، آندھراپردیش	T/1024/13
978	عبدالبصیر	بسۃ امہ لاوے چکپیٹ، بنگلور، کرناٹک	T/1025/13
979	مبارک خاں	میل کوٹی، ففتھ کراس، ڈنکائی، کوٹائی، ضلع کرشنا گری، تمل ناڈو	T/1026/13
980	محی الدین	دیسایاور، ویدیمانام جھلور، سوادتی، بیلگام، کرناٹک	T/1027/13
981	مطیع الرحمٰن	گوکھلا بازار گاؤں، پوسٹ سسوا، موتی ہاری، بہار	T/1028/13
982	محمد عظیم اللہ	چھتئی، ضلع سپول، بہار	T/1029/13
983	حافظ مشتاق	کاجو بھائی خلجی، نوی نگری، اسٹیشن جمبوسر، ضلع بروچ، گجرات	T/1030/13
984	محمد شبیر	جوڑا مارکیٹ، ضلع گنجم، اڑیسہ	T/1031/13
985	محمد سعید	ارتھانگل، حکیم اسٹریٹ ون، پرنام بٹ، ویلور، تمل ناڈو	T/1032/13
986	عادل رشید بٹ	کیرآف فیوچر کیئر، ڈبلا کامپلیکس، نیو عبداللہ نیوز ایجنسی، لال چوک، سری نگر، کشمیر	T/1033/13
987	عمران حسین	جے جے کالونی، بلاک بی، بوانہ، دہلی	T/1034/13
988	محمد ریاض	بیونامرادہ روڈ، ویداوتی نگر، ہری پور چتر درگ، کرناٹک	T/1035/13
989	ایم عبداللطیف	محلہ ملا پیٹ، گاؤں راجولی، وڈے پلی، ضلع محبوب نگر، اے پی	T/1036/13
990	محمد شفیع اللہ	کوسالہ نگرم، وجیاپورم، ضلع چتور، آندھراپردیش	T/1037/13
991	محمد رزاق یتیم	ست گرو کمیٹی چول، انا بھاؤ ساٹھے نگر، مان خورد، ممبئی	T/1038/13
992	محمد یعقوب قاسمی	دیوراہپارا گی، سندگی، ضلع بیجاپور، کرناٹک	T/1039/13
993	حافظ محمد یوسف	سامنے حلیم فیض اللہ، مسجد چندر کلا، راوتی، برہان پور، مدھیہ پردیش	T/1040/13

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: کانپور

نام: اشفاق حسین

نام والدین: زرینہ بیگم، محمد ابراہیم

تاریخ پیدائش: ۱۹۸۷ء/۷/۱۷

نام شریک حیات: انجم بانو

شادی کی تاریخ: ۱۵ر فروری ۲۰۱۲ء

قابلیت: بی اے

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۵ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۴ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف آتشی، ۲ حرف بادی، ۲ حرف آبی اور ایک حرف خاکی ہے۔ بہ اعتبار تعداد کے آپ کے حروف میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے اور بہ اعتبار اعداد بھی آپ کے نام میں آتشی حروف ہی کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۶۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۱۰ ہیں۔

سات کا عدد منکسر المزاجی کی علامت مانا گیا ہے۔ جن لوگوں کا عدد سات ہوتا ہے وہ سیمابی مزاج رکھتے ہیں، دم میں تولہ اور دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوا کرتی ہے۔ سات عدد کے لوگوں میں اپنے نفس کو مارنے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ لوگ قوت وصبر وضبط سے مالا مال ہوتے ہیں اور ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔
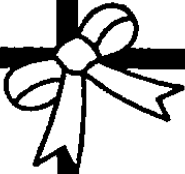
سات عدد کے لوگ تنہائی اور خاموشی کو اہمیت دیتے ہیں، عافیت پسند ہوتے ہیں، جھگڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، یہ لوگ دور اندیش ہوتے ہیں اور حکمت عملی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ سات عدد کے لوگ کسی قدر تنقید مزاج بھی ہوتے ہیں، نازک دل ہوتے ہیں، اکثر معمولی باتوں پر ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے، قناعت ان کی فطرت میں ہوتی ہے، یہ لوگ احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں، اس لئے بر موقع کوئی اقدام نہیں کر پاتے، یہ لوگ ترش رو بھی ہوتے ہیں، ان کا اخلاق اچھا ہوتا ہے، لیکن ترش روئی اکثر ان کے اخلاق اور ان کے اوصاف کو نقصان پہنچاتی ہے اور لوگ ان سے کچھ فاصلے پر چلے جاتے ہیں۔

سات عدد کے لوگ پیٹ کے بہت کچے ہوتے ہیں، یہ اپنا کوئی راز محفوظ نہیں رکھ پاتے۔ سات عدد کے لوگوں کو اپنا راز بتا کر یہ خواہش رکھنا کہ وہ راز کو محفوظ رکھ سکیں گے، بے سود ہوگا۔ یہ لوگ اپنے بھی راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، دوسرے کے رازوں کی حفاظت کیسے رکھ سکیں گے۔

سات عدد کے لوگوں کو سیر وتفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور اکثر انہیں سیر وتفریح کے مواقعات ملتے بھی رہتے ہیں۔ سات عدد کے لوگوں کی یہ کمزوری عام ہوتی ہے کہ یہ لوگ خود کو معزز، دور اندیش اور صاحب فراست سمجھتے ہیں۔ سات عدد کے لوگ بالعموم خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے وہ امیر گھرانوں میں بیاہی جاتی ہیں۔ سات عدد کے لوگ سوچتے زیادہ ہیں، لیکن عمل کم کرتے ہیں، یہ لوگ اکثر کاہل قسم کے ہوتے ہیں اور ہر وقت ان پر ایک طرح کی سستی سوار رہتی ہے۔

سات عدد کے لوگوں کی کامیابی کا انحصار ان کے حلقۂ احباب پر ہوتا ہے، ان کے دوست اگر درست ہوں تو انہیں کامیابیاں میسر آتی ہیں اور اگر ان کے دوست بے کار اور نکمے ہوں تو انہیں محرومیوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ سات عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، سوچ وفکر کر کے نئی نئی اسکیمیں اختراع کرنا ان کی فطرت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

چونکہ آپ کے نام کا مفرد عدد سات ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ بہت نرم دل واقع ہوئے ہیں، آپ کے مزاج میں نرمی تو ہے لیکن استحکام نہیں ہے، آپ کسی وقت آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور کسی وقت زمین کی تہہ میں اتر جاتے ہیں، آپ قناعت پسندی کی دولت سے

مالا مال ہیں، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں، لیکن سیم وزر اکٹھا کرنے کی خواہش آپ کے دل سے کبھی نہیں نکلتی، آپ دن میں خواب بہت دیکھتے ہیں، حالانکہ دن میں دیکھے ہوئے خوابوں کو کبھی تعبیر نصیب نہیں ہوتی، آپ اچھی بری صحبت کا اثر جلد قبول کر لیتے ہیں، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اچھے دوستوں کی صحبت اختیار کریں اور برے لوگوں کی صحبتوں سے حتی الامکان دور رہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ آپ کی دوستی ۲ اور ۶ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی اور ان لوگوں سے آپ کو مالی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ ۴، ۵، ۸ اعداد آپ کے لئے عام سے ثابت ہوں گے، ان عدد کے لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ پہنچے گا نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، یہ عدد آپ کو ہمیشہ نقصان پہنچائیں گے، ان عدد کے لوگوں سے اور چیزوں سے جس قدر آپ محتاط رہیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۶۱ ہے۔ اس عدد کو اچھا نہیں مانا گیا ہے، یہ عدد حادثوں کا عدد ہے اور یہ عدد بے اطمینانی لاتا ہے۔ اس عدد کے لوگ اکثر مخمصوں کا شکار رہتے ہیں اور تردد اور تذبذب ان کی زندگی کا حصہ بن کر رہ جاتے ہیں

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں اگر آپ اپنے اہم کاموں کی شروعات اور افتتاح وغیرہ کریں گے تو ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ ۱۷ ر تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے اور ۱۷ ر تاریخ ہی کو آپ کی پیدائش کی تاریخ ہے۔ آپ ۱۷ ر تاریخ سے جس قدر گریز کریں گے اسی قدر آپ کو فائدہ پہنچے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ پیر کا دن آپ کے لئے خصوصیت کا حامل ہے، اپنے خاص کاموں کو آپ پیر کے دن کریں تو بہتر ہوگا۔ یمنی عقیق اور سچا موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں انشاء اللہ سنہرا انقلاب آئے گا، پتھر کا وزن ۴ رتی سے کم نہ ہو اور چاندی کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہو۔

جنوری، فروری، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں درد سینہ، نظام ہاضمہ کی خرابی، امراض پیٹ، کھانسی نزلہ زکام، امرض جلد، خرابیٔ خون جیسی شکایات پیدا ہو سکتی ہیں۔

آپ کے نام میں ۴ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں ان کے مجموعی اعداد ۷۰ ہوتے ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۱۳۶ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نقش اس طرح بنے گا اور یہ نقش آپ کو انشاء اللہ راس آئے گا۔

۷۸۶

۳۳	۳۷	۴۰	۲۶
۳۹	۲۷	۳۲	۳۸
۲۸	۴۲	۳۵	۳۱
۳۶	۳۰	۲۹	۴۱

آپ کے مبارک حروف ح، ہ، ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گی۔ زرد اور ہرا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، اگر آپ ان رنگوں کے پردے گھر میں لٹکائیں گے یا کسی بھی طرح ان رنگوں کو فوقیت دیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کے اندر نفس کو مارنے کی صلاحیت ہے، آپ صبر وضبط سے مالا مال ہیں، آپ عافیت پسند بھی ہیں، لیکن آپ اکثر وبیشتر بے آرامی کا شکار رہتے ہیں، آپ کو خواہ مخواہ کی تنقید سے بچنا چاہئے تنقید سے آپ کی خوبصورت شخصیت پامال ہو کر رہ جاتی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، فرزانگی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر، پراسراریت، ایثار وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، بے آرامی، ترش روئی، احساس کمتری، سستی، مایوسی، نقادی بدگمانی وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی اور خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹
		۸
۱۱		۷۷۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۲ بار آیا ہے جو آپ کی قوت اعتماد اور قوت گویائی کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ خود اعتمادی کے ساتھ اپنا مافی الضمیر بیان کر لیتے ہیں اور دوسروں پر گفتگو کی اچھی چھاپ چھوڑ دیتے ہیں۔

۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات سمجھنے میں لاپرواہی برتتے ہیں، آپ کو زیادہ تخیل پسند ہونے کی ضرورت ہے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بھی کمزور ہیں اور اس کمزوری کو دور کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔

۴ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور بروقت اقدام کرنے میں پس وپیش سے کام لیتے ہیں۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تمناؤں کا اظہار کرنے میں بھی شرم محسوس کرتے ہیں، آپ گھریلو ذمہ داریوں سے منہ چراتے ہیں، جو بہت بڑا عیب ہے۔ آپ کے چارٹ میں ۷ تین بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ مخفی علوم سے آپ کی دلچسپی حد سے بڑھی ہوئی ہے، آپ مخفی علوم کے سلسلے میں کسی کی مدد لینا پسند نہیں کرتے، آپ خود ہی گتھی کو سلجھا لیتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر دوسروں کے کاموں کو جانچنے اور پرکھنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے اندر مچلنے والے جذبات واحساسات کو واضح کرتی ہے، آپ کے خیالات میں ایک طرح کی وسعت موجود ہے، آپ تنگ دل اور تنگ نظر نہیں ہیں، آپ اپنے حریفوں کے لئے بھی ایک طرح کی گنجائش اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے جو ایک طرح کی محرومی کی علامت ہے، اس لائن کے خالی رہنے کی وجہ سے آپ گھریلو زندگی میں پراگندگی اور گوناگوں اختلافات کا شکار ہوسکتے ہیں اور ضد بازی کا شکار ہو کر حقائق سے روگردانی بھی کر سکتے ہیں اور ایسا کرنا آپ کے لئے بہتر اعتبار مضر ثابت ہوگا۔

آپ کے دستخط آپ کے مزاج کی شگفتگی لیکن خیالات کی بے چینی کو ثابت کرتے ہیں، لیکن ان میں ایک طرح کی پختگی موجود ہے اور یہ پختگی اس بات کی علامت بھی ہے کہ آپ کچھ بننے کی آرزو رکھتے ہیں۔

آپ کا فوٹو آپ کے اندر چھپے ہوئے فلسفے کی غمازی کرتا ہے اور آپ کی آنکھوں سے حمیت اور خودداری ٹپکتی ہے۔

آپ کی شخصیت کا یہ خاکہ پیش کر کے ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی خامیوں کو دور کرنے کی جدوجہد کریں گے اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کا رول بھی ادا کریں گے۔ اس کالم کا مقصد یہی ہے کہ لوگ اپنی خامیوں کو دور کر کے اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کر کے اپنی شخصیت کو مزید نکھار سکیں۔

قیمتی اوقات کے قیمتی نقوش

قِران شمس ومشتری

یہ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے اور یہ وقت سال میں ایک بار ضرور آتا ہے۔

۲۳/جولائی ۲۰۱۴ء شام ۵بجکر ۲۹/منٹ سے ۲۶/جولائی دن ۱۱/بجکر ۵/منٹ تک رہے گا۔

اس قیمتی وقت میں جو نقش بنے گا وہ بہت قیمتی ہوگا اور اس کی روحانی تاثیر بہت مستحکم ہوگی، اس نقش کے نتائج باذن اللہ بہت جلد برآمد ہوں گے۔ یہ نقش ان لوگوں کے لئے مفید ہوگا جو تسخیر خلائق اور دولت وثروت کے متمنی ہوں مثلاً ڈاکٹر لوگ، وکیل لوگ یا دوکاندار لوگ یا وہ لوگ جو اس بات کے خواہش مند ہوں کہ اہل دنیا ان سے رجوع کریں اور خلقت ان کی طرف متوجہ ہو اس طرح کے تمام لوگوں کے لئے یہ نقش انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کے پترے پر یا کاغذ پر یہ نقش لکھیں۔

اس نقش کے کل اعداد ۹۵۸ ہیں۔ اس نقش کی ہر لائن کا ٹوٹل ۹۵۸ ہوگا۔ اس نقش کے اوپر نعم النصیر لکھیں۔ دائیں بائیں یامجید، یارفیع لکھیں اور نقش کے نیچے وکفی باللہ شھیدا محمدٌ رسول اللہ لکھیں

اس نقش کی پشت پر اسم الٰہی یارحمن اور اسم الٰہی یامنعم کا نقش لکھیں۔ ان دونوں اسم کے مشترکہ اعداد ۴۹۸ ہیں اور ان کا نقش مخمس حسب قاعدہ بنے گا۔ پہلے جو نقش بنے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

نعم النصیر

مایرید	و یحکم	مایشاء	اللہ	یفعل
۶۷	۱۹۱	۲۶۱	۸۵	۳۵۴
۸۱	۳۵۵	۶۸	۱۹۲	۲۶۲
۱۹۳	۲۶۳	۸۲	۳۵۱	۶۹
۳۵۲	۶۵	۱۹۴	۲۶۴	۸۳

وکفیٰ باللہ شھیدا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

جو نقش اس نقش کی پشت پر بنے گا وہ یہ ہے۔ نقش ۴۹۸ کا بنے گا۔ نقش میں کسر آئے گی اس لئے ۱۱ویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش کے نیچے یاصتائیل لکھیں۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۰۶	۱۰۰	۹۳	۸۷
۹۴	۸۸	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۱
۱۰۳	۱۰۲	۹۵	۸۹	۱۰۹
۹۰	۱۱۰	۱۰۴	۹۸	۹۶
۹۹	۹۲	۹۱	۱۱۱	۱۰۵

یاصتائیل

ان دونوں نقوش کی چال یہ ہے۔

۲۵	۱۹	۱۳	۷	۱
۸	۲	۲۱	۲۰	۱۴
۱۶	۱۵	۹	۳	۲۲
۴	۱۳	۱۷	۱۱	۱۰
۱۲	۶	۵	۲۴	۱۸

اس نقش کو سبز یا زرد کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں اور ۴۰ دن تک لگاتار روزانہ "یارحمن یامنعم" سومرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوں گے۔ عقل حیرانی ہوگی۔

تثلیث عطارد وزحل

یہ وقت بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔ یہ وقت اس سال ۱۲رفروری کو آرہا ہے۔

یہ وقت اس سال ۲۴/جولائی ۸بجکر ۸/منٹ سے شروع ہوکر ۲۵/جولائی رات ۹بجکر ۹منٹ تک رہے گا۔

جن مریضوں کا علاج کسی بھی طرح ممکن نہ ہو رہا ہو اور ان کے علاج سے ڈاکٹر اور اطبا لوگ عاجز آگئے ہوں اور تیماردار تشویش میں مبتلا ہوں ان کے لئے اللہ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ صحت بحال ہوگی اور بیماری کیسی بھی ہو نجات ملے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ بیس کلو گیہوں لائیں، اگر مریض خود خرید کر لائے تو بہتر ہے۔ اگر مریض چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو تو اس کا کوئی بھی خونی رشتے دار گیہوں خرید کر لائے اور ان گیہوں پر ۷مرتبہ مندرجہ ذیل دعا

کو پڑھ کر دم کردے۔ اگر مریض یہ دعا خود پڑھے تو بہتر ہے۔ مجبوری میں وہی پڑھے جو گیہوں خرید کر لایا ہے۔ اس کے بعد مریض کو چت لٹادیں اور وہ گیہوں مریض کے دائیں بائیں اوپر نیچے اور مریض کے پورے جسم پر ڈالیں۔ ۵ منٹ کے بعد ان کو سمیٹ لیں اور فقیروں کو تقسیم کردیں۔ اگر فقیروں کی تعداد ۷ ہو تو بہتر ہے۔ مجبوراً ۳ فقیروں میں بھی دے سکتے ہیں۔ گیہوں اس وقت سے جس کی وضاحت اوپر کی گئی ہے خریدے جاسکتے ہیں اور تقسیم کرنے کا وقت بعد کا بھی ہوسکتا ہے لیکن مریض کے اوپر اور دائیں بائیں ڈالنے کا وقت وہی ہو جس کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ وقت اس سال ۲۴ جولائی کو پڑ رہا ہے۔ آئندہ اس بات کا لحاظ رکھیں کہ اس عمل کو تثلیث عطارد و زحل کے وقت کرنا ہے۔

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الَّذِیْ ذَا اَسْئَلُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَابِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَ عِلَّتٍ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْتَهٗ خَلِیْفَتَكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعَافِیْنِیْ فِیْ عِلَّتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

تربیع شمس و زحل

کسی برائی سے کسی کو بچانے کے لئے یا دو ایسے شخصوں میں نفرت ڈالنے کے لئے جن میں ناجائز تعلقات ہوں یا جن کے آپسی تعلق کی وجہ سے لوگوں کا نقصان ہو رہا ہو یہ عمل کرنا چاہئے۔ نفرت و عداوت کے لئے یہ وقت بہت قیمتی مانا گیا ہے اور اس وقت جو عمل اس مقصد کے لئے کیا جاتا ہے اس میں زبردست تاثیر ہوتی ہے۔ یہ وقت اس سال یعنی ۸/ اگست کو پڑھ رہا ہے۔

اس وقت کی شروعات ۸/ اگست شام ۶/ بجکر ۴۷ منٹ سے ہوگی۔ اور یہ وقت ۱۰/ اگست رات دس بجکر ۳۵/ منٹ تک رہے گا۔

جس شخص کو کسی برائی سے بچانا ہو تو اس کا نام لکھیں اور جس برائی سے بچانا ہو اس برائی کا نام لکھیں پھر الگ الگ حروف میں سطر بنالیں، اس کے بعد اس سطر کو الٹ کر دوسری سطر بنائیں۔ یعنی جو پہلی سطر کا آخری حرف تھا اس سے دوسری سطر شروع کرکے اسی طرف سے حرف لکھتے چلے جائیں پھر اس سطر کی تکسیر جفری کریں یعنی ایک حرف ادھر سے اور ایک حرف ادھر سے لے کر سطریں پوری کرتے رہیں یہاں تک کہ نام نکل آئے۔ نام صحیح طور سے جب نکل آئے گی تو جو ہماری الٹی ہوئی سطر تھی آخیر میں بھی بالکل وہی سطر بن جائے گی اس کے بعد ان تینوں سطروں کو قینچی سے کاٹ لیں یعنی پہلی سطر آخری سطر اور درمیان کی تمام سطور۔ ان کی گندے کپڑے میں تین بتیاں بناکر سرسوں کے تیل میں مٹی کے چراغ میں ۳ دن تک جلائیں۔ پہلی سطر کی بتی پہلے دن، درمیان کی سطر کی بتی دوسرے دن اور آخری سطر کی بتی تیسرے دن جلادیں۔ یہ عمل مذکورہ اوقات میں کریں اور بتیاں اگر اس زمانہ میں جلائیں جب چاند عقرب میں ہوتا ہے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ ایک ہی ہفتے میں نتائج برآمد ہوں گے۔

مثلاً اگر زید کو جس کی ماں کا نام نجمہ ہے شراب سے محفوظ کرنا ہو تو سطر اس طرح بنے گی۔

زی د ن ج م ہ ش ر ا ب

اب اس سطر کو اس طرح الٹ دیں گے۔

ب ا ر ش ہ م ج ن د ی ز

اب اس سطر کی تکسیر جفری حسب قاعدہ ہوگی۔

اگر دو شخصوں کے درمیان نفرت ڈالنی ہو تو ان کے نام مع والدہ لکھ کر پھر سطر کو الٹ کر تکسیر جفری کریں گے۔ یہ عمل انتہائی قیمتی عمل ہے جو مذکورہ اوقات میں کرنے سے تیر بہدف ثابت ہوگا۔

شرف قمر

شرف قمر کا وقت بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اس وقت جو بھی مثبت اور مفید عمل کیا جاتا ہے اس میں باذن اللہ بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ اچھے کاموں کے لئے اس وقت کی قدر کریں اور خدمت خلق کے لئے اس وقت کو اہمیت دیں۔ یہاں ہم حضرت کاش البرنیؒ سے استفادہ کرکے تین عمل پیش کررہے ہیں۔ امید ہے کہ ضرورت مند حضرات ان تینوں عمل سے فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ترقی، تسخیر اور فتوحات کے لئے یہ نقش تیار کریں۔

کلمات مقدسہ یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَفِیْعُ جَلَالُهٗ. ان کلمات کے اعداد ۵۹۴ ہیں۔ ان کلمات کا موکل جِنْشَائِیْل ہے اسم الٰہی یارفیع ہے۔

جس شخص کے لئے عمل تیار کرنا ہو اس کا نام مع والدہ اعداد نکال کر مذکورہ اعداد میں شامل کردیں اور حسب قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے تیار کریں۔ اور دو نقش بنائیں۔ ایک بازو پر بندھے گا اور دوسرا گھر میں لٹکے گا اور ۲۱ دن تک عمل کی مجموعی تعداد کے مطابق کلمات مقدسہ کو روزانہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی۔ اپنے کاموں میں ترقی ملے گی اور لوگوں میں مقبولیت بڑھے گی۔ خلق

خدا، محبت اور شفقت کا معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مربع کا نقش بنانے کے لئے کل اعداد میں سے ۳۰ تفریق ہوں گے۔ اس کے بعد جو اعداد باقی رہیں گے انہیں ۴ سے تقسیم کیا جائے گا۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو ۱۳ ویں خانے میں اگر ۲ باقی رہیں تو نوے خانہ میں اور اگر ۳ باقی رہیں تو پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

مال و دولت حاصل کرنے کے لئے اس آیت سے استفادہ کریں۔ یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اس آیت کے اعداد ۲۱۸۶ ہیں۔ موکل ھمقفضائیل ہے اور اسم الٰہی یاغنی ہے۔

اس کا نقش بھی اسی طرح بنے گا۔ طالب کے نام اور والدہ کے نام کے اعداد ان اعداد میں شامل کرکے حسب قاعدہ مربع کا نقش بنایا جائے اور دو نقش بنائے جائیں۔ ایک نقش بازو پر رہے گا اور ایک گھر میں آویزاں ہوگا۔ اس کے بعد طالب کو چاہئے کہ مذکورہ آیت کو عمل کی مجموعی تعداد کے مطابق ۲۱ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ جلد اس کے لئے دولت کمانے اور زندگی کی فراوانی کے راستے کھل جائیں گے۔

اگر کسی شخص کا کوئی کام رکا ہوا ہو یا اس کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں تو اس کو اس آیت سے استفادہ کرنا چاہئے۔

آیت یہ ہے: نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ اس آیت کے اعداد ۸۲۴ ہیں۔ موکل کلمائیل ہے۔ اسم الٰہی یانصیر ہے۔

اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرکے ان میں ۸۲۴ شامل کرلیں اور ۳۰ سے تفریق کرکے باقی اعداد کو ۴ سے تقسیم کردیں اور حسب قاعدہ آتشی چال سے نقش تیار کرلیں۔ نقش دو عدد بنائیں، ایک اپنے بازو پر باندھ لیں اور ایک نقش کو اپنے گھر میں لگالیں اور ۲۱ دن تک عمل کی مجموعی تعدد کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ تمام بندشوں سے نجات ملے گی اور رکے ہوئے کام سب پورے ہوجائیں گے۔

قارئین کی آسانی کے لئے یہاں ہم ایک مثال دے رہے ہیں تاکہ نقش تیار کرنے میں آسانی ہوجائے۔

مثال: سلیم احمد ابن زاہدہ کے لئے بندشیں ختم کرنے کا نقش بوقت شرف قمر تیار کرنا ہے تو وہ اس طرح بنے گا۔

سلیم احمد۔اعداد ۱۹۳
زاہدہ۔اعداد ۲۲
آیت کے اعداد ۸۲۴
کل ۱۰۳۹
قانون کے گھٹے ۳۰

)۱۰۰۹(۲۵۲
۸
۲۰
۲۰
۹
۸
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا نقش میں کسر ہے ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵۲	۲۶۶	۲۶۲	۲۵۹
۲۶۳	۲۵۸	۲۵۳	۲۶۵
۲۵۷	۲۶۰	۲۶۸	۲۵۴
۲۶۷	۲۵۵	۲۵۶	۲۶۱

یہ نقش دو بنیں گے اور سلیم احمد ۲۱ روز تک ۱۰۳۹ مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھیں گے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہر نقش کے نیچے عزیمت لکھنی ضروری ہے۔ عزیمت سے نقش کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

جو نقش ترقی اور فتوحات کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی: یارافع ارفع فلاں ابن فلاں اجب یاجنشائیل بحق لا الٰہ الا اللہ رفیع جلالہٗ جو نقش حصولِ دولت کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی: یاغنی اِغنِ فلاں ابن فلاں اجب یاھَمْقِفْضَائیل (Ham.qifzallu) بحق یغنیھم اللہ من فضلہ جو نقش بندشیں ختم کرنے کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی یانصیر اُنصر فلاں ابن فلاں اجب یا کلمائیل بحق نعم المولیٰ و نعم النصیر

تینوں عزیمتوں میں فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے گا۔ شرفِ قمر کے اوقات ہر ماہ آتے ہیں۔ ان اوقات میں اگر مذکورہ عمل کئے جائیں گے تو انشاء اللہ نتائج بہت جلد برآمد ہوں گے۔ جو لوگ خود یہ نقش نہیں بناسکتے وہ کسی عامل کی خدمات حاصل کریں اور عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کا فائدہ اٹھا کر اللہ کے ضرورت مند بندوں کی مدد کریں۔

ناموں کے اثرات اور ان کے جواہر

روحانی علوم میں ناموں کے نمبر کا ایک خاص اثر گنا گیا ہے، میں بڑے آسان طریقے سے یہ بتا سکتا ہوں کہ کس شخص کے نام کا نمبر اس کے لئے اچھا ہے یا برا یا وہ اس کی زندگی پر کیا اثر ڈالے گا، ہمارے ہاں نام علی نام بے حساب رکھے جاتے ہیں جو چاہا رکھ دیا لیکن اس بات کو کوئی بھی مدنظر نہیں رکھتا کہ نام کا اثر زندگی بھر شخصیت کے ساتھ وابستہ رہتا ہے اور قانون ارتعاش کے تحت اثر انداز ہوتا ہے، اس دنیا کے اندر آواز کے ذریعہ لہروں میں ارتعاش کے پیدا ہونے کا اثر ہی وہ نتیجہ دیتا ہے جس سے وہ ایک خاص قسم کی قسمت کو اپنے ساتھ مخصوص کرلیتا ہے۔

عیسائیوں میں جب پوپ کا انتخاب ہوتا ہے تو اسے اپنا ایک نام انتخاب کرنا ہوتا ہے اس منتخبہ نام سے لاکھوں اس کے چاہنے والے دعاؤں میں اس کا نام لیتے ہیں اور اپنے وقار، قوت اور دنیاوی سہولتوں کے حصول کے لئے اسے واسطہ قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ناموں کو لیں وہ خود فرماتا ہے کہ جو کچھ مانگنا ہو تو مجھے میرے اسماء الحسنٰی کے ذریعے سے پکارو اگر اس کے مکرم رسول ﷺ کا اسم گرامی لیں تو کیا شان ہے دنیا کے کسی دوسرے فرد کی اتنی تعریف نہیں کی گئی نہ کی جائے گی جتنی اس عظیم پیغمبر ﷺ کی کی گئی ہے۔

بہت کم لوگ ہیں جو بچوں کے نام کا انتخاب صاحب علم لوگوں سے کرواتے ہیں۔ اکثر ماں باپ اور اعزا کے رکھے ہوئے نام ہوتے ہیں اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ جو چاہا اور جو پسند آیا رکھ دیا، یہ یاد رکھئے کہ نام کے الفاظ کا ارتعاش کچھ مخفی اثر رکھتا ہے، یہ نام اکثر اوقات بڑے ہوکر بدل بھی جاتے ہیں یا بدل دیئے جاتے ہیں یعنی اس پر وارد ہونے والی ارتعاشی لہروں کو بدل دیا جاتا ہے مثلاً محمد علی جناح کی شخصیت کو لیں محمد علی اور محمد علی جناح میں فرق ہے پہلا ایک نام ہے دوسرا ایک مخصوص نام ہے اس کے بعد نام ختم ہوکر صرف جناح نے جگہ لی پھر جناح بھی ختم ہوا اور قائداعظم پکارے جانے لگے۔ گویا محمد علی جناح نمبر ۳ رتھا پھر جناح یعنی نمبر ۸ ر نے کام کیا یہ عرصہ کے لئے خالص جدوجہد اور مقصد کے تعین کا تھا بالآخر یہ قائداعظم یعنی نمبر ایک بن گئے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

علم الاعداد میں حرف کے نمبر ہوتے ہیں عبرانی میں بھی یہی قواعد تھے۔ قبالہ کی تھیوری ہی حرمت اور نمبروں کی تھی۔ عبرانی زبان میں ہر ایک عدد کی ایک طویل تشریح کی گئی ہے لیکن میں اسے مختصر طریقہ سے بیان کروں گا تاکہ آپ یہ معلوم کرسکیں کہ ہمارا نمبر کیا اثر رکھتا ہے۔

نمبر ایک

یہ خوش قسمت نمبر ہے، یہ ذاتی جاہ طلبی لاتا ہے کامیابی اور امارت پسندی اور اعلیٰ کارکردگی کا مظہر ہے۔

نمبر دو

یہ نمبر ایک جتنا خوش بختی کا نمبر نہیں ہے کیوں کہ اس میں انتہائی جدوجہد سے بھی واسطہ پڑتا ہے یہ ایک مہذبانہ آلسک اور متلون مزاج فطرت ظاہر کرتا ہے اور اکثر اسے متنازعہ نمبر بھی مانا گیا ہے جو دوسروں کے لئے مسئلہ بنتا ہے اس نمبر کی بدقسمتی کی زد میں جو لوگ آتے ہیں ان کا انجام بھی غیر فطری موت ہے مثلاً فرانس کے بادشاہ چارلس دوم کو زہر دیا گیا، انگلینڈ کا ایڈورڈ دوم مارا گیا ولیم دوم حادثہ کی نذر رہا جن لوگوں میں اس نمبر کی قوت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے وہ اس نمبر کی نحوست پر حاوی ہوجاتے ہیں۔

نمبر تین

یہ ایک طاقور نمبر ہے اور وہ تمام مرد و خواتین جن کے نام کا نمبر تین ہوتا ہے وہ خوش بخت ہوتے ہیں اور وہ ہر شعبہ میں اور کام میں ترقی کرتے ہیں جس کو بھی وہ اختیار کرلیں، یہ تین، چھ، نو میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتا ہے نمبر تین مشتری سے متعلق ہے وہ دوسروں پر حکومت اور اقتدار کو ظاہر کرتا ہے ان لوگوں کو تین بارہ، اکیس اور تیس تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے چاہئیں۔

میں نے پڑھا تھا کہ مغرب کے ایک بادشاہ کا نام بسمارک تھا اس کے نام کا نمبر تین تھا اس نے زندگی میں تین لڑائیاں لڑیں، اس کے تین بچے تھے، اس کی فوج کا نشان پھول کی تین پتیاں تھیں اس کو اتنا

وہم تھا کہ وہ اپنے ہر کام میں تین کے لئے جوڑ توڑ کرتا رہتا تھا۔

نمبر چار

یہ روحانی اور اسراری طریقوں میں خاص کام کرتا ہے دنیاوی نقطہ نظر سے یہ کوئی خاص خوش بختی کا نمبر نہیں یہ ان لوگوں کے لئے خوش بختی نہیں لاتا۔ جو غلط انداز فکر اختیار کرتے ہیں غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں یا زندگی میں تنہائی پسند ہوتے ہیں، کیوں کہ نمبر چار والے محنتی ہوتے ہیں اور کام کے لئے دل سے کام لیتے ہیں لیکن ان کے پلان عموماً دوسرں کے پلان کے مطابق نہیں ہوتے۔ انعامی اسکیموں میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا، ان کا نمبر یہ بتاتا ہے کہ کماؤ محنت کرو اور کھاؤ۔ محبت رومان میں ناکام رہتے ہیں رنج وغم اٹھاتے ہیں یا غیر معمولی تجربہ سے ہو کر گزرتے ہیں ان لوگوں کو چاہئے وہ اپنے مستقبل کے لئے تخیلی اندازوں کو قائم نہ کریں بلکہ اپنی دنیا اپنے ہاتھوں سے بنائیں اور پھر ان کا رب جو دے اس پر قناعت کریں۔

نمبر پانچ

اس نمبر کو جادو اثر قرار دیا گیا ہے یونانی اور رومی اس کا نقش پہنتے تھے جو پانچ پہلو کے ایک ستارہ کی شکل کا ہوتا تھا۔ زمانہ قدیم سے اسے پاس رکھنا بابرکت سمجھا جاتا ہے۔ یہ نمبر ان لوگوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے جو تبدیلیوں کو پسند کرتے ہیں اور رسم ورواج کی پابندیوں سے آزاد رہنا چاہتے ہیں، مہم بازی اور خطرات کو دعوت دینے والے ہوتے ہیں لیکن وہ لوگ جو عام قسم کی زندگی گذارتے ہیں ان کے لئے یہ نمبر کوئی خاص اثر ظاہر نہیں کرتا۔

نمبر چھ

اس کی کل قوت ساحرانہ قدروں کی ملکیت گنی جاتی ہے، چھ کونا ستارہ جو دو تکونوں سے مل کر بنتا ہے اور جسے مہر سلیمانی بھی کہتے ہیں اسی نمبر سے متعلق ہے یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ وہ تمام لوگ جن کا نام تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے ان کی تاریخ پیدائش میں نمبر چھ تھا اور اکثر کے نام کے کا نمبر بھی چھ تھا مثلاً چھ، پندرہ، چوبیس تاریخ میں پیدا ہونے والوں کو تلاش کیا جائے تو نپولین کی پیدائش پندرہ اگست تھی ملکہ وکٹوریہ کی چوبیس مئی آلیور کیا مویل چوبیس جنوری اور فرڈرک اعظم کی چوبیس مئی تھی۔

میں ایسے ہزاروں نام گنا سکتا ہوں جن کی مضبوط قوت مقناطیسی دنیا میں عظیم کام کر گئی اور وہ سب چھ نمبر کے ماتحت تھے محبت عزت مرتبہ اور طاقت پر ان کی حکومت تھی ساحرانہ اور روحانی علوم میں چھ نمبر کو اس نوجوان کی صورت میں دکھایا جاتا ہے جو دو عورتوں کے درمیان کھڑا ہے ان میں سے ایک عورت سے مراد آواز ہے اور دوسری سے حسنِ سیرت، اس سے ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مضبوط جنسی احساس ان دونوں میں سے کسی طرف جھک سکتا ہے لہٰذا چھ نمبر اور اس کے تمام اعلیٰ نمبر پندرہ، چوبیس، تینتیس وغیرہ (قانون کے مطابق) بہت خوش بختی کے نمبر ہیں۔

نمبر سات

ہر عمر کا آدمی سات نمبر کو اس کے باطنی اثرات کے لحاظ سے مقدس گنتا ہے اور اسے خوش آمدید کہتا ہے درحقیقت یہ نمبر اسراری قوتوں اور عارفانہ محبت سے وابستہ ہے قدیم لوگوں نے سات کے نمبر کو کائنات کی اکثر تقسیم میں پایا اور اس کا اظہار کیا مثلاً سات رنگ، موسیقی کے سات سر، سات زمینیں، سات آسمان، سات کواکب، ہفتہ کے سات دن، ہندوؤں کے نقطہ سے سپت رشی، سپت سندھو اور عیسائیوں کے نقطہ نظر سے حضرت داؤدؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک سات نسلوں وغیرہ میں سات کا عدد ہی کام کرتا نظر آتا ہے۔

اسی طرح جادو میں بھی اس کا اثر حیرت انگیز پایا جاتا ہے دراصل مخفی روحانی ترقیوں کی سربلندی تک یہی نمبر وابستہ ہے اس کے علاوہ بھی سات نمبر سے بہت سی چیزیں وابستہ ہیں لیکن جس شخص کا نمبر سات ہو وہ اپنے مخفی روحانی اور ذاتی صفات میں اس شخص کے اندر قائم ہو جائیگا ایسا شخص روحانی اور مذہبی قدروں کی دل میں عزت رکھے گا اور ایسے ہی لوگوں کی صحت اور باتوں کو پسند کرے گا مذہبی آدمی ہوگا اگر اس نمبر کا اثر اعلیٰ ہوا تو روحانی آدمی ہوگا۔

نمبر آٹھ

اکثر لوگوں نے اس کی تشریح میں مشکل سی محسوس کی ہے اس لئے کہ الفاظ کے زاویئے سے ہیر پھیر سے اس کے معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں یہ نمبر دو دنیاؤں سے وابستہ ہے یہ دو برابر نمبر چار اور چار سے مل بنا ہے ابتدائی دور زمانہ سے ہی یہ ناقابلِ تسخیر (ہاتھ سے نکلا ہوا) مقصد سمجھا گیا ہے دونوں صورتوں میں انفرادی زندگی میں بھی اور بطور اجتماعی زندگی کے بھی علم نجوم میں اسے زحل کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے جو کہ بدقسمتی کا استارہ ہے۔ دراصل اس کا حامل بدقسمت نہیں ہوتا لیکن وہ زیادہ تر مقدر پر بھروسہ کرنے والا ہوتا ہے اور آسمان سے برسنے والے

بادلوں کی طرف لولگائے رکھتا ہے۔

اس نمبر کی فطرت ایک طرف تو معاشرتی انقلاب کی ہے خود رائے ضدی اور کروی کا اختیار دیتا ہے دوسری طرف یہ فلاسفی فہم اور سوچ سے وابستہ ہے مذہبی عقیدت اور مقصود میں انتہائی غور خوض لاتا ہے کسی اصول یا معاملہ کی حمایت میں سرگرمی سے حصہ لینا اور عین اسی وقت یا اسی دوران اپنی تمام کوششوں کو غیر معمولی طور پر مقصد کے حوالہ کردینا نمبر آٹھ کی فطرت ہے۔ وہ تمام لوگ جن کا نمبر آٹھ ہے وہ صاف طور پر ایسی زندگی سے وابستہ ہیں جو دوسروں سے مختلف ہوتی ہے وہ الگ نظریہ رکھتا ہے اور بہت غلط فہمیاں دیتا ہے اور گاہ بہ گاہ وہ اپنے اچھے افعال کا انعام بھی حاصل کرتا ہے اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے اسی میں مصروف رہتا ہے۔

وہ لوگ جن کا پلان یا طریق کا نمبر آٹھ کے حقیقی خصائل سے گراہوا ہوتا ہے یا کمزور ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے وہ انسانی منصفانہ قدروں سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں اور بعض کی زندگی کا انجام عبرت انگیز ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اسی نمبر کی اعلیٰ اور مکمل قدروں سے وابستہ ہوتے ہیں وہ غلط تعبیر کے نظریہ (یعنی کسی امر کے منشاء کو غلط سمجھنا) اور ربانی انصاف سے قبل ہی المیہ سے دوچار ہونے کے نظریہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کرنا کہ ان دونوں طرح کے نمبر آٹھ کی قوتوں سے یہ شخص کس نظریہ کا حامل ہے تو اس کو چاہئے کہ اپنی تاریخ پیدائش کے نمبر سے موازنہ کرے اگر دونوں طرح سے وہ نمبر ۸/ر کے ماتحت نام کا عدد بھی آٹھ ہے اور تاریخ پیدائش بھی آٹھ ہے تو اس کو کسی قسم کے المیہ سے ضرور واسطہ پڑے گا۔ لہذا اگر ہم کسی ایسے شخص سے ملیں جس کا نمبر ۸/ر ہو یا اس نمبر سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہوں تو وہ ہمیشہ اہم واقعات کی کانٹ چھانٹ میں لگا رہے گا۔ یا اگر نمبر چار بھی عموماً ساتھ پایا جائے (نمبر چار قضا وقدر سے وابستہ ہے) تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایسے شخص کے سامنے ہیں جو تقدیر کے ہاتھوں کھلونا بنا ہوا ہے۔ مجھے ایک ایسے شخص کے حالت کے مطالعہ کا موقع ملا تھا جو چار اور آٹھ ہر دو نمبروں کے اثرات سے وابستہ تھا یعنی عقیدہ قضا وقدر کا حد سے زیادہ قائل تھا۔ وہ ۴۸ برسال کی عمر میں ایک حادثہ کا شکار ہوا جبکہ چار اور آٹھ دونوں اس کی زندگی میں پہلی بار مشترک واقع ہوئے تھے۔

نمبر نو

نمبروں کے پر اسرار رازوں میں سے ایک کا حامل ہے نمبر سات، روحانی قوتوں سے وابستہ ہے تو نمبر نو ہر امر میں فزیکل قوت سے متعلق ہے اور مادی قدروں سے وابستہ ہے اگر اس نمبر کا محتاط طریقہ سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ملکی انقلاب بھی برپا کرتا ہے یہ آزادی چاہنے والوں کا نمبر ہے۔ انسانی ذہن صدیوں سے اس معمہ کو سمجھنے کی کوشش کررہا ہے کہ نمبر نو قدرے مختلف نمبر ہے اور ۶۶۶ کا مفرد نمبر بھی نو ہے لیکن یہ انسان سے کیوں متعلق ہے؟ یہ حقیقت ہے کہ انقلاب صرف آدمی ہی پیدا کرسکتا ہے لیکن مار دھاڑ حیوانی فعل ہے۔

نمبر نو کے باطنی معنی مخفی اور پر اسرار کے ہیں وہ آدمی جس کا نمبر نو ہے وہ اوائل عمر میں ہی حالات سختی سے مقابلہ کرتا ہے اور کرسکتا ہے۔ اگر وہ ملک میں کوئی معزز اور بااختیار پوزیشن حاصل کرلے تو وہ ایک نمایاں کردار ادا کرتا ہے یا جنگ کا سبب پیدا کرتا ہے۔

وہ لوگ جن کی پیدائش کا نمبر نو ہے یا تاریخ پیدائش کا نمبر نو وہ عموماً خوش بخت ہوتے ہیں بشرطیکہ وہ پرامن زندگی یا اکتا دینے والی یک رنگ زندگی کو پسند نہ کریں۔ تاریخ میں مندرجہ ذیل لوگ نمبر نو پر پریذیڈنٹ روزویلٹ پیدائش ۲۷ر اکتوبر۔ یولیسیس ۲۷ر اپریل۔ جب نام کا نمبر اور پیدائش کا نمبر جمع کرنے سے بھی نمبر نو ہی رہے نمبر اور تاریخ مل کر خواہ نمبر کچھ ہی ہوجائے پھر بھی وہ اہم ہی گنا جاتا ہے۔

ہمارے نظام شمسی میں نو کواکب ہیں ہم اپنے حساب میں بھی نو نمبر کو اہم خیال کرتے ہیں اس کے بعد تمام نمبروں کو دہرانا ہی ہوتا ہے۔ اعداد میں ایک سے نو تک بنیادی عدد ہیں اور اس علم میں نو سے زیادہ عدد نہیں رکھا جاتا، بڑھ جائے تو پھر مفرد کرلیتے ہیں۔ مثلاً دس کا مفرد ایک، گیارہ کا دو، بارہ کا مفرد تین ہے علیٰ ہذالقیاس۔ اور اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

حروف اور نمبروں کی جدول

مسلمانو کا چاہئے کہ وہ اردو ابجد سے اپنا نمبر نکلالیں اور انگریزوں کو چاہئے کہ وہ انگلش کی ابجد استعمال کریں۔

اردو ابجد	عدد	انگریزی ابجد
ای ق غ	۱	AIJQY
ب ک ر	۲	BKR
ج ل ش	۳	CGLS
د م ت	۹	DMT

ون ث	۵	EHNX
وس خ	۶	UVW
زع ذ	۷	OZ
ح ف ض	۸	FP
ط ص ظ	۹	

مثلاً احمد دین کا نمبر نکالنا ہو تو (الف کا ۱ر ح کے ۸ر م کے ۴ر د کے ۴ر ی کے ۱ر اور ن کے ۵ر) کل ستائیس ہوئے ۲۷ر مفرد نمبر ۷+۲=۹ ہوا پس احمد دین کا نمبر ۹ر ہے۔ تاریخ کے دن کا مفرد نمبر بھی اسی طرح حاصل کریں مثلاً کسی کی ۲۵ر تاریخ ہے تو سات نمبر ہوا تاریخ پیدائش کا نمبر نکالنے کے لئے تاریخ ماہ اور سن کا نمبر لینا چاہئے۔

مثلاً ۲۳ جون ۱۹۶۰ کا نمبر نکالنا ہے تو ۲۳ر کا نمبر ۵ر جون کا نمبر ۶ر اور سن کا نمبر ۰+۶+۹+۱=۱۶ = ۲۷ر ہوا اور ۲۷ر کا مفرد عدد نو ہے پس اس تاریخ پیدائش کا نمبر ۹ر ہے۔ مندرجہ بالا تفصیل نام کے اعداد کی ہے اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا نمبر نام کے مطابق ہو یا نام اور تاریخ کا نمبر یا تاریخ پیدائش کا نمبر ملا کر ایک ہی نمبر نکلے جو نام کا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نمبر کا زیادہ اثر اس پر ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

ناد علی کے خواص

یا اللہ   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   محمد

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِیْ النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِكَ یَامُحَمَّدُ بِوِلَایَتِكَ یَامُحَمَّدُ بِوِلَایَتِكَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ.

جو شخص ہر روز ستتر (۷۷) مرتبہ نادعلیؓ پڑھے تو ابواب علوم وحکمت اس پر ظاہر ہوں گے۔ اگر کوئی شخص ایک سو چالیس (۱۴۰) مرتبہ نادعلیؓ پڑھے گا۔ تو اس پر (۱) امور غیب ظاہر ہوںگے۔ قید سے رہائی پانے کے لئے ہر روز سولہ (۱۶) مرتبہ پڑھے مہمات کے انجام اور اتمام کے واسطے ہر روز سولہ (۱۵) مرتبہ پڑھے۔ دفع دشمناں کے لئے اٹھ روز تک ہر روز سترہ (۱۷) مرتبہ پڑھے۔ دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے بیس (۲۰) دن تک ہر روز اٹھارہ (۱۸) مرتبہ پڑھے۔ اور اس کی طرف پھوک مارے اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ترقی عہدہ اور توجہ حکام کے لئے چھ (۶) روز تک ہر روز سولہ (۱۶) مرتبہ پڑھے۔ افزائش اقبال اور حصول مطالب کے لئے سولہ (۱۶) روز تک ہر روز پچاس (۵۰) مرتبہ پڑھے۔ عداوت اور جھگڑے دور کرنے کے لئے بیس (۲۰) دن تک ہر روز تیس (۳۰) مرتبہ پڑھے۔ اگر کسی کو سانپ نے کاٹا ہو تو سات (۷) مرتبہ نادعلیؓ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔ اگر بچھو نے کاٹا ہو تو سات (۷) مرتبہ پڑھ کر اس مقام پر پھونکے زہر دور ہو جائے گا۔ جو شخص ہر روز چالیس (۴۰) مرتبہ پڑھے گا۔ وہ مرگ مفاجات سے بے خوف رہے گا۔ اگر کسی بچے کو آسیب ہو تو نادعلیؓ گیارہ (۱۱) مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کرے جلد شفا پائے گا۔ نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے تین دن ہر روز ۲۰ مرتبہ پڑھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طب و صحت

مفید سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

ناخنوں سے بیماریوں کی شناخت

ناخن آپ کی صحت اور خوبصورتی کا بہترین آئینہ ہے۔ ناخنوں کا از خود کوئی رنگ نہیں ہوتا۔ وہ ٹرانسپرنٹ ہوتے ہیں۔ تندرست حالت میں ناخنوں کا رنگ جو موتیوں کی طرح گلابی دکھائی دیتا ہے وہ ناخن کے نیچے کے تندرست خون کے باعث چمکتا ہے۔ اگر آپ کسی ناخن کو زور سے دبا کر دیکھیں تو وہ خون کے اِدھر اُدھر سمٹ جانے کے باعث دودھیا رنگ کا دکھائی دینے لگتا ہے۔

جن لوگوں میں خون کی کمی ہوتی ہے یا جو تناؤ میں مبتلا ہوتے ہیں یا افسردہ رہتے ہیں، ان کے ناخن گلابی نہ ہوکر زرد یا سفید نظر آتے ہیں۔ چکنے، سفید، دھبے یا دھاریوں والے ناخن آپ کی تندرستی اور خوبصورتی کی صحیح شناخت ہیں۔

دل کی بیماری: انگلیوں کے آخری سرے کے اوپر ناخن مڑے ہوئے ہونا دل یا پھیپھڑوں کی بیماریوں کی علامت ہے۔

اعصابی کمزوری: ناخن ٹیڑھے یا تو شکل کے ہوں تو خون کی کمی میں مبتلا ہونے کے باعث ایسا ہوتا ہے۔ ناخنوں میں آڑے اُبھار پیدا ہونا ناخنوں کے اضافے میں رکاوٹ سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کمزور یا خاص کر زیادہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہوتا ہے۔

کبھی کبھی بغیر ناخنوں کی انگلیوں والے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس علامت والے بچے میں عموماً پیدائشی گنجا پن پایا جاتا ہے۔

ناخن ٹوٹنا: اگر ناخن ٹوٹے، پھٹے، جلد سے الگ ہو گئے ہوں تو سرسوں کے نیم گرم تیل میں انگلیاں دس منٹ تک ڈبوئیں، بعد میں آہستہ آہستہ ملیں، جس سے ان میں خون کا دورہ ہو۔ اگر آپ کے ناخن آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں تو کیلشیم والا کھانا اور دودھ زیادہ مقدار میں لیں۔ ناخنوں کی ہر طرح کی شکایتوں میں دودھ مفید رہتا ہے۔

کیلشیم کی کمی: ناخنوں میں کھردرا پن ہے، ہموار پن نہیں ہے، چھوٹے بچے ناخن چباتے ہیں، یہ سب کیلشیم کی کمی سے ہوتا ہے۔ کیلشیم کی کمی سے ناخن چھوٹے رہ جاتے ہیں اور چمک جاتی رہتی ہے، یا ناخن بڑھتا ہے تو بہت پتلا اور ملائم رہتا ہے۔

لیموں: اگر آپ کے ناخن نہ بڑھتے ہوں تو گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر اس میں پانچ منٹ انگلیاں رکھیں، پھر فوراً ہی ہاتھ ٹھنڈے پانی میں رکھیں، اس سے ناخن بڑھنے لگیں گے۔

ناخنوں پر لیموں کا رس لگانے سے وہ بہت مضبوط اور خوبصورت رہتے ہیں، انگلیوں کو دھوکر ان کا اگلا حصہ لیموں میں رگڑ کر خشک کرلیں۔

بستر پر پیشاب کرنے کی بیماری کا غذائی علاج

(ENURESIS)

آنولہ: ایک گرام پسا ہوا آنولہ، ایک گرام پسا ہوا سیاہ زیرہ اور دو گرام پسی ہوئی مصری ملا کر پھانک لیں، اوپر سے ٹھنڈا پانی پئیں، بستر میں پیشاب کرنے کی بیماری دور ہوجائے گی۔

جامن: جامن کی گٹھلی کو پیس کر ایک چائے کا چمچ بھر کر پانی سے پھانک لیں، اس سے بستر میں پیشاب کرنے کا مرض دفع ہوجاتا ہے۔

چھوہارا: بچہ بستر میں پیشاب کرتا ہو تو روزانہ رات کو چھوہارے کھلائیں، دن میں دو بار چھوہارے کھلائیں، رات کو چھوہارے کھلا کر دودھ پلائیں۔ بوڑھے آدمی بار بار پیشاب کے لئے جاتے ہوں تو روزانہ چھوہارے کھلائیں، دن میں دو بار چھوہارے کھلائیں، رات کو چھوہارے کھلا کر دودھ پلائیں۔

تل: ۵۰ گرام سیاہ تل، ۲۵ گرام اجوائن، ۱۰۰ گرام گڑ میں ملالیں، اسے ۸ گرام صبح اور شام کو ۸ گرام روزانہ دینے سے بار بار پیشاب جانا اور بچوں کا بستر پر پیشاب کرنا بند ہوجاتا ہے۔

اخروٹ: جو بچے بستر پر پیشاب کرتے ہیں، انہیں دو اخروٹ اور بیس گرام کشمش روزانہ دو ہفتے کھلائیں۔ اس سے بچے بستر پر پیشاب کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

شہد: سوتے وقت شہد کا استعمال کراتے رہنے سے بچوں کی نیند میں پیشاب نکل جانے کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

اسقاط حمل

(ABORTION)

تین ماہ سے پہلے اگر حمل گرتا ہے تو اسقاط حمل کہلاتا ہے۔ جب اسقاط حمل ہوتا ہے تو خون ڈسچارج ہونے لگتا ہے۔ صرف خون ڈسچارج ہی ہوتا ہے تو یہ "تھری ٹینڈ ابورشن" (Threatened Abortoon) کہلاتا ہے۔ اگر خون ڈسچارج کے ساتھ درد ہے تو اسقاط حمل ہونے کا زیادہ امکان رہتا ہے۔

وجوہات: نئی بیماریاں، جیسے نمونیہ، متعددی بخار، پرانی بیماریاں، جیسے سفلس، ٹی بی، بچہ دانی سے متعلقہ خرابی، پیٹ پر چوٹ لگنا، خوف، ذہنی صدمہ، بچے کا ٹھیک طریقے سے ارتقاء نہ ہونا۔ اسقاط حمل کا رجحان، وٹامن ای کی کمی، نکاسی گلینڈز کی خرابی وغیرہ کئی وجوہات سے بھی اسقاط حمل ہوتا ہے، اگر کسی عورت کو لگاتار دو بار حمل گر چکا ہو تو، اگلا حمل بھی گرنے کا امکان ہو سکتا ہے۔ تین بار حمل گرنے پر تو چوتھی بار اسقاط حمل کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ ٹی بی مبتلا عورتیں جو نازک، نرم فطرت کی ہوتی ہیں، عموماً حمل گراتی ہیں۔

اسقاط حمل روکنے کا معاون علاج

جس عورت کو اسقاط حمل ہوتا ہو، اسے بھاری بوجھ نہیں اٹھانا چاہئے، آرام کرنا چاہئے۔ خون ڈسچارج میں پیٹ درد ہونے پر تو مکمل آرام کرنا چاہئے۔ خون ڈسچارج کی حالت میں چارپائی کے پایوں کی طرف کے پایوں کے نیچے اینٹ لگا کر اونچا کر دینا چاہئے، جو وجہ سمجھ میں آئے اسے دور کرنا چاہئے۔ مباشرت نہیں کرنی چاہئے۔ ماں کو صحت مند رہنا چاہئے، صحت مند ماں ہی صحت مند بچے کو پیدا کر سکتی ہے۔

علاج: جن کا بار بار حمل گرتا ہو، انہیں استقرار حمل کے پہلے ماہ ہی سے علاج شروع کر دینا چاہئے، جن کو اسقاط حمل کا رجحان ہو، ان کو بغیر حمل کے ہی اسقاط حمل روکنے والی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔

وٹامن "ای": یہ گیہوں اور دوسرے بیجوں کی پھوٹتی کونپلوں میں ملتا ہے۔ نرم پتوں اور دودھ میں ملتا ہے۔ استقرار حمل کے لئے یہ ضروری ہے۔ وٹامن "ای" کی کمی سے مرد میں جرثوموں کو پیدا کرنے والی تھیلی برباد ہو جاتی ہے، جن مردوں کے مادہ تولید میں جرثومے نہیں ہوتے انہیں وٹامن "ای" باقاعدہ لینا چاہئے۔

غذا سے علاج

گیہوں: گیہوں کو بارہ گھنٹے پانی میں بھگوئیں، پھر گیلے موٹے کپڑے میں باندھ کر چوبیس گھنٹے رکھیں، ان میں کونپلیں نکل آئیں گی، ان کونپلوں والے گیہوں کو کچا ہی کھائیں، ذائقے کے لئے کشمش یا چینی ملا سکتے ہیں۔ اس کونپلوں والے گیہوں میں بھرپور وٹامن "ای" ہوتا ہے۔

پستہ: پستے میں بھی وٹامن ای ملتا ہے۔ وٹامن ای حمل گرنے کو روکتا ہے۔

انار: ۶۰ گرام انار کے پتے پیس کر پانی میں چھان کر پلانے اور پتوں کا رس پیڑو پر لیپ کرنے سے حمل گرنا رک جاتا ہے۔

سنگھاڑا: بچہ دانی کی کمزوری سے حمل نہیں ٹھہرتا۔ حمل گر جاتا ہے اس میں کچھ ہفتے تازہ سنگھاڑے کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

چنا: اگر اسقاط حمل کا خون ہو تو سیاہ چنے کا کاڑھا پلائیں۔

پھٹکڑی: پسی ہوئی پھٹکڑی چوتھائی چمچ ایک کپ کچے دودھ میں ڈال کر گھول کر پلانے سے اسقاط حمل رک جاتا ہے۔ اسقاط حمل کے وقت جب درد، خون ڈسچارج ہو رہا ہو تو ہر دو دو گھنٹے بعد ایک خوراک دیں۔

سونف: اگر بار بار حمل گرتا ہو تو استقرار حمل کے بعد ۶۲ گرام سونف، ۳۱ گرام گلقند پیس کر پانی ملا کر ایک بار روزانہ پلانے سے اسقاط حمل نہیں ہوتا۔

پورے حمل کے دوران میں سونف کا عرق پیتے رہنے سے حمل قائم رہتا ہے۔

جو: ۱۲ گرام جو کا چھنا ہوا آٹا، ۱۲ گرام سیاہ تل اور ۱۲ گرام شکر باریک

پیس کر شہد ملا کر چاٹنے سے اسقاط حمل نہیں ہوتا۔

سیلان رحم (لیکوریا)

(LEUCORRHOEA)

یہ عورتوں کے پوشیدہ عضو سے بہنے والا پانی جیسا سیلان ہے۔

سیلان رحم یا لیکوریا کوئی بیماری نہیں ہے، بلکہ کئی بیماریوں کا نتیجہ ہے۔

اچھی صحت بنائے رکھنا، مکمل صفائی، ہلکی ورزش، قبض دور کرنا، چائے، میدہ، تلی ہوئی چیزوں کو ترک کرنا، پھل سبزیاں کھانا لیکوریا کو دور کرنے کے طریقے ہیں۔ غصہ، جنسی خواہش، رنج وغم، تفکرات وغیرہ ذہنی پریشانیوں سے بچنا چاہئے۔

غذا سے علاج

آنولہ: ۳ گرام پسا ہوا آنولہ، گرم شہد میں ملا کر روزانہ ایک بار ۳۰ دن لینے سے سیلان رحم میں فائدہ ہوتا ہے، کھٹائی کا پرہیز رکھیں۔

۲۰ گرام آنولے کا رس شہد میں ملا کر ایک ماہ لگاتار پینے سے سیلان رحم میں مفید ہے۔

کیلا: کیلا کھا کر اوپر سے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے سیلان رحم میں فائدہ ہوتا ہے۔

ایک کیلا ۸ گرام گھی کے ساتھ صبح شام دو بار دس دن تک کھائیں، کیلے کی دودھ میں کھیر بنا کر کھا سکتے ہیں۔ کچے کیلے کی سبزی بنا کر کھائیں۔ ۲ کیلے اور ۳ چمچ شہد ملا کر کھائیں۔

فالسہ: سیلان رحم میں فالسہ مفید ہے۔

ٹماٹر: ٹماٹر کا استعمال سیلان رحم میں مفید ہے۔

سنگھاڑا: سنگھاڑے کے آٹے کا حلوہ کھانے سے سیلان رحم اور روٹی کھانے سے سیلان رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

انار: انار کے تازہ پتے ۳۰ اور ۱۰ سیاہ مرچ پیس کر آدھا گلاس پانی میں گھول کر چھان کر روزانہ صبح وشام پئیں۔

چاول: آدھا کپ چاول، ایک کپ پانی میں بھگو دیں۔ ۱۰۰ گرام مونگ توے پر سینک کر پیس کر شیشی میں بھر لیں، ایک چمچ مونگ کا یہ چورن بھیگے ہوئے چاول کے پانی کے ایک کپ میں حل کر کے روزانہ ایک بار پئیں۔ سیلان رحم میں فائدہ ہوگا۔

چنا: بھنے ہوئے چنے پیس کر ان میں گڑ ملا کر کھائیں، بعد میں دودھ میں دیسی گھی ملا کر پینے سے سیلان آنا بند ہو جائے گا۔

مسور کی دال: مسور کی دال آٹے کا چورن، ملیدہ بنا کر کھانے سے سیلان رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پھٹکڑی: سیلان رحم اور خون کی سیلان میں چوتھائی چمچ پسی ہوئی پھٹکڑی پانی سے روزانہ تین بار پھانک لینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھٹکڑی کے پانی سے پوشیدہ عضو کو گہرائی تک صبح وشام دھوئیں، پچکاری دیں۔

زیرہ: سیلان رحم ہونے پر زیرہ بھون کر چینی کے ساتھ کھائیں۔

سونٹھ: ۱۰ گرام سونٹھ، ۲۵۰ گرام پانی میں ڈال کر اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر پئیں، اس طرح تین ہفتے تک پئیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس اور شہد برابر مقدار میں ملا کر صبح وشام کو پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تلسی کے رس میں زیرہ ملا کر گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ تلسی کے پتوں کے رس میں مصری ملا کر استعمال کرنے سے سیلان رحم ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ضروری اعلان

ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے اگست کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ اگست وستمبر کا مشترکہ شمارہ انشاء اللہ عید کے بعد ہی منظر عام پر آئے گا۔

انتظار کی زحمت نہ فرمائیں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

قوم کے خیر خواہوں سے، قوم کے نونہالوں کے لئے

ایک دردمندانہ اپیل

ہندوستان کے موجودہ حالات میں ہوش وعقل کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کریں اور انھیں اس قابل بنائیں کہ بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجائیں اور کسی کے محتاج نہ رہیں۔

تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے لئے کثیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر ماں باپ اپنے بچوں کو اس لئے تعلیم نہیں دلا پاتے ان کی آمدنی محدود ہوتی ہے اتنی محدود کے وہ اس آمدنی سے اپنے بچوں کا صرف پیٹ پال سکتے ہیں ان کی تعلیم وتربیت کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے۔

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے مسلمانوں میں ایسے خیر خواہ فیاض اور سخی لوگ پیدا کئے ہیں جو قوم کے ہزاروں مسائل کو حل کرنے لئے اپنی ہوئی محنت کی کمائی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے لئے اور قوم کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے لئے دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔

مصروفیت کی وجہ سے خیر خواہ حضرات مستحق لوگوں اور مستحق بچوں کو تلاش نہیں کرسکتے اس لئے ایسے رفاہی اداروں کی مدد حاصل کرنا پڑتی ہے۔ جو مخیر حضرات کی رقومات حقداروں تک پہنچا سکیں۔ ہمارے ملک میں بے شمار رفاہی ادارے قوم کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ان ہی اداروں میں سے ایک ادارہ ''ادارہ خدمت خلق'' بھی ہے جو مخیر حضرات کی رقومات حقداروں تک نہایت ہی احتیاط کے ساتھ پہونچاتا ہے۔ اگر آپ قوم کی بھلائی اس کے استحکام اور اس کی ترقی کے خواہش منداور ان بچوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں جو تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں لیکن اخراجات برداشت نہ کرنے کی وجہ سے اپنا بچپن بھی داؤ پر لگارہے ہوں اور اپنی جوانی بھی۔ اگر قوم کے اس درد کو قوم کے بچوں کے اس کرب کو جو صحیح معنوں میں بیان بھی نہیں کیا جاسکتا اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں تو پھر سوچنے مت بلا تامل اپنی مدد کا ہاتھ بڑھائیں، قوم کے نونہالوں کو کسی قابل بنانے کے لئے اپنی محنت کی کمائی کا کچھ حصہ غیور قوم کے اُن بچوں کے لئے خرچ کردیں جو بچے محض غربت کی وجہ سے اسکولوں کے اخراجات برداشت نہیں کرپاتے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے ارمانوں کا گلا گھونٹ لیتے ہیں۔

اگر آپ ضرورت مند بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں تو ادارہ خدمت خلق کے اس اکاؤنٹ میں اپنی رقم منتقل کریں۔ انشاءاللہ آپ کی رقم قوم کے مستحق بچوں تک پہنچادی جائے گی۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا۔ کہ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

اپیل، منجانب

ادارہ خدمت خلق، اکاؤنٹ نمبر: 01910100186 آئی سی آئی بینک برانچ سہارنپور
اپنی رقم ڈالنے کے بعد اس موبائل نمبر پر اپنا نام اور ایڈریس ایم ایس کریں۔ 09897916786

جاری کردہ: دفتر تنظیم وترقی ادارہ خدمت خلق دیوبند (یوپی)

زبان کی حفاظت

میرے معزز مسلمان بزرگو عزیز بھائیو اور امت مسلمہ کی مقدس اؤں اور بہنوں! اللہ رب العزت نے انسانی جسم کے اندر مختلف قسم کے اعضاء رکھے ہیں۔ ان میں سے ہر عضو کی اپنی قیمت ہے، آنکھ کی یت اپنی جگہ ہے، جس کے پاس نہ ہو اسے اس کا احساس ہوتا ہے کہ اں کی کیا قدر و قیمت ہے؟ اسی طرح میرے دوستوں! زبان (قوت گویائی) بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ان ساری نعمتوں سے مقصود یہ ہے کہ ان سے وہ کام کئے جائیں ن سے اللہ راضی ہو رہے، ان کا استعمال اس انداز میں ہو جس سے اللہ راضی ہو جائے۔

ہر عضو کی اپنی اپنی قدر و منزلت ہے مگر انسانی جسم میں دو چیزیں دل اور زبان) ایسی ہیں کہ یہ اگر خیر (بھلائی) میں استعمال ہوں تو ان سی بہترین چیز کوئی نہیں اور اگر شر (برائی) میں استعمال ہوں تو ان سی بری چیز کوئی نہیں۔ جب زبان سے : "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" کہا جاتا ہے تو ان کلمات کے ادا کرنے سے آدمی ساری دگی کی گندگیوں سے نکل کر پاکیزگی والی زندگی میں آجاتا ہے چاہے ں نے اپنی زندگی کے سو (۱۰۰) سال کفر میں ہی کیوں نہ گزارے ں۔ بول تو یہ بھی زبان ہی کے ہیں لیکن ان کی قیمت کا اندازہ اس ت سے لگایا جاسکتا ہے کہ بولنے والے کی سو سالہ زندگی کے گناہ اس ک جملہ کی وجہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت میں ایک شخص کے پاس یہی عمل ہوگا یعنی صرف کلمہ کے بول اں گے جو اس نے اپنی زبان سے کہے ہوں گے یہی بول اس کے نہ اعمال میں رکھے جائیں گے اور اس کی نجات کا ذریعہ بن جائیں گے۔ اس بات سے ان الفاظ کی قیمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ان کے غلط استعمال کے نقصانات

لیکن اگر خدانخواستہ یہی زبان غلط استعمال ہو جائے تو آدمی ت کے بالکل قریب پہنچنے کے باوجود زبان کے غلط بولوں (الفاظ) کی وجہ سے جہنم کے بیچوں بیچ جا گرتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "بے شک ایک انسان اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی کلمہ زبان سے نکالتا ہے (یعنی ایسا کلمہ زبان سے ادا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والا ہوتا ہے) اس کی توجہ اس کی طرف نہیں ہوتی (یعنی جس وقت کلمہ زبان سے ادا کرتا ہے اس وقت اسے اس کلمہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا) مگر اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی بدولت جنت میں اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔

(اس کے برعکس بعض اوقات) ایک انسان زبان سے ایسا کلمہ نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہوتا ہے وہ شخص لاپرواہی میں اس کلمہ کو ادا کرتا ہے اور وہ کلمہ اسے جہنم میں لے جا کر گرا دیتا ہے۔ (بخاری شریف، باب حفظ اللسان، جلد۲ صفحہ ۹۵۹)

میرے دوستوں! خصوصاً اس پرفتن دور کے اندر جہاں جہالت بہت عام ہے اور جہالت بھی ایسی ہے کہ جاہل اپنے آپ کو جاہل سمجھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے، نادان اپنے آپ کو نادان کہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ اس زبان کا غلط استعمال انسان کو اللہ سے بہت دور کر دیتا ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) صرف بات سمجھانے کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ ایک آدمی سے کسی نے کہا: میاں! یہ کام شریعت کے مطابق یوں ہے۔ اور اس نے جواب میں یہ کہہ دیا: "دور رکھو اپنی شریعت کو" (العیاذ باللہ) تو یہ جملہ بظاہر اس نے بڑے معمولی انداز میں کہا ہے لیکن اس کی وجہ سے یہ آدمی اسلام کو چھوڑ کر کفر میں داخل ہو چکا ہے، اس لئے میرے عزیز! زبان کا غلط استعمال نہ جانے آدمی کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے۔ بظاہر کہنے والا اپنے الفاظ کو معمولی سمجھتا ہے لیکن انہی الفاظ کی وجہ سے جنت کے قریب پہنچنے کے باوجود بھی جہنم میں جا گرتا ہے۔

خاموشی میں نجات ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "جو آدمی خاموش رہا اس نے نجات پائی۔" (مشکوٰۃ باب حفظ اللسا صفحہ ۴۱۳)

ایک دوسرے مقام پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اپنے

مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ بولے تو خیر (اچھا) بولے یا خاموش رہے۔" (بخاری شریف، باب من کان یوم باللہ والموم الاخر، جلد۲، صفحہ۸۸۹)

خاموشی کے فائدے

ایک دانا کا قول ہے کہ خاموشی میں سات ہزار فائدے ہیں جو سات کلمات میں جمع ہیں ان کلمات میں سے ہر کلمہ ہزار فائدوں پر مشتمل ہے۔(۱) خاموشی بلا مشقت عبادت ہے (۲) خاموشی زیور کے بغیر زینت ہے (۳) خاموشی بلا سلطنت کے ہیبت ہے (۴) خاموشی بغیر دیواروں کے قلعہ ہے (۵) خاموشی اختیار کرنے والے کو کسی سے معذرت نہیں کرنی پڑتی (۶) خاموشی کراماً کاتبین کے لئے راحت ہے (۷) خاموشی عیوب کے لئے پردہ ہے۔ (تنبیہ الغافلین، باب حفظ اللسان، صفحہ۱۲۲)

حضرت حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی پچھتایا بات بول کر پچھتایا، خاموش رہ کر نہیں۔

زبان، شخصیت کی ترجمان ہے

انسان کی زبان اس کی شخصیت کی ترجمانی کرتی ہے اس کے الفاظ سے اندر کا انسان پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حقیقی مومن طعنے دینے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش گو اور بدگوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔" (ترمذی شریف باب ماجاء فی اللعنۃ، جلد۲، صفحہ۱۸)

نجات کا راستہ

ایک مرتبہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! نجات کا راستہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک تو بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ جایا کرو، یعنی اپنا زیادہ وقت گھر میں گزارا کرو۔ آج کا یہ نادان انسان سکون کی تلاش میں کہاں کہاں گھومتا رہتا ہے، راحت کے حصول کے لئے نہ جانے کہاں کہاں گھومتا ہے لیکن اسے پھر بھی سکون حاصل نہیں ہوتا، راحت اسے پھر بھی نصیب نہیں ہوتی بلکہ ہر طرف ظلمت ہی ظلمت نظر آتی ہے، اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دیتا ہے، فتنے ہی فتنے پیدا ہو رہے ہیں حالانکہ سکون تو اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر رکھا ہوا ہے، راحت اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر رکھی ہے، چین اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر رکھا ہوا ہے اور یہ بھولا انسان اسے باہر تلاش کرتا پھرتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جتنا یہ تلاش کرتا ہے اتنا ہی سکون سے دور ہوتا چلا جاتا ہے، جتنا راحت کے پیچھے لگا ہوا ہے اتنا ہی راحت سے دور ہو رہا ہے حالانکہ یہ چیز تو اللہ نے انسان کے دل کے اندر رکھی ہوئی تھی، کیوں؟ اسلئے کہ وہ انسان کی ضرورت تھی، غریب کی بھی ضرورت تھی، امیر کی بھی ضرورت تھی، دیہاتی کی بھی ضرورت تھی، شہری کی بھی ضرورت تھی، عالم کی بھی ضرورت تھی، جاہل کی بھی ضرورت تھی سب ہی کی ضرورت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے دل میں رکھ دیا تاکہ وہ خود اسے آسانی سے تلاش کرلے لیکن آج کے انسان کو کیا ہوا کہ اسے گھر میں چین ہی نہیں ہے اسے گھر میں سکون ہی نہیں ہے۔

گھر بہترین جائے پناہ

حالانکہ تمام گندگیوں سے بچنے کے لئے بہترین جگہ اس کا گھر ہے، بہترین مقام اس کا گھر ہے، بہترین جائے پناہ اس کا گھر ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد مبارک ہے: "وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا" ترجمہ: اور اللہ رب العزت نے تمہارے گھروں کو تمہارے لئے سکون کی جگہ بنایا (سورۃ النحل آیت ۸۰)

اصل بات یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بسا اوقات نعمت کی شکل تو رہنے دیتا ہے لیکن اس کے اندر سے اس نعمت کی خوبیاں نکال لیتا ہے، جب گھر کے اندر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں ہوتی ہیں تو گھر کی شکل تو باقی رہتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس گھر سے سکون اور راحت کو نکال دیتا ہے۔

نعمتوں کی قدر کیجئے

میرے عزیز و اعزت بھرے روزگار کا مل جانا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن جب اس کے اندر اللہ کی نافرمانیاں ہوتی ہیں، اس کے حکم ٹوٹنے لگتے ہیں تو اس کی شکل تو باقی رہتی ہے لیکن اس سے جو مقصد تھا وہ حاصل نہیں ہوتا، جب اولاد کی تربیت میں ماں باپ اللہ کو ناراض کر دیتے ہیں تو اولاد کی یہ نعمت بطور شکل کے تو باقی رہتی ہے لیکن اولاد ماں باپ کے لئے دردِ سر بنتی ہے۔ تو میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ گھر جو

مسلمان کے لئے جائے پناہ تھی، ایمان کی حفاظت کی جگہ تھی، مسلمان اس میں رہ کر اپنے ایمان کی حفاظت کیا کرتا تھا، باہر سے تھکا ماندہ گھر آتا تو اسے گھر میں داخل ہوتے ہی سکون مل جاتا تھا، چین مل جاتا تھا، اب حال یہ ہے کہ میرے دوستوں! کہ گھر میں بیٹھنے کو جی ہی نہیں چاہتا، اب یہ بیچارا سیر کے لئے جاتا ہے تفریح کے لئے جاتا ہے، نہ معلوم کن کن چکروں میں کہاں کہاں مارا مارا پھرتا ہے کہ اس کا غم ختم ہوجائے، اسے راحت مل جائے، اسے سکون مل جائے، لیکن جب لوٹ کے واپس گھر آتا ہے تو اس کے غم میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے، اس کی بے چینی میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے، اس کی بے سکونی میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے، یہ بیچارہ چاہتا ہے کہ کچھ تفریح ہوجائے گی لیکن نہیں ہوتی، لیکن غم اور پریشانی میں مبتلا ہوکر واپس لوٹ آتا ہے۔

فتنوں سے بچاؤ کا طریقہ

میرے عزیزوں! حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو "وَلْیَسَعَكَ بَیْتُكَ" بغیر کسی ضرورت کے گھر سے باہر نہ نکلنا۔ ضرورت ہو تو ٹھیک ہے ورنہ گھر میں قرار پکڑنا، اور ایک بات جو ہمارے بڑے بوڑھے کیا کرتے تھے کہ جب رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے تو وہ بچوں سے کہتے کہ بیٹے باہر مت جانا۔ ارے! بڑے دانا لوگ تھے اس لئے کہ جب رات کا اندھیرا چھا جاتا ہے تو شیاطین شہروں کا رخ کرلیتے ہیں، گندگی اور شیطانیت عروج پر پہنچ جاتی ہے اس لئے یہ بڑے بوڑھے بہت دانا ہوا کرتے تھے کہ بیٹے سے کہتے کہ بیٹے! اندھیرا ہونے سے پہلے گھر کو آجانا ورنہ کواڑ بند ہوجائے گا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے بھی ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: "اپنے گھر میں رہو، اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔"

حضور نبی کریم ﷺ فتنوں سے بچنے کا نسخہ عطا فرمارہے ہیں، نجات کا راستہ بتلارہے ہیں کہ اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ اپنی خطاؤں پر رونا بہت بڑی دولت ہے، اللہ جسے نصیب فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کو یاد کرکے رونا نہ آنا اور آنکھوں کا خشک ہوجانا دل کی قساوت (سختی) کی علامت ہے، بعض خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو دل سے بھی روتے اور آنکھوں سے بھی روتے ہیں، اور بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن میں تو آنسو نہیں آتے لیکن دل سے روتے رہتے ہیں، جنہیں یہ دولت نصیب ہوجائے بڑے بڑے قیمتی لوگ ہیں، بڑے خوش نصیب لوگ ہیں۔

دل پاکیزگی کی علامت

حضرت عمر رضی اللہ جیسے خلیفہ اور امیر المومنین اتنا روتے کہ ان کے چہرے پر رونے کی وجہ سے نشان پڑ جاتے تھے۔ ارے میرے دوستوں! کیا وہ نافرمانی کی زندگی گزار رہے تھے؟ نہیں میرے عزیزو! نہیں، بلکہ یہ تو ان کے دل کی پاکیزگی اور طہارت کی علامت تھی کہ ان کا رونا ہر وقت جاری تھا۔ میرے دوستوں! جو اس جہاں میں رولیتا ہے تو اللہ رب العزت اسے آخرت کے رونے سے بچالیا کرتا ہے اور جسے یہاں رونا نہیں آتا تو پھر وہ آخرت میں روتا ہی ہے، اتنا روئے گا کہ اس کی آنکھوں کا پانی خشک ہوجائے گا لیکن رونا بند نہیں ہوگا، اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔"

گناہوں کا اعتراف کیجئے

میرے دوستو! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو خطا کار سمجھیں، آج کا مسلمان تو اپنے آپ کو خطا کار سمجھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے لیکن گناہ کو گناہ نہ سمجھنا سب سے بڑا جرم ہے، گناہ کو گناہ نہ سمجھنا اپنی جگہ جرم ہے لیکن گناہوں پر فخر کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ گناہوں پر اسرار کرنا بڑا گناہ ہے، اور گناہوں کو گناہ نہ سمجھنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور گناہوں پر فخر کرنا، گناہوں کی زندگی کو عزت کا سامان سمجھنا ان سب سے بڑا گناہ ہے جیسے دانا لوگ قرض کو معمولی نہیں سمجھتے اگر چہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح دانا اور عقل مند آدمی دشمنی کو بھی معمولی نہیں سمجھتے اگر چہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اسی طرح دانا اور عقل مند آدمی آگ کو بھی معمولی نہیں سمجھا کرتا اگر چہ تھوڑی سی کیوں نہ ہو۔ وہ کہتا ہے تھوڑی ہے تو کیا ہوا شعلے اسی سے تو بھڑکتے ہیں، چھوٹا سا شعلہ ہے تو کیا ہوا؟ بڑی آگ اسی سے تو بھڑکا کرتی ہے، اس لئے وہ آگ کو کبھی معمولی نہیں سمجھا کرتا۔

خطا کو معمولی نہ سمجھیں

ایسے ہی میرے عزیزو! خطا چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ارے میاں! جس طرح قرض کو معمولی نہیں سمجھتے، آگ کو معمولی نہیں سمجھتے، دشمنی کو معمولی نہیں سمجھتے، اسی طرح گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھیں۔ آگ کے نقصانات کو تو آنکھیں دیکھتی ہیں اس لئے ہر بینائی والا آدمی اسے معمولی نہیں سمجھتا اور جسے اللہ نے دل کی آنکھیں

بھی عطا فرمائی ہوں تو وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ آگ کو معمولی سمجھنا اتنا بڑا نقصان نہیں جتنا بڑا نقصان گناہ کو معمولی سمجھنا ہے، اس لئے کہ اگر آگ کو معمولی سمجھ کر چھوڑ بھی دیا تو زیادہ سے زیادہ گھر ہی جلے گا، زندگی ختم ہو جائے گی لیکن اگر گناہ کو معمولی سمجھ لیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان کی ساری پونجی ہی چلی جائے، گزشتہ تمام سالوں کی زندگی ہاتھوں سے نکل جائے، اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو مومن اپنی خطاؤں پر روئے اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے چہرے پر بہہ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔'' (ابن ماجہ الحزن والبکاء صفحہ ۳۰۹)

آنسو بظاہر چھوٹا سا ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ آنسو بندہ کی آنکھ سے ندامت کی وجہ سے نکلا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی بڑی قیمت ہے۔ یہ ایک عام فہم بات ہے کہ جس چیز کا جہاں وجود نہ ہو تو وہاں اس چیز کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ بڑی قیمت ہوتی ہے اللہ کے ہاں چونکہ ندامت کے آنسو نہیں ہیں اس لئے جب کوئی شخص اپنے گناہوں پر ندامت کے اشک بہاتا ہے اور اس کے یہ ندامت کے آنسو اللہ کے ہاں پہنچتے ہیں تو اللہ کے ہاں اس کی بہت قدر و قیمت ہوتی ہے، ان کے بہت زیادہ دام لگتے ہیں بلکہ انہیں شہید کے خون کے قطروں کے ہم وزن کر کے تولا جاتا ہے۔

اللہ کے ہاں محبوب قطرے

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عظیم الشان ہے: ''اللہ کے یہاں دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک گناہ گار کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا قطرہ اور دوسرا شہید کے خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں میدان جہاد میں بہایا گیا ہو۔'' یہ دو قطرے اللہ کے ہاں بڑے پسندیدہ ہیں، ان کی اللہ کے ہاں بڑی قدر و قیمت ہے۔

زبان پر قابو رکھیں

تیسری بات آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنی زبان کو ہر قسم کی غلط بیانی اور فضول گوئی سے بچائے رکھو لایعنی گفتگو سے اپنے آپ کو دور رکھو۔'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن جانے لگے تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جہاں اور بہت ساری نصیحتیں فرمائیں، وہیں آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا ''یعنی اپنی زبان کا بہت خیال رکھنا'' حضرت معاذؓ نے فرمایا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہماری گفتگو کی وجہ سے بھی ہماری پکڑ ہوگی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیری ماں تجھے گم کرے (یہ جملہ اہل عرب کے ہاں تنبیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے) کیا لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالنے والی ان کی زبان کی کھیتیوں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہوگی؟ (یعنی زبان کے غلط استعمال کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔)

زبان کی چوٹ تلوار کی چوٹ سے سخت ہے

تلوار جسم کو کاٹ دیتی ہے اور زبان دل کو کاٹ دیا کرتی ہے۔ تیر جسم کو زخمی کرتا ہے اور زبان دل کو زخمی کرتی ہے، جسم کے زخموں کا علاج مرہم تو موجود ہے وہ تو مندمل ہو جایا کرتے ہیں لیکن دلوں پر لگے ہوئے زخم مندمل نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے میرے عزیزو! اس بات کو بھی سوچا کریں کہ اگر آپ کے الفاظ سے کسی کا دل دکھ گیا تو آپ کا کیا بنے گا؟ آج تو حالت یہ ہے کہ مرد کا ہاتھ تیز چلتا ہے اور عورت کی زبان تیز چلتی ہے۔ مرد کا ہاتھ قابو میں نہیں اور عورت کی زبان قابو میں نہیں۔ اے میاں! پاؤں سے پھسلنے والا پھر بھی سنبھل جاتا ہے لیکن زبان کا پھسلا ہوا سنبھلا نہیں کرتا اس لئے یہ بات خوب ذہن نشین کرلیں کہ جب تک زبان سے الفاظ نہیں نکلے تو آپ ان کے بادشاہ ہیں جیسے مرضی الفاظ نکالیں لیکن جیسے ہی زبان سے الفاظ نکل گئے تو اب آپ ان الفاظ کے غلام بن گئے۔ اب آپ انہیں واپس نہیں لا سکتے۔ وہ بڑے سعادت مند ہیں جو اپنی زبان کو سنبھال کر استعمال کرتے ہیں، احتیاط سے استعمال کرتے ہیں اس لئے آدمی جب اسے غلط استعمال کرنے لگتا ہے تو اس کے اندر قساوت (سختی) شروع ہو جاتی ہے۔

فضول گوئی سے پرہیز کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا اسلام مزین ہو جائے، خوبصورت ہو جائے، آراستہ ہو جائے تو فضول گوئی سے پرہیز کرو۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ''لایعنی امور کو چھوڑ دینا آدمی کے اسلام کی خوبی ہے۔'' (ابن ماجہ، باب کف اللسان فی الفتنہ، صفحہ ۲۸۶) یعنی اپنے اعضاء کو خاص کر زبان

کو ایسے کاموں میں استعمال نہیں کرتا کہ جس میں اس کا نہ تو کوئی دنیاوی فائدہ ہو اور نہ ہی کوئی اخروی فائدہ ہو۔ اللہ رب العزت نے اہل ایمان کی صفات بیان فرماتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ. ترجمہ: اور جو لغو باتوں (خواہ قولی ہوں یا فعلی) سے دور رہنے والے ہیں۔ (المومنون آیت ۳)

میرے عزیزو! مومن اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ زیادہ بولے گا تو زیادہ غلطیاں کریگا، زیادہ بولے گا تو زیادہ پھسلے گا۔ اب تو لوگوں کو بولنے کی عادت بہت ہے اور سننے کی عادت بہت کم ہے، حالانکہ یہ اس کی فطرت کے خلاف ہے اس لئے کہ اگر بظاہر انسان کے جسم کو دیکھا جائے تو اللہ نے سننے کے لئے دو کان دیئے ہیں اور بولنے کے لئے ایک زبان دی ہے کہ دو باتیں سنے اور ایک بات بولے۔ سنو دو، بولو ایک، لیکن آج کا انسان ایک بھی سننے کو تیار نہیں، بولتا ہی چلا جاتا ہے، اور بسا اوقات تو ایسے لگتا ہے کہ محفل میں شریک سب لوگ دیواروں کو سنا رہے ہیں، اور وہ بھی بول رہا ہے یہ بھی بول رہا ہے، بیوی بول رہی ہے شوہر بھی بول رہا ہے پتہ نہیں کس کو سنا رہے ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد اور فضول باتوں سے پرہیز کرے، اور گفتگو کرے تو اچھی گفتگو کرے۔

نادانی کی علامت

ایک عقل منداور دانا نے لکھا ہے کہ چند چیزیں آدمی کی نادانی کی علامت ہوا کرتی ہیں۔ جس شخص میں وہ پائی جائیں تو اس کے جاہل ہونے کا ثبوت ہوتی ہیں۔ پہلی چیز "اَلْغَضَبُ فِيْ غَيْرِ شَيْءٍ" یعنی بے محل غصہ کرنا، ہر کس و ناکس پر غصہ کرنا جہاں غصہ کرنے کا موقع نہ ہو وہاں بھی غصہ کرنا۔ دوسری چیز "اَلْكَلَامُ فِيْ غَيْرِ نَفْعٍ" یعنی بلا فائدہ گفتگو کرنا، کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے، نہ دنیا میں نہ آخرت میں لیکن پھر بھی بولے چلا جا رہا ہے۔" تیسری چیز "اَلْعَطِيَّةُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ" کرنا اجر و ثواب سے خالی ہو۔" چوتھی چیز ہے "اِفْشَاءُ السِّرِّ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ" یعنی اپنے رازوں کو ہر ایک کے سامنے بیان کرنا کہ ہر ایک کے سامنے اپنے راز کھولتا رہے۔" پانچویں چیز ہے "اَلثِّقَةُ بِكُلِّ اِنْسَانٍ" یعنی ہر شخص پر اعتماد کرنا، ہر ایک کو اپنا سمجھنا، ہر ایک کی بات پر بغیر تحقیق یقین کر لینا، اعتماد کر لینا۔ چھٹی چیز ہے "اَنْ لَّا يَعْرِفَ صَدِيْقَهٗ مِنْ عَدُوِّهٖ" یعنی اپنے دوست اور دشمن کی پہچان نہ کر سکے کہ میرا دوست کون ہے اور دشمن کون ہے؟ شیطان کو دوست بنا رکھا ہے اس سے بڑی نادانی اور کیا ہوگی حالانکہ وہ اللہ کا بھی دشمن ہے اور تمہارا بھی دشمن ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: "اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ" ترجمہ: "بلاشبہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے"۔ (سورہ یوسف آیت: ۵) جس آدمی کے اندر یہ خصلتیں ہوں گی وہ نادان اور جاہل آدمی ہوگا۔ (تنبیہ الغافلین باب حفظ اللسان، صفحہ ۱۲۰)

حضرت علیؓ کی اپنے بیٹوں کو نصیحت

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔
☆ جہاد فی سبیل اللہ کو نہ بھولنا۔
☆ دنیا حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔
☆ ہمیشہ حق اور صداقت کو ملحوظ رکھنا
☆ یتیم بچوں، بیوہ عورتوں اور مظلوم مردوں پر رحم کرنا۔
☆ اپنی آخرت کی فکر کرنا اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہونا۔
☆ ہمیشہ نماز کو وقت پر ادا کرنا۔
☆ زکوٰۃ کو نہایت اہتمام سے باقاعدہ ادا کرنا۔
☆ لوگوں کے عیبوں پر چشم پوشی کرنا۔
☆ غصہ کو ضبط کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔
☆ اپنے رشتہ داروں سے بسلوک حسن پیش آنا۔
☆ پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنا۔
☆ کبھی فحش کلمات زبان سے نہ ادا کرنا۔
☆ جو چیز تم سے چھین لی جائے اس پر غم نہ کرنا۔
☆ لوگوں کو برے کاموں سے روکنا اور اچھی باتوں کی نصیحت کرتے رہنا۔
☆ قرآن کریم کی تلاوت کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔
☆ ہر کام میں استقامت اور استقلال رکھنا۔
☆ خود اتفاق سے رہنا اور مسلمانوں کو متفق رکھنے کوشش کرنا۔
☆ صحابہ کرامؓ کی عزت و توقیر کو قائم رکھنا۔
☆ غلاموں کے حقوق پورے ادا کرنا۔
☆ کبھی کسی مسلمان کی امداد و اعانت سے منہ نہ موڑنا۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی نمکین دوران الیکشن کٹی پتنگ کی طرح ادھر سے اُدھر اُڑے اُڑے پھر رہے تھے۔ ان کی سفید شیروانی جو صدیاں گزر جانے کی وجہ سے پیلے سے رنگ کی ہوگئی تھی، بہر حال انہیں "نیتا" ثابت کرنے میں اہم رول ادا کرتی تھی۔ ان کی گاندھیائی ٹوپی ان پر بہت کھلتی تھی، انہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ جیسے پنڈت جواہر لال نہرو کی روح ان میں حلول کر گئی ہو۔

وہ تقریر نہیں کر سکتے لیکن انہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر وہ تقریر کرتے تو بہت دلفریب قسم کی تقریر کرتے۔ کانگریس کے لئے جب وہ ووٹوں کی تشکیل کرتے تھے تو نابالغ بچے تک ووٹ ڈالنے کے لئے بیتاب ہوجاتے تھے۔ کانگریس کے لئے جب وہ قوم سے ووٹ مانگتے تھے تو ان کا انداز تبلیغی جماعت والوں کا سا ہوتا تھا۔ ووٹروں کی طرف مخاطب ہوکر خالص واعظانہ انداز میں فرمایا کرتے تھے، محض ووٹ دینے سے بات نہیں بنے گی، محنت کرنی پڑے گی اور وقت بھی لگانا پڑے گا، جس طرح نبیوں نے اپنی قوم کے لئے کام کیا ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنی پارٹی کے لئے گھر گھر جا کر دعوت دینی پڑے گی۔ تب ہی پارٹی اُبھرے گی اور تب ہی وہ گرد چھٹے گی جو پارٹی کے چہرے نہ جانے کیوں اٹ گئی ہے۔ انہوں نے محلہ در محلہ گشت بھی کئے اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر پارٹی کے لئے ووٹوں کی بھیک بھی مانگی۔ ایک دن وہ میرے غریب خانہ پر بھی آدھمکے، میں اس وقت ودائے خواب میں کسی انجانی خاتون کے ساتھ حسن وعشق کے مزے لوٹ رہا تھا اور میرے بے کیف خراٹوں کی صدائیں دروازے تک پہنچ رہی تھیں جو یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھیں کہ میں ابھی محوِ خواب ہوں۔ صوفی نمکین نے جب میرے گھر کی کنڈی بجائی تو بانو نے میرے پیر کے انگوٹھے کو کھینچ کر الارم دیا کہ اٹھ جاؤ آپ کے ایک پرانے رفیق صوفی نمکین صاحب شاید مدظلہ العالی تشریف لائے ہیں اور آپ سے بغل گیر ہونا چاہتے ہیں، لاحول ولا قوۃ۔ الفاظ میرے اندر سے نکلے لیکن کہاں سے نکلے یہ اندازہ نہ ہوسکا۔

میں نے جھلا کر کہا۔ یہ وقت ہے کسی کے گھر آنے کا۔

موت کا اور آپ کے دوستوں کے آنے کا کبھی کوئی وقت ہوتا ہے۔" بانو بولی" آپ کے دوست تو کسی بھی وقت آجاتے ہیں۔ ایک زمانہ میں آپ کے ایک دوست ہوا کرتے تھے خواجہ باقی باللہ، ہمیشہ رات کو ۲ بجے آیا کرتے تھے۔" بانو کا لہجہ طنز سے بھرا ہوا تھا۔"

میں نے کہا۔ بیگم دور اندیش لوگ تنہائی کی خاطر آدھی رات کے بعد ہی کسی کے گھر جائیں گے تاکہ گوشہ عافیت میں بیٹھ کر گپ شپ کر سکیں۔

لیکن کافی دنوں سے ان کا نزول نہیں ہوا۔" بانو نے کہا۔"

ممکن ہے کہ اللہ کو پیارے ہوگئے ہوں اور یہی تو میرے دوستوں کی خوبی ہے کہ وہ جب وہ مرتے ہیں تو دفعتاً مر جاتے ہیں، پہلے سے اپنے مرنے کا کوئی پروگرام نشر نہیں کرتے۔ میرے دوستوں کی یہ ادائیں ان کے اندر ملکوتیت پیدا کرتی ہیں اور ان کا قد اتنا اونچا ہوجاتا ہے کہ ان کے چہرے کو ایک بار دیکھنے کے لئے تین بار اپنی ٹوپی زمین پر گرتی ہے۔

اچھا، اب خدا کے لئے اٹھ جایئے اور صوفی نمکین کو کسی طرح مطمئن کیجئے، نہ جانے صبح ہی صبح کیوں آگئے ہیں؟

بیگم جب صبح ہی صبح آئے ہیں تو ناشتہ کئے بغیر تو نہیں جائیں گے۔" میں نے کہا" میں منہ پر چھپکا مار کر ان سے ملتا ہوں اور تم کچن میں جاکر مصروف ہوجاؤ۔ بیگم یہ صوفی لوگ اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں

ان کی خاطر تواضع کرنا اسلام کا چھٹا رکن ہے اور اس رکن کی ادائیگی سے روح میں طہارت پیدا ہوتی ہے۔

بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے میں اس کا مسکہ لگا رہا ہوں، حالانکہ بیویوں کے مسکہ لگانا مولویوں کے بس کی بات نہیں۔

میں نے بیٹھک کھول کر صوفی نمکین سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ ان کے ایک چیلے بھی ان کے ساتھ ہیں۔ صوفیوں کی یہی بات کبھی کبھی بہت کھلتی ہے کہ یہ اپنے ساتھ ایک تبرک بھی لے کر آتے ہیں۔ چیلے عرف تبرک کے بغیر ان کی آمدورفت مکمل نہیں ہوتی۔

صوفی نمکین کا یہ تبرک بالکل عجیب وغریب قسم کا تھا۔ اس کو دیکھ کر پہلے ہنسی چھوٹی تھی، پھر آنسو۔ میری زبان بھی بہت آوارہ قسم کی ہے ان کے اس تبرک کو دیکھ کر میری زبان سے یہ نکل گیا، یہ دنیا کی کونسی مخلوق ہے؟

یہ میرے مرید ہیں۔ ''صوفی نمکین بولے'' اور فرضی صاحب ان کو میں نے جنت کی چھت پر بیٹھ کر مرید کیا تھا۔ مرید بنتے ہی ان کو ملائکہ کی طرف سے یہ اعزاز ملا کہ ان کی پانچوں وقت کی نمازیں معاف کردی گئیں اور عید بقرعید کی نمازوں کے لئے انہیں اختیار دیا گیا کہ یہ پڑھیں یا نہ پڑھیں۔

کیا یہ اعزاز ملائکہ نے انہیں زمین پر آکر دیا تھا؟'' میں نے یوں ہی پوچھ لیا۔''

نہیں، ان کو یہ اعزاز عالم برزخ کی کسی گلی میں ایک درجن حوروں کی موجودگی میں دیا گیا تھا اور تو اور ایک فرشتہ نے یہ تک ان سے کہہ دیا تھا کہ تم اگر جھوٹ بھی بولو گے تو وہ اعمالنامے سچ ہی کی فہرست میں لکھا جائے گا۔

پھر تو میں ان سے مصافحہ کرلوں۔ یہ کہہ کر میں نے ان کے ہاتھ پکڑ لئے۔ میری اس حرکت پر وہ ہنسے تو مجھے اس طرح ڈر لگا، جس طرح معصوم بچے جن کے تصور سے دن کی چہل پہل میں بھی ڈر جاتے ہیں۔

آپ کی تشریف آوری کا مقصد؟ ''میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔''

ناشتے کے بغیر ہم لب کشائی کرنے کی غلطی نہیں کرسکتے۔ صوفی نمکین نے اس طرح کہا کہ جیسے ناشتہ ایمان مفصل کا کوئی حصہ ہو۔

ناشتہ تو آہی جائے گا۔ آپ اپنے شان نزول کی تو وضاحت کیجئے۔

یار بہت دن ہوگئے سوجی کا حلوہ کھائے ہوئے اور جیسا حلوہ تمہاری زوجہ بناتی ہے ایسا حلوہ تو بس جنت الفردوس میں ہی نصیب ہوسکتا ہے۔ ذرا اندر جاکر آپ حلوے کی فرمائش درج کرادیجئے، ہم آپ کے بھی شکرگزار رہیں گے۔

مرتا کیا نہیں کرتا۔ مجھے اندر جانا پڑا اور میں نے بانو سے بحالت رکوع یہ عرض کیا کہ صوفی نمکین بہت پہنچے ہوئے صوفی ہیں۔ ان کی اگلی پچھلی سات نسلوں کی مغفرت کا اعلان عام ہوچکا ہے۔ آپ کو سلام عرض کررہے ہیں اور ایسے سوجی کے حلوے کی فرمائش کررہے ہیں جس کو کھانے کے بعد ہاتھ کی انگلیوں سے خوشبو پندرہ دن تک نہیں جاتی۔

حضرت! میں نے سوجی کی حلوے کی تیاری کرلی ہے۔ آدمی کتنے ہیں۔'' بانو نے پوچھا۔''

مجھ سمیت پونے تین آدمی ہیں۔

پونے تین؟

دراصل ان کے چیلے عمر کے لحاظ سے تو بالغ ہی ہیں البتہ قد وقامت کے اعتبار سے مکمل نہیں لگتے۔ ان کا ادھورا پن انہیں ایک عدد میں گننے نہیں دیتا، ان کو تین پاؤ مان کر چلئے۔

اور خوراک کے حساب سے؟ یعنی کہ خوراک کے حساب سے کتنے لوگ ہیں۔

بانو تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میرا ایک دوست تین آدمیوں کے برابر کھاتا ہے اور میرے دوستوں کا کمال تو یہ ہے کہ کتنا بھی سوڑ لیں لیکن کوئی ایک بھی ڈکار لینے کی غلطی نہیں کرتا۔ صوفی حشمت تو ایک بار یہ کہہ رہے تھے کہ ڈکار لینا کھانے کی توہین ہے۔

خوب خشوع خضوع سے کھاتے ہیں۔ دسترخوان پر ایک دوڑ سی ہوتی ہے، لیکن ڈکار کا کوسوں پتہ نہیں ہوتا۔ بانو جی آپ ناشتہ تیار کیجئے۔ میں ان سے ان کے آنے کی وجہ پوچھ لوں۔

میں واپس بیٹھک میں آگیا تو صوفی نمکین اس طرح بیٹھے تھے جیسے لیٹے ہوں۔

مجھے دیکھ کر اٹھنے لگے تو میں نے کہا۔ آپ بے تکلف پڑے رہئے، صوفیوں کو کہاں موقع ملتا ہے آرام کا اور آج کل تو آپ الیکشن میں بزی ہیں۔ آج کل تو آرام حرام ہوگا۔

جی ہاں۔" وہ چہک کر بولے۔" کھانا کھانے کی بھی فرصت نہیں ہے۔بس جہاں جاتا ہوں وہیں کچھ کھالیتا ہوں۔

پیشاب پخانہ کے لئے کیسے ٹائم نکالتے ہیں؟

چلتے پھرتے کہیں بھی یہ فریضہ ادا کرلیتے ہیں۔ آج کل تو مجھے سر کھجانے کے لئے بھی سوچنا پڑتا ہے۔ ہر وقت ایک ہی دھن سوار رہتی ہے کہ کس طرح پارٹی کے ہاتھوں پر مہندی رچائی جائے۔

آپ کچھ بھی کرلیں، آپ کی پارٹی سرخرو نہیں ہوسکتی۔"میں نے دعویٰ کیا۔"

گستاخی معاف۔"وہ بولے۔" آپ صرف اپنے محلے کی بات کررہے ہیں۔ میں دیوبند بھر میں گھومتا ہوں۔اس وقت صورت حال یہ ہے کہ نابالغ بچے تک کانگریس کو دلہن بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہے ہیں۔اور تو اور صوفی شہوت کا پورا گھرانہ جو پیدائشی طور پر لیگی تھا وہ بھی تائب ہوکر حلقہ بگوش کانگریس ہوگیا ہے۔ جیت دوپہر کے سورج کی طرح صاف طور پر نظر آرہی ہے۔ دوسری پارٹیوں کے خیموں میں کھلبلی پھیلی ہوئی ہے،کل ہی کی بات کہ سپا کے ایک نیتا پرچون کی ایک دکان پر کھڑے ہوئے رورہے تھے،روتے روتے ان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔

لیکن میں نے تو یہ سنا ہے کہ جب سے سپا کے ساتھ مولوی جل تو جلال تو لگے ہیں سپا کی قسمت ہی بدل گئی ہے۔ مولوی صاحب کے سارے مرید آنکھیں بند کرکے ملائم سنگھ کی نظر اُتار رہے ہیں اور سپا ہی کی ووٹ دینے کی قسمیں کھارہے ہیں۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔مولوی جل تو جلال تو کی کون سنتا ہے۔ جلسے میں بھیڑ اکٹھی کرلینا ایک الگ بات ہے۔ وہ تو سڑکوں پر تماشہ دکھانے والے مداری بھی اکٹھی کرلیتے ہیں،لیکن کسی کو ووٹ دینے پر مجبور کرنا دوسری بات ہے۔قوم ان مولویوں کو چندہ دے سکتی ہے لیکن ان کے کہنے سے کسی کو ووٹ نہیں دے سکتی۔

میں نے تو یہ تک کسی سے سنا ہے کہ جس مظفر نگر کے مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا تھا اور ان کی عورتوں کی عزتیں لوٹی گئی تھیں اسی مظفر نگر کے دیہاتوں کے مسلمان مولوی جل تو جلال تو کے تابڑ توڑ دوروں کے باوجود لوگ کانگریس کو ووٹ دینے کی ٹھان چکے ہیں۔ آپ دیکھ لیجئے۔"ان کے لہجے میں عجیب طرح کا جوش تھا۔" سپا کا وجود تک یوپی میں باقی نہیں رہے گا۔ چاروں خانہ چت گرے گی اور پھر مولوی جل تو جلال تو ڈھونڈنے سے بھی کسی کو نہیں ملیں گے، کیوں کہ وہ خود جانتے ہیں کہ وہ قوم کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

اور بہوجن سماج پارٹی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔کیا بہن جی وزیر اعظم بن جائیں گی؟

میرے اس سوال پر وہ ایسی ہنسی ہنسے کہ میں اس کا مفہوم نہیں سمجھ سکا۔اس ہنسی میں طنز بھی تھا، استہزاء بھی تھا، اور نہ جانے اس ہنسی میں کیا کیا تھا۔اس کے بعد انہوں نے اپنی بین الاقوامی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ یہ ساری پارٹیاں لاپتہ ہوجائیں گی، ہر طرف کانگریس ہی کانگریس ہوگی۔ مسجدوں میں دعائیں ہورہی ہیں، درگاہوں پر چادریں چڑھ رہی ہیں، لنگر خانوں میں کھانے بٹ رہے ہیں اور فرضی صاحب اس سے زیادہ میں کیا کہوں کہ قبرستان کے مردے تک بیک آواز کانگریس کو جتوانے کی باتیں کررہے ہیں تو کیا اللہ میاں ان سب باتوں کو نظرانداز کردیں گے۔ آپ دیکھ لینا کہ کانگریس کی جیت کتنی شاندار ہوگی اور اس کو اس بار بے تحاشہ ووٹ پڑیں گے۔ میری بیوی تو پیدائش کے پہلے دن سے کانگریس کی مخالفت تھی اور جس کے اعصاب پر جب وہ اپنی ماں کا دودھ پیتی تھی تب ہی سے مسٹر جناح کسی جن کی طرح سوار تھے وہ بھی اب کانگریس پر ایمان لے آئی ہے اور پچھلی غلطیوں کی تلافی کرنے کے لئے اس بار ایک نہیں کئی ووٹ کانگریس کو دے گی۔ جب سے الیکشن کا بگل بجا ہے تب سے مصلے پر بیٹھی رہتی ہے اور کانگریس کے لئے اتنی روتی اور بلکتی ہے کہ میں شوہر ہوتے ہوئے اس پر رحم کھانے لگتا ہوں، کیا اللہ میاں کو رحم نہیں آئے گا؟

اور کچھ مسلمان تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کیسے بھی پاپڑ بیل لو سرکار تو مودی ہی کی بنے گی، مسلمانوں کے ایک مہاجن تو مودی ہی کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور کئی بار رات کے اندھیروں میں نریندر مودی سے معانقہ بھی کرچکے ہیں۔

اپنی منہ کی کھائیں گے۔"وہ تقریباً چیخے۔" مودی کو تو ہوا تک نہیں آئے گی، وہ تو گجرات کے قابل بھی نہیں رہے گا۔ مجھے تو اس پر ترس آتا ہے، بے چارے نے بچپن میں چائے بیچی اور اب بڑھاپے میں بھاڑ جھونکے گا۔ کاش مودی کانگریس میں شامل ہوجاتا تو خود رب العالمین اس کی نیا پار لگادیتے۔

اس دوران ناشتہ آگیا۔ اور صوفی نمکین اور ان کے تبرک میاں ناشتے پر اس طرح ٹوٹ پڑے جس طرح کوئی بھوکا بھیڑیا بکریوں پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ صوفی نمکین تو بے تکلف دونوں ہاتھوں سے کھا رہے تھے، وہ میرے دسترخوان پر تو ایسا ہی کرتے ہیں، مجھے مطمئن رکھنے کے لئے فرماتے ہیں کہ فرضی صاحب آپ کا رزق سوفی صد حلال ہے اس لئے ہمیں ایک دفعہ میں کئی کئی لقمیں کھانے پڑتے ہیں۔ میں الحمد للہ آپ کے دسترخوان پر اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کھانے کو ہضم کرنے کے لئے میری آنتوں کو میرے معدے کے ساتھ کتنی بار آنکھ مچولی کھیلنی پڑے گی۔ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے بس کھاتا ہی رہتا ہوں، ہضم ہو نہ ہو اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ یہ کہتے ہوئے وہ بولے۔ جناب! پراٹھے ختم ہو گئے ہیں۔

لاتا ہوں، میں اندر گیا اور میں نے بانو سے پراٹھوں کی درخواست کی۔ بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جس طرح کسی گناہ گار کی روح قبض کرنے سے پہلے عزرائیل علیہ السلام اس کو گھور کر دیکھتے ہیں۔ پھر وہ بولی، سولہ پراٹھے بنا کر دیئے تھے، یہ لوگ کھانا کھا رہے ہیں یا لوٹ مار کر رہے ہیں۔

بیگم۔ یہ مہمان ہیں، اگر ان مہمانوں نے آنا جانا چھوڑ دیا تو پھر شاعر کا وہ شعر ہم دونوں کے ہونٹوں پر کلبلانے لگے گا۔

کہ دو دن سے مرے گھر میں کوئی مہمان نہیں ہے

اللہ محفوظ رکھے ایسے مہمانوں سے۔ ''بانو نے ناگواری سے کہا۔'' پتہ نہیں کب کب کے بھوکے ہمارے دسترخوان پر آجاتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے چار پانچ پراٹھے تل کر میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔ اب آٹا ختم ہو گیا ہے، اب کچھ لینے نہ آجائیں، لاحول ولا قوۃ۔

میں نے دیکھا۔ بانو کے چہرے پر غصے کی آندھیاں پوری طرح چل رہی تھیں، چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور آنکھیں اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔ شعلے برسانے کے لئے بے تاب تھیں۔ اس سے پہلے کہ میری خیریت میں کچھ فرق آجاتا میں نے پراٹھوں کی ڈش ہاتھ میں پکڑی اور اس معصوم شوہر کی طرح کہ جس کی پہلی شادی بغیر کسی ارادے کے ہو گئی ہو، بیٹھک کی طرف رواں دواں ہو گیا۔ پراٹھوں کی پلیٹ دیکھ کر صوفی نمکین اُچھل پڑے اور بولے۔

جانِ من ابوالخیال فرضی صاحب۔ آج تو مزا ہی آگیا، میری روح میرے دل کے ساتھ مارے خوشی کے کبڈی کھیل رہی ہے اور میرا معدہ عرشِ الٰہی کی سیر کر کے پھر واپس آگیا ہے اور ہل من مزید کے نعرے لگا رہا ہے۔ لاؤ یار جلدی لاؤ ان پراٹھوں سے بھی استفادہ کرلیں، اس کے بعد اس قوم کے بارے میں سوچیں گے جو کئی سالوں سے مہنگائی کی وجہ سے بھوکی مر رہی ہے۔

میں نے پراٹھوں کی پلیٹ صوفی نمکین کے ہاتھوں میں تھمادی، وہ تو ان پراٹھوں پر بھی بے تحاشہ ٹوٹ پڑے اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے تبرک میاں بھی اپنا فن دکھانے لگا۔ وہ آدھے پراٹھے کا نوالہ بنا کر اس طرح کھا رہے تھے کہ جیسے آج کے بعد انہیں پھر پراٹھے کبھی نصیب نہیں ہوں گے۔

واہ بھئی واہ۔ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

اللہ کے فضل وکرم سے ساری پلیٹیں بالکل صاف ہو گئیں۔ جیسے اجمیر شریف میں کسی نے جھاڑو دیدی ہو۔ نہ حلوا بچا نہ جلوا، جب میں خالی پلیٹیں اندر لے جانے لگا تو صوفی نمکین مسرت بھری نگاہوں سے ان پلیٹوں کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے یہ کہہ رہے ہوں۔

ابھی نہ جاؤ چھوڑ کے کہ جی ابھی بھرا نہیں

میں خالی پلیٹیں لے کر اندر گیا تو بانو نے پوچھا۔ اب کیا چاہئے؟ مجھ پر گھی چھڑک کر لے جاؤ۔

گھبراؤ نہیں اب کچھ نہیں چاہئے اب تو بس یہ التجا ہے کہ آپ میری مغفرت فرمادیں، میری وجہ سے آپ کو میرے کیسے کیسے دوست برداشت کرنے پڑتے ہیں، لیکن بیگم کیا کریں، ان کا معدہ اللہ کا بخشا ہوا ہے۔ صحیح معنوں میں مرد کہلانے کے حق دار تو یہی ہیں۔ ہماری نامردی کا عالم تو یہ ہے کہ ایک دو روٹی سے زیادہ حلق میں اُتار ہی نہیں پاتے ان کو جب بھی میں کھاتے دیکھتا ہوں تو رشک آتا ہے اور ایسی احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہوں کہ جو اچھے خاصے مردوں کو ایک دم نابالغ سا بنا دیتی ہے، لیکن بیگم کچھ بھی ہو، ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے، ایسے لوگوں کو وجود دینے کے لئے ہمارے اللہ میاں کو بھی کئی بار سوچنا پڑتا ہوگا۔

میں نے دیکھا کہ بانو مسکرا تو رہی تھی مگر انداز بالکل ایسا تھا کہ جیسے جہنم کا داروغہ کسی بے نمازی کو دیکھ کر منہ بنا رہا ہو۔

میں نے بیٹھک میں واپس آکر صوفی نمکین سے پوچھا۔ حضرت!

اس وقت آپ کے تشریف لانے کی غرض وغایت کیا ہے؟

وہ کسی بیمار بکری کی طرح منمناتے ہوئے پھر بولے۔ الیکشن میں تن من دھن سے لگا ہوں، لیکن اب آ کر جیب بالکل خالی ہوگئی ہے۔ اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ تم دل کھول کر ہماری مدد کرو، اللہ تمہیں اجر دے گا اور جنت آج ہی تمہارے نام لکھ دی جائے گی۔

شامت اعمال، اتنا کھلانے کے بعد، اب انہیں پیسے بھی دو۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا۔

حضرت میں تنخواہ لا کر بیوی کے حوالے کر دیتا ہوں، میں تو خود یار دوستوں سے مانگ تانگ کے اپنا کام چلاتا ہوں، میں تو دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں ہر وقت اور ہر پل مدد کا مستحق ہوں، میں کیا کسی کی مدد کروں گا۔

لیکن صوفی نمکین کے چہرے پر میں نے تشویش کی بادسموم چلتی ہوئی دیکھی تو نہ جانے کیوں مجھے رحم سا آ گیا اور میں نے اندر جا کر بانو سے کہا۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم، امابعد۔

عرض یہ ہے کہ یہ الیکشن فرقہ پرستی کو شکست دینے کے لئے منجانب اللہ لڑا جا رہا ہے۔ اس الیکشن میں سیکولرازم کے دعویداروں کی مدد کرنا، دنیا بھر کے تمام شریف لوگوں کی مدد کرنے کے برابر ہے

بانو نے مجھے خشمگیں نظروں سے دیکھا۔ ایک لمحہ کے لئے مجھے نانی اماں یاد آ گئیں۔

پھر میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ غموں سے بھری اس دنیا میں میرا تمہارے سوا اور کون ہے، کس سے فریاد کروں اور کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں، تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ میرے تو سارے ارمانوں نے خودکشی کر لی ہے۔ کچھ آرزوئیں، دل میں ضرور موجود ہیں وہ بھی ایک طویل مدت سے بیماری پڑی ہیں، بلکہ حالت نزع میں ہیں نہ جانے کب اللہ کو پیاری ہو جائیں، دل کی گلیاروں سے اب کسی حسرت کا بھی گزر نہیں ہوتا۔ اور میں نے تو دل کی ہر اس گلی کو بند کر دیا ہے جہاں سے بھولی بھٹکی کوئی حسرت کسی انجان مسافر کی طرح آ کر گزر جاتی تھی۔ مجھ پہ تو اُن فرشتوں کو بھی ترس آنے لگا ہے جو پے در پے انسانوں کی نیکیاں اور بدیاں لکھنے کے لئے ہمارے کاندھوں پر بٹھائے گئے ہیں۔

میری تو بات چھوڑو، لیکن میرے ان دوستوں کا ضرور خیال کرو، میں جیسا کیسا بھی ہوں۔ ان دوستوں کے بارے میں میرا عقیدہ آج بھی یہی ہے۔

احسان میرے دل پہ تمہارا ہے دوستو
یہ دل تمہارے پیار کا مارا ہے دوستو

اس عقیدے کے سلامت رہتے ہوئے ہیں ان کو مایوس اور محروم نہیں دیکھ سکتا۔

آخر کیا کہنا چاہ رہے ہو۔ ''بانو چیخی''

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ الماری کھول کر کچھ عطا کر دو اور اپنے اس شوہر کو سرخرو رہنے کا موقع دو، جو بفضل ایجاب وقبول آج بھی تمہارا وفادار ہے۔ اور مرنے کے بعد بھی جب تک حساب وکتاب نہیں نمٹ جاتا، تمہارا ہی وفادار رہے گا۔

حساب وکتاب کے بعد نہ معلوم کہاں پہنچا دیا جاؤں، زیادہ تر امید یہی ہے کہ دوزخ میں جاؤں گا اور دوزخ میں جاؤں گا تو پھر تمہاری یاد کہاں آئے گی۔ جلنے جلانے ہی سے فرصت نہیں ہوگی۔ ہاں اگر کسی مجبوری کی وجہ سے جنت میں چلا گیا تو پھر حوروں کے جھرمٹ میں بیٹھ کر بھی انشاء اللہ باوضو ہو کر دن رات میں دو تین بار تمہیں ضرور یاد کر لیا کروں گا اور اس نکاح نامہ کی سلامتی کی دعا کروں گا جس کی وجہ سے ہم تم ایک ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا بانو ہنس رہی تھی اور میرا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ بانو ہنسی تو پھنسی۔

بانو نے چہک اٹھتے ہوئے کہا۔ کتنے پیسے چاہئیں۔ سو دوسو، ہزار دو ہزار؟

بیگم۔ اپنے شایان شان دیجئے۔ میں چاہتا ہوں کہ چاہے دنیا مجھے لکیر کا فقیر سمجھے، لیکن تمہاری سخاوتوں کے چرچے عالم برزخ میں بھی ہوتے رہیں اور کچھ نہ دے کر بھی میرا کچھ نام ہو جائے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ میری بیوی ہیں۔

بانو نے الماری میں سے ہزار ہزار کے نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔ لو دو ہزار روپے دے دو۔

صرف دو ہزار؟ بیگم جس انداز سے انہوں نے مانگے ہیں اور مانگنے میں انہوں نے جو محنت کی ہے اور جس بے شرمی کا مظاہرہ کیا ہے؟

اس لحاظ سے یہ دو ہزار روپے بہت کم ہیں، ان میں سواد نہیں آئے گا اور شاید حق تعالیٰ بھی راضی نہیں ہوں گے۔

کتنے دوں؟

اپنی شایانِ شان تم عورتوں میں قلوپطرہ کی طرح مشہور ہو۔ سخاوتیں تمہارے قدموں کو چوم کر حاتم طائی کی قبر تک پہنچتی ہیں، شرافتیں تمہارے چہرے کی جائے نمازوں پر عقیدتوں کے سجدے لٹا کر قوس وقزح بن کر انسانیت کے آسمان پر اپنا رنگ دکھاتی ہیں۔ محبتیں.........

خدا کے لئے یہ ڈائیلاگ بازی بند کیجئے، ورنہ ایک روپیہ بھی نہیں دوں گی۔

چلئے میں سرتاپا خاموش ہوں۔ اولی پانچ ہزار روپے ادا کر دیجئے، میں آج شام تک جنت الفردوس کے مین گیٹ پر آپ کا نام لکھوادوں گا۔ آج کل میرا براہ راست اللہ میاں سے ایک تعلق سا چل رہا ہے۔

وہ پانچ ہزار سن کر ہکا بکا سی رہ گئی، وہ انکار کرنے والی ہی تھی کہ پھر نہ جانے اسے کیا خیال آیا اور اس نے پانچ ہزار روپے نکال کر میرے حوالے کر دیئے۔ دیکھا میرے پیارے قارئین، بیوی ہو تو ایسی ہو۔ جو شوہر کے ایسے ایسے دوستوں کی جو خدا کی قسم کسی بھی قابل نہیں ہیں، اس طرح دل کھول کر مدد کرے۔ مولوی قرا قرم ہوں یا مولوی جل تو جلال تو یا مولوی آؤں تو جاؤں کہاں یہ سب وصول کرنے کے لئے ہیں، عطا کرنے کے لئے نہیں۔ ساری زندگی تقریروں میں یہ کہتے ہیں کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، لیکن ان کا ہاتھ ہمیشہ نیچے والا ہی رہتا ہے۔ ان کی تقریریں سن کر بخیل ترین لوگ بھی دینے والے بن گئے، لیکن یہ مداری حضرات جن کا میں نے ذکر کیا ہے صرف لیتے ہی رہے، اگر یہ دینے والے ہوتے تو صوفی نمکین جیسے غیرت مند لوگوں کو ہم جیسے معمولی مالداروں کے سامنے اپنا دامن نہ پھیلانا پڑتا۔

میں نے پانچ ہزار روپے صوفی نمکین کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا۔ حضورا یہ آپ کی مدد ہے اس کانگریس کی مدد نہیں ہے جس نے مسلمانوں کو پچھلے ساٹھ سالوں میں جھانسوں کے سوا کچھ نہیں دیا ہے اور میری دعا یہ ہے کہ یا تو کانگریس سدھر جائے اور اللہ اس کے گناہ معاف کر دے، ورنہ پھر اس کو ایسی سزا دے جس کو یہ برسوں یاد رکھے اور اسے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی توفیق ہو۔ انہوں نے رسماً شکریہ ادا کیا اور کانگریس کو ووٹ دینے کی تاکید کرتے ہوئے میری بیٹھک سے نکل گئے۔

کچھ دنوں کے بعد الیکشن ہو گیا اور پھر نتائج بھی سامنے آگئے، بہن مایاوتی بے چاری یوپی میں اپنا کھاتا بھی نہ کھول سکی، وہ ملائم سنگھ جو نہ جانے کیوں وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہے تھے وہ اپنے ہی گھر میں سمٹ کر رہ گئے۔ کانگریس کو عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا اور وہ نریندر مودی جس کے خلاف مسلمان شور دغل کر رہے تھے اور مولوی حضرات اس کو دل کھول کر بددعائیں دے رہے تھے وہ پورے ملک میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل گیا وہ جیت گیا اور اس کے خلاف ہائے ہلہ کرنے والوں کی ایسی کی تیسی ہو کر رہ گئی۔

ہار جیت تو مقدر کے کھیل ہیں۔ نریندر مودی کا ستارہ عروج پر تھا، لاکھ مخالفت کے باوجود اہل اللہ کی ہزاروں دعاؤں کے باوجود علماء حق کی زبردست مخالفتوں کے باوجود جیت کا سہرا اس کے سر پر بندھ کر رہا اور وہ پارٹیاں جن کی اغل بغل میں علماء اپنی موجودگی درج کرا رہے تھے اور اپنے مریدوں کو رجھانے کے لئے ان کے جلسوں اور ریلیوں کو کامیابی سے ہمکنار کرا رہے تھے وہ پارٹیاں خاک چاٹنے پر مجبور ہو گئیں۔ دعاؤں بددعاؤں، حمایتوں اور دعوے داریوں کے باوجود بقول شاعر یہ ہوا۔

نہ زہد وتقویٰ نے یاوری کی نہ کام کوئی کمال آیا
حساب کے دن یہ سب عمارت حساب کی ضربتوں نے ڈھادی

کانگریس کی بے عملی مسلمانوں کے ساتھ غداری، سماج وادی کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کے ساتھ بے وفائی اور دیگر پارٹیوں کو بھی کردہ اور ناکردہ گناہوں کی سزا انہیں مل کر رہی اور اللہ تعالیٰ نے ایک ہی لاٹھی سے سب کو زخمی بلکہ اپاہج بنا کر رکھ دیا۔

وہ موجودہ جو عام انسان کی نظروں میں قطعاً پسندیدہ نہ تھے وہ اس ملک کے وزیر اعظم بن گئے۔ ان کی خوبیوں سے زیادہ ان لوگوں کی خرابیوں نے انہیں ہیرو بنا دیا جو ان کی مخالفت میں زمین وآسمان ایک کرتے نظر آرہے تھے۔

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں بھی کوئی نظریہ باقی نہیں رہا ہے، یہ کل مودی کی مخالفت کر رہے تھے اور اگر غلام وستانوی نے ان کی تعریف میں دو لفظ اپنی زبان سے نکال دیئے تھے تو انہوں نے ان کو بھی

معاف نہیں کیا تھا اور جب تک ان کی ڈنڈا ڈولی کر کے انہیں دارالعلوم دیوبند کے اہتمام سے نہیں نکال دیا تھا انہیں چین نہیں ملا تھا اور اب عالم یہ ہے کہ خودغرض قسم کے مسلمان مودی کی شان میں قصیدے پڑھنے کے لئے پرتول رہے ہیں اور ان کے منہ میں نہ جانے کیوں پانی آرہا ہے۔

نریندر مودی اگر مسلمانوں کے مسائل حل کریں، ان پر ہونے والے بے جا مظالم کا سدِ باب کریں اور بے قصور مسلمانوں کو جیل سے رہا کریں اور مسلمانوں پر لگائے گئے دہشت گردی کے الزامات کو رفع کریں تب کوئی ان کا ساتھ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ سیاست میں دائمی دشمنی اور دائمی دوستی کوئی معانی نہیں رکھتی، لیکن محض اس لئے کسی کے گن گانا اور کسی کی خوشامد کرنا کہ وہ تخت وتاج کا مالک ہوگیا ہے، اہل وایمان کا شیوہ نہیں ہے، حسین ویزید کی محاذ آرائی میں سیدنا حسین جنگ ہار گئے تھے، لیکن ہار جانے کے بعد پھر بھی سچے مسلمان حضرت حسین کے ساتھ ہی رہے، انہوں نے یزید کی سربلندی کو تسلیم نہیں کیا۔ آج جو لوگ مودی کو وزیر اعظم بنتے ہی رکوع کی تیاریاں کررہے ہیں اور اپنی ہمنوائی پیش کرنے کے لئے بے تاب وبے قرار ہیں وہ یہ ثابت کررہے ہیں کہ ان کا کوئی نظریہ نہیں ہے اور اگر نظریہ ہے تو صرف جلب منفعت کہ اب مودی سے کچھ وصول کرلیں اور اپنا دامن کسی بھی طرح بھرلیں۔ ایسے لوگ مسلمانوں کی صدیوں پرانی سوچ اور صدیوں پرانے نقطہ نظریہ کا قتل عام کرتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ مسلمان ایک ''مفاد پرست قوم'' ہے اس کی مخالفت اور موافقت محض مفاد اور غرض کی بنیاد پر ہوتی ہے، کوئی جیتے کوئی ہارے، انہیں صرف اپنے مفاد کا چیک کیش کرانا ہے۔ یہی سوچ عام مسلمانوں کی ہے اور یہی سوچ ان خاص مسلمانوں کی بھی ہے جو ہمارے رہنما کہلاتے ہیں۔ کاش ہمیں اپنے مفادات سے زیادہ ملت اور دین اسلام کے مفادات عزیز ہوتے ہیں تو پھر ہمارا رویہ بالکل مختلف ہوتا، اور ہم ارباب اقتدار کے سامنے دم نہ ہونے کی مجبوری میں اپنی داڑھیاں ہلاتے نہ پھرتے۔ (یارزندہ صحبت باقی)

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

قسط نمبر: ۲۴

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

ہم میں سے کسی کی بھی رائے یہ نہیں تھی کہ خالو لٹیین تنہا اُس عورت کے پاس جائیں لیکن جب اس عورت نے انتہائی غصے کے ساتھ خالو لٹیین کو اشارے سے بلایا تو خالو جان خود ہی آگے بڑھ گئے اور ہم سب کو انہوں نے اشارے سے کمرے ہی میں رک جانے کے لئے کہا۔

ہم سب کے دل زور زور سے دھڑک رہے تھے اور یہ لگ رہا تھا جیسے آج کوئی بڑی آفت آنے والی ہے۔ اُف وہ لمحے۔ آج بھی برسہا برس کے بعد جب ان قیامت خیز لمحات کا تصور آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب کچھ لٹنے کے بعد بھی دل و دماغ میں وحشت اور خوف کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں۔ حالاں کہ اب رہا ہی کیا تھا۔ جس کے لٹ جانے کا فکر ہو اور جس کی بربادی کا اندیشہ ہو۔ ہم نے تو اپنی آنکھوں سے اپنا سب کچھ لٹتے اور برباد ہوتے دیکھا تھا اور اپنی موت کا بھیانک منظر جس طرح کھلی آنکھوں سے ہم نے دیکھا تھا کہ ایسے تو شاید خدا کی بنائی ہوئی اس دنیا میں کبھی کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ لوگ دوسروں کے جنازوں کو کاندھا دیتے ہیں لیکن ایک ہم بدنصیب تھے کہ اپنے جنازوں کو خود ہی کاندھا دیا کرتے تھے اور اپنی لاشوں کو خود اٹھاتے پھرتے تھے ظاہر ی طور پر ماما زبیر کی موت دو بار ہوئی تھی۔ لیکن حقیقتاً ہم میں سے ہر فرد خانہ ایک ہی دن میں کئی کئی بار مرتا تھا۔ ایک مجھے ہی دیکھو میں ابھی تک زندہ ہوں لیکن یہ بات میں اپنے قارئین کو کیسے سمجھاؤں کہ میں تو زندگی کے ہر ہر موڑ پر موت سے آشنا ہوتی رہی ہوں اور اب بھی میں اُس لاش کی مانند ہوں جسے صرف دو گز زمین کا انتظار ہو۔ خیر چھوڑیئے۔ ہاشمی صاحب کا حکم ہے کہ اس داستان کو جلد از جلد مکمل کرو۔ اس لئے جذبات کے دھاروں میں بہنے کے بجائے میں غم کی اُس دہلیز پر پہنچتی ہوں جس کا تصور آج بھی میری آنکھوں میں وحشت کی تاریکیاں پیدا کر دیتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہوش و حواس غبارہ بن کر فضاؤں میں اڑے اڑے پھر رہے ہوں۔

ہاں پھر ہوا یہ کہ اس کریہہ الصورت عورت نے خالو جان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ نہ جانے اس عورت کے ہاتھ میں کانٹے تھے یا کرنٹ کہ خالو لٹیین کا چہرہ ایک دم پیلا پڑ گیا۔ وہ بالکل ہلدی کی طرح زرد ہو گئے تھے۔ جیسے ان کی رگ رگ کا خون نچوڑ کر اس میں ہلدی کا رنگ بھر دیا گیا ہو۔ وہ کچھ نڈھال سے بھی ہو گئے۔ ہم سب ہی اس وقت خوف زدہ تھے اور اس وقت سب سے زیادہ بری حالت خالہ نجمہ کی تھی اور دوسرے نمبر پر نانی اماں کی لیکن ہم کر بھی کیا سکتے تھے اور جنات کے آگے کوئی بھی کیا کر سکتا ہے۔ اس بے چارے اشرف المخلوقات کی حقیقت ہی کیا ہے؟

چند لمحوں کے بعد اُس عورت نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ ہم سب لرز گئے۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اسرافیل علیہ السلام نے صور پھونک دیا ہو اور پھر اسی وقت ایک کالی بلی جست لگاتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس عورت نے اپنے پیلے پیلے دانت دکھاتے ہوئے خالو لٹیین سے کہا۔ کہ اب تم یہاں سے جانے کا خیال چھوڑ دو۔ اب ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ یہ بلی تمہارے ساتھ رہے گی اور تمہاری حفاظت کرے گی۔

☆ ☆ ☆

مجھے آج تک یاد ہے کہ جس وقت وہ بدذات اور بدشکل عورت اُس بلی کو ہماری حفاظت کے لئے ہمیں سونپ رہی تھی تو مجھے اس وقت یہ خیال آیا تھا کہ کس قدر ہوشیار ہیں۔ یہ لوگ دودھ کی حفاظت کے لئے بلی کو نگہبان بنا رہے ہیں۔ بلی اگر واقعی بلی ہوتی تو بھی کچھ نہیں تھا لیکن وہ تو

یقیناً کوئی دوسری مخلوق تھی۔ جسے ہمارے پیچھے سائے کی طرح لگا دیا گیا تھا اور اس وقت کے بعد ہمارے گھر میں ایک جان کا اور اضافہ ہوگیا۔ دوسرے اس ناخوش گوار اضافے سے ہم لوگوں کی وقتی ہنسی پامال ہوگئی، کیوں کہ بلی کی موجودگی ہر وقت ہمیں مختلف قسم کی وحشتوں اور سوچوں میں مبتلا رکھتی تھی۔

ہم اگر کبھی یہ چاہتے کہ آپس میں کوئی بات کریں تو فوراً بلی آدھمکتی اور ہمیں اس طرح گھور کر دیکھنے لگتی جیسے اس نے ہماری چوری پکڑلی ہو۔ ہم نہیں سمجھ پائے کہ یہ کیسی دوستی تھی اور یہ ہمدردی کی کونسی قسم تھی؟ بالکل صاف ظاہر تھا کہ جنات نے بلی کے روپ میں ہمارے پیچھے اپنا ایک سی آئی ڈی چھوڑ دیا تھا اور ہم کمرہ بند کرکے بھی خود کو تنہا اور محفوظ نہیں سمجھتے تھے۔ جب بھی ہم کسی بھی طرح کی بات کرتے وہ کمبخت بلی ہمارے قریب آکر بیٹھ جاتی اور ہمیں گھورنے لگتی۔

ٹھیک اسی زمانہ میں اللہ نے خالوٹیین کے ایک جگری دوست سلیمان افغانی کو بھیج دیا۔ ایک طویل عرصے کے بعد سلیمان افغانی دہلی آئے اور دہلی آتے ہی وہ سب سے پہلے خالوٹیین کے گھر پہنچ گئے۔ ساتھ میں ان کی بیگم بھی تھیں ـــــ ان کا نام نادرہ خانم تھا۔

اس وقت خوشی کی بات یہ تھی کہ سلیمان افغانی حافظ قرآن بھی تھے، عالم دین بھی تھے اور حد سے زیادہ نیک بھی تھے، خالوٹیین نے بتایا تھا کہ ان سے دوستی کا جب آغاز ہوا اس وقت یہ بس حافظ اور مولوی تھے لیکن بعد میں انہوں نے دین داری کا راستہ اختیار کیا اور جماعتوں میں چلنے دے دے کر اُن کی زندگی میں زبردست انقلاب آگیا اور اب اُن کا حال یہ تھا کہ ہر وقت اللہ کی یاد اور اس کے ذکر میں مصروف رہتے تھے۔ برسہا برس کے بعد افغانستان سے کسی کاروباری چکر میں دہلی آئے تھے اور اس طرح طویل مدت کے بعد دو دوست پھر ایک دوسرے کے قریب ہوگئے تھے۔

ایک دن خالوٹیین اپنے دوست کے ہمراہ گھر سے باہر گئے اور اسی وقت انہوں نے اپنی کل آپ بیتی اپنے دوست کو سنادی۔

اگلے دن سلیمان افغانی اپنی بیگم صاحبہ کو لے کر ایک ہفتے کے لئے کہیں چلے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان کے ساتھ ایک لحیم شحیم مولانا بھی تھے۔ میں سب کچھ سمجھ گئی تھی۔ بہت خاموشی کے ساتھ خالوٹیین نے افغانی صاحب کی مدد سے ایک بار پھر اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کا ارادہ کرلیا تھا اور افغانی صاحب نے بھی ہماری مدد کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ تب ہی انہوں نے کسی مولانا کو لے کر اس آگ کے سمندر میں چھلانگ لگادی تھی ـــــ اور انہوں نے اس کی بھی پرواہ نہیں کی تھی کہ خود ان کا بھی انجام کیا ہوگا؟

جس وقت یہ تینوں حضرات واپس آئے شام کا وقت تھا۔ ان لوگوں کے آنے کی خوشی میں خاص خاص کھانوں کا اہتمام ہوا اور رات کو کھانا کھانے کے بعد سب لوگ ہال میں براجمان ہوگئے۔

کافی عرصے کے بعد یہ رات ایسی آئی تھی کہ گھر میں بات چیت کی آواز گونج رہی تھی۔ ورنہ جب سے گھر میں بلی کو مسلط کیا گیا تھا سب دم بخود رہا کرتے تھے لیکن اس رات ایک بار پھر ہم سب زندگی سے قریب ہوگئے تھے۔ خوب ہنسی مذاق کی باتیں ہوتی رہیں۔ دورانِ گفتگو اور دورانِ طعام مولانا نے جو بنگال کے رہنے والے تھے اور ان کا نام شمس الہدیٰ تھا بلی کی بھی تواضع کی لیکن بلی نے ان کی تواضع کا کوئی اثر نہیں لیا۔ البتہ ایک مرتبہ اس نے مولانا کو دانت چبا کر اس طرح دیکھا جیسے انہیں کچا چبا جائے گی۔

رات کو تھوڑا منورنجن رہا اور اس رات کافی دیر تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ بلی بھی شریک مجلس رہی اور دورانِ گفتگو وہ بھی اپنی ادائیں دکھاتی رہی۔ کبھی کبھی وہ زہریلی قسم کی ہنسی ہنستی تھی۔ ایسی ہنسی جسے شاید ہی کوئی برداشت کرسکے۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ اگر وہ رات کی تنہائی میں ایسی ہنسی ہنسے تو بڑے سے بڑا رستم بھی ڈر کے مارے بے ہوش ہوجائے لیکن چوں کہ ہم تو ان حادثات اور عجائبات کے عادی ہوچکے تھے۔ دوسری بات یہ تھی کہ وہ سب کے سامنے اپنے خطرناک دانت دکھاتی تھی اور سب کی موجودگی کی وجہ سے ڈر اور خوف ذرا ہلکا ہوجاتا تھا۔

پوری طرح تو اب یاد نہیں کہ کتنی دیر تک رات کو باتیں چلتی رہی تھیں۔ البتہ اتنا اندازہ ہے کہ نصف رات سے زیادہ ہوگئی تھی۔ اس کے بعد سونے کی تیاری ہوئی۔ پروگرام یہ بنا کہ ہال کمرے ہی میں ایک گوشے میں پردے ڈال کر مولانا سوجائیں گے اور دوسری جانب انکل افغانی اور آنٹی سوجائیں گی اور ہم بدستور جس گوشے میں سوتے تھے وہاں سوجائیں گے۔ بالعموم سونے سے پہلے سب لوگ حاجت وغیرہ سے فارغ ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے نصف گھنٹہ یوں بھی جاگنا رہا اور اس کے بعد سب لوگ لیٹ گئے۔

بلی صاحبہ جو دراصل جنات ہی میں سے تھیں ایک میز پر بیٹھ جایا کرتی تھیں اور اس رات بھی وہ اسی میز پر بیٹھی رہی لیکن میں صاف طور پر محسوس کررہی تھی کہ آج اس کا موڈ صحیح نہیں تھا۔ غالباً وہ سمجھ چکی تھی کہ مولانا کیوں بلائے گئے ہیں۔

تھوڑی دیر کے بعد سب گہری نیند سو گئے۔ کبھی کبھی مولانا کے خراٹوں کی آواز فضا میں گونج جاتی تھی اور پھر سناٹا چھا جاتا لیکن مجھے کسی طرح نیند نہیں آرہی تھی۔ میری نظر بار بار بے اختیار بلی کی طرف اٹھتی تھی۔ میں دیکھ رہی تھی کہ بلی آنکھیں کھولے بیٹھی تھی۔ رات کی تاریکی میں اس کی سرخ سرخ آنکھیں انتہائی خوف ناک محسوس ہورہی تھیں اور اس کے دیکھنے کا انداز اور بھی زیادہ وحشت ناک تھا۔

تین بجے کے قریب میں نے دیکھا کہ موٹی تازی کالے ہی رنگ کی ایک بلی اور کمرے میں داخل ہوگئی اور میز پر چڑھ کر اس بلی کے کانوں میں کھسر پھسر کرنے لگی اور چند منٹ کے بعد یہ بلی واپس چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد وہ بلی جو ہماری محافظ بنائی گئی تھی اٹھی اور خالو یٰسین کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی۔ پھر ان کے سینے پر چڑھ کر ان کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔

میرا سانس زور زور سے چلنے لگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اب یہ بلی خالو جان کا گلا دبائے گی یا ان کے چہرے پر اپنے ناخن گاڑے گی۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے ارادہ کیا کہ خالو جان کو آواز دوں، لیکن مجھے اس وقت نہ جانے کیا ہوگیا تھا۔ میرے منہ سے آواز ہی نہیں نکلی۔ میں کوشش کرتی رہی کہ انہیں آواز دوں لیکن کوشش کے باوجود بھی میری زبان نہ اٹھ سکی۔ پھر میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو میں اس میں بھی کامیاب نہ ہوسکی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے میرے ہاتھ پیر باندھ دئے ہوں۔ دس منٹ اس کیفیت میں گزرے۔ اس دوران بلی خالو یٰسین کی مسہری سے کود کر نانی اماں کی مسہری پر چلی گئی اور ان کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میرا دم گھٹ رہا تھا لیکن نہ میرے ہاتھ پیر ہلتے تھے اور نہ زبان۔

رات بھر بلی یکے بعد دیگرے ایک ایک سینے پر چڑھتی رہی اور اترتی رہی۔ چار بجے کے قریب بلی پھر اپنی میز پر جاکر بیٹھ گئی۔ میں غور وفکر کے بعد بھی نہیں سمجھ سکی تھی کہ اس کا منشا کیا تھا۔ خدا ہی جانے وہ ہر ایک سینے پر جاکر کیوں بیٹھی تھی۔ میرا پیشاب بہت زور سے آرہا تھا۔ جب برداشت نہ ہوسکا تو میں ٹوائیلیٹ میں چلی گئی۔ جب میں وہاں سے نکل رہی تھی تو دروازے پر ایک لڑکی کھڑی تھی۔ اُسے دیکھ کر میں سہم گئی۔ اگر میں نے بار بار خوف ناک حویلی میں حادثات کا سامنا نہ کیا ہوتا تو میں یقیناً رات کے سناٹے میں کسی لڑکی کو دیکھ کر بے ہوش ہوجاتی لیکن میں تو اس طرح کی باتوں کی عادی ہوچکی تھی۔ اس لئے ڈری تو میں ضرور لیکن میرے ہوش وحواس فیل نہیں ہوئے۔ اس لڑکی نے عام انسانوں کی زبان میں کہا کہ ہم نے دوستی کا ارادہ کرلیا تھا لیکن ایسا لگتا ہے کہ تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤگے۔ آج کی رات تو ہم نے کچھ نہیں کہا۔ اگر یہ لوگ جو تمہارے مہمان بن کر آئے ہیں رات کو بھی یہاں رہے تو دیکھ لینا کہ قیامت کس طرح آتی ہے۔

وہ لڑکی یہ کہہ کر گھٹنی شروع ہوگئی اور گھٹتے گھٹتے ایک فٹ کی ہوگئی اور پھر اچانک بلی کی صورت اختیار کرکے میرے آگے آگے چلنے لگی اور کمرے میں جاکر پھر میز پر بیٹھ گئی۔

ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچئے کہ اس وقت میرے دل پر کیا گزری ہوگی۔ میری جگہ اگر آپ ہوتے تو آپ پر کیا گزرتی۔ میں جاکر اپنی جگہ پھر لیٹ گئی۔ لیکن مجھے نیند نہ آنی تھی نہ آئی۔ یوں ہی آنکھوں ہی آنکھوں میں رات کٹ گئی۔ اس رات مجھے یقین ہوچلا تھا کہ ہم جنات کا نوالہ بن کر رہیں گے اور کسی بھی طرح ہمیں ان جنوں سے نجات نہ مل سکے گی۔

اگلے دن میں نے ناشتے ہی کی میز پر گھر کے سب افراد کے سامنے رات کی بات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کردی اور اپنی رائے بھی ظاہر کردی کہ اگر مولانا کو علاج کے لئے لایا گیا ہے تو ان کو رخصت کردیں اور جنات کو دعوت اختلاف نہ دیں۔

نانی اماں اور خالہ نجمہ کی رائے بھی یہی تھی کہ بس اب جھاڑ پھونک میں پڑکر خود کو مزید خطروں میں نہ ڈالا جائے لیکن مردوں میں سے کوئی بھی اس بات کے لئے تیار نہیں ہوا کہ مولانا کو یوں ہی رخصت کردیں۔ خود مولانا نے بھی سینہ ٹھوک کر یہ کہا کہ موت وقت ہی پر آئے گی لیکن اگر ہم اس طرح ڈرتے رہے اور گھبراتے رہے تو یہ جنات تو انسانوں کی ایسی کی تیسی کردیں گے اور ان سے ڈر کر بھاگنا انسانیت کے خلاف ہے۔ افغانی انکل کی بھی رائے یہی تھی کہ جئیں یا مریں لیکن مقابلہ ضرور کریں گے اور دیکھ لیں گے کہ آنے والی رات کس کے لئے قیامت ثابت ہوتی ہے ہمارے لئے یا جنات کے لئے؟ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۱۳۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

عارب کی گفتگو سن کر پارس بڑا خوش ہوا اور بڑی ہمدردی اور نرمی سے اس کے کندھے تھپ تھپاتے ہوئے اس نے کہا۔ ”اے عارب! تم واقعی کام کے انسان ہو۔ اس لئے کہ تم نے جو مشورہ دیا ہے، یہ پہلے ہی میرے دل میں تھا اور میں ارادہ کئے ہوئے تھا کہ ہر صورت میں اس ہیلن کو یہاں سے نکال کر ٹرائے لے جاؤں گا۔ اب تمہاری اس تجویز نے میری قوت ارادی اور میرے عزم کو اور زیادہ مضبوط اور مربوط کر کے رکھ دیا ہے، دیکھو میرے عزیز دوست! تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو، میں ہیلن کی طرف جاتا ہوں اور اس سے بات چیت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ اس کی مرضی اور منشاء کے مطابق ٹرائے شہر لے جانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔“

عارب اپنی اس کامیابی پر خوش تھا اور زیر لب مسکرا رہا تھا جب کہ پارس اسے وہاں چھوڑ کر محل کے اس حصے کی طرف چلا گیا، جس میں ہیلن کا قیام تھا۔

جس وقت پارس ہیلن کے کمرے میں داخل ہوا اسی وقت ہیلن اپنے کمرے میں اکیلی ایک نشست پر بیٹھی ہوئی تھی، جب کہ قریب ہی اس کی بیٹی ہرمون گہری نیند سو رہی تھی۔ اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر پارس نے ہیلن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے اسپارٹا کی حسین اور عظیم ملکہ! میں تم سے تھوڑی دیر کے لئے ایک کارآمد گفتگو کرنے کی خاطر کیا اس کمرے میں داخل ہو سکتا ہوں؟“

ہیلن مسکراتے ہوئے پارس کے استقبال کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک زہد شکن ادا کے ساتھ اس نے اپنے دونوں بازو ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔ ”میرے کمرے میں آنے کے لئے آپ کو کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، آپ جب اور جس وقت چاہیں اس کمرے میں آسکتے ہیں اور جس طرح کی گفتگو چاہیں میرے ساتھ کر سکتے ہیں۔“

ہیلن کی اس گفتگو سے پارس کے حوصلے اور بڑھ گئے۔ لہٰذا وہ اس کمرے میں داخل ہو کر ہیلن کے سامنے ایک نشست پر بیٹھ گیا، پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ”اے ہیلن! تم جانتی ہو کہ میں ٹرائے کا ایک شہزادہ ہوں۔ میرے باپ نے مجھے اپنے بحری بیڑے کے ساتھ یونان کی طرف ایک اہم مہم پر روانہ کیا تھا، لیکن میری خوش قسمتی کہ جس وقت میرا بحری بیڑہ ٹرائے کی بندرگاہ سے روانہ ہونے والا تھا اس وقت بندرگاہ پر چند فنیقی تاجر اپنے کشتیوں سے اترے اور ان میں سے ایک تاجر نے جو چند دن تمہارے ہاں اسپارٹا میں رہ کر گیا تھا، تمہارے حسن اور تمہاری خوبصورتی کی ایسی تعریف کی کہ میں اپنی اصل مہم کو فراموش کر کے صرف تمہیں دیکھنے اور تمہیں اپنے ساتھ ٹرائے شہر کی طرف لے جانے کی خاطر تمہارے شہر اسپارٹا کی طرف چلا آیا ہوں۔ بس اے ہیلن میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ ٹرائے شہر کی طرف چلو! سنو ٹرائے ایک ایسا شہر ہے جس کے مقابلے میں یہ تمہارا اسپارٹا شہر نہ ہونے کے برابر ہے۔ تم وہاں میری بیوی کی حیثیت سے رہو گی اور تمہاری حیثیت وہاں ایک سلطنت کی ملکہ کی ہوگی۔ اے ہیلن ٹرائے شہر میں میرے ساتھ رہتے ہوئے دنیا کی کوئی ایسی نعمت نہ ہوگی جو تمہارے پاؤں میں نچھاور نہ کر دوں۔ اس لئے کہ جہاں تم دنیا کی حسین ترین لڑکی ہو وہاں میں دنیا کا پہلا نوجوان ہوں جس نے تمہیں اپنی دل کی گہرائیوں میں ڈوب کر پیار کیا ہے۔ لہٰذا میں تم سے التماس کروں گا کہ تم میرے ساتھ میرے شہر ٹرائے کی طرف چلو اور یہ یہاں سے بھاگ نکلنے کا سنہری موقع ہے۔ اس لئے کہ تمہارا شوہر اس وقت ایک مہم پر اسپارٹا سے باہر ہے اور مجھے امید ہے کہ تم میری اس التجا کو رد نہ کرتے ہوئے میرے ساتھ ہو لوگی۔“

پارس کی اس گفتگو پر حسین ہیلن سر جھکائے تھوڑی دیر تک سوچتی

رہی، وہ جانے کن تفکرات میں غرق تھی کہ پارس نے پھر کہا۔ "اے ہیلن زیادہ گہری سوچوں میں نہ پڑو ایسا وقت اور ایسے مواقع بار بار نہیں ملتے، ٹرائے شہر جیسی زندگی تمہیں دنیا میں کسی بھی اور شہر میں نصیب نہ ہوگی۔"

پارس یہ کہتے ہوئے خاموش ہوگیا۔ اس لئے کہ ہیلن یکا یک اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پارس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کمال محبت اور ملائمت سے کہا۔ "اے پارس! میں تمہاری تجویز سے اتفاق کرتی ہوں، میں ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھ یہاں سے کوچ کرنے کے لئے تیار ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ میں اسپارٹا کے لئے نہیں بلکہ ٹرائے شہر کے لئے پیدا ہوئی ہوں۔"

ہیلن کے اس جواب پر پارس خوش ہوگیا۔ اپنی جگہ سے وہ آگے بڑھا اور ہیلن کا ہاتھ تھام کر اس کمرے سے باہر نکل گیا، پھر بڑی تیزی کے ساتھ اس نے اپنے کوچ کے انتظامات مکمل کئے اور ہیلن کو لے کر وہ اسپارٹا سے ٹرائے کی طرف کوچ کر گیا۔ اس طرح اسپارٹا کے بادشاہ کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پارس اپنے بحری بیڑے کے ساتھ پھر ٹرائے شہر کی طرف جا رہا تھا۔

پارس کے بحری بیڑے نے سمندر کے اندر ابھی تھوڑا سا ہی سفر طے کیا تھا کہ عارب ایک بار پھر پارس کی طرف آیا۔ اس وقت پارس اپنے جہاز کے عرشے پر ہیلن کے ساتھ کھڑا سمندر کے اندر دکھائی دینے والی اِکی دُکی مچھلیوں کا نظارہ کر رہا تھا۔ عارب کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر پارس اس کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا۔ "اے میرے دوست! کیا تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہو یا تمہیں کسی شئے کی ضرورت ہے؟"

عارب نے اپنے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔ "میں آپ سے ایک ایسی بات کہنا چاہتا ہوں جس میں آپ کی بہتری اور آپ کا فائدہ ہے اور اس کے لئے میں علیحدگی محسوس کرتا ہوں۔"

اس موقع پر پارس نے بے تکلفی اور خوش طبعی سے ہیلن کو مخاطب کیا اور عارب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ عارب میرا بہترین دوست اور مخلص ساتھی ہے۔ ضرورت کے وقت اس کے مشورے پر اعتماد اور بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔"

پھر پارس، عارب کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ "عارب میرے دوست! تم جو کچھ کہنا ہے ہیلن کی موجودگی میں ہی کہو۔ اس لئے کہ میں اپنی زندگی کا کوئی بھی پہلو ہیلن سے پوشیدہ اور مخفی نہیں رکھنا چاہتا۔ لہٰذا جو کچھ تم کو کہنا ہے۔ بلا جھجک کہو، اس لئے کہ جب میں ہیلن کو اپنی زندگی کا ساتھی بنانے کا عہد کر چکا ہوں تو مجھ سے نسبت رکھنے والا کوئی بھی کام اب ہیلن سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ لہٰذا تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔"

پارس کی اس بات کے جواب میں عارب نے ایک بار پھر سر کو خم کیا، پھر وہ بولا۔ "ہیلن سے متعلق جو آپ نے فیصلہ کیا ہے یہ عمدہ اور بہترین فیصلہ ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فی الحال آپ ٹرائے شہر کا رخ نہ کریں، بلکہ جہاز کے اندر ہی ہیلن سے شادی کر کے یونان کے چھوٹے چھوٹے جزائر میں اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے ایک ماہ گزار دیں۔

اس دوران ہیلن کے اسپارٹا سے نکلنے کے باعث مینیلاؤس کی طرف سے جو ردِ عمل ہوگا اس کا بھی ہمیں پتہ چل جائے گا اس کے بعد ہم بہتر دفاعی صورت حال میں ٹرائے شہر میں داخل ہوسکیں گے۔"

عارب کی گفتگو سننے کے بعد پارس نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا کر کچھ سوچا۔ اس نے بڑے غور سے ہیلن کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "اے ہیلن جو مشورہ میرے دوست عارب نے دیا ہے اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟"

ہیلن نے بلا جھجک جواب دیتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کے دوست کے اس مشورے سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔"

ہیلن کی طرف سے جواب سن کر پارس بھی خوش ہوگیا۔ لہٰذا اس نے عارب کا شکریہ ادا کیا، پھر اسی روز جہاز کے اندر پارس اور ہیلن کی شادی کر دی گئی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جہازوں کا رخ ٹرائے شہر سے یونان کے چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرف موڑ دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

دوشیزۂ سحر نمودار ہو رہی تھی۔ روگ بھرے سنسار میں اونگھتے اندھیرے اور شہرِ بے ضمیر جیسا مضمحل سکوت رخصت ہو رہا تھا۔ سمندر اب پرسکون تھا، فضاؤں کے اندر سحر کی بوئے تنفس اور صبح کے جمال کی بو پھیلنے لگی تھی۔ بازگشت سے خالی زندگی سرد تابوت کی طرح رخصت ہو رہی تھی، فضاؤں کے اندر زمین کی اجنبی خوشبوئیں پھیلنے لگی تھیں۔ چپو چلاتے چلاتے یوناف چونک پڑا اور لیلسا کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "لیلسا! لیلسا! وہ سامنے دیکھو افریقہ کے جس ساحل کی ہمیں

تلاش تھی وہ سامنے دکھائی دے رہا ہے اور تھوڑی دیر تک ہماری کشتی اس ساحل سے ٹکرا رہی ہوگی۔"

یوناف کے اس انکشاف پر ایلسا فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ جماتے ہوئے جب اس نے اپنے سامنے دیکھا تو واقعی افریقہ کا ساحل اب ان کے قریب ہی سامنے دکھائی دے رہا تھا۔

سمندر کے خاتمے اور افریقی ساحل کو اپنے سامنے قریب ہی دیکھتے ہوئے خوشی میں ایلسا کی حالت رنگوں کی ملگجی بہار روح کے تاروں پر مضراب کے رقص، اجنبی خوشبوؤں اور گہر افشاں گراتے بادلوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس کے گلابی ہونٹ اور دہکتے رنگین رخسار برق کی تب وتاب کا سماں پیش کر رہے تھے، پھر ایلسا نے عجیب ساگل ریزی وگل بیزی کے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی زمزمہ انگیز آواز میں کہا۔"یوناف، یوناف! میں آپ کی ممنون اور احسان مند ہوں، اگر آپ ٹائر شہر کی بندرگاہ پر میری مدد کو نہ آتے تو میں کبھی بھی اکیلی افریقہ کے اس ساحل تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکتی۔"

اس پر یوناف نے بڑی عاجزی اور انکسار سے کہا۔"میں تو اپنے رب کا ایک حقیر سا بندہ ہوں، یہ رہبری اور رہنمائی تو میرا اللہ کرتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، جسے چاہتا ہے اسے سیدھی راہ پر لگاتا ہے، تمہیں یہاں افریقی ساحل پر لا کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے فرض پورا کر دیا ہے۔"

یوناف کی گفتگو سن کر ایلسا کی گردن احسان مندی سے جھک گئی۔ اتنی دیر تک عبیل اور سولان بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر افریقی ساحل کو دیکھ رہے تھے اور اس موقع پر ان کے چہروں پر بھی ایک ہیجان اور ایک رونق سی برس رہی تھی۔

جب وہ ساحل کے قریب آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے کچھ فاصلے پر مغرب کی طرف بڑے بڑے جہاز اور ان کے اطراف میں ان گنت چھوٹی چھوٹی کشتیاں کھڑی تھیں۔ یوناف نے ایلسا کو مخاطب کر کے کہا۔"میں اپنے رب کا بڑا ممنون ہوں کہ اس نے اس ساحل تک ہماری رہنمائی کی اور نہ صرف یہ کہ سمندر سے اٹھنے والے طوفان سے ہمیں نجات دی بلکہ سسلی کی زمین کے وحشیوں سے بھی ہمیں بچایا۔ اب وہ تم اپنے سامنے مغرب کی طرف دیکھو کتنے ہی بڑے بڑے جہاز اور کشتیاں وہاں کھڑی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہاں ضرور کوئی بستی ہے یا وہ تجارتی مرکز ہے۔ لہٰذا ہم کشتی کو اُدھر ہی لے چلتے ہیں۔ وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ ہم افریقہ کے ساحل کے کس مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔"

ایلسا نے مسکراتے ہوئے فوراً یوناف کے اس مشورے سے اتفاق کیا۔ لہٰذا یوناف نے کشتی کا رخ موڑ لیا، پھر وہ بڑی تیزی سے چپو چلاتے ہوئے کشتی کو مغربی سمت ساحل پر کھڑے جہازوں اور کشتیوں کی طرف لے جا رہا تھا۔

پہلے سے ساحل پر کھڑی کشتیوں کے پاس جانے کے بعد یوناف، ایلسا، عبیل اور سولان چاروں ساحل پر اُتر گئے اور کشتیوں کو بھی انہوں نے کھینچ کر ساحل پر کر کے وہاں کھونٹوں کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنی دیر تک دوسری کشتیوں اور جہازوں کے لوگ جوق در جوق وہاں جمع ہونے لگے اور وہ بڑے انکسار اور عاجزی کے ساتھ ایلسا کو عزت دینے لگے۔ ایلسا کو دیکھ کر وہاں جمع ہو جانے والے ان سب لوگوں کا تعلق ٹائر شہر سے تھا۔ وہ سب فونیقی و کنعانی تھے اور ایلسا کے ہم وطن اور ہم قوم تھے۔ ایلسا اپنے جاننے والے ہم وطنوں اور ہم قوموں کو وہاں دیکھ کر بیحد خوشی ہوئی، پھر اس نے انہیں مخاطب کر کے پوچھا۔ تم لوگ افریقہ کے اس ساحل پر کیا کرتے ہو۔"

ایلسا کے استفسار پر ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہم اس ساحل پر تجارتی لین دین انتہائی فائدہ مند اور نفع بخش ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ یہاں کوئی شہر اور بستی نہیں ہے۔ اگر اس جگہ کوئی شہر آباد ہو تو یہاں اس قدر تیزی سے تجارت ہو کہ وہ شہر مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر ایسی ترقی کرے کہ بڑے بڑے تجارتی شہروں کو پیچھے چھوڑ جائے۔"

اپنے اس ہم قوم فونیقی کی یہ گفتگو سننے کے بعد ایلسا نے گردن جھکا کر کچھ سوچا، پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنا سر اٹھایا اور وہاں جمع ہونے والے سارے فونیقیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔"سنو میرے وطنو! اور میری قوم کے فرزندو! میں تمہارے ساتھ عہد کرتی ہوں کہ میں تمہارے لئے اس جگہ ایک شہر آباد کروں گی اور میرا خیال ہے کہ وہ شہر میری قوم کے لوگوں کے لئے انتہائی نفع بخش ثابت ہوگا۔ لہٰذا میں تم سے

یہ کہتی ہوں کہ تم اس شخص کو میرے پاس لاؤ جوان زمینوں کا مالک ہے تاکہ میں اس سے زمینیں خریدوں اور یہاں تمہارے لئے شہر کی بنیاد ڈالوں۔"

ایلسا کی یہ گفتگو سننے کے بعد وہاں جمع ہوجانے والے بے شمار لوگ بے حد خوش ہوئے، پھر انہوں نے آپس میں صلاح مشورہ کرکے چند آدمیوں کو روانہ کیا کہ وہ اس مقامی آدمی کو بلوا کر لائیں جو ان زمینوں کا مالک تھا، پھر وہاں جمع ہوجانے والے ہجوم سے ایک ادھیڑ عمر شخص آگے بڑھا اور ایلسا کے سامنے آکھڑا ہوا۔ ایلسا اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔ شاید وہ اس کا جاننے والا تھا، اسی بنا پر اس نے اسے مخاطب کرکے کہا۔

"اے بزرگ جونو، تو یہاں کہاں؟"

ایلسا کے استفسار پر وہ مسکرایا، پھر اس نے بڑے انکسار کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "اے ٹائر کی عظیم شہزادی! آپ جانتی ہیں کہ بنیادی طور پر میں ایک نجومی ہوں، میں ٹائر شہر میں ہی رہا کرتا تھا اور کبھی کبھار آپ کے شاہی محل میں بھی آتا جاتا تھا، پھر یہ جہاز والے مجھے ایک معقول معاوضے کے عوض اپنے ساتھ اِدھر لے آئے اور یہاں تجارتی لین دین اور سفر کے دوران یہ میرے نجوم کے علم سے مستفید ہوتے ہیں۔ اب ہماری حالت یہ ہے، یہ لوگ میرے کام سے خوش ہیں اور میں اس معاوضے سے خوش ہوں جو یہ لوگ مجھے دیتے ہیں۔"

ایلسا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے عظیم جوانو! اب میں یہاں شہر آباد کرنا شروع کروں گی تو سارے کام میں تم میرے ساتھ رہوگے، رہبر اور رہنما کی حیثیت سے کام کروگے۔"

جواب میں اُس ادھیڑ عمر کے نجومی نے سر کو خم کرتے ہوئے کہا۔

"اے ہماری عظیم شہزادی! میں ضرور آپ کے ساتھ کام کروں گا۔"

اس پر وہاں جمع ہونے والے سب کو مخاطب کرتے ہوئے ایلسا نے کہا۔ "تم لوگ تھوڑی دیر میرا انتظار کرو۔" پھر اس نے یوناف کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ "یہ جوان! جو میرے ساتھ ہے یہ نہ صرف میرا محافظ ہے بلکہ محسن ہے۔ یہاں شہر آباد کرنے کے سلسلے میں مجھے اس سے بھی تنہائی میں مشورہ کرلینے دو، پھر میں تمہارے پاس لوٹتی ہوں اور پھر اس کام کو مل جل کر آگے بڑھاتے ہیں۔"

ایلسا، یوناف کا ہاتھ پکڑے ہوئے ذرا فاصلے پر کھڑی اپنی کشتیوں کی طرف لے جاتے ہوئے بولی۔ "آپ ذرا میرے ساتھ آئیں اور میری بات سنیں۔"

یوناف چپ چاپ ایلسا کے ساتھ ہولیا تھا۔ وہاں کھڑے سب لوگ ان دونوں کا انتظار کرنے لگے، پھر کشتی کے پاس آکر ایلسا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے مہربان یوناف! آپ وہ ہستی ہیں جس نے ٹائر شہر کی بندرگاہ پر اس وقت میری جان بچائی، جب وہاں پر کوئی میرا مددگار اور معاون نہ تھا۔ آپ نے مجھے عمیل اور سولان کو کہر آلود سمندری طوفانوں سے نجات دی۔ آپ نے اس سسلی کے کوہستانی سلسلے کے اندر وحشی قوم کے ان ظالموں سے ہمیں بچایا، جنہوں نے مجھے اور آپ کو رسیوں سے جکڑ کر رکھ دیا تھا اور پھر سب سے بڑھ کر میرے اوپر یہ احسان ہے کہ آپ نے بڑی حفاظت اور تندہی کے ساتھ اس ساحل تک پہنچادیا۔ ساری مہربانیوں اور ان ساری نوازشات کے باوجود میں آپ سے ایک اور گزارش کرنا چاہتی ہوں۔"

یوناف نے غور سے ایلسا کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

ایلسا بولی۔ "آپ جانتے ہیں، یہ سرزمین میرے لئے اجنبی ہے اور آپ میری اس خواہش سے بھی واقف ہوچکے ہیں کہ یہاں ان سرزمینوں کے اندر اس ساحل پر میں ایک شہر آباد کرنا چاہتی ہوں اور اس کے لئے میرے پاس سرمایہ بہت ہے، یہ دوسری کشتی کے اندر جو صندوق ہیں، ان میں سے ایک صندوق میں کپڑے ہیں باقی سارے صندوق دولت اور جواہرات سے بھرے ہوئے ہیں، انہیں میں استعمال کرکے اپنی قوم کے ان لوگوں کے لئے یہاں ایک بہترین صاف ستھرا شہر تعمیر کرسکتی ہوں اور مجھے امید ہے کہ یہ شہر آنے والی نسلوں کے لئے عظیم تجارتی مرکز ثابت ہوگا اور میں شہر کا نام بھی تجویز کرچکی ہوں۔"

یوناف نے چونک کر پوچھا۔ "تم نے اس شہر کا نام کیا تجویز کیا ہے؟"

ایلسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں نے اس شہر کو کارتھیج یعنی قرطاجنہ کا نام دیا ہے اور امید ہے کہ مہینوں میں نہیں بلکہ ہفتوں کے اندر میں اس شہر کو آباد کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گی اور اس سارے کام میں مجھے آپ کی مدد اور تعاون کی ضرورت ہوگی۔"

☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

کاٹجو کے بیان سے حقائق کا کوئی واسطہ نہیں

شاملی کے اسلامی اسکالر مولانا محمد اطہر شمسی نے کہا

قابل احترام سابق چیف جسٹس کی رائے ملک کے تہذیب وتمدن کے خلاف ہے

شاملی (ڈاکٹر محمد آصف) سبکدوش فاضل جج مسٹر کاٹجو نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے تعلق سے جو کچھ کہا ہے اس کا حقائق سے کوئی واسطہ نہیں ہے، ان کی شخصیت قابل احترام ہونے کے باوجود ان کی یہ رائے اس ملک کی اقدار اور تہذیب وتمدن کے خلاف ہے کیوں کہ ہندوستان ایک ایسا سیکولر ملک ہے جہاں ہر مذہب کے پیروکار کو آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا اختیار ہے، یہی اس ملک کی عالمی شناخت ہے۔ پریس کو جاری اپنے ایک بیان میں اسلامی اسکالر مولانا محمد اطہر شمسی نے مزید کہا کہ ملک کے اولین دستور سازوں نے اس میں آباد اقلیتوں کو عائلی قوانین نکاح وطلاق، وقف، ہبہ، میراث وغیرہ میں اپنے مذہب کے موافق عمل کرنے کی رعایت دے رکھی ہے اور رعایت کسی کا احسان نہیں ہے، وجہ صاف ہے کہ ملک کی آزادی میں اقلیتوں نے بھی برادرانِ وطن کے ساتھ مل کر جان ومال کی قربانی دے رکھی ہے۔ ۱۸۵۷ء کی اُن قربانیوں کو کون نظر انداز کرسکتا ہے۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، امام ربانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حافظ ضامن شہیدؒ، مولانا جعفر تھانوی جیسے ہزاروں علماء کی ہزاروں قربانیاں تاریخ کے اوراق میں درج ہیں، اس لئے مسلمان اس ملک کے برابر کے شہری ہیں۔ بیان کے مطابق ہندوستان میں کثرت میں وحدت ہے، سیکولرزم اس ملک کا تانا بانا ہے، کثیر تہذیب کے حامل اس ملک میں یکساں سول کوڈ نافذ کرنا ناممکن ہے۔

مولانا اطہر شمسی نے جسٹس کاٹجو کی اس دلیل کو بے وزن قرار دیا جس میں انہوں نے خط کے ذریعہ طلاق کی بات کو بطور استہزا پیش کیا ہے۔ دراصل فاضل جج نے اس حوالہ سے بنظر غائر اسلامیات کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اگر فتاویٰ عالمگیری کو وہ دیکھ لیتے تو کم از کم خط کا لفظ لکھ کر اس درجہ گھٹیا بات اپنی زبان سے نہ نکالتے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام مذہب میں طلاق کو جائز لیکن سب سے برا عمل قرار دیا گیا ہے اور اس کی کچھ شرائط طے ہیں، البتہ طرفین کی رضامندی شرط نہیں ہے۔ یہ اسلامی حکم ہے، ہر مومن کا ایمان یہ ہے کہ شریعت کا کوئی حکم سمجھ میں نہ بھی آئے تو بھی عمل کرنا ہے، اس کا تعلق عقیدہ سے ہے، جو فاضل جج کو حاصل نہیں ہے۔ فاضل جج کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک کسی بات کا پوری طرح علم نہ ہو تو اس بات کے بارے میں اپنی رائے تھوپنا سراسر غلط ہے۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

اگست، ستمبر ۲۰۱۴ء

دیوبند

تسخیر ارواح کے فارمولے

لڑکیوں کے رشتوں کے لئے حُسنِ عمل

خوابوں کا فلسفہ

مدفونہ جادو کو باطل کرنے کا طریقہ

RS.25\=

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

جمیل احمد انصاری ۲۰۰۱

یقیناً ہمارا پروردگار ہم سے ناراض ہے

ماہِ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے اس ملک کے ہندو بھائیوں کی بھی سوچ وفکر یہ تھی کہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی رحمت کی بارشیں برسنے لگیں گی اور گرمی کی شدت کم ہوجائے گی، اس سے پہلے کئی بار موسم گرما میں ایسا ہوا بھی تھا کہ شدید گرمیوں کے زمانے میں جیسے ہی رمضان شروع ہوئے اور رحمت کی بارشیں برسنی شروع ہوئیں اور پورے رمضان برستی رہیں اور کسی بھی روزے دار کو گرمی کا احساس تک نہیں ہوا لیکن اس سال ایسا نہ ہوسکا، ایک ایک دن انتظار کر کے پورا رمضان المبارک گزر گیا، مسجدوں میں بارش کی دعائیں بھی مانگی جاتی رہیں لیکن ایک بار بھی بارش کھل کر نہ برس سکی، کئی بار آسمان پر گھٹائیں چھائیں اور کئی بار بارش کی امید بندھی لیکن پھر اس امید پر پانی پھر گیا، بظاہر یہ ایک معمولی سی بات ہے لیکن اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو یہ بات معمولی نہیں ہے، یہ بات یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ ہمارا رب ہم سے ناراض ہے اور ہماری دعائیں آسمان تک نہیں پہنچ پارہی ہیں اور ہماری التجا ئیں شرف قبولیت سے محروم ہیں۔

اس سے پہلے پارلیمانی الیکشن کے موقع پر بھی یہ دیکھنے کو ملا کہ ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے یہ دعا کی کہ فرقہ پرستوں کی سرکار نہ بنے، علماء اور صلحاء کی بھاگ دوڑ بھی فرقہ پرستوں کے خلاف رہی اور مسجدوں میں فرقہ پرستوں کے خلاف خاموش طریقہ سے دعاؤں کا اہتمام بھی چلتا رہا، لیکن الیکشن کے نتائج نے یہ ثابت کردیا کہ کسی عالم اور کسی صالح انسان کی تمنا پوری نہ ہوسکی اور کسی نام نہاد پرہیز گار انسان کی دعا کو شرفِ قبولیت حاصل نہ ہوسکا۔

اس طرح کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ صاحب ایمان لوگوں کی دعائیں عرشِ الٰہی تک نہیں پہنچ پارہی ہیں اور سبھی کی دعائیں الا ماشاء اللہ قبولیت سے محروم ہیں اور یہ اس بات کی کھلی علامت ہے کہ ہمارا رب ہم سے ناراض ہے۔

آج کل مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں، چہرے مہرے کے اعتبار سے بھی نمازیوں کی تعداد مسجدوں میں زیادہ نظر آرہی ہے، جن کے چہروں پر باشرع داڑھیاں ہیں، وہ کثیر تعداد میں ہیں، زکوٰۃ کا اہتمام بھی کافی حد تک درست ہے، حج اور عمرے بھی ایک ذمہ داری کے ساتھ ادا ہورہے ہیں، رمضان المبارک میں تراویح اور روزوں کی ذمہ داریاں بھی کافی حد تک نبھائی جارہی ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو بارگاہ خداوندی میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں ہورہا ہے۔

دراصل عبادتوں اور ریاضتوں کا التزام مسلم اور دعوت وتبلیغ کے چرچے اپنی جگہ لیکن جسے کہتے ہیں خوفِ خداوندی اور فکرِ احتساب اس سے ہم سب تہی دامن نظر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ نمازیوں میں ایسے لوگ بھی بے شمار ہیں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ کھلی ناانصافیاں کررہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد بھی کثیر ہے جو نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دے رہے ہیں، ایسے لوگ بھی ہر گلی کوچے میں بکثرت موجود ہیں جو ایک وقت کی نماز نہیں چھوڑتے اور کسی کی دوکان قبضالیں تو وہ بھی نہیں چھوڑتے۔ جھوٹ، غیبت، حرام خوری، الزام تراشی، مخبری، دھاندلے بازی، بکواس، زیادتی، خیانت، بے ایمانی، سٹے بازی، چوری چکاری، آبروریزی، کردارکشی وغیرہ کون سا ایسا جرم ہے جو مسلمانوں کا طرۂ امتیاز بن کر نہ رہ گیا ہو۔ خدا کا دعویٰ تو یہ ہے کہ نماز نمازی کو ہر برائی سے روک دیتی ہے لیکن مسلم سماج کا حال تو یہ بتاتا ہے کہ ہماری نمازیں ہمارے کردار پر اثر انداز نہیں ہورہی ہیں۔ جو قدم پابندی کے ساتھ مسجد کی طرف اٹھتے ہیں وہی قدم قتل وغارت گری، دہشت گردی اور ظلم وستم کی طرف بھی اٹھتے رہتے ہیں اور نتیجہ یہ سامنے آرہا ہے کہ ہم جس کے لئے اپنا سر بار بار زمین پر ٹیک رہے ہیں وہ ہم سے راضی ہی نہیں ہے، دعا جو مومن کا سب سے زیادہ قیمتی ہتھیار ہے وہ کند ہوکر رہ گیا ہے، اس سے ایک مچھر بھی ذبح نہیں ہوپاتا، ظالموں اور فاسقوں کا لشکر تو کیسے ذبح ہوسکتا ہے؟ کاش ہم سوچیں اور کاش ہمارے اندر اس رب کو راضی کرنے کی فکر اور تڑپ پیدا ہو جس کے راضی ہوئے بغیر نہ ہمیں سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے اور نہ سلامتی اور نہ عافیت۔ ☆

مختلف پھول

اقوالِ زرّیں

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

☆ بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا عذابِ دوزخ سے محفوظ کرتا ہے۔

☆ گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچاتا جتنا مسلمان کو ذلیل اور بے عزت کرنے سے تمہیں نقصان پہنچتا ہے۔

☆ ہنسی اور قہقہہ کبیرہ گناہ ہے اور قبرستان میں ہرگز نہیں ہنسنا چاہئے کیوں کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے، ہنسی کا مقام نہیں۔

☆ عارف کی پہچان یہ ہے کہ وہ موت کو عزیز رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی شئے سے اسے چین نہیں آتا۔

☆ عارف کا کمتر درجہ یہ ہے کہ وہ صفات خداوندی کا مظہر ہو۔

☆ پرسکون وہ ہے جس کی ملکیت میں کوئی شئے نہ ہو اور معاملات دنیا میں کوئی دخل نہ ہو۔

☆ اہل محبت کا وہ بلند مقام ہے جو ملائکہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

☆ بدترین وہ شخص ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔

بڑی باتیں

☆ اپنی نظر میں گر جانا زندگی کا سب سے بڑا المیہ ہے۔

☆ اپنی ذات کی فلاح کے لئے سوچنا تنزل کی نشانی ہے۔

☆ دانا نما نادان سے ڈرو۔

☆ عزت اور حشمت انصاف میں سمجھو۔

☆ مہمانوں کی خدمت کے لئے بے جا اسراف نہ کرو۔

☆ اچھائی کرنے کے لئے ہمیشہ کسی بہانے کی تلاش میں رہو۔

☆ نفس کو اپنے مرتبے کے لئے خوار نہ کرو۔

☆ کم بولنا اور کم کھانا صحت کے لئے مفید ہے۔

☆ پست ہمتی انسان کے تمام احساسات کو مردہ کر دیتی ہے۔

☆ حیا عورت کا ایمان اور زیور ہے۔

☆ جھگڑا بڑھنے سے قبل تم اس سے الگ ہو جاؤ۔

☆ ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے۔

☆ بہادر وہ ہے جو خود پر قابو پا سکے۔

☆ متکبر کی دعوت قبول مت کرو۔

☆ جب عقل پختہ ہو جاتی ہے تو گفتگو کم ہو جاتی ہے۔

☆ مسکراہٹ گاڑی میں لگا ہوا وہ اسپرنگ ہے جو غم کو جھٹکے نہیں لگنے دیتی۔

☆ اعتماد شکنی سے بچنے کی کوئی ترکیب نہیں۔

رہنما باتیں

☆ بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

☆ محنت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ جو تم سے چھینے اسے عطا کرو۔

☆ جو تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو۔

☆ رشتوں اور قرابت داروں سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ ہمارے ساتھ مخلص اور پر خلوص ہوں۔

☆ سچائی اللہ کی زمین میں ایسی تلوار ہے کہ جس چیز پر لگتی ہے اس کو کاٹ کرر کھ دیتی ہے۔

☆ نیکیاں کر کے بھول جاؤ اور اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اسے یاد رکھو۔

☆ جس چیز کا علم نہیں اسے مت کہو، جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو نہ کرو اور جو راستہ معلوم نہیں اس پر سفر نہ کرو۔

☆ بخیل کی دولت اس وقت اوپر آتی ہے جب وہ خود زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔

☆ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

☆ احسان ہر جگہ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔

☆ دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے، بے وقوف بولنے کے بعد۔

☆ جوتا خواہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو پیروں میں ہی اچھا لگتا ہے۔

☆ ماں کی گود انسان کی پہلی درسگاہ ہے۔

☆ جو لوگ تعریف کے بھوکے ہوتے ہیں وہ باصلاحیت نہیں ہوتے۔

☆ علم دل کو اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے پانی زمین کو۔

☆ اچھی صورت کے مقابلے میں اچھی سیرت کا مقام بلند ہوتا ہے۔

قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”کوشش کرو کہ تم دنیا میں رہو، دنیا تم میں نہ رہے کیوں کہ کشتی جب تک پانی میں رہتی ہے خوب تیرتی ہے لیکن جب پانی کشتی میں آجاتا ہے تو وہ ڈوب جاتی ہے۔“

☆ جسم ایک دکان ہے اور زبان اس کا تالا ہے، تالا کھلتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ دکان سونے کی ہے یا کوئلے کی۔

تجربہ کار لوگوں نے کہا

☆ اعتماد روح کی طرح ہوتا ہے جو ایک دفعہ چلا جائے تو واپس نہیں آتا۔

☆ مایوسی انسان کی سب سے بڑی دشمن ہے اس لئے اللہ پاک کی رحمت کے ہمہ وقت امیدوار رہیں۔

☆ وقت کو ضائع کر دینا سب سے مہنگی فضول خرچی ہے۔

☆ تیرا اپنے بھائی سے مسکرا کر بات کرنا بھی صدقہ ہے۔

☆ کسی کام میں بھی جلدی نہ کرو تا کہ پھر ”کاش“ نہ کہنا پڑے۔

☆ جو جہالت کے اندھیرے کو علم کی روشنی سے مٹاتا ہے وہ اس کے لئے ہمیشہ کے لئے نور بن جاتا ہے۔

☆ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے ہاتھ سے کسی بے گناہ کو نقصان نہ پہنچے تو ”شک“ کرنا چھوڑ دو۔

☆ اگر دشمن بنانا چاہتے ہو تو اپنی برتری جتاتے پھرو اور اگر دوست چاہئیں تو دوسروں کی برتری تسلیم کرو۔

☆ کسی کا دل مت دکھاؤ، ہو سکتا ہے اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

☆ جھوٹ بول کر جیتنے سے بہتر ہے کہ سچ بولو اور ہار جاؤ۔

☆ بڑا بننے کے لئے پہلے حالات بدلنے پڑتے ہیں۔

☆ دوسروں کی عزت کرو اس سے تمہاری عزت کی بنیاد مضبوط ہوگی۔

☆ سکون پانا ہے تو دوسروں کی برائی کرنا اور قرض لینا چھوڑ دو۔

☆ برے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔

☆ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔
☆ توبہ کرنا آسان ہے اور گناہ چھوڑنا مشکل۔
☆ میں علم کے اس درجے تک یوں پہنچا کہ جو چیز مجھے معلوم نہ تھا وہ میں نے معلوم کرنے میں شرم محسوس نہ کی۔
☆ اپنے آپ کو سب سے بہتر سمجھ لینا جہالت ہے اور ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھنا صاحب علم ہونے کی علامت ہے۔

زندگی

☆ زندگی حقیقت ہے اسے تسلیم کرو۔
☆ زندگی محبت ہے، اس کی پرستش کرو۔
☆ زندگی چیلنج ہے اس کا سامنا کرو۔
☆ زندگی کھیل ہے اسے جیتو۔
☆ زندگی سفر ہے اسے مکمل کرو۔
☆ زندگی نعمت ہے اس پر قابو پاؤ۔
☆ زندگی بہت تھوڑی ہے اسے ضائع نہ کرو۔

انمول موتی

☆ پھول نے وقت سحر آسمان سے فریاد کی کہ [illegible] چھینی جارہی ہے [illegible]
☆ اگر غلط فہمیاں دور نہ کی جائیں تو وہ نفرتوں میں بدل جاتی ہیں۔

غور فرمائیں

☆ خاموشی ایسا درخت ہے جس پر برا پھل نہیں لگتا۔
☆ حسد ایک دیمک ہے جو انسان کو اندر اور باہر دونوں سے ختم کردیتی ہے۔
☆ سچائی ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی مگر تاثیر شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہے۔
☆ سب سے بڑی بہادری صبر کرنا ہے۔
☆ سب سے بڑی بلا ناامیدی ہے۔
☆ سب سے بڑی تفریح مصروفیت ہے۔
☆ سب سے بڑا استاد تجربہ ہے۔
☆ سب سے بڑا فائدہ نیک وصالح اولاد ہے۔
☆ سب سے بڑا تحفہ درگزر کرنا ہے۔
☆ سب سے بڑا سرمایہ خود اعتمادی ہے۔
☆ سب سے بڑا راز موت ہے۔
☆ سب سے بڑی دولت اچھا دوست ہے۔

کچھ لفظ چنے ہیں گوہر سے

☆ جب مجھے پتہ چلا کہ نرم گداز بستر پر سونے والوں کے خواب کھردری زمین اور کھلے آسمان تلے سونے والوں کے خوابوں سے مختلف نہیں ہوتے تو مجھے خدائی انصاف پر پورا پورا اعتماد ہوگیا۔
☆ کچھ لوگ ہوا کی مانند ہوتے ہیں، چپکے سے زندگی میں آتے ہیں اور چپکے سے زندگی کو ساتھ لے جاتے ہیں۔
☆ جن سے محبت کی جاتی ہے ان کے لئے دل میں ایک قبرستان بنایا جاتا ہے جس میں اپنے محبوب کی ساری ناکامیاں دفن کرنی پڑتی ہیں اور ان پر کتبے بھی نہیں لگائے جاتے۔
☆ جو کسی کی چھوٹی سی غلطی معاف نہیں کرسکتا، وہ کیسے یہ یقین کرلے کہ اللہ اس کے بڑے بڑے گناہ معاف کرسکتا ہے۔
☆ جو کسی کی خوشی برداشت نہیں کرسکتا اس کو اپنی خوشی میں اترانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

انداز فکر

☆ وفاداری سیکھنی ہے تو پھول سے سیکھو جو ٹہنی سے ٹوٹتے ہی مرجھا جاتا ہے۔
☆ مساوات کا درس بادلوں سے سیکھو جو پھولوں کے ساتھ ساتھ کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔
☆ قربانی کا درس درختوں سے سیکھو جو خود دھوپ میں جل کر ہمیں سایہ دیتے ہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین ایمان ہے۔
☆ اعلیٰ ظرفی سیڑھی سے سیکھو جو خود تو وہیں رہتی ہے مگر ہمیں بلندی پر پہنچا دیتی ہے۔
☆ زیادہ بولنے والا انسان بے وقوف ہوتا ہے۔

☆ لوگ تمہاری نماز پڑھیں اس سے پہلے تم نماز قائم کرنے والے بنو۔

☆ جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔

☆ خاموشی کو اپنا ہتھیار بناؤ تاکہ شر سے محفوظ رہو۔

☆ ہر ہاتھ ملانے والے کو دوست مت سمجھو۔

☆ بولو کم سنو زیادہ، کیوں کہ زبان ایک اور کان دو ہیں۔

☆ جس دل میں قوت برداشت ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

☆ اپنے جذبات کو وہاں نچھاور کرو جہاں دوسرا ان کی قدر بھی جانتا ہو۔

☆ دوستی اعتماد کی پختگی، اخلاق کی کشش اور ہمدردی کا نام ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تب بھی قیمتی ہے اور اگر دھواں آسمان پر چڑھ جائے تو بھی بے قیمت ہے۔

☆ لوگوں کے آگے جھکنے سے، ان سے مایوس ہونا اچھا ہے۔

☆ دوسروں کو بے وفا کہنے سے پہلے یہ یاد کرو کہ کہیں آپ نے تو کسی سے بے وفائی نہیں کی؟

☆ دوست ہی نہیں، اگر دشمن بھی اچھا کام کرے تو اس کی تعریف کرو۔

☆ لازمی نہیں کہ ہر حسین چیز باوفا بھی ہو۔

☆ دنیا یہ نہیں دیکھتی کہ تم کیا تھے بلکہ یہ دیکھتی ہے کہ تم کیا ہو۔

فکر کی گہرائیاں

☆ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو کچھ بھی سنے بیان کرے

☆ جو اپنی ضرورتیں بڑھا لیتا ہے وہ اکثر محرومی کا شکار رہتا ہے۔

☆ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔

☆ غصے پر قابو پانا ہی دانش مندی ہے۔

☆ اپنی نیکی اور دوسروں کی برائی کو بھول جاؤ۔

☆ ہر آدمی کی رائے اس کے ذاتی تجربے کے مطابق ہوتی ہے۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سامان حوصلہ ہے۔

☆ مصیبت کی شکایت نہ کرو، اس سے خدا ناراض، دوست غمگین اور دشمن خوش ہوتا ہے۔

☆ جس سے تمہیں نفرت ہے اس سے ڈرتے رہو۔

☆ دوستی دوسروں کو چاہنے بغیر نہیں بنتی۔

عورت

☆ عورت کا حسن اس کی سادگی میں ہے۔

☆ عورت کی طاقت اس کی ہمت میں ہے۔

☆ عورت کی حیا اس کی نگاہوں میں ہے۔

☆ عورت کا غصہ اس کی زبان میں ہے۔

☆ عورت کی قابلیت اس کی سیرت میں ہے۔

☆ عورت کا ضمیر اس کی خاموشی میں ہے۔

منتخب اشعار

میں نے یہ سوچ کے بوئے نہیں خوابوں کے درخت
کون جنگل میں لگے پیڑ کو پانی دے گا

☆

سانسوں میں بھی رہتے ہو لہو میں بھی رواں ہو
لیکن مرے ہاتھوں کی لکیروں میں کہاں ہو

☆

شاخوں سے ٹوٹ جائیں وہ پتے نہیں ہیں ہم
آندھی سے کوئی کہہ دے کہ اوقات میں رہے

☆

جل رہے ہیں نفرتوں کی آگ میں اہل وفا
الفتوں کی لاش پہ ماتم کناں ہے زندگی

☆

خدا سے سارے رشتے کٹ چکے ہیں
دعائیں اب وسیلے مانگتی ہیں

☆

اب دوست بھی پت جھڑ کے درختوں کی طرح ہیں
ان سے کوئی ٹھنڈک کوئی سایہ نہیں ملتا

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

وَاِنْ یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِم لَمَّا سَمِعُوْا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْن. وَمَاھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْن. (سورۃ القلم)

نظر بد سے حفاظت کے لئے اور نظر بد کو دفع کرنے کے لئے یہ آیت تیر بہدف ہے۔ اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر اگر اس شخص پر دم کردیں جو نظر بد میں مبتلا ہو تو اس کی برکت سے وہ نظر بد سے نجات حاصل کرلیتا ہے۔

اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ صبح و شام تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے تو وہ ہر طرح کی بری نظر سے محفوظ رہے۔

اس آیت کے ورد سے لوگوں کی ہائے ہائے حاسدوں کے حسد اور انسان ٹونے ٹوٹکے کے اثرات سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

اس آیت کا نقش نظر بد سے حفاظت، نظر بد کو دفع کرنے کے لئے اور جادو اور ٹوٹکوں کے اثرات سے نجات دلانے میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ سے شروع ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴۸	۱۳۶۲	۱۳۵۸	۱۳۵۵
۱۳۵۹	۱۳۵۴	۱۳۴۹	۱۳۶۱
۱۳۵۳	۱۳۵۶	۱۳۶۴	۱۳۵۰
۱۳۶۳	۱۳۵۱	۱۳۵۲	۱۳۵۷

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَاِنْ یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِم	سَمِعُوْا الذِّکْرَ	وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْن	وَمَاھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْن
۴۴۴	۱۲۷۰	۵۲۱۲	۱۱۹۷
۱۲۶۹	۴۴۱	۱۲۰۰	۲۵۱۳
۱۱۹۹	۲۵۱۴	۱۲۶۸	۴۴۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۱۱	۱۸۰۳	۱۸۰۹
۱۸۰۵	۱۸۰۸	۱۸۱۰
۱۸۰۷	۱۸۱۲	۱۸۰۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵۱	۱۳۵۶	۱۳۵۴	۱۳۶۲
۱۳۶۳	۱۳۵۳	۱۳۵۹	۱۳۴۸
۱۳۵۷	۱۳۵۰	۱۳۶۱	۱۳۵۵
۱۳۵۲	۱۳۶۴	۱۳۴۹	۱۳۵۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۰۴	۱۸۱۰	۱۸۰۹
۱۸۱۲	۱۸۰۸	۱۸۰۳
۱۸۰۷	۱۸۰۵	۱۸۱۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۲	۱۳۴۸	۱۳۵۵	۱۳۵۸
۱۳۵۴	۱۳۵۹	۱۳۶۱	۱۳۴۹
۱۳۵۶	۱۳۵۳	۱۳۵۰	۱۳۶۴
۱۳۵۱	۱۳۶۳	۱۳۵۷	۱۳۵۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۰۹	۱۸۱۰	۱۸۰۴
۱۸۰۳	۱۸۰۸	۱۸۱۲
۱۸۱۱	۱۸۰۵	۱۸۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵۷	۱۳۵۲	۱۳۵۱	۱۳۶۳
۱۳۵۰	۱۳۶۴	۱۳۵۶	۱۳۵۳
۱۳۶۱	۱۳۴۹	۱۳۵۴	۱۳۵۹
۱۳۵۵	۱۳۵۸	۱۳۶۲	۱۳۴۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۰۷	۱۸۱۲	۱۸۰۴
۱۸۰۵	۱۸۰۸	۱۸۱۰
۱۸۱۱	۱۸۰۳	۱۸۰۹

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا۔ (سورۂ نوح)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس آیت کو ایک مرتبہ جمعہ کی شب میں پڑھنے کا معمول رکھے تو دین ودنیا میں اس کو ہر طرح کی بھلائی میسر آئے۔اس آیت کے ورد کی برکت سے خاندان کے جو لوگ مرچکے ہوں ان کی مغفرت ہوجاتی ہے اور جو لوگ زندہ ہیں ان کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

اس آیت کے ورد سے اعمال میں سدھار آتا ہے اور ورد رکھنے والے کو نیکیوں کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس آیت کو روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کی عادت رکھے تو عبادت وریاضت کے سلسلے میں وہ کبھی کسلان اور تساہل کا شکار نہ ہو۔ اس آیت کے پڑھنے کی برکت سے نیک کاموں میں دل لگتا ہے اور عبادت وریاضت کی توفیق زیادہ سے زیادہ عطا ہوتی ہے۔

اس آیت کا نقش عبادت وریاضت کی توفیق عطا کرنے، اعمال صالحہ کی رغبت دلانے اور اعمال صالحہ میں سدھار پیدا کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف، یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۶	۱۳۹۹	۱۴۰۲	۱۳۸۹
۱۴۰۱	۱۳۹۰	۱۳۹۵	۱۴۰۰
۱۳۹۱	۱۴۰۴	۱۳۹۷	۱۳۹۴
۱۳۹۸	۱۳۹۳	۱۳۹۲	۱۴۰۳

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا	وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا	رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
۱۳۱۷	۱۲۹۱	۲۱۴۱	۸۳۷
۱۲۹۲	۱۳۲۰	۸۳۴	۲۱۴۰
۸۳۵	۲۱۳۹	۱۲۹۳	۱۳۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۶۳	۱۸۵۸	۱۸۶۵
۱۸۶۴	۱۸۶۲	۱۸۶۰
۱۸۵۹	۱۸۶۶	۱۸۶۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۲	۱۳۹۷	۱۳۹۵	۱۴۰۲
۱۴۰۳	۱۳۹۴	۱۴۰۰	۱۳۸۹
۱۳۹۸	۱۳۹۱	۱۴۰۱	۱۳۹۶
۱۳۹۳	۱۴۰۴	۱۳۹۰	۱۳۹۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۵۹	۱۸۶۴	۱۸۶۳
۱۸۶۶	۱۸۶۲	۱۸۵۸
۱۸۶۱	۱۸۶۰	۱۸۶۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۰۲	۱۳۸۹	۱۳۹۶	۱۳۹۹
۱۳۹۵	۱۴۰۰	۱۴۰۱	۱۳۹۰
۱۳۹۷	۱۳۹۴	۱۳۹۱	۱۴۰۴
۱۳۹۲	۱۴۰۳	۱۳۹۸	۱۳۹۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۶۳	۱۸۶۴	۱۸۵۹
۱۸۵۸	۱۸۶۲	۱۸۶۶
۱۸۶۵	۱۸۶۰	۱۸۶۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو،ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۹۸	۱۳۹۳	۱۳۹۲	۱۴۰۳
۱۳۹۱	۱۴۰۴	۱۳۹۷	۱۳۹۴
۱۴۰۱	۱۳۹۰	۱۳۹۵	۱۴۰۰
۱۳۹۶	۱۳۹۹	۱۴۰۲	۱۳۸۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۶۱	۱۸۶۶	۱۸۵۹
۱۸۶۰	۱۸۶۲	۱۸۶۴
۱۸۶۵	۱۸۵۸	۱۸۶۳

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت سومرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ہاتھ پر باندھنے والے نقوش عورتوں کو بائیں بازو پر اور مردوں کو دائیں بازو پر باندھنے چاہئیں۔ان نقوش کو جو اوپر بیان کئے گئے ہیں کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔(باقی آئندہ)

تسخیر ارواح

تحریر تحقیق:
روحانی اسکالر
علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب

پاروتی دیوی

پاروتی دیوی ایک عورت ہے اور اسے دیوتا شیوجی کی نسوانی مظہر کہا جاتا ہے اور یہی دیوی شیوجی کی استری یعنی بیوی بھی ہے۔ اپنے زمانہ میں پراسرار قوتوں کی مالک تھی۔ اس کی پوجا بہت دھوم دھام سے ہندوستان میں ہوتی ہے۔ یہ دراصل مہاوت (مہاولہ) کی بیٹی تھی۔ ہندو مذہب میں اس پراسرار شکتی نے متعدد شکلوں میں لوگوں میں اپنی پوجا کرائی۔

اس دیوی کے کئی صفاتی نام ہیں۔ اس کے ہر نام کی حیثیت سے اس کی پوجا ہوتی ہے۔ مثلاً اماں یعنی مہربان، شفیق، بھروی یعنی ڈراونی، مسیکا پیدا کرنے والی، ستی یعنی معاری بیوی، گوری یعنی روشن، کالی یعنی سیاہ، درگا یعنی ناقابل رسائی۔

لوگ اسی دیوی کو کالی دیوی اور درگا دیوی کے نام سے بہت زیادہ پہچانتے ہیں، دراصل یہ سب پاروتی دیوی کے روپ ہیں۔ بنگال میں اس دیوی کی پوجا کالی دیوی اور درگا دیوی کی حیثیت سے ہوتی ہے اور یہی درگا بنگالیوں کے ہاں سب سے بڑا تہوار ہے اور اسی درگا پوجا کو دوسرے مقام پر دسہرا کہتے ہیں۔ قدیم بنگالی انسانوں کو کالی دیوی کے چرنوں میں قربان کرتے تھے اور نوجوان کنیاؤں (کنواری لڑکیوں) کو اس کے قدموں پر قربان کرتے تھے اور ان کے نزدیک یہ قربانی کی دیوی ہے اور اسی حیثیت سے اس کی پوجا آج بھی ہورہی ہے، مگر اب انسانوں کے جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔

ہندوؤں کے ایک پران ہے جو ایک سو اٹھارہ پرانوں میں سے ایک ہے۔ اسے "کالکاں پران" کہتے ہیں۔ اس میں چھیانوے باب ہیں اور کم وبیش نو ہزار اشلوک ہیں، اس پران میں کالکاں یا پاروتی دیوی کی شکتی کا ذکر ہے اور اس کی مہمات کا بیان ہے۔

ہندوستان میں ایک علاقہ ہے جو اب ضلع بن گیا ہے، ہمیر پور نام ہے، اس ضلع ہمیر پور میں دو سردار تھے جن کے نام آلہا اور اودل تھے، ان اصحاب نے کالکا دیوی کو تسخیر کیا ہوا تھا۔

وہ ایک غیر انسانی قوت تھی اس سے کوئی تاریخ داں انکار نہیں کرتا، ہم یہاں پاروتی دیوی کے وہ تمام عمل درج کر رہے ہیں جو سلف جوگیان سے نسلاً بعد نسلاً چلے آرہے ہیں اور پاروتی کی تسخیر اس کے صفاتی اسماء کی حیثیت سے ہم بتائیں گے جس صفت کے ساتھ اس کی تسخیر کریں گے اس کے الگ الگ فوائد حاصل ہوں گے۔

ہر تسخیر کا طریقہ کار جدا ہے، جس صاحب کو جو طریقہ پسند آئے اس پر عمل کر کے دیکھ سکتا ہے۔

تسخیر پاروتی دیوی

پاروتی دیوی اس کی اصل حیثیت ہے۔ یہ وہ حیثیت ہے جس سے وہ شیوجی کی دھرم پتنی تھی اور پراسرار قوتوں کی مالک تھی اور اسی کے مختلف اسماء صفاتی ہیں۔ یہ اس کا اسم ذاتی ہے، اس کی تسخیر کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو صبح نکلتے ہوئے سورج پر نظر جمالیں اور بیٹھ جائیں، آلتی پالتی مار کر اور مندرجہ ذیل منتر کا بلاتعداد جاپ کریں، منتر یہ ہے۔

پاروتی ساروتی اگری اگاربتی۔ چھوچھو کرے سواہا۔

اور سورج پر نظر جمانے کی مشق کرلیں، جب ایک گھنٹہ تک دیکھنے پر قادر ہوجائیں تب عمل شروع کریں اور عمل پڑھا کریں، پھر صبح کو عمل کر کے سوجایا کریں۔ شام کو اٹھ کر اشنان کریں یا پھر منہ ہاتھ دھولیں اور سورج غروب ہوتے ہی عمل پڑھنا شروع کردیں، ساری رات پڑھتے رہیں، جب فجر ہوجائے یعنی صبح صادق ہوجائے تو عمل بند کر کے کچھ دیر سکون کریں، جب سورج نکل آئے تو اس پر نظر جما کر عمل پڑھنا شروع کریں، ایک گھنٹہ عمل کرنے کے بعد سوجائیں۔

اس دوران کھانا کم کردیں اور سونا بولنا بھی کم کردیں، گوشت ہمہ قسم منع ہے۔ حصار کی ضرورت نہیں ہے، اول روز آثار عجیب ظاہر

ہوں گے، نو یوم کا عمل ہے۔ آخری روز بہت خوب صورت شکل میں پاروتی دیوی ظاہر ہوگی، اپنی نشانی عنایت کرے گی اور بلانے کا طریقہ بتائے گی۔

تسخیر اُمّا دیوی

یہ بھی پاروتی دیوی کا مہربان روپ ہے۔ جسے شفیق کہا جاتا ہے، اس کی تسخیر سے عامل پر انعام واکرام کی بارش ہو جاتی ہے، لوگ بے دام غلام بن جاتے ہیں۔ مال و دولت کی کمی نہیں ہوتی، عیش وعشرت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ دیوی اسے مال و دولت لاکر دیتی ہے، ہر طرح سے اس پر مہربان ہو جاتی ہے۔

طریقہ کار یہ ہے کہ کسی نہر یا دریا کے کنارے جائے، جس کی گہرائی کا بخوبی اندازہ ہو، پھر ایک سرخ لنگوٹ باندھ کر کسی ایسے کنارے پر چلا جائے جہاں کوئی دوسرا بندہ نہ ہو۔ نہر کا پانی اتنا ہو کہ اس میں ناف تک آپ کا جسم پانی کے اندر رہے، اب چند لمبے لمبے سانس لینے کے بعد پانی میں بیٹھ جائیں تاکہ بمع سر پورا جسم پانی میں ڈوب جائے۔ ہاتھ میں ایک مالا ہو، جس میں ایک سو آٹھ دانے ہوں۔ پانی میں غوطہ لگا کر مندرجہ ذیل منتر کو جتنا پڑھ سکتے ہیں پڑھیں اور جب دم گھٹنے لگے تو سر باہر نکال لیں اور سانس درست کریں، پڑھنا موقوف کر دیں، جب سانس اعتدال پر آجائے تو پھر غوطہ لگا کر مندرجہ ذیل منتر کو جتنا پڑھ سکتے ہوں پڑھیں اور جب دم گھٹنے لگے تو سر باہر نکال لیں اور سانس درست کریں۔ پڑھنا موقوف کریں جب سانس اعتدال پر آجائے تو پھر غوطہ لگائیں، اس طرح پوری ایک مالا آپ نے پانی میں غوطہ لگا کر جاپ کرنا ہے۔ اکیسویں روز جب آخری بار آپ سر باہر نکالیں گے تو ایک خوبصورت عورت روبرو ہوگی جو ہاتھ پکڑ کر باہر نکالے گی اور قول وقرار کرے گی، منتر یہ ہے۔

اُتا اُتا کھیک اُتا جارُوی سرکھُا اُتا ماریا دے لیکھ

تسخیر بھیروی دیوی

اس دیوی کی تسخیر کے بعد آپ دشمنوں کو جو روپ چاہیں دکھا کر ڈرا سکتے ہیں، اگر آپ کا کوئی دشمن عمل وغیرہ کر رہا ہے تو بھیروی دیوی ایسے دہشت ناک طریقوں سے ڈرائے گی کہ وہ عمل کو کسی طور پورا نہ کر سکے گا، لوگوں کو خوابوں میں ڈرانا اور ظاہری طور پر ڈرا کر اپنا مطیع بنانا، جنگل میں جانوروں کو ڈرا کر بھگانا وغیرہ وغیرہ۔ عموماً جوگی لوگ اس قسم کی تسخیرات کرتے ہیں۔ عمل کے لئے گوگل کی دھونی دینا ہے اور کلب اور گربہ کے ملے ہوئے فضلے کو گول لکیر کی صورت میں ارد گرد بطور حصار بکھیر لیں اور رات کو گیارہ بجے سے ایک بجے تک مندرجہ ذیل منتر کا جاپ کریں۔

شُلکھ بھیرویر سوالکھ بھیروی اکھ تے کلکھ بھیروی۔

ان دنوں اشنان ہرگز نہ کریں اور نہ نیک لوگوں سے ملیں، مسجد مندر کا رخ نہ کریں۔ تنہائی اور ویران جگہ رہیں، آٹھ یوم کا عمل ہے۔ ساتویں روز دیوی حاضر ہوگی، مگر گفتگو نہ کرے گی، ایک روز انتظار کریں دوسرے روز خود گفتگو کریں۔ ان سات دنوں میں جو کچھ پیش آتا ہے اس قدر روح فرسا ہے کہ اس کا تصور بھی محال ہے، اگر ثابت قدم رہے تو ٹھیک ہے ورنہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اچھے اچھوں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ اس قدر خوف اور کسی عمل میں نہیں آتا جتنا اس عمل میں آتا ہے۔ آٹھویں روز جب بھیروی دیوی حاضر ہو تو اس سے قول وقرار کر لیں اور طریقہ حاضری دریافت کر لیں۔

تسخیر مسیکا دیوی

یہ روپ پاروتی دیوی کا ہے، اسے پیدا کرنے والے کہتے ہیں۔ دراصل یہ اس دیوی کی قوت وتصرف ہے جو اس کا تصرف انسان کی قوت واہمہ پر ہے۔ اسی کے ذریعہ وہ خود کو پیدا کرنے والی منواتی ہے ورنہ حقیقت تو صاف ظاہر ہے خدائے مطلق پیدا کرنے والا ہے۔ یہ دیوی کا وہ تصرف ہے جو انسان کی قوت واہمہ پر جاری ہو کر جو چاہتا ہے انسا کو کر کے دکھاتا ہے۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں فرعون کے جادوگروں اور موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ جادوگروں نے اپنے تصرف واہمہ کی قوت سے رسیوں کو سانپ بنا کر دکھا دیا حالانکہ وہ پیدا کرنے والے نہ تھے۔ اس دیوی کی تسخیر سے بندہ انسانوں کو مختلف کمالات دکھا سکتا ہے۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ اس عورت کے خون استحاضہ کا کپڑا لیں جس کا بچہ پہلے تین ماہ میں ضائع ہو گیا ہو، یہ کپڑا ذرا بڑا ہو یا پھر تین عورتوں کی

ماہواری کے کپڑے اکٹھے کرلیں اور برابر جوڑ کران پرنشست جما کر بیٹھ جائیں۔ اس منتر کا سوا لاکھ جاپ کریں، چاند کے غروب دنوں میں چاہے جتنے روز بھی لگ جائیں۔ چودہ دن کے اندر اندر کریں، رات دن پڑھ سکتے ہیں، کسی سے ملاقات نہ کریں، سوائے تین آدمیوں کے۔ آخری دن مسیکا دیوی آکر اپنے درشن دے گی اور بہت سے اسرار سمجھائے گی، اپنی شکتی بتائے گی، پھر چند بار پڑھ کر یا دیوی حاضر کر کے آپ بہت بڑے کمالات دکھا سکتے ہیں۔

منتر یہ ہے۔ روپ سروپ کایا کلپ، ہور مسیکا تو را گنیش

تسخیر ستی دیوی

ستی کا مطلب ہوتا ہے معیاری بیوی۔ یہ جو عورتوں کی ستی کی رسم ہندوؤں میں عام تھی کہ جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تو اسے ستی کردیا جاتا تھا یہ ظلم بھی اسی دیوی کے اس روپ کی وجہ سے تھا۔

جو عمل درج کررہے ہیں اس سے ایک خوب صورت روپ ستی دیوی کا تسخیر ہوجاتا ہے اور وہ شادی کر کے ساتھ رہتی ہے، یہ شادی ہندو مذہب کے مطابق ہوتی ہے جو ایک مسلمان نہیں کرسکتا۔ اس سے شادی کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک تو طرح طرح کے ناز ونعم برداشت کرتی ہے، اسے کھانے شاندار کھلاتی ہے، لوگوں میں اس کا ایک مقام پیدا کردیتی ہے اور اگر اسے کوئی عورت پسند آجائے تو رات کو اسی عورت کے روپ میں خاوند کے سامنے آموجود ہوتی ہے، عامل طرح طرح کے کام اس سے لے سکتا ہے، لذات میں سے ہر طرح کی لذت حاصل ہوجاتی ہے، لذت نظر، لذت سامعہ، لذت ذائقہ وغیرہ اور لذت سماع کے لئے مختلف طرح کے نغمات سناتی ہے جو موسیقی میں اپنا جواب آپ ہوتے ہیں۔

کئی لوگ ہندوستان میں اس کے عامل رہ چکے ہیں، ایسے عاملوں نے دریاؤں کے کناروں پر محلات تعمیر کروائے ہوتے ہیں ان میں رہتے ہیں اور دنیا جہاں کے عیش کرتے ہیں، جتنے عیش وعشرت اس دیوی کی تسخیر کے بعد ہیں اتنے ہی جتن اس کی تسخیر سے قبل کرنے پڑتے ہیں۔

عمل سے قبل سات من پانی سے اپنے معدہ کو صاف کریں۔

طریقہ یہ ہے کہ سات مختلف کنوؤں کا پانی لینا پڑتا ہے۔ اول ایک کنوئیں سے ایک من پانی نکالیں اور اسے روزانہ پی لیا کریں۔ چند روز میں ایک من پانی ختم کردیں۔ گائے کے دودھ کی کھیر اور دودھ گائے کا استعمال کرسکتے ہیں۔ اناج قطعاً نہ کھائیں، جب اس طرح سات کنوؤں سے سات من پانی پی چکیں تو آپ پوتر ہیں، یعنی عمل کرنے کے لئے موزوں ہوچکے ہیں۔ اس دوران صبح وشام نہایا کریں، بہتر ہے کہ یہ عمل گرمیوں میں کریں، خوشبو لگا کر رہیں، جب پوتر ہوجائیں تو ان سات کنوؤں سے مشترکہ ایک من پانی لے لیں اور دس سیر چاول، دودھ حسب ضرورت اور اب چار کونوں والا حصار بنائیں جو اچھا خاص بڑا ہو۔ اس حصار بنانے کے لئے لکڑی کے کسی نوک دار ہتھیار سے زمین تھوڑی تھوڑی کھودلیں۔ اس حصار کے ایک کونے میں بیت الخلا کے لئے گھڑا رکھ دیں اور دوسرے حصہ میں نہانے کے لئے پانی رکھیں۔ ایک طرف تبدیل کرنے والے کپڑے اور دوسری طرف کھیر پکانے کے لئے چولہا اور پینے والا پانی اور ایک مخصوص جگہ عمل کے لئے منتخب کرلیں۔ حصار کی لکیر میں سندور سفوف ہوا، ہوا اور سہاگہ بھردیں، جب سفوف پھینکیں تو یہ منتر پڑھیں۔ جگ دھوڑ تگ موڑ، لگ توڑ۔

بعد میں حصار کے اندر بیٹھیں اور کھیر پکا کر رکھ لیں، اندر نہا لیں اور رفع حاجت وغیرہ اگر ہو تو کرلیں۔ پھر عمل کے لئے مخصوص جگہ پر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں اور بلا تعداد عمل پڑھتے رہیں۔ استغراق جتنا ہوا تنا ہی بہتر ہے، اس دوران سونا قطعاً نہیں ہے۔ سات دن عمل کریں، اگر رفع حاجت ہو تو عمل موقوف کردیں اور مندرجہ ذیل الفاظ سات بار پڑھ کر عمل موقوف کردیں۔ آلپا جالپا، ہال ملالپا۔

اور کھیر کھانے کے لئے حاجت ہو تو تب بھی یہی الفاظ پڑھیں، سات دن رات مسلسل عمل پڑھیں۔ آخری روز ستی دیوی حاضر ہوگی اور باہر آنے کا اشارہ کرے گی۔ اسے کہیں کہ ہمارا گھر یہی ہے تم اندر آجاؤ اور خود سندور اور سہاگہ کی لکیر کو ایک جگہ سے مٹادیں وہ اندر آجائے گی اور اسی وقت ایک بڑا پنڈت بھی داخل ہوگا وہ شادی کردے گا۔ اس کے بعد آپ سے قول وقرار لے لیں۔ یہ وہ وقت ہے جب آپ جو کہیں گے وہ مانے گی۔ جب حصار سے باہر چلے گئے تو کچھ بھی نہیں ہوسکے گا، لہٰذا قول واقرار پہلے سے سوچ رکھیں، کیوں کہ اہم مرحلہ یہی ہے۔

منتر یہ ہے۔ ستیا ستیان ستی آن کے آلان ستی۔

تسخیر گوری دیوی

گوری کے معنی روشن کے ہیں۔ اس دیوی کو حسن کی دیوی بھی کہا جاتا ہے۔ دنیا میں اس کے حسن کا تصور بھی محال ہے، جس حسن کی یہ دیوی حامل ہے۔ اس کا عامل لوگوں کو اس دیوی کے حسین ترین روپ دکھا کر ورطۂ حیرت میں ڈال سکتا ہے۔

ایک کچے کمرے میں جو مربع سائز ہو، میں ایک سو طاق بنائیں، یعنی ہر دیوار میں پچیس طاق ہوں، اب ان میں کورے چراغ رکھ دیں اور صاف روئی کی بتیاں بنا کر چنبیلی کا تیل ڈال دیں۔ کمرہ بالکل الگ تھلگ ہو، خوشبو سے معطر ہو، شور وغل سے دور ہو، اس میں اور کسی قسم کی کوئی چیز نہ ہو، اب ہر چراغ جلاتے جائیں اور جلانے سے قبل اس کی بتی پر پچیس بار مندرجہ ذیل منتر پڑھیں۔

روپ کی پرائی گوری، آئی گوری، جائی گوری، سپنوں کی رانی گوری، شریر کی شرائی گوری۔

اس طرح منتر کی تعداد دو ہزار چھ سو ہو جائے گی۔ جانب مشرق سے چراغ جلانا شروع کریں، رات کو سورج غروب ہونے کے فوراً بعد آغاز کر دیں۔ اگر چراغ جلانے کے بعد کچھ رات باقی ہو تو بیٹھ کر انتظار کریں اور منتر پڑھتے رہیں۔ صبح صادق کے وقت چراغ بجھا دیں۔ پچیس یوم کا عمل ہے، آخری روز چراغ بجھانے کے بعد فوراً دیوی حاضر ہوگی، پھر اس سے قول و اقرار لے لیں۔

تسخیر کالی دیوی

یہ دیوی بہت مشہور ہے، دشمن کو تباہ کرنا اور شکتی حاصل کرنے کے لئے بہت اعلیٰ ہے، تباہی و بربادی کے تمام کام کرتی ہے۔ ایک اندھیرے کمرے میں سیاہ کپڑے پہن کر اور سیاہ چادر اوڑھ کر بیٹھ جائیں اور عمل سے قبل تین روز برت رکھیں، لوگوں سے قطعاً نہ ملیں، پھر تین روز تک مسلسل دن رات مندرجہ ذیل منتر پڑھیں، انشاء اللہ آخری روز دیوی حاضر ہو جائے گی اور کہے گی کہ میری بھینٹ دو، میری بھینٹ کہاں ہے؟ تو آپ منتر ثانی پڑھنا شروع کر دیں، اس کے کچھ دیر بعد وہ کہے گی کہ اچھا بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ تم کہو کہ میں اپنے مشکل اوقات میں تم سے مدد لیا کروں گا، وہ راضی ہوگی، اور کہے گی کہ میری کچھ شرائط ہیں۔ مختلف شرائط بیان کرتی ہے، جن میں سے ایک یہ ہوتی ہے کہ میں تمہاری قید میں کب تک رہوں۔ آپ کہیں پانچ سال کیوں کہ اس سے زیادہ مدت پر وہ راضی نہیں ہوتی ہے اور عامل کے لئے رجعت واقع ہوتی ہے، باقی کوئی شرط تسلیم کریں، وہ منتر جو تین یوم مسلسل پڑھنا ہے وہ یہ ہے۔

کالی کالی مہا کالی، آگ کی اُگال کالی، مالیو کی مال کالی، جال اُجال کالی۔

اور جو منتر اس وقت پڑھنا ہے جب وہ بھینٹ کے لئے اصرار کرے، وہ منتر یہ ہے۔ اوم کالکا دیوی سواہا۔

تسخیر درگا دیوی

درگا کا مطلب ہے ناقابل رسائی اس کے عامل کی قوتیں لامحدود ہو جاتی ہیں اور کوئی ایسا ساحر جادوگر نہیں ہوتا جس کی قوتیں اس کی قوتوں کے برابر ہوں۔

ہر قسم کے اعمال و تصرف سے وہ واقف ہوتا ہے اور متصرف ہے، اس کا عمل بہت سخت ہے، کئی مہا سادھوؤں اور رشی منیوں نے پوری عمر اس کے جاپ کئے۔ ان جاپوں میں سے ایک جاپ ہم لکھ رہے ہیں جو صاحب اسے اکیس، اکیس دن کے چلّوں کی صورت میں کریں گے کسی نہ کسی چلّے میں ضرور کامیاب ہوں گے، اس کا پاٹھ اکیس یوم کا ہے۔

• کسی تنہا مقام پر دریا کے کنارے بیٹھ جائیں اور چلتے ہوئے پانی پر نظر مرکوز رکھیں۔ مندرجہ ذیل منتر کو پڑھتے رہیں، جب بھوک لگے جنگل کے درختوں کے پتے یا پھل وغیرہ کھالیا کریں۔ پیاس لگے تو دریا کا پانی پی لیں اور نیند آئے تو کسی لکڑی کے سہارے سے بیٹھے بیٹھے سو جائیں۔ اس طرح اکیس یوم عمل کریں، دیوی کے درشن ہوں گے، ہو سکتا ہے کہ پہلے ہی چلے میں تسخیر ہو جائے ورنہ مسلسل چلے کرتے رہیں کسی نہ کسی چلے میں ضرور تسخیر ہو جائے گی۔ بعض لوگوں نے اسی منتر کو طویل لکھا ہے مگر اصل منتر یہی ہے اور جو طویل منتر ہے وہ فروعات ہیں۔ اصل منتر یہ ہے۔ درگا آس باس متا۔

اس طرح کے اعمال ہمارے ذوق کے خلاف ہیں۔ لیکن قارئین کی دلچسپی کے لئے انہیں شائع کیا جارہا ہے۔ ان کے محقق جناب غلام سرور شباب بے شک ایک معتبر عامل ہیں، اس لئے بھی ہم نے اس مضمون کو اہمیت دی۔ (ح۔ ہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

شاگردی سے متعلق مختلف سوالات

سوال از: حافظ شہزاد خاں ——— اٹاوہ

حضرت صاحب آپ کا بھیجا ہوا کتابچہ مجھے دستیاب ہوگیا ہے جس میں ہمارا T/1107/14 ہے اور میں نے آپ کے حکم کے مطابق کچھ ورد بھی شروع کردیئے ہیں اس کے علاوہ کچھ تھوڑی جانکاری اور چاہتے ہیں۔

سوال: پیر، جمعرات وغیرہ کو روزہ رکھنے کا جو حکم ہے تو نفلی روزہ رکھیں یا پھر رمضان شریف کے چھوٹے ہوئے فرض روزے رکھیں۔

سوال: دوران چلہ اگر مجبوراً ناغہ ہوجائے تو پھر عمل دوبارہ سے شروع کرنا پڑے گا۔

سوال: چلہ اور وظیفہ میں کیا فرق ہے۔

سوال: نوچندی جمعرات کیا چاند کی پہلی جمعرات کو کہتے ہیں، کیوں کہ اس بار چاند رات کی پہلی تاریخ کو بھی جمعرات تھی اور یہاں لوگوں نے نوچندی جمعرات کہہ کر روزہ رکھا لیکن ہم نے ابھی کتابچہ کے حساب سے کہ نوچندی جمعرات چاند کی ۲؍ تاریخ یا اس کے بعد آنے کی وجہ سے عمل شروع نہیں کیا، حکم فرمائیں۔

سوال: کیا سورۂ یٰسین شریف کے چلوں اور سبھی ریاضتوں کے دوران حصار کرنا ضروری ہے، ان سبھی ریاضتوں و چلوں کے دوران کوئی خوف خطرہ تو نہیں ہوتا ہے۔

سوال: کیا ایک بار میں ایک ریاضت کی پوری زکوٰۃ ادا کرلینے کے بعد دوسری ریاضت شروع کریں یا پھر ایک ساتھ کئی ریاضتوں کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

سوال: حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے (چاند کی منزل شرطین میں) دن تاریخ بتادیجئے اور بلاموکل پڑھنا ہے یا باموکل، جیسا آپ حکم فرمائیں، روزانہ کتنی بار اور کتنے دن تک پڑھنا ہے اور حروف پڑھنا ہے یا پھر عزیمت پڑھنا ہے (کیوں کہ کتابچہ میں) ایک حرف کے پڑھنے کی تعداد ۴۴۴۴ مرتبہ لکھی ہے تو کیا روزانہ اتنی ہی بار پڑھنا ہے۔

سوال: ریاضت نمبر (۴) پر عشاء کے بعد وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰن ...... تا الْمُؤمِنِیْن ۱۵۶۳ بار ہر آیت پر کم سے کم ایک بار درود شریف کونسا پڑھنا ہے۔

سوال: کیا چلوں کے ساتھ ساتھ نقش کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

سوال: عمل کے بعد کھانا پینا اور بول چال کرسکتے ہیں یا نہیں، اگر ضروری ہو تو۔

حضرت سے بہت ہی عاجزانہ درخواست ہے کہ سبھی سوالوں کے جوابات جلد از جلد تحریر فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ آپ نے اس ناچیز کو اجازت دے کر بڑی عنایت بخشی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی عمر میں، علم میں، عمل میں، عزت وشہرت میں کامیابی وترقی عطا فرمائے آمین۔

جواب

آپ کا خط ملا، آپ کے سوالوں کو بالترتیب جواب دیا جارہا ہے۔ طلسماتی دنیا کے ذریعہ جوابات دینے کی ضرورت اس لئے محسوس کی تاکہ

دوسرے طلبا بھی ان جوابوں سے مستفیض ہو جائیں۔

پیر اور جمعرات کو نفلی روزے رکھنے کی جو تاکید کی گئی ہے وہ روزے نفلی ہی ہیں اگر آپ کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے واجب ہوں تو ان کی قضا ان نفلی روزوں کا بدل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ پیر اور جمعرات کو نفلی روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔ دوران چلّہ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو پچھلا عمل خراب نہیں ہوتا آپ ایک دن بڑھا کر چلّہ پورا کریں، لیکن افضل یہی ہے کہ دوران چلّہ ناغہ نہ ہو۔

وظیفے اور چلّے میں فرق یہ ہے کہ وظیفے کی دنوں کے اعتبار سے کوئی حد مقرر نہیں ہوتی، جب کہ چلّے کی ایک حد مقرر ہوتی ہے۔ مثلاً ۱۱ دن کا چلّہ ۳۱ دن کا چلّہ، ۴۰ دن کا چلہ۔ وظیفے کا وقت تو مقرر رہتا ہے لیکن اس کی با قاعدہ کوئی حد مقرر نہیں ہوتی۔

نوچندی جمعرات اس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی ۳ تاریخ کو آئے یا ۳ تاریخ کے بعد آئے، چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ کو جو جمعرات پڑتی ہے وہ پہلی جمعرات ہوتی ہے، اس کو نوچندی جمعرات نہیں کہتے۔

شاگردی کے کتابچے میں سورۂ یٰسین کے جو ۹ چلّے بتائے گئے ہیں ان میں نہ کوئی پرہیز ہے اور نہ کسی حصار کی ضرورت ہے۔ پرہیز صرف زبان کا ہے، یعنی زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں، مثلاً غیبت، جھوٹ، لعن طعن، بے ہودہ گوئی وغیرہ ان باتوں سے جتنا پرہیز کریں گے اتنا ہی سورۂ یٰسین کے چلّوں کا فائدہ محسوس کریں گے اور مذکورہ تمام گناہ بھی چلتے رہیں گے اور سورۂ یٰسین کے چلّے بھی چلتے رہیں گے تو پھر ضرورت اور امید کے مطابق طبیعت میں روحانیت پیدا نہیں ہوگی۔ رہا حصار تو ان چلّوں کے لئے حصار کی کوئی ضرورت نہیں لیکن اگر آپ حصار کر ہی لیں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ ان چلّوں کے درمیان اگر حصار نہ کریں تو کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ دوران عمل کچھ کھانا پینا یا کسی سے بات چیت کرنا ایک غلط حرکت ہے جس سے احتراز کرنا چاہئے۔

سورۂ یٰسین کے لگاتار ۹ چلّے کئے جاتے ہیں، ہر چلّہ ۲۱ دن کا ہوتا ہے، سورۂ یٰسین کے پہلے چلّے کے ساتھ اس کتابچے کی کوئی دوسری ریاضت نہیں کرنی چاہئے اور سورۂ یٰسین کے ۲ چلّے ایک ساتھ نہیں کرنے چاہئیں۔ سورۂ یٰسین کے دوسرے چلّے کے ساتھ درود شریف کا پہلا چلّہ کر سکتے ہیں۔ درود شریف کے ۲ چلّے بھی ایک ساتھ نہیں کرنے چاہئیں۔ درود شریف کے تینوں چلّوں کے بعد پھر حصار کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ اس کتابچے کی ریاضت کرتے وقت اس کتابچے کی ترتیب کو پیش نظر رکھنا چاہئے، اس ترتیب میں ایک خاص مصلحت پنہاں ہے۔ طلباء کو چاہئے کہ وہ اس ترتیب کے خلاف نہ کریں اور سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں اور نقوش میں بھی کئی کئی نقوش کی زکوٰۃ ایک ساتھ نہ نکالیں، جو لوگ ریاضتیں ادا کرتے وقت بے تحاشہ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایک ساتھ کئی کئی چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں انہیں وہ سب کچھ ہاتھ نہیں لگتا جس کی ایک عامل کو ضرورت ہوتی ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات اس وقت کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو اور چاند منزل شرطین میں تب ہوتا ہے جب وہ برج حمل میں ہو اور اس کا ہر ماہ اندازہ کرنے کے لئے آپ کو روحانی تقویم یا کسی جنتری کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ بے مؤکل بھی ادا کی جا سکتی ہے، لیکن یہ زکوٰۃ اگر با مؤکل ادا کریں گے تو فائدہ زیادہ ہوگا اور خدمت خلق بہتر انداز میں ہو سکے گی۔ ہر حرف کو بے مؤکل یا با مؤکل چار ہزار چار سو مرتبہ چوالیس مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ واضح رہے کہ یہ زکوٰۃ ایک سال کے لئے کار آمد ہوگی اگر اسی طرح تین سال تک یعنی تین سالوں میں تین مرتبہ یہ زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو پھر یہ زکوٰۃ دائمی ہو جاتی ہے۔ درود شریف کوئی سا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ درود عام بھی پڑھ سکتے ہیں۔

درود عام یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ.

ہم عرض کر چکے ہیں کہ نقوش کی زکوٰۃ سب سے آخر میں ہی ادا کرنی چاہئے، جب پڑھنے والے سب عمل ختم ہو جائیں گے تب لکھنے والے عمل کی طرف دھیان دینا چاہئے۔

چاروں طرف دیوار کی بات

سوال از: محمد الیاس ــــــــــــ رام بن

میں طلسماتی دنیا کا پانچ سال سے مطالعہ کر رہا ہوں، میری نظر میں قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب پڑھنے کے قابل ہے تو وہ طلسماتی دنیا ہے۔ اس رسالے کی جتنی بھی تعریف لفظوں میں کی جائے تو وہ بھی کم

ہے، دل کی گہرائیوں سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ اس رسالے کو از حد ترقیات سے نوازے آمین۔

میرا مسئلہ ہے، ہر رات سمت بدلنے کا جب کسی بھی قسم کی ارواح کا عمل کیا جاتا ہے تو کبھی کسی رات کھڑکی کی طرح رخ ہوجاتا ہے تو کبھی کسی رات دیوار کی طرح خاص طور پر میں ہمزاد کے عمل کی بات کررہا ہوں جو چراغ جلا کر کیا جاتا ہے۔ ۲۰۱۲ اکتوبر کے طلسماتی دنیا میں آپ نے ایک صاحب کو اسی سمت کے مسئلے کے جواب میں آپ نے یوں لکھا ہے۔

جن اعمال میں رجال الغیب کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے ان اعمال کو انجام دیتے وقت ایسا انتظام کریں، سمت بدلنے سے سایہ غائب نہ ہونے پائے، ایسا عمل ایسے کمرے میں کرنا چاہئے جہاں چاروں طرف دیوار موجود ہو، مگر آپ کو بہ خوبی واقفیت ہے کمروں میں کسی نہ کسی طرف کھڑکی یا روشن دان تو ضروری ہوتا ہے۔

اس صاحب کا سوال تھا۔ آپ کو جس طرف کھڑکی سمت بدلنے سے آتی ہوا گر اس طرف ایک سفید سی چادر اوپر سے نیچے تک پورے چلے میں لگا کے ہی اگر رکھے گی دیوار کی مانند یا دوسری طرف کمرہ لمبا ہے تو اس طرف سایہ فرش پر پڑنے کا اندیشہ ہے اس طرف بھی ایک سفید چادر چھت سے باندھ کر نیچے فرش تک اگر رکھے بالکل دیوار کی مانند ایک دیوار جیسا بن جائے تو غلط عمل تو نہیں ہوجائے گا۔ اب میرے بھی ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہے کیا کریں، جب ایسا مسئلہ پیدا ہو آپ کا علم روحانی، اس مسئلے کا کیا علاج بتاتا ہے جواب سے محروم نہ رکھنا، کیوں کہ یہ میرا تیسرا خط ہے۔ ہر ماہ کے طلسماتی دنیا میں اپنے سوال کا جواب برابر سات ماہ سے نہیں پاتا ہوں جو کہ مجھ پر ایک بہت بڑا ظلم ہورہا ہے، یہ ظلم ستم نہ کرو، جواب مختصر ہی سہی لیکن دے دو۔

جواب

اس طرح کے عمل کے لئے ایک ہی چادر کافی ہے، بس آپ کو یہ کرنا ہے کہ آپ جس طرف اپنا رخ دوران عمل رکھیں اسی طرف اس چادر کو فٹ کردیں۔ آج کل ایسا انتظام بھی کیا جاسکتا ہے کہ چادر آسانی سے لگالیں۔ دوران عمل وقتی طور پر اگر سفید چادر ایسی دیوار پر لگادیں جہاں دروازے یا کھڑکیاں موجود ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسا اہتمام کرنا کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ حضرت عالم گیرؒ نے ایک ریاضت کے دوران اپنے کھیت میں اپنے ہاتھوں سے چنے بو کر پھر ان کو خود ہی کاٹ کر استعمال کیا تھا کیوں کہ اس عمل میں شرط کچھ ایسی ہی تھی اور عالمگیرؒ اس عمل میں کامیاب ہوگئے تھے۔ کسی بڑی روحانی دولت کو حاصل کرنے کے لئے اس طرح کی محنت اور اس طرح کا اہتمام کرنا ناممکن نہیں ہے۔

ہمیں امید ہے کہ طلسماتی دنیا میں یہ جواب پڑھ کر آپ مطمئن ہوجائیں گے، اور آپ کی شکایت دور ہوجائے گی، اگر برا نہ مانیں تو یہ عرض ہے کہ طلسماتی دنیا کی تعریف میں آپ نے جو کلمات لکھے ہیں وہ ہمارے نزدیک محض ایک مبالغہ ہے اور اس طرح کے مبالغہ آمیزی سے اگر خود کو آئندہ محفوظ رکھیں تو بہتر ہوگا۔

گھریلو نشیب وفراز

سوال از: کہکشاں ـــــــ کانپور

جناب عالی سے گزارش یہ ہے کہ میرے کچھ سوال اور امید نہیں بلکہ یقین کرتی ہوں کہ آپ میرے سوال کا جواب ضرور دیں گے۔

میرے والد اور والدہ دن بہ دن کمزور ہوتے جارہے ہیں، آپ کے علاج سے میرے والد بہت بہتر ہیں، لیکن کبھی اس مرض میں اضافہ ہوجاتا ہے اور مجھے ڈر لگتا ہے اگر دوبارہ فالج کا اثر ہوا تو میرے والد ٹھیک نہ ہو پائیں گے۔ دماغ بالکل بچہ جیسا ہوگیا ہے، اچھے برے کی سمجھ ختم ہوگئی ہے، امی کی تو آنکھ کی روشنی بہت کمزور ہوگئی ہے، ایک آنکھ سے تو بالکل نظر نہیں آتا، دانت سارے کمزور ہوگئے ہیں، چاول تک نہیں کھا پاتیں، دن بہ دن لاغر ہوتی جارہی ہیں، جس طرح سے اس عمر میں والدین کو سکون ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ آپ کو تو ہر بات کا علم ہے، مجھے دوا سے زیادہ اللہ کے کلام میں یقین ہے، برائے مہربانی کوئی نقش بتائیں۔

میری ایک بہن جن کی عمر تقریباً ۳۵ سال اور دوسری چھوٹی بہن جن کی عمر تقریباً ۲۷ سال ہوگئی ہے شادی کے لئے پیغام بہت آتے ہیں لیکن کوئی پسند نہیں کرتا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لوگ پسند کرکے جاتے ہیں دوبارہ آنے کے لئے اور پھر بعد میں جواب دیدیتے ہیں کہ لڑکی کا جوڑ نہیں ہے یا گھر والے میرے مزاج کے مطابق نہیں ہیں یا لڑکی کا رنگ کم ہے یا لڑکی کی عمر بہت ہے، جس گھر کے حالات ایسے ہوں گے اس گھر کا

کیا حال ہوگا۔ میری والدہ کا برا حال ہے، اللہ کی مرضی نہیں ہے یا میرے گھر میں کچھ اثرات ہیں یا رشتے باندھ دیئے گئے ہیں۔ برائے مہربانی اس مسئلہ کا حل بتائیں، اگر کچھ پڑھنے لکھنے کے لئے کچھ بتائیں تو دن تاریخ بھی بتادیجئے۔ عمل کب سے شروع کرنا ہے اور رمضان شریف میں پڑھنا ہے کہ نہیں۔ میری بڑی بہن مارچ سے سورۂ احزاب اور سورۂ یوسف کو جس دن پڑھنا چاہئے اس دن پڑھتی ہیں۔

میں بچپن سے خواہش مند ہوں کہ مجھے گورنمنٹ نوکری کرنی ہے وہ بھی ٹیچر کی جب ہمارے مذہب میں لڑکیوں اور عورتوں کو گھر سے نکلنا منع ہے، لیکن گھر کے حالات نے مجھے مجبور کردیا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ پردہ اور مذہب کی پابندیوں کے ساتھ کوئی کام کیا جائے وہ گناہ نہیں ہوتا۔ میں اپنی فیملی کی مدد کے لئے نوکری کی تلاش میں ہوں۔ میں نے B.E.D کا فارم بھرا ہے دعا کریئے گا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے آمین۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ مجھے غلط مت سمجھئے گا جو میں میسج کرتی ہوں یا آپ سے اپنے دل کی بات کہتی ہوں جو نہیں کرنی چاہئے وہ بھی کہہ دیتی ہوں اس کے لئے دل سے معافی چاہتی ہوں شاید آپ ہم سے بہت ناراض ہیں، جب ہی تو فون ریسیو کرتے ہیں اور نہ کوئی جواب دیتے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ آپ کتنے مصروف ہیں لیکن یہ بھی آپ سوچئے کہ آپ کے بچے کا دل کتنا ٹوٹتا ہے، کیا آپ کو اس بات کا علم ہے؟

آپ کا فرسٹ ٹائم تعویذ پہنا تو قدرتی ایسا محسوس ہوا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے اسی طرح آج کے زمانہ میں بھی لوگ موجود ہیں اور عاملوں پر مجھے یقین ہوگیا۔ جب خطوط کے ذریعہ سمجھانے کا اتنا اچھا انداز جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کیا کرتے تھے اور میرے دل میں آپ کے لئے عزت اور محبت بڑھتی گئی۔ اور محبت ہمیشہ ہم لوگوں پر بنائے رکھئے اور میرے لکھنے میں جو غلطی ہو اسے معاف کریں اور جواب سے محروم نہ کریئے گا۔ والدہ محترمہ کی طرف کی طرف سے سلام۔

جواب

ڈاکٹر حکیم اور عامل کا کام علاج کرنا ہوتا ہے، باقی ہر بیماری میں خواہ وہ جسمانی ہو یا روحانی شفا دینا اللہ ہی کا کام ہے۔ اس لئے کسی بھی طبیب اور معالج کا کوئی دعویٰ کرنا یا کسی بھی مرض کو ٹھیک کرنے کی گارنٹی لینا شرعاً ناجائز ہے۔ تم یقین کرو ہم نے تمہارے والد کی صحت کے لئے جب بھی دعا کی دل سے کی اور علاج جو روانہ کیا تھا وہ بھی دل سے ہی روانہ کیا تھا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ان کا سایہ تم سب پر قائم رکھے اور انہیں صحت کاملہ سے سرفراز کرے، آمین۔

میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ تمہارے گھر کے حالات پرسکون نہیں ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ تمہارے گھر کی آمدنی ضرورت کے مطابق نہیں ہے اور جب آمدنی کم ہوتی ہے یا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے تو کتنے ہی ارمان پامال ہوجاتے ہیں، کتنی ہی آرزوئیں دل کی دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر دم توڑ دیتی ہیں اور کتنے ہی منصوبوں کو بے گور و کفن دل کے قبرستان میں دفن ہونا پڑتا ہے۔ لیکن اچھے لوگ اور سچ کا ایمان رکھنے والے لوگ جب اپنے بڑوں کی تاریخ پڑھتے ہیں اور اپنے بڑوں کے حالات پر سرسری سی نظر ڈالتے ہیں تو انہیں ایک طرح کا قرار میسر آجاتا ہے۔ ہمارے بڑوں نے کئی کئی دن بغیر کھائے پئے مطمئن رہ کر دکھایا ہے۔ صحابہ کرام اور صحابیات کو جب چار دن فاقہ سے ہوجاتے تھے تو وہ اپنے پیٹ کی آگ کو ٹھنڈی کرنے کے لئے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے اور ایک حرف شکایت اس لئے زبان پر نہیں لاتے تھے کہ اس کو ناگوار نہ گزرے جس نے اپنے قلم سے اپنے بندوں کی قسمت لکھی ہے، پھر تمہیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ کوئی رات ایسی نہیں ہوتی جس کی صبح نہ ہو، ہر رات کے بعد صبح، ہر خزاں کے بعد بہار اور ہر مشکل کے بعد آسانی کا آنا لازمی ہے، کبھی کبھی بدقسمتی کی راتیں سردی کی راتوں کی طرح لمبی ہوجاتی ہیں، لیکن صبح تو پھر بھی ہو کر ہی رہتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ایک دن آپ کی یہ بھیانک اور طویل رات ختم ہوجائے گی اور سکون و طمانیت کی صبح کا نور تمہارے گھر کی چہار دیواری میں ضرور پھیلے گا اور تمہاری تقدیر کے آسمان پر جو سیاہ بادل بہت دنوں سے منڈ لا رہے ہیں وہ ایک دن ضرور چھٹیں گے اور خوشیوں کا آفتاب ایک دن انشاء اللہ ضرور طلوع ہوگا، بس ذرا صبر و ضبط کی ضرورت ہے۔

تمہاری بہنوں کے رشتے ضرور آئیں گے۔ بدھ کے دن سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن سورۂ احزاب کی تلاوت کرتی رہیں، انشاء اللہ ایک دن ضرور نصیب کشائی ہوجائے گی۔ اسی ماہ کے طلسماتی دنیا کے قسط وار

مضمون مفتاح الارواح میں رشتوں کے جماؤ کے لئے ایک عمل شائع ہو رہا ہے اس کو دیکھ لیں اور اس کو خود ہی تیار کر لیں، انشاء اللہ اس کے بعد جو بھی رشتہ آئے گا وہ جم جائے گا اور بہنوں کو وہ خوشیاں نصیب ہوں گی جن خوشیوں کا انتظار ایک لڑکی کو کم سنی کے دور سے ہوا کرتا ہے۔

تم روزانہ تین سو مرتبہ ''یا مغنی'' پڑھا کرو اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف، انشاء اللہ سرکاری نوکری مل جائے گی۔ اس مقصد میں کامیابی کے لئے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل کا عمل بھی کارگر ثابت ہوتا ہے۔ ظہر کی نماز کے بعد ۴۵۰ بعد پڑھنا چاہئے، اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

تم اپنی کوئی بھی بات مجھ سے کر سکتی ہو، لیکن میری مصروفیات بے پناہ ہیں، یقین کرو مجھے سر کھجانے کی فرصت بھی نہیں ملتی اور میری ذاتی زندگی بہت پراگندہ ہے، مجھے وقت پر کھانا نصیب نہیں ہوتا اور وقت پر میں آرام نہیں کر پاتا۔ ایسے حالات میں اگر جواب میں تاخیر ہو جائے یا جواب دینا میں بھول جاؤں تو تمہیں شکایت کے بجائے مجھ پر رحم کھانا چاہئے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہارے لئے تمہارے افرادِ خانہ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہوں گا اس یقین کے ساتھ کہ خدا کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں ہے، انشاء اللہ ایک دن تمہیں وہ سب کچھ عطا ہوگا جس کی تمہیں ضرورت ہے اور جن چیزوں کے تمہارے گھر والے خواہش مند ہیں، اللہ تمہارے ماں باپ کا سایہ تمہارے سر پر قائم رکھے اور انہیں صحت وتندرستی کی دولت سے محروم نہ رکھے۔

اجازت مطلوب

سوال از: قمرالدین ——— گلبرگہ

(۱) عرض گزارش یہ ہے کہ نقوش مثلث ومربع کی زکوٰۃ مکمل ہو چکی ہے، مسدس کی زکوٰۃ چل رہی ہے۔ (۲) دوسرے کتابچے کے وظائف و اوراد شروع کروں یا نقش مسدس کی زکوٰۃ کے بعد شروع کرنا بہتر ہوگا۔ (۳) خدمت خلق کے لئے اجازت چاہتا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ اجازت کے ساتھ مناسب مشورے سے نوازیں گے۔

مناسب ہو تو قریبی شمارے میں جگہ عنایت فرمائیں۔

جواب

مربع کی زکوٰۃ کے بعد مخمس کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے، مسدس کی زکوٰۃ کا ذکر شاگردی کے کتابچے میں موجود نہیں ہے۔ آپ یہ زکوٰۃ کس طرح ادا کر رہے ہیں آپ ہی جانیں۔ دوسرا کتابچہ کچھ وقفہ کے بعد یعنی تقریباً ۶ ماہ کے بعد شروع کرنا چاہئے۔

جب تک آپ مخمس کی زکوٰۃ ادا نہیں کر لیتے اس وقت تک آپ میں نقوش بنانے کی اہلیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ مخمس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ دیا گیا ہے کہ ۶۵ نقش روزانہ ۶۵ دن تک لکھیں اور اس چال سے لکھیں جو چال کتابچے میں دی گئی ہے۔ جب ۶۵ دن مکمل ہو جائیں تو سمجھ لیں کہ کتابچے کی ریاضتیں مکمل ہو گئیں اس کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے رہیں اور فن کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ مثلاً خادم کی ترتیب دی ہوئی تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کے اندر عامل بننے کی صلاحیتیں پیدا ہوں گی، جب مختلف آیتوں اور سورتوں کے نقش بنانے کی اہلیت آپ میں پیدا ہو جائے اور نام کے اعداد نکالنے کی آپ کو مشق ہو جائے، روزمرہ کی ساعتوں کا آپ کو علم ہو جائے اور ضروری قسم کے علم فلکیات سے آپ واقف ہو جائیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا ہو گئی ہے اس کے بعد آپ کسی بھی بزرگ سے رسمی اجازت کے بعد قلم کاغذ سنبھال لیں اور چند دن تک اس طرح خدمت خلق کریں کہ کسی طرح کا کوئی ہدیہ یا تحفہ لوگوں سے قبول نہ کریں۔ جب لوگ آپ سے رجوع کرنے لگیں تو رفتہ رفتہ ان کے دیئے ہوئے ہدیوں کو قبول فرمائیں اور اپنی نیت اور اپنے خلوص کو بھی گھائل نہ ہونے دیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی اچھے کام میں مصروف ہوں اور شیطان لعین آپ کو گمراہ کرنے کوشش نہ کرے۔ دوران خدمت عورتوں سے اور لوٹ مار قسم کی چھینا چھپٹی سے خاص طور پر اپنے آپ کو محفوظ رکھیں اور لوگوں کی یہ ذہن سازی کرتے رہیں کہ شفا دینے والی اور حاجتیں پوری کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ عاملین اور تعویذات محض ایک ذریعہ ہیں۔ عاملین اور نقوش ہی کو حاجت روا سمجھ لینا شرک ہے۔ یہ ذہن سازی ہر عامل کی ذمہ داری ہے، جب عاملین اس ذہن سازی سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں تو مسلم سماج میں شرک اور ضلالت کے سیاہ بادل پھیلنے شروع ہو جاتے ہیں اور اللہ کے بندے کفر وشرک کی گھاٹیوں میں اوندھے منہ گر جاتے ہیں اور ایسے حالات میں عاملین بھی اللہ کی پکڑ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے خدمت خلق احتیاط کے ساتھ کیجئے، جاہلانہ

قسم کا زعم، احمقانہ قسم کے دعوے اور گمراہ قسم کے تکبر اور ہر طرح کی بے احتیاطی سے ہمیشہ خود کو بچائیں، انشاء اللہ آپ کے ہاتھوں میں شفا پیدا ہوگی، لوگوں کو فائدہ ہوگا اور اللہ کی مدد اور اس کا فضل شامل حال رہے گا جو اس روحانی لائن کی اصل بنیاد ہے۔

اسم اعظم کی بات

سوال از: غلام محمد ــــــــــــ کشمیر

گزارش یہ ہے کہ میرا نام غلام محمد، ماں کا نام ستارہ بیگم ہے۔ مہربانی کر کے میرا بروج، مجموعی اعداد، مرکب و مفرد عدد کیا ہے۔ میرا اسم اعظم اور اس کی تعداد، میرے نام کا مؤکل کیا ہے، نام کا با مؤکل عمل کیا ہے اور اس کو کس طرح پڑھنا ہے۔ تعداد اور طریقہ کیا ہے، پڑھنے کی اجازت بھی چاہتا ہوں۔

مولانا صاحب کوئی عمل جو جن آسیب پری وغیرہ نکلنے کے لئے کام آئے اس عمل کی تعداد اور اجازت بھی چاہتا ہوں۔ برائے کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔

جواب

آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے آپ کے برج اور ستارے کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ آپ کا نام بھی دائرۂ احتیاط سے باہر کی چیز ہے۔ غلام احمد اور غلام محمد جیسے ناموں پر محتاط ترین علماء نے لب کشائی کی ہے تاہم اگر اسی نام کو رکھنے پر مصر ہوں تو آپ کے نام کا مفرد عدد ۲، مرکب عدد ۱۱ ہے اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۱۶۳ ہیں۔

آپ کا اسم اعظم "یاواسع" ہے۔ اس اسم الٰہی کو عشاء کے بعد ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالئے۔

آپ کا مؤکل آدجائیل ہے۔ اس کا ورد بھی آپ کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، اس کو روزانہ گیارہ سو تریسٹھ مرتبہ پڑھیں، کم سے کم ۱۲۰ دن پڑھ کر چھوڑ دیں۔ البتہ اسم اعظم کا ورد عمر بھر کرتے رہیں، اگر آپ ایک سال تک روزانہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو انشاء اللہ آپ کے تمام مسائل حل ہوں گے، راستے کی رکاوٹیں ختم ہوں گی اور آپ ممکنہ طور پر فضل خداوندی کے حق دار بن جائیں گے۔ یہ وظیفہ دین و دنیا کی راحتوں سے آپ کو سرفراز کردے گا۔ اول و آخر اس وظیفہ کے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔

جن اور پری کی باتیں بچکانہ باتیں ہیں ان سے خود کو محفوظ رکھیں۔ اس دور میں تو لوگ اپنی بیوی کو اور ماں باپ اپنی اولاد کو مطیع نہیں کر پاتے جن اور پری کا تابع اور مطیع کرنا کیسے ممکن ہے؟ پہلے آپ اپنے اندر نظر نہ آنے والی مخلوق کو دیکھنے کی صلاحیت پیدا کریں جو گناہوں سے پوری طرح بچنے اور زبردست قسم کی ریاضت اور کھانے پینے کے مکمل پرہیز سے ممکن ہے۔ جب تک یہ اہلیت پیدا نہ ہو جائے ان باتوں کو اپنی زبان پر نہ لائیں ورنہ مذاق اڑے گا۔

خدمت خلق کی جلدی

سوال از: (نام مخفی)

اللہ آپ کی سرپرستی قائم رکھیں، صحت و تندرستی عطا کرے، آمین یارب العالمین۔

عرض گزارش یہ ہے کہ الحمد للہ آپ کی شاگردی اور سرپرستی میں تعلیمات حاصل کر رہا ہوں اور حصار کی زکوٰۃ ادا ہو رہی ہے اور آپ دعا فرمایئے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ ریاضتیں قبول و مقبول اور منظور ہو، آپ کو اللہ رب العزت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کریں، آپ کے درجات بلند کریں اور ہمیشہ آپ کا بول بالا ہوتا رہے اور دشمنوں کا شیطانیت کا منہ کالا ہوتا ہے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی نگرانی میں ہم کو بھی خدمت خلق کرنے کی توفیق ہو جائے اور جذبہ کے ساتھ آپ کی طرح محنت کرنے والا بنائیں، آمین یاالٰہی۔

دیگر احوال یہ ہے کہ میرا ئی نمبر T/1012/13 ہے اور میں خادم ریاضت نمبر ۳ حصار کی زکوٰۃ ادا کر رہا ہوں، اس کے بعد ریاضت نمبر ۴ پانچوں وقت بعد نماز وظائف مقرر ہیں، عرض یہ ہے کہ میری ڈیوٹی ہر ہفتہ ۳ شفٹ ہے۔ اور کبھی یکساں وقت نہیں ملتا، اس لئے اگر ان پانچوں نمازوں کے بعد جو وظائف ہیں ان کو روزانہ بعد نماز عشاء ایک وقت ادا کر سکتا ہوں یا نہیں بعد نماز عشاء کا وقت بھی کسی دوسرے شخص کو ایڈجسٹ کر کے تعلیمات ادا کر رہا ہوں، رہبری فرمایئے پھر اس کے بعد آٹھ دن کا وقفہ ہو رہا، کیوں کہ ریاضت نمبر ۵ حروف تہجی کی زکوٰۃ رمضان المبارک میں شروع ہو رہی ہے۔ طریقہ کار پوچھنا چاہتا ہوں اور ایک بات حضرت

والا حروف تہجی کی زکوٰۃ کے لئے گوشت سے رکنا ہے، ممنوع ہے یا نہیں اور میرے پاس کبھی لوگ بچوں کو دعا پڑھوانے کے لئے لاتے ہیں، دعا نظر کے لئے یا پیٹ درد کے لئے پڑھ سکتا ہوں یا نہیں اجازت فرمائیے۔ سورۂ فاتحہ یا پھر نظر بد کے لئے آیات یا تعویذ دے سکتا ہوں یا نہیں اور آپ کو کئی بار فون بھی کیا ہوں، ہر بار بات نہ ہوسکی، تھوڑی مجھ پر توجہ فرمائیے، مجھے ناز ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں۔

حضرت قبلہ ہمارے دشمن بھی بہت ہیں جیسے میں نے اس سے پہلے شاگردی کے لئے جو خط روانہ کیا ہوں کہ میری والدہ کی اکثر طبیعت خراب رہتی ہے، شوگر، بی پی ہاٹ وغیرہ اور کمر میں گیاپ ہوگیا کئی جگہ بتانے پر پتہ چلا کہ کرتوت کا اثر ہے، جادو کرایا ہوا ہے، آپ توجہ فرمائیے اور جب بھی میں پڑھ کراٹھتا ہوں تو والدہ بڑے غصہ اور غضب میں نظر آتے اور کبھی کبھی لڑائی جھگڑا ہوجاتا ہے اور چہرہ بدلا بدلا نظر آتا ہے۔

حضرت میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۹ء۔۱۰۔۷ ہے اور میرا لکی عدد اور میرا مبارک پتھر اور مبارک تاریخیں، مہینہ اور کونسا کنگر میرے لئے بہتر ہے، فرمائیں۔ حضرت والا میں اس رسالہ کو اپنے دوست احباب میں پہنچایا اور نہ جانے کون دشمن کون دوست ہیں پتہ نہیں۔ اس لئے گزارش ہے کہ میرا نام مخفی رکھیں، مہربانی ہوگی، جب تک کہ میں مکمل نہ ہوجاؤں، مجھے ڈر ہے کہ والدہ کے ساتھ جو ہوا پھر کسی کے ساتھ نہ ہو، میرے کسی گھر کے فرد کے ساتھ نہ ہو اور والدہ کے لئے بھی کچھ علاج تجویز فرمادیجئے یا تعویذ روانہ کریں۔ خط طویل ہوگیا، معذرت چاہتا ہوں۔

خادم کا نام مخفی رکھیں۔ اللہ آپ کی اور آپ کے پورے اسٹاف کی حفاظت کرے اور عمر دراز کرے۔

جواب

اسی طرح بالترتیب آپ کتابچے کی تمام ریاضتیں ادا کرتے رہیں اور حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد آخر میں نقوش کی زکوٰۃ کی شروعات کریں۔ واضح رہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ جب شروع کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ آئندہ چاند ان تاریخوں اور ان اوقات میں منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۷/اکتوبر دن ۳ بج کر ۳۶ منٹ۔

۴/نومبر رات ۱۲ بج کر ۲۳ منٹ۔

یکم/دسمبر صبح ۶ بج کر ۴۴ منٹ۔

زکوٰۃ کی شروعات آپ ان ہی تاریخوں میں اور ان ہی اوقات میں کریں اور روزانہ ایک حرف باموکل چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ ۲۸ دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ایک مرتبہ میں ایک ہی نقش کی زکوٰۃ ادا کریں، مثلاً آپ نے آتشی نقش کی زکوٰۃ شروع کی تو روزانہ آتشی چال سے نقش مثلث کو ۱۵ بار لکھ کر آگ میں جلائیں اور اس سلسلے کو ۱۵ دن تک جاری رکھیں۔ اس طرح چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا کریں۔ دو مہینے میں چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، اس کے بعد نقش مربع کی زکوٰۃ اسی طرح ادا کرلیں۔ ایک ایک عنصر کی زکوٰۃ ادا کریں۔ نقش مربع روزانہ ۳۵ کی تعداد میں لکھا جائے گا اور ۳۵ دن تک لکھا جائے گا۔ آتشی نقش کو آگ میں جلائیں، آبی نقش کو آٹے میں گولا بنا کر پانی یا دریا میں ڈالیں، خاکی نقش کو کچی زمین میں دبادیں اور بادی نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے ہرے بھرے پھل دار درخت پر لٹکادیں، مربع نقوش کی زکوٰۃ ایک سو چالیس دن میں ادا ہوگی۔ سب سے آخر میں مخمس کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ ۶۵ نقش روزانہ لکھنے ہیں اور ۶۵ دنوں تک ایک ہی چال سے لکھنے ہیں اور ان سب کو پانی میں بہانا ہے۔ تمام نقوش کی زکوٰۃ دو سو پینسٹھ دنوں میں ادا ہوگی جلد بازی ہرگز نہ کریں، اگر جلد بازی کریں گے تو زکوٰۃ تو ادا ہوجائے گی لیکن مقصد فوت ہوجائے گا اور آپ روحانیت سے محروم رہیں گے۔ تمام ریاضتوں میں وقت کا اہتمام کریں اور ناغہ ہرگز نہ کریں ورنہ وہ بات پیدا نہیں ہوسکے گی بنیادی طور پر عامل جس کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ روحانیت کی لائن میں ذمہ داری اور احساس ذمہ داری کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ اپنے مشاغل کو پیش نظر رکھ کر ریاضت کے اوقات مقرر کیجئے پھر ان میں بار بار تبدیلی کرنے سے گریز کیجئے ورنہ خسارے میں رہیں گے۔

جب تک آپ کتابچے کی تمام ریاضتوں سے فارغ نہ ہوجائیں اور جب تک کتابچے کی ریاضتوں سے فارغ ہوکر تحفۃ العاملین کا مطالعہ نہ کرلیں اس وقت تک کسی کے لئے تعویذ وغیرہ بنانے کی غلطی نہ کیجئے۔ اگر آپ کچھ الٹا سیدھا لکھ کر کسی کو دیدیں گے اور خدانخواستہ رجعت کا شکار

ہو جائیں گے تو پھر انقلاب عمل کے نحوستوں سے آپ کو بچانا دشوار ہوگا۔
کسی پر دم کرنے اور کسی کو پڑھ کر پانی دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن کسی کے لئے نقش اس وقت تک نہیں بنانا چاہئے جب تک علم اعداد، علم ساعات، علم فلکیات کی شدھ بدھ حاصل نہ ہو جائے۔
آپ کی والدہ کو شوگر ہے تو انہیں قرآن حکیم کے پندرہویں سپارے کی یہ آیت یاد کرادیں۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا. کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے اگر وہ اس آیت کو ایک بار پڑھ لیا کریں گی تو شوگر کنٹرول میں رہے گی۔ کم زیادہ نہیں ہوگی۔
اگر ان پر کسی طرح کے اثرات ہیں تو قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں جو معوذتین کے نام سے مشہور ہیں ان کو چالیس مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے سات دن تک یہ پانی صبح شام انہیں پلائیں، ایک ہفتے میں ایک بوتل ختم کرلیں۔ ۴ بوتلیں ۲۸ دن میں ختم کرلیں، انشاء اللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔
آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ آپ کی راشی کا پتھر ہیرا، پنّا، اور اوپل ہے، سفید، سبز اور نارنگی رنگ انشاء اللہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔
آپ کی مبارک تاریخیں: ۹، ۱۸، ۲۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کی شروعات کریں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۲۲، ۲۳، ۲۸ ہیں، ان تاریخوں میں کسی بھی کام کی شروعات نہ کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔
آپ کا لکی عدد ایک ہے، اس عدد کی چیزیں آپ کو بطور خاص انشاء اللہ راس آئیں گی۔ آپ کا اسم اعظم یا باسط ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ نئے نئے وسائل پیدا ہوں گے، رکاوٹیں ختم ہوں گی اور اللہ کا فضل و کرم آپ کے شامل حال رہے گا۔
اپنی ماں کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں، ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے ماں باپ زندہ ہوں اور انہیں ماں باپ کی خدمت کا موقع میسر ہو۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو دنیا کی دولت چاہئے تو اس کو ماں باپ کی خدمت کرنی چاہئے، اگر کسی کو علم و معرفت درکار ہو تو اس کو استاد کی خدمت کرنی چاہئے اور اگر کسی کو مقبولیت اور آخرت چاہئے تو اس کو نیک اعمال کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگوں کی اور پیر کی خدمت کرنی چاہئے۔
ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے تمام شاگردان باتوں کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے اور کیوں کہ ہماری سوچ یہ ہے کہ اچھا اور معتبر عامل وہی بن سکتا ہے جو اچھا انسان بھی ہو اور قابل اعتبار قسم کا صاحب ایمان بھی۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو روحانیت میں دسترس حاصل کرنے کے ساتھ دنیاوی عقل اور دینی شعور بھی نصیب فرمائے۔ صرف عامل بننے سے مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ اللہ آپ کو حمیت اور خودداری کی دولتوں سے بھی سرفراز کرے۔ بڑا انسان وہ ہوتا ہے جو اپنی اوقات کو سمجھ لے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ جس نے اپنی خودی کو پہچان لیا اس نے اپنے خدا کو پہچان لیا۔ اس طرح کے الفاظ ایک حدیث میں بھی فرمائے گئے ہیں۔ من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپنے نفس کی حقیقت سمجھ لی اس نے خدا کی بڑائی کو سمجھ لیا۔ اللہ ہم سب کو شعور اور آگہی کی دولتوں سے مالا مال کرے اور خدمت خلق کا اہل بنائے۔

علمی سوالات

سوال از: محمد طٰہٰ صفدر علی ــــــــــ مالیگاؤں
میں نے اس سے پہلے بھی ایک خط روانہ کیا تھا، لیکن شاید وہ آپ تک پہنچ نہیں سکا۔ اس لئے دوبارہ لکھ رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ ناچیز کے محبت نامے کو شاید اب کی بار شرف باریابی نصیب ہو جائے۔
جناب چند سوالات تھے ذہن میں جنہیں پوچھ لینا بہتر سمجھتا ہوں فَاسْأَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. کے حکم سے۔
ہاشمی صاحب اسمائے حسنیٰ میں کچھ نام ایسے بھی ہیں جن کے اعداد بہت کم ہیں، جیسے اسم اعظم "وہاب" کے اعداد ۱۴ ہیں تو کیا ہم اسم اعظم وہاب کی کبائر زکوٰۃ ادا کرسکتے ہیں؟ بغیر کبیر، اکبر زکوٰۃ کے ادا کئے یا ترتیب سے پہلے صغیر سے ہی شروعات کرنی ہوگی۔ مثلاً یا وہاب کے اعداد ۱۴ ہیں انہیں حروف ۴ سے ضرب دی گئی تو یہ ہوگئے ۵۶، پھر ۵۶ کو ۴ سے ضرب دی گئی تو یہ ہوئے ۲۲۴، پھر ۲۲۴ کو ۴ سے ضرب دی تو جواب آیا ۸۹۶۔ تو کیا ہم سیدھے ۸۹۶ کو ۴۰ دن پڑھ کر جو تقریباً ۳۵۸۴۰ ہوتی

ہے۔اس طرح زکوٰۃ کبائر ادا کر سکتے ہیں؟
سوال در سوال ہاشمی صاحب یہ ہے کہ کیا ۴۰ دن کی میعاد پوری کرنی لازمی ہے؟ مثلاً ۳۵۸۴۰ کی تعداد کو میں اگر ۲۰ دن میں مکمل کرنے کی نیت کرتا ہوں تو بھی کیا زکوٰۃ کی ادائیگی ہو جائے گی؟ یا ۴۰ دن میں ہی پوری کرنا لازمی ہے؟
مجھے نقش مربع و مثلث کی زکوٰۃ ادا کرنے کی خواہش ہے اور اس کے لئے آپ کی اجازت کا طالب ہوں اور مزید تفصیلات جاننا چاہتا ہوں، نقش مربع و مثلث کی زکوٰۃ کی میعاد کتنے دنوں کی ہوتی ہے اور روزانہ کتنے نقش لکھنے ہوں گے؟ بادی نقوش پھل دار درخت پر لٹکانے ضروری ہوں گے یا نیم کے ہرے بھرے درخت پر بھی یہ لٹکائے جاسکتے ہیں اور کیا قبرستان میں نیم کے درختوں پر یہ نقوش لٹکائے جاسکتے ہیں، کیوں کہ ہمارے شہر میں قبرستان میں نیم کے درختوں کی بہتات ہے، کیا نقوش کی زکوٰۃ میں بھی اکبر اور اصغر زکوٰتیں ہوتی ہیں؟ دوران زکوٰۃ کسی مخصوص قلم اور سیاہی کی ضرورت ہوتی ہے یا کسی بھی رنگ کی پنسل سے بھی نقوش بنائے جاسکتے ہیں؟ پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کرنے ہوں گے؟
آخری سوال یہ ہے کہ حرف میم کے مؤکل کا نام کیا ہے؟ کیوں کہ تحفۃ العالمین کے صفحہ نمبر ۶۰ پر جدول حروف تہجی مع مؤکلات میں میم کے باطنی کا نام رویائیل ہے اور علم الحروف میں میم کے باطنی مؤکل کا نام رومائیل ہے تو میں الجھ گیا ہوں کہ دونوں میں سے صحیح کونسا ہوگا؟
خط کچھ طویل ہو گیا ہے خدارا معاف کر دیں اور اس بار جواب سے ضرور نوازیں، بہت بہت عنایت ہوگی۔ غلطیوں اور گستاخیوں کو نظر انداز کرنے کی التجا کے ساتھ۔

جواب

پرائیویٹ قسم کی باتوں میں جو گھریلو مسائل سے تعلق رکھتی ہیں اگر نام کو پوشیدہ رکھا جائے تو اس میں ایک مصلحت ہوتی ہے، لیکن علمی سوالوں کے جواب میں اپنے نام کو مخفی رکھنے سے فائدہ کیا ہے؟ ہم نے اس بات کو لایعنی سمجھ کر آپ کے نام کو پوشیدہ رکھنے سے احتراز برتا ہے جس کی ہم معذرت چاہتے ہیں۔
اسماء الٰہی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہی ہے کہ پہلے اصغر الصغائر پھر صغائر، پھر صغیر کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے اس کے بعد زکوٰۃ کبیر، پھر زکوٰۃ اکبر، پھر زکوٰۃ کبائر اور پھر زکوٰۃ اکبر الکبائر ادا کرنی چاہئے۔ جن اسماء الٰہی کے اعداد کم ہوں ان کی زکوٰۃ کی شروعات زکوٰۃ صغیر سے کرنی چاہئے، تب ہی زکوٰۃ کا نصاب ادا ہوتا ہے۔ اسم یا وہاب کی زکوٰۃ کی شروعات زکوٰۃ صغیر سے کرنی چاہئے، ایک دم زکوٰۃ کبائر ادا کرنا درست نہیں ہے۔
زکوٰۃ میں جس طرح تعداد کو اہمیت دینا ضروری ہے اسی طرح دنوں کو بھی اہمیت دینا ضروری ہے جو زکوٰۃ چالیس دن میں ادا ہونی چاہئے اس کو روزمرہ کی تعداد بڑھا کر ۲۰ دن میں پوری کر لینا ٹھیک نہیں ہے۔ اکابرین نے تعداد کے ساتھ ساتھ دنوں کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔ وقت بچانے کے لئے تعداد کو دگنا کر کے پڑھنا اور دنوں میں تخفیف کر دینا درست نہیں ہے۔ نقوش کی زکوٰۃ میں بھی ترتیب و تعداد کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ پہلے مثلث کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ پہلے ایک عنصر کی زکوٰۃ ادا کریں، پھر دوسرے عنصر کی مثلث کی زکوٰۃ میں روزانہ ۱۵ نقش لکھنے ہیں اور پندرہ دن تک لکھنے میں اسی طرح مربع کی زکوٰۃ بھی ایک ایک عنصر کی ادا کرنی چاہئے۔ مربع کی زکوٰۃ روزانہ ۳۵ نقش لکھ کر ادا کرنی چاہئے اور لگاتار ۳۵ دنوں تک نقش لکھنے پڑتے ہیں اگر آپ روزانہ ۳۵ دن کے بجائے ۷۰ نقش لکھ کر ۱۷ دن میں زکوٰۃ ادا کر دیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔
بادی نقوش کی زکوٰۃ میں نقوش ہرے بھرے درختوں پر لٹکائے جائیں وہ درخت اگر پھل دار نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں، اگر پھل دار ہوں تو افضل ہے۔ قبرستان کے درختوں میں اگر نقوش لٹکا دیئے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ زکوٰۃ کے لئے نقوش کسی بھی رنگ کی پینسل سے یا قلم سے لکھے جاسکتے ہیں۔ انہیں زعفران سے لکھنا ضروری نہیں ہے۔
میم کے باطنی مؤکل کا نام رومائیل ہے، اگرچہ بعض کتب میں رویائیل بھی نقل ہوا ہے، لیکن آپ رومائیل ہی کو ترجیح دیں۔
ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو صحیح طریقوں کے ساتھ ریاضتیں مکمل کرنے کی توفیق اور شوق عطا کرے اور آپ کو خدمت خلق کا اہل بنائے۔ سچ یہ ہے کہ علم روحانیت حاصل کئے بغیر خدمت خلق کا دعویٰ کرنا محض ایک مذاق ہے اور اس مذاق سے قوم وملت کو صرف نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ ہم سب کو عقل سلیم دے اور دین وشریعت کا شعور عطا کرے آمین۔

خواب اور اس کی تعبیر

خواب	تعبیر
انگشتری دیکھنا	صاحب اولاد ہو
انگشتری فروخت کرنا	عورت سے جدائی ہو
آذان سنا	شہرت ملے
اسپ سوار دیکھنا	مرتبہ بلند ہو
اسپ سے گرنا	مرتبہ میں کمی
آسمان کی طرف اڑنا	سفر دور دراز ہو
آسمان سے گرنا	خرابی وتنزلی ہو
آسمان پر ابر دیکھنا	کشائش روزگار ہو
آسمان پر سیاہی دیکھنا	مشکل میں مبتلا ہو
آفتاب دیکھنا	امیر سے ملاقات ہو
آگ جلتی دیکھنا	بارش ہو یا عورت ملے
آگ اٹھنا	زر و مال ملے
آگ پر کچھ پکانا	کاروبار میں فائدہ ہو
آب رواں دیکھنا	ہر کام خوبی سے انجام ہو
آنکھ میں سرمہ لگانا	بیماری سے تکلیف ہو
آندھی دیکھنا	سفر و رنج پیش آئے
آم کھانا	تونگر صاحب اولاد ہو
آئینہ دیکھنا	عورت کی شوہر سے ملاقات
اونٹ دیکھنا	دولت کا فائدہ ہو
اونٹ پر سوار ہونا	امراض کہنہ کی آمد
اونچی جگہ سے گرنا	حیرانی و پریشانی ہو
برات دیکھنا	رنج ہو
برف گرتے دیکھنا	موسم خراب ہو
بال بکھرے دیکھنا	مال کا نقصان ہو
بازو راپنا کٹا دیکھنا	برادر کا انتقال ہو
باغ سبز دیکھنا	خوشی ملے
باغ خشک دیکھنا	پریشانی و حیرانی ہو
بال دیکھنا	درازی عمر ہو
بارش دیکھنا	غلہ ارزاں ہو
بادشاہ کو مردہ دیکھنا	ملک میں خرابی ہو
بادام کھانا	زر و مال ہاتھ آئے
بال سر کے کٹے دیکھنا	قرض سے نجات ملے
بال سر کے سفید دیکھنا	درازی عمر ہو

خواب	تعبیر
بانسری بجانا	پریشانی و حیرانی ہو
بلند عمارت دیکھنا	غم سے نجات ملے
خود کو بیمار دیکھنا	تھوڑی تکلیف ہو
بستر زمین پر بچھانا	زر کا فائدہ ہو
بچھو دیکھنا	عزت زیادہ ہو
بلبل دیکھنا	حاکم سے نفع ہو
بیل بوٹا دیکھنا	غلہ ارزاں ہو
بیل و بلا دیکھا	غلہ گراں ہو
بیضہ مرغ دیکھنا	رنج دور ہو
بھیڑیا دیکھنا	حاکم سے خود ہو
بھنس دیکنا	مشکل پیش آئے
پہاڑ پر چڑھنا	مرتبہ بلند ہو
پہاڑ کے اوپر پھرنا	ترقی جاہ و جلال ہو
پہاڑ جلتے دیکھنا	کوئی بادشاہ مرے
پنجہ کٹا دیکھنا	کوئی پریشانی ہو
پروانہ	حاکم سے ملاقات ہو
پیاس لگنا	حرص زیادہ ہو
پانی پینا	کشائش روگار ہو
نگینہ گم ہونا	ترقی میں رکاوٹ
پاؤں زمین پر مارنا	رنج و تکلیف ہو
پارہ ہاتھ میں اٹھانا	روپیہ ہاتھ میں آئے
پخانہ پھرنا	علم سے محرومی ہو
پخانہ جسم سے لگا دیکنا	دولت ملے
مچھلی دیکھنا	مال و دولت ملے
پنجرہ دیکھنا	رنج اٹھاوے
پل پر چلنا	کار نیک کرے
پوری کھانا	خوشی ہو
پیشاب خون کا کرنا	رنج و تکلیف ہو
پہلوئے چپ دیکھنا	عورت خوبصورت ملے
پہلو راست دیکھنا	دوست سے ملاقات
پھول دیکھنا	محبت میں مبتلا ہو

خواب	تعبیر
تلوار دیکھنا	دشمن پر غالب ہو
تلوار کا قبضہ اٹھانا	کوئی مرد بزرگ مرے
تخت دیکھا	راحت دیکھنا
تخت پر بیٹھنا	کامیابی اور خوشحالی ہو
تان پورہ بجانا	ترقی دولت ہو
تکیہ پانا	بزرگی کی نشانی ہے
تعویز لینا	آسیب میں مبتلا ہو
تربوز کھنا	مشکل پیش آئے
تبسم کرنا	رنج و غم پیش آئے
تانبہ دیکھنا	حیرانی ہو
تابوت اپنا دیکھنا	عمر دراز ہو
تار کھنچنا	پریشانی ہو
تاریک جگہ دیکھنا	مشکل پیش آئے
تالاب میں نہانا	عزت و آبرو ملے
تل چبانا	کوئی الزام لگے
تیر چلانا	دلی مراد بر آئے
تیتر دیکھنا	اقبال بلند ہو
تیل پینا	مرض میں مبتلا ہو
توپ دیکھنا	دشمن مغلوب ہو
تھوک دیکھنا	حیران و پرشانی ہو
جنگل سبزہ دیکھنا	خوشی و کامیابی ملے
جنگل خشک دیکھنا	رنج پیش آوے
جنگل میں دوڑنا	مصیبت سے رہائی ملے
جہاز پر چڑھنا	جگہ تبدیل کرے
جنازہ دیکھنا	بیماری سے نجات ملے
جہازہ دیکھنا	سفر درپیش ہو
جواہرات دیکھنا	حصول مراد ہو
جنگ کرنا	خوشی ملے
جنگ میں قتل ہونا	حکومت و سرداری ملے
جامن کھانا	تکلیف دور ہو
جانور پکڑنا	کوئی نیک کام کرے

خواب	تعبیر
جانور خون بھرا دیکھنا	حکومت
جسم کے ٹکڑے دیکھنا	حکومت
دانت گرتے دیکھنا	درازی عمر کی
جوا کھیلنا	کشائش روز
چاند دیکھنا	بزرگی حاصل
چکور دیکھنا	عورت سے
چاند شگفتہ دیکھنا	رنج ہو
چاند گرہن دیکھنا	غلہ گراں
چاندی دیکھنا	کشائش رزق
چاندی لینا	کشائش رزق
چاول کھانا	رنج دور
چاہ میں گرنا	مشکل درپیش
چراغ دیکھنا	اولاد صاحب
چیل دیکھنا	رنج و فکر
چیخیں مارنا	مصیبت پیش
حلوہ دیکھنا	حصول علم
حلوہ کھانا	درازی عمر
حاکم کو دیکھنا	عزت کی دلیل
حمام دیکھنا	عیش کی علامت
وضو کرنا	غیب سے دولت
حمام میں غسل کرنا	تکلیف رنج
حجامت بنوانا	کمی عمر کی دلیل
خربوزی دیکھنا	نعمت ملے
خط پڑھنا	بزرگی پا
خربوزہ کھانا	مال و دولت ہاتھ
خاک دیکھنا	حصول دولت
خرمہ کھانا	کشائش روز
دریا پار کرنا	مشکلیں دور
دریا میں نہانا	بیماری سے نجا
دریا سے پانی پینا	مرتبہ بلند
دروازہ دیکھنا	عورت سے
دیوار سے گرنا	تنزلی کی دلیل
دیوانہ دیکھنا	سفر پیش آئے

نوٹ:۔ یہ واضح رہے کہ اکثر وہی خواب قابل اعتبار ہوتے ہیں جو ایسی حالت میں دیکھے جائیں کہ صحت بالکل صحیح ہو بیماری، رنج و غم
خوشی و مسرت کی حالت میں اکثر خواب معتبر نہیں ہوتے۔ اول دن یا شب کا خواب بے اثر ہوتا ہے۔ بعد نصف شب کے خواب میں حقیقت زیادہ
زیادہ ہوتی ہے۔ اگر خوفناک خواب نظر آئے تو راہ خدا میں صدقہ دیا جائے۔ اچھا خواب دیکھ کر بیدار ہونے بعد ہرگز نہ سوئے۔ اپنا خواب
نااہل سے بیان نہ کریں۔ ہر مومن کو چاہئے کہ وہ وضو کر کے سوئے۔ کلمہ شہادت پڑھے منہ کے بل ہرگز نہ سوئے۔

قسط نمبر: ۳۷

مفتاح الارواح

حسن الهاشمی

دردِ دانت

اگر کسی کے دانت میں درد شدید ہو تو اس کو چاہئے کہ اُس دانت پر انگلی رکھ لے اور دل ہی دل میں یہ آیت پڑھے: لِكُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ فَسَوْفَ تَعْمَلُوْنَ. اگر دوسرا شخص پڑھے تو پھر اس آیت کو پڑھ کر وہ دم کردے اور جس کے دانت میں درد ہو وہ درد والے دانت پر انگلی رکھ لے۔ انشاء اللہ درد اسی وقت ختم ہو جائے گا۔

لڑکی کے رشتے کے لئے حسنِ عمل

اگر کسی لڑکی کو لوگ دیکھنے آتے ہوں پھر اس میں کوئی کمی نکالتے ہوں اور رشتہ طے ہونے کی نوبت نہ آتی ہو تو ان آیات کو لکھ کر کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر لڑکی کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ اس کے بعد اُس لڑکی کو دیکھنے والے اپنی زبان اس کی برائی میں نہیں کھول سکیں گے اور رشتہ طے ہو جائے گا۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ.
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ.

محمد احمد انصاری

ایکسیڈینٹ سے حفاظت

کسی بھی سواری پر سوار ہوتے وقت سات مرتبہ یہ آیت پڑھیں: سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ. انشاء اللہ ایکسیڈینٹ سے حفاظت رہے گی اور عافیت کے ساتھ سفر پورا ہوگا۔

کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے

کسی بھی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کریں، شروع میں سات مرتبہ یٰسین یٰسین کی تکرار کریں، اس کے بعد ایک بار صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں۔

جب آیت ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ پر پہنچیں تو اس آیت کی تکرار بارہ مرتبہ کریں۔

جب آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمٍ پر پہنچیں تو اس آیت کی تکرار بھی بارہ مرتبہ کریں۔
جب آیت اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ پر پہنچیں تو اس کی تکرار بھی بارہ مرتبہ کریں۔ سورۂ یٰسین کو ختم کر کے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنی مراد اللہ کے سامنے رکھیں۔ اس عمل کو ... دن تک کریں اور روزانہ تین مرتبہ کریں، انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

بلڈ پریشر کے لئے

نمازِ فجر کے بعد ناشتہ سے پہلے پندرہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر آدھے گلاس پانی پر دم کر کے پی لیں، انشاء اللہ پورے دن بلڈ پریشر کنٹرول رہے گا۔

اولاد کے لئے

جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ نو چندی پیر کو سو گرام اجوائن اور سو گرام کالی مرچ پر سورۂ شمس چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لے اور ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد روزانہ نہار منہ دو دانے کالی مرچ اور ایک چٹکی اجوائن کھائے اور رات کو سوتے وقت دونوں چیزیں اسی طرح کھائے، انشاء اللہ تین ماہ کے اندر حمل ٹھہر جائے گا اور حمل قرار پانے کے بعد اس عمل کو تین ماہ تک جاری رکھے۔

عزت وآبرو کے لئے

اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر ہر فرض نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کریں اور پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لیں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد یہ محسوس کریں گے کہ دیکھنے والے عزت واحترام کا معاملہ کر رہے ہیں۔ آیت یہ ہے: وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ ایک حیرتناک عمل ہے۔ جس کے حیرتناک نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔

کھویا ہوا وقار حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کا وقار ختم ہو گیا ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ روزانہ گیارہ مرتبہ سورۂ یٰسین کی آخری آیت کو پڑھنا چاہئے اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر دم کر لینا چاہئے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں کھویا ہوا وقار بحال ہوگا۔ آیت یہ ہے: فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ.

رزق میں فراوانی کے لئے

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر یہ اسماءِ حسنیٰ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم گیارہ مرتبہ پڑھیں، جب سورۂ یٰسین ختم کر لیں تو گیارہ بار یہ اسماءِ حسنیٰ پڑھیں: یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا قیوم یا غنی یا مغنی یا فتاح. آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو گیارہ دن تک کریں۔ انشاء اللہ رزق میں فراوانی پیدا ہوگی۔

فالج، برص اور جذام سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ان موذی امراض کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ نمازِ فجر کے بعد گیارہ مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کا معمول بنائے۔ انشاء اللہ مذکورہ امراض سے نجات مل جائے گی۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَافِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَاسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ.

دفع شوگر کے لئے

شوگر کو دفع کرنے کے کے لئے یا کنٹرول میں رکھنے کے لئے صبح و شام قرآن کریم کی یہ آیت ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینا چاہئے، انشاء اللہ شوگر کنٹرول رہے گی۔

قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ. قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْ اَنْشَاَھَا اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ۔

دشمن کی زبان بندی کے لئے

حرف قاف کو مطلوب کے نام کے ساتھ سو مرتبہ لکھ کر کسی درخت پر لٹکا دیں، انشاء اللہ دشمن کی زبان بند ہو جائے گی۔

سُلانے کے لئے

اگر کسی مریض کو یا بچے کو نیند نہیں آ رہی ہو تو اس آیت کو لکھ کر تکیئے کے اندر یا تکیئے کے نیچے رکھ دیں، انشاء اللہ اس آیت کی برکت سے نیند آ جائے گی۔ آیت یہ ہے: فَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِاۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْ تِسْعًا.

دشمن کی مغلوبیت کے لئے

اگر دشمن کو مغلوب کرنے کی خواہش ہو تو اس کے تصور کے ساتھ ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھنے کا معمول بنائیں: وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ. اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ. اگر دشمن طاقتور ہو اور اس کی شرارتیں بہت زیادہ پریشان کن ہوں تو نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد اس آیت کو سو مرتبہ پڑھیں۔

برائے مدفون جادو

اگر کسی کے گھر میں جادو کے دفن ہونے کا شبہ ہو تو تین دن تک روزانہ تین مرتبہ سورۂ تکویر پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر میں چھڑکیں اور سب گھر والوں کو یہ پانی پلائیں بھی، انشاء اللہ سحر مدفونہ باطل ہو جائے گا اور اس کے مضر اثرات سے گھر والے محفوظ رہیں گے۔

برائے تسخیر عام

روزانہ ۲۲۳ مرتبہ میں اپنے نام کے اعداد بھی شامل کر لیں اور مجموعی اعداد کے برابر "یاعزیزُ، یالطیفُ" پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ تسخیر عام کی دولت سے سرفراز ہو جائیں گے اور زبردست مقبولیت حاصل ہو گی۔

نافرمان اولاد کی اصلاح کے لئے

صبح کے وقت بچے کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے "یامقیتُ" اکیس مرتبہ پڑھیں اور بچے پر دم کردیں۔ اس عمل کو اکیس دن تک کریں، انشاءاللہ بچہ نافرمانی سے نجات حاصل کرلے گا۔

مستجاب الدعوات بننے کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا آرزومند ہو کہ وہ مستجاب الدعوات بن جائے اور اس کی دعائیں قبول ہونے لگیں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ "یـاباقیُ" سو مرتبہ پڑھا کرے، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف اور جمعہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، انشاءاللہ چند ماہ کے بعد وہ محسوس کرے گا کہ اس کی دعائیں شرفِ قبولیت سے سرفراز ہورہی ہیں۔

دولت میں اضافہ کے لئے

اگر کوئی شخص سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کرے کہ ہر مبین پر ۲۷ر مرتبہ "یاباسط" پڑھتا رہے، سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو اکیس روز تک جاری رکھے تو رزق کی فراوانی ہوگی اور مالِ کثیر اور مالِ طیب حاصل ہوگا۔

برائے تونگری

ایک ہزار مرتبہ حرف 'غ' لکھ کر اپنے پاس رکھ لیں اور ۱۰۶۰ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک "یـاغـنیُّ" پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاءاللہ تونگری حاصل ہوگی اور غربت وافلاس سے نجات مل جائے گی۔

دل کی بیماریوں کے لئے

اگر کسی کو دل کا مرض لاحق ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد "یَـا قَوِیُّ الْقَـادِرُ الْـمُـقْـتَـدِرُ قَوِّنِیْ قَلْبِیْ" سات مرتبہ پڑھیں، انشاءاللہ دل مضبوط ہوجائے گا اور دل کی ہر بیماری رفع ہوجائے گی۔

پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے

پیٹ کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے وَهُوَ الْـعَـلِیُّ الْعَظِیْم بحق یَا عَظِیْم اکتالیس مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پئیں، انشاءاللہ ہر بیماری سے نجات مل جائے گی۔

پست ہمتی سے نجات کے لئے

اگر طبیعت میں سستی کا غلبہ ہو یا پست ہمتی کی وجہ سے کسی بھی کام میں دل نہ لگتا ہو تو روزانہ ۳۳ر مرتبہ "یاباعثُ" صبح شام پڑھیں، انشاءاللہ ہر طرح کی سستی، کاہلی اور پست ہمتی سے نجات مل جائے گی۔

الہام وکشف کی دولت کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے قلب پر کشف والہام کا نزول ہونے لگے تو اس کو چاہئے کہ پنج وقتہ نماز کی پابندی کے ساتھ عشاء کی نماز کے بعد "یَامُهَیْمِنُ" ۱۱۵ مرتبہ پڑھا کرے، انشاء اللہ چند ماہ کے بعد اس پر کشف اور الہام کا نزول ہوگا۔

بارعب ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص روزانہ سو مرتبہ "یاجلیلُ" پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی شخصیت بارعب ہوجائے، دیکھنے والے اس کی توقیر کرنے پر مجبور ہوں اور اگر کوئی ہر فرض نماز کے بعد "یاجلیلُ" سات بار پڑھنے کی مداومت کرے تو اس کو اپنے رب سے سچی محبت ہوجائے اور اس کو ولایت کا مقام حاصل ہو۔

روحوں کے مشاہدہ کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو ارواح کا مشاہدہ ہو اور مرنے کے بعد مُردوں کے احوال اس پر منکشف ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ "یاسریعُ" ۵۸۲ مرتبہ ۱۲۰ دن تک پڑھے، انشاء اللہ اس پر مردوں کے احوال منکشف ہوں گے اور اس کو ارواح کا مشاہدہ بھی بار بار ہوگا۔

بے ہوش آدمی کو ہوش میں لانے کے لئے

اگر کوئی آدمی بے ہوش ہو تو اس کو ہوش میں لانے کے لئے کسی کاغذ پر "یاسمیعُ یابصیرُ" لکھ کر اس کی پیشانی پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ ہوش میں آجائے گا۔ جب ہوش میں آجائے تو ان ہی اسماء کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس کو پلادیں تو اس پر دوبارہ بے ہوشی طاری نہیں ہوگی۔

عظیم خزانہ

عارف باللہ حضرت عبداللہ ابن اسعد یافعیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوعبداللہ قرشی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کے شیخ ابوربیعؒ نے آپ سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسے خزانہ سے متعلق نہ بتلاؤں کہ جس کو تم خرچ کرتے رہو اور وہ کبھی ختم نہ ہو۔

امام قرشیؒ نے عرض کیا، کیوں نہیں؟ ضرور بتلایئے۔

امام ربیعؒ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو: یااللّٰه. یااَحَدُ. یَاوَاحِدُ یَامَوْجُوْدُ یَاجَوَّادُ یَابَاسِطُ یَاکَرِیْمُ یَا وَهَّابُ یَاذَالْقُوَّةِ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیُ یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ یَاعَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ اَنْفِحْنِی مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَیْرٍ تَغْنِیْنِیْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ. اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَائَکُمُ الْفَتْحُ. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ. اَللّٰهُمَّ یَا غَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَاوَدُوْدُ یَاذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ. اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. وَاحْفَظْنِیْ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیْ بِمَا

نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

امام ربیعؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد خصوصاً جمعہ کی نماز کے بعد پابندی سے یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے خوف سے نجات دے گا اور اس کی مدد کرے گا، دشمنوں پر وہ غالب رہے گا اور دشمنوں کی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے گا اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں کوسوں کوسوں اس کا گمان بھی نہیں ہوگا، اسے زندگی کی خوش حالیاں نصیب ہوں گی، لوگوں کے دلوں میں اس کی قدر و منزلت پیدا ہوگی اور اگر اس کے ذمہ پہاڑ جیسا قرض ہوگا تو اس دعا کی برکت سے وہ قرض بھی ادا ہو جائے گا اور اس دعا کی برکت سے نہ صرف اس پر بلکہ اس کے اہل خانہ پر اللہ کے فضل و کرم کی بارشیں برابر ہوتی رہیں گی۔

حضرت عبداللہ ابن اسعد یافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کی پابندی کی اور مجھے جتنا امامؒ نے بتایا تھا اس سے زیادہ اس دعا سے فائدہ پہنچا۔

دشمن سے محفوظ رہنے کا وظیفہ

بعض اکابرین سے یہ وظیفہ منقول ہے کہ اگر کسی کو دشمن کا خوف ہو اور کوئی ظالم و فاسق انسان اس کے پیچھے پڑا ہوا ہو تو وہ اس وظیفے کی پابندی رکھے، اس وظیفے کی برکت سے وہ دشمنوں کی شرارتوں اور زیادتیوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ وظیفہ یہ ہے:

بِحِفْظِكَ احْفَظْنِیْ یَاحَفِیْظُ. یاغوثُ یامغیثُ یامُسْتَغَاثُ. صبح شام اس وظیفے کو صرف سات بار پڑھیں اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد "یاحفیظ" سو بار پڑھنے کا معلوم رکھیں، انشاء اللہ ایسے نتائج برآمد ہوں گے کہ عقل حیران ہوگی، اکثر اکابرین نے اس وظیفے سے اللہ کی محبت حاصل کی ہے اور انہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوا ہے۔

خواہشات اور ضروریات کی تکمیل کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر جائز خواہش اور ہر جائز ضرورت کے لئے اس آیت کا ورد صبح و شام تین سو مرتبہ کرنا چاہئے اور اگر کوئی شخص اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی اپنی خواہشات تو پوری ہوگی ہی وہ اگر دوسروں کی ضروریات اور خواہشات کے لئے دعا کرے گا تو دعا فوراً قبول ہوگی۔

بعض اکابرین کا دعویٰ ہے کہ یہی آیت اسم اعظم ہے اور اس آیت کے ذریعہ فرشتوں نے قربت خداوندی کا مقام حاصل کیا ہے۔

بعض اکابرین کا کہنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی ولی اور اللہ کا کوئی برگزیدہ بندہ ایسا نہیں گزرا جس نے اس آیت سے استفادہ نہ کیا ہو۔

آیت یہ ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ.

اس آیت میں رب العالمین کی وحدانیت کو عجیب و غریب انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اس آیت سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بھی ظاہر ہوتی ہے اور اس کی شان رحم و کرم بھی واضح ہوتی ہے۔ اس لئے اس آیت کو اسم اعظم کا درجہ دیا گیا ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر:۳۷

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی صدیاں بیت گئیں تھیں لیکن ان میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا تھا۔ کچھ لوگ عیسائیت کے تابع تھے اور کچھ لوگ یہودیت کی پیروی کرتے تھے، لیکن اکثریت کا عالم یہ تھا کہ وہ سرے سے خداء واحد کے منکر تھے، یہ ایک تاریک اور بھیانک دور تھا۔ بت پرستی عام تھی۔ خصوصیت کے ساتھ حجاز اور مکہ کے لوگ بت پرستی کی طرف زیادہ مائل تھے۔ بت پرستی کی وجہ سے لوگوں کے دل ودماغ مسخ ہوچکے تھے۔ انسانوں میں انسانیت باقی نہیں رہی تھی اور وحشت وبربریت عام ہوکر رہ گئی تھی۔ قتل اور خونریزی بہت معمولی چیز سمجھی جاتی تھی، لوگوں کے دلوں میں گناہ کا احساس مٹ گیا تھا، دور دور تک ہدایت نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ ہر طرف حق کا چراغ ٹمٹما رہا تھا اور جہالت اور گمراہی کے اندھیرے گھر گھر میں پوری طرح بکھرے ہوئے تھے۔ عجیب صورت حال تھی، خدا کی بنائی ہوئی اس دنیا میں خدا کے تصور کے سوا سب کچھ موجود تھا۔ جزیرۃ العرب نحوست اور بدبختی کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا۔ دختر کشی نے معاشرے کے نظام کو پوری طرح تہس نہس کر رکھا تھا، اس کے علاوہ کونسا ایسا جرم تھا جو باعث فخر نہ ہو، شراب نوشی، زناکاری، جوے بازی، سودخوری، چوری چکاری اور دیگر ہزاروں گناہ معاشرے کا ایک حصہ بن کر رہ گئے تھے اور ان گناہوں میں مبتلا لوگ ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی فکر کرتے تھے اور گناہوں پر باقاعدہ فخر کیا جاتا تھا۔ انسانی حس ختم ہوچکی تھی، خوف خدا رخصت ہوچکا تھا اور بے حیائی نے ہر انسان کو وحشی جانوروں سے بھی زیادہ بدتر بنا کر چھوڑ دیا تھا۔ دین، روحانیت، خداترسی اور اخلاقیات گویا ایسی فرسودہ چیزیں تھیں کہ کوئی ان کا خریدار نہ تھا ہر شخص گناہوں کی کیچڑ میں سر سے پیروں تک دھنسا ہوا تھا اور اس حالت میں مگن تھا۔ اس تاریک ترین دور میں جب کہ دنیائے انسانیت اپنا وجود کھو چکی تھی اور فتنہ وفساد اس دنیا کی رونق بن کر رہ گئے تھے۔ ایک عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ پروردگار عالم نے اس دنیا پر رحم کھا کر بشریت کی لاج رکھنے کے لئے اور آدمیت کو سرخرو کرنے کے لئے اسلام کے عالی پیغمبر خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور بنی نوع انسان کی ہدایت کا فریضہ ان کے سپرد کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہی لوگوں کی افق زندگی میں سعادت کا نور چمکا اور ان کے لئے نیک بختی کے دروازے کھل گئے۔

حضرت موسیٰ ابن عمرانؑ کا دین انسانیت کا ابتدائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا دین گویا کہ وسطی مکتب تھا۔ ان میں سے ہر ایک اپنے زمانہ کے لئے مبعوث ہوا تھا۔ انہوں نے بے شک بنی نوع کو راہِ حق دکھائی اور یہ پیغمبر اپنے عقیدے میں کامیاب بھی رہے، لیکن ان چراغوں کی روشنی محدود تھی۔ اس روشنی کا پھیلاؤ ایک حد میں تھا اور ایک قوم کے لئے مخصوص تھا۔ لیکن خاتم الانبیاء کا پیغام کسی ایک زمانہ کے لئے یا کسی ایک قوم کے لئے محدود نہیں تھا، یہ دارالاسلام اور اس دارالاسلام کی روشنی تمام عالم کے لئے تھی اور قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کے لئے بھی تھی۔ ان کے مبعوث ہونے کے بعد تمام شریعتیں اور تمام قوانین فطرت ماند ہوکر رہ گئے۔ روشنیاں سب چراغوں میں موجود رہیں، لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ حق کے سامنے ان کا نور مدھم سا ہوکر رہ گیا۔

بقول شاعر

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

لیکن اس نور حق کی مخالفت بھی خوب جم کر ہوئی۔ اندھیروں نے اس چراغ کو بجھانے کے لئے ہزاروں سازشیں کیں۔

مکہ کے بت پرستوں نے اس چراغ حق کی مخالفت کرنے میں

کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، انہوں نے اس نور مبین کو ختم کرنے کے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور اس دین حق کو مٹانے کے لئے ایک دوسرے کو قیمتیں (سپاریاں) دیں اور ایک دوسرے سے عہد و پیمان کئے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے جواب میں انہوں نے تمسخر اڑائے، تہمتیں لگائی گئیں اور نئے نئے طریقوں سے سرکار کو اذیتیں پہنچانے کے لئے باقاعدہ محاذ قائم کئے گئے۔ اسی دوران سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دین حق کی تبلیغ کی خاطر طائف تشریف لے گئے۔ وہاں کے لوگوں نے نہ صرف یہ کہ آپ کی دعوت قبول نہیں کی، بلکہ کچھ غنڈوں کو اوباشوں کو راہ میں بھیج دیا۔ جب آپ واپس مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان غنڈوں اور اوباشوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برسائے، ان بت پرستوں نے پتھروں کی بارشیں کردیں اور اس کے نتیجے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پاؤں زخمی ہوگئے، ان سے خون جاری ہوگیا، کچھ ساتھیوں نے ان لوگوں کو بددعا دینے کی فرمائش کی، اس پر آپؐ نے یہ فرمایا۔

بددعا کیوں دوں۔ ممکن ہے کہ ان کی اولادوں میں کوئی حق کو قبول کرنے والا پیدا ہوجائے۔ انسانی تاریخ میں ایسے صبر وضبط کی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اسی صبر وضبط کی وجہ سے دین اسلام دنیا میں پھیلا اور ان لوگوں نے بھی اس اسلام کو قبول کرلیا جو اس کو تہس نہس کرنے کے دعوے کیا کرتے تھے۔

مشرکین مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے بڑے منصوبے بنائے، لیکن انہیں اپنے اس ذلیل منصوبے میں کبھی کامیابی نہیں ملی۔ اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کی قربانیاں قابل تعریف ہیں، جو لوگ اسلامی تاریخ سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت ابوطالب اور ان کے صاحب زادے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زبردست قربانیاں دیں اور اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر ان کا ساتھ دیا۔ پہلا وہ نوجوان جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا وہ حضرت علیؓ ہی تھے۔ حضرت علیؓ نے اکثر مواقعات پر اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ اس کے لئے قرآن حکیم کی کتنی ہی آیات گواہ ہیں کہ آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے وہ قربانیاں دیں جو انسانی تاریخ میں ممکن نہیں ہیں۔

ایک رات جب ساٹھ جانی دشمنوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کا محاصرہ کرلیا تھا، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلادیا اور خود خدا کے حکم پر مکہ سے نکل گئے۔ اگر چہ وہ رات بہت خطرناک تھی، اور اس رات یقینی طور پر حضرت علیؓ کی جان کو خطرہ درپیش تھا، لیکن حضرت علیؓ ایمان کی پختگی کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جان نثاری کے ساتھ اپنی جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کرنے کی غرض سے ان کے بستر پر سوگئے، یہ محض ایک معجزہ تھا کہ ان کی جان بچ گئی، لیکن حضرت علیؓ نے اپنی جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے کی ٹھان لی تھی۔ اس کے علاوہ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب، اور غزوۂ خیبر میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سینہ سپر رہے اور اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہے۔ اسلام کی روشنی آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی۔ ناسپاسی ہوگی اگر اس وقت ہم حضرت خدیجہؓ کا ذکر خیر نہ کریں۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سب سے پہلے قبول کی اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ ہی ایمان لائیں۔ حضرت خدیجہؓ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال بھی لٹایا اور اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔

شعب ابی طالب میں مسلمانوں پر بہت ظلم وستم ہوا، لیکن حضرت خدیجہؓ نے قربانیوں کی ایک اعلیٰ مثال قائم کی وہ بہت دولت مند تھیں اور دولت مند ہونے کی وجہ سے وہ بہت نازک مزاج بھی تھیں، لیکن انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بھوک پیاس کی شدت کو بھی برداشت کیا اور شعب ابی طالب کی تاریکیوں کو بھی انہوں نے دنیا بھر کی خواتین کے لئے یہ نمونہ چھوڑا کہ ایک عورت کے لئے اپنے شوہر کی خاطر وہ سب کچھ قربان کردینا چاہئے جس میں اس کی جان چلے جانے کا اندیشہ بھی ہو۔ بی بی خدیجہؓ اپنی ان مساعی جمیلہ اور عظیم ترین خدمات کی بدولت دنیا کی تمام عورتوں کے لئے افتخار کا موجب بنیں اور انہوں نے دنیا اور آخرت میں بلند ترین مقامات حاصل کئے۔

رہتی دنیا تک ان کی عظیم قربانیوں کا چرچا رہے گا اور قیامت تک انہیں اوران کی عظیم ترین قربانیوں کی خاطر یاد کیا جائے گا۔

واقعۂ معراج

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

''وہ خدائے پاک جو ہر اعتبار سے سرتاپا منزہ ہے اس نے اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی اوراس کے چاروں طرف ہم نے ہر طرف کی برکت جمع کر رکھی ہے تا کہ ہم اس کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے وہ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے۔'' (سورۂ بنی اسرائیل، آیت:۱)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کے گھر آرام کر رہے تھے جب صبح کی سفیدی نمودار ہوئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب کی بیٹی ام ہانی سے وضو کے لئے پانی طلب کیا، پھر آپؐ نے وضو فرمایا اور فجر کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپؐ نے ام ہانی کو اپنے قریب بلایا تا کہ ان کو اس عظیم واقعہ کی تفصیل بتاسکیں جو اس رات پیش آیا تھا، یہ ایک عجیب واقعہ تھا۔ حیران اور ششدر کردینے والا واقعہ، اس واقعہ کا کوئی بھی یقین نہ کرتا اگر اس کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہ کیا ہوتا۔ چنانچہ مشہور عام ہے یہ بات کہ ابوجہل نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وہ راتوں رات ساتویں آسمان کی سیر کر کے آرہا ہے تو تم اس کے بارے میں کیا کہو گے۔

حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا۔ یہ بات کہہ کون رہا ہے۔

ابوجہل نے کہا وہ محمدؐ جن کے بارے میں تم کچھ بھی سننا گوارہ نہیں کرتے۔

حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے ہیں تو میں بلاتامل اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی دن سے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق پڑ گیا۔ آپ نے سب سے پہلے واقعۂ معراج کی برملا تصدیق کی تھی۔

واقعۂ معراج ایک عظیم الشان نعمت تھی جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی اوران کے علاوہ یہ نعمت کسی اور پیغمبر کو عطا نہیں کی گئی۔

حضرت ام ہانی بھی خوش نصیب صحابیہ تھیں جن کے گھر سوتے ہوئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی سے کہا۔

''اے ام ہانی! جیسا کہ تم نے دیکھا کہ میں نے رات کو عشاء کی نماز ادا کی، اس کے بعد اللہ مجھے بیت المقدس، مسجد اقصیٰ لے گیا اور وہاں بھی میں نے نماز ادا کی اور اب جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو کہ میں نے صبح کی نماز ابھی تمہارے گھر میں ادا کی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اب میں قریش کے مجمع میں جاؤں اور حق تعالیٰ نے مجھ پر جو عنایت کی ہے اس کو بیان کروں، انہیں اس واقعہ کی اطلاع دوں اوران کو حق تعالیٰ کی قدرت کی انتہاؤں سے خبردار کروں۔''

ام ہانیؓ ایک صاحب ایمان خاتون تھیں اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر مکمل اعتقاد رکھتی تھیں، انہیں آپ کی صداقت پر ذرہ برابر بھی شک نہیں تھا وہ یقین رکھتی تھیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ سچ ہی ہوتا ہے اور سچ کے سوا کچھ نہیں ہوتا، لیکن ام ہانیؓ یہ بھی جانتی تھیں کہ مشرکین عرب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو جھٹلاتے تھے اوران کی ہر بات کا مذاق اڑاتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا کہ میں واقعۂ معراج کی اطلاع مشرکین کو دیدوں تو آپ خوف زدہ ہوگئیں کیوں کہ ام ہانیؓ کو یقین تھا کہ عرب کے سرکش مشرک لوگ اس بات کا یقین نہیں کریں گے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑانے کے لئے انہیں ایک نیا فارمولہ ہاتھ آجائے گا۔ ام ہانیؓ گہری سوچ میں پڑ گئیں، پھر انہوں نے انتہائی پراعتماد لہجے میں عرض کیا۔

اے رسول محترم! اور اے میرے عزیز ترین چچازاد بھائی! میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ ابھی اس مشرک قوم کے پاس نہ جائیں اور یہ واقعہ ایسے نہ سنائیں کیوں کہ وہ آپؐ کے دشمن ہیں اور وہ آپ کی ہر بات کا مذاق اڑاتے ہیں، انہوں نے آج تک یہ مان کر نہیں دیا ہے کہ آپؐ پر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے، انہوں نے آپؐ کے اور خدا کے براہ راست تعلق کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا ہے وہ آپ کو تکلیف پہنچانے کے بہانے تلاش کرتے ہیں، اس واقعہ کو سن کر انہیں

مذاق اڑانے کا ایک اور بہانہ ہاتھ لگ جائے گا۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ کو کسی نئے صدمے سے دوچار ہونا پڑے۔ ابھی آپ اس بات کو پوشیدہ رکھیں اور اس کو ظاہر کرنے کے لئے کسی مناسب وقت کا انتظار کریں۔

ام ہانیؓ کا یہ مشورہ اگرچہ خیر خواہی پر مبنی تھا اور اس انتہائی تعلق اور محبت کی دلیل تھی جو ام ہانیؓ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا۔ ام ہانیؓ صرف رشتے داری کی وجہ سے نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے چاہتی تھیں کہ وہ خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول برحق ہیں۔

ام ہانیؓ کا مشورہ یہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا لگا، لیکن حضورؐ کی لغت میں ''خوف'' نام کا کوئی لفظ موجود نہیں تھا۔ وہ نبوت اور اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے میں کس طرح کے ڈر اور خوف کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے، انہوں نے جس بات کو حق سمجھا اس کو برملا لوگوں کے سامنے بیان کر دیا اور کبھی قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ لوگ سچ کو سن کر اتفاق کریں گے یا اختلاف۔ وہ اس بات سے واقف تھے کہ سچ کو اگر کوئی سچ نہ مانے تو سچ کی حقانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اگر دنیا کا کوئی ایک فرد بھی سچ کو نہ مانے ایسا سچ تب بھی سچ ہی رہتا ہے اور کسی کے نہ ماننے سے اس کی معنویت تبدیل نہیں ہوتی۔

(باقی آئندہ)

قسط نمبر:۳۲

اسلام الف سے ی تک

خائے معجمہ (خ)

مختار بدری

دابۃ الارض

زمین پر رینگنے والا، سورۂ نمل میں ہے۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيَاتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ.

اور جب ان کے بارے میں (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ (۸۲:۲۷)

یہاں دابۃ الارض سے کیا مراد ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے لکھا ہے کہ قیامت سے پہلے مکہ کا کوہِ صفا پھٹے گا اس میں ایک جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے اور سچے ایمان والوں کو اور چھپے منکروں یعنی منافقوں کو نشان دے کر جدا جدا کردے گا۔ علامہ عثمانیؒ نے لکھا ہے بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل آخر زمانہ میں طلوع الشمس من المغرب کے دن ہوگا۔ قیامت تو نام ہی اس کا ہے کہ عالم کا سب موجود نظام درہم برہم کردیا جائے، لہٰذا اس قسم کے خوارق پر کچھ تعجب نہ کرنا چاہئے جو قیامت کی علامات قریبہ اور پیش خیمہ کے طور پر ظاہر کی جائیں شاید دابۃ الارض سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ جس چیز کو تم پیغمبروں کے کہنے سے نہ مانتے تھے آج وہ ایک جانور کی زبانی ماننی پڑرہی ہے مگر اس وقت کا ماننا نافع نہیں صرف مکذبین کی تحمیق وتجہیل مقصود ہے، ماننے کا جو وقت تھا گزر گیا۔

دار

گھر، نگر، شہر، قرآن مجید میں ہے:

واللّٰه يدعوا الى دار السلام ويهدى من يشآء الى صراط مستقيم

اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف (جنت کی طرف) بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ (۲۵:۱۰)

الدار: شہر مدینہ، الدارین: دنیا اور آخرت۔

دارالآخرہ: قیامت۔

دارالادب: درس وتدریس کی جگہ۔

دارالاسلام: مسلمانوں کے حکومت کی جگہ۔

دارالاقامہ: ٹھہرنے کی جگہ، طلباء کی قیام گاہ۔

دارالامارت: پایۂ تخت، راجدھانی۔

دارالامان: امن چین کا گھر۔

دارالایتام: یتیم خانہ۔

دارالبقا: آخرت، ہمیشگی کا گھر۔

دارالبوار: ہلاکت کا گھر، دوزخ۔

دارالحرب: لڑائی کا گھر، وہ ملک جس میں مسلمانوں کو پیروئی دین سے روکا جائے۔

دارالحزن: غم کی جگہ، دنیا۔

دارالخلافہ: پایۂ تخت۔

دارالسرور: خوشی کی جگہ، بہشت۔

دارالسلام: سلامتی کا گھر۔

دارالسلطنت: پایۂ تخت۔

دارالشرع: اسلامی عدالت۔

دارالشفاء: اسپتال، صحت خانہ۔

دارالصفا: خانہ کعبہ۔

دارالضرب: ٹکسال، ٹھپہ خانہ۔

دارالضیف: مہمان خانہ۔

دارالعدالت: کچہری۔
دارالعلوم: مدرسہ، علم کی آماجگاہ۔
دارالعیار: ٹکسال۔
دارالغرور: دنیا۔
دارالفنا: دنیا۔
دارالقرار: جنت، بہشت۔
دارالقضاء: عدالت، کچہری۔
دارالقمامہ: قحبہ خانہ، چکلہ۔
دارالکتب: لائبریری، کتب خانہ۔
دارالمرز: پایۂ تخت۔
دارالملک: راجدھانی۔
دارالنعیم: بہشت۔

دانیال

ایک پیغمبر کا جو خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے، ان کا ذکر نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ احادیث نبویؐ میں۔ قصص الانبیاء میں ان کا ذکر آیا ہے کہ بخت نصر کے دور میں یہ زنداں میں ڈالے گئے۔ بادشاہ نے ایک خواب دیکھا تو اس کی تعبیر کے لئے یہ قید خانہ سے بلائے گئے۔ حضور شاہی میں انہوں نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا کہ وہ صرف خدا کے آگے سربسجود ہوسکتے ہیں، اس گستاخی پر ان کا سر قلم کیا جاسکتا تھا مگر خواب کی تعبیر کی وجہ سے بخش دیئے گئے۔ بادشاہ نے خواب میں ایک بت کو دیکھا تھا جس کا سر سونے کا تھا، ناف کے اوپر چاندی کا اور ناف کے نیچے تانبے کا جسم تھا۔ لوہے کی ٹانگیں تھیں اور پنجے مٹی کے۔ اچانک اوپر سے ایک پتھر اس پر گرا اور وہ ٹوٹ کر ذرات میں بکھر گیا اور ہوا اسے چاروں طرف اڑا کرلے گئی مگر وہ پتھر دھیرے دھیرے بڑا ہوتا گیا یہاں تک اس نے ساری زمین کو ڈھانپ لیا۔ دانیال علیہ السلام نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ سونا بخت نصر کی حکومت ہے، چاندی اس کے لڑکے، تانبا رومیوں کی حکومت کی نشانی اور لوہا ایرانیوں کی اور مٹی قبیلہ زوزان اور وہ پتھر ایک دین ہے جو ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔

داؤدؑ

بنی اسرائیل میں کے ایک مشہور پیغمبر اور بادشاہ کا نام۔ جب ظالم جالوت نے بنی اسرائیل کے قتل وخون کا بازار گرم کیا تو حضرت شموئیل علیہ السلام نے طالوت کی سرکردگی میں ایک فوج بھیجی جس میں داؤد علیہ السلام اور ان کے چھ بھائی بھی تھے۔ اس زمانہ کے قاعدہ کے مطابق جالوت نے میدان جنگ میں مبازرت کے لئے کسی کو طلب کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اس کے مقابلے کے لئے نکلے، جالوت سرتاپا لوہے میں غرق تھا، صرف ماتھا کھلا ہوا تھا، داؤد علیہ السلام نے تین پتھر فلاخن میں رکھ کر مارے جو اس کے ماتھے پر جالگے اور وہ جاں بحق ہوگیا۔ طالوت نے آپ سے اپنی بیٹی بیاہ دی۔ طالوت کے بعد بھی بادشاہ مقرر ہوئے اللہ جل شانہ نے آپ کو خلعت نبوت کے ساتھ زبور عطا کی، آپؑ کی آواز سے طیور اور اردگرد کے کوہ مسحور ہوجاتے اور آپ کے ساتھ خدا کی تحمید کرنے لگتے۔

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِيْنَ

اور ہم نے پہاڑوں کو داؤدؑ کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی۔ (۷۹:۲۱)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ. اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ.

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی اے پہاڑو ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی اور ان کے لئے ہم نے لوہے کو نرم کردیا کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو۔

(۱۱/۱۰:۳۴)

آپ کو زرہ سازی میں مہارت حاصل تھی جس طرح چاہتے لوہے کو موڑ کر فراخ فراخ اور کشادہ زرہیں بنا لیتے تھے۔ آپ ایک دن بیچ ناغہ کرکے ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے اور عبادت میں رات کا کچھ حصہ گزارتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے پیارا روزہ داؤدؑ کا ہے۔

دباغہ

جانوروں کے چمڑے جب تک صاف کرکے رنگے نہ جائیں ناپاک ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جانور سے نہ لو جب وہ مرچکے ہوں اور چمڑے کو تبھی دباغت کرو کہ دباغت ا...

پاک کردیتی ہے۔

دبور: مغربی ہوا، ایک صوفی اصطلاح، یہ بتانے کے لئے کہ نفسانی خواہش پر قابو پانے کی قوت قلب میں ہے۔

دجال

بے حد فریبی، جھوٹا، دنیا میں جھوٹی پیغمبری کے دعویدار بہت آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ایسے تیس ہیں اور آخر میں مسیح الدجال آئے گا۔ عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمؑ کی پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہ ہوگا۔ (مسلم)

روایات میں ہے کہ دجال جواں ہوگا، اس کے بال گھونگھریالے ہوں گے، اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان ک اف ر (کافر) لکھا ہوگا۔

حذیفہؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا کیا چیزیں ہوں گی، اس کے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی جن میں اسے ایک نہر دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ کی۔ اگر تم میں سے کسی کو وہ نہریں مل جائیں تو وہ اس نہر میں چلا جائے جو آگ سے بھری دکھائی دیتی ہے۔ آنکھ بند کر کے سر جھکا کر اس میں سے پانی پی لے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی جس پر موٹا ناخنہ ہوگا۔ (مسلم)

دجال وہ کافر عظیم ہے جس کا خروج قیامت کے قریب ہوگا اس کو مسیح ضلالت بھی کہتے ہیں، یہ نسلاً یہودی ہوگا۔ اس کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر کافر (ک اف ر) لکھا ہوگا اور یک چشم ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مخصوص حربہ سے اسے قتل کر کے اس کی خدائی کو ختم کردیں گے۔ کہتے ہیں کہ اس کی مخصوص سواری کا جانور گدھا ہوگا جس پر ہر وقت یہ سوار رہے گا، اسی گدھے کو خر دجال کہتے ہیں۔

(تلمیحات)

دخان

دھواں، قرآن کریم میں یہ لفظ دو بار آیا ہے، ایک سورہ حم السجدہ میں: ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا.

اس جگہ دخان سے مراد آسمان کا مادہ ہے جس کی شکل دھوئیں کی سی ہوگی۔ (۴۱:۱۱) دوسری جگہ سورۂ دخان میں ہے۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ. يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ.

پس آپ ان لوگوں کے لئے اس دن کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف سے ایک نظر نہ آنے والا دھواں پیدا ہوگا جو ان تمام لوگوں پر عام ہوجائے گا، یہ ان لوگوں کے لئے ایک دردناک سزا ہے۔ (۴۴:۱۰/۱۱)

علامہ عثمانی نے لکھا ہے کہ دھوئیں سے یہاں کیا مراد ہے، اس میں سلف کے دو قول ہیں۔ ابن عباسؓ وغیرہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جو سب کو گھیر لے گا، نیک آدمی کو اس کا اثر خفیف سا پہنچے گا جس سے اس کو زکام ہوجائے گا اور کافر و منافق کے دماغ میں گھس کر اسے بے ہوش کردے گا۔ شاید دھواں آسمانوں کا وہی مادہ ہوگا جس کا ذکر سورہ حٰم میں ہوا ہے، گویا آسمان تحلیل ہو کر اپنی پہلی حالت کی طرف عود کرنے لگیں گے اور یہ ان کی ابتدا ہوگی اور ابن مسعودؓ ورد و شور کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس آیت سے مراد وہ دھواں نہیں ہے جو علامات قیامت سے ہے، بلکہ قریش کے تمرد و طغیان سے تنگ آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ ان پر بھی سات سال کا قحط مسلط کردے جیسے یوسفؑ کے زمانہ میں مصریوں پر مسلط ہوا تھا چنانچہ قحط پڑا جس میں مکہ والوں کو مردار اور چمڑے ہڈیاں کھانے کی نوبت آگئی اور قاعدہ یہ ہے کہ شدت کی بھوک اور مسلسل خشک سالی کے زمانہ میں جو یعنی آسمان اور زمین کے درمیان آنکھوں میں اندھیرا دھواں سا نظر آیا کرتا ہے اور ویسے بھی مدت دراز تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرد و غبار وغیرہ چڑھ کر آسمان پر دھواں سا معلوم ہونے لگتا ہے اس کو یہاں دخان سے تعبیر فرمایا ہے۔ (فوائد القرآن)

درگاہ: فارسی لفظ، دربار شاہی، ہندوستان میں بزرگوں کے مزارات کو درگاہ کہتے ہیں جہاں زیارت کے لئے لوگ جوق در جوق جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راہِ طریقت

قسط نمبر:۱۵

تصوف وسلوک

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

احادیث سے دلائل

دلیل نمبر۱: بخاری شریف کی روایت ہے:

"عن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول والله انى لا ستغفر الله واتوب اليه فى اليوم اكثر من سبعين مرة."

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، یہ عمل ان میں ستر مرتبہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

دلیل نمبر۲: تفسیر بیضاوی صفحہ ۵۲۱ پر مرقوم ہے:

"وروى عنه صلى الله عليه وسلم انى لاستغفر الله فى اليوم والليلة مائة مرة" (رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ)

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں بعض اوقات دن اور رات میں سو سو مرتبہ بھی استغفار کرتا ہوں۔")

محدثین نے لکھا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزانہ ستر مرتبہ یا سو مرتبہ استغفار پڑھنا اظہار عبودیت اور تعلیم امت کے لئے تھا۔ حالانکہ آپ تو بخشے بخشائے تھے۔ "ليغفر لك الله ماتقدم من ذنبك وما تأخر." اس پر قوی دلیل ہے۔

دلیل نمبر۳: عن ابى بكرؓ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عليكم بلا اله الا الله والاستغفار فاكثر منهما فان ابليس قال انما اهلكت الناس بالذنوب واهلكونى بلا اله الا الله والاستغفار الى آخره.

(تفسیر مظہری جلد ۱۰ صفحہ ۴۸)

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر "لا اله الا الله" اور استغفار کی کثرت ضروری ہے کیوں کہ ابلیس نے کہا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا ہے اور وہ مجھے لا الٰہ اور استغفار سے ہلاک کررہے ہیں۔

دلیل نمبر۴: علامہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر جلد ۲ صفحہ ۴۶۰ پر استغفار کے متعلق لکھتے ہیں:

"عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لزم الاستغفار جعل الله له من كل هم فرجا ومن كل ضيق مخرجا ورزقه من حيث لا يحتسب." (ابوداؤد جلد ۱، صفحہ ۲۲۰)

حضرت ابن عباسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جس نے استغفار پر دوام اختیار کیا حق تعالیٰ اس کو ہر غم اور تکلیف سے خلاصی عطا فرماتے ہیں اور اس کو ایسے طور پر رزق دیتے ہیں جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

دلیل نمبر۵: حضرت فضالہ بن عبیدؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"العبد امن من عذاب الله ما استغفر الله عز وجل."

(ابن کثیر جلد ۲، صفحہ ۳۱۲)

بندہ جب تک استغفار کرتا رہتا ہے، عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے۔

پس سالک کو چاہئے کہ روزانہ استغفار پڑھنا اور اپنے گناہوں سے توبہ تائب ہونا لازمی سمجھے۔ "اکمال الشیم" میں لکھا ہے۔ اے ۔۔ت! تیرا توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہنا اور زندگی کی امید پر توبہ کو مؤخر

کرتے رہنا تیری عقل کا چراغ گل ہونے کی دلیل ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا."

(سورۃ التحریم: آیت ۸)

اے ایمان والو حق تعالیٰ کی طرف پکی سچی توبہ اختیار کرو۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا:

"وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ." (سورۃ النور: آیت ۳۱)

اے ایمان والو! حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

ائمہ کرام کا اجماع ہے توبہ کے واجب ہونے پر، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لئے توبہ کے دروازوں کو کھلا رکھا ہے۔ حتیٰ کہ غرغرۂ موت آجائے یا پھر سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوجائے۔

ترمذی شریف کی روایت ہے:

"انّ اللہ عزو جل یقبل توبة العبد مالم یغرغر"

حق تعالیٰ بندہ کے سکرات الموت میں مبتلا ہونے سے قبل اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں۔

مسلم شریف کی روایت ہے:

"مَن تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب اللہ علیه"

حق تعالیٰ کی طرف سے توبہ کا دروازہ کھلا ہے جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں کرتا۔

چنانچہ توبہ کرنے والے کے گناہوں کو اسی طرح بخشا جاتا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ "التّائب مِن الذنب کمن لا ذنب له"

گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کو پیار آجائے تو نہ صرف گناہوں کو بخشتے ہیں بلکہ گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیا جاتا ہے۔

"فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ"

(سورۃ الفرقان: آیت ۷۰)

پس یہی لوگ ہیں جن کی برائیوں کو حق تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیں گے۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے مسلم شریف میں روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے ایسی سچی توبہ کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لقد تاب توبة لو قسمت بین سبعین من اهل المدینة لو سعتهم"

اس شخص نے اسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمی جو مدینہ ہی کے رہنے والے ہیں، تقسیم کردی جائے تو ان کو کافی رہے۔

روایت ہے کہ ایک آدمی صحرا میں سفر کررہا تھا کہ ایک جگہ تھک کر سوگیا، جب جاگا تو دیکھا کہ اونٹنی کہیں چلی گئی ہے۔ تلاش بسیار کے باوجود نہ ملی حتیٰ کہ اسے یقین ہوگیا کہ مجھے اس صحرا میں شدت بھوک وپیاس سے موت آجائے گی۔ عین اس مایوسی کے عالم میں اونٹنی آگئی تو وہ شخص کہنے لگا۔ "اللهم انت عبدی وانا ربک" (وہ شخص شدید خوشی کی وجہ سے غلط کہہ بیٹھا) جتنی خوشی اس مسافر کو ہوئی اس سے زیادہ خوشی اللہ تعالیٰ کو ہوتی ہے جب کوئی بندہ توبہ تائب ہوتا ہے۔

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ جب شیطان کو مردود بنادیا گیا تو اس نے مہلت مانگی "رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ" (یا اللہ مجھے قیامت تک مہلت دے دے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ. اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ" (جا تجھے وقت معین تک مہلت دی گئی) پس سوچنے کی بات ہے کہ اگر شیطان معلون کو مہلت مل سکتی ہے تو امت محمدیہؐ کے گناہگاروں کو کیوں نہیں مل سکتی۔

تفسیر ابن کثیر جلد۴، صفحہ ۱۷۸ میں لکھا ہے۔

"وفی روایة قال ابلیس وعزتک وجلالک لا ازال اغوینهم مادامت ارواحهم فی اجسادهم فقال اللہ عز وجل عزتی وجلالی لا ازال اغفرلهم مااستغفرو انی"

شیطان سے قسم کھا کر کہا کہ اے اللہ! میں تیرے بندوں کو بہکاؤں گا۔ "ولا تجد اکثرهم شکرین" (سورۃ الاعراف: آیت ۱۷)

اور آپ ان میں سے اکثروں کو احسان ماننے والا نہ پائیں گے۔

جب شیطان نے بہکانے کی قسمیں کھائیں تو رحمت خداوندی

جوش میں آئی۔ فرمایا۔ شیطان! تو میرے بندوں کو ورغلانے کی قسمیں کھاتا ہے اب میری بات بھی سن لے۔ میرے بندے بہ تقضائے بشریت گناہ کرتے رہیں گے کرتے رہیں گے، اگر موت سے پہلے پہلے توبہ کرلیں گے تو "فبعزتی وجلالی" (مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں ان کے گناہوں کو معاف کردوں گا)

ایک بوڑھے میاں کہیں جارہے تھے کہ راستے میں چند نوجوان آپس میں بحث ومباحثہ کرتے نظر آئے، قریب سے گزرنے لگے تو ایک نوجوان نے کہا بابا جی! ہمیں ایک مسئلہ بتادو۔ ایک شخص جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو وہ اللہ کے نزدیک افضل ہے یا وہ شخص جو بڑا گناہگار ہو مگر اس نے سچی توبہ کرلی ہو۔ دونوں میں سے کس کے دل پر اللہ تعالیٰ کی خاص نظر ہوتی ہے۔ بوڑھے میاں نے کہا بچو! میں کپڑا بنتا ہوں میرے لمبے لمبے دھاگے ہوتے ہیں، جب کوئی ٹوٹے تو میں اس کو گرہ لگاتا ہوں۔ تاہم اس پر نظر رکھتا ہوں کہ وہ دوبارہ نہ ٹوٹ جائے، ممکن ہے کہ جس گنہگار نے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے رشتہ ٹوٹنے کے بعد سچی توبہ سے گانٹھ باندھی اس کے دل پر اللہ کی خاص نظر رہتی ہو کہ یہ بندہ کہیں پھر نہ ٹوٹ جائے۔ سبحان اللہ۔

فرمایا گیا کہ اے میرے بندے! اگر چہ تیرے گناہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، اگر چہ تیرے گناہ ساری دنیا کے درختوں کے پتوں کے برابر ہیں، اگر چہ تیرے گناہ ساری دنیا کے ریت کے ذرات کے برابر ہیں یا سارے سمندروں کی جھاگ کے برابر ہیں پھر بھی تیرے گناہ تھوڑے ہیں میری رحمت زیادہ ہے تو آجا توبہ کرلے میں تیری توبہ کو قبول کرلوں گا، بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اے میرے بندے! اگر تو نے توبہ کی پھر توڑ بیٹھا، پھر توبہ کی پھر توڑ بیٹھا، پھر توبہ کی پھر توڑ بیٹھا۔ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ، اے میرے بندے تو نے سو دفعہ توبہ کی اور سو دفعہ توڑ بیٹھا میرا در اب بھی کھلا ہے۔ آجا توبہ کرلے میں تیری توبہ کو قبول کرلوں گا۔ سچ کہا گیا۔

"امة مذنبة ورب غفور" (امت گنہ گار ہے اور رب کریم بخشش کرنے والا ہے)

(۵) **تلاوت قرآن مجید** : روزانہ ایک پارہ یا نصف پارہ قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

قرآن مجید سے دلائل

دلیل نمبر ۱ : ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" (قرآن پاک کی تلاوت کرو، جس قدر تم سے ہو سکے)

اس آیت کریمہ میں قرآن پاک کو پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی کی تعمیل میں مشائخ حضرات سالکین طریقت کو تلاوت قرآن پاک کی تلقین کرتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ.

(سورۂ البقرہ: آیت ۱۲۱)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کررہے ہیں۔

احادیث سے دلائل

دلیل نمبر ۱ : طبرانی نے جامع الصغیر میں روایت نقل کی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک صحابی کو نصیحت کی۔

"اوصیک بتقوی اللّٰہ فانہ راس الامر کلہ وعلیک بتلاوۃ القران وذکر اللّٰہ فانہ ذکر لک فی السماء ونور لک فی الارض"

میں تجھے خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیوں کہ یہ تمام امور کی جڑ ہے اور تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم رکھ، کیوں کہ یہ آسمان میں تیرے ذکر کا سبب ہیں اور زمین میں تیری ہدایت کا۔

دلیل نمبر ۲ : ایک حدیث حضرت ابوذرؓ سے منقول ہے:

"عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیک بتلاوۃ القران فانہ نور لک فی الارض وذخرلک فی السماء"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر تلاوت قرآن ضروری ہے، کیوں کہ یہ تیرے لئے زمین میں ہدایت کا سبب ہے اور آسمان میں یہ تیرا ذخیرہ (جمع ہورہا) ہے۔

☆☆☆☆☆☆

طب و صحت

مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

ہسٹریا

(HYSTERIA)

علامات: ہسٹریا کو شناخت کرنے کی کوئی مقررہ علامات نہیں ہوتیں۔ ہسٹریا کی خاص علامت مردنی یا بے ہوشی کا دورہ ہے۔ دورہ چوبیس گھنٹے تک رہتا دیکھا گیا ہے۔ کسی کسی کو بار بار، جلدی جلدی دورہ پڑتا ہے۔ دورے کے وقت مریض کو کچھ علم نہیں ہوتا، اس میں مریض کے دل و دماغ کی علامات پر زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ یہ بیماری زیادہ تر عورتوں کو ہوتی ہے۔

وجوہات: یہ ایسی نوجوان لڑکیوں کو ہوتا ہے جن کے دل میں یقین ہوتا ہے کہ ان کی دیکھ بھال اور ہمدردی رکھنے والے ہیں، اگر یہ ہمدردی کا خیال دل سے نکل جائے تو یہ بیماری فوراً چلی جائے۔ اہم وجہ میاں بیوی میں جنسی خواہش کی تکمیل نہ ہونا، پریشانی، خوف، رنج، گھریلو تکلیف، اچانک ذہنی صدمہ، عمل، ماہواری سے متعلقہ وجوہات، بدہضمی وغیرہ سے ہسٹریا ہوتا ہے۔

علاج: وجوہات کو دور کریں۔ مریض کی بے ہوشی سے بالکل پریشان نہ ہوں، کھلی ہوا میں سیر کرنا، خوراک میں پھلوں کا استعمال، اچھے لٹریچر کا مطالعہ، دودھ میں چینی کی بجائے شہد ملا کر پینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

یہ تو فوری علاج ہے، لیکن اس ذہنی بیماری کا مستقل علاج صرف ان ذہنی الجھنوں کو دور کرنا ہی ہے، جن کی وجہ سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ اس کے لئے مریضوں سے ذہنی سطح پر روحانی اور پیار بھرے تعلقات قائم کر کے ان کی پریشانیوں کی وجوہات معلوم کرنا اور ان کو دور کرنا ہی مستقل اور کارگر علاج ہے۔ تناؤ کی وجوہات دور ہوتے ہی آہستہ آہستہ یہ بیماری خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ کئی بار عمر کے ساتھ یہ کم ہوتی جاتی ہے۔ کئی کیسوں میں شادی کے بعد جنسی سکون ملنے پر بھی یہ بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

ہسٹریا دماغی بیماری ہے، اس کا علاج دوائیوں کی بجائے ذہنی سطح پر کیا جانا چاہئے۔ اس پر توجہ نہ دینا اور مکمل علاج نہ کرنا بعد میں مہلک ثابت ہوتا ہے۔

غذا سے علاج

لیموں: گرم پانی میں لیموں، نمک، زیرہ اور پودینہ ملا کر پلائیں، یہ کم از کم ایک ماہ تک کریں۔

انار: ۱۵ گرام انار کے پتے، ۱۵ گرام گلاب کے تازہ پھول، ۵۰۰ گرام پانی میں اُبالیں، چوتھائی رہ جانے پر چھان کر ۲۰ گرام گھی ملا کر روزانہ پلائیں، اس سے ہسٹریا میں فائدہ ہوتا ہے۔

دودھ: کچے دودھ میں مصری یا شہد اور بھیگی ہوئی دس کشمش ڈال کر روزانہ صبح چالیس دن پلائیں، فائدہ ہوگا۔

پیاز: عورتوں کے ہسٹریا میں بے ہوش ہونے پر پیاز کا رس سنگھانے سے ہوش آجاتا ہے، مردنی بھی اس سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

لہسن: لہسن کے رس ناک میں ٹپکانے سے ہوش آجاتا ہے۔

سرخ مرچ: ہومیوپیتھی میں سرخ مرچ سے بنی دوا۔ ''کیپسکم اینم'' ہے۔ اس کے مدر ٹنکچر کی کچھ بوندیں ہسٹریا کی بے ہوشی میں ناک میں ڈالنے سے ہوش آجاتا ہے۔

ماں کے دودھ میں اضافہ

بچوں کی بہترین دوا ماں کا دودھ ہے۔ بچے کو دودھ خوشی سے پلانا چاہئے۔ غصے میں دودھ پلانے سے پیٹ میں درد، اینٹھن ہونے لگتی ہے، بچہ پیدائش کے پہلے تین دن، ماں کا دودھ بچے کو نہیں پلانا چاہئے۔ اگر ماں کا دودھ کم ہو، بچے کا پیٹ نہ بھرے، تو ماں کو مندرجہ ذیل چیزیں

استعمال کرنے سے دودھ بڑھ جائے گا۔

غذا سے علاج

انگور: انگور کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے، کم دودھ والی عورت کو انگور کھانے چاہئیں۔

پپیتا: کچے پپیتے کی سبزی کھانے سے پستانوں میں دودھ کا اضافہ ہوتا ہے، پختہ پپیتا کھانے سے بھی دودھ بڑھتا ہے۔

گاجر: دودھ پلانے والی عورتوں کو گاجر کا رس پلانے سے دودھ بڑھتا ہے۔

پیاز: کھانے کے ساتھ کچے پیاز کا استعمال زیادہ مقدار میں کرنے سے ماؤں کا دودھ بڑھتا ہے۔

مٹر: مٹر عورتوں کے دودھ میں اضافہ کرتا ہے۔

اڑد: اڑد کی دال میں گھی ملا کر کھانے سے پستانوں میں دودھ زیادہ آتا ہے۔

چنا: ۶۲ گرام کابلی چنے دودھ میں بھگودیں، صبح دودھ کو چھان کر الگ کرلیں، ان چنوں کو چبا چبا کر کھائیں، اوپر سے اسی دودھ کو گرم کرکے پی جائیں۔ پستانوں میں دودھ بڑھ جائے گا۔

ارنڈ کا تیل: ایک دو ماہ تک صبح وشام پستانوں پر ارنڈ کا تیل ملتے رہنے سے پستانوں میں زیادہ دودھ پیدا ہوجاتا ہے۔

زیرہ: پستانوں میں دودھ کی کمی ہونے پر زیرہ بھون کر چینی کے ساتھ لیں، اس سے دودھ بڑھے گا۔

ہونٹ پھٹنے سے علاج

مونگ پھلی: نہانے سے پہلے ہتھیلی پر چوتھائی چمچ مونگ پھلی کا تیل لے کر انگلی سے ہتھیلی پر رگڑیں اور پھر ہونٹوں پر اس تیل کی مالش کریں، ہونٹوں کے لئے یہ مفید ہے۔

سرسوں کا تیل: سونے سے پہلے سرسوں کا تیل ناف پر لگانے سے ہونٹ نہیں پھٹتے۔

موسمی: ہونٹوں پر موسمی کا رس روزانہ تین بار لگائیں، اس سے ہونٹوں کا سیاہ پن دور ہوکر قدرتی طور پر سرخ رہتے ہیں۔

گھی: گھی میں ذرا سا نمک ملا کر ہونٹوں اور ناف پر لگانے سے ہونٹ پھٹنا بند ہوجاتے ہیں۔

بادام: ۵ بادام روزانہ کھانے سے ہونٹ نہیں پھٹتے۔

گلیسرین: ہونٹوں پر گلیسرین لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہڈی ٹوٹنے کا غذا سے علاج

ٹماٹر: ہڈیوں کی کمزوری دور کرنے کے لئے ٹماٹر کا استعمال مفید ہے۔ ٹماٹر میں دوسرے پھلوں کی سبزیوں سے زیادہ چونا پایا جاتا ہے، چون ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔

لہسن: ہڈی ٹوٹ گئی ہو، جگہ سے ہٹ گئی ہو، ہڈی کی کوئی بھی مشکل ہو، تو لہسن کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

گیہوں: ۱۲ گرام گیہوں کی راکھ اتنے ہی شہد میں ملا کر چاٹنے سے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ جاتی ہیں۔

ہلدی: ہڈی ٹوٹنے پر ہلدی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

شہد: ہڈی ٹوٹ جانے پر روزانہ شہد کا استعمال کرتے رہنے سے ہڈی جڑنے میں مدد ملتی ہے۔

اعصابی بیماری

اعصابی بیماری کی علامت: قوت برداشت کی کمی، نیند کم آنا، جلدی ٹھیک ہوجانا، کام میں دل نہ لگنا، جلدی غصہ آنا، زندگی سے مایوسی، خود اعتمادی کی کمی اس کی اہم علامات ہیں۔

وجوہات: مالی نقصان، پریشانی، صدمہ، گھریلو بے سکونی، زیادہ محنت، مشت زنی، زیادہ مباشرت، غذا کا متوازن نہ ہونا، ان وجوہات سے یہ بیماری ہوجاتی ہے۔

علاج: اس بیماری میں قوت انہضام کمزور ہوجاتی ہے، اس لئے گوشت نہیں کھانا چاہئے، روزانہ سیر کرنا، ورزش، متوازن غذا خاص کر پروٹین، وٹامن بی کمپلیکس، فاسفورس والی اشیاء کھانی چاہئیں۔

جوڑوں کی سوجن
(RHEUMATISM)

اس بیماری میں جوڑوں میں درد اور سوجن ہوتی ہے۔ شروع کی

حالت میں درد اور بخار رہتا ہے اور پرانا ہونے پر نہیں رہتا۔ مریض چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ پاؤں میں زیادہ درد رہتا ہے، بدبودار پسینہ، پیاس، سر درد رہتا ہے۔ جوڑوں کی سوجن کئی قسم کی ہوتی ہے، تھوڑی کا جکڑنا، ذائقہ خراب ہونا، کمر، ہاتھ پاؤں اکڑ جانا، فالج ہونا بھی جوڑوں کی سوجن میں شامل ہے۔ جب جوڑ بدشکل ٹیڑھے میڑھے ہو جاتے ہیں تو یہ (Rheumatiod Arlhritis) کہلاتا ہے۔ اس میں صبح اٹھنے پر انگلیوں، ہاتھوں میں جکڑن ہوتی ہے۔

وجوہات: دانت گندے رہنا، پریشانی، بے سکونی، پسند کا کاروبار یا کام نہ ہونا، پانی میں بھیگنا، سردی لگنا، آتشک، سوزاک، زیادہ مباشرت، ٹھنڈی روکھی چیزیں کھانا، زیادہ رات گئے جاگنا، رفع حاجت روکنا، چوٹ لگنا، خون کا ڈسچارج، زیادہ محنت، موٹاپا وغیرہ وجوہات سے یہ بیماری ہوتی ہے۔

جوڑوں میں یورک ایسڈ جمع ہونے، تیزابی مادے جمع ہونے، دق کا مرض، مختلف بیماریوں کے جراثیموں کا حملہ، خوراک میں معدنی عنصر اور وٹامنز کی کمی سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

علاج: جوڑوں کی سوجن میں سینک، مالش، پسینہ لینا، بھاپ غسل مفید ہیں۔ جوڑوں کی سوجن کے ساتھ نمونیہ بھی ہو جاتا ہے۔ نمونیہ ہو جائے تو پہلے نمونیہ کا علاج کریں۔ خون صفا غذائی علاج کریں، اگر سوزاک کی وجہ ہو تو اس کی بنیاد تسلیم کرتے ہوئے علاج کریں۔ چاول وغیرہ بادی چیزیں نہ کھائیں، کونپل اناج کا استعمال مفید ہے۔

عموماً جوڑوں کی سوجن میں مریض کو قبض کی شکایت رہتی ہے، مریض کو چاہئے کہ وہ جسم میں قبض نہ ہونے دے۔ اس کے لئے ارنڈ کا تیل استعمال کرنا مفید ہے۔

مریض کو تیل، مکھن، گھی وغیرہ میں تلی ہوئی گئی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اسی طرح بھنڈی، لوکی، چاول کا بھی پرہیز کرنا چاہئے، گیہوں، جوار، جو کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

اپنی خوراک میں بہت زیادہ گرم مسالوں اور مرچ کا استعمال مناسب نہیں ہے۔ سونٹھ، سیاہ مرچ، زیرہ، لونگ اور دارچینی جیسے درمیانے مسالوں کا استعمال مفید ہوتا ہے۔

دہی، اچار، املی، سرکہ وغیرہ ترش اشیاء سے مریض کو دور رہنا چاہئے۔ مریض کی خواہش ہو تو وہ تھوڑی مقدار میں چھاچھ لے سکتا ہے، لیکن وہ کھٹی نہ ہو۔

غذا سے علاج

لیموں: موسم کے مطابق ٹھنڈے یا گرم پانی میں لیموں کا نچوڑ کر روزانہ لیموں پانی پینا مفید ہے، ذائقے کے لئے اس میں شہد ملا سکتے ہیں۔ ہرے پتوں والی سبزیاں، پالک، بتھوا، چولائی کا رس نقصان دہ ہے۔

پیٹھا: پیٹھا، لوکی، خربوزہ کھانا مفید ہے۔

گیہوں: گیہوں کا پودوں کا رس بیماری میں بہت مفید ہے۔

ترش پھلوں کے رس، سبزیاں، جیسے ٹماٹر، لوکی کا رس پینے سے ہی یہ بیماری ٹھیک ہو سکتی ہے۔

دہی: جوڑوں کی سوجن کے مریض کے لئے دہی نقصان دہ ہے۔ البتہ میٹھی دہی تھوڑی مقدار میں دوپہر کے کھانے کے ساتھ لیا جا سکتا ہے۔ گوشت، مسور کی دال، گھی بھی اس بیماری میں نقصان دہ ہے۔

کیلشیم، فاسفورس: اگر مرض کا اثر ہڈیوں پر ہو جائے تو کیلشیم، فاسفورس والی چیز زیادہ لیں۔

ٹماٹر: نقرس (Gout) کے مریض کے لئے ٹماٹر مفید ہے۔

گاجر: گاجر کا رس، گنٹھیا کو ٹھیک کرتا ہے، گاجر، ککڑی، چقندر، تینوں کا رس ہم وزن لے کر ملا کر پینے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ اگر تینوں سبزیاں نہ ملیں تو جو بھی ملے ان کو ملا کر رس پینا چاہئے۔

آلو: پاجامے یا پتلون کی دونوں جیبوں میں متواتر ایک چھوٹا سا آلو رکھیں تو یہ جوڑوں کی سوجن سے حفاظت کرتا ہے۔

کچا آلو پیس کر نقرس میں انگوٹھے پر لگانے سے درد کم ہوتا ہے، درد والی جگہ پر بھی لیپ کریں۔

پیاز: اس بیماری میں پیاز مفید ہے۔ پیاز کا رس اور سرسوں کا تیل ہم وزن ملا کر درد والی جگہ پر مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن: لہسن کے تیل کی مالش روزانہ کرنا چاہئے۔ لہسن کی ایک بڑی گانٹھ کو صاف کر کے دو دو ٹکڑے کر کے دودھ میں اُبال لیں، اس طرح تیار کیا گیا لہسن کا دودھ ۶ ہفتے پینے سے گنٹھیا دور ہو جاتا ہے۔ یہ دودھ رات کو پینا چاہئے۔

لہسن کو پیس کر دودھ میں اُبال کر بھی لے سکتے ہیں، مقدار آہستہ آہستہ بڑھاتے جانا چاہئے، کھٹائی، مٹھائی کا پرہیز رکھنا چاہئے۔
لہسن کو پیس کر تل کے تیل میں ملا کر کھانے سے اس بیماری میں فوری فائدہ ہوتا ہے۔

نمک: گنٹھیا کے مریض کے خون میں کھٹائی کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ نمک کھانے سے یہ کھٹائی بڑھتی ہے۔ اس لئے گنٹھیا کے مریض کو نمک استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

میتھی: جوڑوں کی سوجن میں میتھی کا ساگ فائدہ دیتا ہے۔ میتھی کو گھی میں بھون کر پیس کر چھوٹے چھوٹے لڈو بنا کر دس دن صبح شام کھانے سے ریح کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔
گڑ میں میتھی کا پالک بنا کر کھانے سے گنٹھیا دور ہوتا ہے۔
دانہ میتھی، چائے کے چار چمچ رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں، صبح پانی چھان کر ہلکا گرم کر کے پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ادرک: ریح، کمر درد، جانگھ وغیرہ کے دردوں میں ادرک کے رس میں گھی یا شہد ملا کر پینا چاہئے۔

سونٹھ: ۱۰ گرام سونٹھ، ۱۰۰ گرام پانی میں اُبال کر ٹھنڈا ہونے پر چینی یا شہد ملا کر پلائیں، یہ نسخہ لاجواب ہے۔
سونٹھ اور ہرڑ یکساں مقدار میں ملا کر پیس کر دوبار روزانہ گرم پانی سے پھانک لیں، جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔

شہد: ریح کے درد میں مبتلا لوگوں کو لمبے عرصے تک شہد زیادہ مقدار میں کھانا چاہئے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جوڑوں کا درد کم ہوتا ہے۔

تلسی: تلسی کے پتوں کو اُبالتے ہوئے اس کی بھاپ متاثرہ حصوں پر دیں اور اس کے گرم پانی سے دھوئیں۔
تلسی کے پتے، سیاہ مرچ، گائے کا گھی، تینوں کو ملا کر استعمال کریں، اس سے فائدہ ہوگا۔

اسگندھ: اسگندھ اور دیسی کھانڈ، برابر مقدار میں پیس کر تین چمچ صبح شام کو گرم دودھ کے ساتھ پھانک لیں۔

ریت: ریت توے پر گرم کر کے کپڑے میں پوٹلی باندھ کر درد والی جگہ پر سینک لیں۔

چقندر: چقندر کھانے سے جوڑوں کا درد دور ہوتا ہے۔

ککڑی: یورک ایسڈ کی زیادتی سے جوڑوں کا درد ہو تو ککڑی اور گاجر کا رس آدھا آدھا گلاس ملا کر پینے سے فائدہ ملتا ہے، صرف ککڑی کا رس پی سکتے ہیں۔

کلتھی: ۶۰ گرام کلتھی ایک کلو پانی میں اُبالیں، چوتھائی پانی رہنے پر چھان کر اس میں سوندھا نمک اور آدھا چمچ پسی ہوئی سونٹھ ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تل: تل کے تیل کی مالش کرنے سے ریح کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

نمک: سوجن والی جگہ پر نمک یا ریت، مٹی کی پوٹلی سے سینک کریں۔

اجوائن: اجوائن کا تیل جوڑوں پر ملنے سے درد دور ہوجاتا ہے۔ اجوائن کو تل کے تیل میں اُبال کر تیل اُبالیں، ایک چمچ پسی ہوئی اجوائن میں ذائقہ کے مطابق نمک ملا کر صبح بھوکے پیٹ روزانہ گرم پانی سے پھانک لیں۔

چائے: چائے پیشاب میں یورک ایسڈ بڑھاتی ہے اس سے جوڑوں کا درد اور ورزن بڑھتا ہے اس لئے ریح کے مریضوں کو چائے نہیں پینا چاہئے۔

گھٹنوں کے درد کا غذا سے علاج

کھیرا: گھٹنوں کا درد دور کرنے کے لئے کھانے میں کھیرا زیادہ کھائیں اور ایک پوتھی لہسن کھائیں۔

آلو: گھٹنوں کی بلغمی سوجن اور اس جوڑ میں کسی قسم کی بیماری ہو تو کچے آلو کو پیس کر لگانے سے بہت آرام ملتا ہے۔
گھٹنوں میں درد نیا ہو یا بہت پرانا ہو، تو موٹھ کے لڈو کھانے سے فوری ٹھیک ہوجاتا ہے۔
برابر مقدار میں موٹھ، چینی اور گائے یا بھینس کا گھی لیں، موٹھوں کو گرم مٹی میں سینک لیں، پھر ان کو پیس کر چھان لیں۔ اس میں آٹا گھی ڈال کر سینک لیں، پھر اس میں چینی چاشنی ملا کر لڈو بنالیں۔ دو لڈو ایک بار صبح، بھوکے پیٹ کھائیں، تیل، تیز مسالے، کھٹائی جب تک لڈو کھائیں تب تک نہ کھائیں، درد ٹھیک ہوجائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: دنیا

نام: مولانا محمد اختر قاسمی

والدین: مولانا محمد میاں، بتولن

تاریخ پیدائش: ۱۸/فروری ۱۹۵۲

قابلیت: فاضل دارالعلوم دیوبند

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۲ حرف نقطے والے ہیں اور ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی، ۳ حروف خاکی اور ایک حرف بادی ہے۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶، مرکب عدد ۱۵ اور آپ کے نام مجموعی اعداد ۱۲۹۳ ہیں۔

۶ کا عدد ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مرقع مانا گیا ہے۔ جن حضرات کا عدد ۶ ہوتا ہے ان کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے ہیں، اس عدد کے لوگ جہاں دیانت دار ہوتے ہیں وہاں قابل اعتماد اور شریف النفس بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ تعمیری کاموں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں، تخریبی کاموں سے انہیں نفرت ہوتی ہے۔

۶ عدد کے لوگ کنبہ پرور ہوتے ہیں، یہ لوگ صلح جو اور امن پسند ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی آبرو کی بھی حفاظت کرتے ہیں اور دوسروں کی عزت اور آبرو کا بھی انہیں خیال رہتا ہے، کسی کی توہین اور تضحیک کرنا ان کی فطرت نہیں ہوتا۔ ۶ عدد کے لوگ جھگڑا وفساد سے بہت دور رہتے ہیں اور ہر حال میں امن اور عافیت کو اہمیت دیتے ہیں، ان میں عقل، سوجھ بوجھ اور دوراندیشی کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے، یہ لوگ فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر کے دلدادہ ہوتے ہیں، یہ لوگ طبعاً حساس ہوتے ہیں، اس لئے دوسروں کے افکار وخیالات سے بہت جلدی متاثر ہوجاتے ہیں، فطری طور پر ۶ عدد کے لوگ سخی اور فیاض ہوتے ہیں، کم آمدنی کے باوجود یہ اپنا ہاتھ کھلا رکھتے ہیں، خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں اور آخری حد تک قناعت پسند بھی ہوتے ہیں، ہر حال میں ان کی کوشش یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ بے قاعدگیوں سے دور رہیں، یہ لوگ اپنے پیروں کو اپنی چادر میں سمیٹنے کے عادی ہوتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگوں میں یہ خامی ہوتی ہے کہ ان میں کسی قدر خودغرضی کا جذبہ موجود ہوتا ہے اور اسی وجہ سے عیب جوئی اور نکتہ چینی ان کا ایک مشغلہ سا بن جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ان پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور ان سے بیزار ہوجاتے ہیں، اگرچہ ان کی تندرستی عمر بھر ان کا ساتھ نبھاتی ہے، لیکن انجام کار بدپرہیزی سے انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے، لین دین میں ذرّے ذرّے کا خیال رہتا ہے، حساب وکتاب میں یہ بہت چوکس ہوتے ہیں، کسی کو اک روپیہ زیادہ نہیں دیتے اور کسی سے ایک پیسہ زیادہ وصول بھی نہیں کرتے۔

۶ عدد کے لوگ کبھی کبھی تنگ دست دکھائی دیتے ہیں، لیکن وہ جس احتیاط سے زندگی گزارتے ہیں وہ احتیاط انہیں دوسروں کا محتاج ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ، لوگوں کو پرکھنے اور ان کی حقیقت سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لئے اکثر دھوکہ کھاجاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ خوشامد پسند ہوتے ہیں اس لئے اکثر منافقین ان کے اردگرد جمع ہوجاتے ہیں اور ان کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگوں کے لئے وہ ملازمت بہتر ہوتی ہے جس میں ایمانداری اور ذمہ داری نبھانے کا موقع ملے، ایسی ملازمت کرنے میں وہ اپنے وقار کو بڑی حد تک عمر بھر بحال رکھتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ رحم دل اور خوش مزاج ہوتے ہیں، لوگوں کی دلجوئی کرنے کی انہیں رغبت سی ہوتی

ہے۔ چونکہ آپ کے نام کا مفرد عدد بھی ۶ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ حسن اخلاق اور حسن کلام کی دولتوں سے بہرہ ور ہوں گے، لیکن آپ ہر کس وناکس پر بھروسہ نہ کیا کریں، اس سے آپ کو اکثر نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور آپ کی شخصیت بھی مجروح ہوتی ہے۔ خوشامد پسندی سے آپ کو احتراز کرنا چاہئے، اس کمزوری کی وجہ سے نااہل قسم کے لوگ آپ پر قابو پا لیتے ہیں اور آپ کو نقصان پہنچانے میں اکثر کامیاب ہوجاتے ہیں، اپنوں اور غیروں میں تمیز نہ کرنے کی ادا آپ کو کئی بار صدمات سے دوچار کر چکی ہے اب آپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اس طرح کے صدمات نہ جھیلیں اور یہ تمیز پیدا کریں کہ کون اپنا ہے اور کون پرایا، خرچ کے معاملے میں انسان کو محتاط رہنا چاہئے، لیکن اتنا بھی نہیں جو دوسروں کو کھلنے لگے، آپ کسی قدر دل کے کمزور ہیں اور یہ کمزوری آپ کو بزدلی کی طرف سے لے جاتی ہے اور بزدلی کی وجہ سے انسان ان لوگوں کے ساتھ بھی سمجھوتہ کر لیتا ہے کہ جن کے ساتھ سمجھوتہ ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہئے، آپ کو اللہ نے جن خوبیوں سے نوازا ہے ان کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ہر آن جرأت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیں اور برے لوگوں کے ساتھ مفاہمت کرنے کی غلطی کبھی نہ کریں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار رہیں گے، آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ ۴ عدد کی اشیاء اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ ۹ عدد کے لوگ بھی آپ سے آخری حد تک محبت اور تعلق نبھائیں گے۔

۳ عدد کے لوگ بھی آپ سے جم کر دوستی کریں گے اور آپ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ ۲، ۵، ۷ عدد کے لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے دوستی یا دشمنی کریں گے، ان سے آپ کو قابل ذکر فائدہ نہیں ہوگا اور ان ہی لوگوں سے آپ کو ایسا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا جو رنج دہ ہو۔ ایک اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے ہمیشہ مضر ثابت ہوں گی، ان اعداد سے حتی الامکان بچنے ہی میں آپ کا فائدہ ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے۔ یہ عدد خوش بختی کی علامت مانا گیا ہے، لیکن یہ مرکب عدد تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ہو تو پھر یہ کنجوسی کی طرف اشارہ کرتا ہے، چونکہ آپ کا مرکب عدد آپ کے نام سے بنا ہے اس لئے یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت موجود ہے جو لوگوں کو آپ کا گرویدہ ہونے پر مجبور کرتی ہے، آپ کو بطور خاص ان اعداد سے احتراز کرنا چاہئے۔ ۱، ۸، ۱۷، ۲۶، یہ اعداد آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں گے۔

آپ کا اسم اعظم "یا حکیم" ہے۔ عشاء کے بعد ۷۸ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اسم اعظم کا ورد آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے کامیابی کی نئی نئی راہیں کھلیں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں کسی بھی مہم کی شروعات کرنے میں ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اتوار، پیر، منگل میں اپنے خاص کام کرنے سے غلطی نہ کریں، باقی دن آپ کے لئے عام سے دن ہیں، لیکن ہفتے کے ساتھ ساتھ آپ بدھ اور جمعہ کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو ساڑھے ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ آپ اپنی زندگی میں کسی سنہرے انقلاب کی دستک محسوس کریں گے اور اللہ کی طرف سے نئی رحمتوں کی بارشیں برسنے کا انشاء اللہ آغاز ہوگا۔

مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔ ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں اور ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو امراض معدہ، امراض دانت، درد گٹھیا، امراض چشم، دماغی امراض پیروں اور پنڈلیوں کی تکالیف، بہرے پن کی شکایت خدانخواستہ ہوسکتی ہے۔ آپ کی تندرستی کو بحال رکھنے میں تربوز، خربوزہ، انار، سیب، خوبانی، زیتون اور پودینہ مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ان غذاؤں کا استعمال کرتے رہیں تاکہ آپ کی تندرستی بحال رہے۔

نیلا اور سبز رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کو کسی بھی طرح اہمیت دیں، انشاء اللہ ان کے استعمال سے آپ سکون اور راحت محسوس کریں گے۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان حروف کے مجموعی اعداد ۲۹۶ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۳۶۲ بن جاتے ہیں ان کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۰	۹۳	۹۶	۸۳
۹۵	۸۴	۸۹	۹۴
۸۵	۹۸	۹۱	۸۸
۹۲	۸۷	۸۶	۹۷

آپ کے لئے مبارک حروف ث، س، ش، ص ہیں ان سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کا مفرد عدد ۶ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ علم دوست قسم کے انسان ہیں، کسی کا علم اور کسی کی قابلیت آپ کو بہت متاثر کرتی ہے، آپ خود بھی صاحب علم ہیں اور صاحب علم لوگوں سے انسیت رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں، لیکن آپ ظاہری حسن کے مقابلے میں باطنی حسن کو ترجیح دیتے ہیں، آپ کو روحانیت سے ایک خاص قسم کا لگاؤ ہے اس لئے آپ عکس ظاہر کے مقابلے میں عکس باطن پر اپنی توجہ مبذول رکھتے ہیں، کچھ خامیوں کو اگر نظر انداز کردیا جائے تو آپ کی شخصیت اپنے ہم عصروں میں بے مثال بن جاتی ہے، آپ میں انکساری حد درجہ موجود ہے، آپ کی سادگی اور سادہ لوحی بھی آپ کو قابل تعریف بناتی ہے، لوگ آپ سے مل کر خوشی محسوس کرتے ہیں اور دیر تک آپ کو یاد رکھتے ہیں۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: سحر آفرینی، موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر سے دلچسپی، علمی مسائل سے لگاؤ، خود اعتمادی، خودداری، مقناطیسیت وغیرہ۔

ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں جو یہ ہیں۔ عیب جوئی، بے اعتباری، خودغرضی، کنجوسی، قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔

دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں اور اس دنیا میں اچھا انسان اس کو سمجھا جاتا ہے جس میں خوبیاں زیادہ ہوں اور برا انسان اس کو مانا جاتا ہے جس میں خامیاں خوبیوں کے مقابلے میں زیادہ ہوں۔ آپ کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کریں اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں، اگر آپ ایسا کریں گے تو یقین جانئے کہ آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور یہ دنیا آپ کو ہمیشہ یاد رکھے گی اور ہمیشہ مجلسوں میں آپ کی مثالیں دینے پر مجبور ہوگی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹
۲۲	۵	۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت بیان نمایاں طور پر موجود ہے آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کرسکتے ہیں اور لوگوں کو اپنے حسن گفتگو سے متاثر کرسکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ بھی دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا شعور اور ادراک تو کافی بڑھا ہوا ہے لیکن آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھاپاتے، آپ کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی حس بھی آپ کے لئے نقصان دہ بنتی ہے، کیوں کہ جب حس بڑھ جاتی ہے تو قوت عمل کمزور پڑجاتی ہے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کسی بھی طرح کا اقدام کرنے میں ہچکچاتے ہیں اور ایک طرح کا خوف محسوس کرتے ہیں، ریاضی میں آپ کو تامل کرنا پڑتا ہے اور حساب و کتاب کی دنیا سے آپ کو وحشت سی ہوتی ہے، حالانکہ حساب و کتاب زندگی میں بہرحال ضروری ہے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ عملی کاموں میں کبھی کبھی آپ سستی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے لمحوں میں بیدار رہتے ہیں، لیکن یہ کبھی کبھی کی سستی مسائل سے غافل کردیتی ہے اور نئی نئی الجھنوں کا سبب بن جاتی ہے۔

۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے جو آپ کے اپنے ہم

عصروں میں ممتاز رکھتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گھریلو مسائل میں آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کا خوف موجود ہے، اگرچہ آپ خود اعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں لیکن اس کے باوجود ذاتی قسم کے کاموں میں آپ اپنی صلاحیتوں پر انحصار نہیں کرتے اور کسی نہ کسی سہارے کی جستجو کرتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کا نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نفاست پسند ہیں، آپ کو غلاظت اور گندگی گوارہ نہیں ہوتی، آپ ظاہری اور باطنی طور پر پاک صاف رہنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی شخصیت کی مضبوطی اور آپ کی فطری خوبیوں کو واضح کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر حمیت، خودداری اور محبت موجود ہے اور ان خوبیوں کی وجہ سے آپ آج بھی ممتاز ہیں اور ماضی میں بھی ممتاز رہے ہیں۔

آپ کے دستخط آپ کے کردار کی مضبوطی، لیکن آپ کی طبیعت کے الھڑ پن کو واضح کرتے ہیں، آپ سنجیدہ بھی ہیں، خوش طبع بھی۔

آپ کا فوٹو آپ کی ذات میں چھپے ہوئے اس انسان کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اس زندگی میں بہت کچھ کرنے کا خواہش مند تھا لیکن وہ خواہش کے مطابق نہ دولت جمع کر سکا اور نہ ہی اپنی شخصیت کو زیادہ دور تک پھیلا سکا۔ آپ کی تصویر یاس اور ناامیدی کا پرتو ہے۔ حالانکہ آپ بہت امید پرست ہیں لیکن آپ کی تصویر کچھ اور کہتی ہے، اس کی چغلی آپ کی شخصیت سے میل نہیں کھاتی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ علم کا سہارا لے کر آپ کی شخصیت کا جو خاکہ ہم نے کھینچا ہے آپ اس سے بھرپور استفادہ کریں گے تاکہ ہماری محنت ٹھکانہ لگ سکے۔ ☆☆☆☆

یہ تیرے پراسرار بندے

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ

حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک مولوی صاحب اس مقصد کے لئے حاضری دینے لگے کہ وہ ان کی کرامات کا مشاہدہ کریں۔ عرصہ تک خدمت کرتے رہے، لیکن کوئی ایسی بات نہ دیکھی جو کرامت کہی جاسکتی۔ وہی علماء کے طور طریقے، وہی شریعت کا اتباع اور سنت کی پابندی، مایوس ہوکر رخصت کی اجازت چاہی تو حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ نے دریافت کیا:

''تم میرے پاس کس لئے آئے تھے؟''

مولوی صاحب نے جواب دیا:

''کوئی خاص مقصد نہ تھا۔'' حالانکہ یہ جھوٹ تھا۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

پھر ٹھہرو واپس کیوں جاتے ہو؟

اب بات مولوی صاحب کی برداشت سے باہر تھی۔ سب کچھ صاف صاف عرض کردیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

تم نے میرے شب ورز دیکھے ہیں، کبھی میں نے کوئی ایسی حرکت کی جو رسول مقبول ﷺ کی سنت کے خلاف ہو؟

مولوی صاحب نے نفی میں گردن ہلادی۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

مولوی صاحب نے پھر نفی میں گردن ہلادی۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے پھر تحمل سے پوچھا:

کوئی ایسی بات دیکھی جس میں ریاکاری اور تصنع شامل ہو؟

اب مولوی صاحب کا براحال تھا، انکار میں ایک بار پھر گردن ہل گئی۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے مولوی صاحب کو یہ نہیں یاد دلایا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مولوی صاحب خود جھوٹ بولنے کے مرتکب ہوچکے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے انکساری سے عرض کیا:

''میرے پاس کوئی کرامت نہیں، ہاں زندگی بھر حضرت رسول مقبول ﷺ کی سنت پر قائم رہنا، اپنے تیئں دنیاداری اور ریاکاری سے محفوظ رکھنا اور جیتے جی جھوٹ سے بچنا اگر کرامات میں داخل ہے تو تم نے ان کراموں کا یہاں ضرور مشاہدہ کیا ہوگا۔''

اللہ کی راہ پر

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں مکہ مکرمہ کی گلیوں میں گھومتا ہوا ایک بارونق علاقے میں جانکلا وہاں لوگوں کا ہجوم تھا، ایک حجام ان کے باری باری بال کاٹ رہا تھا، میرے بال بھی بہت بڑھ گئے تھے لیکن بال کٹوانے لئے میرے جیب میں پھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔ آخر کافی دیر تک کھڑا رہا تو حجام نے پوچھا کیا بات ہے؟

بے اختیار میرے منہ سے نکلا، ''راہ خدا میں میرے بال تراش دو۔'' یہ سن کر حجام کے ہاتھ رُک گئے اور مجھ سے بولا:

''ہاں میں آپ کے بال ضرور تراشوں گا یہ تو میرے لئے سعادت کا مقام ہوگا۔''

حجام اس وقت ایک امیر آدمی کے بال بنا رہا تھا، حجام نے اس سے معذرت کی کہ وہ اس وقت اس کا کام مکمل نہیں کرسکتا، پھر کسی وقت آکر بال ترشوالے۔

وہ شخص اس حجام پر بگڑنے لگا لیکن حجام نے اس کی پرواہ نہ کی اور مجھے احترام سے لے کر کرسی پر بٹھا کر آرام اور قرینے سے ٹھہر ٹھہر کر میرے بال تراشنے لگا۔ عقیدت ومحبت کی ایسی فراوانی تھی کہ میں متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا، اور بغیر معاوضے کے بال ترشوا کر لوٹ آیا۔

کچھ ہی دن بعد بصرہ کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور نذرانے کے طور پر کچھ اشرفیاں دے گئے۔ ان اشرفیوں کو لے کر میں حجام کے پاس گیا اور اشرفیاں اس دن کے کام کے معاوضے کے عوض پیش کیں۔ حجام یہ بات سن کر خفا ہوا، اور بولا بھائی کوئی راہ خدا میں کام کر کے اس کا معاوضہ لیتا ہے؟ سنبھالو اپنی اشرفیاں میں تو ہرگز معاوضہ نہ لوں گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی للہیت اور اخلاص دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

نافرمان کی توبہ

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں دریائے نیل کے کنارے چہل قدمی کر رہا تھا کہ اچانک ایک بڑا بچھو نظر آیا میں نے پتھر اٹھا کر اسے مارنا چاہا کہ وہ جلدی سے بھاگ کر دریائے نیل کے کنارے پر جا ٹھہرا، دریا سے ایک بڑا مینڈک نکلا اور یہ بچھو اس پر سوار ہو گیا اور مینڈک کے اوپر بیٹھا سفر کرتا ہوا دوسرے کنارے پر جا پہنچا میں بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا ایک جگہ ایک شخص شراب پینے میں مگن مست پڑا تھا اور اس کے سر کے اوپر ایک بڑا سا سانپ پھن نکالے ڈسنے لے ارادے سے آگے بڑھ رہا تھا بچھو نے جلدی سے جا کر سانپ کو ڈنک مارا جس سے سانپ فی الفور مر گیا۔ میں آگے بڑھا اس مست شخص کو جگایا اور سارا ماجرا بیان کیا کہ خدا نے کس طریقے سے تجھے بچانے کا سامان کیا یہ سن کر وہ شخص شرم سے پانی پانی ہو گیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگا اے پروردگار تو کتنا رحیم ہے تو اپنے نافرمانوں پر بھی مہربانی کرتا ہے قسم ہے تیرے جلال وعزت کی آج کے بعد نافرمانی سے توبہ کرتا ہوں جب تک جسم میں جان ہے تیری کرم فرمائیوں کا ممنون رہوں گا، اور تیرے احکامات کی بجا آوری کروں گا۔

حضرت ذوالنون مصریؒ

نکالا ہم کو جنت سے جستجوئے زندگی دے کر
دیا پھر شوق جنت کیوں حیرانی نہیں جاتی

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ یمن کے بزرگوں میں ایک شخص کے متعلق شہرہ سنا کہ وہ خوف خدا، عبادت کے رتجگوں میں اپنی مثال آپ ہے۔ جوں ہی حج مبارک اور زیارت روضہ رسول ﷺ سے رخصتی ہوئی تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس مثالی

میزبان بزرگ کا چہرا اور جسم انتہائی ناتواں تھا گویا ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں آنکھیں سوئی سی کہ ابھی لمبے لیٹ جائیں گے اور پھر روز قیامت ہی آنکھیں گھولیں گے۔ ہمارے ہمراہ آئے ہوئے نوجوان نے سب سے پہلے گفتگو کا آغاز کیا اور کہنے لگا محترم بزرگوار ہم آپ جیسی ہستیوں کو اللہ جل شانہ نے دلوں کے امراض کا طبیب اور معالج بنا کر بھیجا ہے میرے دل میں چند سوالات ہیں براہ کرم توجہ فرما کر مجھ پر احسان فرمایئے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ خوف خدا کی علامات کیا ہیں؟

برخوردار جب خوف الٰہی ہوا کرتا ہے تب بندہ دنیا کے تمام خوفوں سے بری الذمہ ہو جاتا ہے اور اللہ ہی کا خوف دل میں بسیرا کر لیتا ہے وہ نوجوان یہ جواب سن کر تھرا اٹھا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اسے ہوش میں ایا گیا، ہوش میں آتے ہی اس نے پوچھا یا حضرت بندے کو کب یہ یقین ہوتا ہے کہ میں خوف الٰہی سے خائف ہو گیا ہوں؟

بزرگور نے ایک منٹ آنکھیں بند کیں اور پھر بولے بندہ دنیا کی لذتوں سے اس طرح کنارہ کش ہو جائے جیسے کوئی بیمار بیماری بڑھ جانے کے خوف سے میٹھی میٹھی چیزیں اور دیگر خوراکیں چھوڑ دیتا ہے یہ سن کر اس نوجوان نے ایک بار پھر ایسی چیخ ماری اور لرزتے جسم کے ساتھ زمین پر گر پڑا ہم نے سمجھا کہ یہ جوان جان سے گیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد خود بخود ہوش میں آ گیا تو پھر پوچھا حضرت یہ فرمایئے خدا کی محبت کی کیا علامت ہیں یمنی شیخ نے فرمایا اے برخوردار محبت کا بہت بڑا درجہ ہے۔

اس نوجوان نے عرض کیا کچھ تو فرمایئے۔

فرمانے لگے ایسے میں دلوں سے حجاب اٹھا دیا جاتا ہے اور وہ اپنے دلوں کے انوار سے محبوب حقیقی کی عظمت وجلال کا مشاہدہ کر لیتے ہیں پھر ان کی ارواح روحانیہ ان کے قلوب حجبیہ ان کی عقول سماویہ ہو جاتی ہیں اور وہ ملائکہ کی جماعت کے ساتھ رہتے ہیں اور ان امور کو آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کی بندگی میں اپنی تمام تر توانائیاں ختم کر ڈالتے ہیں اور اس عبادت میں نہ انہیں جنت کا لالچ رہتا ہے نہ جہنم کا خوف ہوتا ہے۔

یہ سن کر اس جوانِ رعنا نے ایک دل ہلا دینے والی چیخ ماری اور اپنی جان اللہ کی بارگاہ میں اس طرح پیش کر دی کہ اس کے لبوں پر آسودگی کی مسکان تھی۔ یہ ماجرہ دیکھ کر ان بزرگوار نے جوان کے ماتھ پر

بوسہ دیا اور رو کر کہنے لگے:
''ہم طریقہ بتاتے رہ گئے اور وہ جوان رعنا عمل کی کیفیت میں ہم میں سب سے بازی لے گیا۔''

ایمان کی مضبوطی

ایک بار حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک جنگل سے گزر رہے تھے۔ اچانک ایک مہیب بادل آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک برگزیدہ صورت بن گیا پھر اس سے ایک گونج دار آواز سنائی دی۔
اے عبدالقادر! میں تیرا ربّ ہوں۔ تو نے عمر بھر میری اتنی عبادت کی، اتنی نیکیاں کیں۔ میں تجھ سے بہت خوش ہوں اور آئندہ زندگی کی عبادت معاف کرتا ہوں۔ اب تجھے نماز پڑھنے کی، عبادت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو میرا رب نہیں۔ شیطان ملعون ہے۔ اگر نماز معاف ہوتی تو حضور ﷺ کی معاف ہوتی کیونکہ ان سے زیادہ عبادت کسی دوسرے نے کیا کی ہوگی اور ان سے زیادہ اللہ کو کون پیارا ہوگا۔
اس کے بعد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لاحول پڑھا۔
شیطان ذلیل ہو کر بھاگا اور کہنے لگا۔
عبدالقادر! تجھے تیرا علم بچا گیا ورنہ اس حربے سے میں ستر زاہدوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔
شیخ نے فرمایا مجھے علم نے نہیں بلکہ اللہ کے فضل نے بچایا ہے۔

غلام

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غلام خریدا گھر پہنچ کر اس غلام سے سوال کیا۔
کیا کھاؤ گے؟ جواب ملا۔
''جو کھلاؤ گے''
پوچھا ''کیا پہنو گے؟''
جواب ملا ''جو پہناؤ گے۔''
پوچھا ''کیا نام ہے''
جواب ملا ''جس نام سے پکارو گے''
پوچھا ''کیا کرو گے؟'' جواب ملا۔
''جو کراؤ گے۔''
پوچھا ''کوئی درخواست ہے''
وہ بولا ''غلام کو درخواست سے کیا کام''
یہ سن کر حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا گریبان پھاڑ لیا اور اپنے آپ سے گویا ہوئے۔
اے عاجز و مسکین تو بھی اپنے ربّ کریم سے اس طرح پیش آ جس طرح یہ غلام کہتا ہے۔

شکر

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس پر دو شکر واجب ہوتے ہیں۔
ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم کے اندر داخل ہوگئی۔ اور دوسرے اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوگئی۔ اگر تھوڑی دیر وہ جسم میں بند ہو جاتی تو انسان کا جینا محال ہو جاتا۔

خاموشی

ایک شخص امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ ہمیشہ خاموش بیٹھا رہتا۔ کسی نے کبھی اسے بولتے نہیں دیکھا۔ وہ بس خاموش چپ چاپ ایک کونے میں بیٹھا رہتا۔ اور دانائی کی باتیں بڑی توجہ سے سنتا۔ ایک دن امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔
''بھائی کیا بات ہے۔ تم بولتے کیوں نہیں؟''
اس شخص نے جواب دیا۔ ''میں چپ رہتا ہوں تو ہر خرابی سے دور رہتا ہوں اور سنتا رہتا ہوں تو مجھے علم حاصل ہوتا ہے۔''
جو کچھ انسان کانوں سے سنتا ہے وہ اس کا ہوتا ہے اور جو کچھ زبان سے بولتا ہے وہ دوسروں کا ہوتا ہے۔

ایک حکایت ایک ہدایت

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک کتا نظر آیا۔ جب وہ کتا حضرت بایزید کے پاس سے گزرنے لگا تو آپ نے اپنے کپڑے سمیٹ لیے۔ کتا ٹھہر گیا اور کہنے لگا۔
''حضور! آپ نے کپڑے کیوں سمیٹے؟''
آپ نے فرمایا۔ ''اس لئے کہ تو نجس ہے''
کتے نے جواب دیا۔ ''حضور! اگر میری وجہ سے آپ کے

کپڑے پلید ہو گئے تو یہ نجاست پانی سے دور ہو جائے گی اور اگر مجھے حقیر جان کر اور اپنے آپ کو بڑا جان کر تکبر اور غرور سے آپ نے کپڑے سمیٹے تو تکبر اور غرور کی نجاست دل میں پیدا ہو جائے گی۔ اور یہ دل کی نجاست سات سمندروں کے پانی سے بھی دور نہ ہو سکے گی۔''

حضرت بایزید کتے کی بات سن کر کہنے لگے۔

''بیشک تو سچ کہتا ہے۔ واقعی تو ظاہری نجاست رکھتا ہے مگر تکبر انسان باطنی نجاست رکھتا ہے۔''

پھر فرمایا۔ ''آؤ ہم تم مل کر رہیں''

کتے نے جواب دیا۔ ''حضور! آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے کہ میں مردودِ خلائق ہوں جو مجھے دیکھتا ہے پتھر مارتا ہے۔ اور آپ مقبول خلائق ہیں۔ جو آپ کو دیکھتا ہے السلام علیکم یا سلطان العارفین کہتا ہے۔ اور اس لئے بھی اکٹھے نہیں رہ سکتے کہ میں ہڈیوں کو جمع کر کے کل کے لئے نہیں رکھتا اور انسان گندم کے ذخیرے جمع کر کے رکھتے ہیں۔ خدا کے رازق ہونے پر یقین کامل نہیں رکھتے۔

فرق

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دوست اور بھائی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔

''ان میں وہی فرق ہے جو ہیرے اور سونے میں۔ دوست ہیرے کی مانند ہے اور بھائی سونے کی مانند ہے''

وہ شخص بہت حیران ہوا اور کہنے لگا۔

''حضرت! بھائی جو حقیقی اور سگا رشتہ ہے اسے آپ کم قیمت چیز یعنی سونے سے منسوب کر رہے ہیں۔ اس میں کیا حکمت ہے؟''

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ''سونا اگرکم قیمت ہے لیکن اگر ٹوٹ جائے تو اسے پگھلا کر اصل شکل دی جاسکتی ہے جبکہ ہیرا ٹوٹ جائے تو اسے اصل شکل نہیں دی جاسکتی۔ بھائیوں میں اگر وقتی چپقلش ہو جائے تو دور ہو جاتی ہے لیکن اگر دوستی کے رشتے میں دراڑ آجائے تو اسے دور نہیں کیا جاسکتا۔''

وہ شخص شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے حکمت سے بھرپور جواب پر سحر زدہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ضرورت مندوں کی مدد

جب سعید بن العاصؓ کی وفات کا وقت قریب آیا اور انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا۔

میرے بعد میرے بھائیوں کو مت کھو دینا، ان کے ساتھ وہی رویہ رکھنا جو میں ان کے ساتھ رکھتا تھا، اور وہی کرنا جو میں کرتا تھا اور ایسی نوبت مت آنے دینا کہ وہ تمہارے آگے دستِ حاجت دراز کریں کہ جب کوئی آدمی اپنی کسی ضرورت کا ذکر کرتا ہے تو وہ بہت گھبرایا ہوا اور شرمسار ہوتا ہے، اس کی زبان لڑکھڑاتی ہے اور ضرورت اس کے چہرے سے جھلکتی ہے، ان کے سوال کرنے سے پہلے ان کی ضرورت پوری کر دو میں نہیں سمجھتا کہ کوئی آدمی جو ضرورت مند ہو، اور رات بھر پریشانی سے اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا ہو اور پھر وہ آکر تم سے اپنی ضرورت پوری کرنے کا مطالبہ کرتا ہو کہ اس کی ضرورت پوری ہو کر بھی پوری نہ ہوتی ہو کہ اسے ایک ضرورت کے لئے اتنا شرمندہ ہونا پڑتا ہے، اسی لئے اس سے پہلے کہ وہ تمہارے پاس آکر سوال کریں، تم ان کی ضرورت پوری کرنے میں پہل کرو۔

مومن اسیر ہوتا ہے

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا۔

''مومن دنیا میں اسیر کی طرح ہوتا ہے'' جو اپنی گردن آزاد کرانے لئے جدوجہد کرتا رہتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ سے جا کر نہ مل جائے اسے کسی چیز کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا۔

گوہر نما

کہاوتیں اور مثالیں عقل مندوں اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے بیان کی جاتی ہیں، نادانوں کو ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

علم تین چیزوں میں ہوتا ہے

ابن عمرؓ نے فرمایا۔

علم تین چیزوں میں ہوتا ہے، بولتی ہوئی کتاب، جاری رہنے والی سنت، اور مجھے نہیں معلوم۔

☆☆☆☆☆

مصائب، مشکلات، بیماری نحوست، اور صدقات

مشکلات، پریشانیوں اور مصائب سے نجات پانے کے لئے دوسرے اعمال کے ساتھ ساتھ سب سے بہترین عمل صدقہ کی ادائیگی بھی ہے۔ صدقہ شرع کے اندر ایک خاص مسئلہ ہے کہ اس سے بلائیں اور مصائب ٹل جاتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ ہیں کہ جن کو یہ علم ہی نہیں کہ صدقہ کب، کیسے اور کتنا دیا جائے ہر وہ شخص جو کسی ایسی مصیبت یالا علاج بیماری میں مبتلا ہو۔ یا چاروں طرف سے پریشانیوں نے گھیراڈال رکھا ہو۔ حتیٰ کہ جان جانے کا بھی خوف ہو۔ تو اس متعلقہ صدقات کس طرح ؟ کونسی چیز کا صدقہ دے؟ کس دن صدقہ دے؟ کتنی تعداد ومقدار میں صدقہ دے؟ اس کی تفصیلی وضاحت درج ذیل ہے۔ ہر شخص ایک وقت میں کم از کم ۴ ستاروں کے زیر اثر ہوتا ہے۔

یا یوں کہہ لیں کہ ہر شخص کو ایک وقت میں کم از کم ۴ ستارے مسلسل پوری زندگی متاثر کرتے رہتے ہیں اور ان ستاروں کی حالت نحوست اور حالت سعادت اس کے لئے کبھی مصیبت، پریشانی اور کبھی آرام وراحت کے حالات واسباب مہیا کرتے رہتے ہیں۔ عام طور پر معروف سات ستارے ہیں اور ایک سے لے کر نو (1to9) کے اعداد ہیں اور ہر عدد بھی کسی ستارہ سے منسوب ہے۔ اسی طرح ہر ستارہ سے متعلقہ کوئی نہ کوئی رنگ (کلر) اور حروف ابجد بھی ہیں جس کی تفصیلی جدول درجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ستارہ	متعلقہ عدد	متعلقہ دن	متعلقہ دن	متعلقہ حروف
1	شمس	4-1	زرد	اتوار	م۔ٹ
2	قمر	7-2	سفید	پیر	ح۔ہ
3	مشتری	3	زرد	جمعرات	چ۔د۔ف
4	عطارد	5	سبز	بدھ	پ۔ق۔ک۔غ
5	زہرہ	6	سفید	جمعہ	ب۔ت۔ر۔ط۔و
6	زحل، یورانس	5-8	سیا، سرمئی، سلیٹی	ہفتہ	ث۔ج۔خ۔س۔ش۔ص۔گ
7	مریخ	9	سرخ، گلابی	منگل	ذ۔ز۔ض۔ظ۔ع۔ل۔ن۔ی

(۱) سب سے پہلے دیکھیں کہ تاریخ پیدائش کے حساب سے آپ کا شمسی برج ستارہ کونسا ہے؟ اس کے مطابق متعلقہ دن میں صدقہ کریں۔

(۲) دوسرے نمبر پر دیکھیں کہ آپ کے نام کا پہلا حرف کیا ہے؟ اور کونسے ستارہ سے متعلق ہے؟ اس ستارہ کے مطابق متعلقہ دن میں صدقہ ادا کریں۔ (۳) تیسرے نمبر پر دیکھیں کہ آگے مکمل نام کا مفرد عدد کتنا بنتا ہے؟ اور وہ آپ کا ذاتی مفرد عدد کس ستارہ سے متعلق ہے؟ اس ستارہ کے مطابق متعلقہ دن میں صدقہ ادا کریں۔ (۴) چوتھے نمبر پر دیکھیں کہ آپ کے پیدا ہونے کی جو مہینہ کی تاریخ ہے۔ (سال پیدائش اور ماہ پیدائش کے اعداد شامل نہیں کرنے) اس کا مفرد عدد کتنا بنتا ہے؟ اور وہ عدد کونسے ستارہ سے متعلق ہے؟ اس ستارہ کے مطابق متعلقہ دن میں صدقہ ادا کریں۔ مزید وضاحت اور آسانی کے لئے ایک مثال دے رہا ہوں۔

نام: عافر عباس تاریخ پیدائش 03-09-1993 اپنے متعلقہ صدقات کیسے ادا کرے؟ والدہ کے نام کی ضرورت نہیں۔

(۱) تاریخ پیدائش: 3 ڈسمبر کے حساب سے شمسی برج ہے سنبلہ، ستارہ عطارد

(۲) نام کا پہلا حرف: غ متعلقہ حرف، ستارہ عطارد

(۳) غ۔ا۔ف۔ر۔ع۔ب۔ب۔ا۔س 1+1+8+2+7+2+1+6=28 مفرد عدد (۱) متعلقہ عدد ستارہ شمس

(۴) پیدائش کے ماہ کی تاریخ: (۳) متعلقہ عدد ستارہ مشتری

اب عافر عباس کے لئے صدقات کی ادائیگی اس طرح سے ہوگی۔

(ا) بروز بدھ: ۶ ر چھٹانک یا ۶۰۰ ر گرام یا ۶ ر کلو سبز رنگ کی کوئی بھی چیز۔ مثلاً ثابت مونگی یا دال سبز چھلکے والی یا کوئی سبز۔

(ب) بروز اتوار: ا ر چھٹانک یا ۱۰۰ ر گرام یا ا ر کلو زرد رنگ کی کوئی چیز۔ مثلاً دال چنا، دال مونگ دھلی ہوئی یا دانہ گندم، لڈو۔

(ج) جمعرات: ۳ ر چھٹانک یا ۳۰۰ ر گرام یا ۳ ر کلو زرد رنگ کی کوئی چیز۔ مثلاً دال چنا، دال مونگ دھلی ہوئی یا لڈو یا زرد چاول۔

یہ تمام صدقات ہر قمری یا انگریزی ماہ میں اپنی سہولیت کے متعلقہ دن میں اور متعلقہ وزن میں صرف مرتبہ لازمی ادا کریں۔ بہتر یہ ہے کہ صدقہ سے متعلقہ اشیا بہتے پانی (نہر یا سمندر) یا قبرستان یا ویرانے میں ڈالا کریں۔ یا کسی درخت کی جڑ میں بھی ڈال سکتے ہیں۔

اس حساب سے صدقات کی باقاعدہ ادائیگی سے انشاء اللہ مشکلات، رکاوٹیں اور پریشانیاں کم ہونی شروع ہو جائیں گی اور مسائل حل ہونے لگیں گے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

۱۴ویں روزے کو صوفی اسپغول کے صاحب زادے کی روزہ کشائی تھی انہوں نے ۲۲ سال کی عمر میں پہلا روزہ رکھا تھا، اس لئے ان کے والد اور اہل خانہ نے اس روزے کی خوشی پوری دھوم دھام سے منائی اور صوفی اسپغول کے برادرِ خورد مولوی حیرتناک علی چونکہ سیاست مروجہ سے جڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر افطار پارٹی کو سیاسی رنگ دے دیا اور اس پارٹی میں وہ سب ہوا جو سیاسی لوگ کرتے ہیں اور اس پارٹی میں ان سب لوگوں کو مدعو کر ڈالا جو خوابوں میں بھی کبھی روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کرتے۔ یہ سیاسی افطار پارٹیاں بھی عجیب ہوتی ہیں ان پارٹیوں میں وہ لوگ زیادہ تر مدعو کئے جاتے ہیں جو روزے کی حقیقت سے بالکل بھی واقف نہیں ہوتے، انہیں تو صرف افطار کرنے کی سوجھ بوجھ ہوتی ہے۔ ان افطار پارٹیوں میں ان لوگوں کو بھی اچھل کود کرتے دیکھا ہے کہ جنہیں نماز روزے کی الف بے کا بھی علم نہیں ہوتا لیکن یہ لوگ بھی سر پر رومال باندھ کر دسترخوان پر اس طرح جم کر بیٹھ جاتے ہیں، جیسے پچھلے کئی ہفتوں سے صوم وصال رکھ رہے ہوں۔ صوفی اُتار چڑھا کو کون نہیں جانتا ان کا تو بزبان خود دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے زندگی میں کبھی روزہ نہیں رکھا وہ اس بارے میں کافی بدنام بھی ہیں، کیوں کہ انہیں رمضان کے مہینے میں دن میں بیڑی سگریٹ سے شغل رکھنے کی بری ایک عادت سی ہے وہ کھلم کھلا رمضان میں بیڑیاں پیتے ہیں اور ذرا بھی نہیں جھجکتے، ایک دن میں نے انہیں اسی طرح بیڑی پیتے دیکھ لیا تھا تو میں نے انہیں ٹوکا اور کہا کہ صوفی جی کچھ تو شرم کیجئے۔ اگر بیڑی کے بغیر سانس لینی مشکل ہو رہی ہو تو کسی چیز کی آڑ لے کر ہی یہ کام کر لیا کیجئے۔ وہ بیڑی کا کش لے کر بولے۔ فرضی صاحب پردہ نہیں جب کوئی خدا سے بندوں سے پردہ کرنا کیا۔

ان کے ایک نابالغ بچے نے جب پہلا روزہ رکھا تو انہوں نے بھی افطار پارٹی کی تھی اور اچھے خاصے لوگوں کو اس پارٹی میں جمع کر لیا تھا، مجھے بھی بلایا گیا تھا اور میں بھی دیرینہ تعلقات کی خاطر اس پارٹی میں پہنچ گیا تھا جب کہ مجھے معلوم تھا کہ صوفی اُتار چڑھاؤ جو اس افطار پارٹی کی روح رواں ہیں انہوں نے زندگی میں کبھی روزہ نہیں رکھا۔ شرعاً ایسے لوگوں کی دعوت پر لبیک نہیں کہنا چاہئے، لیکن رسم دنیا نے شریعت کو نظر انداز کرنے پر ہم سب کو مجبور سا کر دیا ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ دنیاوی تعلقات کا بھرم باقی رکھنے کے لئے ہم سب ایسے لوگوں کے بھی مہمان بن جاتے ہیں کہ جن کی دعوت قبول کرنا ایک طرح کا گناہ ہے۔ مجھے آج تک یاد ہے کہ جب میں صوفی اُتار چڑھاؤ کے نورچشمی عجیب الحسن کی روزہ کشائی کی تقریب میں گیا تھا وہ اس وقت بھی ایک پردے کی آڑ میں کھڑے ہو کر بیڑی نوش کر رہے تھے۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا، آج تو کچھ شرم کر لو وہ پٹاخ سے بولے تھے، شرم ہی تو کر رہا ہوں جو پردے کی آڑ لے رہا ہوں، لیکن تم تو یہ چاہتے ہو کہ میں دین و دنیا چھوڑ فضیل ابن عیاض بن کر رہ جاؤں۔ چھوڑو ان باتوں کو میرے بیٹے کو دیکھو، سفید شیروانی میں امام ابوحنیفہ لگ رہا ہے۔ انہوں نے عجیب الحسن کی طرف اشارہ کیا، جس نے سفید شیروانی پہن رکھی تھی اور سر پر سفید صافہ باندھ رکھا تھا، لفافہ لائے ہو۔ انہوں نے مجھ سے بے تکلف پوچھ لیا۔ لایا تو ہوں، میں نے جواب دیا لیکن ہے خالی۔ کیوں کہ ابھی تک پیسوں کا انتظام نہیں ہو سکا تھا، سوچا خالی لفافہ ہی لے جاؤں۔ برخوردار خالی لفافہ دینا تو بدعت ہے ـــــ بھائی

میں بولا تھا سنت و بدعت کے چکر میں آدمی جب پڑتا ہے جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ یہاں تو پیٹ ہی خالی ہے میں کہاں سنت و بدعت کے اختلاف میں الجھوں گا۔ چلئے اگر یہ بدعت ہے تو اس بدعت پر تو میں کئی محفلوں میں عمل کر چکا ہوں، کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ لفافہ بروقت کھولنے کی اور لفافہ میں جھانکنے کی کوئی غلطی نہیں کرتا اور بعد کا کون ذمہ دار ہے اور ہم جیسے شرفا کے بارے میں یہ کون یقین کر سکتا ہے کہ ہم محفلوں میں خالی لفافہ پکڑا کر آجائیں گے۔

ماضی کی باتوں پر خاک ڈالئے، انہوں نے اپنی ڈیڑھ مشت داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ آج آپ کا کیا ارادہ ہے؟

آج تو پیسے ہیں ہی نہیں۔ ''میں نے کہا۔'' آج تو اللہ کے بھروسے پر خالی لفافہ ہی دینا پڑے گا۔

دراصل لفافہ سے بچے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ ''وہ بولے۔'' آپ دیکھ لیجئے کہ میرا بچہ کس طرح آپ کو للچاتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔

آپ سو روپے اُدھار دیدیں، آپ یقین کریں میں اگلی کسی تقریب میں آپ کے سو روپے واپس کر دوں گا۔

اگلی تقریب کون جانے کب ہو۔ آپ ایسا کیجئے کہ خالی لفافہ ہی پیش کر دیجئے۔ میں اس لفافہ پر آپ کی طرف صرف سو روپے قرض لکھ دوں گا۔

لیکن یہ قرض حسنہ ہوں گے اگر نہ دوں تو آپ قیامت کے دن کوئی بکھیڑہ کھڑا نہیں کریں گے، کیوں کہ پچھلے سو سالوں سے مجھے یار دوستوں سے قرض حسنہ ہی لینے کی عادت پڑی ہوئی، جو کچھ غلطی سے کبھی واپس نہیں کیا جا سکتا اور دینے والا بے چارہ کچھ کر بھی نہیں سکتا، کیوں کہ قرض حسنہ کا اصول ہی یہی ہے کہ قرض دے دو اور پھر خون کے سے گھونٹ پیتے رہو اور اُف نہ کرو۔

یار بہت چالاک ہو۔ یہ فارمولہ اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ہم بھی یاروں دوستوں سے صرف قرض حسنہ ہی وصول کیا کرتے، ہم تو آج اُن قرضوں پر پچھتا رہے ہیں جو ہمیں کئی بار ادا کرنے پڑ گئے۔

اور میں نے اس کے بعد افطار پارٹی کی اس تقریب میں لفافوں کی بارش ہوتی دیکھی تو میں سمجھ گیا کہ یار لوگ اپنے نابالغ بچوں کو روزہ رکھوا کر بھی ایک بزنس کرتے ہیں جس میں صرف فائدہ ہی ہوتا ہے، اس بزنس میں نقصان کا کوئی پہلو نہیں ہے۔

میں نے قورمہ نکال کر صوفی اُتار چڑھاؤ کے صاحب زادے عجیب الحسن سے پوچھا۔ تم نے پہاڑ جیسا دن کھائے پیئے بغیر کیسے پورا کیا۔

وہ بچہ معصوم تھا، بولا۔ ابا حضور نے کہا تھا اگر پیاس لگے تو غسل خانہ میں جا کر پانی پینا۔ اگر سب کے سامنے کھاؤ پیو گے تو فرشتے لگائیں گے اور روزہ کشائی کا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔

پھر تم نے کیا کیا؟

غسل خانہ میں ایک بار پانی پینے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن میں اللہ میاں سے ڈر گیا اور میں نے صبر کر لیا۔

شاباش۔ اپنے ابا حضور سے تم لاکھ درجے اچھے ہو، تم غسل خانہ میں بھی اللہ سے ڈر گئے، تمہارے ابا تو غسل خانہ سے باہر بھی اللہ سے نہیں ڈرتے۔ ابھی وہاں کھڑے بیڑی پی رہے تھے۔

بچے نے مجھ سے ہنس کر کہا۔ انکل ہمارے ابا حضور کا پہلا روزہ رکھوائیں، دیکھو پھر کتنا مزا آئے گا۔

اگر زندگی میں کبھی یہ حادثہ ہو گیا کہ تمہارے ابا حضور نے روزہ رکھ لیا تو پھر تم کیا کرو گے۔

پھر میں انہیں یہ مشورہ دوں گا۔ ''بچے نے بڑی معصومیت سے کہا۔'' کہ ابا حضور! جو آپ کو کرنا ہو آپ وہ باتھ روم جا کر کرلیں، اور اندر سے کنڈی لگانا نہ بھولیں۔

بچے کی یہ بات سن کر مجھے اندازہ ہوا کہ برائیوں کے طریقے آج کل خود ہی والدین سکھاتے ہیں اور صوفی اُتار چڑھاؤ کا بیٹا تو غسل خانہ میں اللہ سے ڈر گیا تھا، لیکن خود صوفی جی باتھ روم میں کیا اللہ سے ڈریں گے جب وہ خود ہی سینہ پھلا کر یہ کہتے ہیں کہ پردہ نہیں جب کوئی خدا سے بندوں سے پردہ کرنا کیا۔

خیر یہ تو گزرے ہوئے زمانہ کی داستان تھی۔ اس تقریب کا ذکر سنئے جو امسال چودھویں روزے کو منعقد ہوئی تھی۔ اس تقریب میں صوفی اسپغول بہت چہک رہے تھے۔ تقریب پر مذہب سے زیادہ سیاست کی اجارہ داری تھی، چھوٹے بڑے سبھی نیتا اس تقریب میں پوری طرح ونداز رہے تھے اور کھادی کے لباس میں سب اس طرح براجمان تھے کہ جیسے روزے اور رمضان کی ان سے زیادہ قدر کرنے والا کوئی نہیں۔

ایک نیتا جو حقیقت میں تو پولیس کے دلال ہیں لیکن انہیں ''اہل بدنیتا جی ہی کے نام سے پکارتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ ان کی بیوی بھی نیتا جی ہی کہتی ہے مجھے اس تقریب میں اس طرح ملے کہ ان کے سر مسلمانوں والی ٹوپی تھی اور کھدر کا لباس انہوں نے حسب عادت پہن رکھا لیکن آج وہ نیتا کم اور مسلمان زیادہ محسوس ہو رہے تھے، میں نے ان سرگوشی کرنے کے انداز میں پوچھا۔ نیتا جی! کیا آج آپ کا روزہ ہے؟ کسی نابالغ لڑکی کی طرح شرمائے پھر بولے۔ عصر کے بعد سے تو ہے۔

کیا مطلب؟

یار ہر بات کا مطلب محفل میں مت پوچھا کرو۔ کبھی تنہائی میں گے تو ہم تمہیں مطلب سمجھائیں گے۔

اس کے بعد میری نظر صوفی ہدہد پر پڑی، وہ تو سرتاپا رمضان مبارک محسوس ہو رہے تھے۔ انہوں نے سفید کپڑوں پر ہرے رنگ کا باندھ رکھا تھا۔ ہاتھ میں موٹے موٹے دانوں والی تسبیح تھی، داڑھی کا بال پوری طرح کھلا ہوا تھا وہ کچھ بھی سہی لیکن آج تو وہ دوسری صدی مسلمان لگ رہے تھے، انہیں دیکھ کر ایمان میں تازگی پیدا ہوئی اور ح کی وادیوں میں تصوف نے بھی انگڑائی لی۔ میں ڈرتے ڈرتے ان قریب گیا، ڈرنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ ہمارے پیروں اور مولویوں دماغ ان کے چمچوں نے اس درجہ خراب کر دیئے ہیں کہ شریف لوں کو ان سے ایک بار مصافحہ کرتے ہوئے سو بار سوچنا پڑتا ہے۔ میں نگل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کا ورد کرتے ہوئے ان کے قریب گیا اور نے نہایت ادب کے ساتھ ان سے عرض کیا۔ آپ مجھے آج بہت چھے لگ رہے ہیں۔ دل چاہ رہا ہے کہ سر کے بل کھڑے ہو کر آپ کا مرید بن جاؤں۔

وہ پہلی بار حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظر آئے۔ ان کا حلیہ ہمیشہ سے بہت شاندار رہا ہے، دیکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے حضرت میکائیل سے بیعت ہو کر ابھی ابھی ساتویں آسمان سے براہِ راست زمین پر اُترے ہوں، لیکن ان کے مزاج میں بہت کڑواہٹ ہے، ان کا تکبر انہیں ہمیشہ فرعون بنائے رکھتا ہے اور وہ نمرود کی طرح ہمیشہ سینہ پھلائے رکھتے ہیں، لیکن ان کا حلیہ دیکھ کر ہزاروں بے وقوف ان کو ''ولی'' سمجھنے کے عقیدے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان ہی بے وقوفوں میں سے سوءِ اتفاق سے ایک میں بھی ہوں۔ میں بھی ان کے حلیئے، ان کی وضع قطع اور ان کی چال ڈھال سے متاثر ہو کر انہیں ولی سمجھنے کی خوش فہمی میں کئی صدیوں سے مبتلا ہوں، خیر میں ان کے قریب پہنچ کر علیک سلیک کرنے اور ان سے ہاتھ ملانے میں کامیاب ہو گیا اور تھوڑی سے مکھن بازی کر کے انہیں مسکرانے پر مجبور بھی کر دیا، جب وہ چہکنے لگے تو میں نے ان سے پوچھا۔ حضور والا! آج کا روزہ کیسا کٹا؟ آج تو گرمی کافی تھی۔

انہوں نے پہلے تو مجھے گھور کر دیکھا، پھر انہوں نے بچ مچ پر رحم کھاتے ہوئے کہا۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ ہم علالت کی وجہ سے اس رمضان میں روزے نہیں رکھ رہے ہیں۔ ہمارے ایک مرید ہمارے روزوں کا فدیہ ادا کر رہے ہیں۔

حضور! آپ دیکھنے میں تو مریض نہیں لگتے، آپ تو اچھے بھلے ہیں اور روزہ تو پھر روزہ ہی ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جب آپ جیسے شیخ کامل اور ولیٔ برحق بھی اگر روزوں سے جان چرائیں گے تو عامۃ المسلمین کا کیا ہوگا؟

آپ ہمارا مقابلہ عامۃ المسلمین سے کیوں کرتے ہیں، ہم تو ایک روزے میں اللہ میاں سے کئی روزوں کا ثواب وصول کر لیتے ہیں۔ پچھلے سال ہم نے ایک روزے کے بدلے ایک درجن روزوں کا ثواب فرشتوں سے اپنے نامۂ اعمال میں لکھوالیا تھا۔ اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو قیامت کے دن مل جانا ہم اپنا نامۂ اعمال تمہیں چیک کرا دیں گے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ سو سنار کی اور ایک لوہار کی۔ لیکن تم لوگ ان گہرائیوں کو نہیں سمجھ سکتے اور تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ یہ جو افطار پارٹی میں کپڑے بدل بدل کر آتے ہیں کہ یہ لوگ روزے سے ہیں، ان میں چند گنے چنے لوگ روزے دار ہوں گے ان سب لوگوں کے چہروں کی بشاشتیں یہ بتا رہی ہیں کہ ان میں سے ایک کا بھی روزہ نہیں ہے۔ وہ دیکھو مولوی گلفام کو، انہوں نے مولوی گلفام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کس طرح لہک رہے ہیں؟

کیا کوئی روزے دار اس طرح لہک سکتا ہے۔

آپ سوءِ ظنی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ''میں بولا'' میں مولوی گلفام کو بچپن سے جانتا ہوں، یہ نماز روزے کے اس وقت سے پابند ہیں جب یہ

پوری طرح بالغ بھی نہیں ہوئے تھے۔

ارے بھئی ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ جا کر پوچھ لو۔ ابھی ان کی بھی پول کھل جائے گی، میں لپکتا ہوا ان کی طرف گیا اور میں نے بغیر کسی تمہید کے یہ سوال کر ڈالا۔

کیا مولانا آج آپ روزے سے ہیں؟

کیوں؟ تمہیں کیا؟ کیا تم کراماً کاتبین کے رشتے دار ہو؟ تم کیوں انکوائری کرتے پھر رہے ہو۔

بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔ اگر آپ میرے سوال کا جواب نہ دیں تو کوئی حرج نہیں۔

سنو! کسی سے کہنا مت۔ جب سے شوگر ہوئی ہے ڈاکٹروں کی تاکید یہ ہے کہ روزہ بھول کر بھی مت رکھنا، ورنہ مر جاؤ گے اور فرضی جناب میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے روزوں سے ذرا دور رہتا ہوں۔

بس مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ افطار پارٹیاں اچھا خاصا ایک مذاق بنی ہوئی ہیں۔ اس میں ہندو سکھ عیسائی بھی شریک ہو رہے ہیں اور ایسے مسلمان بھی زیادہ تر آ رہے ہیں جن کو روزہ رکھے ہوئے کئی سال ہو گئے، لیکن سب کو افطار پارٹی میں شریک ہو جاتے ہیں اور اس طرح ''وقت افطار'' جو دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے اس کی تضحیک ہوتی ہے۔

ہونا تو یہ چاہئے کہ افطار پارٹی کے موقع پر کوئی مولانا روزے کی اہمیت و فضیلت پر تقریر کریں اور بتائیں کہ روزہ اللہ کو کس قدر محبوب ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو افطار پارٹی میں شرکت کرنے والے غیر مسلم بھائیوں کو روزے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا، لیکن ان افطار پارٹیوں میں ہوتا تو یہ ہے کہ سیاسی نیتاؤں کو جمع کر لیتے ہیں اور اخباروں میں بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ اپنا نام بھی چھپ جاتا ہے اور افطار پارٹی کی حقیقت صرف کھانے پینے تک ہی محدود رہتی ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہ مسلمانوں کو ہوتا ہے اور نہ دین اسلام کو۔

پارٹی کے اختتام پر میں نے صوفی اسپغول سے کہا۔ آج تو مغرب کی نماز بھی گئی۔

نماز کہاں بھاگتی ہے۔ ''وہ ناگواری کے ساتھ بولے۔'' کل کو دونوں دن کی اکٹھی پڑھ لینا۔ ایسی افطار پارٹیاں روز روز کہاں ہوتی ہیں۔ دیکھو چیئرمین بھی موجود تھے، مسٹر نارائن جو اس علاقہ کے ایم ایل اے ہیں وہ بھی تشریف لائے تھے اور کتنے سارے نیتا جو ڈھونڈنے سے بھی ہاتھ نہیں لگتے وہ سب یہاں دندنا رہے تھے۔ لوگ ان کو دیکھ دیکھ کر کتنے خوش ہو رہے تھے اور ایک تم ہو کہ تمہیں نماز کی پڑ رہی ہے۔ وہ بولے چلے جا رہے تھے اور میں غور کر رہا تھا کہ کیسے کیسے لوگ افطار پارٹیوں کا اہتمام کر رہے ہیں جن کے ذہنوں میں نماز اور روزے کی ذرہ برابر بھی قدر نہیں ہے وہ کتنی شاندار قسم کی افطاری پارٹیاں کر رہے ہیں، کاش ان پارٹیوں سے سیاسی مسائل حل کرنے کے بجائے ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں کو اسلام کا پیغام پہنچاتے تو ان افطار پارٹیوں سے ہماری آخرت سنور جاتی، یک جہتی کا پیغام۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی بات غلط نہیں، لیکن ہماری اصل ذمہ داری اس ملک میں یہ ہے کہ ہم اپنے ہندو بھائیوں کو جہنم کا ایندھن بننے سے روکیں، لیکن ہم تو خود ہی جنت کے مستحق نہیں ہم کیا کسی کو دوزخ میں جانے سے روکیں گے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رض

کے اخلاق کی ایک جھلک

اخلاق وعادات

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بچپن سے جوانی تک کا زمانہ اس ذات اقدس ﷺ کی صحبت میں بسر کیا جو دنیا میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے آئی تھی اور جس کے روئے جمال کا غازہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم ہے، اس تربیت گاہ روحانی یعنی کاشانۂ نبوت ﷺ نے پرو گیان حرم کو حسن اخلاق کے اس رتبہ تک پہنچادیا تھا جو انسانیت کی روحانی ترقی کی آخری منزل ہے۔

چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اخلاق نہایت بلند تھا، وہ نہایت سنجیدہ، فیاض، قانع، عبادت گزار اوررحم دل تھیں۔

قناعت پسندی

عورت اور قناعت پسندی دو متضاد مفہوم ہیں، صحیح حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے دوزخ میں سب سے زیادہ عورتوں کو دیکھا، وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ شوہروں کی ناشکر گزاری کی وجہ سے لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات میں وہ دونوں مجتمع ہیں، انہوں نے اپنی ازدواجی زندگی عسرت اور فقر وفاقہ سے بسر کی لیکن وہ کبھی شکایت کا کوئی حرف زبان پر نہیں لائیں، بیش بہا لباس، گراں قیمت زیور، عالیشان عمارات، لذیز الوان نعمت ان میں سے کوئی چیز شوہر کے ہاں ان کو حاصل نہیں ہوئی اور دیکھ رہی تھیں کہ فتوحات کا خزانہ سیلاب کی طرح ایک طرف سے آتا ہے اوار دوسری طرف نکل جاتا ہے۔تاہم کبھی ان کی طلب ان کو دامن گیر نہیں ہوئی۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ایک دفعہ انہوں نے کھانا طلب کیا، پھر فرمایا میں کبھی سیر ہوکر نہیں کھاتی کہ مجھے رونا نہ آتا ہو،ان کے ایک شاگرد نے پوچھا کہ یہ کیوں؟ فرمایا مجھے وہ حالت یاد آتی ہے جس میں حضور ﷺ نے دنیا کو چھوڑا، اللہ کی قسم دن میں دو دفعہ کبھی سیر ہوکر آپ ﷺ نے گوشت اور روٹی نہیں کھائی۔ (جامع ترمذی)

اللہ نے اولاد سے محروم کیا تھا تو عام مسلمانوں کے بچوں کو اور زیادہ تر یتیموں کو لے کر پرورش کیا کرتی تھیں۔ان کی تعلیم وتربیت کرتی تھیں اور ان کی شادی بیاہ کے فرائض انجام دیتی تھیں۔

ہم جنسوں کی امداد

اللہ نے ان کو کاشانۂ نبوت ﷺ کی ملکہ بنایا تھا اس فرض کو وہ نہایت خوبی سے انجام دیتی تھیں۔عورتیں جب حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی ضرورت لے کر آتیں، اکثر ان کی اعانت اور سفارش آپ کے حضور میں کیا کرتی تھیں۔

شوہر کی اطاعت

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اور آپ ﷺ کی مسرت ورضا کے حصول میں شب وروز کوشاں رہتیں۔اگر ذرا بھی آپ ﷺ کے چہرے پر حزن وملال یا کبیدہ خاطر کا اثر نظر آتا، بے قرار ہوجاتیں، رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا اتنا خیال تھا کہ ان کی کوئی بات ٹالتی نہ تھیں، ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے خفا ہوکر ان سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھی تھیں لیکن جب حضور نبی کریم ﷺ کی ننھیالی لوگوں نے سفارش کی تو انکار کرتے نہ بنی، آپ ﷺ کے دوستوں کی بھی اتنی عزت کرتی تھیں اور ان کی کوئی بات بھی رد نہیں کرتیں تھیں۔

غیبت اور بدگوئی سے احتراز

وہ کبھی کسی کی برائی نہیں کرتی تھیں، ان کی روایتوں کی تعداد ہزاروں تک ہے مگر اس دفتر میں کسی شخص کی توہین یا بدگوئی کا ایک حرف

بھی نہیں ہے، سوکنوں کو برا کہنا عورتوں کی خصوصیت ہے مگر اور پر گزر چکا ہے کہ وہ کس کشادہ پیشانی سے اپنی سوکنوں کی خوبیاں بیان اور ان کے فضائل و مناقب کا ذکر کرتی ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ جن سے افک کے واقعے میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سخت صدمہ پہنچا تھا، ان کی مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا ایک قصیدہ سنانے لگے۔ اس کے شعر کا مطلب یہ تھا کہ وہ بھولی بھالی عورتوں پر تہمت نہیں لگاتی۔ ام مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو افک کا واقعہ یاد آ گیا اس پر صرف اسی قدر فرمایا: ''لیکن تم ایسے نہیں ہو۔''

بعض عزیزوں نے افک کے واقعے میں ان کی شرکت کے سبب سے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت حسان کو برا کہنا چاہا تو انہوں نے سختی سے روکا کہ ان کو برا نہ کہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مشرک شاعروں کو جواب دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر چلا، آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو اچھا نہیں کہا لوگوں نے کہا: ''ام المؤمنینؓ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ یہ سن کر فوراً ہی اس کی مغفرت کی دعا مانگی۔ سب نے سبب پوچھا کہ ابھی تو آپؓ نے اس کو اچھا نہیں کہا اور ابھی آپؓ ان کی مغفرت کی دعا مانگتی ہیں، جواب دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ مردوں کو بھلائی کے سوا یاد نہ کرو۔

عدم قبول احسان

کسی کا احسان کم قبول کرتی تھیں اور کرتی بھی تھیں تو اس کا معاوضہ ضرور ادا کرتی تھیں۔ فتوحات عراق کے مال غنیمت میں موتیوں کی ایک ڈبیہ آئی۔ عام مسلمانوں کی اجازت سے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو نذر بھیجی، امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ڈبیہ کھول کر فرمایا: ''یا اللہ! مجھے ابن خطاب کا احسان اٹھانے کے لئے اب زندہ نہ رکھ۔

اطراف ملک سے ان کے پاس ہدیئے اور تحفے آیا کرتے تھے، حکم تھا کہ ہر تحفہ کا معاوضہ ضرور بھیجا جائے۔ عبد اللہ بن عامر عرب کے ایک رئیس نے کچھ روپے اور کپڑے بھیجے، ان کو یہ کہہ کر واپس کر دینا چاہا کہ ہم کسی کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے لیکن پھر آپ ﷺ کا ایک فرمان یاد آ گیا تو واپس لے لیا۔

خودستائی سے پرہیز

اپنے منہ پر اپنی تعریف پسند نہیں کرتی تھیں، مرض اموت میں حضرت بن عباسؓ نے عیادت کے لئے آنا چاہا لیکن وہ سمجھ چکی تھیں کہ وہ آ کر میری تعریف کریں گے اس لئے اجازت دینے میں تامل کیا۔ لوگوں نے سفارش کی تو منظور کیا۔ اتفاق یہ کہ حضرت ابن عباسؓ نے آ کر واقعتاً تعریف شروع کی، سن کر بولیں، کاش میں پیدا نہ ہوئی ہوتی۔

خودداری

اس عجز و خاکساری کے باوجود خوددار بھی تھیں۔ کبھی کبھی یہ خودداری دوسرے کے مقابلے میں تنگ مزاجی کی حد تک پہنچ جاتی اور خود حضور نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں ناز محبوبانہ بن جاتی، واقعہ افک کے موقعہ پر حضور نبی کریم ﷺ نے برأت کی آیتیں پڑھ کر سنائیں اور ماں نے کہا بیٹی شوہر کا شکریہ ادا کرو، بولیں: ''میں صرف اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کروں گی، جس نے مجھ کو پاک دامنی وطہارت کی عزت بخشی۔'' حضور نبی کریم ﷺ سے خفا ہوتیں تو آپ ﷺ کا نام لے کر قسم کھانا چھوڑ دیتیں، یہ سب محبوبانہ انداز ہیں جن کو اس نظر سے دیکھنا چاہئے کہ میاں بیوی کے معاملات ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ اکثر اپنی خالہ کی خدمت کیا کرتے تھے اور وہ فیاض طبعی سے ضرورت مندوں کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرتی تھیں۔ ابن زبیرؓ نے تنگ آ کر کہا اب ان کا ہاتھ روکنا ضروری ہے۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو یہ معلوم ہوا تو قسم کھالی کہ اب بھانجے کی کوئی چیز نہ چھوؤں گی۔ لوگوں نے بڑی بڑی سفارشیں کیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے اعزہ کو درمیان میں ڈالا تب جا کر مان گئیں۔ عام خوددار انسانوں سے انصاف پسندی کا ظہور کم ہوتا ہے لیکن پروردگانِ تربیت نبوی کے کمال اخلاق ہی سے توقع رکھی جا سکتی ہے، جس کی بڑی مثال باہم متضاد اخلاقی انواع میں تطبیق ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کمال خودداری کے ساتھ انصاف پسند بھی تھیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ ایک دفعہ مصر کے ایک صاحب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؓ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے ملک کے موجودہ حاکم و والی کا رویہ میدان جنگ میں کیا رہتا ہے؟۔ جواب میں عرض کیا کہ ہم کو اعتراض کے قابل کوئی بات نظر نہیں آئی، کسی کا اونٹ مر جاتا ہے تو دوسرا اونٹ دیتے ہیں اور خادم نہ

رہے تو خادم دیتے ہیں، خرچ کی ضرورت پڑتی ہے تو خرچ بھی دیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں نے بھائی محمد بن ابی بکرؓ کے ساتھ جو بھی بد سلوکی کی ہو تاہم ان کی بدسلوکی مجھے تم تو کو یہ بتانے سے باز نہیں رکھ سکتی ہے حضور ﷺ نے میرے اسی گھر کے اندر یہ دعا فرمائی کہ: "اے اللہ! جو میری امت کا والی ہو، اگر وہ امت پر سختی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سختی کرنا اور جو نرمی کرے اس کے ساتھ نرمی فرمانا۔

دلیری

نہایت شجاع اور پر دل تھیں۔ میدان جنگ میں آکر کھڑی ہو جاتی تھیں۔ غزوۂ احد میں جب مسلمانوں میں اضطراب برپا تھا، اپنی پیٹھ پر مشک لاد لاد کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ غزوۂ خندق میں جب مسلمان چاروں طرف مشرکین محاصرہ کئے پڑے تھے اور شہر کے اندر یہودیوں کے حملے کا خوف تھا وہ بے خطر قلعے سے نکل کر مسلمانوں کا نقشہ جنگ معائنہ کرتی تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ سے لڑائیوں میں بھی شرکت کی اجازت چاہی تھی۔ لیکن نہ ملی۔

فیاضی

امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق کے سب سے ممتاز جوہر ان کی طبعی فیاضی او کشادہ دستی تھی۔ دونوں بہنیں امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نہایت کریم النفس اور فیاض تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان دونوں سے زیادہ سخی اور صاحب کرم میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ فرق یہ تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ذرا جوڑ جوڑ کر جمع کرتی تھیں جب کچھ رقم اکٹھی ہو جاتی تھی بانٹ دیتی تھیں اور حضرت اسماءؓ کا یہ حال تھا کہ جو کچھ پاتی تھیں اس کو اٹھا کر نہیں رکھتی تھیں۔ اکثر مقروض رہتی تھیں، اور ادھر ادھر سے قرض لیا کرتی تھیں لوگ عرض کرنے لگے کہ آپ کو قرض کی کیا ضرورت ہے۔ فرماتیں کہ جس کو قرض ادا کرنے کی نیت ہوتی ہے اللہ اس کی اعانت فرماتا ہے۔ میں اس کی اسی اعانت کو ڈھونڈتی ہوں۔ خیرات میں تھوڑا بہت کا لحاظ نہ کرتیں جو موجود ہوتا سائل کی نذر کر دیتیں۔ ایک دفعہ ایک سائلہ آئی جس کی گود میں دو ننھے بچے تھے۔ اتفاق سے اس وقت گھر میں صرف ایک چھوارا تھا۔ اس کو دو ٹکڑے کر کے دونوں میں تقسیم کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ جب باہر سے تشریف لائے تو ماجرا عرض کیا۔ ایک دفعہ سائل آیا، سامنے کچھ انگور کے دانے پڑے تھے، ایک دانہ اٹھا کر اس کے حوالے کیا۔ اس نے دانہ کو حیرت سے دیکھا کہ ایک دانہ بھی کوئی دیتا ہے۔ فرمایا یہ دیکھو کہ اس میں کتنے ذرے ہیں۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ: "جس نے ایک ذرہ بھر بھی نیکی کی وہ اس کو قیامت کے دن دیکھے گا۔" (سورہ زلزال)

حضرت عروہ بن زبیر ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے ان کے سامنے پوری ستر ہزار کی رقم خدا کی راہ میں دیدی اور دوپٹہ کا گوشہ جھاڑ دیا۔

حضرت امیر معاویہؓ نے ایک لاکھ درہم بھیجے، شام ہوتے ہوتے ایک حبہ بھی پاس نہ رکھا سب محتاجوں کو دے دیا۔ اتفاق سے اس روز روزہ رکھا تھا۔ لونڈی نے عرض کی افطار کے سامان کے لئے تو کچھ رکھنا تھا۔ فرمایا کہ تم نے یاد دلا دیا ہوتا۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک دفعہ دو بڑی تھیلیوں میں ایک لاکھ کی رقم بھیجی۔ انہوں ایک طبق میں یہ رقم رکھ لی اور اس کو بانٹنا شروع کیا اور اس دن بھی روزے سے تھیں۔ شام ہوئی تو لونڈی سے افطار لانے کے لئے کہا۔ اس نے عرض کی: "اے امّ المؤمنین! اس رقم سے ذرا سا گوشت افطار کے لئے نہیں منگوا سکتی تھیں؟" ارشاد فرمایا: "اب ملامت نہ کرو تم نے اس وقت کیوں یاد نہیں دلایا۔" ایک دفعہ اور اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ روزے سے تھیں، گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اتنے میں ایک سائلہ نے آواز دی، لونڈی کو حکم دیا کہ وہ ایک روٹی بھی اس کی نذر کردو۔ عرض کی کہ کو شام کو افطار کس چیز سے کیجئے گا۔ فرمایا تم دیدو۔ شام ہوئی تو کسی نے بکری کا سالن ہدیہ بھیجا۔ لونڈی سے کہا دیکھو یہ تمہاری روٹی سے بہتر چیز اللہ نے بھیج دی۔ اپنے رہنے کا مکان حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ قیمت جو آئی وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دی۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو بھانجے تھے لیکن فیاضی کو دیکھتے دیکھتے وہ بھی گھبرا گئے۔ کہیں ان کے منہ سے نکل گیا کہ اب ان کا ہاتھ روکنا چاہئے، خالہ کو معلوم ہوا تو انہیں نے قسم کھالی کہ اب کبھی ان زبیرؓ سے بات نہیں کروں گی، وہ میرا ہاتھ روکے گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ مدت تک معتوب رہے اور آخر بڑی مشکل سے ان کو معاف فرمایا۔

خشیت الٰہی و رقیق القلبی

دل میں خوف و خشیت الٰہی تھی اور رقیق القلب بھی بہت تھیں۔

بہت جلد رونے لگتی تھیں، حجۃ الوداع کے موقع پر جب نسوانی مجبوری سے حج کے بعض فرائض کے ادا کرنے سے معذوری پیش آگئی تو اپنی محرومی پر بے ختیار رونے لگیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے تشفی دی تو قرار آیا۔ ایک دفعہ دجال کا خیال کر کے اس قدر رقت طاری ہوئی کہ رونے لگیں۔ جنگ جمل کی شرکت کا واقعہ یاد آجاتا تو پھوٹ پھوٹ کر روتیں۔ مرض الموت میں بعض اجتہاری غلطیوں پر اس درجہ ندامت ہوتی کہ فرماتی تھیں کہ کاش میں نیست ونابود ہوگئی ہوتی۔ ایک دفعہ کسی بات پر قسم کھالی۔ پھر لوگوں کے اصرار پر ان کو اپنی قسم توڑنی پڑی اور گو اس کے کفارے میں چالیس غلام آزاد کئے۔ تاہم ان کے دل پر اتنا گہرا اثر تھا کہ جب یاد کرتیں تو روتے روتے آنچل تر ہو جاتا۔

(بخاری باب الہجرت)

واقعہ افک میں جب منافقین کی اس تہمت کا حال ان کو معلوم ہوا تو رونے لگیں۔ والدین لاکھ تشفی دیتے تھے لیکن ان کے آنسو نہیں تھمتے تھے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک سائلہ ان کے دروازے پر آئی، دو ننھے ننھے بچے اسکے ساتھ تھے، اس وقت گھر میں کچھ اور نہ تھا، تین کھجوریں اس کو دلوادیں، سائلہ نے ایک ایک کھجور ان بچوں کو دی اور ایک اپنے منہ میں ڈال لی۔ بچوں نے اپنا اپنا حصہ کھا کر حسرت سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ ماں نے اپنے منہ سے کھجور نکال کر آدھی آدھی دونوں میں بانٹ دی اور خود نہیں کھائی، ماں کی محبت کا یہ حسرت ناک منظر اور اس کی یہ بے کسی دیکھ کر بے تات ہوگئیں اور آپؓ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

عبادت الٰہی

عبادت الٰہی میں اکثر مصروف رہتیں۔ چاشت کی نماز پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میرا باپ بھی قبر سے اٹھ کر آئے اور مجھ کو منع کرے تو میں باز نہ آؤں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد بھی اس کی اسی قدر پابند تھیں کہ اگر اتفاق سے آنکھ لگ جاتی اور وقت پر نہ اٹھ سکتیں تو سویرے اٹھ کر نماز فجر سے پہلے تہجد ادا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ اسی موقع پر ان کے بھتیجے حضرت قاسمؒ پہنچ گئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ پھوپی جان یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا میں رات کو نہیں پڑھ سکی اور اب اس کو چھوڑ نہیں سکتی ہوں۔ رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام کرتی تھیں۔ ایک دفعہ گرمی کے دنوں میں عرفہ کے روز روزے سے تھیں، گرمی اور تپش اس قدر شدید تھی کہ سر پر پانی کے چھینٹے دیئے جاتے تھے، حضرت عبدالرحمٰنؓ آپؓ کے بھائی نے کہا کہ اس گرمی میں روزہ کچھ ضروری نہیں، افطار کر لیجئے۔ فرمایا کہ جب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ سن چکی ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا سال بھر کے گناہ معاف کر دیتا ہے تو کیا میں روزہ توڑ دوں گی؟

حج کی شدت سے پابند تھیں، کوئی ایسا سال بہت کم گزرتا تھا جس میں وہ حج نہ کرتی ہوں۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے اپنے اخیر زمانے میں حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ازواج مطہراتؓ کے ساتھ حج کے سفر میں روانہ کیا تھا۔ حج میں قیام کے مقامات مقرر تھے۔ پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی طبیعت کے خیال سے میدان عرفہ کی آخری سرحد نمرہ میں اترا کرتی تھیں۔ جب یہاں لوگوں کا ہجوم ہونے لگا تو وہاں سے ذراہٹ کر اپنا خیمہ کھڑا کرتی تھیں، کبھی کوہ ثبیر کے دامن میں آکر ٹھہرتی تھیں۔ جب تک یہاں قیام رہتا وہ خود اور جو لوگ ان کے ساتھ رہتے، تکبیر پڑھا کرتے، جب یہاں سے چل کھڑی ہوتیں تو تکبیر موقوف کرتیں، پہلے یہ دستور تھا کہ حج کے بعد ذی الحجہ ہی کے مہینے میں عمرہ ادا کرتی تھیں، بعد کو اس میں ترمیم کی۔ ماہ محرم کا چاند دیکھ کر عمرہ کی نیت کرتیں۔ عرفہ کے دن روزے سے ہوتیں، شام کو جب سب لوگ یہاں سے روانہ ہو جاتے تو روزہ افطار کرتیں۔

معمولی باتوں کا لحاظ

منہیات کی چھوٹی چھوٹی باتوں تک سے بھی پرہیز کرتی تھیں۔ راستہ میں اگر کبھی ہوتیں اور گھنٹے کی آواز آتی تو ٹھہر جاتیں کہ کان میں اس کی آواز نہ آئے۔ ان کے ایک گھر میں کرایہ دار تھے۔ یہ شطرنج کھیلا کرتے تھے ان سے کہلا بھیجا کہ اگر اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو گھر سے نکلوا دوں گی۔

ایک دفعہ گھر میں سانپ نکلا اس کو مار ڈالا۔ کسی نے کہا کہ آپ نے غلطی کی ممکن ہے کہ یہ کوئی مسلمان جن نہ ہو، فرمایا اگر یہ مسلمان ہوتا تو امہات المومنین کے حجروں میں نہ دخل ہوتا اس نے کہا، آپؓ ستر پوشی کی حالت میں تھیں، جب وہ آیا۔ یہ سن کر متاثر ہوئیں اور اس کے فدیہ میں ایک غلام آزاد کیا۔

غلاموں پر شفقت

صرف ایک قسم کے کفارہ میں ایک دفعہ انہوں نے چالیس غلام

آزاد کیے۔ آپؓ کے کل آزاد کئے ہوئے غلاموں کی تعداد ۶۷ تھی۔ تمیم کے قبیلہ کی ایک لونڈی ان کے پاس تھی، حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے سنا کہ یہ قبیلہ بھی حضرت اسماعیلؑ ہی کی اولاد میں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اشارے سے اس کو آزاد کر دیا۔ (بخاری)

بریرہ نام کی مدینہ میں ایک لونڈی تھی، ان کے مالکوں نے ان کو مکاتب کیا تھا۔ یعنی کہہ دیا تھا کہ اگر تم اتنی رقم جمع کر دو تو آزاد ہو۔ اس رقم کے لئے انہوں نے لوگوں سے چندہ مانگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے سنا تو پوری رقم اپنی طرف سے ادا کر کے ان کو آزاد کر دیا۔ ایک دفعہ بیمار پڑیں، لوگوں نے کہا کسی نے ٹونکا کیا ہے۔ انہوں نے ایک لونڈی کو بلا کر پوچھا کیا تو نے ٹونکا کیا ہے۔ اس نے اقرار کیا، پوچھا کیوں؟ بولی تا کہ آپؓ جلد مر جائیں تو میں جلدی چھوٹ جاؤں۔ حکم دیا کہ اس کو کسی شریر کے ہاتھ بیچ ڈالو اور اس کی قیمت سے دوسرا غلام خرید کر آزاد کر دو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ گویا ایک قسم کی سزا تھی لیکن کتنی عجیب۔

فقرا کی حسب حیثیت اعانت

فقراء اور اہل حاجب کی اعانت ان کے حسب حیثیت کرنا چاہئے۔ اگر کسی نیچے طبقے کا آدمی تمہارے پاس آتا ہے تو اس کی حاجب براری ہی اس کے درد کی دوا ہے۔ لیکن اگر اس سے بلند درجے کا آدمی ہے تو اس کے ساتھ کسی قدر عزت و تعظیم کا بھی مستحق ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اس نکتہ کو ہمیشہ مدنظر رکھتی تھیں، ایک دفعہ ایک معمولی سائل آیا اس کو روٹی کا ٹکڑا دے دیا وہ چل دیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھا اور کسی قدر عزت دار معلوم ہوتا تھا۔ اس کو بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر رخصت کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ان دونوں آدمیوں کے ساتھ دو قسم کے برتاؤ کیوں کئے گئے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے حسب حیثیت برتاؤ کرنا چاہئے۔

پردہ کا اہتمام

پردے کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ آیت حجاب کے بعد تو یہ تاکیدی فرض ہو گیا تھا۔ جن ہونہار طالب علموں کا اپنے یہاں بے روک ٹوک آنا جانا اور جن کو روکنا چاہتی تھیں، حضور ﷺ کی ایک خاص حدیث کے مطابق اپنی کسی بہن یا بھانجی سے ان کو دودھ پلوا دیتی تھیں اور اس طرح ان کی رضائی خالہ یا نانی بن جاتی تھیں اور ان سے پردہ نہیں ہوتا۔ ورنہ ہمیشہ طالب علموں کے اور ان کے درمیان پردہ پڑا رہتا تھا۔ ایک دفعہ حج کے موقع پر چند بیبیوں نے عرض کی کہ ام المؤمنین! چلئے حجر اسود کو بوسہ دے لیں، فرمایا تم جاسکتی ہو، میں مردوں کے ہجوم میں نہیں جاسکتی۔ ایک غلام کو مکاتب کیا تھا، اس سے کہا کہ جب تمہارا فدیہ اتنا ادا ہو جائے تو میں تمہارے سامنے نہیں آسکتی۔ حضرت اسحاقؒ تابعی نابینا تھے وہ خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ نے ان سے پردہ کیا، وہ بولے مجھ سے کیا پردہ ہے میں تو آپ کو دیکھتا نہیں، فرمایا تم مجھے نہیں دیکھ سکتے میں تو تم کو دیکھ سکتی ہوں۔

وہ اپنے حجرہ میں حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے دفن ہونے کے بعد بے پردہ نہیں جاتی تھیں۔

کچھ مفید باتیں

☆ انگور خام کا عرق آگ پر جوش کیا جائے یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر برابر کی شکر ڈال کر اور پکایا جائے کہ شربت قوام ہو جائے، پھر اتار کر رکھ لیا جائے، اس کے استعمال سے پٹھے مضبوط اور پیاس دور ہوتی ہے، قے رک جاتی ہے اور گرم بخار میں فائدہ ملتا ہے۔

☆ مویز منقی حافظے کو تیز کرتا ہے۔ دبلے بدن والے پر گوشت بناتا ہے اور جگر کے تمام امراض کا نافع ہے۔

☆ زیتون کے استعمال سے بواسیر دور ہوتی ہے۔ اس کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو تقویت بخشتا ہے اور اس کا پینا زہروں کا نافع ہے۔

☆ اگر کان میں درد ہو تو اس میں مولی کا عرق روغن بادام شیریں کے ہمراہ آگ پر گرم کر کے ڈالنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ آنکھ میں سوائے آشوب چشم کے اگر کوئی مرض ہو تو زرد خربوزوں کے چھلکے یا اخروٹ کے چھلکے خشک کر کے پیس کر پیشانی پر لگا لیئے جائیں۔

☆ گائے کا گرم گرم دوہا ہوا دودھ پینا چہرے کی زردی کو دور کرتا ہے۔

☆ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو فوراً درد دور ہو جاتا ہے۔

☆ اگر زیتون کا گوند ناک یا داڑھ کے درد میں لگایا جائے تو اس سے درد دور ہو جاتا ہے۔ اس طرح نمک یا سیاہ مرچ بھی لگانا نافع ہے۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

قسط نمبر: ۲۵

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

تمام دن بڑے مزے میں گزرا۔ گھر میں طرح طرح کے پکوان پکائے گئے۔ موسم بھی پکوان بنانے کا تھا۔ صبح ہی سے موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور فضا میں زبردست خنکی تھی۔ کمرے میں ہم نے پکانے کا بندو بست کرلیا تھا۔ سبھی لوگ الگ الگ مسہریوں پر رضائیوں میں گھسے ہوئے تھے اور طرح طرح کی باتیں ہو رہی تھیں۔ بہت دنوں کے بعد آج پھر ہنسنے کی مہلت نصیب ہوئی تھی۔ غم اور دکھ تو بہت مل چکے تھے اور ہر غم اس قدر روح فرسا تھا کہ اگر ذرا بھی اس کا تصور آجاتا تو کلیجہ منہ کو آجاتا تھا اور روح بلکنے لگتی تھی۔ لیکن انسان کی فطرت ہی یہ ہے کہ وقت گزر جانے پر وہ سب کچھ بھلا دیتا ہے اور اسے خواہی نہ خواہی صبر آ ہی جاتا ہے۔ ہم سب بظاہر اس طرح خوش اور مگن تھے جیسے دکھ اور درد سے کبھی ہمارا تعارف نہیں ہوا ہے اور جیسے ہم ہنسنے اور کھلکھلانے ہی کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ بہر حال سارا دن سکون واطمینان کے ساتھ گزر گیا تھا۔ دن چھپنے سے پہلے بارش تھم گئی تھی لیکن گھٹائیں بدستور آسمان پر ڈیرہ جمائے ہوئے تھیں۔ اس وقت ماما زبیر، خالو یٰسین، مولانا اور انکل افغانی بازار گئے تھے اور کافی دیر تک واپس نہیں آئے۔ ان کے جاتے ہی بارش پھر ہونے لگی تھی۔ جب یہ لوگ رات نو بجے تک نہیں واپس لوٹے تو ہم نے یہی گمان کیا کہ بارش کی وجہ سے کہیں رک گئے ہیں لیکن جب رات کو نو بجے کے بعد وہ واپس ہوئے تو معلوم ہوا کہ کسی چیز کی تلاش میں دیر لگی ہے اور وہ چیز بالآخر مل گئی۔ جب وہ واپس ہوئے تو ان کے ساتھ ایک نئے مولانا بھی تھے جو مشکل سے بیس سال کے رہے ہوں گے۔ داڑھی اُن کی چگی سی تھی اور بہت مختصر سی تھی۔ بہت ہی دبلے پتلے تھے اور بہت ہی شرمیلے بھی تھے۔ ہم سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ہمارے گھر میں یہ مرد نہیں مانیں گے اور آج رات کو یہ کوئی نہ کوئی عمل کا چکر شروع کریں گے اور اس کے بعد پھر خدا ہی ہمارا محافظ ہوگا۔ کیوں کہ جنات کی طرف سے یہ آواز تو ہمارے کانوں میں پڑ ہی چکی تھی کہ تمہارے مہمان اگر کل تک نہیں گئے تو دیکھ لینا کہ قیامت کس طرح آتی ہے اور مہمانوں کا حال یہ تھا کہ وہ نادانی کرنے کے لئے تیار تھے اور باقاعدہ عمل وغیرہ کا پروگرام بھی بنا رہے تھے اور یہ بات ہم سبھی کے لئے باعث تشویش تھی۔

رات کو بارہ بجے تک کھانے سے فراغت ہوئی۔ موسم خراب ہی تھا، بارش بہت تیز تھی اور سردی بھی کافی بڑھ گئی تھی۔ ہوا کی سائیں سائیں سے پورے ماحول پر ایک عجیب طرح کی وحشت سوار تھی۔ سونے سے پہلے سب حاجت سے فارغ ہو کر اپنے اپنے بستروں میں گھس گئے۔ عورتیں سب ایک طرف تھیں اور مرد سب ایک طرف تھے۔ ایک طرف کونے میں پردوں کی مدد سے ایک کمرہ سا بنایا گیا تھا۔ اس میں مولانا افغانی اور چھوٹے والے مولوی صاحب پردوں سے بنائے گئے کمرے کے پاس ہی لیٹ گئے اور تھوڑے فاصلے پر خالو یٰسین اور ماما زبیر الگ الگ بستروں پر دراز ہو گئے۔

کافی دیر تک میں کروٹیں بدلتی رہی، کسی بھی طرح نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ دل پر خوف طاری تھا لیکن لحاف سے منہ نکالنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔ عام حالات میں اب مجھے ڈر نہیں لگتا تھا اور حادثات کی ایک طرح سے عادت سی پڑ گئی تھی۔ لیکن آج تو دل کا حال عجیب سا تھا۔ سینے سے نکل کر اڑا اڑا جا رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے پورے جسم میں آندھیاں سی چل رہی ہوں۔ ہاں سانسیں کچھ اسی طرح چل رہی تھیں جیسے ہوائیں کبھی کبھی بے قابو ہو جاتی ہیں اور نہ جانے اسی اثنا میں

کسی طرح میری آنکھ لگ گئی۔ شاید مشکل سے میں ایک گھنٹے سوئی ہوں گی کہ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی مجھے لپیٹ رہا ہے۔ میں نے اپنے ہوش وحواس درست کرنے کی کوشش کی تو میں نے خود کو اپنے پلنگ پر تنہا ہی پایا۔ کوئی میرے پلنگ پر نہیں تھا۔ میں نے سوچا کہ میں لحاف سے منہ باہر نکال کر دیکھوں کہ اب کمرے میں کیا ہو رہا ہے۔ مولانا کا عمل ختم ہو گیا یا ابھی تک جاری ہے لیکن میری ہمت نہیں ہوئی۔ میں نے پھر آنکھیں بند کر لیں، اسی وقت مجھے صاف طور پر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی چیز مجھے بھینچنا چاہتی ہے۔ میں نے غور کیا کہ کہیں مجھے وہم تو نہیں ہو رہا ہے لیکن نہیں۔ آپ یقین کریں کہ میں صاف طور پر اس وقت کسی جسم کی حرارت تک محسوس کر رہی تھی اور صاف طور پر یہ لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی چیز میرے جسم کے ارد گرد حلقہ بنا رہی ہے۔ اسی وقت میرے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی۔ میری چیخ کے ساتھ ساتھ ایک اور بھیانک چیخ کمرے میں ابھری۔ میں نہیں سمجھ سکی کہ یہ چیخ کس کی تھی؟ مجھے سردی چڑھنے لگی۔ میں نے منہ کھولے بغیر چیخنا شروع کیا۔ نانی اماں، خالہ جان، خالو جان، زبیر ماما میں سبھی کو پکارتی رہی لیکن کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے زبردست جاڑا چڑھ رہا تھا اور کمرے میں پوری طرح سناٹا تھا۔ البتہ اب مجھے کسی کا لمس محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ چند منٹ تک بالکل سکوت رہا اور چند منٹ کے بعد میری سردی میں بھی کمی ہوئی لیکن اسی وقت کسی کے کراہنے اور بڑبڑانے کی آواز آئی۔

معاف کر دو ـــــ چھوڑ دو جانے دو ـــــ رحم کرو ـــــ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اب تمہارے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا۔

خدا ہی جانے یہ کون بول رہا تھا۔ میں آواز نہیں پہچان پا رہی تھی۔ یا تو یہ آواز بڑے مولانا کی تھی یا چھوٹے مولانا کی یا پھر کسی اور مخلوق کی۔ میں کافی دیر تک غور کرتی رہی لیکن اندازہ نہیں ہو سکا کہ یہ آواز کس کی تھی۔ اس کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی کے جسم پر کوڑے برس رہے ہیں اور کسی کی ہڈیاں توڑی جا رہی ہیں۔ ایک عجیب طرح کی آواز لحاف کے اندر بھی میں محسوس کر رہی تھی اور میرا دم گھٹ رہا تھا۔ میں نے پھر اپنے گھر والوں کو پکارا لیکن کسی نے میری آواز نہیں سنی۔ کسی کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ خدا ہی جانے سب سو رہے تھے یا بے ہوش تھے۔ میں سوچ سوچ کر پاگل سی ہوئی جا رہی تھی کہ یک بیک مجھے پھر ایسا لگا جیسے کوئی آہنی ہاتھ میرے جسم کو اپنے اندر سمیٹ رہا ہے۔ میں بے اختیار پھر چیخ اٹھی اور میری چیخ کے ساتھ پھر ایک اور چیخ پہلی ہی جیسی فضا میں بکھر گئی۔ مجھے پھر سردی چڑھ گئی۔ اس رت تو ایسا لگ رہا تھا جیسے موت پوری طرح ہمارے گھر منڈلا رہی ہے۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ آج کی رات میں نہیں بچوں گی اور شاید میرے سارے گھر والے بھی حادثے کی نذر ہو جائیں گے ـــــ لمحہ بہ لمحہ جاڑا بڑھتا رہا اور میرا پورا بدن کانپتا رہا۔ میں ابھی منہ لحاف سے باہر نکالنے کی ہمت ہی کر رہی تھی کہ پھر کراہنے کی آواز آئی۔

معاف کر دو۔ چھوڑ دو جانے دو۔ رحم کرو۔ میں قسم کھاتا ہوں تمہارے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا۔ اس کے بعد پھر کوڑے برسنے اور ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز فضا میں ابھری ـــــ اور ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلک رہا ہے اور جیسے کوئی رو رو کر فریاد کر رہا ہے۔ اس وقت میرا بدن بری طرح سے کانپ رہا تھا اور خوف و دہشت سے میری زبان بالکل خشک ہو گئی تھی۔ اسی رات مجھے اندازہ ہوا تھا کہ زبان میں کانٹے کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں کچھ پڑھ بھی رہی تھی اور دل ہی دل میں دعائیں بھی مانگ رہی تھی لیکن میری وحشت اور لرزے میں کسی بھی طرح کی کمی نہیں ہوتی تھی اور ذرا بھی کمی محسوس ہوتی تو پھر مجھے کسی کا لمس محسوس ہوتا اور میں چیخ اٹھتی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ میں جب بھی چیختی تھی ایک اور چیخ کمرے میں گونجتی تھی اور میں اندازہ نہیں لگا پاتی تھی کہ یہ کون چیختا تھا۔ اس کے بعد پھر وہی آوازیں ابھرتی تھیں۔ معاف کر دو۔ چھوڑ دو۔ جانے دو۔ رحم کرو۔ میں قسم کھاتا ہوں تمہارے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا۔ یہ تمام جملے بار بار میرے کانوں میں گونجتے تھے اور ہر بار جوں کے توں ہی جملے کسی کی زبان پر آتے تھے۔ ایک حرف بھی کم یا زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ اسی الجھن اور دہشت میں رات کٹ رہی تھی۔ کٹ کیا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وقت ایک جگہ تھم گیا ہو اور وقت خود ہمارا دشمن ہو کسی بھی طرح صبح نہیں ہو پا رہی تھی۔ مجھے بار بار جاڑا چڑھتا تھا اور میں بار بار خوف کی وجہ سے بے قابو ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی پیروں کی طرف سے میرا لحاف کھینچ رہا ہے۔ پہلے تو میں نے اس کو وہم سمجھا لیکن جب میرے چہرے سے لحاف ہٹنا شروع ہوا تو مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی میرا لحاف اتارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اب

میں آپ سے یہ بات کیا چھپاؤں کہ اس وقت مجھے اس درجہ وحشت ہوئی کہ میرا پیشاب نکل گیا اور میرا دم حلق میں آ گیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ آج یا تو میں مروں گی یا پھر جنات مجھے اٹھا کر لے جائیں گے اور اس وقت میری کیفیت یہ تھی کہ میں خوف و دہشت کی وجہ سے اور زبان کے بالکل خشک ہو جانے کی وجہ سے کسی کو آواز بھی نہیں دے پا رہی تھی۔ چہرے سے لحاف اٹھا تو میں نے کمرے کے اُس جانب نظریں دوڑائیں جہاں مولانا نے عمل کے لئے پردہ کشی کی تھی لیکن توبہ ـــــ پورے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا، کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا ـــــ مولانا نے تو عمل کے لئے چراغ بھی جلایا تھا۔ لیکن چراغ بھی شاید اب بجھ گیا تھا۔ اندھیرا اس قدر سخت تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ بھی نہیں سجھائی دے رہا تھا۔ پھر بھی میری نظر اپنے پیروں کی طرف پڑی تو اُف میرے خدا۔ میرے سامنے کیسی بھیانک صورت تھی۔ ایک عورت جو بالکل سیاہ فام تھی اور جس کے دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ آنکھیں دہکتے انگاروں کی مانند تھیں۔ وہ میرے پیروں کے پاس کھڑی ہنس رہی تھی۔ اسے دیکھ کر میں پوری طاقت لگا کر چیخی اور میں نے چیخ کر کہا کوئی بچاؤ اور میری چیخ کے ساتھ پھر ایک چیخ ابھری اور اس کے بعد پھر وہی آواز کمرے میں گونجی۔

معاف کر دو ـــــ چھوڑ دو۔ جانے دو۔ رحم کرو۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اب تمہارے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا ـــــ اور اس کے ساتھ ساتھ پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی پر کوڑے برسائے جا رہے ہیں اور جیسے کسی کی ہڈیاں چیخ رہی ہیں اور جیسے کسی پر ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے اور اس کے بعد شاید میں بے ہوش ہو گئی تھی کیونکہ جس وقت مجھے ہوش آیا تو میرا سر نانی اماں کی ٹانگ پر رکھا ہوا تھا اور خالہ نجمہ قریب ہی میں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر گھبراہٹ اور وحشت بکھری ہوئی تھی۔

قسط نمبر: ۱۴۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف نے سر جھکا کر کچھ سوچا، پھر ایلسا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اے ایلسا! جیسا کہ سمندر کے سفر کے دوران میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ تمہیں افریقہ کے ساحل پر پہنچانے کے بعد میں یونان کی ایک ریاست اسپارٹا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس لئے کہ وہاں میرے چند ایسے پرانے اور قدیم دشمن ہیں جن سے میں نمٹنا چاہتا ہوں، میری اور ان کی عداوت کی وجہ وہی ہے جس بنا پر نیکی اور بدی ایک دوسرے نبرد آزما ہو جاتی ہیں۔ اے ایلسا! گو میں بہت جلد اسپارٹا کی سرزمین کی طرف روانہ ہو جانا چاہتا ہوں اور اپنے دشمن کو اچانک جالینا چاہتا ہوں، لیکن اس کے باوجود میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ میں چند دن یہاں تمہارے ساتھ رک کر اس اجنبی سرزمین میں تمہاری حفاظت اور تمہاری نگہداشت کا کام کروں گا۔ میں یہ دیکھ کر بھی خوش ہوا ہوں کہ یہاں جمع ہونے والے سب لوگ نہ صرف یہ کہ تمہارے جاننے والے ہیں، بلکہ یہ فونیقی ہیں اور تمہارے ہم قوم ہیں۔ اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ میری غیر موجودگی میں بھی ان کنعانیوں اور فونیقیوں میں رہ کر بھی کام کر سکتی ہو۔"

ایلسا نے پھر اپنی دلربا آواز میں کہا۔ "میں آپ کی ممنون ہوں کہ آپ میری خاطر ان سرزمینوں میں رکنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ اصل بات میں نے ابھی آپ سے نہیں کہی جو کہنے کے لئے میں آپ کو یہاں علیحدگی میں لائی ہوں۔"

اس پر یوناف چونکا اور تیز نگاہوں سے ایلسا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "وہ کونسی بات ہے جو تم مجھے کہنے کے لئے علیحدگی پسند کر رہی ہو؟"

اس پر ایلسا کے لبوں پر ہلکی ہلکی دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی، پھر بولی۔ "پہلے آپ اس کشتی میں بیٹھ جائیں، پھر وہ بات بھی کہتی ہوں، جو میں کہنے والی ہوں۔"

یوناف، ایلسا کے کہنے پر کشتی پر بیٹھ گیا، جب کہ ایلسا خود بھی اس کے سامنے کشتی کے اندر بیٹھ گئی، پھر اس نے کہنا شروع کیا۔ "اے یوناف! شاید آپ کو احساس نہ ہو کہ آپ کو آپ کے اخلاق، کردار کی بنا پر میں ٹائر شہر کی بندرگاہ سے ہی پسند کرنے لگی تھی اور راستے میں سفر کے دوران جب آپ سے کھل کر بات چیت بھی ہوئی اور آپ نے میری اور میرے ساتھیوں کی جانیں بھی بچائیں تو میری یہ پسند محبت میں تبدیل ہو گئی، لہٰذا میں اس موقع پر اور اس تنہائی میں کھل کر آپ سے اس امر کا اظہار کرتی ہوں کہ میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کو پسند کرتی ہوں اور آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ آپ میرے ساتھ شادی کر کے یہاں اس سرزمین میں میرے ساتھ رہیں۔ آپ کی موجودگی میں نہ صرف یہ کہ میں یہاں بہتر طور پر کام کر سکوں گی بلکہ مجھے یہ بھی احساس ہوگا کہ آپ جیسا ایک طاقتور اور عظیم جوان میرا محافظ اور میرا نگہبان بھی ہے اور ان اجنبی سرزمینوں کے اندر جس کا محافظ آپ جیسا کوئی جوان ہو، اسے دنیا کے سب تفکرات سے بے پروا ہو جانا چاہئے۔"

ایلسا کے اس انکشاف پر یوناف پر عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی، کشتی میں بیٹھے بیٹھے اس کی گردن جھک گئی اور جانے کن اجنبی سوچوں میں گم ہو گیا۔ اس موقع پر ایلسا حرکت میں آئی، فوراً اپنے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس نے یوناف کے دونوں پاؤں پکڑ لئے اور پھر انتہائی منت کے انداز میں اس نے کہا۔ "خدا کے لئے میری اس پیش کش کو ٹھکرایئے گا نہیں ورنہ میں جانوں گی کہ اس دشت نما اجنبی سرزمینوں کے اندر نہ صرف یہ کہ میں اجنبی ہوں بلکہ مجھے یہاں زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں اور سنئے یوناف! اگر آپ نے میری اس چاہت کو قبول نہ کیا تو میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں اپنے آپ کو سمندر میں گرا کر خاتمہ کر لوں گی۔ اس لئے کہ میں نے اپنے دل میں یہ بات ٹھان لی ہے کہ میں اپنی آئندہ زندگی آپ کی رفاقت میں بسر کروں گی اور میرے دل میں

یہ بات بھی بیٹھ گئی ہے کہ یہاں اس ساحل پر آپ کی غیر موجودگی میں میرا زندہ رہنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا۔ لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ مجھے اپنا کر اسی ساحل پر ہمیشہ کے لئے میرے ساتھ رہیں۔"

یوناف نے ایلسا کو ناصحانہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ افریقہ کے اس ساحل پر ہم دونوں دو اچھے اور قریبی دوستوں کی طرح رہیں اور جب یہاں تمہارے قدم جم جائیں تو پھر میں اسپارٹا کی طرف روانہ ہو جاؤں؟"

ایلسا نے اس بار غم زدہ سی آواز میں کہا۔ "اس طرح تو پھر میں ویسی کی ویسی اکیلی اور بے آسرا ہی رہوں گی اگر آپ میرے ساتھ شادی کر لیتے ہیں تو کم از کم مجھے یہ تو احساس ہوگا، ان اجنبی سرزمینوں کے اندر میرا کوئی سہارا تو ہے، میرا کوئی چارہ ساز اور محافظ ہے۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے اسپارٹا چلے جانے کے بعد مجھ جیسی عورت کو یہاں اکیلے رہتے ہوئے کس قدر دشواریاں اور دقتیں پیش آئیں گی۔"

یوناف نے اس کو دوسری تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔ "اگر ایسا ہے تو پھر ایک اور کام کرتے ہیں اور وہ یہ کہ میں چند دن تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں، اس دوران تم یہاں نیا شہر آباد کرنے کے لئے زمین خرید لو اور شہر کی تعمیر کے لے کارکنوں کو کام پر لگا دو اور جب ایسا ہو جائے گا تو میں پھر اسپارٹا کی طرف روانہ ہو جاؤں گا اور وہاں سے واپسی پر تمہارے ساتھ شادی کر لوں گا اور پھر مستقل طور پر یہاں اسی ساحل پر تمہارے ساتھ رہوں گا۔"

اس پر ایلسا نے مایوسانہ انداز میں کہا۔ "یہاں سے اسپارٹا جانے، وہاں اپنا کام نمٹا کر واپس اس ساحل پر آنے میں تو آپ کو کئی سال درکار ہوں گے اور اس دوران میں اکیلی نہ جانے اس ساحل پر زندہ بھی رہوں گی یا کہ نہیں۔" اس کے ساتھ ہی نہایت غمگین انداز میں ایلسا کی گردن جھک گئی تھی۔

یوناف نے ابھی تک ایلسا پر اپنی مافوق الفطرت قوتوں کا انکشاف نہ کیا تھا۔ ایلسا کے اس اعتراض پر اس بار اس نے فیصلہ کن انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔ "تمہارا انداز غلط ہے ایلسا، میں کچھ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں، میں ابھی اور اسی وقت یعنی آنکھ جھپکنے کی مدت میں ہی اسپارٹا پہنچ سکتا ہوں اور ایسے ہی پھر وہاں سے واپس بھی آ سکتا ہوں۔"

ایلسا نے اپنی خوبصورت آنکھوں کے گوشوں سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ایسی گفتگو آپ میرا دل رکھنے کے لئے کر رہے ہیں، ورنہ کہاں یہ افریقہ کا ساحل اور کہاں اسپارٹا۔ نہ جانے کب کوئی جہاز یہاں سے ان سرزمینوں کو جانے کے لئے تیار ہوگا، کب سمندر کا سینہ چیرتے ہوئے اسپارٹا پہنچے گا، نہ جانے کتنے دن وہاں آپ کو اپنے دشمنوں سے نمٹنے کے لئے لگ جائیں گے اور پھر وہاں سے واپسی پر کسی جہاز کا انتظار کرنا ہوگا اور دوبارہ یہاں تک پہنچنے میں آپ کو ایک طویل عرصے کی ضرورت ہوگی۔ اس دوران ہو سکتا ہے میں یہاں آپ کا انتظار کرتے کرتے اپنی جان سے ہی گزر گئی ہوں گی۔"

ایلسا کی اس گفتگو پر یوناف تھوڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراتا رہا، پھر بولا۔ "ایسا نہیں ہے ایلسا! جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے اس میں سچائی اور حقیقت ہے میں تمہیں اس کا ثبوت بھی مہیا کر سکتا ہوں، مجھے اندیشہ ہے میری یہ قوتیں دیکھنے کے بعد کہیں تمہاری مجھ سے محبت اور چاہت نفرت اور کراہت میں تبدیل نہ ہو جائے۔"

اس پر ایلسا نے تڑپ کر کہا۔ "ایسا نہ ہوگا اگر آپ نے واقعی میرے سامنے اپنی مافوق الفطرت ہستی کا ثبوت پیش کر دیا تو میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ ایسی صورت میں پہلے سے بھی بڑھ کر آپ سے محبت کروں گی۔"

اس پر یوناف فوراً اس کشتی میں لیٹ گیا اور پھر ایلسا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "دیکھو میں اس کشتی میں لیٹ کر اپنی مافوق الفطرت قوتوں کا مظاہرہ کرنے لگا ہوں تاکہ مجھے دوسرے لوگ ایسا کرتے ہوئے دیکھ نہ سکیں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور کشتی میں لیٹے ہی لیٹے وہ ایلسا کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ ایسا ہونے پر ایلسا حیران اور ششدر رہ گئی۔ تھوڑی دیر بعد یوناف پھر وہاں نمودار ہوا اور ایلسا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ اب بولو! میں نے تم سے اپنی مافوق الفطرت قوتوں کی جو گفتگو کی تھی وہ ایک حقیقت ہے یا تمہیں بہلاوا اور ڈھارس دیتا تھا؟"

ایلسا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "نہیں اب تو یہ معاملہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں تو میں تسلیم کرتی ہوں کہ آپ واقعی آپ مافوق الفطرت

قوتوں کے مالک ہیں۔ لہٰذا میں آپ کی اس رائے سے بھی اتفاق کرتی ہوں کہ آپ چند دن میرے ساتھ رہیں اور جب شہر کی تعمیر شروع ہوجائے گی تو آپ اسپارٹا روانہ ہوجائیں اور وہاں سے آپ کی واپسی کے بعد میری اور آپ کی شادی کا اہتمام ہوجائے گا۔"

ایلسا کہتے کہتے رہ گئی۔ اس نے دیکھا جو آدمی ان زمینوں کے مالک کو بلانے گئے تھے وہ لوٹ آئے تھے اور اپنے ساتھ اس آدمی کو بھی لائے تھے۔ لہٰذا ایلسا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آیئے اب ان لوگوں کی طرف چلیں۔ میرے خیال میں وہ اس شخص کو لے آئے ہیں جو ان زمینوں کا مالک ہے۔ اس پر یوناف فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں کشتی سے نکل کر قریب ہی کھڑے دوسرے لوگوں کی طرف جانے لگے۔

وہاں آنے کے بعد ایلسا نے عبیل اور سوالان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تم دونوں میاں بیوی اپنے سامان کی حفاظت کے لئے کشتی میں جا کر بیٹھ جاؤ۔" جب وہ دونوں میاں بیوی وہاں سے چلے گئے تو یوناف اور ایلسا نے اس شخص سے گفتگو شروع کی جو ان زمینوں کا مالک تھا۔ تھوڑی دیر کی بحث اور تکرار کے بعد ساحل کے ساتھ جس قدر وہ شخص زمین کا مالک تھا وہ ایلسا اور یوناف نے اس سے خرید لی۔ اس کو رقم کی ادائیگی بھی کر دی تھی۔ جب وہ شخص رقم لے کر چلا گیا تو ایلسا نے وہاں جمع ہونے والے اپنے ہم قوم لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میرے ہم وطنو اور میری قوم کے فرزندو! یہ زمین میں نے خرید لی ہے اور اب میں اور میرے یہ ساتھی دونوں اس کے مالک ہیں اور سنو! میرے ساتھ یہ جو یوناف نام کے نوجوان ہیں، یہ صرف میرے محافظ نہیں بلکہ میرے منگیتر بھی ہیں اور چند دنوں کے بعد اس شہر کی تعمیر کے دوران میری اور ان کی شادی ہونے والی ہے اور سنو! میرے ہم وطنو! میں یہاں تمہارے لئے ایک انتہائی خوبصورت شہر آباد کروں گی۔ اس کا نام قرطاجنہ ہوگا، تمہاری مدد سے میں اس کو دنیا کا سب سے بڑا تجارتی مرکز بنا کر رہوں گی۔ اب آؤ میرے ساتھ کھدائی کا کام کریں اور سنو جو بھی کھدائی کے کام میں حصہ لے گا، میں اسے ایسا معقول معاوضہ دوں گی کہ وہ خوش ہو کر رہ جائے گا۔"

قرطاجنہ شہر کی تعمیر کے لئے کھدائی کا کام شروع کیا گیا تو کھدائی کے دوران اس زمین کے اندر سے مرے ہوئے بیل کا ایک سر نمودار ہوا اس پر فونیقی قوم کا جو علم نجوم کا ماہر وہاں موجود تھا اور جس کا نام جونو تھا، ایلسا نے اسے اپنے پاس بلایا اور جب وہ جونو، ایلسا کے سامنے آیا تو ایلسا نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میں جانتی ہوں کہ تم ایک بے مثال نجومی ہو۔ لہٰذا میں تم سے ایک کام لینا چاہتی ہوں، دیکھو، اس کھدائی کے دوران مرے ہوئے بیل کا سر نمودار ہوا ہے، اب تم اپنے علم کو استعمال کرتے ہوئے بتاؤ کہ یہ معاملہ کیسا ہے اور ہمیں یہاں سے شہر کی تعمیر کی ابتدا کرنی چاہئے یا نہیں؟"

اس پر جونو وہاں ایلسا کے سامنے ریت پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر تک وہ اپنی انگلی سے ریت پر طرح طرح کے نشانات اور ہندسے بناتا رہا اور حساب لگاتا رہا، پھر ایلسا کو مخاطب کرکے اس نے کہا۔ "اے فونیقیوں کی شہزادی یہاں چونکہ کھدائی کے دوران بیل کا سر نمودار ہوا ہے۔ لہٰذا قرطاجنہ شہر کی تعمیر کی ابتدا یہاں نہ ہونی چاہئے اس لئے کہ بیل محنت اور مشقت کی نشانی ہے، اگر اس شہر کی ابتدا یہاں سے کی گئی جہاں سے بیل کا سر نمودار ہوا ہے تو اس شہر میں بسنے والے ہمیشہ کے لئے نہ صرف یہ کہ محنت اور مشقت میں پڑے رہیں گے، بلکہ بیل کی طرح غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوں گے۔ لہٰذا میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ یہاں کھدائی کا کام بند کرکے کسی دوسری جگہ کھدائی کرکے شہر کی تعمیر کی جائے۔"

حسین ایلسا نے جونو کے مشورے کو بے حد پسند کیا۔ لہٰذا اس نے اپنی قوم کے کارکنوں کو وہاں پر کھدائی کا کام کرنے سے روک دیا، پھر وہ تھوڑی دور مغرب کی طرف گئے وہاں سے انہوں نے کھدائی کا کام شروع کیا اور اتفاق سے ایسا ہوا کہ کھدائی کے دوران وہاں سے مرے ہوئے ایک گھوڑے کا سر نمودار ہوا اس پر ایلسا نے پھر جونو کو بلایا اور اسے مخاطب کرکے کہا۔ "سنو! جونو اس جگہ بھی کھدائی کے دوران ہمارے ساتھ وہی معاملہ پیش آیا ہے۔ پہلی بار کھدائی کے دوران مرے ہوئے بیل کا سر نمودار ہوا تھا جب کہ دوسری جگہ کھدائی کے دوران مرے ہوئے گھوڑے کا سر نمودار ہوا ہے۔ اب تم دوبارہ بتاؤ کہ ہمیں یہاں سے شہر کی تعمیر کا کام شروع کرنا چاہئے کہ نہیں؟"

جونو پہلے کی طرح پھر زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی انگلیوں سے ریت پر نشانات بناتے ہوئے حساب لگانے لگا، پھر اس کے چہرے پر گہری اور

خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اپنی جگہ پر کھڑا ہوگیا اور ایلسا کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے خوشیوں سے بھرپور آواز میں کہا۔ ”اے ٹائر کی شہزادی! تمہیں مبارک ہو قرطاجنہ شہر کی تعمیر کا کام یہاں سے شروع کرنا انتہائی سودمند اور نفع بخش اور نیک شگون ہوگا، چونکہ یہاں کھدائی کے دوران گھوڑے کا سر نمودار ہوا ہے اور یہ ایک اچھی فال ہے۔ اس لئے کہ گھوڑا جفاکش اور محنت کے ساتھ ساتھ رفتار اور تیزی کی علامت بھی خیال کیا جاتا ہے اور جنگوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا قرطاجنہ شہر کی تعمیر کا کام اگر اس جگہ سے شروع کیا جائے جہاں سے گھوڑے کا سر نمودار ہوا ہے تو جو لوگ اس شہر میں آباد ہوں گے وہ نہ صرف یہ کہ تجارت اور سوداگری کو فروغ دینے والے ہوں گے بلکہ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر پوری دنیا کو اپنے سامنے تسخیر اور فتح کرنے والے ہوں گے۔“

جو نجومی کی گفتگو سن کر ایلسا بے حد خوش ہوئی۔ اس نے اپنے فونیقی ہم وطنوں کو کھدائی کو جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اس طرح افریقہ کے ساحل پر قرطاجنہ شہر کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا۔ نجومی کے فیصلہ دینے کے بعد جب زور شور سے کھدائی کا کام شروع ہوا تو یوناف نے ایلسا کو مخاطب کرکے کہا۔ ”اے ایلسا! اب جب کہ کھدائی کا کام شروع ہوگیا ہے میں سمجھتا ہوں وہ ایک روز یہاں تمہارے ساتھ اور رہوں گا اور پھر میں اپنے کام کو نمٹانے کے لئے اسپارٹا کی طرف روانہ ہوجاؤں گا۔“

ایلسا نے مسکراتے اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور پھر وہ دونوں کھدائی کے کام کی نگرانی کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹرائے کا شہزادہ پاس اسپارٹا کی شہزادی ہیلن کو اغوا کرکے لے گیا، لیکن واردات کے بعد نہ صرف یہ کہ اسپارٹا میں بلکہ یونان کی دیگر ریاستوں کے اندر بھی ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اس طرح کہ ہیلن جب کنواری تھی تو اس کے حسن اور خوبصورتی کی وجہ سے یونان کے سب حکمرانوں اور ریاستوں کے شہزادوں نے اسے شادی کی پیش کش کی تھی اور ساتھ ہی یونان کی ساری ریاستوں کے حکمرانوں کے درمیان یہ بات بھی طے پائی تھی کہ ہیلن کی شادی یونان کے حکمرانوں میں سے جس کے ساتھ طے ہوجائے، پھر کبھی بھی ہیلن یا اس کے شوہر یا ان سے متعلقہ لوگوں کو کوئی خطرہ درپیش ہو تو یونان کی ساری ریاستیں ایک ساتھ اٹھ کھڑی ہوں۔ اسپارٹا کا بادشاہ اور ہیلن کا شوہر مینیلاؤس جب اپنی مہم سے واپس آیا اور اسے خبر ہوئی کہ ٹرائے کا پارس اس کی بیوی کو اسپارٹا سے لے گیا ہے تو اس نے یونان کے سارے حکمرانوں کو قاصد بھجوائے اور ہیلن کے اس اغوا پر ٹرائے کی ریاست سے انتقام لینے کے لئے ان سب کو دعوت دی۔

مینیلاؤس کی اس دعوت پر یونان کے اندر جس نے سب سے پہلے لبیک کہا۔ وہ مینیلاؤس کا بڑا بھائی آگامنن تھا۔ جو یونان کی سب سے بڑی ریاست آرگوس کا حکمران تھا اور یونان کی ساری ریاستوں میں یہ حکمراں سب سے زیادہ طاقت ور اور پر قوت تھا۔ مینیلاؤس کے اس بڑے بھائی آگامنن کی بیوی جس کا نام کلائنٹرا تھا، وہ ہیلن کی بڑی بہن تھی، پس اس آگامنن نے بھی یونان کی ساری ریاستوں کے حکمرانوں کو پیغام پہنچایا کہ وہ اپنے اپنے لشکر کے ساتھ یونان کے جزیرے اتھاکا میں جمع ہوجائیں۔

یونان کی ساری ریاستوں کے حکمرانوں نے مینیلاؤس اور آگامنن کی پکار کا خاطر خواہ جواب دیا اور سارے حکمراں اپنے اپنے لشکروں کے ساتھ اتھاکا نام کے جزیرہ میں جمع ہوگئے اور جمع ہونے والے ان حکمرانوں میں سے تین کا تعلق یونان کے انتہائی اہم اور طاقت ور جنگجوؤں میں شمار کیا جاتا تھا، ان میں سے ایک یولیسس، دوسرا پلامید اور تیسرا اکیس تھا، جب سارے حکمراں اتھاکا نام کے جزیرے میں جمع ہوگئے تو جزیرے کے اندر تاؤس کے مقام پر تاریس دیوتا کا مندر تھا، اس مندر کے کھلے احاطے میں سب جمع ہوجائیں تاکہ ہیلن کا یہ معاملہ طے کیا جائے اور سب کو مل کر ہیلن کے لئے ٹرائے کے خلاف کیا قدم اٹھانا چاہئے۔ یہ مجلس مشاورت شروع بھی نہ ہوئی تھی کہ یوناف وہاں نمودار ہوا وہ مینیلاؤس اور اس کے بڑے بھائی آگامنن کے پاس آیا اور ان دونوں کو مخاطب کرکے اس نے کہا۔ ”اگر میں غلطی پر نہیں تو تم دونوں مینیلاؤس اور آگامنن ہو۔ میں اسپارٹا سے ہوکر آرہا ہوں اور وہاں سے مجھے خبر ملی کہ تم لوگ یونان کے دوسرے حکمرانوں کے ساتھ اتھاکا نام کے جزیرے میں جمع ہو۔ لہٰذا اب میں یہاں تمہارے پاس آیا ہوں اور تمہیں یہ خبر دیتا ہوں کہ ہیلن کی بازیابی کے سلسلے میں، میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔“

○○○○○○○

شرف قمر

۹/ اکتوبر رات ۸ بج کر ۳۹ منٹ سے ۹/ اکتوبر رات ۱۰ بج کر ۲۰ منٹ تک۔ ۶/ نومبر صبح ۶ بج کر ۳۰ منٹ سے ۶/ نومبر صبح ۸ بج کر ۱۱ منٹ تک۔ ۳/ دسمبر دو پہر ۲ بج کر ۱۷ منٹ سے ۳/ دسمبر سہ پہر ۴ بج کر ۲ منٹ تک۔ قمر حالت شرف میں رہے گا۔ مثبت کاموں کے لئے مؤثر ترین اوقات۔ عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوط قمر

۲۴/ اکتوبر صبح ۶ بج کر ۲۹ منٹ سے ۲۴/ اکتوبر صبح ۸ بج کر ۲۱ منٹ تک۔ ۲۰/ نومبر دو پہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ سے ۲۰/ نومبر شام چار بج کر۔ ۱۷/ دسمبر رات ۱۲ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۸/ دسمبر رات ۲ بج کر ۴ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کاموں کے لئے مؤثر ترین اوقات عاملین کو ان اوقات کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ لیکن ناحق کسی کے خلاف کچھ کرنا اور ناجائز طور پر کسی کو ستانا اپنی آخرت کو برباد کرسکتا ہے۔

ہبوط شمس

۱۱/ اکتوبر دو پہر ۳ بج کر ۲۴ منٹ سے ۱۲/ اکتوبر دن ۳ بج کر ۴۰ منٹ تک شمس حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کاموں کے لئے مؤثر اوقات۔

اوج عطارد

۱۱/ نومبر رات ۸ بج کر ۴۲ منٹ سے ۱۲/ نومبر دو پہر ۱۲ بج کر ۱۹ منٹ تک عطارد حالت اوج میں رہے گا۔ ان اوقات میں تعلیم سے متعلق نقوش کارگر ثابت ہوتے ہیں۔

شرف مریخ

یکم/ دسمبر صبح ۸ بج کر ۳۴ منٹ سے ۲/ دسمبر دو پہر ۳ بج کر ۳۸ منٹ تک مریخ حالت شرف میں رہے گا۔ شرف مریخ میں مردانہ طاقت کے اعمال مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

تحویل آفتاب

۲۳/ اکتوبر شام ۵ بج کر ۲۶ منٹ پر آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲/ نومبر دو پہر ۳ بج کر ۷ منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۲/ دسمبر رات ۴ بج کر ۳۲ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا، یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ اپنی خواہشات اور ضروریات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔ انشاء اللہ آپ کی دعائیں قبول ہوں گی۔

منزل شرطین

۷/ اکتوبر دن ۳ بج کر ۳۷ منٹ پر۔
۳/ نومبر رات ۱۲ بج کر ۲۳ منٹ پر۔
یکم/ دسمبر صبح ۶ بج کر ۴۴ منٹ پر۔
قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

رجعت و استقامت

عطارد	۴/ اکتوبر حالت رجعت در عقرب	رات ۸ بج کر ۳۳ منٹ
عطارد	۱۰/ اکتوبر حالت رجعت در برج میزان	رات ۱۰ بج کر ۲۷ منٹ
عطارد	۹/ نومبر حالت استقامت در برج عقرب	صبح ۴ بج کر ۳۵ منٹ
عطارد	۲۸/ نومبر حالت استقامت در برج قوس	صبح ۷ بج کر ۵۵ منٹ
عطارد	۱۷/ دسمبر حالت استقامت در برج جدی	صبح ۹ بج کر ۲۴ منٹ
زہرہ	۲۴/ اکتوبر حالت استقامت در برج عقرب	رات ایک بج کر ۳۱ منٹ
زہرہ	۱۷/ نومبر حالت استقامت در برج قوس	رات بج کر ۳۳ منٹ
زہرہ	۱۰/ دسمبر حالت استقامت در برج جدی	رات ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ
مریخ	۲۶/ اکتوبر حالت استقامت در برج جدی	سہ پہر ۴ بج کر ۱۲ منٹ
مریخ	۵/ دسمبر حالت استقامت در برج دلو	صبح ۵ بج کر ۲۶ منٹ
مشتری	۹/ دسمبر حالت رجعت در برج اسد	رات ۲ بج کر ۱۲ منٹ

☆☆☆☆☆☆

عاملین کی سہولت کے لئے

اکتوبر، نومبر، دسمبر

تثلیث

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۷/اکتوبر	مریخ ومشتری	ابتدا	۶_۳۲
۹/اکتوبر	مریخ ومشتری	مکمل	۲_۱۳
۹/اکتوبر	مریخ ومشتری	خاتمہ	۲۱_۲۵
۴/دسمبر	زہرہ ومشتری	ابتدا	۵_۲۰
۴/دسمبر	زہرہ ومشتری	مکمل	۰۰_۴۱
۵/دسمبر	زہرہ ومشتری	خاتمہ	۱۹_۵۹

تسدیس

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۰/ستمبر	عطارد ومشتری	ابتدا	۲_۵۹
۱۰/ستمبر	شمس وزحل	ابتدا	۱۷_۴۴
۱۰/ستمبر	عطارد ومشتری	مکمل	۰۰_۷
۱۱/ستمبر	شمس وزحل	مکمل	۲۰_۳۳
۱۱/ستمبر	عطارد ومشتری	خاتمہ	۲۱_۳۹
۱۲/ستمبر	شمس وزحل	خاتمہ	۲۳_۲۴
۲۰/ستمبر	زہرہ وزحل	ابتدا	۲۱_۴۷
۲۱/ستمبر	زہرہ وزحل	مکمل	۱۸_۳۳
۲۲/ستمبر	زہرہ وزحل	خاتمہ	۱۵_۲۰
۷/اکتوبر	مریخ ومشتری	ابتدا	۶_۳۲
۹/اکتوبر	مریخ ومشتری	مکمل	۲_۱۳
۹/اکتوبر	شمس ومشتری	ابتدا	۲۳_۵۳
۱۰/اکتوبر	مریخ ومشتری	خاتمہ	۲۱_۲۵
۱۱/اکتوبر	شمس ومشتری	مکمل	۴_۴۷
۱۱/اکتوبر	شمس ومریخ	ابتدا	۱۹_۵۶
۱۲/اکتوبر	شمس ومشتری	خاتمہ	۹_۵۶
۱۳/اکتوبر	زہرہ ومشتری	ابتدا	۱۶_۱۳
۱۴/اکتوبر	زہرہ ومشتری	مکمل	۱۴_۳
۱۴/اکتوبر	زہرہ ومشتری	خاتمہ	۲۳_۵۰
۱۶/اکتوبر	عطارد ومریخ	ابتدا	۱۸_۵۸
۱۷/اکتوبر	عطارد ومریخ	مکمل	۷_۱۹
۱۷/اکتوبر	عطارد ومریخ	خاتمہ	۱۳_۴۹
۱۸/اکتوبر	زہرہ ومریخ	ابتدا	۱۲_۵۸
۲۰/اکتوبر	عطارد ومشتری	ابتدا	۳_۵۹
۲۰/اکتوبر	زہرہ ومریخ	مکمل	۱۰_۴۸
۲۱/اکتوبر	عطارد ومشتری	مکمل	۲_۷
۲۲/اکتوبر	عطارد ومشتری	خاتمہ	۳_۴۴
۲۳/اکتوبر	زہرہ ومریخ	خاتمہ	۸_۵۱
۲۰/نومبر	عطارد ومریخ	ابتدا	۱۴_۲۳
۲۱/نومبر	عطارد ومریخ	مکمل	۱۹_۳۰
۲۳/نومبر	عطارد ومریخ	خاتمہ	۰۰_۴۱
۳۰/نومبر	مریخ وزحل	ابتدا	۱۱_۴۹
یکم/دسمبر	مریخ وزحل	مکمل	۰۰_۳۰
۳/دسمبر	مریخ وزحل	خاتمہ	۱۳_۷

تربیع

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۹/نومبر	زہرہ ومشتری	ابتدا	۵_۳۴
۱۰/نومبر	زہرہ ومشتری	مکمل	۲_۱۱
۱۰/نومبر	زہرہ ومشتری	خاتمہ	۲۲_۴۵
۱۳/نومبر	شمس ومشتری	ابتدا	۶_۴۳
۱۴/نومبر	شمس ومشتری	مکمل	۸_۳۵
۱۵/نومبر	شمس ومشتری	خاتمہ	۱۰_۲۱
۲۲/نومبر	عطارد ومشتری	ابتدا	۱۸_۳۶
۲۳/نومبر	عطارد ومشتری	مکمل	۱۰_۱۳
۲۴/نومبر	عطارد ومشتری	خاتمہ	۱_۴۹

قران

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۶/اکتوبر	شمس وعطارد	ابتدا	۱۵_۱۹
۱۷/اکتوبر	شمس وعطارد	مکمل	۲_۱۰
۱۷/اکتوبر	شمس وعطارد	خاتمہ	۱۳_۲
۱۷/اکتوبر	عطارد وزہرہ	ابتدا	۱۳_۳۸
۱۷/اکتوبر	عطارد وزہرہ	مکمل	۲۳_۲۵
۱۸/اکتوبر	عطارد وزہرہ	خاتمہ	۹_۱۷
۲۱/اکتوبر	شمس وزہرہ	ابتدا	۱۵_۳۶
۲۵/اکتوبر	شمس وزہرہ	مکمل	۱۳_۱
۲۹/اکتوبر	شمس وزہرہ	خاتمہ	۱۰_۵۹
۱۲/نومبر	زہرہ وزحل	ابتدا	۹_۲۴
۱۳/نومبر	زہرہ وزحل	مکمل	۶_۳۲
۱۴/نومبر	زہرہ وزحل	خاتمہ	۳_۴۰
۱۷/نومبر	شمس وزحل	ابتدا	۱۱_۲۱
۱۸/نومبر	شمس وزحل	مکمل	۱۴_۲۰
۱۹/نومبر	شمس وزحل	خاتمہ	۱۷_۱۹
۲۵/نومبر	عطارد وزحل	ابتدا	۱۵_۴۴
۲۶/نومبر	عطارد وزحل	مکمل	۸_۷
۲۷/نومبر	عطارد وزحل	خاتمہ	۰۰_۳۱
۶/دسمبر	شمس وعطارد	ابتدا	۲۰_۸
۸/دسمبر	شمس وعطارد	مکمل	۱۵_۲۱
۱۰/دسمبر	شمس وعطارد	خاتمہ	۱۰_۳۴

☆☆☆☆☆

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۴ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنورالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۴ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہردوستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قِران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۴ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	قمر وعطارد	تسدیس	۱۳-۷
یکم اکتوبر	قمر وزہرہ	تربیع	۱۳-۲۱
۲/۱ اکتوبر	قمر وزحل	تربیع	۱۱-۴۱
۳/۱ اکتوبر	قمر وعطارد	تربیع	۱۷-۱۳
۴/۱ اکتوبر	قمر ومریخ	تسدیس	۱۲-۴۴
۵/۱ اکتوبر	قمر وعطارد	تثلیث	۱۸-۳۶
۶/۱ اکتوبر	قمر ومریخ	تربیع	۱۶-۵
۷/۱ اکتوبر	قمر وزحل	تثلیث	۱-۸
۸/۱ اکتوبر	قمر وزہرہ	مقابلہ	۸-۲۸
۹/۱ اکتوبر	قمر وعطارد	مقابلہ	۱۸-۳۸
۱۰/۱ اکتوبر	قمر ومشتری	تربیع	۲۳-۱۸
۱۱/۱ اکتوبر	شمس ومشتری	تسدیس	۴-۴۷
۱۱/۱ اکتوبر	قمر وزحل	مقابلہ	۶-۱۹
۱۳/۱ اکتوبر	قمر ومشتری	تسدیس	۶-۵
۱۴/۱ اکتوبر	زہرہ ومشتری	تسدیس	۱۴-۳
۱۵/۱ اکتوبر	شمس ومریخ	تسدیس	۱۲-۴۹
۱۶/۱ اکتوبر	قمر وعطارد	تربیع	۴-۵۷
۱۷/۱ اکتوبر	شمس وعطارد	قران	۲-۱۰
۱۸/۱ اکتوبر	قمر ومریخ	تثلیث	۱۶-۴۸
۲۰/۱ اکتوبر	زہرہ ومریخ	تسدیس	۱۰-۴۸
۲۱/۱ اکتوبر	عطارد ومشتری	تسدیس	۲-۲
۲۳/۱ اکتوبر	قمر ومشتری	تسدیس	۶-۱۸
۲۴/۱ اکتوبر	قمر وزہرہ	قران	۲-۴۲
۲۵/۱ اکتوبر	شمس وزہرہ	قران	۱۳-۱
۲۷/۱ اکتوبر	قمر ومشتری	تثلیث	۲۱-۴۸
۲۸/۱ اکتوبر	قمر ومریخ	قران	۱۸-۱۵
۲۹/۱ اکتوبر	قمر وشمس	تسدیس	۰۰-۴۸
۳۰/۱ اکتوبر	قمر وزحل	تسدیس	۸-۳۱
۳۱/۱ اکتوبر	قمر وشمس	تربیع	۸-۱۸
۳۱/۱ اکتوبر	قمر وزہرہ	تربیع	۱۱-۴

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمر ومشتری	مقابلہ	۵-۵۹
یکم نومبر	عطارد ومشتری	تسدیس	۱۸-۱۴
۲ نومبر	قمر وشمس	تثلیث	۱۴-۴۰
۳ نومبر	قمر وزحل	تثلیث	۱۴-۳۵
۴ نومبر	قمر ومریخ	تربیع	۱۱-۲۲
۵ نومبر	قمر ومشتری	تثلیث	۱۱-۳۱
۶ نومبر	قمر ومریخ	تثلیث	۱۷-۹
۷ نومبر	قمر ومشتری	تربیع	۱۵-۲۹
۹ نومبر	قمر ومشتری	تسدیس	۲۱-۵۲
۱۰ نومبر	زہرہ ومشتری	تربیع	۲-۱۱
۱۲ نومبر	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۳-۸
۱۳ نومبر	زہرہ وزحل	قران	۶-۳۲
۱۴ نومبر	شمس ومشتری	تربیع	۸-۳۵
۱۵ نومبر	قمر وزہرہ	تربیع	۸-۲۳
۱۶ نومبر	قمر ومریخ	تثلیث	۲۰×۴۸
۱۷ نومبر	قمر وشمس	تسدیس	۱۴-۵۶
۱۸ نومبر	شمس وزحل	قران	۱۴-۲۰
۱۹ نومبر	قمر ومریخ	تربیع	۱۲-۰۰
۲۱ نومبر	عطارد ومریخ	تسدیس	۱۹-۳۰
۲۲ نومبر	قمر ومشتری	تربیع	۳-۴۸
۲۳ نومبر	عطارد ومشتری	تربیع	۱۰-۱۳
۲۴ نومبر	قمر ومشتری	تثلیث	۸-۴۶
۲۶ نومبر	عطارد وزحل	قران	۸-۷
۲۷ نومبر	قمر وزہرہ	تسدیس	۰۰-۸
۲۸ نومبر	قمر ومشتری	مقابلہ	۱۴-۴۶
۲۸ نومبر	قمر وزحل	تربیع	۲۲-۴۴
۲۹ نومبر	قمر وعطارد	تربیع	۶-۱
۲۹ نومبر	قمر ونیپچون	قران	۱۱-۴۶
۲۹ نومبر	قمر وشمس	تربیع	۱۵-۳۶
۳۰ نومبر	قمر وزہرہ	تربیع	۷-۵۸

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمر ومریخ	تسدیس	۱-۱۱
یکم دسمبر	مریخ وزحل	تسدیس	۰۰-۳۰
۲ دسمبر	قمر ومشتری	تثلیث	۲۱-۴۶
۲ دسمبر	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۶-۴۶
۳ دسمبر	قمر ومریخ	تربیع	۸-۱۲
۵ دسمبر	زہرہ ومشتری	تثلیث	۰۰-۴۱
۵ دسمبر	قمر ومریخ	تثلیث	۱۶-۲۷
۶ دسمبر	قمر وزحل	مقابلہ	۱۶-۱
۷ دسمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۹-۱۸
۸ دسمبر	شمس وعطارد	قران	۱۵-۲۱
۱۰ دسمبر	قمر ومریخ	مقابلہ	۱۸-۳۱
۱۱ دسمبر	قمر وعطارد	تثلیث	۴-۱۰
۱۲ دسمبر	عطارد ومشتری	تثلیث	۱۶-۵۴
۱۳ دسمبر	قمر وزہرہ	تثلیث	۲-۲۱
۱۴ دسمبر	شمس ومشتری	تثلیث	۲۱-۲۶
۱۵ دسمبر	قمر وعطارد	تربیع	۲-۱۷
۱۶ دسمبر	قمر ومریخ	تثلیث	۲-۲۹
۱۷ دسمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۶-۱
۱۸ دسمبر	قمر وزہرہ	تسدیس	۱۴-۲۹
۱۹ دسمبر	قمر ومشتری	تربیع	۱۳-۵۶
۲۰ دسمبر	قمر وزحل	قران	۲-۴۱
۲۱ دسمبر	قمر ومشتری	تثلیث	۱۸-۵
۲۲ دسمبر	قمر وعطارد	قران	۲۱-۵۷
۲۳ دسمبر	قمر وزہرہ	قران	۸-۴۷
۲۴ دسمبر	قمر وزحل	تسدیس	۸-۲۷
۲۵ دسمبر	قمر ومریخ	قران	۱۰-۶
۲۶ دسمبر	قمر وشمس	تسدیس	۱۷-۱۶
۲۷ دسمبر	قمر وعطارد	تسدیس	۱۲-۳۴
۲۹ دسمبر	قمر ومریخ	تسدیس	۲۱-۲۴
۳۱ دسمبر	قمر وشمس	تثلیث	۹-۱۰

قضائے حاجات

حکیم ریاض احمد شہزاد

سابقہ عمل کی طرح اس بار مجرب عمل برائے قضائے حاجت پیش کر رہا ہوں، محنت کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

ایسی خواہش یا ایسی مشکل جو کسی طور حل نہ ہوتی ہو اور پریشانی بڑھتی جارہی ہو اور آپ بے حد مجبور ہوں تو یہ عمل ضرور کریں۔ یاد رہے سخت سے سخت مجبوری کے تحت یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کا مسئلہ حل ہوگا۔ آزمائش شرط ہے۔

طریقہ عمل

آدھی رات یعنی ۳۰۔۱۲ بجے کے بعد اٹھ کر غسل کریں، پاک صاف دھلے ہوئے کپڑے پہنیں، کپڑوں پر خوشبو لگائیں۔ اگربتی جلائیں۔ ہلکی روشنی میں یہ عمل کریں۔ جائے نماز پر بیٹھ کر یہ عمل کریں۔ اول و آخر دورد پاک ۱۰۰ ار مرتبہ اور سورۃ اخلاص بامئوکل ۱۰۰ ار بار پڑھے۔ دوران عمل روزہ بھی رکھیں۔

پہلے دن ۱۰۰ ار بار دوسرے دن ۲۰۰ سو بار تیسرے دن ۳۰۰ رسو بار سورۃ اور درود ابراہیم دونوں پڑھیں۔ بدھ کے دن سے یہ عمل شروع کریں اور جمعہ تک کریں تین دن مکمل ہوجائیں گے۔ منگل کا دن چھوڑ کر یعنی بدھ کی رات کو شروع کریں۔ بہر حال تین دن ضرور عمل کریں۔

اگر کسی کو تین دن میں کامیابی نہ ہو تو آئندہ بدھ کی رات کو پھر عمل کریں اور تین دن تک عمل کریں۔

اگر کسی کو تین دن میں کامیابی نہ ہو تو آئندہ بدھ کی رات کو عمل کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے کوئی میٹھی چیز سامنے رکھ کر ختم دعا پڑھ کر بچوں کو کھلادیں، کامیابی کی دعا کریں۔ تیسری بار کامیابی ضرور ملے گی۔

عمل کا ذکر کسی کے ساتھ نہ کریں۔ منہ مغرب کی طرف رکھیں۔ اگر رجال الغیب سامنے آجائیں تو اس طرف پیٹھ کر لیں اور دوسری جانب منہ کر کے عمل پڑھیں۔

عمل یہ ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم یا احد یا صمد یا ملك عهد الصمد. بسم الله الرحمن الرحيم. قل هو الله احد. اجب يا جبرائيل. الله الصمد. يا اسرافيل لم يلد ولم يولد. اجب يا ميكائيل. ولم يكن له كفوا احد. اجب يا عزرائيل.**

عمل نہایت آسان ہے پھر بھی اگر سمجھنے میں مشکل پیش آئے تو ہاشمی روحانی مرکز سے رابطہ کر کے سمجھ سکتے ہیں۔ کامیابی کے بعد ہاشمی روحانی مرکز کے حق میں دعا خیر ضرور کریں، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مشکلیں حل فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

یرقان پیلیا کی جھاڑ

روزمرہ کی غذا میں بے قاعدگی سے یرقان کی تکلیف بہت زیادہ ہورہی ہے۔ مارچ سے لے کر جولائی تک بہت زیادہ لوگ یرقان کی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دیسی ادویات کا استعمال اور مضر صحت خوراک سے مکمل پرہیز کے ساتھ بہت لوگ یرقان کی جھاڑ کے لئے آتے ہیں۔ مریض کے قد کے برابر کچے سوت کا دھاگہ اس کی گیارہ تہہ لگائی جاتی ہیں۔ پورے پاکستان میں ''بس کھپرا'' کی بوٹی عام مل جاتی ہے انگلی کے پورے کے برابر اکیس ٹکڑے ''بس کھپرا'' کی شاخ کے کاٹ کر بنائیں۔ یہ چھوٹے پتوں والی اور ذرا موٹی جڑ والی بوٹی ہوتی ہے۔ ہر ٹکڑے کے اوپر ایک بار ''الحمد شریف'' اور چار بار ''آیت الکرسی'' پڑھ کر دھاگے سے باندھتے جائیں جب اکیس ٹکڑے پورے ہوجائیں تو مریض کے گلے میں ڈال دیں ان آیات کی برکت سے جوں جوں یہ مرض ختم ہوتا جائے گا تو گلے میں ڈالے ہوئے ہارے کی لمبائی خود بخود بڑھتی رہتی ہے۔ انشاء اللہ چودہ دن کے اندر مکمل صحت ہونے پر یہ دھاگہ والا ہار اتار کر ٹھنڈا کردیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

کاش ہمارے ملک میں بھی مسلم ممالک کی طرح ہاتھ کاٹنے کی سزا ہوتی: جج

چنئی (ایجنسیاں) مدراس ہائی کورٹ کے ایک جج نے کہا ہے کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ ملک میں جعلی کاغذات بنانے والے لوگوں کے ہاتھ کاٹنے کا قانون نہیں ہے۔ جسٹس ایس ویدیناتھن نے ایک معاملے میں فیصلہ دیتے وقت یہ تبصرہ کیا۔ کورٹ نے فرضی کاغذات سے رجسٹری کی گئی پراپرٹی کے دستاویز ریلیز کرنے سے انکار کردیا اور دھوکہ دہی کرنے والے پر ایک لاکھ روپے جرمانہ بھی لگایا ہے۔ جسٹس ویدیناتھن نے کہا کہ اسلامی ممالک میں چھوٹی موٹی چوری جیسے جرائم کے لئے بھی ہاتھ یا انگلیاں کاٹنے جیسی سخت سزائیں ہیں۔ میں نے پڑھا ہے کہ ایران میں ایک ایسی مشین استعمال کی جارہی ہے جو چوروں کی انگلیاں کاٹ دیتی ہیں۔ کورٹ مانتی ہے کہ جعل سازی کے لئے انگلیاں کاٹنے کی ہی سزا دی جانی چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں ایسا کوئی سخت قانون نہیں ہے کہ فرضی کاغذات بنانے والوں کے ہاتھ کاٹ لئے جائیں۔ اگر قانون سخت ہوگا تو لوگ ایسے جرم کرنے کی ہمت نہیں کریں گے۔ اس معاملہ میں سب رجسٹرار آفس کے ملازم مجرموں سے ملے ہوئے تھے اور بے گناہوں کی پراپرٹی لوٹنے کا کام کررہے تھے۔ جسٹس ویدیناتھن نے قرآن وحدیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ نے چوروں پر لعنت کی ہے کیونکہ وہ سماج کا ایک بدعنوان عنصر ہے اور اگر اسے سزا نہ ملے تو وہ بدعنوانی پھیلائے گا اور پورے ملک کو خراب کرے گا۔ جسٹس ویدیناتھن نے کہا کہ اس طرح کے معاملات میں کورٹ بس ایک خاموش تماشائی نہیں رہ سکتا اور ایسے لوگوں کے ساتھ سخت رویے کی ضرورت ہے۔

اسرائیلی جارحیت کی یہودی ربی نے مذمت کی

لندن (ایجنسی) بے گناہ اور نہتے فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی دہشت گردی پر جہاں ہر امن پسند شخص بے چین ہے بعض یہودی بھی اسرائیل کی مجرمانہ حرکت کے خلاف کھل کر میدان میں آرہے ہیں۔ گزشتہ روز لندن میں اسرائیلی سفارت خانہ کے باہر احتجاج میں متعدد یہودیوں نے بھی حصہ لیا۔ ایک ربی نے بینر اٹھایا ہوا تھا جس پر درج تھا کہ یہودی مذہب صیہونی ریاست کو مسترد کرتا ہے اور غزہ کا محاصرہ کرنے اور فلسطین پر قابض ہونے کی مذمت کرتا ہے۔ اسرائیلی جارحیت کے خلاف فلسطین یک جہتی مہم نے عوام سے آن لائن اپیل کی تھی کہ وہ اسرئیل کے خلاف احتجاج میں حصہ لیں۔ اس آن لائن اپیل میں کہا گیا تھا کہ یہ غزہ سے راکٹ داغنے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ فلسطینیوں اور ان کی زندگی کو کنٹرول کرنے کی جنگ ہے۔ اس اپیل میں مزید کہا گیا تھا کہ یہ احتجاج اسرائیل کی اس سوچ کے خلاف ہے کہ وہ مکمل بے شرمی کے ساتھ جرائم کو انجام دے سکتا ہے۔ اس اپیل کے بعد جہاں ہزاروں افراد اسرائیلی غنڈہ گردی کے خلاف احتجاج کے لئے سامنے آئے وہیں بعض یہودی بھی آئے جنھوں نے اسرائیل کی مجرمانہ حرکتوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہودی مذہب صیہونی ریاست کو مسترد کرتا ہے۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں
+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 /عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

ماہنامہ
طلسماتی دنیا
اکتوبر ۲۰۱۴ء
دیوبند
تسخیر موکل سفلی کا سہ روزہ عمل
دعوتِ برھتیہ کے
ایک ایک عمل کی تشرع
RS.25\=
عاظف ہاشمی
دفینے کی معلومات کا طریقہ

کیا اور کہاں

ایک درخواست ایک التجا

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ہماری روحانی تحریک آہستہ آہستہ فروغ پا رہی ہے اور طلسماتی دنیا کے اُجالے بتدریج سارے عالم میں پھیلتے جارہے ہیں، لیکن ابھی تک ہم پوری طرح حالات حاضرہ سے مطمئن نہیں ہیں۔ سفلی عاملین نے اور ان عاملین نے جو عقیدوں پر ضرب کاری کررہے ہیں اور جن کا پیشہ صرف لوٹ مار کرنا ہے انہوں نے اللہ کے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے بندوں کو بہت پریشان کیا ہے، جیبیں بھی کاٹی ہیں، آبروؤں پر بھی حملے کئے ہیں اور عقیدوں کو بھی برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہزاروں واقعات ایسے پیش آچکے ہیں کہ جنہیں سن کر جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے۔

غلط قسم کے عاملین نے اپنی چاندی بنانے کے لئے گھروں میں وہ انتشار پھیلایا ہے کہ جس کو دیکھ کر انسانیت شرمسار ہوجاتی ہے اور جن کا مشاہدہ کرکے ہر وہ انسان جو کچھ بھی شعور رکھتا ہے، بیکل ہوجاتا ہے اور تعویذ گنڈوں ہی سے اسے وحشت ہونے لگتی ہے، کیوں کہ کرنی کرتوت کے سارے چکر ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے کرائے جاتے ہیں اور غلط قسم کے سفلی عاملین اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے اپنے گراہکوں کو خوش رکھنے کے لئے وہ سب کام کرتے ہیں جو شرعاً حرام اور ناجائز ہیں۔ جادو کرنا، جادو کرانا، کسی پر جادو کرنے کے لئے کسی بھی طرح کا تعاون کرنا قطعاً ناجائز اور اللہ کے غضب کو واجب کرنے والا ہے۔ نہ جانے کیسی کیسی حرکتیں عملیات کے نام پر ہورہی ہیں۔ چند ماہ قبل ایک اخبار میں یہ خبر چھپی تھی کہ کسی مسلمان عورت کے اولاد نہیں ہوتی تھی وہ کسی پنڈت کے پاس گئی، وہ پنڈت بازاری قسم کا تھا۔ اس نے اس عورت سے یہ کہا کہ تو قرآن شریف پر بیٹھ کر نہالے، ترے اولاد ہوجائے گی، وہ عاقبت نااندیش عورت قرآن پر بیٹھ کر نہالی۔ چند دنوں کے بعد اس کے شوہر کا ایکسیڈنٹ ہوگیا اور ایک چھت سے گر کر وہ خود بھی ہلاک ہوگئی۔

اس طرح کے غلط پنڈتوں اور سفلی عاملین کی دکانیں اس لئے چل رہی ہیں کہ کامل اور خداترس قسم کے عاملین کی ابھی تک بہت کمی ہے، جس دن یہ کمی پوری ہوجائے گی اس دن غلط اور ناجائز قسم کے سیاہ کارنامے انجام دینے والے عاملین کو اپنا بوریہ بستر باندھنا پڑے گا۔

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ادارہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک آہستہ آہستہ فروغ پارہی ہے اور شہر در شہر اور قریہ در قریہ اللہ سے ڈرنے والے عاملین کی ایک کھیپ تیار ہورہی ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ہاشمی روحانی مرکز کے ساتھ دامے درمے قدمے سخنے جس طرح بھی ممکن ہو تعاون کریں اور ادارے کی پشت پناہی کرکے انسانیت نوازی اور علماء پروری کا ثبوت دیں۔

آپ یقین کریں کہ اُن اداروں کو کمک پہنچانا جو جہالت اور گمراہی کے خلاف ایک انتھک جنگ لڑرہے ہیں اور جو گھر گھر علم وعمل کے دیپ جلانے کی فکر میں ہیں اس دور کا اہم ترین فریضہ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے قارئین اس فریضے سے غفلت نہیں برتیں گے اور ہاشمی روحانی مرکز کو مضبوط کرنے کے لئے اپنا گرانقدر تعاون پیش کریں گے۔ یاد رکھیں کہ یہ روحانی راستہ دین اسلام اور دعوت وتبلیغ کو فروغ دینے کا مؤثر ترین راستہ ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے اور خدا اور خدا کے بندوں کے درمیان کی وہ دیواریں جو شیطان نے کھڑی کی ہیں گر جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

''حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا۔ایک یہ کہ اللہ اوراس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کوسب سے زیادہ ہو،دوسرے یہ کہ صرف اللہ کے لئے کسی سے دوستی رکھے،تیسرے یہ کہ دوبارہ کافر بننا اسے اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔''

اقوال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆زبان کوشکوے سے روک لو،خوش رہو گے۔

☆ گناہ جوان کا بھی اگر چہ بد ہے،لیکن بوڑھے کا بدتر ہے۔

☆ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے،مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

☆بد بخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے لیکن اس کا گناہ نہ مرے۔

☆جس دل پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جان لے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

☆ مصیبت میں صبر کرنا مشکل کام ہے،مگر صبر کے ثواب کو ضائع نہ ہونے دینا مشکل ترین ہے۔

☆ مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے،کیوں کہ کپڑوں کے مستحق وہ ہیں جو زندہ اور برہنہ ہیں۔

کام کی باتیں

☆خوش رہنا چاہتے ہو تو معاف کرنے میں جلدی کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ کبھی تنہا نہ رہو تو دوستوں کی غلطیوں پر درگزر کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ سب تم سے محبت کریں تو غصہ پی لیا کرو اور درود پڑھا کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ سب تمہاری دل سے عزت کریں تو لہجے میں مٹھاس پیدا کرلو۔

☆اللہ کے ہر فیصلے پر مطمئن رہو کیوں کہ اللہ وہ نہیں دیتا جو آپ کو اچھا لگتا ہے،بلکہ وہ دیتا ہے جو آپ کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

☆ ہر ایک کی سنو اور ہر ایک سے سیکھو کیوں کہ ہر کوئی سب کچھ نہیں جانتا لیکن ہر ایک کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ معاشرے پر تمہارا اس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہو سکتا کہ تم خود سنور جاؤ۔

☆ اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے،ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

☆ اگر برائی کو ابتدا میں نہ روکا جائے تو وہ آہستہ آہستہ ضرورت بن جاتی ہے۔

☆ کمزور ترین شخص وہ ہے جو اپنا راز نہ چھپا سکے۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے دل میں اتر کر اس کے دکھ کا اندازہ کر سکے۔

☆ دنیا میں اپنی زندگی اچھی بسر کرنا چاہتے ہو تو لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

☆الفاظ کے پیچھے مت بھاگو بلکہ خیالات تلاش کرو۔

☆جو جنت کی خواہش کرتا ہے وہ بھلائی کی طرف جاتا ہے۔

☆ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆علم ایک ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتا ہے، اسے کوئی چرا نہیں سکتا۔

☆دوسروں کو حقیر سمجھنا بہت آسان اور خود کو حقیر سمجھنا بہت مشکل ہے۔

☆کام کرنے سے تین برائیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ بوریت، گناہ، غربت۔

☆ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

☆ہر کام اپنے بڑوں سے پوچھ کر کرنا چاہئے۔

☆سادگی اور بے تکلفی ایمان کا تقاضہ ہے۔

☆یادیں! حنا کی مانند ہوتی ہیں جو سوکھ جانے کے بعد ہی رنگ لاتی ہیں۔

☆دوستی اور محبت بڑی پیاری چیز ہے، جہاں بھی مل جائیں ایک خوشنما پھول سمجھ کر اٹھالینا مگر اس خیال کے ساتھ کہ اگر یہ کھو بھی جائے تو اس کی خوشبو پاس رہے۔

☆اگر دنیا میں کامیابی کے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو اپنے آپ میں دنیا کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھو۔

☆اگر آپ پھول حاصل کرنا چاہتے ہوں تو آپ کو کانٹوں سے دامن بچانے کا فن سیکھنا ہوگا۔

☆جھوٹ سے بچو کیوں کہ ایک جھوٹ سے بہت سے جھوٹ جنم لیتے ہیں۔

سنہرے اصول

☆زندگی میں جو چاہو حاصل کرلو بس اتنا خیال رکھنا کہ آپ کی منزل کا راستہ کبھی لوگوں کے دلوں کو توڑتے ہوئے نہ گزرے۔

☆کسی بھی وجہ سے گناہ نہ کرنا کیوں کہ وجہ ختم ہوجائے گی لیکن گناہ نہیں اور ہر نیکی کے لئے تکلیف اٹھالیا کرو کیوں کہ تکلیف ختم ہوجائے گی لیکن نیکی نہیں۔

☆اپنے دوست کی عزت کرو اس لئے نہیں کہ وہ تمہارے عیب جانتا ہے اس لئے کہ وہ تمہارے عیبوں سے واقف ہونے کے باوجود تم کو دوست مانتا ہے۔

☆غلطی مان لینا اور گناہ چھوڑنے میں کبھی دیر مت کرو کیوں کہ سفر جتنا طویل ہوتا جائے گا واپسی اتنی ہی دشوار ہوجاتی ہے۔

رہنما باتیں

☆پریشانی حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

☆جتنے تم اللہ پر راضی ہو، اللہ اتنا ہی تم پر راضی ہے۔

☆غصہ ایسا شہر ہے جو مستقبل کو بکرا بنا کر کھا جاتا ہے۔

☆توبہ اگر منظور ہوجائے تو گناہ کی یاد باقی نہیں رہتی۔

☆مذہب علم نہیں عمل ہے۔

☆بدی کا اگر موقعہ ملے اور بدی نہ کریں تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

☆شادی دولت سے نہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے۔

☆دولت عزت نہیں، خوف پیدا کرتی ہے۔

اچھی باتیں

☆خاموشی میں الفاظ سے زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔
☆تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ خاموشی کو اپنی مادری زبان بنالو۔
☆خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے اور بہت سی برائیوں سے بچاتی ہے۔
☆خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔
☆خاموش پانی گہرا ہوتا ہے۔
☆بالعموم خاموشی رضامندی کو ظاہر کرتی ہے۔
☆ایسا وقت بھی آتا ہے جب خاموشی گیت سے زیادہ موسیقی آمیز ہوتی ہے۔

حرام روزی کے نقصانات

☆حرام کی روزی کھانے سے دعا قبول نہیں ہوتی۔
☆انسان کے دل سے نور نکل جاتا ہے۔
☆دوسرا نقصان یہ ہے کہ حرام کھانے سے طبیعت کے اندر سستی اور کاہلی پیدا ہوجاتی ہے، تیسرا نقصان یہ ہے کہ دل میں برے برے جذبات اور خیالات پیدا ہوتے ہیں، چوتھا نقصان یہ ہے کہ نیک کام کی طرف سے انسان کی طبیعت ہٹ جاتی ہے۔

انمول موتی

☆غصہ انسان کو بہت سی باتوں سے غافل رکھتا ہے۔
☆کسی ایسی خواہش کے پیچھے بھاگنا فضول ہے جس کے نہ پورا ہونے کا گمان ہو۔
☆سفر میں یقین کو ہم سفر بنالیا جائے تو منزل مل ہی جاتی ہے۔
☆اعتبار دلانے کی کوشش بھی اعتبار نہیں دلاسکتی جب تک آپ خود قابل اعتبار نہ ہوں۔
☆کل اور آج میں فرق کا ذمہ دار انسان خود ہے۔
☆اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کا ثبوت ہے۔
☆ایک سوال اپنے حل کے لئے ایک سے زیادہ کلیے رکھتا ہے، مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر سوال کے لئے ایک کلیہ درست ثابت ہو۔
☆انسان کے چند الفاظ اسے دوسروں کی نظروں سے گرادیتے ہیں اور چند دلوں پر راج کرواتے ہیں۔
☆کسی کو معاف کرنا جتنا مشکل ہے، اتنا سکون بخش بھی ہے۔

گناہ

☆جس گناہ سے عمر کم ہوتی ہے وہ ماں سے بدسلوکی ہے۔
☆جس گناہ سے انسان پر لعنت ہوتی ہے وہ جھوٹ ہے۔
☆جس گناہ سے دنیا میں ہی پکڑ ہوتی ہے وہ ظلم ہے۔
☆جس گناہ سے رزق تنگ ہوتا ہے وہ زنا ہے۔
☆جس گناہ سے پوری انسانیت تباہ ہوتی ہے، وہ قتل ہے۔
☆جس گناہ سے نعمتیں چھن جاتی ہیں وہ تکبر ہے۔
☆جس گناہ سے دعائیں قبول نہیں ہوتی وہ حرام خوری ہے۔
☆جس گناہ سے جنت حرام ہوجاتی ہے وہ شرک ہے۔

دعا

☆ایک شخص نے زندگی میں پہلی مرتبہ روزہ رکھا، دن بڑی مشکل سے گزرا، شام کو جب افطار کا وقت ہونے لگا تو مولوی صاحب نے کہا۔ ''آج رمضان المبارک کا پہلا روزہ ہے، آپ جو دعا مانگیں گے قبول ہوگی۔'' وہ شخص فوراً بولا۔ ''مولوی صاحب دعا کیجئے، کل عید ہو۔''

آپ بھی جانئے کہ اکثر مرد..........!

☆لمبے قد والے ۹۸ فی صد مرد ذہین ہوتے ہیں۔
☆بھاری جسم اور چھوٹے قد والے ۹۹ فی صد سست اور کاہل ہوتے ہیں۔
☆کشادہ چہرے اور گندمی رنگت والے ۸۰ فی صد کی سوچ وسیع ہوتی ہے۔
☆گول چہرے اور چھوٹے کانوں والے ۹۸ فی صد بے وقوف ہوتے ہیں۔
☆لمبا چہرہ اور چھوٹے سر والے کی ۹۵ فی صد سوچ محدود ہوتی ہے۔

اللہ کا مقرب خاص کیسے بنتے ہیں؟

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنا تزکیہ نفس کرنے کی غرض سے آپؐ رسالت مآبؐ سے چند سوالات کیے جس کے آپؐ نے سیر حاصل جوابات عطا کیے۔

☆ وہ شخص بولا۔ ''میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کسی پر بے جا غصہ نہ کر، اللہ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔''

☆ ''میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے اپنے آپ کو بچا، مستجاب الدعوات بن جائے گا۔''

☆ ''میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو قیامت کے دن سب کے سامنے رسوا نہ کرے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اپنی پاک دامنی کا خیال رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو رسوا نہیں کرے گا۔''

☆ ''میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے عیب چھپائے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تو اپنے بھائیوں کے عیب چھپا، اللہ تیرے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا۔''

☆ ''میری غلطیاں کیسے معاف ہوں گی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''خوف خدا سے تضرع وگریہ سے عاجزی وانکساری کرنے سے اور بیماریوں کی تکالیف پر صبر کرنے سے۔''

پروردگار سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنا اپنا تزکیہ نفس کرنے کی توفیق اور مہلت عطا ہو۔

کامیاب

ایک شخص نے بس میں بیٹھے ہوئے مایوس اور افسردہ شخص کو دیکھ کر باتوں میں کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ جیسے آپ نے زندگی میں عشق کیا اور ناکام ہو گئے۔''

وہ شخص جھلا کر بولا۔ ''میں نے زندگی میں ایک ہی بار عشق کیا تھا اور وہ بھی بدقسمتی سے کامیاب ہو گیا ہے۔''

فرق

عزت نفس اور انا میں وہی فرق ہے جو فخر اور غرور میں ہوتا ہے۔ عزت نفس اور فخر کہتا ہے کہ ''میں بھی ہوں'' لیکن غرور اور انا کہتی ہے کہ صرف میں ہی ہوں'' اور محبت اس باریک فرق کو ناپنے کا پیمانہ ہے۔

منتخب اشعار

اس کے دشمن ہیں بہت آدمی اچھا ہوگا
وہ بھی میری طرح شہر میں تنہا ہوگا

☆

آدمی وہ ہے جو انجام نہ بھولے اپنا
قبر کی فکر ہو تعمیر مکاں سے پہلے

☆

میرے سوال کو کیسے سکون حاصل ہو
ترا جواب ہمیشہ اگر مگر میں رہا

☆

غیر ہے کون کون اپنا ہے
مشکلوں کی گھڑی بتاتی ہے

☆

زندگی نے سکھایا ہے ہم کو یہی
کوئی اپنا نہیں ہے خدا کے سوا

☆

یاد کرکے روئے زمانہ تمہیں
کرسکوں تو کرو یوں بسر زندگی

سکون

ڈاکٹر: آپ کے شوہر کو مکمل سکون کی ضرورت ہے۔ یہ نیند کی گولیاں ہیں۔

بیوی: یہ میں انہیں کس وقت دوں؟'

ڈاکٹر: یہ آپ نے کھانی ہیں......

☆☆☆☆☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے کبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے،یہ چاندی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے،جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے،ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا،اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے،یہ اللہ کی ایک نعمت ہے۔اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے،دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

سورۂ نباء کی ایک آیت ہے۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا وردر کھنے والے کی نیند کبھی اچاٹ نہیں ہوتی۔ حالات کیسے بھی ہوں، لیکن اس آیت کا وردر کھنے والا چین وآرام کی نیند سوتا ہے۔ کسی بیماری کی وجہ سے یا دماغ کی خشکی کی وجہ سے یا کسی ٹینشن کی وجہ سے اگر کسی کی نیند اڑگئی ہو تو رات کو سونے سے پہلے اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں، انشاء اللہ اسی وقت یا چند منٹ بعد نیند آجائے گی۔

اس آیت کا نقش بے خوابی کے مرض سے نجات دلانے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور اس نقش کی برکت سے نیند کی دولت عطا ہو جاتی ہے اور بے خوابی کی مضر بیماری سے انسان نجات حاصل کرلیتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، ش، م، ف، یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دینا چاہئے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۰	۹۵۴	۹۵۱	۹۴۸
۹۵۲	۹۴۷	۹۴۱	۹۵۳
۹۴۶	۹۴۹	۹۵۶	۹۴۲
۹۵۵	۹۴۳	۹۴۵	۹۵۰

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًاوالْجِبَالَ اَوْتَادًا	وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا	وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا	وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا
۷۸۱	۳۵۴	۱۷۹۴	۸۶۴
۳۵۳	۷۷۸	۸۶۷	۱۷۹۵
۸۶۶	۱۷۹۶	۳۵۲	۷۷۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۸	۱۲۶۰	۱۲۶۵
۱۲۶۲	۱۲۶۴	۱۲۶۷
۱۲۶۳	۱۲۶۹	۱۲۶۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل دوزانو ہو کر نقش لکھے اور اپنا رخ جانب مغرب کرلے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۳	۹۴۹	۹۴۷	۹۵۴
۹۵۵	۹۴۶	۹۵۲	۹۴۰
۹۵۰	۹۴۲	۹۵۳	۹۴۸
۹۴۵	۹۵۶	۹۴۱	۹۵۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۱	۱۲۶۷	۱۲۶۵
۱۲۶۹	۱۲۶۴	۱۲۶۰
۱۲۶۳	۱۲۶۲	۱۲۶۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۴	۹۴۰	۹۴۸	۹۵۱
۹۴۷	۹۵۲	۹۵۳	۹۴۱
۹۴۹	۹۴۶	۹۴۲	۹۵۶
۹۴۳	۹۵۵	۹۵۰	۹۴۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۵	۱۲۶۷	۱۲۶۱
۱۲۶۰	۱۲۶۴	۱۲۶۹
۱۲۶۸	۱۲۶۲	۱۲۶۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۰	۹۴۵	۹۴۳	۹۵۵
۹۴۲	۹۵۶	۹۴۹	۹۴۶
۹۵۳	۹۴۱	۹۴۷	۹۵۲
۹۴۸	۹۵۱	۹۵۴	۹۴۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۳	۱۲۶۹	۱۲۶۱
۱۲۶۲	۱۲۶۴	۱۲۶۷
۱۲۶۸	۱۲۶۰	۱۲۶۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

یہ آیت سورۂ نباء کی تھی۔سورۂ نباء قرآن حکیم کی ایک خاص سورت ہے۔اس سورت کا عامل لوگوں کی نظروں میں ہمیشہ باوقار رہتا ہے، لیکن عامل کو اس سورت کا ایک عمل کر لینا چاہئے۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ مثبت مہینوں میں سے کسی ایک مہینے میں دس دن کا اعتکاف کیا جائے۔یہ اعتکاف گھر کے کسی کمرے میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ان دنوں میں روزے بھی رکھے جائیں اور پرہیز جلالی کیا جائے اور نماز فجر کے بعد سے ظہر تک اس سورت کو ۴۱ مرتبہ پڑھا جائے۔ظہر کے بعد سے عصر تک اس آیت کو لاتعداد مرتبہ پڑھا جائے۔

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

اگر سورۂ نباء کا نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے تو اس عمل میں مزید تاثیر پیدا ہوجاتی ہے اور عامل کی مقبولیت عوام وخواص کی نظروں میں زبردست ہوجاتی ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۱۵۶	۱۳۱۷۰	۱۳۱۶۷	۱۳۱۶۳
۱۳۱۶۸	۱۳۱۶۲	۱۳۱۵۷	۱۳۱۶۹
۱۳۱۶۱	۱۳۱۶۵	۱۳۱۷۲	۱۳۱۵۸
۱۳۱۷۱	۱۳۱۵۹	۱۳۱۶۰	۱۳۱۶۶

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ۝ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بے ہوش ہوگیا تو اس کی پیشانی پر یہ آیات لکھ دی جائیں تو اس کو ہوش آجاتا ہے۔

ان آیات کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اگر دماغی مریض کو پلادیا جائے تو اس کو شفا نصیب ہوتی ہے۔

اس آیت کے ورد سے دماغی قوت حاصل ہوتی ہے۔ ٹینشن اور ڈپریشن سے نجات ملتی ہے اور دماغ پرسکون رہتا ہے۔

ان آیات کا نقش دماغی امراض میں ٹینشن اور ڈپریشن سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور بار بار کی غشی اور بے ہوشی سے انسان کی حفاظت رہتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۲۳۳	۱۲۴۷	۱۲۴۳	۱۲۴۰
۱۲۴۴	۱۳۳۹	۱۲۳۴	۱۲۴۶
۱۲۳۸	۱۲۴۱	۱۲۴۹	۱۲۳۵
۱۲۴۵	۱۲۳۶	۱۲۳۷	۱۲۴۲

ان آیات کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ	لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ	فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ	لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً
۱۰۴۵	۱۷۴۲	۹۶۵	۱۲۱۱
۱۷۴۱	۱۰۴۲	۱۲۱۴	۹۶۶
۱۲۱۳	۹۶۷	۱۷۴۰	۱۰۴۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۵۰	۱۶۵۵
۱۶۵۲	۱۶۵۴	۱۶۵۷
۱۶۵۳	۱۶۵۹	۱۶۵۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۲۴۷	۱۲۳۹	۱۲۴۱	۱۲۳۶
۱۲۳۳	۱۳۴۴	۱۲۳۸	۱۲۴۸
۱۲۴۰	۱۲۴۶	۱۲۳۵	۱۲۴۲
۱۲۴۳	۱۲۳۴	۱۲۴۹	۱۲۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۵	۱۶۵۷	۱۶۵۱
۱۶۵۰	۱۶۵۴	۱۶۵۹
۱۶۵۸	۱۶۵۲	۱۶۵۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴۷	۱۲۳۳	۱۲۴۰	۱۲۴۳
۱۲۳۹	۱۲۴۴	۱۲۴۶	۱۲۳۴
۱۲۴۱	۱۲۳۸	۱۲۳۵	۱۲۴۹
۱۲۳۶	۱۲۴۸	۱۲۴۲	۱۲۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۵	۱۶۵۷	۱۶۵۱
۱۶۵۰	۱۶۵۴	۱۶۵۹
۱۶۵۸	۱۶۵۲	۱۶۵۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴۲	۱۲۳۷	۱۲۳۶	۱۲۳۸
۱۲۳۵	۱۲۴۹	۱۲۴۱	۱۲۴۸
۱۲۴۶	۱۲۳۴	۱۲۳۹	۱۲۴۴
۱۲۴۰	۱۲۴۳	۱۲۴۷	۱۲۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۳	۱۶۵۹	۱۶۵۱
۱۶۵۲	۱۶۵۴	۱۶۵۷
۱۶۵۸	۱۶۵۰	۱۶۵۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیات کو ۱۰۰ مرتبہ ان پر دم کردیں تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ (باقی آئندہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق دیدار

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت اویس قرنیؓ کو حضور ﷺ کے دیدار کا شوق اس قدر پیدا ہوا کہ انہوں نے مدینہ آنے کا ارادہ کیا ادھر آنحضرت ﷺ کو کسی غزوہ میں شرکت کے لئے مدینہ سے باہر جانا پڑا لیکن آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ میرے جانے کے بعد شاید کوئی مہمان آئے، اگر وہ یہاں آئے تو اس کی خوب خاطر مدارات کی جائے اور ہر طرح سے خیال رکھا جائے کیونکہ وہ بڑا ہی پارسا انسان ہے اور میرے آنے تک اس کو روکنے کی کوشش کی جائے اور اگر وہ نہ رکنا چاہے تو اس کو مجبور نہ کیا جائے مگر اس کی شکل وصورت یاد رکھ لی جائے۔ یہ ہدایت دے کر رسالت مآب ﷺ خود تو غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئے۔ بعد میں حضرت خوجہ اویس قرنیؓ مدینہ تشریف لے آئے مگر ان کو جب پتہ چلا کہ حضور ﷺ اس وقت مدینہ میں نہیں تو انہیں نے اسی وقت واپسی کا قصد کیا۔ ان کو روکنے کی بڑی کوشش کی گئی مگر وہ نہ رکے اور نہ ہی کسی قسم کی خاطر کروائی اور واپس لوٹ گئے، جب نبی کریم ﷺ واپس مدینہ تشریف لائے تو آتے ہی انہیں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا، کیا کوئی مہمان آیا تھا؟ ام المومنینؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ ایک شخص جو کہ یمن سے آیا تھا، اس کی شکل وصورت چرواہوں جیسی تھی۔ آپ کو نہ پاکر وہ ایک لمحہ بھی یہاں نہیں ٹھہرا اور چلا گیا۔ حضور ﷺ! بولے: عائشہ پتہ ہے وہ کون تھا؟ عرض کی حضور ﷺ! میں بالکل نہیں جانتی۔ فرمایا وہ اویس قرنیؓ تھا جو میرے دیدار کے لئے یہاں آیا تھا اور دیدار کی حسرت دل ہی میں لے کر واپس چلا گیا اور وہ ٹھہر بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کی والدہ جو کہ بوڑھی اور آنکھوں سے معذور ہیں اس کی نگہداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ جس کو صرف ذکر الٰہی سے غرض ہے اور وہ کسی چیز سے نہ مرعوب ہے نہ متاثر۔ اویس قرنیؓ میرا عاشق ہے اور اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے جب یہ باتیں سنیں تو ان کو حضرت خوجہ اویس قرنیؓ کے مقام پر رشک آنے لگا اور فرمانے لگیں، اے خدا کے حبیب ﷺ! وہ شخص واقعی کس قدر عظیم ہوگا۔ جس کے زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت کی تعریف خدا اور اس کا حبیب ﷺ کریں۔

حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ
اور حضرت ویس قرنی رضی اللہ عنہ

مشہور تابع حضرت ہرم بن حیان عبدی خیر التابعین حضرت خواجہ اویس قرنیؓ سے اپنی پرتاثیر ملاقات کا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ خواجہ اویس قرنیؓ کوفہ میں مقیم تھے۔ میں نے آپ کی تعریف سنی۔ ملاقات کا شوق غالب ہوا اور میں ان کی زیارت کے لئے کوفہ پہنچا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ دریائے فرات پر ملیں گے۔ میں فرات کے کنارہ پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا، دوپہر کا وقت وضو کررہا تھا اور کپڑے دھورہا تھا۔ میں اویسؓ کے اوصاف سن چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا ان کا جسم فربہ اور رنگ گندمی تھا۔ سرمہ لگا ہوا تھا۔ اور ڈھاڑی گھنی تھی بدن پر بہت بال تھے چہرہ بہت بڑا اور مہیب تھا۔ صوف کا پاجامہ پہنے ہوئے تھے، صوف ہی کی ایک چادر جسم پر تھی میں نے قریب پہنچ کر سلام کیا۔ انہیں نے جواب دیا اور میری طرف دیکھ کہا اللہ تمہیں سلامت رکھے پھر میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن آپ نے مصافحہ کرنے سے گریز کیا اور اپنے پہلے والے جملے دہرائے کہ اللہ تمہیں سلامت رکھے۔ مجھے ان کی حالت پر بڑا ترس آیا اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ جب میں نے رقت بھرے لہجہ میں کہا کہ اویسؓ! خدا تم پر رحمت کرے اور تمہاری مغفرت فرمائے، تو وہ بھی رونے لگے اور مجھے مخاطب ہوکر فرمایا۔ ہرم بن حیان! خدا تم پر رحم کرے میرے بھائی! تمہارا کیا حال ہے؟ تمہیں میرا نام و پتہ کس نے بتایا۔ میں نے عرض کیا خدا نے۔ مگر اے اویس! یہ تو بتاؤ کہ تمہیں میرا اور میرے باپ کا نام کیسے معلوم ہوا اس سے پہلے نہ میں نے تمہیں دیکھا اور نہ تم نے مجھے۔

حضرت اویس قرنیؓ نے جواب دیا فی العلیم الخبیر۔

تمہارا نام اس نے مجھے بتایا ہے جس کے علم وخبر سے کوئی چیز باہر نہیں۔ میری روح نے تمہاری روح کی طرف توجہ کی اور میری اور میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ مومنین کی روحین ایک دوسرے کو پہچان لیتی ہیں۔ خواہ صاحب ارواح کا ایک دوسرے سے کوئی تعارف نہ ہو اور وہ کبھی ایک دوسرے سے ملے نہ ہوں۔

میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث مبارک سنایئے تاکہ میں اسے یاد کرلوں۔

حضرت اویس قرنیؓ نے فرمایا میں نے سرکار دوعالم ﷺ کی شرف صحبت حاصل نہیں کی البتہ حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اور تم لوگوں کی طرح ان کی زبان سے میں نے بھی حضور ﷺ کی احادیث سنی ہیں لیکن میں اپنے اوپر یہ دروازہ کھول کر محدث، مفتی اور قاضی کہلانا پسند نہیں کرتا۔ مجھے خود اپنے نفس کے بہت سے کام ہیں یہ کہہ کر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر رونے لگے۔

میں نے درخوست کی کہ قرآن حکیم ہی کی کچھ آیات سنا دیجئے۔ میرا دل میں آپ کی زبان سے قرآن سننے کا بے حد اشتیاق ہے۔ میری آپ سے محبت اور عقیدت خدا کے لئے ہے۔ میرے لئے دعاء فرمایئے اور کچھ وصیتیں کیجئے جن کو میں حرز جان بنا کر رکھوں۔

میری درخواست سن کر اویسؓ نے اعوذ باللہ من الشطان الرجیم پڑھا اور چیخ مار کر رونے لگے۔ پھر فرمایا میرے رب کا ذکر بلند ہے اس کا قول سب سے سچا ہے اس کا کلام سب سے اچھا ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ان آیات کی تلاوت کی۔

ترجمہ: یہ کتاب جو واضح ہے ہم نے اس کو مبارک رات میں اتارا ہم لوگوں کو ڈرانے والے ہیں۔

پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے۔ ہوش میں آئے تو فرمایا ہرم بن حیان تمہارا باپ مرگیا۔ عنقریب تم کو بھی مرنا ہے۔ کیا خبر جنت میں جائے یا دوزخ میں۔ ابن حیان! آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام فوت ہوگئے۔ ابن حیان! موسیٰ نجی الرحمن علیہ السلام فوت ہوگئے۔ ابن حیان! ابوبکر خلیفہ المسلمین فوت ہوگئے ابن حیان! میرے بھائی عمر بن خطاب فوت ہوگئے۔ یہ کہہ کر واعمراہ کا نعرہ لگایا اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ حضرت عمر فاروقؓ اس وقت تک زندہ تھے اس لئے میں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے۔ عمر بن خطابؓ تو ابھی فوت نہیں ہوئے۔ فرمایا جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تم اس کو سمجھو تو خود جان جاؤ گے۔ میں اور تم بھی مردہ ہیں۔ ہونے والی بات ہو چکی۔

اس کے بعد حضرت اویس قرنیؓ نے سرکار دوعالم ﷺ پر درود بھیجا۔ پھر کچھ اور دعائیں پڑھیں اور فرمایا ہرم بن حیان! میری وصیت یہ ہے کہ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ صلحائے امت کی صحبت اختیار کرو اور نبی کریم ﷺ پر ہمیشہ درود وسلام بھیجتے رہو۔ میں نے اپنی اور تمہاری موت کی خبر دی۔ آئندہ کسی ساعت موت سے غافل نہ رہنا۔ واپس جا کر اپنی قوم کو بھی نصیحت کرنا اور ڈرانا۔ خبردار! جماعت کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا ورنہ بے دین ہوجاؤ گے اور قیامت میں آتش دوزخ کا ایندھن بننا پڑیگا۔

پھر انہوں نے دعا کی، الٰہی! یہ شخص کہتا ہے کہ اس کو تیرے لئے مجھ سے محبت ہے اور اس نے تیرے لئے ہی میرے سے ملاقات کی اس لئے خدا اسے مجھے توفیق دے کہ میں جنت میں اس کا چہرہ پہچان جاؤں اور دارالسلام میں میری اس کی ملاقات ہو۔ وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رہے اس کو اپنے حفظ وامان میں رکھنا اس کو قناعت عطا کر اس کو اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنا اور اس کو جزائے خیر دے۔

دعاء کے بعد اویس قرنیؓ نے مجھ سے فرمایا اے ہرم بن حیان اب میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں آج کے بعد میں تم کو نہ دیکھوں گا مجھے شہرت پسند نہیں ہے۔ گوشہ خلوت ہی میرا رفیق ہے۔ آئندہ مجھے تلاش کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ مجھے ڈھونڈنے میں تم کامیاب نہیں ہوگے۔ میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا اور تم مجھے یاد رکھنا۔ میرے لئے دعائے خیر کرتے رہنا۔ اچھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہ کہہ کر وہ ایک سمت کو چلے گئے۔ اس کے بعد میں نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن کسی سے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ البتہ کوئی ہفتہ ایسا نہیں جس میں ان کو ایک دوبار میں خواب میں نہ دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اویس قرنیؓ کی مغفرت فرمائے (کشف المحجوب)

زبان، شخصیت کی ترجمان ہے

انسان کی زبان اس کی شخصیت کی ترجمانی کرتی ہے اس الفاظ سے اندر کا انسان پہچانا جاتا ہے۔ اس لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حقیقی مومن طعنے دینے والا، لعنت بھیجنے والا، فحش اور بدگوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

(ترمذی شریف باب ماجاء فی اللعنۃ، جلد۲، صفحہ ۱۸)

☆☆☆☆☆☆☆☆

کمالات جفر (اوج عطارد)

از حکیم سرفراز احمد زاہد (ملتان)

عطارد برج میں سفر کرتا ہوا جب برجِ سنبلہ کے ۱۵ر درجہ پر پہنچا ہے تو اسے شرف حاصل ہوتا ہے۔ یہ وقت ہر سال ایک دفعہ ضرور آتا ہے، یہ ستارہ انسان کی زندگی میں کامیابیوں کے لئے اسباب ووسائل پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بار بار دعا کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ اے انسان تو مانگ میں قبول کروں گا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ دعا کے اوقات میں اختلاف بھی رکھا ہے اور یہ بھی ارشاد ربانی ہے کہ وسیلہ پکڑو اور جہاد (کوشش) کرو اس سے ظاہر ہوا جب تک سلیقہ نہ ہوگا تو اس امر تک رسائی حاصل ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔ اہل اللہ اس ذات پاک کی خشنودی کے لئے وسیلہ پکڑتے ہیں۔ اسی طرح جب کوئی مجبور انسان (بندہ) کسی وسیلہ سے فریاد کرتا ہے تو مالک کائنات ایسے اسباب پیدا فرمادیتا ہے کہ بندہ خود حیران رہ جاتا ہے۔

ستارہ عطارد بھی انسانی زندگی میں روحانی امداد واسباب اور وسائل پیدا کرتا ہے۔ یہ وقت ہر سال خوش نصیب لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہر سال اس موضوع پر مضامین لکھے جاتے ہیں۔ اور مختلف مسائل کے حل کے لیئے اعمال بھی دیئے جاتے ہیں۔ عطارد علوم حکمیہ سے منسوب ہے۔ اس دوران تین قسم کے کام لئے جاسکتے ہیں۔

اوّل۔ تسخیر ارباب قلم، قوی الحافظہ ہونے، علمی علوم میں مباحثہ میں برتری حاصل کرنے، حصول علم وکامیابی امتحان اور کند ذہنی دور کرنے کے لئے مدد حاصل کرتے ہیں۔

دوم۔ پیچیدہ امراض کو دور کرنے مثلاً مالیخولیا، جنون، مرگی، اور فاتر العقل انسانوں کی شفاء کے لئے عمل تیار کر سکتے ہیں۔ یہ وہ امراض ہیں جن کا طبی دنیا میں علاج بہت مشکل ہے اور طویل ترین ہے مگر لوح عطارد کی برکت سے تمام ذہنی ودماغی امراض اور خرابیوں کو یقینی طور پر دور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے بچے جو خواب اور بیداری کی حالت میں ڈرتے ہیں روتے ہیں ان کے لئے بھی اس وقت میں عجیب انفع طلسم تیار ہوسکتے ہیں۔ اس طلسم کی برکت سے انشاء اللہ ۲۸ر دنوں میں مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔

سوم۔ تسخیر افسران، حصول ملازمت، ناراضگی حکام اور معزولی سے دوبارہ بحال ہونے کے لئے عمل تیار کریں۔ ان عملیات حروف صوامت کی شمولیت بہت سودمند ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مظلوم کسی ظالم کے ہاتھوں بے عزت ہورہا ہو یا کوئی ملازم اپنے افسر کے عتاب کا شکار ہو چکا ہو یا والد ہو اور وہ کسی صورت معاف کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور ملازمت جانے کا بھی خطرہ ہو تو ایسے افسر یا ظالم کے ظلم سے بچاؤ کے لئے ضرور اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہاں ٹرانسپورٹ سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے یہ وقت ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اگر کوئی گاڑی ویگن ٹرک یا جو بھی چیز ہو سڑک پر آتے ہی حادثات کا شکار ہوجاتی ہو بار بار پرزے ٹوٹ کر نقصان ہو رہا ہو۔ اور ہر وقت ورکشاپ والوں کی مہمان بنی رہے تو ایسے لوگوں تو ایسے لوگ لوح عطارد چاندی پر بنوا کر گاڑی میں لٹکائیں انشاء اللہ اس لوح مبارکہ کی برکت سے دوبارہ نقصان نہ ہوگا۔ اور گاڑی ہمیشہ سڑک پر رواں دواں رہے گی۔

اس سال یہ خاص وقت ۱۱ر نومبر رات ۸ بج کر ۴۲ منٹ سے ۱۲ر نومبر رات ۱۲ بج کر ۱۹ منٹ تک رہے گا۔ اسی دوران دو ساعت عطارد ملیں گی۔ ایک تو صبح شروع وقت کے مطابق ہوگی دوسری نماز مغرب کے نزدیک ہوگی۔ اپنے یہاں بھارت کے وقت کے حساب سے درست وقت معلوم کرسکتے ہیں۔ دو ساعتیں اچھی ہیں۔ انشاء اللہ جو بھی عمل تیار کریں گے اس کی برکت واثرات بے انتہا ہونگے۔ تمام کام سونا چاندی کی مخلوط دھات یا صبت وسکہ پر کریں۔ اس وقت کی مناسبت سے ایک عمل بحالی ملازمت دے رہا ہوں، یاد رہے کہ اس موقع پر طلباء کے لئے ہر امتحان

میں کامیابی کے لئے خصوصی الواح تیار ہوتی ہیں۔میرا تجربہ ہے کہ اس لوح کی برکت سے طالبعلم کا ذہن بہت طاقت ور ہو جاتا ہے اور ہر امتحان میں اعلا نمبروں سے کامیاب ہوتا ہے۔

اس دفعہ حصول ملازمت یا ترقی یا بیرون ملک ملازمت کے لئے خصوصی نقش تیار کیا جاسکتا ہے۔اس مقصد کے لئے آیت مبارکہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن. کی روحانیت سے مدد لیں گے،اس آیت پاک کے اعداد ۲۲۴۱ رہیں۔اس کا مؤکل امرغائیل ہے۔ہم عام نقش مربع کی بجائے نقش ذوالکتابت تیار کریں گے۔عام نقوش کی نسبت نقش ذوالکتابت زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔کیونکہ اس کے اوپری چاروں خانوں میں مقصد آجاتا ہے۔آج کل لوگ بیرون ملک ویزہ کے حصول یا امریکہ لاٹری سسٹم کے لئے بہت کوشاں ہیں۔یہ عمل ان لوگوں کے لئے ایک مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ایک بات یاد رکھیں کہ علم جفر جاننے والا ایک عمل کو کئی طریقوں سے تیار کرسکتا ہے۔اس طرح اس عمل کو بھی تین طریقوں سے تیار کیا جاسکتا ہے جو بہت ہی پراثر ہیں اس کو مثال سے سمجھاتا ہوں۔

۱	نام طالب مع والدہ	غلام دستگیر بن حشمت جہان،	۲۵۷۲
۲	ملک سعودی عرب	ملازمت۔	۱۵۳۵
۳	آیت مبارکہ	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ .	۴۶۷
۴	آیت مبارکہ	ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن.	۱۷۷۴
	میزان		۵۸۴۳

چال نقش

۱	۶	۱۱	۱۶
۱۲	۱۵	۲	۵
۱۴	۹	۸	۳
۷	۴	۱۳	۱۰

خانہ نمبر میں طالب کا نام مع والدہ لکھا ہے۔اس کے اعداد ۲۵۷۲ رہیں۔پہلے خانہ میں کیونکہ نام آئے گا اس لئے عدد نہیں لکھیں گے۔باقی خانے ترتیب سے پر کیئے جائیں گے۔اسی حساب سے تمام نقش پر کریں۔ہر طرف سے میزان برابر آنا چاہئے۔نقش گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں اور ساتھ اسی آیت مبارکہ کا ورد کریں۔انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ ۹۰ روز میں مقصد حاصل ہوگا۔

غلام دستگیر بنت حشمت جہا	ملک سعودی عرب ملازمت	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ	ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن.
۴۶۸	۱۷۷۳	۲۵۷۳	۱۰۲۹
۱۷۷۲	۴۶۵	۱۰۳۲	۲۵۷۴
۲۰۳۱	۲۵۷۵	۱۷۷۱	۴۶۶

(نوٹ) جن حضرات سے شرف عطارد کا وقت چھوٹ جائے انہیں اوج عطارد کے اوقات کی قدر کرنی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ریاضتوں کی باتیں

سوال از: عبدالخلیل ———— بھوپال

میرا ٹی نمبر 10/4/13 ہے اور تاریخ ۱۳،۸، ۲۰۱۴ء کو میں نے ریاضت نمبر ۵ کو یعنی حروف تہجی کی زکوٰۃ کو باموکل ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھ کر ادا کردی ہے۔ اللہ تمام ریاضت کو اپنی بارگاہ الٰہی میں قبول کرلے اور آپ کی دعاؤں سے ہم عملیاتی لائن میں کامیاب ہوجائیں۔

ریاضت نمبر ۶ کو یعنی ختم خواجگان کو بندہ آنے والے عروج ماہ میں شروع کرنے والا ہے اور اس کے بعد ریاضت نمبر ۷ یعنی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

بندہ نے حروف تہجی کی زکوٰۃ باموکل پڑھ کر ادا کی ہے، لیکن پرہیز کے بارے میں کچھ نہیں لکھا تھا، کتابچہ میں تو کیا یہ زکوٰۃ باموکل ادا ہوگئی ہے یا نہیں۔

نقوش کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنا ہو تو کس طرح اکبر زکوٰۃ ادا کرے، ہر ایک نقش یعنی آبی، بادی، خاکی، آتشی کی زکوٰۃ کو آپ الگ الگ کرکے تفصیل سے سمجھا دیں جس طرح آپ نے تبعی چال سے مثلث اور مربع اور مخمس کے نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ بار بار طلسماتی دنیا میں ایک ایک بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے جو کہ بندہ کو سمجھ میں آتا ہے، لیکن بندہ کو آج تک ۱۲ سال سے طلسماتی دنیا میں نقش کی اکبر کی زکوٰۃ کا ادا کرنے کا طریقہ نہیں ملا۔ اس لئے بندہ اس کا تفصیلی ذکر چاہتا ہے، آپ کی عین نوازش ہوگی۔

آپ نے مثلث کے نقوش اور مربع کے نقوش اور مخمس کے نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ہر عنصر کا ایک نقش روزانہ کاپی میں لکھنے کو کہا ہے تو کیا یہ نقش ہم عمر بھر کاپی میں لکھتے رہیں اور جب کاپی پوری بھر جائے تو اس کا ہم کیا کریں گے، کیا اس کاپی کو بھی ٹھکانہ لگانا ہوگا اور کس طرح سے۔ آخر میں بندہ آپ سے گزارش کرتا ہے کہ آپ اس خط کا جواب آنے والے طلسماتی دنیا میں شائع کریں، نوازش و کرم ہوگا۔

جواب

گزشتہ ماہ یا اس سے پہلے ہم نے ریاضتوں اور نقوش کی زکوٰۃ کے بارے میں تفصیل سے ایک طالب علم کو جواب دیا ہے۔ جب آپ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں تو آپ کی نظروں سے وہ جواب ضرور گزرا ہوگا۔

اس کے بعد آپ نے پھر نقوش سے متعلق سوال کیا ہے۔ ایک ہی سوال کا بار بار جواب دینا دوسرے قارئین کے لئے باعث کوفت ہوتا ہے۔ ہم اپنے سبھی قارئین سے اور سبھی طلباء سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ ایسے سوالات نہ کیا کریں۔ جن کے جوابات قریب کے شماروں میں دیدیئے گئے ہوں۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ ہو یا کسی دوسری ریاضت کا مسئلہ، ہم نے کہیں بھی پرہیز کی ضرورت نہیں سمجھی ہے۔ اس لئے کسی بھی طرح کے پرہیز کا ذکر بھی نہیں ہوا، البتہ کتابچے کے شروع میں اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ دوران چلہ زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہوں، جیسے جھوٹ، غیبت، الزام تراشیاں، گالی گلوچ وغیرہ ان سے مکمل

کنارہ کشی کی جائے اور دوران ریاضت اپنی سوچ کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے اور لقمۂ حرام سے تو ہر حال میں بچنا چاہئے، باقی کسی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی حروف تہجی کی زکوٰۃ صحیح طور پر ادا ہوگئی ہے، کسی وہم اور شک میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نقوش کی زکوٰۃ کا جو طریقہ دیا گیا ہے، ہر طالب کے لئے بس وہی کافی ہے۔ نقوش میں زکوٰۃ اصغر اور زکوٰۃ اکبر کی کوئی قید نہیں ہے، البتہ اگر ایک بار ایک ہی عنصر کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو زکوٰۃ قوی رہتی ہے، ایک ساتھ کئی عناصر کی زکوٰۃ نہیں ادا نہیں کرنی چاہئے۔

نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد ہر نقش کو روزانہ ایک بار لکھنا کافی ہے، کاپی جب بھر جائے تو اس کو کسی جگہ دبا دیں اور جب مریضوں کے لئے نقوش لکھنے کا سلسلہ شروع ہوجائے تو پھر روزانہ ایک ایک نقش لکھنا بھی ضروری نہیں رہے گا۔ سورۂ یٰسین کی ۹ چلوں کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنا ضروری ہے۔ امید ہے کہ وہ آپ پابندی کے ساتھ کر رہے ہوں گے، اگر اب تک یہ سلسلہ موقوف رہا ہو تو اب شروع کردیں اور ہمیشہ سورۂ یٰسین روزانہ ایک مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ سورۂ یٰسین کے چلوں کا اثر باقی رہے گا اور آپ جب سورۂ یٰسین کا کوئی بھی عمل کریں گے تو اس میں آپ کو اللہ کے فضل وکرم سے کامیابی ملے گی۔

شاگردوں سے متعلق مختلف سوالات

سوال از: ڈاکٹر تھویب ــــــــــ گنگوہ

بعد سلام کے عرض ہے کہ میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔

میرا نام شیخ ذاکر حسین۔ ٹی نمبر T/804/11 ہے۔ ۲۰۱۱ء میں آپ سے وابستہ ہوکر روحانی سفر شروع کیا تھا۔ کتابچہ میں دی گئی ہدایت کے مطابق پہلے سورۂ یٰسین شریف کے ۹ چلّے پورے کئے۔ اس کے ساتھ درود شریف کی زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے حصار اور ابجد قمری کی زکوٰۃ ادا کی۔ مثلث اور مربع کی زکوٰۃ اس طرح نکالی کہ پہلے آبی نقش لکھے اس کے بعد بادی پھر خاکی اور سب سے آخر میں آتشی نقوش لکھے۔ اس طرح مثلث کے چاروں عناصر کی زکوٰۃ دو مہینے میں مکمل ہوئی اور مربع نقوش کی زکوٰۃ لگ بھگ ۵۰ مہینے میں مکمل ہوئی۔ مخمس آبی کی زکوٰۃ ۶۵ دن میں مکمل ہوئی۔ مثلث اور مربع کے ہر ایک عنصر کا ایک ایک نقش روزانہ لکھنے سے نقش روزانہ لکھے جاتے ہیں اور مخمس آبی کے ۵ نقش روزانہ لکھے جاتے ہیں۔ اس طرح تینوں نقوش کے ۱۳ نقش روزانہ لکھنے میں کئی کاپی بھر چکی ہے، ان کاپیوں کا کیا کرنا ہے۔

الحمدللہ صبح وشام یَا سَمِیْعُ یَامُجِیْب کی تسبیح اور بعد مغرب اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق یَاذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کی ایک ایک تسبیح پابندی سے چل رہی ہے۔ جمعہ کے دن سورۂ کہف، اسماء الٰہی اور درود شریف کی ایک تسبیح پڑھا کرتا ہوں، اس کے علاوہ تحفۃ العاملین، اعداد بولتے ہیں، علم الاعداد، کرشمہ اعداد، سورۂ فاتحہ، بسم اللہ کی عظمت وافادیت اور آیت الکرسی کی عظمت وافادیت، یٰسین شریف کی عظمت وافادیت وغیرہ کتابیں زیر مطالعہ رہتی ہیں۔

کچھ سوالات پیش خدمت ہیں۔ امید ہے کہ جوابات عنایت فرمانے کی مہربانی فرمائیں گے۔

کتابچہ میں دیئے گئے مثلث، مربع اور مخمس کی زکوٰۃ ادا کرنے سے اسماء الٰہی، پھر سورت وآیت کے نقش میں تاثیر پیدا ہوجاتی ہے یا مذکورہ تمام چیزوں کی زکوٰۃ الگ الگ ادا کرنا ضروری ہے۔

فی الحال ہم نے کتابچہ کے مطابق جو زکوٰۃ ادا کی ہے ان زکوٰتوں کی طاقت کتنی ہے اور ان کا اثر کتنے دنوں تک باقی رہے گا۔

کیا کتابچہ میں مذکور زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد کوئی طالب علم اسماء الٰہی، آیت وسورت کا نقش تیار کرسکتا ہے۔

تحفۃ العاملین صفحہ ۱۶۴ پر بخورات کی تفصیل دی گئی ہے۔ زہرہ کی بخورات سہواً رہ گئی ہیں۔ برائے مہربانی زہرہ کی کیا بخورات ہیں تحریر فرمائیں۔

شمس کی بخورات عود، صندل سرخ، زعفران، گلنار اور ہلدی ہیں، ان کا سفوف تیار کرکے ایک ہی ڈبے میں بھرلیں یا ہر ایک کے سفوف الگ الگ ڈبوں میں رکھیں۔

اگر کوئی شخص اپنا کوئی عمل اتوار کے دن شمس کی ساعت میں کپڑوں پر عطر لگا کر مندرجہ ذیل سفوف کا بخور روشن کرکے شروع کرتا ہے، کچھ دیر بعد ساعت زہرہ کی شروع ہوجاتی ہے اور وہ بخورات زہرہ روشن کرنے لگتا ہے کیا وہ اپنے کپڑوں پر عطر چنبیلی لگالے یا عطر بدلنے کی ضرورت

نہیں ہے۔

مؤکلات نمبر صفحہ ۴۴ پر حاضری بچہ مؤکل کا عمل دیا گیا ہے۔ احقر اس کا چلّہ کرنا چاہتا ہے اجازت مرحمت فرمانے کی مہربانی فرمائیں۔ جیسا کہ اس کے طریقہ زکوٰۃ میں واضح کیا گیا ہے کہ جب مؤکل آپ سے بات کرے تو آپ بات کر سکتے ہیں، اگر مان لیا جائے مؤکل ہم سے ۲۱ دن بعد بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں آپ کا دوست ہوں تو کیا ہمیں شرائط طے کر کے ۴۱ دن کے بعد عمل بند کر دینا چاہئے یا ۴۱ دن سے پہلے سلام کے جواب کے علاوہ اس سے کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔

میرا نام ذاکر تھویب، والدہ کا نام خورشید اختر، والد صاحب کا نام گلزار احمد ہے۔ رمضان کے بعد چلّہ کرنے کا ارادہ ہے، کون سی تاریخ و مہینہ مناسب رہے گا اور کون کونسی ضروری ہدایات ہیں ضرور ارشاد فرمائیں۔

جواب

اللہ کا فضل و کرم ہے اس نے آپ کو روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کی توفیق عطا کی اور آپ نے شاگردوں والے کتابچہ کی تمام ریاضتوں کو مکمل کیا۔ ہماری اپنے رب سے دعا ہے کہ وہ آپ کے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا کرے اور آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کر کے انہیں ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکنے سے محفوظ رکھیں۔ ایک اچھے عامل کا فرض یہ ہے کہ وہ ضرورت مندوں کی خدمت کرے اور ان کے عقائد کی حفاظت کرتے ہوئے ان کو روحانی کمک پہنچائے اور وقتاً فوقتاً ان پر یہ ثابت کرتا رہے کہ اصل فائدہ پہنچانے والی ذات رب العالمین کی ہے اور معالجین تو محض ایک ذریعہ اور ایک وسیلہ بن کر محنت کرتے ہیں، لیکن ہر شخص کی مرادیں اسی وقت پوری ہوتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔

نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک ہر نقش کو روزانہ ایک بار لکھ لیا کریں، جب کاپی بھر جائے تو کاپی کو کسی جگہ دفن کر دیں۔

نقوش کی زکوٰۃ کے بعد عامل کو نقش لکھنے کی اتھارٹی مل جاتی ہے، لیکن جس اسم الٰہی یا جس آیت قرآنی کا نقش بنانا ہو تو اگر اس کی زکوٰۃ بھی ادا کر دی جائے تو پھر تاثیر پوری طرح کھل کر ظاہر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نقش بنانا ہے تو اس کو چاہئے بسم اللہ کو بہ نیت زکوٰۃ روزانہ ۷۸۶ مرتبہ پڑھے ۴۰ دن تک۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، پھر اس زکوٰۃ کے اثر کو برقرار رکھنے کے لئے بسم اللہ کو روزانہ ۱۹ مرتبہ پڑھنا کافی ہے۔ بسم اللہ کی زکوٰۃ کے بعد اگر بسم اللہ کا نقش کسی بھی چال سے کسی ضرورت مند کو لکھ کر دیں گے تو انشاء اللہ وہ نقش اپنا اثر دکھائے گا۔ بسم اللہ کا نقش آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

چونکہ عامل نے بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے اور نقوش کی زکوٰۃ بھی وہ ادا کر چکا۔ اس لئے پھر بسم اللہ کے نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح اسماء حسنیٰ اور آیات قرآنی کو قیاس کریں، البتہ بعض نقوش کی الگ سے بھی زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ آپ کو فن کی کتابیں پڑھ کر خود ہو جائے گا، لیکن عام طور پر الگ سے نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جو تسبیحات آپ اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق پڑھ رہے ہیں انہیں جاری رکھیں، انہیں ترک نہ کریں، ان تسبیحات کی پابندیوں سے انشاء اللہ آپ کو بہت فائدہ ہوگا اور آپ کی روحانیت دن بہ دن بڑھتی رہے گی۔

یہ بھی ٹھیک ہے کہ آپ ہماری کتابوں کا مطالعہ پابندی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ کشکول عملیات، علم الاسرار اور تحفۃ العاملین کو پورے غور و خوض کے ساتھ پڑھیں اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ کوئی بھی کتاب ایک بار پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتی۔ کتاب کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے کم سے کم تین بار پڑھنا چاہئے۔ تب ہی کسی کتاب کے مطالعے کا حق ادا ہوتا ہے۔

نقوش کی جو زکوٰۃ آپ نے ادا کی ہے اس زکوٰۃ کے بعد آپ کو نقش لکھنے کا حق حاصل ہو گیا ہے، آپ کسی بھی آیت کا مربع آتشی، آبی، بادی یا خاکی چال سے نقش بھریں گے تو انشاء اللہ اس میں اثر پیدا ہوگا۔ ہم عرض کر چکے ہیں کہ اگر اس اثر کو بڑھانا ہو تو پھر جس آیت یا جس اسم الٰہی کا نقش بنائیں اس کو پڑھ کر الگ سے زکوٰۃ ادا کر لیں۔ اس سے تاثیر نقش

میں چار چاند لگ جائیں گے۔ نقوش کی زکوٰۃ کے بعد عامل کو نقش لکھنے کا حق حاصل ہوجاتا ہے وہ کسی بھی شخص کے لئے نقش لکھ سکتا ہے۔

کتابچے کی تمام ریاضتیں ادا کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم رجعت عمل سے محفوظ رہتا ہے اور روحانی عملیات میں رجعت اس ریکشن کو کہتے ہیں جس سے عامل تباہ ہوجاتا ہے اور اس کی زندگی بھر کی محنت سلب ہوجاتی ہے۔

زہرہ کی بخورات یہ ہیں۔ عود، صندل سرخ، لوبان، مشک۔

کسی بھی عمل کو شروع کرتے وقت جس ستارے کی ساعت چل رہی ہو اسی کی بخورات روشن کرلینی چاہئے۔ بس یہی اکابرین کا طریقہ کار رہا ہے، لیکن اگر ستارہ بدلنے پر عامل بخور بھی بدل دے تو پھر عمل کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

جب بھی آپ کوئی باموکل عمل کریں تو مثبت مہینوں میں شروع کریں، ذوجسدین میں بھی کرسکتے ہیں، لیکن منقلب مہینوں میں عمل شروع کرنے کی ہرگز ہرگز غلطی نہ کریں۔ تحفۃ العالمین میں مثبت، ذوجسدین اور منقلب مہینوں کی تفصیل موجود ہے، اس کا مطالعہ کریں اور اس تفصیل کو ذہن نشین کرلیں۔

بخورات کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ ایک ستارے کی کئی بخورات بتائی جاتی ہیں ان سب بخورات کا روشن کرنا ضروری نہیں ہے، ان سب میں سے کسی بھی ایک بخور کا روشن کرنا کافی ہے۔ تاہم اگر سب بخورات کو ایک ڈبہ میں مکس کرکے اور ان کا پاؤڈر بنا کر استعمال کریں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

آپ نے موکلات نمبر کے حاضری بچے کے عمل کی اجازت طلب کی ہے، اس عمل کو بغور پڑھ لیں، کچھ دنوں اس عمل کی مشق کریں، اس کے بعد اس عمل کی مکمل قیود وشرائط کو پیش نظر رکھ کر اس کی شروعات کریں۔ اس کی مقررہ تعداد ۱۱۲۱ مرتبہ پڑھ کر ۴۰ دن کی مدت پوری کرنی چاہئے۔ دوران چلہ پرہیز جمالی اور جلالی کی پابندی کرنی چاہئے۔ تقریباً دو ہفتوں کے بعد موکل ایک بچہ کی صورت میں عامل کے قریب آکر بیٹھ جاتا ہے، لیکن اصول یہ ہے کہ جب تک یہ بچہ عامل سے خود کلام نہ کرے عامل کو بات نہیں کرنی چاہئے، اگر عامل جلد بازی کرکے اس سے گفتگو شروع کردے گا تو پھر جان کی ہلاکت کا ڈر رہے گا۔

اس موکل بچے کی عادت یہ ہوتی ہے کہ حاضر ہونے کے بعد جب تک عمل کی تعداد گیارہ سو اکیس مرتبہ پوری نہ ہوجائے یہ غائب نہیں ہوتا، بیٹھا ہی رہتا ہے اور عامل کو تکتا رہتا ہے، لیکن کوئی بات نہیں کرتا۔ عامل کو چاہئے کہ وہ بے خوف وخطر اپنا عمل پورا کرے۔ البتہ اس سے بات کرنے کی غلطی نہ کرے۔ آپ اس عمل کو شروع کرنے کے بعد موکل بچے کو دیکھ کر کسی طرح کی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں، بس اپنے عمل میں مصروف رہیں، اپنی آنکھیں کھولے رکھیں اور سرسری نظروں سے اس موکل بچے کو دیکھتے رہیں۔ تقریباً دو ہفتوں کے بعد موکل کی حاضری شروع ہوگی، اس کے بعد وہ روزانہ حاضر ہوتا رہے گا۔ بالآخر وہ خود آپ سے دریافت کرے گا کہ آپ اس عمل کی پابندی کیوں کررہے ہیں اور مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ تب آپ اس سے کہیں کہ آپ اس سے خدمت خلق کی نیت سے دوستی کرنا چاہتے ہیں اور تمام روحانی معاملات میں اس کی مدد چاہتے ہیں، جب وہ دوستی کے لئے آمادہ ہوجائے تو آپ اس سے حاضری کا آسان طریقہ دریافت کریں، کہ جب آپ کو اس کی ضرورت ہو تو آپ اس کو کس طرح طلب کریں گے۔ آپ کو اس کے سامنے یہ وضاحت بھی کرنی ہوگی کہ وہ ہر وقت آپ کے ساتھ نہ رہے کہ بلکہ جب آپ کو ضرورت ہوگی تب ہی آپ اس کو طلب کریں گے وہ انشاء اللہ حاضر ہونے کا طریقہ بھی آپ کو بتادے گا۔ جب وہ طریقہ بتادے تو آپ اس کو واپس چلے جانے کا حکم دیں۔ وہ حکم دیتے ہی غائب ہوجائے گا اور سمجھئے آپ عمل میں کامیاب ہوگئے۔ اس کے بعد آپ اسی وقت یا اگلے دن سفید میٹھی چیز کی خیرات کریں، اس مٹھائی کو آپ خود بھی کھا سکتے ہیں اور کمسن بچوں کو بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس عمل کے عامل ہونے کے بعد آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ عمل کے کلمات کو روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھنا تا کہ عمل کی قوت برقرار رہے۔ یہ بچہ موکل دیکھنے میں بہت ہی چھوٹا ہے، لیکن زبردست قوتوں کا مالک ہے، اگر آپ کو اس عمل میں کامیابی مل گئی تو شاید پھر کسی دوسرے باموکل کی آپ کو ضرورت نہیں پڑے گی، یہ ایک عمل ہی آپ کی نیّا کو پار لگادے گا اور آپ کے تمام مقاصد میں کامیابی کا وسیلہ ثابت ہوگا۔

ایک بات پلّے باندھ لیں کہ موکل کا کوئی سا بھی عمل ہو اس میں مکمل تنہائی ضروری ہے اور تنہائی کے لئے ایسا کمرہ ہونا چاہئے کہ جس

میں چلّے کے دوران عامل کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے۔ روزانہ عمل سے فارغ ہونے کے بعد کمرے کو بند کر دینا چاہئے۔ بخورات وغیرہ کا اہتمام چلّہ شروع کرنے سے پہلے کر لینا چاہئے اور جو عمل رات کی تنہائی میں کرنا ہو اس کو دن میں بھی لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہنا چاہئے۔

جس مؤکل کو عامل حاضر کرنا چاہتا ہے اس مؤکل کو عامل اگر دن رات اپنے تصور میں رکھے تو عمل کی کامیابی کے امکانات روشن رہتے ہیں۔ کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے دو نفلیں بہ نیت قضائے حاجات اور ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر اگر اللہ سے عمل کی کامیابی کی دعا کر لیں تو بہتر ہے، کیوں کہ کسی بھی عمل میں کامیابی تمام تر شرطوں اور قاعدہ کے بعد بھی تب ہی ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ کی عنایتیں شامل حال ہو جائیں، ان کی مہربانیوں، عنایتوں اور ان کے فضل و کرم کے بغیر اس دنیا میں کوئی بھی شخص کوئی بھی پاپڑ بیل نہیں سکتا۔ ہم اس عمل کی اجازت دیتے ہیں اور آپ کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو اس عمل میں کامیابی عطا کرے اور آپ کو خدمت خلق کا اہل بنائے آمین۔

لفظ اوم کی حقیقت

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

اوم (OM) کس زبان کا لفظ ہے، کیا اس میں اللہ اور محمد چھپا ہوا ہے، کیا مسلمانوں کو اوم کا ورد کرنا چاہئے۔

جواب

اوم غالباً سنسکرت کا لفظ ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں اللہ اور محمدؐ کی طرف اشارہ ہو، لیکن جب تک مکمل طریقے سے اس بات کی وضاحت نہ ہو جائے کہ اوم کی حقیقت کیا ہے اور اوم سے کیا چیز مراد لی گئی ہے، باقاعدہ اس کا ورد کرنا جائز نہیں ہے، لیکن دوسری اقوام اگر اس طرح کے الفاظ کا احترام کرتی ہوں تو اس کی مخالفت کرنا بھی بہت سی دینی مصلحتوں کے خلاف ہے۔ تاہم وہ کلمات جن سے صاف طور پر کفر و شرک کی بو آتی ہے ان کی مخالفت کرنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔

ہمارے پاس اسماء حسنٰی کا زبردست ذخیرہ موجود ہے اس کے بعد اسماء محمدی کا بھی خزانہ اپنے پاس رکھتے ہیں، مزید برآں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ قرآنی آیتوں کی دولت بیش بہا ہمیں میسر ہے تو پھر ہم کیوں دوسرے کلمات کا ورد کریں، جب کہ ہمیں ان کی حقیقت سے کچھ آشنائی بھی نہ ہو۔ ایمان اور توحید بہت بڑی دولتیں ہیں ان کو خطرہ میں ڈالنا دوراندیشی کے خلاف ہے۔

عورتوں کا جماعت میں نکلنا

سوال از: (ایضاً)

عورتوں کو تبلیغ کرنے کے لئے آج کل عورتوں کی جماعت نکل رہی ہے۔ کیا عورتوں کو دور دراز علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے جانا چاہئے یا نہیں؟

جواب

آج کل عورتیں بھی جماعتوں میں نکلنے لگی ہیں، حالانکہ اسلام میں دین کی تبلیغ کی ذمہ داریاں صرف مردوں پر عائد کی گئی ہیں، عورتوں کو گھر میں بیٹھ کر ہی ذکر و اذکار کا پابند رکھا گیا ہے۔

احناف کے نزدیک عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنے کو بھی منع کیا گیا ہے، کیوں کہ عورتوں کے گھر سے نکلنے میں فتنوں کا احتمال ہے۔ جہاد کے موقعہ پر عورتوں کو اس بات کی تاکید کی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر جہاد کی کامیابیوں کی دعائیں کریں اور اپنے بچوں کی تربیت اور نگہداشت میں اپنا وقت صرف کریں، لیکن نہ جانے کن نادانوں کے مشورے کی وجہ سے عورتوں کو بھی جماعت میں نکالا جانے لگا ہے جو یقیناً باعث تشویش ہے اور اس طریقۂ کار سے بے شمار فتنے اُبلنے کا اندیشہ ہے۔

دارالعلوم دیوبند جو بلاشبہ امت مسلمہ کی مادر علمی ہے اس کے محتاط ترین مفتیان کرام نے تبلیغ دین کے لئے عورتوں کے گھر سے نکلنا اور شہر در شہر جانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ آج کل جو مرد دین کی تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکل رہے ہیں ان میں کی اکثریت مسائل سے نابلد ہے۔ اور ان میں اکثر تعداد خداترسی سے بھی محروم ہے۔ ان کے ساتھ عورتوں کا نکلنا کتنا بھی پردے کا اہتمام ہو خطرات سے خالی نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو دین کا شعور عطا کرے اور شیطان لعین کی چالوں سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو دنیاداری کے ذریعہ نے بلکہ دین داری کے نام پر شیطان زیادہ حملہ کرتا ہے اور کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

جو مفتی حضرات عورتوں کی جماعت کی تائید کررہے ہیں یا تو ان کا کوئی مفاد وابستہ ہے ورنہ پھر وہ ناعاقبت اندیش ہیں اور انہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے دینی امور میں عورتوں کو گھر کی چہار دیواری تک مقید رکھنے کی جو تاکیدات کی تھی ان میں بے شمار مصلحتیں موجود ہیں ان مصلحتوں کو وہی لوگ نظر انداز کرسکتے ہیں جو عامل کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے کے قائل ہوں۔

اسم ذات کا عمل

سوال از: (ایضاً)

اسم ذات اللہ کا مکمل عمل کیا ہے۔ اس کا ورد کس طرح کرنا چاہئے۔ پڑھنے کی تعداد کا طریقہ کیا ہے۔ اسم ذات کا حرفی اور عددی نقش کس طرح ہے۔ اسم ذات پڑھنے سے کیا غصہ آتا ہے اور جلال آتا ہے۔

برائے کرم مفصل طریقے سے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب سے نوازیں، نوازش ہوگی۔

جواب

اسم ذات کے ورد کا طریقہ ایک تو وہ ہے جو صوفیائے کرام کے یہاں رائج ہے جس کو ضرب لگانا کہتے ہیں۔ اس میں اللہ اللہ کے ورد کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کو پڑھا جاتا ہے اور الا اللہ پر زور دیا جاتا ہے۔ اس میں گردن کو اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں بھی گھمایا جاتا ہے۔ اس ورد سے شرک کے تمام جراثیم دل ودماغ سے پوری طرح نکل جاتے ہیں اور انسان کے اندر خلوص وللّٰہیت کے گل بوٹے کھلنے لگتے ہیں، اس میں حلال وحرام کی تمیز پیدا ہوجاتی ہے اور طبیعت کے اندر وہ انکساری اور وہ خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے جو دین وشریعت کو مطلوب ہے۔

روحانی عملیات کی لائن میں کوئی بھی اسم الٰہی ہو اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چلّے میں اس کے اعداد کے مطابق روزانہ ورد رکھیں اور ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ اس کے بعد چار چار سے ضرب دے کر بعد کے چلّوں کا سلسلہ برقرار رکھیں اور اپنی بساط اور شوق کے مطابق اس کی انتہا تک زکوٰۃ ادا کرتے رہیں۔

اسم ذات کے اعداد ۶۶ ہیں۔ اس کا نصف کریں گے تو اعداد ۳۳ بنیں گے۔ پہلے چلّے میں ''یا اللہ'' روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح اسم ذات کی زکوٰۃ اصغر ادا ہوگی۔ دوسرے چلّے میں روزانہ ۶۶ مرتبہ پڑھیں اور ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اس طرح زکوٰۃ صغیر ادا ہوگی۔ تیسرے چلّے میں ''یا اللہ'' روزانہ ۲۶۴ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں، اس طرح زکوٰۃ کبیر ادا ہوگی۔ چوتھے چلّے میں روزانہ ایک ہزار ۵۶ مرتبہ پڑھیں اور ۴۰ دن تک پڑھیں، اس طرح زکوٰۃ کبائر ادا ہوگی۔ پانچویں چلّے میں چار ہزار دو سو چوبیس مرتبہ روزانہ اسم ذات کا ورد کریں اور لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ اس طرح اکبر الکبائر زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد بھی زکوٰۃ کے اور بھی سلسلے ہیں، لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مصروفیات کے موجودہ دور میں زکوٰۃ اکبر الکبائر کے بعد مزید زکوٰۃ ادا نہیں کرنی چاہئے۔ کیوں کہ اکبر کبائر زکوٰۃ ادا کرنے ہی میں دو سو دن لگ جاتے ہیں جو بہت زیادہ ہیں۔

اسم ذات کا عمل بے شک جلالی ہے، لیکن اس کے کرنے سے غصہ نہیں آتا، البتہ اگر پرہیز نہ کیا جائے تو رجعت عمل کا اندیشہ رہتا ہے۔ ان چلّوں کے دوران اگر پرہیز جلالی رکھیں تو بہتر ہے، پرہیز جلالی میں ہر طرح کا گوشت، انڈا، مچھلی، کچی پیاز، لہسن، بیڑی، سگریٹ، حقہ بیوی کے ساتھ مباشرت، دہی، مٹھائی، مولی ہینگ، عنبر، چھوارہ، تمام خشک میوے بادام کاجو وغیرہ، سرسوں کا تیل، گیس یا اسٹو پر پکا ہوا کھانا، کھانا پکاتے وقت چولہا جلاتے ہوئے صرف نیم اور کیکر کی لکڑی جلائیں وغیرہ۔ اگر ان چیزوں کو ترک نہیں کریں گے تو رجعت کا اندیشہ بہت زیادہ رہے گا اور رجعت عامل کو کسی بھی تباہی سے دوچار کرسکتی ہے۔

اسم ذات کا حرفی مربع نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	ل	ہ
ل	ل	ہ	ا
ل	ہ	ا	ل
ہ	ا	ل	ل

عددی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۲۲	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۰	۲۱
۱۴	۱۷	۲۴	۱۱
۲۳	۱۲	۱۳	۱۸

اگر اسم ذات کا عددی نقش روزانہ ۶۶ مرتبہ لکھ کر آٹے کی ۶۶ گولیاں بنا کر بہتے ہوئے پانی میں ڈالی جائیں اور اس عمل کو ۶۶ دن تک لگاتار کیا جائے تو عامل کے اندر زبردست روحانیت پیدا ہوتی ہے اور اس کے ہاتھ میں حیرتناک شفا پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ کسی بھی حاجت مند کو اسم ذات کا نقش دے گا تو انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

مستجاب الدعوات

سوال از: (ایضاً)

بندہ مستجاب الدعوات، سیف زبان اور کن فیکون کی زبان کب ہو جاتا ہے۔ اس کا ذکر اور ورد کیا ہے۔ براہ کرم جواب طلسماتی دنیا میں عطا ہو۔

جواب

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ مستجاب الدعوات بن جائے اور اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر طرف سننے والوں کے دل میں اُتر جائے اور جب اس کے ہاتھ دعاؤں کے لئے اٹھیں تو رب العالمین کی طرف سے کن فیکون والی بات سامنے آئے یعنی اِدھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھیں اور اُدھر قبولیت سے دعا سرفراز ہو جائے تو اس کے لئے بندے کو صرف اتنا کرنا چاہئے کہ اپنی روزی کو حلال کرلے اور ایک لقمہ حرام بھی اپنے پیٹ میں نہ جانے دے، جن لوگوں کی روزی خالصتاً حلال ہوتی ہے ان کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں۔ باقی دوسری لائن میں لوگ کتنے ہی پاپڑ بیلیں اور اگر حلال وحرام کی تمیز سے نابلد ہیں تو دعائیں قبول نہیں ہوں گی اور کبھی اگر کوئی دعا حسن اتفاق سے قبول ہو بھی گئی اس کی دوسری وجوہات ہوں گی اور یہ محض ایک اتفاق ہوگا۔

ہر بار دعا ان ہی لوگوں کی قبول ہوتی ہے جو کھانے پینے کے معاملے میں محتاط ہوتے ہیں۔ ہمارے اکابرین لقمۂ حرام سے محفوظ رہتے تھے اسی لئے ان کی دعائیں سیدھی عرش الٰہی تک پہنچ جاتی تھیں اور فی الفور قبول ہوتی تھیں۔

بزرگوں کا معمول

سوال از: ولی ________ گجرات

ہماری بہن، بھائی والدہ کو گھبراہٹ، بے چینی، پیر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، بدن بے جان سا ہو جاتا ہے، خوف لگنے لگتا ہے، رونا ہوتا ہے، انجانا خوف لگتا ہے، فاطمہ، حوری، عمر ۳۰ سال یہ نفسیاتی ہے یا روحانی یا جسمانی۔

مکان میں اچھے جملے اشعار قطعے لگائے جاتے ہیں۔ یہ بزرگوں کا معمول رہا ہے ایسے جملے اشعار قطع تحریر فرمادیں تاکہ صدقہ جاری بن جائیں۔

جواب

آسیبی اثرات میں اس طرح کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی مریض نفسیاتی امراض کا شکار ہو جائے تب بھی وہ اسی طرح کی کیفیات میں مبتلا ہو سکتی ہے، لیکن زیادہ تر یہ کیفیات آسیبی اثرات سے ظاہر ہوتی ہیں اور ایسے مریض کو سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سات سات مرتبہ سورۂ معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلانا چاہئے اور اگر معوذتین کا یہ نقش بھی مریض کے گلے میں ڈال دیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۸۹	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

بحرمتہ ایں نقش ہر بلا دفع شود

آج کل مکان میں لگانے کے لئے بے شمار طغرے مارکیٹ میں موجود ہیں ان کو دیواروں پر آویزاں کئے جا سکتا ہے۔ جن طغروں میں شرکیہ کلمات ہوں یا مشتبہ قسم کی چیزیں ہوں ان سے احتراز کرنا چاہئے۔

بعض اشعاروں سے بھی شرک اور بدعت کی بو آتی ہے، ان کو بھی اگر گھروں میں آویزاں کریں تو بہتر ہے۔

اچھے اشعار اور قطعات جو ذو معنی ہوں اور من سے پڑھنے والوں کو کوئی رہنمائی ہوتی ہو تو ان کو بھی خوبصورت کتابت کے ساتھ دیواروں پر لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً مولانا عامر عثمانیؒ کا یہ قطعہ سبق آموز ہے اور پڑھنے والوں کو ایک پیغام ملتا ہے۔ اس طرح کے قطعات تلاش کر کے گھر میں لگائے جا سکتے ہیں۔

اسباب ونتائج داخل ہیں فطرت کے اٹل قانونوں میں
جب سورج اُبھرا دن نکلا جب سورج ڈوبا رات ہوئی

قسمت کا گلہ کرنے والوں شطرنج کی بازی ہے دنیا
ایک چال چلے تو جیت گئے ایک چال چلے تو مات ہوئی

طلسم عجیب النفع

سوال از: رحیم الدین ——— ناگپور

آپ کے رسالے کا مطالعہ پچھلے کئی سالوں سے جاری ہے۔ رسالہ کے کچھ عمل کرنے میں ہم کو کامیابی ملی۔ رسالہ میں طرح طرح کے عمل کا ذکر ملتا ہے۔ اس رسالہ کی ترقی کے لئے دعا گو ہوں، اس رسالہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عنایت فرمائے۔

حاصل مقصد یہ ہے کہ آپ کا پچھلا رسالہ اعمال شر نمبر ۲۰۰۷ء جنوری فروری میں ایک عنوان ''متفرق اعمال منفی'' کے نام سے تھا۔ صفحہ نمبر ۱۸۵ پر ایک عمل درج ہے۔ اس میں ہر عمل کے ساتھ بار بار طلسم ''عجیب النفع'' کا ذکر ہے۔ اس میں آیات عمل تو موجود ہے۔ مگر طلسم عجیب النفع وہ کونسا طلسم ہے، موجود نہیں۔ لہٰذا براہِ کرم وہ طلسم عجیب النفع نام کا طلسم تحریر فرمائیں، یا آئندہ رسالے میں اشاعت کریں تاکہ ہم کو اور طلسماتی دنیا کے روحانی ڈاک کے کالم میں جواب عنایت فرمائیں۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ روحانی مرکز دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔ اللہ سے آپ کی عمر کی دعا مانگتا ہوں تاکہ آپ کی دعا سے عملوں میں فیض یاب ہو جائیں۔ (آمین)

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ''اعمال شر نمبر'' میں طلسم عجیب النفع کا ذکر تھا، لیکن غلطی سے وہ طلسم چھپ نہیں سکا تھا۔ آپ کے لئے اور تمام قارئین کے لئے اس طلسم کو شائع کیا جا رہا ہے، یہ طلسم گھر اور جائیداد خالی کرانے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ عمل کا مکمل طریقہ اعمال شر نمبر میں دیکھ لیں۔ طلسم یہ ہے۔

۲۶۵۵	۲۶۵۹	۲۶۶۳	۲۶۴۸
۲۶۶۲	۲۶۴۹	۲۶۵۴	۲۶۶۰
۲۶۵۰	۲۶۶۵	۲۶۵۷	۲۶۵۳
۲۶۵۸	۲۶۵۲	۲۶۵۱	۲۶۶۴

طلسم کے نیچے اس شخص کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ دینا چاہئے جس سے مکان وغیرہ خالی کرانا ہو۔

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا اور ہمارے ادارے سے چھپنے والی کتابوں کی جو تعریف کی ہے، اس کے لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روشنی کو گھر گھر پہنچانے میں ہماری مدد کریں۔ طلسماتی دنیا صرف عملیات کا رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ حق وصداقت کا علمبردار ہے اور خاموش طریقہ سے یہ دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ شاید آپ کو اس بات کا علم نہ ہو کہ اس رسالے کو سیکڑوں ہندو بھائی بھی پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور کئی ہندو بھائیوں نے طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کے لئے اردو زبان سیکھی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۳۸

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

تجارت کی ترقی کے لئے

اگر کسی شخص کو یہ شکایت ہو کہ اس کی دوکان حسبِ منشاء اور حسب ضرورت نہیں چلتی تو اس کو چاہئے کہ روزانہ نمازِ فجر کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ کافرون اور چالیس مرتبہ سورۂ نصر پڑھا کرے اور اول و آخر سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھے، انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد گراہکوں کا ہجوم ہوگا، فروختگی بڑھے گی اور خیر و برکت بھی خوب ہوگی۔

کاروبار کی ترقی کے لئے

نمازِ فجر کے بعد جب سورج طلوع ہونے لگے تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ رحمٰن کی تلاوت شروع کریں، جب فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پر پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے سورج کی طرف اشارہ کریں، اس کے بعد پھر آگے پڑھیں پھر فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پر انگلی سے اشارہ کریں، جب سورۃ ختم ہو جائے تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ سے یہ دعا کریں، یارب العالمین جس طرح تو نے سورج کو چمک دمک اور روشنی عطا کی ہے اسی طرح سورۂ رحمٰن کی برکت سے مجھے بھی لوگوں میں مقبولیت اور کاروبار میں عروج عطا کر، اس عمل کو لگاتار ۲۹؍دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ حیرت ناک نتائج برآمد ہوں گے، مقبولیت بھی ملے گی اور کاروبار میں عروج بھی نصیب ہوگا۔

حصولِ روزگار کے لئے

جس شخص کو باوجود صلاحیت کے ملازمت یا روزگار نہ ملتا ہو تو اس کو چاہئے کہ صبح شام سورۂ مزمل کی مندرجہ ذیل آیت کی پانچ تسبیح پڑھا کرے، اول و آخر صرف ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھے، انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر روزگار نصیب ہوگا، آیت یہ ہے: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا اس عمل سے بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا ہے اور کسی کو مایوسی نہیں ملی۔

مشکلات سے نجات اور افلاس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا عمل

اگر کوئی شخص یا کوئی گھرانہ غربت و افلاس کا شکار ہو یا کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو نمازِ عشاء کے بعد یہ عمل کرے۔ قضاءِ حاجت کی نیت سے دس رکعت نماز ادا کرے۔

پہلی دو رکعت : پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فیل اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش پڑھے۔

دوسری دو رکعت : پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ماعون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر پڑھے۔

تیسری دو رکعت : سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر پڑھے۔
چوتھی دو رکعت : پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تبت اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھے۔
پانچویں دو رکعت : پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پڑھے، اس کے بعد سجدے میں چلے جائیں اور دونوں ہاتھ کھلے رکھ کر سجدے کی حالت میں اللہ سے دعا کریں۔
اس عمل کو ایک رات میں تین بار کریں اور اس عمل کو سات راتوں تک جاری رکھیں، یہ عمل اگر نوچندی جمعرات سے شروع کریں تو افضل ہے، انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے غربت سے، افلاس سے، آفات سے اور مصائب سے نجات مل جائے گی۔

مال و دولت کے حصول کے لئے

روزانہ گیارہ تسبیح ان اسماء الٰہی کی پڑھیں "یَاقَوِیُّ یَاقَادِرُ" اول و آخر ایک تسبیح کے ایک بار درود شریف پڑھیں، اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھیں، اس کے بعد روزانہ تاعمر ایک تسبیح پڑھتے رہیں، دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسے گی۔
اس طرح کے اعمال کامل یقین اور یکسوئی کے ساتھ کرنے چاہئیں، دل میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہئے، بے یقینی اور تردد انسان کو کامیابی سے محروم رکھتا ہے۔

سات پشتوں کو مالا مال کرنے والا عمل

یہ عمل نہ صرف عامل کو بلکہ اس کی آنے والی سات پشتوں کو مال دار بنا دیتا ہے، ایک روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر رزق کا دروازہ بند ہو گیا ہو اور وہ روزی کی وجہ سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ اس عمل کو چالیس دن تک کرے، اس عمل کو دن میں دو بار نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد کرنا چاہئے اور مندرجہ ذیل دعا کو تین بار پڑھنا چاہئے۔ چالیس دن گزرنے کے بعد یہ دعا صبح شام صرف ایک بار پڑھنی چاہئے۔ ہر صورت میں آگے پیچھے درود شریف، ایک ایک بار پڑھنا چاہئے، روزی کے دروازے کھل جائیں گے اور آنے والی پشتیں بھی اس عمل کی برکت سے خوش حال رہیں گی۔
عمل یہ ہے: یَااَللّٰهُ یَااَللّٰهُ یَااَللّٰهُ یَارَب یَارَب یَارَب یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمُ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالاً طَیِّبًا بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ.

الرحمٰن کا عمل

یہ اسم الٰہی بہت ہی بابرکت ہے، اگر کوئی شخص روزانہ صبح شام اس اسم الٰہی کو ۱۰۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ غنی بن جائے اور دولت اس کے قدموں کی غلام بن کر رہ جائے۔
اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والا اگر کسی غریب کو مالداری کی دعا دیدے تو اس اسم الٰہی کی برکت سے وہ بھی مالدار ہو جائے، اس اسم الٰہی کے اتنے فوائد بزرگوں نے لکھے کہ ان کا بیان کرنا بھی آسان نہیں ہے۔

اکابرین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر شروع میں کوئی شخص اس اسم الٰہی کو سوا لاکھ مرتبہ چالیس دن پڑھ زکوٰۃ ادا کردے تو پھر اس کے فائدے اور زیادہ تیزی کے ساتھ سامنے آئیں گے، افضل یہی ہے کہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد پھر روزانہ ۱۰۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں اور پھر خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

رجوعِ خلائق کے لئے

اس نقش کی بتی بنا کر سات جمعراتوں تک گھر میں روئی لگا کر مٹی کے چراغ میں جلایا جائے اور چراغ میں زیتون کا تیل یا چنبیلی کا تیل ڈالا جائے تو رزق میں زبردست فراوانی ہوگی اور مخلوق مسخر ہوگی، رجوعِ خلائق رہے گا اور دیکھنے اور ملنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔ آتشی چال سے اسی طرح پُر کریں۔

۷۸۶

۱۶	۲۲	۲۲	ب
۳۰	۸	۱۲	۲۲
۸	۴۶	۱۸	۱۲
۲۰	۱۰	ح	۲۴

ہر طرح کی بندش کاٹنے کا عمل

کوئی شخص کسی بھی طرح کی بندش کا شکار ہو، وہ بندش کاروباری ہو یا کسی نے بندش کے ذریعہ ترقی روک دی ہو یا بندش کی وجہ سے کاروبار بند ہوگیا ہو، یا بندش کی وجہ سے صحت تباہ و برباد ہوگئی ہو تو اس بندش کو کاٹنے کے لئے اس عمل کو کریں، انشاء اللہ بندش کٹ جائے گی، تندرستی اور کاروبار کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔ عمل یہ ہے: سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں، سو مرتبہ سورۂ فلق اور سو مرتبہ سورۂ ناس پڑھیں، آگے پیچھے دس دس مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کرلیں، پھر اس پانی کو دکان اور مکان میں چھڑک دیں، صرف مکان اور دوکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دینا کافی ہے، کچھ پانی جو لوگ متاثر ہوں وہ پی لیں یا گھر میں سبھی لوگ پی لیں، اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے لگاتار سات دن تک کریں، یعنی روزانہ اسی طرح پانی پر دم کریں اور گھر اور دوکان میں چھڑک دیں اور روزانہ پیتے بھی رہیں، انشاء اللہ حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

امیر کبیر بننے کا ایک خاص عمل

اگر کوئی شخص امیر کبیر بننا چاہتا ہے تو یہ عمل کرے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ اپنی آنکھوں سے دیکھے، یہ عمل بزرگوں کی ایک خاص عطا ہے، جس کو مفتاح الارواح کے قارئین کے لئے بطور خاص پیش کیا جارہا ہے۔ نوچندی اتوار کو اس عمل کی شروعات کریں اور مکمل تنہائی میں روزانہ ڈھائی ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں، اکتالیس دن روزہ رکھیں اور نمازِ فجر کے بعد ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ کو الگ

الگ حروف میں لکھ کر تعویذ بنالیں، افطار کے وقت پھر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھیں، عشاء کے بعد ڈھائی ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، کچھ ہی دنوں میں دولت ہر طرف سے کھنچی چلی آئے گی۔

کسی بھی مشکل سے نجات پانے کے لئے

حرف 'ب' کو سولہ مرتبہ اور حرف 'ب' سے شروع ہونے والے اسماءِ الٰہی کو تین تین مرتبہ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو انیس مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھ لیں اور روزانہ سو مرتبہ یہ آیت پڑھیں: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِذَ قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن انشاء اللہ تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور آمدنی میں زبردست اضافہ ہوگا۔

روزی کی تنگی سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کو روزی کی تنگی سے نجات مل جائے تو وہ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، اس نقش کو اگر نوچندی اتوار کو لکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

ولقد	فتنا	سلیمان	و القینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
فتنا	فتنا	سلیمان	والقینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
سلیمان	سلیمان	سلیمان	و القینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
و القینا	و القینا	و القینا	و القینا	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
علی کرسیه	علی کرسیه	علی کرسیه	علی کرسیه	علی کرسیه	جسدا	ثم اناب
جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	ثم اناب
ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب

مصائب سے نجات پانے کے لئے

اگر کوئی شخص مصائب اور آفات کا شکار ہو اور کسی بھی طور اس کو مصیبتوں اور آفتوں سے نجات نہ مل پا رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کرے، نمازِ فجر کے بعد اس عبارت کو لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر اپنے دونوں ہاتھوں سے بہتے پانی میں ڈالے، ورنہ کسی بڑے تالاب یا نہر میں ڈالے اور اس عمل کو لگاتار سات دن تک کرے، اس کے بعد اس عبارت کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ بہت جلد مصائب سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ (اپنا نام مع والدہ لکھیں) اِلَی الْمَوْلٰی الْجَلِیْلِ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاکْفِ ضُرِّیْ وَ ھَمِّیْ وَ فَرِّجْ عَنِّیْ وَ غَمِّیْ۔

عملِ کارساز

یہ عمل بھی ہر طرح کی مصیبت سے نجات دلاتا ہے، قرض کی لعنت سے نجات دلاتا ہے اور غربت وافلاس کو ختم کر کے تونگری کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس نقش کو چھ انچ چوڑے اور چھ انچ لمبے کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں، اس کے بعد اس کو فریم کرا لیں، اس نقش کو اپنے سامنے تقریباً ایک گز کے فاصلے پر کسی اونچی جگہ میز وغیرہ پر رکھ لیں اور آلتی پالتی مار کر اس نقش کے سامنے بیٹھ جائیں، کمرے میں مکمل تنہائی ہو اور رات کو عشاء کے بعد اس عمل کو کریں، اسم یاغیاث پر نظریں جما کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد پندرہ سو گیارہ مرتبہ "یاغیاث" پڑھیں، آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد ننگے پیر اور ننگے سر آسمان کے نیچے جا کر کھڑے ہو جائیں اور تین سو مرتبہ "یـاغیـاث اِغْثِـنِـیْ بِـرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کر کے لگاتار اکتالیس راتوں تک کریں، تین راتوں کے بعد نقش اپنے گھر کی کسی مغربی دیوار پر لگا دیں اور ایک نقش اس کے بعد تیار کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں، مغرب کی نماز کے بعد سو مرتبہ یـاغیـاث اِغْثِـنِـیْ پڑھتے رہیں، اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں، انشاء اللہ مصائب سے، مقدمات سے، قرض سے اور دیگر کلفتوں سے نجات مل جائے گی اور بے شمار راحتیں نصیب ہوں گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۷	۳۸۰		۳۸۴	۳۷۰
۳۸۳	۳۷۱		۳۱۶	۳۸۱
		یاغیاث		
۳۷۲	۳۸۶		۳۷۸	۳۷۵
۳۷۹	۳۷۴		۳۷۳	۳۸۵

تمام مسائل کے لئے

تمام مسائل کے حل کے لئے، قرض سے نجات، روزی میں برکت، روزگار میں وسعت، امراض سے نجات، مقدمات میں کامیابی، حاسدوں کے حسد سے چھٹکارا اور سبھی مسائل اور مصائب کے لئے دو نقش تیار کریں، ایک گھر میں لٹکا دیں اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، دونوں نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں اور اللہ کی رحمتوں کا یقین کامل کے ساتھ انتظار کریں۔

۷۸۶

۸۱۰۵۲۸۴	۸۱۰۵۲۷۹	۸۱۰۵۲۸۶
۸۱۰۵۲۸۵	۸۱۰۵۲۸۳	۸۱۰۵۲۸۱
۸۱۰۵۲۷۸۰	۸۱۰۵۲۸۷	۸۱۰۵۲۸۲

تھوڑی دیر کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر مسجد حرام کی طرف روانہ ہوگئے۔ راستے میں ایک جگہ قریش کے کچھ لوگ جمع تھے اور ان میں ابوجہل بھی موجود تھا۔ جب ابوجہل کی نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی تو اس نے حسب عادت طنز اور تمسخر سے بھرے لہجے میں کہا۔

محمد! کیا خدا کی طرف سے تمہارے لئے پھر کوئی تازہ خبر آئی ہے؟

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایک اہم خبر یہ ہے کہ گزشتہ رات میرا خدا مجھے بیت المقدس لے گیا تھا۔

ابوجہل نے کہا۔ تم راتوں رات بیت المقدس چلے بھی گئے اور پھر واپس آبھی گئے۔ سرکارؐ نے فرمایا خدا مجھے راتوں رات بیت المقدس لے گیا پھر وہاں سے مجھے آسمان پر لے جایا گیا۔ میں نے ساتوں آسمان کی سیر کی۔ وہاں میری ملاقات ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے بھی ہوئی۔ ایک جگہ میں نے نماز بھی پڑھائی اور نبیوں نے میری اقتدا میں اپنی نماز ادا کی۔

مطعم ابن عدی بولا۔ گویا کہ تم نے کئی سالوں کا سفر صرف ایک رات میں تہہ کرلیا۔

میں یقین سے کہتا ہوں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، ابوجہل بولا۔

قریش نے کہا تمہارے پاس اس دعوے کی دلیل کیا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ گزشتہ رات فلاں وادی میں میری ملاقات فلاں قافلے کے لوگوں سے ہوئی تھی، ان کا لاکٹ گم ہوگیا تھا اور وہ اس کو تلاش کررہے تھے ان کے سامان میں پانی کا ایک برتن تھا جسے انہوں نے ڈھانپ رکھا تھا، میں نے بھی ان کے اس برتن سے پانی پیا تھا اور میں نے اس کو ڈھانپ دیا تھا۔

قریش نے کہا۔ چلو یہ ایک ثبوت ہوا، کوئی دوسرا ثبوت پیش کرو۔

آپؐ نے فرمایا کہ میری ملاقات فلاں قافلے سے ہوئی تھی، ان کا ایک اونٹ فرار ہوگیا تھا اور بھاگتے ہوئے اس اونٹ کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ جب وہ قافلہ یہاں پہنچے گا تم اس سے دریافت کرسکتے ہو تاکہ تمہیں اندازہ ہوجائے کہ تم سے سچ کہہ رہا ہوں۔

قریش بولے۔ چلو یہ بھی ایک ثبوت ہے، لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم نے اس قافلے کو کس علاقہ میں دیکھا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس قافلے کو تنعیم کی وادی میں دیکھا تھا اور اس قافلے کے آگے ایک سیاہ اور سفید رنگ کا اونٹ چل رہا تھا، یہ قافلہ صبح کو سورج نکلنے تک یہاں پہنچ جائے گا۔

قریش بولے۔ چلو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فیصلہ کردیا، ابھی چند لحوں کے بعد سورج نکل جائے گا اور محمد کا سچ اور جھوٹ واضح ہوجائے گا۔ یہ کہہ کر قریش بیابان کی طرف چل پڑے تاکہ قافلے کا انتظار کرسکیں۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ مشرق سے سورج اُبھرنے لگا، سورج کو طلوع ہوتا دیکھ کر ایک شخص بولا۔

لو سورج تو نکل آیا، اسی وقت ایک دوسرے شخص نے چیخ کر کہا اور وہ دیکھو قافلہ بھی آتا دکھائی دے رہا ہے۔

قافلے کے لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اس بات کی تصدیق کی جو آپ نے قریش سے بیان کی تھی، لیکن اس واضح نشانی کو دیکھ کر بھی قریش اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے رہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے سے باز نہ آئے۔

دراصل قریش کے بت پرستوں نے ان واضح نشانیوں کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف اس لئے نہیں کیا کہ انہیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ اگر ہم نے محمد کی نبوت اور سرداری کو تسلیم کرلیا تو ہماری چودھراہٹ ختم ہوجائے گی اور ہم اقتدار سے محروم ہوجائیں گے، کفار ومشرکین کو شروع میں اس بات کا یقین نہیں تھا کہ محمدؐ اتنی تیزی کے ساتھ لوگوں کے دلوں اور دماغوں پر اثر انداز ہوجائیں گے وہ یہ سمجھتے تھے کہ محمد ایسی باتیں کرتا نعوذ باللہ عقل کا دیوالیہ پن ہے اور اس

طرح کی دیوانہ وار باتوں سے کون متاثر ہوتا ہے، چنانچہ کفار و مشرکین نے شروع شروع میں صرف تمسخر اڑانے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر اُچھالنے تک اپنی مخالفت کو محدود رکھا۔

لیکن جب انہوں نے دیکھا محمدؐ کا جادو تو سر چڑھ کر بول رہا ہے اور لوگ جوق در جوق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں داخل ہونے لگے ہیں تو وہ چونک اٹھے اور ان کی مخالفت اور مخاصمت نے شدت اختیار کرلی۔ اس کے بعد انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلے عام اذیتیں پہنچانی شروع کردی۔ کفار و مشرکین جگہ جگہ ایمان لانے والوں کی گھیرابندی کرتے، ان کو زدوکوب بھی کرتے اور ان کی راہوں میں طرح طرح سے رکاوٹیں ڈالتے۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہ تھی کہ مسلمان صبر و ضبط سے کام لیں اور مخالفت کا جواب مخالفت سے نہ دیں ورنہ دین کی تبلیغ واشاعت میں رخنہ پیدا ہوگا اور وہ مقصد فوت ہوجائے گا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اوڑھنا بچھونا بن چکا تھا۔ آپ کو ایک ہی دھن تھی کہ اللہ کی وحدانیت کو عرب کے چپے چپے پر پھیلادیں اور یہ ثابت کردیں کہ اللہ ایک ہے وہی معبود ہے وہی مستعان ہے اور ہر بڑائی اسی کے لئے زیبا ہے۔

اسی دوران قریش کو یہ خبر ملی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز دور دور تک پہنچ چکی ہے کہ اور مدینہ کے کچھ لوگ بھی اپنا دین چھوڑ کر دین محمدیؐ میں داخل ہوچکے ہیں۔ یہ خبر سن کر قریش آپے سے باہر ہوگئے اور انہوں نے سازشوں کے نت نئے جال پھیلانے شروع کردیئے۔

اوس اور خزرج مدینے کے دو بڑے قبیلے تھے۔ ان قبیلوں کے اسلام قبول کرنے پر قریش اس قدر مضطرب اور پریشان ہوئے کہ انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک ہنگامی میٹنگ کا فیصلہ کرلیا تاکہ محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی قطعی اور ٹھوس قدم اٹھاسکیں اور اس تحریک کو روک سکیں جو آندھی اور طوفان کی طرح ہر طرف پھیل رہی تھی۔

یہ لوگ ایک بڑی تعداد میں دارالندوہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے باہمی مشورے سے اس تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کیا جو ان کے لئے تباہ کن ثابت ہوسکتی تھی۔ اس میٹنگ میں ابوجہل، نضر ابن ثابت، عقبہ، شیبہ ابن ہشام امیہ ابن خلف وغیرہ وغیرہ موجود تھے، یہ لوگ مکہ کے سرکردہ لوگ تھے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں پیش پیش تھے۔ ان میں ایک شخص نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ بھائیوں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ ہم سب کے لئے بڑی مشکل کا باعث بن گیا ہے، کیوں کہ ان کا اثر و نفوذ دن بہ دن بڑھتا جارہا ہے اور ان کی تحریک روز بروز پھیلتی ہی جارہی ہے۔ مکہ کے کئی لوگ ان کے دام میں گرفتار ہوچکے ہیں اور تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مدینے کے لوگوں نے بھی محمدؐ کے دین کو قبول کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ اگر ہم لوگوں نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تو پھر ہمیں کسی بہت بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا اور ہوسکتا ہے کہ ہماری سرداری اور ہماری بڑائی ختم ہوجائے، کیوں کہ جو شخص بھی محمدؐ پر ایمان لے آتا ہے ہمارا مخالف بن جاتا ہے۔ ابھی مدینہ کا قبول اسلام ہم سب کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اگر ہم نے متحد ہوکر ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کیا تو پچھتانے کے سوا اور کچھ بھی ہمارے ہاتھ نہیں لگے گا۔

ہم نے ان کا مذاق اڑایا، لیکن یہ لوگ باز نہیں آئے، ہم نے ان پر پتھر برسائے، لیکن یہ پھر بھی باز نہیں آئے، ہم نے ان پر حملے بھی کئے ان کی راہوں میں کانٹے بھی بچھائے، ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ بھی کی لیکن یہ پھر بھی ٹس سے مس نہیں ہوئے اور اب ان کی آواز میں مدینہ کے دو بڑے قبیلوں نے بھی اپنی آواز ملانی شروع کردی ہے تو یہ سمجھئے کہ پانی خطرے کے نشان سے اوپر چلا گیا ہے اور اب ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم سختی کے ساتھ محمدؐ اور ان کے ساتھیوں سے نمٹ لیں اور کسی بھی طرح کی کوئی رعایت نہ کریں۔

اس نے مزید کہا کہ یہ بات حد سے زیادہ تشویشناک ہے کہ اہل مدینہ بھی محمدؐ کی اس تحریک سے متاثر ہورہے ہیں اور یہ لوگ محمدؐ کے بہترین مددگار بن جائیں گے۔ اگر محمدؐ نے مدینہ کی طرف کوچ کرلیا تو ہماری مشکلات بڑھ جائیں گی اور محمدؐ کا گروپ دن بہ دن مضبوط ہوتا رہے گا کچھ دنوں کے بعد جب یہ لوگ مضبوط ہوجائیں گے تو مدینہ میں رہ کر انہیں محاذ آرائی کرنے کے لئے ایک ٹھکانہ مل جائے گا اور اگر انہوں نے ہمارے خلاف باقاعدہ محاذ آرائی شروع کردی تو ہماری سرداری کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ آپ سب لوگ میری ان باتوں کو پیش نظر رکھیں اور متفقہ طور پر کوئی لائحہ عمل مرتب کریں۔

دوسرے شخص نے کہا۔ محمدؐ کو گرفتار کرلیں، اس کو آہنی زنجیروں میں جکڑ دیں اور اس کو ایک قید خانہ میں ڈال دیں، یہاں تک کہ (نعوذ باللہ) یہ ہلاک ہوجائیں۔ ایک اور شخص نے کہا کہ یہ رائے درست نہیں ہے، ہم محمدؐ کو کسی بھی طرح قید کرکے رکھیں گے اس کے جاں نثار ساتھی اس کو ہم سے آزاد کرانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

ربیعہ ابن عمیر نے کہا کہ کسی بھی طرح محمدؐ کو مکہ سے نکال دیں، جب یہ مکہ میں نہیں رہیں گے تو ہمیں ہر وقت کی ذہنی کوفت سے نجات مل جائے گی۔

ایک اور شخص نے کہا کہ یہ تجویز بھی درست نہیں ہے کیوں کہ محمدؐ کو اگر ہم نے مکہ سے نکال دیا تو یہ کسی اور جگہ جا کر اپنا ٹھیہ قائم کرلیں گے اور اپنی فصیح و بلیغ اور دلنشیں گفتگو سے ایک بڑا حلقہ بنانے میں کامیاب ہوجائیں، اس طرح ان کی تحریک اور بھی زیادہ زور پکڑ لے گی اور یہ لوگ کسی بھی وقت اہل مکہ پر حملہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

ابوجہل نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہر قبیلہ سے ایک شخص جو بہادر ہو سامنے آئے اور اس طرح مختلف قبیلوں کے بہادر لوگ راتوں رات محمدؐ پر ٹوٹ پڑیں اور اس کا قتل کردیں۔ جب محمدؐ ختم ہوجائیں گے تو تمام خطرات بھی ختم ہوجائیں گے۔ ورنہ محمدؐ کا وجود ہمارے لئے مشکلات کھڑی کرتا رہے گا۔

ابوجہل کی تجویز سبھی اہل قریش نے پسند کی اور سب نے متفق ہوکر اس تجویز پر عمل کرنے کی تیاریاں شروع کیں۔

اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے قریش کے اس سنگین فیصلے سے آگاہ کیا۔ اسی رات تمام مشرکین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کرنے میں مصروف ہوگئے لیکن چونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کی سازشوں اور شرارتوں کا علم ہوچکا تھا، اس لئے آپؐ نے بھی مکہ سے مدینہ کی طرف کوچ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ ان کے بستر پر لیٹ جائیں تاکہ مشرکین مغالطے میں رہیں۔ حضرت علیؓ اس عظیم قربانی دینے کے لئے بجان و دل راضی ہوگئے اور انہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضور کے حکم کی برملا تعمیل کی۔

جب رات ہوگئی تو کفار و مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کرلیا، درمیان شب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ یہ رہا کہ مشرکین کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا اور کسی کو یہ احساس تک نہیں ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل گئے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو تاک جھانک کرنے کے بعد کفار و مشرکین کو یہ پتہ چلا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود نہیں ہیں اور ان کے بستر پر حضرت علیؓ آرام کررہے ہیں۔

کفار و مشرکین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کرنے کی کوشش کی اور یہ لوگ غارِ ثور تک بھی پہنچے لیکن پھر مایوس ہوکر واپس آگئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین دن غار ثور ہی میں بسر کئے، پھر حق تعالیٰ کے حکم سے مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

اہل مدینہ جو ایک عرصہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر تھے وہ آپ کے استقبال کے لئے نکل آئے، لیکن آپ نے مدینہ پہنچ کر شہر سے باہر ہی قیام فرمایا اور اہل مدینہ سے آپؐ نے کہا کہ جب تک میرے چچازاد بھائی علی مجھ سے آکر نہیں ملیں گے میں مدینہ میں داخل نہیں ہوگا۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ جو شخص احسان کرتا ہے وہ شخص بھی احسان اور کرم فرمائی کا حق دار ہوتا ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق احسان کا بدلہ احسان ہے۔ حضرت علیؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت بڑی قربانی دی تھی، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان کو خطرے میں ڈال لیا تھا۔ اس لئے حضور کی شفقتیں ان کے لئے وقف ہوکر رہ گئی تھیں۔ اہل مدینہ کا جوش و خروش اپنی جگہ تھا۔ اس جوش و خروش کے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قدردان تھے، لیکن اس وقت انہوں نے یہ فرمایا کہ مدینہ میں داخلہ اس وقت ہو جب حضرت علیؓ ساتھ خیر و عافیت کے ان سے آملیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد حضرت علیؓ نے لوگوں کی امانتیں انہیں واپس کیں اور ایک دن آپ اپنی والدہ حضرت بنت اسعد اور اپنی زوجہ حضرت فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت ان کی اور اپنی والدہ کے ساتھ مدینہ تک پہنچ گئے ہیں تو آپ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ آپؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ ان کا واجبی استقبال کیا، ان کو گلے سے لگایا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اس کے بعد حدود مدینہ میں داخل ہوگئے، اس مدینہ میں جس کا ذرّہ ذرّہ آپ کے مبارک قدموں کا منتظر تھا۔ ☆☆☆☆☆

غلام عباس سپرا، جھنگ

مصور العملیات

قرآن حکیم ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس پر عمل کریں، سمجھیں اور پڑھیں تو خود ہمیں معلوم ہوگا کہ اس مقدس کلام میں کتنا اثر ہے۔ احکام خداوندی پر عمل کرتے رہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خاص خیال رکھیں اور آداب عملیات کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ انشاء اللہ فیض حاصل کریں گے۔

(۱) نکاح کے لئے بعد نماز عشاء یالطیف یا ودود کو ۱۰۰ ر مرتبہ اول آخر درود شریف ۴۱ دن تک پڑھیں اور تصور ذہن میں رکھے، انشاء اللہ مطلوب حاصل ہوگا۔ لیکن یہ عمل ۴۱ ر دن تک کریں۔

(۲) کثرت علم کے لئے لاتعداد مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔

(۳) مقدمات میں کامیابی کے لئے اگر آپ حق پر ہیں تو وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور سورۂ نصر کو ۱۰ ر مرتبہ روزانہ بوقت نماز فجر سنتوں کے بعد پڑھیں۔ انشاء اللہ مقدمہ آپ کے حق میں ہوگا۔

(۴) سحر جادو کے لئے سورۃ کوثر کو ۱۰ ر مرتبہ روزانہ پانی پر دم کر کے سحر زدہ کو پلائیں اور گھر میں دیواروں پر پانی ڈالیں۔ اس عمل سے ہر قسم کا جادو ختم ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔

(۵) حافظہ کی کمزوری یا بات کو بھول جانے کے لئے آپ روزانہ ۳۵ ر مرتبہ سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۲۴ ر تا ۲۸ ر پانی پر دم کر کے پلائیں۔ یہ عمل اسکول سے بھاگنے والے بچوں پر بھی کر سکتے ہیں۔

(۶) درد حلق کے لئے اَوَلَمْ یَرَی الَّذِیْ سے یُؤْمِنُوْنَ تک (پارہ ۲ ع ۲) کو لکھ کر گلاب کے عرق سے دھو کر روزانہ پلاؤ شفا ہوگی۔

(۷) کسی کا پاؤں سن ہو جائے یا سو جائے تو درود شریف کو لاتعداد مرتبہ پڑھے، شفا ہوگی۔

(۸) یرقان کے مریض کو سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا مکمل ایک پلیٹ پر لکھ کر سات دن تک متواتر دھو کر پلائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد شفاء ہوگی۔

(۹) یرقان کے مریض کو عرق مکوہ اور عرق پودینہ ایک چمچہ ۳ ر بار دن میں استعمال کرائیں۔

(۱۰) جسم میں درد ہو کسی جگہ پر سورۃ الحاقہ پڑھ کر دم کرو اور تیل پر ۷ ر مرتبہ پڑھ کر تیل کو دم کر کے مالش کریں جلد شفا ہوگی۔

انمول موتی

چار رحمتیں: اللہ تعالیٰ کی چار رحمتیں جن کی کثرت انسان برداشت نہیں کرتا۔ (۱) بارش (۲) بیٹی (۳) مہمان (۴) بیماری

درود شریف کی اہمیت: چار مقرب فرشتے رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہا: (۱) عزائیلؑ نے کہا درود شریف پڑھنے والے کی روح اس طرح قبض کروں گا جس طرح میں پیغمبروں کی روح قبض کرتا ہوں۔ (۲) اسرافیلؑ نے بتایا کہ میں درود شریف پڑھنے والے کے لئے سجدے میں گرا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ کردے گا۔ (۳) میکائیلؑ نے بیان کیا کہ میں اسے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا جو شخص درود شریف کا وظیفہ کرتا ہے۔ (۴) جبرئیلؑ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پل صراط سے گزاروں گا۔

خوش نصیب شخص: حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم نے مجھے دیکھا اور سنا تو مجھ پر ایمان لائے۔ میرے آنے والی امت کا ہر وہ شخص خوش نصیب ہوگا جو مجھے بغیر دیکھے اور سنے مجھ پر ایمان لائے گا۔

درود شریف کی فضلیت: قرآن پاک میں پارہ نمبر ۲۲ سورۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پیغمبر ﷺ پر۔ اے ایمان والوں تم بھی ان پر درود بھیجا کروں"۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۳۸

شمار	نام	علاقہ	T. No.
994	محمد معاذ	الماس کی مسجد، یاقوت پورہ، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1041/13
995	محمد شاہنواز	پنچ گچیہ، پوسٹ کنیاپور، ضلع بردوان، ویسٹ بنگال	T/1042/13
996	محمد اجمل خان	C.H.S.C/2 فلیٹ نمبر 39, 4th فلور، رفیع احمد قدوائی روڈ ممبئی	T/1043/13
997	محمد شفیع اللہ	بنکرا کباڑ پاڑہ، نیابستی بنکرا، (سی ٹی) ڈوم جور ہاوڑہ	T/1044/13
998	عبدالجبار	ندیم کالونی، تھانہ قطب شیر، سہارنپور یوپی	T/1045/13
999	نسیمہ محمد حسین خان	عرافات اپارٹمنٹ، B/102، نوایت نگر، نلا سوپارہ ویسٹ، تھانہ، مہاراشٹر	T/1046/14
1000	محمد سلیم	نزد G.N.D.E. کالج، گاندھی نگر، میلور، بیدر، کرناٹک	T/1047/14
1001	محمد شا علی باشا	ترکن پلی، کلو رمنڈل، کرنول، آندھراپردیش	T/1048/14
1002	مظہر پاشا	فرسٹ کراس، رحمت نگر، نزد النکار پیلیس، کولار (کرناٹک)	T/1049/14
1003	مختار احمد	ایٹ اینڈ پوسٹ دیکھی، تعلقہ شری وردھن، ضلع رائے گڑھ، مہاراشٹر	T/1050/14
1004	جعفر حسین	گاؤں راج دروا، پوسٹ منکاپور، ضلع بلرام پور یوپی	T/1051/14
1005	محسن یافعی	تہانی انکلیو، پیراماؤنٹ کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1052/14
1006	وجاہت اللہ عرف بابر	رام نگر، مشیرآباد، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1053/14
1007	محمد عبدالواجد حسین	امام وخطیب مسجد نور مصطفیٰ، جیوتی نگر، راماگرم، کریم نگر، آندھراپردیش	T/1054/14
1008	محمد وزیر اشاعتی	ہنواتے لیدر مرچنٹ، بازار روڈ، منہا، ضلع جالنہ، مہاراشٹر	T/1055/14
1009	بدرالعالم	بیت الشمس، جامع مسجد کمال پور، ضلع کشور گنج، بنگلہ دیش	T/1056/14
1010	شمس الحق	گاؤں کرن، ضلع گوس پنڈی، سارپور، افغانستان	T/1057/14
1011	محمد فاروق	گاؤں رہرا، تحصیل چاندپور، ضلع بجنور، یوپی	T/1058/14
1012	محمد عابد	گاؤں گودیک پورہ، پوسٹ اکبرآباد، نجیب آباد، بجنور یوپی	T/1059/14
1013	محمد رضوان	گاؤں سہانہ، ضلع موہالی، پنجاب	T/1060/14
1014	مولانا سجاد احمد بٹ	محلہ کمار، اشبر نشاط، سری نگر، جموں کشمیر	T/1061/14
1015	وی ایف امجد خان	الیار اسٹریٹ، دھرنام پیٹ، گڑیاتم، ویلور، تمل ناڈو	T/1062/14
1016	حافظ نور احمد	نہرو نگر کلو رپڑھومنائی، گڑیاتم، ویلور، تمل ناڈو	T/1063/14

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1017	ایم عبدالرزاق حاجی	ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر، ہنسول تعلیم، بیدر، کرناٹک	T/1064/14
1018	طلحہ درویش	ہتھیلہ پلاٹ، جکات ناکہ، ویجل پور، گودھرا، پنچ محل، گجرات	T/1065/14
1019	عرفان غازی	مولانا آزاد، گودھرا پنچ محل، گجرات	T/1066/14
1020	سید ارشد ہادی	عشاقی چمن، بھاگیہ نگر گنتکل، ضلع انام لاپور، اے پی	T/1067/14
1021	محمد رفیع	محلّہ بسڈیلیہ، تحصیل ڈمریا گنج، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی	T/1068/14
1022	اکبر علی	ویرپور دریار عرف کھرگ، ضلع مرادآباد، یوپی	T/1069/14
1023	شہباز شیخ	عامرا اپارٹمنٹ، نزد نورانی ہوٹل، کوسا ممبرا، تھانہ، ایم ایس	T/1070/14
1024	عبدالسنان	کنکلاپلی کالونی، اننت پور، اے پی	T/1071/14
1025	ارشاد احمد	کڈاچی، رائے باغ، ضلع بیلگام، کرناٹک	T/1072/14
1026	مومنہ زہرہ	کاکتیہ ریزی ڈینسی، کپاگل روڈ، بیلاری، کرناٹک	T/1073/14
1027	حافظ رحمت اللہ قاسمی	میدی ملّا، سندرا، وایا کدوگوڈی، بنگلور، کرناٹک	T/1074/14
1028	تنویر احمد ڈار	گاؤں پاہو، ضلع پلوامہ، پوسٹ پان پور، پلوامہ، جموں کشمیر	T/1075/14
1029	ارشاد احمد ڈار	گاؤ پاہو، پوسٹ پان پور، ضلع پلوامہ، جموں کشمیر	T/1076/14
1030	عمران الحق	گاؤں رانی پور، پوسٹ بسیٹھہ، تھانہ بینی پٹی، مدھوبنی بہار	T/1077/14
1031	محمد مہتاب عالم	گاؤں کھدوہی، چین پور، ضلع چمپارن، بہار	T/1078/14
1032	محمد محمود	تری مالا پور، کوتھاباڑی، بنسواڑہ، نظام آباد، اے پی	T/1079/14
1033	محمد رؤف	گولاخانہ اکمل پاشا خانقاہ، بیدر، کرناٹک	T/1080/14
1034	مولانا محبوب حسن	میرا سرائے، نہٹور، ضلع بجنور، یوپی	T/1081/14
1035	محمد رفیع صدیقی	گاؤں بس ڈلیا، پوسٹ ہلور، تحصیل ڈومریا گنج، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی	T/1082/14
1036	مولانا مصباح العارفین	نئی بستی، روڈ نمبر 3، رحمت نگر، برن پور، بردوان، ویسٹ بنگال	T/1083/14
1037	محمد بابر پاشا	محلّہ نیو حفیظ پیٹ، رنگاریڈی، حیدرآباد، اے پی	T/1084/14
1038	محمد ابوبکر صدیق	گاؤں ہورن ڈھارا، پوسٹ حمایت پور، شملا، ہماچل پردیش	T/1085/14

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور -/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

یاذوالجلال

ڈاکٹر افتخار وارث

اس اسم کاذاکر باعزت اور خوش بخت ہوتاہے

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی دو صفات ایک اسم یاذوالجلال والاکرام میں پوشیدہ ہیں اور ان دونوں صفات میں سے کوئی ایک صفات ایک دوسرے پر حاوی نہیں بلکہ ہر ایک کی شان اور عظمت اپنی اپنی جگہ پر علیحدہ اور مکمل، لیکن یہ اسم پاک پڑھا اسی طرح جاتا ہے۔ یعنی دونوں صفات کو ملاکر۔ پیر فضل شاہ قادری قلندری المعروف سائیں روڑاں والی سرکارؒ فرماتے ہیں کہ یہ اسم جاہ وجلال میں جہاں اپنا ثانی نہیں رکھتا وہیں اس میں اس کے انعام واکرام اور نوازنے کی صفت موجود ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ اگر کوئی شخص بادشاہ سے باغی ہوجائے تو بادشاہ اس کے پیچھے اپنی فوج لگا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے زندہ یامردہ ہمارے حضور پیش کیا جائے لیکن اگر وہ باغی اپنے آپ کو گنہگار مانتے ہوئے فوجوں سے چھپ کر بادشاہ کے حضور خود پیش ہوجائے اور اس کے جاہ وجلال کے آگے اپنا سر جھکادے تو وہ نہ صرف اس باغی کو معاف کردیتا ہے بلکہ اس پر اپنے انعام واکرام کی بارشیں بھی کردیتا ہے اور کہتا ہے کہ جا تیری ساری خطائیں معاف کیں اور تجھ پر فلاں فلاں نعمت واجب کردیا۔ بس یہی اسم پاک یاذوالجلال والاکرام کی بہترین تشریح ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کے سامنے بغیر کسی شرط کے جھک جاؤ اور پھر دیکھو کہ تم پر کس طرح وہ اپنی رحمت کی بارش کرتا ہے۔ یہ اسم انتہائی جلالی تاثیر رکھتا ہے۔ اس کے اعداد گیارہ سو ہیں اور اس کے ذکر میں دنیاوی بزرگی، بلندی اور روحانیت پوشیدہ ہے۔ اس کو ہمیشہ پڑھنے ولا باعزت اور خوش بخت ہوجاتا ہے۔ ہر کام میں ترقی اور عظمت پیدا ہوجاتی ہے، لوگ اس کی تواضع اور تعظیم کرتے ہیں پس اس اسم کا دین ودنیا میں بے حد دخل ہے۔ دین بھی سنورتا ہے اور دنیا بھی۔ اس کے مقرب فرشتے کا نام اجمائیل ہے اور اس کے تحت چار مقرب فرشتے ہیں جن میں سے ہر ایک فرشتہ ۱۱۰۰ر صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۱۱۰۰ر فرشتے ہیں۔ اس کے فوائد وعملیات درج ذیل ہیں۔

یا ذوالجلال والاکرام

اسرارِ غیبی کا مشاہدہ

اکثر بزرگان دین نے اسم پاک یاذوالجلال والاکرام کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔ حضور سخی سرکار لعل شہباز قلندرؒ، حضرت شرف دین بوعلی قلندر پانی پتیؒ حضرت حسن بصریؒ، حضرت جنید بغدادی، حضرت بابا فریدالدین شکر گنجؒ اس کے علاوہ بے شمار اور انگنت لوگوں نے اس اسم پاک کو اسم اعظم کا ہم پلہ قرار دیا ہے میرے نانا اسے اسم اعظم قرار دیتے تھے، چونکہ اس کے ذکر کی کثرت سے اسرار باطنی کا مشاہدہ ہوتا ہے اور پڑھنے والے کو بے شمار غیبی اسرار اور رموز حاصل ہوتے ہیں۔ تجربہ کے مطابق بھی یہ اسم اعظم ہے۔ چاہئے کہ وہ اسم پاک یا ذوالجلال ولاکرام کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ اول آخر ۱۱ر مرتبہ دورود پاک کے ساتھ پڑھیں تو بہت جلد ان کی تیسری آنکھ بیدار ہوجائے گی، ان کا باطن کھل جائے گا اور انہیں غیبی اسرار ورموز کا خواب میں یا مراقبے میں مشاہدہ ہوگا۔

میاں بیوی کے تعلقات کی بحالی

بعض اوقات میاں کو اپنی بیوی سے شکایت ہوجاتی ہے اور وہ اسے کم تر اور حقیر سمجھنے لگتا ہے اور بعض اوقات بیوی کسی غلط فہمی کی بناء پر اپنے میاں کو وہ عزت اور احترام نہیں دے پاتی جس کا وہ حقدار ہے۔ ایسے افعال سے دونوں کی زندگی میں زہر گھل جاتا ہے اور ان کی گھریلو زندگی متاثر ہونے لگتی ہے۔ ایسی صورت میں دونوں میں سے کسی ایک کو چاہئے کہ وہ اسم ذوالجلال والاکرام کو اول وآخر ۱۱ر مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۱۰۰ر مرتبہ پڑھ کر خود بھی پانی پئے اور فریق دوئم کو بھی پانی پلائے۔ اس عمل کی مدت ۷، ۱۱ یا ۲۱ دن ہے۔

ہرکام میں کامیابی کاحصول

اسم پاک یاذوالجلال والاکرام کی ایک تاثیر یہ ہے کہ اس کا ذاکر

زندگی کے ہر شعبے کے ہر شعبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ کوئی شخص کسی بڑے کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہو اور ڈر ہو کہ وہ اس کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے گا تو کام شروع کرنے سے پہلے دو نفل نماز حاجت ادا کرے اور بعد از نماز عشاء اول و آخر ۱۱/ مرتبہ دورد پاک کے ساتھ اسم پاک یا ذوالجلال والاکرام کو ۳۱۳/ مرتبہ پڑھ کر اپنی کامیابی کی دعا کرے۔ عمل کی مدت ۲۱/ دن ہے۔ ۲۱/ دن کے اندر اندر اسے کامیابی حاصل ہوجائے گی۔

مالک کی نظر میں عزت پانا

اگر کوئی ملازم اپنے مالک کی نظر سے گر گیا اور اس کا مالک اس پر بھروسہ نہ کرتا ہو اور اسے دوسروں سے کمتر سمجھتا ہو تو وہ ۴۱/ دن تک اول و آخر ۷/ مرتبہ درود پاک کے ساتھ اسم پاک یا ذوالجلال والاکرام کی ایک تسبیح روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ ۴۱/ دن بعد اس کے مالک کی غلط فہمی دور ہوجائیگی اور وہ اپنے مالک کی نظر میں عزت پائے گا۔

مقدمے میں فیصلے کے لئے

کوئی شخص اگر کسی مقدمے میں ناجائز ہی ملوث کر دیا گیا ہو اور وہ روز روز تاریخیں بھگت کر تنگ آ گیا ہو تو وہ اول و آخر ۷/ مرتبہ درود پاک کے ساتھ اسم پاک یاذوالجلال والاکرام کو بعد از نماز عشاء ۳۱۲۵/ مرتبہ وقت مقررہ کر کے پڑھے اور روزانہ ہی وقت پر دوبارہ عمل کرے۔ عمل کی مدت ۴۰/ دن ہے۔ ۴۰ دن کے اندر اندر اگر فیصلہ اس کے حق میں نہ ہو یا فیصلہ ہی نہ ہو تو اسے چاہئے کہ جب بھی تاریخ پر جائے اسم پاک یا ذوالجلال والاکرام کا ورد کرتا رہے اور جج صاحب کے سامنے پیش ہونے سے پہلے اسی اسم پاک کو ۱۱/ مرتبہ پڑھ لے۔ انشاء اللہ جج کی نظر اس پر پڑے گی اور اگر وہ سچا ہے تو فیصلہ اس کے حق میں اسی وقت ہوجائیگا۔

تسخیر خلق

یہ انسانی فطرت ہے کہ اس کے اعمال جیسے مرضی ہوں دوسروں سے وہ بہتر رویہ اور اعزت کی خواہش رکھتا ہے۔ تسخیر خلق کے اس وظیفے کو کرنے سے پہلے انسان کو چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اپنے اعمال میں درستگی لائے اور پھر اس عمل کو کرے۔ جو شخص تسخیر خلائق چاہتا ہو وہ اسم پاک یاذوالجلال والاکرام کو آدھی رات یعنی تہجد کے وقت اٹھ کر تہجد کے نوافل ادا کرنے کے بعد اول و آخر ۱۱/ مرتبہ درود پاک پڑھنے کے بعد اسم پاک یا ذوالجلال والاکرام کو روزانہ ۲۱۰۰/ مرتبہ پڑھے۔ اس عمل کو ۹۰/ دن تک جاری رکھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کے ۲/ نوافل ادا کرے۔ انشاء اللہ تسخیر خلائق حاصل ہوگی۔

شفاء امراض

بیماریاں بے شمار ہیں جن کی گنتی نہیں کی جاسکتی لیکن اگر یہ کہا جائے کہ کل بیماریاں ایک ہزار ہیں تو ان میں سے ۷۰۰/ کا علاج قرآن عظیم الشان میں اور باقی ۳۰۰/ کا علاج ڈاکٹر یا حکیم کے پاس ہے تو غلط نہ ہوگا۔ راقم کے نانا سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کا علم جانتا ہو تو وہ بھی ۷۰۰/ بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے۔ بلکہ اگر وہ صاحب نظر اور صاحب حکمت ہے تو وہ ایک ہزار بیمایوں کا علاج بھی ان پاک ناموں سے کر سکتا ہے۔ بیماری کوئی بھی ہو اگر شفا نہ ہوتی ہو اور مریض کی حالت دن بدن بگڑتی چلی جارہی ہو تو بیمار کے لواحقین اسم پاک یاذوالجلال والاکرام کو اول و آخر ۱۱/ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۱۰۰/ مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں علاج کی مدت کا تعین مرض کی نوعیت کے حساب سے طاق دنوں میں کر لینا چاہئے۔ یعنی ۷، ۱۱، ۲۱، یا ۴۱ کوئی بیماری ایسی نہیں کہ اس سے زیادہ دن اس اسم پاک کے سامنے ٹھہر سکے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات انسان کو

یا ذوالجلال والاکرام

بیماری اس لئے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اسے اس دنیا سے لے جانا چاہتے ہیں اور بیماری اس لئے آتی ہے کہ جتنی بھی خطائیں اس نے کی ہیں اس بیماری کی تکلیف سے اس کے گناہ دھل جائیں اور وہ پھر اس دنیا سے رخصت ہوجائے۔ ایسی صورت میں جب اسم پاک یا ذوالجلال والاکرام پڑھا جاتا ہے اور ہر روز اس کو پانی پڑھ کر پلایا جاتا ہے تو سر کے بالوں کی تعداد کے مطابق روزانہ اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور پھر پیغام اجل آجاتا ہے جہاں سب ہی تمام تر طاقتوں، حکمت اور روحانیت کے باوجود بے بس ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر مریض کو شفاء کا حصول ہوگا اور دنیا کی کوئی منفی طاقت اسکی شفا کا راستہ نہ روک سکے گی۔ البتہ جب بیمار صحت یاب ہوجائے تو وہ ۲۱/ مرتبہ اسم پاک یا ذوالجلال والاکرام کو سوتے وقت پڑھنے کا معمول بنالے اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔

قسط نمبر: ۳۴

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ (د)

مختار بدری

درگاہ: فارسی لفظ، دربارشاہی، ہندوستان میں بزرگوں کے مزارات کو درگاہ کہتے ہیں، جہاں زیارت کے لئے لوگ جوق در جوق جاتے ہیں۔

درود

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سنت اسلام ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، مومنو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو۔ (۳۳:۵۶)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجے اللہ اس پر دس دفعہ رحمت نازل کرتا ہے۔ (۲) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے ملائک اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں، جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ (ابن ماجہ) (۳) قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔ یادِ الٰہی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ایمان کا جزء ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ''دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی ہوئی رہتی ہے، جب تک تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔'' (ترمذی)

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے تو درود کا پڑھنا مستحب ہے، خصوصاً نماز میں اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ امام شافعیؒ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں آخری مرتبہ جب تشہد پڑھیں اس میں صلوٰۃ علی النبی بھی پڑھنا فرض ہے اور جو شخص نہ پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ صحابہ کرام میں ابن مسعودؓ، ابومسعود انصاریؓ ابن عمرؓ اور جابرؓ بن عبداللہ، تابعین میں سے شعبی، امام محمد باقر، محمد بن کعب قرظی اور مقاتل بن حیان اور فقہاء میں اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک تھا اور آخر میں امام بن حنبلؒ نے بھی اس کو اختیار کر لیا تھا۔

درود اللہ کی طرف سے ہو تو رحمت، فرشتوں کی طرف سے ہو تو استغفار، مومنوں کی طرف سے ہو تو دعا اور جانوروں چرند و پرند کی طرف سے ہو تو تسبیح مراد ہوتی ہے۔ ایک حدیث نبویؐ یہ ہے۔ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی وہ ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ سب سے مختصر درود یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ.

اے اللہ، نبی امی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے گھر والوں پر رحمتیں نازل فرما۔

درویش

فقیر، درویش وہ ہے کہ اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی چیز اسے خلل انداز نہ کرے، نہ وہ اسباب دنیا کی موجودگی سے غنی ہو اور نہ اس کے نہ ہونے سے محتاج ہو۔ اسباب کا ہونا یا نہ ہونا دونوں اس کے فقر میں یکساں ہو، بلکہ اسباب کی غیر موجودگی میں زیادہ خوش و خرم رہتا ہو۔ جواز کی ایک حالت یہ ہے، اس لئے مشائخ نے فرمایا کہ درویش جس قدر تنگ دست ہوگا اس کا حال اتنا ہی کشادہ ہوگا، کیوں کہ درویش کے نزدیک اسباب دنیوی کا ظاہری وجود بھی تنگ دلی کا موجب ہوتا ہے۔ حتی کہ وہ کسی چیز کا دروازہ بند نہیں کرتا اگر بند کرے تو اتنا ہی اس کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ لہٰذا حق تعالیٰ کے اولیاء اور اس کے محبوبوں کی زندگیاں الطاف خفی میں چھپی ہوتی ہیں اور حق تعالیٰ کے ساتھ روشن اسرار بہتر ہوتے ہیں۔

(کشف المحجوب)

الدرۃ البیضاء: روشنی کا موتی، صوفیوں کی اصطلاح عقل

اول کے لئے وہ پہلا شعور جسے خدا نے دنیا کے آغاز میں پیدا کیا۔

دستار: پگڑی، پاگ، دستار بند، سند یافتہ، دستار بندی، فضیلت کی سند، دستار بزرگ، بھڑوا۔

دستاویز

آپس میں معاملہ کرنا، کسی چیز کی فروخت یالین دین میں گواہوں کی شہادت سب سے بڑا ثبوت ہے اور جب اللہ جل شانہ نے آپ کو دولت علم سے نوازا ہے تو اس سے کام لینا بھی ضروری امر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ.

مومنو! جب تم آپس میں کسی معیاد معین کے لئے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لکھ لیا کرو اور لکھنے والا تم ہی (کسی کا) نقصان نہ کرے بلکہ انصاف سے لکھنے والا جیسے اسے خدا نے سکھایا ہے، لکھنے سے انکار بھی نہ کرے اور دستاویز لکھ دے اور جو شخص قرض لے وہی مضمون بول کر لکھوائے اور خدا سے کہ اس کا مالک ہے، خوف کرے اور زر قرض میں سے کچھ کم نہ لکھوائے اور قرض لینے والا بے عقل یا ضعیف ہو یا مضمون لکھوانے کی قابلیت نہ رکھتا تو جو اس کا ولی ہو وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے۔ (۲۸۲:۲)

دستاویز لکھنے کے کئی فائدے ہیں۔ پہلے ایک کا حق دوسرے کے پاس نہ جائے گا، دوسرے گواہوں کی یادداشت میں آسانی بھی ہوگی، تیسرے اہل معاملہ کا جی صاف رہے گا۔

دعا

دعا یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگنا، خواہش کرنا، قاموس میں دعا کے لغوی معنی یہ ہیں۔ الدعا الرغبة الى الله. دعا کے معنی اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے کے ہیں، دعا اور ذکر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دعا کسی غرض کے لئے بلانا یا پکارنا ہوتا ہے اور ذکر محض یاد کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ.. مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ قرآن مجید کا آغاز بھی دعا سے ہوتا ہے۔ نماز بھی کئی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ مسلمان جب آپس میں ملتے ہیں تو باہمی ذریعہ راہ بھی ایک ہی دعا کو بناتے ہیں، یعنی السلام علیکم کہتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو مخ العبادات، عبادات کا مغز فرمایا ہے۔ انسان اپنی ہر ضرورت کے لئے اللہ کا محتاج ہے اور ہر ضرورت کی تکمیل کے لئے اس کو دعا کا سہارا لینا ناگزیر ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں۔ (ابن ماجہ)

اس میں شک نہیں کہ دعا نہایت تذلل وتفرع کے ساتھ اپنے رب کے حضور بندہ کا عرض کرنا ہے اور اللہ جل شانہ کی عظمت وبرتری کا کھلا اعتراف ہے۔ قبولیت دعا کی شرط لازم احادیث کی رو سے یہ ہے کہ آدمی بھرپور دلی کیفیت کے ساتھ اپنے رب کو آواز دے اور اس وقت اس کا پیٹ حرام کے رزق سے اور جسم حرام کے لباس سے محفوظ ہو اور یہ کہ وہ اپنی چھوٹی سی بھلائی کے لئے دوسری مخلوق کی زیادہ برائی کا طالب نہ ہو اور حاصل دعا میں از روئے شریعت کوئی معصیت شامل نہ ہو۔

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے کہ میری دعائیں قبول ہوں۔ فرمایا۔ اکل حلال کا بندوبست کرو، خود ہی مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ "ایک وقت کا لقمہ حرام چالیس دن کی دعاؤں کو قبول نہیں ہونے دیتا۔"

سورۂ شوریٰ میں ارشاد ہوا ہے کہ جو ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتا ہے، جو دعائیں گریہ وزاری کے ساتھ خاموشی کے ساتھ کی جاتی ہیں وہ مقبول ہوتی ہیں۔ دعا تو صرف خدا سے مانگنی چاہئے اور اللہ کے سوا جن کو لوگ پکاریں وہ ان کے کام نہیں آئیں گے، دراصل دعا اللہ کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے، اس لئے نہ صرف مصیبت اور ضرورت کے وقت بلکہ دیگر اوقات میں بھی دعائیں مانگنی چاہئیں۔

فضالہؓ ابن عبید سے روایت ہے۔ ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی اور دعا کی اَللّٰھُمَّ

اغفِرلِی وَارْحَمْنِی. آپؐ نے فرمایا تم نے جلدی کی، تم نے جلدی کی، تم کو چاہئے تھا کہ نماز کے بعد اللہ جل شانہ کی ثنا کرتے، مجھ پر درود بھیجتے، پھر دعا کرتے، ایک دوسرا شخص آیا، اس نے نماز پڑھی، حمد باری کی اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، آپ نے سن کر فرمایا ایھا المطی ادع تجب. اب دعا مانگو قبول ہوگی۔

حدیث میں ہے۔ لا یرد القضا الا الدعا. یعنی دعا تقدیر کو پھیر دیتی ہے۔ بلاشبہ اللہ جل شانہ کی قدرت مطلقہ سے ہر چیز ممکن ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔ (ترمذی)

دعا کے آداب اور قبولیت کے اسباب یہ ہیں۔

(۱) حرام غذا اور لباس سے پرہیز کرنا (۲) پورے خلوص اور نیک نیتی سے مانگنا (۳) پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۴) سنت رسول کے مطابق دعا کرنا اور بدعات سے پرہیز کرنا (۵) دونوں ہاتھ پھیلا کر اور کندھوں کے برابر اٹھا کر دعا مانگنا (۶) ادب وتواضع کے ساتھ مانگنا (۷) دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (۸) اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے توبہ کرنا، اللہ کی نعمتوں کا ذکر کر کے اس کا شکر ادا کرنا (۹) خوش حالی میں بھی اور تنگ دستی کے عالم میں بھی دعا مانگنا (۱۰) پورے یقین کے ساتھ دعا مانگنا کہ وہ ضرور پوری ہوگی۔

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یقین اور پختگی کے ساتھ مانگے، یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو عطا کر دے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ پر زبردستی کرنے والا کوئی نہیں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ خدا سے پوری خواہش کرے اس لئے کہ خدا کے نزدیک کسی کو کچھ دینا بڑی بات نہیں۔ (مسلم)

بعض مقامات اور بعض اوقات کو مقبولیت دعا میں مخصوص امتیاز حاصل ہے۔ شب قدر میں جمعہ کی رات کو، ہر رات کے پچھلے پہر (تہجد کے وقت) فرض نمازوں کے بعد، اذان کے وقت، اذان واقامت کے درمیان، جہاد میں صف آراء ہونے اور گھمسان کی لڑائی کے وقت، آب زمزم پیتے وقت، حالت سجدہ میں، رات میں نیند کھلنے پر، مسنون دعائیں پڑھنے کے بعد، میت کے پاس حاضر ہونے کے وقت، مجالس ذکر میں بارش کے وقت، بیت اللہ پر نظر پڑھتے وقت، یوم عرفات، ۹ رذی الحجہ کو میدان عرفات میں اور کنکریاں مارنے کے بعد جب دل پوری طرح متوجہ ہو اور اخلاص کی بھرپور کیفیت میں حالت روزہ اور افطار کے وقت مانگی ہوئی دعائیں بارگاہ الٰہی میں ضرور مقبول ہوتی ہیں۔

پیر سید وارث علی شاہ جیلانی ایم اے

حدیث شریف کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں باب فضائل القرآن کے عنوان کے تحت قرآن مجید کی مختلف سورتوں کے فوائد خواص بیان کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے لئے تازیست دنیوی واخروی مشکلات میں نجات دلانے کے ضامن ہیں۔ چونکہ حدیث شریف قرآن مجید کی فضیلت تمام کائنات کے کلاموں پر ایسے ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پر ہے۔

۱۔ سورۂ الفاتحہ ایک بار تلاوت کرنے سے ایک قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور اس سورت کا ایک نام شفاء بھی ہے۔ اولیائے کرام اور عاملین حضرات کا معمول ہے کہ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ۴۱ مرتبہ سورہ الفاتحہ تسمیہ کی آخری میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھتے ہیں اور پانی پر دم کر کے لاعلاج مریضوں کو پلاتے ہیں جس سے صحت کاملہ عطا ہو جاتی ہے۔ یہی عمل حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ تورات، زبور اور انجیل میں ایسی کوئی سورت نازل نہ ہوئی سورۂ الفاتحہ اور سورۂ البقرہ کی آخری دو آیات ایسے دو نور ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ کئے گئے۔ سورۂ الفاتحہ سو مرتبہ مع تسمیہ پڑھ کر دعا مانگی جائے تو قبول ہو۔ اس کے چند نام یہ ہیں، سورۂ کنز۔ سورۂ کافیہ۔ سورۂ شافیہ۔ سورۂ وافیہ۔ نور۔ رقیہ۔ دعا وغیرہ۔

۲۔ سورۂ البقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کریں گے اور صف بستہ پرندوں یا ابر کے ٹکڑوں کی طرح اس کے آگے ہوں گی۔

۳۔ رات کو آیۃ الکرسی پڑھنے سے خدا کی طرف سے صبح تک ایک نگہبان مقرر ہوتا ہے اور شیطان قریب نہیں آتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جس مال واسباب پر آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو وہ چوری نہیں ہوتا لہٰذا صبح وشام بلکہ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ کر سر سے پاؤں تک ہاتھ پھیر کر دم کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے حفظ وامن میں رہتا ہے۔

رات کو آیۃ الکرسی پڑھنے سے خدا کی طرف سے صبح تک ایک نگہبان مقرر ہوتا ہے اور شیطان قریب نہیں آتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جس مال واسباب پر آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو وہ چوری نہیں ہوتا لہٰذا صبح وشام بلکہ ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ کر سر سے پاؤں تک ہاتھ پھیر کر دم کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے حفظ وامن میں رہتا ہے۔

۴۔ سورۂ المومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح وشام پڑھ کر جسم پر دم کرنے سے ہر بری چیز سے حفاظت ہوتی ہے۔

۵۔ سورۂ البقرہ کی آخری دو آیات خزانہ عرش سے ہیں یہ رحمت خدا اور قربت حق کا ذریعہ اور دعا ہے۔

۶۔ سورۂ آل عمران بروز جمعہ المبارک پڑھنے سے رات تک فرشتے اس کے لئے دعا اور استغفار کرتے ہیں۔

۷۔ سورۂ یٰسین سے حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اس کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھا کرو۔ سورۂ یٰسین شریف ایک مرتبہ پڑھنے سے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اور دس حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۸۔ سورۂ کہف جمعۃ المبارک کے دن پڑھنے سے دوجمعوں کے درمیان نورایمان روشن ہوجاتا ہے۔ سورۂ الکہف کی پہلی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔ دوسری حدیث میں پہلی دس آیات کا ذکر ہے۔

۹۔ شب جمعۃ المبارک میں سورۂ دخان کی تلاوت کرنے سے اس کی مغفرت کی جائے گی۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کریں گے۔

۱۰۔ سورۂ السجدہ یعنی تنزیل کی تلاوت سے یہ سورت قاری کے لئے عذاب قبر سے نجات اور شفاعت کا باعث ہوگی۔ یہی سورۂ الملک کی ہے جبکہ رات کو پڑھی جائے۔ قاری کی قبر میں یہ سورت ایک نور کی شکل میں آئے گی ان دونوں سورتوں کو قرآن مجید کی دوسری سورتوں پر ساٹھ ۶۰ درجہ نیکیوں کے برابر عظمت ہے۔

۱۱۔ سورۂ الرحمٰن زینت القرآن یعنی قرآن مجید کا حسن اور خوبصورتی ہے اور سورۂ یٰسین قلب القرآن یعنی قرآن مجید کا دل ہے۔

۱۲۔ یعنی جو شخص روزانہ رات کو سورۂ واقعہ پڑھے گا وہ رزق کی تنگی اور فاقہ کشی سے محفوظ رہے گا۔

۱۳۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو مسبحات پڑھا کرتے تھے اور وہ یہ سات سورتیں ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ الحدید، سورۂ الحشر، سورۂ الصف، سوۂ الجمعہ ہیں۔ سورۂ التغابن اور سورۂ الاعلیٰ ان سورتوں میں ایک آیت ہے، جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

۱۴۔ حضور صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم رات کو استراحت فرماتے وقت سورۂ الخلاص، سورۂ الفلق، سورۂ الناس، تین تین مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور سارے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیرتے، سرمبارک تک اور چہرۂ اقدس سے شروع کرتے اور بدن مبارک کے اگلے حصے پر پھیرتے ہوئے سارے جسم اطہر پر پھیرتے اور تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔

۱۵۔ صبح اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور سورۂ الحشر کی آخری تین آیات تین تین مرتبہ پڑھے ستر ہزار فرشتے شام تک رحمت بھیجتے اور دعا کرتے ہیں اگر وہ شخص مرجائے تو شہید کا درجہ پائے گا۔ اگر شام کو پڑھے تو بھی یہی مرتبہ پائے گا۔

۱۶۔ سورۂ الزلزال ایک مرتبہ پڑھنے سے نصف قرآ مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۱۷۔ سورۂ الاخلاص ایک مرتبہ پڑھنے سے تہائی قرآن مجید کا ثواب ملتا ہے روزانہ سوۂ الاخلاص دوسومرتبہ پڑھنے سے پچاس برس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں رات کو دائیں پہلو پر لیٹ کر سومرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے سے خداتعالیٰ قیامت کے دن جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۔ از روئے فضیلت وثواب سب سے بڑی سورت الاخلاص ہے اور سب سے بڑی آیت آیۃ الکرسی ہے۔

۱۹۔ رات کو سوتے وقت سورۂ الکٰفرون پڑھنا شرک سے بیزاری ہے۔ اس کے پڑھنے سے چوتھائی قرآن مجید کا ثواب ملتا ہے۔

۲۰۔ سورۂ الاخلاص، سورۂ الفلق اور سورۂ الناس صبح وشام تین تین بار پڑھنے سے ہر بلا دفع ہوتی ہے۔

۲۱۔ سورۂ التکاثر ایک مرتبہ پڑھنے سے ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۲۔ قرآن مجید کا نماز میں پڑھنا افضل ہے اور بغیر نماز کے پڑھنا تسبیح تکبیر سے افضل ہے اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

۲۳۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس (کے حلال وحرام اور امر ونواہی) پر عمل کیا قیامت کے دن دوزخ کی آگ اس پر مطلق اثر نہ کریگی۔

۲۴۔ جس نے قرآن مجید پڑھا اور یاد (حفظ) کیا پھر اس کے حلال وحرام کو سمجھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور ایسے دس آدمیوں کے حق میں قطعی دوزخی ہوگے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

۲۵۔ جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا نورانی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی ایسی ہوگی جیسے گھروں کے اندر آفتاب روشن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر:۱۶

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

دلیل نمبر ۳: بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے:

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ القلوب تصداء کما یصداء الحدید اذا اصابہ الماء قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما جلاء ھا قال کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن.

فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ جس طرح پانی لگنے سے لوہا زنگ آلود ہوجاتا ہے۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو صاف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کا ذکر کثرت سے کرو، اور تلاوت قرآن پاک کثرت سے کرو۔

دلیل نمبر ٤: امام ابوداؤد نے یہ حدیث نقل کی ہے:

عن عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بماۃ آیۃ کتب من القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب من المقنطرین.

(ابوداؤد جلد ایک، صفحہ ۲۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے نفلوں میں کھڑے ہوکر دس آیات پڑھیں، ایسا شخص غافلین میں شمار نہیں ہوگا اور جس شخص نے سو آیات پڑھیں ایسا شخص عبادت گزار لوگوں میں شمار ہوگا اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھیں وہ اجر کے خزانے کو جمع کرنے والوں میں سے ہوگا۔

دلیل نمبر ٥: امام بخاریؒ نے یہ حدیث نقل کی ہے:

عن عبداللہ بن عمرؓ روایۃ طویلۃ وفیہ قال علیہ الصلوۃ والسلام اقرء القرآن فی کل شھر.

(بخاری جلد، اصفحہ ۷۵۵، ابوداؤد جلد ا صفحہ ۲۰۵)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے ایک لمبی روایت ہے اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کم از کم'' ایک ماہ میں قرآن کا ختم ضرور کرو۔

٦ رابطہ شیخ

تمام معمولات کا اصل اصول رابطہ شیخ ہے۔ دین سیکھنے کے لئے شیخ سے رابطہ رکھنا یعنی گاہے گاہے حاضر خدمت ہوکر یا خط وکتابت یا ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے اپنے حالات سے شیخ کو باخبر رکھنا اور ان کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا۔

قرآن مجید سے دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ. (سورۂ لقمان: آیت ۱۵)

ان لوگوں کے رستہ پر چلو، جو میری طرف رجوع کر چکے ہوں۔

پیرومرشد میں چونکہ انابت الی اللہ کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے لہٰذا ان کی پیروی کرنا آیات بالا کے مطابق حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔ اتباع کے لئے اطلاع ضروری ہوتی ہے اور اسی کو رابطہ شیخ کہتے ہیں۔

احادیث سے دلیل

دلیل نمبر ۱: حدیث پاک میں ہے:

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل.

(ابوداؤد، ترمذی)

ہر شخص اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے پس اس کو دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس شخص سے دوستی کر رہا ہے۔

حدیث بالا کے مطابق انسان اپنے خلیل کے دین پر ہوتا ہے، پس سالک کو چاہئے کہ وہ شیخ کی محبت کو لازم پکڑے، ان کو اپنا خلیل اور اپنا رہبر و رہنما جانے تاکہ ان کی مانند دین کے رنگ میں رنگ جانا آسان ہو، ترمذی شریف کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا "لاتصاحب الامؤمنا" (ایماندار کے علاوہ کسی اور کو دوست مت بناؤ) یہی صحبت شیخ اور رابطہ شیخ ہے۔

دلیل نمبر ۲: حدیث پاک میں ہے:

"المرء مع من احب" (بخاری و مسلم)

ہر شخص کا حشر و نشر اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔

یہ حدیث مبارکہ سالکین طریقت کی تسلی کے لئے کافی وافی شافی ہے۔ سالک اپنے شیخ سے رابطہ اگر مضبوط سے اضبط بنائے گا تو محبت بھی شدید پائے گا۔ یہی علامت ہے قیامت کے دن "المرء مع من احب" کا مژدہ جانفزا سننے کی۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ "انت مع من احببت" (تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی) پس رابطہ شیخ ہی تمام معمولات کا خلاصہ اور نچوڑ ٹھہرا اور یہی "صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" کی تفسیر ہے۔

دلیل نمبر ۳: حدیث پاک میں ہے:

علیکم بمجالسة العلماء واستماع کلام الحکماء فان اللہ تعالیٰ یحیی القلب المیت بنور الحکمة کما تحی الارض المیت بماء المطر. (الترغیب والترہیب)

علماء کی مجلس میں بیٹھا کرو اور دانا لوگوں کی باتیں سنا کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور کے ساتھ مردہ دلوں کو زندہ فرماتے ہیں۔ جس طرح بنجر زمین کو بارش کے پانی سے زندہ کرتے ہیں۔

صحبت شیخ میں وقت گزارنا اسی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونا ہے۔

دلیل نمبر ٤: حضرت ابوسعیدؓ سے ایک حدیث پاک میں بنی اسرائیل کے ایک قاتل کا قصہ منقول ہے جس نے ۱۰۰ قتل کئے پھر نادم و شرمندہ ہوا تو کسی نے اسے صلحاء کی بستی میں جانے کے لئے یوں کہا۔ "انطلق الی ارض کذا و کذافان بھا اناسا یعبدون اللہ تعالیٰ فاعبد اللہ معھم" (ریاض الصالحین)

فلاں فلاں علاقہ میں جاؤ، ان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے لوگ ہوں گے تم بھی ان کے ساتھ عبادت میں شریک ہو جاؤ۔

سالک جب اپنے شیخ کی خانقاہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہاں مریدین کا مجمع "اناسا یعبدون اللہ تعالیٰ" کا مصداق بن کر موجود ہوتا ہے، پس اسے "فاعبد اللہ معھم" پر عمل پیرا ہونے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

عقلی دلیل

جب کوئی مریض ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے تو ڈاکٹر مرض تشخیص کرنے کے بعد نسخہ لکھ کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ گھر جائیں اور اتنے دن یہ دوائی استعمال کریں۔ پھر مجھے آکر حقیقت سے آگاہ کریں اسی طرح مرشد اپنے مرید کو بیعت کرنے کے بعد معمولات کا روحانی نسخہ بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گھر جا کر معمولات کی پابندی کریں اور گاہے بگاہے اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیں، اسی کا نام رابطہ شیخ ہے۔

اشعار سے دلائل

شعراء امت نے رابطہ شیخ کی اہمیت میں جو اشعار کہے ہیں ان میں سے چند ایک ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا
او نشیند در حضور اولیاء
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

نیک لوگوں کی صحبت تجھے نیک کرے گی اور بروں کی صحبت تجھے برا بنادے گی۔

گر تو سنگ خارہ ومرمر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی

اگر تو خارہ اور مرمر پتھر بن جائے جب کہ کسی صاحب دل

خدمت میں پہنچ جائے گا تو موتی بن جائے گا۔

قال را بہ گزار مرد حال شو
پیش مرد کاملے پامال شو
صد کتاب وصد ورق درنار کن
جان ودل را جانب دلدار کن

قال کو چھوڑ وحال پیدا کرو، کسی کامل شخص کے سامنے پامال ہوجاؤ تو صاحب حال بن جاؤ گے، سو کتاب اور سو ورق کو آگ میں ڈال، دل اور جان کو دلدار کی طرف متوجہ کر۔

گلے خوشبوئے در حمام روزی
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم تو مشکی یا عنبری
کہ از بوئے دل آویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم
ولیکن مدتے باگل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ایک دن حمام میں خوشبودار مٹی ایک محبوب کے ہاتھ سے مجھے ملی، میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مشک ہے یا عنبر کہ میں تیری پیاری خوشبو سے مست ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو ناچیز مٹی تھی لیکن ایک مدت تک پھول کی ہم نشیں رہی ہوں میرے ہم نشیں کے جمال نے مجھ پر اثر کیا ورنہ میں وہی حقیر مٹی ہوں جو پہلے تھی۔

جلا دیتی ہے شمع کہنہ کو موج نفس ان کی
خدایا کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت ابو ہریرہ رضؓ

کلیم چغتائی

بازار میں بڑی رونق تھی ۔ دکانوں پر گاہکوں کی ریل پیل تھی ۔ دکاندار گاہکوں کو مال کی خصوصیات سے آگاہ کرنے اور انہیں مال خرید نے پر آمادہ کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے ۔ اچانک ایک بزرگ نمودار ہوئے جن کا رنگ گندمی تھا، شانے کشادہ اور دانت آبدار تھے، انھوں نے سادہ لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ بزرگ بازار میں خرید وفروخت کے ارادے سے نہیں آئے تھے ۔ وہ بازار میں پہنچ کر ٹھہر گئے اور زور سے پکارے ۔ تم لوگوں کو کس چیز نے مجبور کر رکھا ہے؟

لوگ بزرگ کی جانب متوجہ ہو گئے اور پوچھنے لگے ۔ ''کس چیز سے؟'' بزرگ کے لبوں کو جنبش ہوی، کہنے لگے ''وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں بیٹھے ہو؟''

کہاں؟ لوگوں نے بے تاب ہو کر پوچھا۔ ''مسجد میں!'' بزرگ کا جواب تھا ۔ یہ سننا تھا کہ بازا دیکھتے ہی دیکھتے خالی ہو گیا، لوگ کاروبار چھوڑ چھاڑ کر مسجد کی طرف دوڑے کہ رسول اللہ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اس سے محروم نہ رہ جائیں، لیکن یہ کیا؟ مسجد میں نہ کوئی تقسیم کرنے والا نظر آیا نہ وصول کرنے والوں کی بھیڑ دکھائی دی، وہاں تو بس چند افراد نماز پڑھ رہے تھے، کچھ لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھے اور چند افراد حلال وحرام کے مسائل پر گفتگو کر رہے تھے ۔

مسجد میں کچھ نہ پا کر تمام لوگ، کچھ حیران کچھ ناخوش واپس بازار میں چلے آئے، بزرگ سے شکایت کی مسجد میں تو کچھ نہیں ہے، آپؓ نے کہا تھا کہ میراث رسول تقسیم ہو رہی ہے، وہاں تو بس کچھ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں ۔ کچھ کلام پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور بعض افراد حلال وحرام کی پر گفتگو کر رہے ہیں ۔

بزگ نے جواب دیا : تم لوگوں پر افسوس ہے ۔ یہی تو تمہارے نبی کریم کی میراث ہے، یہ بزگ تھے عظیم المرتبت صحابی رسول حضرت بو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث میں جن کا مرتبہ نہایت بلند ہے ۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ تمام صحابہ کرام میں سب سے بڑے حافظ حدیث ہیں ۔ آپؓ نہ صرف خود علم حاصل کرنے کے لئے بے چین رہتے بلکہ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ دوسرے بھی علم دین حاصل کریں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم کی دولت کے ساتھ ساتھ حکمت کی دولت سے بھی نوازا تھا ۔ حکمت سے اپنی بات کہنے کا آپ کو جو سلیقہ تھا، اس کا اظہار اس مضمون کی ابتداء میں بیان کئے گئے واقعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ دوس سے ہے یہ یمن میں آباد تھا ۔ اسلام لانے سے قبل آپ کا نام عبد شمس تھا لیکن لوگ آپ کو ابو ہریرہ کہتے تھے ۔ یہ نام یوں پڑا کہ کم عمری میں آپ نے ایک بلی پال رکھی تھی ۔ رات کو ایک درخت میں جگہ بنا کر اسے سلا دیتے ۔ صبح کو جب بکریاں چرانے کے لئے جاتے تو بلی ساتھ ہو لیتی ۔ دن بھر بکریاں چرانے کے علاوہ، کمسن ابو ہریرہ عبد شمس، بلی کے ساتھ کھیلا کرتے ۔ لوگوں یہ دیکھ کر انہیں ابو ہریرہ کہنا شروع کر دیا، کیونکہ عربی زبان میں بلی کے لئے ''ہریرہ'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ عبد شمس ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا ۔ مالی حالات زیادہ اچھے نہ تھے شروع سے ہی فقر وفاقہ کی زندگی گزاری، ذرا بڑے ہوئے تو ایک عورت بردہ بنت غزوان کے پاس روٹی کپڑے پر ملازم ہو گئے ۔ کام یہ تھا کہ جب مالکہ سواری پر ہو تو یہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے سواری لے چلیں ۔ اتفاق دیکھئے کہ بعد میں یہی عورت آپ کے نکاح میں آ گئیں ۔

قبیلہ دوس سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب طفیل بن عمر مکہ مکرمہ گئے ۔ وہاں جانے سے پہلے ہی لوگوں نے انھیں خبردار کر دیا تھا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص نیا دین پیش کر رہا ہے ۔ اس کی باتوں میں بڑا سحر ہے ۔ وہ ایسا کلام پیش کرتا ہے جس کے بارے میں وہ کہتا ہے یہ اللہ کا کلام ہے ۔ طفیل مکہ مکرمہ پہنچے تو تجسس ہوا کہ آخر سنیں تو سہی، نیا دین ہے کیسا؟ اور وہ کلام کیسا ہے؟ جسے اللہ کا کلام کہا جا رہا ہے، آپ کلام پاک کی آیات سنیں تو سحر زدہ ہو کر رہ گئے اور ایمان لے آئے ۔ واپس قبیلہ میں پہنچے تو وہاں اسلام کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہو گئے ۔ حضرت طفیلؓ بن عمر کی کوششوں سے ہی قبیلہ دوس میں اسلام پھیلا ۔

۷ھ/628ء میں غزوۂ خیبر ہوئی ۔ اسی زمانہ میں حضرت طفیلؓ یمن کے اسّی افراد کو لے کر رسول پاک کی خدمت میں پہنچے ۔ حضورﷺ خیبر میں تھے ۔ اس لئے یہ قافلہ خیبر جا پہنچا ۔ حضرت ابو ہریرہؓ ساتھ تھے ۔ اس وقت آپؓ کی عمر تین سال سے کچھ اوپر تھی دوران سفر آپؓ کا ایک غلام کہیں بچھڑ گیا ۔ خیبر پہنچ کر حضرت ابو ہریرہؓ اسلام لے آئے،

اسی وقت بچھڑا ہوا غلام دکھائی دیا۔ حضور نے فرمایا، ''ابو ہریرہ تمہارا غلام آگیا۔ اسلام کی مسرت سے سرشار ابو ہریرہ کا جواب تھا۔ اب وہ اللہ کی راہ میں آزاد ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ اسلام لے آئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کے خاندانی نام عبدشمس کو بدل کر آپؓ کا نام عمر رکھ دیا، لیکن آپ ابو ہریرہؓ ہی کے نام سے پکارے جاتے رہے اور آج بھی اپنی اسی کنیت سے مشہور ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے در کے غلام ہو کر رہے، آپ کے دل میں علم دین حاصل کرنے کی جو خواہش تھی وہ بڑھ کر حرص کی صورت اختیار کر چکی تھی، چنانچہ مسجد نبوی ﷺ کے ایک گوشے میں رہائش اختیار کر لی جہاں چند اور صحابہؓ بھی رہ رہے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کی زندگیوں کا مرکز و محور اللہ کے دین کے علم کا حصول تھا، ان کے لئے مسجد میں ایک چبوترہ بنا دیا گیا تھا جس پر چھت ڈال دی گئی تھی۔ چونکہ عربی میں چبوترے کے لئے ''صفہ'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس چبوترے پر رہنے والے اصحاب کو ''اصحاب صفہ'' کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ خود تو ایمان کی روشنی سے اپنے قلب کو منور کر چکے تھے۔ اب آپؓ کی خواہش تھی کہ والدہ محترمہ بھی اسلام کی نعمت سے فیضیاب ہوں، آپ مختلف مواقع پر اپنی والدہ کو اسلام لانے کی دعوت دیتے رہے، لیکن والدہ کی جانب سے انکار ہوتا رہا۔ ایک دن آپ نے والدہ کو پھر دعوت اسلام دی، والدہ نے رسول پاک کی شان میں کچھ ایسے کلمات ادا کئے جن کو سن کر حضرت ابو ہریرہؓ کو شدید رنج پہنچا، آنکھوں سے آنسو نکل آئے، روتے ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ سے واقعہ بیان کیا اور حضور سے درخواست کی کہ والدہ کے لئے دعا فرمائیں تاکہ وہ ایمان لے آئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی۔ کائنات کے خالق سے اس کے محبوب ترین بندے نے دعا کی تھی، کیوں نہ قبول ہوتی۔ حضرت ابو ہریرہؓ واپس گھر پہنچے تو والدہ محترمہ غسل کر کے تیار ہو رہی تھی، بیٹا گھر میں داخل ہوا تو والدہ کی زبان پر کلمۂ شہادت جاری تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ پھر روتے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن یہ خوشی کے آنسو تھے، رسول پاک کو والدہ کے اسلام لے آنے کی اطلاع دی اور درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں اللہ میری اور میری ماں کی محبت تمام مسلمانوں کے دل میں ڈال دے۔ آنحضرت نے دعا فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کوئی ایسا مسلمان نہ تھا جس نے مجھے دیکھا ہو اور مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ رسول پاک ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو اصحاب صفہ کے منتظم کی حیثیت دے رکھی تھی، جب بھی آنحضرت کھانے یا کسی دوسرے کام کے سلسلے میں ''اصحاب صفہ'' کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو حضرت ابو ہریرہؓ سے کہتے کہ ''اصحاب صفہ'' کو بلا لائیں۔ حضور ''اصحاب صفہ'' کے ساتھ بے حد شفقت سے پیش آتے تھے۔ جب بھی آپ ﷺ کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آتی، آپ اسے تمام کی تمام اہل صفہ کو بھجوا دیتے اور جب تحفہ کے طور پر کوئی شے آتی تو خود بھی لیتے اور اصحاب صفہ کو بھی عنایت فرماتے۔

رسول پاک کا وصال ہوا، اور حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ بنے۔ مختلف صحابہ کرامؓ پر امور مملکت کے سلسلے میں مختلف ذمہ داریاں ڈالی گئیں، لیکن ابو ہریرہؓ ان امور سے لاتعلق ہو کر رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو عام کرنے میں مصروف رہے۔

حضرت عمرؓ نے مسند خلافت سنبھالی تو آپؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بحرین کا گورنر مقرر کر دیا۔ ایک مدت کے بعد وہاں سے لوٹے تو کچھ رقم ان کے پاس تھی۔ حضرت عمر نے پوچھا یہ رقم کہاں سے آئی؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے مناسب جواب دیا۔ تحقیق پر آپؓ کی بات درست نکلی۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ بحرین کا گورنر بنانا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں بھی آپؓ نے سیاسی امر میں کوئی مداخلت نہ کی۔ آپ نے اپنی زندگی کا طویل عرصہ گمنامی کے گوشے میں گزارا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں مدینہ کے گورنر مروان کے قائم مقام رہے۔

57ھ/ 677ء میں بیمار پڑے۔ لوگ عیادت کے لئے آئے تو دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں۔ لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ۔ میں اس دنیا کی دلفریبیوں پر نہیں روتا، بلکہ سفر کی طوالت اور زاد راہ کی قلت پر آنسو بہاتا ہوں۔ اس وقت میں دوزخ اور جنت کے نشیب و فراز کے درمیان ہوں، معلوم نہیں ان میں سے کس راستہ پر جاتا ہوگا۔

ساری زندگی دین کی خدمت کرنے والے صحابی رسول ﷺ کے خوف خدا کا یہ عالم ہے کہ وہ آخرت کے خیال سے لرزاں تھے کہ نہ جانے دوزخ یا جنت میں سے کون سی جگہ مقدر بنتی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کو حضور سے اتنی محبت تھی کہ انتقال سے قبل وصیت کی ''مجھے رسول ﷺ کی طرح، عمامہ اور قمیص پہنانا۔ میری قبر پر عرب کے دستور کے خیمہ نصب نہ کرنا، جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ چلنا۔ جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا اگر میں صالح ہوں گا تو جلد اپنے رب سے ملوں

گا اور اگر بدقسمت ہوں گا تو ایک بوجھ تمہاری گردن سے دور ہوگا۔

یہ وصیت کرنے کے بعد آپ سفر آخرت پر روانہ ہوگئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوسعید خدری جیسے جلیل القدر صحابہ کرام آپ کی نماز جنازہ اور تدفین میں شریک تھے۔ حضرت عثمان کے صاحبزادوں نے کندھا دے کر جنت البقیع (مدینہ منورہ) پہنچایا اور آپ کو اس مبارک سرزمین میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آپؓ نے 78 سال کی عمر پائی۔

حضرت ابوہریرہؓ کے بغیر حدیث کا ذکر کرنا مکمل ہے۔ آپؓ وہ خوش قسمت صحابی ہیں، جن کے بارے میں خود رسول اقدس نے فرمایا۔

ابوہریرہ علم کا ظرف ہیں۔　　(بخاری)

جیسا کہ پہلے بیان کیا حضرت ابوہریرہؓ میں علم کے حصول کی خواہش، اتنی شدید تھی کہ وہ خواہش سے بڑھ کر حرص کا روپ دھارن کرچکی تھی۔ عام طور پر لوگ حضورﷺ سے زیادہ سوالات کرتے ہوئے جھجک محسوس کرتے تھے، لیکن حضرت ابوہریرہؓ پوچھنے میں بھی ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیتے تھے۔ ایک بار آپ نے حضورﷺ سے پوچھا۔ ''قیامت کے دن کون خوش قسمت آپ کی شفاعت کا زیادہ مستحق ہوگا؟''

رسولﷺ نے فرمایا۔ ''حدیث کے بارے میں تمہاری حرص دیکھتے ہوئے میرا پہلے سے خیال تھا کہ یہ سوال تم سے پہلے اور کوئی نہ کرے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے صاحبزادے اور مشہور صحابی رسولﷺ ہیں، آپ ''فرماتے ہیں۔ ابوہریرہؓ ہم سب سے زیادہ حدیث جانتے تھے اور امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ ''حضرت　ابوہریرہؓ اپنے ہم عصر حفاظ میں سے بڑے حافظ تھے''۔

حضرت ابوہریرہؓ کی بیان کردہ روایات کی تعداد 5374 ہے۔ ان میں سے 325 احادیث متفق علیہ ہیں، گوکہ آپؓ نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی خدمت میں بہت طویل عرصہ نہیں گزارا۔ اس کی وجہ آپ خود بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ''لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ حدیثوں کو بیان کرتا ہے، حالانکہ مہاجرین اور انصار ان حدیثوں کو نہیں بیان کرتے، لیکن اعتراض کرنے والے اس بات پر غور نہیں کرتے کہ ہمارے مہاجر بھائی اپنے کاروبار میں لگے رہتے ہیں، انصار اپنی زراعت کی دیکھ بھال کرتے ہیں، میں سارا وقت حضور کی خدمت میں گزارتا تھا، جن اوقات میں وہ لوگ موجود نہ رہتے تھے ان اوقات میں بھی موجود ہوتا تھا، دوسرے یہ کہ جن باتوں کو وہ بھلا دیتے تھے میں ان کو یاد رکھتا تھا۔

حضرت ابوہریرہؓ متعدد غزوات میں شریک ہوئے، لیکن غزوات میں مسلمانوں کی فتح کے بعد جو مال غنیمت ہاتھ آتا تھا، آپ اس سے لاتعلق رہتے تھے حتیٰ کہ ایک بار رسول کریمﷺ نے پوچھا کہ ''ابوہریرہؓ تم اس مال غنیمت کا سوال کیوں نہیں کرتے جس کا تمہارے دوسرے ساتھی سوال کرتے ہیں؟'' علم دین کے شیدائی نے عرض کی ''میری درخواست تو یہ ہے کہ آپ مجھے وہ علم سکھائیں جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے''۔ یہ سن کر رسول پاکﷺ نے فرمایا۔ چادر پھیلاؤ

حضرت ابوہریرہؓ نے اپنی چادر پھیلادی پھر حضورﷺ احادیث بیان فرمانے لگے جب آپ نے اپنی بات ختم کی تو فرمایا ''اس چادر کو اکٹھا کرکے اپنے جسم سے لگالو، حضرت ابوہریرہؓ نے ایسا ہی کیا۔ آپؓ نے فرمایا اس کے بعد میرا حافظے کا یہ حال تھا کہ جو کچھ حضورﷺ ارشاد فرماتے، اس میں سے ایک حرف بھی نہیں بھولتا۔

ایک بار مدینہ کے گورنر مروان نے آپ کا امتحان لیا۔ انہوں نے اپنے کاتب کو تخت کے نیچے بٹھادیا اور آپؓ سے احادیث پوچھنا شروع کیں۔ حضرت ابوہریرہؓ احادیث بیان فرماتے جاتے تھے اور تخت کے نیچے چھپا ہوا کاتب لکھتا جاتا تھا۔ ایک سال کے بعد مروان نے پھر اسی طرح سے ابوہریرہ کو بلوایا اور کاتب کو تخت کے نیچے بٹھادیا احادیث پوچھنا شروع کیں۔ حضرت ابوہریرہ نے وہی احادیث بیان کردیں حتیٰ کہ ان کی ترتیب میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

حضرت ابوہریرہؓ کے علم سے بڑے بڑے صحابہؓ کرام نے استفادہ کیا ہے، ان میں حضرت زید بن ثابتؓ، بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت انسؓ بن مالک، بن زبیرؓ، حضرت جابرؓ بن عبداللہ، حضرت عائشہؓ شامل ہیں۔ آپؓ کے شاگردوں کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ ہیں، جن میں متعدد تابعین شامل ہیں۔ آپ کا شمار مدینہ کے فقہاء کرام میں ہوتا ہے۔ رسول پاک کے بعد مدینہ منورہ میں جس جماعت کو فتویٰ دینے کی ذمہ داری سونپی گئی اس کے ایک رکن آپؓ بھی تھے۔ عربی آپؓ کی مادری زبان تھی تاہم آپؓ فارسی زبان بھی جانتے تھے۔ دیگر مذاہب پر بھی آپ کی نظر تھی اور تورات کے مسائل سے خاصی واقفیت تھی۔

آپؓ کو عبادت سے خصوصی لگاؤ تھا۔ آپؓ کا خاندان تین افراد پر مشتمل تھا۔ آپ کی اہلیہ اور خادم کو بھی عبادت کے لئے جگادیا کرتے تھے۔ ہر ماہ کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپؓ فرماتے تھے کہ ''ایسا میں اس لئے کرتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے تو کم ازکم وہ ماہ تو روزوں کے ثواب میں لکھا جائے۔

طب وصحت

مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

لیموں: ایک چمچ لیموں کا رس، ایک چمچ لہسن کا رس، دو چمچ پانی۔ سب کو ملا کر پئیں، ایسی ایک ایک خوراک صبح اور ایک خوراک شام روزانہ پئیں، کمر کا درد ٹھیک ہو جائے گا۔

میتھی: میتھی کی سبزی کھانے سے کمر درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

چھوھارا: کمر کے درد میں چھوہارا مفید ہے۔

آلو: کچے آلو کی پلٹس کمر پر باندھیں۔

گیہوں: ۱۲ گرام گیہوں کی راکھ، اتنے ہی شہد میں ملا کر چاٹنے سے کمر اور جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

گیہوں کی روٹی ایک طرف سے سینک لیں اور ایک طرف کچی رکھیں۔ کچی طرف تل کا تیل لگا کر درد والی جگہ پر باندھ دیں، اس سے درد دور ہو جائے گا۔

ادرک: ادرک کے رس میں گھی ملا کر پینا چاہئے، کمر درد میں آرام ملے گا۔

جائفل: جائفل پانی میں ملا کر تل کے تیل میں ملا کر گرم کریں، اچھی طرح گرم ہونے پر ٹھنڈا کر کے کمر درد پر مالش کرنے سے آرام ملے گا۔

دانتوں کی بیماریاں

لوگوں کے دانت جلدی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس کی اہم وجہ یہی سمجھی جارہی ہے کہ پہلے کا قدیم انسان بہت سخت خوردنی اشیاء کا استعمال کرتا تھا، جس سے دانتوں اور مسوڑھوں کی مکمل ورزش ہو جاتی تھی اور آج کا انسان آسان، پکی ہوئی ملائم غذا جو آسانی سے بغیر زیادہ محنت کے کھائی جاتی ہے۔ چینی، بسکٹ، ٹافی، چاکلیٹ، آئس کریم، برف وغیرہ خوردنی اشیاء کا رواج اور استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ یہ اشیاء دانتوں کی دق کے لئے کچھ حد تک ذمہ دار ہیں۔

کچھ بچوں کے دانت بچپن ہی سے بہت کمزور اور زرد ہوتے ہیں، اس کی اہم وجہ حمل کے دوران ان کی ماں کا کھانا پینا ٹھیک سے نہیں ہوا ہے۔ حاملہ عورتوں کو دودھ اور کیلشیم کا باقاعدہ استعمال کرنا چاہئے۔ اس سے بچے کے دانت اچھے رہیں گے۔

دانتوں کی حفاظت کے لئے کچھ بھی کھانے کے بعد دانتوں کی اچھی طرح صفائی کریں، تاکہ دانتوں کے درمیان پھنسے خوردنی اشیاء کے ذرات نکل جائیں۔ کھانا ٹھیک طرح سے خوب آہستہ آہستہ اور چبا چبا کر کھانا چاہئے۔

دانتوں کی تندرستی پر سارے جسم کی تندرستی کا انحصار ہے۔ دانتوں کے خراب ہونے کا تعلق پیٹ سے ہے۔ دانتوں کی بیماری میں مبتلا شخص قبض، بدہضمی، بھوک کی کمی کا شکار رہتا ہے، اس لئے دانتوں کی بیماریوں کا علاج کراتے وقت پیٹ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ چینی، میٹھی چیزیں کھانا دانتوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مٹھاس دانتوں سے لگی رہ کر دانتوں کو گلا دیتی ہے۔ اس لئے جب کبھی بھی کچھ کھائیں، دانتوں کو انگلی سے رگڑ کر صاف کریں، کلی کریں۔ یہ احتیاط زندگی بھر دانتوں کو صحت مند رکھے گی۔

دودھ: اوپر کا دودھ پینے سے بچوں کے دانت جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔ ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے برعکس اوپر کا دودھ پینے والے بچوں کے دانت آئندہ چل کر خراب ہو جاتے ہیں۔

دوست پینے والے بچے شکر کا استعمال کرنے سے میٹھے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تین چار برس کے ہونے تک وہ میٹھی چیزیں زیادہ کھانا پسند کرتے ہیں، جس سے آگے چل کر ان کے دانت جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر اس حالت میں پہلے سے ہی احتیاط کی جائے تو بچوں کے دانت زیادہ مضبوط ہو جائیں گے اور ان کے جلدی خراب ہونے کا خطرہ بھی نہیں رہتا۔ دودھ میں ملائی جانے والی چیزیں ہی بچوں کے دانت خراب کرتی ہیں۔ اس لئے دودھ میں چینی نہ ملائیں۔

لیموں: تازہ پانی میں لیموں نچوڑ کر کلی کرنے سے دانتوں کی بیماریوں سے آرام ملتا ہے۔ لیموں کے چھلکے رگڑنے سے دانت صاف، مضبوط اور چمک دار ہوتے ہیں۔

دانتوں کی صفائی

یہاں گھریلو منجن استعمال کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں جو دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ دانتوں کو تندرست رکھنے اور عام بیماریوں کو منجن سے ہی ٹھیک کرسکتے ہیں۔

تیز پات: خشک تیز پتوں کو باریک پیس کر ہر تیسرے دن ایک بار منجن کرنے سے دانت چمکنے لگتے ہیں۔

لیموں: لیموں کے چھلکوں کو خشک کر کے پیس لیں، اور منجن کی صورت میں کام میں لائیں۔ اس سے دانت صاف رہیں گے اور سانس کی بدبو دور ہوگی۔

نمک، سرسوں کا تیل اور لیموں کا رس ملا کر روزانہ منجن کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اور تقریباً تمام بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

نچوڑے ہوئے لیموں کے چھوٹے ٹکڑے کر کے دانت صاف کرنے سے دانت چمکنے لگتے ہیں۔

دانت زرد پڑ گئے ہیں اور مسوڑھے کمزور اور سیاہ پڑ گئے ہیں تو صبح دانت صاف کرنے سے پہلے آدھا چمچ نمک میں پانچ بوندیں لیموں کا رس ملا کر دانتوں اور مسوڑھوں پر لگالیں۔ پانچ منٹ بعد کلی کرلیں، اس کے بعد ٹوتھ پیسٹ یا منجن سے دانت صاف کرلیں۔

مسوڑھوں پر کبھی بھی ٹوتھ برش نہ رگڑیں، اس سے مسوڑھے ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

دانتوں میں چمک لانے کے لئے گلیسرین لگائیں اور نیم گرم پانی سے کلی کریں۔

نیم: نیم کی شاخ، پتیوں سمیت چھاؤں میں خشک کر کے جلا کر راکھ بنالیں، اسے پیس کر منجن بنالیں، ذائقہ کے لئے لونگ، پیپرمنٹ، نمک ملالیں، اسے پائیوریا ٹھیک ہوتا ہے، دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

نیم کی ٹہنی سے مسواک کرنا بھی مفید ہے۔

ہرڑ: ہرڑ کے چورن سے منجن کرنے سے دانت صاف ہوتے ہیں۔

بادام: بادام چھلکا جلا کر رکھ لیں، دوسرے دن پیس لیں اور اس کا پانچواں حصہ پھٹکری ملا کر دوبارہ پیس لیں، اس سے منجن کرنے سے دانت صاف ہوں گے اور تقریباً دانتوں کی تمام بیماریاں دور ہوں گی۔

دانتوں کی مضبوطی کے لئے بادام کے چھلکے جلا کر، پیس کر، بجھا کر، سوندھا نمک ملا کر منجن کریں۔

سوندھا نمک اور پھٹکری دونوں یا بادام کی پسی ہوئی راکھ ملا سکتے ہیں۔

دانتوں کی مضبوطی

دانتوں کی صفائی کے بعد ضروری ہے کہ زندگی بھر دانت مضبوط رہیں، کبھی ہلیں نہیں اور ان میں چھید نہ ہوں، گلنا شروع نہ ہوں، تیز گرم اور ٹھنڈی چیزیں، جیسی آئس کریم کھانے، صرف نرم چیزیں کھانے سے دانتوں کی جڑیں کمزور ہوجاتی ہیں۔ اس لئے کھانے پینے میں احتیاط کرنی چاہئے۔ اگر دانت ہلتے ہوں، درد کرتے ہوں اور جب تک ضروری نہ ہوجائے، دانت کو اکھاڑنا نہیں چاہئے۔ اگر دانت میں چھید ہوگیا ہے تو اسے بھروالینا چاہئے۔ چنے چبا چبا کر کھانے سے دانتوں کی ورزش ہوتی ہے جو ان کو مضبوط رکھنے میں معاون ہے، نیچے دانتوں کو مضبوط رکھنے کے نسخے بتائے جارہے ہیں۔

آم: آم کے تازہ پتے خوب چبائیں اور تھوکتے جائیں، تھوڑے دنوں کے باقاعدہ استعمال سے دانت مضبوط ہوجائیں گے، مسوڑھوں سے خون آنا بند ہوجائے گا۔

تل: ۳۲ گرام سیاہ، صبح داتن کے بعد بغیر کھائے پیئے آہستہ آہستہ خوب چبا کر کھائیں، اس میں گڑ، چینی کچھ بھی نہ ملائیں۔ بعد میں ایک گلاس ٹھنڈا پانی پئیں تو رات کو بھی اس طرح تل کھا سکتے ہیں۔ اس نسخہ سے دانت مضبوط ہوں گے۔

ہلدی: ہلدی، نمک اور سرسوں کا تیل ملا کر روزانہ منجن کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

مٹی: دانت ہلتے ہوں، یوں لگتا ہو کہ ٹوٹنے والے ہیں تو چکنی مٹی بھگو کر روزانہ صبح اور شام کو مسوڑھوں پر لگائیں، دانت مضبوط ہوجائیں گے۔

گاجر: گاجر کا رس روزانہ پینے سے مسوڑھوں اور دانتوں کی بیماریاں نہیں ہوتیں، اس سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

ٹماٹر: ٹماٹر کھانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

نمک: باریک پسا ہوا سوندھا نمک دانتوں پر ملنے سے ان پر چمک آتی ہے۔

دانت نکلنا

چھاچھ: چھوٹے بچوں کو روزانہ چھاچھ پلانے سے دانت نکلنے میں تکلیف نہیں ہوتی اور دانتوں کی بیماریاں بھی نہیں ہوتیں۔

شہد: دانت نکالنے والے بچوں کے مسوڑھوں پر شہد رگڑنے سے دانت بغیر تکلیف کے نکل آتے ہیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس شہد میں ملاکر مسوڑھوں پر لگانے سے اور تھوڑا سا چٹانے سے دانت بغیر تکلیف کے نکلتے ہیں۔

تلسی کے پتوں کا چورن، انار کے شربت کے ساتھ دینے سے بھی بچوں کے دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔

انگور: دانت نکلنے کے وقت انگور کا رس دو چمچ روزانہ پلاتے رہیں۔ اس سے دانت جلدی نکل آتے ہیں۔ بچہ سڈول رہتا ہے۔ ذائقے کے لئے چاہیں تو شہد ملایا جاسکتا ہے۔

سونف: بچوں کے دانت نکلتے وقت اگر بچہ روتا ہو، تو دو چمچ موٹی سونف ایک کپ پانی میں اُبال کر چھان لیں۔ اس میں ایک ایک چمچ چار بار پلائیں۔ اس سے دانت بھی آسانی سے نکل آئیں گے۔

دانتوں میں پانی لگنا

ماجھ پھل: ماجھو پھل پنساری کے ہاں سے ملتا ہے۔ اسے باریک پیس لیں۔ روزانہ اس کا منجن کرنے سے پانی لگنا بند ہوجاتا ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ خون نکلنا بند ہوجاتا ہے، عام دانتوں کی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

دانتوں سے خون رسنا

ٹماٹر: دانتوں سے خون رستا ہو، تو ٹماٹر کا رس دن میں تین بار پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دانت کھٹے ہونا

بادام: دانت کھٹے ہوجائیں تو بادام کھائیں، اس سے دانتوں کا کھٹا پن دور ہوجائے گا۔

نمک: کھٹائی کھانے سے دانت کھٹے ہوگئے ہوں تو پسا ہوا نمک دانتوں پر ملیں۔

دانت درد

(TOOTHACHE)

پیاز: دانتوں میں درد یا تکلیف ہونے پر پیاز کا ٹکڑا اس جگہ رکھ دینے سے درد دور ہوجاتا ہے۔

لوکی: لوکی ۶۴ گرام لہسن ۲۰ گرام دونوں کو پیس کر ایک کلو پانی میں اُبالیں، آدھا پانی رہ جانے پر چھان کر غرارے کرنے سے دانت کا درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔

سرسوں کا تیل: ایک دو بار سرسوں کا تیل ناک کے ایک نتھنے سے سونگھنے پر دانت کا درد کچھ دیر کے لئے بند ہوجاتا ہے۔

سرسوں کا تیل، لیموں کا رس، سوندھا نمک ملاکر منجن کرنے سے بھی دانت درد، مسوڑھے پھولنا ٹھیک ہوجاتا ہے۔

ہینگ: ہومیوپیتھی میں ہینگ سے بنی دوا ''ایسافیوٹیڈا'' (Asas foetida) ہے۔ اس کے مدر ٹنکچر کو دانت میں کیڑا لگنے پر لگائیں، درد ٹھیک ہوجائے گا۔

نمک: دانت درد ہونے پر گرم پانی میں نمک ڈال کر غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ دانتوں مسوڑھوں میں درد ہو تو باریک پسا ہوا سوندھا نمک ملنے سے فائدہ ہوگا۔

دانت ہلتے ہوں تو تل کے تیل میں پسا ہوا سیاہ نمک ملاکر منجن کریں۔

اجوائن: ہر طرح کے دانت کا درد اجوائن کے استعمال سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔ آگ پر اجوائن ڈال کر درد کرتے ہوئے دانت کو دھونی دیں۔

اُبلتے ہوئے پانی میں نمک اور ایک چمچ پسی ہوئی اجوائن ڈال کر ڈھانپ کر رکھ دیں۔ پانی جب نیم گرم ہوجائے تو اس پانی کو منہ میں لے

کر کچھ دیر رکھیں، پھر کلی کر کے تھوک دیں۔ اس طرح غرارے کریں۔ اجوائن کا دھواں اور غرارے کرنے کے درمیان دو گھنٹے کا فرق رکھیں۔ اس طرح دن میں تین بار کرنے سے دانت درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

تلسی: تلسی کا پانی اور سیاہ مرچ پیس کر گولی بنالیں، اسے درد کرتے دانت کے نیچے دبا کر رکھنے سے دانت درد مٹ جائے گا۔

پانی: پہلے دو منٹ گرم پانی منہ میں رکھیں، پھر بہت ٹھنڈا پانی دو منٹ منہ میں رکھیں، اس طرح چار بار کریں۔ گرم پانی سے شروع کریں اور ٹھنڈے پانی پر ختم کریں۔ درد ختم ہونے کے بعد بھی تین دن کریں۔

مسوڑھے پھولتے ہوں تو گرم پانی سے غرارے کریں، گرم پانی سے غرارے کرنے سے داڑھ، دانت کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

لیموں: ایک لیموں کے چار ٹکڑے کر کے اوپر نمک ڈال کر ایک کے بعد ایک گرم کر کے ایک ٹکڑے کو درد کرتے دانت، داڑھ پر رکھ کر دبائیں، اس سے درد میں فائدہ ہوگا۔

آنولہ: دانت میں کیڑا لگا ہو، درد ہو تو آنولے کے رس میں ذرا سا کافور ڈال کر دانت پر لگائیں، درد دور ہو جائے گا۔

مٹی: صاف مٹی سے روزانہ تین بار منجن کرنے سے دانت درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

لونگ: پانچ لونگ پیس کر ان میں لیموں کا رس نچوڑ کر دانتوں پر ملنے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ دانت میں کیڑا لگنے پر لونگ کو رکھنا یا اس کا تیل لگانا مفید ہے۔

نیم: نیم کے پتوں کو پانی میں اُبال کر غرارے کرنے سے دانتوں کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کافور: دانت درد ہو تو درد والے دانت پر کافور دبائیں۔ دانت میں چھید ہو تو کافور بھر دیں، درد دور ہوگا، کیڑے مر جائیں گے۔

ہلدی: ہلدی کو آگ پر بھون کر پیس لیں۔ اسے درد کرتے دانتوں پر ملنے سے درد دور ہوگا، کیڑے بھی مر جائیں گے۔

صرف ہلدی سے منجن کرنے سے دانت درد ٹھیک ہوتا ہے۔

ہلدی کا ٹکڑا درد والے دانت میں دبائے رکھنے سے دانت درد کم ہو جاتا ہے۔

امرود: امرود کے پتوں کو چبانے سے دانتوں کا درد دور ہوتا ہے۔

امرود کے پتوں کو اُبال کر غرارے کرنے سے دانتوں کا درد، مسوڑھوں کا درد، سوجن دور ہوتی ہے۔

پھٹکڑی: دانت میں چھید ہو تو پھٹکری روئی میں رکھ کر چھید میں دبالیں اور رال ٹپکائیں، دانت درد ٹھیک ہو جائے گا۔

ادرک: دانت درد سردی سے ہو تو ادرک پر نمک ڈال کر دانتوں کے نیچے رکھیں۔

مسوڑھوں کی بیماریاں

(DISEASESOFGUMS)

لیموں: تازہ پانی میں لیموں نچوڑ کر غرارے کریں، پئیں، اس سے مسوڑھے پھولنا، منہ کی بدبو دور ہو جائے گی۔

پھٹکڑی: دو گرام پھٹکری، ایک گرام نمک باریک پیس کر مسوڑھوں پر روزانہ تین بار ملیں، پھر ایک گلاس گرم پانی میں پانچ گرام پھٹکری ملا کر غرارے کریں، اس سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوں گے۔ خون، مواد آنا بند ہوگا۔

پانی: گرم پانی میں نمک ملا کر غرارے کریں، مسوڑھے تندرست ہوں گے۔

سیب: دانت گلتے ہوں، چھید ہوں، مسوڑھے پھولے ہوں تو کھانا کھانے کے بعد روزانہ ایک سیب کھائیں، اس سے دانت اور مسوڑھے ٹھیک ہو جائیں گے اور خراب نہیں ہوں گے۔

گاجر: ۷۰ گرام گاجر کا رس روزانہ پینے سے مسوڑھے اور دانتوں کی بیماریاں پیدا نہیں ہوتیں۔

پیاز: دانت میں یا مسوڑھوں میں درد ہونے پر پیاز کا ٹکڑا اس جگہ رکھ دینے سے درد دور ہو جائے گا۔

شلغم: شلغم کو کچا چبا کر کھانے سے مسوڑھوں اور دانتوں کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور دانت صاف رہتے ہیں۔

مہندی: مسوڑھوں کی ایسی بیماریاں جو دوائیوں سے ٹھیک نہ ہوتی ہیں تو مہندی کے پتوں میں اُبلے ہوئے پانی سے غرارے کرنے سے مٹتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: رائچور

نام: چندر کانت

نام والدین: انورادھا، موہتا

تاریخ پیدائش: یکم ستمبر ۱۹۹۴ء

قابلیت: بی، یو، سی

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں اور باقی ۴ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ایک حرف آتشی، ۲ آبی، ۲ خاکی اور ۳ حروف بادی ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں بادی حروف غالب ہیں اور بہ اعتبار اعداد بھی آپ کے نام میں بادی حروف ہی کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کا مفرد عدد ۸، مرکب عدد ۱۷ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۷۲۸ ہیں۔

۸ کا عدد ایک مستحکم عدد مانا گیا ہے۔ اس عدد والے کے خیالات مستحکم تو ہوتے ہی ہیں، بہت گہرے بھی ہوتے ہیں، اس کی سوچ فلسفیانہ ہوتی ہے، یہ جلدی سے کسی کی بات نہیں مانتا اور لوگ بھی آسانی سے اس کی بات نہیں مانتے، لیکن ۸ عدد ناکامیوں سے نہیں گھبراتا، قدم قدم پر اس کی آرزوئیں پامال ہوتی ہیں اور قدم قدم پر اس کے خیالات ہوتے ہیں لیکن ہر حال میں اور ہر صورت میں میدان جدوجہد ڈٹا رہتا ہے اور اپنی کسی ناکامی سے پژمردہ اور مایوس نہیں ہوتا۔ ۸ عدد کا حامل جلدی سے کسی کو دوست نہیں بناتا، لیکن جب کسی کو دوست بنالیتا ہے تو پھر اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتا ہے۔

۸ عدد والوں کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آتے ہیں، یہ لوگ کبھی ترقی کے ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور کبھی پستی کی آخری گہرائیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں۔ یہ مدّ و جزر ۸ عدد والوں کی قسمت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ ان کی زندگی ہلچل سے بھری رہتی ہے اور انہیں سکون نصیب نہیں ہوتا۔

۸ عدد والے لوگ اصلاح پسند ہوتے ہیں، انہیں غلاظتیں اور کثافتیں محبوب نہیں ہوتیں، یہ لوگ صاف ستھرے ماحول کو پسند کرتے ہیں اور ان کا رجحان ہمیشہ اصلاح کی طرف ہوتا ہے، یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ٹھیک رہیں اور سماج میں پراگندگی نہ پھیلائیں۔ ۸ عدد والے لوگ بری عادتوں کی کھل کر مخالفت کرتے ہیں، جھوٹ، بغض، عناد، نفرت، نفاق وغیرہ جیسی باتیں انہیں بری لگتی ہیں اور جو لوگ اس طرح کی بری باتوں میں مبتلا ہو تو ان کی اصلاح کے لئے قدم اٹھانا ان کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے، لیکن ان کی یہ خوبی ان کے لئے روزانہ نت نئے دشمن پیدا کرتی ہے اور اس لئے ۸ عدد والے لوگ ہمیشہ تنقید کا نشانہ بنے رہتے ہیں۔ کھیتی باڑی ۸ عدد والوں کو خاص طور پر راس آتی ہے، لیکن اگر انہیں کسی قوم کی قیادت کرنے کا موقع مل جائے تو پھر ان کی جولانیاں دیکھنے کے قابل ہوتی ہیں، قوم و ملت کا رہنما بن کر ان کی تمام پوشیدہ صلاحیتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں اور پھر یہ لوگ دوسروں کے لئے قابل قدر کام کر کے دکھاتے ہیں۔

قسمت پر بھروسہ کر کے بیٹھنا ۸ عدد والوں کے لئے مشکل ہوتا ہے، یہ محنت اور جانفشانی ہی کو فوقیت دیتے ہیں اور محنت اور جانفشانی ہی سے ایک دن اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں، لیکن زمانہ کے تجربات یہ بھی بتاتے ہیں کہ ۸ عدد والے لوگ کتنے بھی اہم کارنامے انجام دے لیں زیادہ تر ناقدری ان کے حصے میں آتی ہے، دنیا ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی، ان کے کارناموں سے استفادہ کرنے والے بھی ان کو تعریف و تحسین کے کلمات سے نہیں نوازتے، لیکن ۸ عدد والوں کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ اس ناقدری کا بھی برا نہیں مانتے اور ہر حال میں اپنی جدوجہد جاری رکھتے ہیں۔ ۸ عدد والوں کو آگ، ہوا اور پانی سے ہمیشہ خطرہ درپیش رہتا ہے اور حادثات ان کی زندگی میں موسلا دھار بارش کی طرح برستے

ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۸ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ میں لیڈر بننے کی صلاحیت موجود ہے، لیکن آپ خاموشی اور تنہائی کو پسند کرتے ہیں، پھر بھی اگر کسی سبھا کا آپ کو انچارج بنادیا جائے تو آپ اپنی ذمہ داری کو بحسن وخوبی نبھاتے ہیں، آپ اگر چہ جھگڑالو طبیعت کے نہیں ہیں اور دل بھی آپ کا آپ کو خود برائیوں سے اور جھگڑوں سے دور رکھتا ہے، لیکن اگر آپ کے ساتھ کھلی ناانصافی ہوجائے تو پھر آپ انتقام لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں اور مخالفین کے ڈکٹیٹر بن کررہ جاتے ہیں۔ حق وانصاف کی خاطر آپ بڑی سے بڑی طاقت سے الجھ سکتے ہیں، غلامی اور محکومی آپ کو پسند نہیں آتی، آپ کے خیالات اس قدر ٹھوس ہوتے ہیں کہ انہیں لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے اور اس معاملے میں آپ خود اتنے بے نیاز ہوتے ہیں کہ آپ لوگوں کو سمجھانے میں اپنا وقت برباد نہیں کرتے، لیکن جو لوگ آپ کے خیالات کو سمجھ لیتے ہیں وہ یقیناً آپ کی قدر کرتے ہیں اور آپ کے خیالات سے استفادہ بھی کرتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ۲ ہے۔ دو عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا عدد ۲ یا ۴ ہو۔ یہ لوگ آپ پر اپنا دھن من تن قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ ایک، ۵، ۷، ۹ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہیں، ان عدد والوں سے نہ آپ کو قابل ذکر فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ۳، اور ۶ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں۔ ان عدد والوں سے آپ جتنا دور رہیں گے آپ کے لئے اچھا ہوگا۔ ۳ اور ۶ عدد کی چیزیں بھی مثلاً فون، گھر، فیکٹری، کارخانہ، موٹر گاڑی وغیرہ کبھی آپ کو راس نہیں آئے گی۔

آپ کا مرکب عدد ۱۷ ہے۔ یہ عدد خوشیوں، خوش حالیوں اور خوش گواریوں کا عدد مانا گیا ہے۔ یہ عدد یہ بتاتا ہے کہ آپ اپنی زندگی ابتدائی دور میں طرح طرح کی کشمکش سے گزریں گے، اونچ نیچ کا شکار رہیں گے، اس کے بعد آپ کی زندگی میں ایک طرح کا ٹھہراؤ آجائے گا اور آپ دنیاداری کو برقرار رکھنے کے لئے بے شمار نعمتوں سے بھی سرفراز ہوجائیں گے۔

۱۷ عدد کے لوگ خوش مزاج ہوتے ہیں اور دوسروں کے کام آنے کا جذبہ اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ یہ عدد تفریح، سیاست، حکمرانی کا عدد بھی ہے اور یہ عدد زمین سے متعلق تمام پیشوں کا حکمراں مانا گیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ایک۔ ہے۔ تاریخ پیدائش کا مہینہ ۹ ہے۔ ایک اور ۹ کا عدد ایک دوسرے سے ہم آہنگ رہتا ہے، یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے لئے لکی مانے جاتے ہیں۔ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۶ ہے اور یہ عدد آپ کا پکا دشمن عدد ہے، اس لئے آپ کی زندگی میں افراتفری مچی رہے گی اور آپ کامیابی کے قریب جاکر بھی ناکام ہوجائیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، اور ۱۲ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ بدھ کا دن آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہے۔ اپنے خاص کاموں کے لئے آپ بدھ کو ترجیح دیں، لیکن اُس بدھ کو نظر انداز کردیں جو غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہو۔ پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاسکتے ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو تین گرام سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی برابر والی انگلی میں پہنیں۔ آپ خود انشاء اللہ اپنی زندگی میں تبدیلیاں محسوس کریں گے۔

جنوری، فروری، جولائی اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھا کریں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۴ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، جن کے مجموعی اعداد ۲۲۵ ہیں، اگر ان اعداد میں اللہ کے ذاتی نام کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۹۱ ہوجاتے ہیں ان کا نقش مربع اس طرح بنے گا اور یہ نقش آپ کو بہت فائدہ پہنچائے گا۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۹	۶۵
۷۸	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۱	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۸۰

آپ کے مبارک حروف ب اور غ ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، سبز اور آسمانی رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں۔ ان رنگوں کو بھی اہمیت دیجئے، اگر ان رنگوں کے پردے آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں پر لٹکالیں تو آپ کو فائدہ ہوگا۔ آپ گہرے خیالات کے مالک ہیں۔

آپ کے مزاج میں استحکام ہے۔ آپ محبت دوستی سے کاروبار اور بزنس کو اہمیت دیتے ہیں، دوستوں کی بھیڑ جمع کرنا آپ کو اچھا نہیں لگتا، آپ یہ چاہتے ہیں کہ دوست ہوں لیکن ان کی تعداد حد سے زیادہ نہ ہو، آپ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل سکتے ہیں، کیوں کہ آپ لکیر کے فقیر بن کر زندہ نہیں رہ سکتے۔

آپ کی ذات کی خوبیاں یہ ہیں: بھرپور اعتماد، بھرپور اعتبار، ذمہ داری کا احساس، یک جہتی کے قائل، خود اعتمادی، بات کو سمجھنے کی اہلیت مسائل کو سلجھانے کا جذبہ، اصلاح پسند وغیرہ۔ آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں۔ جو یہ ہیں، مایوسی، ناامیدی، بدقسمتی، مادہ پرستی، قدامت پرستی، الجھنے کا اور خود کو سب سے اہم سمجھنے کا مرض وغیرہ۔

آپ اپنی شخصیت کا خاکہ پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کریں اور اپنی خامیوں کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ خوبیاں اور خامیاں سبھی کے اندر ہوتی ہیں، دور اندیش وہ لوگ ہوتے ہیں جو آئینہ دیکھ کر آئینے پر تاؤ نہ کھائیں، بلکہ آئینہ ان کے خدوخال کی جو خامیاں بیان کررہا ہے اس کی اصلاح کی فکر کریں، آئینے پر تاؤ کھانے سے یا آئینے کو توڑ دینے سے بات نہیں بنتی، بلکہ بات تو جب بنتی ہے جب آئینہ دیکھ کر ہم اپنے چہرے پر بکھری ہوئی خراشوں کو دور کرنے کی جدوجہد کریں اور اس آئینے کے شکر گزار بنیں جس نے آپ کی حقیقت آپ پر منکشف کردی ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹۹۹
۱۱	۴	

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے۔ آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنی باتوں کو بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں۔

۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات کی پرواہ نہیں کرتے، آپ کو دوسروں کے لئے زیادہ حساس ہونا چاہئے۔ آپ حساب وکتاب کے معاملے میں کچے ہیں، جب کہ اس دنیا میں جتنے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں جنہیں کامیاب کہا جاسکے وہ سب حساب وکتاب کے معاملے میں بہت چوکنا رہتے تھے۔ بزرگوں نے کہا ہے بخشش لاکھوں کی بھی کی جاسکتی ہے، لیکن حساب وکتاب تو پائی پائی کا ہونا چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر کام کرنے کی صلاحیت تو ہے ہی لیکن آپ کے کام کی اسپرٹ بھی دوسروں سے بہت زیادہ ہے جتنی دیر میں کوئی کام آپ نمٹا سکتے ہیں اتنی دیر میں دو آدمی بھی وہ کام نہیں نمٹا سکتے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ اور ۶ دونوں موجود نہیں ہیں، جو اچھی علامت نہیں ہے۔ ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گھریلو معاملوں میں ہمیشہ سرد مہری کا مظاہرہ کریں گے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ اور ۸ بھی موجود نہیں ہیں۔ ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود اپنے کاموں کے لئے دوسرے سہاروں کا انتظار کرتے ہیں اور خود پیش قدمی سے ہچکچاتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور روپے پیسے کے معاملے میں آپ کی لاپرواہی کی چغلی کھاتی ہے، آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور آپ دولت کمانے کی دھن بھی ہے، پھر بھی کبھی کبھی آپ کاہلی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں اور روپے پیسے کی طرف سے غفلت برتنے لگتے ہیں جس سے آپ کو نقصان ہوتا ہے۔

۹ کا عدد آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۳ بار آیا ہے، جو آپ کے حالات اور آپ کے مستقبل کو قوی بنانے کا ذمہ دار ہے۔ یہ عدد تین بار آکر یہ ثابت کررہا ہے کہ آپ کی ذہنی صلاحیتیں زبردست ہیں، اگر آپ ان کو بروئے کار لانے میں پس وپیش سے کام نہ لیں تو آپ کو

بام عروج تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ عدد آپ کو بہت زیادہ محبت پرست بنادیتا ہے، آپ کا رجحان عورتوں کی طرف ہوگا، اس رجحان کو کنٹرول میں رکھئے، اگر آپ اس رجحان کو بے لگام چھوڑ دیں گے تو زبردست نقصان اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپ کے چارٹ کی کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے، یہ زندگی کے ادھورے پن کی طرف اشارہ کرتی ہے، آپ اپنی زندگی میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہمیشہ ایک خلا سا محسوس کریں گے۔

آپ کے دستخط آپ کے پختہ پن کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ جب آپ کوئی فیصلہ لے لیتے ہیں تو پھر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے کہ جس خوبی سے اکثر لوگ محروم نظر آتے ہیں، آپ کی تصویر فطرت کی شوخیوں کو ظاہر کرتی ہے، لیکن یہ بھی بتاتی ہے کہ شوخیوں اور شرارتوں کے باوجود آپ میں ہمیشہ ایک طرح کی سنجیدگی برقرار رہی ہے۔

ہم نے آپ کی شخصیت کا جو خاکہ پیش کیا ہے یقیناً وہ آپ کے لئے ایک رہنما ثابت ہوگا۔ خدا نے ہر انسان میں خامیاں رکھی ہیں، اگر خامیاں نہ ہوتیں تو یہ انسان خدائی کا دعویٰ کرنے میں دیر نہ لگاتا، لیکن ان خامیوں سے نجات پانے کی تعلیم بھی اسی خدا نے دی ہے، جو خوبیوں اور خامیوں کا خالق ہے۔

آپ ہندو ہیں لیکن آپ کا اور ہمارا خدا ایک ہے، وہی ہم سب کا خالق ہے، وہی مالک ہے، وہی رزاق ہے اور وہی مستعان ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے خود کو اور اچھا بنانے کی کوشش کروگے اس طرح خدا بھی خوش ہوگا اور ہمارے اس کالم کا حق بھی ادا ہوجائے گا، جو لوگوں کو نکھارنے کے لئے شروع کیا گیا ہے۔

ایک سچی آرزو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفا شعار انصاری دوستوں میں سے ایک صاحب ایسے بھی تھے جو پاؤں سے معذور تھے۔ جب چلتے تو لنگڑا کر چلتے۔ انہیں چلنے میں دقت ہوتی تھی وہ جہاد میں جانے کے لئے ہر وقت بے تاب رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں چاند جیسے چار بیٹے عطا کئے تھے۔ جو اللہ کے فضل وکرم سے جوان تھے۔ سب تندرست وصحت مند تھے۔ باپ کی طرح جہاد کے شیدائی تھے۔

جب حضور نبی کریم ﷺ غزوۂ احد کے لئے جانے لگے تو یہ باپ بیٹے سب آپ ﷺ کے ساتھ جانے کی لئے تیار ہو گئے۔ بیٹوں نے جب باپ کو تیاری کرتے دیکھا تو انہیں بڑے ادب سے کہا:

''ابا حضور! آپ بھی جہاد پر جا رہے ہیں؟''

''ہاں بیٹے! میں بھی جا رہا ہوں! کیوں مجھے نہیں جانا چاہئے؟''

''ہاں آپ کا گھر پر رہنا ہی زیادہ مناسب ہے۔''

''وہ کس لئے؟''

''اس لئے کہ آپ معذور ہیں اور معذور پر جہاد فرض نہیں''

''یہ آپ کو کس نے بتایا؟''

''رسول اللہ ﷺ نے بتایا۔''

''سچ کہتے ہو؟''

''بالکل سچ کہتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔''

باپ بیٹوں کے منہ سے یہ بات سن کر بجھ کر رہ گئے۔ اٹھے اور سیدھے حضور نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ جا کر عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ میرے بیٹے مجھے جہاد پر جانے سے روکتے ہیں''

آپ ﷺ نے پوچھا کس لئے روکتے ہیں؟

''کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاد پر میں نہیں جا سکتا۔''

آپ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

''ہاں! میں نے انہیں اللہ کا حکم سنایا ہے۔ جس میں معذوروں کے لئے جہاد پر نہ جانا کی رخصت ہے۔''

بڑے حسرت بھرے لہجے میں پوچھا:

''کیا یہ حکم میرے لئے بھی ہوگا؟''

''آپ ﷺ نے فرمایا! کیوں نہیں ہوگا۔ کیا آپ معذور نہیں ہیں؟''

عرض کیا: جی ہاں! میں معذور تو ہوں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب آپ معذور ہیں تو آپ پر جہاد فرض نہیں ہوتا۔''

ایک ٹھنڈی آہ بھر کر عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! میری دلی آرزو تھی کہ میں آپ کے ساتھ جہاد پر جاؤں اور کفار سے لڑتا ہوا مارا جاؤں اور شہادت کا رتبہ پاؤں۔ میں جہاد میں نہیں جاؤں گا تو شہادت کا رتبہ کیسے پا سکوں گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری آرزو سچی ہے تو تمہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ آزرو پوری فرمادیں اور تمہیں شہادت نصیب ہو جائے۔

بڑے خوش ہو کر بولے: ''یارسول اللہ ﷺ! اگر میں شہید ہو جاؤں تو کیا مجھے اللہ تعالیٰ جنت میں بھیج دیں گے؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بات بھی بھلا پوچھنے کی ہے؟ تم سمجھو تم جنت میں پہنچ گئے ہو اور میں تمہیں جنت میں چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔''

پیار کے انداز میں پوچھا: ''یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کیسے چلتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ایسے جیسے میں اب لنگڑا کر چلتا ہوں یا بالکل ٹھیک ٹھاک انداز میں چلتا ہوں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: لنگڑا نہیں ٹھیک ٹھاک انداز میں چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔''

حضور نبی کریم ﷺ سے خوشخبری کا یہ مژدہ سن کر حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اپنے گھر پہنچے۔ تلوار اور ڈھال اٹھائی، میدان جنگ کی طرف چل پڑے۔ بیٹے انہیں روکنے لگے تو انہوں نے بیٹوں کو

صاف جواب دیا:

''مجھے اب میدان جنگ میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا ہے۔ کیوں کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے جانے کی اجازت دے دی ہے، اور شہادت کی خوشخبری بھی سنادی ہے۔''

یہ کہہ کر انہیں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی: ''اے اللہ! مجھے شہادت کی نعمت عطا فرما۔ گھر زندہ آنے کی رسوائی سے بچا۔''

وہ یہ دعا کر کے بڑے جوش وخروش کے ساتھ میدان جنگ کی طرف بڑھے۔ جنگ شروع ہوگئی، دونوں طرف سے بہادر ڈٹ کر لڑے، گھماسان کا رن پڑا، اتنی خون ریز جنگ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ بہادر خون میں نہائے ہوئے پھرتے تھے کئی جان دے چکے تھے۔

جب جنگ ختم ہوئی، دشمن میدان چھوڑ کر چلا گیا تو آپ ﷺ شہداء کے جنازوں کو دیکھ رہے تھے، تو اچانک آپ ﷺ کی مبارک نظر عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ پر پڑی، جو جام شہادت نوش کرنے کے بعد فرشِ خاک پر میٹھی نیند سور ہے تھے۔ چہرہ پر بشاشت دوڑ رہی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ دیکھ کر رک گئے اور فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر وہ کسی کام کے کرنے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرمادیتے ہیں۔ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بھی انہیں لوگوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے اللہ سے شہادت مانگی اور شہادت کا سچا جذبہ لے کر میدان میں اترے اللہ نے ان کے سچے جذبے کی قدر کی اور انہیں شہادت کے رتبے سے بہرور فرمادیا۔''

اس جنگ میں صرف وہ نہیں، بلکہ ان کے ایک صاحب زادے حضرت خلاد رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوگئے۔ خلاد رضی اللہ کی والدہ محترمہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے اور اپنے شوہر اور اپنے بھائی عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی لاش لینے کے لئے میدان جنگ میں آئیں۔ آپ نے انہیں لے جانے کی اجازت دیدی۔ وہ تینوں لاشوں کو اونٹ پر لاد کر گھر کی طرف چلیں۔ لیکن اونٹ تھوڑی دور چلنے کے بعد بیٹھ گیا وہ اسے اٹھاتیں۔ وہ اٹھ کر میدان جنگ کی طرف دوڑتا۔ شہر کی طرف نہ جاتا بار بار ایسا ہوا۔ تنگ آکر انہیں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنی پریشانی عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کو یہی منظور ہے، یہ اونٹ اپنی مرضی نہیں کرسکتا۔ اس پر عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہے۔ جنہوں نے میدان جنگ کی طرف چلتے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ! مجھے شہادت نصیب فرمانا، اور مجھے زندہ گھر آنے کی رسوائی سے بچانا۔ اللہ نے ان کی دعا قبول فرمالی ہے۔ وہ زندہ گھر آنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں گھر لے جانے پر راضی نہیں۔ اللہ کی رضا اسی میں ہے کہ انہیں میدان جنگ ہی میں سپرد خاک کردیا جائے۔''

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا انہیں باقی شہیدوں کے ساتھ میدان جنگ ہی میں دفن کردیا گیا۔

اندر بھی زمین کے روشنی ہو
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

نجات کا راستہ

ایک مرتبہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! نجات کا راستہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک تو بغیر ضرورت گھر سے باہر نہ جایا کرو، یعنی اپنا زیادہ وقت گھر میں گزارا کرو۔ آج کا یہ نادان انسان سکون کی تلاش میں کہاں کہاں گھومتا رہتا ہے، راحت کے حصول کے لئے نہ جانے کہاں کہاں گھومتا ہے لیکن اسے پھر بھی سکون حاصل نہیں ہوتا، راحت اسے پھر بھی نصیب نہیں ہوتی بلکہ ہر طرف ظلمت ہی ظلمت نظر آتی ہے، اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دیتا ہے، فتنے ہی فتنے پیدا ہورہے ہیں حالانکہ سکون تو اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر رکھا ہوا ہے، راحت اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر رکھی ہے، چین اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر رکھا ہوا ہے اور یہ بھولا انسان اسے باہر تلاش کرتا پھرتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جتنا یہ تلاش کرتا ہے اتنا ہی سکون سے دور ہوتا چلا جاتا ہے، جتنا راحت کے پیچھے لگا ہوا ہے اتنا ہی راحت سے دور ہورہا ہے حالانکہ یہ چیز تو اللہ نے انسان کے دل کے اندر رکھی ہوئی تھی، کیوں؟ اسلئے کہ وہ انسان کی ضرورت تھی، غریب کی بھی ضرورت تھی، امیر کی بھی ضرورت تھی، دیہاتی کی بھی ضرورت تھی، شہری کی بھی ضرورت تھی، عالم کی بھی ضرورت تھی، جاہل کی بھی ضرورت تھی سب ہی کی ضرورت تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے دل میں رکھ دیا تا کہ وہ خود اسے آسانی سے تلاش کرلے لیکن آج کے انسان کو کیا ہوا کہ اسے گھر میں چین ہی نہیں ہے اسے گھر میں سکون ہی نہیں ہے۔

شرف واوج سیارگان

الہامات جفر

سید شعیب الرحمن شاہ ایبٹ آباد

شرف مشتری، شرف شمس یا شرف مریخ میں ایک خاص قسم کے عملیات تیار ہوتے ہیں۔......ایک خاص عمل کے ساتھ حاضر ہوں۔

عمل (۱)

جن کے ہاں بال بچے نہ ہوتے ہوں یا ہوکر ختم ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے سورہ ہود کی پہلی پانچ آیات خالص چاندی کی پلیٹ پر ان تینوں ستاروں یا شرف کے اوج میں کندہ کر کے پاس رکھیں۔ پھر وہ عوت اپنے پیٹ کے اوپر یا مصور روزانہ ۴۱ مرتبہ لکھا کریں۔ اس عمل کی برکت سے اللہ پاک اسکو ایک سال کے اندر اندر صاحب اولاد کردے گا۔ اور مرد کے لئے ایک پاؤ لونگ۔ ایک پاؤ کالی مرچ کو پیس کر اس میں آدھا کلو خالص شہد ملا کر شرف شمس یا اوج شمس کے دوران اس پر کل ۴۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کریں۔

صبح وشام ایک ایک چمچ کھائیں۔ اس عمل کی برکت سے اس کی ہڈیاں بھی مضبوط ہوں گی اور طاقت بھی آئے گی۔

عمل (۲)

جس کو کالا یرقان، پیلا یرقان ہو چکا ہو اس سے نجات کے لئے سورۃ آل عمران کی پہلی پانچ آیات خالص چاندی کی پلیٹ پر شرف مشتری کے دوران کندہ کریں اور اس پر گیارہ دن تک یہ آیات ۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر یہ تعویذ گلے میں ڈالیں۔ اللہ پاک تحفظ عطا فرمائے گا۔

عمل (۳)

وہ خواتین وحضرات جن کو ہڈیوں میں درد جوڑوں میں درد، سردرد ہو یا نظر کم کمزور ہوگئی ہو تو اس کے لئے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس قرآن پاک سے شرف مشتری کے دوران خالص عنبر اور زعفران سے لکھ کر تعویذ بنا کر پاس رکھیں اور چالیس دن تک چالیس پرچوں پر یہ تعویذ لکھ کر روزانہ ایک ایک پئیں اور سورۃ فتح کی پہلی آیت روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ اللہ پاک برکت دے گا۔

عمل (۴)

امراض مرگی، جنات، آسیب، سحر جادو سے تحفظ، قید سے رہائی۔ شادی کے لئے، ادائیگی قرض کے لئے شرف مشری کے دوران سورۃ فتح کی پہلی پانچ آیات خالص چاندی پر قرآن پاک سے کندہ کر کے پاس رکھیں۔ چاروں طرف حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ کے نام لکھیں۔ یہ بہت ہی پرتاثیر اور چلتا ہوا عمل ہے۔

عمل (۵)

ہر قسم کی پریشانی سے نجات کے لئے، ترقی رزق کے لئے ۵۰ روپے کا نوٹ لے کر شرف مشتری کے دوران اس پر ۴۱ مرتبہ سورۃ واقعہ پڑھ کر دم کریں اور لوبان اور صندل کا بخور جلا کر اس نوٹ کو اچھی طرح پلاسٹک کوٹنگ کر کے پاس رکھیں۔ اس کی برکت سے اللہ پاک دست غیب سے ایسے اسباب پیدا فرمادے گا کہ غنی ہو جائیں گے۔ آزمائش شرط ہے۔

عمل (۶)

شرف اورج سیارہ گان میں دشمن کے ہر قسم کے تحفظ کے لئے فتوحات کے لئے، سورۃ النصر شرف مشتری کے دوران خالص چاندی کی پلیٹ پر زیر، زبر، پیش کے ساتھ کندہ کریں۔ پھر ۱۴۰۰۰ مرتبہ سورۃ النصر پڑھ کر اس پر دم کریں، یہ بہت پرتاثیر ہے۔ وہ حضرات جن کو عملیات پر بھروسہ نہیں وہ اس عمل کو آزمائیں بہتری پائیں گے۔ اکثر لوگ عمل کی زکوۃ نکالتے ہیں اور عملیات کی کتابیں پاس رکھتے ہیں اور وقت بے وقت عملیات لکھتے ہیں وہ کیا اثر کریں گے۔

عمل۔ ۷

وہ خواتین وحضرات جن کی خوبصورتی ختم ہوچکی ہو۔ چہرہ خراب ہوگیا ہو یا شادی کے لئے رشتے نہ آتے ہوں۔ یا رشتے بن بن کر ٹوٹ جاتے ہوں۔ تو ان کے لئے ایک عمل لکھتا ہوں۔ سورۃ الم نشرح چاندی کی پلیٹ پر لکھیں۔ چاروں طرف چاروں فرشتوں کے نام لکھیں اور چاروں اطراف پر درود ابراہیم لکھیں، اس کو اپنے پاس رکھیں۔ روزانہ اپنے چہرے پر یا حی یا قیوم شہادت کی انگلی سے لکھا کریں۔ اس عمل کا اثر اس طرح اٹل ہے۔ جس طرح سورج کا مشرق سے نکلنا۔ جب یہ عمل تیار ہوجائے تو گیارہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پر دم کریں ۔اللہ پاک بے پناہ برکات عطا فرمائے گا۔ عقل حیران رہ جائیگی۔ اللہ پاک آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عمل (۸)

شرف مشتری کے دوران اگر خالص چاندی کی پلیٹ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کندہ کرکے پاس رکھیں۔ اس کی برکت سے اللہ پاک کروڑپتی بنادے گا۔ ایسی قوت بخشے گا کہ عقل حیران رہ جائے گی۔

عمل (۹)

انعامی اسکیموں میں کامیابی کے لئے اسم اعظم یاحی یا قیوم یاستار یا غفار یارحیم یا کریم نصر من اللہ وفتح قریب خالص چاندی کی پلیٹ پر کندہ کرکے پاس رکھیں۔ پھر یہ اسم اعظم ۱۳ ہزار مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر چار رکعت نماز نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ توبہ کی آخری دو آیات ۵۰۔۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ عمل مدت ۶ ر ماہ ہے۔ ان نوافل کا صرف آپ کو پتہ ہو کسی اور کو پتہ نہ ہو اللہ پاک بے پناہ برکات دے گا۔

عمل (۱۰)

شرف مشتری کے دوران چہل کاف کو اگر ہرن کی کھال پر لکھ کر پاس رکھائے تو یہ عمل تیغ بندی کے لئے اور تحفظ کے لئے ایک پر تاثیر عمل ہے۔ عمل کا طریقہ میرے پاس دستیاب ہے۔

عمل (۱۱)

دفع نحوست سیارگان، دفع نحوست سیارگان خصوصی طور پر نحوست زحل ساڑھ ستی زحل سے نجات کے لئے سورۃ یوسف کی پہلی آیت پانچ آیات خالص چاندی کی پلیٹ لوبان صندل اور زعفران کا بخور جلا کر کندہ کرکے پاس رکھیں۔ اس کی برکت سے ترقی دولت اور فراخی رزق کے ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ عقل حیران ہوگی۔ سب خواتین وحضرات اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ بہت آسان عملیات ہیں۔ یہ وقت پھر ۱۲ سال بعد آئے گا۔ بارہ سال کا پتہ نہیں کوئی زندہ کون مردا۔ آخر میں مجھ گناہ گار سید شعیب الرحمٰن شاہ اور خالد اسحاق راٹھوڑ اور ان کے بچوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ پاک مزید برکات عطا فرمائے۔ عمل کی تمام لوگ کو اجازت ہے۔ اجازت کے لئے ضروری ہے کہ ایک من آٹا صدقہ اتاریں تاکہ عمل میں رجعت کا خدشہ نہ رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زبان کی چوٹ تلوار کی چوٹ سے سخت ہے

تلوار جسم کو کاٹ دیتی ہے اور زبان دل کو کاٹ دیا کرتی ہے۔ تیر جسم کو زخمی کرتا ہے اور زبان دل کو زخمی کرتی ہے، جسم کے زخموں کا علاج مرہم تو موجود ہے وہ تو مندمل ہوجایا کرتے ہیں لیکن دلوں پر لگے ہوئے زخم مندمل نہیں ہوا کرتے۔ اس لئے میرے عزیزو! اس بات کو بھی سوچا کریں کہ اگر آپ کے الفاظ سے کسی کا دل دکھ گیا تو آپ کا کیا بنے گا؟ آج تو حالت یہ ہے کہ مرد کا ہاتھ تیز چلتا ہے اور عورت کی زبان تیز چلتی ہے۔ مرد کا ہاتھ قابو میں نہیں اور عورت کی زبان قابو میں نہیں۔ اے میاں! پاؤں سے پھسلنے والا پھر بھی سنبھل جاتا ہے لیکن زبان کا پھسلا ہوا سنبھلا نہیں کرتا اس لئے یہ بات خوب ذہن نشین کرلیں کہ جب تک زبان سے الفاظ نہیں نکلے تو آپ ان کے بادشاہ ہیں جیسے مرضی الفاظ نکالیں لیکن جیسے ہی زبان سے الفاظ نکل گئے تو اب آپ ان الفاظ کے غلام بن گئے۔ اب آپ انہیں واپس نہیں لاسکتے۔ وہ بڑے سعادت مند ہیں جو اپنی زبان کو سنبھال کر استعمال کرتے ہیں، احتیاط سے استعمال کرتے ہیں اس لئے آدمی جب اسے غلط استعمال کرنے لگتا ہے تو اس کے اندر قساوت (سختی) شروع ہوجاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک دن مولانا حسن الہاشمی موڈ میں تھے مجھے اپنے آفس میں بلاکر بولے۔ کچھ لوگوں کی فرمائش ہے کہ تم بقلم خود اپنی سوانح عمری لکھو اور ایسی سوانح عمری لکھو جو پڑھنے والوں کے لئے سبق آموز ثابت ہو۔

میں نے ایک طالب علم کی حیثیت سے عرض کیا۔

حضرت! اگر میں اپنی سوانح عمری جھوٹ کی بنیاد پر لکھوں گا تو وہ ان لوگوں کی نظروں میں کھٹکے گی جو ہر حال میں سچ کو اہمیت دیتے ہیں اور سچ انہیں ہر حال میں مرغوب ہوتا ہے اور اگر میں سچ کا سہارا لے کر ان تمام حقائق اور واقعات کو قلم بند کروں گا جو میری زندگی میں پیش آئے تو سب سے پہلے تو آپ ہی کو ناگوار گزرے گا، کیوں کہ میری سوانح عمری میں عشق مجازی کی بھرمار سی ہوگی اور آپ کو عشق کے نام سے وحشت ہوتی ہے اور آپ عورتوں کے ذکر سے چراغ پا ہوجاتے ہیں۔ حالانکہ جب میں عشق ومحبت کے سچے واقعات لوگوں کو سناتا ہوں تو صوفی بنارس علی جیسے بزرگوں کے منہ میں بھی پانی آجاتا ہے اور وہ بھی خفیہ طریقے سے آسمان حسن وعشق پر اڑنے کے لئے پَر تولنے لگتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر آپ نے کسی فقیر کی دعاءِ خیر کی وجہ سے مجھے سوانح عمری لکھنے کا حکم دے دیا اور سچ کی پچ پر مجھے رن بنانے کی اجازت بھی دے دی تو چوکوں اور چھکوں کی ایسی بارش کروں گا کہ خود آپ بھی اُچھل کود۔ العیاذ باللہ، بس کچھ نہیں، بس اب آپ ہی فیصلہ کرلیں کہ سوانح عمری لکھی جائے یا نہیں۔

کیا یہ ممکن نہیں ہیں۔ ہاشمی صاحب نے سنجیدگی کی کمر پر ایک زور دار گھونسہ مارتے ہوئے کہا۔ ''کہ تم سوانح عمری تو ضرور لکھو لیکن حسن وعشق کی باتوں کو کلیتاً حذف کردو۔ مجھے اس طرح کی باتوں سے متلی ہوتی ہے۔

میں ایسی سوانح عمری نہیں لکھ سکوں گا۔ کیوں کہ اتنے بہت سارے حقائق کو اگر چھپالوں گا تو کراماً کاتبین بھی ناراض ہوجائیں گے کیوں کہ وہ گواہ ہیں کہ میں نے بالغ ہونے سے پہلے ہی مسند عشق پر پوری طرح اپنا قبضہ کرلیا تھا اور سیکڑوں صوفیوں کو میں نے عشق کی دعوت اس شان کے ساتھ دی تھی کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں کو یاد رکھیں گی اور اس دور موبائل میں اپنے بڑوں کے مشن جاری رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

بڑی مشکل ہے۔ ''وہ بولے'' لوگ تمہاری سوانح عمری کی فرمائش کررہے ہیں اور تم ہو کہ میری ایک بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو۔

آخر آپ کو عشق ومحبت سے اتنا بیر کیوں ہے؟ اور میں نے تو بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ عشق مجازی کرکے ہی انسان میں عشق حقیقی کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس حساب سے ہر مردِ مومن کو زندگی میں کم سے کم ایک بار تو اس وادیٔ سنگلاخ میں اپنے قدم رکھنے ہی چاہئیں اور آپ ہیں کہ اس عشق کو شجر ممنوعہ سمجھتے ہیں۔

میں تم سے بحث کرنا نہیں چاہتا۔ ''وہ روایتی انداز سے بولے۔'' لیکن چونکہ کچھ لوگوں کی فرمائش ہے کہ تم اپنی سوانح عمری لکھو۔ اس لئے میں تمہیں اس بات کی اجازت دیتا ہوں کہ اپنی آپ بیتی لکھتے وقت تم عشق ومحبت کے وہ واقعات نقل کرسکتے ہو جو تمہاری زندگی میں پیش آچکے ہوں، لیکن للہ تم اس بات کی کوشش کرنا کہ کوئی بات سنجیدگی کی حدوں سے متجاوز نہ ہو، اگر کسی بھی اظہار حقیقت میں مجھے بے ہودگی نظر آئی تو میں اس پیراگراف کو قینچی سے کاٹ دوں گا۔

حضور والا! ''میں نے اپنی تمام تر شجاعت کو سمیٹتے ہوئے کہا۔''

آپ مجھ سے آپ بیتی کی فرمائش بھی کررہے ہیں اور دوسری طرف آپ میرے قلم کو زنجیریں پہنانے کی بات کررہے ہیں۔ایسی آپ بیتی سے کیا حاصل ہوگا، جس میں صرف خشک باتوں کی ریل پیل ہو اور میں حسن بصری کی نہیں اپنی آپ بیتی لکھوں گا، اگر آپ میرے لکھے ہوئے صفحات پر قینچی چلانے کی کوشش کریں گے تو میری آپ بیتی میں سات سو چھیاسی کے سوا بچے گا ہی کیا؟

جاؤ۔وہ شیر کی طرح دہاڑے۔''لکھو جو تمہارا دل چاہے۔'' میں جانتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے اور اس اجازت کا جو میں تمہیں مجبوراً دے رہا ہوں، ناجائز فائدہ ضرور اٹھاؤ گے۔

میں نے موقعہ غنیمت جانا اور میں ان کے آفس سے باہر نکل آیا۔ ڈیوٹی کا وقت ختم ہو ہی چکا تھا۔میں دفتر سے نکل کر سیدھا گھر آیا۔عام طور پر ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد میں تھکا تھکا سا نظر آتا ہوں، اپنے گھر میں اس طرح داخل ہوتا ہوں جیسے کالے پانی کی سزائیں کاٹ کر لوٹا ہوں، لیکن آج میرے چہرے پر بشاشت تھی اور میری آنکھوں کی پتلیوں میں زندہ شرارتیں مرحوم شوخیوں کے ساتھ کبڈی کھیل رہی تھیں۔

میرے چہرے پر شگفتگی کے آثار دیکھ کر بانو نے کہا۔

ماشاءاللہ۔آج تو بہت خوش بہ خوش نظر آرہے ہو؟ تنخواہ بڑھ گئی کیا؟

مولانا حسن الہاشمی کے یہاں ملازمت کرتا ہوں، تنخواہ تو قیامت کے بعد ہی بڑھے گی، لیکن آج تو یہ ہوا کہ سورج مغرب سے نکل آیا۔

بانو نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔جلدی بتایئے ہوا کیا۔آپ کتنے خوش نظر آرہے ہیں، اتنے خوش تو آپ اپنی شادی کے دن بھی نہیں تھے۔

شادی کے دن کوئی دور اندیش مرد کیسے خوش ہوسکتا ہے، جب کہ وہ جانتا ہے کہ اس کی اکلوتی گردن میں غلامی کا طوق لٹکنے والا ہے۔

ارے یار۔ہوا کیا یہ بتاؤ۔آپ کی داڑھی کا ایک ایک بال کھلا پڑا ہے۔

میں نے کہا۔لوگوں کی فرمائش کی وجہ سے تمہارے منہ بولے بھائی صاحب نے مجھے اپنی آپ بیتی لکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اب میں اپنے قلم سے ان تمام واقعات حسن وعشق کو جنہیں میں نے مصلحت کے قبرستان میں بے گوروکفن دفن کردیا تھا، انہیں قبروں سے نکال کر پھر نئی زندگی عطا کروں گا۔ان واقعات کو بیان کرتے وقت ہوسکتا ہے کہ میں ایک بار پھر جوان ہوجاؤں اور کوئی دوسری بانو میرے دل کی دہلیز پر دستک دے دے اور میں بھی خواہ مخواہ کی دور اندیشیوں سے نجات پاکر میدان الفت میں کود پڑوں۔

آپ کو شرم نہیں آئے گی؟'' بانو نے شوخ بھری نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔''

تم اس دور ترقی میں شرم کی باتیں کرتی ہو؟ بیگم اس دور نو میں جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

شرم تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔'' بانو واعظانہ انداز میں بولی۔''شرم کے بغیر ایمان کیسے سلامت رہ سکتا ہے۔

چھوڑو ان دقیانوسی باتوں کو۔صوفی چلغوزے کے بڑے بھائی منشی مروارید کل بتا رہے تھے کہ ان کے موبائل پر کسی خاتون کے میسج آرہے ہیں اور وہ بھی نہایت پابندی کے ساتھ ان کا جواب دے رہے ہیں، بتا رہے تھے کہ ایک ایک میسج پر ان کا دم نکل رہا ہے۔قسم کھا کر کہہ رہے تھے کہ اتنے پیار بھرے میسج آرہے ہیں کہ ایک ایک رات میں کئی کئی بار مر رہا ہوں۔ان کی یہ باتیں سن کر میں نے ان سے پوچھا تھا۔

محترم آپ کی عمر کتنی ہے؟ وہ جھلا کر بولے تھے تم صدا بے وقوف ہی رہوگے، کہنے لگے عشق تو خداداد نعمت ہے۔عشق کے مراحل سے گزرتے ہوئے یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ پیٹ میں آنتیں کتنی اور منہ میں دانت کتنے ہیں۔

اور اس طرح کی من چلی باتیں کرتے وقت میں نے محسوس کیا کہ ان کا ایمان پوری طرح سلامت ہے۔

میں آپ کے سب دوستوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔مجھے اس وقت آپ کے دوست مولانا ذوالہیبت یاد آرہے ہیں جنہوں نے کسی گاؤں میں ایک جامعہ کی بنیاد ڈالی تھی اور جب ان کے دفتر میں کوئی عورت چندہ دینے کے لئے آئی تو انہوں نے اسی عورت سے اسی وقت عشق شروع کردیا تھا۔ان ہی جیسے لوگوں کی صحبت نے آپ کو بگاڑا ہے، ورنہ آپ؟

میرے ہونہار دوستوں پر الزام لگارہی ہو۔میرے وادیٔ کردار میں جو بھی آفتیں آئی ہیں وہ عشق کی وجہ سے آئی ہیں اس میں میرے دوستوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔میرے ہی بارے میں مرزا غالب نے خدا کو حاضر ناظر جان کر کہا تھا۔

عشق نے یارو نکما کردیا
ورنہ میں بھی آدمی تھا کام

یہ بحث فضول ہے۔ بیگم دعا کرو کہ میں آپ بیتی اس انداز میں مرتب کرسکوں کہ جسے پڑھ کر بوڑھوں کی رگوں میں جوش جوانی دوڑ پڑے اور مردے اپنی قبروں سے نکل کر میری کمر تھپتھپانے پر مجبور ہوں اور میں اپنا سینہ تان کر کہہ سکوں میں ابوالخیال فرضی عالم برزخ میں بھی معتبر ہوں۔

آپ ظہر کی نماز پڑھ لیں میں کھانا گرم کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر بانو کچن کی طرف چلی گئی۔

مجھے اندازہ ہوگیا کہ بانو بھی آپ بیتی کے لئے راضی ہوگئی ہے، کیوں کہ یہ بھی مجھے ان واقعات اور حادثات کا ذکر کرنے پر پابندی لگاتی رہی ہے جو تقدیر الٰہی کی وجہ سے میری زندگی میں پیش آچکے ہیں۔ سب سے پہلے حادثہ عشق کا شکار میں اس وقت ہوگیا تھا کہ طبی نقطہ نظر سے میں اس وقت سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچا تھا اور عشق ومحبت کی الف بے کی بھی مجھے خبر نہیں تھی۔ ہمارے گھر ایک خاتون برتن دھونے آیا کرتی تھی وہ بے چاری بہت ہی بدنصیب تھی، چار بار بیوہ ہوچکی تھی۔ اپنے آٹھ بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے وہ گھر گھر مزدوری کرتی تھی۔ شکل وصورت کے اعتبار سے بھی وہ واجبی قسم کی بیوہ لگتی تھی اور عمر بھی اس کی چالیس سال سے متجاوز تھی۔ جب اس کو ہمیشہ رحم کھانے کی نظروں سے دیکھتا تھا اور ایک دن اچانک بلا ارادہ مجھے اس سے عشق ہوگیا اور یہ میری بدنصیبی تھی کہ میں نے اس سے اس کا اظہار بھی کردیا۔ اس نے آگ بگولہ ہوکر مجھ سے کہا۔ میں آپ کے گھرانے کو شریفوں کا گھرانہ سمجھتی ہوں اور آپ کو تو میں اپنی اولاد کے برابر سمجھتی ہوں لیکن آج مجھے اندازہ ہوا کہ اس دنیا میں کوئی شریف نہیں ہوتا اور سب مرد اور لڑکے ایک ہی جیسے ہوتے ہیں، تمہیں مجھ سے اظہار عشق کرتے ہوئے شرم نہیں آئی، میں ۸ بچوں کی ماں ہوں، کئی بار بیوہ ہوچکی ہوں، میں خوبصورت بھی نہیں ہوں، میری عمر چالیس سے زیادہ ہے اور تم ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے ہو، لیکن تمہاری بے شرمی کی انتہا ہے کہ تم مجھ سے آئی لو یو کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں بدنام نہیں کروں گی لیکن آج کے بعد میں تمہارے گھر کام کرنے نہیں آؤں گی۔

مجھے دھکا لگا اور میرے پہلے عشق کا شروع ہونے سے پہلے ہی ستیا ناس ہوگیا۔ بتاؤ کس قسم کی عورت تھی کہ اس نے انتہائی بے دردی کے ساتھ میرے عشق کے ہاتھ پیر توڑ دیئے تھے۔ عشق کہیں یہ دیکھتا ہے کہ محبوب کالا ہے یا گورا، وہ جوان ہے یا بوڑھا، وہ کس خاندان سے ہے اور کس نسل سے۔ عشق بے جا روایات اور بے جا رسومات کا قائل نہیں ہوتا، اگر عشق عقل وہوش کا قائل ہوتا تو کسی شہزادے کو کسی لونڈی سے محبت نہ ہوتی۔ وہ عورت پھر ہمارے گھر کام کرنے نہیں آئی اور چند سالوں کے لئے میرے حوصلے بھی پست ہوگئے۔

لیکن چند سال کے بعد میں باقاعدہ بالغ ہوگیا اور بالغ ہونے کے ایک گھنٹے بعد ہی میں نے ایک عورت سے اظہار محبت کردیا۔ یہ عورت ایک سلجھی ہوئی اور جہاندیدہ عورت تھی۔ میری آواز پر لبیک تو اس نے بھی نہیں کیا تھا۔ اس نے میری ہمت افزائی بھی نہیں کی، لیکن اس نے نہایت شفقت کے ساتھ مجھ سے یہ عرض کیا۔ برخوردار محبت اور اظہار محبت میں کوئی حرج نہیں، لیکن آنکھیں کھول کر یہ حرکت کریں، میں شادی شدہ ہوں اور اپنے شوہر سے محبت کرتی ہوں، اگر آپ کا دل عشق کے لئے بے چین ہے تو ایسی لڑکی سے محبت کیجئے جس کو آپ بیوی بھی بناسکیں۔ مجھ سے محبت کرکے آپ کو کیا ملے گا، لیکن میں آپ کی ہمت کی داد دیتی ہوں کہ آپ نے مجھ سے اظہار محبت کرنے میں بڑی بہادری کا ثبوت دیا، ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ نے کسی اسکول میں باقاعدہ عشق ومحبت کی ٹریننگ حاصل کی ہو۔

اس طرح میرے دوسرے عشق کا بھی بیڑہ غرق ہوا، پھر تیسرے اور چوتھے عشق کی بھی حالت کچھ اچھی نہیں رہی۔

میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ تیسرے اور چوتھے عشق کی بھی تفصیل جاننے کے لئے بے تاب ہیں، لیکن آپ پریشان نہ ہوں۔ ذرا میں اپنے قلم میں روشنائی بھرلوں، پھر میں اپنی آپ بیتی شروع کروں گا اور اپنی زندگی کا سارا جغرافیہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔ آپ خود دیکھ لیں گے کہ محبت کے معاملات میں، میں کس قدر تیس مار خاں رہا ہوں اور میں نے محبت کی پچ پر کتنے رن بنائے ہیں، آؤٹ تو میں اب بھی نہیں ہوا لیکن اب ہاتھ میں بلا نہیں پکڑا جاتا اور ہاشمی صاحب کی خطرناک نظروں سے مجھے اس طرح گھورتے رہتے ہیں کہ مجھ سے اب کوئی رن بن ہی نہیں پاتا۔ میں ابھی عشق ومحبت کے ان پرانے کھنڈرات میں بھٹک ہی رہا تھا جو مجھے بالغ کرنے کے ذمہ دار بنے تھے کہ بانو کی آواز میرے دریچۂ

سماعت سے ٹکرائی!

اے۔جی۔آپ نے نماز پڑھ لی۔

ابھی نہیں پڑھی۔"میں نے جواب دیا۔" ابھی تو مجھے عشق مجازی ہی سے فرصت نہیں ملی، کھانا دس منٹ کے بعد لگانا۔

چند منٹ کے بعد کھانا کھانے کے دوران بانو بولی۔آپ بیتی لکھتے وقت احتیاط سے قلم چلانا۔کچھ باتیں بیان کرنے کی نہیں ہوتیں اور یہ بات یاد رکھنا کہ آپ کے مضامین بچے بھی پڑھتے ہیں۔

تو پھر کیا ہوا؟ کیا میرے مضامین پڑھ کر بچے وقت سے پہلے بالغ ہو جائیں گے؟

بالغ ہوں یا نہ ہوں۔" بانو نے کہا۔" لیکن بے شرم تو ہو ہی جائیں گے اور میں تو یہ کہتی ہوں کہ آپ بیتی میں عشق و محبت کی باتوں کا اگر آپ ذکر ہی نہ کریں تو آپ کا کیا گھس جائے گا۔ایک انسان کی زندگی میں عشق و محبت کے سوا بھی بہت کچھ ہوتا ہے جو دوسروں کے لئے سبق آموز بن سکے۔عشق و محبت تو ذاتی قسم کی بات ہے۔اس طرح کے سچ اگر زندگی سے وابستہ بھی رہے ہوں تو ان کو بیان کرنے سے کیا حاصل ہے؟ محبت تو سبھی کرتے ہیں، لیکن محبت کا شور وہ ہی لوگ مچاتے ہیں جنہیں حیا نہیں ہوتی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم مجھے بے حیا سمجھتی ہو۔جب کہ تم جانتی ہو کہ مجھ سے زیادہ حیادار آج تک میرے خاندان میں پیدا نہیں ہوا، ارے میں تو اپنی ماں سے بھی شرماتا تھا، میرے خاندان کے بزرگوں نے مجھے بتایا ہے کہ جب میری ماں مجھے چومنا چاہتی تھی میں شرم کی وجہ سے گھر کے کسی کونہ میں چھپ جاتا تھا، مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری ماں نے بچپن میں مجھے کبھی چوما ہو اور مجھے شرم نہ آئی ہو اور بانو یاد رکھو کہ شرم و حیا پر صرف ان لوگوں کی اجارہ داری نہیں ہے جنہوں نے کبھی کسی سے عشق نہیں کیا۔ہم نے تو ایک وقت میں کئی کئی عورتوں سے عشق کرتے ہوئے بھی اپنی شرم کا قتل ہونے نہیں دیا ہے ایک بار بھی۔

مشکل تو یہ ہے۔" بانو بیزاری کے ساتھ بولی۔" اگر میں مفید مشورہ دیتی ہوں تو آپ بحث شروع کر دیتے ہیں۔میرا کہنا یہ ہے کہ آپ بیتی لکھتے وقت اُن باتوں کو زیادہ اہمیت دو جو دوسروں کے لئے مشعل راہ بن سکیں، یہ لکھو کہ آپ نے بچپن میں کس طرح وقت گزارا، غربت کی وجہ سے آپ کھلونوں سے محروم رہے، آپ کی کتنی تمنائیں پامال ہوئیں، ناداری کی وجہ سے آپ کو اپنے کتنے ارمانوں کا گلا گھونٹنا پڑا، باپ کی محدود آمدنی کی وجہ سے ہفتوں آپ کے گھر میں گوشت نہیں پکا، کتنی ہی عیدیں ایسی کہ آپ نیا لباس نہ پہن سکے۔پیسے نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی والدہ نے بطور عیدی آپ کو ایک بوسے کے سوا کچھ نہیں دیا۔کتنی ہی راتیں زندگی میں ایسی بھی آئیں کہ آپ کھانا نہ پکنے کی وجہ سے بھوکے ہی سو گئے، لیکن آپ نے کبھی قسمت کے خلاف کوئی واویلا نہیں مچایا۔آپ نے تو کبھی اُف بھی نہ کی اور ایسے المناک حالات میں آپ نے اپنے پیوند زدہ بستے کے ساتھ اپنی تعلیم پوری کی اور ہر سال میں فرسٹ آتے رہے۔آپ کے والد نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی کہ انہیں پرانے کپڑوں میں کفن دیا جائے، کیوں کہ نیا لباس مردوں سے زیادہ زندوں پر سجتا ہے اور ان کی وصیت کے مطابق میرے سسر کو پرانے کپڑوں کا کفن پہنایا گیا۔آپ کی والدہ کے پاس زیور نام کی کوئی چیز نہیں تھی، ان کی سہاگن ہونے کی نشانی صرف کانچ کی چوڑیاں تھیں، انہوں نے پوری زندگی کسی کے سامنے اپنی غربت اور اپنی بے بسی کا تذکرہ نہیں کیا، وہ اللہ کی بنائی ہوئی قسمت پر تمام عمر راضی رہیں اور عین غربت وافلاس کے زمانہ میں بھی دوسروں کی مدد کرتی رہیں، خود آپ دوران تعلیم ایک اچھے قلم اور ایک اچھی کاپی کو ترستے تھے، لیکن کسی کے سامنے اپنی مجبوریوں کا تذکرہ اس لئے نہیں کرتے تھے کہ کہیں کوئی ہاتھ مدد کے لئے آگے نہ بڑھ جائے اور آپ کی خودداری اور غیرت کا قتل نہ ہو جائے۔آپ نے کبھی کسی سے اپنی غربت کا رونا نہیں رویا اور کبھی کسی کے سامنے اپنا دامن نہیں پھیلایا۔ان باتوں کا ذکر اپنی آپ بیتی میں کیجئے۔یہ باتیں دوسروں کے لئے مشعل راہ بنیں گی۔ان باتوں کا ذکر کہ میں نے بالغ ہونے سے پہلے فلاں کو چھیڑ دیا تھا یا میں نے بالغ ہونے کے بعد فلانی کی چوٹی پکڑی تھی، فلانی کی زلف گرہ گیر میں اُلجھ گیا تھا، کیا فائدہ ان باتوں سے آپ بیتی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ ہر سچ کو منظر عام پر لائیں۔آپ کی حرکتوں سے بھائی صاحب اگر ڈرتے ہیں تو ان کا قصور نہیں ہے، وہ آپ کے مزاج سے واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اگر آپ کو بے لگام چھوڑ دیا جائے تو آپ اس عمر میں بھی عورتوں کا تذکرہ اس انداز سے کریں گے کہ جیسے آپ اسی سال بالغ ہوئے ہوں اور آپ کسی سے پہلی بار محبت کرنے

کے لئے بیتاب ہوں۔

بانو۔تم تو اس طرح کہہ رہی ہو جیسے میں نے محبت کے گناہ جان بوجھ کر کئے ہوں۔بیگم ارسطو جیسے فلسفیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ محبت کی خطائیں جان بوجھ کر نہیں کی جاتیں یہ تو خود بخود ہو جاتی ہیں اور جس کی تقدیر میں جتنی بار محبت کرنا لکھا ہوتا ہے وہ اتنی بار محبت کرنے پر مجبور ہوگا،اگر یہ قصور ہے تو تقدیر کا قصور ہے،میرا نہیں ہے کہ تم بھگو بھگو کر میرے تھپڑ رسید کرو۔

میں آپ کو کچھ نہیں کہہ رہی ہوں۔آپ اپنی مرضی سے کچھ بھی لکھیں،آپ کو اختیار ہے،لیکن لکھتے وقت اپنی عمر کا خیال رکھیں،۱۵ سال کے لڑکے بن کر قلم نہ چلائیں۔

میرے پیارے قارئین! ساری دنیا سے انسان نمٹ سکتا ہے، لیکن ان بیویوں سے کون نمٹے جو اس طرح زبان چلاتی ہیں جیسے یہ اپنے شوہروں کی مجازی خدا ہوں،شاید رسول برحق نے چار شادیوں کی اجازت ہمیں اسی لئے اللہ میاں سے دلوائی تھی کہ اگر ایک زبان چلائے تو دوسری اس کو زبان چلانے سے روکے،لیکن کاتب تقدیر نے ایک بیوی لکھ کر مجھ جیسے مدبروں پر بہت بڑا ستم کیا ہے۔ایک بیوی سے نمٹنا کس قدر دشوار ہے،یہ بات ہر شادی شدہ جانتا ہے۔اپنی آپ بیتی لکھنے پر صبح تو ہاشمی صاحب کی نصیحتیں سنی تھیں اور اب بیوی کا وعظ سن کر طبیعت کھٹی ہوگئی ہے اب میں کس طرح لکھنے کے لئے اپنا موڈ بناؤں گا خدا ہی جانے۔

شام کو میرے گھر صوفی زلزال آدھمکے یہ صوفی اذاجاء کے ماموں زاد بھائی ہیں اور بڑی مرنجا مرنج طبیعت کے مالک ہیں،ہر حال میں ہنستے ہیں،ہر حال میں کھل کھلاتے ہیں،بات اگر رونے رُلانے والی ہو تب بھی ہنس کر ہی بتاتے ہیں۔ہر بات کے آگے پیچھے سبحان اللہ کہنے کی عادت ہے،اگر کسی کی موت کی اطلاع دیں گے تب یہ کہہ کر دیں گے،سبحان اللہ فلاں صاحب کا انتقال ہوگیا ہے۔سبحان اللہ انہیں دل کا دورہ پڑا اور سبحان اللہ فوراً ہی مر گئے۔ان کی یہ ادائیں دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ ہماری موت کی اطلاع بھی وہی ہمارے احباب کو دیں۔کتنا اچھے لگے گا،فرشتے بھی ہماری موت پر رشک کریں گے۔

صوفی زلزال نے علیک سلیک کے بعد کہا۔سبحان اللہ مودی کی سرکار بن گئی ہے اور سبحان اللہ ہر طرف ہندو مسلم فساد کا خطرہ ہے۔

پہلے آپ اپنی تشریف آوری کا مقصد بتائیں،اس کے بعد دوسرے موضوعات پر بات کیجئے،یہ دور ترقی ہے اس دور میں غیر ضروری باتیں کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

میری تشریف آوری کا گو کوئی خاص مقصد نہیں،کئی دن سے آپ کی بیوی کے ہاتھ سے بنی ہوئی چائے کو دل چاہ رہا تھا۔استخارہ کیا کہ کیا کروں کیا نہ کروں۔استخارے میں جواب ملا کہ جاؤ اور بے تکلفی کے ساتھ چائے کی فرمائش کرو،در کریم سے یار و کو کیا نہیں ملتا۔بس چلا آیا، سبحان اللہ آج آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں،آپ کے چہرے پر عجیب طرح کا نور ہے۔

چائے تو میں آپ کو ضرور پلا دوں گا لیکن چائے سے پہلے ایک مشورہ کروں گا۔امید ہے کہ آپ خدا کو حاضر و ناظر جان کر صحیح جواب دیں گے۔

فرمایئے۔"انہوں نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔" آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میرے مشورے یورپ تک جا رہے ہیں،میں آپ کو ایسا مشورہ دوں گا کہ آپ کی طبیعت باغ باغ ہو جائے گی۔

بات دراصل یہ ہے کہ ہاشمی صاحب نے مجھے اپنی آپ بیتی لکھنے کا حکم دیا ہے۔

آئی سی۔"انہوں نے انگریزی پر ظلم ڈھاتے ہوئے کہا۔" آپ سے آپ بیتی کے لئے کہا جا رہا ہے تو آپ دل کھول کر آپ بیتی لکھیں اور ایسی آپ بیتی لکھیں کہ جسے پڑھ کر جنگل کے جانور بھی جھوم جائیں۔

آپ تو یہ مشورہ دیجئے کہ کیا اس آپ بیتی میں عشق و محبت کا ذکر ہونا چاہئے یا نہیں؟

سبحان اللہ۔دیکھئے فرضی صاحب اس بارے میں تو ہم استخارہ کر کے ہی بتا سکتے ہیں۔

استخارے میں تو اللہ میاں سے مشورہ کیا جاتا ہے۔"میں نے کہا۔" آپ کی ذاتی رائے کیا ہے؟

میری رائے میں عشق و محبت کا ذکر محبوباؤں کا نام حذف کر کے ہو جانا چاہئے،کیوں کہ اگر آپ کی آپ بیتی میں عشق و محبت کا ذکر نہ ہوا تو آپ کی آپ بیتی کو لوگ جھوٹ کا پلندہ سمجھیں گے،کیوں کہ شہر کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ آپ نے درجنوں عشق کئے ہیں اور کئی عشق تو آپ کے سبحان اللہ اس روانی کے ساتھ چلے کہ اس کی رفتار دیکھ کر راجدھانی بھی شرمندہ ہوگئی تھی۔

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ عشق و محبت کی باتیں آپ بیتی میں ضروری ہیں۔

اور بھئی آپ سے کیا پردہ زلزال صاحب میرا تو نامۂ اعمال عشق

محبت کی ابتلاؤں سے بھرا ہوا ہے۔ مجھے تو بے تکلف ہو کر میدان حشر میں اللہ میاں سے یہ کہنا ہی پڑے گا کہ

داورِ حشر میرا نامۂ اعمال نہ دیکھ
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

صوفی زلزال چائے وائے سے شغل فرمانے کے بعد چلے گئے اور اسی وقت میں نے گربۂ ملت صوفی مسکین سے ملاقات کی۔ اپنے دورِ جوانی میں انہوں نے بھی عین داڑھی کی موجودگی میں کئی تربہ ترعشق کئے تھے اور صوفیوں کے حلقے میں اچھے خاصے بدنام بھی ہو گئے تھے۔ میں نے بغیر کسی تمہید کے ان سے پوچھا کہ مجھے آپ بیتی لکھنے کا حکم ہوا ہے اور اگر میں ایمانداری سے آپ بیتی لکھتا ہوں تو کچھ خواتین کا ذکر ضرور کرنا پڑے گا اور اپنی حماقتیں جو بہ صورت عشق زندگی میں سرزد ہو گئی تھیں ان کا تذکرہ بھی ہوگا تو کیا یہ جائز ہوگا۔ آپ بھی دورِ ماضی میں اسی لائن کے کھلاڑی رہ چکے ہیں یہ الگ بات ہے کہ آج آپ روزانہ درجنوں مرید بنا رہے ہیں اور اللہ کے سادہ لوح بندے آپ کو گربۂ ملت اور اللہ میاں کی گائے کے خطاب سے سرفراز کر چکے ہیں۔ ایک صاحب تو آپ کی تعریف میں صداقتوں کی کمر توڑتے ہوئے یہ فرمارہے تھے کہ آپ تقوے کے اس مقام پر ہیں کہ آپ کو عورتیں نظر ہی نہیں آتیں، خواہ آپ کے برابر میں آکر بیٹھ جائیں، چاہے آپ سے چھیڑ چھاڑ بھی کر گزریں۔

برخوردار یہ تو تصوف کے وہ مقامات ہیں جنہیں سمجھنا آسان نہیں ہے۔ ہم پیر کٹورے شاہ کی دعاؤں کے طفیل ہواؤں میں اڑتے ہیں، لیکن اڑتے ہوئے کسی کو نظر نہیں آتے، کیوں کہ اگر نظر آجائیں گے تو لوگوں کے عقیدے خراب ہو جائیں گے، اس لئے ہم نے اپنے اللہ سے ایک دن یہ دعا کی تھی کہ تو نے ہمیں اڑنے کی اہلیت عطا کر دی ہے، لیکن اب دعا بھی قبول کرے کہ ہم اڑتے ہوئے کسی کو دکھائی نہ دیں تو اچھا ہے۔ اسی میں عقائد کی بقا ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ اس نے یہ دعا قبول کر لی، آج ہم آسمان پر دن میں کئی کئی بار اڑتے ہیں اور کسی کو اڑتے ہوئے ایک بار بھی نظر نہیں آتے۔

آپ تو بہت ہی پہنچے ہوئے بزرگ ہو گئے۔ یہ کمالات آپ کو کیسے حاصل ہوئے۔

عشق مجازی سے۔ عشق مجازی ہی نے ہم پر عشق حقیقی کی حقیقت کھولی اور اب میں اس مقام پر ہوں کہ اگر نماز نہ بھی پڑھوں تو کراماً کاتبین پھر بھی نماز کا ثواب میرے نامۂ اعمال میں درج کر دیتے ہیں، کیوں کہ ان کو آرڈر ہی یہ دیدیا گیا ہے کہ یہ نماز پڑھے نہ پڑھے اس کے ثواب میں کمی نہ کرنا۔

بڑی عجیب بات ہے۔ ''میں نے حیرت کا اظہار کیا'' چلئے آپ یہ تو بتایئے کہ میں اپنی آپ بیتی میں عشق و محبت کی باتیں لکھوں یا نہیں۔ دراصل ہاشمی صاحب کا حکم یہ بھی ہے کہ عشق و محبت سے کنارہ کشی کرتے ہوئے میں قلم چلاؤں۔

ہاشمی صاحب کے گلے میں کوئی عورت ڈال دو، ایک بار عشق کرلیں گے تو ان کی ساری خشکی ختم ہو جائے گی، عجیب آدمی ہیں نہ خود عشق کرتے ہیں نہ کسی کو کرنے دیتے ہیں۔

جی ہاں۔ اس دور میں بڑے بڑے صوفیائے کرام اور اولیائے عظام عشق سے مستفیض ہو رہے ہیں، لیکن ان ہی کی ایک رٹ ہے کہ آپ بیتی میں عشق و محبت کا اور مستورات کا ذکر نہیں ہونا چاہئے، لیکن جب آپ جیسے خدا ترس حضرات کا مشورہ یہ ہے کہ اپنی آپ بیتی میں عشق و محبت کا بھی ذکر کروں اور ان خواتین کا بھی جو میرے نامۂ اعمال میں لکھ دی گئی ہیں تو میں ان کے ذکر سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔ دعا یہ کیجئے کہ جب میری آپ بیتی مکمل ہو جائے تو ہاشمی صاحب کسی سنسر بورڈ کو دکھائے بغیر اس کو جوں کے توں چھپوا دیں، اگر وہ کانٹ چھانٹ کے چکر میں پڑ گئے تو نہ جانے کتنے صفحات پر قینچی چلا دیں گے، کیوں کہ وہ ایسے ہی ہیں اور وہ صرف نشر و اشاعت کے معاملے میں صرف اپنی من مانی کرتے ہیں۔

میری تصنیف اذان بت کدہ جب پریس جا رہی تھی تو وہ پریس میں چوکیدار کی حیثیت سے کھڑے ہو گئے تھے، کہ میں کہیں کچھ ردو بدل نہ کردوں۔

میرے پیارے قارئین آپ بیتی کے لئے وقت تو نکالنا ہی پڑے گا، کیوں کہ سرکار کا حکم ہے، لیکن میرا موڈ اس دن بنے گا جب مجھے لکھنے کے مکمل اختیارات مل جائیں۔

پیارے قارئین! عورتیں اس دور کی زندہ نعمتیں ہیں، ان کے ذکر سے سمجھ دار آدمی کیسے توبہ کر سکتا ہے۔ آج تبلیغی جماعت جیسی پاکیزہ جماعت نے بھی عورتوں کو چلے لگانے کی اجازت دیدی ہے، کیوں کہ ان عورتوں کے بغیر کہیں بھی رونق ممکن نہیں ہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ام الصّبیان کیا ہے؟

انتخاب عالم صدیقی

ریح احمر (ام الصّبیان) کی حقیقت اور اس سے پیدا شدہ امراض

عاملین وکاملین رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا۔ ریح احمر (ام الصبیان) وہ ڈائنہ اجنہ ہے جو مکانوں کو گرادیتی ہے۔ محلوں کو برباد کردیتی ہے۔ لوگوں کی محنت پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اور شرارت وخباثت کے ذریعہ مصائب اور مسائل پیدا کرتی ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رب کریم کا پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیا۔ یا نبی اللہ آپ تمام سرکش وشریر جنوں وشیطانوں ن کو قید کرلیجئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے رب کریم کا حکم پاتے ہی زمین وآسمان درمیان تمام شیاطین کو قید کردیا۔

جنات کے لشکر میں سے ایک جن نے کہا یا نبی اللہ کیا آپ نے ریح احمر (ام الصبیان) کو امان دی ہے۔ حالانکہ بنی آدم کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالتی ہے۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے وزیر حضرت آصف بن برخیا کو حکم دیا وہ اُم الصبیان کو گرفتار کرکے لائے۔ چند ساعتوں (گھڑیوں) میں حضرت آصف بن برخیا اُم الصبیان (ریح احمر) کو زنجیروں میں جکڑ کر پیش کردیا۔ اس کی ہیبت ناک شکل کو دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے رب کریم کو سجدہ کیا۔ روایت میں آتا ہے اس کے دانت ہاتھی کے دانتوں کے مانند، بال کھجور کے ریشوں کی طرح، آنکھیں دہکتے انگاروں کے مانند، منہ اور ناک کے نتھنوں سے دھواں نکلتا ہوا۔ آواز گرج دار بادلوں جیسی تھی۔ ناخن زہریلے کانٹوں کی طرح۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ریح احمر سے کہا تیرا اصل نام کیا ہے؟ اس نے کہا یا نبی اللہ میرا نام المہ بنت المہ ہے اور کنیت ام الصبیان ہے۔ میں زمین وآسمان کے درمیان رہتی ہوں میں گھروں کو منہدم کرتی ہوں، بستیوں کو ویران کرنا بچوں کو ہلاک کرنا بنی آدم کے دلوں میں وسوسے ڈالنا، حمل ساقط کرنا، میاں بیوی کے درمیان فتنے پیدا کرنا، ماں کے پیٹ میں بچے کو نقصان پہنچانا، شیر خوار (دودھ پیتے) بچے کے حلق میں بحر قلزم کا پانی ڈالنا، پھولوں کو خراب کرنا، خرمن واناج کو گھن لگانا، بنی آدم کی ہڈیوں کا گودا (یعنی گوشت) کھا جانا وغیرہ میرا مشغلہ ہے۔

جب یہ تمام باتیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے سنی تو آپ نے فرمایا۔ اے ملعونہ تجھے سخت سے سخت سزادی جائے۔ ام الصبیان نے کہا تھا۔ یا نبی اللہ آپ مجھے یقیناً ہر قسم کی سزا دینے پر قادر ہیں۔ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک راز بتایا تھا۔ جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آزاد کردیا تھا۔ اس راز کو فاش کرنے کی ممانعت ہے۔

عاملین کاملین نے فرمایا! واضح رہے ام الصبیان (ریح احمر) آج بھی زندہ ہے اور آج بھی لوگوں کو ستاتی ہے بنی آدم کے جسموں میں سرایت کرتی ان کی ہڈیوں کا گودا چباتی ہے جسے عام طور پر (سوکھا روگ وسان) کہتے ہیں۔ رب کریم نے ریح احمر کو عمر دارز عطاء کی ہے ریح احمر بہت بڑا آزار (یعنی بیماری) ہے۔

عاملین فرماتے ہیں۔ جب رب کریم اپنی خلق میں سے کسی پر ،ساتھ کسی علت کے علتوں میں سے یا ساتھ کسی مرض کے مرضوں میں سے عذاب کرنا چاہتا ہے تو ریح احمر کو مسلط کرتا ہے۔ عاملین فرماتے ہیں۔ ریح احمر کے بہت سے اعوان وانصار ہیں۔ ریح احمر کو رب کریم نے چار سو امراض سپرد کئے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں پر خاص فضل وکرم فرما کر ہر مرض کی دوا بتادی جو ریح احمر کے سپرد ہیں۔

بزرگان دین اولیاء کاملین نے فرمایا۔ ریح احمر کے ساتھ چودہ مرض خاص ہیں۔ (۱) باسور ہے (یعنی بواسیر) ناسور، کمر درد، کمر کا ٹوٹنا، ریاح پیٹ میں گڑگڑاہٹ، پیٹ کا بھاری پن، پیٹ پھولنا، قلب ومعدہ کا ماؤف، فساد معدہ، درد پوشیدہ ایک جا ہے۔ دوسری حرکت کرنے والا ناف کا اینٹھنا جگر کے فعل کا سست ہونا، آخر شب ہوا کا چلنا، لوگوں کے سروں پروہ بعض میرے ریاح سے ہے۔ جس کی وجہ سے کنپٹی اور آدھے سر کا درد لاحق ہوتا ہے۔ باعث ریاح اور زیادتی خون کے سر دھنتا ہے،

دمویت جو عارض ہوتی ہے تو اس سے تخیلات پیدا ہوتے ہیں کہ آگ نظر آتی ہے۔ کبھی مریض کہتا ہے کہ لوگ اسے مارنے آرہے ہیں۔ جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے اس سے لپٹ جاتا ہے۔ یا زور سے چلاّتا ہے اور اسی طرح کی حرکتیں کرتا ہے۔

ایک علت کابوس ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کو کوئی بھاری شئے دابے ہوئے ہیں۔ سوتے میں چیخ پڑتا ہے۔ ریح احمر ایک سخت عاصفہ (تیز ہوا) ہے جو درختوں کو اکھیڑ اور توڑ ڈالتی ہے۔ اور عاصفہ (تیز ہوا) جو درختوں کو اور کھیتوں کو اجاڑ ڈالتی ہے۔ اور مرمر ہے یعنی (سخت ٹھنڈی ہوا) اور عقیم یعنی بادِ خزاں جس سے پیڑوں کے پتے سوکھ کر جھڑ جاتے ہیں۔ اور عاصم اور ہموم ہے۔ جو نحس ایام میں چلتی ہے۔ پہچاننے والا ان ایام میں نکلنے سے پرہیز کرتا ہے۔ بعض اکابر نے ان کی تشریح یوں فرمائی ہے۔ کہ یہ ایام چاند کی تیسری، پانچویں، تیرھویں، سولھویں، اکیسویں، چوبیسویں، اور پچیسویں، اور آخری بدھ ہے۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ریح احمر سے پوچھا تیری ریاح سے کچھ اور بھی ہے، اس نے جواب دیایا، یا نبی اللہ مجھ سے اور بھی زیادہ غلیظ ہیں جن سے رب کریم نے ہلاک کیا۔ مدائن (ایک شہر کا نام) کو اور مجھ سے ایک فرع ہے۔ اس کا نام حبوب ہے اگر وہ بنی آدم کے کسی ایک بال پر گزر کرے تو اس کا آدھا دھڑ یا پورا دھڑ بیکار کردے کہ وہ اس سے حرکت وجنبش نہ کرسکے۔

پھر جس وقت حق تعالیٰ ارادہ اس کی شفاء کا کرے تو صحت اس کی روغنائے معلومہ میں ہے۔ کہ وہ روغن بلساں، روغنِ زرقوم، روغنِ شونیز اور اس جیسی دوسری ادویات ہیں اور پرہیز رکھے مکروہات و ناشائستہ چیزوں اور ترش چیزوں اور سرد چیزوں سے جملہ شہوات کو دفع کرے۔ زنان اور دختران کے اختلاط سے پرہیز کرے اور ایام گرماں میں طبیب حاذق فہیم تین ہفتے تک اس کو دوا اور چارہ جوئی کرے، بخلاف ایام سرما اور سردی کے دنوں میں، مریض کو حکم کریں کہ وہ منجملہ اسماء الٰہی کے کسی اسم کا شغل رکھے۔ مثلاً اسم لطیف کہ اس کی تلاوت کی مداومت ومواظبت کرے اس لئے کہ یہ بہت بڑا مرض دنیا کا ہے۔ جس سے حق تعالیٰ دنیا پر عذاب کرتا ہے۔ اپنی خلق میں سے جس کو چاہتا ہے جیسا کہ اپنی کتاب عزیز میں فرماتا ہے۔ یصیب بہ من یشاء ویصرفہ عن من یشاء۔ یکاد سنا برقہ یذھب بالابصار۔

ریح احمر کے سبب ایک اور بیماری جو اطفال (بچوں) کو لاحق ہوتی ہے بچے کا رنگ سیاہ ہوتا ہے آنکھیں چڑھ جاتی ہے، رونا بڑھ جاتا ہے۔ اس بیماری کی شفاء میر القرع (مہر باکدو شیریں) شربت نیلوفر وغیرہ میں ہے۔ ریح احمر کے سبب ایک اور عام مرض جس کا نام فالج رعاش ہے لقوہ اور رعشہ والے کے اعضاء برخلاف عادت کے حرکت کرتے ہیں۔ (از خود کپ کپاتے ہیں)

روایت میں آتا ہے کہ ایک روز امام عالی مقام سیدنا حسین ابن عالی رضی اللہ عنہ درد شکم سے بے چین تھے، خون کی الٹیاں ہو رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہما) پریشان تھے۔ سیدنا جبرئیل امین تشریف لائے اور عرض کیا۔ یارسول ﷺ حسین ابن علی کو ریح نے مس کیا ہے۔ یہ دعائے مستجاب ہے اس کی تلاوت فرما کر حسین ابن علی پر دم کردیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا یارسول اللہ جو کوئی دعائے مستجاب کو ساری عمر میں ایک بار پڑھ لے گا تو انشاء اللہ ریح احمر سے امان پائے گا۔ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے اس دعا کو سیکھ لیا۔ یہ دعاء دو صفحوں پر مشتمل ہے خواہش مند حضرات بذریعہ ڈاک (فی سبیل اللہ) یہ دعا حاصل کرسکتے ہیں۔

رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے۔ یارب کریم ہم سب کو ریح احمر سے اپنی پناہ عطا فرمائے۔ اس کی شراتوں وخباثتوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

خطا کو معمولی نہ سمجھیں

ایسے ہی میرے عزیزو! خطا چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ ارے میاں! جس طرح قرض کو معمولی نہیں سمجھتے، آگ کو معمولی نہیں سمجھتے، دشمنی کو معمولی نہیں سمجھتے، اسی طرح گناہ کو بھی معمولی نہ سمجھیں۔ آگ کے نقصانات کو تو آنکھیں دیکھتی ہیں اس لئے ہر بینائی والا آدمی اسے معمولی نہیں سمجھتا اور جسے اللہ نے دل کی آنکھیں بھی عطا فرمائی ہوں تو وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ آگ کو معمولی سمجھنا اتنا بڑا نقصان نہیں جتنا بڑا نقصان گناہ کو معمولی سمجھنا ہے، اس لئے کہ اگر آگ کو معمولی سمجھ کر چھوڑ بھی دیا تو زیادہ سے زیادہ گھر ہی جلے گا، زندگی ختم ہو جائے گی لیکن اگر گناہ کو معمولی سمجھ لیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان کی ساری پونجی ہی چلی جائے، گزشتہ تمام سالوں کی زندگی ہاتھوں سے نکل جائے، اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی خطاؤں پر روتے رہو۔

☆☆☆☆☆

امام رازیؒ

محمد اجمل انصاری

ایک عظیم شخصیت

مرزا همایوں بیگ مرحوم

بارھویں صدی ہجری میں وسط ایشیا میں جو شخصیت عقلی علوم میں نہایت قدآور ہو کر ابھری وہ ابو عبداللہ محمد کی تھی جنہیں فخر الدین رازی کے نام سے ہم جانتے ہیں۔ وہ ۱۱۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ رے ان کے پیدائشی شہر تھا۔ ان کا مطالعہ وسیع اور بصیرت گہری تھی اور اپنے زمانے میں عقلی تجزیہ کی روایات سے بہت متاثر تھے چنانچہ انہوں نے مذہبی روایات اور رسومات سے بغاوت کی کیونکہ ان کے نزدیک یہ بدعت اور شرک سے معمور تھیں۔ قوالیوں، مزارات، روحانی سلسلوں اور پیری مریدی کے وہ سخت مخالف تھے۔ اور اسی مخالفت کے باعث انہیں شہر شہر جلاوطنی اختیار کرنی پڑتی تھی۔ ان کی ٹکر بیک وقت دو مضبوط گروہوں سے تھی ایک وہ جو پیر صاحبان تھے اور باقاعدہ پیری مریدی، قوالی، ان سلسلوں میں عام تھی لوگ ان کے قدموں کو چومتے (یہ تصور مرشد اب بھی اسی طرح ہی رائج ہے اور گمراہی و شرک ہے) ان روحانی لوگوں کے حلقوں کو امام رازیؒ شخص دوکان داری بیان کرتے تھے۔ دوسرا گروہ تھا مولوی اور مذہبی علماء کا جنہوں نے قرآن مجید کی عجیب و غریب تفسیریں کر کے مذہب کو مسخ کر دیا تھا۔ امام رازیؒ نے ان کے بتوں کو اپنی زوردار تحریر اور تقریر سے توڑنے میں ساری عمر صرف کی۔ ان دو گروہوں نے امام صاحب کو سخت پریشانیوں میں ڈال دیا اور بالآخر وہ اپنے شہر خوارزم سے زبردستی نکال دیئے گئے۔

ان کی ساری زندگی ایسے ہی ہنگاموں میں گزر گئی۔ مگر وہ ناکام انسان نہ تھے بلکہ ان کی کتابوں اور تقریروں کے ذریعے کئی گمراہ لوگوں نے صحیح راہ پائی اور خدا کی وحدانیت کا عملاً بھی اظہار کیا۔

وہ راست گو اور سچے انسان تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے فاتح ہند سلطان شہاب الدین غوری سے کہا کہ تیری سلطنت ہمیشہ قائم رہنے والی نہیں ہے بلکہ عارضی ہے۔ چند برسوں کے لئے ہے اس لئے اپنے کاموں کے مواخذہ سے غفلت نہ کرنا، کیونکہ خدا سخت حساب لینے والا ہے۔

خوارزم شاہ، وسط ایشیا کا آخری مسلمان بادشاہ تھا اور چنگیز خاں کے ہاتھوں تباہ ہوا تھا۔ امام رازیؒ نے ایک مرتبہ ایک سفارشی خط لکھا کہ اگر آپ نے اس شخص کا کام کر دیا تو بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کا شکریہ کا مستحق سمجھا جائے گا نہ کہ آپ کا کیونکہ ہر کام کا اختیار صرف اللہ کو ہی ہے۔

امام صاحب نے ساٹھ سال بھی عمر نہ پائی اور ہرات جا کر فوت ہوئے۔ ان کی تصانیف کی تعداد سو سے زائد ہے۔

ان کی مشہور کتابوں میں ایک کتاب جامع العلوم ہے جو ستینی کے نام سے مشہور ہے اس میں ساٹھ علوم کا مختصراً حال ہے۔ کتاب کا پچاسواں باب علم نجوم کے بارے میں ہے بلکہ امام رازیؒ نے کئی ابواب میں اس علم کے حقائق بیان کئے ہیں۔ بطلیموس کے حوالے سے انہوں نے فلک البروج میں گردش شمس میں اس تفاوت کی وجوہ بتائی ہیں جن کے باعث شمس شمالی اور جنوبی قوس کو کچھ دنوں کے فرق کے ساتھ طے کرتا ہے یہ ہی ہندی یونانی نجوم میں حد فاصل ہے علم ہیئت اور نجوم کی اصطلاح میں اسے Precssion Of Eovinox. کہا جاتا ہے۔

شمس کی گردش موسموں کے تغیرات کی اساس ہے چنانچہ شمس ۲۱ مارچ کو برج حمل میں آتا ہے تو موسم بہار شروع ہوتا ہے۔ ۲۱ اکتوبر کو برج میزان میں داخلہ کے وقت موسم خزاں اور ۲۱ دسمبر کو برج جدی میں داخلہ شمس موسم سرما کی دلیل ہے۔ یہ تواریخ انسانی کے لئے رکھی گئی ہیں اور ان میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ جب شمس برج میزان میں آتا ہے تو موسم گرما پیدا ہو جاتا ہے اور شمس برج میزان میں ۲۱ اکتوبر کو آتا ہے۔ یہ بیان حقیقت پر مبنی نہیں ہے کیونکہ موسم گرما ۲۱ جون سے بالعموم شروع ہوتا ہے جب شمس برج سرطان میں داخل ہوتا ہے لیکن برج سرطان میں داخلہ شمس کے وقت کو امام رازیؒ نے موسم سرما قرار دیا ہے یہ کچھ غیر مبہم غلطیاں ہیں۔

امام رازیؒ کے نزدیک تمام سیارے سعد ہیں کیونکہ خدا نے ہر سیارہ

کو خیر پر بنایا ہے اور اگر زحل کو نحس کہا جاتا ہے تو وہ اس لئے کہ وہ جن طبعی چیزوں سے بنا ہے ان کی کیفیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں اور وہ اچھائی برائی کا سبب بنتی ہیں۔

امام رازیؒ نے شمس اور قمر کی سعد حالت سے فائدہ اٹھانے کے لئے چند نقوش بھی دئے ہیں جو درجہ شرف پر تحریر کئے جاتے ہیں۔ یہ نقوش درست اور صحیح ہیں۔

ایک اہم پہلو علم نجوم کا دعاؤں کے بارے میں ہے۔ امام رازیؒ کا خیال ہے کہ دعاؤں کی قبولیت میں وقتوں کا پورا دخل ہے اور ہر ایک قوم نے ایک علیحدہ وقت اختیار کیا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے جب راس اور مشتری باہم حالت قران میں ہوں تو اس وقت کی جانے والی دعا قبول ہوجاتی ہے۔

۲۔ قمر اور شمس کے درمیان نظر مقابلہ (۱۸۰) گذر چکی ہو اور بعد ازاں قمر کی سعد سیارہ سے اتصال کرنے والا ہو یہ وقت اجابت دعا کا ہے یہ نظر مقابلہ اس وقت زیادہ بہتر ہے جب قمر میزان میں ہو اور آفتاب حمل کے ۱۲ ویں درجہ پر ہو، یہ نظریہ یہودیوں کا ہے۔

(۳) قمر سیارہ مشتری سے مل کر الگ ہوا اور راس سے اتصال کرے تو یہ وقت سعد ہے دعا کے لئے۔

قدیم عیسائی اس وقت کو بہت ہی متبرک جانتے تھے۔

(۴) مشہور مستند منجم یعقوب اسحاق الکندیؒ لکھتے ہیں کہ دعا اس وقت کرنی چاہئے جب طالع میں کوئی سعد ہوا اور دوسرا اسعد خانہ ۴ میں ہو۔ طالع آغاز سے اور خانہ ۴ انجام سے منسوب ہیں۔

(۵) زمین جائیداد، مکان کے لئے دعا کا وقت وہ اچھا ہے جب قمر زحل سے متصل ہو کیونکہ زحل سے زمین جائیداد مکان منسوب ہیں۔

(۶) علم کے لئے دعا کا سعد وقت وہ ہے جب قمر عطارد سے متصل ہو برج قوس وحوت سیارہ مشتری کے ہیں۔ اور مشتری اور زہرہ دولت سے منسوب ہیں۔

امام رازیؒ نے یہ اوقات دعا بیان کئے ہیں جنہیں تشریح کے ساتھ میں نے پیش کیا ہے۔ عملی طور پر ان کی صداقت سے میں آگاہ نہیں کیونکہ اتنی پابندی کے ساتھ ایسی دعا مانگ کر تجربہ نہیں کرسکا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سیاروں کی یہ پوزیشن اچھے حالات بیان کرتی ہے مثلاً قمر زحل کے مابین سعد نظرات ہوں تو جائیداد و مکان، زمین کا حصول ہوتا ہے اسی طرح وہ شخص بہت ذہین ہوا کرتا ہے جس کے پیدائشی زائچہ میں قمر اور عطارد کے مابین قران سعد نظرات دولت مندی کی دلیل ہیں۔

دراصل امام رازیؒ نے ستینی میں ساٹھ مروجہ علوم کے بارے میں مختصراً بیان کیا ہے اس زمانے کے حالات کو مدنظر رکھنا چاہئے جب ہر علم ایک خاص شکل اختیار کر رہا تھا اور محدود تحقیقات علمی کے سبب علوم پر ذخیرۂ کتب کم تھا۔ چنانچہ ایک شخص بیک وقت حکمت، منطق، فلسفہ، نجوم، طبیعات وغیرہ جان سکتا تھا۔ اور SPECIALISATION کا تصور واضح نہ تھا۔

امام رازیؒ معتزلی تھے اور عقل کی کسوٹی پر ہر شئے کو پرکھتے تھے اسی لئے وہ مذہب میں کج پیشی، بدعت، رسومات اور تاویلات کے خلاف لکھتے اور کہتے تھے۔ وہ ترقی پسند اور آزاد رو تھے۔ مذہب پر ان کی گہری نظر تھی اور راست باز انسان تھے۔ ایسے خود مختار ذہنی خیالات کے مالک سے یہ توقع رکھی جاتی تھی کہ وہ جو کہے گا سچ کہے گا اور انہوں نے علم نجوم کی صداقت کی نہ صرف تائید کی اس سے اہم کاموں اور مشکلات میں استفادہ اٹھانے کے طریقے بھی بیان کئے ہیں۔

اگر علم نجوم کی اسلام میں ممانعت یا مخالفت ہوتی تو امام صاحب ضرور اس علم کی مخالفت کرتے جس طرح انہوں نے اپنے زمانے کی بدعتوں اور گمراہ علماء کی مخالفت کی اور اس پاداش میں اپنے وطن سے جلاوطن بھی کئے گئے۔

گناہوں کا اعتراف کیجئے

میرے دوستو! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو خطا کار سمجھیں، آج کا مسلمان تو اپنے آپ کو خطا کار سمجھنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے لیکن گناہ کو گناہ نہ سمجھنا سب سے بڑا جرم ہے، گناہ کو گناہ نہ سمجھنا اپنی جگہ جرم ہے لیکن گناہوں پر فخر کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے۔ گناہوں پر اصرار کرنا بڑا گناہ ہے، اور گناہوں کو گناہ نہ سمجھنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور گناہوں پر فخر کرنا، گناہوں کی زندگی کو عزت کا سامان سمجھنا ان سب سے بڑا گناہ ہے جیسے دانا لوگ قرض کو معمولی نہیں سمجھتے اگر چہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح دانا اور عقل مند آدمی دشمنی کو بھی معمولی نہیں سمجھتے اگر چہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اسی طرح دانا اور عقل مند آدمی آگ کو بھی معمولی نہیں سمجھا کرتا اگر چہ تھوڑی سی کیوں نہ ہو۔ وہ کہتا ہے تھوڑی ہے تو کیا ہوا شعلے اسی سے تو بھڑ کتے ہیں، چھوٹا سا شعلہ ہے تو کیا ہوا؟ بڑی آگ اسی سے تو بھڑ کا کرتی ہے، اس لئے وہ آگ کو کبھی معمولی نہیں سمجھا کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۴۱

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

منیلاؤس تھوڑی دیر کے لئے بڑے اور پر امید انداز میں یوناف کی طرف دیکھتا رہا، پھر اس نے یوناف کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بڑے بھائی کے پاس بٹھاتے ہوئے پوچھا۔ ”تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور اس معاملے میں تم کیوں ہماری مدد پر آمادہ ہو؟“

یوناف فوراً بولا۔ ”میرا نام یوناف ہے۔ میں نے اپنے آپ کو زمین کے کسی مخصوص ٹکڑے کے ساتھ منسلک نہیں کر رکھا، میں نیکی اور خیر کے فروغ اور تشہیر کے لئے ہر جگہ پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں اور منیلاؤس کی بیوی کو اٹھا کر لے جانے کا کام بدی اور معصیت پر مبنی ہے۔ لہٰذا میں یہاں تمہاری مدد کے لئے پہنچا ہوں اور سنو ہیلن کو اغوا کر کے لے جانے والا ٹرائے شہر کا شہزادہ پارس ہے اور اس کے ساتھ عارب نام کا ایک شخص ہے، جو میرے مقابلے میں بدی اور گناہوں کا نمائندہ ہے۔ اس عارب ہی نے پارس کو ترغیب دی ہے کہ وہ ہیلن کو اسپارٹا سے نکال کر ٹرائے کی طرف لے جائے۔ عارب میرا ازلی دشمن ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف میں بھی صف آراء ہونے کے لئے تم لوگوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میں تم لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہارے لئے انتہائی سود مند اور نفع بخش ثابت ہوں گا۔ اس کے علاوہ میں اس معاملے میں تم لوگوں کو ایسے مشوروں سے بھی نوازوں گا جن میں تمہارے لئے بہتری اور فوائد ہوں۔“

اس موقع پر نہ صرف منیلاؤس اور اس کے بڑے بھائی آگامنن نے یوناف کو اپنے لشکر میں خوش آمدید کہا، بلکہ یونان کی دیگر ریاستوں کے حکمرانوں نے بھی یوناف کو اپنے لشکر میں شامل کرنے پر خوشی اور آمادگی کا اظہار کیا، پھر منیلاؤس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے مہربان اجنبی! یہاں تاؤس کے اس مندر جمع جس قدر لوگ دیکھ رہے ہو یہ سب یونان کی ریاستوں کے حکمراں ہیں اور یہ سب اپنے اپنے لشکروں کے ساتھ ٹرائے کی سلطنت سے انتقام لینے کے لئے یہاں اتھاگا نام کے جزیرے میں جمع ہوئے ہیں۔ اب یہاں اس مندر کے اندر باہم مل کر بیٹھنے کا مقصد یہ ہے کہ ٹرائے سے انتقام لینے کا اور اس کی ابتدا کرنے کا طریقہ کار وضع کیا جائے۔ اب جب کہ تم بھی ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ہو تو بتاؤ اس موقع پر ہمیں کیا عملی اقدام کرنا چاہئے؟“

یوناف بغیر کسی توقف کے بولا۔ ”اے میرے عزیز ساتھیو! پارس نے ہیلن کو اٹھا کر واقعی ایک بھیانک گناہ کا ارتکاب کیا ہے، لیکن انتقام لینے کے لئے ٹرائے کی طرف کوچ کرنے سے قبل میں تم لوگوں کو مشورہ دوں گا کہ اپنے چند سرکردہ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد پہلے ٹرائے کے بادشاہ پریسام کی طرف روانہ کرو اور ہیلن اور اس کے بیٹے پارس کی بازیابی کا مطالبہ کیا جائے، اگر ٹرائے کا بادشاہ پریسام ہیلن کے ساتھ ساتھ اپنے بیٹے پارس کو بھی ہمارے حوالے کرنے پر رضامند ہو جائے تو پھر ٹرائے کی سلطنت کے ساتھ جنگ کرنا بیکار اور فضول ہے کہ اگر وہ پارس اور ہیلن کو ہمارے حوالے کر دیتا ہے تو ہمارا مدعا پورا ہو جاتا ہے۔ اب یہاں ایک علیحدہ اور بعد کا مسئلہ ہے کہ پارس اور ہیلن کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا ہوگا۔ فی الحال ہمارے سامنے یہ معاملہ ہے، ایک وفد بہرحال پریسام کی طرف روانہ کیا جائے، اگر وہ پارس اور ہیلن کو ہمارے حوالے کرے تو بہتر، اگر وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہو تو پھر اس کے خلاف جنگ کی ابتدا کی جائے گی اور مجھے امید ہے کہ ٹرائے کے خلاف اس جنگ میں کامیابی ہماری ہی ہوگی۔“

سب نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور اس کے بعد یونان کی ایک ریاست کے حاکم پلامید کو وفد کا سربراہ بنا کر ٹرائے کی طرف روانہ کیا گیا تا کہ یہ وفد ٹرائے کے بادشاہ پریسام سے ہیلن اور پارس کی بازیابی کا مطالبہ کرے۔

اپنے وفد کے ساتھ پلامید نے ٹرائے شہر پہنچ کر جس وقت بادشاہ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اسی وقت ٹرائے کے بادشاہ پریسام کی خدمت میں پیش کیا گیا، جب وہ اپنے وفد کے ارکان کے ساتھ پریسام کے سامنے آیا تو پریسام نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ''میرے آدمیوں نے مجھے خبر دی ہے کہ تم یونان کی سرزمین سے آئے ہو، میں تم لوگوں کو ٹرائے شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ کہو! تم لوگ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو؟''

پریسام کے اس استفسار پر پلامید بولا۔ ''اے ٹرائے کے بادشاہ! کیا تم جانتے ہو تمہارا بیٹا پارس کہاں ہے؟''

پلامید کا یہ سوال سن کر پریسام چونکا۔ تھوڑی دیر کے لئے وہ شکوک بھرے انداز میں پلامید کی طرف دیکھتا رہا، پھر خود کو اس نے سنبھالا اور پلامید کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اپنے بیٹے پارس کو میں نے اپنا بحری بیڑا دے کر تمہارے ملک یونان کی ہی طرف روانہ کیا ہے تاکہ وہ میری بہن میسوئین کو وہاں سے نکال کر یہاں ٹرائے میں لائے۔ اسے تمہارا جنگجو ہرکولیس ٹرائے سے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا تھا اور بعد میں اس نے اس سے شادی کر لی تھی۔''

اس پر پلامید پریسام کی حیرت میں اضافہ کرنے کے لئے بولا۔ ''اے بادشاہ! تیرا بیٹا اگر تیری بہن میسوئین کو لینے کے لئے جاتا تو یقیناً یونان کی ریاسلت تریان کا رخ کرتا کیوں کہ ہرکولیس کا تعلق اسی ریاست سے تھا اور تمہاری بہن میسوئین ان دوں اسی تریان کی ریاست میں ہی رہتی ہے۔ اے بادشاہ! تمہارا بیٹا اپنے بحری بیڑے کے ساتھ تریان کی طرف گیا ہی نہیں، بلکہ وہ یونان کی ریاست اسپارٹا کی طرف چلا گیا۔ وہاں اس نے چند دن اسپارٹا کے حکمراں منیلاؤس کے شاہی محل میں قیام کیا اور منیلاؤس نے اس کی بہترین مہمان نوازی کی۔ پر تمہارا بیٹا ایسا ناحق شناس ثابت ہوا کہ جس وقت وہ اسپارٹا کے شاہی محل میں قیام کے ہوئے تھا، ان ہی دنوں اسپارٹا کے حکمراں منیلاؤس کو ایک مہم پیش آگئی۔ لہٰذا وہ تمہارے بیٹے پارس کو شاہی محل میں چھوڑ کر اس مہم پر روانہ ہو گیا اور اس کی غیر موجودگی میں تم جانتے ہو کہ تمہارے بیٹے نے کیا کیا۔ اس نے ایک انتہائی غلیظ اور گھٹیا حرکت کی کہ منیلاؤس کی غیر موجودگی میں اس نے اس کی حسین اور خوبصورت بیوی ہیلن کو اغوا کر لیا اور اسے اسپارٹا سے نکال کر ادھر ٹرائے کی طرف لے آیا ہے۔''

پلامید کے اس انکشاف پر پریسام کچھ دیر تک اجنبی سوچوں میں کھویا رہا۔ اسے ابھی تک اس بات کا علم ہی نہ تھا کہ اس کا بیٹا پارس اپنے بحری بیڑے کے ساتھ اس کی بہن کو واپس لانے کے لئے تریان کی طرف گیا ہی نہیں، تاہم اس نے اپنے آپ کو سنبھالا، پھر پلامید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے اپنے بیٹے پارس کو جس مہم پر روانہ کیا تھا ابھی تک وہ اس مہم سے واپس نہیں آیا اور جب تک وہ واپس نہیں آتا میں تمہارے ساتھ کسی قسم کا فیصلہ نہیں کرتا تاہم اگر میرے بیٹے پارس نے اسپارٹا کی ہیلن کو اٹھایا ہے اور وہ اسے ٹرائے میں لاتا ہے تو پھر سن رکھو! جب تک میری بہن میسوئین کو واپس نہیں کیا جاتا اس وقت تک، ہم بھی اسپارٹا کی ہیلن کو کسی بھی صورت میں تم لوگوں کے حوالے نہیں کریں گے۔''

اس موقع پر پلامید نے خفگی اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اے بادشاہ! اس ہیلن کا میسوئین کے ساتھ کیا تعلق اور واسطہ؟ تمہاری بہن میسوئین تو اپنی مرضی اور اپنی رضامندی سے ہرکولیس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد تریان کی طرف گئی تھی، جب کہ تمہارا بیٹا اسپارٹا کے حکمراں منیلاؤس کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کو اٹھالایا ہے اور سنو بادشاہ! تمہاری بہن میسوئین ان دنوں اپنی خوشی سے تریان میں قیام پذیر ہے۔ کسی نے اس معاملے میں اسے مجبوراً اور محبوس نہیں کر رکھا۔ اے بادشاہ! اس موقع پر میں تم سے یہ بھی کہوں گا کہ ہیلن کا انتقام لینے کے لئے یونان کی ساری ریاستوں کے لشکر اور بحری بیڑے ان دنوں جزیرہ اتھاکا کی طرف بندرگاہ اریس پر لنگر انداز ہیں اور اگر ہیلن کو واپس نہ کیا گیا تو یہ بحری بیڑے ٹرائے کی طرف کوچ کریں گے۔ ٹرائے اور یونان کے درمیان ایسی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا جو یا تو ٹرائے کی تباہی یا ہیلن کی بازیابی پر ختم ہوگا۔''

پلامید کی گفتگو سننے کے بعد پریسام تھوڑی دیر تک سوچوں میں کھویا رہا، پھر اس نے آخری فیصلہ کرتے ہوئے پلامید کی طرف دیکھا اور بولا۔ سنو اے یونان کے سفیرو! میں نے اپنے بیٹے پارس کو اپنی بہن میسوئین کو لانے کے لئے یونان کی طرف روانہ کیا تھا، ابھی تک میرا بیٹا واپس نہیں آیا۔ لہٰذا میں نہیں جانتا اس نے اسپارٹا سے منیلاؤس کی بیوی ہیلن کو اٹھایا یا نہیں۔ لہٰذا جب تک میرا بیٹا واپس نہیں آتا اس وقت تک

میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا اور نہ ہی میں تم سے ہیلن کی واپسی کا عہد کرتا ہوں۔ اس لئے کہ ہوسکتا ہے میرے بیٹے پارس نے ہیلن کو اٹھایا ہی اس مقصد کے لئے ہو کہ اگر اسے میری بہن میسوئین نہ ملی تو اس کے بدلے میں وہ ہیلن کو ٹرائے میں لے آئے گا اور جب یونان سے میسوئین ٹرائے پہنچ جائے گی تو ہیلن کو بڑے احترام اور بڑی عزت کے ساتھ اسپارٹا واپس بھیج دیا جائے گا۔ لہٰذا اے یونان کے سفیرو! لوٹ جاؤ، اس وقت تک انتظار کرو جب تک میرا بیٹا اپنے بحری بیڑے کے ساتھ یونان سے واپس ٹرائے شہر نہیں آتا۔"

پریسام کا یہ حکم سننے کے بعد پلامید اور اس کے ساتھی بادشاہ کے محل سے نکل گئے، پھر وہ اسی روز یونان کے جزیرہ اتھاکا کی طرف روانہ ہوگئے، جہاں یونان کے سارے لشکران کے منتظر تھے۔

جب پلامید کی سرکردگی میں پریسام کی طرف بھیجا ہوا یونانی وفد ناکام ونامراد جزیرہ اتھاکا کی بندرگاہ ارلیس پہنچا تو یوناف نے منیلاؤس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے منیلاؤس اب جب کہ تمہارا بھیجا ہوا وفد ٹرائے شہر سے ناکام لوٹ آیا ہے، اب تم لوگ کیا فیصلہ کروگے؟"

اس پر منیلاؤس نے بڑی جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "اے مہربان اجنبی! تم دیکھوگے کہ اب ہم ٹرائے کے خلاف ہولناک لشکرکشی بھیانک یلغار کی صورت میں کریں گے۔ اس ترکتاز میں تم ہمارے ساتھ ہوگے اور مجھے امید ہے کہ فتح ہماری ہوگی۔"

یوناف نے پھر منیلاؤس کو مخاطب کرکے پوچھا۔ "تم کب تک اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ ٹرائے کی طرف کوچ کروگے؟"

اس پر منیلاؤس بولا۔ "اے یوناف تم دیکھتے ہو کہ ہم اس وقت جزیرہ اتھاکا کی بندرگاہ ارلیس میں اس جگہ لنگر انداز میں جہاں تارلیس دیوتا کا مندر ہے اور یہ بات یونانی روایات میں شامل رہی ہے کہ جو بھی یونانی لشکر آج تک اس مندر سے دشمن کے خلاف یلغار کرنے کو نکلتا ہے وہ اپنی روانگی سے پہلے یہاں اس مندر کی قربان گاہ پر کسی حسین وجمیل لڑکی قربانی دیتا ہے۔ یونان کے سب حکمرانوں نے جمع ہوتے وقت یہ عہد کیا تھا کہ یہاں سے دشمن کی طرف روانگی سے قبل قرعہ اندازی کی جائے گی اور جس حکمراں کے نام قرعہ نکلے گا اسی کی لڑکی کو اس تارلیس مندر کی قربان گاہ پر ذبح کرکے ٹرائے شہر کی طرف کوچ کیا جائے گا۔ لہٰذا اے یوناف! اب جب کہ ہمارا وفد ناکام لوٹ آیا ہے اور ٹرائے کی طرف ہماری روانگی یقینی ہوگئی ہے تو یہ قرعہ اندازی آج ہی کی جائے گی اور جس حکمراں کا نام بھی اس میں نکلے گا اس کی بیٹی کو اس مندر کی قربان گاہ پر قربان کردیا جائے گا۔ اور جس حکمراں کی بیٹی نہ ہوگی اس کی بہن کی قربانی پیش کی جائے گی۔ اب تم میرے ساتھ آؤ تاکہ تمہاری موجودگی میں اس قرعہ اندازی کا انتظام کیا جائے۔"

یوناف اٹھ کھڑا ہوا اور خاموشی سے منیلاؤس کے ساتھ ہولیا۔

یونان کے سارے حکمرانوں کی موجودگی میں جب تارلیس دیوتا کے لئے لڑکی کی قربانی کا قرعہ پھینکا گیا تو بدقسمتی سے منیلاؤس کے بھائی آگامنن کی بیٹی انیکیا کا نام اس قرعہ اندازی میں نکلا۔ یہ حسین وجمیل انیکیا شہزادہ اکیلس کی منگیتر بھی تھی۔ لہٰذا شہزادہ اکیلس اپنی منگیتر کی حیثیت سے اور منیلاؤس اپنی بھتیجی کی حیثیت سے نہیں چاہتے تھے کہ شہزادی انیکیا کی قربانی تارلیس دیوتا کے لئے دی جائے، لیکن چونکہ قرعہ اندازی میں فیصلہ ہوچکا تھا اور یہ فیصلہ یونان کے سارے حکمرانوں کی موجودگی میں ہوا تھا۔ لہٰذا اس قربانی کو کسی بھی صورت میں ٹالا نہ جاسکتا تھا۔ آگامنن نے اپنے قاصد اپنے مرکزی شہر آرگوس کی طرف روانہ کئے اور اپنی بیوی کلانٹرا کو پیغام بھجوایا کہ وہ خود اور بیٹی انیکیا کو لے کر فوراً جزیرہ اتھاکا کی بندرگاہ ارلیس پہنچے۔ اسے وہاں بلوانے کا آگامنن نے یہ بہانہ بنایا کہ وہ جنگ کے لئے ٹرائے شہر روانہ ہونے سے پہلے اپنی بیٹی انیکیا کی شادی اس کی منگیتر شہزادہ اکیلس سے کردینا چاہتا ہے، یہ پیغام سن کر آگامنن کی بیوی کلانٹرا اپنی بیٹی انیکیا اور اپنے بیٹے ارستس کے ساتھ ارلیس کی بندرگاہ پر پہنچی تو اسے معلوم ہوا کہ قربانی کے لئے جو قرعہ پھینکا گیا تھا وہ اس کی بیٹی کے نام نکلا ہے۔ یہ سن کر کلانٹرا بہت پچھتائی کہ وہ اپنے شوہر کے پیغام پر کیوں ارلیس کی بندرگاہ پر آئی تاہم اب وقت گزر چکا تھا۔ منیلاؤس اور شہزادہ اکیلس نے اس قربانی کو روکنے کی بڑی کوشش کی لیکن ان کا ہر حیلہ اور ان کا ہر حربہ ناکام رہا اور یوں تارلیس کی قربان گاہ پر آگامنن کی بیٹی انیکیا کو قربان کردیا گیا اور اس کے بعد یونان کی ریاستوں کا متحدہ لشکر اپنے بحری بیڑوں میں سوار ہوکر ارلیس کی بندرگاہ سے ٹرائے شہر کی طرف کوچ کرگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

قسط نمبر: ۲۶

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

اپنے ہوش وحواس سمیٹنے پر مجھے معلوم ہوا کہ انکل افغانی اور بڑے مولانا نوالہ اجل بن چکے ہیں اور چھوٹے مولوی صاحب اگر چہ زندہ ہیں لیکن ان کی آواز بالکل بند ہو چکی ہے اور ان کی بولنے کی صلاحیت سلب ہو چکی ہے۔ ان کے ہاتھوں پر رعشہ بھی طاری تھا جس کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ چنانچہ یہ معمہ آج تک حل نہ ہو سکا کہ وہ بھیانک آوازیں جو میں رات کو سن رہی تھی کس کی تھیں۔ وہ چھوٹے مولوی صاحب کی تھیں یا بڑے مولوی صاحب کی یا پھر انکل افغانی کی۔ حالانکہ اس وقت تو مجھے یہ بھی لگتا تھا کہ شاید یہ آوازیں کسی جن کے منہ سے نکل رہی ہیں اور مولانا صاحب کسی جن کا شکار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں سوچا کرتی تھی کہ مولانا نے حاضرات کر کے جن کو طلب کر لیا ہوگا اور عمل کی زنجیروں میں اسے باندھ کر اس پر روحانی طاقت کے کوڑے برسا رہے ہوں گے جس پر وہ چیختا ہوگا اور قسمیں کھا کر عہد کرتا ہوگا کہ میں اب کبھی نہیں ستاؤں گا لیکن صبح ہونے پر اور بے ہوشی سے ہوش میں آجانے پر مجھے یہ معلوم ہوا کہ رات جو کچھ گزری ہے وہ کسی جن پر نہیں بلکہ انسانوں پر گزری ہے۔ ہمارے دو آدمی تو اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ اُن کی لاشوں کی منظر کشی کرنے میں مجبور ہوں کیوں کہ ان کی لاشوں کا تصور آج بھی میرے بدن میں لرزہ طاری کر دیتا ہے اور میں آج بھی بے قابو ہو جاتی ہوں میں کیسے بیان کروں کہ ان کہ لاشیں کس طرح مسخ کی گئی تھیں۔ کیسے دُرگت بنی تھی اُن لوگوں کی جو جنات کو اپنے بس میں کرنے کے لئے آئے تھے اور جن کا دعویٰ تھا کہ وہ حویلی کو جنات کے تسلط سے آزاد کرا لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ آہ! بے چارے انکل افغانی عرصۂ دراز کے بعد ان کی موت ہی انہیں کھینچ کر ہمارے گھر لائی تھی۔ کتنے بہادر اور بے باک تھے وہ۔ اب ایسے مرد کہاں ہوتے ہیں؟

میں سنتی ہوں کہ آج کل مردوں کا حال تو یہ ہے کہ ڈراؤنے خواب دیکھ کر ہی بستر پر موت دیتے ہیں اور چھپکلی دیکھ کر ہی بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے۔ آج کل کے مردوں کو اگر کوئی دوسری مخلوق نظر آجائے تو شاید سانسیں جاری رکھنے کے لئے آکسیجن کی ضرورت پڑ جائے لیکن پہلے زمانے کے مرد نڈر اور بہادر ہوا کرتے تھے اور خواب تو خواب حقیقت میں بھی کسی چیز سے نہیں ڈرتے تھے اور انکل افغانی جیسے لوگ تو اس زمانہ میں بھی بے مثال تھے۔ ان کا حال تو یہ تھا کہ ہمارے گھر کی تمام درگھنٹائیں اور حادثات سننے کے بعد بھی جنات کو شکست دینے کے لئے کمر بستہ ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیا اور ان کے ساتھ ساتھ وہ مولانا بھی اپنی جان کی حفاظت نہ کر سکے جو باقاعدہ عامل بھی تھے اور جنہوں نے بذریعہ عمل کتنے ہی بڑے بڑے جنات کو قابو میں کیا تھا اور کئی کو جلایا تھا لیکن ہمارے حویلی کے آسیبوں کو وہ بس میں نہ کر سکے اور بالآخر اپنی جان گنوا بیٹھے۔

اس حادثے کی خبر آندھی اور طوفان کی طرح، جنگل کی آگ کی طرح آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی۔ دور دور سے لوگ اظہارِ افسوس کے لئے حاضر ہوئے اور جب انہیں اگلے پچھلے تمام واقعات سے آگاہ کیا گیا تو انہوں نے نہ صرف یہ کہ تعجب کا اظہار کیا بلکہ ہم سب کی حماقتوں پر بھی وہ ششدر ہوئے۔ انہیں اس بات پر زبردست حیرت اور اچنبھہ ہوا کہ جنات کی آخری درجے کی شرارتیں اور موت کا رقص شرر دیکھنے کے باوجود ہم لوگ کس معجزے کا انتظار کرنے کے لئے اس حویلی میں مقیم تھے۔

ان لوگوں کو یہ بات کون سمجھاتا کہ کاتب تقدیر نے ہم سب کی کتاب تقدیر لکھتے وقت یہ بات بھی لکھ دی تھی کہ ہم لوگ ایک ایک کر کے اسی طرح برباد ہوں گے۔ میں بذات خود اس بات کی گواہ ہوں کہ خالو

جان نے کئی مرتبہ اس حویلی سے نکل کھڑے ہونے کا عزم کیا اور ایک مرتبہ تو یہاں تک ٹھان لی کہ اگر کوئی اس کو خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوا تو اسے یوں ہی چھوڑ چھاڑ کے چل دیں گے۔ یہی مشورہ نانی اماں کا بھی تھا وہ اکثر کہا کرتی تھیں۔ یٰسین میاں حویلی پھر بن سکتی ہے۔ محل ایک کے بعد دوسرا ابھی خریدا جاسکتا ہے مگر یہ بات یاد رکھو جو جان ضائع ہو جائے گی وہ پھر لوٹ کر نہیں آئے گی۔ جو کچھ نقصان ہوا ہے اس کو بہت سمجھو اور باقی جانوں کی حفاظت کے لئے یہاں سے نکل جاؤ اور نانی اماں کے اس مشورے کو خالو جان نے احترام کی نظروں سے دیکھا اور کئی بار یہ ارادہ کیا کہ حویلی پر لعنت بھیج کر کہیں اور جا بسیں لیکن ہائے افسوس قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ قسمت کو تو یہ منظور تھا کہ حویلی کے ایک ایک فرد کی زندگی اس حویلی کی بھینٹ چڑھ جائے اور قسمت کے سامنے کس کا بس چلتا ہے جو ہمارا چلتا۔ انجام یہ ہوا کہ ایک ایک کر کے سبھی اس دنیا سے رخصت ہوتے رہے اور حویلی جو کبھی بہاروں کا گلشن تھی اب خزاؤں کا وحشت کدہ بن کر رہ گئی ہے۔

انکل افغانی اور بڑے مولانا کی تدفین کے بعد کئی دن تک گھر میں عجیب طرح کی وحشت بکھری رہی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے گھر کئی وقت تک کھانا نہیں بنا تھا، کسی کا بھی نہ کھانے میں دل تھا نہ پینے میں۔ دن میں تڑپتے رہتے تھے اور رات آتی تو نیند اڑ جاتی۔ انکل افغانی کے حادثے کے بعد تو پوری طرح یقین ہو چلا تھا کہ باقی کسی فرد کا بھی بچ جانا اب ممکن نہیں ہے۔ بس اب تو ہر شخص کو اپنی باری کا انتظار تھا اور ان وحشت ناک حالات سے گھبرا کر ہر شخص کبھی اپنی موت کی دعائیں کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ روز روز کے مرنے سے ایک دفعہ کا مرجانا بہتر ہے۔ سب سے زیادہ میں اپنی موت کی دعائیں کیا کرتی تھی اور میرا حال یہ ہے کہ میں آج تک زندہ ہوں۔ کاش میں اسی دن مرگئی ہوتی جس دن میرے ماں باپ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا یا پھر کاش میں اُسی دن ختم ہوگئی ہوتی جس دن میرا بھائی اس دنیا سے رخصت ہوا تھا یا کاش میں اس دن مٹ گئی ہوتی جس دن کوکب کے ساتھ حادثہ ہوا تھا لیکن تجربات زندگی نے تو یہ ثابت کر دیا ہے کہ جو لوگ موت کی تمنائیں کرتے ہیں۔ موت ان ہی سے بھاگتی ہے۔ کاش میں نے زندہ رہنے کی آرزوئیں کی ہوتیں تو شاید موت مجھے دبوچ لیتی اور کس قدر اچھا ہوتا کہ یہ روز روز کی تباہیاں دیکھنے کے بجائے میں ایک بار ہی قبر کی گہرائی میں اتار دی جاتی۔

ہاشمی صاحب کے حکم پر بہت کچھ لکھ چکی ہوں اور ابھی بہت کچھ لکھنا باقی ہے لیکن یقین مانئے کہ ہر ہر قسط پر مجھے وہ تمام حادثات ایک ایک کر کے یاد آنے لگتے ہیں جنہیں لکھنا اور پڑھنا تو شاید آسان ہے لیکن ان کی گھٹن کو اپنے دلوں میں محسوس کرنا شاید ناممکن ہے۔ وہ کسک اور وہ ٹیس جو حادثوں کے پیش آنے پر دل میں ہوا کرتی تھی میں اُسے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ آج جب کہ ان حادثات کو بیس سال سے زیادہ کا عرصہ گزر ہو گیا ہے۔ ان حادثات کی کسک میں آج تک اپنے سینے میں محسوس کرتی ہوں۔ کتنا روتے تھے ہم لوگ؟ کس قدر اُداس رہتے تھے ہم لوگ۔ ایک ایک دن میں کتنی بار مرتے تھے ہم لوگ؟ یہ سب حقائق ناقابل بیان ہیں۔ مؤرخ تاریخ لکھ سکتا ہے کیوں کہ درد و کرب کاغذ پر لکھے نہیں جاتے بلکہ دلوں میں محسوس کئے جاتے ہیں اور انہیں وہی محسوس کرتا ہے جو کبھی حادثات کے وحشت ناک صحراؤں سے گزرا ہو۔ میں رابعہ بانو شیریں یہ سمجھتی ہوں کہ میں دنیا کی سب سے زیادہ بدنصیب لڑکی ہوں۔ میں نے اپنے رشتے داروں کو جس طرح پامال ہوتے دیکھا ہے اور چھوٹی سی عمر میں جتنے غم برداشت کئے ہیں اتنے غم شاید کسی اور نے برداشت کئے ہوں گے۔ میں کیسے بتاؤں کہ ہر آنے والی رات کتنے سارے اندیشے لے کر ہمارے گھر آتی تھی۔ شام ہوتے ہی رات کے آنے کا یقین ہو جاتا تھا اور رات آتے ہی جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ ہر رات یہ یقین ہوتا تھا کہ یہ رات کسی کو لینے کے لئے آئی اور اس رات پھر کوئی ہم سے بچھڑے گا۔

انکل افغانی اور مولانا کی بھیانک موت کے بعد ماما زبیر شدید بیمار ہو گئے اور انہیں تو جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا۔ بالکل چپ رہا کرتے تھے اور ہر وقت بستر پر پڑے رہتے تھے۔ بھری جوانی میں ان پر بڑھاپا طاری ہو گیا تھا اور وہ ہر وقت خلاؤں میں گھورتے رہتے تھے۔ جیسے بچھڑے ہوئے سکون و عافیت کو تلاش کر رہے ہوں ——— چھوٹے مولوی صاحب کا یہ معلوم نہیں تھا کہ انہیں واپس چھوڑ کر آتا اور ان کی زبان پر تالے پڑ چکے تھے۔ وہ بے چارے گونگے ہو گئے تھے اور ان کی ٹانگیں بھی تقریباً بے کار ہو گئی تھیں کہ خود ہی چل کر اپنے گھر پہنچ جاتے۔ کئی دن تک یہ کشمکش رہی کہ ان کو کس طرح ان کے گھر تک پہنچائیں۔

خالو یٰسین کا حال بھی اچھا نہیں تھا۔ ان پر بھی خاموشی طاری تھی۔

ان کی مثال تو اُس درخت کی سی تھی جس کے پتے ایک ایک کر کے جھڑ گئے ہوں اور جس پر غم اُداسی کے ماسوا کچھ اور باقی نہ رہا ہو اور سچ پوچھئے تو گھر کا ہر فرد ہی بے رنگ تصویر بنا ہوا تھا۔ نہ کوئی خوشی تھی اور نہ کسی خوشی کا انتظار تھا۔ انتظار تھا تو فقط موت کا ـــــــ اور تمنا تھی تو صرف قبر میں دفن ہونے کی اور میرے اور خالہ نجمہ کے سوا سب کی یہ تمنائیں پوری بھی ہو گئیں لیکن نہ جانے کتنی مرتبہ مرنے کے بعد سب کو گوشۂ قبر نصیب ہوا۔

اور میں اور خالہ نجمہ تو آج تک حسرتوں کے جنگل میں بھٹک رہے ہیں۔ تنہائی ہمیں ڈستی ہے۔ زندگی کی وحشتیں ہر آن ہمارا گلا گھونٹتی ہیں۔ اس کے باوجود زندہ ہیں۔ نہ ہمیں تنہائیوں کے ڈسنے کا زہر چڑھتا ہے اور نہ وحشتیں ہمارا ملیا میٹ کرنے پر قادر ہوتی ہیں۔

آہ ــ کیسی مجبوری ہے، یہ مجبوری بھی کہ ہم مرنا چاہتے ہیں اور مر نہیں سکتے۔ ایک طویل عرصہ سے اب ہمارے گھر میں کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ جب سے میں نے یہ دردناک داستان لکھنی شروع کی ہے تب سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے دوسری مخلوق پھر کسی حملے کی تیاری میں ہے۔ ایک دو مرتبہ ایک اجنبی بلی گھر میں دکھائی دی۔ کئی سانپ پھرتے نظر آئے اور گھر میں کبھی بدبو اور کبھی خوشبو کا بھی احساس ہوا اور کئی بار ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی مجھے دبوچ رہا ہے اور بھی کئی باتیں ایسی پیش آئیں جن سے مجھے اندازہ ہوا کہ ظلم وستم سے ہمارا بیڑہ غرق کرنے والی نظر نہ آنے والی مخلوق اب بھی ہمارے خون کی پیاسی ہے لیکن ہاشمی صاحب کے حوصلہ کی وجہ سے میں قلم اٹھانے پر مجبور ہو جاتی ہوں اور میں نے بہر حال یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ کچھ بھی گزر جائے لیکن یہ داستان پوری کرنی ہے اور اس قصے کو جسے میں نے بادلِ نخواستہ شروع کیا تھا انجام تک پہنچانا ہے۔

آج صبح سے خالہ نجمہ پر رونے کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ خدا ہی جانے انہیں کیا یاد آ رہا ہے۔ صبح سے روئے جا رہی ہیں۔ ان کے رونے اور ہنسنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ جب وہ دھاڑیں مار مار کر روتی ہیں تو اس قدر وحشت ہوتی ہے کہ بس خدا کی پناہ۔ روتے اور ہنستے ہوئے ان کی شکل اور زیادہ ڈراؤنی ہو جاتی ہے۔ یہ اپنے منہ سے اپنی تعریف نہیں بلکہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ایک میں ہی ہوں جو اُن کے ساتھ دن رات گزار رہی ہوں۔ ورنہ بڑے سے بڑے بہادر بھی اس حویلی میں جو ہمارے ہمارے خاندان کو کھا گئی اور اس عورت کے ساتھ جو شاید اس وقت دنیا کی سب سے زیادہ بدصورت اور وحشت ناک جسم کی عورت ہے زندگی بسر کر رہی ہوں۔ خالہ نجمہ اگر مر جاتیں تو بھی مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے تقدیر مجھ پر رحم وکرم کرنے کے موڈ میں ہے۔ مگر میری تقدیر اگر رحم کرنے والی ہوتی تو یہ بھیانک تماشے میری زندگی میں کیوں رونما ہوتے ـــــــ میں تو شاید پیدا ہی اس لئے ہوئی تھی کہ مصائب اٹھاؤں اور اُف نہ کروں۔ زندہ رہوں اور بار بار مرتی رہوں۔

آج مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے خالہ نجمہ کو اپنا سہانا ماضی یاد آ رہا ہے۔ وہ بول کر کچھ بتانے سے بھی تو مجبور ہیں۔ خدا ہی جانے وہ کیوں تڑپ رہی ہیں۔ کسی سہانی یاد کی وجہ سے یا کسی تکلیف دہ درد کی وجہ سے؟

معاف کیجئے میرا ذہن بھٹک گیا تھا اور جب ذہن بھٹکتا ہے تو قلم بھی بھٹک جاتا ہے۔ میں یہ عرض کر رہی تھی کہ انکل افغانی اور بڑے مولانا کے حادثے کے بعد گھر کی فضا سوگوار تھی اور چھوٹے مولوی صاحب بولنے کی صلاحیت بھی کھو بیٹھے تھے اور ان کی ایک ٹانگ بھی بیکار ہو گئی تھی۔ ان کے دونوں ہاتھوں پر زبردست رعشہ طاری ہو چکا تھا۔ گویا کہ نہ چل سکتے تھے۔ نہ لکھ سکتے تھے اور نہ زبان سے کچھ بتانے کی قدرت باقی رہ گئی تھی۔

ماما زبیر کئی دن تک شدید بخار میں مبتلا رہے اور ان پر بھی خاموشی کا دورہ پڑا ہوا تھا لیکن خالو جان اور ماما زبیر اُس رات بے ہوش رہے جس رات مولانا اور انکل افغانی کے ساتھ جنات کی مقابلہ آرائی ہوئی تھی۔

چند دن کی عافیت کے بعد ایک دن اچانک چھوٹے مولوی صاحب رات کو لاپتہ ہو گئے۔ ان کا اچانک گم ہو جانا سب کے لئے باعث حیرت تھا لیکن کسی نے انہیں تلاش کرنے کی نہ کوشش کی نہ تمنا، جس دن وہ غائب ہوئے اس دن شام کو وہ کئی بار اس طرح چیخے تھے جیسے انہیں کوئی چیز نظر آ رہی ہو۔ لیکن وہ بول نہیں سکتے تھے۔ بس ایک شور مچا کر رونے لگتے تھے۔ سب کو اس بات کا یقین تھا کہ کوئی چیز انہیں دکھائی دیتی ہے۔ جسے یہ پہچان کر روتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انہیں وہی چہرے نظر آتے ہوں جن سے اُس بھیانک رات مقابلہ آرائی ہوئی تھی؟ بہر حال یہ راز راز ہی رہا کہ اُس رات کیا ہوا تھا اور چھوٹے مولوی صاحب جن کا مجھے اب نام بھی یاد نہیں۔ اچانک کہاں غائب ہو گئے تھے۔ جس دن وہ غائب ہوئے اس سے اگلے دن جمعہ تھا۔ ماما زبیر اور خالو لیٹین نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد چلے گئے تھے۔ وہ ابھی لوٹ کر بھی نہیں آئے تھے کہ تقریباً ۱ بجے ہمارے گھر ایک عورت آئی۔ اس عورت کا چہرہ اُف خدایا..... ☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

اسرائیل کے ساتھ فوجی تعاون ختم کیا جائے۔

فلسطین کی اہم سیاسی اور مذہبی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس سے مطالبہ

رملہ (ایجنسی) فلسطین کی اہم سیاسی اور مذہبی شخصیات نے فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس پر زور دیا ہے کہ وہ مغربی کنارے میں اسرائیل کے ساتھ جاری سیکورٹی تعاون ختم کردیں۔ اطلاعات کے مطابق اسی نوعیت کا تازہ مطالبہ نابلس سے تعلق رکھنے والی خاتون سیاستداں اور رکن پارلیمنٹ ''منا منصور'' نے بھی کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کونسی جمہوریت ہے جس میں ایک ملک دوسرے ملک کے اسپیکر سمیت ۳۴ منتخب ارکان اسمبلی کو جیلوں میں ڈال دے۔ ان کا اشارہ اسرائیلی فوج کے حالیہ کریک ڈاؤن کی جانب تھا جس میں صہیونی فوج نے مغربی کنارے سے کئی اہم ارکان اسمبلی اور پارلیمنٹ کے اسپیکر ڈاکٹر عزیز دویک کو حراست میں لے لیا تھا۔ نابلس میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ''منا منصور'' نے کہا کہ اسرائیلی جو فلسطینی پارلیمنٹ کے ارکان کو بھی نہیں معاف کرتی۔ ایسے میں صدر عباس کو اسرائیل کے ساتھ کھل کر سیکورٹی تعاون سے انکار کردینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ صہیونی ریاست ۲۰۰۶ کے بعد سے فلسطینی پارلیمنٹ کو انتقام کا نشانہ بنائے ہوئے ہے اور اسی سال فلسطینی اتھارٹی نے ریاست کے ساتھ فوجی تعاون بھی شروع کررکھا ہے۔ دنیا کے کسی کونے میں اس نوعیت کے ظلم کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ ۲۰۰۶ کے بعد سے اب تک دو مرتبہ فلسطینی پارلیمنٹ کے اسپیکر ڈاکٹر عزیز دویک کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ادھر اسرائیل کے حلیف سمجھے جانے والے یورپی ملک جرمنی کی حکومت کے ایک اہم عہدیدار نے صہیونی ریاست کو اسلحہ اور فوجی سازوسامان کی فراہمی پر نظرثانی کا مطالبہ کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق جرمن سوشلسٹ ڈیموکریٹک پارٹی کے نائب صدر رالف شکنر نے ایک اخبار کو دیے گئے انٹرویو میں یہ مطالبہ کیا ہے۔

اسرائیل سے اس سال کوئی حج فلائٹ سعودی عرب نہیں پہنچی

ریاض (ایجنسی) سعودی عرب نے مقبوضہ فلسطین میں اسرائیل کے زیر انتظام ہوائی اڈوں سے حج پرواز کی آمد سے متعلق خبروں کی سختی سے تردید کی ہے اور کہا ہے کہ اسرائیل سے کوئی حج پرواز جدہ یا ملک کے کسی دوسرے شہر میں نہیں اتری ہے۔ سعودی عرب کی سول ایوی ایشن اتھارٹی کے ترجمان خالد الخیبری نے میڈیا کو بتایا کہ مقبوضہ فلسطین سے حجاج کرام کی سعودی عرب منتقلی کے لئے اسرائیل کے کسی ہوائی اڈے سے کوئی پرواز نہیں آئی ہے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے۔ مقبوضہ فلسطین کے عازمین حج اردن اور مصر کے راستے سعودی عرب پہنچ رہے ہیں۔ سعودی عرب اور اسرائیل کے درمیان کسی قسم کے فضائی روابط نہیں ہیں۔ فلسطین کے حجاج اور معتمرین پہلے زمینی راستے سے اردن یا مصر آتے ہیں۔ جہاں سے وہ ان دونوں ملکوں کے ہوائی جہازوں کی مدد سے براہ راست سرزمین حجاز میں داخل ہوتے ہیں۔ اسرائیلی میڈیا نے یہ افواہ پھیلائی کہ اسرائیل سے پہلی حج پرواز فلسطینی عازمین حج کو لے کر سعودی عرب روانہ ہوگئی ہے۔

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

خوفناک حویلی میں بھیانک عورتوں کی للکار
ماہنامہ
نومبر ۲۰۱۴
طلسماتی دُنیا
دیوبند
عاطف ہاشمی
پہونچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھی
ایسے بھی ستایا جاتا ہے، ایسے بھی رُلایا جاتا ہے
RS.25\=

کیا اور کہاں

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھی

بالآخر وزیر اعظم نریندر مودی کے ہاتھوں میں جھاڑو آ ہی گئی، وہ جھاڑو جو ہمیشہ صرف ایک ہی طبقے کو راس آئی وہ جھاڑو جو پہلے ایک وڈیو کا عالم کے ہاتھوں کا کھلونا بنی اور اب وہی جھاڑو ہندوستان کے وزیر اعظم کا دل بہلا رہی ہے۔ کیجری وال نے اس جھاڑو کو اتنی اہمیت دی تھی اور اس کا پرچار اس قدر کیا تھا کہ شریف لوگ بھی بس جھاڑو کو اپنے ہاتھ میں پکڑنے کے لئے بے تاب تھے، کیجری وال کا جو حشر ہوا وہ سب کو معلوم ہے، جھاڑو وان کا حسن مقدر نہ بن سکی۔ شروع شروع میں یہ ہوا کہ جب انہوں نے جھاڑو کا شور مچایا تو بڑی بڑی جماعتیں اس کی زد میں آ گئیں اور پھر وہ جھاڑو جو دوسروں کے لئے چلائی گئی تھی وہ خود اپنی سلطنت پر پھر گئی اور ملک کا کوڑا تو صاف نہیں ہوا لیکن خود کیجری وال کی سرکار صاف ہوگئی۔

اب وہی جھاڑو نریندر مودی نے سنبھالی ہے، اب وہ اُس جھاڑو کو اہمیت دے رہے ہیں اور اس کے گن گا رہے ہیں اور وہ جھاڑو کہ جس نے کبھی کسی کے ساتھ وفا نہیں کی نریندر مودی اس جھاڑو سے اس کوڑے اور کباڑ کو صاف کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں جو اس ملک کے کوچے کوچے اور گلیوں گلیوں میں بکھرا ہوا ہے اور جس کے تعفن سے سماج میں مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، اور ایسی بیماریاں بھی طاعون کی طرح آئے دن پھیلتی ہیں جو ہزاروں لوگوں کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں۔ یہ ہی وہ گندگی ہے جس میں "ڈینگو" جیسے مچھر جنم لیتے ہیں اور جن کے کاٹنے سے مہلک امراض سر ابھارتے ہیں۔

نریندر مودی صاحب کا کہنا یہ ہے کہ آنجہانی مہاتما گاندھی نے صفائی کو پسند کیا تھا اور ان کی تحریک یہ تھی کہ ملک سے کوڑے کرکٹ اور گندگی کو صاف کرو، آج لوگ مہاتما گاندھی کو تو یاد کرتے ہیں لیکن ان کی تحریک کو فراموش کر بیٹھتے ہیں جو اس ملک کے لئے آج بھی نہایت ضروری ہے۔

ہم وزیر اعظم نریندر مودی کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ واضح کر دیں کہ آج سے پندرہ سو برس پہلے شارع اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کا یہ پیغام دنیا کے تمام انسانوں کے لئے نشر کیا تھا کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ گندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ جسمانی گندگی تو ظاہر ہے کہ اُس نجاست کو کہتے ہیں جو جسم پر لگی ہو اس میں میل کچیل بھی شامل ہے اور لباس کا گندہ سندہ ہونا بھی۔ روحانی گندگی اُس نجاست کو کہتے ہیں جو مختلف گناہوں، مختلف جرائم اور گندی اور فاسد سوچ و فکر کی وجہ سے دل میں پیدا ہوتی ہے اور اس سے انسان روحانی طور پر مریض ہو کر رہ جاتا ہے۔

دین اسلام نے ان دونوں ہی گندگیوں سے خود کو بچانے کی تاکید کی ہے اور صاف صاف یہ فرمایا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بذریعہ توبہ روحانی گندگیوں سے نجات حاصل کریں اور ظاہری جسمانی طہارت کو بھی اہمیت دیں، کیوں کہ گندگی اور نجاست کیسی بھی ہو دین اسلام میں وہ پسندیدہ نہیں ہے۔ مہاتما گاندھی ایک سمجھدار انسان تھے، انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک نظافت کو جو انہوں نے پندرہ سو سال پہلے شروع کی تھی اس کو سراہا اور اس کو اپنا حرزِ جان بنا کر اپنی ہوش مندی کا ثبوت دیا۔

وزیر اعظم نریندر مودی کو ہم متنبہ کرتے ہیں کہ وہ اس کباڑ اور اس کوڑے کرکٹ کو صاف کرنے کی بات کر رہے ہیں جو اس ملک کے لئے وجہ بدنامی اور وجہ بیماری بنا ہے لیکن ان کا دھیان اس کوڑے اور اُس کباڑ کی طرف کیوں نہیں جاتا جو فرقہ پرستوں کے دماغ میں موجود ہے اور جس کی سڑیند کی وجہ سے ہندوستان کے سیکولرزم اور ہندوستان کی دوسری پرمپراؤں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ نریندر مودی کو ایک ایسی جھاڑو بھی ایجاد کرنی چاہئے جو دل اور دماغ میں پھیلی ہوئی غلاظت کو صاف کر سکے۔ گندگی اور غلاظتوں کا یہ ڈھیر جو ہمیں ہر طرف نظر آ رہا ہے یہ بھی نقصان دہ ہے۔ لیکن ان سے زیادہ نقصان دہ اور ملک کو کھوکھلا کرنے والے غلاظتوں اور نجاستوں کے وہ ڈھیر ہیں جو فرقہ پرستوں کے دماغوں میں موجود ہیں، جب تک ان غلاظتوں اور ان نجاستوں کی صفائی نہیں ہوگی اور جب تک زبان پر رینگنے والی گالیوں اور تہمتوں پر لگام نہیں کسی جائے گی جو کروڑوں لوگوں کی دل شکنی کا باعث بنتی ہے یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا اور دنیا کی نظروں میں یہ ملک اپنا وقار قائم نہیں رکھ سکتا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''مومنوں کی مثال آپس میں محبت، وابستگی اور ایک دوسرے پر رحم وشفقت کے معاملے میں ایسی ہے جیسے ایک جسم کی حالت ہوتی ہے کہ اس کے کسی عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف اور بے تابی میں مبتلا ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

اقوال زرّیں

☆ جس مسلمان نے طمع چھوڑ دی وہ اللہ کا محبوب ہو گیا۔

☆ عافیت کے دس حصوں میں سے نو حصے لوگوں سے الگ تھلگ رہنے میں ہیں۔

☆ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے اسے تنہائی سے محبت وانس ہو جاتا ہے۔

☆ ہر چیز اور ہر کام کے لئے ایک آفت ومصیبت ہوتی ہے، اس امت کی آفت ومصیبت کسی کو عیب لگانے اور طعن وتشنیع کرنے میں ہے۔

☆ لوگو مٹ جانے والی چیزیں چھوڑ دو اور باقی رہنے والی چیزوں کو اختیار کرو۔

☆ جس شخص کو سال بھر کوئی تکلیف نہ پہنچے وہ سمجھ لے کہ میرا رب مجھ سے راضی نہیں۔

☆ عالیشان مکان کی چاہت کرنے والے کو قبر یاد رکھنی چاہئے۔

☆ نفیس لباس کے طالب کو اپنا کفن نہیں بھولنا چاہئے۔

☆ وہ علم جس کی آڑ میں دنیا حاصل کی جائے بہت برا ہے۔

☆ مفلس کا ایک درہم صدقہ غنی کے لاکھ درہم سے بہتر ہے۔

☆ بال بچوں والے آدمی کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں۔

☆ خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔

☆ ظالم کی تعریف سے غضب الٰہی نازل ہونے کا اندیشہ ہے۔

☆ دنیا ایک غرور ہے اس سے کنارہ کشی اختیار کرو یہ نہ ہو کہ دنیا فریب دے اور تم غرور میں مبتلا ہو کر خدا سے دور ہو جاؤ۔

☆ تواضع کی زیادتی نفاق کا پیش خیمہ ہے۔

☆ مسلمانوں میں جب اتفاق نہ رہے گا تو اللہ کے لئے کوئی دین نہ ہوگا اور ان کی جمعیت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔

☆ تم متحد نہ رہے تو دشمن تم پر مسلط کر دیا جائے گا، پھر تم متفقہ طور پر اللہ کی عبادت نہ کر سکو گے۔ بغض آپس میں اہانت وذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ میں اپنے حریفوں میں اکثر اس لئے غالب آتا ہوں کہ وہ چار منٹ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے لیکن میں اس تھوڑے وقت کی قدر وقیمت اور اہمیت سے بخوبی واقف ہوں۔ (نپولین)

☆ جس کے پاس مضبوط قوت ارادی ہے وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق بنا تا ہے۔ (گوئٹے)

☆ آدمی کی زندگی کا بہتر حصہ وہ ہے جس میں وہ اچھے کام کر کے بھول چکا ہوتا ہے۔ (ورڈز ورتھ)

☆ ایک کنجوس آدمی کی ذخیرہ اندوزی کا وہی حال ہوتا ہے جو شہد کی مکھیوں کے چھتے کا، محنت مکھیاں کرتی ہیں جب کہ شہد آدمی حاصل کرتا ہے۔

☆غصہ ہمیشہ حماقتوں سے شروع ہوتا ہے اور ندامتوں پر ختم۔
(ارسطو)

☆خاموش رہنا اور بے قوف شمار ہونا، بول کر تمام شبہات کو دور کرنے سے بہتر ہے۔(برناڈ شاہ)

☆ماں کا دل ایسا بینک ہے جہاں ہم اپنی تمام پریشانیاں اور دکھ جمع کرا دیتے ہیں۔(ڈی وٹ ٹالیج)

انمول موتی

☆وقت اور دولت دو ایسی چیزیں ہیں کہ انسان کے اختیار میں نہیں، وقت انسان کو مجبور اور دولت مغرور بنا دیتی ہے۔

☆ہمیشہ اس انسان کے قریب رہو جو تمہیں خوش رکھے لیکن اس انسان کے اور بھی قریب رہو جو تمہارے بغیر خوش نہ رہ پائے۔

☆نماز کی حالت میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے، نماز میں جب قیام پر کھڑے ہو تو نظریں سجدے کی جگہ رکھو، جب رکوع کرو تو پاؤں کے درمیان رکھو، جب سجدہ کرو تو ناک کی سیدھ میں اور جب بیٹھ جاؤ تو نظریں جھولی میں ہونی چاہئے اور جب سلام پھیرو تو دونوں کانوں کو دیکھو۔

ہیرے لوگ، سنہرے بول

☆خاموشی کو اپنا شعار بناؤ تا کہ زبان کے شر سے محفوظ رہ سکو۔
(افلاطون)

☆شروع کرنا تیرا کام، تکمیل کرنا خدا کا کام ہے۔
(حضرت عبدالقادر جیلانیؒ)

☆جذبات کے بغیر تاریخ، شاعری، آرٹ اور محبت بے معنی الفاظ ہیں۔(بالزاک)

☆کوئی بھی چیز مفت میں ایسے نہیں ملتی جیسے نصیحت۔
(ڈک ڈی آنا)

☆قسمت ملکیت کے طور پر نہیں آزمائش کے طور پر تمہارے پاس آتی ہے۔(رابن مور)

☆آپ خود کو دیانت دار بنا کر یہ یقین کرلیں کہ دنیا میں ایک بے ایمان کی کمی ہوگئی ہے۔(کارلائیل)

☆مصیبت میں سب کے لئے بہترین کسوٹی ہے جس پر یار دوست پرکھے جاتے ہیں۔(تلسی داس)

☆جو شخص محنتی، ذہین، ایماندار اور پر جوش ہے اسے زندگی سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔(گولڈوین)

خوشیاں

خوشیاں چاہتوں سے ملتی ہیں، چاہتیں رشتوں سے ملتی ہیں، رشتے بندھنوں میں باندھتے ہیں۔ بندھن جینے کا حوصلہ دیتے ہیں، جینے کا حوصلہ خوب صورت زندگی عطا کرتا ہے۔ خوب صورت زندگی خوشیوں سے بھری ہوتی ہے۔ اور خوشیاں چاہتوں سے مزین ہوتی ہیں۔

مشہور کہاوتیں

☆اعمال کی آواز الفاظ سے بلند ہوتی ہے۔

☆انتقام کی عمر سو برس کی ہوجائے تو تب بھی اس کے دانت دودھ کے ہی رہتے ہیں۔

☆بہت برا ہے وہ آدمی جس سے آدمی ڈریں۔

☆ جب دو آدمی آپس میں جھگڑیں سمجھ لو دونوں غلطی پر ہیں۔
☆ اعتماد شکنی سے بچنے کی کوئی ترکیب نہیں۔
☆ خود کو بدل دو، قسمت خود بخود بدل جائے گی۔

خوب صورت باتیں

☆ زندگی ایک کتاب ہے جو مرتے دم تک انسان کے ساتھ ہے، مگر اس کے دقیق مضامین سمجھنے کے لئے علم صادق اور عقل سالم درکار ہے۔
☆ بعض کتابیں چکھ لینے کے قابل ہوتی ہیں، بعض نگل جانے کے لائق اور بہت تھوڑی ایسی ہوتی ہیں جن کو چبانے اور ہضم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
☆ یاد رکھو کہ جو کتاب کئی بار پڑھنے کے لائق نہیں وہ پڑھنے ہی کے قابل نہیں۔
☆ یاد رکھو کہ علم ادب کے سیکھنے والے لفظی بحث میں اور ریاضی داں عددی بحث میں اپنے بیش قیمت وقت اور دماغ کو تباہ کر دیتے ہیں۔
☆ خوشیاں بانٹنے سے بڑھتی ہیں۔
☆ درد بانٹنے سے کم ہوتے ہیں۔
☆ مسکراہٹ درد چھپانے کا اوزار ہے۔
☆ جو سوچوگے وہی پالوگے اس لئے اپنی سوچ مثبت اور تعمیری رکھیں۔
☆ شک رشتوں کو کھوکھلا اور جذبات کو پامال کر دیتا ہے۔
☆ بامقصد زندگی انسانیت کا پتہ دیتی ہے۔
☆ دنیا سے مانگ کر شرمندگی اٹھانے کے بجائے رب کائنات سے مانگ کر سرخرو ہونا بہتر ہے۔
☆ نیکی صرف مغرب کی جانب منہ پھیر لینے کا نہیں کسی کی آنکھ سے اشک چرالینا، چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنا ہی اصل نیکی اور صدقہ ہے۔

سنہرے بول

☆ بے وجہ دعائیں دینے والی ہستی صرف ایک ہے اور وہ ہے ماں۔
☆ جب دوست کچھ مانگے تو کل پر ٹالنے کا سوال ہی نہیں۔ (ہربرٹ)

☆ پیش کرنے کا انداز تحفے سے زیادہ قیمتی ہے۔ (پیری کارنیل)
☆ سوال سے خودی ضعیف ہوتی ہے۔ (علامہ اقبال)
☆ لہجے کا اثر الفاظ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (امام غزالیؒ)

انداز فکر

☆ موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک کو گزرنا ہے۔
☆ سب سے بڑی فتح اپنے آپ پر فتح ہے۔
☆ جسے ہارنے کا خوف ہے وہ ضرور ہارے گا۔
☆ دنیا میں مہنگی ترین چیز عزت اور دوستی ہے۔
☆ اگر عافیت اور امن درکار ہو تو آنکھ اور کان سے زیادہ کام لو اور زبان بند رکھو۔
☆ پیش کرنے کا انداز تحفے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔
☆ مسکراہٹ کے بے شمار فائدے ہیں لیکن اس پر خرچ کچھ نہیں ہے۔
☆ اس شخص سے بچو جو تمہیں تمہاری حیثیت سے بڑا ثابت کرے۔
☆ چند لمحوں کی وقتی خوشی کے لئے کسی کو غمزدہ نہ کرو۔
☆ مت ملوان سے جو خود غرض ہوں۔
☆ مت چلو ان کے ساتھ جو راہ وفا میں دھوکہ دیں۔
☆ مت سنو ایسی بات جو زندگی کو ویران کر دے۔
☆ بے اعتمادی سے کام کرنا اندھے کنوئیں میں گرنے کے مترادف ہے۔
☆ کسی کو پالینے کا نام محبت نہیں، دل میں بسالینے کا نام محبت ہے۔

خاموشی

☆ خاموش رہنا بھی کبھی کبھی سوال بن جاتا ہے، اگر یوں کہا جائے کہ خاموشی ہے ہی ایک سوال ہے تو غلط نہ ہوگا۔ خاموشی جہاں دوسروں کے لئے سوال بن جاتی ہے، وہاں آپ کے لئے وہ اس سوال کا جواب ہے جو کوئی دوسرا فرد آپ کو نہیں دے سکتا۔
☆ خاموشی تنہائی میں آپ کو وقت دیتی ہے خود کو جاننے پہچاننے کا۔
☆ جہاں یہ آپ کا تعلق دوسروں سے توڑ دیتی ہے وہیں آپ

سے آپ کا تعلق بے حد مضبوط بنادیتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ سب سے اپنا تعلق توڑلو اور خود میں ہی کھوئے رہو یوں تو ایسا ہوگا کہ آپ ہو یا نہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اور کبھی کبھی خاموش رہنا بے وقوفی کہلاتا ہے، بولو ضرور پر وہاں جہاں بولنا ضروری ہو۔ آپ کے لئے اور سب کے لئے اس طرح خاموشی سوال نہیں بلکہ جواب کے روپ میں سوال بن جاتی ہے۔

بہترین تحفہ

☆ دنیا کا سب سے اچھا تحفہ وقت ہوتا ہے، کیوں کہ اگر آپ کسی کو اپنا وقت دیتے ہیں تو آپ اسے اپنی زندگی کا وہ پل دیتے ہیں جو کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔

انمول موتی

☆ تیرا نفس تجھ سے وہی کام کرائے گا جس کے ساتھ تو نے اسے مانوس بنایا ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ تمہاری عمر روزانہ مسلسل کم ہوتی جارہی ہے تو پھر نیکیوں میں کیوں سستی کرتے ہو۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ)

☆ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ وہ اپنا دل اور زبان کو قابو میں رکھے۔ (امام محمد غزالیؒ)

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔
(حضرت بابا فرید گنج شکرؒ)

کرنیں

☆ جو لوگ صبح کو فیصلے کرتے ہیں اور شام کو بھول جاتے ہیں وہ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

☆ زندگی کو سادہ مگر خیالات سے بلند رکھو۔

☆ بے وقوف کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ خود کو واحد عقل مند سمجھتا ہے۔

☆ تنہائی میں اپنے خیالات پر اور محفل میں اپنی زبان پر کنٹرول رکھو۔

گنتی اور محاورے کا امتزاج

کبھی ہم بھی "ایک" جان دو قالب تھے، مگر اب تو تم نے میرا جینا "دو" بھر کردیا ہے۔ ارے جاؤ میں تم پر "تین" حرف بھیجتی ہوں تم آئندہ مجھ سے آنکھیں "چار" کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ ویسے تمہارے بعد تو میری "پانچوں" انگلیاں گھی میں اور سر کڑاہی میں ہوگا۔ اگر تم نے دوبارہ مجھ سے ملنے کی کوشش کی تو میں تمہیں "چھٹی" کا دودھ یاد دلادوں گی اور تمہیں "ساتویں" آسمان پر پہنچادوں گی۔

لیکن تمہارے بعد بھی شاید مجھے آرام نہیں ملے گا، مجھے بھی تمہاری یاد "آٹھوں" پہر خون کے آنسو رلائے گی اور پھر میں بھی خوش حال زندگی سے "نو دو گیارہ" ہو جاؤں گی اور میری قسمت کے بارہ بج جائیں گے۔

منتخب اشعار

جہاں رہے گا وہیں روشنی بکھیرے گا
کسی چراغ کا کوئی مکاں نہیں ہوتا

☆

پھر نہ ہمت ہوئی سوالوں کی
اس قدر مختصر جواب ملا

☆

کرنا پڑا کسی کے تبسم کا احترام
آنسو بھی احتیاط سے پینے پڑے مجھے

☆

میں نے یہ سوچ کر بوئے نہیں خوابوں کے درخت
کون جنگل میں لگے پیڑ کو پانی دے گا

☆

تنہائی کا خیال ہے بس اہلِ خرد کو
دیوانے تو کرلیتے ہیں دیوار سے باتیں

☆

ایک عمر تک احساس کے شعلوں میں تپا ہوں
جب جا کے غمِ زیست کو پہچان سکا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ o وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ o وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ o

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس آیت کو ایام حیض میں سات دن تک طشتری پر لکھ کر پیتی رہے اور پاک صاف ہو کر غسل کر کے شوہر کے پاس جائے اور اس عمل کو لگاتار تین ماہ تک کرے تو اللہ کے فضل سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ اس آیت کا نقش بانجھ عورت کے بانجھ کو دور کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جس خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، م، ط، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۵	۶۰۹	۶۰۶	۶۰۲
۶۰۷	۶۰۱	۵۹۶	۶۰۸
۶۰۰	۶۰۴	۶۱۱	۵۹۷
۶۱۰	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۵

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ	وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ	وَوَالِدٍ	وَمَا وَلَدَ
۴۸	۸۶	۱۰۱۰	۱۲۶۸
۸۵	۴۵	۱۲۷۱	۱۰۱۱
۱۲۷۰	۱۰۱۲	۸۴	۴۶

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۰۷	۸۰۰	۸۰۵
۸۰۲	۸۰۴	۸۰۶
۸۰۳	۸۰۸	۸۰۱

جن خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۹	۶۰۱	۶۰۴	۵۹۸
۵۹۵	۶۰۷	۶۰۰	۶۱۰
۶۰۲	۶۰۸	۵۹۷	۶۰۵
۶۰۶	۵۹۶	۶۱۱	۵۹۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۰۵	۸۰۶	۸۰۱
۸۰۰	۸۰۴	۸۰۸
۸۰۷	۸۰۲	۸۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج،ہ،ک،ت،ق،ث یا ڈ ہو،ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۹	۵۹۵	۶۰۲	۶۰۶
۶۰۱	۶۰۷	۶۰۸	۵۹۶
۶۰۳	۶۰۰	۵۹۷	۶۱۱
۵۵۸	۶۱۰	۶۰۵	۵۹۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۰۵	۸۰۶	۸۰۱
۸۰۰	۸۰۴	۸۰۸
۸۰۷	۸۰۲	۸۰۳

جن خواتین کے نام کا پہلا حرف د،ح،خ،ع،غ،ر یا ل ہو،ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۵	۵۹۹	۵۹۸	۶۱۰
۵۹۷	۶۱۱	۶۰۴	۶۰۰
۶۰۸	۵۹۶	۶۰۱	۶۰۷
۶۰۲	۶۰۶	۶۰۹	۵۹۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۰۳	۸۰۸	۸۰۱
۸۰۲	۸۰۴	۸۰۶
۸۰۷	۸۰۰	۸۰۵

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ○خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ○اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ○الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ○(سورۂ علق)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم کی ترقی اور امتحان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے ان آیات کو روزانہ سو مرتبہ ۲۱ روز تک پڑھنا چاہئے۔علم میں اضافہ ہوگا، ذہن میں کشادگی پیدا ہوگی اور امتحان میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی ملے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ کو روزانہ سو بار پڑھنے کا کوئی معمول رکھے تو اس کا علم ہمیشہ مستحضر رہے اور علم سے استفادہ کرنے کی زبردست صلاحیت پیدا ہو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس مبارک سورت کو نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک پڑھنا،ایک بار،دو بار یا تین بار اس کے بعد سجدہ تلاوت کرنا اور سجدے میں حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ○ پڑھنے سے جوڑوں کے درد سے اور گھٹنوں کی تکلیف سے نجات مل جاتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف،ہ،ط،م،ف،ش یا ذ ہو،ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵۷	۱۳۶۰	۱۳۶۴	۱۳۵۰
۱۳۶۳	۱۳۵۱	۱۳۵۶	۱۳۶۱
۱۳۵۲	۱۳۶۶	۱۳۵۸	۱۳۵۵
۱۳۵۹	۱۳۵۴	۱۳۵۳	۱۳۶۵

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَق	اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمِ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَم	عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَم
۱۷۰۷	۱۲۱۲	۱۹۱۹	۵۹۳
۱۲۱۱	۱۷۰۴	۵۹۶	۱۹۲۰
۵۹۵	۱۹۲۱	۱۲۱۰	۱۷۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۱۴	۱۸۰۶	۱۸۱۱
۱۸۰۸	۱۸۱۰	۱۸۱۳
۱۸۰۹	۱۸۱۵	۱۸۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۴	۱۳۵۶	۱۳۵۸	۱۳۵۳
۱۳۵۰	۱۳۶۱	۱۳۵۵	۱۳۶۵
۱۳۵۷	۱۳۶۳	۱۳۵۲	۱۳۵۹
۱۳۶۰	۱۳۵۱	۱۳۶۶	۱۳۵۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۱۱	۱۸۱۳	۱۸۰۷
۱۸۰۶	۱۸۱۰	۱۸۱۵
۱۸۱۴	۱۸۰۸	۱۸۰۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۰	۱۳۵۷	۱۳۵۰	۱۳۶۴
۱۳۵۱	۱۳۶۳	۱۳۶۱	۱۳۵۶
۱۳۶۶	۱۳۵۲	۱۳۵۵	۱۳۵۸
۱۳۵۴	۱۳۵۹	۱۳۶۵	۱۳۵۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۰۷	۱۸۱۳	۱۸۱۱
۱۸۱۵	۱۸۱۰	۱۸۰۶
۱۸۰۹	۱۸۰۸	۱۸۱۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۵	۱۳۵۳	۱۳۵۴	۱۳۵۹
۱۳۵۵	۱۳۵۸	۱۳۶۶	۱۳۵۲
۱۳۶۱	۱۳۵۶	۱۳۵۱	۱۳۶۳
۱۳۵۰	۱۳۶۴	۱۳۶۰	۱۳۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۰۷	۱۸۱۵	۱۸۰۹
۱۸۱۳	۱۸۱۰	۱۸۰۸
۱۸۱۱	۱۸۰۶	۱۸۱۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیات سو مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خالق ارض وسماء کا ارشاد ہے کہ وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوبھا اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے مجھے میرے اسماء الحسنیٰ کے ذریعہ پکارو اسماء الحسنیٰ قدیمی کتب میں سینکڑوں لکھے ہوئے ہیں لیکن علماء وعاملین ماسلف نے عملیات کے کتب میں صرف ننانوے اسماء لکھے ہیں اور ان کی خصوصیات بھی درج کی ہیں ان اسماء الہیہ کو تین اقسام۔ جلالی، جمالی، اور مشترکہ میں تقسیم کیا گیا ہے، اس کے علاوہ اربعہ عناصر آتشی، آبی، بادی، خاکی طباء بھی واضح کی ہیں اکثر محقق عاملین نے عملیات میں اسماء مبارکہ کو جلالی اور جمالی کو یکجا نہ کرنے کی تاکید کی ہے اس سے فائدہ کے بجائے ری ایکشن ہوتا ہے جیسے آتش اور آب آپس میں یکجا نہیں ہو سکتے ہیں۔ درج ذیل مجرب عمل کو میں صرف بوسیلہ اسماء الحسنیٰ پیش کر رہا ہوں حضرات عمل کنندہ کی پسند پر منحصر ہے کہ وہ اپنی حاجات کی برآوری کے لئے اسمائے جلالیہ یا جمالیہ سے کام لیں۔ البتہ اسماء کی تیسری قسم مشترکہ ہے جسے اسماء جلالی وجمالی کیساتھ ملا کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

مقاصد: ہر جائز وشرعی مقصد مثلاً دو فرقوں میں مصالحت کرانی ہے روٹھے احباب کو منانا ناراض دوستوں میں حقیقی پیار جگانا والدین اور اولاد کی رنجش دور کرنا، شوہر اور بیوی کی تلخ ناخوشگوار زندگی میں انقلاب محبت اور پیار وسکون لانا۔ بھائی بہنوں اور اقربا میں شکر رنجی کو مٹا کر شیر وشکر کرنا علاوہ ازیں ملازمت کا حصول، ملازمت پیشہ افراد کی پریشانی، تندمزاجی آفیسر کو رام کرنا سخت افسران کے ناروا سلوک سے نجات پانا عہدہ میں ترقی اور دیگر مسائل زندگی وقضائے حاجات کے لئے اسماء الحسنیٰ کے توسل سے استفادہ کرنا وغیرہ۔

وضاحت عمل: طلب مع والدہ کے اعداد قمری اور مطلوب مع والدہ کے اعداد کو جمع کر کے 12 پر تقسیم کریں جو باقی بچے اسے برج نمبر شمار کریں اگر مطلوب کوئی شخص نہ ہو یا کوئی اور کام روزگار قرض سے نجات، مقدمہ میں کامیابی کا کام ہو تو اس کے اعداد طالب مع والدہ کے اعداد میں جمع کریں 12 پر تقسیم کریں اگر 12 پر تقسیم سے باقی تین بچے تو تیسرا برج جوزا ہے اگر 12 سے تقسیم کرنے کے بعد کچھ نہ بچے تو بارواں برج شمار کریں۔

مثال: مثلاً سائل قمر بن چاندنی ہے اس کے اعداد 458 مطلوب زہرہ بنت روشنی ہے اس کے اعداد 566 دونوں کا میزان 1024 تقسیم 12 باقی 4 بچے۔ چوتھا برج سرطان ہے اس کا متعلقہ ستارہ قمر ہے اب اس عمل سے چار چیزیں واضح ہوئیں۔

نمبر (1) اعداد طالب مع والدہ نمبر (2) اعداد مطلوب مع والدہ (3) حاصل برج سرطان (4) متعلقہ ستارہ قمر۔

طریقہ نقش: کل اعداد سے حسب قاعدہ 210 نفی کریں، باقی کو 4 پر تقسیم کر کے حاصل قسمت کو خانہ اول میں رکھیں اور باقی تمام خانے سات سات کے اضافہ سے پر کریں۔ کسر کا خیال کریں 4 پر تقسیم سے اگر ایک بچے تو خانہ نمبر 13 اگر 2 بچے تو خانہ نمبر 9 اور اگر تین باقی بچیں تو خانہ 5 میں کسر دیں یعنی ایک عدد کا اضافہ کریں نقش مکمل ہو جائے گا۔

طریقہ عمل: اول آخر درود پانچ پانچ مرتبہ کے ساتھ۔

(1) طالب مع والدہ کے اعداد 458 کے مطابق اسمائے الٰہی یا ہوٗ، یا نور کا تعداد کے مطابق ورد کریں۔ (2) مطلوب مع والدہ کے اعداد 566 کے مطابق اسمائے الٰہی یا توّاب، یا علی، یا والی کا تعداد کے مطابق ورد کریں۔ (3) حاصل شدہ برج سرطان کے اعداد 320 کے مطابق اسمائے الٰہی یا کبیر یا حلیم کا تعداد کے مطابق ورد کریں۔

ان اسمائے الٰہی کو روزانہ ستارہ قمر ہی کی ساعت میں 12 دن تک بلاناغہ پڑھنا ہوگا انشاء اللہ مقصد ضرور حاصل ہوگا۔

ہر روز ستارہ کی ساعت کا وقت بدلتا رہے گا آپ نے ساعت کے وقت کی پابندی کرنی ہے یاد رہے کہ پاک اسمائے الٰہی کا یہ عمل نادر الوجود مجرب المجرب اور خطا نہ کرنے والا عمل ہے خلوص ویقین اور جائز حاجت شرط ہے 21 دن کا عمل ہے ناغہ نہ کریں۔ تاثیر عمل کی مہلت کے لئے عمل کے اعداد کا نقش بھی سائل کو پاس رکھنا ضروری ہے۔ قمر بن چاندنی کے کام کا مثالی نقش درج ذیل ہے۔

جبرائیل

۲۸۳	۳۷۵	۳۵۴	۳۳۲
۳۶۱	۲۲۵	۲۹۰	۳۶۸
۳۱۸	۳۴۰	۳۸۹	۳۹۷
۳۸۲	۳۰۴	۳۱۱	۳۴۷

میکائیل

اسرافیل — عزرائیل

ھدایات وشرائط : (1) عمل صرف (اپنی ذات کے لئے جائز حاجات کے لئے) پڑھنے کی اجازت ہے۔ (2) عامل نے کم از کم حروف تہجی کی زکوٰۃ صغیر ادا کی ہوئی ہو۔ (3) بوقت عمل قمر در عقرب نہ ہو اور عمل پڑھتے وقت رجال الغیب بھی سامنے نہ ہوں۔ (4) لباس اور جگہ پاکیزہ ہو۔ دوران عمل جگہ تبدیل نہ کریں۔ (5) عمل خلوت میں پڑھیں اور متعلقہ ستارہ کا بخور بھی جلائیں۔

ازحکیم سرفراز زاهد

کمالات جفر یقینی کامیابی کے لئے

اس دفعہ ایک مختصر مگر علم جفر کا اچھوتا عمل پیش کرر ہاہوں، طویل مضامین ایک تو چھپتے ہی نہیں دوسرے قت بھی ضائع ہوتا ہے۔ امتحان کوئی بھی ہو بے حد مشکل ہوتا ہے۔ امتحان کا نام سن کر پریشانی لاحق ہوجاتی ہے۔ امتحان ابتدائی ہو یا اعلیٰ کلاسسز کا۔ روحانی طور پر امتحان میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ طالب علم محنت بھی کرے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کتاب کھول کر نہ دیکھی جائے اور امتحان میں خالی پرچے دینے کے بعد روحانی علوم سے کامیابی کی امید رکھی جائے۔ لیکن اگر محنت بھرپور کی ہے لیکن کسی وجہ سے کامیابی کی امید نہیں تو روحانی مدد ضرور لینی چاہئے۔ بعض امتحان ایسے مشکل ہوتے ہیں کہ اگر ایک دفعہ کسی مضمون میں ناکامی ہوجائے تو دیکھا گیا ہے کسی پرچہ مکمل تیاری کے ساتھ امتحان دینے کے باوجود بار بار ناکامی ہوتی ہے۔ اس بار بار کی ناکامی سے بچنے کے لئے روحانی امداد ضروری ہے۔ اب یہ امتحان مڈل کلاس کا ہو یا اعلیٰ۔ انشاءاللہ سب میں کامیابی ہوگی۔ عمل بالتفصیل درج کرر ہاہوں۔ اس کے مطابق عمل تیار کریں۔

سب سے پہلے مرحلہ وار آیات اوران کے اعداد لکھ رہاہوں۔

(۱) نرفع درجات من نشآء وفوق کل ذی علم علیم.
اعداد: ۲۶۹۱ حروف ۲۹ (۲) وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما، اعداد: ۳۴۹۱/ حروف ۳۶ (۳) قل ربی زدنی علماوارزقنی فهما اعداد: ۱۰۴۳/ حروف ۲۰ (۴) توتی الملك من تشآءُ اعداد: ۱۷۲۹ حروف ۱۵ (۵) افتح ابواب فتحكلی مفتح الابواب اعداد: ۱۶۲۰/ حروف ۲۸

جمع اعداد: ۲۶۹۱+۳۴۹۱+۱۰۵۳+۱۷۲۹+۱۶۲۰=۱۰۵۷۴

نام طالب علم مع والدہ = محمد شاہد حسن بن قراۃ العین = ۱۳۸۲

نام امتحان = ایم اے اکنامکس = ۲۵۴

اعداد = ۱۳۸۲+۲۵۴=۱۶۳۴

میزان نام طالب علم مع والدہ + نام امتحان۔

نام کے اعداد کو دوگنا کیا = ۱۶۳۶+ ۳۲۷۲ پھر دوگنا کیا ۳۲۷۲=۶۵۴۴۔ میزان دوم

(۱) خانہ اول: ۶۵۴۴ معاف کرنا عمل نامکمل تھا، اب میزان اول ۱۰۷۰۲ میں میزان دوم ۶۵۴۴ (۲) خانہ دوم: ۶۵۴۴ + ۱۶۳۶= تفریق ۱۰۷۰۲-۶۵۴۴=۴۱۵۸۔ اب نقش پر ہوگا۔ خانہ اول: ۴۱۵۸

۲۔ خانہ دوم: ۴۱۵۸+۱۶۳۶=۵۷۹۴۔

۳۔ خانہ سوم: ۵۷۹۴+۱۶۳۶=۹۰۶۶

۴۔ خانہ چہارم: ۷۴۳۰+۱۶۳۶=۹۰۶۶

۵۔ خانہ پنجم: ۹۰۶۶+۱۶۳۶=۱۰۷۰۲

۶۔ خانہ ششم: ۱۰۷۰۲+۱۶۳۶=۱۲۳۳۸

۷۔ خانہ ہفتم: ۱۲۳۸+۱۶۳۶=۱۳۹۷۴

۸۔ خانہ ہشتم: ۳۹۷۴+۱۶۳۶=۱۵۶۱۰

۹۔ خانہ نہم: ۱۵۶۰+۱۶۳۶=۱۷۲۴۶

۱۰۔ خانہ دہم: ۱۷۲۴۶+۱۶۳۶=۱۸۸۸۲

۱۱۔ خانہ یازدہم: ۱۸۸۸۲+۱۶۳۶=۲۰۵۱۸

۱۲۔ خانہ دوازدہم: ۲۰۵۱۸+۱۶۳۶=۲۲۱۵۴

۱۳۔ خانہ سیزدہم: ۲۲۱۵۴+۱۶۳۶=۲۳۷۹۰

۱۴۔ خانہ چہاردہم: ۲۳۷۹۰+۱۶۳۶=۲۵۴۲۶

۱۵۔ خانہ پانزدہم: ۲۳۷۹۰+۱۶۳۶=۲۵۴۲۶

۱۶۔ خانہ شانزدہم: ۲۷۰۶۲+۱۶۳۶=۲۸۶۹۸

۷۸۶

یاجبرائیل

شمکائیل

۱۵۶۱۰	۲۰۵۱۸	۲۵۴۲۶	۴۱۵۸
۲۳۷۹۰	۵۷۹۴	۱۳۹۷۴	۲۲۱۵۴
۷۴۳۰	۲۸۶۹۸	۱۷۲۴۶	۱۲۳۳۸
۱۸۸۸۲	۱۰۷۰۲	۹۰۶۶	۲۷۰۶۲

الٰہی اس نقش معظم کی برکت سے محمد شاہد حسن کو ایم اے ایکونومکس میں کامیابی عطا فرما۔

نوٹ: ایسے دو تعویذ شرف قمر میں لکھیں۔ ایک تعویذ دائیں بازو پر باندھیں اور دوسرا سبز کپڑے میں لپیٹ کر پھل دار درخت سے لٹکائیں اور قرآن حکیم کا اعجاز دیکھیں۔

الکریم

مشتاق احمد (کراچی)

کریما بہ بخشائے برحالِ ما۔ کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

بڑا سخی، بہت شریف، بلاسفارش دینے والا، براہ راست سننے والا، بڑا بزرگ، بغیر سوال اور طلب کے لئے انتہا عطا کرنے والا۔

کریم اور سخی میں فرق ہے کہ سخی سوال کے بعد عطا کرتا ہے اور کریم بغیر سوال اور طلب کے عطا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کریم ہے۔ کریمی کی صفت یہ بھی ہے کہ معاف کردے۔ اگر کوئی سوال کرے یا التجا کرے تو اسے ضائع نہ ہونے دے۔ یہ اسم الٰہی جواد کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔

بندہ کے لئے اس اسم میں یہ درس ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو خدا کا مطیع وفرمابردار کردے اور پنے چہرے کو اس کے سامنے جھکادے۔ اور منشاء الٰہی کے خلاف کوئی کام نہ کرے۔ دوسروں پر مہربانی کرے اور بغیر مانگے انہیں عطا کیا کرے۔ کیونکہ علماء فرماتے ہیں "کریم وہ ذات ہے کہ جب کوئی غلطی کرے تو اس سے درگزر کرے۔ جب وعدہ کرے تو پورا کرے۔ اور جب کسی کو عطا کرے۔ تو امید سے زیادہ دے اور اس کی پروا بھی نہ کرے کہ کتنا دیا ہے اور کسے دیا ہے۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی کسی اور سے حاجت کا طلب گار ہو تو وہ ناراض ہوتا ہے۔ اور جب کوئی اس کی نافرمانی کرے تو عتاب کرے اور جو اس سے التجا کرے اور اس کی درگاہ میں گڑگڑائے تو اسے ضائع نہ ہونے دے اور تمام وسیلوں اور سفارشوں سے مخلوق کو بے پرواہ کردے۔

ابن عطا فرماتے ہیں جو مخلوق کو اس کی آرزوؤں سے ناامید نہ کرتا ہو۔ مجموعی طور پر یہ صفات بجز خداوندی کے کسی میں نہیں پائی جاتیں۔

جو شخص ہمیشہ سوتے وقت اس اسم کی کثرت کرے گا اللہ تعالیٰ علماء وصلحاء میں اس کی عزت پیدا فرمائیں گے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ عنصر خاکی اور اعداد اس کے ۲۷۰ ہیں اس کے موکل کا نام مرکیائیل ہے۔ جس کے تحت چار افسر ہیں حروزائیل، امواکیل، سراکتیائیل، رویائیل ہیں۔ ہر ایک ۲۷۰ صفوں کا سردار ہے اور ہر صف میں ۲۷۰ فرشتے ہیں۔ یہ سب کرم وبخشش پر مامور ہیں۔ اس اسم میں اسم اعظم کے دو حرف بھی ہیں۔

بیشک صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں جنہوں نے خدا کی راہ میں صدقہ دیا۔ ان کو دوچند بدلہ ملے گا اور بزرگ اجر ہے "کون ہے جو خدا کی راہ میں اچھا قرض دے پس وہ دوگنا بلکہ دے اور اس کے لئے بزرگ اجر ہے" (حدید)

"اگر کوئی نیکی ہوگی تو وہ دوگنا کردے گا" (النساء)

اگر کوئی اس اسم کو ۱۰۰ ارمرتبہ دن یا رات میں پڑھے نجات کا اسے وصف حاصل ہو۔ اور اگر رات میں پڑھے گا تو جب سونے کے لئے بستر پر لیٹتا ہوا اس وقت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اس کے حق میں دعا کریں گے اور کہیں گے کہ "اکرم اللہ" اے اللہ اس کو مکرم اور معزز بنادے۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبه. سواك عند حلول الحارث العمم ولن يضيق رسول الله جاهك بی. اذا الكريم تجلی باسم منتقم.

ترجمہ اے بزرگ ترین خلق ﷺ! حادث عام کے نزول کے وقت آپ کے سوا کون ہے جس سے میں پناہ لوں۔ یا رسول اللہ جب خدا تعالیٰ منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہوگا تو آپ کے مرتبے کی وسعت مجھ سے بھی کوتاہی نہ کرے گی۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

رہنما کی طلب

سوال از: محمد مستقیم انصاری ———— دھنباد

حضرت بعد سلام کے عرض گزارش یہ ہے کہ میں محمد مستقیم انصاری، آئینہ اسلام پور (لکھیا سینٹر) جھریا ضلع دھنباد کا رہنے والا ہوں (جھارکھنڈ) اور حضور والا کی شائع کردہ تمام تصنیفات کا طالب علم ہوں۔ سالانہ تقویم اور ماہنامہ رسالہ اور دیگر مکتوبات کا طالب علم ہوں اور علم روحانیت سیکھنے کا بھی بہت زیادہ شائق ہوں اور حضور والا کی شاگردی اختیار کرنے کا بھی شائق ہوں، حضرت سے میرا یہ سوال ہے۔

(۱) تقویم ۲۰۱۴ء میں آپ نے جو شرف شمس کا جو وقت ۸ اپریل ۴ بج کر ۳ منٹ سے ۹ اپریل رات ۴ بج کر ۲۸ منٹ تک رہے گا اس کے بعد جو آپ نے ساعتیں لکھی ہیں کہ چار ساعتیں ہمیں شمس کی ملیں گی جو بہت قیمتی ہوں گی۔ اتوار کے دن کی ساعت آپ نے لکھی ہیں جب کہ ۸ اپریل ۲۰۱۴ء کو منگل کا دن تھا اور ۹ اپریل کو بدھ کا دن تھا۔ حضرت منگل کے دن میں جو شمس کی ساعتیں آئیں گی اور بدھ کی رات کو جو شمس کی ساعتیں وہیں ساعتیں تو شرف شمس کی ہوں گی نا حضرت۔ اور آپ نے تقویم ۲۰۱۴ء میں جو جدول ہائے ساعات شب و روز میں پیر کی رات کی ساعات غلط چھپ گئی ہے۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ اس جدول ہائے ساعات کی شب و روز کو صحیح طور پر چھاپ کر ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ تاکہ ہم نو آموز طالب علموں پر احسان عظیم ہو۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو میں اس سے معذرت چاہوں گا۔

پیر کی رات کی ساعات جو چھپی ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۔شمس	۲۔مریخ	۳۔شمس	۴۔زہرہ
۵۔عطارد	۶۔قمر	۷۔زحل	۸۔مشتری
۹۔زہرہ	۱۰۔عطارد	۱۱۔قمر	۱۲۔زحل

حضرت میں اور میری طرح ہزاروں طالب علم اگر آپ سے صحیح اور غلط کا سبق نہیں لیں گے تو اور کون ہے جو ہم نو آموز طالب علموں کو صحیح اور غلط کے رموز کو سمجھائے اور بتلائے۔ حضرت آپ ہم لوگوں کے استاد ہیں۔ حضرت ہمارے اس سوال کے جواب کو ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ضرور شائع کریں اور ہم پر احسان عظیم کریں۔ اللہ آپ پر اور آپ کی نسلوں پر لاکھوں لاکھ رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے آمین۔ اور اللہ آپ کے علم و عمل میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی اور کامرانی عطا فرمائے آمین۔ اور حضرت آپ نے جو علم و عمل اور دانش مندی کے بل پر عوام الناس کے لئے یہ جو روحانیت کا سلسلہ شروع کیا ہے اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سلسلے کو عروج تک پہنچا دے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا صلہ آپ کو آخرت اور حشر کے میدان میں مکمل عطا فرمائے آمین۔

(۲) حضرت میں غلام سرور شباب اسکالر ماہر علوم مخفی کی تصنیفات مصباح الارواح اور دیگر مکتوبات کا بھی مطالعہ کیا ہوں اور کرتا ہوں اور آپ کی اور ان کی مختلف مکتوبات کے علم کو سیکھ کر ہزاروں روحانی مریضوں کو نفع پہنچانے کا کام کر رہا ہوں اور آپ لوگوں کی دعاؤں کی برکت سے اور

اللہ رب العزت کے کرم سے لوگوں کو نفع ہو رہا ہے۔

حضرت ضروری بات یہ ہے کہ حضرت جناب غلام سرور شباب صاحب کے جو رابطہ کرنے کے نمبرات جو ماہنامہ طلسماتی دنیا میں دیئے گئے ہیں ان نمبرات پر فون نہیں لگتے ہیں، حضور والا سے گزارش ہے کہ اس ماہ شائع ہونے والے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں حضرت غلام سرور شباب صاحب سے رابطہ کرنے کے موبائل نمبر یا فون نمبر صحیح طور پر چھپوائیں اور ان سے خط و کتابت کرنے کا مکمل اور پورا پتہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ضرور از ضرور شائع فرمائیں اور ہم طالب علموں پر احسان عظیم فرمائیں، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا آمین۔

(۳) حضرت میں نے اگلے سال ۲۰۱۲ء میں ہمزاد کا عمل کیا۔ مجھے دوران عمل جیسا کرنے کو کہا گیا تھا میں نے ویسا ہی کیا۔ عمل میں نے رات کو چراغ جلا کے سایہ پر کیا تھا، سایہ پر روشنی پیدا ہوئی جو سایہ پر نظر جمانے سے پیدا ہوئی اور وہ روشنی متحرک تھی اور تھوڑی دیر نظر آ کر بند ہو جاتی تھی۔ رفتہ رفتہ اس روشنی میں ٹھہراؤ آتا گیا اس طرح سے میں جب اپنی آنکھیں بند کرتا تھا تو میری آنکھوں کے اندر وہی روشنی اور سایہ نظر آتا تھا لیکن میں نے اس عمل کو ایک چلہ کیا تو ہمزاد کی حاضری نہیں ہوئی۔ دوسرا چلہ کیا پھر بھی حاضری نہ ہو سکی۔ تیسرا چلہ کیا تو بھی حاضری نہیں ہوئی اور ایک چلہ کی مدت ۴۰ دن کی تھی پھر بھی میں اپنے ہمزاد کے عمل میں کامیاب نہ ہو سکا اور میں آج بھی اپنی آنکھیں بند کرتا ہوں تو تھوڑی دیر کے لئے بھی اگر تصور کر کے میں اپنی آنکھ بند کروں تو وہ سایہ نظر آنے لگتا ہے، لیکن دوران عمل میں کوئی سچے خواب نظر نہیں آئے۔ جب کہ ہمزاد کے عمل میں دوران عمل سچے خواب نظر آتے ہیں۔ تیسرے چلے میں مجھے عمل سے روکنے کے لئے میری آنکھ میں انفیکشن پیدا کیا گیا اور میں نے عمل کو چھوڑ دیا اور اپنی آنکھوں کا علاج کروایا اور ماشاء اللہ میری آنکھیں تندرست ہیں۔

حضرت یہ بات دو سال کے اندر میں کسی سے بھی نہیں کہا میں نے اس بات کو پوشیدہ اور مخفی رکھا، آپ وہ پہلے شخص ہیں جس سے میں اپنے اس راز کو کھول رہا ہوں اور یہ سارے اعمال میں میرا کوئی رہبر اور استاد نہیں تھا اور آج کے اس پرفتن دور میں کسی کو اپنا استاد بناتا اور کون ہم کو اپنا شاگرد بناتا اور میں کہاں اور کس کو کھوجتا۔ آج کے دور میں روحانی عملیات جاننے والے عامل کامل حضرات بہت کم اور نا کے برابر ہیں اور جو تھوڑا بہت جانتے ہیں وہ حضرات بخل اور تنگ نظری سے کام لیتے ہیں اور دوسروں کو بتانا اور سکھانا نہیں چاہتے کہ اگر وہ اس عمل کو سیکھ لے گا تو وہ ایک زبردست قوت کا مالک ہو جائے گا اور لوگ اس کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں۔ حضرت آپ ہی بتائیں میں کیا کرتا، حضور والا سے گزارش ہے کہ اس کے مخفی راز اور رموز کو پوری تفصیل کے ساتھ اور کامیاب ہونے کے تمام گر کو تفصیل کے ساتھ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع فرما کر ہم تمام نو آموز عاملوں پر احسان عظیم فرمائیں۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی، کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے آمین۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کو روحانی علوم سے دلچسپی ہے اور آپ روحانی علوم میں دسترس حاصل کرنے کے لئے روحانی کتابوں کا مطالعہ بھی پابندی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اگر آپ کا ذوق مطالعہ برقرار رہا اور آپ کی جدوجہد بھی جاری و ساری رہی تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو گوہر مقصود حاصل ہو جائے گا اور انشاء اللہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گے۔ آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ کتابوں کے مطالعہ سے علم حاصل نہیں ہوتا صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ حصول علم کے لئے آپ کو کسی معتبر عامل سے رجوع کرنا چاہئے اور کسی کو استاد مان کر اس کی رہنمائی میں اپنا روحانی سفر تہہ کرنا چاہئے۔ جو معلومات کتابوں کی ورق گردانی سے حاصل ہوتی ہیں وہ مستند نہیں ہوتیں۔ ان معلومات کو مستند اور معتبر بنانے کے لئے آپ کو کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ضروری ہے۔ بیشمار نکتے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا تشفی بخش جواب کتابیں نہیں دے پاتیں، ان کا جواب قابل اعتبار عاملین سے ہی آپ کو مل سکتا ہے۔

یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ساتھ ساتھ روحانی تقویم کو بھی مطالعے میں رکھتے ہیں اور ان کتب اور رسائل کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے آپ میں یہ شدھ بدھ پیدا ہوگئی ہے کہ آپ صحیح اور غلط کی تمیز کر لیتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے اندر مزید صلاحیت پیدا کرے اور آپ خدمت خلق کے اہل بن کر اللہ کے بندوں کی صحیح طور پر خدمات انجام دے سکیں۔

روحانی تقویم میں دن اور راتوں کا جو چارٹ شائع کیا تھا اس میں پیر کی شب میں جو ساعتیں لکھی ہیں ان میں کچھ غلطی ہوگئی ہے۔ ساعت آٹھ تک تو چارٹ درست ہے، نویں ساعت سے کچھ غلط ہوگیا ہے جس کی ہم معذرت چاہتے ہیں۔ صحیح چارٹ یہ ہے۔

نویں ساعت مریخ کی ہے، دسویں شمس کی، گیارویں زہرہ کی اور ۱۲ ویں ساعت عطارد کی ہے۔

شرف شمس کے اوقات ۲۴ گھنٹے کے ہوتے ہیں ان میں قوی ترین ساعت شمس کی ساعت ہوتی ہے۔ لیکن ارباب تجربہ کی رائے یہ ہے کہ یہ تمام وقت ہی نقوش وغیرہ بنانے کے لئے معتبر ہے اور ان میں سے ہر ایک ساعت کو اہمیت دینی چاہئے اور اگر کام زیادہ نہ ہو تو پھر اپنے کام کے لئے شمس کی ساعتوں کو فوقیت دینی چاہئے۔

ساعتوں کی صحیح جانکاری حاصل کرنے کے لئے فن کی دوسری کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ہماری ترتیب دی ہوئی تحفۃ العاملین بھی مختلف امور میں فنی طور پر آپ کی تشفی کر سکتی ہے اور آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے ایسے گر بھی حاصل ہو سکتے ہیں جو اس سے پہلے آپ کی نظروں سے اوجھل رہے ہوں گے۔

ماہر علوم مخفی جناب حکیم غلام سرور شباب کا پتہ اور فون نمبر درج کیا جارہا ہے۔ اس سے پہلے بھی کسی کی فرمائش پر شائع کیا گیا تھا جو شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرا۔

حضرت حکیم صاحب کا پتہ یہ ہے:

سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت بابا پیر صوفی بہادر علی قادریؒ حویلی لکھا اسلام نگر ضلع اوکاڑہ پنجاب پاکستان اور ان کا فون نمبر یہ ہے۔

اس نمبر کو ڈائل کرنے سے پہلے آپ کو پاکستان کا کوڈ نمبر ڈبل زیرو کے ساتھ ڈائل کرنا ہوگا۔ 0333-6974734

آپ نے ہمزاد کا عمل کسی کی رہنمائی کے بغیر شروع کیا اسی لئے آپ کو اس میں کامیابی نہیں ملی۔ اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے آپ کو کسی استاد سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے تھی۔ اگر آپ ہم سے مشورہ کرتے تو ہم آپ کو یہ بات سمجھاتے کہ ہمزاد کا عمل شروع کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ کم سے کم اس وقت تک جب تک آپ حروف تہجی کی زکوۃ ادا نہ کرلیں۔ ہم اپنے تمام شاگردوں کو شاگردی والا کتابچہ مکمل کئے بغیر ہمزاد یا موکل تابع کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

صحیح بات یہ ہے کہ طالب علم کو پہلے عامل بننا چاہئے اس کے بعد اسے نظر نہ آنے والی مخلوقات کو تابع کرنے کی جدوجہد شروع کرنی چاہئے، کیوں کہ ہمزاد اور موکل عامل کی صرف رہنمائی کرتے ہیں، تشخیص امراض میں کچھ مدد کرتے ہیں اور علاج کے سلسلے میں کچھ رہنمائی کرتے ہیں، لیکن عامل اگر روحانی علاج وغیرہ سے ناواقف ہے تو وہ ہمزاد اور موکل کو تابع کر کے بھی خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتا۔

آج کے دور میں نظر نہ آنے والی مخلوقات کا تابع کرنا بہت دشوار ہے، اول تو ہر عامل میں روحانیت نہیں ہوتی۔ روحانیت سے محروم عامل جب اس طرح کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج کل کے عاملین سے پرہیز نہیں ہو پاتا۔ جلالی پرہیز اور ترک حیوانات تو بہت مشکل سی بات ہے۔ پرہیز جمالی جو زیادہ چیزوں پر مشتمل نہیں ہوتا، عاملین اس کی بھی پابندی نہیں کر پاتے۔ کسی بھی باموکل عمل کرنے کے لئے تمام بدبودار چیزوں سے دور رہنا ضروری ہے۔ کچی پیاز، کچا لہسن، بیڑی سگریٹ، حقہ وغیرہ جیسی چیزیں روحانیت کا قتل کر دیتی ہیں اور روحانیت کو قتل کرنے کے بعد موکل کو حاضر کرنے کی خواہش کرنا محض ایک طرح کی خوش فہمی ہے۔ زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہوں عامل کو انہیں مطلقاً ترک کر دینا چاہئے۔ جیسے جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، مخبری، چغل خوری، گالی گلوچ، فضول باتیں وغیرہ۔ ان گناہوں کو ترک نہ کر کے کامیابی کی امید رکھنا بہت بڑی نادانی ہے۔

ان تمام باتوں کا لحاظ رکھ کر بھی آج کل عاملین کو کامیابی نہیں مل رہی ہے۔ وہ یوں کہ آج کل جس کو کہتے ہیں مکمل تنہائی، وہ عاملین کو میسر نہیں ہے۔ چھوٹے چھوٹے گھروں میں ملے جلے کمروں میں باموکل عمل میں کامیابی کا ملنا دشوار تر ہے اور عاملین میں اتنی جرأت اور ہمت نہیں ہوتی کہ وہ جنگل بیابان میں جاکر کسی مزار پر یا کسی جھونپڑی میں رات کی تنہائیوں میں عمل کر سکیں اور غذائیں بھی جو ان دنوں استعمال کی جارہی ہیں وہ پاکیزہ کہلانے کے حق دار نہیں ہیں، ان میں ایسی ملاوٹیں ہیں جو شرعاً ناجائز ہیں، ان غذاؤں کو استعمال کرنے سے روحانیت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

پھر بھی اگر کسی طالب علم کو موکل اور ہمزاد تابع کرنے کا شوق ہو تو

وہ سب باتوں کا اہتمام کرسکتا ہے۔ غذا وغیرہ میں بھی وہ آخری حد تک احتیاط کو ملحوظ رکھ سکتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ پرہیز اور احتیاط اور مؤکلین کو تابع کرنا ناممکن ہے، ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس دور میں مؤکل اور ہمزاد کو تابع کرنا دشوار ترین امر ہے جس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو بھی قتل کرنا ضروری ہے اور مروجہ غذاؤں کو بھی یکسر نظر انداز کر کے پاک صاف غذاؤں کو استعمال کرنا ازبسکہ ضروری ہے۔

ہمارے اکابرین نے جو روحانی خزانے اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑے ہیں ان پر کوئی شک کرنا گناہ ہے، لیکن موجودہ زمانہ میں انسانی طبائع بہت کمزور ہیں۔ آج کل کے انسانوں سے کسی بھی عمل میں نہ پابندی ہوتی ہے، نہ پرہیز کرنے کی ہمت اور نہ ہی کسی مہم میں کامیابی حاصل کرنے کا کوئی حوصلہ ہے۔ اس لئے اکثر لوگوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہمارا آپ کے لئے مشورہ یہ ہے کہ دوبارہ ہمزاد کے عمل کی شروعات کرنے سے پہلے ہماری اس تحریر کو بغور پڑھ لیں اور حروف تہجی کی زکوٰۃ بھی ادا کرلیں۔ عمل شروع کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ جس مہینے میں آپ عمل کی شروعات کررہے ہیں وہ مہینہ یا تو مثبت ہو یا ذوجسدین۔ وہ مہینہ منقلب نہ ہو اور اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ عمل کے وقت رجال الغیب آپ کے روبرو نہ ہو، اگر رجال الغیب روبرو ہوں گے تو آپ کو عمل میں کامیابی ہرگز ہرگز نہیں مل سکتی۔

عمل کی تمام شرائط اور تمام قیود کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے دعا بھی کیجئے کہ وہ آپ کو مقصد میں کامیابی عطا کرے، کیوں کہ مالک کون ومکاں کی مرضی کے بغیر کسی بھی شخص کو کسی بھی معاملے میں کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی۔

کسی عامل کی تلاش

سوال از: (نام مخفی)

میں نے آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" پڑھا جس میں آپ لوگوں کی پریشانیوں کا حل تلاش کرتے ہیں۔ الحمدللہ کچھ امید جاگی ورنہ تو میری پریشانیاں اتنی ہیں کہ میں انہیں لکھ کر بیان نہیں کرسکتی اور پھر یہ کہ کسی پر ظاہر ہوجائیں تو اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ سے موت کی دعا کرتی ہوں اور کبھی تو یہ دل کرتا ہے کہ اپنی جان دیدوں۔ ہر پریشانی سے چھٹکارا مل جائے گا۔ آپ کے پاس آنہیں سکتی تاکہ آپ کے پاس آکر اپنی پریشانی بتاسکوں اور ان کا حل مل جائے۔ میں اور میرے گھر والے چاروں طرف سے دشمنوں اور پریشانیوں سے گھرے ہوئے ہیں، ہر ممکن کوشش کرتی ہوں کہ کوئی حل نظر نہیں آتا۔ بہت امید کے ساتھ آپ کو اپنی پریشانی لکھنے جارہی ہوں۔ میں ایک لڑکی کی ذات ہوں آپ کے پاس نہیں آسکتی۔ مہربانی کرکے آپ کوئی مولانا بتائیں جو دہلی میں ہی ہو یا پھر دہلی کے قریب ہو اور جو میری پریشانی کو حل کرسکے اور سمجھ سکے۔ آپ مولانا کا پتہ مجھے طلسماتی دنیا کے ذریعے دیدیں مہربانی ہوگی۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ جلد از جلد میری پریشانی دور کرنے میں میری مدد فرمائیں۔ آپ سے پھر گزارش ہے مجھ اور بے سہارا لڑکی کی مدد فرمائیں اور جلد از جلد کسی مولانا کا پتہ بتائیں جن کے پاس میں جاکر اپنی پریشانی بتاسکوں۔ میں پرانی دہلی حوض قاضی کی رہنے والی ہوں۔

جواب

دلی سے دیوبند دور نہیں ہے اور ہم ہر بدھ کو پریشان لوگوں کا حال سنتے بھی ہیں اور پریشانیوں کا کوئی نہ کوئی حل تجویز بھی کرتے ہیں۔ الحمدللہ ہر بدھ کو سو سے زائد مریض ہمارے پاس آکر اپنی آپ بیتیاں سناتے ہیں اور ہم ان کے دکھ اور درد کا مداوا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ گزشتہ پچاس سالوں میں لاکھوں لوگ استفادہ کرچکے ہیں اور ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ ہر بدھ کو خدمت خلق کا سلسلہ جاری ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے دیوبند نہیں آسکتیں تو ڈاکٹر سراج صاحب سے رجوع کریں، یہ ہمارے شاگرد ہیں اور ان کا فون نمبر یہ ہے۔

09690876797

آپ جب تک ہم سے یا ڈاکٹر سراج صاحب سے رجوع نہ کرسکیں اس وقت تک روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کی غیبی مدد ہوگی اور آپ کو مسائل ومصائب سے نجات ملے گی۔

اپنی اور بہن بھائی کی جانکاری

سوال از: نازیہ بیگم ——— دھاراواڑ

اللہ آپ کو دونوں جہاں میں سرخرو اور کامیابی عطا فرمائے۔ خدا

آپ کی عمر دراز کرے۔ بہت امید سے خط لکھ رہی ہوں آپ ہم پر رحم کریں۔ ہم بہت پریشان ہیں، ہماری رہنمائی فرمائیں، خدا آپ کو اس کا ثواب عطا فرمائے آمین۔

ہم دس سال سے بہت پریشان ہیں، ہر کام میں رکاوٹ، تکلیف، پریشانی، کچھ اچھا ہوا تو بھی ہمارے لئے وہ برا بن جاتا ہے۔ اور اتنی تکلیف اور پریشانی دیتا ہے کہ جینا مشکل ہوجاتا ہے۔ نہ ہی رشتہ دار ہیں، نہ دوست واحباب، نہ ہی کوئی مدد کرنے والا، ہم نے کئی عالم کو پیسے دیئے۔ ہم نے کئی عالم سے رجوع کیا پھر بھی ہر عالم یہی کہتا ہے کہ آپ پر جادو کرنی کرتوت ہے، ہر بار ایک ہی بات۔ اس لئے آپ سے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا ہمارے ناموں اور پیدائش تاریخ کے اثر سے ان کے ٹکراؤں سے ایسا ہورہا ہے، مہربانی ہوگی ہمیں بتائیں۔

ہم لوگوں کا ستارہ، مفرد عدد، برج، اسم اعظم، لکی عدد، مبارک تاریخ، دن، نگینہ، پتھر، تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بتائیں۔

(۱) میرا نام نازیہ بیگم اور تاریخ پیدائش ۱رمئی ۱۹۸۱ء ہے، اسکول کے داخلے میں ۱رجون ۱۹۸۱ء ہے۔

(۲) میرے بھائی کا نام مہتاب احمد ہے۔ تاریخ پیدائش ۵ردسمبر ۱۹۸۲ء۔ (۳) میری بہن کا نام ذکیہ ہے۔ تاریخ پیدائش ۱۸رجون ۱۹۸۶ء۔ مہربانی فرماکر اس کا جواب طلسماتی دنیا میں عطا فرمائیں، ہم بہت بے چینی سے انتظار کریں گے۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ جادو ٹونے کی ایک حقیقت ہے اور جادو کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اللہ کے سیدھے سادھے بندوں کو جادوگروں نے ہمیشہ پریشان کیا ہے اور شریف لوگوں کو خون کے آنسو رُلایا ہے، قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جس طرح گانا بجانا اور بے حیائی کے کام گھر گھر میں ہونے لگیں گے اسی طرح جنات اور جادو کے اثرات بھی گھر گھر کی کہانی بن کررہ جائیں گے، لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اکثر لوگ توہمات اور بدعقیدگی کا شکار ہیں اور ان کی بدعقیدگی اور وہم کا پورا پورا فائدہ اس زمانہ کے عاملین اٹھا رہے ہیں۔ عاملین ہر شخص پر جادو کے اثرات بتا کر اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں اور کچھ چمتکار دکھا کر ان کے دل ودماغ پر اپنا تسلط جمالیتے ہیں اور پھر لوگ انہیں منہ مانگی رقم دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جب کہ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جادو بہت کم لوگوں پر ثابت ہوتا ہے، زیادہ تر لوگ تو وہم میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس کے بعد کثیر لوگ آسیبی اثرات کا شکار ہوتے ہیں یا پھر ایسی جسمانی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں جو کسی وجہ سے پکڑ میں نہیں آتے، مشکل سے پانچ فی صد لوگ کرنی کرتوت کا شکار ہوتے ہیں، لیکن ان کی کچی پکی سوچ کی وجہ سے عاملین ان کا بے وقوف بناتے ہیں اور ان کے وہم کو بڑھا کر ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کرلیتے ہیں۔

آپ کے بارے میں اور آپ کے گھر کے دیگر افراد کے بارے میں ہمارا خیال یہ ہے کہ سب آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور کچھ لوگ گردش لیل ونہار سے پریشان ہیں۔ گردش جب کسی گھرانہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو پھر اہل خانہ بہت بری کیفیت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، گردش زمانہ سلطنتوں کو اور بادشاہوں کو تباہ کردیتی ہے، ہمہ شما کی بساط کیا ہے۔

آپ کا نام نازیہ بیگم ہے اور آپ کی تاریخ پیدائش یکم رمئی ۱۹۸۱ء ہے۔ آپ کا مفرد عدد ایک، مرکب عدد ۱۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۵ ہیں۔ علم نجوم اور علم اعداد میں وہ تاریخ پیدائش جو اسکول میں لکھوائی جاتی ہے معتبر نہیں ہوتی۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش بھی ایک ہے، جن لڑکیوں کے نام کا مفرد عدد ایک ہوتا ہے ان کا مزاج مستحکم ہوتا ہے، ان میں غیرت وخودداری ہوتی ہے، انہیں بہت جلدی سے مسخر نہیں کیا جاسکتا، ان میں ایک طرح کی ایک اَنا ہوتی ہے جو انہیں کبھی کبھی خودسر بھی بنادیتی ہے۔ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہے۔ ۷ ایک کا دشمن نہیں ہے، لیکن ۷ ایک عدد کے ساتھ کوئی بڑا تعاون بھی نہیں کرتا، اگر یہ کہا جائے کہ آپ کا نام آپ کی تاریخ پیدائش سے ہم آہنگ نہیں ہے تو بڑی حد تک درست ہوگا۔

آپ کی مبارک تاریخیں: یکم، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کے لئے ہمیشہ ان تاریخوں کو فوقیت دیں، انشاء اللہ آپ کو کامیابی ملے گی۔

آپ کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اگر آپ انگوٹھی میں نگینہ جڑوانے کی خواہش مند ہوں تو مونگا، یمنی عقیق اور فیروزہ پہن سکتی ہو، یہ آپ کی راشی کے پتھر ہیں، انشاء اللہ یہ

آپ کو فائدہ پہنچائیں گے۔ گلابی، زرد اور نیلا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۹، ۲۳، ۲۵ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں اگر آپ کوئی کام شروع کریں گی تو ان ناکامیوں کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا اسم اعظم "یَامُجِیْبُ" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۵۵ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

آپ کے بھائی کا نام مہتاب احمد ہے اور ان کی تاریخ پیدائش ۵/ دسمبر ۱۹۸۲ء ہے۔ ان کا مفرد عدد ۶، مرکب عدد ۱۵ اور نام کے مجموعی اعداد ۵۰۱ ہیں۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۶ ہوتا ہے ان میں ظاہری اور باطنی بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں، اچھی گفتگو کر لیتے ہیں، پرکشش ہوتے ہیں اور ان کا باطن بھی صاف ستھرا ہوتا ہے، لیکن ان میں ایک طرح کی پست ہمتی اور احساس کمتری ہوتی ہے، یہ بروقت اقدامات نہ کرنے کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں، چونکہ خوشامد پسند ہوتے ہیں اس لئے منہ پر تعریف کرنے والے منافقین ان کے ارد گرد جمع رہتے ہیں۔ ان میں ایک کمزوری یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ اپنے اور پرائے میں تمیز نہیں کر پاتے۔ مہتاب احمد میں کم وبیش یہ خصوصیات ہوں گی۔

ان کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ ان کو اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں انجام دینے چاہئیں، ان کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ ان کے لئے جمعرات کا دن مبارک ہے، ان کو اللہ کے فضل وکرم سے پکھراج راس آئے گا اور اس پتھر کی وجہ سے ان کی زندگی میں انشاء اللہ سنہرا انقلاب آسکتا ہے اور ان کے راستے کی رکاوٹیں ختم ہو سکتی ہیں۔ نیلا، زرد اور سرخ رنگ ان کے لئے مبارک ثابت ہوتے ہیں۔

ان کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴، ۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے خاص کام کی شروعات کرنے سے گریز کریں۔ ان کا اسم اعظم "یاعلیم" ہے۔ ۱۵۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں، عشاء کے بعد پڑھیں تو بہتر ہے۔

آپ کی بہن کا نام ذکیہ ہے اور تاریخ پیدائش ۱۸/ جون ۱۹۸۶ء ہے۔ ذکیہ کے نام کا مفرد عدد بھی ۶ ہی ہے۔ مرکب عدد ۱۵ ہے اور نام کے مجموعی اعداد ۳۵۷ ہیں۔ ذکیہ نسوانیت سے بھرپور ہوں گی، سلیقہ مند ہوں گی، پرکشش ہوں گی، شوہر کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گی، ان میں اچھی بیوی اور اچھی ماں بننے کی صلاحیت ہوگی، یہ اگر کسی سے دوستی کر لیں تو اس کی زندگی پرلطف گزرتی ہے۔ ان کا ذوق اور رجحان معیاری ہوتا ہے اور یہ سرمایہ داری پر یقین رکھتی ہیں۔

ان کی مبارک تاریخیں وہی ہیں جو مہتاب احمد کی ہیں۔

ان کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، ان کا مبارک دن بدھ ہے۔ ان کے مبارک رنگ زرد، اور کتھئی ہیں، ان کو پکھراج، ہیرا اور یاقوت راس آئیں گے اور ان کی زندگی میں اچھا انقلاب لانے کا ذریعہ بنیں گے۔

ان کی شادی اگر ایسے لڑکوں کے ساتھ ہو جائے جو ۲۱/ جنوری سے ۲۰/ مارچ، ۲۲/ مئی سے ۲۳/ اگست اور ۲۴/ ستمبر سے ۲۳/ دسمبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں تو شادی نہایت کامیاب رہتی ہے۔

ان کے لئے غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں انہیں اپنے خاص کام نہیں کرنے چاہئیں، ان خاص کاموں میں منگنی اور شادی بھی شامل ہے۔ ان کا اسم اعظم "یاحکیم" ہے۔ عشاء کے بعد روزانہ ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

اچھی اور پرسکون زندگی گزارنے کے لئے یہ بات یاد رکھیں کہ تقدیر کی طرف سے جو کچھ بھی آپ کو ملتا ہے اس پر قناعت کرنے کی عادت ڈالیں اور اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ آپ کی زندگی میں راحت اور اطمینان ہمیشہ برقرار رہیں تو خود کو حرص اور حسد سے حتی الامکان محفوظ رکھیں۔ حرص کرنے سے انسان ایسی چیزوں کی طرف بڑھنے لگتا ہے جو اس کے نصیب میں نہیں ہوتیں اور پھر اس حرص کی وجہ سے جو چیزیں اس کے نصیب میں ہوتی ہیں وہ ان سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ حضرت آدم اور حوا نے ہمیشہ جنت میں رہنے کی حرص کی تھی اور شیطان کے بہکانے پر اس درخت کا پھل کھا لیا تھا جس پھل کو کھانے سے منع کیا گیا تھا، اس حرص کی وجہ سے دونوں کو جنت سے نکالا گیا اور پھر انہیں ہزار قسم کی مصیبتوں اور مشقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ حسد کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور جس سے حسد کیا جاتا ہے وقتی طور پر اس پر کچھ تباہی آجاتی ہے، بعد میں قدرت اس کی بھی تلافی کر دیتی ہے، لیکن حاسد ہمیشہ ایک ایسی آگ میں جلتا ہے کہ اس کی تپش اور اس کی شدت حاسد کے سکون، اطمینان اور حد یہ ہے کہ اس کے ایمان کو ایسی دق لگا دیتی ہے کہ جس کی

اذیت حاسد خود محسوس کرتا ہے۔ شیطان حسد کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا تھا اور چونکہ اس کو توبہ کی بھی توفیق نہ ہوسکی اس لئے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راندۂ درگاہ قرار پایا اور قیامت کے بعد جہنم کا ایندھن بن کر رہے گا۔ اگر انسان خود کو حرص اور حسد سے محفوظ رکھے تو زندگی پرسکون گزرتی ہے او رہر لمحہ ایک طرح کا اطمینان غربت اور ناداری میں بھی حاصل رہتا ہے۔ آپ کو اللہ نے جو کچھ عطا کیا ہے اس پر قناعت کریں۔ مزید کے لئے جدوجہد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اپنے سے زیادہ خوش حال لوگوں کو دیکھ کر نہ حرص کریں اور ان سے حسد رکھیں۔

اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے سامنے روزانہ اپنا دامن پھیلاتے رہیں، اللہ مانگنے والوں سے خوش ہوتا ہے اور اپنے بندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ دعا کی قبولیت میں اگر دیر ہوجائے تو دعا سے بددل نہیں ہونا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ دعا کسی بھی حالت میں بیکار نہیں جاتی، اگر بندے کو وہ نہیں ملتا جس کا وہ اپنے رب سے مطالبہ کررہا ہے تو پھر دعا کی برکت سے وہ آنے والی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں جو پہلے سے مقدر بنی ہوئی تھیں۔ دعاؤں کا صلہ مرنے کے بعد قیامت کے دن بھی دعا مانگنے والوں کو عطا ہوتا ہے، انہیں بروز محشر ایسی نعمتیں عطا ہوتی ہیں جن کے وہ حق دار نہیں ہوتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب بے شمار طرح طرح کی نعمتیں کچھ بندوں کو عطا ہوں گی تو وہ فرطِ خوشی میں فرشتوں سے پوچھیں گے کہ ہم تو ان انعامات کے حق دار نہیں تھے یہ ہمیں کن نیکیوں کی جزا عطا کی جارہی ہے۔ فرشتے جواب دیں گے یہ انعامات اُن دعاؤں کی وجہ سے عطا ہورہے ہیں جو دعائیں دنیا میں قبول نہیں ہوئی تھیں۔ تب بندے کہیں گے کہ کاش ہماری ایک دعا بھی قبول نہ ہوتی تو آخرت ہی میں ہمیں سب کچھ مل جاتا۔

دعا اللہ سے کریں اور اگر کسی وجہ سے بروقت قبول نہ ہو تو مایوس نہ ہوں۔ اپنے اپنے اسم اعظم کے ورد کے ساتھ ساتھ اگر آپ سب لوگ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں تو کچھ مہینوں کے بعد آپ کی زندگی میں راحتیں برسنی شروع ہوں گی۔ یہ بات مسلم ہے کہ مانگنے والے کو ملتا ہے اور کوشش کرنے والا ایک دن یقیناً سرفراز ہوتا ہے اور امیدیں رکھنے والے کبھی محروم نہیں رہتے۔ اللہ سے مانگئے، روزگار کے لئے جدوجہد بھی جاری رکھیں اور اس خدا سے امیدیں باندھے رکھئے جو کبھی کسی کا حق نہیں مارتا اور جو کسی کی امیدوں پر پانی نہیں پھیرتا۔ رہے زندگی کے نشیب و فراز تو یہ کس کی زندگی میں نہیں ہوتے۔ ہر سال تین بار موسم بدلتے ہیں۔ برسات آتی ہے، گرمی آتی ہے، پھر جاڑے آتے ہیں۔ اسی طرح تقدیر کا موسم بھی ادلتا بدلتا رہتا ہے، کبھی زندگی میں خوشیاں آتی ہیں، کبھی حالات نارمل رہتے ہیں اور کبھی گھر میں رونا دھونا بھی چلتا ہے۔ اللہ کے اچھے بندے صبر و شکر کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ دورِ بدحالی میں وہ صبر کرتے ہیں اور اللہ ان سے خوش ہوجاتا ہے اور دورِ خوش حالی میں وہ شکر ادا کرکے اللہ کی رضا کے حق دار بن جاتے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ آپ ایسی ہی زندگی گزاریں گی، کبھی صبر کے ذریعہ اور کبھی شکر کے ذریعہ مالک کون و مکاں کی رضا حاصل کرتی ہی رہیں گی اور مالک کون و مکاں کو راضی رکھنا ہی حُسنِ بندگی ہے اور حسن بندگی ہی اصل زندگی ہے۔ اللہ آپ کو غلط عاملین کی غلط سلط باتوں سے محفوظ رکھے اور آپ عقیدے کی سلامتی کے ساتھ ایسی زندگی گزاریں جو دوسروں کے لئے بھی سبق آموز بنے۔

سوچ و فکر کی غلطیاں

سوال از: محمد نجم الدین ـــــــ حیدرآباد

میرا نام محمد نجم الدین ہے میں آپ کا ایک ادنیٰ شاگرد ہوں۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے اور اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں نے آپ کے شاگرد بننے کی گزارش کی تھی جو کہ اللہ کے کرم سے قبول ہوئی۔ جب نے میں شاگرد بننے کی درخواست بھیجی تھی تب میں بیکار تھا، بعد میں میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ٹرک پر جانے لگا اس وجہ سے میں سورۂ یٰسین کی ریاضت شروع نہیں کرپایا۔ بعد میں میں نے ریاضت کرنا شروع کیا۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے اور آپ کی دعاؤں سے میری ریاضت اختتام پر پہنچ گئی ہے، انشاء اللہ ۱۱ رجولائی کو میرا مخمس نقش کی زکوٰۃ انشاء اللہ ادا ہوگی۔ اس کے بعد میں حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ آگے کے عمل میں یہ حصار قطبی بہت کام آئے گی اور اس کے بعد میں آیت قطب کی زکوٰۃ ادا کرنا

چاہتا ہوں جو کہ تین دن ۱۳۲ مرتبہ پڑھ کر ادا کی جاتی ہے۔ میں ان دو چیزوں کی آپ سے اجازت چاہتا ہوں، اکثر اجازت کا مسئلہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے براہ کرم مجھے بتایئے کہ میں آپ کی اجازت سے کون کونسا عمل کرسکتا ہوں۔

جواب

شاگردی والے کتابچے کی تکمیل کے بعد آپ کو فن عملیات کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے، آپ کسی بھی معتبر عامل کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھ سکتے ہیں اور ہماری مرتب کردہ تحفۃ العاملین سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ کتابوں کا مطالعہ کرنے سے آپ کے اندر روحانی عملیات کی شدھ بدھ پیدا ہوگی اور آپ بہ حسن وخوبی نقوش وغیرہ بناسکیں گے۔ بے شک حصار قطبی کی زکوٰۃ بھی ضروری ہے۔ حصار قطبی ایک بہت بڑی روحانی طاقت ہے جو عامل کا دفاع بھی کرتی ہے اور نظر نہ آنے والی مخلوقات کا مقابلہ کرنے کی اہلیت بھی پیدا کرتی ہے۔ قواعد وشرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے آپ حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ہماری طرف سے حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت ہے، جہاں تک دوسرے روحانی عملیات کی اجازت کا معاملہ ہے تو ہمیں ان کی اجازت دینے میں بھی کوئی تامل نہیں ہے لیکن آپ جب بھی اور جو بھی عمل کریں وہ اپنی روحانی بساط کے مطابق کریں۔ یہ غور کریں کہ آپ اپنے کاندھوں پر کتنا وزن اٹھاسکتے ہیں۔ جو آدمی ۲۰ کلو وزن اٹھاسکتا ہے اس کو ۴۰ کلو یا اس سے زائد وزن اٹھانے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔ کتابوں میں سبھی طرح کے عملیات موجود ہیں۔ بعض عملیات کو دیکھ کر عامل کو لالچ آتا ہے کہ ان کو میں بھی کرلوں اور کسی کی رہنمائی کے بغیر وہ ان عملیات کو کرنا بھی شروع کردیتے ہیں، پھر ناکام ہوجاتے ہیں۔ ایسے عاملین منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی ناکام ہوجاتے ہیں، بھٹک جاتے ہیں اور ہانپنے لگتے ہیں، ان کا روحانی سفر ادھورا رہ جاتا ہے اور بعض عاملین منزل پر پہنچنے کے بعد بھی ناکام ونامراد ہی رہتے ہیں، کیوں کہ انہوں نے اپنی بساط کو نظر انداز کرکے عمل اٹھایا تھا۔ ہمیشہ کے لئے ایک بات یاد رکھیں آپ جب بھی کسی عمل کی کوشش کریں تو نہایت غور وفکر کرکے ساتھ اس عمل کے تمام قواعد وشرائط پر گہری نظر ڈالیں، کوئی بھی باموکل عمل اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک اس کی شرطیں پوری نہ کی جائیں۔ ایسے اعمال میں پرہیز کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے۔ مکمل تنہائی کا لحاظ کرنا چاہئے، عمل کی ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت ہونا چاہئے اور عمل صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ عربی کے کلمات پر جو اعراب لگے ہوئے ہوں ان پر بھی نظر ثانی کرنی چاہئے اور کسی عالم سے ان کو دکھالینا چاہئے تاکہ پڑھنے میں کوئی بھول چوک نہ ہو اور جب بھی اب کوئی عمل آپ کریں تو چند دن بلانیت عمل، اس عمل کی مشق کریں اور اندازہ کرلیں کہ آپ یہ عمل نہایت سکون واطمینان کے ساتھ کتنی دیر میں پڑھ سکتے ہیں۔

عمل کی شروعات کرتے وقت یہ بھی اندازہ کرلینا چاہئے کہ عمل جلالی ہے یا جمالی، اگر عمل جلالی ہو تو پرہیز جلالی ہی کرنا چاہئے۔ بعض عمل بہت مشکل ہوتے ہیں ان میں ایک طرح کی شدت ہوتی ہے، ایسے ہر عمل میں ترک حیوانات ضروری ہوتا ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو جانوروں سے نسبت رکھتی ہو اس کو چھوڑ دینا چاہئے، جیسے دودھ، دہی، بالوں کی ٹوپی، چمڑے کے چپل، چمڑے کی جانماز۔ ترک حیوانات میں درختوں سے متعلق بھی تمام اشیاء کو ترک کردینا چاہئے۔ دوران عمل کسی لکڑی کا اور کھجور وغیرہ کی چٹائی کا اہتمام نہیں کرنا چاہے اور انتہائی ذمہ داری کے ساتھ رجال الغیب کو نظر میں رکھنا چاہئے، کیوں کہ اگر کسی بھی دن دوران عمل رجال الغیب آپ کے سامنے آگئے تو نہ صرف یہ کہ آپ عمل میں ناکام ہوجائیں گے بلکہ آپ کو رجعت کا بھی اندیشہ رہے گا اور رجعت عاملین کے لئے تباہی وبربادی کا باعث بن جاتی ہے۔

روحانی عملیات ہوں یا کوئی بھی لائن ہو اس میں کامیابی حاصل کرنا، ناممکن نہیں ہوتا، لیکن کسی بھی مہم کو سر کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہوتا کہ نابالغ بچے بھی میدان میں کود پڑیں اور زمین کا سینہ چیرتے ہوئے منٹوں سکنڈوں میں منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ ہر لائن میں عجلت صرف نقصان پہنچاتی ہے۔ جدوجہد کسی بھی لائن میں کرنی ہو پہلے منصوبہ بندی کرنی چاہئے، پھر اس پر نظر رکھنی چاہئے کہ جنگ لڑنے کے لئے ہتھیار موجود ہیں یا نہیں۔ بغیر ہتھیاروں کے میدان جنگ میں کود پڑنا اپنے کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔

روحانی عملیات کے ہتھیار یہ ہیں۔ مکمل معلومات، مکمل تنہائی، مکمل یادداشت، کسی استاد کی مکمل رہنمائی اور وقت اور جگہ کی پابندی کا مکمل احساس وغیرہ۔ اگر یہ چیزیں نہیں ہوں گی تو وقت ضائع ہوگا اور منزل

مقصود تک پہنچنا ناممکن ہوگا۔

آپ کا خط پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ اجازت اور رہنمائی کے طالب ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ آپ ہمارا جواب پڑھ کر اپنے اندر اہلیت پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور اُس جلد بازی سے خود کو بچائیں گے کہ جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ روزانہ اس دنیا میں ناکام ہوتے ہیں۔

کوئی بھی عمل کا انتخاب کرتے وقت خوب اچھی طرح عمل پر نظر ڈالیں، اس کی تمام شرائط کو بغور پڑھیں، پھر ایمان داری کے ساتھ اپنی بساط اور اہلیت کو دیکھیں، خود پر نظر ڈالتے وقت احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور کسی خوش فہمی میں بھی مبتلا نہ ہوں اور ابھی ہم نے عرض کیا تھا کہ عمل کی شروعات سے پہلے چند دنوں تک بلا نیت عمل اُس عمل کی مشق کریں اور جب بھی کسی عمل کی ٹھان ہی لیں تو پہلے دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر اللہ سے عمل کی کامیابی کی دعا کریں، کیوں کہ عمل کی تمام شرائط پوری کر لینے کے بعد عمل میں کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب خالق کائنات کی مرضی بھی شامل ہو۔ ان کی مرضی کے بغیر مشکل تو مشکل آسان ترین عمل میں کامیاب ہوجانا ممکن نہیں ہے۔

آپ نے اپنے کچھ دشمنوں کا ذکر کیا ہے اور کچھ ایسے لوگوں کی بات بھی کی ہے جو کرنی کرتوت کے ذریعہ آپ کو اور آپ کے خاندان کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے عمل میں ناکام ہوجائیں اور ان کا عمل کسی طرح ان ہی کی طرف لوٹ جائے اور خود تباہ و برباد ہوجائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دنیا میں جب کوئی شخص کسی کو ستائے گا تو وہ اپنے دشمن کے لئے بددعا کرنے پر مجبور ہوگا اور ایسے کسی عمل کی جستجو ضرور کرے گا جو اس کے دشمن کو ہلاک کر سکے، لیکن عزیزم یہ سوچ عوام کی سوچ ہے، یہ سوچ ملت کے ان لوگوں کی سوچ نہیں ہے جن کا ہر اقدام اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اٹھتا ہے۔ آپ ایک اچھے عامل بننے کی خواہش رکھتے ہیں اور خدمت خلق کی نیت سے آپ عامل بننے کے آرزومند ہیں پھر آپ کی سوچ کسی کو بھی حد یہ ہے کہ اپنے دشمن کو بھی نقصان پہنچانے کی نہیں ہونی چاہئے۔ آپ کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے لئے کوئی گڑھا کھودے گا تو ایک نہ ایک دن وہ خود بھی اس گڑھے میں گرے گا، جیسی کرنی ویسی بھرنی، اس دنیا کا اصول ہے۔ اور اپنی بری حرکتوں کی سزا اس دنیا میں ہر انسان کو ملتی ہے اور آخرت کی سزائیں الگ ہیں، جب یہ سچ ہے اور تجربات دنیا یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ سچ ہی ہے کہ انسان کانٹے بونے کے بعد پھول نہیں کاٹ سکتا تو آپ کو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور کسی سے خود انتقام لینے کے بجائے اپنا انتقام اللہ پر چھوڑ دینا چاہئے اور بزرگوں کی یہ بات اپنے پلے باندھ لینی چاہئے کہ معاف کر دینے سے بڑا اس دنیا میں کوئی انتقام نہیں ہے۔

آپ کے خط کا جواب دیتے وقت مجھے ایک واقعہ یاد آرہا ہے کہ ایک شخص کو اسم اعظم کی تلاش تھی، ایسا اسم اعظم کہ جس کے ذریعہ کسی بھی دشمن اور بدخواہ کو ختم کیا جاسکے۔ کسی نے اس کو بتایا کہ فلاں بزرگ کے پاس اسم اعظم ہے تو یہ شخص ان کا پتہ معلوم کر کے ان کی بستی کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں اس نے دیکھا کہ ایک ہٹا کٹا نوجوان کسی بوڑھے انسان کے کاندھوں پر لکڑیوں کا بوجھ رکھ کر اس کو جانور کی طرح ہانک رہا ہے اور جب وہ چلتے چلتے تھک جاتا ہے تو اس کے کولہوں پر لکڑی بھی مارتا ہے تاکہ وہ رُکے نہیں چلتا رہے۔ اس شخص نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر مجھے اسم اعظم کی دولت حاصل ہوگئی تو بھی اس نوجوان کو ایسی سزا دوں گا کہ اس کو اپنی نانی یاد آجائے گی۔ تلاش کرتے کرتے جب وہ اس جھونپڑی تک پہنچ گیا جس کی نشاندہی کی گئی تھی تو اس کو بہت حیرت ہوئی۔ اُس جھونپڑی میں تو وہی بزرگ بیٹھے ہوئے تھے جو لکڑیوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے بزرگ سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

کیا آپ کے پاس اسم اعظم ہے؟

انہوں نے کہا جی ہے اور اپنی بیوی کے ظلم و ستم اس کی بدزبانی اور اس کی ناروا حرکتوں کی برداشت کرنے کی جزا میں اسم اعظم کی دولت مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اس شخص نے پوچھا اور راستے میں جب آپ پر وہ نوجوان ستم توڑ رہا تھا تو آپ نے اس کے لئے بددعا کیوں نہیں کی۔ اُن بزرگ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے دشمنوں کو بددعا دینے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اسم اعظم کی دولت کیوں بخش دیتے۔

عزیزم ابھی یہ سوچ کر کوئی دولت حاصل نہیں کرنی چاہئے کہ اس دولت کا سہارا لے کر ہم اپنے مخالفین کو مزا چکھائیں گے، یہ ایک گھٹیا سوچ ہے اور یاد رکھئے اس طرح کی گھٹیا سوچ رکھنے والوں کو کوئی بڑی دولت اور

بڑا ہتھیار عطا نہیں ہوتا۔ آپ کی سوچ تو یہ ہونی چاہئے کہ آپ اپنے دشمنوں کو بھی معاف کریں گے اور انہیں بھی فائدہ پہنچائیں گے جس طرح محسن انسانیت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں اور بدخواہوں کو بھی معاف کر کے دکھایا ہے اور ان لوگوں کی راہوں میں پھول بچھانے کی، نیکی کا مظاہرہ کیا ہے، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہوں میں کانٹے بچھائے تھے۔

ایک عامل کو ایک اچھا انسان بھی ہونا چاہئے اور اچھا انسان وہی ہوتا ہے جو دوستوں کے بھی کام آئے اور دشمنوں کو بھی معاف کردے۔ عامل کو دریا بن کر زندگی گزارنی چاہئے۔ دریا سبھی کی پیاس بجھاتا ہے، دوستوں کی بھی اور دشمنوں کی بھی۔

ہم اپنے تمام شاگردوں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں گے وہ اپنے روحانی عمل کے ذریعہ کبھی اپنے ذاتی مفاد کی خاطر کسی کو نہیں ستائیں گے، نہ کسی سے انتقام لیں گے۔ ہمارا مذہب یہ کہتا ہے کہ دوستوں کے کام آنا کمالِ بندگی نہیں ہے، دشمن کے کام آنا اور دشمن کی برے وقت میں مدد کرنا کمالِ بندگی بھی ہے اور کمالِ انسانیت بھی۔

ہم آپ کے لئے یہ دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے تمام دشمنوں کو ہدایت دے اور ان کی اُن تمام سازشوں کو ناکام کردے جو وہ آپ کے لئے کرتے ہوں اور اللہ ہر اس دشمنی کی تلافی کرے جس کے نتیجے میں آپ کو مالی اور جانی نقصان اٹھانا پڑا ہو۔ آپ روزانہ ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' گیارہ سو مرتبہ پڑھا کریں، کم سے کم چالیس دن تک۔ انشاء اللہ غیب سے آپ کی مدد ہوگی، مالی وسائل میں وسعت پیدا ہوگی، تنگی اور تنگ دستی سے نجات ملے گی اور تمام دشمن اپنی چالوں میں ناکام ہو جائیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ آپ ایسا چراغ بن کر زندگی گزاریں کہ جو ساری رات خود جلتا ہے لیکن دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔ اس کو اپنا سینہ جلنے پر کوئی کڑھن نہیں ہوتی۔ اس کو اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ وہ دور تک اُجالے پھیلانے کا اہل بنا ہوا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ آپ خود کو ایک شمع کی طرح روشن رکھیں گے، خود جلیں گے، خود تکلیف اٹھائیں گے لیکن اس دنیا کو اُجالے بخشیں گے، تب ہی ہماری روحانی تحریک کا حق ادا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی خواہش

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

روحانیت کا خاص الخاص ذکر کیا ہے۔ اور خاص الخاص وہ کونسا درود شریف ہے جس کے پڑھنے سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار ہو جاتے ہیں۔ جس سے آپ کو دیدار نصیب ہوا ہے۔ وہ درود شریف کونسا ہے عطا فرمادیں، نوازش ہوگی۔

جواب

روحانیت پیدا کرنے کے لئے اسم ذات الٰہی کا ذکر بہ کثرت کرنا چاہئے اور بکثرت ذکر سے پہلے اس کی زکوٰۃ کا نصاب باقاعدگی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ پہلے چلّے میں اس اسم الٰہی کی زکوٰۃ اصغر الصغائر ادا کریں۔ روزانہ صرف ۱۷ مرتبہ پڑھیں۔ دوسرے چلّے میں زکوٰۃ اصغر ادا کریں اور روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے چلّے میں زکوٰۃ صغیر ادا کریں اور روزانہ ۴۰ دن تک ۶۶ مرتبہ پڑھیں۔ چوتھے چلّے میں زکوٰۃ کبیر ادا کریں اور روزانہ ۲۶۴ مرتبہ پڑھیں۔ پانچویں چلّے میں زکوٰۃ اکبر ادا کریں اور روزانہ ایک ہزار پچپن مرتبہ پڑھیں۔ زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کے بعد چھٹے چلّے میں روزانہ چار ہزار دوسو چوبیس مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح دوسو چالیس دنوں میں زکوٰۃ اکبر الکبائر ادا ہوگی۔ اس کے بغیر گنے بکثرت ''یا اللہ'' کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ قلب وذہن میں زبردست روحانیت پیدا ہوگی۔ بزرگوں نے اور بھی طریقے روحانیت کے حصولیابی کے لئے لکھے ہیں، لیکن ہمارا اپنا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ روحانیت ذکر وعمل سے زیادہ ترک معصیت سے پیدا ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ سے زیادہ آپ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے دور رہیں گے اتنی ہی آپ کے اندر روحانیت پیدا ہوگی۔

درود شریف کی کثرت سے اور سورۂ کوثر کو روزانہ کا معمول بنانے سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار خواب میں نصیب ہوتا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے لئے سنتوں کی پابندی رکھیں، اٹھتے بیٹھتے لاتعداد مرتبہ درود شریف کوئی سا بھی پڑھیں۔ اپنی سوچ وفکر کو سب کے لئے مثبت رکھیں، ہمیشہ باوضو رہیں کم سے کم باوضو سونے کی کوشش، اپنے بستر کو پاک صاف رکھیں اور اپنے تکیہ کو عطر سے معطر رکھیں، انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں گے اور بار بار ہوتے رہیں گے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر: ۳۹

مفتاح الارواح

حسن الهاشمی

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کا نقش

اس نقش کو موم جامہ کر کے کالے کپڑے میں پیک کر کے مرد اپنے دائیں بازو پر باندھے اور عورت اپنے بائیں بازو پر باندھے، انشاء اللہ دشمن اپنی شرارتوں سے باز آجائے گا اور اس کی شرارتوں سے کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۷۸۶

۱۶۵۶۱۸	۱۶۵۶۲۱	۱۶۵۶۲۵	۱۶۵۶۱۱
۱۶۵۶۲۴	۱۶۵۶۱۲	۱۶۵۶۱۷	۱۶۵۶۲۲
۱۶۵۶۱۳	۱۶۵۶۲۷	۱۶۵۶۱۹	۱۶۵۶۱۶
۱۶۵۶۲۰	۱۶۵۶۱۵	۱۶۵۶۱۴	۱۶۵۶۲۶

ستاروں کی نحوست سے نجات کے لئے

اگر کسی کو یہ شک ہو کہ وہ ستاروں کی نحوست کا شکار ہے تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور اس دعا کو ہر فرض نماز کے بعد دس بار یا کم سے کم ایک بار ضرور پڑھ لیا کرے۔ دعا یہ ہے: **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یااللہ یااللہ یارحمن یارحمن نعوذ بك من نحوست الزحل والشمس والقمر والمریخ والعطارد والمشتری والزهره والراس والذنب یابدوح یابدوح یابدوح یاعظیم یاعظیم یاعظیم یاوهاب یاوهاب یاوهاب یامستعان یاحی یاقیوم یاارحم الراحمین.**

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۳۲۷	۱۶۳۳۰	۱۶۳۳۳	۱۶۳۱۹
۱۶۳۳۲	۱۶۳۲۰	۱۶۳۲۶	۱۶۳۳۱
۱۶۳۲۱	۱۶۳۳۵	۱۶۳۲۸	۱۶۳۲۵
۶۳۲۹	۱۶۳۲۴	۱۶۳۶۲	۱۶۳۳۴

اگر کوئی ملازم بار بار بھاگ جاتا ہو

اگر کوئی ملازم بار بار بھاگ جاتا ہو اور مالک یہ چاہتا ہو کہ وہ ملازمت پر ٹکا رہے تو اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے اس ملازم کا نا
اس کی ماں کا نام لکھ دیں اور اس کو کسی پتھر کے نیچے اسی دفتر یا اسی فیکٹری میں دبا دیں، انشاء اللہ اس کے بعد وہ ملازمت چھوڑ کر بھ
سے باز رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۷۴	۲۲۷۹	۲۲۷۲
۲۲۷۳	۲۲۷۵	۲۲۷۷
۲۲۷۸	۲۲۷۱	۲۲۷۶

فلاں ابن فلاں

مفرور کو فی الفور بلانے کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو تو اس کو فی الفور بلانے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اس کے گھر میں لٹکا دیں اور تعویذ کو ہرے کپ
میں پیک کر لیں، انشاء اللہ ایک ہفتے کے اندر اندر وہ واپس آجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۹	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۲
۲۵۵	۲۴۳	۲۴۸	۲۵۴
۲۴۴	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۷
۲۵۲	۲۴۶	۲۴۵	۲۵۷

فلاں ابن فلاں واپس آجائے

زنا، شراب، چوری، سٹے بازی جیسی برائی سے نجات دلانے کے لئے

اگر کوئی شخص زنا، شراب نوشی، چوری، جوا، سٹے بازی جیسے مذموم گناہوں میں مبتلا ہو تو اس کے گلے میں یہ تعویذ کالے کپڑے
کر کے ڈال دیں، انشاء اللہ بہت جلد ان گناہوں سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۱۰۱۷۷۹	۱۰۱۷۸۳	۱۰۱۷۸۶	۱۰۱۷۷۲
۱۰۱۷۸۵	۱۰۱۷۷۳	۱۰۱۷۷۸	۱۰۱۷۸۴
۱۰۱۷۷۴	۱۰۱۷۸۸	۱۰۱۷۸۱	۱۰۱۷۷۷
۱۰۱۷۸۲	۱۰۱۷۷۶	۱۰۱۷۷۵	۱۰۱۷۸۷

ازالہ عشق وازالہ شہوت

اگر کوئی کسی کے ناجائز عشق میں مبتلا ہو یا اس میں حد سے زیادہ شہوت ہو جو اس کے لئے مصیبت بنی ہو تو اس اسماءِ حسنیٰ میں سے وہ اسماءِ الٰہی جن میں 'ی' آتا ہو گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر انہیں تازے پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں اور اس عمل کو اکسی دن جاری رکھیں، انشاء اللہ مذکورہ بیماری سے نجات ملے گی۔ اسماءِ الٰہی یہ ہیں: یاحلیم، یاکریم، یارحیم، یامجید، یاعلیم، یاخبیر، یاخبیر، یاعلی، یاعظیم، یاحمید، یامحصی وغیرہ۔

دفع عشق کے لئے

اگر کوئی نوجوان کسی لڑکی یا عورت کے عشق میں مبتلا ہو اور اس سے نکاح ہونا ممکن نہ ہو لیکن وہ نوجوان اپنی محبوبہ کو بھول جانے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس عمل کو اختیار کرے، انشاء اللہ اس کے دل ودماغ سے محبوبہ کا خیال نکل جائے گا اور وہ دیوانگی اور جنونِ عشق سے نجات پالے گا۔

سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر ان حروف کو لکھ کر چاٹ لے، اب ق ال ہ ول ور ک م ہ، اس کے بعد ایک یہ آیت پڑھ کر اپنے دل پر دم کرے: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَ قِیلَ الْیَوْمَ نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیتُمْ لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ھٰذا ۔ وَ نَسِیَ مَاقَدَّمَتْ یَدَاہُ۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۔ کَذٰلِکَ یُنْسٰی. فلاں ابن فلاں۔

سامان فروخت کرنے کے لئے

جو سامان فروخت نہ ہوتا ہو اس سامان پر ایک مرتبہ دعاءِ برہتیہ پڑھ کر قرآن حکیم کی اس آیت کو چار مرتبہ پڑھ کر دم کردیں، انشاء اللہ اس سامان کو خریدنے کے لئے گراہک آنے شروع ہوجائیں گے۔ آیت یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

بانجھ پن کے لئے

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اور اس کے حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے اپنی کمر میں باندھ لے، انشاء اللہ تین چار ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

بہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
حی حی حی حی حی حی قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم
علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

دردِ ناف کے لئے

اگر کسی شخص کی ناف ٹل جاتی ہو یا ناف میں درد رہتا ہو تو اس وقت جب ناف اپنی صحیح جگہ پر ہو تو اس نقش کو تیار کر کے اس پر ایک بار دعاءِ برہتیہ پڑھ کر دم کر دیں اور نقش کو ناف کی جگہ پر باندھ دیں، انشاء اللہ پھر ناف نہیں ٹلے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

امرہٖ	علیٰ	غالب	واللہ
ولکن	امرہ	علیٰ	غالب
لا	ولکن	امرہٖ	علیٰ
یبصرون	لا	ولکن	امرہٖ

عجیب وغریب استخارہ

اگر کسی کام کے لئے یہ دریافت کرنا ہو کہ اس کو کرنا چاہئے یا نہیں یا فلاں سفر کرنا چاہئے یا نہیں، یا فلاں لڑکے سے اپنی بیٹی کا رشتہ کرنا چاہئے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھ کر ایک بار دعاءِ برہتیہ پڑھیں، پھر اسم مبارک یاعلی لکھ کر ایک دائرہ بنا دیں، پھر ایک سانس میں اُس دائرے کے چاروں طرف نقطے لگادیں، جب سانس ٹوٹ جائے تو نقطے لگانا بند کر دیں، اس کے بعد اُن نقطوں کو شمار کریں، اس طرح کے نو کا پہاڑہ پڑھیں، مثلاً نوا کم نو، نو دُنی اٹھارہ، نو تیا ستائیس. کسی جگہ جا کر جب پہاڑا پورا نہ ہو تو دیکھیں کہ کتنے نقطے بچ رہے ہیں، اگر ۱، ۲، ۶، ۸، بچ رہے ہوں تو اس کام کو یقین کے ساتھ کرلیں، کامیابی ملے گی اور کام میں خیر ہوگی، اگر چار باقی رہیں تو کام کر بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ اگر ۳، ۵ بچیں تو اس کام کو ہرگز نہیں کرنا چاہئے، اگر کچھ بھی نہ بچے تو کام کر سکتے ہیں لیکن اس کام میں خاطر خواہ خوشی نہیں مل سکتی۔

یاعلی
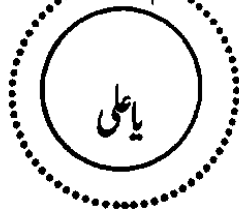
زیارتِ ارواح

اگر کسی خاص روح سے بات کرنی ہو، اپنے ماں باپ سے یا دیگر مرحوم رشتے داروں سے ملاقات کا شوق ہو یا کسی نبی یا ولی سے بات کرنے کی خواہش ہو تو عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں کپڑوں پر عطر لگا کر سورۂ والشمس، سورۂ واللیل اور سورۂ اخلاص کو سات سات مرتبہ پڑھیں، پھر یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ رُوْحَ فلاں. فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لیں جس سے ملاقات کی خواہش ہو، اس کے بعد یہ پڑھیں: وَاجْعَلْ لِیْ مَنْ اَمِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَااَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ۔

اس عمل میں پہلی ہی رات میں کامیابی ملتی ہے ورنہ تیسری رات میں تو مل ہی جائے گی ہے، لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر چہ راتوں میں کامیابی نہ ملے تو ساتویں شب میں بھی یہ عمل کرنا چاہئے۔ ساتویں شب میں لازماً کامیابی مل جائے گی۔

حاسدوں کی زبان بندی کے لئے

اگر حاسدوں کی زبان بند کرنا ہو تو زوال ماہ کے اوقات میں جس وقت قمر برج عقرب میں ہو یا اماوس کا وقت ہو تو منہ میں تھوڑا سا موم رکھ کر اس عزیمت کو لکھے۔ اور اس کے چاروں طرف دعاءِ برہتیہ لکھ دے اور اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاءاللہ حاسدوں اور بدخواہوں کی زبان پر تالہ پڑ جائے گا۔ ایک حرف بھی وہ زبان سے نہیں نکال سکیں گے۔

۷۸۶

قُل ھو اللہ ماشاء اللہ. حسبی اللہ تعالیٰ اللہ صدق اللہ توکلت علی الحق الذی لایموت ان اللہ و ملئکتہٗ یصلون علی النبی یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما. و الھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم. لا اللہ الا ھو الحق القیوم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم بستم بحق کٓھٰیٰعٓصٓ بستم بحق حٰمٓعٓسٓقٓ بستم زبان ھمہ بد گویان دشمنان و غمازان صاحب این دعا را بحق لا اللہ الا اللہ بستم کردم بحق محمد رسول اللہ بستم بحق طٰہٰ بحق تبارك الذی بیدہ الملك بستم بطٰسٓ بیاسین واللہ المحکم بستم بقاف والقرآن الجید بستم بنون والقلم وما یسطرون بستم بحق والتین والزیتون بحق ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ہ لا ء ی بستم بحق قل ھو اللہ احمد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد ابستم زبان ھمیشہ بدگویان صاحب اس تعویذ ھذا لاتحرك بہ لسانہ لتعجل بہ یاغیاث المستغیثین صم بکم عمی فھم لایبصرون ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لایعقلون.

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اس نقش کے چاروں طرف دعاء برہتیہ لکھنے کے بجائے اگر تین مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کرد تب بھی اس کے نتائج بہت جلد برآمد ہوتے ہیں۔

عملِ فتوحات

نوچندی جمعرات سے بہ نیت زکوٰۃ "یا منعم" ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، چالیس دن انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ نمازِ فجر کے بعد دوسو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اور اس نقش کو اپنے میں ڈال لیں اور ایک نقش اپنے گھر میں لٹکالیں، انشاءاللہ اس قدر فتوحات ہوں گی کہ عقل حیران ہوگی۔ دونوں نقش ہرے کپڑے پیک ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲	۳۵	۲۸	۵۱	۴۴
۴۳	۴۱	۳۴	۳۲	۵۰
۴۹	۴۷	۴۰	۳۳	۳۱
۳۰	۴۸	۴۶	۳۹	۳۷
۳۶	۲۹	۵۲	۴۵	۳۸

چوری سے حفاظت

اگر گھر کے دروازے پر یہ عبارت لکھ کر چسپاں کردیں تو گھر چوری اور ڈکیتی سے محفوظ رہے۔ عبارت یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہ حفیظٌ لطیفٌ قدیمٌ اَذلیٌ، حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَایُنَامُ.

حاضرات کا عمل

حاضرات کی سیاہ کو ہلکا سا تیل یا گوندھ لگا کر کسی نابالغ لڑکے یا لڑکی کے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگا کر کسی تنہائی کی جگہ بٹھادیں، حاضرات کے وقت آسمان پر ابر نہیں ہونا چاہئے، بچے کو بٹھا کر ایک بار دعاءِ برہتیہ پڑھ کر بچے کے چاروں طرف دم کردیں، بچے کے چہرے پر اور اس کے انگوٹھے پر بھی دم کردیں، پھر بچے پر مندرجہ ذیل عزیمت پانچ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور بچے سے پوچھیں کہ اسے کوئی چیز نظر آئی ہے یا نہیں؟

اگر نظر نہ آئے تو پھر ایک بار مذکورہ عزیمت پڑھ کر صرف بچے کے انگوٹھے پر دم کریں، اور بچے سے پوچھیں کہ اس کو کچھ نظر آیا ہے یا نہیں؟ اس بار بچے کو کوئی شخص نظر آئے گا، بچے سے کہیں کہ اس شخص سے کہو کہ میدان صاف کر کے دربار لگائے، پھر کہیں کہ بادشاہ کو بلائے، بادشاہ آکر تخت پر بیٹھ جائے گا، جب بادشاہ تخت پر بیٹھ جائے تو عامل بادشاہ کی خدمت میں اپنا سلام پیش کرے، پھر کہے کہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، بادشاہ کہے گا پوچھو میں بتاؤں گا، پھر عامل جو کچھ بھی پوچھے گا بادشاہ کی طرف سے اس کا جواب ملے گا، جب عامل کی بات پوری ہوجائے تو بادشاہ کو رخصت ہونے کی اجازت دیں، یہ حاضرات شیشے پر، پانی پر، چراغ کی لو پر بھی کی جاسکتی ہے۔

عزیمت یہ ہے: عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَجِبْ یَامَھَائِیلُ یَاھَمَائِیلُ یَاتَفْتَائِیلُ یَاسَائِیلُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اُحْضُرُوا لِلْمُسَخَّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ حَدُوْشِ مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ وَالشَّیَاطِیْنِ اُحْضُرُوْا بِجَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا بِجَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا یَامَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ حاضر شو بحق لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ. حاضر شو. اس عزیمت کو دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ عامل اس کو حفظ یاد کرلے اور بغیر دیکھے اس عزیمت کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

دعوتِ برھتیہ

از قلم :
روحانی اسکالر علامہ حکیم صوفی
غلام سرور شباب قادری

نئی شائع ہونے والی کتاب ''کلید رموز مخفی'' کا ایک باب

عبرانی سریانی کی مشہور ومعروف دعوتِ برہتیہ میں اٹھائیس اسماء ہیں، جو حروف ابجد اور منازلِ قمر سے منسوب ہیں۔ ہر اسم کے بے شمار خواص اور افعال ہیں۔ روحانیت کے نصاب میں دعاءِ برہتیہ کی دعوت شامل ہے۔ اُس وقت تک کوئی عامل، عامل نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ دعا مذکورہ کی ریاضت نہ کرے۔ یہ ایک ایسی عظیم دعا ہے جسے زمانہ قدیم کے حکماء، قدماء نے عہدِ قدیم اور میثاق عظیم کے نام سے بھی موسوم کر کے بیان کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ ایک طلسم المیثاق العظیم، سر المصون، الکنز المخزون، الکبریت الاحمر سے بھی زیادہ بیش قیمت اور اہمیت کی حامل ہے تو اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے۔ دعائے برہتیہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی، پھر اُن کے بعد اُن کے وصی و جانشین حضرت آصف بن برخیا کو امانت اور وراثتِ نبوت کے طور پر ملی۔ ان کے بعد حکیم قلفطیر یوس کو اور اس کے شاگردوں کی طرف منتقل ہوتی ہوئی عہد حاضر کے اکابر ومشائخ تک پہنچی ہے۔ عہد قدیم کے تمام عاملین وکاملین اپنی اپنی کتب اور رسائل میں اس عظیم دعا کا ذکر بڑی تفصیل سے کیا ہے۔ ہماری ذاتی لائبریری میں جو کتب موجود ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں جن میں دعائے برہتیہ کے اسماء کا ذکر موجود ہے۔ ''منبع اصول الحکمۃ'' از امام ابی العباس احمد بن علی البونی "اغاثة المظلوم کشف اسر العلوم" از سید عبد الفتاح الطوخی المصری۔ اسی مصنف نے اپنی ان کتب میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ "الکباریت فی اخراج العفاریت، سحر الکھان فی حضور الجان، والبیان فی علمی الکوتشینة والفدجان، احکام الحکیم فی علم التنجیم والنجاح فی علوم النفس والتنویم" نے اپنی ان کتب میں "الخاتم السلیمانی والعلم الروحانی الطب الروحانی للجسم الانسانی الغزالی الکبیر" اور محی الدین ابن عربی نے ''الکبریت الاحمر'' میں اس دعا کا ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام بونی نے ''شمس المعارف الکبریٰ'' میں استاذ الکبیر الشیخ علی ابوحی اللہ مرزوقی نے اپنی کتاب "الجواهر اللماعة فی استحضار ملوك الجن فی الوقت والساعة" میں استاد المجریطی نے ''غایت الحکیم'' میں، امام جلال الدین سیوطی نے "الطب والحکمة" میں۔ الشیخ محمد الشافی الخلوتی الحنفی نے "السر المظروف فی علم بسط الحروف" میں۔ الشیخ علی بن محمد الطندتائی نے "جوامع الاسرار الروحانية" میں، علامہ محمد رفیق زاہد نے ''طلسمات کی دنیا'' میں، حضرت کاش البرنی نے ''عامل کامل'' میں، خواجہ حسن نظامی نے ''گلشن اسرار لاہوت وناسوت'' میں، حضرت بوعلی ابن سیناء نے اپنے ''مجربات'' میں اس عظیم دعا کا ذکر کیا ہے۔ ان کتب کے علاوہ بھی بے شمار کتب میں اس جلیل القدر دعا کا ذکر موجود ہے۔ ہم نے اپنی کتب ''فیضان القرآن، ردِ سحر حصہ سوم، مصباح الارواح، روحانی خطوط، عکسِ لوحِ محفوظ'' میں اس عظیم دعوت کے چند اعمال درج کئے ہیں مگر یہاں ہم سیر حاصل بحث کر رہے ہیں جو کہ آپ کو بے شمار کتب سے بے نیاز کر دے گی۔ ہر عامل کا علم دعائے برہتیہ کے بغیر ادھورہ اور دُم کٹا ہے۔ اس دعا کے عامل کے حکم سے کوئی موکل، جنات، عفریت سرکش اور شیاطین نافرمانی نہیں کر سکتا اور کسی عمل میں اسے ناکامی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ جتنی عزیمتیں اور قسمیں علوم روحانیہ میں ہیں، اُن تمام سے اس کا عامل بے پرواہ ہو جاتا ہے، تمام اعمال میں اس کا عامل تصرف کر سکتا ہے، موکلات واعوان کو حاضر کرنے اور ان سے کام لینے کے سلسلہ میں چیزوں کو مخفی اور ظاہر کرنے میں، لوگوں کو بیمار کرنے اور شفا دینے میں، اعمال خیر وشر ہمہ قسم میں کلی طور پر کامیاب وکامران ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ عصرِ حاضر کے عاملین نے اس عظیم دعا کی طرف کم توجہ دی ہے۔ ان اٹھائیس اسماء کے اعراب کا مسئلہ مشتاقانِ روحانیت کے لئے رہا ہے کیوں کہ تمام اسماء سریانی

زبان میں ہیں، ان اسماء کے اعراب درست کرنے کے سلسلہ میں گزشتہ ربع صدی ہم نے اس کی تحقیق پر صرف کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل و کرم فرمایا، یہ عظیم تحقیق قارئین کی نذر کر رہے ہیں تاکہ آنے والی نسلوں کے کام آئے۔

جس کا مستقبل جاننا چاہو اس کا ماضی جاننے کی کوشش کرو کیوں کہ افراد اور اقوام کا ماضی ان کے مستقبل کا عکاس ہوتا ہے۔ الحمدللہ کہ ہمارے اسلاف نے ماضی میں بھی علوم روحانیہ کی تحقیق پر بہت زیادہ کام کیا ہے، ان کا ماضی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ہمیں بھی اپنے اسلاف کی اس عظیم روش کو قائم رکھنا ہے۔ دعائے برہتیہ کے اٹھائیس اسماء ہر حرف کے اعراب کی تحقیق تفصیل سے درج کی جاتی ہے۔ مستقبل کے مشتاقانِ روحانیت کے لئے اور عصر حاضر کے عاملین و کاملین کے لئے ایک عظیم روحانی تحفہ ہے۔ علوم روحانیہ و مخفیہ کی بنیاد دعائے برہتیہ ہے، جس نے بنیاد مضبوط کرلی، اس کا علم کامل ہوا اور اس کا عمل تیر بہدف ہوا۔

پہلا اسم بَرْهَتِيَةٍ بروزن تَفْعِلِيَةٍ

بموحدة مكسورة	يعنى	زير	والى۔با
راساكنة	يعنى	جزم	والى۔ را
ها مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔ها
مثناة فوقية مكسورة	يعنى	زير	والى۔تا
يا ساكنه تحتيه ساكنه	يعنى	جزم	والى۔يا
ها مكسورة منونة	يعنى	دوزير	والى۔ها

دوسرا اسم كَرِيْرٍ بروزن فَعِيْلٍ

كَ۔مفتوحة	يعنى	زبر	والا۔ كاف
رِ۔مكسوره	يعنى	زير	والى۔را
یْ۔ ساكنه	يعنى	جزم	والى۔يا
رٍ۔منونه	يعنى	دو زير	والى۔را

تیسرا اسم تَتْلِيهٍ بروزن تِفْعَلٍ

تَ۔مثناة فوقيه مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔تا
تْ۔مثناة فوقية ساكنه	يعنى	جزم	والى۔تا
لِ۔مكسورة	يعنى	زير	والا۔لام
یْ۔تحتية ساكنه	يعنى	جزم	والى۔يا
هٍ۔منونه	يعنى	دوزير	والى۔ها

چوتھا اسم طُوْرَانٍ بروزن فُعْلَانٍ

طُ۔مهمله مضمومه	يعنى	پيش	والا۔ طا
وْ۔ساكنه	يعنى	جزم	والى۔واو
رَ۔مفتوه	يعنى	زبر	والى۔را
ا۔درميان ميں	يعنى	بغير اعراب كے	كوئى اعراب نهيں
نٍ۔منونه	يعنى	دوزير	والا۔نون

پانچواں اسم مَزْجَلٍ بروزن مَفْعَلٍ بفتح العين

مَ۔مفتوحه	يعنى	زبر	والا۔ميم
زْ۔ساكنه	يعنى	جزم	والى۔ز
جَ۔مفتوحه	يعنى	زبر	والا۔جيم
لٍ۔منونه	يعنى	دوزير	والا۔لام

چھٹا اسم بَزْجَلٍ بروزن مَفْعَلٍ

بَ۔موحده مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔يا
زْ۔ساكنه	يعنى	جزم	والى۔زا
جَ۔مفتوحه موحده	يعنى	زبر	والا۔جيم
لٍ۔منونه	يعنى	دوزير	والا۔لام

ساتواں اسم تَرْقَبٍ بروزن تَفْعَلٍ

تَ۔مثناة فوقيه مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔تا
رْ۔ساكنه	يعنى	جزم	والى۔را
قَ۔مفتوحه	يعنى	زبر	والا۔قاف
ب۔موحده منونه	يعنى	دوزير	والى۔يا

آٹھواں اسم بَرْهَشٍ بروزن تَفْعَلٍ

بَ۔موحده مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔يا
رْ۔ساكنه	يعنى	جزم	والى۔را
هَ۔مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔ها
شٍ۔معجمه منونه	يعنى	دوزير	والا۔شين

نواں اسم غَلْمَشٍ بروزن تَفْعَلٍ

غَ۔معجمه مفتوحه	يعنى	زبر	والى۔غين
لْ۔ساكنه	يعنى	جزم	والا۔لام
مَ۔مفتوحه	يعنى	زبر	والا۔ميم

شؔ۔معجمہ منونہ	یعنی	دوزبر	والا۔شین

دسواں اسم خُوْطِیْر بروزن فُوْعِیْل

خُ۔معجمہ مضمومہ	یعنی	پیش	والی۔خا
وْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔واو
طِ۔مہملہ مکسورہ	یعنی	زیر	والی۔طا
یْ۔مثناۃ تحتیہ ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔یا
رٍ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔را

گیارہواں اسم قَلَنْهُوْدٍ بروزن حَضْرَمُوْت

قَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔قاف
لْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔لام
نَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔نون
ہُ۔مضمومہ	یعنی	پیش	والی۔ہا
وْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔واو
دٍ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔دال

بارہواں اسم بَرْشَان بروزن رَحْمٰن

بَ۔موحدہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔با
رْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔را
شَ۔معجمہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔شین
نٍ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والا۔نون

تیرہواں اسم کَظْهِیْر بروزن تَکْرِیْم

کَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔کاف
ظْ۔مثنالۃ ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔ظا
ہِ۔مکسورہ	یعنی	زیر	والی۔ہا
یْ۔مثناۃ تحتیہ ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔یا
رٍ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔را

چودہواں اسم نَمُوْشَلْخ بروزن ہُنُوقَمْر

نَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔نون
مُ۔مضمومہ	یعنی	پیش	والا۔میم
وْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔واؤ
شَ۔معجمہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔شین
لْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔لام
خٍ۔معجمہ منونہ	یعنی	دو زیر	والی۔خا

پندرہواں اسم بَرْهَیُوْلَا بروزن فَیْعَلُوْلَا

بَ۔موحدہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔با
رْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔را
ہَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔ہا
یُ۔مثناۃ تحتیہ مضمومہ	یعنی	پیش	والی۔یا
وْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔واؤ
لَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔لام
ا۔	یعنی	بغیر اعراب کے	آخر میں۔الف

سولہواں اسم بَشْکَیْلَخ بروزن مَفْعَیْلَل

بَ۔موحدہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔با
شْ۔معجمہ ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔شین
کَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔کاف
یْ۔مثناۃ تحتیہ	یعنی	جزم	والی۔یا
لَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔لام
خٍ۔معجمہ منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔خا

سترہواں اسم قَزْمَز بروزن مَقْعَدٍ

قَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔قاف
زْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔زا
مَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔میم
زٍ۔منونہ	یعنی	دو زیر	والی۔زا

اٹھارہواں اسم اَنْغَلِلْیْطٍ بروزن اَقْطَعْ ذِیْبٍ

اَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔الف
نْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔نون
غَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔غین
لَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔لام
لِ۔مکسورہ	یعنی	زیر	والا۔لام
یْ۔مثناۃ تحتیہ ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔یا
طٍ۔مہملہ منونہ	یعنی	دوزیر	والا۔طا

انیسواں اسم قَبَرَاتِ بروزن رَحَمَاتِ

قَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔قاف
بَ۔موحدہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔با
رَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔با
رَ۔مفتوحة	یعنی	زبر	والی۔را
ا۔پھر درمیان میں الف	یعنی	بغیر اعراب	بغیر اعراب کے۔الف
تِ۔مثناۃ فوقیہ منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔تا

بیسواں اسم غَیَاھَا بروزن حَیَاھَا

غَ۔معجمہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔غین
یَ۔مثناۃ تحتیۃ مفتوحہ	یعنی	بغیر اعراب کے	بغیر اعراب کے۔الف
ہَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔ھا
ا۔آخر میں	یعنی	بغیر اعراب	بغیر اعراب کے۔الف

اکیسواں اسم کَیْدَھُوْلَا بروزن فَیْعَلُوْلَا

کَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔کاف
یْ۔مثناۃ تحتیہ ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔یا
دَ۔مہملہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔دال
ہُ۔مضمومہ	یعنی	پیش	والی۔ھا
وْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔واؤ
لَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔لام
ا۔آخر میں	یعنی	بغیر اعراب	بغیر اعراب کے۔الف

بائیسواں اسم شَمْخَاھِرِ بروزن جَبْرَائِلِ

شَ۔معجمہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔شین
مْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔میم
خَ۔معجمہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔خا
ا۔درمیان میں	یعنی	بغیر اعراب	بغیر اعراب کے۔الف
ہِ۔مکسورہ	یعنی	زیر	والی۔ھا
رٍ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔را

تیئیسواں اسم شَمْخَاھِیْرِ بروزن جَبْرَائِیْلِ

اسم شَمْخَاھِرِ کی (ہ) کے بعد (ی) کا اضافہ ہے اور (ی) پر جزم ہے

شَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔شین
مْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والا۔میم
ہَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔ھا
ا۔درمیان میں	یعنی	بغیر اعراب	بغیر اعراب کے۔الف
ہِ۔مکسورہ	یعنی	زیر	والی۔ھا
یْ۔تحتیہ مثناۃ ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔یا
رٍ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔را

چوبیسواں اسم بِکَھْطَھَوْنَیْہٖ بروزن بِفَعْفَعُوْنَیْہٖ

بِ۔موحدہ مکسورہ	یعنی	زیر	والی۔یا
کَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔کاف
ہْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔ھا
طَ۔مہملہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔طا
ہَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔ھا
وْ۔ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔واؤ
نَ۔مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔نون
یْ۔مثناۃ تحتیہ ساکنہ	یعنی	جزم	والی۔یا
ہٖ۔منونہ	یعنی	دوزیر	والی۔ھا

بعض ماہرین نے (ہْ) ثانیہ ساکنہ یعنی (جزم) کے ساتھ۔ (وَ) مفتوحہ یعنی (زبر) کے ساتھ (یَ) مثناۃ مشددہ مفتوحہ یعنی (شدزبر) اور بعد میں (تٍ) مکسورہ منونہ یعنی (دوزیر) کے ساتھ لکھا ہے۔ اور بعض عاملین نے بروزن بفعلونیۃ تحریر کیا ہے۔ (طُ) مضمومہ یعنی (پیش) کے ساتھ اور (ہ) کے گرانے سے اور بعض نے بکھطھطھونیہ ساتھ زیادتی (ہْ) یعنی (جزم) کے اور (طَ) مفتوحہ کے لکھا ہے۔ مگر اول الذکر جیسا کہ ہم نے تحریر کیا ہے درست اور تحقیق شدہ ہے۔

چھبیسواں اسم بِشَارِشٍ بروزن مِنَاصِرِ

بِ۔موحدہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والی۔با
شَ۔معجمہ مفتوحہ	یعنی	زبر	والا۔شین
ا۔درمیان میں	یعنی	بغیر اعراب	بغیر اعراب کے۔الف
رِ۔مکسورہ	یعنی	زیر	والی۔را
شٍ۔معجمہ منونہ	یعنی	دوزیر	والا۔شین

ستائیسواں اسم طُونَشِ بروزن مُهْتَدِ

ط۔مضمومه	يعني	پيش	والا۔طا
وْ۔ساكنه	يعني	جزم	والي۔واؤ
نَ۔مفتوحه	يعني	زبر	والا۔نون
ش۔معجمه منونه	يعني	دو زير	والا۔شين

بعض عاملین نے طُوْشِ بروزن عُوْفِ اور بعض نے طُرْشِ بروزن قُرْضِ اور بعض نے طُوْیَاشِ بروزن فُوْعَالِ تحریر فرمایا ہے۔ مگر اول الذکر جیسا کہ ہم نے طُوْنَشِ تحریر کیا ہے تحقیق کے مطابق درست ہے

اٹھائیسواں اسم شَمْخَابَارُوْخِ بروزن فَعلاَفَاعُوْلِ

ش۔معجمعه مفتوحه	يعني	زبر	والا۔شين
مْ۔ساكنه	يعني	جزم	والا۔ميم
خَ۔معجمه مفتوحه	يعني	زبر	والي۔خا
ا۔درمیان میں	يعني	بغير اعراب	بغير اعراب كے۔الف
بَ۔موحده مفتوحه	يعني	زبر	والي۔با
ا۔درمیان میں	يعني	بغير اعراب	بغير اعراب كے۔الف
رُ۔مضمومه	يعني	پيش	والي۔را
رْ۔ساكنه	يعني	جزم	والي۔را
خِ۔معجمه منونه	يعني	دوزير	والي۔خا

دعاء برہتیہ کے اٹھائیس اسماء جو روحانیت کے عظیم خزانے کی کلید ہیں تحقیق شدہ آپ کے سامنے ہیں۔ درست اعراب ہر اسم کے حروف کی تعداد اور ہر حرف کے اعراب کی وضاحت کردی گئی ہے۔ اب دعائے برہتیہ کے اٹھائیس اسمائے مبارکہ تحریر کرتے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

دعائے برہتیہ کے اٹھائی اسماء:

۱۔بَرْهَتِيَةِ۔ ۲۔كَـرِيْـرِ۔ ۳۔تَـتَـلِيْـهِ۔ ٤۔طُـوْرَانِ۔ ٥۔مَـزْجَـلِ۔ ٦۔بَـزْجَـلِ۔ ٧۔تَرْبِ۔ ٨۔بَرْهَـشِ ٩۔غَلْمَـشِ۔ ١٠۔خُـوْطِيْـرِ۔ ١١۔قَلْنَهُـوْدِ۔ ١٢۔بَـرْشَانِ۔ ١٣۔كَظْهِيْرِ۔ ١٤۔نَـمُـوْشَـلْـخِ۔ ١٥۔بَرْهَيُوْلَا۔ ١٦۔بَشْكَيْلَخِ۔ ١٧۔قَزْمَزِ۔ ١٨۔اَنْـغَـلَلِيْـطِ۔ ١٩۔قَبْـرَاتِ۔ ٢٠۔غَيَاهَا۔ ٢١۔كَيْدَهُوْلَا۔ ٢٢۔شَـمْـخَـاهِـرِ۔ ٢٣۔شَـمْـخَـاهِيْـرِ۔ ٢٤۔شَـمْـهَـاهِيْـرِ۔ ٢٥۔بِـكَـهْـطَـهَـوْنَـيْـهِ۔ ٢٦۔بِشَـارِشِ۔ ٢٧۔طُـوْنَـشِ۔ ٢٨۔شَمْخَابَارُوْخِ۔

دکان کی خیر و برکت کے لئے

اس نقش کو دکان کے چاروں کونوں میں آویزاں کریں، انشاء اللہ خوب برکت ہوگی اور فروختگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۰	۵۵۵	۵۶۲
۵۶۱	۵۵۹	۵۵۷
۵۵۶	۵۶۳	۵۵۸

دکان کی ترقی کے لئے

دکان کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل نقش دو تیار کئے جائیں، دونوں کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔ ایک مالک کے دائیں بازو پر باندھ دیں اور ایک نقش دکان میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ دکان میں ترقی ہوگی، نقش کو اگر نوچندی جمعرات میں لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

دفینے کی معلومات

سورۂ شعراء کو آیت ذیل کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھیں پھر سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، بعض اکابر نے یہ فرمایا ہے کہ اس مرغ کی گردن میں تعویذ باندھیں جس کے سر پر دو تاج ہوں، مرغا دیسی ہو تو بہتر ہے، دفینے سے مراد خزانہ یا سحر مدفونہ ہے۔

آیت یہ ہے:

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ. فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.

☆☆☆

آغا حسنین احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

جس طرح پاکیزہ شبنم کے قطرے مرجھائے ہوئے پھول کو تازگی بخشتے ہیں۔اسی طرح بتوسل معصومین علیہم السلام اللہ تعالیٰ سے دعا مایوس دلوں کو روشنی بخشتی ہے۔

۱۹۷۱ء میں مجھے ایران عراق کے تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ جب میں نجف اشرف میں امام متقین امیر المومنین باب مدینۃ العلم حضرت علی علیہ السلام کے روضہ میں حاضر ہوا تو اجازہ، سلام، زیارت تعقیبات وعبادات کے بعد میں نے بارگاہ خدا وندی میں ''اسم اعظم'' عطا ہونے کی استدعا کی دعا کے بعد روضہ اقدس میں رکھی ہوئی کتابوں میں سے ایک کتاب نکالی اچانک کھولی تو اسم اعظم کی آیات درج تھیں۔میں قربان جاؤں سخی مولائے اعلیٰ کے در پر کہ ابھی طلب۔فوراً عطا۔اس کتاب کے صفحے کی فوٹو کاپی کرالا یا جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔طویل تحقیق کا نتیجہ یہ نکلا قرآن مقدس میں ۵ آیات ایسی ہیں جن کے ذکر کے بعد خدا سے دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔مقصد حاصل ہوتا ہے۔کیونکہ ان میں اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ہے جو ''اسم اعظم'' ہے۔''اسم اعظم'' وہ ہوتا ہے جس کا آغاز ہم ذات ''اللہ'' سے ہو اور اختتام بھی ''ھو'' پر ہو اور اسم میں کوئی نقطہ نہ ہو قرآن مقدس کی ۵ سورتیں، سورہ بقرہ، آل عمران، نساء، طہٰ، تغابن، کا آغاز ''اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ'' سے ہو اور جو معیار اسم اعظم کا ذکر ہو چکا ہے اس پر پوری اترتی ہیں۔قرآن پاک کی ۵ سورتوں میں ۵ آیات یہ ہیں۔

(۱) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. (۲) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ. (۳) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا رَیْبَ فِیْہِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا. (۴) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (۵) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُ الْمُؤْمِنُوْنَ.

علامہ مجتبیٰ نے فرمایا کہ بعض کتب معتبرہ میں محمد بن بابویہؒ نے نقل کیا کہ ان کلمات کے بعد اجابت، آرشو، دعا، طلب، خواہش پوری ہونے میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ان تمام آیات بالا میں ''اسم اعظم'' اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ. مشترکہ ہے ان میں ''اللہ'' اس ذات ہے۔علم جفر میں ہر لفظ کائنات کی ہر شئے کا ظاہر اور باطن ہوتا ہے جس کو زبر و بنیات کہتے۔ مثلاً الف کا ظاہر ا ل ف باطن ہے باطنی حروف لاف =30+80=110 یہ مولا علی کا ذاتی عدد ہے عالم ارض میں بچہ کسی ملک کسی نسل کسی قومیت کا ہو جب پہلی بار دروازہ علم (مدرسہ یا اسکول) میں پڑھنے جائے گا تو استاد اس کو قاعدہ کھول کر ایک عمودی کلی پر بچے کی انگلی رکھ گا اور کہے گا پڑھو۔(الف) ظاہر۔ا۔مگر باطن ل ف 110= اقرار ولایت علیؑ ہر کائنات کا ہر استاد ہر بچہ پڑھنے پر مجبور ہے۔

اب دیکھیں علیؑ کا باطن کیا ہے

ع ی ن باطنی پانچ حروف کو ترتیب دیں تو

ل ام ای م ان، ایمان بنتا ہے۔

ی ا علی کا باطن ایمان ہے۔

اب دیکھیں محمدﷺ کا باطن کیا ہے۔

م	ی م ی م ا ی م ال	132
ح	اا س ل ام	132
م	ی م	132=
د	ال محمد کا باطن اسلام ہے	

اسم ذات اللہ کا باطن کیا ہے۔

ا	ل ف	110=	علی
ل	ام	=ام ام	اماما
ل	ام		
ہ	ا		

اللہ کی رضا چاہتے ہو تو علیؑ کی امامت کا اقرار کرو سند قرآن مقدس آیت یَوْمَ نَدْعُ کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِھِمْ بروز محشر ہم سب کو بلائیں گے۔ ان کے اپنے اپنے امام کے ساتھ۔(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر:21)

انمول اسم اعظم اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے استفادہ کا آسان طریقہ۔اس اسم اعظم کا ورد کرنے سے مقصد رزق، حب امتحان، حفظ وامان، شادی، ویزاہ، مقصد پہاڑ جتنا ہی کیوں نہ ہو۔انشاء اللہ 40 دن میں پورہ ہوگا۔مجرب ہے۔

سائل کے نام کے اعداد بجدی قمری سے بتائیں مثلاً ح س ن ی ن ا ح م د 231 حسنین احمد عشاء کو باوضو 231 بار اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اگر بتی جلا کر ورد کریں تو 40 یوم میں مقصد پورا ہوگا۔انشاء اللہ ورد 40 شب تک پورا کریں۔ابجد قمری کا چارٹ امامیہ جنتری میں ہوتا ہے۔ پرہیز: 40 یوم تک کچا پیاز، کچا ٹماٹر، اچار، چٹنی نہ کھائیں۔روزانہ ورد کے بعد اپنے مقصد کی دعا کریں۔اگر ورد نہ کرسکیں تو انمول ''اسم اعظم'' کی لوح لیکر اپنے پرس میں رکھیں۔

ایسے بھی ستایا جاتا ہے
ایسے بھی رلایا جاتا ہے

سحر (کرت) جادو، کالا علم کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا خود حضرت انسان۔ تاریخ کے ذریعہ جن قوموں کا حال ہم تک پہنچا ہے، ان میں زمانہ قدیم میں رومیوں اور پارسیوں کو ان علوم میں دسترس تھی۔ ان دنوں یہ علوم فلسفہ اور حکمت کا حصہ سمجھے جاتے تھے، رومیوں کے بعد کلدانیوں، سریانیوں، قبطیوں کے بعد پارسیوں کو ان علوم میں پورا کمال حاصل تھا۔ اپنی قوموں سے یونانیوں نے سیکھا، چنانچہ فرعون لعین اور حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے حالات اس کے شاہد ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل سحری علوم کا بہت رواج تھا اور دنیا بھر میں ساحر موجود تھے۔ سحر (جادو) کی قوت کا صدیوں سے زمانہ معترف رہا ہے، آج سائنٹفک ریسرچ اور ایجادات کا دور ہے، حضرت انسان نے خلاء میں کمندیں ڈال رکھی ہیں، ایسے میں بہت سے لوگ مخفی علوم کے خلاف ہیں، لیکن بے شمار لوگ ہیں جو ان کو تسلیم کرتے ہیں، خداوند قدوس کی کائنات بہت وسیع ہے، اس طرح علوم کی بھی مختلف شاخیں ہیں، ہر علم اپنے اندر خوبیاں رکھتا ہے، اگر کسی چیز میں خوبی نہ ہو تو وہ جلد ہی ختم ہو جاتی ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں سحر (کرت) سفلی اور روحوں کی ملاقاتیں وغیرہ کا تذکرہ زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے، آج کا انسان روحانی علوم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے ان کی صداقت کا منکر ہے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں، جادو (سحر) کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے کرانا، بعض اوقات طلاق تک نوبت پہنچ جانا، جادو (سفلی) کے ذریعہ لڑکیوں کے رشتوں پر بندش کرانا، اس کے بعد قابل قبول لڑکیوں کے رشتے نہ آنا، بلکہ لگے لگائے رشتے ٹوٹ جانا، رشتے داروں میں اختلاف پیدا ہو جانا، پالتو جانور گائے، بھینس، بکریاں وغیرہ کا دودھ سے بھاگ جانا، شادی شدہ عورتوں کی کوکھ باندھ دینا، اس کے بعد حمل قرار نہ پانا، کسی دوا کا اثر نہ ہونا، رپورٹوں کا نارمل آنا، عقد فرج کرا دینا، اس کے بعد مرد عورت کے قابل نہیں رہتا، اس کی رجولیت اور قوت باہ تقریباً ختم ہو جاتی ہے، گھروں کا سکون ختم ہو جاتا ہے، خیر و برکت رخصت ہو جاتی ہے، چہرے بگاڑ دیئے جاتے ہیں، قدرتی حسن (خوبصورتی) ختم ہو جاتی ہے وغیرہ نقصانات سحر سفلی کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو پہنچائے جاتے ہیں، ان کی خوشیوں میں زہر کھول دیا جاتا ہے، یہ کسی ایک علاقے کی کہانی نہیں بلکہ کسی بھی علاقے میں کسی بھی جگہ چلے جائیے، آپ کو جادو، کرت، ہانڈی، چوکی چھوڑنے کے واقعات سننے کو مل جائیں گے، سحر سفلی کی ستم ظریفیوں سے دنیا پریشان ہے، عاملین و کاملین رقم طراز ہیں: جادو کرت وغیرہ کینسر اور ٹی بی جیسے مہلک مرض سے کم نہیں ہیں۔ اگر اس کا صحیح وقت پر صحیح علاج ہو جائے تو اثر باطل ہو جاتا ہے، اگر صحیح علاج نہ ہو تو مریض قبر کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جادو (کرت) کا سولہ پاروں میں بائیس مقامات پر تذکرہ آیا ہے۔ جادو عربی زبان کا لفظ ہے، لغت میں سحر کے معنی امر مخفی اور پوشیدہ چیز کے ہیں، چنانچہ صبح کے وقت کو سحر کہتے ہیں کہ ابھی دن کی روشنی پوری طرح نمودار نہیں ہوتی اور قدرے تاریکی ہے اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب و غریب امور کا نام ہے جس کا وجود پذیر ہونے کے اسباب نظر سے اوجھل ہوں، بادی نظر سے محسوس نہ ہوں اور وہ اصل حقیقت کے خلاف خیال میں آنے لگے، اس امر کو سحر کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں: (۱) نظری (۲) علوی (۳) مافوق الفطرت۔

آج کا دور بہت نازک دور ہے، ہاتھ کو ہاتھ کھا رہا ہے، خون سفید ہو چکے ہیں، بہن بھائی کی دشمن ہے اور بھائی بہن کا دشمن ہے، بیوی خاوند کو نیچا دکھانے کی کوشش میں ہے اور خاوند بیوی کو، بیٹا باپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اور باپ بیٹے کو، ہر فرد دوسرے کو نیچے دکھانے کی کوشش میں مصروف ہے، اس غرض کے لئے کوئی عامل کا سہارا لے رہا ہے تو کوئی کسی پنڈت کا تو کوئی کسی مولوی صاحب کی بارگاہ میں حاضر ہے۔ ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہے، ظلم ہی ظلم ہے، کوئی اخبار ہو یا رسالہ ہر طرف ظلم کی داستانیں رقم ہیں۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی، اس میں جو کسر میں باقی تھی وہ آج کے حریص (لالچی) عاملوں نے پوری کر دی،

پتہ نہیں لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر کیوں اس قدر سنگ دل ہوجاتے ہیں؟ انسانیت کا قتل اس قدر آسان کیوں ہوگیا ہے؟ جدھر بھی نظر اٹھاؤ ہر طرف انسانیت کے دشمن ہی دشمن موجود ہیں، کوئی ہے جو انسان کے بھلے کی بات کرے؟ آخر کوئی تو ایسا ہونا چاہئے جو انہیں صراط مستقیم دکھائے اور اس سسکتی بلکتی انسانیت پر رحم کھائے، جب ہر طرف ظلم ہی ظلم ہو، تاریکی ہی تاریکی ہو تو روشنی کی کرن دکھانا کیسا لگے گا؟ روٹی کی قدر تو بھوکا ہی بتا سکتا ہے، آنکھوں کی قدر اندھا، جب کسی کے زخموں پر مرہم رکھا جائے تو اس کے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

سحر، جادو ٹونا، جنتر منتر جیسے الفاظ جب ذہن میں آتے ہیں تو جسم میں ایک سنسنی خیز سرسراہٹ دوڑ جاتی ہے اور قدیم ہندوستان بنگال کی جادوئی تاریخ وتہذیب کی جھلک نمایاں ہوجاتی ہے، جس طرح سحر جادو (کرت) کی تاریخ بابل ونیتو اور حضرت موسیٰ کے دور کے فراعنہ کے ذکر کے بغیر نامکمل رہتی ہے، اسی طرح مورخین قدیم ہندوستان (برصغیر) کا ذکر کئے بغیر تاریخ سحر مرتب نہیں کرسکتے، سحر (جادو) کے حوالہ سے برصغیر کا ذکر بھی اسی طرح افسانوی اور الف لیلوی تصور کا حامل ہے جس طرح قدیم بابل ونینوا کی وادیوں اور قدیم مصری تہذیب کا نام سن کر ایک جادوئی دنیا کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے، ہنوجوگیوں اور رشیوں، منیوں نے ہندوستان میں سحر جادو کے ماہرین کے طور پر اپنی شناخت کروائی، خاص طور پر مندروں کے پنڈتوں اور پجاریوں نے جادو (کرت) کے حالہ ہیں اسپیشلسٹ کے طور پر اپنی پہنچان کروائی۔ یہ لوگ سینہ بہ سینہ اپنے علوم آگے منتقل کرتے رہے ہیں اور ان علوم کی بنیاد پر اپنی قوم اور ملک کے لوگوں کے دلوں پر راج کرتے رہے ہیں، بعض لوگ تو سحر اور جادو کے ڈر سے ان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور بعض حصول علم کی خاطر اپنے علم میں سے کچھ چیزیں سکھادیتے جنہیں اختیار کرکے وہ طالب آگے چل کر جادوگر کی حیثیت سے اپنے آپ کو منواتا۔

جادو (کرت) سفلی، کالے علم کی تباہ کاریاں ایک نظر میں

(آپ بیتی کہانی) چوکی چھوڑنے کی حقیقت

چوکی سے مراد یہ نہیں ہے کہ لکڑی کی کوئی چوکی یا تخت کسی کے خلاف چھوڑ دیا جاتا ہو بلکہ سفلی اور گندے عمل کے ذریعہ جو خطرناک حملہ کیا جاتا ہے اس کو چوکی (ہانڈی) چھوڑنا کہا جاتا ہے، بالعموم گندے (غلیظ) اور کالے و میلے علم کے ذریعہ ہانڈی، چوکی، جادوگر کسی کے خلاف مخصوص راتوں میں روانہ کرتا ہے اور یہ چوکی ہانڈی از خود اڑ کر اس شخص کے گھر پہنچ جاتی ہے جس کو نشانہ بنانا ہوتا ہے، اس چوکی و ہانڈی کے ساتھ شیطانی قوتیں ہوتی ہیں، ہنومان کی چوکی (ہانڈی)، کالی چوکی و ہانڈی مشہور ہیں، جس شخص کو ہانڈی و چوکی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کے بعد وہ شخص کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے، جس کا علاج بڑے سے بڑے حکیم، طبیب، سرجن کے بس کا نہیں۔ اگر صحیح رہنمائی نہ ہو اور کوئی عامل وکامل نہ ملے تو وہ شخص جاں بحق بھی ہوجاتا ہے اگر اس میعاد میں (جو مقرر کی گئی ہے) صحیح علاج ہوجائے تو اس سحر جادو (کرت) ہانڈی و چوکی کا اثر باطل ہوجاتا ہے، بشرط عامل وکامل ہو، یہ بات بھی ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دنیا کا کوئی بھی حربہ اور کوئی بھی طریقہ کسی انسان کو اس وقت تک ضرر (نقصان) نہیں پہنچا سکتا جب تک رب تعالیٰ کی مرضی نہ ہو، اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ''مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ'' ہاں یہ طے ہے کہ اس دنیا میں بندوق کی گولی اور کمان سے نکلا تیر کسی کو زخمی کرسکتے ہیں، اسی طرح جادو (کرت) ہانڈی و چوکی وغیرہ کے ذریعہ انسان کو نقصان پہنچاتی ہیں، اس طرح کے عمل زیادہ تر وہ لوگ کرتے ہیں جو خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں، شراب پیتے ہیں، اس طرح کے عمل سفلی عامل ہی کرتے ہیں۔ اللھم احفظنا من شرور انفسنا.

جنات کے ذریعہ جادو کی حقیقت

جنات کے ذریعہ جادو (کرت) کرانے کی روش تو بہت پرانی ہے، ہوتا یہ ہے کہ جو لوگ اپنی روحانی طاقت سے کسی جن کو تابع کرلیتے ہیں وہ لوگ جنات کے ذریعہ دوسروں پر سفلی اور علوی حملے کرکے ان کی زندگی اجیرن کردیتے ہیں اور ایسے سحر زدہ لوگوں کا علاج قدرے دشوار ہوتا ہے، دشوار سے مراد ناممکن نہیں بلکہ دشوار سے مراد وقت طلب ہے اور یہ علاج ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے بلکہ ایسے لوگوں کا علاج وہی عامل کرسکتا ہے جو روحانی عملیات کا شہسوار ہو اور جسے فن کی باریکیوں اور گہرائیوں کی خبر ہونے کے ساتھ ساتھ موکلین اس کے تابع ہوں، رہا اندھے کا تیر تو وہ کسی بھی جگہ کسی کے ذریعہ لگ سکتا ہے، حسن اتفاق کو اول درجہ نہیں دیا جاسکتا اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ روحانی عملیات سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ باقاعدہ اس فن کا درس لیں تاکہ موجودہ دور پرفتن میں جس میں سفلی اور میلے علم کے ساتھ ساتھ جنات کے ذریعہ سحر (کرت) کی مثالیں کافی سے زائد ہیں، خود اپنی حفاظت کرسکیں۔

آسیب زدہ اور مسحور میں فرق

آسیب زدہ اور مسحور میں فرق یہ ہوتا ہے کہ آسیب زدہ پر جن، شیاطین اور ارواحِ خبیثہ خود مسلط ہو جاتی ہیں، مگر مسحور پر عامل جادو (کرت) اور تعویذات کے ذریعہ مسلط کر دیتا ہے، جادو کے منتروں میں جنات اور ارواح خبیثہ اور شیاطین کی سفلی عامل تعریف کرتا ہے اور وہ ان کی مدد کرتے ہیں، جنات وشیاطین کو خوش کرنے کے لئے عامل مختلف قسم کے بخور روشن کرتا ہے، مرغے اور بکرے کی بھینٹ دیتا ہے، تب ارواح ارضیہ مثلاً "ہنومان، لکشمی دیوی، کالی دیوی، پاروتی، گورکھ جتی" وغیرہ جادوگر کی خواہش کے مطابق کام کرتی ہیں، سحر (کرت) وغیرہ کا تعلق جنات وشیاطین اور ارواحِ خبیثہ سے ہے، جادو (کرت) کرنے والا عامل دوسروں پر جادو کے ذریعہ اس طرح کے شیطان و جنات مسلط کر دیتا ہے جس سے اس کے دشمنان کو جسمانی بیماری لگ جاتی ہے اور خبیث روحیں جانوروں کو مار دیتی ہیں، کاروبار تباہ ہو جاتا ہے یا گھر میں لڑائی جھگڑا، نااتفاقی اور بے برکتی ہو جاتی ہے، حمل ساقط ہو جاتے ہیں۔

بھاری جادو کے پانچ طریق اور خصوصی علامات

بھاری قسم کے جادو کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱-آٹے یا مٹی یا موم کا پتلا بصورت دشمن بنا کر پتلے کے اوپر نام تحریر کرتے ہیں، پھر افسون گر جادو کا عمل پڑھ کر اس عمل کے بیر، دیوی، دیوتا یا خبیث روح کو دعوت دیتے ہیں اور پتلے کے بدن میں ببول کے کانٹے یا سوئی چبھو دیتے ہیں اور اپنے جادو کے عمل کے موکل کو تکلیف اور دکھ دینے پر مقرر کر دیتے ہیں، پھر اس پتلے کو دشمن کے مکان یا گھر میں موقع پا کر دفن کر دیتے ہیں، پس جب یہ گڈا دفن ہو جاتا ہے تب سے وہ بے چارہ جس کے نام یہ جادو کا عمل کیا گیا ہے، دن رات ایسی حالت میں رہتا ہے کہ اس کے جسم میں جا بجا سوئیاں چبھتی ہیں اور بدن میں چیونٹیاں چلتی معلوم ہوتی ہیں، تمام بدن میں گرمی کی حالت بڑھ جاتی ہے اور بدن میں آگ جیسی تپش رہتی ہے، گرمی سے دل گھبراتا ہے اور سحر زدہ بے قرار اور پریشان رہتا ہے، موثر علاج نہ ہو سکے تو یہ علامات روز بروز بڑھتی ہیں اور آخر جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔

۲-اس دوسری قسم کے جادو کرنے والے ایک کوزہ سفال آب نارسیدہ لے کر مطلوبہ فرد کا ایک پتلا یا گڈا آٹے، یا مٹی یا موم سے بنا کر رکھتے ہیں اور اس کوزہ میں پتلے کے ہمراہ سات قسم کی مٹھائی اور پھول رکھ کر ایک مٹی کا چراغ لے کر اس میں روغن تلخ ڈال کر جلا کر کوزہ میں رکھ دیتے ہیں، پھر جادو کا عمل پڑھ کر کسی خبیث روح مثلاً کَن، لونا، چماری، درگا دیوی، کلوا بیر، ڈاکنی یا جھلی وغیرہ کی چوکی بٹھاتے ہیں اور پتلے کے بدن میں سوئیاں چبھو دیتے ہیں اور خبیث روح کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کی قسم دیتے ہیں۔

پھر اس زکوۃ پر جلتے ہوئے چراغ اور تمام سامان کو خبیث روح کی بھینٹ کے ہمراہ چلتے پانی، نہر، ندی یا دریا میں چھوڑ دیتے ہیں، پھر کیا ہوتا ہے اس جادو سے مریض بے چارہ مثل آب رواں اپنے آپ کو سمجھتا ہے اور ہر وقت اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں پانی میں ڈوب رہا ہوں اور بے چارے کا دل ڈوبتا ہے، بدن خوف اور گھبراہٹ سے کانپتا ہے، مریض انتہائی بزدل ہو جاتا ہے۔

۳-دیوالی یا دسہرہ یا چاند اور سورج گرہن کے اوقات میں جادوگر کسی ارواح ارضیہ کی جادو سے سدھی کر لیتے ہیں کیوں کہ ہنومان، کالکاں، بھیروں، نارسنگھ، پستا جنی، سیتا اور جٹا دھاری وغیرہ کو قبضہ میں لانے کے لئے یہ اوقات موثر ہوتے ہیں، جادوگر ان کے جادو منتر کو سدھ کر لیتے ہیں اور ان کی بھینٹ دیتے ہیں، پھر سال بھر ان سے کام لیتے ہیں اور جب کسی انسان خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ کو تکلیف اور رنج و الم میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو جادو کرنے والے اپنی مددگار معاون روح کی بھینٹ دیتے ہیں اور اس کی چوکی چلاتے ہیں اور کچھ میعاد مقرر کرتے ہیں، جس کے لئے جادو کیا گیا ہو۔

چوکی یوں چلاتے ہیں کہ کسی ٹھیکرے میں دشمن کا پتلا اور سامان رنج والم رکھ کر چراغ جلا کر جادو کا عمل پڑھ پڑھ کر روح خبیث کو کام پر لگاتے ہیں، اس جادو سے مریض کے تمام بدن میں درد ہوتا ہے، دل گھبراتا ہے، اکثر خون بڑھ جاتا ہے، کلیجہ بھاری ہو جاتا ہے، یا پھر منہ یا پاخانہ یا پیشاب کے راستے خون آتا ہے یا پھر بدن اور کپڑوں پر خون لگ جاتا ہے یا خون کے چھینٹے پڑتے ہیں، ہر وقت بدن جلتا رہتا ہے، موثر علاج نہ کیا جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں سحر زدہ مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

۴-کسی کو کھلانے پلانے کے لئے جادو منتر پڑھ کر لونگ، الائچی، پان کے پتے، راکھ، مسان یا اور چیزیں دیتے ہیں، جس کو کھلا دیں گے وہ دماغی طور پر ختم ہو جاتا ہے، کوئی کام کرنے کو اس کا جی نہیں چاہتا، پاگلوں جیسی حرکتیں کرے گا یا وہ سمجھ لیتا ہے کہ اب مر جاؤں گا، وہ کہتا ہے میں

مرنا چاہتا ہوں، یا وہ بے سدھ بیٹھا رہتا ہے۔
بعض عورتیں افسوں گروں سے اپنے خاوندوں کو آرام کرنے کے لئے بھی ایسی چیزیں بھاری معاوضہ دے کر حاصل کر کے دکھلا دیتی ہیں جس سے ان کے خاوند مرید بن جاتے ہیں، عورتوں کا حکم چلتا ہے اور خاوند بے چارہ بیوی کا غلام بے دام بن کے رہ جاتا ہے۔
۵-اس پانچویں قسم کے جادو کے عمل سے کسی شخص مرد ہو خواہ عورت، لڑکی ہو یا لڑکا ایسا دکھ پہنچاتے ہیں کہ اس سے جان جاتی ہے، ایسا جادو جس پر بھی کیا گیا ہو اس کے کندھے بھاری رہتے ہیں، سر چکراتا ہے، آنکھوں میں درد، دماغ ماؤف، بدن میں سستی اور کبھی اس کی پیٹھ اور شانوں کے درمیان درد ہوتا ہے اور بوجھ رکھا ہوا محسوس ہوتا ہے، یادداشت دن بدن کمزور ہونے لگتی ہے، خواب میں ڈراؤنی شکلیں نظر آتی ہیں، مریض تنہائی پسند ہونے لگتا ہے۔

مسحور پر مدفون جادو کے بداثرات

جادوگر کا جادو عمل کر کے ان چار جگہوں پر دفن کرتے ہیں:
(۱) آگ میں (۲) قبر میں (۳) درخت پر (۴) مرگھٹ یا مسان میں۔
۱-آگ والے جادو سے مسحور کے دل و دماغ پر ہر وقت خوف و ہراس طاری رہتا ہے۔ نقاہت، پریشانی اور اداسی چھائی رہتی ہے، دل میں آگ لگی ہوئی ہوتی ہے، روٹی کھا پی سکتا ہے، چل پھر بھی سکتا ہے، آگ والے عمل کے مسحور کے جادو قدیم ہونے پر ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں۔
۲-قبر والے جادو کا اثر سے مسحور بیمار اکثر سست رہتا ہے، خواب پریشان آتے ہیں، مریض کا چارپائی سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا، بدن میں روز بروز نقاہت بڑھ جاتی ہے، مریض سوتا بہت ہے، جسم میں درد ہوتا ہے اور کسی نہ کسی بیماری کی زد میں رہتا ہے۔
۳-درخت والے جادو کے اثر سے مریض کا دل ہر وقت دھڑکتا رہتا ہے، کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آتی ہیں، چارپائی پر لیٹے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی چارپائی سے نیچے گر جائے گا، ایسے سحر زدہ کو اکثر چیزیں گھومتی ہوئی نظر آتی ہیں، بعض اوقات وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی چارپائی گھوم رہی ہے، سر چکرانا شروع ہو جاتا ہے اور کبھی سر چکرانے کی وجہ سے مریض گر پڑتا ہے۔
۴-مرگھٹ والے جادو کے بداثرات سے مسحور کو خوفناک، ڈراؤنے خواب آتے ہیں، خوابوں میں بدروحیں اور سیاہ رنگ کی بلائیں اکثر دیکھتا ہے اور ذہن میں ہر وقت وسوسے رہتے ہیں اور مریض شکی مزاج ہو جاتا ہے، اپنے قریبی عزیزوں کی بات کا بھی اعتبار نہیں کرتا، جیسے جیسے جادو کے عمل کو عرصہ گزرتا ہے مریض مخبوط الحواس ہوتا ہے، یہاں تک کہ ایک مدت بعد بالکل پاگل اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔

سحری اثرات کی کیفیات

سحر زدہ مریض پر مندرجہ ذیل علامات و کیفیات ظاہر ہوتی ہیں۔
(۱) کسی شخص کو ایک جگہ قرار نہ آئے یا کوئی عورت ماری ماری پھرے اور اسے ہر جگہ سے طلاق ملے۔
(۲) عورت کے خوبصورت ہونے کے باوجود کوئی شخص اسے نکاح میں لانے کا قصد نہ کرے۔
(۳) کسی کی عقل سلب ہو جائے
(۴) شوہر بیوی سے نفرت کرنے لگے۔
(۵) مسحور مرد و زن اور گھر والوں اور کھانے پینے، بولنے سے نفرت کرے گا۔
(۶) بیوی، شوہر سے نفرت کرنے لگے اور دشمن محسوس کرے، مسحور عورت اپنے بچوں سے کبھی نفرت کبھی پیار کرے، مزاج چڑچڑا ہو جائے۔
(۷) کسی کے بچے زندہ نہ رہیں۔
(۸) سحر زدہ پر ایک علامت جادو کی یہ بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی ہڈیوں اور گوشت کے اندر درد ہوتا ہے اور بعض کو دردسر اور اسہال لگ جاتے ہیں۔
(۹) مسحور کو بعض اوقات اکیلے میں یا اندھیرے میں خوف آتا ہے اور ذہن میں طرح طرح کے وسوسے اور خیالات میں یکسوئی نہیں رہتی۔
(۱۰) مرد عورت پر جنسی فعل کے لئے قادر نہ ہو، شہوت اور قوت مردانہ باندھ دی گئی ہو۔
(۱۱) عورت مرد سے کھنچی کھنچی رہے۔
(۱۲) عورت اپنے مرد سے ہمبستری کرنے سے بھاگے۔
(۱۳) پرانے سحر زدہ مریض کا دل و دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اکثر ہوش و حواس میں نہیں رہتا، اکثر پرانے مسحور وہمی ہو جاتے ہے۔
(۱۴) جس مرد پر سحر، جادو ہو وہ دن بدن لاغر و بے قرار ہوتا جائے گا۔

(۱۵) مستورعورت اور مرد دونوں کی صحبت بے کیف رہتی ہے۔
(۱۶) مال واسباب اور کاروبار میں استحکام نہ ہو۔
(۱۷) پالتو جانور کثرت سے مرنے لگیں۔
(۱۸) گھر پر وبال نازل ہوجائے اور تمام اہل خانہ بیماریوں میں مبتلا رہیں۔
(۱۹) کسی کو پتال، گڑیا، بوٹہ ڈال دیا گیا ہو۔
(۲۰) جادوگر کئی قسموں سے جادو کا وار کرتے ہیں، اگر کسی کو زندگی سے محروم کرنا ہو تو پھر اس کے اثرات جسم پر وار کرتے ہیں جس سے مجموعی طور پر آدمی کا کام نہیں رہتا، ایسے سحر زدہ بیماریوں کا مجموعہ بن جاتے ہیں، ایک بیماری سے نجات ملی تو دوسری نئی بیماری میں مبتلا ہوجاتے ہیں، ادویات اپنا اثر کرنا چھوڑ دیتی ہیں یا ایک دوائی پہلے کچھ فائدہ دیتی ہے اور بعد میں وہی دوائی بے فائدہ ثابت ہوتی ہے۔
(۲۱) بعض ساحر جادو کے عمل سے بدن کے خاص حصوں کو باندھ دیتے ہیں، مثلاً کسی مرد کی مردانہ قوت اور شہوت کو جادو کے عمل سے باندھ دیتے ہیں، مرد اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کرسکتا، اسی طرح کی شہوت عورت پرستہ کردیتے ہیں، عورت کو جماع سے نفرت ہوجاتی ہے۔
(۲۲) کچھ سفلی افسون گر لوگوں کے کاروبار کو جادو کے عمل سے باندھ دیتے ہیں، چلتا چلاتا کاروبار رک جاتا ہے یا لاکھوں، ہزاروں کی آمدنی سیکڑوں پر آجاتی ہے، مشینری کو جادو کے عمل سے باندھ دیتے ہیں، جس سے آئے روز نقصان ہوتا رہتا ہے اور مشینری میں ٹوٹ پھوٹ ہوجاتی ہے۔
۲۳- رشتہ داروں سے زیادہ مخالفتیں پیدا ہوجانے پر لوگ جادو کرنے والے کو تلاش کرکے بہت خرچ کرتے ہیں اور دوسروں کو تباہ کرتے ہیں، بعض رشتہ نہ ملنے پر لڑکی کے عقد بندی اور بخت بندی جادو کے ذریعے کروادیتے ہیں، ایسی لڑکیوں کے رشتہ کے پیغام آتے ہیں مگر بات پکی نہیں ہوتی، کسی نہ کسی وجہ سے رشتہ نہیں ہوتا اور ایسی سحر زدہ لڑکیاں بے چاری جوانی کی عمر اپنے والدین کے گھر میں ہی گزار لیتی ہیں۔
(۲۴) بعض دفعہ کنواری، خوبصورت لڑکیوں کے سرخ سیب کی مانند تروتازہ چہرے مرجھا جاتے ہیں، آنکھوں کے نیچے حلقے بن جاتے ہیں، چہرے پر سیاہیاں پڑ جاتی ہیں حتیٰ کہ چہرے کی تمام خوبصورتی آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہے، جس کی وجہ سے آنے والے لڑکی کا رشتہ ناپسند کرجاتے ہیں، اس لئے بھی حاسد جادو کا عمل کرواتے ہیں۔
(۲۵) سحر جادو کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ جہاں میاں بیوی پیار محبت سے رہتے ہوں یکا یک مرد اپنی بیوی سے برگشتہ ہوجائے، اس مقصد کے لئے جادو کا عمل مرد کے لئے کیا ہوتا ہے۔
(۲۶) عورت اپنے خاوند کو بغض کی نظر سے دیکھنے لگتی ہے، سحر، جادو سے پہلے اپنے شوہر کی عاشق زار ہوتی ہے، اس صورت میں سحر کا عمل عورت پر کیا اثر ہوتا ہے۔
(۲۷) یا عورت اپنے میاں کو حیوان سے زیادہ حقیر اور مبغوض سمجھنے لگتی ہے اور اس کی نظر جس وقت بھی شوہر پر پڑتی ہے وہ اس عجیب بھیانک شکل وصورت کا نظر آتا ہے۔
(۲۸) عورت کو بیاہ شادی سے جادو کے ذریعے روک دیا جاتا ہے، لوگ اس کے پاس نکاح کا پیغام لے کر آتے ہیں مگر ان کارسن کر مایوسی کے عالم میں واپس ہوجاتے ہیں۔
(۲۹) کنواری لڑکیوں کا پیغام آنا ہی بند ہوجاتا ہے، کہیں سے رشتہ ہی نہیں آتا۔
(۳۰) مرد اپنے گھر والوں بیوی، بچوں سے بغض کرنے لگتا ہے۔
(۳۱) ایک قسم کا سحر بکریوں کے لئے کیا جاتا ہے، بکریوں کے بچے مرنے لگتے ہیں، جادو کا عمل راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے، تو جس بکری کی اٹکھن میں وہ عمل آجاتا ہے اس کے بچے مرجاتے ہیں۔
(۳۲) ایک قسم کا جادو بکری یا دودھ دینے والے جانوروں کے لئے کیا جاتا ہے، یہ عمل براہ راست ان جانوروں کے رحم پر اثر انداز ہوتا ہے، بچہ ادھ کچرا ساقط ہوجاتا ہے۔
(۳۳) ایک قسم کا جادو چوپایوں کے لئے مخصوص ہے، اس عمل سے چوپایوں کے جوڑوں میں ایک خاص قسم کی تکلیف پیدا ہوجاتی ہے۔
(۳۴) ایک قسم کا جادو گائے کے لئے کیا جاتا ہے کہ وہ کسی شخص کو اپنے تھنوں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی اور تھنوں سے بجائے دودھ کے خون آتا ہے۔
(۳۵) ایک عمل انسان کی اولاد مارنے کے لئے کیا جاتا ہے، اس عمل کے بعد انسان کی اولاد مرنا شروع ہوجاتی ہے۔
(۳۶) ایک جادو کی قسم انسان کے شیر خوار اور چھوٹے بچوں کے لئے ہے، اس عمل کے موکل وشیاطین بچے کو بحیرۂ قلزم کا پانی پلادیتے ہیں، وہ پانی پیتے ہی بیمار ہوجاتے ہیں، یا مرجاتے ہیں۔
(۳۷) طالب برج سنبلہ میں منگل یا جمعہ کے دن عورت کا پتلا بنا کر راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے، یہ پتلا جس عورت کے اٹکھن میں آجاتا ہے اس کے پیٹ سے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں، لڑکا پیدا نہیں ہوتا، اس

عمل کے موکل مغرب اقصیٰ کی ایک بوٹی جو دریا کے کنارے پیدا ہوتی ہے عورت کو کھلا دیتے ہیں اس بوٹی کی تاثیر یہ ہے کہ نر اولاد کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔

(۳۹) مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے باندھ دیا جاتا ہے، وہ اپنی حقیقی طاقت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۴۰) نئی نویلی دلہن پر بھی جادو کا اثر شوہر کو بری اور غصہ کی نظر سے دیکھتی ہے، اس قسم کے سحر زدہ جوڑے میں ہمیشہ نا اتفاقی اور ناچاقی رہتی ہے۔

(۴۱) ایک قسم کا سحر عورتوں کے لئے مخصوص ہے کہ وہ اپنے شوہر کو برا سمجھنے لگتی ہیں۔

(۴۲) مرد کے مفاصل یعنی جوڑوں میں اچانک تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴۳) ایک قسم کا جادو ایسا ہے کہ عورت کے سر اور پیٹ میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔

(۴۴) ایک قسم جادو کی ایسی ہے کہ عورت کی شکل وصورت تبدیل ہو جاتی ہے، ایسے عمل میں جادوگر پرندہ الّو کے اجزاء سے مسان تیار کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔

(۴۵) عورت کے اولاد کی پیدائش بند ہو جاتی ہے، ماہوری آتی رہتی ہے، مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

(۴۶) ایک قسم کا جادو ایسا ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسان کا مال مویشی وغیرہ سب تلف ہو جاتے ہیں۔

(۴۷) میاں بیوی اور پورے گھر میں تفریق اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۴۸) گھر والوں میں محبت اور خلوص نہیں رہتا، ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

(۴۹) مرد یا عورت کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی علاج سے صحت یاب نہیں ہوتے، ادویات اثر نہیں کرتیں۔

(۵۰) مرد اپنے عہد اور مرتبہ سے تنزل پر آجاتا ہے، افسران ناراض رہنے لگتے ہیں۔

(۵۱) مرد کے پاس کوئی مال دولت نہیں رہتا، خالی ہاتھ ہو جاتا ہے۔

(۵۲) ایک قسم کا جادو عورتوں کے لئے ایسا ہے کہ وہ کسی شوہر کے یہاں جم کر نہیں رہتیں اور نئے لوگوں سے نکاح کرتی رہتی ہیں۔

(۵۳) مرد کو جلاوطن کر دیا جاتا ہے۔

(۵۴) جو عورت صاحب حسن و جمال ہوتی ہے سحر جادو کے ذریعے اس کا حسن و جمال مسلخ ہو جاتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتی ہے۔

(۵۵) بچے اور بوڑھے خواب میں ڈرنے لگتے ہیں۔

(۵۶) بعض اوقات گھر میں بند الماریوں کے اندر رکھے ہوئے کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

(۵۷) اور کئی گھروں میں جادو کے ذریعے آگ لگ جاتی ہے اور کافی نقصان ہوتا ہے۔

(۵۸) بعض اوقات گھر میں نامعلوم طور پر گوشت، ہڈیاں اور خون کے چھینٹے گرتے ہیں۔

(۵۹) گھر کے تمام افراد کے ذہن میں ایک انجانا سا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

(۶۰) بعض دفعہ جادو کے ذریعہ کنواری لڑکیوں کے سر کے بال کٹ جاتے ہیں۔

(۶۱) بکسوں میں بند کپڑوں کا تار تار ہو جانا وغیرہ سب جادو کے کرشمے ہیں۔

(۶۲) گھر میں مختلف چیزوں کا چوری ہو جانا، زیورات، نقدی وغیرہ۔

(۶۳) گھر میں کنکر اور پتھروں کی بارش ہونا وغیرہ۔

(۶۴) جسم کے کسی بھی حصے سے خون جاری ہو جاتا ہے، جو کسی دعا سے نہیں رک پاتا، خون کی قے ہونے لگتی ہے۔

نوٹ

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جادو اور کرنی کرتوت کسی بھی طرح کا مطلقاً حرام ہے، جو عاملین دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے جادو کرتے ہیں یا جو لوگ جادو کرنے کرانے میں کسی طرح کی مدد کرتے ہیں وہ سب کے سب گناہگار ہوتے ہیں اور اللہ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جادو کسی بھی طرح کا ہو جناتی یا سفلی اس کا علاج قرآ کریم کی آیات کے ذریعہ ہو جاتا ہے۔

قسط نمبر: ۳۸

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اہل مدینہ کے لئے باعث فخر تھی اور اہل مدینہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ان تمام اصحاب رسول کا استقبال بھی انتہائی شان وشوکت کے ساتھ کیا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ تشریف لائے تھے اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر اپنے وطن اور اپنے گھروں کو خیر آباد کیا تھا۔ یہ ایک عظیم قربانی تھی جو مہاجرین نے ادا کی تھی اور اس عظیم قربانی کا تقاضہ یہ تھا کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے جس کی تاریخ انسانی میں کوئی نظیر موجود نہ ہو۔ چنانچہ اہل مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جو انسانی تاریخ میں بالکل انوکھا اور نرالا تھا۔ جس شخص کے پاس دو مکان تھے اس نے بخوشی ایک مکان کسی مہاجر کو بخش دیا، جس کے پاس دو بیویاں تھیں اس نے اس ایک بیوی کو کسی مہاجر کی خاطر طلاق دینے کی ٹھان لی تاکہ وہ مہاجر کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو سکے اور صرف یہی نہیں کہ مکان اور بیوی کو بھی قربان کر دیا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر ایسی مثال قائم کی جس کی مثال قیامت تک کوئی بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جس کے پاس دو مکان تھے اس نے مہاجرین کو دونوں مکان دکھا کر یہ کہا جو تمہیں پسند ہو اس میں تم رہو۔ اور جس کو تم ناپسند کرو گے اس میں، میں رہوں گا۔ بیوی کی قربانی دیتے وقت بھی یہ کہا کہ میں اپنی دونوں بیویاں تمہیں دکھاتا ہوں جس کو کوئی مہاجر پسند کر لے گا اس کو میں شرعی طور پر طلاق دے دوں گا، خواہ وہ مجھے بھلی لگتی ہو اور جو بیوی مہاجر کو ناپسند اس کو میں اپنے نکاح میں رکھوں گا۔ انسانی تاریخ میں ایسی قربانی اور ایثار کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ یہ ایثار ان حضرات نے کیا تھا، جن کی تربیت رسالت مآب نے کی تھی جس کے اخلاق اور جس کے اوصاف حمیدہ پر آسمان کے فرشتے بھی رشک کرتے تھے۔

سرکار دوعالم کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ کو "یثرب" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد اس یثرب کا نام مدینۃ الرسول یعنی رسول کا شہر پڑ گیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں آکر سب سے پہلے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس موقعہ پر بھی تمام اہل مدینہ اس بات کے خواہش مند تھے کہ جو مسجد تعمیر ہونے جارہی ہے وہ ان کی زمین پر تعمیر ہو۔ ہر شخص اس بات کا آرزومند تھا کہ یہ مسجد اس کی ذاتی زمین پر بنے۔ لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اشارہ دے دیا کہ مسجد اس جگہ تعمیر ہوگی جہاں ان کی اونٹنی بیٹھی تھی اور جس جگہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی نے اپنے گھٹنے ٹیکے تھے وہ جگہ یتیموں کی تھی۔ وہ یتیم اس بات کے خواہش مند تھے کہ مسجد ان کی زمین پر تعمیر ہو جائے وہ اپنی زمین کو بطور "ہدیہ" ہبا کرنے کے لئے تیار تھے، لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس جذبے کی قدر تو کی لیکن ان کی زمین بلا قیمت لینے کے لئے آپ تیار نہیں ہوئے اور آپؐ نے زمین کی زیادہ سے زیادہ قیمت ادا کر کے وہ زمین خریدی اور اس پر اس مسجد کی تعمیر شروع کر دی جو مسجد نبویؐ کے نام سے موسوم ہے۔ یہ مسجد مسلمانوں کا عظیم مرکز قرار پائی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فیصلے اسی مسجد میں بیٹھ کر ہونے لگے۔ ہجرت کے پہلے ہی سال سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم توجہ بطور خاص اس آیات پر مرکوز تھی کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد واتفاق سے قائم رہے۔ آپ نے اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں کو ہر طرح کے علاقائی اور نسلی اختلاف سے بچایا اور ان میں اتفاق اور یگانگت پیدا کرنے کی کوشش کی اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کوشش کامیاب بھی رہی۔

مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ شیر وشکر بن کر رہے۔ اُس زمانہ میں مدینہ کے اردگرد دو بڑے قبیلے تھے، ایک قبیلہ اوس اور دوسرا خزرج کہلاتا تھا، یہ دونوں قبیلے ایک طویل عرصہ سے برسرِ پیکار تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش سے ان دونوں کے اختلافات ختم ہوگئے اور ان دونوں میں صلح ہوگئی۔ اسی زمانہ میں آپ نے یہودیوں سے بھی کچھ ایسے معاہدے کئے جن سے امن وامان برقرار رہے۔ چنانچہ باہمی طور پر یہ طے پایا کہ دونوں ہی اُن باتوں سے احتراز کریں گے جن سے ایک دوسرے کا جانی یا مالی نقصان ہوتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اسی زمانہ میں ایک اور عظیم الشان کارنامہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام دیا وہ یہ کہ جو لوگ آپس میں ذہنی قرب اور یگانگت رکھتے تھے انہیں ایک دوسرے کا بھائی قرار دے دیا گیا۔ یہ وصف صرف دین اسلام کے حصے میں آیا کہ اس نے مواخات یعنی بھائی چارگی کی ایک عظیم روایت قائم کی۔ اس روایت کی بنا پر مہاجرین اور انصار کے درمیان ایسی اخوت اور بھائی چارہ قائم ہوا کہ جس کی مثال کسی مذہب اور کسی قوم میں نہیں ملتی۔ اس طرح ایک مہاجر کو ایک انصاری کا بھائی بنادیا گیا۔ جب حضرت علیؓ کا نمبر آیا تو کوئی انصاری باقی نہیں رہا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ علی میرا بھائی ہے۔ اس بھائی چارے کی وجہ سے صحابہ کے درمیان وہ محبت قائم ہوئی تو جو آج تک قابل رشک ہے اور قیامت تک قابل رشک رہے گی۔

اسی طرح ہجرت کا دوسرا سال شروع ہوگیا۔ یہ بات یاد رہے کہ اس وقت تک مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا، وہ اسی کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ اس دوسرے ہی سال میں اللہ کی طرف سے یہ حکم نازل ہوا کہ اب مسلمان کعبہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھیں۔ یہ حکم ملتے ہی مسلمانوں نے اپنا قبلہ خانۂ کعبہ کو مان لیا اور اس کے بعد وہ اپنی نمازیں خانۂ کعبہ کی طرف رخ کرکے ادا کرنے لگے۔

یہ بات یہودیوں کو ناگوار گزری، کیونکہ یہودی بیت المقدس کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ ان کا گمان یہ تھا کہ بیت المقدس ان کا ان کی قوم کا اور ان کے آباؤ اجداد کا قبلہ ہے۔ ان کی خوش گمانی یہ بھی تھی کہ محض اس بات کو لے کر وہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر ایک متحد قوم بنالیں گے اور جزیرۃ العرب میں عیسائیت کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ لیکن تحویل قبلہ کی وجہ سے ان کی امیدوں اور خوش گمانیوں پر پانی پھر گیا اور وہ یہ سمجھ گئے کہ اسلام بہ ذات خود ایک طاقت ور مذہب ہے اور دنیا میں غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے کسی مذہب اور کسی قوم کی محتاجی نہیں ہے۔ تحویل قبلہ مسلمانوں کے لئے بہر اعتبار سودمند ثابت ہوا۔ سب سے پہلے نتیجہ تو برآمد ہوا کہ مسلمانوں کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف ہوگیا اور جس کو کو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی وجہ سے چھوڑ کر آئے تھے اس مکہ کی محبت ان کے دلوں میں پھر پیدا ہوگئی۔ جب مسلمان اس مکہ کی طرف رخ کرکے اپنی نمازیں ادا کرنے لگے تو ان کے قلوب میں مکہ کی محبت پہلے سے بھی زیادہ ہوگئی اور اسی کے ساتھ ساتھ ان کے ذہنوں میں یہ بات بھی اُبھرنے لگی کہ مکہ اس وقت مشرکوں کے قبضہ میں ہے اور خانۂ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے اور اس کی وجہ سے خانۂ کعبہ شرک اور کفر وجہ آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ذہنوں میں اس طرح کی بات اُبھرنے کی وجہ مسلمانوں کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا ہوا کہ خانۂ کعبہ کو مشرکوں سے آزاد کرالیا جائے تاکہ اللہ کا یہ گھر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور مقدس اور توحید کا گھر مانا گیا ہے آزاد ہوجائے اور ہمیشہ کے لئے یہ مسلمانوں کی آبرو بن جائے اور مسلمان سکون اور اطمینان کے ساتھ خانۂ کعبہ کی طرف رخ کرکے اپنی عبادتیں کرتے رہیں۔ تحویل قبلہ کے بعد مسلمانوں میں ایک جہتی اور ہم خیالی پیدا ہوئی اور ایک دوسرے کے خیالات اور جذبات میں زبردست یکسانیت آئی اور مسلمانوں میں کہ پہنچنے کا جذبہ بھی پیدا ہوا۔

اسلامی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مسلمانوں نے مدینے میں رہ کر مکہ کی عظمتوں کو تسلیم کیا اور مکہ مکرمہ میں رہ کر مدینہ منورہ رفعتوں کا اعتراف کیا اور یہ صورت اس وقت تک الحمدللہ برقرار ہے اور انشاء اللہ قیامت تک برقرار رہے گی۔ حج کے موقع اور مدینہ سے والہانہ محبت کا اظہار ہر مسلمان خود بھی کرتا ہے اور اپنی آنکھوں سے اپنے مسلمان بھائیوں کے اظہار کا مشاہدہ کرتا ہے اور ہر ایک مسلمان کو یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مدینہ اور مکہ ان کے دلوں اور ان کے دماغوں میں ایک یقین اور ایک حقیقت بن کر موجود ہے اور ان دونوں شہروں کی عظمتوں پر ایمان لائے بغیر دین اسلام پر قائم رہنا ممکن ہی نہیں ہے۔

صحابہ کی تاریخ پڑھ کر ہمیں ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ اسلام نے

اعتدال اور قوت صبر وضبط کی تعلیم دی ہے اور صحابہ کرام نے زندگی کے ہر موڑ پر اعتدال کو ملحوظ رکھا ہے اور ہر ہر قدم پر صبر وضبط کا مظاہرہ کیا ہے۔ معاملہ عبادت کا ہو، تجارت کا ہو، معاملات کا ہو یا رہن سہن کا ہو، صحابہ نے خود کو افراط وتفریط سے بچایا ہے اور اس اعتدال کو فوقیت دی ہے جو اسلام کو بہر حال مطلوب ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام نے کسی بھی موقعہ پر صبر وضبط سے دامن چھڑانے کی کبھی غلطی نہیں کی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا اثر تھا کہ وہ ہر موقعہ پر ثابت قدم بھی رہتے تھے اور افراط وتفریط سے بھی بچتے تھے اور قوت صبر وضبط کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اس کے نتیجے میں رب العالمین انہیں دین ودنیا کی کامیابیوں سے نوازتا تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیم یہ تھی کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی معبود ہے، وہی مالک ہے، وہی مستعان ہے۔ اس کے سوا کسی کے سامنے سر جھکانا جائز نہیں ہے، اس تعلیم کا پورا پورا اثر صحابہ کرام کی زندگی میں دیکھنے کو ملتا تھا۔ صحابہ شرک سے کوسوں دور رہتے تھے اور بتوں کی نجاست سے انہیں نفرت تھی اس کے باوجود خانۂ کعبہ میں رکھے ہوئے ۳۶۰ بتوں کو وہ برداشت کرتے تھے اور جذبات میں بہہ کر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاتے تھے جس سے کوئی فتنہ پھیلے اور کفار ومشرکین مسلمانوں سے نفرت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب نے خانۂ کعبہ سے بتوں کو ہٹانے کے لئے فتح مبین کا انتظار کیا اور اس وقت تک امن وامان برقرار رکھنے کے لئے قوت صبر وضبط کا مظاہرہ کرتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام نے عبادت کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی پوری پوری اہمیت اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ہی اثر تھا کہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی قدر تھی۔ مال دار غریبوں سے محبت کرتے تھے اور غریب لوگ مال داروں کی مزید ترقی اور کامیابی کی دعائیں کرتے تھے۔ اس طرح صحابہ شیر وشکر بن کر رہے۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆

لذیذ مٹھائیوں کے لئے
طہورا سوئیٹس ®

راہِ طریقت

تصوف و سلوک

قسط نمبر: ۱۷

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

سالک کو چاہئے کہ رات کے آخری حصے میں تہجد کے لئے اٹھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا قول ہے۔ ''سحر خیزی میں مرغان سحر کا تجھ پر سبقت لے جانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی وفات کے بعد کسی کو خواب میں نظر آئے اور فرمایا۔ ''سب کشف و کرامات اڑ گئے، بس رات کے آخری حصے کے چند نفل کام آئے۔''

حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیرؒ کی رباعی تہجد کے بارے میں مشہور ہے۔

شب خیز کہ عاشقاں بشب راز کنند
گرد در وبام دوست پرواز کنند
ہر جا کہ درے بود بشب در بندند
الا در دوست را کہ بشب باز کنند

رات کو اٹھو اس لئے کہ عشاق رات کو راز و نیاز کرتے ہیں، دوست کے دروازے اور چھت کے اردگرد پرواز کرتے ہیں۔ ہر جگہ کے دروازے رات کو بند کردیئے جاتے ہیں سوائے دوست کے دروازے کے کہ انہیں رات کو کھول دیا جاتا ہے۔

خواب سے بیدار ہونے کے بعد مسنون دعا پڑھے۔ بند جوتا ہو تو پہلے جھاڑ لے پہلے دایاں پہنے، پھر بایاں پہنے اور مسنون دعاؤں کی تلاوت کرتے ہوئے بیت الخلا اور وضو سے فارغ ہو۔ (مختلف اوقات کی مسنون دعاؤں کا پڑھنا بہت اہم ہے اس میں ہرگز سستی نہ کرے، اس سے ذوق قلبی رکھنے میں تقویت ملتی ہے)

حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ سے منقول ہے کہ بعد از وضو تین بار کہے ''خداوندا! آنحضرت تو باز گشتم از ہر بدی و تقصیرے کہ برمن گزشتہ است'' (اے اللہ میں نے ہر اس گناہ اور خطا سے توبہ کی جس کا میں مرتکب ہو چکا ہوں)

اس دعا کا مقصود توبہ و استغفار ہے تاکہ ظاہری وضو کے ساتھ باطنی طہارت بھی نصیب ہو اس سے نماز میں ''ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک'' کی کیفیات نصیب ہونے میں آسانی ہوتی ہے، صوفیا کا منتہائے مقصد یہی ہے۔

ہر مرتبہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت صلوٰۃ تحیۃ الوضو پڑھا کرے۔ منقول ہے کہ معراج کے وقت نبی علیہ السلام نے جنت میں حضرت بلالؓ کے چلنے کی آواز سنی۔ واپسی پر دریافت کیا تو پتہ چلا کہ تحیۃ الوضو پابندی سے پڑھتے ہیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکفرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔

نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ چار رکعت، آٹھ رکعت یا بارہ رکعت تہجد ادا کرے۔ حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانیؒ کا معمول تھا کہ پہلے دوگانہ میں آیت الکرسی والا رکوع اور سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھتے۔ پھر آٹھ رکعت میں دس دس آیات پڑھ کر سورۂ یٰسین مکمل کرتے۔ آخری دو رکعت میں تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھتے۔ (حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانیؒ کی صحبت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے فیضان پایا۔ آپ ان دونوں حضرات کے پیر تعلیم کہلاتے ہیں)

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ''تہجد کی نماز میں سورۂ یٰسین پڑھنے پر تین دل ملتے ہیں۔''

''رات کا دل یعنی آخری پہر، قرآن کا دل یعنی سورۂ یٰسین، انسان کا دل، ان تین دلوں کا اجتماع قبولیت دعا کا سبب بنتا ہے۔''

حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کا قول ہے۔ ''اگر کبھی تہجد ترک ہوجائے تو دوسرے دن نصف النہار سے پہلے نفل پڑھ لے۔ جس سالک کو اٹھنے کا یقین نہ ہو وہ نوافل پڑھ کر سوئے۔''

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ تہجد کی دعا میں درج ذیل اشعار بھی پڑھا کرتے تھے۔

چوں بدرگاہ تو خود را در پناہ آوردہ ام
یا اللہ العالمین بار گناہ آوردہ ام
بردرت زیں بار خود پشت دو تاہ آوردہ ام
عجز وزاری بردر عالم پناہ آوردہ ام
من نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو
ہستم آں گمراہ اکنوں روبراہ آوردہ ام
چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست
نیستی وحاجت وعذر و گناہ آوردہ ام
دل و درویشی و دل ریشی وبے خویشی ہم
ایں ہمہ بر دعویٰ عشقت گواہ آوردہ ام
چشم رحمت برکشا موئے سفید من بہ بیں
زانکہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

چونکہ آپ کی درگاہ میں اپنے آپ کو پناہ میں لے آیا ہوں۔ یا اللہ العالمین گناہ کا بوجھ لے آیا ہوں۔ تیرے در پر اپنے اس بوجھ کی وجہ سے اپنی کمر دو ٹکڑے کر کے لے آیا ہوں۔ عالم کو پناہ دینے والے کے در پر عجز وزاری لے کر آیا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سالہا سال تیری راہ میں تھا، میں وہی گمراہ ہوں کہ اب راہ کی طرف رخ کر کے آیا ہوں۔ چار وہ چیزیں لے کر آیا ہوں، اے بادشاہ جو آپ کے خزانہ میں نہیں ہے۔ عدم وحاجت وعذر و گناہ لے کر آیا ہوں۔ دل اور فقیری اور زخمی دل اور بے یارو مددگاری ان سب کو تیرے عشق کے دعویٰ پر گواہ لے کر آیا ہوں۔ رحمت کی نگاہ فرمائیں اور میرے سفید بالوں کو دیکھیں اس لئے کہ شرمندگی سے سیاہ چہرہ لے کر آیا ہوں۔

کبھی کبھی حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے منسوب ''دعائے صدیقی'' یا ''مناجات صدیقی'' ہی پڑھ لیا کرے۔

دعا سے فراغت پر سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔

کسی نے شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ سے پوچھا۔ ''استغفار پہلے پڑھیں کہ درود شریف۔'' فرمایا کہ استغفار کی مثال کپڑے دھونے والے صابن کی سی ہے، جب کہ درود شریف کی مثال کپڑے پر لگانے والے عطر کی سی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ کپڑے کو پہلے عطر لگائیں یا صابن سے دھوئیں؟ سائل نے عرض کیا۔ ''حضرت پہلے صابن سے دھونا چاہئے، پھر عطر لگانا چاہئے۔'' فرمایا۔ ''بس اسی طرح پہلے خوب نادم وشرمندہ ہوکر استغفار پڑھیں تاکہ دل دھل جائے پھر محبت وعقیدت سے درود شریف پڑھیں تاکہ عطر لگے اور محبت رسول کی خوشبو انگ انگ میں سما جائے۔''

تسبیحات کے بعد ذکر ومراقبہ یعنی جو سبق شیخ نے تلقین کیا ہو اس میں مشغول ہوجائے اور خطرات کو دور کرتے ہوئے پوری توجہ سے مراقبہ کرے۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ نے حضرت مولانا محمد یعقوب چرخیؒ کو نصیحت کی تھی۔

''پیش از صبح بسبق باطن مشغول باشی''

نماز فجر کی دو سنتیں گھر پر ادا کرے کہ یہ بھی سنت ہے، پھر فرض نماز باجماعت تکبیر اولیٰ سے ادا کرنے کے لئے مسجد جائے۔ فرض نمازوں میں تکبیر اولیٰ کی حفاظت کرنا اپنے اوپر لازم سمجھے کہ صلحاء کا شعار ہے۔ ہمارے سلسلہ عالیہ کے مشائخ کی تکبیر اولیٰ کئی کئی ماہ تک فوت نہیں ہوتی تھی۔

مسجد میں مسنون دعائیں پڑھ کر داخل ہو۔ اعتکاف کی نیت کرلیا کرے، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا سخت برا سمجھے۔ ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھے تاکہ کامل یکسوئی نصیب ہو۔

ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمہ، تیسرا کلمہ ایک مرتبہ، آیت الکرسی، فجر اور مغرب کے اور سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُوْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. حضرت مرشد عالمؒ اس معمول کی پابندی فرماتے تھے۔

اس کے بعد ایک پارہ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ حفاظ اپنی منزل کے حساب سے پڑھیں۔ سورۂ یٰسین روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے۔

جب سورج ایک یا دو نیزے کی قدر بلند ہوجائے تو چار رکعت نماز

اشراق ادا کرے۔ اس پر ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

حضرت مولانا محمد یعقوب چرخیؒ فرماتے تھے۔ اشراق کے بعد دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ یہ وصیت انہیں حضرت سیف الدین باخوزیؒ نے کی تھی۔ (رسالہ انسنیہ ص: ۳۳)

مشائخ بخارا کا معمول ہے کہ اشراق کے نوافل میں استخارہ کی نیت بھی شامل کرتے ہیں۔ بعد میں تھوڑی دیر نیند کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ پورے دن کے معاملات کو واضح فرمائے۔ مزید برآں ہر نماز کے بعد سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل پڑھ کر نبی علیہ السلام اور جمیع مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔

اس کے بعد جو شخص علم پڑھنے یا پڑھانے کا شغل رکھتا ہو وہ اس میں مشغول ہو جائے۔ اگر تاجر یا ملازم ہو تو شرعی مسائل کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے کاروبار میں مشغول ہو جائے۔ حق تعالیٰ کی یاد کو لازم پکڑے تا کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ پر عمل نصیب ہو۔ اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں۔ یعنی ہاتھ کام کاج میں مشغول دل یاد خدا میں مشغول ہو۔

جب سورج خوب اونچا ہو جائے تو چار رکعت نوافل چاشت ادا کرے۔ حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ کا فرمان ہے۔

چاشت کی پہلی رکعت میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا دوسری رکعت میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى تیسری میں وَالضُّحٰى اور چوتھی میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھے۔ (رسالہ انفاس نفیسہ ص: ۷)

جو حضرات دنیاوی مشاغل کی وجہ سے یا دفتری پابندی کی وجہ سے بامر مجبوری نماز چاشت نہ پڑھ سکتے ہوں وہ اشراق کے وقت دو رکعت نماز اشراق اور چار رکعت نماز چاشت کی نیت سے پڑھ لیں، فی زمانہ یہی معمول بہتر ہے۔

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد گنجائش ہو تو قیلولہ کرے، کیوں کہ سنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس سے تہجد کی پابندی آسان ہو جاتی ہے۔ جب آفتاب ڈھل جائے تو ظہر نماز کی چار سنتیں گھر پر پڑھے جب کہ فرض باجماعت ادا کرے۔

حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ کا فرمان ہے کہ ظہر کے بعد تین مرتبہ کلمہ بازگشت پڑھیں۔ ''خداوندا مقصود من توئی و رضائے تو۔ مرا محبت و معرفت ذوق و شوق خود بدہ۔'' (رسالہ انفاس نفیسہ ص: ۸۴)

ظہر کے بعد پھر کام کاج میں مشغول ہو جائے۔ فرصت ہو تو حسب اجازت شیخ دلائل الخیرات یا حزب البحر وغیرہ پڑھ کر ایک مرتبہ شجرہ شریف پڑھ لے۔ وقت میں گنجائش ہو تو حدیث وفقہ کی کتب یا تصوف کی کتابیں خصوصاً مکتوبات امام ربانی اور مکتوبات معصومیہ و حالات مشائخ سلسلہ نقشبندیہ وغیرہ پڑھے۔ بعض مشائخ کا معمول ظہر کے بعد سورۂ فتح پڑھنے کا بھی ہے۔

نماز عصر کے بعد اوراد و وظائف میں مشغول ہو جائے۔ حضرت خواجہ دوست محمد قندھاریؒ کا فرمان ہے کہ سالک اپنے لطائف پر حسب ذیل ترتیب سے مراقبہ کرے۔

''لطیفہ قلب پر اسم اللہ ۵۰۰۰ مرتبہ۔ لطیفہ روح پر ۱۰۰۰ مرتبہ۔ لطیفہ سر پر ۱۰۰۰ مرتبہ۔ لطیفہ خفی پر ۱۰۰۰۔ لطیفہ اخفیٰ پر ۱۰۰۰ مرتبہ۔ لطیفہ نفس پر ۲۰۰۰ مرتبہ۔ لطیفہ قالب ۱۰۰۰ مرتبہ۔ یعنی کل ۱۲۰۰۰ مرتبہ ذکر اسم ذات کرے۔''

نماز مغرب باجماعت ادا کر کے چھ سے بارہ رکعت نماز اوابین کی نیت سے پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ واقعہ اور سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دخان کی تلاوت کرے۔

پھر کھانے پینے سے فارغ ہو کر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے۔ ۱۰۰ مرتبہ استغفار اور ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر سورۂ ملک پڑھے۔

حضرت مرشد عالمؒ کا معمول تھا کہ ایک مرتبہ درود شریف ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، ایک مرتبہ آیت الکرسی، ایک ایک مرتبہ چاروں قل پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے گرد حصار بناتے، پھر رات کو سویا کرتے تھے۔ یہ حفاظت کے لئے بہت مفید ہے۔

سالک کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی، معوذتین اور تسبیحات فاطمہ کا اہتمام کرے، جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح پڑھے۔ اخیر عشرہ رمضان میں اعتکاف کی کوشش کرے۔ نصف شعبان، لیلۃ القدر، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتوں کا قیام کرنے کی کوشش کرے۔

ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵) ماہ قمری حساب سے روزہ رکھنا، شوال کے چھ روزے، ماہ ذی الحجہ کی نویں تک ۹ روزے، یوم عاشورہ، پندرہویں

شعبان، آٹھ روزے اول ماہ رجب وشعبان کے رکھنے کی کوشش کرے، مجرد ہو تو نفلی روزے خوب رکھے۔ایک دن روزہ ایک دن افطار بہترین عمل ہے۔ہمیشہ روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

اگر قضا نمازیں اور روزے وغیرہ ذمہ باقی ہو تو پہلے ادا کرنے لازمی ہیں۔مختلف مواقع کی مسنون دعائیں یاد کر کے موقعہ بہ موقعہ پڑھتا رہے۔

اپنی روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کا خیال رکھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قوی مومن کمزور مومن سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ہمارے مشائخ صبح یا شام جو وقت مناسب ہوتا چہل قدمی کیا کرتے تھے۔

اگر معمولات میں کمی بیشی چاہے تو اپنے شیخ کی اجازت سے کرے۔

قسط نمبر: ۳۴

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ (د)

مختار بدری

سوتے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى. (بخاری، جلد۲، ۹۳۴)

اے اللہ! تیرے ہی نام پر میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

نیند سے بیدار ہوکر پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر.

(بخاری، جلد۲، ۹۳۴)

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو مار کر زندگی بخشی اور (ہم کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِث.

(بخاری، جلد۱، ۲۶)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورتیں۔

بیت الخلا سے نکلنے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

(ابن ماجہ، ۲۶)

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

کھانا شروع کرتے وقت پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَتِ اللّٰه. (ابوداؤد، جلد۲، ۵۲۹)

اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں اور اللہ کی (دی ہوئی) برکت سے۔

بسم اللہ بھول جانے پر پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَه. (ابوداؤد، ترمذی)

میں نے اس کے اول اور آخر میں اللہ کا نام لیا۔

کھانے کے درمیان پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. (شمائل)

اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے ہی لئے اور شکر تیرے ہی لئے ہے۔

کھانے سے فارغ ہوکر پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

(ترمذی، جلد۲، ۱۸۴)

شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

دعوت کھانے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.

(مسلم)

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

دودھ پینے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

(ترمذی، ابوداؤد، جلد۲، ۵۲۴)

اے اللہ تو اس میں برکت دے اور ہم کو زیادہ دے۔

وضو شروع کرتے وقت پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (مشکوٰۃ ص ۲۰، ابوداؤد، ج ۱، ۱۴)

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وضو کے دوران پڑھنے کی دعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (نسائی، جلد ۱، ص ۳۵)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

وضو سے فارغ ہونے پر یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (ترمذی، جلد ۱، ۱۸)

اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔

نیا کام شروع کرتے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْ لِيْ. (ترمذی شریف، جلد ۱، ۱۹۱)

اے اللہ! میرے لئے خیر فرما اور (اسے) میرے لئے پسند فرما۔

آپس میں ملاقات کے وقت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. (ابوداؤد، جلد ۲، ۷۰۶)

سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمتیں۔

سلام کا جواب

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. (مشکوٰۃ)

اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔

مصافحہ کے وقت

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ. (مشکوٰۃ)

اللہ مغفرت فرمائے ہمیں اور تمہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. (مسلم، جلد ۱، ۲۴۸)

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. (مسلم، جلد ۱، ۲۴۸)

اے اللہ، میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

بازار جاتے وقت

چہارم کلمہ توحید پڑھا کریں۔ (ترمذی، جلد ۲، ۱۰۱)

چھینکنے والا کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (ترمذی، ابوداؤد) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔

سننے والا کہے

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (ابوداؤد) خدا تجھ پر رحم کرے۔

پھر چھینکنے والا کہے

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. (ابوداؤد)

تمہیں ہدایت بخشے اللہ اور تمہاری حالت درست کردے۔

جب سورج نکلے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا.

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔

ترقی علم کے لئے پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ

عِلْمًا. (ترمذی جلد۲،ص۲)

اے اللہ نفع دے تو اس چیز سے جو سکھایا تو نے مجھ کو اور مجھے وہ بات سکھا جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں ترقی بخشے۔

لباس پہنتے وقت پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّة. (ابوداؤد جلد۲،ص۵۵۲)

شکر ہے خدا کا جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر عطا فرمایا۔

کسی منزل پر اترتے وقت پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

میں اللہ کے کامل کلام کی برکت سے اس کی تمام مخلوق کی شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ترمذی، ص۱۸۶)

صبح کے وقت پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم.

اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان میں اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔ (ترمذی۲،ص۱۷۲)

شام کے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْر.

اے اللہ تیری برکت سے ہم نے شام منائی تیری برکت سے صبح منائی اور تیرے حکم سے ہم جیتے ہیں اور تیرے حکم سے مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھا کر جانا ہے۔ (ترمذی، جلد۲،ص۱۷۲)

گھر میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا. (ابوداؤد، جلد۲،ص۶۹۵)

اللہ کا نام لے کر ہم اندر آئے اور اللہ کا نام لے کر باہر نکلے اور بھروسہ اس خدا پر جو ہمارا رب ہے۔

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

میں اللہ کا نام کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچاؤ اور نیکیوں کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (ابوداؤد جلد۲،ص۲۹۵)

سواری کرتے وقت پڑھنے کی دعا

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ. وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس کو فرماں بردار بنادیا۔ حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ تھے اور ہم اپنے رب کی طرف ضرور جانے والے ہیں۔ (ترمذی جلد۲،ص۱۸۲)

نیا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ. رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰه. (ترمذی جلد۲،ص۱۸۲)

اے اللہ اس چاند کو ہم پر چڑھا برکت اور ایمان کے ساتھ اور خیریت واسلام کے ساتھ (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

کسی کو مصیبت میں دیکھ کر پڑھنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا. شکر ہے اللہ کا جس نے مجھ کو بچایا اس مصیبت سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور فضیلت دی مجھ کو اپنی مخلوق میں سے بہتوں کو۔ (ترمذی جلد۲،ص۱۸۱)

دعا

اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ بنتی ہے، اس لئے دعا ہر لمحہ اور ہر پل کرنی چاہئے۔ دعا سے غفلت کر اپنے اور خدا کے درمیان فاصلہ مت پیدا کیجئے

قیدی کی رہائی کے واسطے

مجرب عمل

سید مبارک علی شمسی

ہمارے شہر قائم پورہ میں کربلا کی دیوار کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ مجھے شیر خدا کی سنت ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا اور مجھے مورخہ 26.5.2013 بروز اتوار کو 44 دن کے لئے نیو سنٹرل جیل بہاول پور، ساہیوال اور سبی کی جیلوں میں نظر بند رکھا گیا۔ وہاں میں نے قیدیوں کے مسائل جانے اور ان پر ہونے والے ظلم وتشدد کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جیل ایک ایسا مقام ہے جس کے تصور سے جھرجھری آجاتی ہے۔ یہاں زندگی ناپید، سانس لینا دشوار اور چلنا پھرنا مشکل ہے۔ یہاں موت زندگی سے پہلے اور بیماری تندرستی سے پہلے پہنچ جاتی ہے۔ یہاں سانس رکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ یہاں قیدی پانی کو ترستے ہیں۔ میں ایک عامل ہونے کے ساتھ ساتھ صحافی اور لکھاری بھی ہوں، لکھاری چونکہ بہت حساس ہوتے ہیں، میں نے وہاں پرکھا، مجھے پتا چلا کہ سو فیصد میں سے 75 فیصد قیدی بے گناہ ہیں جو سیاسی یا ذاتی رنجشوں یا مذہبی رنجشوں کی بھینٹ چڑھائے گئے ہیں۔ وہاں میں نے کچھ مومنین قیدیوں حوالاتیوں اور دیگر قیدیوں سے وعدہ کیا کہ امامیہ جنتری 2014 میں قید سے رہائی کے 2 عملیات جو مجرب ہیں اور میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ آپ کی اور قارئین کی نذر کروں گا تاکہ ان سے بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔ سو اب میں مطمئن ہوں کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور میں سرخرو ہو گیا ہوں میری دعا ہے کہ مولائے کائنات تمام قیدیوں کو رہائی دیں۔ آمین۔ عمل درج ذیل ہے۔

یَا بَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَعَلَیْہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ یَا خَالِصُ یَا مُخْلِصُ۔

عمل نمبر 2: اگر کوئی شخص ناحق قید ہو جائے تو ہر روز 1000 یہ کلمات پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قید سے رہائی ہوگی۔

گرفتاری سے بچنے کی دعا

اگر کسی شخص کو کسی ظالم کی طرف سے گرفتاری کا خوف ہو اور وہاں سے نکلنا دشوار ہو تو ذیل کی آیت کو پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے خلاصی کی دعا کرے تو انشاء اللہ گرفتاری سے بچ جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَھْلُھَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا. شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور بنا دے ہمارے لئے اپنے پاس سے حمایتی بنا دے ہمارے لئے اپنے پاس سے مددگار۔

قید سے رہائی کے لئے مجرب دعائیں۔

اس ناچیز نے 2011 اور 2013 کی روحانی جنتری میں جادو کا توڑ قرآنی آیات کے ذریعے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جس کی اندرون و بیرون ملک بہت پذیرائی ہوئی اس سال قید سے رہائی بہ فرمان نبی کریم ﷺ اور ائمہ علیہم اسلام قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ قیدی اگر باقاعدگی سے ان سورتوں کی تلاوت کرے گا تو انشاء اللہ صدقہ بہ طفیل سید الساجدین قید سے رہائی پائے گا۔

☆ قیدی 7 مرتبہ روزانہ سورۃ انفال پڑھے ☆ ایک مرتبہ روزانہ سورۃ طور پڑھے۔ ☆ قیدی ایک مرتبہ روزانہ سورۃ انفطار پڑھے ☆ ایک مرتبہ روزانہ سورۃ یٰسین پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قیدی درجہ ذیل آیت کو اول وآخر درود کے ساتھ ہر روز 100 مرتبہ پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. قیدی یہ آیت لکھ کر گلے میں باندھے اور اس آیت کا ورد کیا کرے تو اسے قید سے رہائی نصیب ہوگی۔

قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ. اگر قیدی ان پڑھ ہے تو یَا لَطِیْفُ، یَا نَصِیْرُ کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفید سلسلہ

ایک نظر اِدھر بھی

حکیم امام الدین ذکائی

زیرہ: مسوڑھے پھولنا، ٹیس، درد وغیرہ ہونے پر بھنا ہوا زیرہ اور سفید نمک برابر مقدار میں پیس کر چھان کر مسوڑھوں پر رگڑیں اور رال ٹپکا دیں۔

ادرک: مسوڑھے پھول جائیں، تو تین گرام سونٹھ دن میں ایک بار گرم پانی سے پھانک لیں، اس سے دانت کا درد بھی ٹھیک ہوجائے گا۔

اجوائن: اجوائن کو توے پر بھون کر اور پیس کر منجن کرنے سے مسوڑھوں کی بیماریاں دور ہوتی ہیں، دانت صاف رہتے ہیں۔

پائیوریا

(PYORRHOEA)

نمک: پائیوریا دور کرنے کے لئے سوندھا نمک باریک پیس کر کپڑے سے چھان لیں، پھر ایک حصہ نمک، چار حصے سرسوں کا تیل ملا کر روزانہ اس سے منجن کریں۔ اس سے لمبے عرصے تک منجن کرتے رہنے سے پائیوریا ٹھیک ہوجاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ دانتوں کی دوسری عام بیماریاں، جیسے دانتوں میں درد، پانی لگنا وغیرہ بھی ٹھیک ہوجاتی ہیں۔ اس کے ساتھ گاجر زیادہ کھائیں، یا اس کا رس پئیں۔ چینی، چائے، کافی وغیرہ استعمال نہ کریں، آپ کے دانت تندرست رہیں گے۔

نارنگی: پائیوریا میں روزانہ نارنگی کھانے سے فائدہ ہوتا ہے، نارنگی کے چھلکوں کو چھاؤں میں خشک کر کے پیس کر روزانہ اس کا منجن کریں۔

آم: آم کی گٹھلی کی گری کو باریک پیس کر اس سے روزانہ منجن کریں، اس سے پائیوریا اور دانتوں کی تمام بیماریاں ٹھیک ہوجاتی ہیں۔

بند گوبھی: بند گوبھی کے کچے پتے کھانے سے پائیوریا اور دانتوں کی دوسری بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

کافور: پائیوریا ہو تو دیسی گھی میں کافور ملا کر روزانہ چار بار لگائیں اور رال گراتے رہیں، پھر غرارے کرلیں۔

ارنڈ کا تیل: ارنڈ کا تیل اور کافور ملا کر روزانہ دو بار صبح اور شام مسوڑھوں پر ملنے سے پائیوریا میں مفید ہے۔

پھٹکڑی: پائیوریا، مسوڑھوں میں درد، سوجن، خون آتا ہو تو ایک حصہ نمک، دو حصے پھٹکڑی باریک پیس کر مسوڑھوں پر روزانہ تین بار ملیں، پھر ایک گلاس گرم پانی میں پانچ گرام پھٹکڑی ڈال کر غرارے کریں، اس سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہوں گے، ان سے خون، مواد آنا بند ہوگا۔

پھٹکڑی کا تیل: اس سے غرارے کرنے سے پائیوریا دور ہوتا ہے۔

پان: پان میں چنے کی دال کے برابر کافور ڈال کر پان چبائیں، پیک تھوکتے جائیں، خیال رہے کہ پیک پیٹ میں نہ رہے۔ اس سے جلدی فائدہ ملے گا۔

لہسن: پائیوریا، مسوڑھوں کی سوجن، درد، بدبو ہو تو ایک چمچ شہد میں بیس بوندیں لہسن کا رس ملا کر چبائیں۔

۶۰ گرام سرسوں کے تیل میں لہسن کو پیس کر ڈالیں اور گرم کریں۔ جب لہسن جل جائے تو تیل کو ٹھنڈا کر کے چھان لیں۔ اس تیل میں تین گرام بھنی اجوائن اور پندرہ گرام سوندھا نمک پیس کر ملائیں اور اس سے منجن کریں۔ اس سے دانتوں کی عام بیماریاں ٹھیک ہوجائیں گی۔ پائیوریا بھی تین مہینے تک استعمال سے ٹھیک ہوجائے گا۔

آنولہ: آنولہ جلا کر سوندھا نمک ملا کر پیس لیں، اس میں سرسوں کا تیل ملا کر منجن کرنے سے پائیوریا دور ہوتا ہے۔

لیموں: لیموں کا استعمال زیادہ کریں۔ لیموں پانی میں نچوڑ کر غرارے کریں۔

لیموں کا رس اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہنے سے خون اور پیپ آنا بند ہوجاتا ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

پالک: پالک کا رس دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔ کچا پالک دانتوں سے چبا کر کھانا چاہئے۔ صبح بھوکے پیٹ پالک کا رس لینے سے پائیوریا ٹھیک ہوجاتا ہے، اس میں گاجر کا رس ملانے سے خون آنا بھی بند ہوجاتا ہے۔

مٹی: صاف مٹی پانی میں بھگو کر کچھ دیر منہ میں رکھیں، پھر کلی کریں، مٹھائی نہ کھائیں، اس سے پائیوریا میں فائدہ ہوتا۔

دانت کٹکٹانا

اجوائن: پسی ہوئی چوتھائی چمچ اجوائن میں ذرا سا سوندھا نمک ملا کر کھانے سے یا پھانکنے سے دانت کٹکٹانا بند ہوجاتا ہے۔

زبان کٹنا

ناریل: پان کھانے سے زبان پھٹ گئی ہو تو خشک ناریل کی گری اور مصری ملا کر چبانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

لونگ: پان کھانے سے زبان کٹ گئی ہو تو ایک لونگ منہ میں رکھنے سے زبان ٹھیک ہوجاتی ہے۔

زبان کا میلا پن

ٹماٹر: سرخ ٹماٹر پر سوندھا نمک ڈال کر کھانے سے زبان کا میلا پن دور ہوجاتا ہے۔

منہ کی بدبو

انار: منہ سے بدبو، منہ میں پانی آتا ہو تو انار کے چھلکے پسے ہوئے آدھا چمچ صبح وشام پانی سے پھانک لیں، چھلکا اُبال کر غرارے کریں۔

زیرہ: منہ سے بدبو آتی ہو تو زیرے کو بھون کر کھانے سے بدبو دور ہوجاتی ہے۔

تلسی: تلسی کے پتے، ہر طرح کی بدبو کا خاتمہ کرتے ہیں، کھانا کھانے کے بعد تلسی کے پتے چبانے سے منہ سے بدبو نہیں آتی۔

لیموں: تازے پانی میں لیموں نچوڑ کر غرارے کریں، پئیں، منہ کی بدبو دور ہوگی۔

دھنیا: سبز دھنیا کھانے سے منہ سے خوشبو آتی ہے۔

ادرک: ایک چمچ ادرک کا رس ایک گلاس گرم پانی میں ملا کر غرارے کرنے سے منہ کی بدبو دور ہوجاتی ہے۔

الائچی: الائچی اور ملٹھی چبانے سے منہ کی بدبو دور ہوتی ہے۔

گلا بیٹھنا، آواز بند ہونا

(HOARSENESS, APHONIA)

گلے میں سوجن آنے، زور زور سے زیادہ بولنے، سردی، زکام، کھانسی، گلے میں زخم وغیرہ وجوہات سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ گلے میں کینسر، ہسٹریا، فالج ہوجانے سے بھی گلا بیٹھ جاتا ہے۔ زیادہ دنوں تک آواز بیٹھی رہے تو بہت احتیاط سے علاج کرانا چاہئے، ماہرین کی رائے لے لینی چاہئے۔

غذا کے ذریعہ علاج کے مندرجہ ذیل نسخوں سے گلے کی آواز صاف آنے لگتی ہے، اگر مریض کوئی دوسری قسم کا ہومیوپیتھک علاج بھی کر رہا ہے تو ان نسخوں کا استعمال کرنے سے فائدہ فوری ہوگا، نقصان کسی طرح نہیں ہوگا۔

غذا سے علاج

گھی: گھی ایک چمچ، مصری ایک چمچ اور پندرہ پسی ہوئی سیاہ مرچ ملا کر صبح وشام چاٹنے سے گلا بیٹھنا ٹھیک ہوجاتا ہے، اسے چاٹنے کے بعد کچھ گھنٹے پانی نہ پئیں۔

آنولہ: ایک چمچ پسے ہوئے آنولے کو گرم پانی سے پھانک لینے سے گلا کھل جاتا ہے، آواز صاف آنے لگتی ہے۔

نمک: گرم پانی میں تھوڑا سا نمک ملا کر غرارے کرنے چاہئیں، یہ صبح اور رات کو سوتے وقت کرنے چاہئیں۔

ملٹھی: ملٹھی کو منہ میں رکھ کر اس کا رس چوسنا چاہئے۔ ملٹھی کا ست تھوڑا تھوڑا منہ میں رکھ کر رس چوسنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

لیموں: گلا بیٹھ جائے، گلے میں سرخی یا سوجن ہوجائے تو

تازہ پانی یا گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر اور نمک ڈال کر تین چار غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ادرک: ادرک کا رس، شہد میں ملا کر چاٹنے سے بیٹھی ہوئی آواز کھل جاتی ہے۔

آدھا چمچ ادرک کا رس، آدھا آدھا گھنٹے بعد پینے سے سردی، کھٹی چیزوں کے کھانے سے بیٹھا ہوا گلا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ادرک کے رس کو کچھ دیر گلے میں روکنا چاہئے، اس سے گلا صاف ہو جاتا ہے۔

جامن: جامن کی گٹھلیوں کو پیس کر شہد میں ملا کر گولیاں بنالیں۔ دو گولیاں روزانہ چار بار چوسیں، اس سے بیٹھا ہوا گلا کھل جاتا ہے۔ آواز کا بھاری پن ٹھیک ہو جاتا ہے، زیادہ دن استعمال کرنے سے خراب آواز ٹھیک ہو جاتی ہے، زیادہ بولنے، گانے والوں کے لئے کرشماتی نسخہ ہے۔

لہسن: گرم پانی میں لہسن ملا کر غرارے کریں۔

سیاہ مرچ: گلا بیٹھنے پر پسی ہوئی سیاہ مرچ اور گھی ملا کر کھانا کھاتے وقت پینے سے مفید ہے۔

رات کو سوتے وقت ۱۲ سیاہ مرچ اور ۱۲ بتاشے چبا کر سو جائیں، اس کے اوپر پانی نہ پئیں۔ سردی زکام سے بیٹھا ہوا گلا ٹھیک ہو جائے گا۔

شہد: ایک کپ گرم پانی میں ایک چمچ شہد ڈال کر غرارے کرنے سے آواز کھل جاتی ہے۔

مولی: مولی کے بیجوں کو پیس کر گرم پانی کے ساتھ پھانک لینے سے گلا صاف ہو جاتا ہے۔

شلغم: شلغم کو پانی میں اُبال کر پانی کو چھان کر اس میں چینی ملا کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پانی: ایک برتن میں پانی ڈال کر اُبالیں، جب پانی اُبلنے لگے تو بھاپ کھینچیں۔

پان: پان میں ملٹھی ڈال کر رات کو سوتے وقت کھا کر سو جائیں، صبح آواز صاف ہو جائے گی۔

جو: صبح بارہ جو چبا کر نگل جائیں، اس سے آواز ٹھیک ہو جائے گی۔

گلا خشک

چھوہارا: گلا خشک ہونے پر چھوہارے کی گٹھلی منہ میں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

آلو: آلو بخارا چوسنے سے گلے کی خشکی دور ہوتی ہے۔

گلے میں درد

گرم مزاج کی چیزیں، دوائی کھانے، سردی، فلو، گلے میں سوجن ہونے سے، گلے میں درد ہوتا ہے، گلے میں درد ہونے پر ٹھنڈے مشروب نہ لیں۔

دھنیا: ہر تین تین گھنٹے بعد خشک ثابت دھنیا چبا چبا کر رس چوستے رہیں، یہ ہر قسم کے گلے کے درد میں مفید ہے۔

نمک: گرم پانی میں نمک ڈال کر غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

لیموں: ایک لیموں ایک گلاس گرم پانی میں نچوڑ کر غرارے کریں، گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر پئیں۔

املی: املی کے پانی سے غرارے کرنے سے گلے کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

پالک: ۲۵۰ گرام پالک کے پتے دو گلاس پانی میں اُبال کر چھان لیں، اس گرم گرم پانی سے غرارے کرنے سے گلے کا درد دور ہو جاتا ہے۔

گلے کا زخم

مولی: مولی کا رس اور پانی برابر مقدار میں ملا کر اور نمک ڈال کر غرارے کرنے سے گلے کے زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

آنکھوں کے امراض

آنکھوں کو تندرست رکھنے کے لئے قبض نہیں رہنے دینا چاہئے۔ صبح غسل کرتے وقت بالٹی میں پانی بھر کر چہرہ ڈبو کر بار بار آنکھیں کھولیں، ایسا کرتے وقت منہ میں پانی کی گلی بھر کر رکھیں۔ رات کو سوتے وقت ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کو دھو کر غرارے کریں، پھر پاؤں کے تلوؤں

پر سرسوں کے تیل کی مالش کریں، ایسا کرتے رہنے سے آنکھیں تندرست رہتی ہیں اور ان کی خرابیاں دور ہوجاتی ہیں، سر پہ سرسوں کا تیل لگانے اور سبز گھاس پر گھومنے سے آنکھوں کو قوت ملتی ہے۔ آنکھوں میں تھکان، تناؤ معلوم ہونے پر ''پامنگ'' (palming) کیا کریں۔ متوازن غذا استعمال آنکھوں کی روشنی میں بہت معاون ہے۔ سورج گرہن کبھی نہیں دیکھنا چاہئے، اس سے آنکھوں کے دیدے جل جاتے ہیں۔

پانی: آنکھوں کی بیماریوں میں ٹھنڈے پانی کا سینک ضروری ہے۔ بلغمی دیدہ سوجن کے لئے یہ ازحد ضروری ہے۔ جب آنکھیں سرخ ہوں، گرمی بڑھ گئی ہو، سوجن ہو تو بار بار ٹھنڈا پانی، گلاب کا پانی، یا کپڑے میں برف کا ٹکڑا لپیٹ کر سینکنا چاہئے۔ اس استعمال سے چھوٹی نالیوں اور شریانوں میں اینٹھن پیدا ہوکر گرمی، سوزش، جلن کو سکون مل جاتا ہے۔ اگر سوجن پیدا ہوگئی ہے تو سوجن کی پہلی حالت کے بعد تو ٹھنڈا سینک زیادہ نہیں کرنا چاہئے۔

سینک کا طریقہ: کپڑے کو پانچ بار موڑ کر دو انچ کی گول گدی بنالیں، پھر اسے برف یا پانی میں بھگو کر ٹھنڈا کرلیں، پھر بدل بدل کر پلکوں پر رکھیں۔ برف نہ ہونے پر ٹھنڈے پانی سے سینک کریں۔

ٹھنڈے پانی کا سینک: اگر آنکھوں میں درد، سرخی، رڑک، سوجن، چکا چوند ہونے پر ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر آنکھوں پر رکھیں۔ گرم ہونے پر دوبارہ ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگولیں۔ اگر سردی سے یہ تکالیف ہوں تو اس طرح سے گرم پانی سے سینک کریں۔

آنکھوں کی ورزش: آنکھوں کو گول گول گھمائیں۔ آنکھوں کو پہلے بائیں طرف اور پھر دائیں طرف گھمائیں، پھر آنکھوں کو ہتھیلی سے دبائیں اور کچھ دیر کے لئے چھوڑ دیں، ان سے انہیں آرام ملے گا۔

آنکھوں سے سیدھے سامنے کی طرف دیکھیں، پھر اوپر اس کے بعد پاؤں کی طرف نیچے دیکھیں۔ اس عمل کو دس بار کریں۔

آنکھوں کو بائیں طرف اوپر کی طرف لے جائیں، پھر دائیں طرف نیچے کی طرف، اور پھر بائیں طرف نیچے کی طرف، پھر سامنے کی طرف رکھیں، ایسا دس بار کریں۔

اندھیرے کا نظارہ: دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو کٹوری جیسا بنا کر آنکھوں کو ڈھانپ لیں، اس سے آنکھوں کے چاروں طرف اندھیرا ہوجائے گا، پھر آنکھیں کھول کر ایک منٹ اس اندھیرے کو دیکھیں، اس سے آنکھوں کو تھکان، اینٹھن، درد، سرخی دور ہوتی ہے۔

پامنگ (Palming) ہتھیلی سے آرام: دیر تک پڑھتے رہنے سے تیز روشنی میں کام کرنے سے آنکھوں میں تھکان پیدا ہوتی ہے۔ کسی چیز کو زور لگا کر یا بہت دور نگاہ ڈالنے سے آنکھوں میں تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اندھیرے کے نظارے کے ساتھ پامنگ عمل بھی مفید ہے۔ ہتھیلی کے گودے والے حصے سے آنکھوں کو بار بار آہستہ آہستہ ملیں۔ یہ پامنگ کا عمل ہے، اس کے بعد اندھیرے کا نظارہ کریں، اس سے تھکان، تناؤ جلد دور ہوگا۔

آنکھوں میں سرخ ڈورے، زیادہ سگریٹ پینے، نشہ کرنے سے دکھائی دیتے ہیں۔ آنکھوں کے نیچے کالے گھیرے، خون کی کمی، آنکھوں کے زیادہ تناؤ سے ہوتے ہیں، کھیرا، ککڑی کے دو ٹکڑے آنکھوں پر رکھ کر لیٹنے سے تناؤ کم ہوتا ہے۔

مراسلہ اور اس کا جواب

عالی جناب حضرت محترم استاد جی السلام علیکم ورحمۃ اللہ،
خدمت عالی میں عرض خدمت ہے امید بفضل رب العالمین کہ امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ایک تحریر ''طلسماتی دنیا'' کے ... داعتراضات نمبر پر:

آج کے اس پرفتن پرآشوب دور میں روحانی عملیات اور تعویزات جو مخالفتیں کی جارہی ہیں یہ ایک طرح کی کوری جہالت ہے علم کوئی بھی ہو ایک سمندر ہوتا ہے۔سمندر کی گہرائی کا پتہ لگانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔مخالفت تو کسی بھی چیز کی کی جاتی ہے کسی بھی طرح کے معاملات کسی بھی طرح کے معاملات میں کی جاسکتی ہے لیکن یہ مخالفت شیطان کا وسوسہ ہوتی ہیں اور وہ ہر نیک د کار علم وعمل علم فن سے تعلق رکھنے والے پر اپنا حربہ استعمال کرتا ہے اور وہ اس میں بلاوجہ کی رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔شیطان لعین یہ چاہتا ہے کی انسان انسان سے ڈر جائے اور اپنے نیک مقصد میں ناکام ہوجائے۔

ہر نیکی کا سرچشمہ خدا سے ڈرنا ہے جو لوگ خدا سے ڈتے رہتے ہیں وہ نہ کسی انسان سے ڈرتے ہیں نہ میدان جنگ میں کسی شیطان سے۔روحانی عملیات کا علم ایک پاکیزہ علم ہے ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس علم کے جاننے والے بہت کم لوگ ہیں جو پوری طرح سے اس علم کے ماہر ہوں۔ روحانی عملیات کو ہر کس دناکس نے بھی اپنا کر روحانی عملیات کا بیڑا اغرق کردیا ہے، جو لوگ روحانی عملیات میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ تقویٰ پرہیز گاری کو اپنا شیوا بنالیں تب ہی روحانی عملیات کا نور نمودار ہوکر ان مخالفت کرنے والوں کے سامنے چمکے گا۔ جو روحانی عملیات اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہیں روحانی عملیات کا علم جو قرآنی علم ہے اور یہ تعویذات گنڈوں فکر وعمل جلی وخفی دور پر مشتمل ہے۔نہ سمجھ میں آنے ولی بات کی مخالفت کی جاتی ہے ... الٰہی تو یہ علماء بھی اس میدان میں مخالفت میں پوری پوری کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔آج کے اس پرفتن دور جہالت میں نہ کسی ... عمل کی مخالفت کی گئی نہ کسی سفلی عامل کی مخالفت کی گئی، ایسا کیوں جبکہ روحانی عملیات (عاملین) اعمال خیر کے واسطے کئے جاتے ہیں اور سفلی عمل اعمال شر کے لئے کئے جاتے ہیں تو مخالفت کس کی ہونی چاہئے؟اعمال خیر کی یا اعمال شر کی،حضرت انسان خود ہی فیصلہ کرلیں۔

ماہر عاملین کاملین کو کرب واذیت کا بھی علم ہوتا ہے وہ کسی کو بھی علم وعمل کے ذریعہ سمجھ لیتے ہیں، مخالفت کرنے والے کا چلایا ہوا تیر کس طرف نشانہ لگا رہا ہے، علم وفن سے نابلد لوگ ہی گمراہی کی دلدل میں دھنس جاتے ہیں، علم کی جو باریکیوں سے آشناں ہوتا ہے وہ اپنا سفر جاری رکھتا ہے اور ان مخالفت کرنے والوں کو بھی روحانی عملیات کے ذریعہ اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔حق تعالیٰ نے ہر چیز کے اندر خاصیت رکھی ہے ہر علم، ہر امر اور ہر ذی حیات کو اس کی استعداد، قابلیت اور سعی کے مطابق فائدہ، نصیب اور مقدر اس کا حاصل ہوتا ہے۔جبکہ وہ شخص اس استعداد کے ناقابل ہوتا ہے۔اگر کسی شخص پر سحر وآسیب کرادیا گیا ہو تو کیا وہ شخص آسیب وسحر سے نجات پاسکتا ہے، جیسا کہ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر آسیب وسحر دونوں ہی طرح کے اثرات ہوں تو پھر عامل کو کام کرنے میں دشواری ہوتی ہے جو چیزیں آسیب کو دفع کرتی ہیں وہی چیزیں سحر کو میں مدد ومعاون کرتی ہیں لیکن جب سحر کو دفع کرتے ہیں تو آسیب بڑھ جاتا ہے اور جب آسیب کو دفع کرتے ہیں تو سحر بڑھ جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کی دونوں ہی طرح کے امراض واثرات سے نمٹنے کے لئے جو عامل کی دشواریاں ہوتی ہیں وہ ایک طرح کی پریشان کن حالت ہوتی ہے۔لیکن اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا اس لئے اثرات سے نمٹنے کے لئے اللہ کی بارہ گاہ میں دعاء بھی کی جاتی ہے اور اسی رب کریم کی ذات پاک سے امید کرکے معمول کسی ماہر فن سے اپنا علاج بھی کراتا ہے، لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے نہ اس کی مرضی کے بغیر پیڑوں میں پھول لگتے ہیں نہ بنجر زمین میں ہریالی آتی ہے وہ کون ومکاں ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔آج کے دور میں آسیب وسحر گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئی ہے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب قیامت عنقریب ہوگی تو گھر گھر ناچ گانا ہوگا گھر گھر جادوٹونا ہوگا تو پھر لوگوں کا یہ فرمانا کی تعویذ گنڈوں کی کوئی حقیقت نہیں یہ سب شرک بدعت ہے آج کے اس دور میں جہالت میں

مخالفت کرنا تو بہت آسان ہے لیکن بات کی گہرائی میں جانا بہت مشکل ہے، پھر ایک ایسی مخالفت جس کا کوئی سر وپیر نہ ہو ایک کوری جہالت ہے وہ کام جس میں اللہ اور اس کے محبوب کا ذکر ہو اسی کو مخاطب کر کے دعا کی جاتی ہو جو لوگوں کو ایک تعویذ کی شکل میں دکھائی دیتی ہے اس کی مخالفت کرنا اللہ اور اس رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے برابر ہے۔

اس دنیا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دار الاسباب کے تحت پیدا فرمایا اور محض اپنے بندوں کے لئے تا کہ وہ ہر طرح کا اسباب اختیار کر سکیں اور ہماری پیدا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں لہٰذا اسباب اور علل کی اس دنیا میں دنیا دار قسم کے لوگ سبب اختیار کرتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے سبب جائز طریقوں پر مشتمل ہو ایسا سبب اور ایسا وسیلہ مت اختیار کرو جس میں جھوٹ فریب حسد کی بو آتی ہو اس دنیا میں بغض کینہ اور حسد کی جو جڑیں پھل پھول کر سامنے آ رہی ہیں ہم کو اس کا سدباب کرنا چاہئے یہ محض ناجائز قسم کے جو وسیلہ اسباب اختیار کئے ہوتے ہیں۔ دنیا بہت وسیع ہے اگر مخالفت ہی کرنی ہے تو حاسدین بدخواہوں کی مخالفت کرو جن کی جڑیں بہت تیزی سے پھل پھول رہی ہیں یہ محض بدعات بد کی بنا پر سامنے آ رہی ہیں۔ اگر اس مخالفت کو نظر انداز کر دیا گیا تو پھر جان لو کی دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا پھیل کر رہ جائیگا اور ہر طرف افراط وتفریط کے اور گمراہی کے بادل چھا جائیں گے اس ماحول سے نپٹنے کے لئے اعمال صالحہ کی ضرورت ہے اور اعمال صالحہ ہی سے مخالفت حسد کا علاج کیا جاسکتا ہے جو کی ایک تعویذ کی شکل میں ہوتا ہے اور اس تعویذ کی شکل کی مخالفت کرنا اللہ کی مخالفت کرنے کے برابر ہے۔ اگر مخالفت ہی کرنا ہے تو پھر اس وسیع دنیا میں بہت ساری مخالفت کرنے کو مل جائیگی اور ہر قدم پر مخالفت کا ذخیرہ مل جائیگا۔

صرف ایک تعوذ گنڈوں کی ہی بات نہیں نہ جانے کتنے ایسے کام اس دنیا میں ہو رہے ہیں اس کی کوئی مخالفت کرتا نہیں صرف تعویذ گنڈوں کی بات کو ہی لے کر مخالفت کرنا شیطان کا وسوسہ ہے اور اس سے ان لوگوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔ جو مخالفت کا رات اور دن واویلا مچاتے ہیں اور اس شیطانی وسوسہ کا علاج قرآنی عملیات اور تعویذ گنڈوں سے ہی کیا جاسکتا ہے۔

اس دنیا میں نا جانے کتنے طریقہ علاج رائج ہیں اور نا جانے کتنے طریقوں سے ایک معالج معمول کا علاج کرتا ہے جو بھی جس فن کا ماہر ہوتا ہے وہ ہی اپنا طریقہ علاج اپنا کر ایک معمول کا علاج کرتا ہے۔ اس دنیا میں ڈاکٹر بھی ہیں حکیم بھی ہیں وید بھی ہیں نا جانے کتنے معالج علاج کر رہے ہیں کیا یہ بھی سب غلط ہے انسان کس کس چیز کو لے کر اعتراض کریگا اس اعتراضات کا ہم کو رد کرنا چاہئے۔

بہر کیف جب انسان یا اس کا گھرانہ کسی سحر وآسیب وآسیبی اثرات کا شکار ہوتا ہے تو اس کا علاج دعا اور تعویذ ہی سے کیا جاسکتا ہے اور اگر اس طرح کے اثرات سے نپٹنے کے لئے کوئی ڈاکٹر یا حکیم علاج کریگا تو وہ اس میں ناکام رہیگا وہ اس لئے جو اس میں اثرات پیدا ہوتے ہیں اور ان اثرات کی بنا پر جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا علاج ڈاکٹر، حکیم نہیں جانتے اس کا علاج دعا تعویذ کرنے والا ہی کرسکتا ہے جو اس فن کا ماہر ہو پھر اس طرح کا اعتراض کر کے روحانی عملیات کا بیڑا غرق کرتا ہے جو لوگ دعا اور تعویذ کی مخالفت کرتے ہیں وہ حق بجانب نہیں۔

جسمانی اور روحانی امرض کا علاج الگ الگ ہے اور ہر مرض کے علاج کے مختلف طریقے اس دنیا میں رہ کر ہر طرح کا سبب اختیار کرنا تدبیر کے حصہ میں آتا ہے بشرطیکہ سبب تدبیر اور طریقہ علاج جائز طریقوں پر مشتمل ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، صرف اعتراضات کر کے اپنے اور ماہر فن کے لوگوں کا قیمتی وقت ضائع کرنا ہے اور اس سے حاصل کچھ نہیں پھر لوگوں کا یہ فرمانا کی سحر اور آسیب کی کوئی حقیقت نہیں یہ ایک فرسودہ سی بات ہے۔

رب العالمین نے اس دینا میں نہ جانے کتنی نعمتیں عطا فرما کر اپنے بندوں کو شکریہ ادا کرنے کا ذمہ دار بنا دیا ہے لیکن حضرت انسان اپنی زبان سے ایک ہی رٹ باندھ لی ہے کہ تعویذ گنڈوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ قرآن وحدیث سے ثابت ہے رب العالمین نے قرآن حکیم کو پنے بندوں کی لئے شفاء قرار دیا ہے۔ قرآن رحمت خداوندی ہے اور یہ رحمت خداوندی کا ایک انمول تحفہ ہے اور یہ تحفہ مومن کے لئے ہے جو حضور پر نور ﷺ کے ذریعہ سے ہم کو ملا جس میں جانے کتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں لیکن ہماری اپنی کوتاہی اور کم علمی سے سب دیکھائی نہیں دیتی۔ کو لوگ بصارت رکھتے ہیں ان کو دیکھائی بھی دیتا ہے اور سنائی بھی دیتا ہے۔ ضرورت ہے اس بات کی پہلے بصیرت پیدا کی جائے، قلب کی صفائی کی جائے پھر مخالفت کا پہلو اٹھایا جائے۔

اگر کسی مسئلہ کا حل نہ ملے تو اس میں قصور ہماری دانست کا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چوتھے اور آخری صحیفے قرآن مجید فرقان حمید میں ہر چیز کا ذکر ہے اور ہر مسئلہ کا حل موجود ہے قرآن پاک میں فیضان بے بہا ہے، قرآن کریم جسمانی اور روحانی امراض کے لئے پیام شفا ہے اور جملہ مسائل کے حل کے لئے کامل رہنما ہے۔

جب کہ تعویذ گنڈوں سے مخلوق خدا کی تبلیغ بھی کی جاسکتی ہے اور خدمت خلق بھی اور یہ ایک ایسا عمل ہے جو رب کی بارگاہ میں بہت مقبول ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں پیدا فرمائی جس میں اثر نہ ہو ہر چیز میں اثر ہے۔

یہ بات مشہور عام ہے کہ اگر چنے کو مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیا جائے اور اس برتن کو آسمان کے نیچے تین دن تین رات تک رکھ دیا جائے تو یہ پانی آب شفا بن جاتا ہے اور یہ آب شفا تمام امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب العالمین ان لوگوں کو عقل سلیم عطا فرماں جو تیری یہ پیدا کردہ چیزوں کو جھوٹلاتے ہیں اور کسی بھی علم کی گہرائی ہی تک نہ پہنچ کر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ رب العالمین ان لوگوں کو ان باتوں سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرماں اور راہ حق پر چلنے اور ہر علم کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرماں آمین ثم آمین۔

فقط والسلام آپ کا شاگرد محمد شارق انصاری

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے اس دور میں تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت ایک فیشن سا بن کر رہ گئی ہے۔ اور اس میدان مخالفت میں زیادہ تر ایسے لوگ دندنا رہے ہیں جو توحید وسنت کے نقطۂ نظر سے بالکل کورے ہیں لیکن ان کے حلیئے بہت شاندار ہیں۔ اور ایسے لوگ اس خوش فہمی کا شکار ہیں کہ قیامت کے دن فرشتے ان کی وضع قطع دیکھ کر ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں تھمادیں گے۔ اور ان کے کردار کا جائزہ لینے کی لئے اور ان کے ضمیر کا جائزہ لینے کے لئے کوئی مشین فٹ نہیں کی جائے گی۔ توحید وسنت کی جو الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں وہ خود کو امام وقت اور مبلغ دین سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس کوری جہالت کا نتیجہ ہے جو ہزاروں مدارس اور لاکھوں اسکولوں کے ہوتے ہوئے بھی مسلم معاشرہ میں پوری ریل پیل کے ساتھ موجود ہے۔

دور ماضی میں تو تعویذ گنڈوں کی مخالفت کی ذمہ داری غیر مقلدین ادا کرتے رہے۔ غیر مقلدین کا ہر دور میں عالم یہ رہا ہے کہ یہ خود کو حدیث کا عاشق باور کراتے رہے ہیں حالانکہ حدیث رسول کی معنویت کو جتنا نقصان ان غیر مقلدین نے پہنچایا ہے اتنا نقصان ملت کو کسی اور طبقے نے نہیں پہنچایا۔

ان حضرات نے اطاعت، اتباع اور اتقا پر جتنی جائد ماری کی ہے وہ تمام اہل بصیرت پر عیاں بیاں ہے۔ لیکن اس نئے دور میں ایسے بہت سے عقل کل ہمارے کیمپوں میں پیدا ہو گئے ہیں جن بیچاروں کو اسلام کی حقیقت اور دین شریعت کی گہرائیوں کا کچھ بھی اتہ پتہ نہیں ہے۔ لیکن وہ نرے نفس کی بھول بھلیوں میں کھو کر خود کو دین کا مبلغ، قوم کا پیشوا، دین اسلام کا ٹھیکے دار سمجھ کر اپنی تولہ بھر زبان کو مخالفت کے میدان میں ریس کے گھوڑے کی طرح دوڑاتے رہتے ہیں۔ اور ہر وقت اس خوش فہمی کا شکار رہتے ہیں کہ دنیا تو دنیا تمام ملائکسان کے ہم نوا ہیں ایسے عقل زدہ لوگوں نے تعویذ گنڈوں کی بات تو چھوڑئے دین وشریعت اور طریقت وتصوف کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ مخالفتیں اگر جہالت اور حماقت سے بہرور لوگ کرتے رہتے تو بھی کوئی کوئی فکر اور تشویش کی بات نہیں ہوتی لیکن افسوس تو یہ ہے کہ جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔ ہمیں جن حضرات کے بارے میں یہ یقین تھا کہ یہ لوگ روحانی عملیات کی حقیقت کو سمجھ کر اس تحریک کی تائید کریں گے جو ہم نے شروع کی تھی اور جن حضرات کے بارے میں ہمیں یہ گمان تھا کہ وہ روحانی عملیات کی وادیوں میں پھیلی ہوئی اس گندگی کو صاف کرنے کے لئے ہمارا ہاتھ بٹائیں گے اور ہمیں اپنی تائید اور تصویب سے کمک پہنچائیں گے ان کی مخالفت اور ان کی ہائے ہلا سے ہمیں رنج پہنچا۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مولویوں اور مفتیوں میں ایک لاعلاج بیماری یہ پھیلی ہوئی ہے کہ وہ اپنے سے کسی کو بڑا ہوتے ہوئے دیکھ کر تو کہا چین سے بیٹھیں گے ان سے تو کسی کا ہم قد ہونا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ بقول شاعر:

ایک قطرے کو سمندر نہیں ہونے دیتا
وہ مجھے اپنے برابر نہیں ہونے دیتا

مولویوں اور مفتیوں کی اس فطرت نے دین اسلام کو جو نقصان پہنچایا ہے اس سے ہر وہ شخص واقف ہے جو دیکھنے اور سمجھنے کی برائے نام بھی صلاحیت رکھتا ہو۔ کوئی بھی انسان جب خود کو متقی پرہیز گار دین کا داعی اور قوم کا رہبر سمجھنے کی خوش گمانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر اس کا نفس اس سے ایسے ایسے کارنامے انجام دلاتا ہے کہ توبہ ہی بھلی۔

جادو اور جادوگروں کی شرارتیں جب سے جاری ہیں جب سے یہ دنیا شروع ہوئی ہے قرآن حکیم کی آیت۔ مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ۔ (وہ جادو کے ذریعہ میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادیتے ہیں) اس بات پر شاہد ہے کہ کچھ لوگ ایسا کرنے کی بری صلاحیتوں

سے مالا مال ہیں۔ اور جب ایسے لوگ موجود ہیں تو ان سے نمٹنے کے لئے بھی ایک جماعت موجود ہونی چاہئے۔ جادو کرنا کرانا حرام ہے اور جادوزدہ لوگوں کی روحانی امداد کرنا انھیں عذاب سحر سے نجات دلانا نہ صرف جائز ہے بلکہ عظیم الشان خدمت ہے جس کی بنیاد ہمارے بزرگوں نے رکھی تھی۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے مخالفت کی لاٹھیاں کھمار ہے ہیں ان کو اندازہ نہیں ہے کہ یہ لاٹھی کس کس بزرگ اور کس کس اللہ کے نیک بندے کے سر پڑ رہی ہے۔ لیکن آپ فکر نہ کریں اس مخالفت سے خواہ یہ نیکی اور تقوے کی آڑ میں ہی ہو رہی ہو اس پر کچھ فرق پڑنے والا نہیں ہے۔ حق کی کتنی بھی مخالفت کی جائے حق ایک دن سرخرو اور سربلند ہو کر رہے گا۔ ایک دن وہ بھی آئے گا دینی مدارس سے ہماری تحریک کی تائید ہوگی اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔ بقول شاعر:

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور قافلہ بنتا گیا

کہ اندھیروں میں روشنی کی ہوتی ہے ایک چھوٹی سے شمع نے زبردست آندھیوں کے ہوتے ہوئے پر اندھروں سے ایک کامیاب جنگ کی ہے۔ آج ہم خود کو تنہا محسوس کرتے ہیں لیکن ایک دن ایک خلقت انشاء اللہ ہمارے ساتھ ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

غم

اگر دنیا کے تمام غموں کو ہر انسان میں مساوی طور پر تقسیم کرنے کا فیصلہ ہو تو ہر انسان یہی کہے گا۔ نہیں۔ نہیں۔ ! میں اپنی موجودہ حالت ہی خوش اور مطمئن ہوں، غم اور زبان کا گہرا تعلق ہے، غم میں جتنی گہرائی اور شدت ہوگی، زبان اتنی ہی زیادہ بند اور خاموش رہے گی۔

وہ لوگ خوش نصیب ہیں، جو غم کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ اس طرح وہ کچھ تسکین تو حاصل کرتے ہیں۔

میں نے غم کو الوداع کہہ دیا اور اسے بہت پیچھے چھوڑ دیا، لیکن غم کتنا مشکل اور مہربان ساتھی ہے کہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتا اور برابر میرا تعاقب میں ہے، میں غم کے ساتھ کچھ دور گیا؛ اس نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا، لیکن میں کیا بتاؤں، اس کی ہمراہی کے دوران میں نے کتنی عظیم باتیں سیکھ لیں۔ (خلیل جبران)

☆☆☆☆☆☆☆☆

حوصلہ

کنول تالاب میں کھلا ہوا تو سب کو خوشنما لگتا ہے، کنارے پہ کھڑے لوگ اسے سراہتے بھی ہیں لیکن گندگی میں جا کر اسے توڑنے کا حوصلہ ہر ایک میں نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مشکل

ہندی کے مشہور ادیب سریندر شرما اور ان کے چند دوستوں نے مل کر پنجابی کی مشہور مصنفہ امرتا پریتم کے کسی ناول کے نام پر ادبی انجمن بنانے کا فیصلہ کیا، امرتا پریتم کے تمام ناولوں کے نام لکھ کر پرچی اٹھائی گئی۔

اس پر لکھا تھا جیب کترے۔ نسیم سحر۔ کانپور

☆☆☆☆☆☆☆

بندوبست

کلیسا کی ٹیم سے میچ رکھنے والے جب مقررہ وقت اور مقام پر پہنچے تو انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ میدان میں ٹیموں کا اسکور ریکارڈ کرنے کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔

"اسکور ہمارے ذہنوں میں محفوظ رہتا ہے۔"

کلیسا کی ٹیم کے ایک سفاک صورت اور تندخو شخص نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

عام طور پر ہمارا حافظہ درست کام کرتا ہے۔ کوئی تنازعہ ہو تو میچ ختم ہونے کے بعد عقبی پھانسی گھر میں طے کر لیا جاتا ہے۔ مخاطب ٹیم کا کپتان ہمارا فیصلہ مان لیتا ہے یا ان برگزیدہ روحوں میں شامل ہو جاتا ہے جو ہمارے فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہوتیں

مہمان ٹیم نے میچ کھیلا، ان کا کپتان برگزیدہ روحوں میں شامل ہو لغیر میچ ہار گیا۔ یاسمین شفیق۔ حیدرآباد

موتیوں ایسی باتیں

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میں انکو آنکھوں سے اشارہ کرتا ہوں جب کہ میں ان کی صورت دیکھنے کے لئے آنکھیں بند کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

محمد الیاس وجدان ، مصوآباد

اسرار روحانی

اس سال ۲۰۱۴ میں حروف مقطعات کا عمل جن کی مکرر تعداد چودہ ہیں۔اہم امور میں فوائد حاصل کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں پیش ہیں۔جن کے اندر بے پناہ مخفی اسرار موجود ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔صرف پڑھنے والے پر منحصر ہے کہ اس کے اندر کتنی روحانی لطافت موجود ہے جس سے وہ کما حقہ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔جو کوئی ان حروف مقطعات کو نوچندی ہفتہ میں لکھ کر دھو کر پیئے تو سال بھر تک آشوب چشم نہ ہو۔حروف مقطعات مندرجہ ذیل ہے۔

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓمر الٓمٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ روزانہ ایک تسبیح پڑھنے سے روحانی قوت متحرک ہوگی آشوب چشم کے لئے حروف مقطعات کو نوچندی ہفتہ میں لکھ کر دھو کر پیئے تو سال بھر تک آشوب چشم نہ ہو۔

برائے حفاظت جان و مال: جو شخص مندرجہ ذیل اسماء الحسنی کی کم از کم ایک تسبیح روزانہ پڑھے جان و مال کی حفاظت ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَللّٰہُ یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ.

شر شیاطین سے بچاؤ کے لئے: جس شخص کے گھر میں جنات اور آسیب ڈھیلے یا پتھر پھینکتے ہوں۔اس آیت کو چار میخوں کے اوپر ۲۵ر مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور اس گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے۔شر جن و آسیب سے محفوظ رہے گا۔آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا ۔ ۳۰،طارق ۱۶-۱۷

اگر کوئی ڈھیلا کسی طرف سے آتا نظر آیا ہو تو اس ڈھیلے کو اعوذ باللہ کہہ اٹھائیں اور ادھر پھینکیں جہاں سے وہ آیا ہو اور یہ کہے کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی وَسَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی مزید جنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے گھر میں مرغی کبوتر بھیڑ کا رکھنا مفید ہے۔

دعا برائے امراض قلب: امراض قلب کے لئے یہ دعا سات مرتبہ پڑھے۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ. سورۃ زمر، آیت نمبر ۲۲۔

درد دانت کے لئے: (۱) حضرت امیر المومنین سے روایت ہے کہ اپنے ہاتھ کو سجدہ کی جگہ مس کر کے درد کرنے والے دانت پر رکھ کر یہ دعا پڑھے۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالشَّافِیْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (۲) اور گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ کر درد دانت کو اس کلام کی برکت سے حکم دیں درد کافور ہو جائے گا۔بلکہ ہر قسم کے درد کے لئے مفید ہے۔

خاتمہ پریشانی: حدیث کساء کو سات جمعرات تک بلاناغہ پڑھے یعنی نوچندی جمعرات سے شروع کرے اور اس کے بعد ہر آنے والی جمعرات کو حدیث کساء پڑھے اور گھر کے تمام افراد باوضو بیٹھ کر گھر کو صاف ستھرا رکھیں خوشبو سے معطر کریں۔پڑھائی کے بعد مقصد کی کامیابی کی دعا کے لئے وسیلہ پنجتن پاک دعا کریں اور حسب توفیق نیاز تقسیم کریں۔

(۱) سورۃ النازعات پارہ نمبر ۳۰،گھر کی سلامتی کے لئے ہفتے میں ایک بار ضرور پڑھیں۔(۲) سورۃ الجاثیہ پارہ نمبر ۲۸ رگھر سے نحس اثرات جادو، وغیرہ دور کرنے کے لئے ہر روز پڑھیں۔

ستاروں کے نحوست دور کرنے کے لئے مجرب دعا مندرجہ بالا دعا روزانہ وقت مقرر پر مع اول و آخر ۱۱ر مرتبہ درود پڑھ کر دم کریں مشکلیں آسان ہوں گی۔جادو کا اثر ختم ہوگا انشاءاللہ۔بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا کَافِیْ. یَا غَنِیُّ یَا مَلِکُ یَا قُدُّوْسُ یَا کَبِیْرُ یَا مُتَعَالُ یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِحْفَظْنِیْ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ وَمِنْ نُحُوْسَتِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمِرِّیْخِ وَالْعَطَارِدِ وَالشَّمْسِ وَالزُّھَرِ وَالزُّحَلِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰی ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ ابْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّتِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: دہلی

نام: سید قمر الاسلام عرف متو

نام والدہ: عزیز فاطمہ

نام شریک حیات: شگفتہ جہاں

تاریخ پیدائش: ۲۵ر فروری ۱۹۶۸

شادی کی تاریخ: ۲۳ر مئی ۱۹۹۹ء

قابلیت: ۱۲ ویں پاس

آپ کا نام دس حروف پر مشتمل ہے، ان میں ایک حرف نقطے والا ہے۔ باقی ۹ حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۲ حرف آبی، ۳ حروف خاکی اور پانچ حروف آتشی ہیں۔ آپ کے نام میں کوئی حرف بادی نہیں ہے۔ آپ کے نام میں بہ اعتبار تعداد آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے اور بہ اعتبار اعداد خاکی حروف غالب ہیں۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۸، مرکب عدد ۵۳ اور آپ کے نام میں مجموعی اعداد ۵۰۳ ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مہینہ دوسرا ہے اور آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے۔

آپ کی شادی کی تاریخ ۲۳ ہے۔ مہینہ ۵ واں ہے اور مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے۔ آپ کی شریک حیات کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔

۸ کا عدد فلسفے اور گہری سوچ وفکر کا مرقع مانا گیا ہے۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے ان کے خیالات بہت گہرے اور ان کی سوچ وفکر بہت مستحکم ہوتی ہے۔ ۸ عدد کے لوگ اپنی سوچ الگ تھلگ رکھتے ہیں۔ اس لئے اکثر لوگ ان کے خیالات سے متفق نہیں ہوتے۔ ان کے خیالات پر فلسفیانہ رنگ ہوتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی باتیں کسی کے سمجھ میں بھی نہیں آتیں، یہ لوگ اپنی زندگی میں اہم کارنامے انجام دیتے ہیں، لیکن ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتے ہیں، ان کی زندگی میں مدو جزر بہت ہوتا ہے، یہ لوگ کبھی تو ترقی کے ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور کبھی یہ ناکامی کے تحت الثریٰ میں اُتر جاتے ہیں، کبھی ان کے حالات قابل رشک ہوتے ہیں اور کبھی قابل رحم، لیکن ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کسی بھی دور میں ہمت نہیں ہارتے اور ان کی جدوجہد کا سفر ہمیشہ جاری ہی رہتا ہے۔ ۸ عدد کے لوگ صلح پسند بھی ہوتے ہیں اور اصلاح پسند بھی، برائیوں اور گناہوں سے انہیں ایک طرح کی الرجی ہوتی ہے اور لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے کا بھی ان میں ذوق ہوتا ہے۔

۸ عدد کے لوگوں میں لیڈر بننے کی صلاحیت ہوتی ہے، اگر یہ کسی قوم کے قائد بن جائیں تو قیادت کی ذمہ داریاں بہ حسن وخوبی نباہ سکتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ کسی قدر وہمی بھی ہوتے ہیں، یہ معمولی باتوں کا بہت گہرا اثر اپنے دل پر لے لیتے ہیں، یہ توہمات انہیں چین کا سانس لینے نہیں دیتے، لیکن ہمت ان میں مردوں جیسی ہوتی ہے، اس لئے توہمات کا شکار ہونے کے باوجود حالات سے متاثر ہونے کے باوجود بھی یہ اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہیں اور کامیابیوں تک پہنچ جاتے ہیں، ان کی کامیابی اکثر وبیشتر ان کی شخصیت کے رحم وکرم پر ہوتی ہے، کیوں کہ ان کے کارنامے کتنے بھی اہم ہوں انہیں ناقدری کا غم جھیلنا ہی پڑتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس عدد کو نحس مانا ہے، لیکن ہماری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ عدد منحوس نہیں ہے بلکہ یہ عدد اتنا گہرا اور اتنا عمیق ہے کہ اس کی وسعت اور گہرائی کو لوگ ہمیشہ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں اور حامل عدد ناقدری کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۸ ہے، اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کی طبیعت میں استحکام ہوگا۔ آپ کے خیالات بہت گہرے ہوں گے۔ آپ کی سوچ وفکر میں زبردست وسعت ہوگی، آپ کو اصلاحی کاموں میں دلچسپی ہوگی، لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانا آپ کا مخصوص مشغلہ ہوگا، آپ خاموش اور تنہائی کو محبوب رکھتے ہوں گے، آپ

میں قائدانہ صلاحیتیں ہوں گی، لیکن آپ کو لوگوں کی بے اعتنائی، ڈکٹیٹر بننے کی دعوت دیتی ہوگی، آپ میں فطرتاً انتقام لینے کی عادت ہے، آپ غصہ سے آگ بگولہ ہو کر کسی کے خلاف کچھ بھی کر سکتے ہیں، آپ میں قوت برداشت کی کمی ہے اور یہ کمی آپ کو کیسے بھی سنگین مسائل سے دوچار کر سکتی ہے، بے شک حق وانصاف کی خاطر آپ کبھی سے الجھ جاتے ہیں اور اپنے دشمن تو دشمن اپنے دوستوں کو بھی خود سے دور کر دیتے ہیں، حق وانصاف کا ساتھ دینا ایک خوبی ہے لیکن اس خوبی کو اس طرح اپنائیں کہ یہ آپ کے لئے بجائے خود ایک سزا نہ بن جائے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۲ ہے۔ ۲ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کی زندگی میں خوش حالی لائیں گی۔ ۴ عدد کے لوگ آپ سے بہتر طریقے سے تعلقات نبھائیں گے اور آپ کی کامیابیوں کا ضامن بھی بنیں گے۔ ایک، ۵، ۷ اور ۹ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ چلیں گے، لیکن یہ لوگ آپ کو نہ قابل ذکر نقصان پہنچائیں گے اور نہ خاطر خواہ آپ کو فائدہ پہنچائیں گے۔ ۳ اور ۶ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کے لوگوں سے اور ان اعداد کی چیزوں سے آپ جس قدر دور رہیں گے اسی قدر آپ نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔

آپ کا مرکب عدد ۵۳ ہے۔ یہ عدد کوئی اچھا عدد نہیں مانا گیا ہے، یہ اپنے حامل کے لئے طرح طرح کی الجھنیں اور طرح طرح کے مسائل پیدا کرتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد شادی کی تاریخ اور شادی کی تاریخ کا مجموعی عدد عام سے اعداد ہیں۔ یہ آپ کی زندگی پر گہرے اثرات نہیں چھوڑ سکتے۔ ان اعداد سے نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ کوئی خاص نقصان۔

آپ کا اسم اعظم "یا حمید" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ اسم اعظم کی پابندی سے آپ کی زندگی میں ایک ٹھہراؤ آئے گا اور دل ودماغ آپ کے پرسکون رہیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ اپنے خاص کاموں کو جمعرات کے دن کرنے کی کوشش کریں۔ اتوار، پیر اور منگل کو بھی آپ اپنے کاموں کے لئے اہمیت دے سکتے ہیں، لیکن بدھ اور جمعہ کو اپنے خاص کاموں کو انجام دینے سے گریز کریں، ورنہ کسی بڑے نقصان سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ سنیچر آپ کے لئے عام سا دن ہے، آپ اس دن کوئی کام کر بھی سکتے ہیں اور کام کو ترک بھی کر سکتے ہیں۔

پکھراج، پنا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں انشاء اللہ سنہرا انقلاب آسکتا ہے، ان میں سے کوئی بھی پتھر جس کا وزن کم سے کم ۴ رتی ہو اس کو چار ماشے کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں، انشاء اللہ فائدے محسوس کریں گے، آپ یقین رکھیں کہ اللہ نے اس دنیا میں کوئی بھی چیز بے وجہ پیدا نہیں کی، ہر چیز کا کوئی نہ کوئی نقصان اور کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ ہم اس کے فائدے اور نقصان سے واقف نہ ہوں۔

جنوری، جولائی اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ کو عمر کے کسی بھی حصے میں، پیروں کی انگلیوں میں پیروں کے تلوے میں کوئی تکلیف ہو سکتی ہے۔ خدانخواستہ آپ آنکھوں کے امراض کا شکار بھی ہو سکتے ہیں، پھیپھڑوں کی بیماریاں بھی آپ کو لاحق ہو سکتی ہیں، امراض جگر بھی آپ کے لئے مصیبت بن سکتے ہیں، آپ اعصابی تناؤ کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔

آپ کے لئے سبزیاں اور پھل ہمیشہ مفید ثابت ہوں گے، آپ کو چاہئے کہ آپ سبزیوں اور پھل کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

نیلا، سفید اور سبز رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں۔ ان رنگوں کا استعمال آپ کے لئے خوشیاں لائے گا، آپ اپنے گھر میں ان رنگوں کے پردے بھی آویزاں کر سکتے ہیں، بہر کیف آپ ان رنگوں کو کسی بھی انداز میں فوقیت دیں۔

آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں،

ان حروف کے مجموعی ۷۱۳ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کردیں تو مجموعی اعداد ۷۸۶ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع انشاءاللہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۱۹	۱۲۲	۱۲۶	۱۱۲
۱۲۵	۱۱۳	۱۱۸	۱۲۳
۱۱۴	۱۲۸	۱۲۰	۱۱۷
۱۲۱	۱۱۶	۱۱۵	۱۲۷

آپ کے مبارک حروف د اور چ ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ اگرچہ آپ دل کے نرم ہیں، لیکن اپنے اصولوں کی پامالی برداشت نہیں کرتے اگر آپ کا دماغ منتشر ہوجائے تو پھر آپ کا غصہ تباہی لاسکتا ہے، اگر حسن اتفاق سے آپ کی شریک حیات کا عدد بھی ۸ ہوتا تو آپ کی زندگی حد سے زیادہ خوشگوار گزرتی، آپ کی بیوی کا عدد ۹ ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ وہ آپ پر غالب ہونے کی کوشش کرتی ہوں گی، لیکن چونکہ آپ کی زوجہ محبت پرست بھی ہے اس لئے آپ انہیں محبت سے دبا لیتے ہوں گے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: خود اعتمادی، ذمہ داری کا احساس، یک جہتی، خود پر بھروسہ، خیالات کی گہرائی سوچ وفکر کی وسعت۔

آپ کے اندر تخریبی خرابیاں یہ ہیں: مایوسی، ناامیدی، مادہ پرستی، قدامت پرستی، ضد اور ہٹ دھرمی۔

دراصل انسان اسی کو کہتے ہیں کہ جس میں خوبیاں بھی ہوں اور خامیاں بھی۔ بس اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جن میں خوبیاں، خامیوں کے مقابلے میں زیادہ ہوں اور اس دنیا میں وہ لوگ دوراندیش کہلانے کے حقدار ہیں جو دن بہ دن اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے اور روز بروز اپنی خامیوں کو کم کرنے کی کوشش کریں، اگر آپ نے بھی دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے اپنی خوبیاں بڑھانے کی کوشش کی اور اپنی فطری کمزوریوں اور خامیوں سے نجات حاصل کرنے میں جدوجہد کی تو دنیا میں آپ کا شمار بہترین لوگوں میں کرنے پر مجبور ہوگی، آپ اپنے سماج میں نمایاں رہیں گے اور اپنے ہم عصروں میں اپنا سکہ جمانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

	۶	۹
۲۲	۵	۸
۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے خیالات کا اظہار اچھے طریقے سے کرسکتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ تیز بولنا سامعین پر اچھا تاثر نہیں ڈالتا، بلکہ دھیمی رفتار سے بدلنے کا اثر زیادہ مرتب ہوتا ہے اور سننے والے ہلکے بولنے سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں دو، دو بار آیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی قوت ادراک بڑھی ہوئی ہے، لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے وجدان اور اپنے مافی الضمیر پر دھیان نہیں دیتے اور حد سے زیادہ کبھی کبھی حساس ہوجاتے ہیں اور آپ کا بڑھا ہوا احساس آپ کو مضطرب اور بے چین رکھتا ہے، ہونا یہ چاہئے کہ آپ اپنے مافی الضمیر پر دھیان دیں، لیکن حد سے زیادہ حساس ہونے سے خود کو بچائیں۔

آپ کے چارٹ میں ۳ مفقود ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنی ذات کے بارے میں تو بہت حساس ہیں، لیکن دوسروں کے جذبات واحساسات کے بارے میں آپ اس قدر حساس نہیں ہیں، جب کہ ایک اچھا انسان بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے لئے جتنا حساس ہو اتنا ہی حساس دوسروں کے لئے بھی ہو، انسانیت کا اعلیٰ درجہ یہی ہے کہ انسان جو خود کے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ بھی مفقود ہے۔ ۴ کا مفقود ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ عملی کاموں میں کبھی کبھی سستی برت لیتے ہیں، جب کہ آپ کی

فطرت ہر حال میں جدوجہد کرتا ہے۔ کبھی کبھی سستی برت لینے سے نئے نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور آپ کو نئی نئی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا، آپ کو بطور خاص اس کمی کو دور کرنا چاہئے اور کاہلی اور سستی سے ہر حال میں گریز کرنا چاہئے۔

۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کا استقلال اور استحکام موجود ہے، جو آپ کو اپنے دوستوں اور اپنے ہم عصروں میں ممتاز رکھتا ہے۔

۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گھریلو زندگی میں امن وامان کے خواہش مند ہیں، آپ آرٹ اور فنون لطیفہ کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر آپ کی ازدواجی زندگی میں کسی ہلچل پیدا ہوجائے تو آپ پریشان ہوجاتے ہیں اور ایسی صورت حال میں آپ کے دل ودماغ معطل ہوجاتے ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کا خوف موجود ہے، اگرچہ آپ خود اعتباری دولت سے بہرہ ور ہیں، اس کے باوجود اپنے ذاتی کاموں میں صرف اپنی ذات پر انحصار نہیں کرتے اور آپ کسی نہ کسی سہارے کی تلاش میں رہتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی طبیعت کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صفائی ستھرائی آپ کے مزاج کا ایک حصہ ہے، آپ صفائی کو پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی صاف ستھرا دیکھنا چاہتے ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کی شخصیت کی مضبوطی اور آپ کی فطری خوبیوں کو واضح کرتی ہے اور یہ تعلق ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر حمیت بھی ہے اور خودداری بھی اور ان خوبیوں کی وجہ سے آپ ماضی میں بھی ممتاز رہے ہیں اور مستقبل میں بھی انشاءاللہ ممتاز ہی رہیں گے۔

آپ کا فوٹو ان شرارتوں کی غمازی کرتا ہے جو بچپن میں آپ کے گزرے ہیں اور جن کی وجہ سے آپ کی سنجیدگی کئی بار پامال ہوچکی ہے۔ آپ کے دستخط آپ کی فطرت میں چھپے ہوئے تجسس اور ان خواہشات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسان جن تک کبھی نہیں پہنچ پاتا۔

مجموعی اعتبار سے آپ ایک اچھے انسان ہیں، لیکن اس خاکے کو پڑھنے کے بعد اگر آپ اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں گے تو ہماری محنت ٹھکانے لگے گی۔ کاش آپ اُن تمام خامیوں سے کنارہ کش ہوجائیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو مجروح کردیتی ہیں اور بے شمار خوبیوں کے باوجود لوگ آپ سے بیزار ہوجاتے ہیں۔

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

صوفی الہلال کے نواسے جندل میاں بہت ہونہار قسم کے نوجوان ہیں، انہوں نے ۱۲ سال کی عمر میں بی ایڈ کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ کم سمجھ رکھنے والوں کو اس بات کا یقین نہیں آتا کہ ۱۲ سال کی عمر میں کوئی لڑکا بی ایڈ کس طرح کر سکتا ہے۔ اس بات کو مانتے ہوئے مجھے بھی کئی بار تردد ہوا ہے، لیکن صوفی الہلال کے دلائل اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر جھوٹ سچ سے بھی زیادہ پرکشش لگنے لگتا ہے۔ جندل میاں بہت ہی دبلے پتلے نوجوان ہیں، انہیں دیکھ کر کسی بھی صاحب عقل کو قدرت سے یہ شکایت ہو سکتی ہے کہ انہیں گوشت پوست دینے میں اتنی احتیاط کے ساتھ کیوں کام کیا گیا ہے۔ بہت ہی کمزور اور منحنی قسم کے نوجوان ہیں، ایک بار میں نے ان پر رحم کھاتے ہوئے صوفی الہلال سے عرض کیا تھا۔ حضور! اللہ میاں نے ان کا جسم تیار کرنے میں آخر اتنی کفایت کیوں برتی؟ کیا ان کو مرتب کرتے وقت میٹریل کی کمی تھی؟ یہ سن کر صوفی جی نے دبلے پتلے پن کی اہمیت پر اتنے دلائل میرے کانوں میں اُنڈیل دیئے کہ اپنے ٹھیک ٹھاک جسم پر مجھے احساس کمتری کا شکار ہونا پڑا اور مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ ناانصافی جندل میاں کے ساتھ نہیں ہمارے ساتھ ہوئی ہے۔

صوفی الہلال کا کمال یہ ہے کہ وہ ذرے کو پہاڑ اور پہاڑ کو ذرہ بنانے کا فن جانتے ہیں اور بروقت ایسی ایسی زندہ قسم کی دلیلیں تصنیف کرتے ہیں کہ بڑی سے بڑی عقل والے بھی اپنی گردن جھکانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ایک بار انہوں نے ''عشق مجازی'' کی حقانیت پر ایسی ایسی خوشنما دلیلیں پیش کی تھیں کہ خداترس قسم کے لوگوں نے بھی اگلے ہی دن عشق مجازی کی پوری پوری تیاریاں شروع کر دی تھیں اور میں نے تو ان کے دلائل سن کر اسی وقت یہ منصوبہ بنا لیا تھا کہ جب عشق اس قدر بے مثال اور ناگزیر قسم کی حیثیت رکھتا ہے تو میں تو اس عشق کو ایک دن میں کئی کئی بار کروں گا۔

میں ناشتہ کر کے روزانہ ایک گھنٹے کے لئے سو جاتا ہوں۔ ہم غریبوں کے پاس نیند ہی سب سے بڑی نعمت ہے اور غریبوں کی خوبی یہ ہے کہ انہیں سونے کے لئے نرم نرم بستروں کی اور نیند کی گولی کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ آپ نے کتنے ہی غریبوں کو فٹ پاتھ پر اچھی نیند کے مزے لیتے دیکھا ہوگا اور کئی مال داروں کے بارے میں یہ بھی سنا ہوگا کہ وہ اپنی حویلی میں مخمل کے بستروں پر نیند کی گولی کھا کر بھی صحیح معنوں میں سو نہیں پاتے۔ جب کہ غریب لوگ سونے کے لئے کسی بستر اور گولی کے محتاج نہیں ہوتے اور میرا حال تو یہ ہے کہ جیسے ہی سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو فوراً ہی اس طرح سو جاتا ہوں کہ جیسے برسہا برس سے نیند کو ترسا ہوا تھا۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن سچ یہ ہے کہ بیوی ناشتے کے برتن نہیں اٹھا پاتی کہ میری آنکھ لگ جاتی ہے اور میں آناً فاناً خوابوں کی دنیا میں پہنچ جاتا ہوں جہاں کئی صوفی اور کئی مولوی اور کئی سوٹ بوٹ والے میرا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

کل صبح بھی میں خواب میں صوفی دلدل اور مولوی فلاں ابن فلاں کے ساتھ ایک چمن میں مٹرگشت کر رہا تھا اور کسی نہ کسی موضوع پر چھے دار گفتگو کر رہا تھا کہ بانو نے مجھے جھنجھوڑ کر بیدار کر دیا۔ میرے خوشنما خواب کی کرچیں بکھر گئیں، میں نے خود کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ آخر کیا مصیبت ہے، چین سے سونے کیوں نہیں دیتیں۔

صوفی الہلال کا فون تھا۔ آپ ہی تو کہتے ہیں کہ یہ دنیا کی سب

سے ہستی ہیں اور ہزاروں جنات اور پریاں بھی ان سے بیعت ہیں۔

تو کیا تمہیں کوئی شک ہے؟

صوفی الہلال جب نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جاتے ہیں تو ہزاروں فرشتے قطار در قطار مسجد کے دروازے پر ان کے استقبال کے لئے موجود ہوتی ہیں اور جنات کا تو پورا غول ہر وقت ان کے ارد گرد رہتا ہے وہ تو اللہ کا کرم ہے کہ جنات کسی کو نظر نہیں آتے، ورنہ سو پچاس لوگوں کے ہارٹ فیل روزانہ ہوا کرتے۔

تو کیا پریاں ان کے استقبال کے لئے نہیں آتیں؟" بانو نے چسکی لی۔"

تم بھی ساری عمر ناقص العقل ہی رہوگی۔" میں نے جھلاتے ہوئے کہا۔" پریاں پردہ نشین ہوتی ہیں، وہ جنات کی طرح ماری ماری نہیں پھرتیں، لیکن بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ صوفی الہلال کے استقبال کے لئے بے تاب سی رہتی ہیں، لیکن شریعت کی پابندیوں کی وجہ سے اپنا ذوق پورا نہیں کر پاتیں، یہ کہہ کر میں نے کہا۔

لاؤ موبائل دو۔ میں اُن سے پوچھوں خیریت تو ہے۔ اتنے بڑے آدمی کا صبح ہی صبح فون کرنا کسی خطرے کی نشاندہی کرتا ہے۔

میں نے صوفی الہلال کو فون لگایا تو ان کی اہلیہ نے اٹھایا۔ ان کی اہلیہ ماشاء اللہ اس بڑھاپے میں بھی چندے آفتاب چندے ماہتاب نظر آتی ہیں۔ جس طرح بڑے لوگوں کی ہر ماہ کار بدل جاتی ہے، ہر ہفتے ان کا برقعہ بدل جاتا ہے۔ لوگ انہیں ہر ہفتے نئے رنگ کے برقعے میں دیکھتے ہیں اور وہ اس عمر میں بھی میک اپ پر اپنا وقت صرف کرتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اللہ میاں نے ہر فرد کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس لئے اس کی دیکھ ریکھ ضروری ہے۔ میرے موبائل کی گھنٹی سن کر وہ بولیں۔ ہیلو ہیلو۔ جی میں بول رہا ہوں، آپ کا خادم ابوالخیال فرضی۔

انہوں نے بڑے ہی پیار سے کہا۔ بولو فرضی، کیا بات ہے۔ تم خیریت سے تو ہو، میں تو تمہیں کئی دن سے یاد کر رہی تھی۔ جمعہ کی شب میں، میں نے تمہیں خواب میں بھی دیکھا تھا، اچھے دکھائی دے رہے تھے۔ فرضی تم تو سدا بہار قسم کے انسان ہو، ایک دم ونڈرفل۔

صوفی الہلال کی بیوی کا لہجہ اتنا میٹھا اور پیار بھرا ہوتا ہے کہ مجھ جیسے صاحب ہوش حواس لوگوں کو بھی ان سے پیار ہوتے ہوتے رہ جاتا ہے۔

میں بولا۔ صوفی جی کا فون تھا، ذرا ان سے بات کرا دیجئے۔

ارے برخوردار پہلے ہم سے تو بات کرو، ہم تو تمہیں یاد ہی کر رہے تھے، کسی دن گھر آ جاؤ تا کہ ہم اپنی آنکھوں کی پیاس بجھالیں۔

صوفی الہلال کی زوجہ مسمات انوری بانو اس وقت ستر سال کی ہیں، لیکن ان کی باتوں سے دوشیزگی کی بو آتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے اسی ہفتے بالغ ہوئی ہوں اور کسی محبوب کی جستجو میں ہوں۔

میں آپ سے پھر بات کروں گا۔" میں بھی آپ سے ملنے کے لئے بے تاب ہوں۔" میں نے ان کا ڈائیلاگ ان ہی کی طرف لوٹا دیا، لیکن فی الحال میری بات آپ صوفی جی سے کرا دیجئے، آپ کی نوازش ہوگی۔

کتنا اچھا بولتے ہو، مجھے ایسے ہی مرد پسند ہیں، تم گھر ضرور آنا اور میں حضرت سے تمہاری بات کراتی ہوں۔

اور اس کے بعد میری بات صوفی الہلال سے ہوگئی۔ وہ کافی پریشان محسوس ہو رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھڑی کی چوتھائی میں مجھ سے ملو۔ میں اس وقت بہت دکھی ہوں اور مجھے تمہاری ہمدردیوں کی ضرورت ہے۔

آخر پریشانی کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔"

عزیز من! کچھ باتیں فون پر نہیں ہوتیں تم فوراً مجھ سے ملو۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے فون کاٹ دیا۔

میں نے بانو سے کہا کہ خدا ہی جانے بے چارے کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں، مجھے جانا ہی پڑے گا۔

ضرور جائیے۔ میرے لئے تو آپ کے پاس کوئی ٹائم ہی نہیں ہے۔ میں سوچ رہی تھی کہ سلیمہ کا رشتہ آ رہا ہے اس سلسلے میں کچھ بات کروں گی، لیکن آپ کو اپنے گھر کے مسائل کے لئے فرصت ہی کہاں ہے۔ کبھی صوفی ہل من مزید کے لئے بھاگتے ہو، کبھی کسی اور صوفی کے لئے، آپ کی زندگی تو ان صوفیوں کے لئے وقف ہو کر رہ گئی ہے۔

یہ بیویاں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ کہ خدمت خلق کی اہمیت کو نہیں سمجھتیں، ان بے چاریوں کو یہ خبر ہی نہیں ہے کہ قوم کیا چیز ہے اور قوموں کی قیادت کیا ہے؟

چائے بناؤں۔" بانو نے پوچھا۔" یاد ہیں جا کر پیو گے۔

تم جانتی ہو کہ میں چند ہفتوں سے حد سے زیادہ خوددار ہو گیا ہوں، اب میں کسی کے گھر کا پانی پینا بھی پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اگر میری خودداری کی حفاظت چاہو تو چائے کا ایک کپ بنادو، ورنہ اللہ اللہ خیر صلا۔

اور پھر بانو نے چائے پلا کر ہی مجھے رخصت کیا۔ میرے پیارے قارئین اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کل مخلوقات میں یہ بیویاں عجیب وغریب قسم کی مخلوق ہوتی ہیں۔ یہ بعض اوقات اتنی اچھی لگتی ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ اتنی اچھی خواتین کم سے کم چار تو گھر میں موجود رہیں، تا کہ ان کی خوبیوں سے ہم جیسے شوہر چوبیس گھنٹے استفادہ کرتے رہیں اور بعض اوقات یہ بیویاں ایسا سلوک کرتی ہیں کہ ایک سکینڈ کے اندر ایک درجن طلاق دینے کو دل چاہتا ہے، لیکن نہ جانے کونسی مصلحتیں آڑ بن جاتی ہیں، پھر بھی ان بیویوں سے گھر میں رونق ہی ہوتی ہے۔ بقول شاعر۔

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
کوئی نغمہ نہ ہو تو بیوی کی چنگھاڑ ہی سہی

اگر یہ شعر ہضم نہ ہو سکے تو اس سے اچھا شعر پھر کبھی سناؤں گا۔ فی الحال تو میں اس ہستی کے دولت خانہ کی طرف روانہ ہو رہا ہوں کہ جن کو خلافت ان کے شیخ نے خواب میں عطا کی تھی اور چار درجن فرشتے اس مبارک تقریب میں موجود تھے۔ اس بارے میں ایک بار میں نے حضرت صوفی الہلال سے عرض کیا تھا۔ جب شیخ کامل نے آپ کو خلافت عطا کی تو آپ کو کیسا محسوس ہوا تھا۔

انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے برملا یہ جواب دیا تھا۔ ہمیں تو یقین ہی نہیں آیا تھا کہ میں جیتے جی عالم برزخ میں پہنچ جاؤں گا اور ہمارے دائیں بائیں فرشتوں کی قطار لگی ہوئی تھی۔ یہ فرشتے ہماری قسمت پر رشک کر رہے تھے۔ شیخ کامل نے آبِ کوثر سے ہمیں وضو کرایا، پھر عرش الٰہی سے چھواروں کا ایک طباق آیا۔ غالباً یہ چھوارے جنت الفردوس سے منگائے گئے تھے۔

یہ بیعت کی تقریب تھی یا نکاح کی؟" میں نے کانپتے ہوئے لہجے میں پوچھا تھا۔" چھوارے کیوں منگائے گئے۔

بس فرضی صاحب۔" صوفی الہلال نے کہا تھا" یہی بات ہمارے آج تک سمجھ میں نہیں آئی کہ کیسا ایجاب وقبول تھا جس میں چھوارے لٹائے گئے اور فرشتوں کی موجودگی میں ہمیں بیعت کیا گیا۔ اور اس کے بعد ہمیں اسی وقت دونوں ہاتھ سے خلافت بھی عطا کردی گئی تھی۔ فرضی صاحب۔" انہوں نے بتایا تھا" کہ ہم ماشاء اللہ اپنے گھر خلافت ہی لے کر لوٹے تھے۔

گویا کہ" میں بولا" نماز معاف کرانے گئے تھے اور روزے گلے پڑ گئے۔

عزیزم۔ یہ محاورہ تو یہاں صادق نہیں آتا۔

جی ہاں غالباً۔ لیکن فی الحال تو اسی سے کام چلالیں بعد میں، میں اس کی تلافی کردوں گا۔

یہ تمام یادیں ان ہی حضرت سے جڑی ہوئی ہیں جن کے گھر کی طرف میں رواں دواں ہوا تھا۔

میں ان کے دولت کدے پر پہنچا تو انہوں نے پرتپاک انداز سے میرا استقبال کیا، پھر بولے۔

میں جس مصیبت کا شکار ہو گیا ہوں اس سے مجھے تم ہی نجات دلا سکتے ہو، کیوں کہ مولویوں کی جماعت میں تم ہی ایک ایسے فرد ہو جس میں سی بی آئی والی تمام صلاحیتیں موجود ہیں اور اپنی مصیبت میں ہر کس وناکس کو بتا بھی نہیں سکتا۔ آج کل لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ کسی کی برائی کی اس طرح نشر واشاعت کرتے ہیں کہ کتب خانوں کو بھی شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

حضرت بات کیا ہے؟

وہی عشق اور وہ بھی کسی ہندو لڑکی سے! اور اب ضد یہ ہے جندل میاں کی کہ شادی کروں گا تو اسی سے ورنہ کسی تالاب میں چھلانگ لگا کر اپنی جان دے دوں گا۔ سارا خاندان اسے سمجھا رہا ہے لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہے۔

یہ کس طرح کی عشق بازی ہے جو بالغ ہونے سے پہلے شروع ہو رہی ہے" میں نے کہا" اس میں ہمارا مذہب بھی بدنام ہو رہا ہے اور ہماری قوم بھی۔ اسی طرح کی عشق بازی کی مخالفت کرتے ہوئے فرقہ پرستوں نے" لو جہاد" کی تحریک چلا رکھی ہے اور وہ مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔

فرضی میاں ہمارا خاندان تو صوفیوں کا خاندان سمجھا جاتا ہے۔

شریعت ہمارا اوڑھنا اور طریقت ہمارا بچھونا ہے۔ پیری مریدی کئے بغیر ہم زندہ و تابندہ نہیں رہ سکتے۔

لیکن ہماری اولادوں میں ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے ہماری مذہبی ساکھ کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔ ہم نے اپنے بچوں کو اتنا سمجھایا کہ اپنا حلیہ مت بدلو۔ زیادہ تر لوگ حلئے سے ہی متاثر ہوتے ہیں، تم کچھ بھی کرو لیکن حلیہ ایسا ہی رکھو کہ دیکھنے والے تمہیں جنید وشبلی کی اولاد سمجھنے کی خوش عقیدگی میں مبتلا رہیں۔ لیکن اب پوتوں اور نواسوں کا حال یہ ہے کہ بابو بنے پھر رہے ہیں اور اپنی پیری مریدی کی بنی بنائی ساکھ کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ اب انہوں نے عشق بازی بھی شروع کردی ہے وہ بھی ہندو لڑکیوں سے، بتاؤ اس کی بھرپائی کیسے ہوگی؟

افسوسناک بات ہے۔ ''میں نے کہا'' اپنے کاروبار کی ساکھ کو العیاذ باللہ اپنی مذہبی ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور حضرت جندل میاں کا پہناوا تو ایک دنیاداروں کا سا ہے۔ پتلون ان کی پتلی پتلی ٹانگوں پر بجائے خود شرمساری نظر آتی ہے اور ان کا بوشرٹ تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی کھُنٹی پر بدنما قسم کا تولیہ لٹکا دیا ہو۔ اس طرح کا لباس پہن کر یہ کونسا آئینہ دیکھتے ہیں۔ یہ اپنے جسم پر ترس کیوں نہیں کھاتے؟

خدا ہی جانے، ان بچوں کو کیا ہو گیا ہے۔ میں تو ان سے بہت دکھی ہوں۔ ''ان کے لہجے میں غم پنہاں تھا۔''

اور حضرت! لباس تو سائن بورڈ کی حیثیت رکھتا ہے اور وضع قطع تو ایسی چیز ہے کہ اس کو دیکھ کر فرشتے تک متاثر ہو جاتے ہیں۔ منشی اللہ رکھا کا بیٹا پچھلے سال جماعت میں چلا گیا تھا واپس ہوا تو اس کے چہرے پر اتنی شاندار داڑھی تھی کہ کتنے ہی شیخ الحدیث اس کو دیکھ کر راستہ چھوڑ دیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ جیسے وہ بغداد سے تعلیم و تربیت وصول کر کے لوٹا ہے۔ میں نے جب اس کو اس بدلے ہوئے حلئے اور بدلی ہوئی وضع قطع میں دیکھا تو مجھے بھی غش آگیا اور مجھے ایسا لگا کہ جیسے امام ابوحنیفہ اس دارِ فانی میں دوبارہ واپس آگئے ہوں۔ حضرت حقیقت یہ ہے کہ لوگ اندر کچھ بھی ہو لیکن اگر حلیہ معتبر قسم کا ہوگا تو پتھر دل لوگ بھی متاثر ضرور ہوں گے۔ اور صاحب عقل لوگ بھی مرید ہوں نہ ہوں، مرید ہونے کا ارادہ تو کم سے کم کر ہی لیں گے۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو، ہم اپنے سب بچوں کو یہی سمجھاتے ہیں کہ دیکھو اندر کون جھانک کر دیکھتا ہے۔ اندر کا گھر کیسا بھی ہو اگر گھر کی باہر کی دیواریں صاف ستھری ہیں تو لوگ پورے مکان کو صاف ستھرا ہی سمجھیں گے لیکن ہمارے پوتے نواسے بہت ہی کوڑ مغز ہیں، ان کے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی، البتہ ہمارے لڑکوں نے ہمارے خاندان کی لاج رکھی ہے۔ میرے منجھلے صاحب زادے مولوی نادم علی کو دیکھو، پڑھائی میں تو میرے آگے نہیں جاسکا۔ صحیح طریقے سے اپنے دستخط بھی نہیں کر پاتا، لیکن دیکھنے میں اتنا شاندار عالم لگتا ہے کہ بڑے بڑے علماء اس کے حلئے کے سامنے پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔

پچھلے سال تو حد ہی ہو گئی تھی، اہل دیہات ہم سے بیعت ہونے کے لئے آئے، لیکن نادم علی کو دیکھ کر بے تحاشہ اس کی طرف بڑھنے لگے، کیوں کہ اس کی داڑھی ماشاء اللہ اس طرح کی ہے کہ اس کو دیکھ کر چاروں ائمہ یاد آجاتے ہیں اور فقہ خود رکوع کرنے لگتا ہے!

ہاں۔ ایک دن ان پر میری بھی نظر پڑ گئی تھی۔ ان کی بین الاقوامی قسم کی داڑھی دیکھ کر میری داڑھی احساس کمتری کا شکار ہو گئی تھی اور اب تک بے چاری احساس کمتری کا شکار ہے۔

اس طرح کی باتوں میں کافی وقت گزر گیا۔ اس کے بعد جندل میاں سے ملاقات ہوئی۔ وہ تو ایک لڑکی کے عشق میں اس درجہ غرق تھے کہ انہیں اس عشق کی دلدل سے نکالنا بہت آسان نہیں تھا۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ دیکھو اس طرح کی عشق بازیوں سے پوری قوم بدنام ہوئی ہے اور فرقہ پرستوں کو ''لو جہاد'' کا نعرہ دے کر اسلام کو بدنام کرنے کا موقعہ مل رہا ہے اور تمہارا گھرانہ جس کا اصل پیشہ ہی ''پیری مریدی'' کرنا ہے اس کی ساکھ کے پرخچے اڑ رہے ہیں۔ تم ان حرکتوں سے باز آجاؤ، ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ میں نے لہجہ بدل بدل کر اس کو سمجھایا لیکن اس پر تو عشق کا ایسا بھوت سوار تھا کہ الامان والحفیظ۔

فرمانے لگے کہ شادی ہوگی تو اسی سے ورنہ میں خود کو ختم کر لوں گا۔ انکل آپ اس مسئلے میں ٹانگ نہ اڑائیں اور اگر سمجھانا ہو تو نانا کو سمجھایئے وہ ہر جگہ اپنی انا کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں، ہمارے جذبات کا خیال نہیں کرتے۔

میں اس کی ضد کے سامنے ہار گیا اور اس کے بعد کیا ہوا یہ جاننے کے لئے آپ کو انتظار کرنا پڑے گا، کیوں کہ ہاشمی صاحب نے اس ماہ چار صفحے سے زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دی۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا

قسط نمبر: ۲۷

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھیے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

میں نے ایسا خوف ناک اور ڈراؤنا چہرہ کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ بلکہ میں تو یہ دعویٰ کرتی ہوں کہ ایسا خوف ناک چہرہ کسی نے بھی نہیں دیکھا ہوگا ــــــ اُس عورت کی چہرہ بالکل سیاہ فام تھا اور اس کی دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ ناک اس کی ہاتھی کے سونڈ کی طرح لٹکی ہوئی تھی۔ دو دانت منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ پیشانی پر ایک پھوڑا سا تھا۔ میں نے ایک سرسری سی نظر اس عورت کے چہرے کی طرف ڈالی تھی اور پھر دوبارہ اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ یوسف اور یونس اس کو دیکھ کر بے اختیار چیخ اٹھے تھے۔ خالہ نجمہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس چہرے کو نہیں دیکھا اور نانی اماں اس وقت ہال کمرے میں موجود نہیں تھیں۔ بس میں ہی بدنصیب ایسی تھی کہ جس نے اس منحوس صورت عورت کو دیکھا تھا اور اس کی زہریلی باتیں بھی سنی تھیں۔ اُس نے عجیب طرح کی آواز میں کہا تھا۔

اب ہم تمہارا قصہ تمام کردیں گے۔ تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اسی طرح کے چند جملے بولنے کے بعد اس نے ایک زہریلا قہقہہ لگایا تھا۔ اس کی کریہہ آواز آج تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ کس قدر بری صورت کی تھی وہ عورت اور کس قدر بھیانک تھی اس کی آواز۔ اُف میری توبہ۔

اس کی ساعت شکن آواز سن کر نانی اماں کمرے میں داخل ہوگئی تھیں۔ انہوں نے گھبرا کر پوچھا تھا تو کون تھا؟ مجھے یاد ہے کہ کافی دیر تک کوشش کرنے کے باوجود بھی اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکی تھی اور نانی اماں کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکی تھی۔ اسی اثناء میں ماما زبیر اور خالو جان بھی نماز جمعہ پڑھ کر آگئے تھے۔ ان کے بعد کچھ جان میں جان آئی اور میں نے انہیں بتایا کہ ایک حبشی قسم کی عورت جو یقیناً جنات میں سے تھی ہال کمرے میں آئی اور اس نے یہ کہا ــــــ میری زبان سے اس عورت کے دھمکی آمیز جملے سن کر سب فکر مند ہوگئے۔

تھوڑی دیر کے بعد کھانا اتارا گیا۔ لیکن اس دن کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا۔ بس کھانا کھانے کی ایک رسم ادا کی گئی۔ شام تک سب بالکل اداس اور گم صم رہے۔ کوئی کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔ دراصل سب کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ بس اب تیزی کے ساتھ ہم لوگ جنات کی ستم ظریفی کا شکار ہو جائیں گے۔ یوسف اور یونس کو شدید بخار ہو گیا تھا۔ انہوں نے اُس خوف ناک عورت کو دیکھ لیا تھا۔ وہ دونوں کم سن تھے۔ خوف کی شدت سے بخار میں مبتلا ہو گئے۔ میں خود لرزہ براندام تھی اور یہ ڈر محسوس کر رہی تھی کہ آج کی رات کوئی واردات ضرور ہوگی۔ رات آنے پر بھی کسی نے کچھ نہیں کھایا۔ بس چائے پینے پر قناعت کی گئی۔ کھانے پینے میں کس کا دل تھا۔ پھانسی کا پھندہ گلے میں ڈال کر بھی کوئی اتنا نہیں ڈرتا ہوگا جتنا ڈر ہم اُس رات محسوس کر رہے تھے۔ بس اب ہم اللہ کے بھروسے زندہ تھے۔ لیکن اللہ بھی ہم سے کسی بنا پر ناراض تھا اور اسی لئے اس کی رحمتیں ہم سے کوسوں دور تھیں۔ ہماری دعاؤں میں اثر تھا۔ نہ آنسوؤں میں ہم گھٹ گھٹ کر جی رہے تھے اور ہماری زندگی کسی بھیانک موت سے بھی بدتر تھی۔

رات کو ہم سب ایک ہی بیڈ پر بیٹھے رہے کیوں کہ اب ہم کھلی آنکھوں سے ایک دوسرے کی موت کا منظر دیکھنے کے لئے بے قرار تھے۔ یہ تو یقین ہو ہی گیا تھا کہ اب زیادہ مہلت ہمیں نہیں ملے گی اور آسان قسطوں میں ہمیں موت عطا کردی جائے گی۔ پھر بھی انسان کی

فطرت ہے کہ زندگی کی تمام شدتوں کے باوجود بھی انسان موت سے تو گھبراتا ہے اور زندہ رہنے کی خواہش بھی کرتا ہے۔ ہم زندگی کے ستائے ہوئے تھے پھر بھی ہمیں موت سے ڈر لگتا تھا اور ہم چاہتے تھے کہ بس اب جنات ہمیں معاف کردیں اور ہم سے زندہ رہنے کا حق نہ چھینیں۔ اُس رات ہم بے حد خوف زدہ تھے اور ہمیں یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی اُس رات جنات کا نشانہ ضرور بنے گا لیکن اس رات تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں رات کٹ گئی اور جس واردات کا خطرہ تھا وہ بھی نہیں ہوئی۔ دو راتیں بالکل خیروعافیت کے ساتھ گزر گئیں۔ چوتھی رات کو میں نے ایک خوف ناک خواب دیکھا ——— میں نے دیکھا ——— جیسے میں کسی بھیانک جنگل میں کھڑی ہوں اور مجھ سے کچھ فاصلے پر میرا چھوٹا بھائی گڈو بھی کھڑا ہے۔ اچانک گڈو کا قد بڑھنا شروع ہوا۔ اس کا قد بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس کا چہرہ ہی مجھے نظر آنا بند ہوگیا۔ یہ منظر دیکھ کر میرے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد اس کا جسم پھر گھٹنا شروع ہوا اور گھٹتے گھٹتے وہی اپنی اصلی صورت میں آگیا۔ اس کے بعد گڈو میری طرف بڑھا لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم بڑھائے تھے کہ ایک شیر چنگھاڑتا ہوا آیا۔ اس شیر کی گردن میں ایک بہت ہی موٹا سانپ بھی لپٹا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر گڈو بھی چیخا اور میری بھی چیخ نکل گئی۔ شیر چنگھاڑتا ہوا گڈو کی طرف بڑھنے لگا۔ گڈو نے بھاگنا شروع کیا۔ شیر بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔ میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو مجھ سے بھاگا نہیں گیا ——— خواب ہی میں مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ اب گڈو کو شیر چیر پھاڑ کر کھا جائے گا۔ پہلے تو مجھے گڈو کو زندہ دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی لیکن فوراً ہی میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے کیوں کہ گڈو جن انسانوں کے ساتھ تھا اُن کے دھڑ ہی دھڑ نظر آرہے تھے۔ چہرے اور سر غائب تھے۔ یہ سر کٹے لوگ کس طرح چل رہے تھے اور کس طرح دیکھ رہے تھے خدا ہی جانے۔ مجھے خواب ہی میں یہ محسوس ہوا کہ یہ کوئی بھوت ہیں جو گڈو کو شیر کے پنجوں سے بچا کر لائے ہیں۔ وہ دونوں گڈو کو لے کر میرے بالکل قریب آگئے۔ اب میرے اور ان کے درمیان چند گز کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا۔ انہوں نے گڈو کو میرے پاس جانے کا اشارہ کیا۔ لیکن اُسی لمحے ہر طرف سے بھیانک آوازیں آنی شروع ہوئیں اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں آسمان کی طرف اڑ رہی ہوں۔ میں حد سے زیادہ خوف زدہ ہوچکی تھی اور مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میرا پورا بدن بخار کی شدت کی وجہ سے جل رہا ہو۔ گڈو اسی وقت میری نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔ لیکن میں خوف کی شدت کے باوجود چیخ چیخ کر گڈو کو پکار رہی تھی۔ اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ میری شلوار بھیگی ہوئی تھی۔ خوف کی زیادتی کی وجہ سے میرا پیشاب نکل گیا تھا اور بخار کی وجہ سے میرا پورا بدن جل رہا تھا۔ گھر کے سب لوگ بے خبر سو رہے تھے۔ میں ہمت کرکے اٹھی۔ پہلے میں نے کپڑے بدلے۔ اس کے بعد میں کمرے سے باہر نکلی۔ اس وقت مجھے کچھ حاجت سی محسوس ہوئی جس وقت میں حاجت سے فارغ ہوکر اپنے کمرے کی طرف آرہی تھی مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دو عورتیں کمرے سے نکلی ہوں۔ میں سہم گئی اور میں نے الٹا سیدھا کچھ پڑھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر ایک دیوار کے برابر میں کھڑی رہنے کے بعد میں پھر کمرے کی طرف کانپتے ہوئے قدموں سے بڑھنے لگی۔ کمرے میں گھستے ہی میں نے دروازہ بند کرلیا اور میں نے دیکھا سب بے خبر سو رہے تھے۔ بخار مجھے پوری شدت کے ساتھ ہو رہا تھا لیکن میں نے اس وقت کسی کو اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔ اپنے بستر میں آکر لیٹ گئی۔ برابر میں نانی اماں کا پلنگ تھا۔ وہ بھی بے خبر سو رہی تھیں۔ عام حالات میں ذرا سے کھٹکے سے ان کی آنکھ کھل جاتی تھی۔ لیکن آج ان کی آنکھ نہیں کھلی۔ میں بستر پر لیٹ کر کافی دیر تک نہیں سوئی یہی سوچتی رہی کہ یہ دونوں عورتیں کیا کرنے آئی تھیں۔ سوچتے سوچتے نہ جانے کس وقت میری آنکھ لگ گئی۔ صبح کو اٹھ کر دیکھا تو گھر میں پھر رونے دھونے کا ماحول تھا۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ یوسف غائب ہے۔ کہاں گیا خدا جانے......(باقی آئندہ)

قسط نمبر:۱۴۲

انسان اور شیطان کی کشمکش

دوسری طرف جب یوناف اور بیوسا وہاں سے چلے گئے تھے تب عبیطہ نے فکرمندی کے انداز میں عزازیل سے پوچھا۔

''اے میرے آقا! یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا۔ کیا بیوسا اب ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوگئی ہے۔ یوناف کے ساتھ وہ انتہائی طور کی نفرت کرتی رہی ہے۔ اے آقا مجھے خدشہ ہے کہ بیوسا کہیں یوناف کے ساتھ شادی نہ کرلے، اگر ایسا ہوا تو وہ ہمیشہ کے لئے یوناف ہی کی ہوکر رہ جائے گی اور کبھی بھی ہمارے ساتھ ملنے پر آمادہ نہ ہوگی۔''

عبیطہ کی اس گفتگو پر عزازیل نے تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ سوچا اور بولا۔ ''اے عبیطہ سنو اس بات کو اب تسلیم کرنا پڑے گا کہ بیوسا یوناف سے نفرت نہیں کرتی، لیکن جہاں تک محبت کا تعلق ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ یوناف سے محبت کرنے لگی ہو اور اگر ان دونوں کا ساتھ طویل ہوتا چلا گیا تو یوناف کے کارناموں کی وجہ سے بیوسا خود ہی اس کی محبت میں مبتلا ہوجائے گی اور ایک نہ ایک روز وہ ضرور اس کے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ ہوجائے گی، لیکن اے عبیطہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ ایسا وقت آنے سے پہلے ہی میں بیوسا کو ایک عجیب سے کرب اور یوناف کو ایک مجبوری کا شکار بنادوں گا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو تلاش کرتے کرتے ختم ہوجائیں گے۔''

عزازیل کی اس بات پر عارب نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

''آپ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟''

عزازیل مسکراتے ہوئے بولا۔ ''میں عنقریب مصر کے دور دور تک پھیلے ہوئے اہراموں کے اندر ایک بڑا ہی پرفریب جال بنوں گا اور وہاں نہ صرف یہ کہ اخوتپ کے قدیم طلسم کو حرکت میں لاؤں گا بلکہ اپنی طرف سے بھی ایک عجیب اور سری قوتیں ان اہراموں کے اندر ڈالوں گا اور پھر بیوسا کو انہی قوتوں کا شکار کرکے کسی اہرام میں قید کردوں گا اور وہاں ایسا سلسلہ قائم کروں گا کہ اہلیکا یا یوناف جب بھی بیوسا کو اس اسیری سے چھڑانے کے لئے داخل ہونے کی کوشش کریں گے تو ایک ناقابل برداشت اذیت میں مبتلا ہوکر راہ فرار اختیار کریں گے۔ اس طرح وہ کبھی بھی وہاں داخل ہونے میں کامیاب نہ ہوں گے۔ جب کہ بیوسا سزا کے طور پر اپنی ساری زندگی ایک قیدی کی حیثیت سے انہی اہرام کے اندر گزار دے گی۔''

عارب اور عبیطہ نے عزازیل کی اس تجویز کو پسند کیا پھر وہ تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہاں سے غائب ہوگئے تھے۔

☆☆☆☆☆

باکا اور اس کے بن مانس کی موت کے تقریباً ایک ماہ بعد ایک روز پانڈو برادران اپنی ماں کنتی کے ساتھ اس برہمن کے کے اہل خانہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ بستی میں ایک اجنبی شخص داخل ہوا جو اپنے لباس سے برہمن لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پیتل کی بنی ہوئی ایک بہت بڑی گھنٹی تھی اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اس کے چلنے سے لگتا تھا جیسے وہ ایک طرح کا بنجارا ہو اور کوئی خاص پیغام بستی بستی اور شہر شہر دیتا پھر رہا ہو۔ اس اجنبی برہمن کو دیکھ کر پانڈو برادران نے اسے روکا اور اس کی تواضع کے بعد اس سے اس طرح گھومنے کی وجہ پوچھی۔

''اے میرے مہربان میزبانو! میں ہوں تو ایک برہمن پر میں بستی بستی ایک پیغام دیتا پھر رہا ہوں۔ جس کا تعلق ریاست پنچال کے مرکزی شہر کمپیلہ سے ہے اور اس وقت میں ریاست ہستناپور سے آیا ہوں۔''

برہمن کے اس انکشاف پر یدھشٹر نے بے چین ہوکر پوچھا۔

''جب تم ریاست پنچال کے شہر کمپیلہ کے رہنے والے ہو تو پھر تم ہستناپور کیا لینے گئے تھے۔'' وہ برہمن کہنے لگا۔

''ریاست ہستناپور کے پانچ راج کمار تھے جو پانڈو برادران کے

نام سے مشہور تھے اور ان کی ماں کنتی تھی۔ ریاست ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر نے انہیں اسی سال کے لئے شہر ورناورت بھیج دیا تھا اور پھر ایک سازش کے تحت ورناورت کے اس محل کو اس نے آگ لگادی تھی جہاں وہ مقیم تھے، لیکن ریاست پنچال کے راجہ دروپدی نے کئی روز تک اپنے ہاں سوگ منایا تھا کیوں کہ وہ پانڈو راج کماروں کو بے حد پسند کرتا تھا۔ اسے چونکہ شک تھا کہ پانڈو برادران اپنی ماں کے ساتھ زندہ ہیں۔ لہٰذا اس نے اس سلسلے میں اپنے ایک مشیر سے مشورہ کیا اور اس نے اسے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ پانڈو برادران بہترین تیغ وزن ہونے کے علاوہ عمدہ قسم کے تیر انداز بھی ہیں۔ لہٰذا وہ اپنی بیٹی دروپدی کا سوئمبر رچانے کا اعلان کرے اور اس کے لئے دور ونزدیک ساری ریاستوں کو اس سوئمبر کی اطلاع کرے۔ اس طرح سوئمبر کا اعلان ہوتے ہی پانڈو برادران بھی اس سوئمبر میں ضرور حصہ لیں گے اور اس طرح دروپدہ کو یہ یقین ہوسکتا ہے کہ پانڈو برادران زندہ ہیں۔"

دروپدہ کو مشیر کی تجویز پسند آئی اور اس نے ایسا ہی کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ان کی توقع کے مطابق پانڈو برادران اپنی ماں کی ہدایت پر کمپیلہ آنے کی تیاری کرنے لگے۔

ایک روز عارب اور عبیطہ عزازیل کے ہمراہ مصر کے شہر ممفس کے نواح میں سنکارا کے میدانوں میں واقع فرعون زوسر کے اہرام کے سامنے نمودار ہوئے۔ عزازیل اہرام کے دروازے کے قریب آکر رک گیا اور عارب اور عبیطہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"اے میرے رفیقان دیرینہ یہی وہ مقام ہے جہاں میں ہیوسا کو قید کرکے دھوکا دہی کی سزادوں گا۔"

زوسر کا یہ اہرام اندر سے بے حد وسیع اور پرفریب ہے۔ اس کے اندر ان گنت تہہ خانہ ہیں۔ کچھ تہہ خانوں میں زوسر اور اس کے اہل خانہ کی ممیاں رکھی ہوئی ہیں اور کچھ میں مصر کے قدیم دیوتاؤں کے بت ہیں جب کہ کچھ تہہ خانے ایسے بھی ہیں جو بالکل خالی ہیں۔ میں ان میں سے کسی ایک میں ہیوسا کو اپنے کارکنوں کی مدد سے یہاں لاکر اذیت اور سزا دینے کے انتظامات کروں گا۔ اب تم دونوں میرے ساتھ اہرام میں چلو میں تمہیں وہ تہہ خانہ دکھاتا ہوں جہاں عنقریب ہیوسا کو ایک قیدی اور اسیر کی حیثیت سے رکھا جائے گا۔

عارب اور عبیطہ خاموشی کے ساتھ اس کے ساتھ ہولئے۔ اہرام کے بڑے دروازے سے عزازیل اندر داخل ہوا۔ اہرام کے اندر گہری تاریکی تھی، مختلف کمروں سے گزر کر عزازیل ایک ایسے تہہ خانہ میں داخل ہوا جو بالکل خالی تھا۔ اس تہہ خانہ کا فرش سرخ رنگ کے بڑے بڑے پتھروں سے بنایا گیا تھا۔ تہہ خانہ کی شمالی دیوار میں لوہے کے دو بڑے بڑے کڑے نصب تھے۔ اور ان کڑوں کے ساتھ لوہے کی لمبی لمبی زنجیریں فرش تک لٹک رہی تھیں۔ ان زنجیروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عزازیل بولا۔

"سنو میرے دونوں ساتھیو! ہیوسا کو یہاں زنجیروں سے جکڑ دیا جائے گا اور پھر وہ اس تہہ خانہ میں اس وقت تک اذیت ناک زندگی بسر کرتی رہے گی جب تک وہ یوناف کا ساتھ چھوڑ کر دوبارہ ہمارے ساتھ کام کرنے پر آمادہ نہیں ہوجائے گی اور اگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کردیا تو اس کی بقیہ زندگی اس تہہ خانہ میں گزر جائے گی۔""

عزازیل کے اس انکشاف پر عارب نے کہا۔ "اے آقا میرے خیال میں آپ اس کے اہتمام اور اس انتظام میں کچھ خامیاں اور کچھ کوتاہیاں ہیں۔

"اس پر عزازیل نے عارب کو گھور کر دیکھا اور پوچھا تمہارا اشارہ کن خامیوں کی طرف ہے۔"

"اے آقا جب آپ ہیوسا کو یہاں لاکر زنجیروں میں جکڑ دیں گے تو کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہیوسا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاکر یہاں سے چھٹکارا پانے میں اور بھاگنے میں کامیاب ہوجائے۔"

عارب کے اس سوال پر عزازیل نے پہلے ایک مکروہ اور بلند قہقہہ لگا اور پھر بولا۔ "نہیں ایسا ممکن نہیں۔ اس تہہ خانہ میں میں نے ایسا عمل ڈال رکھا ہے کہ یہاں کسی کی بھی سری قوتیں حرکت میں نہیں آسکتیں اگر تم دونوں کو یقین نہ ہو تو تم دونوں بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاکر یہاں سے غائب ہونے کی کوشش کرو تو میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے کامیاب ہوتے ہو۔"

عزازیل کے اس انکشاف پر عارب اور عبیطہ نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا، پھر ایک دوسرے کی طرف نگاہوں کا اشارہ کرتے ہوئے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے، لیکن ان کی حیرت کی کوئی انتہا

نہ رہی کہ ان کی سری قوتیں کام نہیں کر رہی تھیں اور وہ ایسا محسوس کر رہے تھے جیسے کہ وہ دنیا کے لاچار اور بے بس ترین انسان ہوں، یہ معاملہ دیکھنے کے بعد عارب نے پھر عزازیل کو مخاطب کیا۔

''اے میرے آقا یہاں کا انتظام واقعی تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے، اگر کوئی بھی یہاں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہیں لاسکتا تو پھر بیوسا کا یہاں سے بچ نکلنا ناممکن ہوگا۔''

عارب کی اس بات پر عزازیل کے چہرے پر ایک بار پھر مکروہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور پھر اس نے نیا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

''اے میرے دونوں ساتھیو! میں تم پر ایک اور انکشاف بھی کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اس تہہ خانہ میں میرے سوا کوئی داخل نہیں ہوسکتا۔ تم بھی محض میری وجہ سے یہاں آسکے ہو، ورنہ اگر تم اکیلے اس تہہ خانہ میں داخل ہونے کی کوشش کرتے تو ایک ناقابل برداشت اذیت میں مبتلا ہو کر رہ جاتے۔ اس پورے اہرام میں میں نے ایک ایسا عمل کر ڈالا ہے کہ جب میں بیوسا کو یہاں قید کروں گا تو اہلیکا اور یوناف دونوں میں سے کوئی بھی اس کی مدد کے لئے یہاں نہیں آسکے گا۔'' ایک لمحہ رک کر وہ پھر بولا۔ ''اب تم میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں اہرام سے باہر لے جاتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں کہ اس اہرام میں داخل ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔''

عزازیل کی اس گفتگو کے جواب میں عارب اور نبیطہ خاموشی کے ساتھ اس کے ساتھ ہولئے۔ عزازیل انہیں لے کر اہرام سے نکل گیا، پھر وہ اہرام کے بڑے دروازے سے ذرا دور ہٹ کر کھڑا ہوگیا اور عارب کی طرف دیکھ کر کہنے لگا ذرا اس اہرام میں داخل ہونے کی کوشش کرو، پھر دیکھو کہ کیا اثرات نمودار ہوتے ہیں۔

عزازیل کے حکم پر عارب نے تھوڑی دیر تک خوفزدہ سے انداز میں عزازیل کی طرف دیکھا، پھر وہ ڈرتے ڈرتے اہرام میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا تھا۔

جونہی عارب زوسر کے اہرام میں داخل ہوا تو وہ بری طرح چیخنے چلانے لگا، اس کی حالت ایسی ہوگئی تھی جیسے وہ بے پردہ وحشت کا شکار ہوگیا ہو، یا اس کی رگوں میں ان گنت طوفان اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔ اس کی لمحہ بہ لمحہ بدلتی حالت سے ایسا لگنے لگا تھا جیسے شبنم کے کسی قطرے کو کانٹے کی نوک پر رکھ دیا گیا ہو۔ وہ بری طرح چیختا چلاتا اہرام سے یوں باہر بھاگا تھا جیسے جلتی ریت پر سایہ تپ کر سلگ اٹھا ہو۔ جب وہ اہرام سے باہر آیا تو عزازیل نے فخریہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے عارب! تمہارا اس اہرام میں داخل ہونا کیسا رہا۔''

عارب نے سہمی سہمی آواز میں عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے میرے آقا جب میں اندر پہنچا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں شعور کی جنگ اور درد کی لکیروں کا شکار ہوگیا ہوں اور ساگر میں فوراً بھاگ کر باہر نہ نکلتا تو ممکن تھا کہ میرے لہو کی حرارت بھاپ بن کر ختم ہوجاتی۔''

اس پر عزازیل نے پھر فخریہ انداز میں عارب سے پوچھا۔ ''اب بھی جب میں بیوسا کو زوسر کے اس اہرام کے اس تہہ خانہ میں بند کردوں گا تو کیا اہلیکا یوناف اسے یہاں سے نکالنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ اس پر عارب کہنے لگا۔ ''اے آقا اس اہرام میں داخل ہونے کے بعد جو تجربہ میں نے حاصل کیا ہے اس کی روشنی میں میں یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اہلیکا اور یوناف کبھی بیوسا کی مدد کے لئے اس اہرام میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ پر میرے آقا! ایک بات اب میرے ذہن میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور وہ یہ کہ آپ کس طرح بیوسا پر قابو پاکر اسے یہاں اسیر کرنے میں کامیاب ہوں گے؟''

اس سوال پر عزازیل مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ اے عارب یہ کوئی بڑی بات نہیں میں اب اپنے کارکنوں کے ساتھ یوناف اور بیوسا پر نگاہ رکھوں گا، جونہی بیوسا تنہا ہوگی تو میں اس پر وارد ہوں گا اور اسے مفلوج کر کے یہاں لے آؤں گا۔''

عزازیل کی اس گفتگو سے عارب اور نبیطہ مطمئن ہوگئے تھے۔ انہوں نے عزازیل کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا پھر وہ تینوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہاں سے غائب ہوگئے تھے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

انسان کا دوسرے انسان کو قتل کرنا گناہ عظیم: مفتی اعظم

میدان عرفات (ایجنسیاں) مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آل شیخ نے خطبہ حج میں کہا ہے کہ اسلام میں ایک انسان کا دوسرے انسان کو قتل کرنا سب سے بڑا فتنہ اور حرام قرار دیا گیا ہے۔ مسلمان حکمراں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں اور یہ نہ بھولیں کہ وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ میدان عرافات میں خطبہ حج کے دوران مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھیں، اگر انسان اپنے نفس پر قابو نہ پائے تو وہ بہت پستیوں میں گرجاتا ہے۔ سعودی مفتی اعظم کا کہنا تھا کہ اگر انسان اپنے نفس کو چھوڑ دے تو اپنی شہوت کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور نعمتوں کا شکرادا کرے، اسلام مسلمانوں کوایک سبق دیتا ہے کہ وہ وحدت اور اخوت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ سعودی مفتی اعظم نے مسلم حکمرانوں کونصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ دین کی سربلندی کی کوششیں کریں، حکمراں اپنی ذمہ داریاں اداکریں اور یہ نہ بھولیں کہ وہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہیں۔ مسلمان حکمراں آپس میں تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے دور میں رہ رہے ہیں جو سازشوں کا دور ہے، دین کے دشمن مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں ۔ لاکھوں حجاج کرام منیٰ میں یوم ترویہ کے مناسک کی ادائیگی کے بعد آج رکن اعظم کی ادائیگی کے لئے میدان عرفات میں جمع ہوگئے ہیں۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ کے مطابق سعودی عرب کی حکومت کے حسن انتظام سے حج کا پہلا دن نہایت پرسکون اوراطمینان بخش گذرا اور ہجوم زیادہ ہونے کے باوجود اللہ کے مہمانوں کوکسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہے۔ حجاج کرام کی بروقت نقل وحرکت اور دیگر امور کو بہتر انداز میں انجام دہی کے لئے سیکیورٹی حکام شہری دفاع سمیت رضاکاروں کے گروپ حجاج کرام کے گذرنے کے راستوں کے دائیں اور بائیں ان کے ساتھ ساتھ ٹولیوں کی شکل میں چل رہے ہیں۔ جہاں حجاج کو روکنا ہوتا ہے وہ انہیں روک دیتے ہیں اور جہاں چلنا ہوتا ہے وہاں ان کے ساتھ ساتھ تلبیہ پڑھتے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ منیٰ میں آٹھ ذی الحج کو مقامی وقت کے مطابق رات گیارہ بجے انتظامیہ کے گروپوں نے اپنے قائدین کی ہدایات کی روشنی میں میدان عرفات کی جانب کوچ شروع کیا۔

غلاف کعبہ تبدیلی

ہرسال کی طرح اس سال بھی ۹رذی الحجہ کو غلاف کعبہ کو تبدیل کردیا گیا۔ ہرسال نو ذی الحجہ کو خانہ کعبہ کے غلاف کی تبدیلی کی جاتی ہے اور اس سال بھی اس کی تیاری میں بیس ملین ریال کی لاگت آئی ہے۔ ☆ مناسک حج کا آغاز ہوا اور پہلے مرحلے میں عازمین مکہ مکرمہ سے سات کلو میٹر کی دوری پر واقعہ منیٰ کے لئے روانہ ہوئے اور رات وہاں خیموں میں گذاری

مکمل فائل 2014

مدیر شیخ حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر

(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر

(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

طلسماتی دُنیا

دسمبر ۲۰۱۴

دیوبند

روحانی تقویم ۲۰۱۵ء
ایک زبردست تقویم ہوگی

اگر آپ خدا کا نظامِ قدرت اور اُن کے مزاج کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس تقویم کا مطالعہ ضرور کریں

انشااللہ دسمبر کے آخری ہفتے میں منظرِ عام پر آرہی ہے

Rs.25\=

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

خدا بھی اپنے ہونے کے کیا کیا ثبوت دیتا ہے

نومبر کے پہلے ہفتہ میں کشمیر جانے کا اتفاق ہوا، ہماری روانگی دیوبند سے بذریعہ شالیمار ایکسپریس جموں کے لئے ہوئی تھی، شالیمار دیوبند سے سات بجے روانہ ہوئی یہ گاڑی تقریباً نصف گھنٹے میں سہارنپور پہنچ جاتی ہے۔ میرے ساتھ دو فرد ہم رکاب سفر تھے، ایک عاطف ہاشمی اور دوسرے حارث عثمانی۔ شالیمار دیوبند کے اسٹیشن پر صرف دو منٹ رکتی ہے۔ ہماری سیٹیں A/c-2 میں کوچ B-2 میں تھیں۔ کوچ تلاش کرنے میں وقت ضائع ہوا اور گاڑی چھوٹ گئی، ہم تینوں لوگ ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ میں کسی اور ڈبے میں سوار ہو گیا اور حارث عثمانی کسی اور ڈبے میں، عاطف میاں گاڑی میں سوار ہونے سے قاصر رہے، ان کے پاس کچھ سامان بھی تھا اور میرا وہ ہینڈ بیگ بھی جس میں ٹکٹ وغیرہ تھا اور جس کے بغیر سفر کرنا ممکن نہیں تھا۔ میں نے موبائل پر بات کرتے ہوئے عاطف کو ہدایت کی کہ وہ بذریعہ کار سہارنپور پہنچنے کی کوشش کریں۔ کار سے سہارنپور کی دوری ایک گھنٹے میں طے ہوتی ہے، جب کہ شالیمار دیوبند سے سہارنپور تک کا سفر صرف بیس منٹ میں پورا کرلیتی ہے۔ ہدایت کے مطابق عاطف بذریعہ کار سہارنپور روانہ ہو گئے۔ بظاہر یہ ممکن نہیں تھا کہ کار شالیمار سے پہلے سہارنپور پہنچ جائے۔ گاڑی میں کچھ ہمدرد قسم کے لوگ بھی موجود تھے، جب میں نے ان کو صورت حال بتائی تو انہوں نے ہمدردی کا اظہار تو کیا لیکن وثوق کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ کار سے روانہ ہونے والے لوگ شالیمار سے پہلے سہارنپور پہنچ جائیں گے کیوں کہ شالیمار اب سہارنپور کے اسٹیشن پر ہی رکے گی اور وہاں بھی صرف سات منٹ رکے گی۔ اس لئے اب آپ کو جموں کا سفر ملتوی کرنا پڑے گا۔ لیکن واہ رے خدا تیری شان! شالیمار تلہیڑی ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے وہاں رک گئی اور تقریباً وہاں آدھے گھنٹے رکی رہی، اس کے بعد وہاں سے چلی تو سہارنپور اسٹیشن سے پہلے پھر رکی اور پندرہ منٹ کھڑی رہی۔ یہاں تک کہ کار سے روانہ ہونے والے لوگ سہارنپور اسٹیشن پر پہنچ گئے اور ہم سے آملے۔ گاڑی میں جو لوگ اظہار ہمدردی کررہے تھے اور جن کا دعویٰ یہ تھا کہ کار سے چل کر شالیمار کو پکڑنا ممکن نہیں ہے انہیں حیرت ہوئی اور انہوں نے غیر مسلم ہوتے ہوئے اس بات کو خدا کا کرم بتایا۔ اس طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اور بروقت وہ اپنے بندوں کی اس طرح مدد کرتا ہے کہ عقلیں حیران ہو جاتی ہیں۔

کشمیر میں ہمارے میزبان غلام محمد پنڈت صاحب اور ان کے رفقاء تھے، انہوں نے میزبانی کے فرائض بخوبی ادا کئے، اللہ انہیں جزاءِ خیر عطا فرمائے۔

کشمیر میں سری نگر پہنچ کر سیلاب کی وجہ سے جو تباہی آئی تھی اس کا مشاہدہ ہم نے اپنی آنکھوں سے کیا۔ سیلاب کے پانی نے فلک بوس عمارتوں کو بھی زبردست نقصان پہنچایا تھا، مالی اور جانی ہلاکتوں کا نظارا کر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور دنیا کے بے ثباتی کا احساس دل میں اور بڑھ گیا اور اس یقین میں اضافہ ہوا کہ دنیا اور اس کی رنگینیاں فانی ہیں اور ہر چیز یہاں کی آنی جانی ہے۔ سیلاب نے کشمیر میں اس قدر تباہی مچائی تھی کہ اس کو بیان کرنے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ سیبوں کی فصل، اناج کی فصل، زعفران کی فصل، دیگر اور کئی فصلیں بالکل تباہ ہو گئی تھیں۔ ہزاروں مکان زمیں زد ہو گئے تھے، لاکھوں لوگ گھر سے بے گھر ہو گئے۔ ہزاروں بچے سیلاب کی نذر ہو گئے، جو لوگ عیش و آرام کی زندگی گزار رہے تھے وہ اچانک فقیر بن گئے تھے، جن لوگوں کو اپنی خوش حال زندگی پر فخر تھا وہ غربت و افلاس کی گود میں پہنچ گئے تھے۔ ایسے تباہ کن حالات میں کچھ مسلم تنظیموں نے اہل کشمیر کی مدد کی اور انہیں ریلیف پہنچائی اور امداد کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے لیکن حکومت نے ان تباہ ہونے والے لوگوں کی کوئی مدد نہیں کی، ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی بھی صرف سیاسی دورے کرتے رہے اور زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں بڑھے۔ اس ملک میں جب تک ایسے لوگ وزیر اعظم بنتے رہیں گے جو کچھ بولتے ہی نہ ہوں اور اگر بولتے ہوں تو وہ صرف بول ہی سکتے ہوں اور صرف باتیں بنا سکتے ہوں، جن کے ذہنوں میں نہ قوم سے ہمدردی ہو نہ مساوات کا جذبہ، نہ اقلیتوں کے کرب کا احساس اور نہ ملک کی تباہی اور بربادی کی پرواہ، تو بتائیے یہ ملک جو گنگا جمنی تہذیب کا آئینہ دار سمجھا جاتا ہے کیسے سلامت رہ سکے گا؟

ان تباہ کن حالات میں کشمیر میں اکابرین کی جو درگاہیں ہیں وہ سیلاب سے محفوظ رہیں۔ بعض بزرگوں کے مزارات کے قریب اونچی اونچی عمارتیں اپنا وجود باقی نہ رکھ سکیں لیکن جوش مارتا ہوا پانی مزارات میں داخل نہ ہو سکا، اس بات کی تصدیق کشمیر کے ذمہ دار علماء نے بھی کی کہ سیلاب کا امڈتا ہوا پانی زیارت گاہوں پر اثر انداز نہیں ہو سکا، اور یہ بات یہ ثابت کرتی ہے کہ خدا بھی اپنے ہونے کے کیا کیا ثبوت دیتا ہے۔ کاش ہم لوگ اس خدا کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں، کاش ہم سوچیں جب خدا موجود ہے تو دنیا میں اس طرح کی تباہیاں کیوں آرہی ہیں؟ اتراکھنڈ اور کشمیر جیسے حادثات اس ملک میں کیوں ہو رہے ہیں؟ یہ آزمائش ہے، یا عتابِ الٰہی؟ کاش ہم سوچیں اور کاش خدا کی نافرمانیوں سے گریز کرنے کی ہمیں فکر ہو۔!!

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہوں میں سے آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا کیا آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کوئی کسی آدمی کے باپ کو گالی دے اور وہ جواباً اس کے باپ کو۔ اسی طرح یہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے تو صحابہ نے عرض کیا آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرتا ہے؟ فرمایا دوسرے کے باپ کو گالی دے اور وہ اس کے باپ کو اور یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ اس کی ماں کو۔

اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ

☆ ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس کے اندر ہے۔

☆ معافی دینے کا حق اسی کو ہے جو سب سے زیادہ سزا دینے پر قادر ہے۔

☆ ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کرتی ہے۔

☆ تمہاری وہ خاموشی جس کے بعد تم سے بات کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے، تمہارے اس کلام سے بہتر ہے جس کے بعد تم کو خاموش کر دیا جائے۔

☆ اپنا حق لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو، البتہ دوسروں کے غصب حقوق سے بچو۔

☆ ضرورت کے لئے اللہ کو پکارنے والا دونوں حالتوں میں اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ ضرورت پوری ہونے پر اور ضرورت پوری نہ ہونے پر۔

☆ کسی کے منہ پر تعریف کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔

☆ خوبصورتی کپڑوں سے نہیں، علم و ادب سے ہوتی ہے۔

☆ یہ ایام تمہاری زندگی کے صفحات ہیں، ان کو اچھے اعمال سے زینت بخشو۔

اقوال زرّیں

☆ عبادت ایسی کرو کہ جس سے تمہاری روح کو مزا آئے، جو عبادت دنیا میں مزا نہ دے گی وہ عاقبت میں کیا جزا دے گی۔

☆ تین چیزیں سخت تر ہیں، جوانی میں مفلسی، سفر میں بیماری اور تنگ دستی میں قرض۔

☆ اپنی ظاہری حالت ہر حال میں اچھی رکھ خواہ زمانہ تیرے کتنا ہی ناموافق ہو۔

☆ جو شخص خطروں پر سوار نہ ہو وہ مرغوب چیزیں حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ حقیر شخص جو بات تجھ سے کہے اُسے حقیر نہ سمجھ، کیوں کہ شہد کی مکھی گو مکھی ہے مگر شہرت کا پرندہ ہے۔

بڑے لوگ

☆ بڑا بننا آسان ہے، بڑوں جیسے کام کرنے مشکل ہیں۔

☆ بڑے لوگ، چھوٹے کام کرنے سے نہیں برے کام کرنے سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ بڑوں کو ہمیشہ چھوٹے لوگ بڑا بناتے ہیں۔

☆ چھوٹے لوگ بڑے لوگوں کی ایک بڑی ضرورت ہیں۔

☆ بڑے لوگ اپنی بوئی ہوئی فصل کم ہی کاٹتے ہیں۔ اس کام کے لئے بھی انہیں کرائے پر بہت سے آدمی مل جاتے ہیں۔

☆ ہر بڑے آدمی سے بڑا اور چھوٹے آدمی سے چھوٹا موجود ہے۔ یوں ہر شخص بیک وقت بڑا بھی ہوتا ہے اور چھوٹا بھی۔

☆ چھوٹے لوگوں کو بڑے لوگوں کی عادتیں پڑ جائیں تو بہت تنگ کرتی ہیں۔

☆ بڑے سے بڑا آدمی بھی اس قبر میں سما جاتا ہے جس میں چھوٹے سے چھوٹا آدمی دفن ہوتا ہے۔

☆ بڑوں کی بڑائی انہیں نیچے نہیں دیکھنے دیتی، اسی لئے اکثر ٹھوکر کھا بیٹھتے ہیں۔

☆ اپنے قد سے بڑا نظر آنے والے کو غور سے دیکھیں، اس کے نیچے ضرور کوئی نہ کوئی سپورٹ ہوگی۔

☆ بڑے آدمی کی آمد پر چھوٹے لوگوں کے گھر تنگ نظر آتے ہیں اور چھوٹے آدمی کی آمد پر بڑے لوگوں کے دل۔

مسکراہٹ

☆ مسکراہٹ محبت کی زبان ہوتی ہے۔

☆ مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔

☆ مسکراہٹ روح کو شگفتہ اور پائیدار رکھتی ہے۔

☆ مسکراہٹ دلوں کو جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔

☆ مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے۔

☆ مسکراہٹ شدت غم کو چھپاتی ہے۔

یادیں

☆ یادیں مایوسیوں میں امید کا جلتا ہوا چراغ ہیں۔

☆ جانے والے چلے جاتے ہیں مگر اپنی یادیں چھوڑ جاتے ہیں۔

☆ موت کو "یاد" رکھو کہ شاید موت کا خوف تمہیں برائیوں سے بچائے رکھے۔

☆ یہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ ناقابل اعتماد دوست سے تنہائی بہتر ہے۔

☆ خوبصورت "یادیں" مستقبل میں مسکراہٹ کا پیرہن بن کر مسکراتی ہیں۔

☆ یادیں، لفظوں کا روپ دھارتی ہیں تو بے قرار کر دیتی ہیں۔

☆ یادیں، بڑھاپے میں جوانی کا کام دیتی ہیں۔

☆ بے وقوف آدمی کی دوستی اور دشمنی سے بچو کیوں کہ کوئلہ اگر گرم ہو تو ہاتھ جلا دیتا ہے اور اگر ٹھنڈا ہو تو ہاتھ کالے کر دیتا ہے۔

☆ کام سے غلطی، غلطی سے تجربہ، تجربے سے عقل، عقل سے خیال اور خیال سے نئی چیزیں وجود میں آتی ہیں۔

☆ قسمت پہیئے کی مانند گھومتی ہے، کوئی نیچے آجاتا ہے کوئی اوپر، تم جب اوپر آؤ تو نیچے والوں کے ہاتھ تھام لو کیوں کہ اگلے چکر میں تمہیں ان کے سہارے کی ضرورت پڑے گی۔

☆ بے شک بہت دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد تمہارا فیصلہ اٹل ہونا چاہئے۔

مشعل راہ

☆ اللہ کو ایک مانو اور اسی سے مغفرت طلب کرو۔

☆ ایمانداری معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔

☆ جب ہم کسی کو اچھے راستے پر نہیں چلا سکتے تو اس کو غلط راستے پر چلنے کی ترغیب بھی نہیں دینی چاہئے۔

☆ منہ سے کوئی بات ایسی نہ نکالو جو کسی کو بری لگے۔

☆ ہمیشہ بڑوں کا احترام کرو، اس سے تمہیں کامیابی حاصل ہوگی۔

☆ اپنے اعمال ایسے بناؤ کہ قیامت کے دن جنت تمہاری منتظر ہو۔

☆ علم ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔

☆ اپنی ذات کی حفاظت کرو، ورنہ تمہارا وجود اس پتے کی طرح ہوجائے گا جو ہوا کے سہارے بے منزل راستوں پر سفر کرکے ایک دن کسی کے قدموں تلے ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے۔

☆ انسان خودغرض ہوجائے تو اچھے برے کی تمیز بھلا بیٹھتا ہے۔

☆ نظر آنے والی حقیقت ہمیشہ آدھا سچ ہوتی ہے۔

☆ زیادہ بولنے والا انسان بے وقوف ہوتا ہے۔

☆ غرور عقل کے لئے آفت ہے۔

☆ ادب لوگوں کے لئے ڈھال ہے۔

☆ موت کو اپنے تکئے کے نیچے رکھ کر سویا کرو۔

☆ جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ علم اس طرح زندہ رکھتا ہے جیسے بارش زمین کو۔

☆ بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق ہو۔

☆ بغیر عقیدے کے انسان اپنے آپ کو درست نہیں کرسکتا۔

☆ اچھی کتاب تنہائی میں بہترین ساتھی ہے۔

☆ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ آپ کی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔

☆ تقدیر کو تدبیر سے ایسے سنوارو کہ وہ مسکرادے۔

☆ اگر تم صحت کی قدر کروگے تو بیماری تم سے دور بھاگے گی۔

☆ جو راستہ تمہیں معلوم نہیں اس پر سفر مت کرو۔

☆ یاد رکھو! فتح طاقت کی نہیں بلکہ صداقت کی ہوتی ہے۔

☆ ماں ایک ایسا سرمایہ دار درخت ہے جس کا سایہ زندگی کی تھکن دور کرتا ہے۔

☆ دانا وہ شخص ہے جو وقت کو دیکھ کر کام کرتا ہے۔

☆ مشکلات کا مقابلہ کرنے کا نام زندگی اور اس پر غالب آجانے کا نام کامیابی ہے۔

☆ حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا مٹانے کے لئے خاموش ہوجانا بہترین نیکی ہے۔

☆ جو لوگ زندگی کو مقدس فریضہ سمجھ کر صرف کرتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوں گے۔

☆ جن پر نصیحت اثر نہ کرے اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

کام کی باتیں

☆ دوست وہی ہے جو صرف تعریف نہ کرے بلکہ دوست کی خامیاں بھی گنوائے۔

☆ دوست اسے سمجھ جو تیرے سامنے تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرکے تجھے تنبیہ کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے اور مصیبت کے وقت تیری ہمراہی کرے۔

☆ محبت اشتہار نہیں اعتبار اور اظہار مانگتی ہے۔

☆ جھوٹی انا کے مضبوط خول کو صرف محبت ہی توڑتی ہے۔

☆ محبت کے رنگوں میں سب سے گہرا رنگ جدائی کا ہوتا ہے۔

☆ دنیا میں بہت کم لوگ ہیں جن سے ہم محبت کرتے ہیں مگر ان سے بھی کم لوگ ایسے ہیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں۔

☆ محبت ہمیشہ سیرت سے کرنی چاہئے کیوں کہ خوبصورت چہرے اکثر دھوکہ دیتے ہیں، جیسے بعض خوبصورت سرورق والی کتابیں رقم اور وقت دونوں ضائع کرتی ہیں۔

آئینہ

☆ چھوٹے غم واویلا کرتے ہیں، بڑے غم ہمیشہ خاموش رہتے ہیں۔ (کوپر)

☆ اللہ تعالیٰ خوش حالی بخشے تو اپنی آرزوؤں کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ۔(براؤن)

☆ بڑھاپا زندگی کی حسرتوں کو کم، لیکن زندگی کی ہوس کو زیادہ کرتا ہے۔(گولڈ اسمتھ)

☆ خوبصورتی کو اپنے اندر تلاش کرو، یہ تمہیں اور کہیں نہیں ملے گی۔ (ایمرسن)

☆ کوئی آئینہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کرسکتا جتنی اس کی گفتگو۔(بین جونس)

روشنی

حضرت ابراہیم تیمی نے موسیٰ بن میران کو ان کے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا اوران سے اللہ تعالیٰ کے سلوک کے بارے میں سوال کیا۔انہوں نے جواب دیا۔

"جب سے مرا ہوں، امراء کی ضیافتوں کا حساب دے رہا ہوں اور ایک سوئی کے بدلے میں قید ہوں جو میں نے مستعار لی تھی اور واپس نہیں کی تھی۔"

پھر انہوں نے دریافت کیا۔

"کون سی قبروں میں زیادہ روشنی ہے؟"

آپ نے فرمایا۔"دنیا میں مصیبت زدگان کی قبروں میں انتہائی روشنی ہے۔"

مجھ سا کوئی کہاں

☆ ماں کے حکم کو خوش دلی سے قبول کرو، خدا کی رحمت نصیب ہوگی۔

☆ ماں کے قدموں میں جھک جاؤ، رفعت وبلندی ملے گی۔

☆ ماں کی چاہت میں اپنی انا کو بھول جاؤ، تمہارا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔

☆ ماں کے قدموں کی خاک چوم لو، دونوں جہاں میں شہرت نصیب ہوگی۔

☆ ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر اپنی ماں کے چہرے پر دیکھ سکتا ہے۔

☆ میری ہر تکلیف اور غم میں میری ماں کا تصور میرے لئے فرشتہ نجات بن کر آتا ہے۔

☆ دنیا کی سب سے خوبصورت اور شیریں شئے ماں کا پیار ہے۔

منتخب اشعار

تمہارا نام پڑھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی لفظ پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

☆

میری غربت کو شرافت کا ابھی نام نہ دے
وقت بدلا تو تری رائے بدل دی جائے گی

☆

شیر ہاتھی بھیڑیا یہ تو محض کچھ نام ہیں
اصل خطرہ تو یہاں انسان کو انسان سے ہے

☆

بارش کی طلب صرف بیاباں کو نہیں ہے
دریاؤں کے ہاتھوں میں بھی کشکول رہا ہے

☆

برسوں پہلے اس کی پلکوں پر ایک آنسو چمکتا تھا
آج بھی دل کے ویرانے میں بارش ہوتی رہتی ہے

☆

محبت، عداوت، وفا، بے رُخی
کرائے کے گھر تھے بدلتے رہے

ایک مچھر نے ایک دن ایک آدمی کو صبح ہی صبح کاٹ لیا۔آدمی نے پوچھا:تمہاری ڈیوٹی تو رات کو ہوتی ہے، پھر یہ صبح صبح واردات کیسے؟
"مہنگائی بہت ہوگئی ہے۔لہٰذا اوور ٹائم لگا رہا ہوں۔" مچھر نے جواب دیا۔

علی (احمد سے) اگر آپ کہیں جا رہے ہوں اور کالی بلی آپ کے آگے سے گزر جائے تو اس کا کیا مطلب ہے؟

احمد:اس کا مطلب ہے کہ کالی بلی بھی کہیں جا رہی ہے۔

پچھلی تقویمات کی زبردست مقبولیت کے بعد ادارہ طلسماتی دنیا
نہایت اعتماد کے ساتھ روحانی تقویم ۲۰۱۵ء کا اقدام کررہا ہے

☆ انشاء اللہ یہ تقویم آپ کے شعور کو بیدار کردے گی اور آپ کا لاشعور زندہ و تابندہ ہوجائے گا۔
☆ یہ تقویم آپ کو علم نجوم، علم اعداد، علم روحانیت، علم جفر اور بے شمار علوم مخفی سے روشناس کرائے گی۔
☆ یہ تقویم یہ بتائے گی کہ رب العالمین کا نظام قدرت کیا ہے اور اس کی وسعتیں کس قدر ہیں۔
☆ یہ تقویم آپ کو تقوے اور وہم کے حقائق سے باخبر کرے گی۔
☆ یہ تقویم ان لوگوں کی مکمل رہنمائی کرے گی جو اللہ تک پہنچنے کی راہیں ڈھونڈ رہے ہیں۔
☆ یہ تقویم ضلالت، گمراہی اور بدعقیدگی کی تاریکیوں سے آپ کو نجات دلائے گی۔
☆ یہ تقویم ان تمام حقائق وشواہد سے پردے ہٹائے گی جو از راہ جہالت ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔
☆ اگر آپ نظام قدرت کی حقیقت سمجھنا چاہتے ہوں۔ اگر آپ اپنی خودی سے آگاہ ہوکر اپنے خدا تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ دین مبین کی حقیقت توحید باری تعالیٰ کی گہرائی اور خدا کے مزاج سے واقف ہونا چاہتے ہوں تو آپ اس تقویم کا مطالعہ کریں۔ یہ تقویم انشاء اللہ دسمبر ۲۰۱۴ء کے آخر میں منظر عام پر آجائے گی۔

محمد حسن الہٰی انصاری

روحانی تقویم ۲۰۱۵ء

روحانی حقائق سے بھرپور، مخفی علوم سے بہرہ ور، حقیقتوں اور مشاہدوں سے آراستہ، معتبر، مکمل، مدلل، مرصع ہوگی

ایجنٹ حضرات اپنی مطلوبہ تعداد سے پیشگی آگاہ کریں	قیمت : -/70 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

مکتبہ روحانی دنیا، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند ـــ موبائل : 09756726786

امداد روحانی بذریعہ آیات ربانی

حسن الہاشمی

قسط نمبر: ۳۹

قرآن حکیم میں ایک سورت ہے۔ سورۂ زلزال۔ اس سورت کی دو آیات ہیں۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ○ (سپارہ نمبر: ۳۰)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ان دونوں آیتوں کا ورد رکھنے والا ہر قسم کے اوپری اثرات سے محفوظ رہتا ہے، روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

سورۂ زلزال کے بارے میں بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اس سورت کا نقش کوئی اپنے مکان میں لٹکالے تو وہ مکان آسیب و جنات کے اثرات سے محفوظ ہو جائے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۸۴	۴۹۹۷	۴۹۹۴	۴۹۹۱
۴۹۹۵	۴۹۹۰	۴۹۸۵	۴۹۹۶
۴۹۸۹	۴۹۹۲	۴۹۹۹	۴۹۸۶
۴۹۹۸	۴۹۸۷	۴۹۸۸	۴۹۹۳

اگر کوئی شخص اس سورت کو رات کو سوتے وقت تین مرتبہ پڑھ لے اور کسی خاص ٹائم پر اس کی اٹھنے کی نیت ہو تو اسی وقت اس کی آنکھ کھل جائیگی۔

اگر کوئی شخص اس سورت کو روزانہ عصر کی نماز کے بعد ۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے دل میں خوف خدا اور خوف آخرت پیدا ہو جائے اور اس کو توشۂ آخرت جمع کرنے کی توفیق نصیب ہوگی۔

اگر کسی عورت کو مسان ہو تو اس سورت کو ۱۷ مرتبہ پڑھنا لگاتار سات دنوں تک، پڑھنے کے بعد روزانہ باجرے کے آٹے پر دم کرنا پھر اس باجرہ کو آٹے کی کسی بھی طرح مرغی کے چوزوں کو کھلانا لگاتار سات دن تک آٹھویں دن اُس چوزے کو ذبح کر کے اس کے گوشت کی یخنی تین دن تک پکانا پھر اس یخنی کا پانی عورت کو پلانا اور گوشت بھی کھلا دینا مسان کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اس عورت کے بچے صحیح و سلامت پیدا ہوتے ہیں اور زندہ رہتے ہیں۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ عمل تین مرغی کے بچوں پر کرنا چاہئے اور روزانہ ایک بچے کا گوشت مذکورہ طریقے سے عورت کو کھلانا چاہئے۔

سورۂ زلزال کی مذکورہ آیات آسیب زدہ لوگوں کے اگر گلے میں ڈال دی جائیں تو انہیں آسیب سے نجات مل جاتی ہے۔ ان آیات کو اگر رات کو سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھ کر تین بار تالیاں بجا کر سوئیں تو گھر ہر قسم کے اثرات سے اور جادوٹونے سے محفوظ رکھتا ہے اور چوری چکاری سے بھی گھر کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ مذکورہ آیات کا نقش ہر طرح کے اثرات کو دفع کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲	۱۲۹۶	۱۲۹۲	۱۲۸۹
۱۲۹۳	۱۲۸۸	۱۲۸۳	۱۲۹۵
۱۲۸۷	۱۲۹۰	۱۲۹۸	۱۲۸۴
۱۲۹۷	۱۲۸۵	۱۲۸۶	۱۲۹۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْض	زِلْزَالَهَا	وَاَخْرَجَتِ الْاَرْض	اَثْقَالَهَا
۲۲۴۳	۶۳۷	۲۲۰۹	۷۰
۶۳۶	۲۲۴۰	۷۳	۲۲۱۰
۷۲	۲۲۱۱	۶۳۵	۲۲۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲۱	۱۷۱۵	۱۷۲۳
۱۷۲۲	۱۷۲۰	۱۷۱۷
۱۷۱۶	۱۷۲۴	۱۷۱۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ل یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۵	۱۲۹۰	۱۲۸۸	۱۲۹۶
۱۲۹۷	۱۲۸۷	۱۲۹۳	۱۲۸۲
۱۲۹۱	۱۲۸۴	۱۲۹۵	۱۲۸۹
۱۲۸۶	۱۲۹۸	۱۲۸۳	۱۲۹۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۶	۱۷۲۲	۱۷۲۱
۱۷۲۴	۱۷۲۰	۱۷۱۵
۱۷۱۹	۱۷۱۷	۱۷۲۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ بچھا کر اور ایک ٹانگ اٹھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۹۶	۱۲۸۲	۱۲۸۹	۱۲۹۲
۱۲۸۸	۱۲۹۳	۱۲۹۵	۱۲۸۳
۱۲۹۰	۱۲۸۷	۱۲۸۴	۱۲۹۸
۱۲۸۵	۱۲۹۷	۱۲۹۱	۱۲۸۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲۱	۱۷۲۲	۱۷۱۶
۱۷۱۵	۱۷۲۰	۱۷۲۴
۱۷۲۳	۱۷۱۷	۱۷۱۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۹۱	۱۲۸۶	۱۲۸۵	۱۲۹۷
۱۲۸۴	۱۲۹۸	۱۲۹۰	۱۲۸۷
۱۲۹۵	۱۲۸۳	۱۲۸۸	۱۲۹۳
۱۲۸۹	۱۲۹۲	۱۲۹۶	۱۲۸۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۹	۱۷۲۴	۱۷۱۶
۱۷۱۷	۱۷۲۰	۱۷۲۲
۱۷۲۳	۱۷۱۵	۱۷۲۱

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۰۰ مرتبہ مذکورہ آیات کو پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

(اس مضمون کی آخری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں)

☆☆☆☆☆☆☆☆

جن حضرات یا خواتین نے اپنے ماہانہ حالات معلوم کرنے ہوں وہ اپنے نام کے پہلے حرف سے برج اور ستارہ معلوم کر کے مندرجہ ذیل حالات پڑھ لیں جو کافی حد تک درست ثابت ہوں گے۔ اس بات کی وضاحت کردی جاتی ہے کہ واقعات کا تعلق صرف سیارہ شمس سے ہی نہیں ہے بلکہ اس سلسلے میں قمری زائچہ اور منازل القمری کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے تاکہ حتی الامکان نتائج غلط نہ نکلیں اور آپ ان علوم سے حقیقی استفادہ بہ آسانی کرسکیں

عرصہ پیدائش ۲۱ر مارچ سے ۲۰ر اپریل کے درمیان
برج حمل۔ ستارہ مریخ
متعلقہ حروف۔ الف، ل، ع، ی

پہلا ہفتہ: راہ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے بہت زیادہ احتیاط رکھیں کسی بھی شخص سے لڑائی جھگڑا ہرگز نہ کریں بطور قرض رقم دینا یا لینا آپ کے لئے پریشانی کا باعث ہوگا۔ کاروبار کی پوزیشن قدرے مضبوط ہوگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کاروبار کو وسعت دینے کی خاطر غیر معمولی بھاگ دوڑ کریں۔ غیر ملکی فرم کے ساتھ بہتر کاروباری معاہدہ ہوسکے گا۔ آمدنی میں غیر معمولی اضافہ ہوسکے گا۔ غیر ملکی سفر بہ شوق کریں خصوصاً کاروباری معاملات کے سلسلے میں ہونے والا سفر نتیجہ خیز ثابت ہوسکتا ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں کوئی الجھن ختم ہوگی۔ ترقی کا مسئلہ بھی افسران کے زیرغور آئے گا۔ لیکن کامیابی کا امکان کم ہے۔

دوسرا ہفتہ: اولاد سے وابستہ کوئی دیرینہ توقع پوری ہوگی۔ گھریلو ماحول تسلی بخش رہے گا۔ البتہ شریک حیات کی صحت قدرے خراب رہے گی۔ امور خانہ داری انجام دیتے ہوئے انہیں کسی حادثے سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تعلیمی مسائل بہتر انداز سے حل ہوں گے۔ مطلوبہ شعبہ میں کامیابی کا امکان زیادہ ہے۔ من پسند فرد کی ناراضگی کا خاتمہ بہت حد تک ہوگا۔ اس سلسلے میں اگر آپ اپنے بزرگوں کو درمیان میں لاکر کوشش کریں تو نتائج مرضی کے مطابق برآمد ہوسکیں گے۔ متعلقہ فرد سے منگنی کا امکان زیادہ ہے۔ بزرگان روحانی کی خدمت کا صلہ توقع کے مطابق مل سکے گا۔ والدین کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط ہوں گے۔ البتہ بھائیوں کے ساتھ اختلافات میں اضافہ ہوگا۔

تیسرا ہفتہ: کسی افسر کے ساتھ تعلقات خراب ہوں گے۔ کوشش کریں کہ ایسا نہ ہو ورنہ کسی غلط جگہ تبادلہ ہوجائیگا۔ صحت اچانک خراب ہوگی۔ خصوصاً کوئی پرانا مرض تشویش ناک صورت اختیار کر جائے گا۔ اپنے مال اسباب کی حفاظت قدرے زیادہ ہی کریں چوری ہونے کا اندیشہ ہے۔ بہ سلسلہ جائیداد بنائی ہوئی اسکیم جزوی طور پر کامیابی سے ہم کنار ہوسکے گی۔ کوئی مخالف آپ سے الجھنے کو ششوں میں مصروف رہے گا۔ غلط قسم کی افواہیں بھی آپ کے خلاف پھیلائی جائیں گی لیکن آپ خاموش رہ کر ہی وقت گذاریں اسی میں آپ کا زیادہ فائدہ ہے۔ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھی باوجود کوشش کے تعلقات خوش گوار نہ ہوسکیں گے۔

چوتھا ہفتہ: لڑائی جھگڑے کی پوزیشن بہتر رہے گی۔ آمدنی بھی معقول ہوگی۔ لیکن اخراجات کی زیادتی کے سبب بچت کا خانہ تقریباً خالی ہی رہے گا۔ ناراض آفیسر کے ساتھ صلح کا امکان روشن ہے۔ کسی عورت کی وجہ سے غیر متوقع طور پر بدنامی کا اندیشہ ہے۔ سفر بہ شوق کریں اب مایوسی یا ناکامی کا خطرہ نہیں ہے۔ کسی بھائی کے ساتھ بھی تعلقات خوشگوار ہونے کا امکان ہے۔ اپنے مخالفین سے صلح ہی کرلیں۔ مقدمہ بازی کا انجام بہتر نہ نکلے گا۔ کاروبار نو کا آغاز ابھی نہ کریں۔ شریک حیات کے ساتھ کسی معاملے میں عارضی طور پر اختلاف پیدا ہوگا۔ اس سلسلے میں جذباتیت کا مظاہرہ کرنا نقصان کا موجب بن سکتا ہے۔ صحت جسمانی درست رہے گی۔ اپنے غصے پر کنٹرول رکھیں تو زیادہ مناسب ہے۔ پریشانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے نقش بنوا کر پاس رکھیں۔ اپنے اسم اعظم کا ورد جاری رکھیں۔

خواتین: اگر اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے الجھے ہوئے خاندانی مسئلہ کو سیاسی انداز سے حل کرنے کی کوشش جاری رکھی تو نتائج کافی حد تک آپ کے موافق نکلیں گے۔ خاص طور پر آخری ہفتے کے

دوران آپ کا حقیقی مقصد پورا ہوجائے گا۔ پہلے پندرھواڑے میں نزدیکی سفر کرنے سے گریز ہی کرلیں تو زیادہ بہتر ہے۔ پہلے تین ہفتوں کے دوران آپ کی صحت بھی گاہے بگاہے خراب رہے گی۔ کوئی پرانا مرض بھی شدت اختیار کرے گا۔ اولاد کی وجہ سے خوشیوں میں اضافہ یقیناً ہوگا۔ پہلے پندرھواڑے میں ملازمت کرنے والی خواتین کو بھی زیادہ محتاط رہنا پڑیگا۔ کسی اعلیٰ افیسر کے ساتھ ان بن ہونے کا اندیشہ ہے۔ مخالفین بھی آپ کے خلاف نت نئی افواہیں پھیلاتے رہیں گے۔ اپنی سہیلیوں پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ اس ماہ کے پہلے تین ہفتوں کے دوران کوئی نام نہاد سہیلی نہ صرف آپ کو بدنام کرے گی بلکہ آپ کے کسی اہم کام کے سلسلے میں دشواریاں بڑھادے گی۔ غیرملکی سفر بہ سلسلہ کاروبار یا سیر وتفریح باعث خوشی ثابت ہوسکے گا۔ بزرگان روحانی سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ دوسرے اور آخری ہفتے کے دوران شریک حیات کی وجہ سے بھی کوئی فکر لاحق رہے گی۔ اگر آپ کاروبار کرتی ہیں تو پھر یہ مہینہ آپ کے لئے خاصا بہتر ثابت ہوگا۔ مالی پوزیشن خاصی اچھی رہے گی۔ البتہ اخراجات کی رفتار بھی تیز رہے گی۔ غیرشادی شدہ لڑکیوں کی منگنی طے پاسکے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم شاندار کامیابی ہوگی۔ نقش گرہن بھی بنوالیں تو بہتر ہے۔ اس برج سے وابستہ افراد کے لئے ماہ رواں کی یکم ۔۷۔۱۴۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۵ تاریخیں اہم ہیں۔

عرصہ پیدائش ۲۱ر اپریل سے ۲۰ر مئی کے درمیان
برج۔ثور۔ستارہ زہرہ
متعلقہ حروف۔ب۔و

پہلا ہفتہ: محبوب سے وابستہ کوئی توقع جزوی طور پر پوری ہوگی لیکن اس سلسلے میں بلاسوچے سمجھے کوئی جذباتی قدم نہ اٹھائیے گا۔ اس سلسلے میں اپنے مخالفین کو نہ بھلادیں جو پہلے بھی آپ کی پریشانی کا باعث بن چکا ہے۔ تعلیمی مسائل بھی کسی حد تک حل ہوں گے۔ خصوصی دلچسپی لیتے رہئے تاکہ تعلیمی سلسلہ توقع کے مطابق جاری رہ سکے۔ کاروبار کی پوزیشن قدرے بہتر ہوگی۔ اچانک مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ تعمیراتی قسم کا کاروبار کرنے والوں کی مشکلات بڑھیں گی۔ ان کا بنایا ہوا کوئی منصوبہ پوری طور پر کامیاب نہ ہوسکے گا۔

ملازمت کرنے والوں کو بھی عجیب وغریب صورت حال سے دوچار رہنا پڑے گا۔ غیرملکی سفر بہ شوق کریں۔ گھریلو ماحول قدرے ناخوشگوار رہے گا۔ کوئی مخالف آپ کے خلاف سازش کریگا۔ اس کا مقابلہ سیاسی انداز سے ہی کریں۔ اس سلسلے میں جذباتیت کے تحت اٹھایا ہوا کوئی بھی قدم نقصان دہ ثابت ہوگا۔ کسی عورت کی وجہ سے نامی کا اندیشہ ہے۔ دوستوں سے تعلقات قدرے بہتر ہوں گے۔ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے محتاط رہئے۔ کسی بزرگ کے انتقال کی وجہ سے بہت زیادہ صدمہ ہوگا۔

تیسرا ہفتہ: کاروبار میں زیادہ دلچسپی لیتے رہئے تاکہ آمد معقول ہو اور اخراجات کے سلسلے میں آپ کو کسی دوسرے کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے کسی صاحب اقتدار شخص کے ساتھ تعلقات مضبوط ہوں گے۔ ملازمت کے سلسلے میں الجھنوں کا خاتمہ جزوی طور ہوسکے گا۔ والدین سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ بزرگ روحانی سے خصوصی استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔ شریک حیات کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اختلافات بھی بڑھ سکتے ہیں۔ رہائش کی تبدیلی ہرگز نہ کریں اس طرح آپ ذہنی طور پر مزید الجھ جائیں گے۔ قریبی عزیزوں سے تعلقات محدود رکھنا ہی آپ کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کا امکان قدرے روشن ہوگا۔ آمدنی واخراجات یکساں رہیں گے۔ بسلسلہ تعلیم حالات میں تھوڑی سی تبدیلی ہوسکے گی۔ کوئی آرزو پوری ہوگی۔ لیکن دل کو کوئی صدمہ بھی پہنچے گا۔

چوتھا ہفتہ: سیارہ شمس کا زائچے کے پانچویں گھر میں داخلہ حالات کی بہتری کا باعث بن سکے گا۔ تعمیراتی منصوبے کے سلسلے میں دشواریوں کا ازالہ بڑی حد تک ہوسکے گا۔ مکان کی تعمیر کے سلسلے میں مطلوبہ قرضہ کے حصول کا امکان ہے۔ تعلیمی معاملات درستگی اختیار کریں گے۔ اولاد سے وابستہ کوئی دیرینہ توقع پوری ہوسکے گی۔ شریک حیات کے ساتھ اختلافات میں بہت حد تک کمی واقع ہوگی۔ کسی حقیقی دوست کی مدد رنگ لائے گی اور کسی فرم یا فرد کے ساتھ اہم کاروباری معاہدہ ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں رقمی فائدہ ہوگا۔ ملازمت میں حسب منشاء تبدیلی کا امکان بھی ہے۔ کسی مناسب جگہ رشتہ طے پا کی توقع بھی رکھی جاسکتی ہے۔ مجموعی طور پر یہ مہینہ بعض معاملات کے سلسلے میں آپ کا معاون ثابت ہوگا۔ مناسب سمجھیں تو نقش بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: اپنے چھوٹے بچوں کی صحت کا خصوصی خیال رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ پہلے تین ہفتوں کے دوران شریک حیات کے ساتھ کسی معاملہ میں اختلافات بڑھیں گے۔آپ سیاسی انداز سے ان اختلافات کو بتدریج ختم کرنے کی کوشش کریں تاکہ مخالفین کو خوش ہونے کا موقع نہ مل سکے۔قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچانک تعلقات کشیدہ ہوں گے یا پھر ان سے وابستہ توقعات پوری نہ ہوسکیں گی۔ پہلے تین ہفتوں کے دوران غیر معمولی نقصان ہوسکتا ہے۔اگر آپ کاروبار کرتی ہیں تو پھر اس میں خصوصی دلچسپی لیں تاکہ نقصان کا خطرہ ٹل جائے ۔ ملازمت کرنے والی خواتین کے لئے بھی پہلا پندرہواں قدرے پریشان کن ثابت ہوگا۔مگر دل کو اطمینان حاصل رہے گا۔

ترقی کا معاملہ التواء میں پڑ جائے گا۔ بلکہ کسی مخالف کی شرارت کے سبب غلط جگہ تبادلہ ہونے کے اندیشہ ہے۔شریک حیات کی صحت بھی گاہے بہ گاہے خراب رہے گی۔آپ بھی پہلے تین ہفتوں کے اندر امور خانہ داری انجام دیتے یا راہ چلتے ہوئے بہت زیادہ محتاط رہ لیں کسی حادثے کے سبب زخمی ہونے کا اندیشہ ہے۔ والدین سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ پہلے پندرہواڑے میں کسی قریبی عزیز کی موت کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑے گا، بہ سلسلہ تعلیم پہلے تین ہفتے خاصے پریشان کن ثابت ہوں گے۔ البتہ آخری ہفتے کے دوران بہ سلسلہ تعلیم دشوریوں کا خاتمہ ہوگا۔ رہائش کی تبدیلی کرنا نقصان دہ ثابت ہوگا۔لڑکیوں کا رشتہ آخری ہفتے کے دوران طے پانے کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔غیر ملکی سفر بہ شوق کریں نتائج خوش گوار برآمد ہوں گے۔مجموعی طور پر اس ماہ کے پہلے تین ہفتے بعض معاملات کے سلسلے میں بہتر ثابت نہ ہوسکیں گے۔اس ماہ کی ۲۔۳۔۸۔۱۲۔۱۳۔۱۹۔۳۰؍ تاریخ کسی بھی پریشانی اور نقصان کا موجب بن سکتی ہیں ۔ مناسب سمجھیں تو نقش شرف زحل بنوا کر پاس رکھیں۔

عرصہ پیدائش ۲۲؍مئی سے ۲۱؍جون کے درمیان
برج۔برج جوزا۔ستارہ عطارد
متعلقہ حروف۔ک۔ق

پہلا ہفتہ: کسی بزرگ عزیز کی وجہ سے مالی نقصان ہو سکتا ہے اس کی پیدا کردہ غلط فہمی کے نتیجے میں گھریلو ماحول بھی متاثر ہوجائے گا۔حتی الامکان کوشش یہی کریں کہ ایسا نہ ہو۔اپنی شریک حیات اور دیگر متعلقین کو پوری صراحت کے ساتھ حقائق بتادیں تاکہ ایسا کوئی فتنہ نہ جاگ جائے جو آپ کے لئے تشویش ناک صورت حال پیدا کردے۔سفر بھی نہ کریں۔اس ہفتے ہونے والے سفر کا انجام توقع کے خلاف برآمد ہوگا غیر ملکی سفر کے سلسلے میں آپ کے ساتھ کوئی شخص رقمی فراڈ بھی کرے گا۔کاروبار کی پوزیشن قدرے بہتر رہے گی۔لیکن بہت زیادہ آمدنی ہونے کا امکان سردست نہیں ہے۔نزدیکی سفر بہ شوق کریں۔ بھائیوں سے وابستہ کوئی توقع پوری ہوگی۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی۔ کسی عورت کی وجہ سے بدنامی کا خطرہ۔اس لئے عورتوں کے معاملہ میں محتاط رہیں۔

دوسرا ہفتہ: کوئی مخالف آپ کے افسران کو بہکانے کی درپردہ کوشش کرے گا۔اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر فرائض انجام دیں۔خصوصاً وہ حضرات جو کسی بینک یا مالی ادارے میں سروس کرتے ہوں بہت زیادہ محتاط رہیں کسی بھی وجہ سے رقمی نقصان ہوگا۔جس کے نتیجے میں آپ کی نیک نامی متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ سروس کے ختم ہوجانے کا بھی اندیشہ پیدا ہوسکتا ہے۔صحت اچانک خراب ہوگی۔دوستوں سے وابستہ توقع پوری نہ ہوگی۔کاروباری حضرات توقع کے مطابق فائدہ حاصل نہ کرسکیں گے۔کسی کے مشوروں پر عمل پیرا ہوا کر کاروبار نو کا آغاز ہرگز نہ کریں سوائے پریشانی کے اور کچھ حاصل نہ سکے ہوگا۔بہ سلسلہ تعلیم جزوی طور پر کامیابی کا امکان ہے۔اولاد کے سلسلے میں تفکرات قدرے کم ہوجائیں گے۔گھریلو ماحول خوشگوار رہے گا۔البتہ شریک حیات کی صحت خراب ہوسکتی ہے۔اور باہمی اختلافات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

تیسرا ہفتہ: اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے دیجئے تاکہ گھریلو سکون حاصل رہے۔کسی جگہ سے خاصی رقم مل سکے گی۔کاروبار بھی قدرے وسعت اختیار کریگا۔بہ سلسلہ ملازمت تبادلہ ہونے کا اندیشہ ہے افسران سے اختلافات گھٹانے کی کوشش کریں ورنہ حالات کافی پریشان کن ہوجائیں گے۔ اپنے مزاج کو بھی ٹھنڈا رکھیں کوئی بھی شخص آپ کے خلاف باتیں کرتا پھرے گا اس کا ایکشن نہ لیں اگر آپ بھی اسی کی طرح جوابی حملوں پر آمادہ ہوگئے تو سوائے ذہنی اذیت بڑھانے کے آپ اور کچھ حاصل نہ کرسکیں گے۔ اس سارے جھگڑے کو ختم کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے یعنی آپ خاموش رہ کر تماشا دیکھتے رہئے۔مخالف خود ہی تھک ہار کر اپنی راہ لیں گے۔مکان کے سلسلے میں جھگڑا بڑھ جائے گا۔کوئی درینہ آرزو دم توڑ جائے گی۔

چوتھا هفته: حالات خاصے بدلیں گے۔ ستارہ عطارد کی سعدیت رنگ لائے گی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد چند اہم کاموں میں توقع کے مطابق کامیابی ہو سکے گی۔ گھریلو ماحول بھی بڑی حد تک خوش گوار ہوگا۔ اولاد کی وجہ سے خوشی ہوگی۔ حصول تعلیم کے سلسلے میں رکاوٹوں کا کسی حد تک خاتمہ ہوگا۔ منگنی یا شادی ہونے کا بھی امکان ہے۔ بہ سلسلہ کاروبار آپ اپنی اسکیموں کو عملی شکل دیں۔ یہ ہفتہ آپ سے مکمل تعاون کریگا۔ صحت بھی درست ہو سکے گی۔ راہ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی جھگڑے کی وجہ سے بھی آپ کے زخمی ہونے کا اندیشہ ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں تفکرات کسی حد تک کم ہو سکیں گے۔ دوستوں سے فائدہ کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ نقش شرف شمسی بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: بعض اہم معاملات کا فیصلہ کرتے وقت حقیقی صورت حال کا اندازہ لگانے کے بجائے ہٹ دھرمی اور جلد بازی سے کام لیں گی۔ اس طرح ان کوششوں پر پانی پھر جائے گا جو آپ نے حالات کو سنوارنے کے لئے گزشتہ چند مہینوں کے دوران کی تھیں۔ کوئی بزرگ عزیز آپ کو غلط مشورہ دے گا۔ اس شخص کو کوئی اہمت نہ دیں ورنہ آپ کے گھریلو حالت خاصے بگڑ جائیں گے بہتر یہ ہی ہے کہ جس راہ پر آپ اب تک چلتی رہی ہیں اسے بدل دیں۔ تاکہ حالات میں بھی توقع کے مطابق تبدیلی آسکے۔ اپنے شوہر سے مکمل تعاون کرتی رہیں بہ فضلِ خدا ان کی اعانت سے آپ الجھے ہوئے مسائل بڑی حد تک سلجھا سکیں گی۔ اپنے اخراجات کم سے کم کر دیجئے ورنہ مالی مشکلات بری طرح آپ کا گھیراؤ کر لیں گی۔ پہلے تین ہفتوں کے دوران آپ کی صحت بھی خاصی خراب رہے گی۔ اولاد کی وجہ سے بھی کسی نئی الجھن کا سامنا ہوگا۔ ملازمت کرنے والی خواتین کے لئے بھی بالخصوص پہلا پندرھوڑاہ بہتر ثابت نہ ہو سکے گا۔ آخری ہفتہ کے دوران کوئی بھی حادثہ پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس ماہ آپ ذہنی طور پر بھی کچھ زیادہ ہی الجھی رہیں گی۔ اپنے پرس میں زیادہ رقم بھی نہ رکھیں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی یا شادی آخری ہفتے کے دوران طے پا سکتی ہے۔ مجموعی طور پر یہ مہینہ قدرے بہتر ثابت نہ ہو سکے گا۔

خاص نقش بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔

ماہ رواں کی یکم۔۳۔۶۔۹۔۱۸۔۲۰۔۲۵۔۳۱ تاریخ بعض معاملات کے سلسلے میں انتہائی منحوس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی کے درمیان
برج۔ سرطان۔ ستارہ قمر
متعلقہ حروف۔ ح۔ ہ

پهلا هفته: کوئی مخالف آپ کے خلاف سازش کرے گا جس بناء پر افسران ناراض رہیں گے۔ اپنے فرائض سے غفلت برتیں ورنہ کسی بدنیت انسان کو بہانہ مل جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ عارضی طور پر ملازمت سے علیحدگی ہو جائے۔ صحت جسمانی خراب ہوگی پیٹ، سینہ یا آنکھوں کی خرابی کے سبب پریشانی میں اضافہ ہو سکتا ہے کسی کے ساتھ جھگڑا فساد کرنے کی غلطی ہرگز نہ کریں۔ راہ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے بھی احتیاطوں کا دامن مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں تاکہ متوقع حادثہ ٹل جائے۔ عشق و محبت کا کوئی مسئلہ وبال جان بن جائے گا۔ کاروباری کی پوزیشن قدرے مضبوط ہوگی۔ گھریلو ماحول بہتر ہی رہے گا۔

دوسرا هفته: غیر ملکی سفر کے سلسلے میں پڑی ہوئی کسی رکاوٹ کا انسداد تو ہوگا لیکن بہتر یہی ہے کہ سردست آپ یہ سفر نہ کریں کاروبار کی پوزیشن مضبوط ہو سکے گی۔ رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات خراب رہیں گے۔ خصوصاً کوئی بھائی اپنی شرارتوں کے ذریعے آپ کو ذہنی اذیت سے دوچار کر دے گا۔ مقدمہ بازی سے اجتناب برتیں۔ ہو سکے تو مخالف سے صلح کر لیں اس طرح آپ زیادہ فائدے میں رہیں گے۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی بڑھ جائے گی۔ سفر کے دوران نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ آمدنی معقول ہونے کے باوجود بچت کا خانہ خالی رہے گا۔

تیسرا هفته: حالات کی رفتار خاصی بے ڈھنگی سی رہے گی اگر آپ نے غیر جذباتی انداز اختیار کئے رکھا تو پھر بہ فضل خدا نقصان اتنا نہیں ہوگا جتنا کہ آپ کے جذباتی ہونے کی وجہ سے ہو سکتا ہے جوان اولاد کی کڑی نگرانی رکھیں ان کا کوئی بھی غلط قدم آپ کی انتہائی بدنامی کا باعث بن جائے گا۔ لین دین کے سلسلے میں کسی دوست کے ساتھ جھگڑا ہوگا۔ بہ سلسلہ مکان یا پلاٹ آپ اپنی اسکیم کو عملی شکل نہ دے سکیں گے بلکہ اس معاملے میں کسی الجھن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کاروبار کی پوزیشن بہتر ہی رہے گی۔ کسی کو دی ہوئی رقم واپس ملنے کا امکان بھی ہے۔

چوتھا هفته: اہم امور طے پا سکیں گے جو کسی نہ کسی وجہ سے خاصے الجھ گئے تھے۔ افسران سے اختلافات ختم ہوں گے۔ کسی اعلیٰ آفیسر کی مہربانی کے سبب ملازمت میں ترقی یا کسی اچھی جگہ تبادلہ ہو۔

بھی امکان ہے۔ اولاد سے وابستہ کوئی توقع پوری ہوگی۔ من پسند فرد کے ساتھ رشتہ طئے پانے کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ کاروبار نو کا آغاز بہ شوق کریں بہ فضل خدا کامیابی ہوگی۔ کوئی دوست بدنامی کا باعث بن سکتا ہے۔ والدین سے تعلقات بہتر ہوں گے۔ کوئی مخالف آمادہ صلح ہوگا۔ گھریلو ماحول خاصا خوش گوار رہے گا۔ مالی پوزیشن بھی خاصی بہتر رہے گی۔ گویا یہ ہفتہ آپ کے لئے بہت سارے معاملات میں بہتر ثابت ہوگا۔

خواتین: اپنے پرس میں زیادہ رقم نہ رکھیں ورنہ کسی جیب کترے کی وقت سے پہلے عید ہوجائے گی۔ گھریلو ماحول تو قدرے بہتر رہے گا۔ البتہ اولاد کی طرف سے تفکرات میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ جوان اولاد کی خصوصی نگرانی کریں تاکہ متوقع بدنامی کا خطرہ ٹل جائے بہ سلسلہ تعلیم مایوسی میں اضافہ ہوجائے گا۔ اگر آپ کوئی کاروبار کرتی ہیں تو پھر یہ مہینہ آپ سے تعاون کرے گا۔ کاروبار وسعت پائے گا۔ آمدنی بھی معقول ہوگی۔ لیکن اخراجات کی زیادتی کے سبب بچت کا خانہ خالی رہے گا۔ اپنے صحت کا بھی خصوصی خیال رکھیں۔ خصوصاً پہلے پندرہواڑے میں کوئی مرض پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ رشتہ داروں سے کسی بھلائی کی توقع نہ رکھیں ملازمت کرنے والی خواتین کے لئے پہلے تین ہفتے بہتر ثابت نہ ہوں سکیں گے البتہ آخری ہفتہ کافی حدتک تعاون کرے گا۔ ممکن ہے کہ کسی اعلیٰ آفیسر کی مہربانی کے سبب ترقی یا منشاء کے مطابق تبادلہ ہوجائیگا آخری ہفتہ بعض دیگر کاموں میں کامیابی کا ضامن بن سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ ہمت نہ ہاریں اور ہر کام کی تکمیل کے لئے پوری لگن سے جدوجہد کریں۔ آخری ہفتہ کے دوران کسی بزرگ روحانی سے بھی فائدہ ہوگا۔ غیر ملکی سفر بہ شوق کریں۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی بدنامی کا اندیشہ پہلے تین ہفتوں کے دوران زیادہ ہے۔ کوئی بدنیت شخص انہیں محبت کا فریب دیگا۔ اس ماہ کسی مناسب جگہ منگنی ہوسکے گی۔ آخری ہفتے کے دوران بہ سلسلہ تعلیم بھی مایوسی کا خاتمہ بڑی حدتک ہوسکے گا۔

اس ماہ کی یکم ۔۸۔۱۵۔۱۹۔۲۰۔۲۳۔۲۶ تاریخ بعض کاموں کے سلسلے میں منحوس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۴ رجولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان
برج۔ اسد۔ ستارہ شمس
متعلقہ حروف۔ م

پہلا ہفتہ: اگر آپ کا کاروباری کسی تعمیراتی شعبہ سے تعلق رکھتا ہے تو پھر بہت ہی محتاط رہ کر کوئی قدم اٹھائے۔ اس ہفتے تعمیراتی منصوبے کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ پڑ جائے گی چند افراد مخالفت کریں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے خلاف کسی قانونی کارروائی کا آغاز ہوجائے۔ بہ سلسلہ تعلیم یہ ہفتہ تعاون کرے گا۔ شریک حیات کے ساتھ تنازعہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا پھر ان کی صحت تشویش ناک حدتک خراب رہے گی۔ آپ کسی بھی مرحلے پر جذباتیت کا مظاہرہ ہرگز نہ کریں۔ ورنہ صورت حال خاصی بگڑ جائے گی۔ غیر ملکی سفر کا پروگرام سر دست کینسل کردیں ورنہ صورت حال کافی بگڑ جائے گی۔ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں لیکن مزید سرمایہ کاری کرنا بہتر ہو ثابت نہ ہوگا۔ کسی کو رقم بطور قرض بھی نہ دیں یہ رقم کبھی واپس نہ مل سکے گی۔ غیر ملکی سفر کا پروگرام ابھی نہ بنائیں مایوسی ہوگی۔

دوسرا ہفتہ: ملازمت کرنے والے حضرات کی کوئی دیرینہ آرزو پوری ہوگی۔ افسران کے ساتھ تعلقات قدرے مضبوط تو لازمی ہوں گے لیکن آپ زیادہ بے تکلفی کا اظہار نہ کریں۔ غیر شادی شدہ افراد عشق ومحبت کے معاملات میں جذباتیت کا مظاہرہ نہ کریں۔ کوئی مخالف شخص فریق ثانی کو بہکانے کی کوشش کرے گا۔ کوئی دوست بھی آپ کی بدنامی کا باعث بن سکتا ہے۔ سیارہ زحل کے سبب کاروبار کی پوزیشن قدرے کمزور ہوگی۔ کاروبار نو کا آغاز نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ صحت خراب ہونے کا امکان ہے۔ قریبی عزیزیوں سے تعلقات قدرے بہتر ہونے کی توقع ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم کامیابی کا امکان ہے۔ کسی بچے کا رشتہ آپ حسب منشاء طئے کرسکیں گے۔

تیسرا ہفتہ: اپنی صحت کا بہت زیادہ خیال رکھیں کسی معمولی سی بیماری کا علاج بھی ماہر معالج سے کرائیں۔ مکان یا پلاٹ کا جھگڑا طوالت اختیار کریگا۔ کوشش کریں اس معاملہ میں مخالف سے صلح ہی ہوجائے تاکہ تھوڑا بہت فائدہ تو آپ حاصل کرسکیں۔ کسی دوست کی وجہ سے اس ہفتے بھی بدنامی اور نقصان کا اندیشہ ہے۔ گھریلو کام کے سلسلے میں کافی رقم خرچ ہوتی نظر آرہی ہے۔ کوئی مخالف آپ کے خلاف افواہیں پھیلائے گا۔ سسرال والوں سے گھریلو مسائل کے سلسلے میں تنازعہ ہوسکتا ہے۔ معاملات کو صلح وصفائی کے ذریعے ہی طے کریں ورنہ حالات غلط رخ اختیار کرجائیں گے۔ سونے چاندی کے بیوپاری بہت محتاط رہ کر سودے بازی کریں نقصان کا خطرہ ہے۔

چوتھا ہفتہ: بہت ساری معاملات کے سلسلہ میں یہ ہفتہ

آپ سے تعاون کریگا۔اور آپ گذشتہ تین ہفتوں کے دوران ہونے والی ناکامیوں کا ازالہ بڑی حد تک کرسکیں گے۔کسی کو دی ہوئی کافی پرانی رقم ملے گی۔کاروبار کی پوزیشن مزید بہتر ہوگی۔آمدنی میں اضافہ ہوگا۔لیکن اخراجات کی رفتار بھی خاصی تیز رہے گی۔رہائش کا الجھا ہوا مسئلہ بھی کافی حد تک حل ہوجائے گا۔رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے۔افسران سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی گھریلو ماحول بھی تقریباً تسلی بخش ہی رہے گا۔غیر شادی شدہ افراد کا رشتہ طئے پانے کی توقع ہے۔غیر ملکی سفر بہ شوق کریں۔یہ ہفتہ اس سلسلے میں بھی معاون ثابت ہوگا۔مخالفوں سے صلح ہونے کا بھی امکان ہے۔بہ سلسلہ تعلیم کامیابی ہوگی۔اولاد سے وابستہ توقعات بڑی حد تک پوری ہوسکیں گی۔

خواتین: ملازمت کے سلسلے میں آپ کی بنائی ہوئی اسکیمیں کامیاب ہوں گی۔ترقی اور تبادلے کا امکان ہے۔افسران مہربان رہیں گے۔لیکن آپ زیادہ بے تکلفی کا مظاہرہ نہ کریں۔پہلے دو ہفتوں کے دوران رہائش کا مسئلہ بھی تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ذاتی مکان یا پلاٹ کے سلسلے میں بھی الجھنیں بڑھ جائیں گی۔اس سلسلے میں اگر قانونی طریقہ کار پر عمل پیرا ہونے کی بجائے آپ اپنے مخالفین ہی سے معاملات طئے کرنے کی کوشش کریں تو بہ فضل خدا نتائج شاندار نکلیں گے۔اس ماہ کے دوسرے یا تیسرے ہفتے کے دوران آپ کی صحت کافی خراب ہوگی۔شوہر کا مزاج خاصا الجھا ہوا رہے گا۔انہیں چند قریبی عزیز آپ کے خلاف بہکاتے رہیں گے۔لہٰذا حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے خود کو بدلنے کی کوشش کریں۔شوہر صاحب اگر کوئی بات غلط بھی کردیں تو ان سے اختلاف نہ کریں۔تاکہ بات نہ بڑھے آپ صرف تین ہفتے احتیاط کے ساتھ گذارلیں انشاءاللہ اس کے بعد حالات آپ کی منشاء کے مطابق رہیں گے۔آخری ہفتے کے دوران آپ کے دیگر الجھے ہوئے مسائل بھی بہ آسانی حل ہوں سکیں گے اس ماہ آپ کو رقم تو کافی ملے گی لیکن اخراجات کی زیادتی کے سبب بچت زیادہ نہ ہوسکے گی۔غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی یا شادی کا امکان آخری ہفتے کے دوران زیادہ ہے۔اس ماہ اپنی صحت کا خیال بھی بہت زیادہ رکھیں۔تاکہ کوئی بھی مرض تشویش ناک صورت اختیار نہ کرسکے۔نقش گرہن بنواکر اپنے پاس رکھیں۔اس ماہ کی یکم۔۵۔۶۔۱۰۔۱۷۔۱۹۔۲۳۔۲۶ تاریخ بعض اہم معاملات میں مبارک ثابت ہوگا۔

عرصہ پیدائش ۲۴ راگست سے ۲۳ رستمبر کے درمیان
برج۔سنبلہ۔ستارہ عطارد
متعلقہ حروف۔چ۔غ

پہلا ہفتہ : کاروائی کی پوزیشن خاصی بہتر ہوگی اور آمدنی میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوسکے گا۔لیکن اخراجات کی رفتار بھی خاصی تیز رہے گی۔کوشش کریں کہ کسی طرح اخراجات کم ہوجائیں تاکہ توقع کے مطابق بچت ہوسکے۔قریبی عزیزوں سے تعلقات میں بگاڑ بڑھے گا۔خصوصاً بھائی بہنوئی کے ساتھ اچھا خاصا تنازعہ ہوسکتا ہے۔نزدیکی سفر کے دوران مالی نقصان ہوگا۔کسی حادثہ کی وجہ سے آپ زخمی بھی ہوسکتے ہیں۔مخالفین آپ کے خلاف کوئی سازش کریں گے۔مقدمہ میں مایوسی ہوگی۔صحت جسمانی خراب ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔

دوسرا ہفتہ: بعض اہم معاملات کا فیصلہ کرتے ہوئے آپ سے غلطیاں سرزد ہوں گی جسکے نتیجے میں آپ کی ساکھ متاثر ہوگی اور مخلص لوگوں کے ساتھ مخالفت پید ہوجائے گی۔بہ سلسلہ تعلیم مایوسی کا سامنا ہوگا۔رشتہ داروں کے ساتھ اختلافات میں مزید اضافہ ہوگا۔ملازمت میں گڑبڑ کا اندیشہ ہے۔اپنے افسران کو ناراض نہ کریں ورنہ آپ کے خلاف کوئی مقدمہ قائم ہوجائے گا۔والدین کے ساتھ تنازعہ ہوگا ممکن ہے کہ عارضی طور پر علیحدگی ہوجائے۔گھریلو ماحول تو قدرے بہتر رہے گا لیکن جوان اولاد پر گرفت مضبوط نہ رہ سکے گی۔

تیسرا ہفتہ : بسلسلہ جائیداد بنائی ہوئی کوئی اسکیم کامیابی سے ہمکنار ہوگی لیکن اس سلسلے میں مالی فائدہ زیادہ نہ ہوسکے گا اس ہفتے چند عجیب وغریب واقعات سے دوچار ہونا پڑے گا۔کسی عورت کی وجہ سے بدنامی ہوگی ممکن ہے کہ کسی کے ساتھ اچھا خاصہ جھگڑا ہوجائے۔ملازمت کے سلسلے میں پریشانی بڑھے گی۔قریبی رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مزید خراب ہوں گے۔نزدیکی سفر کے دوران کوئی حادثہ پیش آئے گا۔کوئی مرض بھی لاحق ہوسکتا ہے کوئی مخالف پریشان کرے گا۔کاروبار کی پوزیشن قدرے بہتر ہوگی۔کوئی دوست غیر معمولی مدد بھی کرے گا۔

چوتھا ہفتہ : چند اہم معاملات میں تھوڑی سی جدوجہد کے بعد کامیابی حاصل ہوگی۔گھریلو ماحول مزید بہتر ہوسکے گا۔کسی اعلیٰ آفیسر کی

مہربانی کے سبب ملازمت کے سلسلے میں الجھنوں کا خاتمہ بڑی حد تک ہو سکے گا۔ جائیداد کے مسائل بخیر وخوبی حل ہوں گے۔ رشتہ داروں کے ساتھ اختلافات میں تھوڑی کمی واقع ہوگی۔ کاروبار کی پوزیشن مزید بہتر ہوسکے گی۔ آمدنی میں غیر معمولی اضافہ ہوگا۔ اولاد کی وجہ سے تفکرات میں معمولی سی کمی ہونے کا امکان ہے۔ کوئی مخالف آپ کے خلاف نت نئی افواہیں پھیلاتا رہے گا۔ اسے نظرانداز کرتے رہنا ہی بہتر ہے۔

خواتین :قریبی عزیزوں کے ساتھ کسی بھی معاملے میں جھگڑا بڑھے گا۔ کوشش کریں کہ ایسا نہ ہو، اور مسائل صلح وصفائی سے ہی طے پاجائیں ورنہ آپ کی ذہنی حالت اچھی نہ رہ سکے گی۔ کاروبار کرنے والی خواتین کے لئے یہ ماہ قدرے بہتر ثابت ہوگا۔ آمدنی بھی معقول ہوگی۔ اگر آپ نے اخراجات میں ضرورت کے مطابق کمی کردی تو پھر کافی رقم جمع ہوسکے گی۔ کسی بھی معاملے میں جلد بازی کے تحت کوئی فیصلہ نہ کریں اس طرح آپ کے ہمدردوں کی تعداد کم ہوسکتی ہے۔ فضول قسم کی لاحاصل سوچوں سے اپنے ذہن کو آزاد رکھنے کی کوشش کریں۔ نزدیکی سفر پہلے پندرہواڑے کے دوران ہرگز نہ کریں ورنہ کسی حادثہ سے دوچار ہونا پڑے گا۔ گھریلو ماحول بہت حد تک خوشگوار رہے گا۔ شریک حیات سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ لیکن اپنا مزاج ٹھنڈا رکھیں۔ یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ اس ماہ بھی چند رشتہ دار آپ کے شوہر کو بہکانے کی کوششوں میں مصروف رہیں گے۔ اگر آپ نے اپنے شوہر کو ہم خیال بنائے رکھا تو بہ فضل خدا مخالفوں کو منہ کی کھانی پڑجائے گی۔ ملازمت کرنے والی خواتین کے لئے دوسرا اور تیسرا ہفتہ بہتر نہیں ہے۔ بہت محتاط رہ کر اپنے فرائض انجام دیں۔ بہ سلسلہ جائیداد آخری ہفتہ معاون ثابت ہوگا۔ اولاد کی وجہ سے تفکرات قدرے زیادہ رہیں گے۔ جوان اولاد کی وجہ سے تفکرات قدرے زیادہ رہیں گے۔ جوان اولاد سے علیحدگی کا اندیشہ ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم رکاوٹیں پڑتی رہیں گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا رشتہ دوسرے پندرہواڑے کے دوران طے پاسکے گا۔

عرصہ پیدائش ۲۴ ستمبر سے ۲۴ اگست کے درمیان
برج۔میزان۔ستارہ زہرہ
متعلقہ حروف۔ف۔ٹ۔ر۔ط

پہلا ہفتہ :مکان یا پلاٹ کے سلسلے میں بنایا ہوا پلان مکمل ہوگا اور آپ اسے عملی شکل دے کر اپنی دیرینہ آرزو پوری کرسکیں گے۔ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ کسی کو رقم بطور قرض نہ دیں اور نہ ہی کسی سے قرض لیں ورنہ آپ کی اچھی بھلی ساکھ متاثر ہوکر رہ جائے گی۔ آنکھوں کا کوئی مرض پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ رشتہ داروں سے تعلقات قدرے مضبوط ہوں گے۔ کوئی نزدیکی سفر فائدے کا سبب بن جائے گا۔ اولاد کی وجہ سے تفکرات میں اضافہ ہوگا۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دوسرا ہفتہ :حصول روحانیت کے سلسلے میں مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ غیر ملکی فرم کے ساتھ کوئی کاروباری معاہدہ ختم ہوگا۔ اس سلسلے میں غیر متوقع طور پر خاصا مالی نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ اگر آپ ریکروٹنگ ایجنٹ ہیں تو پھر اپنے غیر ملکی ساتھیوں پر بھروسہ نہ کریں۔ صحت خراب رہے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی میں اضافہ، شریک حیات کی صحت خراب ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھ سخت جھگڑا ہوجائے۔ غیر شادی شدہ افراد کا طے شدہ رشتہ ٹوٹ جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ ملازمت میں ترقی تو ہوگی۔ لیکن ترقی کے ساتھ ساتھ آپ کے مخالفین کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوجائے گا۔

تیسرا ہفتہ :رہائش کی تبدیلی کا نتیجہ توقع کے مطابق نکلے گا۔ مخالفین سے الجھنے کی بجائے انہیں کسی اور طریقے سے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں تاکہ اس دیرینہ اذیت سے نجات مل سکے۔ کسی قریبی عزیز کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ اس ہفتے کے دوران ہونے والا سفر نقصان مالی کا باعث بن سکتا ہے۔ امتحان میں ناکامی کا اندیشہ ہے۔ کسی بچے کی صحت تشویش ناک حد تک خراب ہو سکتی ہے۔ گھر یا دوکان میں چوری ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔ راہ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے احتیاط برتیں تاکہ زخمی ہونے کا خطرہ ٹل جائے۔ کوئی دیرینہ آرزو دم توڑ جائے گی۔

چوتھا ہفتہ: اولاد کی جانب سے تفکرات میں قدرے کمی ہوگی۔ مخالفین سے صلح ہونے کا امکان ہے۔ کاروبار کی پوزیشن قدرے بہتر ہوگی لیکن آمدنی میں غیر معمولی اضافہ نہ ہوگا۔ کسی مقتدر شخصیت کے ساتھ تعلقات مضبوط ہوں گے۔ اگر آپ سماجی یا سیاسی کارکن ہیں تو پھر حکومت سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ گھریلو ماحول قدرے بہتر ہو سکے گا۔ غیر ملکی سفر کے نتائج جزوی طور پر بہتر برآمد ہوں گے۔ کسی دوست کی وجہ سے بدنامی ہونے کا اندیشہ ہے۔ مطلوبہ پلاٹ ملنے کا

امکان ہے۔اس ہفتے کوشش کی جائے تو کسی مناسب جگہ رشتہ طے پانے کی امید بھی ہے ہو سکتی ہے۔

خواتین : کسی نہ کسی سبب شوہر کے ساتھ اختلافات بڑھ جائے گا۔ممکن ہے یہ اندرونی کشمکش مستقل طور پر علیحدگی کی بنیاد بن جائے۔اگر آپ کے گھریلو ماحول کو ستاروں کا یہ برا اثر متاثر نہ کر سکا تو پھر شریک حیات کی صحت خراب ہو جائے گی۔غیر شادی شدہ لڑکیوں کا طے شدہ رشتہ بھی کسی سبب ٹوٹ سکتا ہے۔گھر میں چوری ہونے کا اندیشہ ہے۔اولاد کی وجہ سے بھی پریشانیاں بڑھ جائیں گی۔کسی لڑکی یا لڑکے کو خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔بہ سلسلہ تعلیم رکاوٹیں پڑیں گی۔اخراجات کی زیادتی آپ کو مالی مشکلات سے دوچار کردے گی۔غیر ملکی سفر کرنے کی غلطی نہ کریں سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔رشتہ داروں سے تعلقات کسی حد تک مضبوط ہوں گے نزدیکی سفر وسیلہ ظفر بن سکتا ہے۔ملازمت میں ترقی یا کسی بہتر جگہ تبادلہ ہو سکے گا۔اگر آپ کاروبار کرتی ہیں تو پھر اس ماہ کے پہلے تین ہفتوں کے دوران محتاط رہئے۔غلط اندازوں یا کاروری مخالفت کے نتیجے میں مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ذہنی طور پر بھی آپ خاصی الجھی رہیں گی۔دوسرے یا تیسرے ہفتے کے دوران صحت جسمانی بھی خراب ہو سکتی ہے۔پہلے تین ہفتوں کے دوران کسی پرخلوص سہیلی کی مدد کے سبب آپ کا ایک اہم کام تکمیل تک پہنچے گا۔مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ پہلے تین ہفتے بہتر نہیں ہیں البتہ آخری ہفتے کے دوران آپ کی دیرینہ خواہشات پوری ہو سکیں گی۔غیر شادی شدہ لڑکیوں کا رشتہ بھی آخری ہفتے کے دوران طے پاسکتا ہے۔نقش خاص بنوا کر اپنے پاس رکھیں۔

ماہ روں کی یکم۔۸۔۱۲۔۱۳۔۱۸۔۱۹۔۳۱ تاریخ نحس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۴ر اکتوبر سے ۲۲ر نومبر کے درمیان
برج۔عقرب۔ستارہ مریخ
متعلقہ حروف۔ز۔ذ۔ض۔ظ۔ن

پہلا ہفتہ : اخراجات میں اضافہ ہوگا۔کاروبار وسعت اختیار کریگا۔کاروبار نو کا آغاز بھی کیا جاسکتا ہے لیکن سرمایہ زیادہ نہ لگایا جائے۔مخالف سے صلح کی کوشش کریں اس طرح آپ زیادہ فائدے میں رہ سکتے ہیں۔اس ہفتے کوئی دماغی مرض بھی آپ کو پریشان کریگا۔

اپنے مزاج کو حتی الامکان سرد رکھیں کسی کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا سود مند ثابت نہ ہو سکے گا۔گھریلو ماحول تسلی بخش رہے گا۔شریک حیات سے اختلافات میں نمایاں کمی ہوگی۔بھائیوں سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ملازمت میں ترقی یا حسب منشاء تبادلے کا امکان ہے۔والدین سے فائدہ ہوگا۔

دوسرا ہفتہ : اپنی بنائی ہوئی پرانی اسکیموں کو ہی عملی شکل دیں۔بفضل خدا کاروبار مزید ترقی کریگا۔آمدنی بھی اچھی خاصی ہوگی لیکن کسی اہم کام کے سلسلے میں غیر معمولی اخراجات کرنے پڑیں گے جس کی وجہ سے رقم کی کمی کا احساس ہوتا رہے گا۔تعلیمی معاملات بہتر انداز سے طے پاسکیں گے لیکن محنت ذرا زیادہ ہی کرنی پڑے گی۔رشتہ داروں سے تعلقات مضبوط ہوں گے۔غیر ملکی سفر کے پروگرام کو عملی شکل بہ شوق دیں نتائج بہتر نکلیں گے۔دماغ پر فضول قسم کے خیالات کا بوجھ قدرے زیادہ رہے گا۔شریک حیات کی صحت خراب ہوگی۔

تیسرا ہفتہ : عشق و محبت کے معاملات بدنامی کا باعث بن سکتے ہیں۔بہ سلسلہ جائیداد مخالفت میں اضافہ ہوگا۔کسی پلاٹ وغیرہ کے سلسلے میں مقدمہ بازی ہونے کا اندیشہ ہے۔آپکی صحت خراب ہو سکتی ہے۔راہ چلتے اور گاڑی چلاتے ہوئے بہت زیادہ محتاط رہئے۔کاروار مزید ترقی کرے گا۔کسی جگہ سے کثیر رقم ملنے کا امکان ہے۔کوئی دوست نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔کسی قریبی عزیز سے جدائی ہوگی۔غیر شادی شدہ افراد کا رشتہ کسی مناسب جگہ طے پاسکے گا۔اس برج سے تعلق رکھنے والے سیاسی وسماجی کارکن اپنے مقاصد میں جزوی طور پر کامیاب ہو سکیں گے۔

چوتھا ہفتہ : اولاد کے سلسلے میں تفکرات قدرے کم ہوں گے۔تعلیمی معاملات میں بھی کامیابی کا امکان زیادہ ہے۔مطلوبہ شعبہ میں تھوڑی سے کوشش کے بعد داخلہ مل سکے گا۔کسی اعلیٰ افسر کے ساتھ تعلقات خراب ہوں گے۔جس کے برے اثرات ملازمت پر پڑیں گے۔گھریلو ماحول تو بہتر رہے گا لیکن شریک حیات کی صحت خراب ہو سکتی ہے مخالفین سے صلح کا امکان بھی ہے۔مقدمہ میں جزوی طور پر کامیابی ہو سکے گی۔مکان یا پلاٹ کے سلسلے میں پریشانی بڑھ جائے گی۔اگر آپ کرایہ دار ہیں تو پھر لینڈ لارڈ کے ساتھ تنازعہ ہو سکتا ہے۔نقش شرف زحل بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: ذہنی طور پر آپ خاصی الجھی رہیں گی۔ دماغ پر لاحاصل "سوچوں" کا بوجھ سا رہے گا۔ کوشش کریں کہ ان سے نجات مل جائے ورنہ کوئی نہ کوئی دماغی مرض لاحق ہوجائے گا۔ سر درد کا مرض بھی دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران شدت اختیار کر جائے گا۔ اپنا مزاج ذرا سرد ہی رکھیں۔ معمولی معمولی باتوں پر بھڑک اٹھنا کوئی اچھی بات تو نہیں ہے۔ قریبی عزیزوں کے ساتھ تعلقات تو مضبوط ہوں گے لیکن آپ ان سے اہم توقعات وابستہ ہرگز نہ کریں۔ گھریلو ماحول قدرے بہتر رہے گا۔ شریک حیات آپ کے ساتھ ہر معاملہ میں تعاون کرتے رہیں گے لیکن ان کی صحت خراب رہے گی۔ آپ خود بھی امور خانہ داری انجام دیتے اور راہ چلتے ہوئے بہت زیادہ محتاط رہ لیں۔ کسی حادثے میں زخمی ہونے کا اندیشہ ہے۔ اولاد کی وجہ سے بھی پریشانی رہے گی۔ بسلسلہ تعلیم آخری ہفتہ زیادہ تعاون کرے گا۔ ملازمت کرنے والی خواتین کے لئے بہتر ثابت ہوگا۔ پہلے پندرھواڑے میں ترقی یا اچھی جگہ تبادلہ ہونے کا امکان ہے۔ اس ماہ آمدنی معقول ہوگی۔ لیکن اخراجات گھٹانے کی کوشش بھی کرلیں تاکہ مالی پریشانی سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ کسی قریبی عزیز کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ غیر ملکی سفر بہ شوق کریں۔ والدین سے فائدہ ہوگا۔ پہلے تین ہفتوں کے دوران کوئی سہیلی بدنامی کا باعث بن سکتی ہے۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا رشتہ کسی مناسب جگہ طے پاسکے گا۔ بہ سلسلہ مکان یا پلاٹ پریشانی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ مخالفین سے صلح کرلیں اسی میں آپ کا فائدہ ہے۔ دیگر تمام حالات حسب سابق رہیں گے۔ نقش خاص بنوا کر پاس رکھیں۔

اس ماہ کی کیم۔۷۔۱۵۔۱۷۔۱۹۔۲۵۔۲۶ تاریخ بہتر نہیں ہے۔

عرصہ پیدائش ۲۴ر نومبر سے ۲۳ر دسمبر کے درمیان
برج۔قوس۔ستارہ مشتری
متعلقہ حروف۔ف

پہلا ہفتہ: اولاد کی وجہ سے تفکرات میں اضافہ ہوگا۔ اولاد اگر جوان ہے تو ان کی خصوصی نگرانی کریں تاکہ ان کی کوئی غلطی آپ کے لئے اذیت کا باعث نہ بن سکے۔ چھوٹے بچوں کی صحت خراب رہے گی یا انہیں کسی حادثہ سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اپنے من پسند فرد پر غیر معمولی بھروسہ نہ کریں وقت ضرورت یہ آپ کا ساتھ نہ دے سکے گا۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی بڑھے گی۔ کاروباری پوزیشن قدرے مضبوط ہوگی۔ چند نئے کاروباری لوگوں سے نتیجہ خیز مذاکرات ہوں گے۔ کسی سرکاری کام کا ٹھیکہ بھی مل سکے گا۔ بزرگان روحانی سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ اخراجات کی رفتار تیز رہے گی۔

دوسرا ہفتہ: کاروباری معاملات میں یہ مہینہ آپ سے غیر معمولی تعاون کریگا۔ جو بھی چانس ملے اس سے فوری طور پر استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ کسی نہ کسی طرح اپنی آمدنی میں اضافہ کرلیں کیونکہ اس ہفتے چند غیر متوقع کاموں کی تکمیل کے سلسلے میں کافی رقم کی ضرورت پڑے گی۔ مخالفین آپ کے خلاف کوئی سازش کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے خلاف کوئی فوج داری مقدمہ بھی قائم ہوجائے۔ جائیداد کے سلسلے میں بنایا ہوا کوئی پلان عملی شکل اختیار کرے گا۔ ملازمت کی وجہ سے آپ ذہنی طور پر کچھ الجھ جائیں گے۔ کوئی اعلیٰ آفیسر آپ کے محکمانہ تحقیقات شروع کردے گا۔ غلط جگہ تبادلہ ہوسکتا ہے۔

تیسرا ہفتہ: والدین سے کسی بھی مسئلے میں اختلاف شدت اختیار کر جائیں گے۔ ممکن ہے کہ مجبوراً آپ کو ان سے علیحدگی کرنی پڑے۔ قریبی رشتہ داروں خصوصاً بھائیوں کے ساتھ جھگڑا ہوسکتا ہے۔ دوستوں کی مدد سے سبب آپ اپنا کوئی اہم کام تکمیل تک پہنچا سکیں گے۔ گھریلو حالات غیر تسلی بخش رہیں گے۔ اگر شریک حیات سے کوئی اختلاف ہے تو اسے ختم کردیں تاکہ یہ آپ سے دیگر امور کے سلسلے میں تعاون کرسکیں۔ بصورت دیگر آپ کے مخالفوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ غیر ملکی سفر بہ شوق کریں۔ البتہ اندرون ملک نزدیکی سفر نقصان دہ ثابت ہوگا۔

چوتھا ہفتہ: گھریلو حالات قدرے درستگی اختیار کریں گے۔ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں۔ کسی فرد کی شرارت کے سبب کوئی اچھی فرم یا پارٹی آپ سے بدظن ہوسکتی ہے۔ جائداد کا الجھا ہوا مسئلہ حل ہوسکے گا۔ اولاد کی جانب سے تشویش میں بہت حد تک کمی ہوسکے گی۔ غیر شادی شدہ افراد کا رشتہ کسی بہتر جگہ طے ہونے کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ آمدنی خاصی ہوگی لیکن اخراجات کی زیادتی کے سبب آپ رقم جمع نہ کرسکیں گے۔ صحت خراب ہونے کا احتمال ہے۔ کوئی نقش بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: گھریلو ماحول قدرے ناخوشگوار رہے گا۔ شوہر کے ساتھ اختلافات بڑھیں گے۔ قریبی رشتہ دار آپ کے خلاف شرارت کریں گے۔ اولاد بھی نافرمان رہے گی۔ ان حالات میں اگر آپ نے

بھی کوئی غلط فیصلہ کر دیا تو پھر صورت حال کافی کشیدہ ہو جائے گی۔ ممکن ہے کہ عارضی طور پر آپ کو اپنے شوہر اور بچوں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑ جائے۔ بھائیوں اور والدین سے بھی کوئی بہتر توقع نہ رکھیں۔ وہ آپ کے غلط فیصلوں کی تائید نہیں کریں گے۔ لہٰذا آپ کے لئے یہی بہتر ہے کہ سب کے ساتھ بنا کر رکھیں تا کہ ماہ رواں کے پہلے تین ہفتے خیریت کے ساتھ گذر جائیں۔ اگر گھریلو حالات درست ہیں اور ان کے خراب ہونے کی توقع نہیں تو پھر اپنے شوہر کی صحت کا خصوصی خیال رکھیں۔ کوئی حادثہ بھی انہیں پیش آسکتا ہے۔ اولاد کی وجہ سے پریشانی رہے گی۔ اگر آپ کاروبار کرتی ہیں تو پھر یہ ماہ بہت ہی بہتر ثابت ہوگا۔ البتہ ملازمت کرنے والی خواتین پہلے ہفتوں کے دوران پریشان رہیں گی آمدنی واخراجات یکساں رہیں گے اپنے مزاج کو ہمیشہ سرد رکھیں۔ سفر ہرگز نہ کریں۔ گھر میں چوری ہونے کا اندیشہ ہے۔ آخری ہفتہ بعض اہم کاموں کے سلسلے میں آپ سے مکمل تعاون کریگا۔

اس ماہ کی یکم۔۶۔۸۔۱۵۔۱۷۔۱۹۔۲۰۔۲۵۔۲۶ تاریخ نحس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۴ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے درمیان
برج۔ جدی۔ ستارہ زحل
متعلقہ حروف۔ ج۔ خ۔ گ

پہلا ہفتہ : کاروبار میں کسی قسم کی تبدیلی ہرگز نہ کریں۔ موجودہ کاروبار کو ہی وسعت دیں تا کہ آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔ آپنے اخراجات کم سے کم کر دیں۔ کوئی دوست یا رشتہ دار بطور قرض رقم مانگے تو صاف انکار کر دیں۔ اگر آپ نے مروّت میں آکر رقم دے دی تو پھر رقم کے ساتھ ساتھ تعلقات بھی ختم ہو جائیں گے۔ کوئی مخالف سازش کرے گا۔ کوئی دوست بھی اپنے غلط کاموں کی وجہ سے آپکی بدنامی کا بھی باعث بن جائے گا۔ آپسے چند عقلی غلطیاں سرزد ہوگی جس بنا پر گھریلو الجھنیں بڑھ سکتی ہیں۔ ملازمت میں ترقی کا امکان ہے۔ تھوڑی سی جدوجہد مزید کرلیں۔

دوسرا ہفتہ : بسلسلہ جائیداد مخالفت میں مزید اضافہ ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کے ساتھ اچھا خاصا جھگڑا ہو جائے۔ رہائش کی تبدیلی کا پروگرام التوا میں ڈال دیں۔ اگر مکان کرایہ کا ہے تو لینڈ لارڈ سے کم از کم ایک ماہ کی مہلت مزید لے لیں۔ گھریلو ماحول قدرے بہتر رہیگا۔ ملازمت کرنے والوں کے حالت قدرے بہتر ہوں گے۔ لیکن وہ بھی اپنے دوستوں سے ذرا دور ہی رہ لیں۔ اولاد سے وابستہ کوئی توقع پوری ہوگی۔ سفر بہ شوق کریں اس سفر کی وجہ سے آپ کا کوئی اہم کام سرانجام پا سکے گا۔

تیسرا ہفتہ : بیماری پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔ قریبی رشتہ داروں سے وابستہ کوئی توقع پوری ہوگی۔ اخراجات کی رفتار مزید تیز ہوسکتی ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم جزوی کامیابی ہوگی۔ من پسند فرد کی ساتھ رشتہ طے ہونے کی توقع ہے۔ افسران کی ساتھ تعلقات مضبوط ہوں گے۔ حکومت سے اعزاز وانعام ملنے کی توقع بھی رکھی جاسکتی ہے۔ اگر آپ کا بزنس مشترکہ ہے تو پھر شریک کار پر زیادہ بھروسہ نہ کریں اور کاروبار میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے رہئے تا کہ متعلقہ نقصان کا خطرہ ٹل جائے۔ کسی غیر ملکی فرم کے ساتھ کاروباری معاہدہ بھی ختم ہوگا۔ اس برج سے وابستہ ریکروٹنگ ایجنٹ محتاط رہ کر کام کریں ورنہ کافی رقم پھنس کررہ جائیگی۔

چوتھا ہفتہ: کاروبار قدرے وسعت اختیار کرے گا۔ آمدنی میں بھی معمولی سا اضافہ ہوگا کوئی پرانا مخالف از خود صلح کی پیش کش کردے تو اسے قبول کرلیں اس طرح آپ بہت ساری الجھنوں سے خود کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ کاروبار نو کا آغاز ضرور کریں لیکن سرمایا کم لگائیں۔ مقدمہ میں کامیابی ہوگی۔ کسی مرض سے چھٹکارا مل سکے گا۔ بہ سلسلہ ملازمت غیر ملکی سفر اگر پیش آئے تو کرلیں یہ ہفتہ کسی حد تک اس معالے میں بھی آپ سے تعاون کر سکے گا۔ بہ سلسلہ تعلیم کامیابی کا امکان روشن ہے۔ مطلوبہ شعبہ میں داخلہ بہ آسانی مل جائے گا۔ بزرگان سے وابستہ توقعات جزوی طور پر پوری ہوں گی۔ دیگر حالات بھی قدرے بہتر رہیں گے۔ نقش گرہن بنوا کر پاس رکھیں۔

خواتین: پہلے ہفتے کے دوران جس قدر بھی رقم ملے اسے حفاظت سے رکھ لیں تا کہ دوسرے تیسرے ہفتے کے دوران پڑنے والی اہم ضرورت کے موقع پر کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ قریبی رشتہ داروں سے تعلقات مضبوط ہوں گے۔ خصوصاً بھائیوں سے غیر معمولی فائدہ حاصل ہوگا۔

کاروبار کرنے والی خواتین کو اس ماہ بہت زیادہ جدوجہد کے بعد ہی کچھ حاصل ہو سکے گا۔ مشترکہ کاروبار نقصان کا باعث بھی بن

سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے شریک کار پر مکمل بھروسہ نہ کریں بلکہ کاروبار میں ذاتی طور پر بھی خصوصی دلچسپی لیتی رہیں تاکہ متوقع نقصان کا خطرہ ٹل جائے۔ گھریلو ماحول بہتر رہے گا۔ شوہر سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ جائیداد کے مسائل میں مزید اضافہ ہوگا۔ مکان یا پلاٹ کے حصول میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران آپ کسی بھی کام کے سلسلے میں انتہائی جذباتیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط فیصلہ کریں گی۔ اپنے آپ کو احتیاط کا درس دیتی رہیے تاکہ کسی عقلی غلطی کا اعادہ نہ ہو سکے۔ پہلے پندرہواڑے کے دوران کوئی پرانا مرض ابھر کر پریشان کرے گا۔ اپنا خصوصی علاج کرالیں انشاء اللہ تعالیٰ آخری ہفتے میں اس مرض سے نجات مل جائے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا رشتہ دوسرے پندرھواڑے کے دوران ان کی مرضی کے مطابق طے پا سکے گا۔ ملازمت سے وابستہ خواتین کے لئے یہ مہینہ کافی حد تک بہتر ثابت ہوگا۔ نقش خاص بنوا کر پاس رکھیں۔

ماہ رواں کی یکم۔۳۔۸۔۱۲۔۱۳۔۱۹۔۲۱۔۳۰ تاریخ کافی منحوس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۲ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری کے درمیان
برج۔ جدی۔ ستارہ زحل
متعلقہ حروف۔ ج۔ خ۔ گ

پہلا ہفتہ: کاروباری پوزیشن بہتر رہے گی۔ آمدنی بھی معقول ہوگی۔ لیکن اخراجات کی رفتار کافی تیز رہے گی۔ گھریلو ماحول خوش گوار رہے گا۔ شریک حیات سے وابستہ کوئی دیرینہ توقع پوری ہوگی۔ مزاج خاصا گرم رہے گا۔ دماغ پر لاحاصل سوچوں کا دباؤ بڑھ جائے گا۔ ان فضول قسم کے خیالوں سے اپنا ذہن کو آزاد رکھیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ اختلافات بڑھ جائیں گے۔ بھائیوں سے بھی جھگڑا ہونے کا اندیشہ۔ سفر ہرگز نہ کریں۔ ملازمت میں گڑبڑ کا احتمال۔ افسران کو ناراض نہ کریں ورنہ آپکے خلاف کوئی مقدمہ قائم ہوجائے گا۔ کسی پرخلوص دوست کی مدد کے سبب کہیں نہ کہیں سے خاصی رقم ملنے کا بھی امکان ہے۔

دوسرا ہفتہ: مکان یا پلاٹ کے سلسلے میں کسی دیرینہ الجھن سے نجات ملنے کا امکان ہے۔ گھریلو ماحول بہتر رہے گا۔ لیکن اولاد کی وجہ سے تفکرات میں غیر معمولی اضافہ ہوگا۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی ہوگی۔ من پسند فرد کی بے وفائی کے سبب آپ کا ذہن الجھا رہے گا۔ ممکن ہے کہ اسی صدمہ کی وجہ سے آپ دیگر اہم کاموں میں دلچسپی نہ لے سکیں۔ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں آپ کے کسی غلط فیصلے کی وجہ سے نہ صرف مالی نقصان ہوگا بلکہ کسی بڑی کاروباری پارٹی کے ساتھ تعلقات خراب ہوجائیں گے۔ اس ہفتے کوئی مخالف بھی پریشان کرے گا۔ آپ کے خلاف کوئی فوجداری مقدمہ بھی قائم ہو سکتا ہے۔ بہت زیادہ بہت زیادہ محتاط رہیں۔

تیسرا ہفتہ: اپنی صحت کے سلسلے میں لاپروائی نہ برتیں کوئی پرانا مرض از سر نو پریشانی کا باعث بن جائے گا۔ اپنے مزاج کو انتہائی سرد رکھیں کوئی شخص آپ کے خلاف کچھ ہی کیوں نہ کہتا پھرے آپ کسی قسم کا سخت ایکشن نہ لیں ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ ملازمت کرنے والوں کو کسی نئی مصیبت کا سامان کرنا پڑے گا۔ بہ سلسلہ تعلیم اپنی دلچسپی کم نہ کریں چند دنو بعد اس سلسلے میں رکاوٹوں کا خاتمہ بڑی حد تک ہو سکے گا۔ غیر ملکی سفر بہ شوق کریں بہ فضلِ خدا اس سفر کی بدلت آپ کا کوئی دیرینہ مقصد پورا ہو سکے گا۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی کا امکان ہے۔ بہ سلسلہ جائیداد کامیابی ہو سکے گی۔

چوتھا ہفتہ: کسی گھریلو تقریب کے سلسلے میں کافی رقم خرچ ہونے کا امکان ہے۔ کسی مقتدر شخصیت کے ساتھ تنازعہ ہو سکتا ہے۔ بہ سلسلہ تعلیم جزوی کامیابی ہوگی۔ دوستوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ کاروبار وسعت اختیار کریگا۔ آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اولاد کے سلسلے میں تفکرات میں کمی واقع ہوگی۔ بہ سلسلہ عشق ومحبت جزوی طور پر کامیابی کا امکان ہے کاروبار نو کا آغاز بہ شوق کریں۔ لیکن مشترکہ بزنس فائدہ کا باعث نہ بن سکے گا۔ رشتہ داروں سے تعلق کسی حد تک بہتر ہو سکیں گے۔ یہ ہفتہ قدرے بہتر رہے گا۔

خواتین: کوئی مخالف افسر بھی بری طرح آپ کی کوتاہیوں کا متلاشی رہے گا تاکہ وہ آپ کو موجودہ جگہ سے ہٹا کر اپنی جھوٹی انا کی تسکین کا سامان کر سکے۔ سیارہ زحل آپکے مزاج کو کافی گرم رکھے گا۔ آپ کسی بھی شخص کی معمولی سی خلاف منشاء بات برداشت نہیں کر پائیں گی۔ خصوصاً قریبی رشتہ داروں کے ساتھ آپ کا رویہ کافی افسوس ناک رہے گا۔ چنانچہ آپ کی اس مزاجی کیفیت کے سبب عزیز واقارب بدظن ہوجائیں گے۔ بھائیوں کے ساتھ کسی معاملہ میں شدید اختلافات

ہو جائیں گے۔ اس ماہ کوئی پر خلوص سہیلی غیر معمولی مدد کرے گی جس کی بناء پر آپ کا کوئی اہم مسئلہ بہ آسانی حل ہو سکے گا۔ صحت اکثر خراب رہے گی۔ اگر آپ نے اپنے ذہن کو فضول قسم کی سوچوں سے آزاد نہ رکھا تو کوئی دماغی مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ امور خانہ داری انجام دیتے ہوئے محتاط رہئے کسی حادثہ کی وجہ سے زخمی ہونے کا خطرہ بھی ہے۔ خصوصاً دوسرا اور تیسرا ہفتہ بہتر ثابت نہ ہو سکے گا۔

غیر ملکی سفر بہ شوق کریں۔ بزرگان سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ مالی پوزیشن تقریباً بہتر رہے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم مایوسی بڑھ جائیگی۔ کوئی شخص بدنامی کا سبب بن سکتا ہے۔ گھریلو ماحول خوشگوار رہے گا۔ البتہ اولاد کی وجہ سے تفکرات بڑھ جائیں گے۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی یا شادی کا امکان دوسرے پندرھواڑے میں ہے۔ مجموعی طور پر یہ مہینہ بہت محتاط رہکر گزارنا پڑے گا۔ نقش بنوا کر پاس رکھیں۔

اس ماہ کی یکم ۳۔۸۔۱۲۔۱۳۔۱۸۔۱۹۔۲۳۔۳۰ تاریخ خاصی منحوس ثابت ہوگی۔

عرصہ پیدائش ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ کے درمیان
برج۔حوت۔ستارہ مشتری
متعلقہ حروف۔د۔چ

پہلا ہفتہ : گھریلو ماحول قدرے بہتر رہے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اپنی شریک حیات سے کسی بھی سلسلے میں اختلاف نہ کریں یعنی ہر بات ان کی مانتے رہیں تو گذارا بخوبی ہوتا رہے گا۔ بصورت دیگر کشیدگی کے آثار اسی ہفتے نظر آنے لگیں گے۔ کاروبار میں خصوصی دلچسپی لیں تاکہ ساکھ قائم رہ سکے۔

اس ہفتے کوئی کاروباری رقیب آپ کے خلاف سازش کریگا۔ اگر آپ غافل رہے تو خاصا مالی نقصان ہو سکتا ہے۔ ملازمت کرنے والے احباب کے تعلقات افسران سے اچھے خاصے رہیں گے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ترقی یا تبادلے کی کوشش ضرور کرلیں۔ والدین سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔

دوسرا ہفتہ: مکان یا پلاٹ کے سلسلے میں کوئی نئی الجھن پڑے گی۔ غیر ملکی سفر کا پروگرام سر دست کینسل کر دیں ورنہ سوائے نقصان اور بدنامی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ عشق و محبت کے چکروں میں پڑ کر اپنا قیمتی وقت خراب نہ کریں۔ یہ من پسند فرد مستقل طور پر آپ کے ساتھ نہ دے سکے گا۔ ممکن ہے کہ اسی لاحاصل محبت کی وجہ سے آپ کا کسی کے ساتھ جھگڑا ہو جائے۔ ان راستوں کا مسافر خود کو نہ بنائیں جن کی کوئی منزل ہی نہیں ہے۔ کسی دوست یا رشتہ دار کی عدالتی ضمانت نہ دیں ورنہ ساری مصیبت آپکے گلے پڑ جائے گی۔

تیسرا ہفتہ : بزرگا روحانی سے وابستہ توقعات پوری نہ ہوں گی۔ آپ حصول روحانیت یا مقاصد کے لئے جو عمل کر رہے ہیں اسے ختم کر دیں۔ کسی قریبی عزیز کے انتقال سے گہرا صدمہ ہوگا۔ گھریلو ماحول خاصا ناخوشگوار رہے گا۔ شریک حیات اور سسرال سے اختلافات شدت اختیار کر جائیں گے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو پھر شریک حیات کی صحت کافی حد تک خراب ہوگی۔ بہ سلسلہ جائیداد پریشانی بڑھ جائے گی۔ موجودہ جگہ آپ کے ہاتھوں سے نکل سکتی ہے۔ کوشش کریں کہ ایسا نہ ہو ورنہ آپ کی پوزیشن بہت کمزور ہو جائیگی۔ آمدنی واخراجات یکساں رہیں گے۔ مقدمہ میں ناکامی ہونے کا اندیشہ ہے۔

چوتھا ہفتہ: گھریلو ماحول قدرے بہتر ہو سکے گا۔ شریک حیات کی صحت درست ہو سکے گی۔ بہ سلسلہ تعلیم شاندار کامیابی کا امکان ہے۔ اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ کسی بچے کا رشتہ آپ اپنی مرضی کے مطابق طئے کر سکیں گے۔ بہ سلسلہ جائیداد اگر آپ مخالفین سے صلح کی کوشش کریں تو بہتر نتائج نکلنے کی توقع رکھی جاسکتی ہے۔ اور پھر اس ہفتے صلح ہونے کا امکان بھی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ صلح کی پہل آپ خود کریں۔ کاروبار کی پوزیشن بھی قدرے درست ہوگی۔ آمدنی میں ایکا یک اضافہ ہوگا۔ نزدیکی سفر بہ سلسلہ کاروبار بہ شوق کریں۔ دیگر تمام امور بھی قدرے درستگی اختیار کریں گے۔ صحت بھی بہتر رہے گی۔

خواتین: اگر آپ نے حالات وواقعات پر گہری نظر نہ رکھی اور بر وقت مؤثر قدم نہ اٹھایا تو پھر گھریلو نظام خاصا بگڑ جائے گا۔ خصوصاً دوسرے اور تیسرے ہفتے کے دوران کسی نہ کسی معاملے میں شوہر کے ساتھ لاحاصل اختلافات شدید ہو جائیں گے۔ آپ اپنے اچھے برتاؤ اور اعلیٰ صلاحیتوں کے ذریعے شوہر اور ان سے وابستہ افراد کو خوش رکھنے کی کوشش کرتی رہئے۔ سال رواں کے آخری مہینے کے آخری ہفتے میں آپ کو کوئی ایسی خوشی بھی میسر آسکتی ہے جو آپ کے لئے سکون اور اطمینان کا باعث بنے گی۔ واللہ اعلم بالصواب

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

دفینہ اور امراض روحانی

سوال از: مولوی محمد انوار ________ ایوت محل

برائے طلباء روحانیت کا میں نے مکمل طور سے مطالعہ کرلیا ہے تو اس میں یہ بات تحریر ہے کہ جب تک ہم اجازت نہ دیں عملیات نہ کریں۔ لیکن حضرت ہمارے پاس فی الوقت چار سے پانچ مریض ہیں، جس میں سے ایک ہمارے بڑے بھائی ہیں جب سے وہ ہمارے سے الگ ہوئے ہیں اس وقت سے لے کر آج تک وہ اور ان کی اہلیہ اور بچے سب کے سب بیمار بیمار رہتے ہیں۔ کرائے پر مکان تھا، اس وقت ایک بچے پر اثرات ہوگئے اور ایک بچہ اچانک پلنگ سے گر گیا جس کے نتیجے میں پاؤں ٹوٹ گیا اور کبھی بھیا کی تو کبھی بھابی کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ اس کے بعد انہوں نے ذاتی مکان لیا اور وہاں جا کر رہے، وہاں بھی ایسی ہی حالت ہے۔ ایک رات مکان کے صحن میں آرام کررہے تھے کہ اچانک ایک برہنہ عورت تھوڑا سا کپڑا ستر پر اور بال کھلے ہوئے مین گیٹ سے آئی اور دوسرے دروازے سے چلی گئی۔ کچھ دن گزرے کہ بھائی کی مقعد سے خون جاری ہوا، بھائی کو دواخانہ میں لے گئے تو طبیب نے کہا کہ بواسیر ہوئی ہے۔ ان کا علاج کروایا کہ بھابی کا خود بخود حیض بند ہوگیا اور اولاد ہونا بند ہوگئی۔ ایک عامل صاحب کے پاس علاج کروایا، حیض تو جاری ہوا، لیکن اولاد سے محروم اور اماوس اور پونم کے روز جان گھبراتی ہے اور پانچ چھ دن قبل ہمارے بھائی کا ہرنیا کا آپریشن ہوا اور آپریشن سے آٹھ روز قبل ان کے تینوں لڑکے بیمار تھے اور اس قدر بخار تھا کہ ایک دو کو فوراً دواخانہ میں بھرتی کرانا پڑا اور ابھی فی الحال ہمارے بھائی کی طبیعت ناساز ہے کہ کبھی پیشاب آرہا ہے اور کبھی نہیں آرہا ہے اور کبھی چلتے ہوئے ہورہا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا ہورہا ہے، علاج کروا کر کروا کر تھک چکے ہیں، کچھ دنوں پہلے ایک عامل صاحب ہمارے پاس آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ آپ کے بھائی کی دکان بہت چلتی ہے اس لئے ایک صاحب میرے پاس آئے تھے، آپ کے بھائی کی دکان بند کروانے کے لئے۔ لہٰذا آپ اپنے بھائی کی دکان کی بندش کروالیجئے تو ہم نے سوچا کہ حضرت ہی سے مرض کی تشخیص اور علاج کیا ہے اور بندش کا مضبوط طریقہ ارسال کے ذریعہ منگوالیا جائے تاکہ ہم اپنے تینوں مکانوں اور دونوں تینوں دکانوں کی بندش کرالیں اور جنات وشیاطین کے مکروفریب سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائیں۔ دوسرا مریض غیر مسلم ہے، اس کا کاروبار ٹھیک نہیں چل رہا ہے یا کسی نے بند کردیا ہے۔ تیسرا مریض غیر مسلم ہے۔ مرض کیا ہے سمجھ میں نہیں آرہا ہے، دواخانہ میں علاج بہت کرایا جھاڑ پھونک بھی کروائے، فرق نہیں ہوا۔ ہم نے پانی وغیرہ دیئے کچھ فرق ہوا، پھر جوں کا توں۔ رات میں نیند نہیں آتی ہے، ہاتھ پیر درد کرتے ہیں، چاہے کتنی ہی گولیاں کھالی جائیں فرق نہیں ہوتا اور نیند نہیں آتی۔

اور ایک مریض دفینہ کا ہے۔ وہ اس طرح سے کہ ایک پلاٹ کو دو آدمیوں نے نصف نصف خریدا، ایک نصف ایک مولانا نے جو تھوڑا بہت علاج کرتے ہیں اور دوسرا نصف ایک آدمی نے۔ مولانا کو مکان میں دفینہ نظر آیا۔ انہوں نے کوشش کی نکالنے کی، لیکن وہ ناکام ونامراد ہوئے تو

مولانا نے بسبب تکلیف مکان کو بیچنے کے لئے نکال دیا اور ابھی تک وہ مکان فروخت نہیں ہوا۔ دوسرے آدمی نے بوجہ ضرر مکان کو بیچ دیا، جس کو ہمارے قریبی پڑوسی نے معلوم نہ ہونے کی بنا پر لے لیا کہ وہاں دفینہ ہے اور وہاں جاکر رہا لیکن پندرہ دن بڑی مشکل سے گزرے کہ اچانک ان کا ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اور ان کے ساتھ ایک اور صاحب تھے دونوں اس دارفانی سے رخصت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ مجھ کو اور میرے شوہر کو رات میں چلتے ہوئے قدموں کی آواز آتی تھی اور میرے شوہر کو دفینہ بھی نظر آیا تھا اور میرے شوہر کے انتقال کے ایک روز قبل مجھ کو دفینہ کی جگہ ایک گڑھا اور سفید کپڑا یعنی کفن نظر آیا۔ (یہ دن کی بات ہے:)

حضرت والا ان چاروں مریض کا مرض کیا ہے اور علاج کیا ارسال فرمائیں، یا آپ علاج کردیجئے یا آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم کرلیں گے یا آپ کے بتائے ہوئے طریقے کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی عامل کے ذریعہ کروائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

مریضوں کے نام:

ہمارے سگے بھائی کا نام: محمد قاسم، ماں کا نام مہرالنساء، اہلیہ کا نام تحسین، ماں کا نام شبانہ۔

دوسرے مریض کا نام: بالو، ماں کا نام، لیلا بھائی۔

تیسرے مریض کا نام: انجو۔

چوتھے مریض کا نام شبانہ، ماں کا نام شمو۔

فوت شدہ شوہر کا نام محمد انیس، ماں کا نام حسینہ بی۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ بھی ہمارے شاگردوں میں داخل ہوگئے ہیں اور آپ نے بنیادی ریاضتوں کو شروع کردیا ہے۔ ان بنیادی ریاضتوں کو کامل یکسوئی کے ساتھ اور مکمل ذمہ داری کے ساتھ ادا کریں اور جب تک ان ریاضتوں کی تکمیل نہ ہوجائے اس وقت تک عملیات کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چھوڑ دیں اور نہ ہی عملیات اور علاج ومعالجہ کے چکر میں پڑیں۔ دیانت یہ ہے کہ خدمت خلق سے پہلے عامل اپنے اندر علاج اور تشخیص کی صلاحیتیں پیدا کرے اور طبیب کامل ہونے کے بعد ہی مریضوں کا علاج کرے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ نیم ملا خطرۂ ایمان اور نیم حکیم خطرۂ جان ہوا کرتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ اناڑی عاملوں نے امت کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور اناڑی عاملین کی وجہ سے لاتعداد قیمتی جانیں ضائع ہوگئی ہیں۔ روحانی عملیات کو بھی دوسری لائنوں کی طرح سمجھنا چاہئے۔ حکیم اور ڈاکٹر دوران تعلیم لوگوں کا علاج نہیں شروع کردیتے۔ کلینک اور مطب وہ اس وقت کھولتے ہیں جب انہیں حکیم یا ڈاکٹر ہونے کا سرٹیفکٹ مل جائے اور دور اندیش قسم کے اسٹوڈینٹ اپنی تعلیم مکمل ہونے کے بعد کسی ڈاکٹر کے کلینک پر کئی سالوں تک کمپاؤنڈر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور یہ غور وفکر کرتے ہیں کہ مریضوں کو کس طرح سنبھالا جاتا ہے، تب کہیں جاکر ان کے اندر علاج کرنے کی سوجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ روحانی عملیات کے طلباء تعلیم وتربیت کی شروعات ہی میں تشخیص اور علاج کے چکر میں پڑ جاتے ہیں اور مریضوں کے سامنے الٹے سیدھے دعوے بھی شروع کردیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ طالب علم دولت یا شہرت کے لالچ میں پڑ جاتا ہے، اس کی تعلیم وتربیت ادھوری رہ جاتی ہے اور اللہ کے بندوں کو جو مریض بن کر اس کے پاس آتے ہیں، بہت سے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ بے شک شفا دینا اللہ کا کام ہے، یہ کسی عامل کسی حکیم اور کسی ڈاکٹر کے بس کی بات نہیں، لیکن علاج صحیح کرنا اور صحیح تربیت کے بعد علاج کرنا ہر معالج کی ذمہ داری ہے اور تعلیم مکمل کئے بغیر لوگوں کا علاج کرنا محض ایک فریب ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

ہماری طرف سے آپ کے لئے انتباہ ہے کہ آپ روحانی ریاضتوں کو مکمل یکسوئی کے ساتھ پورا کریں اور چلوں کے دوران اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھیں۔ جھوٹ، غیبت، تہمت، لعن طعن اور فضول باتوں سے مکمل پرہیز کریں اور اپنی سوچ وفکر کی بھی حفاظت کریں۔ ریاضتوں کے دوران منفی سوچ سے بچیں، بغض وعناد سے دور رہیں اور سب کے بارے میں اچھا سوچیں اور ہر وقت یہ دھیان رکھیں کہ آپ ایک بہت بڑی ذمہ داری نبھانے کے لئے کچھ سیکھ رہے ہیں اور خود کو کسی قابل بنانے کی جدوجہد کررہے ہیں۔ آپ کی زبان میں تاثیر اسی وقت پیدا ہوگی جب آپ دوران چلہ کشی اپنی زبان کی تمام گناہوں سے حفاظت کریں۔ دوسری بات یہ بھی ضروری ہے کہ جب تک آپ کی تربیت مکمل نہ ہوجائے آپ بنیادی ریاضتوں کی تکمیل نہ کرلیں اور نقوش

کی زکوٰۃ ادا نہ کردیں آپ کسی کا علاج کرنے کی سوچیں بھی نہیں۔ ہاں آپ یہ کرسکتے ہیں کہ اگر کوئی مریض آپ پر بھروسہ کرکے آپ کے پاس آئے تو آپ ان کی صحیح رہنمائی کردیں اور اسے کسی معتبر عامل کے پاس بھیج دیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے ہماری ہدایت پر عمل کیا اور آپ نے مریضوں کا علاج کرنے کی غلطی نہیں کی۔ اگر آپ علاج کرنے کی غلطی کرتے تو آگے چل کر اس کا نقصان آپ کو اُٹھانا پڑتا۔

ایک بات یاد رکھیں کہ اگر آپ کے علاج کرنے سے کسی کو فائدہ پہنچ جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ عامل بن گئے اور آپ روحانی عملیات کی دکان کھولنے کے قابل ہوگئے۔ عزیزم مارکیٹ میں بے شمار کتابیں ایسی دستیاب ہیں جن میں ہومیو پیتھ، ایلو پیتھ یا طب یونانی کے پیٹنٹ فارمولے درج ہوتے ہیں۔ مثلاً ایول فلاں مرض کو دفع کرتی ہے یا ٹیٹرا کیپسول فلاں مرض میں مفید ثابت ہوتا ہے، ڈیکسا کھانے کا فائدہ یہ ہے یا جوارش جالینوس کھانے سے پیٹ کے امراض ختم ہوتے ہیں اور خمیرہ ابریشم کھانے سے طاقت آتی ہے۔ ان داؤں کو پڑھ کر اور مختلف لوگوں پر ان کا تجربہ کرکے کوئی بھی انسان خود کو ڈاکٹر یا حکیم سمجھنے کے خبط میں مبتلا نہیں ہوتا، لیکن بے چاری روحانی عملیات کی لائن ایسی ہے کہ چند کتابیں پڑھنے کے بعد اور دو درجن مریضوں کو فائدہ ہونے کے بعد انسان اس خوش فہمی کا شکار ہوجاتا ہے کہ وہ کسی قابل ہوگیا ہے اور پھر اس کی زبان پر وہ وہ دعوے ہوتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔

سوچنے کی بات ہے کہ اگر ایک دو کتابیں پڑھ کر کوئی عامل بن سکتا ہے تو پھر مسجد کا ہر امام اور ہر مؤذن اور مدرسے کا ہر سفیر بہ آسانی یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ وہ عامل ہے اور اس کے علاج سے فائدہ ہو رہا ہے۔ ہم آپ کے لئے اور اپنے تمام شاگردوں کے لئے یہ دعا کریں گے کہ وہ اس طرح کی خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں سے محفوظ رہیں۔ خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں میں گم ہوکر انسان محنت نہیں کرپاتا اور پھر وہ ساری زندگی ادھورا ہی رہتا ہے اسے مکمل بننے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

آپ نے چار مریضوں کے بارے میں تشخیص اور علاج کی خواہش ظاہر کی ہے، یہ چاروں مریض آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور یہ چاروں مریض آج تک صحیح علاج سے محروم رہے ہیں۔ ان بے چاروں کے ساتھ بھی وہی ہوا ہے جو اس دنیا میں اُن مریضوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ جو اناڑی معالجین کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور ان کا ناقص علاج ان کی تکلیفوں اور دکھوں میں اضافہ کردیتا ہے۔ آپ کے بڑے بھائی کی فیملی آسیبی اثرات میں مبتلا تھی اور اس کو صحیح روحانی علاج کی ضرورت تھی۔ ان کی بیوی بھی روحانی مریضہ تھی اس پر اوپری اثر تھا، لیکن معالج نے بواسیر کا خون بند کرنے کے لئے کوئی دوا دی اور اس دوا نے اس خون کو بھی بند کردیا جو حیض کی صورت میں ہر ماہ عورتوں کو آتا ہے۔ یہ بات آپ کو یاد رکھنی چاہئے کہ جادو اور جناتی اثرات کسی نہ کسی مرض میں انسان کو مبتلا کرتے ہیں۔ ہر برا اثر کسی نہ کسی مرض کی صورت اختیار کرلیتا ہے، جب تک معالج اس اثر کو ختم کرنے کا علاج نہیں کرے گا تو مرض کیسے ختم ہوگا اور اگر وقتی طور پر مرض ختم ہو بھی گیا تو پھر دوبارہ ہوجائے گا۔ اس لئے مرض ظاہر ہونے کے بعد مریض کو دونوں طرح کا علاج کرنا چاہئے، جسمانی بھی اور روحانی بھی تب ہی اس کو مکمل صحت حاصل ہوسکتی ہے۔ عامل اگر سچ مچ کا عامل ہے تو وہ دونوں طرح کا علاج جسمانی اور روحانی بہ آسانی کرسکتا ہے۔ عامل صرف جادو اور جن اُتارنے کے لئے نہیں ہوتا وہ قرآن حکیم کی آیتوں سے اور اسماء حسنیٰ کے ذریعہ تمام امراض جسمانی کا علاج کرسکتا ہے۔ عامل ٹی بی، کینسر، گردے میں پتھری، ایڈز جیسی اذیت دہ بیماریوں کا بھی علاج کرسکتا ہے اور مریض کو بڑے بڑے امراض سے بفضل خداوندی نجات دلاسکتا ہے۔ آپ کی بھابی پر آسیبی اثرات تھے اور آسیبی اثرات کی وجہ سے انہیں بواسیر ہوگئی تھی۔ اگر دونوں طرح کا علاج کرایا جاتا تو انہیں کسی دوسری بیماری میں مبتلا ہونے کی نوبت نہ آتی۔

اگر کسی کو اوپری اثرات کی تکلیف ہو اور اس کو بواسیر بھی ہو تو اس کو ان بیماریوں سے نجات دلانے کے لئے یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

بحرمتہ ایں نقش ہر بلا دفع شود

یہ نقش اثرات آسیب کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ بواسیر کو ختم کرنے کے لئے یہ نقش دینا چاہئے اور اس نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

تحفظه وتشقيه من الاسقام

مریض کو تاکید کرنی چاہئے کہ وہ اس نقش کو پہلے جمعرات کے دن اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، دوسری جمعرات کو اس نقش کو بائیں بازو پر باندھ لے، تیسری جمعرات کو پھر دائیں بازو پر باندھ لے، چوتھی جمعرات کو بائیں بازو پر باندھ لے، پانچویں جمعرات کو پھر دائیں بازو پر باندھ لے، چھٹی جمعرات کو بائیں بازو پر باندھ لے، ساتویں جمعرات کو اس نقش کو گلے میں ڈال لے۔ بواسیر کیسی بھی ہوگی بادی، خونی انشاء اللہ ختم ہو جائے گی۔

اگر گھر میں سبھی لوگ بیمار رہتے ہیں تو بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے گھر میں یہ تعویذ کالے کپڑے میں پیک کرکے لٹکا دینا چاہئے۔

۷۸۶

۶۱۵	۶۱۸	۶۲۲	۶۰۸
۶۲۱	۶۰۹	۶۱۴	۶۱۹
۶۱۰	۶۲۴	۶۱۶	۶۱۳
۶۱۷	۶۱۲	۶۱۱	۶۲۳

بحق یا حافظ ویا حفیظ

بھائی کی دکان میں یہ تعویذ ہرے کپڑے میں پیک کرا کر لٹکا دیں، کیسی بھی بندش ہوگی انشاء اللہ ختم ہو جائے گی۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

اس نقش کو دکان کے گلّے میں رکھ دیں، اس کو بھی ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

۱۱۴	۹۴	۱۲۲
۱۱۸	۱۱۰	۱۰۲
۹۸	۱۲۶	۱۰۶

اور ان کے ساتھ ساتھ یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے بھائی کے گلے میں ڈلوا دیں، انشاء اللہ کاروبار کی حالت میں سدھار پیدا ہوگا اور خوش حالی پھر عود کر آئے گی۔

۷۸۶

۲۸۲	۲۸۵	۲۸۹	۲۷۵
۲۸۸	۲۷۶	۲۸۱	۲۸۶
۲۷۷	۲۹۱	۲۸۳	۲۸۰
۲۸۴	۲۷۹	۲۷۸	۲۹۰

بحق یا مغنی

جو لوگ دکان کرتے ہیں، دکان کسی بھی طرح کی ہو ان کو خود اپنے کاروبار کی اور اپنی دکان کی مسلسل فکر ہونی چاہئے۔ صرف تعویذوں پر قناعت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

ہم بارہا یہ بات لکھ چکے ہیں کہ دکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لینے سے دکان اور کاروبار ہر طرح کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ دکان خود ہی کھولنی چاہئے، دکان نوکروں سے کھلوانا

ٹھیک نہیں ہوتا۔ اگر دکان کھولتے اور بند کرتے وقت مذکورہ عمل کو کیا جائے تو پھر دکان اس طرح کے اثرات کا شکار نہیں ہوتی اور جہاں تک مکان اور دکان کی بندش کا معاملہ ہے یہ بندش صرف معتبر عامل سے کروانی چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے بندش کرنے کے کچھ طریقے بتائے ہیں اور وہ سب طریقے قابل اعتبار ہیں لیکن ان طریقوں کی عام اجازت نہیں ہے۔ جن آیتوں کے ذریعہ بندش کی جاتی ہے یا کسی عزیمت کے ذریعہ بندش کی جاتی ہے۔ اگر ان کی زکوٰۃ عامل نے ادا نہیں کی تو پھر بندش مؤثر نہیں ہوسکتی۔ سورۂ طارق کی آخری آیات اکیس اکیس بار چار کیلوں پر پڑھ کر عاملین دکان کے چاروں کونوں میں گاڑتے ہیں، لیکن اگر عامل نے ان آیات کی زکوٰۃ ادا نہ کر رکھی ہو، ان آیات کی زکوٰۃ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں ادا ہوتی ہے۔ اگر کوئی عامل بغیر زکوٰۃ کے بندش کر رہا ہے تو وہ مؤثر نہیں ہوسکتی اور عامل خود بھی رجعت کا شکار ہوسکتا ہے۔ کچھ عاملین اصحاب کہف کے ناموں کے ذریعہ بندش کرتے ہیں، ان کی بندش بھی سی وقت کارگر ہوتی ہے جب انہوں نے اسماء اصحاب کہف کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو اور اتفاقاً کسی فارمولے میں کامیابی مل سکتی ہے، لیکن اتفاقی کامیابیوں پر بھروسہ کر کے بیٹھ جانا اور کسی بھی روحانی فارمولے کے زکوٰۃ کو اہمیت نہ دینا کسی بھی وقت رجعت اور انقلاب عمل کا سبب بن سکتا ہے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ اس سے پہلے آپ عملیات کے معاملے میں ماہر نہ ہو جائیں، بندش وغیرہ کسی دوسرے عامل ہی سے کرائیں، کیوں کہ بندش کا معاملہ روحانی علاج سے بھی زیادہ شدید ہے اور اس میں احتیاط کرنا بے حد ضروری ہے، ورنہ کسی بھی وقت لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔

دوسرا مریض جس کا نام بالو اور ماں کا نام لیلا بائی ہے۔ اس کا کاروبار متاثر ہے، ہم ایک نقش لکھ رہے ہیں، یہ نقش آٹے میں گولی بنا کر اپنے دونوں ہاتھوں سے کسی دریا، یا ندی میں ڈال دیں، پانی میں ڈالتے وقت اس بات کا دھیان رکھیں کہ اس دن سنیچر یا منگل نہ ہو اور اگر اس کام کو عروج ماہ میں کریں اور عصر کے بعد کریں تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے، اس کو ہری روشنائی سے یا زعفران سے لکھنا چاہئے۔

۷۸۶

۴۵۳	۴۴۰	۴۴۷	۴۵۰
۴۴۶	۴۵۱	۴۵۲	۴۴۱
۴۴۸	۴۴۵	۴۴۲	۴۵۵
۴۴۳	۴۵۴	۴۴۹	۴۴۴

اللھم ارحم علی بالو ابن لیلا وتی وعزہ وارزقہ وکن لہ نصیرا

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

یہ نقش بالو کے گلے میں ڈالے گا اور اس نقش کو آتشی چال سے

یہ نقش بالو کے گلے میں ڈالے گا اور اس نقش کو آتشی چال سے پُر کرنا ہوگا، اس کو بھی زعفران سے لکھیں یا ہری پینسل سے لکھیں۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۰
۱۳۲	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۵	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۴

تیسرا مریض انجو ہے۔ آپ نے اس کی ماں کا نام نہیں لکھا، بس اس کی کیفیت بیان کی ہے۔ اس کیفیت کے پیش نظر ایک نقش لکھ رہے ہیں اس کو کالی پینسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ جو بھی اثر یا مرض ہے اس سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۰۱۱

بے خوابی دور کرنے کے لئے مریض کو مندرجہ ذیل نقش پلاتے جائیں۔ ایک نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین راتوں تک سوتے وقت پلایا جائے۔ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھنا چاہئے۔ نقش کا پانی پی کر بستر پر لیٹ جانا چاہئے۔ انشاء اللہ چند منٹوں ہی میں نیند آجائے گی۔

۷۸۶

۲۸۶	۲۷۹	۲۸۴
۲۸۱	۲۸۳	۲۸۵
۲۸۲	۲۸۷	۲۸۰

چوتھے مریض کا نام شبانہ ہے۔ یہ بھی آسیبی اثرات کے لپیٹ میں ہے اور اس کا بھی باقاعدہ کسی عامل سے علاج کرانا چاہئے۔ چونکہ یہ کیس دفینے کے جنات سے بھی جڑا ہوا ہے۔ لہٰذا اس کیس کو سنجیدگی سے لینا چاہئے اور اس کیس کو کسی اناڑی عامل کے حوالے نہیں کرنا چاہئے، ورنہ ایک جان تو جا چکی ہے، دوسری جان جانے کا بھی خطرہ رہے گا۔

دفینے بہت سے مکانوں میں ہوتے ہیں، لیکن ان کا نکالنا ہر عامل کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ دفینے پر جنات مسلط ہوتے ہیں اور وہ بھینٹ لئے بغیر جگہ نہیں چھوڑتے، ان کا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ صاحب مکان کی جو جیٹھی اولاد ہو یعنی سب سے بڑی اولاد خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی اس کی بھینٹ دینے سے جنات وہ جگہ چھوڑ دیتے ہیں، پھر دفینے کا نکالنا آسان ہو جاتا ہے۔

بعض ماہرین کا کہنا یہ ہے کہ جو بچے الٹے پیدا ہوتے ہیں یعنی شکم مادر سے نکلتے وقت پہلے ان کے پیر باہر آتے ہیں، پھر سر تو ایسے بچوں کی بھینٹ دینے سے بھی جنات دفینے سے ہٹ جاتے ہیں بعض ماہرین نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اگر ایسے کالے بکرے کی بھینٹ دی جائے جو خصی نہ ہو اور جو بالکل کالا ہو، پورے جسم پر اس کے کسی اور رنگ کا نشان نہ ہو تو ایسے بکرے کی بھینٹ دینے سے بھی جنات سمجھوتہ کر لیتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کسی بھی ذی روح کی بھینٹ دینا شرعاً حرام ہے۔ انسان کو تو کسی مفاد کے لئے قتل کرنے کی اجازت ہے ہی نہیں، لیکن کسی بھی جانور کی بھینٹ دینا بھی از روئے شریعت ناجائز ہے۔ دراصل بھینٹ اُس ذبیحے کو کہتے ہیں جو اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا جائے اور بھینٹ جھٹکے کی طرح ہوتی ہے، یعنی گردن کے اوپر سے جانور پر وار کیا جائے اور ایک ہی جھٹکے میں اسے مار دیا جائے اور ایسا کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ اس لئے محتاط بزرگوں نے فرمایا ہے کہ دفینے نکالنا جب کہ ان کو نکالنے کے لئے بھینٹ وغیرہ ضروری ہو قطعاً ناجائز ہے اور اگر کوئی عامل اپنے زور علم سے اور اپنی کسی روحانی عمل سے دفینہ نکال دے تو صاحب مکان کی جیٹھی اولاد ختم ہو جاتی ہے اور اگر جیٹھی اولاد پہلے ہی ختم ہو چکی ہو تو اس کے بعد والا بچہ فوت ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی ہماری اپنی تحقیق یہ ہے کہ دفینے نکالنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے منافی ہے۔ آپؐ نے واضح طور پر یہ فرمایا ہے کہ زمین کے اوپر جو کچھ ہے وہ انسانوں کا ہے اور زمین کے نیچے جو کچھ بھی مدفون ہے اس پر جنات کا حق ہے اور جنات کے حق کو سلب کرنا اور اس کو ہتھیانے کی کوشش کرنا غلط ہے۔

کچھ حضرات زمین کے نیچے سونا چاندی دفن کرتے وقت بذریعہ علم اس کی ایک مدت متعین کر دیتے ہیں، ایسے دفینے مدت پوری ہونے کے بعد خود بخود نکل آتے ہیں اور ان کو نکالنے میں کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا، لیکن ایسے دفینوں کے بارے میں بھی جو خود بخود بغیر کسی ذاتی کوشش کے باہر آجائے ان کے بھی حصے کرنے چاہئیں۔ ایک حصہ غریب لوگوں کا حق ہے اور ایک حصہ عبادت گاہوں کا حق ہے اور ایک حصہ خود اس کا ہے جس کے وہ دفینہ ہاتھ لگا ہو۔ سارا کا سارا خود ہڑپ کر لینا غلط در غلط ہے۔ اس طرح ہڑپ کرنے سے انسان کسی نہ کسی مصیبت کا شکار ہو سکتا ہے۔ دفینے کی حقیقت لقطے کے مال سے ملتی جلتی ہے، یعنی اگر کوئی چیز کسی انسان کو سڑک پر پڑی ہوئی مل جائے تو وہ تنہا اس کی نہیں ہے۔ اس میں بیت المال کا بھی حق ہے اگر کوئی شرعی بیت المال موجود نہ ہو تو اس میں مستحق لوگوں کا بھی حق ہے۔

شبانہ کے شوہر نے دفینے والے مکان میں رہائش اختیار کر کے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا ہے اور دوسرا وہ شخص نے جس نے یہ سن کر مکان خرید لیا تھا اس کو بھی اپنی جان ضائع کرنی پڑی ہے۔ اب بہتر یہ ہے کہ جو لوگ اس مکان میں سکونت پذیر ہیں انہیں دفینے کے لالچ میں نہیں پڑنا چاہئے اور دفینے کی طرف سے اپنا دھیان ہٹا لینا چاہئے، ورنہ جنات ان کے پیچھے بھی ہاتھ دھو کر پڑ جائیں گے۔ اس مکان کے چاروں کونے میں یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دیں اور اس کو کالی روشنائی سے لکھیں۔

۷۸۶

الٰہی	بحرمتہ	یملیخا	مکسلمینا
کشفوطط	اذرفطیونس	کشافطیونس	تبیونس
یوانس بوس	وکلبہم قطمیر	وعلی اللہ	قصد السبیل
ومنہا جائر	ولوشاء	لہدٰکم	اجمعین
برحمتك يا ارحم الراحمين			

اس مکان کوفروخت کرنے کے لئے یہ نقش ہری پینسل سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اس مکان میں کسی وزن کے نیچے دبادیں، کم سے کم پانچ کلووزن ہونا چاہئے۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر مکان فروخت ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۸	۱۱۵	۱۱۲
۱۱۶	۱۱۱	۱۰۶	۱۱۷
۱۱۰	۱۱۳	۱۲۰	۱۰۷
۱۱۹	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۴

برائے فروخت مکان

شبانہ بھی آسیبی اثرات کی لپیٹ میں ہے۔ اس کو اپنے گلے میں یہ تعویذ ڈالنا چاہئے۔ یہ تعویذ کالی روشنائی سے لکھا جائے گا اور کالے ہی کپڑے میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۵۲	۱۴۸	۱۴۵
۱۴۹	۱۴۴	۱۳۹	۱۵۱
۱۴۳	۱۴۶	۱۵۴	۱۴۰
۱۵۳	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۷

شبانہ کو پینے کے لئے یہ تعویذ دینے چاہئیں، ان تعویذوں کو گلاب وزعفران سے لکھنا چاہئے، کل ۴۰ تعویذ شبانہ کو ۴۰ دن تک پلائے جائیں، روزانہ ایک تعویذ کا پانی دن میں تین بار پینا چاہئے۔ صبح وشام کو عصر کے بعد، رات کو سوتے وقت۔ اس تعویذ کا پانی شبانہ کے ساتھ ساتھ گھر کے دوسرے افراد بھی پی سکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۸	۱۹۰	۱۹۵
۱۹۲	۱۹۴	۱۹۷
۱۹۳	۱۹۹	۱۹۱

یہاں بھی ایک عامل کے اناڑی پن نے انسانی جانوروں کونقصان پہنچایا۔ دفینے اس طرح نہیں نکلتے جس طرح عامل صاحب نے نکالنے کی کوشش کی۔ دفینے نکالنے کے لئے عامل الگ ہی ہوتے ہیں۔ ہر عامل خواہ وہ روحانی طور پر کامل کیوں نہ ہو، دفینہ نہیں نکال سکتا۔ ڈاکٹروں میں جس طرح ڈاکٹر حضرات الگ الگ نوعیت کے ہوتے ہیں، جیسے دانتوں کا ڈاکٹر الگ ہوتا ہے، آنکھوں کا الگ، پیٹ کا اسپیشلسٹ الگ ہوتا ہے اور امراض قلب کا ماہر الگ۔ اگر ہم دانتوں کے ڈاکٹر سے آنکھ نکلوانے لگیں تو بے چاری آنکھ پر کیا بیتے گی، یہ سوچ کر کہ اس مکان میں دفینہ ہے اسے خرید لینا اور پھر اس پر پھاوڑا چلادینا بہت بڑی نادانی ہے اور اس نادانی کا نقصان سامنے آ کر رہا ہے۔

اس تفصیل کو پڑھنے کے بعد آپ سب سے پہلے خود سبق حاصل کریں، پھر دوسروں کو سمجھائیں اور حصول دولت کے معاملے میں ہمیشہ تقدیر پر شاکر رہیں جو چیز قسمت میں ہوتی ہے وہ مل کر رہتی ہے اور جو قسمت میں نہیں ہوتی وہ لاکھ کوشش کرنے کے باوجود ہاتھ نہیں لگتی۔

ہمارے دیوبند میں کئی گھروں میں خود بخود دفینہ نکل آیا، اس کو نکالنے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کرنی پڑی اور ایسا بھی کئی جگہ ہوا کہ لوگوں نے اپنے گھر میں دفینے کے چکر میں کنوئیں کھود ڈالے اور وہاں سے کوئی مرا ہوا چوہا بھی برآمد نہیں ہوا اور عزیزم ایسا بھی بسا اوقات ہوتا ہے کہ جب دفینہ اناڑی عامل نکالتا ہے اور حسن اتفاق سے دفینہ برآمد بھی ہوجاتا ہے تو جنات جن سے کوئی سمجھوتہ عامل نے نہیں کیا ہوتا ہے وہ اس سونے کو خراب کردیتے ہیں۔ پیتل کا بنادیتے ہیں یا پھر وہ سارا کوئلہ بن جاتا ہے اور محنت بیکار ہوجاتی ہے۔ دفینہ نکالنا خواہ شرعاً کچھ بھی ہو اس کو

صحیح طور سے نکالنے کے لئے روحانی فن کی ضرورت پڑتی ہے اس کے بغیر ساری محنت بے سود ثابت ہوتی ہے اور انسان کو ہاتھ ملنے کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

ہمیں یقین ہے کہ ہماری یہ تحریر آپ کے لئے سبق آموز بنے گی اور آپ دوسروں کی بھی اصلاح کرسکیں گی۔ آپ کے خط کے جواب میں ہم نے جو نقوش لکھے ہیں وہ کسی عامل سے لکھوالیں تو بہتر ہے ورنہ ان چار مریضوں کی حد تک ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ ان کو برائے ثواب نقل کرکے دے دیں اور ان سے کسی طرح کا کوئی ہدیہ وصول نہ کریں۔

مختلف سوالات

سوال از: وسیم ــــــــــــ بھیونڈی

(۱) بعد دعا و سلام کے معلوم ہو کہ میں لمبے عرصے سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ مقصد تحریر یہ ہے کہ ناموں کے اعداد نکالنے کے لئے روزانہ پکارے جانے والے نام کے اعداد نکالے جائیں گے یا جو نام سرکاری دستاویز یا نکاح نامہ پر ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ مثلاً میرا نام جو ہمیشہ گھروں میں یا دوستوں میں پکارا جاتا ہے وہ ''وسیم'' ہے، مگر لیونگ اور تمام سرکاری کاغذات پر وسیم احمد ہے۔

(۲) بازو پر یا گلے میں اگر پہلے سے تعویز موجود ہے، مثلاً دائیں بازو پر تسخیر کا تعویذ ہے، اب ترقی رزق یا حفاظت دشمن کا تعویذ، اسی تعویذ میں سی کر آزو بازو یا ایک ساتھ باندھا جاسکتا ہے یا نہیں؟ کیا کوئی بھی تعویذ ایک ساتھ باندھنے سے آپس میں ٹکراؤ ہوتا ہے؟

(۳) اگر طالب اور مطلوب کے پہلے عدد آپس میں دشمن ہوں تو ان میں دوستی پیدا کرنے کی کیا شکل ہے، مثلاً روبینہ کا جو خاکی ہے اور ولید کا واؤ بادی ہے دونوں آپس میں دشمن ہیں۔

(۴) میں جس علاقہ میں رہتا ہوں وہاں ندی ہے نہ نہر، نہ کوئی بہتا ہوا پانی، ہاں کھاڑی ہے جس کا پانی بہت زیادہ گندا اور بدبودار ہے، مگر ہمارے علاقے میں البتہ تالاب ہیں، اس لئے تعویذ پانی میں بہانے کا کیا طریقہ اور شکل رہے گی۔

(۵) نقش لکھتے وقت صفر اگر بڑا بن جائے تو کیا نقش دوبارہ لکھنا پڑے گا، مثلاً نقش میں ۳۰۹ لکھنا تھا اور ۳۰۹ اس طرح لکھ دیا گیا۔

(۶) تاریخ پیدائش کے حساب سے میرا برج اسد ہے اور ستارہ شمس ہے مگر اعداد قمری کے حساب سے میرا ستارہ قمر نکتی آرہا ہے۔

میرا پورا نام وسیم ابن عارفہ، تاریخ پیدائش ۱۹ ار اگست، پسندیدہ رنگ گلابی، پسندیدہ پھول گلاب، میرے نام کے عددوں کی تفصیل کیا ہوگی

(۷) طلسماتی دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک عملیات شائع کئے جاتے ہیں، ان کی افادیت دیکھ کر جی للچاتا ہے اور حرص پیدا ہوتی ہے کہ یہ عمل بھی کرلیں اور یہ بھی کرلیں، مگر ایک ساتھ اعمال کا کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں۔ کوئی ایسا عمل بتائیں جو میرے لئے ہر قانون کے حساب سے بہتر اور موضوع ہو۔ اس وقت میں روزانہ ظہر بعد ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل مغرب کے بعد ۴۵۰ مرتبہ مستطیع فجر بعد ۱۳۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول ہے۔

میری بیوی کا نکاح نامہ اور سرکاری دستاویز میں مرجان بیگم ہے اور عرف میں ''صحیفہ'' ہے اور روزانہ جو پکارا جاتا ہے وہ نام صرف مرجان ہے تو اعداد کس نام سے نکالے جائیں گے۔

(۹) موکل بنانے کا آسان طریقہ کیا ہے؟ میرے نام کا موکل بتائیں

جواب

شخصیت پر دونوں نام اثر انداز ہوتے ہیں، وہ نام بھی جو تمام دستاویزات میں ہوتا ہے اور وہ نام بھی جو عام طور پر پکارا جاتا ہے۔ اسی لئے ماہرین اعداد کا کہنا یہ ہے کہ نام ایک ہی ہونا چاہئے۔ ایک سے زائد نام شخصیت کو چوں چوں کا مربہ بنا کر رکھ دیتے ہیں اور کبھی انسان پر کوئی نام اپنا اثر ڈالتا ہے اور کبھی کوئی نام، لیکن جہاں تک کسی شخص کے لئے کوئی تعویذ وہ محبت کا ہو، ترقی کا ہو، تسخیر کا ہو یا پھر نفرت و عداوت کا ہو تو ہر صورت میں اس نام کا استعمال کرنا چاہئے جو نکاح نامہ، پاسپورٹ وغیرہ میں درج ہو۔ عملیات اور نقوش وغیرہ میں دونوں ناموں کا یعنی نام کا بھی اور عرفیت کا بھی اندارج کرنا چاہئے۔ اپنے بچوں کے نام کے سلسلے میں یہ احتیاط برتنی چاہئے کہ نام ایک ہو۔ یا زیادہ سے زیادہ ایک عرفیت ہو، بعض لوگوں کے کئی کئی نام ہوتے ہیں یہ طریقہ شخصیت کو پامال کردیتا ہے۔

ترقی، تسخیر، محبت، فراوانی رزق وغیرہ کے تعویذ جو ہرے کپڑے میں پیک کئے جاتے ہیں انہیں ایک جگہ رکھ سکتے ہیں، لیکن مثبت اور منفی

تعویذوں کو ایک کپڑے میں پیک نہیں کرنے چاہئیں۔

دشمن سے حفاظت کا تعویذ بھی کالے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو ترقی اور تسخیر وغیرہ کے تعویذوں کے ساتھ باندھنا نہیں چاہئے۔

اگر طالب ومطلوب کے اعداد یا حروف میں کسی طرح کا اختلاف ہو تو اسماء حسنٰی کے ذریعہ اس اختلاف کے اثر کو باطل کرنا چاہئے۔ یعنی عزیمت میں ان اسماء الٰہی کے ناموں کی تکرار کرنی چاہئے جو طالب ومطلوب کے نام کے پہلے حروف سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ محبت کے عمل کرتے وقت مطلوب کے نام اور اعداد کو ترجیح دینی چاہئے، کیوں کہ مسخر اسی کو کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، یعنی جس کو مسخر کیا جاتا ہے، اسی کے نام کے حروف اور اعداد کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پانی میں ڈالنے والے تعویذ نہر اور ندی میں ڈالیں تو افضل ہیں۔ تعویذوں کو دریا میں بھی ڈالا جاسکتا ہے اور اگر ندی، نہر یا دریا قریب میں موجود نہ ہو تو بڑے تالاب میں بھی تعویذ ڈالے جاسکتے ہیں، لیکن کنوئیں اور حوض میں تعویذ ڈالنا درست نہیں ہے۔

نقش میں اگر کوئی ہندسہ یا صفر بڑا بن جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسی صورت میں نقش دوبارہ بنانے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ نقش وغیرہ تیار کرتے وقت عامل کی نیت اور سوچ وفکر کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ اگر اس کی نیت میں سوچ کچھ لکھنے کی ہے اور لکھا کچھ جائے اور عامل کو اس بھول چوک کا اندازہ نہ ہو سکے تب بھی نقش اور عمل درست ہو جاتا ہے، اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

برج اور ستارے کے معاملات میں قابل اعتبار وہی برج اور ستارہ ہوتا ہے جو تاریخ پیدائش سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اعداد قمری یا متعلقہ حروف سے جو بروج اور سیارے نکالے جاتے ہیں وہ محض قیاسی ہوتے ہیں اور حقیقت وقیاس میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے، البتہ اگر کسی شخص کو اپنی تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو پھر وہ قیاس پر یقین کرسکتا ہے۔ جب آپ کو اپنی تاریخ پیدائش یاد ہے تو پھر آپ کو اسی برج اور ستارے پر یقین رکھنا چاہئے اور اسی کو فوقیت دینی چاہئے جو تاریخ پیدائش سے واضح ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بھی ۸ ہے۔ یہ بھی شخصیت ہی کا عدد ہے، لیکن جو عدد مکمل تاریخ پیدائش سے نکالا جاتا ہے جس میں ماہ وسن بھی شامل ہوتے ہیں وہ تقدیر کا عدد کہلاتا ہے۔ آپ نے اپنی مکمل تاریخ وپیدائش نقل نہیں کی۔ اس لئے نہیں بتایا جاسکتا کہ آپ کا عدد تقدیر کیا ہے۔

گلابی رنگ اور گلاب کے پھول کو پسند کرنے والے نازک مزاج اور محبت پرست ہوتے ہیں، لیکن ان کے مزاج میں گرمی ہوتی ہے اور مشتعل جلد ہو جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ انہیں اپنی غلطی کا احساس بھی جلدی ہو جاتا ہے اور انہیں اپنی غلطی تسلیم کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہوتا۔ آپ جو وظیفہ پڑھ رہے ہیں وہ کافی ہیں، ان ہی کی پابندی رکھیں۔ آپ کا اسم اعظم آپ کے نام کی مناسبت سے "یاحمید" ہے۔ عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اس کا بھی فائدہ آپ محسوس کریں گے اور آپ کے راستے کی رکاوٹیں انشاء اللہ آہستہ آہستہ ختم ہو جائیں گی اور ترقی کے راستے بتدریج کھلیں گے۔

ہم عرض کر چکے ہیں کہ اگر تعویذ بنانا ہو تو اس نام کو فوقیت دینی چاہئے جو سرکاری کاغذات میں اور نکاح نامہ پر درج ہو اور اگر شخصیت کا عدد نکالنا ہو تو اس نام کو ترجیح دینی چاہئے جو عام طور پر بولا جاتا ہے۔ آپ کی بیوی کا نام مرجان بیگم بھی ہے اور صبیحہ بھی۔ مرجان بیگم کا مفرد عدد ۶ ہے اور صبیحہ کا مفرد عدد ۴ ہے اور ان دونوں اعداد کا مزاج ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ اس لئے آپ کی بیوی پر دونوں عدد اثر انداز ہوتے ہوں گے۔ بہرحال کوشش یہ ہونی چاہئے کہ شخصیت کا عدد خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ایک ہونا چاہئے۔ ایک عدد کے تحت رہنے والی شخصیات مستحکم ہوتی ہیں وہ اپنی ہی ذات میں پیدا ہونے والے اختلافات سے محفوظ رہتی ہیں۔

اپنے نام کا مؤکل بنانے کا معروف طریقہ ہے کہ نام کے اعداد نکال کر انہیں الٹ دیں پھر ان کے حروف بنا کر ایل کا جملہ بڑھادیں، مؤکل بن جائے گا۔ مثلاً آپ کا نام وسیم احمد ہے، اس کے کل اعداد ۱۶۹ ہیں، ان کو الٹ دیا تو صورت یہ بنی۔ ۱، ۶، ۹ ان اعداد کے حروف یہ ہوئے۔ الف، واؤ، طا ان کے ایل بڑھادیا تو مؤکل بنا اوطائیل۔ یہ آپ کے نام کا مؤکل ہے، اسی طرح دوسرے ناموں کا مؤکل بنایا جاسکتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کو ہمارے جوابوں سے تشفی مل گئی ہوگی، کوئی الجھن باقی رہ گئی ہو تو پھر یاد کرلیں۔ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں اور اپنے حلقہ

احباب میں بھی اس کو روشناس کراتے رہیں اور اس رسالے کی روشنی کو گھر گھر تک پہنچانے کی کوشش کریں، کیوں کہ آپ کی دینی ذمہ داری ہے۔

برص کی بیماری

سوال از: عائشہ بیگم

مولانا میری لڑکی کی پیدائش تاریخ ۲۰/۱۰/۲۰۰۴ء ہے۔ اس کے لئے برج ستارہ رنگ، مہینہ، موزوں اعداد، مرکب اعداد، غیر مرکب اعداد، غیر موزوں اعداد، مفرد اعداد، تعلیم، بچی کا نام بشریٰ سدف۔ انگلش میڈیم جماعت چہارم، بشریٰ سدف کے معنی (بشارت دینے والی، روشنی نور کے ہیں) صدقہ اسم اعظم، سال مہینے، اہم اور غیر اہم لکھئے، بچی جیسے جیسے بڑی ہورہی ہے، بہت جذباتی ہورہی ہے، غصہ منہ پھٹ اور جلد باز ہے۔ اس کے حساب سے یہ نام موزوں ہے کہ نہیں اور بچی کے جسم پر برص کے داغ ۲۰۰۷ء میں شروع ہوئے اور سیدھے طرف پستان کے نیچے شروع ہوئے ہیں، مسلسل دوا ڈالے تو داغ مٹتے ہیں اور دوا بند کرنے پر پھر شروع ہوتے ہیں، اس سے پہلے میں آپ سے وظیفہ یا مجید کا منگائی تھی اور آپ طلسماتی دنیا میں بھیجے تھے، دم کرکے پلا رہی ہوں، ہم آپ سے بچی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں اور آپ اس کے بارے میں مکمل جانکاری دیں اور کوئی دعا آیا شفاء وغیرہ بتائیں اور قوت حافظہ کے لئے دعائیں دیں اور بچی بڑی ہورہی ہے مجھے مسلسل فکر ہورہی ہے، زمانہ کے تقاضے اور سماج کے آئے گئے رشتوں کے وقت کوئی بھی زبان بند نہیں کرتے، رشتہ دار اگر ہم پوشیدہ طور پر بھی مصلحت کے تحت خاموشی سے رشتہ کہیں کرتے ہیں تو بھی لوگوں کی زبان بند نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ سے ادباً گزارش کرتی ہوں کہ ایک اچھا تعویذ بچی بیمار نہ ہو، جیسا ورد اور پلانے کے لئے تعویذ اور نظر بد سے بھی بچے اور برص سے پوری طریقے سے چھٹکارا ہو اور بچی کے اندر صبر وضبط، خاموشی کی عادت پیدا ہو، جذباتیت سے بچے اور علم کا شوق اس کے اندر پیدا ہو۔ میں آپ کا احسان عظیم زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔

اس کا جواب طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔

جواب

آپ نے اپنی بیٹی کا نام بشریٰ سدف (سدف س سے) لکھا ہے اور آپ نے اس کے معانی نور اور روشنی کے بتائے ہیں۔ یہ بات ہمیں پہلی بار معلوم ہوئی ہے کہ سدف سین سے لکھا جاتا ہے اور اس کے معانی روشنی کے ہیں۔

ہماری معلومات یہ تھیں کہ سدف ص سے صدف لکھا جاتا ہے، جس کے معانی سیپی کے ہوتے ہیں، جو سمندر سے برآمد ہوتی ہے، لیکن ہم آپ کے کہنے کے مطابق سدف کو س سے مان کر آپ کی بیٹی بشریٰ سدف کے اعداد برآمد کئے ہیں جو ۶۵۶ ہوتے ہیں اور ان کا مفرد عدد ۸ بنتا ہے۔ جن لڑکیوں کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے ان میں زبردست انا ہوتی ہے، یہ لڑکیاں جلدی سے کسی سے مسخر نہیں ہوتیں، یہ بہت جلد مشتعل ہوجاتی ہیں۔ یہ لڑکیاں شوہر پرست ہوتی ہیں، شادی کے بعد ان کا رجحان زیادہ تر سسرال والوں کی طرف رہتا ہے، یہ لڑکیاں خوددار اور غیرت مند ہوتی ہیں اور بے حیائی کے کاموں سے دور رہتی ہیں، ان کا مزاج اس قدر ٹھوس ہوتا ہے کہ کوئی شخص اور کوئی عورت جلدی سے ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ آپ کی بیٹی بشریٰ کے اندر کم وبیش یہ خصوصیات موجود رہیں گی۔ اس کی مبارک تاریخیں یہ ہیں: ۸، ۱۷، ۲۶ اور غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں ۲۲، ۲۳، ۲۸۔ مبارک تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے چاہئیں۔ ان کاموں میں منگنی اور شادی بھی شامل ہے اور غیر مبارک تاریخوں میں کوئی اہم کام کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

بشریٰ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ بشریٰ کے لئے مبارک دن جمعہ ہے۔ جمعہ کے دن بھی بشریٰ کو اپنے اہم کام انجام دینے چاہئیں البتہ اگر جمعہ غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہے تو اس جمعہ کو نظر انداز کر جائے۔ بشریٰ کے لئے اتوار اور پیر اچھے دن نہیں ہیں۔ ان دنوں میں وہ کسی بھی اقدام سے رُکے تو اس کے حق میں بہتر ہوگا۔

بشریٰ کا اسم اعظم "یَاحَمِیْدُ" ہے۔ اگر عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رہے تو اس معمول سے بہت فائدے ہوں گے۔ ہر طرح کی رکاوٹیں ختم ہوں گی، زندگی کو ایک طرح کا سکون اور راحت حاصل رہے گی اور ناگہانی آفتوں سے حفاظت رہے گی۔ بشریٰ کے لئے سورہ فلق اور فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا کا پڑھنا بھی مفید ثابت ہوگا۔ پڑھنے کی تعداد مرضی سے متعین کرلینی چاہئے، لیکن تعداد اتنی ہونی چاہئے کہ جس کا مفرد عدد ۸ بنے۔ مثلاً ۱۷ مرتبہ، ۸۰ مرتبہ، ۱۰۷ مرتبہ، ۲۰۶ مرتبہ وغیرہ۔

بشریٰ کے لئے غیر مبارک مہینے: دسمبر، جنوری، فروری اور جولائی ہیں۔ ان مہینوں میں کوئی بھی بیماری خدانخواستہ لاحق ہوسکتی ہے۔ اس کے لئے اگر مہینوں میں بشریٰ اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھے تو بہتر ہوگا۔ صحت کو برقرار رکھنے کے لئے پانچوں وقت کی نماز صبح سویرے اٹھنا، رات کو سویرے سوجانا، وقت پر کھانا کھالینا اور اپنی سوچ کو مثبت رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ غذاؤں میں جو بھی غذائیں مرغوب ہوں ان کو اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے، لیکن بشریٰ کو خاص طور پر پھل اور سبزیاں راس آئیں گی، اگر آپ بشریٰ کی طرف سے ہر سال ۸ کلو جوار، جنگلی کبوتروں کو بطور صدقہ ڈلوادیا کریں تو بہتر ہے۔ اس صدقہ کی برکت سے آسمانی آفتوں سے حفاظت رہے گی۔ یہ صدقہ ہر سال ۲۴ر ستمبر سے ۲۳ر اکتوبر کے درمیان دیدیا کریں تو بہتر ہے اور جس دن دیں اس دن غیر مبارک دن اور غیر مبارک تاریخ نہ ہو۔

بیٹیاں کتنی بھی اچھی ہوں پرائی ہوتی ہیں، ایک دن ان کو رخصت کرنا ہی پڑتا ہے۔ دین وشریعت کا تقاضا تو یہ ہے کہ لڑکی جب جوان ہوجائے تو اس کو رخصت کرنے کی جلد از جلد ماں باپ کو فکر کرنی چاہئے۔ بہت سے ماں باپ اچھے رشتوں کی تلاش میں اپنی بیٹیوں کی عمر خراب کردیتے ہیں اور لڑکیوں کی عمر جب زیادہ ہوجاتی ہے تو پھر ان کے رشتے بھی آنے بند ہوجاتے ہیں۔ آپ ایسا نہ کریں، مناسب رشتے آتے ہی بشریٰ کی شادی کردیں اور یہ یقین رکھیں کہ ماں باپ اپنی اولاد کی قسمت کے ساتھی نہیں ہوتے، اگر تقدیر میں کوئی صدمہ لکھا ہوتا ہے تو وہ اولاد کو مل کر رہے گا اور جہاں تک رشتے داروں کا اور ان کی مخالفتوں کا معاملہ ہے تو وہ ہوکر رہے گا۔ آج کل تو رشتے دار اسی کو کہتے ہیں جو رنج دے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے صدمات عطا کرے۔

آپ کو بھی ایک نہ ایک دن ان صدمات سے گزرنا پڑے گا۔ رشتے آئیں گے، پھر ان کی مخالفت بھی ہوگی، کچھ فلسفی قسم کے رشتے دار آپ کو سمجھائیں گے، کچھ ورغلائیں گے اور کچھ آپ کو گمراہ کریں گے۔ یہ زمانہ کی ریت ہے اور اس ریت سے کون بچ سکتا ہے۔ آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جہاں شادی ہونی ہوتی ہے وہاں ہوکر رہتی ہے، کسی کی موافقت اور مخالفت سے کچھ نہیں ہوتا، پھر بھی اتنا ضروری ہے کہ اپنے بچوں کی خوشیاں سلامت رکھنے کے لئے شوروغل سے جس قدر بچیں گی اسی قدر آپ اور آپ کے بچے عافیت میں رہیں گے۔

آپ اپنی بیٹی پر روزانہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ" ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کردیا کریں، انشاء اللہ امن وامان میں رہے گی اور نظرِ بد سے محفوظ رہے گی۔

برص کا مرض بہت اذیت دیتا ہے۔ اس سے انسان کی کھال بدنما ہوجاتی ہے۔ بزرگوں نے اس سے نجات کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ ایام بیض کے روزے رکھے جائیں، یعنی چاند کی ہر ماہ ۱۳، ۱۴، ۱۵، کے روزے رکھے جائیں اور افطار کے فوراً بعد "یَامَجِیْدُ" کی ایک تسبیح پڑھ لی جائے اور یہ تعویذ گلے میں رکھیں۔ اس عمل کی کچھ ماہ پابندیاں رکھنے سے اس سے نجات ملتی ہے۔ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱۷	۲۰	۶
۱۹	۷	۱۳	۱۸
۸	۲۲	۱۵	۱۲
۱۶	۱۱	۹	۲۱

ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بیٹی کو ہر بری بات سے محفوظ رکھے، جسمانی اور روحانی بیماریوں سے اس کی حفاظت فرمائے، اس کا مستقبل روشن ہو اور یہ ہمیشہ آپ کی نظروں کا تارہ بنی رہے۔ اس سے آپ کو سکون اور راحت ملے اور اس کی زندگی میں وہ غم نہ آئیں جو آج کے دور میں اکثر لڑکیوں کا مقدر بنے ہوئے ہیں۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی خواہش

سوال از: محمود ریاض ——— حیدرآباد

میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہتا ہوں، کیا کروں؟ رہنمائی کریں۔

جواب

روزانہ رات کو سوتے وقت درود شریف اور سو بار سورۂ کوثر پڑھا کریں، اس عمل کے بعد کسی سے بات نہ کریں، بستر بالکل پاک صاف رکھیں اور تکیہ کو عطر سے معطر کریں۔ سوتے وقت اپنی سوچ وفکر کو پاکیزہ رکھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گزری ہوئی مشکلات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی کو ذہن میں رکھیں، انشاء اللہ بہت جلد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوگی۔ ☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۳۸

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1039	محمد انس صوفی	18-6 دیتا پالم، ٹنگی پلّی، پرکاسم (اے پی)	T/1086/13
1040	محمد تنویر	مستقل پتہ: محلہ غلام اولیاء ضلع سہارنپور، عارضی پتہ: مسجد حمزہ، نزد ریلوے اسٹیشن گاؤں دریا، چنڈیگوہ	T/1087/13
1041	مولانا الیاس محمد جوگیات	آزادولا، 1750 ساؤتھ افریقہ، پوسٹ بوکس نمبر (9407)	T/1088/13
1042	محمد امروز نظامی	احمد نگر، بڑا بازار، ماصاحب ٹینک، حیدرآباد، اے پی	T/1089/13
1043	غلام محمد پنڈت	گاؤں بندزو، تحصیل اور ضلع پلوامہ، کشمیر	T/1090/13
1044	حافظ بدرالدین دلیش مکھ	مقام و پوسٹ اپرمحول، تعلقہ ماہد، ضلع رائے گڑھ، ایم ایس	T/1091/14
1045	سید یاور حسین	مقام و پوسٹ ماہلی، تعلقہ اونجھا، ضلع مہسانہ، گجرات	T/1092/14
1046	حکیم مولانا ادریس رضا	جامع مسجد لوہانہ تعلقہ بھلیہ، پوسٹ ابداسہ نلیہ، بھج، کچھ، گجرات	T/1093/14
1047	مبارک	جامع مسجد لوہانہ تعلقہ بھلیہ، پوسٹ ابداسہ نلیہ، بھج، کچھ، گجرات	T/1094/14
1048	مفتی محمد مشتاق احمد نظامی	احمد پورہ، ضلع کریم نگر، اے پی	T/1095/14
1049	نیر عالم	مہیش پور، پوسٹ گنجن، تھانہ برسوئی، ضلع کٹیہار، بہار	T/1096/14
1050	شیخ حافظ جلال الدین	الیس سی کالونی، نڈزور، کرنول، اے پی	T/1097/14
1051	محمد ابولیث	48-B، گلی نمبر ا، بلاک نمبر ا، جیت پور ایکس، نئی دہلی	T/1098/14
1052	مفتی رحمت اللہ	گاؤں خیروان ڈھاکا، موتی ہاری، بہار	T/1099/14
1053	سبزار احمد شیخ	مسجد قاسم، پیر محلہ، آونٹا بون سورا، سرینگر، کشمیر	T/1100/14
1054	نسرین	محلہ سوت، روڑکی، ضلع ہریدوار، اتراکھنڈ	T/1101/14
1055	محمد ابرار	C-25، جسولا وہار، پی کے ٹی 11، سریتا وہار، نئی دہلی	T/1102/14
1056	حافظ عبدالرحمٰن	بی سی کالونی، بنگن پلی، کرنول، اے پی	T/1104/14
1057	محمد عظمت علی خان	پنچو پلی، کوتھا گرم، کھمم، اے پی	T/1105/14
1058	محمد ناصر عبدالحمید	گیراج والے، فرسٹ لین، سامنے ڈاکٹر صادق، حبیب نگر ایک، امراوتی، ایم ایس	T/1106/14
1059	حافظ شہزاد خان	اردو محلہ، اسٹیشن روڈ، اٹاوہ، یوپی	T/1107/14
1060	غلام سرور	مسجد نور اللہ، گلی نمبر 6، دیال پورہ، نورتھ ایسٹ، دہلی	T/1108/14
1061	افتخار شیخ	فورتھ کراس، آر، ایم، وی، سیکنڈ اسٹیج لے آوٹ، ناگاشی پلی، بسواشورا، بنگلور	T/1109/14

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1062	محمد مقبول الرحمٰن	بہادپورہ، حیدرآباد، اے پی	T/1110/14
1063	محمد ادریس قاسمی	وائلہ وانکا اسٹریٹ، پیرگی کوتھا کوٹا، ضلع چتور، اے پی	T/1111/14
1064	صلابت خان	کیئر آف انیس خان ٹیچر گلشن نگر، نزد نئی مسجد (جم خانہ)، پندھار کواڑہ روڈ یوتمال، ایم ایس	T/1112/14
1065	آصف علی عرف محمد لیسین	کلاسک گیس ایجنسی، ڈسٹری بیوٹر فور ٹوٹل گیس نمبر 369، کمہار پیٹ، کولار	T/1113/14
1066	مشتاق علی سید	کرشنا کنج بلڈنگ (سیکٹر 20)، (پلاٹ نمبر B-49)، نیرول ویسٹ نئی ممبئی (ایم ایس)	T/1114/14
1067	محمد اسحاق احمد	ہاؤسنگ بورڈ، وکاس نگر کالونی، پوسٹ کوسگی، ضلع محبوب نگر، اے پی۔	T/1115/14
1068	محمد حسین	جامع مسجد چیلور، تعلقہ باگے پلی چکابلا پور، کرناٹک	T/1116/14
1069	سید محمد ہاشم قاسمی	90۔ڈوڈا بستی، چلکبستی، مین روڈ، اُلّال اُپ نگر، پوسٹ بنگلور	T/1117/14
1070	عبداللہ جی	نزد مسجد انصار، میلے کوٹے محلہ، سداشونگر، ضلع ٹمکور، کرناٹک	T/1118/14
1071	محمد افروز خان رشادی	16/136 کمرک پورہ اسٹریٹ، پوسٹ کلورو، کرنول، اے پی	T/1119/14
1072	محمود خان	بیلور روڈ، گڈینا ہلی، کوپل جے ایچ کیرے پوسٹ ہاسن، کرناٹک	T/1120/14
1073	محمد رضوان	محلہ کھر اڑہ، قصبہ شیرکوٹ، ضلع بجنور، یوپی	T/1121/14
1074	محمد شاہد حسین	مانکیشوری نگر، عثمانیہ یونیورسٹی کیمپس، سکندرآباد، اے پی	T/1122/14
1075	محمد وجہ القمر	کوندرگ، اُتراس پلی، محبوب نگر، اے پی	T/1123/14
1076	آدم حمید خطیب	اوتھاوڑائی اسٹریٹ، آرائین علیم محلہ، ویلور، تمل ناڈو	T/1124/14
1077	محمد فیروز	اندرا کالونی، سیکٹر 17، پنچ کلا، ہریانہ	T/1125/14
1078	محمد جابر	احمد نگر، کوکڑا، مظفرنگر، یوپی	T/1126/14
1079	قیام الدین خاں	سوریا نگر، صحت پور، (پارٹ 3)، سوریا وہار، امرنگر، فرید آباد، ہریانہ	T/1127/14
1080	شیخ محمد نادر رضا	کیئر آف اقبال کرانہ اسٹور، سامنے ہوٹل جے ملہار، ستپور، ناسک، ایم ایس	T/1128/14
1081	محمد فہیم الدین	مقام و پوسٹ چٹاپلی، گاؤں کوڑنگل، ضلع محبوب نگر، اے پی	T/1129/14
1082	محمد انور	نزد نور مسجد، گاؤں پوسد، ضلع یوتمال، ایم ایس	T/1130/14
1083	نعیم احمد	چراغ ہوٹل کے پیچھے، کرانہ اسٹور، ریتی بندر، کلیان، ضلع تھانہ، ایم ایس	T/1131/14

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر: ۴۰

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو، اور وہ اس بوجھ سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نصف شب کے بعد ۳۱ بار اس دعا کو پڑھے اور پڑھتے وقت اپنی داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرتا رہے۔ انشاء اللہ اس عمل کی اکیس راتوں تک مداومت کرنے کی برکت سے قرض ادا ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يَاقَدِيْمُ يَادَائِمُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَافَرْدُ يَاوِتْرُ يَامَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

قرض کی ادائیگی کا دوسرا عمل

قرض کی ادائیگی کے لئے اس دعا کو عشاء کی نماز کے بعد ستر مرتبہ پڑھیں اور اس عمل کو اکیس راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ قرض ادا ہو جائے گا۔

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّى الدَّيْنَ وَ اَغْنِنِىْ مِنَ الْفَقْرِ وَ مَتِّعْنِىْ بِسَمْعِىْ وَ بَصَرِىْ وَ قُوَّتِىْ فِىْ سَبِيْلِكَ.

قرض کی ادائیگی کا تیسرا عمل

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ ان حروف کو الگ الگ لکھ کر گلاب و زعفران سے اپنے پاس رکھے، انشاء اللہ بہت جلد قرض سے نجات مل جائے گی۔ حروف یہ ہیں: ب س ا ل ل ہ ا ل ر ح م ن ا ل ر ح ی م۔

کھانے میں برکت کے لئے

پسے ہوئے نمک پر چالیس مرتبہ یہ دعا پڑھ کر رکھ دیں اور جب کھانا تیار کریں تو تھوڑا سا نمک اس میں سے نکال کر کھانے میں ملا دیں۔ انشاء اللہ خوب برکت ہوگی اور کم کھانا زیادہ لوگوں کے لئے کافی رہے گا۔

دعا یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْغَنِىُّ الْهَادِىُ الرَّزَّاقُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْوَاسِعُ الْوَهَّابُ ذِى الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوَ الْجَوَّادُ الْمُتَفَضِّلُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

سوتے وقت حصار

اگر سوتے وقت اس حصار کو ایک بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے ہاتھوں کو اپنے جسم پر بالخصوص سینے پر پھیر لیں تو تمام رات شیطانی چال سے محفوظ رہے اور ڈراؤنے خوابوں سے بھی حفاظت رہے گی۔

دعا یہ ہے:

یَاحکیمُ یَاکرِیْمُ یَاحافظُ یَاحفیظُ یاناصرُ یارقیبُ یاوکیلُ یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ بحق کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حرز کرم خود را بہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ حصار کرم خود را بہ محمد رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

دفع نحوست کے لئے

ستاروں کی نحوست انسان کو پنپنے نہیں دیتی، جو شخص ستاروں کی نحوست یا گردش کا شکار ہو اس کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھنی چاہئے، لگاتار سات دنوں تک اور درج ذیل نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ نحوست اور گردش سے نجات ملے گی۔

دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ یارحمن یارحمن یارحمن اعوذ بک من شر نحوستہ الزحل والشمس والقمر والمریخ والعطارد والمشتری والزہرہ والراس والذنب یابدوح یابدوح یابدوح یاعظیم یاعظیم یاعظیم یاوھاب یاوھاب یاوھاب یامستعان یاحیی یاقیوم یاارحم الراحیم.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

١٦٣٢٧	١٦٣٣٠	١٦٣٣٣	١٦٣١٩
١٦٣٣٢	١٦٣٢٠	١٦٣٢٦	١٦٣٣١
١٦٣٢١	١٦٣٣٥	١٦٣٢٨	١٦٣٢٥
١٦٣٢٩	١٦٣٢٤	١٦٣٢٢	١٦٣٣٤

مفرور کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص یا کوئی لڑکا گھر سے فرار ہو گیا ہو تو اس کو واپس بلانے کے لئے گھر کے چاروں کونوں میں اذان پڑھے اور ہر کونے میں اذان کے بعد یہ دعا بھی پڑھے، اس عمل کو صرف ایک ہی دن کرنا ہے، انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا۔

دعا یہ ہے: اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلاَلاً فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ. وَ جَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لاَ یُبْصِرُوْنَ.

بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے

اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے مفرور کا نام مع والدہ لکھیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے ہرے بھرے پھل دار درخت پر لٹکا دیں، انشاء اللہ مفرور جلد گھر لوٹ آئے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۲	۲۵۶	۲۵۳	۲۴۹
۲۵۴	۲۴۸	۲۴۳	۲۵۵
۲۴۷	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۴
۲۵۷	۲۴۵	۲۴۶	۲۵۲

کسی بھی برائی سے بچنے کے لئے

اگر کوئی شخص یا کوئی نوجوان کسی برائی میں مبتلا ہو تو اس کو برائی سے نجات دلانے کے لئے یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور چینی کی پلیٹ پر بیس مرتبہ یاھادی گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں، انشاء اللہ برائیوں سے نجات ملے گی۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

یاھادی	یاھادی
اھدنا الصراط المستقیم	
یاھادی	یاھادی

خیر و برکت کے لئے

بسم اللہ کی 'ب' کو الگ الگ ۴۱ کاغذ کے پرزوں پر لکھ کر پھر ان کو ہرے رنگ کی تھیلی میں رکھ کر پیسوں کی جگہ رکھ دیں، انشاء اللہ پیسوں میں خوب خیر و برکت ہوگی۔

حصولِ دولت کے لئے

حصولِ دولت کے لئے یہ عمل چالیس دن تک کیا جائے، عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں، جب پہلے مبین پر پہنچیں تو مبین کی تکرار سات مرتبہ کریں، پھر شروع سے سورۂ یٰسین کی شروعات کریں، جب دوسرے مبین پر پہنچیں تو مبین کی تکرار سات مرتبہ کریں، اسی طرح ہر مبین سے لوٹ کر پھر شروع سے سورۂ یٰسین پڑھنی ہے، ساتوے مبین پر بھی مبین کی تکرار سات مرتبہ کرنی ہے۔ آٹھویں مرتبہ سورۂ یٰسین شروع سے آخر تک پڑھیں اور ہر مبین پر سات سات مرتبہ مبین کی تکرار کرتے رہیں۔ آخر میں درود شریف پھر اکتالیس مرتبہ پڑھیں، اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ رزق حلال کی زبردست فراوانی ہوگی اور مال ودولت میں زبردست خیر و برکت بھی ہوگی۔ یہ عمل اکابرین کی عطا ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے۔

زبان بندی کے لئے

اگر کسی شخص کی زبان بندی یا خواب بندی کرنی ہو تو مندرجہ ذیل تعویذ کو زوالِ ماہ میں سنیچر یا منگل کے دن زوال کے وقت دوعدد لکھیں، ایک تعویذ کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور دوسرے نقش کو کسی وزنی چیز کے نیچے دبادیں، انشاء اللہ دشمن کی زبان بند ہوگی اور اس کی نیند بھی خراب ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

نام طالب فلاں ابن فلاں
نام مطلوب فلاں ابن فلاں

دشمنوں کی زبان بند کرنے کے لئے

دشمنوں کی زبان بند کرنے کے لئے ان آیات کو لکھ کر دشمنوں کے نام مع والدہ لکھ دیں اور پھر کالے کپڑے میں تعویذ کی شکل دے کر کسی اجڑے ہوئے درخت پر لٹکادیں، جس پر پتے نہ ہوں ورنہ بیری کے پیڑ پر لٹکادیں باذن اللہ زبانیں سب کی بند ہوجائیں گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یومئذٍ یتبعون الداعی لاعوج لہ و خشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا همسا یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن و رضی لهٗ قولاً. یعلم ما بین ایدیهم وما خلفهم ولایحیطون بہ علماً. و عنت الوجوه للحی القیوم. وقد خاب من حمل ظلما. ومن یعمل من الصالحات وهو مومن فلا یخاف ظلماً ولا هضمًا. ان آیات کو لکھتے وقت اعراب لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

دشمن کو تباہ کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے کسی دشمن کو تباہ و برباد کرنا چاہے تو مندرجہ ذیل چار عدد لکھے اور ہر نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں یاقہار احرق قلب فلاں ابن فلاں (یہاں دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھے) بحق نار اللّٰہ الموقدة التی تطلع علی الافئدة. ان چاروں نقوش کو کسی ایک ہی قبرستان کی چار قبروں میں دبادیں، قبریں پرانی ہونی چاہئیں، اس عمل کو لگاتار چار دن تک کرے۔ اگر چار دن میں کامیابی حاصل نہ ہو تو پھر مزید چار دن کرنا چاہئے۔ ۸ دن میں انشاء اللہ یقیناً کامیابی مل جائیگی۔ اس عمل کو زوالِ ماہ میں سنیچر یا منگل کے دن شروع کریں تو بہتر ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸	۵۱	۵۵	۴۱
۵۴	۴۲	۴۷	۵۲
۴۳	۵۷	۴۹	۴۶
۵۰	۴۵	۴۴	۵۶

قسط نمبر:۳۹

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

قریش کا تجارتی قافلہ ابوسفیان کی سرکردگی میں شام سے مکہ کی جانب رواں دواں تھا، پروگرام کے مطابق اس قافلے کو بدر نامی ایک کنوئیں کے پاس سے گزرنا تھا، لیکن ادھر سے گزرنے میں اس قافلے کے سربراہ کوایک طرح کی تشویش لاحق ہوگئی تھی، چنانچہ ابوسفیان بڑی دیر سے سر جھکائے بیٹھا تھا اور وہ خاصا خوف زدہ معلوم ہوتا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ مبادا مسلمانوں کو اس قافلے کے وہاں سے گزرنے کی خبر نہ مل جائے اور مسلمان اس قافلے پر حملہ نہ کردیں۔

چنانچہ چاہِ بدر کے قریب ابوسفیان کا یہ خدشہ اور بھی قوی ہوگیا، کیوں کہ اس کو مسلمانوں کی اس علاقہ میں موجودگی کے آثار نظر آگئے تھے، تب اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایک آدمی کو اس کام کے لئے مقرر کیا کہ وہ دس اشرفیاں اور ایک اونٹ معاوضہ میں لے لے اور تین دن میں مکہ جا کر مکہ کے رؤسا کو ہمارے قافلے اور اس کے راستوں سے باخبر کردے اور اس نے یہ بھی قافلے کو حکم دیا کہ قافلہ اب تک جس راستے پر چل رہا تھا وہ راستہ چھوڑ دے اور اور بحیرۂ احمر کے ساحل کے پاس سے گزرتا ہوا جدہ پہنچے۔

اُدھر تین دن بعد شہر مکہ کے لوگوں نے ایک آواز سنی اور اس آواز نے انہیں وحشت زدہ کردیا۔ آواز دینے والا کہہ رہا تھا۔

اے مکہ کے لوگو! اے قریش کے سردارو! تمہارے مال تجارت پر محمدؐ کے پیروں کا رحملہ کرنے والے ہیں۔ اب تم لوگ جتنی جلدی پہنچ سکتے ہو وہاں پہنچ کر ان کی سرکوبی کرو اور اپنے قافلے کو بچالو۔

یہ آواز سن کر قریش نے جنگ کی تیاری شروع کردی اور تقریباً نوسو جنگجوؤں پر مشتمل ایک لشکر محاذ کی جانب روانہ کردیا۔

قریش کے سربراہ اشخاص اور مکہ کے رئیس اور اہم ترین لوگ مثلاً عقبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ، ابوجہل، ابوالبختری، نوفل ابن خویلد، امیہ ابن خلف وغیرہ جو قوم میں سربراہ کی حیثیت رکھتے تھے اور جن کی مالداری اور بہادری کے قصے زبان زد تھے وہ سب لوگ اس لشکر میں شامل تھے۔ ابھی یہ لوگ مکہ سے کچھ ہی فاصلے پر تھے کہ ابوسفیان کا قافلہ ان کے پاس پہنچا اور اس نے بتایا کہ قافلہ ہر طرح کے خطرے سے بچ کر نکل آیا ہے اور اب قافلہ مکہ پہنچنے والا ہے۔ اس خبر کے ملنے کے بعد اس لشکر کے مدینہ کی طرف جانے کی کوئی وجہ نہیں تھی، لیکن وہ ابوجہل جس کو اہل اسلام سے جنگ کرنے کا بڑا ارمان تھا اس نے کہا، کہ اب یہ بات امر محال ہے کہ ہم مکہ واپس چلے جائیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم چاہ بدر کے کنارے تک جائیں، وہاں عیش وعشرت کی محفل سجائیں اور کچھ وقت خوش اور مسرت میں گزاریں اور اس طرح ہم محمدؐ اور ان کے قافلے پر یہ بات واضح کردیں کہ ہم ان سے بالکل بے خوف ہیں۔ اس طرح وہ یہ سمجھ جائیں گے کہ ہم سے اُلجھنا ان کے حق میں ٹھیک نہیں ہوگا۔

ابوجہل کے اصرار کی بنا پر مجبوراً دوسرے لوگوں کو محاذِ جنگ کی طرف جانا پڑا اور وہ لوگ بھی ان کے ساتھ لگ گئے جو اس تجویز کے مخالف تھے۔

ادھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین سو تیرہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر اس مقام پر آگئے اور دوسری فوجوں نے چاہِ بدر کے آس پاس ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ ڈال دیا۔

اگرچہ مسلمانوں کی فوج جنگ کے ضروری ساز وسامان سے بالکل خالی تھی، لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مسلمانوں کے لئے حرف آخر کی حیثیت رکھتا تھا اور وحی الٰہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم کی ہمنوا تھی۔ چنانچہ حکم ملتے ہی مسلمانوں نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ٹھان لی اور ان کے دلوں میں ذرہ برابر بھی کوئی خوف موجود نہیں تھا۔ انہیں پورا یقین تھا کہ اگر جنگ ہوگئی تو رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی موجودگی کی وجہ سے ان ہی کا پلہ بھاری رہے گا اور انہیں فتح نصیب ہوگی۔

جنگ ہوئی اور اس جنگ کی کمان بہ نفس نفیس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبھالی اور حکم دیا کہ تین پرچم لہرائے جائیں۔ ان میں سے ایک پرچم مہاجرین کا تھا، جو مصعب ابن عمیر کو سونپا گیا۔ دوسرا پرچم قبیلہ خزرج کے سردار حباب ابن منذر کو دیا گیا اور تیسرا پرچم قبیلہ اوس کے رئیس سعد ابن حسان کو دیا گیا۔

قریش نے مسلمانوں کی تعداد اور ساز وسامان کی تفصیل جاننے کے لئے عمیر ابن وہب کو بھیجا۔ یہ اس طرح کے کاموں میں ماہر تھا اور جاسوسی کرنا اس کی فطرت تھی۔ عمیر ایک گھوڑے پر سوار ہوکر ان ٹیلوں پر پہنچا جن کے اردگرد مسلمانوں نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ اس نے وہاں کھڑے ہوکر مسلمانوں کا جائزہ لیا اور پھر قریش کو اپنی رپورٹ پیش کردی۔ اس نے اپنی رپورٹ بایں الفاظ پیش کی۔

لوگو! ہر ممکن جستجو کرنے کے بعد مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ محمدؐ کے ساتھیوں کی تعداد تین سو کے قریب ہے، ان کے پاس جنگی سامان بھی کچھ زیادہ نہیں ہے اور ان کے پاس جانوروں کی بھی بہت کمی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور ان کے چہروں پر کسی بھی طرح کا کوئی ڈر اور کوئی خوف موجود نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ان سے جنگ کرنا آسان بات نہیں ہے۔ ان کی بے خوفی سے مجھے یہ لگتا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی طاقت ضرور ہے جو ہمیں نظر نہیں آرہی۔

یہ سن کر عتبہ اور ربیعہ نے جنگ کا ارادہ ترک کردیا، لیکن ابوجہل اور کچھ لوگ جنگ سے پہلوتہی کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ ان کی ضد تھی کہ جنگ ضرور ہوگی اور آج ہم محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کو مزہ چکھادیں گے، ان کی خوش گمانی یہ تھی کہ اگر جنگ ہوگئی تو ہم اسلام کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکیں گے اور مسلمانوں کا نام ونشان مٹادیں گے۔

اس موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد قریش کے سرداروں کے پاس پہنچا اور اس نے وہاں جاکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا۔

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارا تمہارے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے، تم سب میرے رشتے دار اور میرے ہی قبیلے کے لوگ ہو اس لئے میں تم سے یہ امید رکھتا ہوں کہ تم میرے ساتھ کسی طرح کی لڑائی نہیں لڑوگے۔ مجھے یقین ہے کہ تم مجھے اور عربوں کو چھوڑ دوگے۔ اگر میں کامیاب ہوا تو تمہارے لئے بھی یہ بات موجب فخر ہوگی اور اگر میں مارا گیا تو کوئی تکلیف اٹھائے بغیر تمہاری مرادیں پوری ہوجائیں گی۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام سن کر عتبہ نے کہا۔ اے قریش کے سردارو! میری بات سنو۔ محمدؐ کے حق میں رعایت کرو وہ ہمارے قبیلے کے شریف ترین افراد میں شامل ہیں۔ تم اِس پیغام کو رد نہ کرو اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ جو ضد کرتا ہے اس کو بعد میں پشیمانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

یہ سن کر ابوجہل برافروختہ ہوگیا اور بولا۔ اے عتبہ! تم نے یہ کیسی الجھن پیدا کردی ہے۔ کیا تمہارے دل پر موت کا خوف مسلط ہوگیا ہے؟ اور تم یہاں سے بھاگنے کا بہانہ تلاش کررہے ہو۔ اس وقت عتبہ غصے سے آگ بگولہ ہوکر اپنے اونٹ سے نیچے اتر آیا اور اس نے ابوجہل کو بھی کھینچ کر گھوڑے سے اُتار لیا۔ اس نے غصے سے کہا کہ تم مجھے ڈرپوک اور بزدل کہتے ہو، آؤ ہم دونوں ایک دوسرے سے جنگ کریں تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہم میں سے ڈرپوک اور بزدل کون ہے اور بہادر کون ہے، لیکن قریش کے ذمہ دار لوگوں نے بیچ بچاؤ کرادیا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے بھڑنے نہیں دیا۔

اسی اثناء میں اچانک دونوں فوجوں کے درمیان جنگ شروع ہوگئی اور طرفین میں سے عتبہ ابن ربیعہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید سب سے پہلے میدان میں آئے اور مسلمانوں کی طرف سے عبداللہ ابن رواحہ اور حارث کے بیٹوں عوف اور معدن نے اپنے گھوڑے آگے بڑھائے اس وقت قبیلہ قریش کا ایک ممتاز شخص عتبہ ان سے کہنے لگا ہم تمہیں اپنے ساتھ جنگ کرنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اور اپنے چچازاد بھائیوں کے علاوہ کسی حریف کو اپنے ہم پلہ نہیں گردانتے۔

تب تینوں وہ افراد جن کا تعلق انصار سے تھا، میدان سے واپس چلے گئے اور ان کی جگہ علی ابن طالب، حمزہ ابن عبدالمطلب اور عبیدہ ابن

حارث ابن مطلب میدان میں آئے اور انہوں نے اپنا تعارف کرایا۔ اس وقت عتبہ بولا۔ ہاں تم تینوں افراد ہمارے ہم پلہ ہو اور ہمارے ہم رتبہ ہو، ہم تمہیں جنگ کے قابل سمجھتے ہیں اور تم سے جنگ کرنے میں ہمیں بھی لطف آئے گا۔

اس کے بعد حضرت علیؓ کا مقابلہ ولید سے ہوا اور حضرت علی نے پہلے ہی حملہ میں اس کا بازو کاٹ دیا، اس نے اپنا کٹا ہوا بازو آپ کی طرف کھینچ مارا اور خود اپنے باپ کی طرف بھاگا۔ تاہم آپ نے اس کو راستے ہی میں پکڑ لیا اور ایک ہی ضرب سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

اس کے ساتھ آپ اپنے چچا حمزہؓ کی مدد کو پہنچے اور تلوار کی ایک ضرب سے ہی اپنے حریف کا کام تمام کر دیا۔

عبیدہ ابن حارث کا مقابلہ عتبہ ابن ربیعہ سے ہوا اور بالآخر لڑتے لڑتے دونوں زمین پر گر گئے۔ تب حضرت علیؓ عتبہ کے سر پر جا پہنچے، ابھی وہ زندہ تھا حضرت علیؓ نے اس کو قتل کر دیا، پھر آپ حضرت حمزہؓ کو جو زخمی ہو گئے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ زخموں کی تاب نہ لا سکے اور ختم ہو گئے۔

عتبہ اور شیبہ اور ولید قریش کے قوی ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے اس لئے ان کے قتل ہو جانے سے اہل مکہ کی کمر ٹوٹ گئی اور انہوں نے مکمل طور پر حوصلہ ہار دیا۔ جب مسلمان جوش وخروش کے ساتھ کافروں کا ملیا میٹ کر رہے تھے اور حضرت علیؓ بھی انتہائی ہوش مندی کے ساتھ مشرکین کو تہہ تیغ کر رہے تھے، یہاں تک کہ ان کے مرنے والوں کی تعداد ۳۶ تک پہنچ گئی۔ اس جنگ میں عتبہ، شیبہ، ولید کے علاوہ ابوجہل اور قریش کے کئی افراد قتل ہوئے اور قریش کے ستر لوگ قیدی بھی بنا لئے گئے۔ اس طرح جنگ بدر کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا۔ اسلام اور شرک پرستی کی پہلی جنگ مسلمانوں نے جیت لی اور جنگ بدر نے اسلامی تاریخ پر گہرا اثر ڈالا۔ مسلمان بہت کم تعداد کے باوجود ان کافروں پر غالب رہے جو تعداد اور اسلحہ وغیرہ کے لحاظ سے کہیں زیادہ تھے، لیکن مسلمانوں نے کفار ومشرکین کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔

جنگ بدر کے بعد مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے اور ان کے ایمان ویقین میں زبردست اضافہ ہوا، لیکن کفار ومشرکین کی ہٹ دھرمیاں جوں کی توں برقرار رہیں۔ (باقی آئندہ)

راہِ طریقت

قسط نمبر:۱۸

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

معارف وحقائق

(نوٹ) سالکین طریقت کی افادیت کے لئے تصوف کی معتبر کتابوں سے اخذ شدہ معارف وحقائق قلم بند کئے گئے ہیں۔

دنیا

☆ایک شخص نے رابعہ بصریؒ کے پاس دنیا کی برائی کا تذکرہ کیا۔ فرمایا، آئندہ میرے پاس نہ آنا تمہیں دنیا سے بہت محبت ہے۔

☆جو مادی دنیا کا سفر کرے اس کے پاؤں پہ آبلے اور جو روحانی دنیا کا سفر کرے اس کے دل پہ آبلے۔

☆دنیا سے اتنا تعلق رکھو جتنا بیت الخلا سے حاجت کے وقت رکھا جاتا ہے۔

☆طالب دنیا سمندر کا پانی پینے والے کی مانند ہے، جتنا پئے اتنی ہی پیاس بڑھتی ہے۔

☆ایک بادشاہ نے کہا اے فقیر! مانگ کیا مانگتا ہے؟ فقیر نے کہا۔ ”میں اپنے غلام کے غلام سے کیا مانگوں؟“ بادشاہ نے پوچھا۔ ”کیا مطلب؟“ کہا۔ ”دنیا میری غلام اور آپ دنیا کے غلام۔“

☆بعض لوگوں نے ذوالنون مصریؒ سے کہا فلاں جماعت شغل وطرب میں مشغول ہے، بددعا کریں۔ فرمایا اللہ! جیسے انہیں دنیا میں خوشیاں دیں آخرت میں بھی خوشیاں عطا فرما۔

☆دنیا کی حقیقت ایسے ہے جیسے پاخانہ کو چاندی کا ورق لگا دیں یا بڑھیا کو زرق برق کپڑے پہنا دیں۔

☆اگر کوئی اہل دنیا کی تعظیم کرے تو کونسی عجیب بات ہے، لوگ تو سانپ اور بچھو کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔

☆اگر کسی کا دین دیکھنا ہو تو اس کی دنیا دیکھو اگر دنیا ٹھیک ہوگی تو دین بھی ٹھیک ہوگا۔

دل

☆دل غیر سے خالی اور پیٹ حرام سے خالی ہو تو ہر اسم ”اسم اعظم“ ہوتا ہے۔

☆لقمان حکیمؒ نے فرمایا۔ ”میں چاند اور سورج کی روشنی میں پرورش پاتا رہا مگر دل کی روشنی سے بڑھ کر کسی کو سودمند نہ پایا۔

☆دل سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

☆جس گھر میں آرائش نہ ہو بگڑ جاتا ہے اسی طرح جس دل میں غم نہ ہو وہ بگڑ جاتا ہے۔

☆یحییٰ بن معاذؒ نے فرمایا۔ ”دل ہنڈیا کی مانند ہے جب کہ زبان چمچہ کی مانند، چمچہ وہی نکالتا ہے جو ہنڈیا میں ہوتا ہے۔“

☆حضرت علیؓ سے پوچھا گیا۔ افضل چیز کیا ہے؟ فرمایا۔ ”غناء القلب“ یعنی دل غنی ہونا چاہئے۔

☆قیامت کے بازار میں کسی سودے کی اتنی قیمت نہ ہوگی جتنا مومن کا دل خوش کرنے کی۔

عبادات

☆دو چیزیں پہلے عبادت تھیں اب عادت بن گئی ہیں۔ ایک نکاح دوسرا طعام۔

☆نماز میں جی نہ لگنے کی وجہ ایسے ہے جیسے چمڑے کے کارخانہ میں کام کرنے والا عطر کی دکان پر جائے تو اس کا دم گھٹنے لگتا ہے۔

☆اول حضوری نماز کی یہ ہے کہ معانی سمجھ کر نماز پڑھے۔

☆ ایک بقال نے ۲۳ روزے رکھے، گھر والے سمجھتے دن کا کھانا دکان پر کھاتا ہوگا۔ دکان والے سمجھتے تھے گھر سے کھا کر آتا ہوگا۔ کسی کو پتہ نہ چلنے دیا، اسے اخلاص کہتے ہیں۔

☆ جو عبادت دنیا میں مزہ نہ دے گی وہ آخرت میں کیا جزا دے گی۔

☆ تیرا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے مسجد میں آجانا پہلی نماز کے قبول ہونے کی علامت ہے۔

☆ خیالات محمودہ مثلاً عظمت الٰہی، قبر، حشر اور جنت وغیرہ کا خیال نماز میں آئے تو خشوع کے منافی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جہاد کی صفیں درست کرتے تھے۔

☆ حضرت نانوتویؒ فرماتے تھے کہ حجر اسود کسوٹی ہے۔ حج وعمرہ کے بعد نیکی غالب ہو تو خیر اگر شر غالب ہو تو تباہی ہے۔

نماز میں انسان اشرف الاعضاء (چہرے) کو اخس الاشیاء (زمین) پر ٹیک دیتا ہے۔ اسی لئے نماز کو معراج مومن کہا گیا ہے۔

توبہ

☆ گناہ کا آغاز مکڑی کے جالے کی طرح اور انجام جہاز کے لنگر کی طرح ہوتا ہے۔

☆ جو گناہ پر پچھتائے اسے ولی سمجھو، جو پرواہ نہ کرے گناہگار انسان سمجھو، جو گناہ کرکے اترائے اسے شیطان سمجھو۔

☆ گناہ کو نہ دیکھو کہ کتنا چھوٹا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو سامنے رکھو کہ کس کی نافرمانی کی جارہی ہے۔

☆ اگر تم غلطیوں کو چھپانے کے لئے دروازے بند کروگے تو سچ بھی باہر ہی رہ جائے گا۔

☆ عنایت الٰہی کی دو صورتیں اول معصیت سے پہلے عصمت، دوسرا معصیت کے بعد میں توبہ نصیب ہونا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ بدی جو تمہیں رنجیدہ کرے اس نیکی سے بہتر ہے جو تمہیں نازاں کرے۔

☆ صدق دل سے توبہ کی علامت یہ ہے کہ اس جرم میں مبتہم نہیں کیا جاتا۔

☆ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس نے مکروہ چیز چھوڑی ہو اور اسے شریف چیز نہ ملی ہو۔

☆ حضرت ابراہیم تیمیؒ نے کہا۔ ''اخلاص یہ ہے کہ اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپائے جس طرح اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔

☆ اس نیت سے گناہ کرنا کہ دو چار دفعہ کرکے چھوڑ دوں گا بہت بڑی غلطی ہے۔

☆ جس طرح درخت کو اپنے پھل بھاری نہیں لگتے اسی طرح انسان کو اپنی برائیاں وزنی معلوم نہیں ہوتیں۔

☆ واعظ کو چاہئے کہ لوگوں کو اللہ کی نعمتیں یاد دلائے تاکہ شکر کریں اپنے گناہ یاد دلائے تاکہ توبہ کریں۔ نفس وشیطان کی عداوت یاد دلائے تاکہ بچ سکیں۔

☆ نفس میں دیا سلائی کی طرح سارے خبائث پوشیدہ ہوتے ہیں۔ رگڑ لگانے کی دیر ہوتی ہے، گناہوں کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

شیخ اور مرید

☆ مرید صادق کو مرشد کی خاموشی سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے بہ نسبت گفتار کے۔

☆ بعض مرتبہ مشائخ پر حال وارد ہوتا ہے تو فوراً توجہ دیتے ہیں جیسے آملہ پکائیں تو جوش دیتے وقت ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ اس میں قوت پیدا ہوتی ہے اتار لو تو ٹھیک ورنہ قوت کم ہوجاتی ہے۔

☆ ایک شیخ کے مرید زیادہ دوسرے کے کم، مثال ایسے ہی ہے جیسے دو نوجوان ایک صاحب اولاد اور دوسرا بانجھ مگر رجولیت (قوت مردمی) دونوں میں ایک جیسی۔

☆ مرید پیر سے ایسے فیض حاصل کرتا ہے جیسے لوگ شہد کی مکھی سے شہد نکالتے ہیں۔

☆ شیخ کو چاہئے کہ دو باتوں کو تلقین کرے۔

(۱) اخلاق کی درستگی۔ (۲) بقدر ضرورت علم۔

☆ بدنظری کرتے وقت سوچے کہ اگر شیخ دیکھ رہے ہوتے تو پھر نہ کرتا، اسی طرح اللہ کا لحاظ کرے۔

☆ ایک غافل نے کسی شیخ سے کہا کہ آپ کا مرید ریائی ذکر کرتا ہے۔ فرمایا اس کے پاس ٹمٹماتا چراغ ہے۔ لہٰذا بخشش کی امید ہے آپ کے پاس تو یہ بھی نہیں۔

☆ جس نے معمولات میں پابندی حاصل کرلی اس پر رحمت ہوگئی۔ فرحت قلب اس کی لونڈی ہے جو خود بخود مل جائے گی۔

☆ سالک کو چاہئے کہ ضرورت پورے کرے، لذت کے پیچھے نہ پڑے۔ جیسے کسی نے خوبصورت عورت دیکھی تو حکم ہے کہ بیوی سے ہمبستری کر ضرورت پوری ہوئی اللہ اللہ خیر سلا۔

☆ مجذوب گو مقبول مگر کامل نہیں ہوتا۔

☆ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ میں تمہارے لئے بہ منزلہ والد کے ہوں۔ لہٰذا شیخ روحانی باپ اور اس کی بیوی ماں کی مانند ہوتی ہے۔

☆ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص بیعت کی تمنا ظاہر کرے، میں اس کو اس لئے مرید کرلیتا ہوں کہ پیر کو قیامت کے دن جہنم جاتا دیکھ کر مرید ترس کھائے گا۔ شاید اسی برکت سے بخشا جاؤں۔

☆ ایک شخص نے کسی بزرگ کو ہدیہ دے کر دعا کی درخواست کی فرمایا "ہدیہ واپس لے جاؤ، یہ دعا کی دکان نہیں ہے۔"

☆ شیخ کی مٹھی چاپی کرتے ہوئے سنت کی نیت کی جائے کیوں کہ احادیث سے ثابت ہے جب کہ سر پر تیل لگانا روایات سے ثابت نہیں۔ لہٰذا بدن کی ضرورت کی نیت کرنی بہتر ہے۔

☆ شیخ گنہ گار مرید کو یوں سمجھے کہ کسی حسینہ نے چہرے پر سیاہی لگالی ہے اگر دھوئے تو چاند سا چہرہ نکل آئے گا۔

☆ عارف حق تعالیٰ کی شیون وتجلیات کی پوری رعایت کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تجلی محبوبیت کا غلبہ دیکھا کہ حق تعالیٰ چاہتے ہیں میں ناز کروں۔ تو فرمایا اللّٰھمّ ان تهلك هذه العصابة لم تعبد بعد اليوم. (اے اللہ! اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کردیا تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی)

☆ حضرت ایوب علیہ السلام نے دیکھا کہ حق تعالیٰ صبر دیکھنا چاہتے ہیں، شفا کی دعا نہ کی۔ جب منکشف ہوا کہ اظہار عبدیت چاہتے ہیں فوراً کہا۔ اِنِّی مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَاب. (شیطان نے مجھ کو رنج اور آزار پہنچایا ہے)

☆ شیخ کو زبان بننا چاہئے اور مرید کو کان۔ مشائخ کو چاہئے کہ عام مریدوں کو خانگی معاملات سے مطلع نہ کریں، نفع کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

☆ الفاني لا يرد (فانی واپس نہیں لوٹتا) کی مثال ایسے ہے جیسے بالغ آدمی نابالغ نہیں ہوسکتا اور پکا ہوا پھل کچا نہیں ہوسکتا۔

تقویٰ

☆ تقویٰ یہ ہے کہ روز محشر کوئی تمہارا گریبان نہ پکڑے۔

☆ تقویٰ یہ ہے کہ دل کی تمناؤں کو مجسم کرکے طشتری میں رکھیں اور سر بازار پھرائیں تو ندامت نہ ہو۔

☆ ہم ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں کہ سلف صالحین نے اپنے علم وتقویٰ کے باوجود اس سے پناہ مانگی تھی۔

☆ وساوس کا آنا رحمت ہے، خلاف تقویٰ نہیں ہے۔ حکمت یہ ہے کہ عجب کی جڑ کٹتی ہے۔ ذٰلكَ صريح الانسان.

☆ ولایت کا تعلق ایمان وتقویٰ سے اور دونوں کا تعلق دل سے ہے۔

☆ تقویٰ کے بغیر ترقی کا ہونا بے روح جسم پھولنے کی مانند ہے، لاش پھول کر پھٹتی ہے تو پوری بستی کو بدبودار بنادیتی ہے۔

ذکر ومراقبہ

☆ سالک کو مراقبہ میں اس طرح سکون ملتا ہے جیسے بچے کو ماں کی گود میں پہنچ کر ملتا ہے۔

☆ کنواں کھودیں تو پہلے مٹی ریت نکلتی ہے بعد میں پانی۔ اسی طرح مبتدی کو مراقبہ میں پہلے وساوس آتے ہیں پھر یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔

☆ سالک کا حال خوابیدہ شخص کی مانند ہوتا ہے جسے جاگنے پر پتہ چلتا ہے کہ محبوب حقیقی پاس ہی تھا۔

☆ ذکر کی مستی خیال ہستی کو کم کردیتی ہے۔

☆ اذان کے وقت ذکر سے ہٹ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا افضل ہے۔

☆ اگر مراقبہ میں جی نہ لگے تو ایک دن مراقبہ اور ایک دن ناغہ کرے۔

دعا

☆ حقیقی دعا وہ ہے کہ جو جسم کے انگ انگ سے نکلے۔

☆ شیخ عثمان خیر آبادیؒ گاہکوں کو کھوٹے سکوں کے بدلے میں بھی مال دیدیتے تھے۔ مرتے وقت دعا مانگی کہ میں نے لوگوں کے کھوٹے سکے قبول کئے۔ اے اللہ! تو میرے کھوٹے عملوں کو قبول فرما، پس دعا قبول ہوئی۔

☆ شیخ شہاب الدینؒ خطیب دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ مرتے وقت کوئی پاس نہ ہو، نہ اپنا نہ پرایا، نہ ہی ملک الموت، بس میں اور تو۔

☆ مناسب وقت پر دعا بلا کو ٹالتی ہے، نزول کے بعد مصیبت ختم نہیں ہوتی کم ہوتی ہے۔

☆ اگر تو جذبہ کامل کے ساتھ سمندر کے کنارے دعا کرے گا تو موجیں تیرے سامنے موتیوں بھری ہوئی صدف لائیں گی۔

☆ ابوالحسن نوریؒ کی دعا۔ ''اے اللہ! اگر میری مغفرت نہیں کرنی تو جہنم کو مجھ سے بھر دے اور باقی سب انسانوں کی مغفرت فرمادے۔''

☆ دعا کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن کہے گا اے اللہ! میں نے تو دعا کی تھی مجھے نیک بنا، پس معذور سمجھا جائے گا۔

☆ جس سے حسد ہو اس کے لئے بلندی درجات کی دعا کرنا حسد کا بہترین علاج ہے۔

علم و عمل

☆ اخلاص یہ ہے کہ انسان اعمال کا بدلہ نہ لے۔

☆ بے عمل عالم پارس کی طرح ہے جو اوروں کو سونا بناتا ہے خود پتھر ہی رہتا ہے۔

☆ بے عمل عالم کی مثال اس مریض کی مانند ہے جس کے پاس دوا ہو استعمال نہ کرے۔

☆ جس طرح چراغ جلائے بغیر روشنی نہیں دیتا علم بھی عمل کے بغیر فائدہ نہیں دیتا۔

☆ عالم بے عمل چمچ کی مانند ہے جو رنگ برنگے کھانوں میں رہے، مگر ذائقہ سے ناواقف رہتا ہے۔

☆ علم کا پڑھنا اور اس کا بڑھنا بے فائدہ ہے جب تک خوف خدا بھی نہ بڑھے۔

☆ محنت ہمارے ہاتھ میں ہے نصیب خدا کے ہاتھ میں۔ ہمیں اسی سے کام لینا چاہئے جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔

☆ بے کار انسان مردے سے بھی بدتر ہے کیوں کہ مردہ کم جگہ روکتا ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ہے کہ میں نے تیس سال مجاہدہ کیا مگر علم پر عمل سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں دیکھی۔

☆ قاضی بیضاویؒ نے شیراز کی قضا کے لئے کسی بزرگ سے سفارش کروائی انہوں نے سفارشی رقعے میں لکھا۔ یہ مرد صالح عالم فاضل ہے، جہنم میں ایک مصلّے کی جگہ چاہتا ہے۔

☆ جس طرح مخلوق کے لئے عمل کرنا ریا ہے اسی طرح مخلوق کے لئے عمل ترک کرنا بھی ریا ہے۔

☆ عالم بد عمل پر اعتراض کا حق نہیں، اس لئے کہ وہ علم کا مدعی ہے عمل کا نہیں۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''ہمارے بازاروں میں خرید و فروخت وہ کرے جو فقیہ ہو، سبحان اللہ، سارے ملک کو درسگاہ بنادیا۔

☆☆☆☆☆☆

دفع مرض کے لئے پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سُقْمًا.

اے اللہ تو اس تکلیف کو دور فرما۔ اے تمام انسانوں کے رب اور شفا دے تو شفا دینے والا ہے تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا جو بیماری کو آنے نہ دے۔ (ترمذی، جلد۲ صفحہ۱۹۲)

ڈر اور خوف کے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ.

اے اللہ۔ ہم تیری پناہ لیتے ہیں، مصیبتوں کی مشقت سے اور بدبختی کی پکڑ سے اور بری تقدیر سے اور دشمن سے۔

(بخاری، جلد۲، صفحہ۹۴۹)

حلال رزق طلب کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

اے اللہ! میری ضروریات کو اپنے حلال سے پورا کردے اور حرام سے بچائے رکھ اور اپنے فضل سے اپنے سوا سب کی طرف سے بے پرواہ کرے۔ (ترمذی جلد۲ صفحہ۱۹۲)

دنیا وآخرت کی بھلائی طلب کرنے کی دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (مشکوٰۃ، صفحہ۲۱۸)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ. (مشکوٰۃ، صفحہ۲۱۰)

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور آرام وحفاظت کا میرے دین اور میری دنیا اور میرے خاندان اور میرے مال میں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی.

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری اور پاک دامنی اور غنا طلب کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ، صفحہ۲۱۸)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَآءَ بِالْقَدَرِ.

اے اللہ! میں تجھ سے صحت و پاک دامنی مانگتا ہوں اور دیانت داری، خوش خلقی اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ، ۲۲۰)

نماز تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد کی دعا

سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ۔ (شامی، درمختار)

پاکی بیان کرتا ہوں میں عالم ارواح اور عالم (اجسام) والے کی پاک ہے، عزت وعظمت وہیبت وقدرت اور بڑائی اور غلبہ والا، پاک ہے بادشاہ ہے جو زندہ ہے، جو نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے، بڑا پاک ہے نہایت پاک، ہمارا رب اور فرشتوں اور روح کا رب۔ اے اللہ! ہم کو عذاب سے

بچا، اے اللہ! بچانے والے، اے اللہ! بچانے والے، اے اللہ بچانے والے۔

ہر قسم کی مصیبت کے وقت پڑھنے کی دعا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا. (ترمذی)
کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا کارساز ہے اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

ہر قسم کے صدمے پر پڑھنے کی دعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن.
بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۱۴۰)

کسی کے احسان پر

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا. اللہ تجھ کو بہتر بدلہ دے۔ (ترمذی، نسائی)

نظر بد لگ جانے پر پڑھنے کی دعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ. (بخاری)
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ ہر شیطان، ہر موذی اور بدنظر لگنے والی آنکھ سے۔

کسی کو رخصت کرتے وقت پڑھنے کی دعا

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ
اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین کو اور قابل حفاظت تیری چیزوں کو اور تیرے عمل کے انجام کو۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۲۱۴، ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۲۸۱)

آئینہ دیکھتے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.
اے اللہ! تو نے اچھی بنائی میری صورت پس اچھا بنا میری سیرت کو۔ (دارمی)

جب مغرب کی اذان ہو

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ.
اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

صبح شام پڑھنے کی چند چیزیں

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی اور کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔
(بخاری)

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم
اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی جس کے نام کے ساتھ زمین یا آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے)

سوتے وقت کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. (تین مرتبہ پڑھے)
اے اللہ جس روز تو اپنے بندوں کو قبر سے اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے بچا لے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى.
الٰہی! میں تیرے ہی نام پر مرتا ہوں اور جیتا ہوں اور اس کے علاوہ آیت الکرسی، چاروں قل اور تسبیحات فاطمہؓ وغیرہ پڑھ کر سونے کی بھی فضیلت ہے۔

جب سو کر اٹھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْر.
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخش دی اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْن.
اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کے غضب اور اس

کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

جب تہجد کے لئے اٹھے

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَآئُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ.

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا روشن رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمد ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان کا بادشاہ ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور تیری بات حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں نے تیری اطاعت کے لئے سر جھکایا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری قوت سے دشمن سے جھگڑا کیا اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا سو تو بخش دے جو میرے اگلے پچھلے گناہ ہیں اور جو گناہ میں نے چھپا کر یا ظاہر کئے ہیں اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

جب پاخانہ جائے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ.

اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ شیطانوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہ کے درمیان بسم اللہ آڑ بن جاتی ہے، پاخانہ میں بیٹھ کر اپنی گندگی کا خیال کرے۔

پاخانہ سے نکلتے وقت

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ.

اے اللہ! تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

جب وضو کرنا شروع کرے

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے اور آپ کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ یا یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ.

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اوپر دین اسلام کے، اور یہ دعا بھی پڑھنا مسنون ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ. اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں وسعت دے اور میرے رزق میں برکت عطا کر، پھر وضو شروع کرے۔

ہاتھ دھونے پر

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَاكَةِ.

اے اللہ! میں تجھ سے نیکی اور برکت کا طالب ہوں اور نحوست اور ہلاکت سے پناہ مانگتا ہوں۔

کلی کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ لَكَ وَالشُّكْرِ لَكَ. اے اللہ! میری مدد فرمایئے اپنی کتاب کی تلاوت پر اور آپ کے ذکر کی کثرت پر اور آپ کے شکر ادا کرنے پر۔ (باقی آئندہ)

اس اسم کا ذاکر رسوائی سے محفوظ رہتا ہے

متقی اور پرہیزگار رہنے کا عمل

اسم پاک یَامَجِیْدُ کے ذکر سے تقویٰ اور پرہیزگاری کے خصائل پیدا ہوتے ہیں جو شخص اسم پاک یَامَجِیْدُ بعد از نماز فجر اور عشاء اول وآخر سات مرتبہ درود پاک کے ساتھ ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کی متقی اور پرہیزگار بننے کی خواہش خود ہی پوری ہوجاتی ہے۔

تلاش حق کا عمل

بہت سے صوفیاء کرام نے تلاش حق کے لئے اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔ واپس آتے ہیں تو زیادہ بہتر طور پر انسانیت کی خدمت کرسکتے ہیں، کوئی شخص تلاش حق میں ہے تو وہ ۴۰ دن کے لئے معمول بنائے کہ سوائے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے اسم پاک یَامَجِیْدُ کے کوئی اور عبادت نہیں کرنی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نمازیں بھی چھوڑ دے۔ نماز انسان پر فرض ہے، عبادت کے زمرہ میں نہیں آتی، بالکل اسی طرح جس طرح کسی کو پیشگی رقم دیدی گئی ہو اور کام اس سے بعد میں لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا انسان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کرنا وہ پیشگی معاوضہ ہے۔ جس کا کام بعد میں فرائض کی ادائیگی کی صورت میں انسان کو دینا پڑتا ہے۔ اسم پاک یَامَجِیْدُ ہر نماز کے بعد دوسری نماز تک اول وآخر درود پاک کے ساتھ پڑھنا معمول بنالے اور ۴۰ دن اس کی مداومت کرے۔ یقیناً وہ اللہ کے راستے کو پالے گا، تلاش حق کا سفر بخوبی انجام پائے گا۔ اس تیز دور میں ۴۰ دن ترک دینا کرنا ناممکن لگتا ہے تو ہر دور میں اسی طرح مشکل تھا۔ ان فقراء کا سوچئے جنھوں نے دس دس بارہ بارہ سال تمام دنیا کو چھوڑ دیا اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کی رضا کو تلاش کرنے میں یہ وقت لگادیا اور واپس آئے تو بابا فرید گنج شکر شہباز قلندر داتا گنج بخش ہوئے۔ انسان اللہ سے تو بہت کچھ چاہتا ہے اور نہ ملے تو گلہ بھی کرتا ہے، مگر کیا وہ کچھ دن اللہ کی راہ میں صرف اللہ کو اپنا ساتھی بناکر اور تمام دنیا سے کٹ سکتا ہے۔ یقیناً اس کا جواب نفی میں ہوگا تو پھر انسان کو تلاش حق کی بجائے دعا اور حق سے مدد مانگنا چاہئے۔ کوئی صاحب دل یہ عمل کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

یَامَجِیْدُ کا عمل اور نقش

یَامَجِیْدُ کا عامل بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس اسم پاک کو ۴۰ دن تک ۲۵۰۰ مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۴۰ دن تک بعد نماز عشاء پڑھا جائے۔ ۴۱ ویں دن اس کی ایک تسبیح پڑھے، اول وآخر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور دو نفل شکرانہ ادا کرکے شیرینی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ نقش یا وظیفہ جس کو بھی پڑھنے کے لئے دے گا اس کے تمام کام آسان ہوجائیں گے۔

بواسیر کا روحانی علاج

پیر فضل شاہ قادری قلندریؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص بواسیر خونی یا بادی کے مرض میں مبتلا ہوگیا ہو اور سخت تکلیف میں ہو تو وہ چاند کی تیرہ چودہ اور پندرہ کو روزہ رکھے۔ افطار کے بعد نماز ادا کرکے اسی جگہ بیٹھ کر اسم پاک یَامَجِیْدُ ۷۰۰ مرتبہ پڑھے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اسے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی اور شفا کلی حاصل ہوجائے گی۔

مشکل میں آسانی

کوئی شخص کسی ایسی مشکل میں ہو جس سے بظاہر نکلنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو یا اس نے کسی کی امانت رکھی تھی جسے وہ خرچ کرچکا ہو یا مالدار تھا، مفلس ہوچکا ہو لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنی ہو اور اسباب نظر نہ آتے ہوں، ملازمت چھوٹ چکی ہو یا معزول کئے جانے کا اندیشہ ہو تو اسم پاک یَامَجِیْدُ اول وآخر سات مرتبہ درود شریف کے ساتھ بعد از نماز عشاء ۳۱۴ مرتبہ ۴۰ دن پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسم پاک یَامَجِیْدُ کی برکت سے ایسا ذریعہ عطا فرمائے گا کہ اس کی تمام حاجات پوری ہوجائیں گی۔

شیخ ابوالعباس فرماتے ہیں امراء اور بادشاہوں کے حسب حال ہے۔ وہ اس کا ذکر کریں یا اس کے نقش کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر پاس رکھیں تو اللہ تعالیٰ انہیں زوال سے بچاتا ہے۔

☆☆☆

طب وصحت

مفید سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

آنکھوں کا بھینگا پن

(SQUINT)

بھینگا پن یا ترچھا پن دیکھنا صحیح اور سیدھا دیکھنے کی مشق سے ٹھیک ہوسکتی ہے۔ اس کے لئے عینک کے فریم میں بغیر نمبر کا گلاس لگا کر اس کے اندر کا حصہ سفید رہنے دیں اور چاروں طرف سیاہ رنگ کردیں، یا سیاہ کاغذ چپکا دیں۔ اس گلاس یا عینک کو بھینگی آنکھوں پر پہن کر دیکھنے کا کام لیں۔ اس سے ترچھا دیکھنے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

انگلی دیکھنے کی مشق

بھینگا پن دور کرنے کا یہ آسان طریقہ ہے۔ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے قریب والی انگلی کو ناک کے اگلے حصے پر رکھیں اور اسے دونوں آنکھوں سے دیکھنے کی مشق کریں۔ پھر انگلی دائیں کنپٹی کی طرف لے جاتے ہوئے دونوں آنکھوں سے دیکھیں، پھر واپس بھنوؤں کے درمیان لاکر دیکھیں۔ پھر انگلی کو بائیں کنپٹی کی طرف لے جاتے ہوئے دیکھیں۔ اس طرح پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف دیکھنے کا چکر شروع کرکے دیکھیں۔ اس سے آنکھوں کی نس ناڑوں کو سیدھا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ دیکھنے کا عمل کرتے ہوئے بار بار پلکیں جھپکاتے رہیں۔

آنکھوں کے مریضوں کو نمک، سرخ مرچ، کھٹائی، تیل وغیرہ نہیں کھانے چاہئیں۔

آنکھوں کی بیماریوں کی عام وجوہات

زیادہ باریک، تیز، چکا چوند کرنے والی چیزوں کو زیادہ دیکھنے، رات کو جاگنے، رنج، غصہ، زیادہ مباشرت، منشیات کا استعمال اور آنکھوں کو طاقت دینے والی قوت بخش خوردنی اشیاء کے نہ کھانے سے آنکھوں کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ یہاں یہ بتائی جارہی غذا کے ذریعہ علاج کی چیزوں کے استعمال سے آنکھوں کی بیماریوں کو دور کرنے اور قدرتی طور سے آنکھوں کو تندرست رکھنے میں مدد ملے گی۔

آنکھوں کو تندرست رکھنے کا غذا سے علاج

ترپھلا: رات کو مٹی کے برتن میں دو چمچ ترپھلا ایک گلاس پانی میں بھگودیں، صبح چھان کر اس پانی سے آنکھیں دھونے سے تقریباً آنکھوں کی تمام بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔

گلاب کا پانی: گلاب کے پانی کا پھاہا آنکھوں پر باندھنے سے گرمی سے ہونے والی آنکھوں کی تمام بیماریوں میں آرام ملتا ہے۔

بادام: آنکھوں کی ہر قسم کی بیماریاں، آنکھوں سے پانی گرنا، آنکھ آنا، آنکھوں کی کمزوری، آنکھوں کی تھکاوٹ وغیرہ میں رات کو آٹھ بادام کی گری بھگوکر صبح پیس کر پانی ملاکر پی جائیں۔ اوپر سے دودھ پی لیں، ہر طرح کی آنکھوں کی بیماریاں ٹھیک ہوجاتی ہیں۔

دودھ: آنکھوں میں چوٹ لگی ہو، مرچ مسالہ گرا ہو، کوئی کیڑا گر گیا ہو، یا ڈنک مارا ہو، آنکھ سرخ ہو، درد کرتی ہو، روشنی برداشت نہ ہوتی ہو تو روئی کا پھاہا دودھ میں بھگوکر آنکھوں پر رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ رات بھر پھاہا کا باندھ رکھیں تو زیادہ مفید ہے۔ دو بوندیں دودھ کی آنکھوں میں بھی ڈالیں۔

ناریل: خشک ناریل کی گری اور چینی ۶۰ گرام روزانہ کھانے سے آنکھوں کی عام بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ یہ ایک ہفتہ استعمال کریں۔ گھی دیسی چینی یا شکر سے روٹی کھائیں۔ کیلا، گنا کھانا آنکھوں کے لئے مفید ہے۔

آنکھوں کا قوت بخش غذا سے علاج

آنولہ: آنولے کے استعمال سے آنکھوں کی نظر بڑھتی ہے۔ پاؤ بھر پانی میں چھ گرام خشک آنولہ رات کو بھگودیں۔ صبح اس پانی کو چھان

کر آنکھیں دھوئیں، اس سے آنکھوں کی تمام بیماریاں دور ہوتی ہیں اور نظر بڑھتی ہے۔

خشک آنولے کو پیس کر ایک چھوٹا چمچ رات کو پانی کے ساتھ پھانک لینا مفید ہے۔

گاجر: گاجر میں وٹامن "اے" ہونے سے اس کا رس آنکھوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ بڑھاپے میں بھی بغیر عینک کے پڑھ سکتے ہیں۔

ایک گلاس گاجر کا رس شام کو چار بجے چالیس دن پئیں۔

پیاز: پیاز کے رس کو آنکھوں میں ڈالتے رہنے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال کریں۔

لونگ: لونگ آنکھوں کے لئے مفید ہے۔

آنکھوں کی صفائی: گلاب کا پانی ۱۲ گرام، لیموں کا رس ۳ بوند، شہد ۸ بوند ملا کر ایک ایک بوند روزانہ چار بار آنکھوں میں ڈالنے سے آنکھیں صاف رہتی ہیں۔

لیموں: ایک چمچ پانی میں ایک چمچ لیموں کا رس دو دو بوندیں آنکھوں میں ڈالیں، اس کی آنکھیں تندرست رہیں گی اور عام بیماریاں دور ہوں گی۔

آنکھوں کی روشنی بڑھانے کا غذا سے علاج

ڈراؤنے مناظر، تصویریں، سر درد، سیکری وغیرہ ہونے سے آنکھوں کی روشنی کمزور ہوتی ہے۔ آنکھوں کی نظر چاہے قریب کی ہو، یا دور کی پریشانی اور ذہنی تناؤ سے کمزور ہوتی ہے۔ نظر کمزور ہوتے ہی فوراً عینک نہ لگوائیں۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے کی کوشش کریں۔

آنکھوں کی روشنی بڑھانے کے لئے دن میں آنکھوں کے چاروں طرف خشک مالش کریں، یعنی چکنائی نہ لگائیں۔ رات کو سوتے وقت ماتھے پر گھی کی مالش کریں۔

پھول گوبھی: پھول گوبھی کا رس پینے سے آنکھوں کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

آنولہ: آنکھوں کے آگے اندھیرا آتا ہو تو آنولے کا رس پانی میں ملا کر صبح و شام چار دن پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پیاز: اس کے لگاتار استعمال سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

اس کے رس کو آنکھوں میں ڈالتے رہنے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دھند، جالا، غبار اور موتیا دور ہو جاتا ہے، یہ طلسماتی دوائی ہے۔

دودھ: تازہ دودھ چھان کر بغیر گرم کئے مصری یا شہد، بھیگی ہوئی ۲۰ کشمش کا پانی ملا کر چالیس دن پینے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

بیر: بیر ٹھنڈا، خون صفا اور آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرتا ہے۔

ٹماٹر: تھوڑی نظر میں ٹماٹر مفید ہے۔

گاجر: گاجر اور پالک کا رس ۱۲۵ گرام ملا کر پئیں، اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھ جائے گی۔

گیہوں: گیہوں کے پودے کا رس آنکھوں کی روشنی میں اضافہ کرتا ہے۔

گھی: آنکھوں کی روشنی بڑھانے کے لئے گائے کا تازہ گھی اور مصری ملا کر کھائیں، گھی کھانا بھی آنکھوں کے لئے مفید ہے۔

سرسوں کا تیل: پاؤں کے تلوؤں میں سرسوں کے تیل کی مالش کرنے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

بادام: بادام رات کو بھگو دیں، صبح چھلکا اُتار کر ۱۲ گرام مکھن اور مصری ملا کر ایک ماہ تک کھانے سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔

چالیس دن تک سات بادام، مصری، سونف ہر ایک دس گرام پیس کر رات کو گرم دودھ کے ساتھ لینے آنکھوں کی روشنی تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد رات بھر پانی نہ پئیں۔ اس سے عینک لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

سونف: کھانے کے بعد سونف کھانے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

آدھا چمچ پسی ہوئی سونف میں ایک چمچ شکر ملا کر دودھ سے پھانک لیں، اس سے نظر بڑھے گی۔

سیاہ مرچ: گھی، سیاہ مرچ، مصری ملا کر چاٹیں، اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔

پسی ہوئی سیاہ مرچ گھی میں ملا کر چاندنی رات میں کھلے میں رکھیں، یہ آدھا چمچ روزانہ کھائیں۔

دھنیا: صرف سبز دھنیا، آنولے کے ساتھ پیس کر کھانے سے آنکھوں کی کمزوری دور ہوتی ہے۔

گھاس: صبح ننگے پاؤں سبز گھاس پر چلنے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

لیموں: ۹ گرام شہد، ایک حصہ ادرک کا رس، ایک حصہ لیموں کا رس اور ایک حصہ پیاز کا رس، ان سب کو ملا کر چھان کر ایک بوند صبح وشام کافی دیر تک آنکھوں میں ڈالتے رہنے سے موتیابند دور ہو جاتا ہے۔ اس میں ۱۲ حصے گلاب کا پانی ڈال کر روزانہ اسی طرح ڈالتے رہنے سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے، عینک اتر جاتی ہے۔

پالک: پالک کا رس پینے سے آنکھوں کی روشنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

تل کا تیل: آنکھوں کی پتلی پر پیدا سفیدی کو جالا کہتے ہیں، روئی کی بتی پیاز کے رس میں بھگو کر خشک کر لیں اسے تل کے تیل میں جلا کر کاجل بنا کر لگانے سے جالا دور ہو جاتا ہے۔

آنکھیں دکھنا

علامات: آنکھیں دکھنا یا آنکھیں آ جانے پر نظر کا سفید حصہ سرخ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے پانی، گید، کیچڑ سا نکلتا ہے، پلکیں چپک جاتی ہیں، سوجن، مٹی گر کر رڑک، کانٹا چبھنے جیسا درد ہوتا ہے۔ روشنی برداشت نہیں ہوتی، کسی کسی کو گرم اچھا لگتا ہے تو کسی کو ٹھنڈا۔

وجوہات: تیز دھوپ ٹھنڈی ہوا، تیز روشنی، دھواں، چیچک اور سوزاک کے بعد آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ بارش کم ہو کر گرمی یا سردی زیادہ ہونے سے آنکھیں دکھنے لگی ہیں، کبھی کبھی چھوت کی وجہ سے آنکھیں دکھنے لگتی ہیں، آنکھیں دکھنے پر صفائی رکھیں، گرم پانی میں بورک ایسڈ ملا کر صبح وشام دھوئیں، پیٹ صاف رکھیں۔

غذا سے علاج

نمک: آنکھیں دکھنے پر نمک نہ کھائیں، یا کم کر دیں۔

ایک کپ پانی میں چٹکی بھر ذرا سا نمک ملا کر روئی کا ٹکڑا بھگو کر بار بار آنکھوں پر رکھیں، اس سے دکھتی آنکھوں کو آرام ملے گا۔

باتھو ساگ: آنکھوں میں سرخی، سوجن ہو تو روزانہ اس کی سبزی کھائیں۔

زیرہ: زیرے کو ذرا بھون کر پیس کر ایک چمچ لے کر ایک چمچ شہد میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد روزانہ چاٹنے سے آنکھوں کے دکھنے میں فائدہ ہوتا ہے۔

شکر: آنکھیں دکھنے پر شکر یا بتاشے کے ساتھ روٹی کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھٹکڑی: ایک گرام پھٹکری چالیس گرام گلاب کے پانی میں ملا کر شیشی میں بھر لیں، اس کی دو بوندیں آنکھوں میں کئی بار ڈالیں۔ آنکھوں کا درد، سرخی، کیچڑ وغیرہ بند ہو جائے گا۔ رات کو سوتے وقت آنکھوں میں ڈالنے سے تراوٹ رہتی ہے، روزانہ ڈال سکتے ہیں۔

ہلدی: آنکھوں میں سرخی اور ٹیس جیسا درد ہو، پیپ آتی ہو تو ایک چائے کا چمچ پسی ہوئی ہلدی، آدھا چمچ پانی میں اتنا ابالیں کہ چوتھائی پانی رہ جائے۔ پھر اسے باریک کپڑے میں چھان کر صبح وشام آنکھوں میں ڈال کر فائدہ ہوتا ہے، یہ ہر تیسرے دن تازہ بنا کر آنکھوں میں ڈالیں۔

آنکھوں میں سرخی، سوجن، پانی بہنے پر ہلدی پانی میں گھسا کر ذرا گرم کر کے پلکوں پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

انار: انار کو پیس کر آنکھوں پر باندھنے سے آنکھوں کے درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

سرخ مرچ: آنکھیں دکھنے پر سرخ مرچ پیس کر تھوڑا سا پانی ملا کر پیسٹ بنا لیں۔ جس طرف کی آنکھ دکھ رہی ہو اس طرف کے پاؤں کے انگوٹھے کے ناخن پر سرخ مرچ کا لیپ کریں، اگر دونوں آنکھیں دکھ رہی ہوں تو دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں پر لیپ کریں۔

دھنیا: بچوں کی آنکھیں دکھتی ہوں تو تھوڑا سا ثابت دھنیا صاف کپڑے میں پوٹلی باندھ کر ٹھنڈے پانی میں ڈبو دیں، دس منٹ بعد نکال کر اس بچے کی آنکھوں پر پھیر لیں۔

گوہانجنی

آنکھوں کی پلکوں پر پھنسی ہونے کو گوہانجنی کہتے ہیں۔ پھنسی ہو کر پک کر پھوٹ جاتی ہے اور آرام آ جاتا ہے، کبھی کبھی بار بار گوہانجنی نکلتی ہے۔

گوہانجنی کا علاج

املی: املی کے بیجوں کی گری پتھر پر گھسا کر گوہانجنی پر لگائیں، اس سے فوراً ٹھنڈک پہنچے گی۔ گوہانجنی کے لئے یہ بہترین نسخہ ہے۔

پانی: آنکھ کی پلک پر پھنسی ہو تو پہلے گرم پانی میں کپڑا بھگو کر تین منٹ تک سینک کریں، پھر ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر فوراً ہی سینک کریں، دو دن میں پھنسی ٹھیک ہو جائے گی۔

چھوہارا: چھوہارے کی گٹھلی کو پانی میں گھسا کر گوہانجنی پر لگانے سے آرام ملتا ہے۔

لونگ: آنکھوں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلنے پر لونگ گھسا کر لگانے سے یہ بیٹھ جاتی ہیں اور سوجن بھی کم ہو جاتی ہے۔

ہومیو پیتھی کی دوا "پلاٹیسلا ۳۰" گوہانجنی کے لئے بہترین دوا ہے۔ اس کی آٹھ گولیاں روزانہ پانچ بار دیں، اگر گوہانجنی بار بار نکلتی ہو تو "سیفٹے گریا ۲۰۰" کی دو خوراک روزانہ دیں، کسی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے ایک ڈرام گولیاں لے لیں۔

آم: وٹامن "اے" کی کمی سے اندھیرا ہوتا ہے۔ آم میں تمام پھلوں سے زیادہ وٹامن "اے" ہوتا ہے۔ آم کھانا اندھراتے میں مفید ہے، چوسنے والا آم زیادہ مفید ہے۔

شہد: آنکھوں میں کاجل کی طرح شہد سوتے وقت لگانے سے اندھراتا دور ہو جاتا ہے۔

ٹماٹر: ٹماٹر زیادہ کھانے سے اندھراتا اور کم نظر آنے میں فائدہ ہوتا ہے۔

گوار: گوار کی پھلیوں کی سبزی اندھراتے میں مفید ہے۔ گوار کے پتوں کی سبزی بھی اندھراتے کو دور کرتی ہے۔

گاجر: اندھراتے میں گاجر کا رس اور دودھ پینا مفید ہے۔

پانی: ٹھنڈے پانی میں ڈبکی لگا کر پانی میں دیکھنے سے اندھراتا دور ہوتا ہے۔

روہے (آنکھوں کے پپوٹوں کی جراثیمی سوجن)

کاجل نہ لگائیں، فاقہ کریں، فاقے میں پانی پئیں، کھانے کے بعد بیل گری کا شربت پئیں۔

آنکھوں سے پانی آنا

منقی: ۶۰ گرام منقی رات کو ایک کپ پانی میں بھگو دیں، صبح منقی کھا کر پانی پی جائیں۔

آنکھوں میں کنکری کا پڑ جانا

دودھ: آنکھ میں تنکا یا کوئی چیز کنکری وغیرہ گر جائے تو آنکھ میں دودھ کی تین بوندیں ڈالیں، دودھ کی چکناہٹ سے وہ آنکھ سے نکل جائے گی۔

ارنڈ کا تیل: آنکھ میں مٹی، کنکری گر جائے، دھواں اور تیز بو سے درد ہو تو پانی سے دھو کر آنکھ صاف کر کے ارنڈ کے تیل کی ایک بوند آنکھ میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ تیل ڈالنے کے بعد ہر ۲۵ منٹ بعد سینک کریں۔

آنکھوں میں جالا اور پھولا

آنکھوں کی پتلی پر پیدا سفیدی کو جالا کہتے ہیں۔

آلو: کچا آلو پتھر پر گھسا کر صبح و شام کاجل کی طرح لگانے سے پانچ چھ برس کا پرانا جالا، چار برس کا پھولا تین ماہ میں صاف ہو جاتا ہے۔

پیاز: پیاز کے رس میں آنکھوں میں ڈالنے سے جالا دور ہو جاتا ہے۔

موتیا بند

آنکھوں میں موتیا بند شروع ہوتے ہی نظر دھندلی ہوتی جاتی ہے۔ ایلو پیتھک طریقہ علاج میں اسے آپریشن سے نکالتے ہیں۔ موتیا بند روکنے کے لئے روزانہ ہری سبزیاں زیادہ کھائیں، ہری سبزیوں کا رس پئیں، باقاعدہ ایسا کرنے سے موتیا بند نہیں بنتا، ماتھے پر چندن لگانے سے موتیا بند نہیں ہوتا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: دھولیہ، مہاراشٹر

نام: شاہین

نام والدین: بی جان بی، یٰسین خان۔

تاریخ پیدائش: ۱۲/ جنوری ۱۹۶۷ء

شوہر کا نام: اقبال احمد

شادی کی تاریخ ۷/ جون ۱۹۹۴ء

قابلیت: گریجویٹ

آپ کا نام ۵ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے تین حروف نقطے والے ہیں اور دو حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف آتشی اور دو حرف بادی ہیں۔ آپ کے نام میں آبی اور خاکی ایک بھی حرف نہیں ہے، بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶، مرکب عدد ۱۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۶۶ ہیں۔

۶ کا عدد ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مرقعہ مانا گیا ہے۔ جن خواتین کا مفرد عدد ۶ ہوتا ہے وہ ظاہری اور باطنی خوبیوں سے مالا مال ہوتی ہیں، ان کے لئے یقین کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ خواتین قوم وملت سے ہمدردی رکھیں گی اور قوم وملت کے لئے ممکنہ جدوجہد کریں گی۔

۶ عدد کی خواتین نسوانیت سے بھرپور ہوتی ہیں، ان کا عورت پن سب کو محسوس ہوتا ہے اور ان کی اصل خوبیاں اسی وقت ظاہر ہوتی ہیں جب یہ نسوانیت کا مظاہرہ کررہی ہوں۔ ان میں گفتگو کرنے کا سلیقہ ہوتا ہے۔ یہ بات چیت کے فن سے واقف ہوتی ہیں اور اپنے حسن کلام کی وجہ سے یہ سامعین پر اچھا اثر ڈالتی ہیں اور ان پر غالب آجاتی ہیں۔

۶ عدد کی خواتین کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ اپنے شوہر کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ شوہر کے راز محفوظ رکھنے کی ان میں زبردست صلاحیت ہوتی ہے، ان میں اچھی ماں بننے کی بھی اہلیت ہوتی ہے، یہ خواتین اپنے بچوں کی تربیت بہتر انداز میں کرتی ہیں اور انہیں کسی قابل بنانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرتی ہیں اور بڑی حد تک کامیاب رہتی ہیں۔

۶ عدد کی خواتین میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے جو عورتیں ان سے دوستی کرلیتی ہیں ان کا وقت اچھے انداز سے کٹتا ہے اور ان کی رس بھری چاہتیں انہیں کبھی بور نہیں ہونے دیتیں۔ ۶ عدد کی خواتین کا ذوق اور رجحان بہت معیاری ہوتا ہے اور اس پر سنجیدگی کی گہری چھاپ ہوتی ہے۔ ۶ عدد کی خواتین کنبہ پرور ہوتی ہیں، یہ خواتین صلح جو اور امن پسند بھی ہوتی ہیں، یہ خواتین اپنی آبرو کی بھی حفاظت کرتی ہیں اور انہیں دوسروں کی آبرو کا احساس بھی رہتا ہے۔

۶ عدد کی خواتین جھگڑوں سے خواہ مخواہ کی طناطنی سے اور افراتفری سے خود کو دور رکھتی ہیں، یہ امن پسند ہوتی ہیں اور ہر حال میں امن وامان کو ترجیح دیتی ہیں۔ ۶ عدد کی خواتین طبعاً حساس ہوتی ہیں، اس لئے دوسروں کے خیالات وافکارات سے بہت جلد متاثر ہوجاتی ہیں، لیکن ۶ عدد کی خواتین میں کسی قدر خودغرضی بھی ہوتی ہے، یہ اپنے مسائل اور معاملات کو ہر حال میں فوقیت دیتی ہیں اور ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنا پلّہ بھاری رکھنے کی کوشش کرتی ہیں، اس فطرت کی وجہ سے لوگوں میں عیب تلاش کرنا اور لوگوں کی خامیوں پر دھیان دینا ان کا ایک مشغلہ سا بن جاتا ہے اور اس بنا پر کچھ لوگ ان پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور ان سے بیزار سے ہوجاتے ہیں۔

۶ عدد کی خواتین خرچ کے معاملے میں محتاط ہوتی ہیں اور محتاط ہونے کی وجہ سے ہمیشہ تنگ دستی سے محفوظ رہتی ہیں۔ چونکہ آپ کے نام کا مفرد عدد بھی ۶ ہے۔ اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ حسن اخلاق، حسنِ تہذیب، حسنِ گفتگو اور حسن

مزاج کی دولتوں سے بہرہ ور ہیں، لیکن آپ ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلیتی ہیں جو اچھا نہیں ہے۔ آپ کسی قدر خوشامد پسند بھی ہیں، آپ چاہتی ہیں کی آپ کی سہیلیاں اور آپ کی رشتے دار خواتین آپ کی خوشامد کریں اور آپ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کرتی رہیں۔ اس فطرت کی وجہ سے منافق قسم کی عورتیں آپ کے ارد گرد جمع رہتی ہیں اور آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتی ہیں، آپ کے اندر بے شمار خوبیاں موجود ہیں اس کے باوجود ایک طرح کی احساس کمتری اور ایک طرح کی پست ہمتی کا آپ شکار رہتی ہیں، کئی بار آپ بروقت کوئی اقدام نہیں کرپاتیں، یہ پست ہمتی کی وجہ سے ہوتا ہے اور دوسرے لوگ بروقت اقدام کرکے آپ سے آگے نکل جاتے ہیں، احساس کمتری اور پست ہمتی کی وجہ سے لوگ نااہل اور برے لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کرلیتے ہیں جو اچھی بات نہیں ہے، آپ بھی زندگی میں کئی بار کئی ایسے لوگوں سے مفاہمت کرلیں گی جو آپ کے برابر کے نہیں ہوں گے اور اس مفاہمت کی وجہ سے آپ کو بدنامی اور رسوائی کے صدمات بھی برداشت کرنے پڑیں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۱۶، ۱۵، اور ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاءاللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ ۴ عدد کی شخصیتیں اور اشیاء آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے راحت رساں ثابت ہوں گی۔

۹ عدد کے لوگ بھی اور ۹ عدد کی خواتین بھی اور ۹ عدد کی چیزیں بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔ ۳ عدد کے لوگ بھی آپ سے جم کر دوستی کریں گے اور آپ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ ۲، ۵ اور ۷ عدد کے لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے دوستی یا دشمنی کریں گے، ان سے آپ کو قابل ذکر فائدہ نہیں ہوگا اور ان سے آپ کو کوئی قابل ذکر نقصان بھی نہیں ہوگا۔ ایک اور ۸ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے ہمیشہ مضر ثابت ہوں گی ان اعداد کی چیزوں اور شخصیتوں سے آپ حتی الامکان اگر دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے۔ یہ عدد خوش بختی کی علامت تصور کیا گیا ہے، لیکن یہ مرکب عدد اگر تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ہو تو پھر یہ کنجوسی کی علامت بن جاتا ہے۔ چونکہ یہ مرکب عدد آپ کے نام کے اعداد سے بنا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی کشش اور ایک طرح کی مقناطیسیت موجود ہے جو دوسروں کو آپ کی طرف مائل کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

آپ کو بطور خاص ان اعداد سے احتراز کرنا چاہئے۔ ۱، ۸، ۱۰، ۱۷، ۱۹، ۲۶، ۲۸۔ یہ اعداد آپ کے لئے کوئی بھی مشکل کھڑی کرسکتے ہیں اس لئے ان سے کنارہ کشی رکھیں۔

آپ کا اسم اعظم "یا علیم" عشاء کی نماز کے بعد ایک سو پچاس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاءاللہ اسم اعظم کے ورد کی پابندی سے آپ کو زبردست فائدہ ہوگا اور آپ کے لئے کامیابی کی نئی نئی راہیں کھلیں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۷، ۲۲، ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں کسی بھی مہم کی شروعات کرنے میں ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ ہفتہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ اتوار، پیر اور منگل میں آپ اپنا کوئی بھی خاص کام کرنے کی غلطی نہ کریں، باقی دن آپ کے لئے عام سے دن ہیں، لیکن ہفتہ آپ کے لئے خاص دن ہے۔ اس کو ہمیشہ اہمیت دیں اور ہفتے کے ساتھ آپ بدھ اور جمعہ کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں۔

فیروزہ، پنّا اور الماس میں آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو آپ تین یا چار گرام سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن سکتی ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ پتھروں کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے سورۂ رحمٰن میں حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں اور ہرگز ہرگز غفلت سے کام نہ لیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو گھٹنوں کا درد، پنڈلیوں کی تکلیف، جوڑوں کا درد، پھوڑے پھنسی، امراض کمر، آنتوں کی بیماریاں، امراض گردہ، اعضاء رئیسہ کی کمزوری اور اختلاج قلب وغیرہ کی شکایت ہوسکتی ہے۔ آپ کو اپنی تندرستی بحال رکھنے میں تربوز، خربوزہ، انار، اناناس، سیب، خوبانی، زیتون

اور پودینہ مددگار اور مفید ثابت ہوگا۔ وقتاً فوقتاً ان غذاؤں کا استعمال کرتے رہیں کہ آپ کی تندرستی بحال رہے۔

زرد اور سنہرا رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، ان رنگوں کو اہمیت دیں، اگر آپ ان رنگوں کے پردے اپنے گھر میں آویزاں کریں گی یا ان رنگوں کا لباس استعمال کریں گی تو انشاء اللہ اس سے سکون اور دولت آپ کو محسوس ہوگی اور ان رنگوں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں خوش بختی آئے گی۔

آپ کے نام میں دو حرف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان دونوں حرف کے مجموعی اعداد کل ۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۷۲ بن جاتے ہیں۔ ان اعداد کا نقش مبارک آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰	۲۴	۲۱	۱۷
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۴	۲۰

آپ کے لئے مبارک حروف ج، خ، اور گ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوں گی، جیسے پھلوں میں جامن، خوبانی، گاجر وغیرہ۔

آپ کا مفرد عدد ۶ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کو حصول معلومات سے بہت دلچسپی ہے، آپ علم دوست قسم کی خاتون ہیں، آپ خود بھی صاحب علم ہیں اور صاحب علم لوگوں سے آپ لگاؤ رکھتی ہیں، آپ کو روحانیت سے بھی ایک خاص قسم کا لگاؤ ہے، آپ ہر حال میں سادگی کو ترجیح دیتی ہیں، اگرچہ قدرتی مناظر آپ کو پسند ہیں اور سیر وتفریح سے بھی آپ کو دلچسپی ہے، لیکن آپ محفل بازی کے مقابلے میں تنہائی اور یکسوئی کو زیادہ پسند کرتی ہیں، آپ کی سادگی اور سادہ لوحی آپ کو آپ کی ہمجولیوں میں ممتاز بناتی ہے اور آپ کا قد بلند رکھتی ہے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں۔ سحر آفرینی، یگانگت اور موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر سے دلچسپی، علمی مسائل سے لگاؤ، خود اعتباری، خودداری، سنجیدگی اور مقناطیسیت۔

ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں، جو آپ کی شخصیت کو کسی نہ کسی صورت میں پامال رکھتے ہیں۔ عیب جوئی، بے اعتباری، خودغرضی، کنجوسی، قوت ارادی کی کمی، پست ہمتی وغیرہ۔

دنیا کے تجربات ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اس دنیا میں ہر انسان کے اندر کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں بھی۔ کوئی بھی انسان صرف خوبیوں کا مجموعہ نہیں ہوتا اور کوئی انسان صرف برائیوں یا خامیوں کا پُتلا نہیں ہوتا، اچھا انسان وہ کہلاتا ہے جس میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں اور برا انسان وہ مانا جاتا ہے جس میں خوبیوں کے مقابلے میں خامیاں زیادہ ہوں۔ آپ میں بھی دونوں طرح کے اوصاف موجود ہیں لیکن آپ کے اندر خوبیاں نسبتاً خامیوں کے بہت زیادہ ہیں اس لئے آپ کو ایک اچھی ''خاتون'' ہی تسلیم کیا جائے گا اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی کوشش کریں گی اور اُن خامیوں سے جو برائے نام آپ کی ذات میں موجود ہیں اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گی جو آپ کی شخصیت کو کبھی کبھی قتل کردیتی ہیں اور آپ کو شرمساری سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۶	
		۲
۷		۱۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ میں ایک کا عدد تین بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے۔ یعنی آپ باتونی قسم کی خاتون ہیں، آپ اپنا مدعا بیان کرتے وقت لچھے دار قسم کی باتیں بھی کرلیتی ہیں، لیکن آپ میں ایک طرح کی ضد بھی موجود ہے جو اکثر آپ کو مشتعل بھی کردیتی ہے۔

۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے، لیکن آپ بروقت اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتیں۔

تین کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو کھل کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور کوئی اقدام کرتے وقت کسی بھی طرح کی ہچکچاہٹ سے آپ کو مطلقاً پرہیز کرنا چاہئے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتی ہیں، جب کہ آپ دوسرے لمحات میں خاصی بیدار رہتی ہیں، لیکن یہ کبھی کبھی کی سستی آپ کو اہم مسائل سے غافل کردیتی ہے اور یہ غفلت بہت سی الجھنوں کا سبب بن جاتی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات آپ بنیادی گھریلو مسائل سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور یہ پست ہمتی کی علامت ہے، حالانکہ آپ کو اپنے مزاج کے مطابق تمام مسائل سے سمجھوتہ کرنا چاہئے اور اپنی خوبیوں کا مظاہرہ وقت طلب حالات میں بھی کھل کر کرنا چاہئے، کیوں کہ یہی صفت آپ کی شخصیت کا ایک حصہ ہے۔

۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پرامن ماحول کی خواہشمند رہتی ہیں اور فن اور آرٹ سے آپ کی دلچسپی بالکل ہی خشک حالات میں بھی برقرار رہتی ہے اور آپ صفائی اور ستھرائی کو بہر صورت پسند کرتی ہیں اور اس کو اہمیت دیتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کی دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتی ہیں۔ ظلم اور ناانصافی آپ کو بہت گراں گزرتے ہیں اور آپ ہر اس جگہ احتجاج کرنے کے لئے آمادۂ پیکار رہتی ہیں جہاں ظلم اور ناانصافی کا مظاہرہ کیا جارہا ہو۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں منظم رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر حالت میں کاہلی اور سستی سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے، مادّی کاموں میں آپ کی توجہ برقرار رہنی چاہئے اور روپے پیسے کی آمدورفت میں بھی آپ کو بہر کیف چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی شخصیت کی مضبوطی اور آپ کی فطری خوبیوں کو واضح کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی، خودداری بھی ہے اور محبت بھی اور ان خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنوں اور غیروں میں ہر دور میں ممتاز رہی ہیں۔

آپ کے تاریخی چارٹ میں کوئی بھی سطر مکمل نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کتنی بھی آرام دہ زندگی گزاریں لیکن ایک طرح کی محرومی اور ایک طرح کا ادھورہ پن آپ کی زندگی میں برقرار رہے گا اور آپ پرامید لمحوں میں بھی مایوسیوں میں مبتلا رہیں گی۔ آپ کے شوہر اقبال احمد کی فطرت میں غصہ اور اشتعال موجود ہے، یہ کسی بھی وقت مشتعل ہوسکتے ہیں اور حالت اشتعال میں غلط فیصلے کرسکتے ہیں۔ اقبال احمد دل کے اچھے ہیں، لیکن طیش میں آکر وہ باتیں کرسکتے ہیں جو عام حالات میں خود ان کو پسند نہیں ہوں گی۔ آپ کے دستخط احساس ذمہ داری کا ثبوت ہیں، لیکن آپ کی تصویر یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی فطرت میں ایک طرح کا رنج و غم، ایک طرح کی محرومی کا احساس موجود ہے، آپ بھی جلد مشتعل ہوسکتی ہیں اور کوئی بھی غلط قدم اٹھا کر اپنے بنے بنائے کام کو بگاڑ سکتی ہیں۔ مجموعی اعتبار سے آپ ایک مستحکم خاتون ہیں، اگر آپ اس کالم کو پڑھ کر مزید اپنی خوبیوں میں اضافہ کرلیں تو یہ ایک پر مقصد بات ہوگی اور ہمارے اس کالم کا حق ادا ہوگا۔ ہم آپ سے اچھی امیدیں رکھتے ہیں، انشاء اللہ آپ ہماری امیدوں پر کھری اتریں گی۔

☆☆☆☆☆☆

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

گزشتہ دنوں الحاج مولوی حق درحق "تنظیم مولویان ہند" کے صدر بنے تو انہوں نے شادی گھر میں ایک فنکشن کیا اور اس فنکشن میں انہوں نے شہر کی چیدہ چیدہ ہستیوں کو مدعو کیا۔ صوفی نونہال، صوفی اذا جاء، صوفی ذوالجلال، خواجہ امرود بخت شلجمی، امیر الہند مولوی آؤں تو جاؤں کہاں، صوفی الحمدللہ، معشوق ملت مولوی چنومیاں اجمیری ثم مدنی، صوفی نمکین، مولانا ٹاٹ شاہ، صوفی چقندر، صوفی گم صم اور صوفی ہل من مزید وغیرہ وغیرہ اس فنکشن میں مدعو کئے گئے اور مجھے بھی مہمان خصوصی کی حیثیت سے طلب کیا گیا۔ میرا دعوت نامہ عجیب وغریب انداز سے تحریر کیا گیا بلکہ لکھا تھا۔

عزیز ابوالخیال فرضی صاحب! اگر فرصت ہو تو سلام محبت قبول کرو اور اگر زحمت نہ ہو تو دل ہی دل میں سہی کم سے کم ایک بار اس سلام کا جواب کراماً کاتبین کی گواہی میں عطا کرو۔ تقریب تمہارے بغیر پھیکی پھیکی نہ ہو اس لئے تمہیں مدعو کیا گیا، اگر شرکت کرو گے تو خوشی ہوگی ورنہ بروز محشر دامن ضرور پکڑوں گا، کیوں کہ میرا تم پر جو حق ہے تم اس حق کو پامال کر رہے ہو۔ خدا کے لئے خدا سے ڈرو اور ہمارے لئے سر تسلیم خم کرو۔

تمہارا اور پوری قوم کا خیر خواہ
حق درحق

میں نے اس عوت نامہ کو باوضو ہو کر پڑھا۔ اس دعوت نامہ کے ایک ایک حرف سے محبت اور دوستی کی مہک آ رہی تھی۔ میں نے ازدواجی زندگی کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے بیگم کو یہ دعوت نامہ دکھایا اور اپنے دوستوں کی دوستی پر فخر کرتے ہوئے کہا۔ کتنے میٹھے ہیں میرے دوست، کتنی میٹھی باتیں کرتے ہیں۔ بیگم میں نے اس سے پہلے ایسا دعوت نامہ نہیں دیکھا تم بھی پڑھو، تمہیں بھی مزہ آئے گا۔ میں تو بار بار اس کو پڑھ کر مسلسل مزے لے رہا ہوں اور ممکن ہوا تو میں یہ مزے قیامت تک لیتا رہوں گا۔

بانو نے دعوت نامہ کو پڑھا، وہ ہونٹوں سے نہیں ناک سے مسکرائی، پھر بولی۔

آپ کے سارے دوست بالکل کھلنڈرے سے ہیں۔ دعوت نامہ کا یہ کوئی انداز ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی کمسن بچہ کسی نابالغ کو دعوت نامہ بھیج رہا ہے۔

لاحول ولاقوۃ۔ تم کیسی ہو، تمہیں کسی کی قدر کرنی ہی نہیں آتی، جو دعوت نامہ ساتویں آسمان پر پوری دلچسپی کے ساتھ پڑھا گیا ہوگا۔ جس کو پڑھنے کے لئے فرشتوں میں چھینا جھپٹی ہوئی ہوگی تم اس پر تنقید کر رہی ہو۔ بیگم ڈرو خدا سے ڈرو۔ آج دنیا میں جو افراتفری مچی ہوئی ہے وہ تم جیسی بیویوں ہی کی وجہ سے ہی ہے۔ کاش تم عورتوں میں سدھار آجائے۔

بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے میں شوہر نہیں مرغی کا چوزہ ہوں اور جیسے وہ آناً فاناً سٹک لے گی۔ میرا موڈ تو آف ہو ہی چکا تھا۔ بانو نے محسوس بھی کر لیا، پھر اس نے فضا کو ہموار کرنے کی غرض سے کہا۔

لیکن ایک بات تو تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ آپ کے دوستوں کو آپ کو بلائے بغیر چین نہیں پڑتی، محفل شادی کی ہو یا سیاسی ہماہمی کی یا پھر کوئی رونے دھونے کی تقریب، آپ کو ضرور بلایا جاتا ہے۔

اور تمہیں جلن ہوتی ہے............ میں نے اس کا جملہ ہڑپ کرتے ہی کہا۔ میں تو تمہاری سہیلیوں سے جلتا نہیں، بلکہ تمہاری کئی سہیلیوں کے ساتھ ٹائم پاس کرنا چاہتا ہوں، لیکن تم موقعہ ہی نہیں دیتیں۔ اب کی بار تو میں نے یہ سوچا ہے کہ جس دن رافعہ گھر آئے گی تو

میں اس سے گرماگرم باتیں کروں گا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ کو شرم نہیں آتی ایسی اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرتے ہوئے۔ آپ کی داڑھی سفید ہوگئی ہے اور حال یہ ہے کہ اُف توبہ!

داڑھی کا سفید ہونا کیا قیامت کی نشانی ہے۔ میں نے جھلاتے ہوئے کہا...... بیگم داڑھی سفید ہو یا نہ ہو انسان کا خون سفید نہیں ہونا چاہئے۔ ابھی ہماری نوک جھونک کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھی کہ دروازے کی کنڈی بجی۔ میں دروازے پر پہنچا تو دروازے پر صوفی اسپغول سینہ تانے کھڑے ہوئے تھے، بالکل اس انداز سے جیسے موت کا فرشتہ کوئی وارننگ دینے آیا ہو۔

میں نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ خیریت؟ کیوں زحمت فرمائی؟

بیٹھنے کے لئے بھی نہیں کہو گے۔

کیوں نہیں اور آپ چاہیں تو لیٹ بھی سکتے ہیں۔ اندر آیئے، ڈبل بیڈ آپ کا انتظار کررہا ہے۔

ہمیں آپ سے یہی امید تھی اور یہ بھی یقین تھا کہ آپ ہمیں خالی نہیں لوٹاؤ گے۔ تمہارے اندر یہی خوبی تو ہے کہ کسی بھی شریف انسان کو ناشتہ کرائے بغیر واپس ہی نہیں کرتے۔

یہ ہے میرے دوستوں کا حال، زبردستی کھالیتے ہیں اور جب کھاتے ہیں تو اس طرح کھاتے ہیں کہ جیسے برسہا برس سے اناج کو ترس رہے تھے۔

میں نے ان سے کہا کہ آپ تشریف رکھیں میں اپنی بیگم کا موڈ دیکھ کر ہی ناشتہ تیار کراؤں گا، کیوں کہ جب سے مودی سرکار بنی ہے اس کا موڈ ٹھیک نہیں ہے۔ بات بات پر اُلجھتی ہے اور بات بات پر گھور کر دیکھتی ہے، اس طرح جیسے مودی سرکار بننے کا میں ذمہ دار ہوں۔

ان سب باتوں کا مہمان نوازی سے کیا لینا دینا ہے۔" انہوں نے کسی فلسفی کی طرح سوال کیا۔"

لینا دینا ہے۔ بانو کا کہنا یہ ہے کہ اگر مولویوں نے زبردست شدت کے ساتھ مودی کی مخالفت نہ کی ہوتی تو فرقہ پرست اس طرح متحد نہ ہوتے جس طرح کے اتفاق واتحاد کا مظاہرہ انہوں نے کیا۔

آپ جاکر انہیں سمجھایئے، مہمان نوازی سنت رسول ہے۔ انہوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی، اگر ہم مسلمان اس سنت کو ہی ترک کردیں گے تو قیامت پیدل چل کر نہیں ہوائی جہاز میں بیٹھ کر آجائے گی۔ جایئے انہیں سمجھایئے اور سوجی کا حلوہ ضرور بنوا کر لایئے۔ پچھلے سال کھایا تھا ابھی تک منہ سے خوشبو نہیں گئی۔

آپ مانیں نہ مانیں لیکن میرے دوست ہیں بہت بے حیا اور کھانے کے معاملے میں تو انہیں مرکر بھی شرم نہیں آتی اور دوسری طرف میری بیگم ہیں وہ میرے دوستوں کے ناشتے پر تلملا جاتی ہیں، ان کی سوچ یہ ہے کہ میرے دوست صرف کھانے پینے کے لئے مجھ سے رشتہ بنائے ہوئے ہیں اور ان کی خوراکیں قابل اعتراض حد تک بڑھی ہوئی ہیں۔ میں بیگم کو سمجھاتا ہوں کہ قرآن حکیم میں صاف طور سے فرمایا گیا ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کھاؤ اور پیو۔ اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اگر میرے دوست کھانے پینے کو اپنا مشغلہ بنالیتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اتنی صحیح اور جچی تلی بات سن کر بھی وہ اکثر چراغ پا ہوجاتی ہے اور کسی خطرناک بیوی کی طرح لیکچر دیتی ہے کہ مجھے اور میرے فرشتوں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔

میں اکسٹھ باسٹھ کرتا ہوا زنان خانہ میں گیا اور میں نے بانو کے چہرے پر محبت بھر نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ صوفی اسپغول تشریف لائے ہیں۔

کون صوفی اسپغول؟" اس کی آنکھیں بتارہی تھیں کہ اس کا موڈ ابھی تک خراب ہے۔

وہی صوفی اسپغول جنہوں نے بھرے بڑھاپے میں تیسری شادی کی ہے اور بقول شخصے ان کی اس شادی میں پہلے آسمان کے فرشتے بھی شریک ہوئے تھے۔

کیا کسی انسان کی پہلی شادی کے بعد دوسری شادی بھی ہوتی ہے؟ بانو نے ایک عجیب سا سوال کیا۔

کیوں نہیں ہوتی نہ جانے کتنے خوش نصیب مردوں کی ہوچکی ہے۔ چند سال پہلے مولانا محمود مدنی کی دوسری شادی کتنی دھوم دھام سے ہوئی تھی۔ مولانا ارشد مدنی نے نکاح پڑھایا تھا اور ہزاروں صاحب کرامت لوگ اس تقریب شادی میں موجود تھے۔ معیاری قسم کا ولیمہ بھی ہوا تھا اور اس میں صرف وہی لوگ مدعو کئے گئے تھے جن کی مغفرت کے سرٹیفکٹ مرنے سے پہلے ہی ان کے ہاتھوں میں تھمادیئے گئے تھے۔

ایسی خبریں آپ کو بہت یاد رہتی ہیں اور ایسی خبروں پر آپ دھیان

بھی بہت دیتے ہیں۔

لیکن یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ ایک شادی کے بعد دوسری شادی ہوجاتی ہے اور دھوم دھام سے ہوتی ہے۔

شادی زندگی میں صرف ایک ہی ہوتی ہے۔ دوسرا ملن صرف نکاح کہلاتا ہے، اسے شادی نہیں کہتے۔ صوفی اسپغول نے بڑھاپے میں تیسری مرتبہ نکاح کرکے نکاح کو بھی بدنام کیا ہے اور بے چارے بڑھاپے کو بھی۔

خیر چھوڑیئے۔ صوفی اسپغول ناشتے کی فرمائش کررہے ہیں۔

میں نہیں بناؤں گی۔ ہوٹل سے چائے لاکر پلا دو۔

میں چائے کی نہیں، ناشتے کی بات کررہا ہوں۔

برابر کی دکان پر پائے بھی بکتے ہیں۔ دو چار پائے لاکر انہیں کھلا دو۔ میں آپ کے دوستوں سے اُوب چکی ہوں۔

بیگم۔ ان کی شیروانی کا تو خیال کرو، اتنی عمدہ شیروانی پہن کر جو آتا ہے اسے پائے کھلائے جاتے ہیں کیا۔ کچھ تو خیال کرو اگر ہم انہیں پایوں پر ٹرخا دیں گے تو ان کی آنے والی نسلیں ہمیں قیامت تک کوستی رہیں گی اور ہم دونوں کی زندگی حادثوں سے بھر جائے گی۔ بیگم اللہ کا نام لے کر اٹھو اور ناشتہ بنانے میں اپنی ساری صلاحیتیں لگا دو، کیا بعید ہے کہ یہی ایک کارنامہ تمہیں جنت الفردوس کے فائیو اسٹار کمرے میں پہنچا دے۔

بانو ہنس دی اور بانو کے بارے میں میرا عقیدہ یہ ہے کہ ہنسی تو پھنسی۔

جب بانو کچن میں داخل ہوگئی تو میں نے اس سے کہا۔ سوجی کا حلوہ ضرور بنانا۔ صوفی اسپغول بتا رہے تھے کہ پچھلے سال انہوں نے تمہارے ہاتھ کا حلوہ کھایا تھا، آج تک منہ سے خوشبو نہیں گئی۔

خدا کے لئے آپ جایئے۔'' بانو نے نصف ناراضگی کے ساتھ کہا۔ ''ان سے گپ شپ کیجئے، میں ناشتہ بناتی ہوں۔

بس بانو کی یہی ادا مجھے بہت بھاتی ہے، کسی بھی بات پر ایسی ناراض ہوجاتی ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ اب حشر بپا ہونے تک یہ مجھ سے بات نہیں کرے گی اور پھر اچانک اتنی راضی برضا ہوجاتی ہے اور مجھ پر اس قدر نچھاور ہوجاتی ہے کہ لگتا ہے کہ جیسے ہماری شادی پچھلے ہی ہفتے ہوئی ہو۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان عورتوں کو سمجھنا ان لوگوں کے لئے بھی قطعاً دشوار ترین ہے جو اپنے سر میں ٹنوں عقل کا اسٹاک رکھتے ہوں۔

میں نے بیٹھک میں آکر صوفی اسپغول کو بشارت دی کہ جلدی ہی آپ ناشتے سے مستفیض ہوں گے اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ حلوہ بھی آپ کو نصیب ہوجائیگا جس کے لئے خاص طور سے آپ بے قرار نظر آرہے ہیں۔

اماں۔ یہ حلوہ تو میں کئی بار خواب میں بھی کھا چکا ہوں۔'' انہوں نے سفید جھوٹ بولا۔'' لیکن بھائی خواب اور حقیقت میں تو بہت بڑا فرق ہے۔

چلو جو حلوہ کھانے کے خوشنما خواب آپ نے دیکھے تھے آج ان خوابوں کی تعبیر آپ کو نصیب ہوجائے گی۔

لیکن فرضی صاحب.........؟

اب کیا ہوا؟

میں نے خواب میں یہ بھی تو دیکھا تھا کہ تمہاری بیگم اپنے ہاتھوں سے مجھے حلوہ کھلا رہی ہے۔ دعا کردو اس خواب کی تعبیر بھی مجھے آج ہی نصیب ہوجائے۔

اس خواب کی تعبیر تو قیامت کے بعد ہی ممکن ہے۔

کیوں؟'' انہوں نے حسرت بھری نظروں سے مجھے دیکھا۔''

وہ یوں کہ میری بیوی پردے کے معاملے میں بہت پکی ہے۔ پچھلے سال تو یہ مجھ سے بھی پردہ کرنے کے موڈ میں تھی، کہہ رہی تھی کہ مجھے مردوں سے وحشت ہوتی ہے اور شرم بھی آتی ہے۔

عجیب بات ہے!'' ان کے چہرے پر نہ جانے کیوں ہوائیاں اڑنے لگیں۔''

وہ تو پھر یہ ہوا کہ میں نے فتاویٰ کے ڈھیر لگا دیئے۔ فتوؤں میں صاف لکھا ہوا تھا کہ شوہر سے پردہ کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن کئی فتوے پڑھ کر یہ پھر کنفیوژن میں مبتلا ہوگئی، کیوں کہ کئی مفتیوں نے خواہ مخواہ اپنے فتوے کے آخر میں ''واللہ اعلم بالصواب'' لکھ دیا تھا اسے پڑھ کر وہ بولی تھی کہ اگر مفتی صاحب کو اپنے جواب پر اطمینان ہوتا تو وہ ''واللہ اعلم بالصواب'' کیوں لکھتے۔

مت پوچھئے گھر میں کتنی بار شریعت و فتوے کی کانفرنس منعقد کرنی پڑی، کتنے مسلم پرسنل لاء کے اجلاس میرے مکان میں ہوئے، کتنے ہی علماءِ حق نے اپنے گلے پھاڑ پھاڑ کر اس کو سمجھایا تب جا کر اس نے پردہ توڑنے کی رسم ادا کی۔

تھوڑی دیر کے بعد ہم ناشتے سے مستفیض ہونے میں مصروف ہوگئے، دوران ناشتہ صوفی اسپغول نے بانو کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے، انڈے کی پراٹھوں کی اور خاص طور پر سوجی کے حلوے کی اس قدر تعریف کی کہ مجھے بانو پر رشک آنے لگا۔ انہوں نے پلیٹیں بالکل صاف کردیں، اس طرح کہ اب انہیں دھونے کی ضرورت نہیں تھی۔ میرے

دوستوں کا یہی کمال ہے کہ وہ کھانا اتنے خشوع وخضوع اور اتنے مکمل طریقے سے کھاتے ہیں کہ کھانے پکانے والے کا حق ادا ہوجاتا ہے اور میرے بعض دوستوں کی کھانے کی رفتار بھی راجدھانی ایکسپریس کی طرح ہوتی ہے جو اسٹیشن پر اسٹیشن چھوڑتے ہوئے بھاگتی ہے۔ ان ہی میں سے ایک صوفی اسپغول بھی ہیں۔ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ دسترخوان پر دوڑتے ہیں کہ دیکھنے والوں کی سٹی گم ہوجاتی ہے۔ آج ہی دیکھو کیا ہوا، میں نے جتنی دیر میں ایک پراٹھا اپنے حلق میں اُتارا اُتنی دیر میں انہوں نے چار پراٹھے ہڑپ کرلئے۔ ۸ پراٹھے کھا کر انہوں نے بین الاقوامی قسم کی ڈکار لی اور اس کے بعد وہ سوجی کے حلوے کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوگئے، حلوے کی ڈش صاف ہونے میں بھی دیر نہیں لگی۔ اس کے بعد چار پانچ کپ وہ چائے کے چڑھا گئے، پھر انہوں نے ایک زوردار ڈکار لیتے ہوئے پان کی فرمائش کی اور پان بھی انہیں کھلانا پڑا، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر کچھ تھکن کے سے آثار تھے، آنکھوں میں کچھ غنودگی تھی۔ میں نے پوچھا۔ حضرت شاید آپ کھاتے کھاتے تھک گئے، کیوں کہ میں آپ کے ہاتھ پیروں کو کچھ بے جان سا محسوس کررہا ہوں۔

تم سچ کہہ رہے ہو، کھاتے ہوئے تو اتنے ہاتھ پیر چلانے نہیں پڑتے نہ جانے مجھے کیوں اتنی تھکن ہورہی ہے، اگر اجازت ہو تو میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ جاؤں۔

ضرور لیٹئے، اگر نیند آجائے تو سو بھی سکتے ہیں، آپ ہی کا گھر ہے۔

جزاک اللہ، یہ کہہ کر وہ لمبے ہوگئے۔ میں یہ سوچنے لگا کہ یہ تو پان کھا کر بھی نہیں گئے جب کہ روایت یہ رہی ہے کہ پان ملاقات کا آخری آئٹم ہوتا ہے، اور شریف لوگ بھی پان تناول کرنے کے بعد الوداعی سلام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں، لیکن صوفی اسپغول تو پان منہ میں رکھ کر رفو چکر ہونے کے بعد لیٹ گئے تھے۔ میں نے بھی ہمت کرکے بے شرمی کی چادر تان لی اور ہمت مرداں اور مدد خدا کی نیت کرکے ان سے یہ عرض کر ہی دیا۔ حضرت میں باہر سے تالا لگا کر چلا جاؤں۔ آپ جب تک چاہیں سوئیں، میں ایک میٹنگ اٹینڈ کرلوں۔ اس کے بعد میں آکر آپ کو بیدار کردوں گا۔

وہ یہ سن کر ہڑبڑا کر اُٹھ گئے اور انہوں نے بے تحاشہ بڑھی ہوئی داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ بس مجھے اجازت دیجئے اور اپنی بیگم سے میرا اسلام عرض کردینا اور حلوے کی تعریف کردینا اور بتادینا کہ اتنا مزہ آیا کہ اس مزے کو بیان کرنے کے لئے فی الحال میرے پاس الفاظ نہیں، سلام علیکم۔

ان کے جانے کے بعد میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بیوی کے روبرو جاکر اس کی تعریف کرنے ہی والا تھا کہ بیوی پہلے ہی بول پڑی۔

بس بس جانے دیجئے مجھے کچھ نہیں سننا۔ ہر روز یہی ہوتا ہے کہ دوستوں کو ناشتے کراتے ہو پھر ان کی تعریفیں میرے کانوں میں انڈیل دیتے ہو، بانو کا موڈ کافی خراب تھا۔ اس نے مزید کہا کہ ان جھوٹی سچی باتوں کو چھوڑو اور اُس فنکشن میں شرکت کی تیاری کو، جس کا عجیب وغریب دعوت نامہ آپ مجھے سنا رہے تھے۔

بیگم، جزاک اللہ۔ بیگم تم جگ جگ جیو۔ تم نے مجھے یاد دلایا، اس تقریب میں تو مجھے تقریر بھی کرنی ہے اور اپنی تقریر میں یہ ثابت کرنا ہے کہ مولوی حق درحق اس کائنات کے سب سے بڑے مولوی ہیں اور ان کے آباؤ اجداد کی کوششوں ہی سے ہمارا ملک آزاد ہوا تھا۔

لیکن مولوی حق درحق کے خاندان کا ملک کی آزادی سے کیا تعلق؟ بانو نے حیرت کا اظہار کیا۔

جانتا ہوں کہ کوئی تعلق نہیں لیکن کہنے میں کیا حرج ہے۔ ان علماء حق کا نام اگر ہم نہیں اُچھالیں گے تو حکومت کی نظروں میں یہ علماء بے چارے کیسے پاپولر ہوں گے۔

اور اگر آپ سے کسی نے کوئی ثبوت مانگ لیا تو؟

کون ثبوت مانگتا ہے اور کوئی مانگتا بھی ہو تو کون ثبوت دیتا ہے۔ تم بھول گئیں گزشتہ سال دیوبند کے ایک تانگہ والا اسٹیج پر چیخ چیخ کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس کے والد مہاتما گاندھی کی ستیہ گرہ میں شامل تھے اور مہاتما گاندھی کو "مہاتما" کہنے کی وجہ سے تین سو ساٹھ دن جیل میں بند رہے، حالانکہ اس کا باپ مہاتما گاندھی کے قتل کے بعد پیدا ہوا تھا۔

سیاسی فائدہ اٹھانے والے کتنے جھوٹے ہوتے ہیں۔" بانو نے منہ بنا کر کہا۔" مجھے تو ان لوگوں سے گھن آتا ہے، آپ فنکشن کی تیاری کیجئے، لیکن خدا کے لئے کسی کی تعریف کرتے ہوئے اتنا جھوٹ مت بولئے کہ شیطان کو بھی شرم آنے لگے۔

بیگم کی باتوں کو میں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکالنے کا عادی ہوں اور بیگم کی رائے میرے بارے میں مطلقاً یہ ہے کہ میں چکنا گھڑا ہوں اور میرے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان باتوں کا مطلب میں جانتا ہوں لیکن میں بھی اپنی فطرت سے مجبور ہوں اور دنیا بھر کے فلسفیوں کی مسلمہ رائے یہ ہے کہ جبل گردد جبلت نہ گردد۔

بہرحال میرے قارئین رات کا فنکشن بے حد مزیدار رہا۔ حق درحق صاحب کو تنظیم مولویان ہند کا صدر بنایا گیا اور ان کو اپنی دھوئیں دار تقریروں میں ہندوستان کا بلکہ روئے زمین کا سب سے بڑا عالم اور سب سے بڑا متقی قرار دیا گیا۔ بلبل ہند شیخ الصحراء والشہر مفتی میر الغریب الحاج مولوی نزاکت علی نے ایسی زبردست تقریر کی کہ جنگل کے جانور بھی اپنی عاقبت کی فکر کرنے پر مجبور ہوگئے۔ انہوں نے تنظیم مولویان ہند کے صدر کو سامعین کا ''مجازی خدا'' قرار دیدیا اور سامعین کو قسم دے کر یہ عہد کرایا کہ جو شخص صدر محترم کی اطاعت نہیں کرے گا ہم اس کی عاقبت کے ذمہ دار نہیں۔ ان کی تقریر سن کر لوگ ڈر گئے اور سب نے بیک زبان ہو کر وعدہ کیا مولوی حق درحق جو کہیں گے ہم آمنا وصدقنا کہنے پر مجبور رہیں گے اور جہاں جہاں ان کا خون بہے گا وہاں وہاں ہم اپنا پسینہ ضرور برسائیں گے۔

جب میری تقریر کا نمبر آیا تو تقریر سے پہلے ہی تالیاں بجنی شروع ہوگئیں اور کئی لوگوں نے ابوالخیال زندہ باد کے نعرے بھی لگائے۔ کئی من چلے لوگوں نے اپنے رومال فضا میں بلند کئے۔ جن لوگوں کے پاس رومال نہیں تھے انہوں نے اپنی عقیدت ظاہر کرنے کے لئے اپنی داڑھیوں کو جنبش دی۔ میں سمجھ گیا کہ عقیدت کا جوش پوری طرح ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ میں نے موقعہ غنیمت جان کر تقریر شروع کی۔

میں نے کہا۔ بھائیو اور بہنو! آج کی تقریر کا موضوع ہے الحاج مولانا مولوی حافظ حق درحق کی صدارت اور ان کی ہمہ گیر شخصیت ہے۔ آپ یقین مانیں ان کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے۔ ابھی آپ نے مختلف حضرات کی زبان سے ان کی ایسی ایسی تعریفیں سنیں کہ آج قبر کے مردے تک اپنی اپنی قبروں سے نکل کر ان کے گلے میں گجرے ڈالنے کے لئے بے تاب ہوں گے۔

آپ جانتے ہوں گے کہ مولانا حق درحق صاحب کرامت اور صاحب نسبت قسم کے بزرگ ہیں، پیری مریدی کا سلسلہ ان کے خاندان میں آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ ان کے خاندان کے نابالغ بچے تک سیکڑوں کراماتیں اپنے ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ان کی خواتین بھی پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور کراماً کاتبین سے ان کی غلطیاں نوٹ کرنے کی بھول سرزد نہیں ہوتی، ان کے خاندان کا یہی کمال ہے کہ نیکی ایک کرو تو ایک ہزار لکھی جاتی ہیں اور گناہ ایک ہزار کرو تو ایک بھی نوٹ نہیں کیا جاتا۔ اس لئے یہ لوگ اپنی مادرزاد بزرگی کی ... کچھ بھی کرتے پھرتے ہیں لیکن ان کی بزرگی گھائل نہیں ہوتی۔

بھائیوں اور بہنو! آج کے جلسے میں آپ کو یہ بات مان لینی چاہئے کہ اگلے امیر الہند یہی ہیں، بلکہ ان کے گھر میں پیدا ہونے والا ہر بچہ امیر الہند کہلانے کا حق دار ہے۔ اس بات پر لوگوں کو جوش آگیا اور انہوں نے امیر الہند زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کردیئے، میں اس وقت مولوی حق درحق کی طرف دیکھ رہا تھا کہ ان کی داڑھی کا ایک ایک بال نور تکبر سے پُر محسوس ہو رہا تھا اور میری لچھے دار تقریر سن کر وہ اتنے خوش نظر آرہے تھے کہ بس میں اس کی کوئی مثال نہیں دے سکتا۔

میں نے کہا کہ ملت کے نوجوانوں نے مولوی حق درحق کو ''تنظیم مولویان ہند'' کا صدر بنا کر پوری دنیا کے مولویوں پر زبردست احسان کیا ہے۔ بھائیو اور بہنو مولوی حق درحق کا خاندان وہ خاندان ہے کہ ان کے گھر میں جھاڑو پونچا لگانے والے بھی صاحب کرامت ہوجاتے ہیں اور صبح شام کراماتیں ان سے بھی سرزد ہونے لگتی ہیں۔ ایک دن ان کی مہترانی بتا رہی تھی کہ جب سے میں نے ان کے گھر میں جھاڑو دینی شروع کی ہے، میں بغیر پروں کے آسمان پر اُڑتی ہوں اور اڑتے ہوئے صرف بزرگوں کو ہی نظر آتی ہوں وغیرہ۔

میری مرصع تقریر سے عجیب وغریب قسم کا ماحول بن گیا تھا۔ جلسے کے ختم پر مولوی حق درحق نے دعا کرائی اور دعا شروع کرتے ہی انہوں نے کہا دوستو اور بزرگو۔ رونا دعا میں ضروری ہے۔ جب تک آپ رو نہیں پڑیں گے میں دعا ختم نہیں کروں گا چاہے ایک ہفتہ ہوجائے۔ سامعین گھبرا گئے اور انہوں نے دعا کے شروع ہوتے ہی رونا شروع کردیا۔ مولوی حق درحق کی دعا اللہ نے قبول کی یا نہیں لیکن سامعین میں وہ مقبول ہوگئی۔ جلسے کے ختم پر شریف لوگ ایک دوسرے سے مصافحہ کرنے لگے۔ ایک نوجوان میری طرف بھی بڑھے اور انہوں نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

فرضی صاحب آپ اپنی تقریر کے دوران بار بار بھائیو اور بہنو! کیوں کہہ رہے تھے جب کہ پورے مجمع میں ایک بھی عورت موجود نہیں تھی۔ وہ یہ کہہ کر چلتے بنے اور میں سوچتا ہی رہ گیا کہ میں بہنوں کے الفاظ کس کے لئے استعمال کر رہا تھا۔

غالباً عورت میرے دل ودماغ پر سوار ہوگئی ہے۔ سوچئے جب مجھ جیسے سمجھ دار کا یہ حال ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جنہیں سمجھ برائے بیت بھی میسر نہیں ہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆☆☆

دستک

محمد اجمل انصاری

الحمدللہ ہم اہل سنت ہیں ہمیں سب سے زیادہ محبت اور پیار اللہ اور اس کے آخری رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا چاہئے۔

محبت کی اولین علامت ہے اطاعت اور فرماں برداری۔ کسی سے پیار ہوجائے تو آدمی پھر اس کی ہر بات ماننے کو تیار رہتا ہے، اس کی کسی بھی فرمائش کو ٹالتا نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کو ایسی ہی محبت ہونی چاہئے۔ اس کے بغیر وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

اس کا اندازہ اس کے دعوؤں سے نہیں بلکہ عمل سے ہوگا، اگر کوئی شخص اپنی زبان سے دعویٰ کرتا ہے کہ اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت ہے تو اس کا یہ زبانی دعویٰ قابل قبول نہیں ہوگا، جب تک اس کا عمل اس بات کا ثبوت نہ دے کہ اسے واقعی اللہ اور اس کے آخری رسول خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔ اس کی شکل وصورت، لباس وضع قطع، کھانے پینے کا انداز، طور طریقے، شادی بیاہ، خوشی غمی، اوڑھنا بچھونا غرض زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہوگا۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جو مسلمان پابند شریعت ہوگا، سچ بولنے والا ہوگا، بااعتماد اور سچا امین ہوگا، وعدے کا پابند، یقیناً وہی سچا مسلمان اور سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ آج اہل مغرب امریکہ اور اس کے پٹھو یہودی گستاخانہ فلم بنا کر ایک بار پھر شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں کو چیلنج کر رہے ہیں۔ آج کے یہ راج پال پھر کسی غیرت مند غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نشانہ بن کر ایک بار پھر ۱۹۲۹ء کی یاد تازہ کرنے کا سامان کر رہے ہیں۔

گزشتہ کئی دنوں سے یہود ونصاریٰ کا یہ تازہ ترین گھٹیا پن دنیا بھر میں ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس کے ردعمل کے طور پر دنیا بھر میں احتجاج اور ہڑتالیں جاری ہیں۔ ان ہڑتالوں کے نقصانات سے اسلام دشمنوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا، جب کہ یہاں بھی ہمارا ہی نقصان ہوا ہے۔ سوچنا یہ ہے کہ ان اسلام دشمنوں کو کس طرح احساس دلایا جائے کہ تم نے مسلمانوں کو اس طرح للکار کر اچھا نہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا واحد حل ان یہودی سرمایہ داروں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہے۔ ہم ان مصنوعات کو استعمال کر کے انہی کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

آؤ، مسلمانو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والو! آج سے عہد کرلیں کہ ان اسلام دشمنوں کی مصنوعات کو اپنے اوپر حرام کرلیں۔ یہی وہ طریقہ ہے کہ جس سے ان نامرادوں کی راتوں کی نیندیں حرام ہوجائیں گی اور پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر سوچیں گے کہ میرے چاہنے والوں نے میری ناموس کے دشمنوں سے کیا خوب بدلہ لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہو گیا　　قسط نمبر: ۲۸

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

یوسف کے غائب ہوجانے سے یونس تنہا رہ گیا تھا۔ اب گھر میں صرف ایک بچہ باقی رہ گیا تھا۔ سب بچے ایک ایک کر کے جنات کی بے رحمی کا شکار ہو گئے تھے۔ یوں تو ہر حادثہ الم ناک اور جان لیوا تھا لیکن یوسف کی گمشدگی تو سب سے زیادہ دردناک ثابت ہوئی تھی۔ اب تک گھر میں جو حادثے ہوئے تھے ان میں مرنے والوں کی لاشیں نگاہوں کے سامنے آ گئی تھیں۔ دردناک سے دردناک منظر دیکھ کر بھی انسان کو بالآخر صبر آ ہی جاتا ہے لیکن یوسف کا حادثہ تو ہم سب کے لئے ایسا تھا کہ کسی طرح صبر ہی آ کر نہیں دیتا تھا۔ میرے پاس وہ کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں جو کیفیت یوسف کے غائب ہوجانے پر خالہ نجمہ کی ہوئی تھی۔ وہ اس طرح تڑپا کرتی تھیں جس طرح مچھلی پانی سے نکل کر خشکی میں تڑپا کرتی ہے۔ ہم لوگ کتنا اپنے دلوں کو سمجھاتے تھے لیکن صبر ہی نہیں آتا تھا۔ یوسف کے غائب ہوجانے پر ایسا لگتا تھا جیسے کوئی کھنڈی چھری سے ہماری روحوں کو ذبح کر رہا ہے اور ہمیں آنسو بہانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ یہ مثالیں تو کسی درجہ میں صورت حال بیان کرنے کی مثالیں ہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے دلوں پر جو گزرتی تھی اس کو بیان کرنا میرے بس سے باہر ہے۔

ہمارے گھر کتنے بڑے بڑے حادثات ہوئے۔ میرے والدین کا ایکسیڈنٹ میری زندگی کا شاید سب سے بڑا حادثہ تھا اور ان کی موت پر ایسا لگتا تھا جیسے زندگی موت کی وادیوں میں کھو گئی ہے۔ اس وقت میں سوچا کرتی تھی کہ اب کھانے پینے، ہنسنے بولنے کا مزا ہی ختم ہو گیا۔ جب ماں باپ ہی نہیں رہے تو زندگی کے سارے ہی رنگ اڑ گئے۔ اب رونے اور تڑپنے کے سوا اور کیا رہ گیا۔ لیکن رفتہ رفتہ دل کا زخم بھرتا چلا گیا اور ماں باپ کی جدائی کے بعد جب میرے ننھے منے اور پھول سے زیادہ کومل اور اپنی جان سے زیادہ عزیز بھائی کا حادثہ ہوا تو مجھے ایسا لگا کہ اب زندگی کی بقیہ راحت بھی رخصت ہو گئی اور اب دامن حیات میں کچھ باقی نہیں رہا کہ جس کے سہارے جیا جا سکے۔ اس وقت میں نے سوچا تھا کہ اب کسی سے نہ بولوں گی اور نہ کبھی مسکراؤں گی اور اس طرح میں اپنی تقدیر سے انتقام لوں گی ـــــ لیکن اتنے بڑے حادثے کے بعد بھی ایک دن میں دوسروں کی خاطر ہنسنے اور کھل کھلانے پر مجبور ہو گئی اور پھر حادثات پر حادثات ہوتے رہے۔ قیامتوں پر قیامتیں آتی رہیں۔ زندگی اور موت کی آنکھ مچولی ایسی شروع ہوئی کہ پھر یہ کھیل ختم ہی نہیں ہو سکا۔

آپا آمنہ کی موت، شاہدہ باجی کی موت، کوکب کی موت، ممانی حسنہ کی موت، پٹواری اصغر حسین کی موت، صاعقہ اور زریں کی موت۔ اسی طرح ایک موت کے بعد دوسری موت ہوتی چلی گئی۔ موت کا بھیانک رقص بار بار آنکھوں کو دیکھنا پڑا لیکن ہر موت کے بعد خود بخود صبر آتا رہا اور ہر زخم خود بخود بھرتا رہا اور ہر درد خود بخود پرسکون ہوتا رہا اور یہی وجہ تھی کہ ہر قیامت صغریٰ کے بعد ہم سب ہنسنے بھی لگے۔ ایک دوسرے کی دل جوئی کے لئے مذاق بھی کرنے لگے اور دیگر زندگی کی حرارتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن یوسف کے اچانک گم ہوجانے کے بعد ہم لوگوں کی مسکان شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی تھی اور گھر کسی وحشت کدے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اب کسی کو کسی کے غم غلط کرنے کا احساس تھا۔ نہ کسی کی خاموشی کی پرواہ۔ جب رنج والم کے سمندر میں روحیں گلے گلے ڈوب جاتی ہیں اور جب مایوسی کے گھپ اندھیروں میں انسان کھو جاتا ہے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے ـــــ ہم سب زندہ تھے اور زندگی سے محروم

تھے۔ اتنے مجبور اور بے بس تھے کہ موت کا ننگا ناچ اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے اور موت سے راہِ فرار اختیار کرنا ہمارے بس سے باہر تھا۔ زندہ رہنے کے خواہش مند بھی نہیں تھے۔ بس سانس لینے پر مجبور تھے۔ دلوں کی گھٹن نے احساسات کو بالکل ہی پراگندہ کر کے رکھ دیا تھا اور یوسف کے گم ہونے کے بعد ہم سب مایوسیوں کے جنگل میں گم ہو گئے تھے۔ اب نہ تمنا تھی نہ کوئی آرزو۔ نہ کوئی حسرت تھی نہ کوئی ولولہ ـــــــ سبھی کچھ پامال اور نذرِ موت ہو چکا تھا۔ ہر شخص قبروں پر لگا ہوا کتبہ محسوس ہوتا تھا یا اُس بجھے ہوئے چراغ کی طرح معلوم ہوتا تھا کہ جس کا تیل اور بتی سب ہی کچھ ختم ہو گیا ہو۔ آہ! اس زندگی نے کتنے غم دیئے، کتنی بار آنکھوں کے کٹورے چھلکے، کتنی بار دل شہید ہوگا اور کتنی بار یہ زندگی موت سے معانقہ کرنے پر مجبور ہوئی۔ گھٹ گھٹ کر جینا بھی کوئی جینا ہوتا ہے اور مر مر کر زندہ رہنا بھی کوئی زندہ رہنا ہوتا ہے لیکن اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں ہم لوگ ایسے تھے کہ گھٹ گھٹ کر اور اپنی تمناؤں کا قتلِ عام دیکھ دیکھ کر سانسیں لیا کرتے تھے اور زندوں کی فہرست میں شامل تھے۔ حالاں کہ جسے روح کہتے ہیں وہ روح کبھی کی ہمارے جسموں سے رخصت ہو چکی تھی۔ انسان کبھی کبھی کتنا مجبور اور بے بس ہو جاتا ہے۔ زندہ رہنا چاہتا ہے تو اسے زندگی نہیں ملتی اور مرنا چاہتا ہے تو اسے موت منہ نہیں لگاتی۔ ہر وقت گھٹن ہر وقت کی اشکباری ہر وقت کا اضطراب ہر وقت کی مایوسی۔ زندگی کیا تھی بس ایک غموں کا کوہِ گراں تھی جسے ہم بنام زندگی اپنے کاندھوں پر اٹھائے پھر رہے تھے۔ ہم میں سے ہر فرد ایسا تھا جیسے وہ اپنی لاش اپنے کاندھوں پر اٹھائے قبرستان کی طرف جا رہا ہو۔ یوسف کے غائب ہو جانے کے بعد ہم میں سے ہر ایک فرد نے دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب زندگی کی کسی عطا کو ماسوا موت کے قبول نہیں کریں گے۔ ان زندہ رہنے کی کوئی آرزو نہیں کریں گے۔ اب تقدیر اور کاتبِ تقدیر سے کوئی التجا نہیں کریں گے اور خدا سے بھی آرام اور سکون کی دعا نہیں کریں گے۔ اب تو ایک خواہش دلوں میں تڑپے گی وہ خواہش مرنے اور نذرِ خواب ہونے کی ہے تا کہ زندگی کی اس کڑی دھوپ سے ہم کو نجات مل جائے۔ جس کی شدت نے ہمارے چہروں کو جھلس کر رکھ دیا تھا اور ہمارا رنگ روح کالا پڑ گیا تھا۔ ہمارے بدن کنجوس کی دولت بن کر رہ گئے تھے۔ ہم ان سے نہ کوئی خود فائدہ اٹھا سکتے تھے نہ دوسروں کی خدمت کر سکتے تھے۔ کیسی بھیانک اور عجیب و غریب کیفیت سے دوچار تھے ہم لوگ آج بھی گزرے ہوئے دور کی جب یہ سنگین داستانیں اور اپنے گھر میں بکھرے ہوئے موت کے سناٹے مجھے یاد آتے ہیں تو کلیجہ اچھل اچھل کر حلق تک آ جاتا ہے اور میرا بس نہیں چلتا کہ میں اپنی اوڑھنی کو اپنے گلے میں ڈال کر خودکشی کر لوں۔ کبھی کبھی میں سوچا کرتی ہوں کہ خدا نے اس دنیا کو بنا کر اور اس میں اپنے کچھ بندوں کو بے دست و پا کر کے اپنے رحم و کرم کی کون سی قسم کا اظہار کیا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ خدا تو رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ تو سب کی سنتا ہے۔ سب کی تڑپ محسوس کرتا ہے۔ سب کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھلے رکھتا ہے۔ بندے اسے بھول سکتے ہیں لیکن وہ بندوں کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ وہ تو بے نمازیوں کو بھی رزق دیتا ہے۔ وہ تو کافروں اور مشرکوں کی بھی تمنائیں پوری کر دیتا ہے۔ لیکن ہمارے لئے اس کی رحمت کے دروازے کیوں بند ہو گئے تھے۔ ہمارے لئے رحم و کرم کی تمام کھڑکیاں اور روشن دان کیوں بند ہو گئے تھے؟ اس طرح کے سوالوں کا جواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا اور قیامت ہی کے دن یہ معلوم ہوگا کہ ہم سب کو کون سے گناہ کی سزا میں یہ سب کچھ عطا ہوا۔

یوسف کے غائب ہونے کے بعد تین ماہ تک نہ کوئی حادثہ ہوا اور نہ کوئی مخلوق نظر آئی لیکن زندگی معمول پر نہ آسکی۔ ہم سب اداسیوں میں غرق رہے۔ نہ گھر میں کوئی ہنسی مذاق ہوا اور نہ ہی کسی نے کسی سے دل لگی کی۔ تقریباً تین ماہ کے بعد ایک دن خالہ نجمہ کا پاؤں پھسل گیا اور ان کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ پندرہ دن تک علاج ہوتا رہا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ ہڈی غلط جڑ جانے کی وجہ سے یا کسی دوا کی وجہ سے ان کے جسم میں ایک زہریلا مادہ پیدا ہو گیا ہے اور بالآخر معالجین کے مشوروں پر ان کا دایاں ہاتھ کٹوانا پڑا۔ اس ہاتھ کو جس دن کہنی تک کٹوایا گیا اس دن ایسا لگا جیسے ہم سب کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا ہے۔ خالہ نجمہ جو حد سے زیادہ حسین و جمیل تھیں اور جنہیں کوہ قاف کی پری سمجھا جاتا تھا وہ اپنے جسم کا حسن کھو بیٹھیں اور اس کے بعد وہ ہر وقت افسردہ اور نمناک رہنے لگیں۔ وہ اس زمانہ میں اکثر کہا کرتی تھیں اس سے بہتر تو یہ تھا کہ میں مر جاتی لیکن اس دنیا میں کیا چیز بہتر ہے اور کون سی چیز بدتر ہے۔ یہ تو ہمارا پیدا کرنے والا ہی جانتا ہے۔ بندے کی خواہشات اور چاہتوں کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اس دنیا میں ہوتا تو وہی ہے جو مالک چاہتا ہے اور

دل کچھ بھی کہے۔ ایمان کا تقاضہ تو یہی ہے کہ مالک کی رضا میں انسان راضی رہے۔

ہمارے گھر پر جو طوفان گزرے تھے ان کی تباہ کاریاں تو اپنی جگہ لیکن ان تباہ کاریوں سے ایک فائدہ ضرور ہوا تھا۔ وہ یہ کہ ہم سب لوگوں کی ایمانی قوت بہت بڑھ گئی تھی اور دنیاداری کا تو گھر میں کوئی وجود ہی نہیں رہا تھا۔ ذرا آپ لوگ تصور تو کیجئے کہ اگر کوئی کشتی زبردست قسم کے طوفان میں پھنس جائے، ہر طرف طوفان کے تھپیڑے ہوں۔ بظاہر بچ نکلنے کی کوئی امید نہ ہو تو ایسی صورت میں اس کشتی کے سارے لوگ ماسوا خدا کو یاد کرنے کے اور کیا کریں گے۔ بس بالکل یہی صورت حال ہمارے گھر کی تھی۔ ہمارا گھر طوفانوں میں پھنسا ہوا ایک سفینے ہی کی مانند تھا۔ ہمیں ہر وقت یہ محسوس ہوتا تھا کہ طوفان کی کوئی لہر اٹھے گی اور ہمارے سفینے کو غرق کردے گی۔ اس لئے ہم ہر وقت اپنی موت کے تصور میں کھوئے رہتے تھے۔ آپ ہی سوچئے کہ جو انسان اپنی موت کو یاد رکھتا ہو وہ اپنے اللہ کو کیسے بھلا سکتا ہے؟ وہ دنیا کی تمام رسومات سے کٹ کر رہ جائے گا۔ بس یہی حال ہمارا تھا۔ ہم روز مرہ کے حادثات سے پریشان ہو کر دنیا کی رنگینیوں اور تفریحات سے کوسوں دور ہو گئے تھے۔ ہماری خالہ نجمہ جو کسی دور میں جہاں وہ موسم بہار کا کھلا ہوا گلاب محسوس ہوتی تھیں وہاں وہ بے حد شگفتہ مزاج اور زندہ دل بھی تھیں لیکن پے در پے حادثات اور بالآخر ان کے ہاتھ کٹ جانے کی وجہ سے ان کی شگفتہ مزاجی اور زندہ دلی بھی بالکل ختم ہو گئی تھی اور وہ بار بار یہ کہنے لگی تھیں کہ اس محتاجگی کی زندگی سے تو مر جانا اچھا ہے مگر واہ ری قسمت جن لوگوں کی زبان پر زندگی کا نام بار بار آتا تھا وہ سب کے سب دنیا سے چلے گئے اور ہم نے نہ جانے کتنی بار موت کو آواز دی اور موت کو زندگی سے بہتر سمجھا تو ہم آج تک بھی نہ مر سکے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ انسان جو چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا۔ انسان زندگی مانگتا ہے تو موت ملتی ہے اور موت مانگتا ہے تو زندگی عطا کی جاتی ہے۔

خالہ نجمہ کے محتاج ہونے سے زیادہ دکھ ہماری نانی اماں کو ہوا تھا۔ یوسف کے غائب ہونے کے بعد گھر کی فضا تو سوگوار ہو گئی تھی۔ خالہ نجمہ کی محتاجگی نے گھر کے ماحول کو اور بھی زیادہ المناک بنا دیا تھا۔ اب تو حویلی میں سناٹوں کے سوا اور کچھ باقی ہی نہیں تھا۔ ایسی وحشت تو کسی قبرستان میں بھی نظر نہیں آتی تھی جیسی وحشت ہماری حویلی میں بکھری رہتی تھی۔ سب ایک ہی کمرہ میں زندہ لاشوں کی طرح پڑے رہا کرتے تھے اور سارا گھر خالی خالی نظر آتا تھا۔ نہ کھانے میں جی لگتا تھا، نہ ہنسنے بولنے میں۔ ازراہ ضروریات زبانیں کھلتی تھیں اور اس کے بعد پھر ماحول میں موت کی سی خاموشی طاری ہوجایا کرتی تھی۔ ہم اسی عالم سے دوچار تھے کہ ایک رات کو خونخوار قسم کی آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی بھوکا شیر کسی شکار پر جھپٹ رہا ہے۔ ہمیشہ یہ ہوا کرتا تھا کہ جب بھی کوئی واردات ہوتی تھی۔ بجلی غائب ہوجایا کرتی تھی۔ اس سے وحشت میں اور اضافہ ہوجایا کرتا تھا۔ اس رات بھی یہی ہوا کہ جیسے ہی بھیانک قسم کی آوازیں سنائی دیں۔ ویسے ہی لائٹ غائب ہو گئی اور اس کے کچھ ہی دیر کے بعد یونس نے بے تحاشہ رونا شروع کردیا اور اس نے روتے ہوئے کہا۔ امی بچاؤ ــــ امی بچاؤ ــــ کوئی میرا گلا گھونٹ رہا ہے اور اس کے ساتھ خالہ نجمہ کی بھی ایک بھیانک چیخ فضا میں گونجی ــــ یہ چیخ اس قدر لرزا دینے والی تھی کہ میں تو ڈر اور خوف کی وجہ سے کانپ اٹھی۔ خالہ نجمہ کی چیخ کے بعد فضا میں خاموشی سی طاری ہو گئی۔ اس وقت نانی اماں نے ممتا بھری آواز میں کہا۔ آج شاید میری بچی بھی رخصت ہو گئی۔ ہم سب پر عجیب طرح کی وحشت طاری ہو گئی تھی اور مجھ پر نیم بے ہوشی کا سا عالم تھا۔ اس کے بعد ایک خونخوار قسم کی وحشت ناک آواز فضا میں گونجی اور میں بے ہوش ہو گئی۔ ہوش میں آنے کے بعد مجھے بتایا کہ سب گھر والے تمہیں بار بار ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن تم ہوش میں نہیں آرہی تھیں۔ صبح ہونے والی تھی ــــ ہر صبح ایک نئے غم کا سورج ہماری قسمت کے آسمان پر طلوع ہوا کرتا تھا۔ آج پھر یہ سورج طلوع ہوا اور ہمیں ایک نئے کرب والم سے وابستہ کر گیا۔ خالہ نجمہ کی ایک آنکھ خراب ہو گئی تھی ۔ ان کا کہنا تھا کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی شخص نے زور سے میری آنکھ پر تھپڑ مارا ہے اور دوسرا حادثہ جو اس حویلی کا دردناک حادثہ تھا۔ وہ یہ ہوا کہ یونس میاں بھی نذر ستم ہو گئے اور اس طرح حویلی کا آنگن آخری بچے سے بھی محروم ہو گیا۔ اس وقت خالہ نجمہ پہ کیا گذری تھی اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ ایک ایک کر کے ان کے سب بچے دنیا سے رخصت ہو گئے تھے اور ان کی ہری بھری گود خزاں کے کانٹوں سے بھر گئی تھی۔ یونس کی لاش جس وقت رخصت ہوئی تو ہم سب کو ایسا لگا تھا کہ حویلی کی آخری بہار حویلی سے رخصت ہو رہی ہے۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۱۴۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

پانڈو برادران اپنی ماں کنتی کے ساتھ برہمنوں کے بھیس میں کمپیلہ میں داخل ہوئے وہاں انہوں نے ایک کمہار کے ہاں قیام کیا۔ پانچوں بھائی دن بھر بھیس بدل کر بھیک مانگتے اور یوں وہ اس شہر میں اپنی ماں کے ساتھ بسر کرنے لگے تھے۔ بھیک مانگتے ہوئے وہ شہر کی خبریں بھی حاصل کرنے لگے۔ انہوں نے اندازہ لگایا کہ ریاست پنچال کا راجہ نہ صرف یہ کہ ان پانچوں بھائیوں کے لئے فکر مند ہے بلکہ اسے یہ بھی یقین ہے کہ پانچوں پانڈو بھائی زندہ ہیں اور وہ دروپدی کے سوئمبر میں ضرور حصہ لیں گے۔ وقت تیزی سے گزرتا رہا یہاں تک کہ دروپدی کے سوئمبر کا دن آپہنچا۔

سوئمبر کا اہتمام ایک بہت بڑے ہال میں کیا گیا تھا۔ اس ہال کو پھولوں سے سجانے کے علاوہ خوشبوؤں سے بھی معطر کیا گیا تھا۔ اس ہال میں لکڑی کی دو بڑی بڑی شہ نشینیں بنائی گئی تھیں، ایک پر دروپدی کو بٹھایا جانے والا تھا اور دوسری پر ایک بہت بڑی کمان رکھی گئی تھی اور اس کمان کی تاریں لوہے کی تھیں جن کی وجہ سے اس کمان سے چلایا جانے والا تیر مشکل سے اپنے نشانے پر جا کر لگتا تھا۔ اس ہال کی چھت پر ایک گھومنے والی چھوٹی سی مچھلی کا انتظام کیا گیا تھا اور جو بھی راجہ یا راجکمار اس بھاری بھرکم کمان کو استعمال کرتے ہوئے اس مچھلی پر تیر مار کر اسے زمین پر گرا دے وہی دروپدی کا سوئمبر جیتنے میں کامیاب ہوگا اور اسی سے دروپدی کا شادی کردی جائے گی، لیکن شرط یہ بھی تھی کہ تیر صرف پانچ رہ گئے تھے اور کوئی بھی پانچ سے زائد تیر استعمال نہیں کرسکتا تھا۔

جس ہال کے اندر سوئمبر کا انتظام کیا گیا تھا، اس ہال کے دائیں طرف ان راجاؤں اور راج کماروں کو بٹھایا گیا تھا جو دروپدی کے سوئمبر میں حصہ لینے کے لئے آئے تھے جب کہ ہال کے بائیں طرف کمپیلہ اور باہر سے آنے والے برہمن بیٹھے ہوئے تھے۔ ان برہمنوں میں پانڈو برادران بھی اپنے منہ پر کالک مل کر اور برہمنوں کے بھیس میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ اس کے بعد راجہ دروپدی ہال میں داخل ہوا اور شہ نشین کے قریب آکر بیٹھ گیا جس پر اس کی بیٹی دروپدی کو بٹھایا جانے والا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروپدی کا بھائی دھرشٹ دوم دروپدی کو لئے ہال میں داخل ہوا۔ اس وقت دروپدی دلہن کے لباس میں تھی۔ انتہائی پرکشش اور خوبصورت دکھائی دے رہی تھی اس کا بھائی اسے اس کے شانوں سے تھامے ہوئے آگے بڑھا اور اس شہ نشین پر لا بٹھایا گیا جو اس کے لئے ہی تیار کی گئی تھی اور پھر دروپدی کے سامنے کچھ ہار رکھ دیئے گئے تاکہ جو بھی شخص اس کا سوئمبر جیتے، وہ اٹھ کر اس کے گلے میں ہار ڈال دے۔ دروپدی کا بھائی دھرشٹ دوم دروپدی کے پاس بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے میری بہن! غور سے سنو! یہ جو راجے اور راج کمار تمہارے سوئمبر میں حصہ لینے کے لئے آئے ہیں میں ان سے متعلق تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں۔"

دروپدی اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوگئی پھر دھرشٹ دوم کہہ رہا تھا۔

"دروپدی میری بہن! یہ جو میرے دائیں طرف سب سے پہلے نمبر پر ہمارے مقدس اوتار کرشن مہاراج بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے بھائی بلرام ہیں ان سے آگے ریاست ہستناپور کے راج کمار دریودھن اور اس کے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے بعد دریودھن کا بہترین اور وفادار دوست رادیو بیٹھا ہوا ہے، تیر اندازی میں اپنا جواب نہیں رکھتا اور ان سے آگے سکونی ورشن ساما سرانا اور گادا کے سورما بیٹھے ہوئے ہیں۔ غرض دروپدی کے بھائی دھرشٹ دوم نے ان سارے راجاؤں اور راج کماروں سے متعلق اپنی بہن دروپدی کو تفصیل بتادی تھی۔

ابھی سوئمبر کی ابتدا نہ ہوئی تھی کہ راجوں اور راج کماروں کے درمیان بیٹھے کرشن نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے برہمنوں کی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا۔ اس نے پانڈو برادران کو پہچان لیا۔ پھر بڑی رازداری کے ساتھ اپنے پہلو میں بیٹھے اپنے بھائی بلرام کو مخاطب کیا۔

''بلرام اگر میں غلطی پر نہیں اور میرا ذہن مجھے دھوکا نہیں دے رہا تو وہ سامنے بائیں طرف جو پانچ جوان بیٹھے ہوئے ہیں وہ پانچوں پانڈو برادران ہیں اور بھیس بدل کر اس سوئمبر میں حصہ لینے کے لئے آئے ہیں۔ اے میرے بھائی ان کی یہاں موجودگی میرے لئے حوصلہ افزا ہے۔ یہ پانچوں بھائی ہمارے رشتہ دار ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ سوئمبر ان پانچوں بھائیوں میں سے ہی کوئی جیتے گا اور خصوصیت کے ساتھ میری نظر ارجن پر ہے، جو بلا کا ماہر تیر انداز ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ سوئمبر وہی جیتے گا اور ریاست پنچال کی بیٹی اسی کے حصے میں آئے گی۔''

کرشن اپنے بھائی کو کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا لیکن خاموش ہو گیا اس لئے کہ سوئمبر کی ابتدا کر دی گئی تھی، سب سے پہلے کورو برادران کا بڑا بھائی دریودھن سوئمبر میں حصہ لینے کے لئے آیا۔ اس نے وہ وزنی کمان اٹھائی۔ پانچوں تیر اس نے چھت کے ساتھ گھومتی ہوئی مچھلی پر آزمائے لیکن اس کا ہر نشانہ خطا گیا تھا۔ دریودھن کے بعد اس کے دوست رادیو کا نمبر آیا جو بقول دریودھن کے تیر اندازی میں اپنا جواب نہ رکھتا تھا، لیکن رادیو بھی چھت کے ساتھ گھومتی ہوئی اس مچھلی کو گرانے میں ناکام رہا۔ اس کے بعد وہاں پر جمع ہونے والے سارے راجے اور راج کمار باری باری وہ وزنی کمان اٹھا کر چھت کے ساتھ لگی ہوئی اس مچھلی پر پانچ تیر آزماتے رہے لیکن ان میں سے کوئی بھی مچھلی کو گرانے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔

اس صورت حال میں پانڈو برادران میں سے ارجن اپنی جگہ سے اٹھا اور شہ نشین کی طرف بڑھا۔ اس موقع پر کرشن نے بلرام کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

اے بلرام! یہ ضرور ارجن ہے اور میرا دل کہتا ہے کہ یہ ضرور ارجن دروپدی کا سوئمبر جیتنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اتنی دیر تک ارجن شہ نشین کے قریب آ گیا اور پھر اس نے دروپدی کے بھائی دھرش دوم کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

''اب جب کہ یہاں جمع ہونے والے سارے کھشتری، راجے اور راج کمار ناکام ہو چکے ہیں تو کیا کسی برہمن کو بھی اس سوئمبر میں حصہ لینے کی اجازت ہے؟''

اس پر دروپدی کے بھائی دھرش دوم نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ''اے نوجوان برہمن! یہ ایک حقیقت ہے کہ سارے ہی کھشتری اس سوئمبر کو جیتنے میں ناکام ہو چکے ہیں لیکن اس سوئمبر میں چاہے کوئی برہمن ہو، کھشتری ہو یا ویش ہو، ہر کسی کو حصہ لین کی اجازت ہے۔''

ارجن نے دھرش دوم کی اس بات کا جواب نہ دیا۔ وہ اس شہ نشین کے قریب آیا۔ جس پر بھاری اور وزنی کمان رکھی ہوئی تھی۔ اس کمان کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر لحہ بھر کے لئے ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی، پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے کمان کو سنبھالا۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے اس نے پانچ تیر اس تیزی سے مچھلی پر چلائے کہ مچھلی چھت سے زمین پر گر گئی تھی۔ یوں ارجن راجہ پنچال کی بیٹی دروپدی کا سوئمبر جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔ ارجن کی اس کامیابی پر ہال کے اندر ایک شور اور غل مچ گیا تھا۔ خصوصیت کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے برہمن بیحد خوشی کا اظہار کر رہے تھے اور وہ کھشتریوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے جو کام کھشتری نہیں کر سکے، وہ کام آخر ایک نوجوان برہمن نے کر دکھایا۔ اس کے بعد چاروں طرف سے کیا برہمن کیا وہاں جمع ہونے والے دوسرے لوگ بھی ارجن پر پھولوں کی بارش کرنے لگے تھے۔

اس موقع پر حسین دروپدی شہ نشین سے اُتری اور آگے بڑھ کر اس نے ارجن کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دیا۔ جو اس بات کی نشاندہی تھی کہ اب وہ دونوں ازدواجی بندھن میں بندھ چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی دروپدی کا باپ اور ریاست پنچال کا راجہ دروپدہ اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور وہاں جمع ہونے والے سارے کھشتریوں برہمنوں اور دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''سو یہاں جمع ہونے والے لوگو! یہ نوجوان برہمن میری بیٹی دروپدی کا سوئمبر جیت چکا ہے۔ اب میری بیٹی دروپدی اس کی بیوی ہے اور مجھے امید ہے کہ میری بیٹی اور اس کا ساتھ خوش کن رہے گا۔ جیسے اندرا اور ساچی جیسے اگنی اور سواہا کا جیسے وشنو اور لکشمی کا جیسے سوراج اور اوشا کا جیسے من ساتھ اور رتی کا جیسے سنکارا اور اوما کا جیسے رام اور سیتا کا۔

راجہ پنچال خاموش ہوا۔ تب کچھ کھشتری راجے آپس میں صلاح

مشورے کرنے لگے۔ پھر ایک کھشتری راجہ کھڑا ہوا اور راجہ پنچال کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "اے پنچال کے راجہ تم نے اپنی بیٹی دروپدی کا ہاتھ ایک برہمن کے ہاتھ میں دے کر بددیانتی اور ناانصافی کا مظاہرہ کیا ہے اگر کوئی بھی کھشتری راجہ یا راج کمار تمہاری بیٹی کا سوئمبر جیتنے میں کامیاب نہیں ہوا تو اس کا حل یہ ہونا چاہئے تھا کہ تمہاری بیٹی دروپدی کو قتل کر دیا جاتا، بجائے اس کے کہ اس کا ہاتھ ایک عام سے برہمن کے ہاتھ دے دیا جاتا۔ لہٰذا اے دروپدہ تم نے یہ جو پاپ اور گناہ کیا ہے ہم تمہیں اس کی سزا دیں گے اور ہم سب مل کر تمہیں، تمہاری بیٹی اور تمہارے بیٹے کو قتل کر دیں گے۔"

اس کی گفتگو سن کر دروپدہ فکر مند اور پریشان ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کچھ راج کمار اور راجے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنی تلواریں بے نیام کر لی تھیں اور وہ اس ارادے سے آگے بڑھے تھے کہ وہ راجہ پنچال، اس کی بیٹی دروپدی اور اس کے بیٹے دھرش دوم کو قتل کر دیں گے، لیکن ارجن کے چاروں بھائی بھی تلواریں سونت کر اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر انہوں نے ان راجاؤں اور راج کماروں پر حملہ کر دیا جو انہیں نقصان پہنچانے کی نیت سے آگے بڑھے تھے۔ اس حملے میں وہ سارے راجے اور راج کمار بری طرح زخمی ہو گئے تھے۔ لہٰذا وہاں بیٹھے ہوئے دوسرے راجاؤں اور راجکماروں میں سے کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر پانڈو برادران یا راجہ پنچال اس کے بیٹے اور بیٹی پر حملہ آور ہوں۔

اس موقع پر کرشن اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں جمع ہونے والے لوگوں کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔

"یہاں جمع ہونے والے برہمنو، کھشتریوں اور دوسرے لوگوں! میری بات غور سے سنو، اگر اس نوجوان برہمن نے دروپدی کا سوئمبر جیت لیا ہے تو یہ کوئی نئی اور بری بات نہیں ہے۔ جب سارے ہی کھشتری یہ سوئمبر جیتنے میں ناکام رہے، تب یہ برہمن میدان میں اترا اور اس نے دروپدی کے بھائی سے باقاعدہ اجازت طلب کی کہ اسے اس سوئمبر میں حصہ لینے کی اجازت ہے یا نہیں اور تم سب کے سامنے دھرش دوم نے اسے اس سوئمبر میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ اب یہ برہمن سوئمبر جیت کر دروپدی کا حقیقی شوہر بن چکا ہے۔ لہٰذا کسی راجے یا راجکمار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس معاملے کو اپنی بے عزتی یا انا کا مسئلہ سمجھ کر ان پر حملہ آور ہو۔ لہٰذا سب لوگ اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہو جائیں۔ سوئمبر ختم ہو چکا ہے اور یہ نوجوان برہمن سوئمبر جیت چکا ہے۔"

کرشن کی اس گفتگو کو سب نے پسند کیا۔ وہاں جمع ہونے والے لوگ اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہونے لگے، جب کہ پانڈو برادران دروپدی کو لے کر اس کمہار کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے جہاں انہوں نے قیام کر رکھا تھا۔

پانچوں پانڈو بھائی جب گھر میں داخل ہوئے تو ان کی ماں کنتی انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوئی اور جب اسے یہ خبر ہوئی کہ اس کے بیٹے ارجن نے راجہ پنچال کی بیٹی کا سوئمبر جیت لیا ہے اور وہ راجہ کی بیٹی دروپدی کو اپنے ہمراہ لائے ہیں تو اس کی خوشیوں کی کوئی انتہا نہ تھی۔ سب سے پہلے آگے بڑھ کر اس نے دروپدی کو گلے لگایا، پھر وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کمرے میں لے گئی جہاں انہوں نے قیام کر رکھا تھا۔ وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی باہر کی دیوار میں چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوا کے لئے ایک کھڑکی سی تھی۔ دروپدی اس ماحول کو دیکھ کر تعجب کر رہی تھی کہ وہ پانچوں برہمن اس کمرے میں رہتے ہیں۔ جب وہ سارے بھائی بھی دروپدی کے سامنے بیٹھ گئے تب ان کی ماں کنتی نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

"اے میرے بیٹو! اس میں کوئی شک نہیں کہ راجہ پنچال کی اس بیٹی کا سوئمبر ارجن نے جیتا ہے اور بظاہر دروپدی کی شادی ارجن ہی کے ساتھ ہونی چاہئے لیکن ارجن سے یدھشٹر اور بھیشم دونوں بڑے ہیں۔ لہٰذا پہلے ان دونوں کی شادی ہونی چاہئے۔ ان حالات میں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دروپدی تم پانچوں بھائیوں کی بیوی کی حیثیت سے یہاں رہے گی۔" اپنی ماں کا یہ فیصلہ سن کر پانچوں بھائیوں نے اس کے سامنے اپنے سروں کو خم کرتے ہوئے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا تھا، پھر قبل اس کے کہ یہ گفتگو آگے بڑھتی، اس کمرے میں کرشن اور اس کا بھائی بلرام داخل ہوئے۔

کنتی چونکہ کرشن کی پھوپھی اور کرشن اس کا بھتیجا تھا۔ لہٰذا کرشن کنتی کو پہچان گیا۔ کنتی نے بھی جب دیکھا کہ اس کا بھتیجا کرشن ان کے کمرے میں آیا ہے تو وہ آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر ملی۔ کرشن ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ تب کنتی نے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہا۔

''سنو میرے بیٹو! یہ کرشن ہے میرا بھتیجا۔ اس انکشاف پر پانچوں بھائی باری باری اپنی جگہ سے اٹھے اور کرشن اور بلرام سے گلے ملے۔ کنتی نے بھی بلرام کو گلے لگا کر پیار کیا۔ اس کے بعد جب سب لوگ وہاں بیٹھ گئے تب کرشن نے انہیں مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو میرے بھائیو! مجھے اس وقت بھی شک ہو گیا تھا جب تم برہمنوں کے بھیس میں سوئمبر کے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے، لیکن میں اس کی توثیق چاہتا تھا۔ لہٰذا میں تمہارے پیچھے پیچھے چلا آیا اور یہاں اپنی پھوپھی کو دیکھ کر اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم میرے بھائی اور پانڈو برادران ہو۔ اب تم فکر نہ کرو، مجھے اس بات کی بھی بے حد خوشی ہے کہ تم درناورت کے اس محل سے بچ نکلے ہو۔ اب جب کہ تم لوگوں نے دروپدی کا سوئمبر جیت لیا ہے تو راجہ کے ساتھ اب تم لوگوں کا ایک رشتہ ایک تعلق قائم ہو گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اب حالات تمہارے حق میں پلٹا کھائیں گے اور تم نہ صرف یہ کہ کوروں سے اپنے ظلم کا بدلہ لے سکو گے، بلکہ ریاست ہستناپور کی حکومت بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے اب میں تم لوگوں سے ملتا رہوں گا۔ تم لوگوں کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے قوی امید ہے کہ حالات تمہارے حق میں ضرور پلٹا کھائیں گے۔ کرشن اپنے بھائی بلرام کے ساتھ تھوڑی دیر تک وہاں بیٹھ کر باتیں کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے رخصت ہو گیا۔

جب پانڈو برادران دروپدی کو لے کر اپنے گھر چلے گئے اور وہاں جمع ہونے والے تمام لوگ بھی اٹھ کر اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہو گئے راجہ دروپدہ اپنے بیٹے دھرش دوم کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے میرے بیٹے! مجھے اس بات کی تو خوشی ہے کہ ایک جوان اور خوبصورت برہمن نے میری بیٹی کا سوئمبر جیتا ہے لیکن مجھے اس بات کی حیرت ہے کہ ایک برہمن یوں تیراندازی میں سارے کھشتریوں پر کیسے اور کیوں کر بازی لے گیا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا اور پھر ہم نے ان برہمنوں سے یہ تک نہیں پوچھا کہ وہ کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں اور اب تو میں اس بات پر فکر مند ہوں کہ وہ میری بیٹی کو لے کر اس شہر میں کس جگہ گئے ہیں۔ اس پر دھرش دوم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اے میرے باپ فکر مند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں بھی ان برہمنوں کے متعلق کچھ مشکوک سا تھا۔ لہٰذا میں نے اپنا ایک ان کے پیچھے پیچھے روانہ کیا اور میں نے اپنے ایک آدمی کے ذریعہ اس گھر کو جان لیا ہے جہاں وہ پانچوں برہمن میری بہن دروپدی کو لے کر گئے ہیں۔ وہ مجھے برہمن نہیں لگتے۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی ایسا برہمن نہیں دیکھا جو جنگی ہتھیاروں کا ایسا ماہر ہو، جس قدر وہ پانچوں بھائی ہیں۔ یہ مجھے پانچوں کھشتری لگتے ہیں اور میرا دل کہتا ہے کہ یہ بھیس بدل کر سوئمبر میں حصہ لینے کے لئے آئے ہیں اور اے میرے باپ اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو میرا دل یہ بھی کہتا ہے کہ یہ پانچوں پانڈو بھائی ہیں اگر ایسا ہے تو مجھے بے انتہا خوشی ہے کہ جہاں میری بہن کو جانا چاہئے تھا وہ وہیں پر گئی ہے۔ بہر حال اس شک و شبہ کو دور کرنے کے لئے میں شام کے قریب اس گھر کی طرف جاؤں گا جہاں پر وہ پانچوں برہمن میری بہن کو لے کر گئے ہیں اور کسی نہ کسی طرح میں ان کی اصلیت جاننے کی کوشش کروں گا۔

دروپدہ بیٹے کی گفتگو سے مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ دونوں اپنے روزمرہ کے کاموں میں لگ گئے تھے۔ شام کے قریب دروپدہ کا بھائی دھرش دوم اس کمہار کے گھر کی طرف گیا۔ جہاں پانڈو برادران نے قیام کر رکھا تھا۔ دھرش دوم کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا تھا جو اس کمرے کی دیوار میں تھی۔ جہاں پانڈو برادران رہتے تھے۔ اس وقت وہاں صرف کنتی اور اس کی بہن دروپدی بیٹھی ہوئی تھی۔ جبکہ پانچوں پانڈو بھائی وہاں موجود نہ تھے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد دھرش دوم نے دیکھا کہ پانچوں پانڈو بھائی اس کمرے میں داخل ہوئے تھے وہ شاید بھیک مانگنے گئے ہوئے تھے اور بھیک میں جو کچھ انہیں ملا وہ انہوں نے لا کر اپنی ماں کنتی کے سامنے رکھ دیا تھا۔ دھرش دوم کھڑکی کے ان سوراخوں میں سے ان کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہا تھا۔ جب کہ وہ دھرش دوم کو نہ دیکھ سکتے تھے پھر جو کچھ وہ بھیک میں مانگ کر لائے تھے وہ ان کی ماں نے برتنوں میں سجایا وہ پانچوں بھائی ان کی ماں اور دروپدی سب بیٹھ کر کھانے لگے تھے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ سب سونے کے لئے اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے اور آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ دھرش دوم ابھی تک کھڑکی کے پاس بیٹھا ان کی گفتگو سننے کی کوشش کر رہا تھا۔ دھرش دوم نے سنا وہ پانچوں بھائی سونے تک مختلف ہتھیاروں سے متعلق باتیں کرتے رہے تھے۔ جب اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ پانچوں بھائی برہمن نہیں بلکہ کھشتری ہیں اس پر وہ بے حد خوش ہوا اور اپنے محل کی

طرف روانہ ہوگیا تھا۔

دھرش دوم اپنے باپ دروپدہ کے پاس آیا اور جو حقیقت اس نے اس کمہار کے ہاں دیکھی تھی وہ اس نے بیان کردی اور بولا۔

اے میرے باپ! میں اب آپ کو یہ یقین دلاسکتا ہوں کہ وہ پانچوں برہمن پانڈو بھائی ہیں۔ میں نے ان کے ساتھ ایک بوڑھی خاتون کو بھی دیکھا ہے اور میرے خیال میں وہ ان کی ماں کنتی دیوی ہے اور اب مجھے یہ بھی یقین ہوگیا ہے کہ جس نوجوان نے میری بہن دروپدی کا سوئمبر جیتا ہے وہ ارجن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اپنے بیٹے کی یہ گفتگو سن کر راجہ دروپدہ بے حد خوش ہوا۔ دوسرے روز اس نے اپنی طرف سے کچھ تحائف اور قیمتی لباس دے کر پانڈو برادران کی طرف بھیجے اور ان کو دعوت دی کہ وہ پانچوں بھائی اپنی ماں اور دروپدی کے ساتھ محل میں آئیں تاکہ جس برہمن نے سوئمبر جیتا ہے اس کے ساتھ اس کی شادی شاہی رسومات کے مطابق کردی جائے۔

پانڈو برادران اور ان کی ماں نے راجہ پنچال کی اس دعوت کو قبول کرلیا۔ اسی روز وہ دروپدی کے ساتھ ریاست پنچال کے راج محل میں داخل ہوئے۔ دروپدی کنتی کو لے کر زنان خانہ کی طرف چلی گئی۔ جب کہ راجہ دروپدہ اور اس کا بیٹا دھرش دوم پانچوں پانڈو بھائیوں کو محل کے مختلف کمروں سے گزارتے ہوئے دیوان خانہ کی طرف جانے لگے تھے۔ پانچوں پانڈو بھائی محل کی کسی بھی چیز سے متاثر نہ ہوئے۔ تاہم وہ تھوڑی دیر کے لئے اس کمرے میں ضرور رک گئے تھے جس میں ہتھیار سجائے گئے تھے۔ وہاں رکھے گئے مختلف ہتھیاروں کو وہ بغور دیکھنے لگے تھے۔ اس بات سے بھی راجہ دروپدہ اور اس کے بیٹے دھرش دوم نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ وہ برہمن نہیں بلکہ کھشتری ہیں اور پھر جب انہوں نے ان پانچوں بھائیوں کو دیوان خانہ کی بے حد آراستہ اور مزین نشستوں پر بٹھایا تو ان دونوں باپ بیٹے نے ان کے بیٹھنے کے طریقے سے ہی یہ اندازہ لگالیا تھا کہ وہ راج محل کی زندگی سے خوب واقف ہیں۔ چنانچہ دروپدہ نے پانچوں بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''میں حیران اور پریشان ہوں کہ تم برہمن ہوکر ہتھیاروں کے استعمال میں کھشتریوں سے بھی زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو اور کیا میں تم لوگوں سے پوچھ سکتا ہوں کہ تمہاری مستقل رہائش کہاں ہے اور برہمن ہوکر یہ ہتھیاروں کا استعمال تم نے کہاں سے سیکھا ہے؟''

راجہ دروپدہ کے اس استفسار پر وہ پانچوں بھائی خاموش رہے اور پھر انہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی صلاح مشورہ کیا، پھر بڑے بھائی یدھشٹر نے راجہ درپدہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے راجہ میں سمجھتا ہوں اب وقت آگیا ہے ہم تم پر اپنی اصلیت ظاہر کردیں۔ سنو! ہم برہمن نہیں کھشتری ہیں اور ہم پانچوں پانڈو بھائی ہیں اور ہمارے ساتھ ہماری ماں کنتی ہے اور جس جوان نے تمہاری بیٹی دروپدی کا سوئمبر جیتا ہے وہ ہمارا بھائی ارجن ہے۔'' یدھشٹر کے اس انکشاف پر راجہ دروپدہ اور دھرش دوم بے حد خوش ہوئے وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بے حد جوش اور جذبے کے ساتھ وہ ان سب سے گلے ملنے لگے۔ اس کے بعد دروپدہ نے پانڈو برادران کی طرف بڑی خوشی سے دیکھتے ہوئے پر اطمینان انداز میں کہا۔

''سنو میرے عزیزو! مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہوئی ہے کہ برہمنوں کے بھیس میں تم پانڈو برادران تھے اور مجھے اس انکشاف پر بیحد خوشی ہوئی ہے کہ میری بیٹی کا سوئمبر ارجن نے جیتا ہے۔ لہٰذا میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ راج محل میں ارجن میری بیٹی دروپدہ کی شادی مروجہ رسومات کے ساتھ ادا کی جائے۔ لہٰذا آج ہی ارجن اور دروپدی کی شادی کا انتظام کیا جائے گا۔'' راجہ دروپدہ جب خاموش ہوا تب یدھشٹر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انکشاف کیا۔

''اے راجہ جب ہم تمہاری بیٹی کو لے کر گھر گئے تھے تب ہماری ماں نے فیصلہ کیا کہ دروپدی ہم پانچوں بھائیوں کی بیوی کی حیثیت سے ہمارے ساتھ رہے گی۔'' راجہ دروپدہ نے فوراً یدھشٹر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''سنو میرے عزیزو! یہ تو ممکن ہے کہ ایک مرد بیک وقت کئی عورتیں رکھ سکتا ہے لیکن ایک عورت بیک وقت ایک سے زیادہ شوہر کیسے اور کیوں کر رکھ سکتی ہے اور یہی بات ہمارے دھرم نے مقید کررکھی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہاری یہ خواہش کیسے اور کیوں کر پوری ہوسکے گی۔ یہ ایک غلط کام ہے اور اخلاقی لحاظ سے بھی درست نہیں ہے۔ اس پر یدھشٹر نے راجہ دروپدہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ (باقی آئندہ) ☆☆☆

کس قیامت کے
یہ نامے مرے نام آتے ہیں

اللہ تعالیٰ آپ سے کام لے رہے ہیں

محترم ومکرم واجب الاحترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ ناچیز اولاً آپ کی خدمت میں یہ تحریر ارسال کر رہا ہے، جو کچھ لکھنا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی کتب کسی عامل کے ذریعہ ہمارے دست آئی، وہ اس طرح کے عامل صاحب کو کشکول عملیات میں حاضرات کا عمل سمجھ میں نہیں آرہا تھا، وہ میرے پاس سمجھنے کے لئے آئے تو میں نے عمل کو آدھا سمجھ لیا اور آدھا نہ سمجھ سکا۔ تو میں نے اس کتاب کا ابتدا تا مطالعہ کرلیا پھر بھی سمجھ میں نہ آیا۔ (مشتری کی ساعت وغیرہ کے متعلق مسئلہ تھا) میں نے ان سے کہا کہ صاحب کتاب سے ہی مسئلہ سمجھنا ہئے۔ اس سوال کے جواب میں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ان کی دوسری تصنیف تحفۃ العاملین میرے پاس ہے جو اصول عملیات میں ہے۔ میں نے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کیا پھر ان کو مکمل مسئلہ سمجھا دیا، انہوں نے ہمیں آپ کی دیگر تصانیف، رسالے وغیرہ مطالعہ کے لئے عارضی طور پر دیئے، میں نے ان سب کو مکمل طور سے پڑھ لیا۔ اس لئے کہ میں بھی عملیات کرتا ہوں اور اس میں شوق وذوق بھی رکھتا ہوں اور عملیات کے لئے میری پیش نظر کتب، نقش سلیمانی اور قاری صدیق صاحب باندویؒ کی تصنیف مجربات صدیق ان کے فرزند مولانا حبیب احمد صاحب باندوی نے میرے عملیات سیکھنے کی درخواست قبول کرتے ہوئے اس کی اجازت دی تھی اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں اور اس کے علاوہ ہم آیورویدک اور یونانی دواؤں کے ذریعہ خدمت خلق کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ آپ کی روحانی وجسمانی خدمت خلق سے ہم بھی مستفیض ہوں اور آپ کی زیر نگرانی ریاضت ومجاہدہ کرتے ہوئے روحانی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس لئے آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق پیدا ہوا، رات دن بس یہی تصور رہتا کہ حضرت سے کب ملاقات ہوگی اور طبیعت بھی بہت علیل تھی۔ ہم نے سوچا کہ جب حصول علم کے لئے تھوڑا باندہ جائیں اس وقت ملاقات کرلیں اور چیک بھی کرالیں اور شاگردی کا فارم بھی پُر کردیں۔ اس وقت بندہ خدا دیوبند آیا، لیکن ملاقات نہیں ہوئی۔ حسان بھائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ حضرت بدھ کے روز ملیں گے، اس کے بعد ہم مدرسہ چلے گئے اور داخلہ کی مکمل کارروائی کے بعد اجازت کے ساتھ ملنے آئے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اسی کی عنایت سے بہ نفس نفیس آپ والا سے ملاقات ہوئی اور چیک بھی کروالیا اور فارم بھی پُر کروا کر داخلہ لے لیا اور ساتھ ہی ساتھ ہم نے مطالعہ کے لئے آپ کی بہت ساری کتب خریدی۔ مثلاً تحفۃ العاملین، کشکول عملیات، اعمال حزب البحر، بچوں کے نام رکھنے کا فن، اعمال ناسوتی، مجموعہ آیات قرآنی، طلسماتی دنیا، جنات نمبر، عملیات محبت نمبر، ہمزاد نمبر اور سفلی سحر آسیب، نظر بد وغیرہ کے علاج کا ذخیرہ نمبر۔ ان میں سے اکثر کتب ہم نے پڑھ لی ہیں اور طلسماتی دنیا کے تین سے چار رسالے ہم نے پڑھ لئے ہیں۔ جب میں ان کو اپنے ہاتھوں میں لیتا ہوں تو چھوڑنے کا نام نہیں لیتا یہاں تک کہ وہ مکمل ہوجائے۔ روحانی ڈاک اور واقعات سب سے پہلے پڑھتا ہوں۔ جنات نمبر تو میں نے پڑھ لئے ہیں، لیکن پھر بھی بار بار دل چاہتا ہے کہ اس کو دوبارہ پڑھوں، اس لئے کہ اس میں حقیقی واقعات بڑے دلچسپ ہوتے ہیں جس کے پڑھنے سے ہمیں بہت ساری معلومات ہوتی ہے۔

آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ اپنی زندگی میں ہونے والے واقعات اور جو عاملین آپ کی نظر میں معتبر ہیں، جو خدمت خلق کررہے ہیں ان کے واقعات طباعت فرمائیں اور ہماری معلومات میں اضافہ کیجئے اور اس کے ذریعہ سے روحانی دنیا میں چلنے کا راستہ فراہم کیجئے، عین نوازش ہوگی۔

آخر میں تحریر کو مکمل کرتے ہوئے دل یہ کہہ رہا تھا اور قلم لکھتا چلا گیا کہ جس طرح دنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ تبلیغ میں حضرت مولانا طارق جمیل صاحب اور فقہ میں حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب اور خانقاہی لائن میں حضرت مولانا پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی سے کام لے رہے ہیں ٹھیک اسی طرح سے روحانی دنیا میں اللہ تعالیٰ آپ کی ذات گرامی سے کام لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی عمر دراز فرمائے اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور آپ کا رسالہ تادیر اس دارِ فانی میں قائم ودائم رہے اور آپ کے علم میں برکت عطا فرمائے اور غیبی طریقے سے مدد ونصرت فرمائے اور آپ کی روحانی وجسمانی کوششوں کو کتب ورسالے اور تلامذہ کی شکل میں دنیا کے کونے کونے وگوشے گوشے میں پہنچائے آمین ثم آمین۔

جو بھی غلطی ہم سے واقع ہوئی ہو ہم معذرت خواہ ہیں، ہمیں معاف فرمادیجئے۔

فقط والسلام

آپ کا خاکپائے محمد انور ابن محمد موسیٰ

متعلم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ۔ (یوپی)

بیعت: پیر ذوالفقار صاحب نقش بندی مدظلہ العالی

زیر تربیت: مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی صاحب ممبئی (لکھنؤ)

زیر نگرانی: مولانا صلاح الدین سیفی صاحب ترکیسر

آپ کی ہمت اور محنت کی داد دیتا ہوں

عزت مآب حضرت استاد محترم مولانا حسن الہاشمی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے قوی امید ہے کہ حضور والا بخیر عافیت سے ہوں گے۔

حضور میری گزارش ہے کہ آپ مجھے اپنی خاص دعاؤں میں شامل کرلیں، کیوں کہ سنا ہے کہ دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ میں طلسماتی دنیا کا ایک ادنیٰ سا قاری ہوں، جب میں پہلا بار ممبئی ۸ رمئی ۱۹۹۷ء کو پہنچا۔ ایک صاحب چائے کی دکان پر بیٹھے اپنی ہاتھوں میں طلسماتی دنیا لئے چائے نوش فرمارہے تھے، پہلے تو ادب سے سلام عرض کیا اور پوچھا یہ کتاب مجھے کہاں سے ملے گی۔ انہوں نے جواب دیا ممبئی میں ایک جگہ ہے جہاں یہ کتاب مل سکتی ہے، پھر انہوں نے مجھے پتہ دیا، میں اسی روز بھنڈی بازار گیا اور کتاب کا ہدیہ ادا کر کے پڑھا، واقعی آپ کی ہمت اور محنت کی داد دیتا ہوں۔ آپ کی محنت کا حق اس دور میں کوئی بھی شخص ادا نہیں کرسکتا۔ اللہ رب العزت اپنے پیارے پیارے محبوب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ کو لمبی عمر اور بہترین صحت عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

نور عالم ۔ بنگلور

نہ جانے کتنے گھر آباد اور روشن ہیں

محترم ومکرم جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اس سے پہلے بھی ہم نے آپ کو ایک لیٹر لکھا تھا، ضرور مل گیا ہوگا۔ ایسی ہی کچھ امید ہے، آگے اللہ کی مرضی۔ سب سے پہلے تو آپ سے التجا ہے کہ طلسماتی دنیا میں میرا کوئی لیٹر نہ شامل کریں، مہربانی ہوگی۔

اچھا اب یہ ہے کہ ہم آپ کے بہت بہت شکر گزار ہیں وہ اس لئے کہ آپ کے طلسماتی دنیا رسالے سے نہ جانے کتنے گھر آباد ہیں اور روشن ہیں۔ شاید آپ کو اس کا اندازہ نہ ہو۔ اس کو پڑھ کر ایک روحانی خوشی کا احساس ہوتا ہے اور پھر دوسرے رسالے کا انتظار شروع ہوجاتا ہے، قریب ۱۵ سالوں سے اس کا مطالعہ کرتی ہوں۔

فقط والسلام

ڈاکٹر شاہین بیگم ـــــ وارانسی

قلم لکھنے سے عاجز ہے

محترم عالی جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں تقریباً ۱۹۹۵ء سے باقاعدہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں، تب سے لے کر آج تک آپ کے اس روحانی رسالے سے مجھے ایسے ایسے ہیرے اور گوہر دستیاب ہوئے جس کے بارے میں لکھنے سے میرا قلم عاجز ہے۔ رب کائنات آپ کو اور ہمارے اس رسالے کو دن دوگنی اور

رات چوگنی ترقی عطا فرما کر آپ سے امت کو تادیر فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقط والسلام

وسیم احمد ـــ تھانے (ممبئی)

بے لوث خدمت

شروع اللہ کے نام سے جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور مسلسل شفقت کرنے والا ہے۔

مکرمی ومحترمی ومعظمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ اپنے ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ بے لوث خدمت خلق انجام دے رہے ہیں، آپ کی تحریروں سے، آپ کے قلم سے، آپ کے قیمتی مشوروں سے اور آپ کی ذات سے سینکڑوں بندگان خدا فوائد حاصل کررہے ہیں۔ خداوند کریم آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ آپ کو درازی عمر عطا فرما کر عرصۂ دراز تک آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔

فقط والسلام

جہانگیر خان ـــ آکولہ

عظیم کارنامہ

محترمی ومکرمی جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضل خدا بخیر رہ کر آپ کی خیریت کا خواہاں۔

دیگر احوال یہ ہے کہ بندہ حقیر وناچیز کو آپ کے طلسماتی دنیا کے شمارے دستیاب ہوئے جن کو بڑے ذوق وشوق سے مطالعہ کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اور مزید توفیقات عطا فرمائے۔ آج کی دنیا میں ایک روحانی رسالہ کی سخت ضرورت ہے جس میں روحانی علاج کا بھی سلسلہ جاری رہے۔

آپ رسالہ میں روحانی ڈاک کا ایک مستقل عنوان قائم کرکے اور روحانی مریضوں کے حالات پڑھ کر ان کی شفایابی کے لئے مناسب علاج تحریر کرکے بہت ہی عظیم کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

فقط والسلام

ابوالحسن ـ بڑگاؤں (مئو)

کونسا القاب لکھوں

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ وَکَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا. ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانِ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ

امام العالمین والکاملین والمتکلمین، مخزن علم وحکمت، مصلح قوم وملت استاد الاساتذہ حضرت علامہ مولانا جناب صوفی حسن الہاشمی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضلہ تعالیٰ وآپ کی بنظر عنایت بخیر ہوں اور امید قوی ہے کہ آپ بھی پنجتن پاک کے صدقے بخیر ہوں گے۔ بعدہٗ میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں اور تازیست رہوں گا، انشاء اللہ العزیز کہ آپ نے مجھے اپنی شاگردی میں داخل فرما کر میری رہنمائی فرمائی اور آئندہ بھی یہی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرمائے اور بحر العلوم بنادے۔ حضرت برانہ ماننا میرے پاس یہی الفاظ تھے میں نے استعمال کردیئے۔ آپ کی مبارک ذات میرے ان الفاظ سے کہیں بالاتر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اونچے سے اونچا مقام عطا فرمائے اور مجھے بھی۔ الفاظ سارے کہہ گئے میں کون سا القاب لکھوں۔ برّ وبحر کا میں آپ دُرِ نایاب لکھوں، قریہ قریہ گلی گلی میں جس کی خوشبو مہک رہی ہے، بیلی چمپا، جوہی لکھوں یا آپ کو گلاب لکھوں، چمک چمک کر چہک گئے، روشنی میں سب عالم۔ جو تاریکی میں چمک رہے ہیں وہی آپ کو مہتاب لکھوں۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

علم حسن الہاشمی لدنی ہے یا ملکوتی یا لاہوتی یا جبروتی

اپنے کیا بیگانے کیا حیرت میں سب ہیں عالم کی آنکھ اندھی ہے

حضرت میں کیا لکھوں اور کیا سناؤں، طلسماتی دنیا کے ذریعہ جس انداز سے تبلیغی کام ہو رہا ہے شاید کوئی کام ایسا اثر ڈالے۔ حاجت مندوں کی ضرورت پوری ہو رہی ہے اس میں خاص وعام اپنے بیگانے سبھی فیض

پارہے ہیں اور دورِ حاضر میں خاص کر اللہ جل جلالہ ورسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عشق ومحبت کا جام پلانے کے لئے ظاہری طور پر مدارس اسلامیہ وباطنی طور پر خانقاہوں میں حتی المقدور کام ہورہا ہے، لیکن عام طور پر جو طلسماتی دنیا کام کررہا ہے، اسرار ورموز کے جو جلوے بکھیر رہا ہے اور عملی دنیا میں قدم رکھنے والوں کے لئے جو آسان سے آسان طریقہ مہیا کرارہا ہے اور اندھوں کو جو روشنی مل رہی ہے طلسماتی دنیا ایک واحد رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں یہ سارا کام انجام دے رہا ہے۔

فقط والسلام

محمد بشیر عالم — اڑیسہ

مکمل ایک رہنما

حضرت الاستاد حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج اقدس بخیر ہوں۔

میں ناگپور کا رہنے والا ہوں اور گزشتہ پندرہ سالوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں۔ طلسماتی دنیا گھر میں آتا ہے تو گھر میں عیدسی ہوجاتی ہے۔ میرے بیوی اور بچے بھی اس رسالے کا مطالعہ پوری دلچسپی کے ساتھ کرتے ہیں۔ رسالہ آنے پر ایک طرح کی چھینا جھپٹی سی ہوجاتی ہے۔ سب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ رسالہ پہلے وہ پڑھے۔ اکثر میرا نمبر بعد میں آتا ہے، گھر میں سب کے پڑھنے کی ادا بھی الگ الگ ہے۔ مثلاً میں سب سے پہلے آپ کا لکھا ہوا اداریہ، پھر روحانی ڈاک، پھر اذان بت کدہ، پھر دوسرے مضامین پڑھتا ہوں۔ میری بیوی سب سے پہلے مختلف پھولوں کی خوشبو، پھر خوفناک حویلی، پھر اذان بت کدہ، پھر دوسرے مضامین پڑھتی ہے۔

میرے بچے ہمیشہ خوفناک واقعات پہلے پڑھتے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اس رسالے کا ایک ایک مضمون بہت قیمتی ہوتا ہے اور ایک ایک مضمون سے وہ سب کچھ ملتا ہے جس کی ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رسالہ مکمل ایک رہنما ہے جو اللہ کے بندوں کی مکمل رہنمائی کررہا ہے۔ ہم سب کی دعا ہے کہ اللہ اس رسالے کو مزید عروج اور شہرت عطا کرے اور اس رسالے کے اُجالے ساری دنیا میں پھیل جائیں تاکہ اللہ کے بندوں کو گمراہی کی تاریکیوں سے نجات ملے۔

حضور والا ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے "روحانی تحریک" شروع کرکے اللہ کے بندوں کی اصلاح اور روحانی مدد کا جو بیڑہ اٹھایا ہے وہ یقیناً تعریف وتحسین کے قابل ہے، لاکھوں کروڑوں لوگوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ آپ کو اور آپ کی تحریک کو، اللہ آپ کے رسالے کو سلامت رکھے اور آپ اسی طرح ساری دنیا میں اُجالے بکھیرتے رہیں۔

فقط والسلام — سلیم الدین وارثی — ناگپور

مشعل راہ

معراج انسانیت محبان بندہ نواز قبلہ جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضل خداوندی مع اہل وعیال مزاج بخیر ہوں گے۔ خدمت خلق کے لئے آپ کا جو جریدہ طلسماتی دنیا کے قرطاس پہ آب حیات کے موتی پیرو ہیں، وہ تمام عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہیں، بندے کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فقط والسلام — محمد کمال اختر — مدھوپور

عملیات کے بے تاج بادشاہ

گرامی قدر حسن الہاشمی قبلہ دامت برکاتہم العالیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ناچیز خیر وعافیت سے رہ کر آپ تمام کی خیریت کا نیک مطلوب ہے۔ باعث تحریر اینکہ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا بہت فدا کار ہوں، جہاں مجھے یہ رسالہ ملتا ہے لے لیتا ہوں، کیوں کہ میں ایک جنگل ایریا میں رہتا ہوں۔ میرے پاس بہت رسالے ہیں۔ حاضرات نمبر ہے، روحوں کو متاثر کرنے والی ایک علمی یادگار ہے۔ بہت سارے عملیات کی زکوٰۃ ادا کیا ہوں، مقامی عاملوں سے اجازت لے کر چھوٹا موٹا دعا تعویذ کرتا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ فائدہ ہوتا ہے۔ آپ سے عملیات کی اجازت چاہتا ہوں، طلسماتی دنیا پڑھ کر یہی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اس وقت عملیات کی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہیں، جب کہ دیوبندیوں میں بہت کم دعا تعویذ کرتے دیکھا ہوں۔ فقط والسلام۔ عالم قادری۔ شیموگا (کرناٹک)

آیت الکرسی فوائد واعمال

آیت الکرسی کے فوائد واعمال قارئین کرام کے استفادہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ جو حضرات مستفید ہوں، درخواست ہے کہ میرے اور میرے والدین کے لئے دعائے خیر ضرور فرمائیں۔

آیت الکرسی بے شمار فضائل و برکات کی حامل ہے اس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بہ خوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آیت الکرسی کی عظمت کے سبب سترہ ہزار فرشتے اس کے ساتھ نازل ہوئے۔ آیت الکرسی کے بے شمار فوائد کا احاطہ ناممکن ہے۔ حسب توفیق چند فوائد پیش ہیں۔

☆ آیت الکرسی زیادہ سے زیادہ پڑھنے والے سے جنات وشیاطین خوف زدہ رہتے ہیں۔

☆ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرنے سے نظر بد کے اثرات زائل ہوتے ہیں۔

☆ آیت الکرسی لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں پہننے سے جنات وشیاطین وسحر نہیں ہوتا

☆ آیت الکرسی کمرے کی دیوار پر آویزاں کرنے سے جنات وشیاطین کمرے میں بسیرا نہیں کرتے۔

☆ ویران میدان یا جنات والی جگہ سے داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر آیت الکرسی پڑھتے ہوئے گزر جائیں محفوظ رہیں گے۔

☆ آیت الکرسی بارش کے پانی یا آب زمزم سے دھوکر پلانے سے جادو کے اثرات اور امراض ختم ہوجاتے ہیں اور انسان وسوسہ شیطانی وانسانی سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

☆ ہر فرض نماز کے ساتھ آیت الکرسی پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اس کی توفیق صرف شہدا کو ہوتی ہے۔

☆ جو شخص صبح کو تلاوت کرے تو شام تک اور شام کو تلاوت کرے تو صبح تک زہریلے کیڑوں کے کاٹنے سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ کسی سواری پر سوار ہوکر آیت الکرسی پڑھنے والا فرشتوں کی حفاظت میں آجاتا ہے اور سواری سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

☆ بچے کے رونے کو روکنے کے لئے آیت الکرسی لکھ کر گلے میں ڈال دیں شفا ہوگی۔

☆ ہر جائز حاجت کے لئے کوئی عمل کرنے کے لئے آیت الکرسی کا حصار کیا جاتا ہے۔

☆ آیت الکرسی پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر پھونک ماریں اور دونوں ہاتھوں کو آپس میں دستک (تالی) دیں۔ جہاں تک آواز جائے گی حصار قائم ہوگا۔

☆ گھر بند کر کے تالے پر آیت الکرسی دم کردیں، گھر چوری سے محفوظ رہے گا۔

☆ آیت الکرسی پڑھ کر سونے والا فالج سے محفوظ رہتا ہے۔

ہر جائز حاجت کے لئے آیت الکرسی کے دو عمل پیش خدمت ہیں

(۱) اپنی حاجت کے اعداد بہ حساب ابجد قمری نکالیں اور ان کے برابر تعداد میں آیت الکرسی روزانہ تلاوت کریں۔ اکتالیس (۴۱) یوم میں انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

(۲) اپنے نام کے اعداد کے مطابق اکتالیس یوم تلاوت کریں کامیابی ہوگی۔ طریقہ یہ ہے۔ پہلے دو رکعت نماز حاجت پڑھیں، روزانہ اول وآخر درود ضرور پڑھیں، قمر در عقرب میں شروع نہ کریں۔

مثال نمبر ایک: نام کاشف ہو تو۔ ک+ا+ش+ف

۲۰+۱+۳۰۰+۸۰=کل میزان ۴۰۱۔

روزانہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۴۰۱ مرتبہ آیت الکرسی اکتالیس دن تلاوت کریں۔

مثال نمبر دو: حاجت ملازمت ہو تو۔ م+ل+ا+ز+م+ت

۴۰+۳۰+۱+۷+۴۰+۴۰۰=۵۱۸ کل میزان

ملازمت کے لئے روزانہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۱۸ مرتبہ آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ دن میں تلاوت کریں، انشاء اللہ پنجتن پاک اور امام زمانہؑ کے صدقے میں مقصد حاصل ہوجائے گا۔ مضمون کا کوئی جزء سمجھ میں نہ آئے تو جوابی لفافہ یا فون پر معلوم کرسکتے ہیں۔ بہ تصدیق چہاردہ معصومین علیہم السلام اللہ تعالیٰ نے مومنین کا خدمت گار ہونے کا شرف عطا فرمایا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

راج ٹھاکرے کو زوردار جھٹکا ۲۰۰ رکارکنوں نے دیا استعفیٰ

ممبئی (ایجنسیاں) مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں کراری شکست کے بعد راج ٹھاکرے کو دوسرا بڑا جھٹکا لگا ہے۔ مہاراشٹر نونرمان سینا کے گڑھ مانے جانے والے ناسک میں ایم این ایس کے ۲۰۰ رکارکنوں نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ استعفیٰ دینے والوں میں دو مشہور چہرے بسنت گیتے ناسک سے ایم این ایس کے سابق رکن اسمبلی ہیں اور فی الحال وہ پارٹی میں ریاست کے سکریٹری کے عہدے پر تھے، وہیں سچن ٹھاکرے ضلع صدر تھے۔ گیتے کا کارکنوں پر اثر اس بات سے ہی لیا جاسکتا ہے کہ بسنت گیتے کے استعفیٰ کی حمایت میں سچن ٹھاکرے اور کارکنوں نے بھی استعفیٰ دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق گیتے بی جے پی میں شامل ہوسکتے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق بی جے پی کے شمالی مہاراشٹر کے محکمہ کے سربراہ وجے سانے نے دعویٰ کیا ہے کہ گیتے مسلسل بی جے پی کے رابطے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امید کی جارہی ہے کہ گیتے کے ساتھ ۱۸ رکونسلر بی جے پی میں شامل ہوں گے۔ لیکن اس بارے میں بی جے پی کے سینئر لیڈروں سے تبادلہ خیال کے بعد حتمی فیصلہ لیا جائے گا۔

محمد اجمل انصاری

صرف تصویر کھنچوانے کا ذریعہ بن گیا ہے سوچھ ابھیان

گڑگاؤں (آر کے بیورو) وزیراعظم نریندر مودی کی جانب سے شروع کی گئی صفائی مہم خانہ پوری سے زیادہ کچھ ثابت نہیں ہورہی ہے۔ زمینی سطح پر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آرہا ہے۔ تصویر کھنچوانے کی خواہش میں لیڈروں سے لے کر افسران تک صاف ستھرے روڈ پر جھاڑو کے ساتھ دکھائی دے رہے ہیں۔ جھگی جھوپڑی، غیر قانونی کالونیوں اور گاؤں کے بازار اہم روڈ صفائی مہم سے دور ہیں۔ صفائی کے کام میں لگے ملازمین نے ضرور کچھ جگہوں پر بہتر کام کیا ہے لیکن ان کی نہ تو کسی نے پیٹھ تھپتھپائی اور نہ ہی ان کی تصور کسی اخبار میں شائع کی گئی۔ فرخ نگر سے کابینہ وزیر راؤ نربھیر سنگھ نے سوچ ابھیان کی شروعات کی۔ حالانکہ انہوں نے جہاں سے مہم کی شروعات کی وہاں پہلے سے ہی صفائی کرادی گئی تھی۔

اسی طرح میئر یادو، ایم ایل اے اومیش اگروال، سینئر ڈپٹی میئر یشپال بترا، کارپوریشن کمشنر وکاس یادو، ڈپٹی میئر پرمندر کٹاریا نے پرانی دہلی روڈ پر مہم کی شروعات کی لیکن زیادہ تر صفائی کے بجائے جھاڑو لے کر فوٹو کھنچوانے میں مصروف نظر آئے۔ اگر کارپوریشن کو صحیح معنوں میں وزیراعظم کے صفائی مہم کی خواہش پر پورا اترنا تھا تو انہیں اس جگہ سے شروعات کرنی چاہئے تھی جہاں گندگی کا ڈھیر لگا ہوا ہے جبکہ حکومت کی ہدایت کے مطابق جہاں گندگی زیادہ ہے وہاں صفائی کریں۔ اس کے ساتھ ہی اس جگہ کی پرانی اور نئی فوٹو بھیجنے کی ہدایت تھی جس سے یہ نظر آئے کہ مہم کے بعد وہ جگہ صاف ستھری ہوگئی ہے۔

TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14